ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو





حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی کتب خانہ



لغات الحدیث

عربی - اُردو



نام کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: سوم



سرورق
رضخم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث



عربی - اُردو

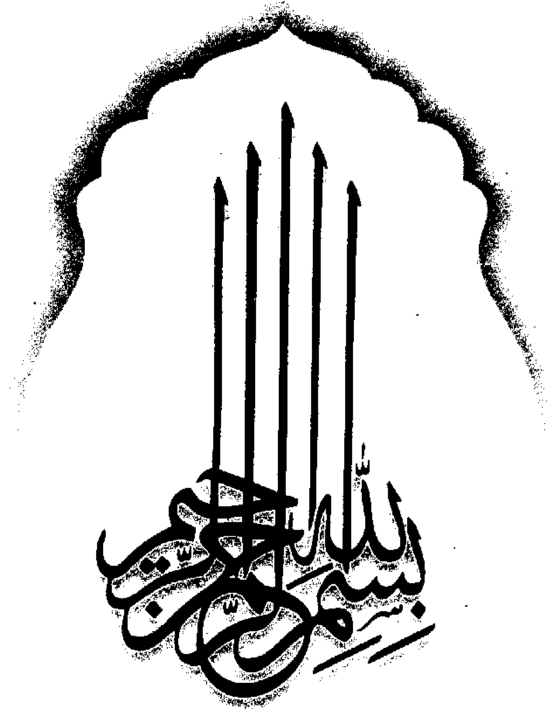
جلد سوم

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہلِ سُنّت وامامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ



نعمانی کتب خانہ



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

www.KitaboSunnat.com

ط

کتاب الطاء ط

طا حروف تہجی میں سے سولہواں حرف ہے حساب جمل میں اس کا عدد نو ہے۔

باب الطاء مع الالف

طٰهٰ۔ جو قرآن شریف میں وارد ہے یہ اسرار الٰہی میں سے ہے جس کے معنی معلوم نہیں۔ بعض نے کہا طہ کا معنی ہے اے مرد! بعض نے طَہْ پڑھا ہے یعنی زمین کو اپنے پاؤں سے روندو۔ مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز میں دونوں پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہو آپ ایک پاؤں پر کھڑے ہوا کرتے' اصل میں طَأْ تھا ہمزہ ہا ہو گیا۔

طَأْطَأَةٌ۔ جھکانا' نیچے کرنا' جلدی خرچ کر ڈالنا۔

تَطَأْتُ لَهُمْ تَطَاطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو ان کے سامنے ایسا جھک گیا جیسے ڈول کھینچنے والے جھکتے ہیں۔

طَأْطَاءٌ۔ پست زمین۔

تَطَأْتُ لَكُمْ تَطَاطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو تمھارے سامنے ایسا جھکا رہا جیسے ڈول نکالنے والے جھکے رہتے ہیں (یہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے فرمایا یعنی میں نے تم سب سے تواضع اور انکسار کیا' عاجزی سے پیش آیا اور تم میری جان لینے کے درپے ہو)۔

فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهٗ۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا۔

فَطَأْطَأَهٗ حَتّٰى بَدَالِيْ رَأْسُهٗ۔ اس کو جھکایا یہاں تک کہ اس کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا۔

فَكَانَ يُطَاطِئُ لِيْ فَانْظُرُ۔ آپ میرے لئے جھک جاتے میں (تماشا) دیکھتی رہتی یعنی آپ کی آڑ میں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو غیر مردوں کا دیکھنا درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو اندھے کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے یا محمول ہے عزیمت اور احتیاط اور تقویٰ پر یا خاص ہے ازواج مطہرات سے مگر آخری تاویل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کا ناچ دکھلایا اور منع نہیں فرمایا)۔

طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُ۔ ہر شریف تمھاری شرافت کے سامنے جھک گیا ہے (یعنی شرافت اور بزرگی سب سے بڑھ کر ہے)۔

وَقَدْ رَكِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سُمُوِّ الْخَيْلِ۔ ایک خچر پر سوار ہوئے جو اونچے گھوڑوں سے پست اور جھکا ہوا تھا۔

باب الطاء مع الباء

طَبَاةٌ۔ طبیعت اچھی ہو یا بری۔

طَبٌّ یا طُبٌّ یا طِبٌّ۔ علاج کرنا۔ دوا کرنا۔

طُبَّ الرَّجُلُ۔ اس آدمی پر جادو کیا گیا۔

مَطْبُوْبٌ۔ جس پر جادو ہوا ہو۔

مَنْ اَحَبَّ طَبَّ۔ جو کوئی دوست ہو گا۔ وہ نرمی اور مہربانی کرے گا۔

طَبِيْبٌ - علاج کرنے والا۔

تَطَبُّبٌ - حکیم بنا حالانکہ حکمت نہ جانتا ہو۔

تَطْبِيْبٌ - علاج کرنا۔

اِحْتَجَمَ حِيْنَ طُبَّ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ نے پچھنے لگائے۔

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ - شاید اس کو جادو لگ گیا۔

اِنَّهٗ مَطْبُوْبٌ - ان پر جادو کیا گیا ہے۔

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا - مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم طبیب بنائے گئے ہو۔ (یہاں طبیب سے مراد قاضی اور حاکم ہے جیسے طبیب بیماروں کی اصلاح کرتا ہے ویسے ہی قاضی اور حاکم جھگڑا کرنے والوں کی اصلاح کرتا ہے)۔

وَصَفَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ كَانَ كَالْجَمَلِ الطَّبِّ - امام شعبی نے معاویہ کی صفت بیان کی تو کہا وہ اس اونٹ کی طرح تھے جو مادہ سے جفتی کرنے میں ماہر ہوتا ہے۔ (بعض نے کہا طب وہ اونٹ جو دیکھ اور سوچ سمجھ کر پاؤں رکھتا ہے' مطلب یہ ہے کہ معاویہ دنیا کی مصلحتوں کو خوب جانتے تھے اور پولیٹکل باتوں میں بڑے ہوشیار تھے)۔

وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو) آپ کا یہ حال ہو گیا تھا کہ آپ ایک کام کو سمجھتے کہ میں اس کو کر چکا (حالانکہ اس کو نہ کیا ہوتا یا آپ یہ خیال کرتے کہ میں عورتوں سے صحبت کرنے پر قادر ہوں جب ان کے پاس جاتے تو صحبت نہ کر سکتے یا آپ عادت کے موافق اپنی عورتوں سے بوس وکنار کرتے پھر جماع کرنا چاہتے لیکن اس پر قادر نہ ہوتے)۔

قَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ - ایک طبیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیٹھ میں جو ہے (مہر نبوت اس کو وہ رسولی یا تبوڑی سمجھا) اس کا علاج کروں گا' میں طبیب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بیماروں پر مہربانی کرنے والا ہے' ان کو تسکین اور تسلی دینے والا ہے اور طبیب تو اللہ ہے (جو ہر ایک بیماری کی حقیقت اور علت اور ہر دوا کی خاصیت سے پوری طرح پر واقف ہے اور شفا اور تندرستی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ ''چوں قضا آید طبیب ابلہ شود''[1] - اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے تو طبیب کی دوا فائدہ کرتی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا ضرر ہوتا ہے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ ''از قضا سرکنگبیں صفرا فزود - روغن بادام خشکی می نمود''[2] طیبی نے کہا گو اللہ تعالیٰ کو اس حدیث میں طبیب فرمایا مگر طبیب اس کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔ اس لئے یاَ طَبِيْبُ کہہ کر اس کو پکارنا درست نہیں ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَنْتَ المصحح وانت الممرض وانت المداوی وانت الطبیب - یعنی تو ہی چنگا کرنے والا ہے اور تو ہی بیمار کرنے والا ہے اور تو ہی دوا کرنے والا ہے تو ہی علاج کرنے والا ہے)۔

اِنَّ الطَّبِيْبَ نَظَرَ اِلَيَّ - طبیب نے مجھ کو دیکھا یعنی اللہ تعالیٰ نے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الطَّبِيْبُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ طبیب تو اللہ ہے (جب لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم تمہارے لئے کسی طبیب کو بلائیں)۔

مَنْ تَطَبَّبَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ ضَامِنٌ - جو شخص (طب کا) علم نہ رکھتا ہو اور لوگوں کی دوا دارو کرے تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔ (حاکم وقت کو لازم ہے کہ ایسے جاہل اور نادان لوگوں کو علاج و معالجہ کرنے سے دوا دارو دینے سے روک دے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو سزا دے)۔

طَابَةُ - مدینہ منورہ کا ایک نام ہے۔

طَبْطَبَةٌ - پانی کی آواز یا پاؤں زمین پر پڑنے کی آواز' قدموں کی چاپ۔

---

1. جب موت کا وقت آجاتا ہے تو ڈاکٹر بھی بے بس ہو جاتا ہے (م)
2. یعنی حالت مرگ میں شہد بھی یرقان بڑھاتا ہے اور روغن بادام بھی مزید خشکی کرتا ہے۔ (م)

طَبْجٌ - احمق ہونا، سخت حماقت (جیسے طَبَجٌ ہے)۔

تَطْبِيْجٌ - گونا گوں ہونا، قسم قسم ہونا۔

طَبِيْجَةٌ - سرین، چوتڑ۔

اِنَّهٗ كَانَ فِي الْحَيِّ رَجُلٌ لَهٗ زَوْجَةٌ وَاُمٌّ ضَعِيْفَةٌ فَشَكَتْ زَوْجَتُهٗ اِلَيْهِ اُمَّهٗ فَقَامَ الْاَطْبَجُ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَلْقَاهَا فِي الْوَادِيْ - محلہ میں ایک شخص تھا جس کی بیوی تھی اور ایک بوڑھی ضعیف ماں تھی بیوی نے اس سے اس کی ماں کی شکایت کی تب وہ احمق اور بے وقوف شخص کھڑا ہوا اور اپنی ماں کو اٹھا کر ایک نالے میں ڈال آیا (جنگل میں پہاڑوں کے درمیان پھینک آیا وہاں وہ بیچاری تڑپ تڑپ کر مرگئی ہوگی) (ایک روایت میں اَطْبَخُ ہے خائے معجمہ سے یعنی پکا بیوقوف احمق)۔

طَبْخٌ - پکانا، بھوننا۔

تَطْبِيْخٌ - بڑا ہونا۔

اِنْطِبَاخٌ - اور تَطَبُّخٌ - پک جانا۔

طَبَّاخٌ - باورچی۔

طِبِّيْخٌ - خربوزہ (جیسے بِطِّيْخٌ ہے)۔

مُطَبَّخٌ - پکوان زمانہ حال کی اصطلاح میں پراٹھے کو بھی کہتے ہیں جس میں شکر شہد انڈے قیمہ ملا کر پکاتے ہیں - مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں اس کا بہت رواج ہے۔

طَبِيْخٌ - پکی ہوئی چیز، چونا، پکی اینٹ۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ سُوْءًا اَجْعَلَ مَالَهٗ فِي الطَّبِيْخَيْنِ - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا روپیہ دو پکی ہوئی چیزوں میں خرچ کراتا ہے (یعنی چونا اور اینٹ میں مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت تعمیر میں اس کا پیسہ خرچ ہوتا رہتا ہے)۔

فَاطَّبَخْنَا - پھر ہم نے اپنے لئے کھانا پکایا۔

اِطِّبَاخٌ - اپنے لئے کھانا پکایا - (اور طبخ عام ہے اپنے لئے پکائے یا دوسرے کے لئے)۔

وَوَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَفِي النَّاسِ طَبَاخٌ - اور تیسرا فتنہ جو مسلمانوں میں واقع ہوا (یعنی واقعہ حرہ جو یزید کے زمانہ میں ۶۳ میں ہوا) وہ تو اس وقت رفع ہوا جب لوگوں میں عقلمندی اور بہتری کا نام نہیں رہا - (اکثر صحابہ دنیا سے گزر گئے - پہلا فتنہ حضرت عثمانؓ کا قتل ہے اور دوسرا فتنہ واقعہ جمل اور صفین اور تیسرا واقعہ حرہ جس میں یزید نے اہل مدینہ کو قتل اور غارت کرایا کئی دن تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی - حرم محترم کی بے حرمتی کی گئی - بعض نے کہا تیسرا فتنہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قتل ہے جو ۷۳ میں بزمانہ عبدالملک بن مروان ہوا)۔

مَطْبَخٌ - باورچی خانہ۔

(طَبْرٌ) کودنا، چھپ جانا۔

بَنَاتُ طِبَارٍ - آفتیں، مصیبتیں۔

طَبْرٌ - تبر، کلہاڑا۔

طَبَرِيَّةٌ - ایک شہر ہے اس کی نسبت طَبَرَانِي ہے یہ فلسطین میں بحیرۂ طبریہ کے کنارے واقع ہے۔

مَرَّ اَبُو الْحَسَنِ وَاَنَا اُصَلِّيْ عَلَى الطَّبَرِيِّ - امام ابوالحسن گزرے اور میں طبری پر (جو ایک کپڑا ہے منسوب ہے طبرستان کی طرف) نماز پڑھ رہا تھا۔

طَبَرْزَدٌ - سفید سخت شکر۔

اَلطَّبَرْزَدُ يَأْكُلُ الدَّاءَ اَكْلًا - طبرزد (جو ایک قسم کی کھجور ہے یا سفید شکر) بیماری کو بالکل کھالیتی ہے۔

فَخَرَجَ الْقَائِمُ وَبِيَدِهٖ طَبَرْزِيْنٌ - پھر امام قائم اس پر نکلے ان کے ہاتھ میں طبرزین تھا - (وہ ایک قسم کا ہتھیار ہے جسے تبر یا کلہاڑا کہتے ہیں)۔

طُنْبُوْرٌ - مشہور باجا ہے یعنی ستارا سے طُنْبُوْرٌ یا طِنْبَار بھی کہتے ہیں۔

(طَبْرَسٌ) - جھوٹا لپاٹیا۔

(طَبْزٌ) بھر دینا، جماع کرنا۔

طِبْزٌ - دو کوہان والا اونٹ - پہاڑ کا مضبوط کنارہ۔

(طَبْسٌ) کالا۔

طِبْسٌ - بھیڑیا۔

بَحْرٌ طَبِيْسٌ - گہرا سمندر، بہت پانی والا سمندر۔

كَيْفَ لِيْ بِالزُّبَيْرِ وَهُوَ رَجُلٌ طِبْسٌ - زبیر کو میں کیا کروں وہ تو بھیڑیے کی طرح حریص اور طماع ہیں (ان کو مال

و دولت کی بڑی خواہش ہے)۔
(طَبْش) لوگ۔
مَافِی الطَّبْشِ مِثْلُهٗ۔لوگوں میں اس کے مثل کوئی نہیں۔
طَبَاشِیر۔مشہور دوا ہے۔یعنی بانس کا مغز جو سفید ہوتا ہے۔
طَبْطَبٌ۔آواز پانی کی یا کوڑے پڑنے کی یا پاؤں زمین پر پڑنے کی۔
فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ یَقُوْلُوْنَ الطَّبْطَبِیَّةَ الطَّبْطَبِیَّةَ۔ میں نے گنواروں سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوڑے سے بچو (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے۔)
وَ لِاَقْدَامِهِمْ طَبْطَبَةٌ۔ان کے پاؤں کی طب طب آواز نکل رہی تھی۔
طَبْطَابٌ۔وہ پرندہ جس کے دو بڑے کان ہوتے ہیں۔
طَبْطَابَةٌ۔چوڑی لکڑی جس سے گیند کھیلتے ہیں گیند کا بلا۔
طَبْعٌ۔مہر کرنا' پیدا کرنا' زینت دینا' نقش کرنا' چھا دینا' بنانا' بھر دینا۔
طُبِعَ عَلَیْهِ۔اس کی خلقت اسی پر ہوئی ہے (یعنی یہ اس کی پیدائشی صفت ہے۔)
تَطْبِیْعٌ۔بھر دینا' رام کرنا۔
تَطَبُّعٌ۔دوسروں کی سی طبیعت بنانا۔
اِنْطِبَاعٌ۔چھپ جانا' نقش ہو جانا۔
طَبِیْعَةٌ۔اور طِبَاعٌ طبیعت۔
دَارُ الطِّبَاعَةِ۔چھاپہ خانہ (جیسے مَطْبَعٌ ہے)۔
مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهٖ۔جو شخص تین جمعے (بلا عذر) چھوڑ دے (گو اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کرے) اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔(انوار اور فیوض الٰہی اس کے دل پر نہ اتریں گے بلکہ اس کا دل سخت ہو جائے گا عبادت کی لذت نہیں پائے گا)۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ یَهْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔اللہ کی پناہ اس طمع اور حرص سے جو عیب اور برائی کی طرف لے جائے (مجاہد نے کہا دَیْن طَبَع سے کم ہے اور طَبَع اِقْفَال سے کم ہے نہایہ میں ہے کہ طبع بہ سکون با مہر کرنا اور بفتح با میل کچیل زنگ)۔

طَبِعَ السَّیْفُ طَبَعًا۔(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) تلوار زنگ آلود ہو گئی۔
لَا یَتَزَوَّجُ مِنَ الْعَرَبِ فِی الْمَوَالِیْ اِلَّا الطَّمِعُ الطَّبِعُ۔عرب ہو کر غیر قوم میں شادی کرنے والا وہی ہے جو حریص اور عیب دار ہو (عمدہ اور شریف عرب اپنی ہی قوم میں شادی کرتے ہیں)۔
فَاِنَّ اٰمِیْنَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَی الصَّحِیْفَةِ۔(دعاء کے بعد آمین کہو) آمین ایسی ہے جیسے مہر خط پر کی جاتی ہے (خط مہر سے پورا ہوتا ہے اور اعتماد کے لائق ٹھہرتا ہے اسی طرح دعاء بھی آمین سے ختم اور مزین ہوتی ہے۔)
فَاِنَّ عَلَیْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ۔ اس پر شہیدوں کا نشان ہے۔
طُبِعَتْ فِیْهَا طِیْنَةُ اٰدَمَ۔جمعہ ہی کے دن آدم کی مٹی پکائی گئی۔
كُلُّ الْخِلَالِ یُطْبَعُ عَلَیْهَا الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِیَانَةَ وَالْكِذْبَ۔سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے۔(گو بری خصلتیں ہوں جیسے بخیلی' نامردی' بزدلی' حرص' طمع وغیرہ) مگر امانت میں خیانت (چوری) اور جھوٹ ان پر مسلمان کی پیدائش نہیں ہوتی (جھوٹ اور خیانت گویا مسلمانی کی ضد ہیں ان کے ساتھ مسلمانی جمع نہیں ہو سکتی بلکہ ہر ایک مسلمان سچا راست باز امانتدار ہوتا ہے) لَهَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ هُوَ الطَّبِیْعُ فِیْ كُفُرَّاهُ یَا كَافُوْرِهٖ۔لَهَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ جو سورۂ ''قٓ'' میں ہے اس کی تفسیر حسن نے یہ کی کہ مغز جو کھجور کے غلاف کے اندر ہوتا ہے (یعنی اوپر کا چھلکا اس کے اندر پختہ مغز اور شیرین اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے کھانے کے لئے بنایا)۔
اَلْقَی الشَّبَكَةَ فَطَبَّعَهَا سَمَكًا۔جال ڈالا پھر اس کو مچھلیوں سے بھر دیا۔
تَطَبَّعَ النَّهْرُ۔(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) نہر بھر پور ہو گئی۔
طَبَّعْتُ الْاِنَاءَ۔میں نے برتن پورا بھر دیا۔
لِاَنَّ فِیْهَا طُبِعَتْ طِیْنَةُ اَبِیْكَ۔کیونکہ جمعہ ہی کے دن

تیرے باوا آدم کی مٹی پکائی گئی-

طَبَائِعُ الْجِسْمِ عَلٰی اَرْبَعَةٍ-انسانی جسم کی طبیعت چاروں عناصر سے ہوتی ہے (کبھی ہوا غالب ہوتی ہے' کبھی ارضیت' کبھی مائیت' کبھی ناریت)-

(طَبْقٌ) چمٹ جانا (جیسے طَبَقٌ ہے)-

تَطْبِيْقٌ-مطابق کرنا' ڈھانپ لینا' ساری زمین پر مینھ برسنا' عام ہونا' رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لینا' جدا کر دینا-

مُطَابَقَةٌ-موافق ہونا' برابر ہونا (جیسے طِبَاقٌ ہے) ایک کپڑے پر دوسرا کپڑا پہن لینا-

اِطْبَاقٌ-ڈھانپ لینا' نمودار ہونا' تاریک ہونا' اتفاق کرنا' اجماع کرنا' ہمیشہ رہنا-

تَطَابُقٌ-موافق ہونا' برابر ہونا' جوڑ ہونا-

طَابَاق-بڑا شیشہ-

طَابَق-توا (اس کی جمع طَوَابِق ہے)-

هٰذَا طِبْقُ هٰذَا-یہ اس کے جوڑ کا ہے-

طَبَقٌ-سرپوش' روئے زمین جس پر کھانا کھائیں' زمانہ کا ایک قرن' یا بیس سال' آدمیوں اور ٹڈیوں کا بڑا گروہ' جماعت' حال-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا طَبَقًا-یا اللہ ہم پر ایسی بارش برسا جو ساری زمین پر برسے یعنی عام ہو-

لِلّٰهِ مِائَةُ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ مِنْهَا لِطِبَاقِ الْاَرْضِ-اللہ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک ایک رحمت اتنی بڑی ہے کہ ساری زمین کو ڈھانپ لے-

لَوْ اَنَّ لِيْ طِبَاقَ الْاَرْضِ ذَهَبًا-اگر میرے پاس ساری زمین برابر سونا ہو یا زمین بھر-

اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ-جب ایک قرن گزر جاتا ہے تو دوسرا قرن نمودار ہوتا ہے (یوں دنیا کی آبادی کا سلسلہ جاری ہے)-

قُرَيْشٌ الْكَتَبَةُ الْحَسَبَةُ مِلْحُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِلْمُ عَالِمِهِمْ طِبَاقُ الْاَرْضِ-قریش کے لوگ لکھنے والے اور حساب کرنے والے اس امت کے نمک ہیں ان کے عالم کا علم زمین کو ڈھانپ لے گا-(ایک روایت میں طَبَقُ الْاَرْضِ ہے معنی وہی ہیں)-طِبَاقُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ-زمین آسمان کے درمیان بھر کر-

حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهٗ لَاَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ-پروردگار کا حجاب نور ہے اگر اس کا ڈھکن کھل جائے (پردہ اٹھ جائے) تو اس کے مبارک چہرے کی چمکیں (شعاعیں) جہاں تک اس کی نگاہ جائے ہر چیز کو جلا دیں (اس لئے پروردگار نے اپنے آپ کو حجاب اور پردے میں رکھا ہے کہ اس کی مخلوق تباہ نہ ہو لیکن اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں-اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کا یہی مطلب ہے یعنی اپنے ذات سے تو پوشیدہ ہے لیکن اپنی قدرت کی نشانیوں سے ظاہر ہے)-

تُوْصَلُ الْاَطْبَاقُ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ-قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ غیر لوگوں سے تو ملاپ ہو گا لیکن عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق (یعنی ناطے والوں سے تو دوری اختیار کریں گے اور غیروں سے دوستی اور محبت)-

يَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ-اس طرح ایک دوسرے سے گتھ جائیں گے جیسے سر کی ہڈیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوتی ہیں (مطلب یہ کہ آپس ہی میں خوب لڑیں گے' ایک دوسرے کو ماریں گے)-

اِحْدَى الْمُطْبِقَاتِ-یہ بھی ایک بڑی آفتوں میں سے ہے-(آفتوں کو بَنَاتُ طَبَقٍ کہتے ہیں)-

لَاَ قْطَعَنَّ مِنْهُ طَابِقًا اِنْ قدرت علیه-عمران بن حصین کا ایک غلام بھاگ گیا تھا-) انھوں نے کہا اگر میں نے اس کو پا لیا تو اس کا ایک عضو کاٹ ڈالوں گا (بھاگنے کی یہی سزا دوں گا)-

اِنَّمَا اُمِرْنَا فِي السَّارِقِ بِقَطْعِ طَابِقِهٖ-ہم کو چور کا ایک عضو کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا-(طابق بہ فتحہ اور بکسرہ یا عضو جیسے ہاتھ پاؤں اس کی جمع طَوَابِق ہے)-

فَخَبَزْتُ خُبْزًا وَّشَوَيْتُ طَابِقًا مِّنْ شَاةٍ-میں نے

روٹی پکائی اور بکری کا ایک پارچہ بھونا (جس کو دو یا تین آدمی کھا سکیں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُطَبِّقُ فِيْ صَلٰوتِهٖ۔ عبداللہ بن مسعودؓ رکوع اور قعدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر ان کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے۔ (ان کو اس بات کی خبر نہ ہوئی کہ یہ حکم ابتدا میں تھا پھر منسوخ ہو گیا)۔

وَتَبْقٰى اَصْلَابُ الْمُنَافِقِيْنَ طَبَقًا وَّاحِدًا۔ منافقوں کی پیٹھیں جڑ کر ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی (وہ سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

لَئِنْ مَّلَكَ مَرْوَانُ عِنَانَ خَيْلٍ تَنْقَادُلَهٗ فِيْ عُثْمَانَ لَيَرْ كَبَنَّ مِنْكَ طَبَقًا تَخَافُهٗ۔ (عبداللہ بن زبیرؓ نے معاویہ سے کہا) اگر کہیں مروان کے اختیار میں ان گھوڑوں کی باگ آ گئی جن کو تم عثمان کے لئے اس کے ساتھ چلاتے ہو تو وہ ایک ایسی جگہ جا بیٹھے گا جس سے تم کو خوف پیدا ہو گا۔ (مطلب یہ کہ مروان جو دغا باز ہے وہ اخیر میں تم سے بھی دغا کرے گا۔ اور خودمختاری اور بغاوت کا جھنڈا بلند کرے گا ایسا ہی ہوا)۔

سَئَلَ اَبَاهُرَيْرَةَ مَسْئَلَةً فَاَفْتَاهُ فَقَالَ طَبَّقْتَ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا ابن عباسؓ نے کہا تم نے ٹھیک کہا (یعنی تمھاری ضرب ٹھیک جوڑ پر پڑی کیونکہ اصل میں تطبیق کہتے ہیں ٹھیک جوڑ پر پڑنے کو)۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا جَدًّا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم کو ایسے مینہہ سے پانی پلا یعنی ساری زمین بھر دے۔

زَوْجِيْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ۔ میرا خاوند نامرد احمق ہے یا بات نہیں سمجھتا یا بات نہیں کر سکتا' اس کے دونوں لب ملے رہتے ہیں۔

اِنَّ مَرْيَمَ جَاعَتْ فَجَاءَ طَبَقٌ مِّنْ جَرَادٍ فَصَيَادَتْ مِنْهُ۔ حضرت مریم علیہ السلام کو بھوک لگی اتنے میں ٹڈیوں کا ایک پرا آیا انھوں نے اس میں سے شکار کیا۔

اِنِّيْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلٰثٍ۔ (عمرو بن عاص نے کہا) میرے تین حال گزرے ہیں۔

كَمَا وَافَقَ شَنٌّ طَبَقَةَ۔ (حضرت علیؓ نے جو عمرو بن عاص کو خط لکھا اس میں عرب کی یہ مثل **كما وافق شن طبقة** لکھی۔ یعنی) جیسے شن طبقہ کے موافق ہو گیا۔ (شن عبدالقیس کا ایک قبیلہ تھا اور طبقہ ایاد قبیلہ کی ایک شاخ ہے دونوں نے ایک امر پر اتفاق کیا لوگوں نے کہا وافق شن طبقۃ اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ جب دو آدمی ایک کام پر متفق ہو جائیں یا ایک ہی سے کام کریں تو یہ مثل کہی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ تم اور معاویہ دونوں ایک ہو گئے جیسے انھوں نے بغاوت اور سرکشی اور امام وقت کی نافرمانی اختیار کی ویسے ہی تم نے بھی کیا۔ بعض نے کہا شن عرب میں ایک مکار فریبی شخص تھا اس کی عورت طبقہ بھی اپنے خاوند کی طرح مکار اور دغا باز نکلی اس وقت سے یہ مثل کہی گئی۔ بعض نے کہا شن چمڑے کا ایک ظرف تھا وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا تھا لوگوں نے اس پر ایک غلاف چمڑے کا چڑھایا اتفاق سے وہ غلاف اس ظرف کے برابر نکلا اس وقت سے یہ مثل شروع ہو گئی)۔

اِشْتَرَيْتُ سُعْنًا مُّطْبَقًا۔ میں نے ایک کشادہ قدح (پیالہ) خریدا۔

مَنْ يَّلِي الْاَمْرَ بَعْدَ السُّفْيَانِيِّ فَقَالَ يَكُوْنُ بَيْنَ شَثٍّ وَّطُبَّاقٍ۔ (امام محمد بن حنفیہ نے اس شخص کا حال بیان کیا) جو سفیانی کے بعد حاکم ہو گا تو کہا کہ وہ شث اور طباق کے درمیان ہو گا۔ (یہ دونوں درختوں کے نام ہیں جو ملک حجاز میں ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اس ملک سے نکلے گا جہاں شث اور طباق اگتے ہیں)۔

اِضْرِبْ عُنُقَ هٰذَاالْاَسِيْرِ فَقَالَ اِنَّ يَدِيْ طَبِقَةٌ۔ (حجاج نے ایک شخص سے کہا اٹھ اور) اس قیدی کی گردن مار۔ اس نے کہا میرا ہاتھ پہلو سے چپک گیا ہے اٹھ نہیں سکتا۔ (اس لئے میں معذور ہوں۔ یہ اس شخص نے اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے کہا۔ کیونکہ حجاج بڑا ظالم تھا اس نے ہزار نیک بزرگوں کو ظلم سے قتل کرایا)۔

فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا۔ سات دن تک وہ ابر ان پر گرا رہا۔ (پانی برساتا رہا)۔

اَسْقِنَا مُطْبِقَةً مُغْدِقَةً مُّوْنِقَةً - ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو تہہ بہ تہہ گاڑھا ہو بہت پانی والا خوشی دینے والا ہو-

مَضٰی طَبَقٌ مِّنَ اللَّيْلِ - رات کا بڑا حصہ گزر گیا-

بِنْتُ طَبَقٍ - کچھوا-

لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِي الطَّابِقِيَّةِ - نماز اس عمامہ میں جائز نہیں جس کو تھوڑی کے نیچے نہ پھرائے (یہ صدوق کا قول ہے جو علمائے امامیہ میں سے ہیں)-

اَلطَّابِقِيَّةُ عِمَّةُ اِبْلِيْسَ - ایسا عمامہ جو تھوڑی کے تلے نہ پھرایا جائے ابلیس کا عمامہ ہے-

(طَبْلٌ) طبلہ بجانا-

طَبَّالٌ - طبلہ بجانے والا-

طَبْلٌ - مخلوق کو بھی کہتے ہیں-

اَخْرَجَنِيْ مِنْ طَبْلِ دَارِهٖ - مجھ کو اپنے مکان کے جلوخانہ سے نکالا-

(طَبْنٌ) گاڑ دینا-

طَبْنٌ - یا طَبَانَةٌ - سمجھ جانا-

اِطْبِيْنَانٌ - اطمینان-

طَابِنٌ - عقلمند، سمجھدار-

طَابُوْنٌ - آگ گاڑنے کا مقام تاکہ بجھے نہیں-

طَابُوْنِيٌّ - روٹی جو اس کی طرف منسوب ہے-

اَيُّ الطَّبْنِ هُوَ - وہ کن لوگوں میں سے ہے-

فَطَبِنَ لَهَا غُلَامٌ رُوْمِيٌّ - ایک رومی لڑکا اس کی نیت سمجھ گیا (کہ وہ اس سے بدکاری کرانا چاہتی ہے ایک روایت میں فطبن بہ فتحہ باء ہے یعنی اس کو پھسلایا، خراب کیا)-

(طَبَنْجَةٌ) ایک مشہور ہتھیار ہے جس کو فارسی میں تفنگچہ کہتے ہیں اور اردو میں طبنچہ یا طمنچہ-

(طَبْوٌ) بلانا (جیسے اِطِّبَاءٌ ہے)-

اِطْبَاؤُهٗ - اس کو مار ڈالا-

(طَبْيٌ) کھینچنا، پھیر دینا، بلانا-

طَبْيٌ - بھٹنیاں لٹک جانا-

طُبْيٌ - چھاتی کی بھٹنی-

وَلَا الْمُصْطَلِمَةِ اَطْبَاؤُهَا - اور نہ جس کی بھٹنیاں کٹی ہوں (بعض نے کہا اطباء گھوڑوں اور درندوں کی چھاتیوں (تھنوں) کو کہتے ہیں- جیسے اَخْلَافٌ اور ضُرُوْعٌ چارپایوں کے تھنوں کو)-

قَدْ بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبَا وَجَاوَزَ الْحِزَامُ الطُّبْيَيْنِ - سیلاب ٹیلے سے اونچا ہو گیا اور کمر بند چھاتیوں سے پار ہو گیا (یہ ایک مثل ہے جو شر اور برائی سے حد سے بڑھ جانے پر کہی جاتی ہے جیسے پانی سر سے اونچا ہو گیا)-

كَانَ اِحْدٰی يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ - اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن کی طرح ہے-

اِنَّ مُصْعَبًا اِطَّبَى الْقُلُوْبَ - مصعب بن زبیر نے تو لوگوں کا دل اپنی طرف پھیر لیا- (لوگ اس سے محبت کرنے لگے)-

اِطِّبَاءٌ - بلانا، پھیرنا، مائل کرنا، اپنے لئے چننا-

طَبَاطَبَا - ابراہیم بن اسماعیل بن حسن کا لقب ہے اس کی اولاد کو طَبَاطَبَائِيّ کہتے ہیں-

باب الطاء مع الجیم

(طَجْنٌ) بھوننا-

طَاجِن اور طَيْجَن - کڑھائی-

مُطَجَّنٌ - کڑھائی میں بھنا ہوا-

باب الطاء مع الحاء

(طَحٌّ) پھیلانا، ایڑی سے چھیل ڈالنا-

اِطِّحَاحٌ - گرا دینا، پھینک دینا-

اِنْطِحَاحٌ - پھیل جانا-

(طَحْرٌ) پھینک دینا، سانس پھولنا-

فَسَمِعْنَا لَهَا طَحِيْرًا - ہم نے اس کے سانس پھولنے کی آواز سنی-

فَاِنَّكَ تَطْحَرُهَا - تو اس کو دور کرتا ہے، پھینک دیتا ہے-

طَحْرٌ کے معنی جماع کرنے کے بھی آئے ہیں-

طَحُوْر-وہ کمان جس کا تیر دور جائے (جیسے مِطْحَرٌ ہے)-

طِحْرِبَةٌ-ابر کا ٹکڑا یا کپڑے کا ٹکڑا-

طَحْرَبَ-دوڑا-

طَحْرَبَ الْقِرْبَةَ-مشک بھر دی-

طِحْرِب-کوڑا کرکٹ' کچرا-

تَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُؤُسِ النَّاسِ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ طُحْرُبَةٌ یا طِحْرِبَةٌ-قیامت کے دن سورج لوگوں کے سر سے نزدیک ہو جائے گا اور کسی کے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہو گا-(جس سے دھوپ کی گرمی بچائے-ایک روایت میں طُخْرُبَةٌ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہیں)-

(طُحْرُوْرٌ) یا طُحْرُوْرَةٌ-ابر کا ٹکڑا' بدلی (جمع طَحَارِیْر ہے)-

(طِحْرِفٌ) یا طِحْرِفَةٌ-ہریرہ' پتلا گھی' پتلا ابر-

(طَحْرِمَةٌ) بھر دینا-

مَاعَلَيْهِ طِحْرِمَةٌ-اس پر کچھ نہیں ہے-

(طَحْزٌ) جماع کرنا-

(طَحْسٌ) جماع کرنا-

(طَحْطَحَةٌ) تھوڑا ہنسنا' توڑنا' متفرق کر دینا' ہلاک کرنا-

طَحْطَاحٌ-شیر-

مَاعَلَيْهِ طِحْطَحَةٌ-اس پر کچھ نہیں ہے یا بال نہیں ہیں-

(طَحْلٌ) تلی پر مارنا' بھر دینا' تلی بڑھ جانا' بدبودار ہونا-

طِحَالٌ-تلی-

(طِحْلَبٌ) کائی یعنی سبزہ جو پانی پر جم جاتا ہے-

طَحْمَةٌ-ہجوم کرنا-

طُحْمَةٌ-رات کا بڑا حصہ' جماعت-

طُحَمَةٌ-سخت جنگجو' بہت اونٹ-

مَطْحُوْمٌ-بھرا ہوا-

(طَحْمَرَةٌ) کودنا' بھر دینا-

طُحَامِر-پٹو-

مَاعَلٰى رَأْسِهٖ طِحْمِرَةٌ-اس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے-

(طَحْنٌ) پیسنا' گول ہو جانا-

تَطْحِيْنٌ-آٹا پیسنا-

طَاحُوْنٌ-چکی یا پن چکی-

طَحَّانَةٌ-وہ چکی جس کو جانور چلاتا ہے-

طَحَّانٌ-آٹا پیسنے والا-

طِحْنٌ-آٹا (جیسے طَحِيْنٌ ہے)-

فَاَخْرَجَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَّيْنِ لَهٗ كَدِيْدٌ كَكَدِيْدِ الطَّحِيْنِ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نکالا دو صفیں کر کے آپ کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک غبار اڑ رہا تھا-(یعنی وہاں کی زمین نرم اور ملائم اور باریک تھی چلنے میں آٹے کی طرح غبار اڑتا)-

فَيَطْحَنُ فِيْهَا-وہ وہاں چکی پیسے گا (اس کی آنتیں باہر نکلی پڑی ہوں گی) وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے گا-

فَمَازَالَ يَطْحَنُهَا-وہ برابر اس کو رگڑتا رہے گا-

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ-آٹا پیسنے والے کا حق اسی آٹے میں سے دلانا اس سے منع فرمایا (مثلاً آٹا پیسنے والے کی اجرت یوں ٹھہرائے کہ تو سیر آٹے میں سے ایک چھٹانک اجرت لے لے-قفیز ایک پیمانہ ہے)-

(طَحْوٌ) دور ہونا' ہلاک ہونا' اوندھا گرانا' دھکیلنا' کروٹ پر لیٹنا' بہت ہونا' چمکنا' لے جانا-

طَحَابِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ-تجھ کو وہ دل جو حسن پرست تھا کہاں کہاں لے گیا-

وَمَا طَحَاهَا-قسم اس کی جس نے زمین کو پھیلایا کشادہ کیا-

طَحْى-کشادہ زمین' چوڑی زمین-

(طَحْيٌ) کروٹ پر لیٹنا-

طَحْيَةٌ مِّنْ سَحَابٍ-ابر کا کوئی ٹکڑا-

باب الطاء مع الخاء

(طَخٌّ) دور کر دینا' پھینک دینا' جماع کرنا' بدخلق ہونا-
مِطَخَّةٌ- وہ لکڑی جس سے بچے کھیلتے ہیں-
(طَخْوٌ) پتلا- (یہ طَاخِوٌ سے نکلا ہے یعنی کالا ابر' گھٹا)-
(طُخْرُبَة) لباس یا چیتھڑا-
لَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ طُخْرُبَةٌ- ان میں سے کسی پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے طِحربة میں)-
(طَخَاءٌ) دل کی پریشانی' تاریکی' بلند ابر-
طَخْيَاءُ- تاریک رات' اور جو کلام سمجھ میں نہ آئے-
اِنَّ لِلْقَلْبِ طَخَاءً كَطَخَاءِ الْقَمَرِ- دل پر تاریکی کا ایک پردہ چڑھ جاتا ہے جیسے چاند پر ابر چڑھ جاتا ہے (اور اس کی روشنی روک دیتا ہے)-
اِذَاوَجَدَ اَحَدُكُمْ طَخَاءً عَلٰى قَلْبِهٖ فَلْيَاْكُلِ السَّفَرْجَلَ- جب کوئی تم میں سے اپنے دل پر بوجھ یا حجاب پائے تو بہی کھائے (بہی ایک مشہور میوہ ہے' سیب کے بعد نہایت مفرح اور مقوی قلب ہے' سیب کی بھی یہی خاصیت ہے)-

باب الطاء مع الراء

(طَرْءٌ) دور سے اور اچانک نمودار ہونا- عارض ہونا-
اِطْرَاءٌ- حد سے زیادہ تعریف کرنا-
طَارِی- جو عارض ہو اور اصلی نہ ہو' اجنبی مسافر کو بھی کہتے ہیں-
طُرَّاءٌ- غرباء-
طُرْاٰنٌ- راستہ' برا کام-
اَمْرٌ طُرْاٰنِيٌّ- وہ کام جس کے آنے کا راستہ معلوم نہ ہو (یعنی کہاں سے آیا)-
طَرَاَ عَلَيَّ حِزْبِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ- وہ وقت دفعتاً آ پہنچا جس میں میں قرآن کا ورد پڑھا کرتا تھا-

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ- مجھ کو اتنا مت بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو بڑھا دیا (کہ بشریت اور عبدیت کے مرتبہ سے چڑھا کر ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا) میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اللہ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچانے والا' رسول کے یہی معنی ہیں)-
(طَرَبٌ) خوش ہونا' یا ہلکا ہونا-
تَطْرِيْبٌ- گانا' سر نکالنا' آواز بڑھانا اس کو اچھا کرنا جیسے گانے والے کرتے ہیں' خوش کرنا (جیسے اِطْرَابٌ ہے)-
اِسْتِطْرَابٌ- خوش کرنے کی درخواست کرنا-
طَرُوْبٌ- بہت خوش' مگن-
مُطْرِبٌ- گانے والا-
مَطْرَبٌ- تنگ راستہ-
مَطَارِب- تنگ راستے اور متفرق راستے-
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ- اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو چھوٹے چھوٹے متفرق راستوں (گلیوں) کو بدل ڈالے (کیونکہ ایسا کرنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)-
يُؤَذِّنُ بِلَا تَطْرِيْبٍ- اذان میں تطریب نہ کرے (یعنی گانے والوں کی طرح مد اور شد نہ کرے- قرآن میں بھی ایسا کرنا منع ہے)-
(طُرْبُوْشٌ) ترکی ٹوپی (اس کی جمع طَرَابِيْش ہے)-
(طِرْبَالٌ) بلند عمارت' یا پہاڑ کا ایک بڑا پتھر ہے جو باہر نکلا ہو' پہاڑ کی بڑی چٹان جو فضا میں ہو-
اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِطِرْبَالٍ مَّائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْيَ- جب کوئی تم میں سے جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو جلدی سے نکل جائے (یہ حزم و احتیاط ہے جو عقلمندی کی دلیل ہے- دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکی ہوئی دیوار کے پاس سے جلدی نکل گئے- اور جن لوگوں نے اس کو توکل کے خلاف سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے مسلمان کو چاہئے کہ ہمیشہ ان مقاموں اور کاموں سے بچتا رہے جن میں

ہلاکت یا ضرر کا ڈر ہو اور اس کے ساتھ بھروسہ اللہ پر رکھے)۔

طَرَّبَلَ بَوْلَهُ۔ اپنے پیشاب کو اوپر چڑھایا۔

(طَرْثٌ) ہری تازی بھاجی' ایک قسم کی ترکاری' سبزی۔

حَتّٰی یَنْبُتَ اللَّحْمُ عَلٰی اَجْسَادِهِمْ كَمَا تُنْبُتُ الطَّرَاثِیْثُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ۔ یہاں تک کہ ان کے بدنوں پر گوشت اس طرح اگ آئے جیسے طرثوث کی بھاجی زمین پر اگ آتی ہے (طرثوث ایک بھاجی ہے جو گول گول ڈھالوں کی طرح زمین پر اگتی ہے اس کی جڑ سرخ اور سخت ہوتی ہے لوگ اس کو کھاتے ہیں)۔

تَطَرَّثَ الرَّجُلُ۔ اس نے طرثوث بھاجی چنی۔

(طَرْحٌ) پھینک دینا' نکال ڈالنا' رکھ دینا' حمل ساقط ہونا۔

طَرَحٌ۔ بدخلق ہونا' خوب عیش کرنا۔

مُطَارَحَةٌ۔ مناظرہ اور سوال جواب کرنا' بیت بازی کرنا۔

اِطِّرَاحٌ۔ پھینک دینا۔

اِطْرَحُوْهُ۔ چور کا ذبح کیا ہوا پھینک دو (یعنی اس کا کھانا حلال نہیں)۔

طَرِیْحٌ سَقِیْمٌ۔ آدمی پھینکا گیا اور بیمار ہے (یعنی اس کی خلقت اس طرح سے واقع ہوئی ہے کہ صدہا بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اس میں مادہ ہے)۔

اِطْرَحُوْهُ وَمَاحَوْلَهُ ثُمَّ كُلُوْهُ۔ گھی میں اگر چوہا گر کر مر جائے تو اس کو نکال ڈالو اور اس کے ارد گرد کا گھی بھی پھینک دو پھر باقی کھاؤ (یعنی اگر جما ہوا گھی ہو)۔

(طَرْدٌ) ہانک دینا' دور کر دینا' جدا کر دینا' جلا وطن کرنا' سب طرف سے لا کر اکٹھا کرنا۔

تَطْرِیْدٌ۔ کھینچنا' دراز کرنا۔

مُطَارَدَةٌ۔ اور تَطَارُدٌ۔ ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِطْرَادٌ۔ دور کرنا۔

اِطِّرَادٌ۔ برابر ساتھ رہنا' جاری رہنا' درست ہونا۔

اِسْتِطْرَادٌ۔ ایک بات ایسی کہنا جس سے دوسری بات پیدا ہو اور وہ مقصود نہ ہو۔

لَا بَاْسَ بِالسِّبَاقِ مَالَمْ تُطْرِدْهُ وَيُطْرِدْكَ۔ گھوڑ دوڑ میں یا یوں ہے کہ دوڑ کی بازی کرنے میں قباحت نہیں اگر یوں نہ کہے کہ میں آگے نکل جاؤں تو اتنا روپیہ تجھ سے لوں گا اور تو آگے نکل جائے تو اتنا روپیہ تجھ کو دوں گا۔ (یعنی ہار جیت کی شرط پر روپیہ پیسا نہ ٹھہرائے ورنہ حرام اور ناجائز ہے جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

هُوَ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ وَمَطْرَدَةُ الدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔ تہجد کی نماز اللہ کی قربت اور نزدیکی ہے اور جسم کی بیماری دفع کرنے والی ہے (تہجد گزار اور شب بیدار لوگ اکثر صحیح اور سالم اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں)۔

كُنْتُ اُطَارِدُ حَيَّةً۔ میں ایک سانپ کی تاک میں تھا (اس کے مارنے کی فکر میں لگا ہوا تھا ہر طرف سے اس کو گھیر رہا تھا)۔

طِرَادُ الصَّيْدِ۔ شکار کے پیچھے لگنا۔

فَاِذَانَهْرَانِ يَطَّرِدَانِ۔ یکا یک دو نہریں دکھلائی دیں (ان کا پانی بہہ رہا تھا)۔

اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفِیْنَ۔ اقرار کرنے والوں کو ہم نے نکال دیا (شہر بدر کر دیا)۔

اَطْرَدَهُ السُّلْطٰنُ یا طَرَدَهُ۔ بادشاہ نے اس کو شہر بدر کر دیا۔

يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ وَبِالْمَاءِ الطَّرِدِ۔ وہ غبار آلود تیرہ گدلے پانی سے وضو کر لیتے تھے اور اس پانی سے بھی جس میں جانور ڈوبتے رہتے ہیں۔

اِنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفِیْ يَدِهٖ طَرِيْدَةٌ۔ معاویہ منبر پر چڑھے اور ان کے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑے کا لمبا ٹکڑا تھا۔

وَاطَّرِدُوا النَّعَمَ۔ چارپایوں کو نکالا۔

اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ۔ جب تک مشرق اور مغرب قائم رہیں۔

اَلْاَنْهَارُ تَطَّرِدُ۔ نہریں بہہ رہی ہیں۔

(طَرٌّ) زور سے کھینچنا' ہر طرف سے جمع کرنا' تیز کرنا' پھاڑنا'

کاٹنا' لپیٹنا' اوچک لیجانا' طمانچہ لگانا' گر پڑنا' نکلنا-

اِطِّرَارٌ -گرانا' برانگیختہ کرنا' کاٹنا' ناز کرنا-

غُلَامٌ طَارٌّ -وہ لڑکا جس کی مونچھیں نکل رہی ہوں-

طُرَّۃٌ -کپڑے کا کنارہ' یا وادی' یا نہر کا' پیشانی' کپڑے کے نقش ونگار' توشہ دان-

فَنَشَأَتْ طُرَيْرَةٌ مِّنَ السَّحَابِ -ابر کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا (نہایہ میں ہے کہ طُرَيْرَۃ تصغیر ہے طُرَّۃ کی یعنی وہ ابر کا ٹکڑا جو آسمان کے کنارے سے لمبا نمودار ہو)-

اَعْطٰى عُمَرَ حُلَّةً وَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهَا بَعْضَ نِسَائِكَ يَتَّخِذْنَهَا طُرَّاتٍ بَيْنَهُنَّ -آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک جوڑا کپڑے کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی عورتوں کو دیدے وہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ کر آپس میں بانٹ لیں گی-

كَانَ يَطُرُّ شَارِبَهٗ -آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو تراشتے تھے (کترواتے تھے)-

يُقْطَعُ الطَّرَّارُ -جیب کترنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے (چوری کی سزا اس کو دی جائے)-

قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّيْلِ وَقَدْ طُرَّتِ النُّجُوْمُ -حضرت علیؓ بیچ رات کو کھڑے ہوئے اس وقت تارے چمک رہے تھے-

سَيْفٌ مَّطْرُوْرٌ -صیقل کی ہوئی تلوار' شمشیر آبدار-

طَرَّ النَّبَاتُ يَطُرُّ -سبزی نکل آئی-

اِذَا طَرَّتْ مَسْجِدَكَ بِمَدَرٍ فِيْهِ رَوْثٌ فَلَا تُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى تَغْسِلَهُ السَّمَاءُ -اگر تو اپنی مسجد کو لید اور مٹی سے لیپے تو وہاں نماز مت پڑھ یہاں تک کہ بارش کا پانی اس کو دھو ڈالے-

رَجُلٌ طَرِيْرٌ -خوبصورت مرد-

جَاءُوْا طُرًّا -سب کے سب آئے-

مَرَادٌ الْمَحْشَرِ الْخَلْقِ طُرًّا -ساری خلقت کے جمع ہونے کا مقام-

لَيْسَ عَلَى الطَّرَّارِ قَطْعٌ -جیب کترے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے-

مِثْلُ عِلْكِ الرُّوْمِ وَالطِّرَارِ -رومی مصطگی' یا گارے کی طرح-

غَضَبٌ مُّطِرٌّ -بے محل غصہ-

مُطَرَّۃٌ -عادت-

لَهُمْ مُّطَرَّةٌ حَسَنَةٌ -ان کی عادت اچھی ہے (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)-

(طَرْزٌ) بدخلقی کے بعد نیک خلق ہو جانا' ہمیشہ عمدہ لباس پہننا-

تَطْرِيْزٌ -نقش ونگار کرنا-

تَطَرُّزٌ -منقش ہونا-

طِرَازٌ -طرز اور مشکل کپڑے کا نقش' جہاں پر عمدہ کپڑے بنے جائیں-

طَرْزٌ -ہیئت' شکل' وضع' طور' طریقہ-

لَيْسَ هٰذَا مِنْ طِرَازِكِ -(ام المؤمنین حضرت صفیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں سے کہا کہ تم میں میرے برابر کون ہے؟ میرا باپ پیغمبر تھا' میرا چچا پیغمبر تھا' میرے خاوند بھی پیغمبر ہیں- یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھایا تھا کہ ایسا کہیں حضرت عائشہؓ نے ان سے یہ سن کر کہا) یہ تمہاری طبعزاد نہیں ہے (یعنی تم نے یہ تقریر اپنے دل سے نہیں نکالی بلکہ کسی دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات ہے تم میں ایسے جواب کی لیاقت نہ تھی)-

طَرْسٌ -مٹا کر پھر لکھنا' کالا کرنا-

تَطَرُّسٌ -عمدہ ہی چیز کھانا یا پینا' پرہیز کرنا-

طِرْسٌ -خط یا کتاب (اس کی جمع اَطْرَاسٌ اور طُرُوْسٌ ہے)-

كَانَ النَّخَعِيُّ يَأْتِيْ عُبَيْدَةَ فِي الْمَسَائِلِ فَيَقُوْلُ عُبَيْدَةُ طَرِّسْهَا يَا اِبْرَاهِيْمُ -ابراہیم نخعی (جو بڑے فقیہ تھے اور امام ابوحنیفہؒ کے استاد الاستاذ) عبیدہ سے مسئلوں میں بحث کرتے تو عبیدہ کہتے اے ابراہیم! میں نے جو لکھا ہے اس کو مٹا ڈالو (اس کے بدلے وہ لکھو جو تمھاری رائے ہے)-

(طَرْسَعَۃٌ) گھبرا کر جلد دوڑنا' خوب زور سے-

(طَرَشٌ) بہرا ہونا-

اِطْرَش - بہرا-
طَرْشَاءُ - بہری-
طَرْطٌ - احمق ہونا-
طِرْطٌ - احمق-
طَارِطٌ - جس کے بال کم ہوں-
طَرْطُوْسِ - ملک شام کا ایک شہر ہے ساحل پر- اس کے مقابل جزیرہ ارواد ہے- اس کو حضرت عبادہ بن صامتؓ نے ۶۳۸ء میں فتح کیا تھا-
(طَرْطَبَةٌ) ہونٹوں سے آواز نکالنا' پھونکنا' مضطرب ہونا-
طُرْطُب - ذکر-
طُرْطُبَّةٌ - وہ عورت جس کی چھاتیاں بڑی لٹکی ہوئی ہوں-
دَخَلْتُ عَلٰی اُحَیْوِلَ یُطَرْطِبُ شُعَیْرَاتٍ لَّهٗ- (امام حسن بصریؒ جب حجاج ظالم کے پاس سے نکلے تو کہنے لگے کہ) میں ایک حقیر بھینگے کے پاس گیا تھا جو غرور اور غصہ سے (اکڑفوں) اپنی مونچھوں کے بالوں میں پھونک رہا تھا- (حجاج احول یعنی بھینگا تھا اور نہایت بدشکل اور مغرور)-
ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا - پست قد بڑی بڑی چھاتیاں والی-
وَاُمُّهٗ الطُّرْطُبَّةُ - اس کی ماں بڑی بڑی لٹکی ہوئی چھاتیوں والی-
طَرْفٌ - ہاتھ سے طمانچہ مارنا' پھیر دینا' پلکیں ملا لینا یا پلک ہلانا-
طَرْفَةٌ - ایک بار پلک ہلانا-
مَا بَقِیَتْ مِنْهُمْ عَیْنٌ تَطْرِفُ - ان میں کوئی زندہ نہ بچا' جب تک ان میں کوئی پلک ہلاتا رہے یعنی زندہ رہے-
طَرَفَتِ الْعَیْنُ - آنکھ نے دیکھا یا جنبش کی-
تَطْرِیْفٌ - ایک کنارے کرنا' رنگنا-
طُرْفَةٌ - نادر' عجیب چیز-
اِسْتِطْرَافٌ - عجیب سمجھنا' نئی بات نکالنا-
طَارِفٌ - نیا مال (اس کی ضد تَالِدٌ اور تَلِیْدٌ یعنی پرانا مال)-

فَمَالَ طَرْفٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - مشرکوں کی ایک ٹکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی (آپ پر حملہ کرنا چاہا)-
کَانَ اِذَا اشْتَکٰی اَحَدُهُمْ لَمْ تَنْزِلِ الْبُرْمَةَ حَتّٰی یَاْتِیَ عَلٰی اَحَدِ طَرَفَیْهِ - جب کوئی بیمار ہوتا تو وہ ہانڈی چولھے سے نہ اتارتیں یہاں تک کہ دونوں کناروں میں سے ایک کنارے پر آ جاتا (یعنی اچھا ہو جاتا یا مر جاتا)-
مَا بِیَ عَجَلَةٌ اِلَی الْمَوْتِ حَتّٰی اٰخُذَ عَلٰی اَحَدِ طَرَفَیْكَ اِمَّا اَنْ تُسْتَخْلَفَ فَتَقَرَّ عَیْنِیْ وَاِمَّا اَنْ تُقْتَلَ فَاَحْتَسِبَكَ - (اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے فرزند عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا) مجھ کو مرنے کی جلدی نہیں جب تک کہ میں تیرے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ دیکھ نہ لوں یعنی یا تو تو خلیفہ بنایا جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو یا تو مارا جائے تو میں صبر کروں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب چاہوں (ایسا ہی ہوا آخر عبداللہ بن زبیر حجاج کے ہاتھوں شہید ہوئے- اور اسماء ان کی والدہ ماجدہ نے ان پر صبر کیا)-
اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ جُعِلَ فِیْ سَرَبٍ وَهُوَ طِفْلٌ وَّجُعِلَ رِزْقُهٗ فِیْ اَطْرَافِهٖ - حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک غار میں رکھے گئے جب وہ بچے تھے (شیرخوار) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روزی ان کی انگلیوں کے کناروں میں رکھی (وہ اپنی انگلیاں چوستے ان میں سے بقدرت الٰہی ان کی غذا نکلتی)-
مَا رَاَیْتُ اَقْطَعَ طَرَفًا مِّنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - عمرو بن عاصؓ سے زیادہ زبان آور میں نے کسی کو نہیں دیکھا (بڑے باتونی تھے بہت بولنے والے)-
طَرَفَا الْاِنْسَانِ - آدمی کی زبان اور اس کا ذکر-
لَا یُدْرٰی اَیُّ طَرَ فَیْهِ اَطْوَلُ - معلوم نہیں اس کا کونسا کنارہ لمبا ہے (یعنی زبان لمبی ہے یا ذکر لمبا ہے)-
اِنَّ رَجُلًا وَاقَعَ الشَّرَابَ الشَّدِیْدَ فَسُقِیَ فَضَرِیَ فَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِی النِّطْعِ وَمَا اَدْرِیْ اَیُّ طَرَفَیْهِ اَسْرَعُ - ایک شخص نے تیز شراب پائی وہ اس کو پلائی گئی یہاں تک کہ وہ اس کا عادی ہو گیا- میں نے اس کو چمڑے کے بستر پر دیکھا

معلوم نہیں اس کے دونوں کنارے (منہ اور مقعد) میں سے کونسے کنارے سے جلدی جلدی نکل رہا تھا۔ (یعنی منہ سے قے جاری تھی اور مقعد سے پاخانہ نکل رہا تھا دونوں میں سے کس طرف سے زیادہ مادہ نکل رہا تھا وہ معلوم نہیں ہوسکتا تھا)۔

حُمَادَ یَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ۔ اچھی عورتیں وہ ہیں جو اپنے اعضاء تھامے رکھیں (ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں جیسے چلبلی اور شوخ عورتوں کا طریق ہے۔ بعض نے کہا غض الاطراف سے یہ مراد ہے کہ نگاہ نیچی رکھیں)۔ یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ انھوں نے بصرے کی طرف جانے کا قصد کیا)۔

اِطْرِفْ بَصَرَكَ۔ اپنی نگاہ پھیر لے (ایک روایت میں اَطْرِقْ بَصَرَكَ ہے قاف سے یعنی نگاہ نیچی رکھ)۔

اِنَّ الدُّنْیَا قَدْ طَرَفَتْ اَعْیُنَکُمْ۔ دنیا نے تمھاری نگاہیں اپنی طرف پھیر لیں (تم اس کی محبت میں گرفتار رہو گئے)۔

کَانَ لَا یَتَطَرَّفُ مِنَ الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب سے دور نہیں رہتا تھا (بے احتیاطی سے پیشاب کرتا تھا اسطرح کہ اس کا بدن یا کپڑا آلودہ ہو جاتا اسی وجہ سے قبر کا عذاب ہو رہا ہے)۔

رَاَیْتُ عَلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ۔ میں نے ابو ہریرہؓ پر ایک ریشمی حاشیہ دار چادر دیکھی۔

کَانَ عَمْرٌو لِمُعَاوِیَةَ کَالطِّرَافِ الْمَمْدُوْدِ۔ عمرو بن عاص معاویہ کے لگے ہوئے ڈیرے تھے (طراف چمڑے کا ڈیرہ جس میں گنوار عرب رہا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عاص معاویہ کے بڑے راز دار اور مشیر اور وزیر با تدبیر اور اعتباری دوست تھے)۔

کَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَصْلَعَ فَطُرِفَ لَهٗ طُرْفَةٌ۔ محمد بن عبدالرحمٰن کی چندیا پر بال نہ تھے پھر ان کے سر پر ایک مار لگی (اصل میں طرفۃ آنکھ پر مارنے کو کہتے تھے پھر سر پر مارنے کو کہنے لگے)۔

فَرُسِمَتْ بِالْقَبَاطِیِّ وَالْمَطَارِفِ۔ پھر وہ مصری سفید کپڑوں اور چادروں سے بھرا گیا۔

اَلْمُؤْمِنُ عَلَیْهَا کَالطَّرْفِ۔ مومن پل صراط پر سے ایسا گزرے گا جیسے ذات والا عمدہ گھوڑا (دوڑ جاتا ہے) ایک روایت میں کالطرف بہ فتحہ طا یعنی جیسے نگاہ دوڑ جاتی ہے۔

فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ۔ نگاہ سے پیشتر وہ آگ آئی (کھیتی تیار ہوگئی)۔

مَنْ طَرَفَ طَرْفَةً۔ جو شخص ایک دفعہ پلک جھپکے (ایک بار پلک سے پلک ملائے' آنکھ بند کرے)۔

طَرْفَاءِ الْغَابَةِ۔ غابہ کے جھاؤ میں سے (غابہ ایک مقام کا نام ہے وہاں جھاؤ کے درخت ہوتے ہیں)۔

عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ۔ تا حد نگاہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے (وہاں تک اس کا ایک قدم ہوگا)۔

قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْهَا بَیْنَ کَتِفَیْهِ۔ اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے۔ (ایک روایت میں طرفھا ہے بہ صیغہ مفرد' قاضی نے کہا وہی صحیح ہے)۔

یَرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

یَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِهِمْ۔ اپنے ہاتھ پاؤں پر پانی بہاتے تھے (یعنی وضو میں)۔

سَائِلُ الْاَطْرَافِ۔ لمبی انگلیوں والے۔

فَابْتَغُوْا لَهَا طَرَائِفَ الْحِکْمَةِ۔ (نفس بھی بدن کی طرح ملول ہو جاتا ہے ایک ہی طرح کی بات سنتے سنتے)۔ تو اس کے لئے علم کی عجیب اور غریب اور نادر باتیں ڈھونڈھو (حکمت کے مختلف شعبے سیکھو' جب ایک شعبہ سے دل بھر جائے تو دوسرے شعبہ میں جی لگاؤ)۔

اِذَا اَدْرَکْتَهٗ وَالْعَیْنُ تَطْرِفُ۔ جب تو شکار کے جانور کو اس طرح پائے کہ اس کی آنکھ حرکت کر رہی ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ اَوْ ذَرَفَتْ۔ یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت اتار جب کوئی آنکھ پلک مارے یا آنسو نکالے۔

لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔ ایک پلک جھپکنے

کے موافق بھی مجھ کو میرے نفس کے حوالے مت کر۔ (بلکہ ہر وقت اپنی حفاظت اور حمایت میں رکھ)۔

طَرَقَ غُلَامَهٗ طَرْقَةً فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ۔ایک شخص نے اپنے غلام کو ایک تھپڑ مار کر اس کی زبان کا ایک حصہ کاٹ ڈالا۔

فِيْ مُسْتَطْرَفِ الْاَيَّامِ۔شروع دنوں میں۔

اَطْرَافُ الْعَذَارٰی۔ایک قسم کا انگور ہے جیسے خایہ غلامان اور ریش بابا، خراسان میں ایک قسم کے انگور ہیں۔

لَا يَمْلِكُ طَرَفَيْهِ۔اس کو اپنی زبان اور ذکر پر اختیار نہیں ہے (زبان سے جو چاہتا ہے بک دیتا ہے اور شہوت کے زور سے مغلوب ہو جاتا ہے)۔

اِمْرَاَةٌ مَّطْرُوْفَةٌ۔مردوں پر نگاہ ڈالنے والی عورت، تانک جھانک کرنے والی۔

(طَرْقٌ) مارنا، ٹھوکنا، ہتھوڑی سے مارنا، گھس جانا، کھٹکھٹانا، بجانا، رات کو آنا، (جیسے طُرُوْقٌ ہے)۔

تَطْرِيْقٌ۔دردزہ ہونا اور بچہ نہ نکلنا، انکار کے بعد اقرار کرنا، راستہ بنانا۔

مُطَارَقَةٌ۔ کپڑے پر کپڑے پہننا۔

اِطْرَاقٌ۔خاموش ہو جانا، زمین کی طرف دیکھنا، نگاہ جھکا لینا۔

اَطْرِقْ كَرَا اِنَّ النَّعَامَ فِي الْقُرٰی۔ارے کرا سر جھکا، عاجزی کر تجھ سے بڑا شتر مرغ بستی میں موجود ہے (یہ ایک مثل ہے جو غرور کرنے والے سے اس کو شرمندہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہے)۔

اَطْرَقَ اِطْرَاقَ الْحَيَّةِ۔سانپ کی طرح جھک جا (یہ بھی ایک مثل ہے)۔

تَطَرُّقٌ۔راستہ پکڑنا، پہنچ جانا، راہ ڈھونڈھنا۔

طَارِقَةٌ۔آفت، مصیبت۔

نَهَى الْمُسَافِرَ عَنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو اس سے منع فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آئے۔ (بلکہ اگر رات کو اپنے شہر یا بستی میں پہنچے تو بہتر یہ ہے کہ رات کو اور کہیں بسر کرے صبح دن ہو جانے کے بعد اپنے گھر کو آئے)۔

اِنَّهَا حَارِقَةٌ طَارِقَةٌ۔وہ پر شہوت رات کو آنے والی ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ۔میں رات کو آنے والی آفتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مگر جو خیریت اور بھلائی کے ساتھ آئے۔

طَرَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے پاس تشریف لائے (اور فرمایا کہ تم دونوں تہجد کی نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں آپ یہ پڑھتے ہوئے لوٹ گئے وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)۔

لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ۔رات کو اپنی بیوی کے پاس نہ آئے (یعنی سفر سے اب یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ شروع رات میں اپنی بیوی پر داخل ہونا اچھا ہے کیونکہ داخل ہونے سے یہاں جماع مراد ہے۔بعض نے کہا یہ حدیث اس صورت میں ہے جب کہیں نزدیک سفر میں گیا ہو یا جب اس کے سفر سے لوٹنے کی خبر مشہور ہو گئی ہو اس کی بیوی بچوں کو معلوم ہو گئی ہو)۔

طَرَقَ صَاحِبَنَا۔ہمارا یار رات کو آیا۔

طَارِقٌ۔ستارے کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ رات کو دکھلائی دیتا ہے۔

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ۔ہم ستارے کی بیٹیاں ہیں۔ (یعنی ہمارا باپ عالیشان بلند مرتبہ شخص تھا)۔

اَلطِّيَرَةُ وَالْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔بدشگونی لینا، جانوروں کو اڑا کر فال کھولنا اور زمین پر کنکریاں مار کر فال لینا یا رمل سے کوئی بات معلوم کرنا یہ سب جبت ہیں۔یعنی شیطانی کام ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ)۔

فَرَاٰى عَجُوْزًا تَطْرُقُ شَعْرًا۔ایک بڑھیا کو دیکھا وہ بال کوٹ رہی تھی (ان کو دھنکنے کے لئے جیسے روئی دھنکتے ہیں)۔

فِيهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ - تین برس کی اونٹنی اس میں ہے جو چوتھے برس میں لگی ہوئی یعنی نر اس پر چڑھنے کے قابل ہو۔

كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ طَرُوْقَةٍ - صبح کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی حالانکہ کوئی عورت نہ تھی (ہر ایک عورت اپنے خاوند کی طروقہ ہے اور ہر اونٹنی نر اونٹ کی طروقہ ہے)۔

وَمِنْ حَقِّهَا اِطْرَاقُ فَحْلِهَا - اونٹوں کا حق یہ ہے کہ نر کو مادہ پر چڑھانے کے لئے مانگے پر دے۔ (اس کی اجرت نہ لے)۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً - میں نے اس کو تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی عورت پایا۔

تَهْشِنِيْ نَهْشَ الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ - تم مجھ کو اس طرح نوچ لوگی جیسے دھاریوں اور چتکیوں دار سانپ سر جھکائے ہوئے ڈس لیتا ہے (کاٹ لیتا ہے یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا)۔

نُطْرِقُ الْفَحْلَ - ہم نر جانور کو مفت دیتے ہیں (مادہ کو گابھن کرنے کے لئے)۔

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا - جو شخص کسی مسلمان کو نر جانور مانگے پر دے۔

مَا اُعْطِيَ رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنَ الطَّرْقِ يُطْرِقُ الرَّجُلُ الْفَحْلَ فَيُلْقِحُ مِاَةً فَيَذْهَبُ حِيْرِيَّ دَهْرٍ - نر کو مادہ پر کدانے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک آدمی اپنا نر اونٹ مانگے پر دیتا ہے وہ سو اونٹنیاں گابھن کر دیتا ہے اس کا ثواب ابدالآباد تک چلتا رہتا ہے (جب تک ان کی نسل قائم رہتی ہے)۔

وَالْبَيْضَةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلٰى طَرْقِهَا - انڈا اسی کی طرف نسبت دیا جاتا ہے جس کا وہ نطفہ ہو۔ (یعنی نر کی طرف اس کی نسبت ہوتی ہے نہ کہ مادہ کی طرف)۔

كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ - ان کے منہ کیا ہیں گویا تہ بر تہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (ایک روایت میں مُطَرَّقَةٌ ہے معنی وہی ہیں مراد ترک لوگ ہیں)۔

لَوْ قَالَ هٰذَا فِي الْكُوْفَةِ لَاَصَابَهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ - اگر یحییٰ بن سعید قطان یہ بات کوفہ میں کہتے (یعنی امام جعفر صادقؒ میں کلام کرتے) تو ان کو تہ بر تہ سیئے ہوئے جوتے پڑتے۔ (خوب مار کھاتے۔ یحییٰ بن سعید قطان گو حدیث کے بڑے نقاد اور امام تھے مگر ہر آدمی سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ امام جعفر صادق کی طرف سے میرے دل میں کچھ شبہ ہے۔ یعنی میں ان کی روایت پر اطمینان نہیں کرتا اور مجالد بن سعید (جو بالاتفاق ایک ضعیف اور مجروح راوی ہے) ان سے میرے نزدیک اچھا ہے)۔

اَطْرَقْتُ التُّرْسَ - میں نے ڈھال کو تہ بر تہ کیا (ایک کے اوپر ایک کئی چمڑے اس پر لگائے)۔

طَارَقَ النَّعْلَ - جوتی پر کئی تلے لگائے (ایک پر ایک مضبوط کرنے کے لئے)۔

فَلَبِسْتُ خُفَّيْنِ طَارِقَيْنِ - میں نے دو موزے ایک پر ایک پہن لئے۔

طَارَقَ بِهٖ رِدَائَهُ - اس کی چادر کو ایک کپڑا اور لگا کر دوہرا کر دیا۔

اَطْرِقْ بَصَرَكَ - (اگر ناگہانی تیری نظر غیر عورت پڑ جائے) تو اپنی نگاہ نیچی کر لے (پھر دوبارہ نظر نہ ڈال)۔

فَاَطْرَقَ سَاعَةً - ایک گھڑی خاموش رہے۔

فَاَطْرَقَ رَأْسَهٗ - پھر اپنا سر جھکا لیا۔

حَتّٰى انْتَهَكُوا الْحَرِيْمَ ثُمَّ اَطْرَقْتُمْ وَرَاءَكُمْ - یہاں تک کہ عورتوں کی بے حرمتی کی پھر تمھاری آڑ میں جا کر چھپ گئے۔

اَلْوُضُوْءُ بِالطَّرْقِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ التَّيَمُّمِ - اگر کسی پانی میں اونٹ نے گھس کر پیشاب کر دیا ہو اور مینگنیاں کر دی ہوں تو بھی اس سے وضو کر لینا مجھ کو تیمم سے زیادہ پسند ہے (کیونکہ حلال جانوروں کا پیشاب اور گوبر پاک ہے)۔

وَلَيْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ - پینے والے کے لئے کچھ نہیں ہے صرف گدلا پانی ہے اور وہ پانی جس میں جانوروں نے پاخانہ اور پیشاب ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهٖ-شیطان آدمی کے راستوں میں بیٹھ جاتا ہے-(جدھر سے وہ نکلتا ہے اس کو گمراہ کرتا ہے-بعض نے کہا راستوں سے مراد ذکر اور زبان ہے اور کان' ناک' آنکھ' منہ اور دبر ہے-یعنی ان اعضاء سے خلاف شرع کام کراتا ہے-ذکر سے زنا اور لواطت' زبان سے غیبت' جھوٹ' بہتان' افترا' گالی گلوچ' شرک وبدعت کی باتیں' کان سے بری باتوں کا سننا' مزامیر باجوں کا سننا' راگ سننا وغیرہ وغیرہ)-

سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ-اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کا راستہ آسان کردے گا-

ثُمَّ يُطْرَقُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ-پھر لوہے کی ایک ہتھوڑی سے اس کو ماریں گے-

اِذَا دَنَا جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ-جب جبرئیل نزدیک آئے تو انھوں نے نگاہ نیچی کرلی-

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ-لوگوں کا حشر تین طرح سے ہوگا (یعنی تین فرقے ہوں گے کچھ سوار کچھ پیدل' کچھ منہ کے بل چلتے ہوئے)-

عَلٰى طَرَائِقَ-کئی طریقوں پر-

كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ-ہم (مکہ کے) راستے میں ایک پانی پر اترے تھے-

كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ-مکہ کی سب گلیاں راستے ہیں (لوگ ان میں سے چل سکتے ہیں)-

كَثْرَةُ الطُّرُوْقَةِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ-بہت سی بیویاں یا لونڈیاں رکھنا پیغمبروں کی خصلت ہے (یعنی پیغمبر متعدد بیویاں رکھتے آئے ہیں)-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا طَرَقَتْ-یا اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت اتار جب تک کوئی چیز کوکائی جائے-

اِسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ سَبْعِيْنَ دِرْعًا بِاَطْرَاقِهَا-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان ابن امیہ سے ستر زرہیں ان کے خود سمیت مستعار لیں-

طارق بن شهاب-ایک صحابی کا نام ہے-ان کی کنیت ابوعبداللہ بجلی ہے-(متوفی ۸۳ھ)-

اَلطِّرِمَّاحُ بن حكيم الطَّائِيّ-بنی طی کے اس وفد میں شریک تھے جو ایمان لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا-ملک شام میں پیدا ہوئے-شاعر تھے-کوفہ اور ایران کا رخ کیا-(متوفی ۲۵ھ)-

(طُرُوْقٌ) دور سے آنا-

طَرَاوَةٌ-تازہ' ہرا بھرا ہونا-

طَرِيٌّ-تازہ-

اِطْرَاءٌ-تعریف میں مبالغہ کرنا-

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ-میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی تعریف حد سے زیادہ کردی (ان کو بشریت سے چڑھا کر خدا بنادیا)-

كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرِ الْمُطَرَّاةِ-عبداللہ بن عمرؓ خالص عود کا بھپارا (دھواں) لیتے نہ کہ اس عود کا جس میں عنبر اور مشک اور کافور ملا ہوتا-

عَسَلٌ مُّطَرًّى-وہ شہد جو خوشبو سے معطر کیا گیا ہو-

اَكَلَ قَدِيْدًا عَلٰى طِرِّيَانٍ-آپ نے سکھایا ہوا گوشت ایک خوان پر کھایا-

طُرَانٌ-ریشمی کپڑا-

طَارُوْنِيٌّ-ایک قسم کا ریشمی کپڑا-

كَانَ اَبُوْ جَعْفَرَ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ وَغَيْرَهَا فِيْ جُبَّةٍ خَزٍّ طَارُوْنِيٍّ-امام محمد باقرؒ فرض نماز اور دوسری نماز ریشمی طارونی جبہ پہن کر پڑھتے-

بِئْسَ الْعَبْدُ يَكُوْنُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يُطْرِيْ اَخَاهُ شَاهِدًا وَّيَاْكُلُهٗ غَائِبًا-وہ بندہ برا ہے جو دو رخا ہو (دوغلہ) دو زبانیں رکھتا ہو سامنے تو اپنے بھائی کی حد سے زیادہ تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے اس کا گوشت کھائے (غیبت کرے)-

فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكّٰى وَاَطْرٰى-تعریف اچھی کی اور سراہا اور حد سے زیادہ بڑھایا-

باب الطاء مع الزای

طَازَجٌ-تازہ-

تَأْتِيْنَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ قَسِيَّةً وَتَاْخُذُهَا مِنَّا طَازَجَةً-(امام شعبیؒ نے ابو الزناد سے کہا) تو ہمارے پاس خراب حدیثیں (جن کے راوی ضعیف اور مجروح ہوں یا ان میں کوئی علت ہو) لے کر آتے ہو اور ہم سے تازی اور عمدہ حدیثیں لے کر جاتے ہو-

طَازَجٌ-معرب ہے تازہ کا جو فارسی لفظ ہے-

(طَزْرٌ) لات مار کر ہٹانا-

(طَزْعٌ) جماع کرنا' بیٹھ رہنا' لڑائی نہ کرنا-

باب الطاء مع السین

(طَسَأٌ) تخمہ ہونا' بدہضمی ہونا' دل پر چربی چھا جانا' شرم کرنا-

اِطِّسَاءٌ-تخمہ کرنا-

طَاسِئٌ-جس کو تخمہ ہو گیا ہو یا اس کے دل پر چربی چھا گئی ہو (طَاسِئَةٌ اس کا مونث ہے)-

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ مَا حَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَى الطَّسْأَةِ وَالْحَفْوَةِ-شیطان نے کہا کہ مجھ کو آدمی پر حسد اسی وجہ سے آتا ہے کہ اس کو تخمہ (ہیضہ) ہوتا ہے اور پیٹ کا درد (کیوں کہ ان دونوں عارضوں سے جو کوئی مرے اس کو شہادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے)-

(طَسٌّ) یا طَسْتٌ-طشت-

فَاُتِيَ بِطَسٍّ مُلِئَ اِيْمَانًا-پھر ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا-(طَسٌّ کی جمع طِسَاسٌ آتی ہے اور طَسْتٌ کی طُسُوْتٌ ہے)-

وَاخْتَلَفَ اِلَيْهِ مِيْكَائِيْلُ بِثَلٰثِ طِسَاسٍ مِّنْ زَمْزَمَ-پھر میکائیل پیچھے سے تین طشت زمزم کے پانی سے بھرے ہوئے لائے-

طَسٌّ-کے معنی جھگڑنا' خاموش کرنا' چلد ینا' بھی آئے ہیں جیسے تَسْطِيْسٌ کے ہیں-

طَسْعٌ-جماع کرنا' چلد ینا-

طَسِعٌ-بے غیرت-

طَيْسَعٌ-حریص' کشادہ مقام-

مِطْسَعٌ-ہوشیار' حاذق' ماہر-

(طَسْقٌ) جزیہ' خراج' وظیفہ' ٹیکس-

اِرْفَعِ الْجِزْيَةَ عَنْ رُءُ وْسِهِمَا وَخُذِ الطَّسْقَ مِنْ اَرْضَيْهِمَا-(دو ذمی کافر مسلمان ہو گئے تھے تو حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیفؓ کو لکھا) ایسا کرو کہ ان کی ذات پر جو جزیہ لیا جاتا تھا وہ تو معاف کر دو (اسلام لانے کی وجہ سے) لیکن ان کی زمینوں سے برابر خراج لیتے رہو-

طَسْلٌ-روشن ہونا' مضطرب ہونا' جو پانی زمین پر جاری ہو-

مَاءٌ طَيْسَلٌ-بہت پانی-طَيْسَلٌ غبار کو بھی کہتے ہیں-

(طَسْمٌ) مٹا دینا' (جیسے طَمْسٌ ہے)-

طَسَمٌ-تخمہ ہونا' بدہضمی یا ہیضہ ہونا-

اِطِّسَامٌ-تخمہ کرنا-

اِنْطِسَامٌ-تخمہ' ہیضہ ہونا-

طُسَامُ الْغُبَارِ یا طَسَّامَةٌ-بہت گرد اور غبار-

وَسُكَّانُهَا طَسْمٌ وَّجَدِيْسٌ-اس زمانہ میں مکہ میں طسم اور جدیس نامی دو قومیں آباد تھیں-(بعض نے کہا طسم عاد قوم کی ایک شاخ تھی-بعض نے کہا کہ یہ عمالقہ بنی ارم کے دو قبیلے تھے جو بحرین اور یمامہ میں رہتے تھے-طسم کے بادشاہ نے جدیس کی عورتوں کو ذلیل اور بے عزت کیا-لہذا وہ بادشاہ سے لڑے اور سوائے ایک فرد کے اس کا تمام قبیلہ ہلاک کر دیا-اس آدمی نے قحطان سے فریاد کی لہذا انھوں نے قبیلہ جدیس سے جنگ کی اور ان کو ختم کر دیا' یہ واقعہ تقریباً ۲۵۰ء کا ہے)-

طٰسٓمٓ-قرآن کی دو سورتوں کے شروع میں ہے اس کو طسین میم الگ الگ پڑھنا چاہئے-(طَوَاسِيْم اس کی جمع ہے)-

باب الطاء مع الشین

(طَشٌّ) ہلکا بارش برسنا' (بوندا باندی' پھوار) آواز کرنا-

طُشَّ الرَّجُلُ -اس کوزکام ہوگیا-

اَلْحَزَاءَةُ يَشْرَبُهَا اَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلطُّشَةِ- حزاءۃ (جو ایک بوٹی ہے کرفس کی طرح) اس کو چتری (ہوشیار) عورتیں نزلہ دفع کرنے کے لئے پیتی ہیں-

طُشَّ يَوْمَ بَدْرٍ- شعبی اور سعید نے اس آیت يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کی تفسیر میں کہا مراد وہ ہلکا بارش ہے جو بدر کے دن برسا تھا (جس سے ریت اور گردوغبار جم گیا تھا اور مسلمانوں کی بڑی تکلیف رفع ہوگئی تھی)-

اِنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ فِيْ طَشٍّ وَّمَطَرٍ- وہ بوندا باندی اور بارش میں چلتے-

طَشِيْشٌ- ہلکی بارش' پھوار' بوندا باندی-

باب الطاء مع العین

(طَعْبٌ) لذت اور خوشی-

(طَعْزٌ) دھکیلنا' جماع کرنا-

(طَعْسٌ) جماع کرنا-

(طَعْلٌ) طعنہ کرنا بمعنے طَعْنٌ-

(طَعْمٌ) کھانا چکھنا' مل جانا-

(طُعْمٌ)- چکھنا' قادر ہونا-

(تَطْعِيْمٌ) پیوند لگانا-

اِطْعَامٌ- کھلانا' درخت کا پھل پک جانا' مزے دار ہونا-

تَطَعُّمٌ- چکھنا-

مُطَاعَمَةٌ- نر کا اپنا منہ مادہ کے منہ میں ڈالنا' مادہ کی چونچ میں چونچ ڈالنا' مزہ معلوم کرلینا-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمْرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ- آپ نے میوے کی فروخت سے منع فرمایا ہے اس وقت تک کہ وہ پختہ ہوجائے یعنی کھانے کے قابل ہوجائے- اَطْعَمَتِ الشَّجَرَةُ- درخت میں پھل آگئے- اَطْعَمَتِ الثَّمْرَةُ- میوہ کھانے کے قابل ہو گیا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) ایک روایت میں حَتّٰى تُطْعَمَ ہے بصیغہ مجہول یعنی یہاں تک کہ وہ کھایا جائے- نوویؒ نے کہا حتی تُطْعِمَ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی پختگی کا یقین ہو جائے یعنی صلاحیت کے آثار پیدا ہو جائیں-

اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ اَطْعَمَ- (دجال نے تمیم داری سے پوچھا) مجھ کو بتلاؤ بیسان کا کھجور کا درخت میوہ دیتا ہے (بیسان ایک گاؤں کا نام ہے ملک شام میں آج کل یہ فلسطین میں جنوبی طبریہ میں ہے- وادی عزریلون اور غور کے درمیان)-

كَرِجْرِجَةِ الْمَاءِ لَا تُطْعِمُ- جیسے تلچھٹ یعنی نیچے کا بچا ہوا پانی جو کچھ مزہ نہیں دیتا- (ایک روایت میں لَا تَطْعَمُ ہے' معنے وہی ہیں)-

طَعْمٌ- مزہ جیسے شیرینی' ترشی' تلخی وغیرہ-

طُعْمٌ- کھانا-

اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ وَّشِفَاءُ سُقْمٍ- زمزم کا پانی کھانا بھی ہے جو پیٹ بھر دیتا ہے اور بیماری کی دوا بھی ہے-

اِذَا وَرَدْنَ الْحَكَرَ الصَّغِيْرَ فَلَا تَطْعَمْهُ- جب کتے ایک چھوٹے پیالے (چقر) سے پانی پئیں (جس میں کم پانی ہو) تو اس کا پانی نہ پی (کیونکہ احتمال ہے کہ ان کے منہ کی سمیت اس پانی میں اثر کر گئی ہو یا اس وجہ سے کہ وہ پانی نجس ہو گیا جیسے اکثر علماء کا قول ہے کہ کتے کا جھوٹا نجس ہے)-

مَا قَتَلْنَا اَحَدًا بِهٖ طَعْمٌ مَا قَتَلْنَا اِلَّا عَجَائِزَ صُلْعًا- ہم نے بدر کے دن ایسے لوگوں میں سے کسی کو نہیں مارا جس سے فائدے کی توقع ہو یا جو قدر و منزلت رکھتا ہو بلکہ ان بوڑھیوں کو مارا جن کی چندیا پر بال نہیں رہے تھے (یعنی بے کار اور بے منفعت لوگوں کو قتل کر ڈالا)-

طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ- ایک آدمی کا (پیٹ بھر) کھانا دو آدمیوں کو کفایت کرتا ہے-

طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ- (اسی طرح) دو آدمیوں کا (پیٹ بھر) کھانا چار آدمیوں کو کفایت کرتا ہے-

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُنْزِلَ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ مِّثْلَ

عَدَدِهِمْ - (حضرت عمرؓ نے کہا جس سال قحط تھا) میں نے یہ قصد کیا کہ ہر گھر والوں کا جتنا شمار ہے (جتنے افراد خاندان ہیں) اتنے ہی قحط زدہ آدمی ان کے پاس ٹھہرا دوں (کیونکہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے تو ہر گھر والے اپنے کھانے میں اتنے آدمی اور شریک کر سکتے ہیں جتنے وہ ہیں)-

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهٗ جَعَلَهَا لِلَّذِيْ يَقُوْمُ بَعْدَهٗ - اللہ تعالیٰ جب کسی پیغمبر کو کوئی قوت بسری دیتا ہے (مثلا وہ مال جو کافروں سے ہاتھ آیا باغ زمین وغیرہ) پھر اس پیغمبر کو اٹھا لیتا ہے تو اس کے بعد وہ مال اس کو دیتا ہے جو اس کا قائم مقام ہو (یعنی خلیفہ ہو' مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کا ترکہ ان کے وارثوں میں تقسیم نہیں ہوتا)-

اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ - دادا کو جو دوسرا چھٹا حصہ ملتا ہے وہ کھانا ہے (یعنی اس کے حق سے زائد ہے اس کا حق تو فقط چھٹا حصہ ہے یہ اس صورت میں فرمایا جب ایک شخص مر گیا تھا اس کا دادا تھا اور دو بیٹیاں تو دونوں بیٹیوں کو دو تہائی مال ملا اور دادا کو ایک چھٹا حصہ بطور فرض کے اور ایک چھٹا حصہ بطور عصبہ ہونے کے)-

اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وہ پہلی دادی تھی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دلایا (یعنی باپ کے ہوتے ساتھ دادی کو چھٹا حصہ دلایا - اکثر علماء کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے - وہ کہتے ہیں کہ باپ کے ہوتے ہوئے دادی محروم ہو گی - عبداللہ بن مسعودؓ کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق تبرع اور حسن سلوک یہ دادی کو دلایا نہ کہ میراث کے طور پر)-

وَقِتَالٌ عَلٰى كَسْبِ هٰذِهِ الطُّعْمَةِ - اور ایک لڑائی اس لئے ہوتی ہے کہ وجہ معیشت حاصل کی جائے (یعنی مال غنیمت اور خراج کے لئے - طعمہ بضمہ طاء و بکسرۂ طاء دونوں طرح منقول ہے - بضمہ طاء کے معنے تو بیان ہو گئے - اور بکسرۂ طاء بمعنے حالت اکل یعنی کھانے کی شکل اور وضع اور ہیأت)-

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ - پھر میرے کھانے کی اس کے بعد یہی صورت رہی (یعنے اسی طرح کھاتا رہا یعنے داہنے ہاتھ سے)-

مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّمَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ - جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے) تو خریدار کو ان دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر چاہے تو اس جانور کو رہنے دے (واپس نہ کرے) اور اگر چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کسی کھانے کا (دودھ کے بدلے) دیدے لیکن گیہوں کا صاع نہ دے (بلکہ گیہوں کے سوا کھجور یا جو یا جوار کا ایک صاع دیدینا کافی ہے - اکثر علماء کے نزدیک طعام سے اس حدیث میں کھجور ہی مراد ہے کیونکہ عرب کا کھانا یہی ہے - اور دوسری روایت میں صراحتا یہ ہے صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ - اور بعض نے کہا جس اناج کا صدقہ فطر میں دینا درست ہے وہ اس دودھ کے بدلے دیا جا سکتا ہے)-

كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ - ہم صدقہ فطر میں ایک صاع گیہوں کا (یا کھجور کا) یا ایک صاع جو کا نکالا کرتے (اکثر علماء نے کہا کہ طعام سے مراد اس حدیث میں کھجور ہے نہ کہ گیہوں کیونکہ گیہوں عرب میں قلیل اور بہت گراں تھا - حاصل یہ ہے کہ صدقہ فطر میں جو اناج نکالے وہ ایک صاع نکالے جو اڑھائی سیر کے قریب ہوتا ہے)-

اِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْاِمَامُ فَاَطْعِمُوْهُ - جب امام نماز میں تم سے لقمہ چاہے (یعنے بھول جائے) تو اس کو لقمہ دو (یعنی بتلا دو) - (خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل خواہ وہ کتنا ہی قرآن پڑھ چکا ہو یہ حکم عام ہے کسی حال میں لقمہ دینے سے نماز میں خلل نہیں ہوتا)-

فَاسْتَطْعَمْتُهُ الْحَدِيْثَ - میں نے ان سے باتیں کرنے کی درخواست کی (یعنے اپنے کلام کا مزہ چکھانے کی)-

لَا بَاْسَ مَالَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ - اس پانی میں کوئی قباحت نہیں جس کا مزہ نجاست کی وجہ سے (یا رنگ وبو) بدل نہ جائے

(خواہ قلیل ہو یا کثیر جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے وہ پاک ہے اس سے وضو اور طہارت درست ہے)۔

تَخْزُنُ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَتَھُمْ-ان کے جانوروں کے تھن اس کے کھانے کے خزانے ہیں۔

لَا بَأْسَ اَنْ یَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّئَیَ-(روزہ دار اگر روزے میں) ہانڈی کا مزہ چکھے (زبان پر رکھ کر تھوک دے پیٹ میں نہ اتارے) یا اور کسی چیز کو چکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے (کیونکہ صرف منہ میں کسی چیز کے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک پیٹ میں نہ اترے آخر روزے میں کلی کرتے ہیں تو پانی کا مزہ زبان پر آتا ہے اس سے روزہ تھوڑی ٹوٹتا ہے)۔

اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ فَیُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ-میں تو رات اپنے مالک کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھ کو کھلا اور پلا دیتا ہے (تم میری طرح نہیں ہو اس لئے وصال کا روزہ مت رکھو)۔

لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ-اپنے بیماروں کو زبردستی کچھ مت کھلاؤ (ان پر جبر کر کے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے (ان کو بغیر کھانے کے ایسی قوت دیتا ہے جو دوسروں کو کھانے سے ہوتی ہے)۔

لَا یَمُرُّوْنَ بِرَوْثَۃٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْھَا طَعْمًا-وہ جس مینگنی پر گزرتے ہیں اس پر کھانا پاتے ہیں (یعنی جنوں کے جانوروں کی وہ غذا ہے)۔

فَلْیُطْعِمْ مِمَّا یَاْکُلُ-اپنے غلام لونڈی کو بھی وہ کھلائے جو خود کھاتا ہے (اور وہ پہنائے جو خود پہنتا ہے یعنی اپنے برابر رکھے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ-شکر اس خدا کا جس نے خوب کھانا کھلایا۔

وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ-اور خوب پانی (دیا شربت) پلایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا-شکر اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا (اور پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا)۔

اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا-کھلایا' پلایا' رچتا پچتا کیا-پھر اس کے نکلنے کا ایک راستہ رکھا (پاخانہ پیشاب کی راہ سے)۔

اَطْعِمْ اَھْلَکَ-اچھا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا (یہ آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالا تھا اس پر کفارہ واجب ہوا تھا لیکن بے مقدور اور نادار تھا جب آپ نے اس کو کھجور کا ایک ٹوکرا دیا اور فرمایا یہ لے جا اور مسکینوں کو کھلا تو وہ کہنے لگا قسم خدا کی مدینہ کے دونوں کناروں میں میرے گھر والوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے-اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض نے کہا یہ حکم خاص اس شخص کے لئے تھا' بعض نے کہا منسوخ ہے)۔

خَشْیَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ-(خدا نے یہ بھی حرام کیا ہے کہ تو اپنی اولاد کو ہلاک کر دے) اس ڈر سے کہ وہ بھی تیرے ساتھ کھائے گا۔

فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَطْعَمُ-جو آپ کھاتا ہے اسی میں سے اس کو بھی کھلائے (یعنی لونڈی غلام کو اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے اور مالک کو یہ درست ہے کہ غلام لونڈیوں سے اچھا کھانا کھائے اور اچھا پہنے)۔

اِنِّیْ لَا اَمْتَنِعُ مِنْ طَعَامٍ طَعِمَ مِنْہُ السِّنَّوْرُ-میں اس کھانے کو نہیں چھوڑتا جس میں سے بلی نے کھایا ہو (کیونکہ بلی کا جھوٹا پاک ہے)۔

لَا تَدْخُلُوا الْحَمَّامَ حَتّٰی تَطْعَمُوْا شَیْئًا-حمام میں جانے سے پہلے کچھ کھا لو۔

لَا مِیْرَاثَ لِلْجَدَّاتِ اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ-دادیوں اور نانیوں کے لئے ترکہ میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں ہے ان کو جو دیا جاتا ہے وہ سلوک کے طور پر ہے۔

طَعْنٌ-مارنا' کونچنا' عیب لگانا' چل دینا' بوڑھا ہونا' رات بھر چلنا۔

طُعِنَ الرَّجُلُ-اس کو طاعون ہو گیا۔

تَطَاعُنٌ اور طِعَانٌ-نیزہ بازی کرنا۔

طَاعُوْنٌ-ایک وبائی بیماری ہے' پلیگ' جس میں ران یا

بغل یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرے یا تیسرے روز مر جاتا ہے طاعون وبائی بیماری سے مرنے کو اور ہر وبائی بیماری کو بھی کہتے ہیں۔

فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ۔ میری امت کی تباہی نیزہ بازی (یعنی آپس کی جنگ) اور طاعون سے ہوگی (مطلب یہ ہے کہ اکثر میری امت کے لوگ جنگ یا طاعون سے ہلاک ہوں گے)۔

نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِیْنٌ۔ میں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس اترا اور ان کو طاعون ہو گیا تھا۔

طَعِیْنٌ اور مَطْعُوْنٌ۔ جس کو طاعون ہو گیا ہو' طاعون زدہ' مبتلائے پلیگ۔

اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ۔ جو شخص طاعون یا پیٹ کی بیماری سے مرے (جیسے تخمہ' ہیضہ' استسقاء سے) اس کو شہادت کا ثواب ملے گا (ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے مَنْ مَاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَهِیْدًا۔ یعنی جو کوئی بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید ہوگا۔ یہ ہر ایک بیماری کو شامل ہے)۔

فَطُعِنَ عَامِرٌ۔ عامر بن طفیل کو طاعون ہو گیا۔

اَللّٰهُمَّ طَعْنًا وَّطَاعُوْنًا۔ یا اللہ خدا کی راہ میں برچھے سے مارا جانا اور طاعون سے مرنا (بعض نے کہا طعن بھی ایک بیماری ہے یا جنات کی نظر کو کہتے ہیں)۔

لَا یَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ طَعَّانًا۔ مومن طعنہ باز نہیں ہوتا (یعنے لوگوں کا عیب بیان کرنے والا غیبت اور طعن تشنیع کرنے والا)۔

اَلطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ۔ لوگوں کے نسب (خاندان) پر طعنہ کرنا (کہ فلاں شخص کم ذات ہے اس کا باپ یا دادا ایسا تھا)۔

لَا تُحَدِّثْنَا عَنْ مُّتَهَارِتٍ وَّلَا طَعَّانٍ۔ ہم کو اس کی حدیث مت سنا جو یا وہ گو (بکی) یا طعنہ مارنے والا (عیب جو) ہو۔

فَاِنْ طَعَنَتْ فِی الْخِدْرِ لَمْ یُزَوِّجْهَا۔ (جب کوئی ان کی کسی بیٹی کا پیغام دیتا تو وہ پردے کے پاس آتے اور کہتے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا تھا) پھر اگر وہ پردے پر انگلی یا ہاتھ سے کونچا مارتی تو اس کا نکاح اس سے نہ کرتے (کیونکہ یہ ناراضی کی علامت تھی بعض نے طَعَنَتْ فِی الْخِدْرِ کے یہ معنی کئے ہیں کہ پردے کے اندر چلی جاتی)۔

طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ بَطْنِهٖ۔ انگلی سے اس کے پیٹ میں کونچا مارا۔

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِیَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِیَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ اِلَّا طَعَنَ فِیْ نَیْطِهٖ۔ قسم خدا کی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا تک نہ رہے مگر یہ کہ وہ اس کا دل چھید ڈالے (اس کو مار ڈالے)۔

بِهٖ طَعْنَةٌ وَّرَمْیَةٌ وَّضَرْبٌ۔ اس کو برچھے کی مار اور تیر کی مار اور تلوار کی مار لگی ہے۔

وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ۔ اور خاندان کی وجہ سے طعنہ دینا (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نشان ہے)۔

فَطَعَنَ بَعْضٌ فِیْ اِمَارَتِهٖ۔ بعض لوگوں نے اسامہ بن زیدؓ کی سرداری پر طعن کیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں ان کو لشکر کا سردار مقرر کر کے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بعض لوگ کہنے لگے یہ ایک کم سن لڑکا ہے یا غلام زادہ ہے)۔

یَخْتِلُهٗ لِیَطْعَنَهٗ۔ اس سے داؤں کر رہے تھے تا کہ اس کو برچھے سے ماریں۔

وَجَعَلَ یَطْعَنُنِیْ بِیَدِهٖ۔ ابوبکرؓ اپنے ہاتھ سے مجھ کو کونچا دینے لگے (کہ تو نے ایک ہار کے لئے لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں پانی نہیں ملتا)۔

اِنَّ اَقْوَامًا یَطْعَنُوْنَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ کچھ لوگ اس بارے میں طعنہ دیتے ہیں (یعنی خلافت کے مقدمہ میں)۔

فَمَا طَعَنَ فِیْهَا وَلَا قَارَبَ۔ نہ انہوں نے اس پر طعن کیا نہ کوئی ایسی بات کہی۔

لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَأَعَنْكَ - اگر تو اس کی ران میں بھی برچھا مارے تو کافی ہے (یعنی جب باقاعدہ کسی جانور کا ذبح یا نحر نہ ہو سکے)۔

باب الطاء مع الغين

طَغَامٌ - اوباش، کمینے لوگ۔

طُغُوْمَةٌ - حماقت، کمینہ پن، دنائت۔

طَغْمٌ - سمندر، بہت پانی۔

يَا طَغَامَ الْاَحْلَامِ - اے بیوقوفو! کم عقلو!۔

طُغُوٌّ - حد سے بڑھ جانا، موج یا پانی کا امنڈنا۔

طَاغِيْ - باغی۔

اِطْغَاءٌ - حد سے بڑھا دینا، گمراہ کرنا۔

طَاغُوْتِ - جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان، کاہن، بت وغیرہ۔

لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْ - اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ، نہ بتوں اور شیطانوں کی (یہ جمع ہے طاغیۃ کی یعنی جن کو مشرک لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے)۔

هٰذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ وَّخَثْعَمٍ - یہ دوس اور خثعم قبیلوں کا معبود ہے۔

طَوَاغِيْ - ان کافروں کو بھی کہیں گے جو کفر اور شرارت میں حد سے بڑھ گئے ہوں یعنی کافروں کے سردار اور رئیس۔

طَغَا نِسَاءُ كُمْ - تمہاری عورتیں حد سے بڑھ گئیں، سر [illegible] لگیں۔

طُغْيٰ - حد سے بڑھ جانا (جیسے طُغْيَانٌ ہے)۔

اِنَّ لِلْعِلْمِ طُغْيَانًا كَطُغْيَانِ الْمَالِ - علم میں بھی ایک جوش ہوتا ہے جیسے مال کا جوش ہوتا ہے۔ (یعنی بعض) عالم بھی علم کی وجہ سے حد سے بڑھ جاتے ہیں، مشتبہ باتوں کو مختلف حیلوں سے حلال کر لیتے ہیں۔ رخصتوں پر عمل کرتے کرتے ناجائز کاموں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں یا اپنے علم پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اپنی معلومات بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں ایسا علم ایک وبال ہے۔

گر عمل در تو نیست نادانی![1]

یا علم سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی شان لوگوں میں بڑھے ہر ایک عالم سے یا طالب علم سے بے ضرورت الجھ پڑتے ہیں، بحث مباحثہ سوالات کر کے اپنا تفوق جتاتے ہیں، دوسرے عالموں کو اپنے مقابل حقیر اور کم علم سمجھتے ہیں)۔

مَنْ رَفَعَ رَايَةَ ضَلَالَةٍ فَصَاحِبُهَا طَاغُوْتٌ - تیری پناہ ہر باغی اور سرکش کے شر سے طاغیۃ گناہ اور شرارت کو بھی کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الفاء

(طُفُوْءٌ) بجھ جانا۔

اِطْفَاءٌ - بجھا دینا، فرد کرنا۔

اِنْطِفَاءٌ - بجھ جانا۔

ثُمَّ يَطْفَأُ نُوْرُ الْمُنَافِقِيْنَ يَا ثُمَّ يُطْفَأُ - منافقوں کی روشنی بجھ جائے گی یا بجھا دی جائے گی۔

فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ - (بخار دوزخ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے) تو اس کو پانی سے بجھاؤ (یعنی ٹھنڈے پانی سے نہا کر)۔

قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمْ الَّتِيْ اَوْقَدْ تُمُوْهَا عَلٰى ظُهُوْرِكُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِصَلٰوتِكُمْ - اٹھو وہ آگ جو تم نے اپنی پیٹھوں پر روشن کی ہے نماز پڑھ کر اس کو بجھاؤ (آگ سے مراد گناہ ہیں جو آگ میں جانے کا سبب ہیں۔ نماز ان گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے)۔

(طَفْحٌ) یا طُفُوْحٌ - بھر جانا، بھر کر بہہ نکلنا، بھر دینا، پورے دنوں پر زچگی ہونا، چل دینا، بے ہوش ہونا۔

اِطْفَاحٌ - اتنا بھرنا کہ بہہ نکلے (جیسے تَطْفِيْحٌ ہے)۔

طَافِحَة - سوکھی، خشک۔

---

[1] اگر علم کے بعد عمل نہیں تو یہ بیوقوفی ہے!

طِفَاحُ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا - زمین بھر کر گناہ-

طُفَاحَۃٌ - جھین-

مَطْفَحَۃٌ - جانور پکڑنے کا ٹوکرا جو ایک طرف جھکا کر ایک لکڑی ٹیک کر رکھ دیا جاتا ہے جب جانور اندر چلا جاتا ہے تو لکڑی کھینچ لیتے ہیں-

طَفْرٌ - کود جانا-

طَفْرَۃٌ - کود چھلانگ-

طَیْفُوْرٌ - ایک پرندہ ہے-

فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ - اپنی اونٹنی سے کود پڑے-

طَفَسٌ - گندہ' پلید ہونا-

طُفُوْسٌ - مرجانا-

طَفْسٌ - جماع کرنا-

طَفِسٌ - نجس' ناپاک' گندہ-

طَفْشٌ - جماع کرنا' پلید سمجھنا (جیسے تَطَفُّشٌ ہے)-

طَفٌّ - نزدیک ہونا' بلند ہونا' اٹھانا' پاؤں باندھنا-

تَطْفِیْفٌ - ماپ تول میں کمی کرنا' پورا کرنا' اوپر ہو جانا' ڈنڈی مارنا' پنکھ پھیلانا-

اِطْفَافٌ - برآمد ہونا' فریب دہی کا قصد کرنا-

اِسْتِطْفَافٌ - برآمد ہونا-

طِفَافٌ - رات کی سیاہی-

طَفٌّ - عرب کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں-

کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی - تم سب آدم کی اولاد ہو بھر ماپ سے کم ہو (یعنی کوئی بھی تم میں پورا اور کامل نہیں ہے کچھ نہ کچھ نقص ہے) یا تم سب قریب قریب ہو بھرپور صاع سے تم میں سے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر تقوی اور پرہیزگاری کی وجہ سے (جس کا تقوی زیادہ ہے وہ افضل ہے اگرچہ کسی خاندان سے ہو)-

حَتّٰی کَاَنَّہٗ طِفَافُ الْاَرْضِ - گویا وہ زمین سے نزدیک ہیں-

قَالَ لِرَجُلٍ مَّا حَبَسَکَ عَنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَذَکَرَلَہٗ عُذْرًا فَقَالَ طَفَّفْتَ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو عصر کی نماز کے لئے کیوں نہیں آیا تو اس نے کوئی عذر بیان کیا - حضرت عمرؓ نے کہا تو نے کمی کی (اللہ کا حق ادا کرنے میں)-

سَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَ بِیَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِیْ زُرَیْقٍ - میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور گھوڑے نے مجھ کو مسجد بنی زریق کے برابر کر دیا (اس کے مقابل پہنچ گیا)-

طَفَّفْتُ بِفُلَانٍ مَوْضِعَ کَذَا - (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے فلاں شخص کو اس مقام پر چڑھا دیا یا اس مقام کے برابر کر دیا-

لِکُلِّ شَیْءٍ وَفَاءٌ وَّتَطْفِیْفٌ - ہر چیز میں ایک پورا کرتا ہے ایک گھٹاتا ہے (یعنی کمال اور نقص ہر شئی میں ہے)-

اِنَّہٗ اسْتَسْقٰی دِھْقَانًا فَاَتَاہُ بِقَدَحِ فِضَّۃٍ فَخَذَفَہٗ بِہٖ فَنَکَسَ الدِّھْقَانُ وَطَفَّفَہٗ - حذیفہ ابن یمانؓ نے ایک دیہاتی (کاشتکار) سے پینے کا پانی مانگا وہ چاندی کے کٹورے میں پانی لے کر آیا حذیفہؓ نے وہ کٹورہ اس کو پھینک مارا لیکن دیہاتی کسان نے اپنا سر جھکا دیا وہ کٹورہ اس کے سر سے اونچا گیا (چونکہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا پینا منع ہے اس لئے حذیفہؓ نے غصہ میں آ کر ایسا کیا)-

اَمَّا اَحَدُھُمَا فَطُفُوْفُ الْبَرِّ وَاَرْضِ الْعَرَبِ - ان میں ایک سمندر کے کنارے یعنی ساحل اور عرب کی زمین میں-

اِنَّہٗ یُقْتَلُ بِالطَّفِّ - امام حسین طف یعنی کربلا میں قتل کئے جائیں گے (اس کو طف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرات کے کنارے پر واقع ہے اس زمانہ میں فرات بالکل کربلا کے قریب بہتا تھا یہ پیشین گوئی آپ کا ایک معجزہ تھا)-

طَفْقٌ یا طُفُوْقٌ - شروع کرنا' لینا' لازم کر لینا-

اِطْفَاقٌ - کامیاب کرنا-

فَطَفِقَ یُلْقِیْ اِلَیْھِمِ الْجَبُوْبَ - ان کو ڈھیلے مارنا شروع کئے-

فَطَفِقَ الْحَجَرَ ضَرْبًا - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو مارنا شروع کیا (جو ان کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)-

طَفْلٌ - بچہ کی تربیت کرنا' اس کو تھوڑا دودھ چسا کر عادت ڈالنا-

طُفُوْلٌ-طلوع ہونا' ڈوبنے کے قریب ہونا یا ڈوبتے وقت سرخ ہوجانا' بچہ بن جانا-

طَفَلٌ-گھاس کا چھوٹا ہو کر رہ جانا-

طَفَالَۃٌ اور طُفُوْلَۃٌ-ستا ہونا' اچھا ہونا-

تَطْفِیْلٌ- سونچنا' نزدیک آنا' تھوڑا تھوڑا دودھ دینا' ڈوبنے کے قریب ہونا' طفیلی ہونا-

اِطْفَالٌ-بچہ بننا-

تَطَفُّلٌ-بچپنا کرنا' طفیلی ہونا-

طُفَالٌ-سوکھی کیچڑ' خشک گارا-

وَقَدْ شُغِلَتْ اُمُّ الصَّبِیِّ عَنِ الطِّفْلِ-بچہ کی ماں (قحط کی شدت سے) اپنے بچہ کو بھول گئی-

طِفْلٌ-بچا یا بچی سب کو کہتے ہیں (اس کی جمع طِفْلَۃٌ اور اَطْفَالٌ ہے)-

جَاءُوْا بِالْعُوْذِ الْمَطَافِیْلِ-وہ بچہ دار اونٹنیاں بھی لے کر آئے ہیں (یعنی سب کے سب جمع ہو کر آئے ہیں-چھوٹے بڑے سب)-

اَطْفَلَتِ النَّاقَۃُ-اونٹنی بچہ والی ہوگئی-

مُطْفِلٌ اور مُطْفِلَۃٌ-بچہ والی-

لَیْلَۃٌ مُّطْفِلٌ-بچوں کو مار ڈالنے والی رات (یعنی سخت سردی کی وجہ سے)-

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَیَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِلِ-تم میرے پاس ایسے آئے جیسے بچہ والی اونٹنیاں آتی ہیں-

کَرِہَ الصَّلٰوۃَ عَلَی الْجَنَازَۃِ اِذَا طَفَلَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ-عبداللہ بن عمرؓ نے جنازے کی نماز اس وقت مکروہ سمجھی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو-(اس وقت کو طفل کہتے ہیں)-

وَھَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَّطَفِیْلٌ-کبھی شامہ اور طفیل (جو مکہ کے قریب دو پہاڑ یا دو چشمے ہیں) بھی مجھ کو دکھائی دیں گے (یہ حضرت بلالؓ نے مدینہ میں بخار کی حالت میں کہا)-

وَلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِیْرًا-نہ بچے کو نہ چھوٹے کو-

الطُّفَیْلُ بن عمرو-ایک صحابی کا نام ہے جو حجاز کے بڑے عالم ہیں-قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے ہیں جنگ یمامہ یا یرموک میں شہید ہوئے-

اَبُو الطُّفَیْلِ-ان کا نام عامر بن واثلہ ہے-لیثی اور کنانی ہیں-آٹھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی-مکہ میں ۱۰۲ھ میں وفات پائی-روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے-

طَفْنٌ-مرجانا' قید کرنا-

اِطْفِنَانٌ-اطمینان' خوش خلقی-

طُفَانِیَۃٌ-گالی-

طُفَانِیْنُ-جھوٹ' لغو بری باتیں-

طَفْوٌ یا طُفُوٌّ-اوپر آجانا' تہ نشین ہوجانا' مرجانا' داخل ہونا-

طُفَاوَۃٌ-ایک تھوڑا حصہ-

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ-اس سانپ کو مار ڈالو جس کی پیٹھ پر دو دھاریاں ہوتی ہیں (سفید) اور دم بریدہ سانپ کو (جس کی اولاد نہ ہو)-

اُقْتُلُوا الْجَانَّ ذَا الطُّفْیَتَیْنِ-دو دھاریوں والے سانپ کو مار ڈالو-

کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ-اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے (جو دوسرے انگوروں سے اٹھا ہوا اور نکلا ہوا ہوتا ہے (دجال کی ایک آنکھ پھولی ہوئی اور ایک آنکھ اندھی ہوگی گویا دونوں آنکھیں عیب دار ہوئیں اسی لئے کسی روایت میں اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی مذکور ہے کسی میں اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی-بعض نے کہا کچھ لوگ اس کو داہنی آنکھ کا کانا دیکھیں گے کچھ بائیں آنکھ کا کانا اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ مطلب یہ ہے کہ اس کو جادوگر سمجھیں)-

اَوْ مَاتَ فَطَفَا فَلَا تَاْکُلُوْہُ-یا پانی میں مر کر (خود بخود مر کر) اوپر تیر آئے تو ایسی مچھلی مت کھاؤ (امام ابوحنیفہؒ اور بعض علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالکؒ اور شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے)-

اَلسَّمَکُ الطَّافِیْ حَلَالٌ-جو مچھلی مر کر اوپر تیر آئے وہ حلال ہے-

باب الطاء مع اللام

طَلَبٌ - قصد کرنا' رغبت کرنا' دور ہونا' بلانا' پیغام دینا-

طَالِبٌ - طلب کرنے والا (اس کی جمع طُلَّبٌ اور طُلَّابٌ اور طَلَبَةٌ آئی ہے-

تَطْلِيبٌ - وعدہ کرنا' یا مہلت دے کر طلب کرنا-

مُطَالَبَةٌ - اور طلاب - اپنا حق مانگنا-

اِطْلَابٌ - دور ہونا' کسی کی طلب پوری کرنا' طلب پر مجبور کرنا-

تَطَلُّبٌ - طلب کرنا-

فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّعَنْكُمُ الطَّلَبَ - اللہ تمھارا حافظ ہے یا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کوئی تمھاری تلاش میں آئے گا میں اس کو واپس کر دوں گا (اس سے کہدوں گا ادھر مت جاؤ ادھر میں سب ڈھونڈ کر آ چکا ہوں - یہ سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا)-

اَمْشِيْ خَلْفَكَ اَخْشَى الطَّلَبَ - میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں اس لئے کہ مجھ کو ڈر ہے کہ کوئی ہماری تلاش میں نہ آتا ہو-

اُطْلُبْ اِلَيَّ طَلِبَةً فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُطْلِبَكَهَا - مجھ سے کوئی فرمائش کیجئے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی فرمائش پوری کروں (یعنی کوئی درخواست مجھ سے کیجئے میں بجا لاؤں - یہ نفادہ اسدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)-

لَيْسَ لِيْ مَطْلَبٌ سِوَاكَ - تیرے سوا اور کچھ میرا مطلب نہیں ہے (یا تیرے سوا اور کوئی میرا مطلب پورا کرنے والا نہیں ہے)-

اِنَّ لَنَا طَلِبَةً - ہم کو ایک خواہش ہے-

لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ - ہم اس زمین کی قیمت نہیں چاہتے بلکہ اللہ ہی سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا اجر)-

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام ہے - مطلب ان کے چچا تھے جو ہاشم کے بھائی تھے - ہاشم کے مرنے کے بعد عبد المطلب کی ماں ان کو مدینہ میں لے گئیں جب ذرا بڑے ہوئے تو مطلب مدینہ جا کر ان کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے آئے راستہ میں لوگ ان سے پوچھتے یہ لڑکا کون ہے؟ تو وہ کہتے میرا غلام ہے بس یہی نام ان کا مشہور ہو گیا یعنی عبد المطلب (مطلب کے غلام) اصل میں ان کا نام شیبۃ الحمد تھا - عبد المطلب کے دس لڑکے تھے - عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابو طالب حضرت علیؓ کے والد اور عباس اور حارث اور ابولہب وغیرہم-

يَا عَلِيُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ وَلَا يَعْبُدُ الْاَصْنَامَ - اخیر تک' اے علیؓ عبد المطلب پانسے نہیں پھینکتے تھے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی) نہ بتوں کی پرستش کرتے تھے نہ (ان جانوروں کو کھاتے تھے جو مشرکوں کے تھان ان کی معبودوں کے تعظیم کے لئے کاٹے جاتے) بلکہ کہتے تھے کہ میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور پانچ باتیں انھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جاری کی تھیں جو اسلام میں بھی بحال رہیں باپ دادا کی بیویاں بیٹوں پر حرام ہونا' خزانہ میں سے پانچواں حصہ نکالنا' خیرات کے لئے زمزم کا کنواں کھود کر اس کا نام سقایۃ الحاج رکھنا' قتل کی دیت سو اونٹ مقرر کرنا' طواف کے سات پھیرے قرار دینا)-

اَبُوْ طَالِبٍ - یہ عبد مناف بن عبد المطلب ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علیؓ کے والد - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اور دادا عبد المطلب کے انتقال کے بعد آپ کی کفالت کا ذمہ انھوں نے ہی لیا تھا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریبا پینتیس سال قبل پیدا ہوئے - قریش کے سادات سے تعلق رکھتے تھے - اسی برس کی عمر میں وفات پائی-

طَلْثٌ - بہنا-

طَلَثَ عَلٰى كَذَا - اس پر اتنا بڑھایا-

طَلْحٌ یا طَلَاحَةٌ - تھک جانا' تھکا دینا-

طَلَحٌ - پیٹ خالی ہونا' یعنے بھوکا ہونا-

تَطْلِيحٌ - (بمعنی طَلْحٌ) الحاح کرنا-

اِطْلَاحٌ - تھکانا' خوش وخرم ہونا-

طَالِحٌ - بدبخت (یہ ضد ہے صَالِحٌ کی)-

لَوْ لَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ - (اگر دنیا میں) نیک اور صالح لوگ نہ ہوتے تو برے ہلاک ہو جاتے (اللہ کا عذاب اترتا - بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم)-

فَمَا بَرِحَ يُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى طَلَحَ - پھر برابر ان سے لڑتے رہے یہاں تک کہ تھک گئے-

عَلٰى جَمَلٍ طَلِيْحٍ - ایک خستہ درماندہ اونٹ پر-

طَلْحٌ مَّنْضُوْدٍ - موز (کیلے) ایک پر ایک (تہ بہ تہ) لدے ہوئے-

وَجِلْدُهَا مِنْ اَطُوْمٍ لَا يُؤَيِّسُهُ طِلْحٌ بِضَاحِيَةِ الْمَتْنَيْنِ مَهْزُوْلٌ - اس کی کھال زرافہ (گاؤ پلنگ) کی سی ہے اس میں چچڑی اثر نہیں کرتی (اس کی چکنائی اور صفائی کی وجہ سے گو چڑی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتی) پشت کے دونوں طرف دبلی ہے-

طَلْحَةُ الطَّلْحَاتِ - ایک شخص تھا عرب میں خزاعہ قبیلہ کا اس کا نام طلحہ بن عبید اللہ بن خلف تھا اور طلحہ بن عبید اللہ تیمی جو صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ دوسرے شخص ہیں-

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ - صحابی ہیں - قبیلہ بنی تیم سے تعلق رکھتے ہیں - عشرۂ مبشرۂ میں سے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی تھی - غزوۂ احد میں آپ کو بچاتے ہوئے زخمی ہوئے' جنگ جمل میں شہید ہوئے - ۲۰ جمادی الآخر ۳۰ھ میں بصرہ میں دفن کیے گئے - چونسٹھ سال کی عمر پائی-

طَلْحٌ - ایک درخت کو بھی کہتے ہیں جو کانٹے دار اور بڑا ہوتا ہے اس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں-

لَا يُعْضَدُ طَلْحُكُمْ - تمہارا طلح نہ کاٹا جائے - (اس سے یہی درخت مراد ہے اور طلح موز (کیلے) کے درخت کو بھی کہتے ہیں جیسے اوپر گزرا)-

طَلْحَةُ بْنُ الْبَرَاءِ - صحابی ہیں حجاز کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے - آپ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور دعاء کی-

اَبُوْ طَلْحَةَ - ان کا نام زید بن سہل انصاری بخاری ہے - بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ آپ بھی شریک تھے - بدر اور بعد کے غزوات میں شریک تھے - سترہ سال کی عمر میں ۳۱ھ میں وفات پائی-

طُلَيْحَةُ بْنُ خُوَيْلِدٍ - صحابی ہیں اسلام سے مرتد ہو گئے تھے لیکن پھر اسلام لے آئے اور خدا کی راہ میں شہید ہوئے ۲۱ھ-

(طَلْخٌ) تلچھٹ' جو حوض یا گڑھے کے نیچے رہتی ہے یعنے گدلا اور غلیظ پانی' یا کیچڑ' کالا کرنا' لتھیڑنا-

اَيُّكُمْ يَاْتِي الْمَدِيْنَةَ فَلَا يَدَعُ فِيْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَلَخَهَا - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے تھے وہاں فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو شہر میں جائے اور وہاں جو بت پائے (یعنے مجسم مورت) اس کو توڑ پھوڑ ڈالے اور جو نقشی مورت پائے (دیوار یا دروازے پر یا اور کسی جگہ پر) اس پر کیچڑ لتھیڑ دے (تاکہ وہ مٹ جائے) یا اس کو کالا کر دے (ڈامر یا سیاہی لگا کر' یہ ماخوذ ہے لَيْلَةٌ مُطْلَخِمَّةٌ سے یعنی اندھیری کالی رات)-

اِطْلِخَاخٌ - جدا ہونا' بہنا-

(طَلْسٌ) مٹا دینا' طلا کرنا' مٹ جانا' گوز مارنا-

طُلِسَ بِهٖ فِي السِّجْنِ - اس کو قید خانہ میں لے گئے - وہاں پھینک دیا-

تَطْلِيْسٌ - مٹا دینا' محو کرنا-

تَطَلُّسٌ - مٹ جانا' محو ہو جانا' چادر اوڑھنا-

اِنْطِلَاسٌ - پوشیدہ رہنا-

طِلْسٌ - کتاب یا خط-

طَيْلَسَانٌ - گول سبز چادر اونی (جس کو علماء مشائخ خاص خاص لوگ پہنا کرتے ہیں - یہ عجمیوں کا لباس ہے یہیں سے اِبْنُ الطَّيْلَسَانِ نکلا ہے جو ایک گالی ہے یعنے عجمی کی اولاد)-

اَطْلَسُ - ایک قسم کا مشہور ریشمی کپڑا ہے - پرانے کپڑے اور میلے کچیلے کپڑے اور شخص اور چور اور کالے کو بھی کہتے ہیں-

اَمَرَ بِطَلْسِ الصُّوَرِ الَّتِیْ فِی الْکَعْبَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مورتوں کے مٹا ڈالنے کا حکم دیا جو کعبہ میں بنی تھیں (یعنے در و دیوار پر)-

قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَطْلِسُ مَا قَبْلَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ - لا الہ الا اللہ کہنے سے اس کے پیشتر جو گناہ کئے ہوں وہ سب مٹ جاتے ہیں (یہ کلمہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے)-

لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَلَسْتَهٗ - کوئی مورت نہ چھوڑ مگر اس کو مٹا دے-

طُلْسَةٌ - تیرگی، مائل بہ سیاہی-

اَطْلَس - کالا میلا کپڑا یا شخص-

تَاْتِیْ رِجَالًا طُلْسًا - تو ایسے لوگوں پر گزرے گا - جو خاکی، تیرہ رنگ ہوں گے (یہ اَطْلَس کی جمع ہے)-

اِنَّهٗ قَطَعَ یَدَ مُوَلَّدٍ اَطْلَسَ سَرَقَ - حضرت ابوبکرؓ نے ایک کالے مولد کا ہاتھ کاٹا جس نے چوری کی تھی (بعض نے کہا اطلس خود چور کو بھی کہتے ہیں گویا اس کو اس بھیڑیئے سے مشابہت دی جس کے بال گر گئے ہوں اس کو اَطْلَس کہتے ہیں)-

اِنَّ عَامِلًا لَهٗ وَفَدَ عَلَیْهِ اَشْعَثَ مُغْبَرًّا عَلَیْهِ اَطْلَاسٌ - حضرت عمرؓ کے پاس ان کا ایک تحصیلدار آیا جو پریشان مو گرد آلود میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا-

اِنْ وَجَدْتَ دِیْنَارًا مُطْلَسًا فَهُوَ لَکَ لَا تُعَرِّفْهُ - اگر ایک پرانے سکہ کی اشرفی تجھ کو ملے یعنے اگلے زمانہ کی جس کا اب رواج نہ ہو تو اس کو لے لے وہ تیری ہے اس کو پہنچوانا ضروری نہیں (اس لئے کہ اس کا مالک گزر گیا ہوگا پہنچوانا بے کار ہے)-

دِیْنَارٌ اَطْلَسُ - وہ اشرفی جس کے حروف مٹ گئے ہوں (منڈ)-

(طَلْسَمَةٌ) جھکا لینا، موڑ لینا، طلسم لکھنا-

طِلَسْمٌ یا طِلَّسْمٌ - نقش (یہ معرب ہے تَالِسْمَا کا جو ایک یونانی لفظ ہے)-

عِلْمُ الطِّلِّسْمَاتِ - نقشوں اور تعویذوں کا علم - (بعض نے کہا طلسم مرکب ہے دو لفظوں سے طل اور اسم سے یعنے اسماء کا اثر)-

(طَلْطَلَةٌ) ہلانا، حرکت دینا-

طُلْطُل - دائمی مرض-

طُلَاطِلَة - آفت، موت-

طَلْعٌ - شگوفہ، موت-

طِلْعٌ - اطلاع، خبر-

طُلُوْعٌ یا مَطْلَعٌ - ظاہر ہونا، نکلنا، جان لینا، اوپر سے نمودار ہونا، غائب ہو جانا، جوانی شروع ہونا، اوپر چڑھ جانا-

تَطْلِیْعٌ - شگوفہ نکلنا، بھر دینا، تفتیش کرنا-

مُطَالَعَةٌ - نظر کرنا، دیکھنا، پڑھنا-

اِطِّلَاعٌ - جان لینا، معلوم کر لینا، دفعتہً نمودار ہونا-

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ - قرآن کے ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کا ایک مقام ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مُطَّلَعُ هٰذَا الْجَبَلِ مِنْ مَکَانِ کَذَا - یعنی اس پہاڑ پر چڑھنے کا راستہ اس جگہ سے ہے - بعض نے کہا لکل حد مطلع کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا ہے اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ فلاں شخص اس کا ارتکاب کرے گا یعنی حدود الٰہیہ سے تجاوز کرے گا ان سے گزر جائے گا - شرح السنۃ میں اس حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ ہر حرف کی ایک حد ہے، تلاوت میں اس سے بڑھنا نہ چاہیئے - جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی حرف کو بڑھا کر دراز کر دیتے ہیں یا گھٹا دیتے ہیں - اور ہر حد کی ایک تفسیر ہے یعنی قرآن کی آیتوں کی وہی تفسیر کرنا چاہیئے جو احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے اپنے دل سے نئی نئی تفسیریں نکالنا گمراہوں کا کام ہے - بعض نے کہا حد سے فرائض اور احکام مراد ہیں اور مطلع سے اس کا ثواب یا عذاب - بعض نے کہا مطلع سے فہم سلیم مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کسی مومن کو قرآن پاک میں غور اور فکر کرنے کے لئے عنایت فرماتا ہے)-

لَوْ اَنَّ لِیْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لَا فْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ - (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ساری زمین میں جو

کچھ ہے وہ سب میرا ہوتا جب بھی میں اس کو میدان حشر کے ہول سے بچ جاؤں۔بعض نے کہا مطلع سے وہ امور مراد ہیں جو مرنے کے بعد پیش آئیں گے)۔

لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ۔موت کی آرزو (دنیا کی تکلیف سے تنگ آ کر) مت کرو اس لئے کہ مرنے کے بعد جو ساں ہوگا اس کا ہول سخت ہے (دنیا کی تکالیف اس ہول کے سامنے بے حقیقت ہیں)۔

كَانَ اِذَا غَزَا بَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَلَائِعَ۔آپ جب جہاد کو جاتے تو اپنے آگے جاسوسوں کی ٹکڑیاں (دشمن کی خبر لانے کے لئے) روانہ کرتے (ہر جنگ میں مخبری کا محکمہ ضرور ہے جو دشمن کے حالات اور سازو سامان اور قوت تعداد افواج کی خبریں لاتے ہیں اور جس قدر مخبری کا انتظام عمدہ ہوگا اسی قدر جنگ میں کامیابی ہوگی)۔

طَلِيْعَةٌ لِّخَيْلِ قُرَيْشٍ۔قریش کے سواروں کی خبر لانے کے لئے۔

اَطْلَعْتُكَ طِلْعَهٗ۔میں نے تم کو اس کی خبر کر دی۔

اِنَّ هٰذِهِ الْاَنْفُسَ طُلَعَةٌ۔انسانی نفس بڑے خواہش کرنے والے ہیں، یا ہر چیز کی کھوج لینے والے ہیں۔(انسان کا قاعدہ ہے کہ ہر بات معلوم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے خصوصاً جب کہ اس سے روکا جائے، ایک روایت میں طلعۃ ہے معنے وہی ہیں)۔

اَبْغَضُ كَنَائِنِيْ اِلَيَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَاءَةُ۔ساری بہوؤں میں مجھ کو وہ بہو بہت ناپسند ہے جو بہت خواہش رکھتی ہو پھر چھپ جاتی ہو (کَنَائِن جمع ہے کِنَّۃ کی یعنی بیٹے کی بیوی جس کو بہو کہتے ہیں۔بعض نے کہا الطلعۃ الخباءۃ سے یہ مراد ہے کہ غیر مردوں کو تاکے ان کے سامنے منہ نکالے پھر پردے کا بہانہ کر کے چھپ جایا کرے)۔

جَاءَهٗ رَجُلٌ بِهٖ بَذَاذَةٌ تَعْلُوْ عَنْهُ الْعَيْنُ فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ایک شخص میلے کچیلے موٹے جھوٹے کپڑے پہنے آپ کے پاس آیا جس پر کسی کی نظر نہیں پڑتی تھی (اس کی حقارت اور افلاس کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یہ تو ساری زمین بھر کر سونے سے بہتر ہے۔طلاع الارض جو زمین کو بھردے پھر بھر کر بہہ نکلے۔

لَاَنْ اَعْلَمَ اَنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ النِّفَاقِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس کا یقین ہو جائے کہ اب مجھ میں نفاق نہیں رہا (بلکہ میرے ہر عمل میں خلوص ہے) تو یہ مجھ کو ساری زمین بھر کر سونا ملنے سے زیادہ پسند ہے۔

لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو۔

لَا يَهِيْدَنَّكُمُ الطَّالِعُ۔تم کو صبح کاذب نہ گھبرادے (یعنی صبح کاذب دیکھ کر اپنا کھانا پانی نہ چھوڑے گھبرائے نہیں)۔

كَانَ يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔جو تیر نشانے سے پار ہو جائے اس کے اوپر سے گزرے تو اس کے لئے جھک جاتا (اس کا بیان کتاب السین میں گزر چکا ہے)۔

اَنَا بْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔(حجاج نے کہا) میں تو نمایاں اور کھلا ہوا سردار تجربہ کار ہوں۔

طَلَّاعُ الثَّنَايَا۔یعنی امور ریاست اور حکمرانی میں ماہر اور تجربہ کار یا بڑے بڑے کام کرنے والا۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا۔یہاں تک کہ ثریا نمودار ہو۔(یعنے صبح کاذب کے ساتھ، ملک حجاز میں یہ شروع گرما کا زمانہ ہوتا ہے)۔

ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ۔پھر منبر پر آئے، یا منبر پر چڑھ گئے۔

حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ۔جہاں شیطان کی چوٹیاں نکلتی ہیں (یعنی مشرق کا ملک) شیطان سورج نکلتے وقت اپنی دونوں زلفیں اس کے دونوں طرف کر کے اس کے مقابل کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا مسجود خود بنے۔

طَلْعَةُ ذَكَرٍ۔نر کھجور کا خوشہ۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔یہاں تک کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلے جدھر وہ ڈوبتا ہے (یہ امر اس خدائے قادر مطلق کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اگر آفتاب یا

زمین کی حرکت ادھر سے ادھر پھیر دے اب یہ واقعہ صرف ایک دن ہوگا یا قیامت تک پھر ایسا ہی ہوتا رہے گا کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلا کرے گا' اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا)-

اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا - یہ سورج کہاں جاتا ہے کچھ تم کو معلوم ہے' انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں- فرمایا کہ یہ مغرب کی طرف جا کر عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے پھر اس کو آگے جانے کی پروانگی ملتی ہے اور قیامت کے قریب اس کو یہ پروانگی نہ ملے گی بلکہ حکم ہوگا جدھر سے آیا ہے ادہر ہی لوٹ جا تب وہ پچھم کی طرف سے نکل آئے گا-

اِذَا لَقَدْ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ - اس صورت میں یعنی جب آپ فجر کی نماز میں اتنی لمبی قرات کرتے تو صبح صادق کے نکلتے ہی آپ اٹھتے ہوں گے اور اندھیرے میں نماز شروع کرتے ہوں گے-

اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ - میں نے بہشت میں جھانکا کیا دیکھتا ہوں اکثر وہاں وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فقیر اور محتاج تھے (اور دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں اور وہ لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے امیر اور مالدار تھے)-

اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَوْلِ الْمُطَّلَعِ - تیری پناہ اس سمان کے ہول سے جو مرنے کے بعد ہوگا-

اِنَّمَا اَبْکِیْ لِھَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَفِرَاقِ الْاَحِبَّةِ - (امام حسنؓ نے مرتے وقت فرمایا) میں جو رو رہا ہوں تو اس وجہ سے کہ مرنے کے بعد جو سمان ہوگا وہ ہولناک ہے (کیونکہ میں نے کبھی اس منزل کو نہیں دیکھا تو ایسے راستے میں جانا ہوگا جہاں کا حال معلوم نہیں) دوسرے دوستوں کی جدائی سے (اب دنیا کے سب یار دوست' عزیز' اقربا سے مفارقت ہوگی)-

وَتَطَلَّعْتُ حِیْنَ تَتَعْتَعُوْا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں اس وقت برآمد ہوا جب دوسرے لوگوں نے اپنا سر چھپا لیا (یعنی بڑے بڑے سخت مقامات میں اور سخت پہلوانوں کے مقابلہ میں جن کے مقابلہ سے دوسروں نے تامل کیا میں نکل بیٹھا اور ان سے لڑا)-

اَلطَّلِیْعُ لَیْسَ بِمُحَارِبٍ - جاسوس جنگ کرنے والا نہیں ہوتا ہے-

اَلْمَوْلُوْدُ مِنْ اُمَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ - جو بچہ میری امت میں پیدا ہو وہ مجھ کو ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلا یا ڈوبا-

اَکْرَہُ اَنْ اَنَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاَکْرَہُ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ غَیْرِ مَطْلَعِھَا - مجھ کو (صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سونا برا معلوم ہوتا ہے اسی طرح سورج کا مشرق کے سوا اور طرف سے نکلنا (جو قیامت کے قریب ہوگا کیونکہ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)-

کُنْتُ اَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ وَاَعْرِفُھَا وَاَعْرِفُ الطَّالِعَ فَاِذَا نَظَرْتُ اِلَی الطَّالِعِ الشَّرِّ جَلَسْتُ - میں ستاروں کو دیکھتا تھا اور ان کو پہچانتا تھا اور طالع کو بھی پہچانتا تھا جب میں برائی پاتا تو بیٹھ رہتا- (طالع نجومیوں کے نزدیک ستاروں کی ترتیب اور شکل اور وضع کا نام ہے جو کسی شخص کی پیدائش کے وقت ہوتی ہے اور اس سے وہ مولود کی سعادت اور نحوست دریافت کرتے ہیں- بعض نے کہا طالع ایک حصہ ہے منطقة البروج کا جو ایک وقت خاص میں مشرقی افق پر ہو اور صوفیہ کی اصطلاح میں طالع اور طوالع وہ انوار اور تجلیات الٰہیہ ہیں جو سالک کے قلب پر پہلے شروع ہوتے ہیں- بعض نے کہا توحید کے انوار جو دوسرے نوروں کو مٹا دیتے ہیں)-

طَالِع - اس عمارت کو بھی کہتے ہیں جو پانی اوپر چڑھانے کے لئے بنائی جاتی ہے-

وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِذَا اتَّبَعْتُمْ طَالِعَ الْمَشْرِقِ سَلَکَ بِکُمْ مَنَاھِجَ الرَّسُوْلِ - تم یہ جان لو کہ جب تم مشرق کے طالع کی پیروی کرو گے (یعنی امام مہدی علیہ السلام کی جن کا لشکر مشرق کی طرف سے آئے گا یعنی خراسان اور کوفہ سے جو زمین سے مشرق کی طرف واقع ہیں- یا حضرت علیؓ مراد ہیں کیونکہ آپ کوفہ میں جا کر رہے تھے اور وہیں شہید ہوئے) تو وہ تم کو پیغمبر کے راستوں پر لے چلے گا (یعنی اس کی پیروی اللہ اور

يَرٰى اِنَّهٗ كِذْبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ - وہ اس کو جھوٹ سمجھتا ہے (باوجود اس کے وہ خبر نقل کرتا ہے) تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے (معلوم ہوا کہ اگر وہ اس کو جھوٹ نہ سمجھے بلکہ سچ سمجھ کر بیان کرے تب وہ جھوٹا نہ ہوگا گو واقع میں وہ خبر جھوٹ ہو - ایک روایت میں يُرٰى ہے)-

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ - آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے وہ بیان کر دے (تحقیق نہ کرے کہ یہ بات سچ ہے یا قرین قیاس بلکہ جو کچھ سنے وہ کہنے لگے' خواہ اس کا راوی معتبر ہو یا غیر معتبر - عموماً ہر بات کے لئے راوی کا جانچنا مناسب ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا خصوصاً حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط اور تنقید کرنی چاہئے - بعض نے کہا یہ حکم خاص حدیث شریف کی روای تے متعلق ہے)

مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كِذْبٌ يَاكِذْبِ - جو لوگ کوئی بات جھوٹ کہیں-

اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ - قیامت کے سامنے (یعنی جب قیامت قریب ہوگی) بہت جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے (کوئی پیغمبری کا دعویٰ کرے گا - کوئی مہدویت کا' کوئی عیسویت کا' یہ سب کانے دجال کے پیش خیمہ ہوں گے یا جھوٹی جھوٹی موضوع حدیثیں بیان کریں گے)-

اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا - (مومن بزدل ہوسکتا ہے اور بخیل بھی ہوسکتا ہے) لیکن جھوٹا نہیں ہوتا (معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا ایمان کے سخت منافی ہے)-

اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ تُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ - (عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ان کا قرآن سن کر ان پر اعتراض کیا تھا اور عبداللہ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرتؐ کو پڑھ کر سنایا - تو آپ نے فرمایا - تم نے اچھا پڑھا - پھر عبداللہ اس سے یہی بات کر رہے تھے کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آئی تب انھوں نے کہا) تو شراب پیتا ہے اور طرہ یہ کہ قرآن کو جھٹلاتا ہے (یعنی صحیح کو غلط بتاتا ہے ورنہ قرآن کو جھٹلانا تو کفر ہے - اسی لئے عبداللہ نے اس کو شراب کی حد لگائی اور قتل کرنے کا حکم نہیں دیا جو ارتداد کی سزا ہے یعنی اسلام سے پھر جانے کی)-

اِنَّ كِذْبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكِذْبٍ عَلٰى اَحَدِكُمْ - مجھ پر جھوٹ باندھنا ویسا نہیں جیسا اور کسی پر جھوٹ باندھنا - (کیونکہ آنحضرتؐ کی جھوٹی حدیث بنانے سے صدہا آدمیوں کے گمراہ ہو جانے کا ڈر ہے اور یہ بڑا سخت گناہ ہے بعض نے اس کو کفر کہا ہے - امام جوینی کا یہی قول ہے)-

فَيُنَادٰى اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ - پھر منادی کی جائے گی یہ شخص جھوٹا ہے اس کا بچھونا دوزخ میں کرو-

وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَّمَا كَذَبَ قَطُّ وَلٰكِنْ اِذَا ذَهَبَ بَنُوْ قُصَيٍّ بِاللِّوَاءِ وَالسِّقَايَةِ وَالْحِجَابَةِ وَ النُّبُوَّةِ فَمَاذَا يَكُوْنُ لِسَائِرِ قُرَيْشٍ - (اخنس نے ابوجہل سے پوچھا بتلاؤ تو محمدؐ سچے ہیں یا جھوٹے؟ یعنی دعویٰ نبوت میں - ابوجہل نے کہا) خدا کی قسم وہ سچے ہیں انھوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے مگر بات یہ ہے کہ قصی بن کلاب کی اولاد جب علم برداری اور آب رسانی اور خانہ کعبہ کی دربانی اور پھر پیغمبری بھی حاصل کر لیں گے تو دوسرے قریش کے خاندانوں کے لئے کیا باقی رہے گا؟-

اِنَّا لَانُكَذِّبُ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ - آپ کو ہم نہیں جھٹلاتے لیکن آپ جو لے کر آئے ہیں (یعنی قرآن اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہے) اس کو ہم جھٹلاتے ہیں-

سَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ - میرے دل میں یہ وسوسہ آیا کہ شاید پیغمبر صاحب جھوٹے ہیں-

اَلْكَلَامُ ثَلٰثَةٌ صِدْقٌ وَّكِذْبٌ وَّاِصْلَاحٌ - کلام تین طرح کا ہے - ایک تو سچ' دوسرے جھوٹ تیسرے جو صلح کرانے اور ملانے کے لئے کہا جائے-

ثَلَاثٌ يَحْسُنُ فِيْهِنَّ الْكِذْبُ الْمَكِيْدَةُ فِي الْحَرْبِ وَ عِدَتُكَ زَوْجَكَ وَ الْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ - تین موقع پر جھوٹ کہنا اچھا ہے (یعنی برا نہیں) ایک تو جنگ میں داؤں کرنے کو (دشمن کو دھوکا دینے کے لئے) دوسرے اپنی بیوی سے وعدہ کرنے میں (اس کا دل خوش کرنے کو' میں تجھ کو یہ دوں گا وہ دوں گا' یہ بنا دوں گا وہ بنا دوں گا) تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں (جب دو آدمیوں میں باہمی رنجش ہو تو ان کا دل ملانے

کَدٌّ - سخت ہونا-

اِکْدَاذٌ - کذّان کی زمین میں جانا-

کَذَّانٌ - نرم سفید پتھر-

فَوَجَدُوْا ھٰذَا الْکَذَّانَ - پھر انھوں نے اس سفید نرم پتھر کو پایا-

کَذَا - ایک مرکب لفظ ہے، کاف تشبیہ اور ذا سے جو اسم اشارہ ہے، کبھی اس پر ہائے تنبیہ آتی ہے-

ھٰکَذَا کہتے ہیں، اسی طرح یا ایسا ہی-

نَجِیْئُ اَنَا وَ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَذَا وَ کَذَا - میں اور میری امت کے لوگ قیامت کے دن ایسے ایسے مقام پر آئیں گے (ایک روایت میں عَلٰی کَوْمٍ ہے یعنی ایک ٹیلہ پر)-

یَانَبِیَّ اللّٰہِ کَذَاکَ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جنگ بدر میں آنحضرتؐ سے عرض کیا) یا رسول اللہ بس بس یہ دعا کافی ہے (کیونکہ اللہ تعالےٰ آپ سے فتح و نصرت کا وعدہ فرما چکا ہے اور آپ کی دعا بس یہ کافی ہے اور زیادہ الحاح کی ضرورت نہیں)-

کَذَاکَ مُنَا شَدَتُکَ - بس آپ کا یہ سوال کافی ہے (ایک روایت میں کَفَاکَ ہے)-

کَذَاکَ لَا تَذْعَرُوْا عَلَیْنَا اِبِلَنَا - بس کرو ہمارے اونٹوں کو مت ڈراؤ-

رَجُلٌ کَذَاکَ - ایک خسیس آدمی-

اِشْتَرِلِیْ غُلَامًا وَّلَا تَشْتَرِہٖ کَذَاکَ - مجھ کو ایک غلام خرید دو لیکن خسیس اور کمینہ مت لینا-

بابُ الکاف مع الراء

کَرْبٌ - شاق ہونا، سخت ہونا، بٹنا، تنگ کرنا-

کَرْبٌ اور کِرَابٌ - ناگر (ہل) چلانا، قلبہ رانی-

کُرُوْبٌ - نزدیک ہونا-

تَکْرِیْبٌ - کرابہ کھانا (یعنی بچی ہوئی کھجور جو کاٹنے کے بعد پتوں میں رہ جاتی ہے)-

اِکْرَابٌ - جلد چلنا، بھر دینا، ڈول پر آڑی لکڑی لگانا-

تَکَرُّبٌ - چننا-

اِکْتِرَابٌ یا اِکْرِیْبَابٌ - شاق ہونا، سخت رنجیدہ ہونا-

کَرَابَۃٌ - آفت-

کُرْبَۃٌ - سختی-

مَا بِالدَّارِ کَرَّابٌ - گھر میں کوئی نہیں ہے-

مَکْرُوْبٌ - رنجیدہ، گرفتار، مصیبت-

فَاِذَا اسْتَغْنٰی اَوْ کَرَبَ اِسْتَعَفَّ - جب مال دار ہو گیا یا مال دار ہونے کے قریب ہوا تو باز آ گیا- (عرب لوگ کہتے ہیں کَرَبَ یَفْعَلُ یعنی کرنے کے قریب ہو گیا جیسے کَادَ یَفْعَلُ ہے کرنے کو تھا)-

اَیَفْعَلَ الْغُلَامُ اَوْ کَرَبَ - لڑکا جوان ہو جائے یا جوانی کے قریب ہو-

کَرُّوْبِیُّوْنَ - فرشتوں کے سردار اور مقرب بارگاہ الٰہی (نہایہ میں ہے کہ ہر جانور کو جس کے جوڑ مضبوط ہوں یوں کہتے ہیں اِنَّہٗ لَمُکْرَبُ الْخَلْقِ یعنی خوب قوی اور زور دار ہے تو کَرُّوْبِیُّوْنَ سے زوردار قوی فرشتے مراد ہوں گے)-

کَانَ اِذَا اَتَاہُ الْوَحْیُ کُرِبَ لَہٗ - آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی (پیشانی پر پسینہ آ جاتا)-

کُرِبَ لِذٰلِکَ وَ تَرَبَّدَ - اس سے سختی ہوئی اور چہرہ متغیر ہو گیا-

فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَّا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ - مجھ کو ایسا صدمہ اور رنج ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا-

فَکَرَبْتُ کَرْبًا - میں رنج سے گھٹ گیا-

مَنْ فَرَّجَ کُرْبَۃً - جو شخص کسی کی مصیبت اور سختی دفع کرے (اس کا غم غلط کرے اس کی مدد اور اعانت کرے)-

وَاکَرْبَ اَبَاہُ - (حضرت فاطمہ آنحضرتؐ کے مرض موت میں آپ کی تکلیف اور سختی دیکھ کر فرمانے لگیں) ہائے میرے باپ پر کیا سختی ہو رہی ہے-

لَا کَرْبَ عَلٰی اَبِیْکِ بَعْدَ الْیَوْمِ - آج کے دن کے بعد پھر تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی (کیونکہ اس دنیائے فانی سے

كَانَ اِلٰى سَنَتَيْنِ مِنْ عَهْدِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک یہی حکم رہا کہ اگر کوئی شخص تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو صرف ایک طلاق پڑتی تھی - پھر حضرت عمرؓ نے کہا لوگوں نے طلاق دینے میں جلدی شروع کی ہے تو انھوں نے تین طلاق پڑ جانے کا حکم جاری کیا (تا کہ آئندہ لوگ خلاف سنت طلاق دینے سے باز آئیں)-

حَتّٰى اُطْلِقَهٗ - (میں بیمار کے اعمال لکھتا جاتا ہوں) یہاں تک کہ اس کو بیماری سے چھٹکارا دیتا ہوں یا کفن پہنا دیتا ہوں (یعنی مارڈالتا ہوں قبر میں پہنچا دیتا ہوں)-

ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ - پھر آپ کشادہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملے (پہلے تو اس کے حق میں یہ فرمایا کہ یہ شخص برا ہے - اس سے اس کا حال کھول دینا مقصود تھا تا کہ دوسرے مومنین اس پر اعتبار کر کے نقصان نہ اٹھائیں جب وہ سامنے آ گیا تو ہنسی خوشی اس سے ملے - جب لوگوں نے اس کا سبب آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ سب میں برا وہ شخص ہے جس سے لوگ ملنا چھوڑ دیں اس کی فحش گوئی اور سخت کلامی کی وجہ سے ڈر کر)-

اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ - (جہاد کے لئے) اللہ کا نام لے کر اس کی مدد پر بھروسہ کر کے چلو-

كُلُّ شَيْءٍ لَكَ مُطْلَقٌ حَتّٰى يَرِدَ فِيْهِ نَهْيٌ - ہر چیز کا کرنا تجھ کو روا ہے یہاں تک کہ اس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے (یعنی قرآن یا حدیث میں اس کی ممانعت نہ آ جائے - یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے تمام کھانے ' پینے ' پہننے کی چیزیں دنیا کے رسم رسومات مباح ہیں جب تک ان کی ممانعت کسی نص سے ثابت نہ ہو - اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین میں بھی اگر کوئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو تو وہ جائز ہے کیونکہ دین میں جو کوئی نئی بات نکالی جائے اس کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت کی ممانعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے)-

اَطْلِقْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ - میری زبان اپنی یاد میں رواں کر دے-

اَلطَّلِيْقُ لَا يُوْرَثُ - طلیق کا ترکہ اس کے وارثوں کو نہیں ملتا (بلکہ اس کا مال تمام مسلمانوں کا حق ہے - طلیق وہ قیدی جس کو حاکم اسلام احسان رکھ کر مفت چھوڑ دے) اس کی جمع طُلَقَاء ہے)-

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَرْءَةِ اَصَابَهَا الطَّلْقُ - میں نے آپ سے پوچھا اس عورت کو جس کو دردزہ ہو رہا ہو-

مَاءٌ مُطْلَقٌ - وہ پانی جس کی نسبت مضاف الیہ کی طرف نہ ہو (یعنی خالص پانی اور مَاءٌ مُضَافٌ وہ پانی جو کسی چیز کی طرف نسبت دیا گیا ہو جیسے مَاءُ الْوَرْدِ 'مَاءُ الزَّعْفَرَانِ وغیرہ)-

طلق بن علی - ایک صحابی کا نام ہے - ان کی کنیت ابو علی یمامی ہے - ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہتے ہیں-

طَلٌّ - ٹالم ٹولا کرنا ' ٹال مٹول کرنا (یعنی ادائے قرض میں حیلہ حوالہ کرنا ' جیسے مَطَلٌ ہے) زور سینکنا ' روکنا ' گھٹانا ' باطل کرنا ' طلا کرنا - طَلٌّ شبنم کو بھی کہتے ہیں اور خفیف بارش یعنی پھوہار کو بھی (اس کی جمع طِلَالٌ اور طُلَلٌ ہے)-

طَلَلٌ - ٹیلہ ' عمارت کا اونچا حصہ (اس کی جمع اَطْلَالٌ اور طُلُوْلٌ ہے)-

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ فَسَقَطَتْ ثَنَايَا الْعَاضِّ فَطَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ منہ سے کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت نکل پڑے آپ نے دانتوں کی دیت نہیں دلائی - اس کو ہدر یعنی باطل کر دیا (فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی طرح دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالے) - عرب لوگ کہتے ہیں طُلَّ دَمُهٗ اس کا خون بے کار گیا-

اُطِلَّ - بے کار گیا-

اَطَلَّهُ اللّٰهُ - اللہ تعالیٰ نے اس کو لغو اور بیکار کر دیا-

مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ - (ہم اس کی دیت کیونکر دیں) جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا خون تو ہدر (لغو) ہے (اس کا کچھ تاوان نہیں) ایک روایت میں بطل ہے معنی وہی ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کہنے والے کو کاہنوں کا بھائی قرار دیا کیونکہ کاہن لوگ بھی ایسے ہی مقفی اور مسجع فقرے کہا کرتے تھے گو مقفی کلام منع نہیں اور قرآن وحدیث میں وارد ہے مگر اس شخص نے حکم شرعی کے خلاف اپنی زبان آوری دکھلائی اس لیے قابل ملامت ہوا-

اَنْشَأْتُ تَطُلُّهَا وَ تَضْهَلُهَا - لگی ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا پانی اس کو دینے-

فَاَطَلَّ عَلَيْنَا يَهُوْدِيٌّ - ایک یہودی ہمارے مکان پر چڑھ گیا تھا (یعنی جنگ خندق میں)-

كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى اَطْلَالِ السَّفِيْنَةِ - کشتی کے بادبانوں پر نماز پڑھ لیتے-

طَلَلُ الدَّارِ - اجاڑ گھر کا جو نشان رہ گیا ہو کھنڈر-

ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ - پھر اللہ تعالیٰ ایک مینہ شبنم کی طرح (ہلکا ہلکا) بھیجے گا-

كَاَنَّهُ الطَّلُّ - گویا وہ شبنم ہے (مردوں کی منی کی طرح)-

وَلَا تَجْعَلْ طَلَّهٗ عَلَيْنَا سُمُوْمًا - اس کی بارش ہم پر زہر آلود مت کر-

اَلْمَشْرِقُ مُطِلٌّ عَلَى الْمَغْرِبِ - پورب پچھم پر نمایاں ہے-

اِذَا قُبِضَتِ الرُّوْحُ فَهِيَ مُطِلَّةٌ فَوْقَ الْجَسَدِ - جب جان بدن سے نکل جاتی ہے تو وہ بدن کو دیکھتی رہتی ہے (حسرت وافسوس کی نگاہ سے)-

لَا يَطِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ - مسلمان آدمی کا خون بے کار نہیں ہو سکتا (یا قصاص ہوگا یا دیت دلائی جائے گی)-

طَلِّ عَلَيَّ بِرِضْوَانِكَ - مجھ کو اپنی رضامندی عنایت فرما-

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى طَلَلِ الْمَاءِ - میں تیرے اس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو کہہ کر آدمی پانی کی سطح پر چلا جاتا ہے (اور ڈوبتا نہیں) یاحی یا قیوم میں یہ اثر منقول ہے-

طَلْمٌ - برابر کرنا' سیدھا کرنا (جیسے تَطْلِيْمٌ ہے) پونچھنا'

طُلَّامٌ - شاہدانہ-

طُلْمٌ - خوان-

طَلَمٌ - دانتوں کا میلا ہونا-

طُلْمَةٌ - روٹی-

مِطْلَمَةٌ - روٹی کا بیلن-

مَرَّ بِرَجُلٍ يُّعَالِجُ طُلْمَةً لَا صُحَابِهٖ فِيْ سَفَرٍ - ایک شخص پر سے گزرے جو سفر میں اپنے ساتھیوں کے لیے روٹی بنا رہا تھا-

طُلَّةٌ - وہ روٹی جس کو گرم راکھ میں رکھ کر پکاتے ہیں پھلکا (اصل میں طلم کے معنی ہتھیلی پھیلا کر مارنا ہے- بعض نے کہا طلمة وہ تختہ پتھر کا جو توے کی طرح ہوتا ہے اس پر روٹی پکاتے ہیں)-

تُطَلِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءِ (ایک روایت میں تُلَطِّمُهُنَّ ہے) عورتیں ان کو اوڑھنیوں سے مارتی تھیں- طَلْمَسَةٌ - ترش رو ہونا-

طِلْمِسَاءُ - وہ زمین جس میں نہ کوئی منارہ ہو نہ نشان' تاریکی' اندھیرا-

لَيْلَةٌ طِلْمِسَانَةٌ - اندھیری رات' تاریک شب-

(طَلْةٌ) چلدینا-

اِطِّلَاهٌ - اطلاع-

طُلَّةٌ - رقیق ابر' پتلا بادل-

طُلْهَةٌ - بچا ہوا مال-

وَادٍ اَطْلَهُ - جس میدان میں تھوڑی بہت گھاس باقی ہو (اس کی جمع طُلْهٌ ہے)-

طَلْوٌ - پاؤں باندھ دینا' قید کرنا-

طُلَاوَةٌ - دیر لگانا-

اَوْ شَكُّهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ- بھاگنے کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلد حملہ کرنے والے (یعنی گو شاذ و نادر وہ میدان جنگ سے بھاگ جاتے ہیں لیکن پھر اسی وقت لوٹ کر آتے ہیں اور دشمن پر حملہ کرتے ہیں)-

سَاُعْطِي الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ- میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں (بار بار) حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ حدیث آنحضرتؐ نے جنگ خیبر میں فرمائی- شب کو یہ حدیث فرمائی اور صبح حضرت علیؓ کو بلا کر جھنڈا ان کے ہاتھ میں دیا- انھوں نے قلعہ فتح کر لیا اور مرحب یہود کے بڑے پہلوان کو واصل جہنم کیا)-

اِنِّيْ لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَ دَوْلَةُ الدُّوَلِ- میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں-

كَرْزٌ یا كُرُوْزٌ- داخل ہونا' پوشیدہ ہو جانا' التجا کرنا' مائل ہونا' انجیل کی بشارت دینا' بہانا-

كُرَازٌ- شیشہ یا تنگ منہ کا کوزہ-

كُرَّزٌ- کمینہ' خبیث' بخیل باز-

كَرْزَنٌ یا كِرْزَنٌ یا كِرْزِيْنٌ- پکاس یا بڑا تبر یا کلہاڑا (اس کی جمع كَرَازِنُ اور كَرَازِيْنُ ہے)-

كَرْزَنٌ- فارس کے تاج شاہی کو کہتے ہیں جو سونے اور جواہر سے مرصع ہوتا ہے-

فَاَخَذَ الْكِرْزِيْنَ فَحَفَرَ- پھر آپ نے پکاس (تبر) لیا اور کھودا (یعنی جنگ خندق میں جب ایک سخت چٹان نمودار ہوئی اور صحابہؓ سے کھد نہ سکی)-

مَا صَدَّقْتُ بِمَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ وَقْعَ الْكَرَازِيْنَ- (بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہیں) مجھ کو آنحضرتؐ کی وفات کا اس وقت تک یقین نہ آیا' یہاں تک کہ میں نے پکاسیں (کدالیں) مارنے کی آواز سنی (یعنی قبر کھدنا شروع ہوئی اس وقت یقین ہوا کہ آپ نے انتقال فرمایا)-

كِرْسٌ- ملے جلے گھر' اصل' پیشاب' گوبر جو ایک دوسرے پر تہہ بہ تہہ ہو-

كُرَّاس- کتاب کا ایک جز (اس کی جمع كَرَارِيْس ہے)-

كُرْسِيٌّ اور كِرْسِيٌّ- لکڑی کا تخت اور علم اور تخت شاہی اور مقام اقامت-

وَمِنْهُمْ مَكْرُوْسٌ فِي النَّارِ- بعض ان میں سے دوزخ میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جائیں گے (اکثر روایتوں میں مُكَرْدَسٌ ہے)-

تَكْرِيْسٌ- ملانا (اور شاید یہ كِرْسُ الدِّمْنَةِ سے ماخوذ ہے- یعنی نیچے کا وہ مکان جہاں جانور باندھے جاتے ہیں ان کا گوبر پڑا رہتا ہے-

مَا اَدْرِيْ مَآ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ- (ابوایوب انصاریؓ نے کہا) میں نہیں جانتا ان سنڈاسوں کو کیا کروں' حالانکہ آنحضرتؐ نے ہم کو منع کیا ہے کہ پیشاب پاخانہ میں ہم قبلہ کی طرف منہ کریں (یہ کرياس کی جمع ہے- زمخشری نے كِرْنَاسٌ نون سے نقل کیا ہے یعنی سنڈاس)-

يَافُضَيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ- (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کرسی میں ہر چیز آ گئی (اس کی کرسی آسمان اور زمین سب چیزوں کو محیط ہے- جیسے قرآن میں ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)-

اَلْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْعَرْشُ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ وَسِعَ الْكُرْسِيَّ- اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمان اور زمین سب کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یہاں تک کہ کرسی کو بھی (تو عرش کرسی سے بھی بہت بڑا ہے)-

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ- اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر تک-

كُرْسُعَةٌ كُرْسُوْعَةٌ- آدمیوں کا ایک گروہ-

كُرْسُوْعٌ- پہنچے کا وہ اٹھا ہوا کنارہ جو خنصر کے قریب ہوتا ہے (اس کی جمع كَرَاسِيْعُ ہے)-

فَقَبَضَ عَلٰی کُرْسُوْعِیْ - اس نے میرا کرسوع پکڑ لیا (یعنی پہنچے کا سرا جو خنصر انگلی کے مقابل ہے)-

کَرْسَفَةٌ - کونچیں کاٹنا' تنگ باندھنا' کرسفہ رکھنا-

تَکَرْسُفٌ (مطاوع ہے کَرْسَفَةٌ کا اور) ایک میں ایک گھس جانا-

کِرْسَافَةٌ - آنکھ کی تاریکی اور ظلمت-

کُرْسُفٌ - روئی کا ٹکڑا' پھویا-

کُرْسُفَةُ الدَّوَاةِ - دوات کا صوف-

کُرْسُفِیٌّ - ایک قسم کا سفید شہد-

اِنَّهٗ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَّةٍ کُرْسُفٍ - آنحضرتؐ کو تین سوتی یمن کے کپڑوں کا کفن دیا گیا...... (کُرْسُفٍ صفت ہے ثیاب کی حالانکہ وہ مشتق نہیں ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَرَرْتُ بِحَیَّةٍ ذِرَاعٍ میں ایک ہاتھ برابر سانپ پر گزرا یا مَرَرْتُ بِاِبِلٍ مِّاَةٍ میں سو اونٹ پر گزرا)-

اَنْعَتُ لَکَ الْکُرْسُفَ - میں تجھ کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ تو روئی کا پھویا رکھ لے (تاکہ استحاضہ کا خون دوسرے کپڑوں کو خراب نہ کرے)-

کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بَیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ مِّنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهِنَّ عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِیْصٌ - آنحضرتؐ کو تین سفید کپڑوں میں سحول کے (جو ایک موضع ہے یمن میں وہاں روئی کے سفید کپڑے بنے جاتے تھے) کفن دیا گیا جو روئی کے تھے- یعنی سوتی تھے نہ ان میں عمامہ تھا نہ قمیص (تو عمامہ اور قمیص دونوں بدعت ہیں بلکہ تین چادریں کافی ہیں ایک ازار جو سب سے نیچی رہتی ہے' اس پر ایک چادر جو بجائے قمیص کے ہوتی ہے اس پر ایک بڑی چادر جس کو لفافہ کہتے ہیں' اب لفافہ پر ایک اور چادر ڈالنا جیسے آج کل رائج ہے یہ بھی بدعت ہے بعض نے کہا لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ کا یہ مطلب ہے کہ ان تین کپڑوں کے سوا قمیص اور عمامہ علیحدہ تھے تو کل پانچ کپڑوں میں کفن ہوا)-

کُرْسُفٌ - بنی اسرائیل کا ایک عابد زاہد شخص تھا جو ایک عورت کے عشق میں کافر ہو گیا تھا- پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی اس نے توبہ کی اس کا قصور معاف ہو گیا)-

مَنْ اَعْیَتْهُ الْحِیْلَةُ فَلْیُعَالِجِ الْکُرْسُفَ - جس شخص سے کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو وہ کرسف کا استعمال کرے-

کِرْشٌ یا کَرِشٌ - جانوروں کا کوٹھا یعنی معدہ (اس کی جمع کُرُوْشٌ ہے)-

کَرَشٌ - سمٹ جانا-

تَکْرِیْشٌ - ترش رو ہونا' پیٹ بڑا ہونا-

تَکَرُّشٌ - سمٹ جانا' جمع ہونا-

اِسْتِکْرَاشٌ - کرش بننا (بکری کا بچہ جب تک گھاس نہیں چرتا تو اس کے معدہ کو اِنْفَحَه کہتے ہیں' جب گھاس کھانے لگتا ہے تو کَرِشٌ کہتے ہیں- کَرِشٌ چھوٹے بچوں کو بھی کہتے ہیں)-

اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ - انصار میرے پیٹ اور گٹھری ہیں (جیسے پیٹ میں چارہ جا کر جمع ہوتا ہے اسی طرح گٹھری میں کپڑے- ویسے ہی میری راز کی باتیں اور امانتیں انصار کے پاس رہتی ہیں- مطلب یہ ہے کہ وہ میرے محرم اسرار اور معتمد علیہ اور راز دار ہیں- بعض نے کہا کرش سے جماعت مراد ہے یعنی میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں)-

فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَرِشٍ شَاةٌ - ہر معدہ والے جانور کے مارنے میں جب محرم اس کو مارے تو ایک بکری فدیہ میں دینا ہو گی (مثلاً ہرن مار ڈالے یا خرگوش)-

لَوْ وَجَدْتُ اِلٰی دَمِکَ فَاکَرِشٍ لَشَرِبَتِ الْبُطْحَاءُ مِنْکَ - اگر میں تیرے خون کے لئے معدہ کا منہ پاتا تو میدان تیرا خون پیتا (مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو تجھ کو قتل کرتا اور تیرے خون سے زمین کو سیراب کرتا یہ ایک مثل ہے اس وقت سے شروع ہوئی جب ایک شخص نے بکری کے پارچے اس کے اوجھ میں بھر کر پکائے- لوگوں نے کہا اس کی سری بھی اس میں بھر دے- لیکن اوجھ کا منہ تنگ تھا سری اس کے اندر نہیں جا سکتی تھی تب پکانے والے نے کہا اگر میں اوجھ کا منہ اس لائق پاتا تو ایسا کرتا (یعنی سری بھی اس میں گھسیڑ دیتا)-

اَلْبَغْلُ کَرِشُهٗ سِقَاءُهٗ - خچر کا معدہ اس کا مشکیزہ ہے (اس میں پانی جمع کر لیتا ہے)-

کَرِشُ الرَّجُلِ - اس کے چھوٹے کم سن بال بچے-

قرار دیتا ہے متوکل نہیں ہے بلکہ بے وقوف اور جاہل ہے توکل یہ ہے کہ آدمی ضروری اسباب جمع کر کے اندیشناک چیزوں سے حفاظت کر کے اور اپنا سامان ہر طرح سے محفوظ کر کے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اپنی تدبیر اور سامان اور اسباب پر نازاں نہ ہو یعنے دل میں یہ یقین رکھے کہ ہمارے سامان اور اسباب اور تدابیر سے کچھ نہ ہوگا' ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ ایک ظاہری دلجمعی اور تسلی ہے)-

اِذَا حَدَّثَ اَقِمِ الْمِطْمَرَ- جب حدیث بیان کرے تو ماپ کی ڈوری سیدھی کر (یعنی ڈوری جس سے معمار عمارت کو سیدھا کرتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت بڑی احتیاط کر کوئی لفظ کم و بیش نہ ہونے پائے)-

وَاٰخَرُ یَهْوِیْ مِنْ طِمَارٍ قَتِیْلٌ- اور ایک (یعنی حضرت مسلم بن عقیل) بلندی پر سے گر رہے ہیں مقتول ہو کر (ابن زیادہ نے آپ کو بلندی پر سے گرا دینے کا حکم دیا تھا)-

لَیْسَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ مَنْ خَالَفَکُمْ اِلَّا الْمِطْمَرُ- تم میں اور تمھارے مخالفوں میں ایک ماپ کی ڈوری ہے (اس سے ان کی کجی اور بے راہی معلوم ہو سکتی ہے)-

طَمْسٌ- مٹ جانا' محو ہو جانا' تاریک پڑ جانا' بے نور ہو جانا' بگڑ جانا' دور ہو جانا' مٹا دینا' ہلاک کرنا' ڈھانپ لینا-

اِنَّهٗ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ- دجال کی ایک آنکھ بالکل نہ دارد ہوگی (یعنی ایک آنکھ کا مقام صاف ہموار ہوگا کہ یا وہاں آنکھ تھی ہی نہیں یا جڑ سے غائب ہوگی نہ یہ کہ اوپر اٹھی ہوئی یا پھوٹی ہوئی- دوسری روایت میں ہے کہ ایک آنکھ میں اس کے پھلی ہوگی یعنی انگور کی طرح پھولی ہوئی- شاید یہ دوسری آنکھ کا حال ہو- غرض اس کی دونوں آنکھیں بگڑی ہوئی اور عیب دار ہونگی- اللہ تعالیٰ کو اس کی عاجزی اور بیچارگی دکھانا منظور ہوگی کہ جو کوئی اپنا عیب درست نہ کر سکے وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے)-

وَیُمْسِیْ سَرَابُهَا طَامِسًا- وہاں کا سراب (یعنی چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے) کبھی مٹ جائے گی کبھی پھر نمودار ہوگی (خطابی نے کہا صحیح طَامِیًا ہے یعنی بلند اور مرتفع)-

تَطْمِسُ الْعَیْنَ- یہ سانپ بصارت (بینائی) کھو دیتا ہے (یعنی اس کے زہر کی خاصیت یہ ہے کہ جب کسی کو دیکھے تو اس کی بینائی جاتی رہتی ہے انہی سانپوں میں ایک سانپ ہے جس کو ناظر کہتے ہیں' اس کی آنکھ جب کسی آدمی کی آنکھ سے مقابل ہوئی کہ وہ مرا)-

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ- پروردگار ان کے مالوں اور جائدادوں کو برباد کر دے-

تَطْمِسَ وُجُوْهًا- جب مونہوں کو مٹا کر گدیوں کی طرح صاف سپاٹ کر دیں گے-

اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمُقَامَ یَاقُوْتَتَانِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا- حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت تھے (چمکتے ہوئے جلادار) اللہ تعالیٰ نے ان کی چمک مٹا دی- (بعض نے کہا گناہوں کے اثر سے ان کا نور مٹ گیا)-

طَمْطَمَةٌ- تیرنا-

طَمْطَامٌ- بیچ دریا' جہاں پانی بہت گہرا ہو-

اِنَّهٗ لَفِیْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَ لَوْلَا یَ لَکَانَ فِی الطَّمْطَامِ- ابو طالب دوزخ میں اس جگہ ہیں جہاں آگ ٹخنوں تک ہے اگر میں نہ ہوتا (یعنی میری حمایت اور محافظت انھوں نے نہ کی ہوتی) تو بیچ دوزخ میں رہتے جہاں آگ بے انتہا گہری ہے-

لَیْسَ فِیْهِمْ طُمْطُمَانِیَةُ حِمْیَرَ- قریش قبیلے کے لوگوں میں حمیر والوں کی طرح تمتماہٹ نہیں ہے (یعنی لفظوں کا بگاڑنا اور عجمیوں کی طرح بات کرنا جیسے حمیر قبیلے والوں کی عادت ہے یہ بات قریش میں نہیں ہے- یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حال تھا- اب تو قریش والوں کی عربی بگڑ گئی ہے اور صدہا عجمی الفاظ ان کی زبان میں شریک ہو گئے ہیں بلکہ دوسرے قبائل کی زبانیں جو عرب کے دیہات اور جنگل میں رہتے ہیں بہ نسبت ان کے کسی قدر درست ہیں)-

طَمَعٌ یا طَمَاعٌ یا طَمَاعِیَةٌ- حرص کرنا' لالچ کرنا-

مِطْمَاعٌ- بڑا حرص کرنے والا-

طَمْلٌ- زور سے ہانکنا' لکیریں کرنا' خوب رنگنا' لتھڑ جانا-

اِطْمَالٌ - مٹا دینا -

خَلَقَ اللّٰهُ الطَّمْلَ - اللہ نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا -

طِمْلٌ - بدکار' بے پرواہ آدمی -

طَمٌّ - ڈھانپ لینا' غالب ہونا (جیسے طُمُوْمٌ) بہت ہونا' مونڈنا' کترنا -

طَمِيْمٌ اور طَمٌّ - جلدی کرنا' چل دینا' آہستہ دوڑنا -

تَطْمِيْمٌ - ایک شاخ پر گرنا -

اِطْمَامٌ - کاٹنے کا وقت آجانا -

طَامَّةٌ - آفت' مصیبت اور قیامت -

خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ شَعْرَهٗ - اپنے بال کتر کر نکلے -

اِنَّهٗ رَاٰی مَطْمُوْمَ الرَّاْسِ - سلمان فارسیؓ کو دیکھا ان کے بال کترے ہوئے تھے -

وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ - ان کے پاس ایک شخص تھا جس کے بال کترے ہوئے تھے -

رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمٌ - ایک سانولا شخص جو بال کترایا ہوا تھا -

لَا تُطَمُّ امْرَاَةٌ اَوْصَبِیٌّ تَسْمَعُ كَلَامَكُمْ - کوئی عورت یا بچہ تمھارے بیہودہ کلام سے پریشان نہ کیا جائے -

مَا مِنْ طَامَّةٍ اِلَّا وَفَوْقَهَا طَامَّةٌ - ہر ایک آفت سے ایک دوسری آفت بڑھ چڑھ کر ہے -

طَامَّات - صوفیہ کی وہ باتیں جو قرآن یا حدیث کی تفسیر میں ظاہری معنی چھوڑ کر بنائی جاتی ہیں (یہ ایک بدعت ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ کے بعد اسلام میں پیدا ہوئی اور اب تک جاری ہے جاہل اور بددین فقیر اپنے آپ کو واصل الی اللہ اور حقائق دان قرار دے کر قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے وہ معنی بیان کرتے ہیں جن کو لغت اور عرف سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ صحابہ اور تابعین سے ماثور ہیں تمام اہل بدعات اسی بلا میں مبتلا ہیں) -

ثَلٰثٌ مِنْ اعْتَادَ هُنَّ لَمْ يَدَعْهُنَّ طَمُّ الشَّعْرِ وَنِكَاحُ الْاِمَاءِ وَتَشْمِيْرُ الثَّوْبِ - تین باتوں کی جو کوئی عادت کرے گا تو پھر ان کو نہ چھوڑے گا' ایک تو بال کترنا' دوسرے لونڈیوں سے صحبت کرنا' تیسرا کپڑا اٹھانا' (رکوع میں جاتے وقت) -

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ - بہت مال لے کر آیا -

طَمْنٌ یا مُطْمَئِنٌّ - تھما ہوا' ساکن' نرم' ملائم' نشیبی زمین -

طَمْاَنَةٌ - جھکانا' ساکن ہونا -

تَطَامُنٌ - جھکنا -

اِطْمِئْنَانٌ - سکون اور قرار -

طُمَاْنِيْنَةٌ - اطمینان اور تسلی -

مُطَامَنَةٌ - ساکن کرنا -

طُمُوٌّ یا طَمْیٌ - بلند ہونا' بھر دینا' لمبا ہونا' بھر جانا -

مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تِعَارٌ - جب تک سمندر بھرپور رہے - اور تعار (ایک پہاڑ کا نام ہے) کھڑا رہے -

طَمَتِ الْمَرْاَةُ بِزَوْجِهَا - عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی -

باب الطاء مع النون

طَنًّا - شرم کرنا -

طَنَاءٌ - سینہ میں کچھ ہونا جس کے نکالنے میں شرم کرنا -

اِطْنَاءٌ - مائل ہونا' جان باقی نہ چھوڑنا' فوراً مار ڈالنا -

طَنَبٌ - ٹیڑھا ہونا' لمبا ہونا -

تَطْنِيْبٌ - طنابیں کھینچ کر باندھنا' اقامت کرنا' آواز کرنا -

اِطْنَابٌ - مبالغہ کرنا' طول کرنا' ایک کے پیچھے ایک جانا' دور تک جانا -

مَا بَيْنَ طُنُبَیِ الْمَدِيْنَةِ اَحْوَجُ مِنِّیْ اِلَيْهَا - مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے کوئی اس کا محتاج نہیں ہے -

اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰی حُكْمِهَا فَرَدَّهَا عُمَرُ اِلٰی اَطْنَابِ بَيْتِهَا - اشعث بن قیس نے ایک عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ جو مہر وہ مانگے گی اس کو دوں گا - حضرت عمرؓ نے اس کو اس کے خاندان کی طنابوں کی طرف پھیرا (یعنی مہر مثل دلایا جو اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کا تھا) -

بَيْنَا هُوَ وَجَبْرِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَتَحَادَثَانِ تَغَيَّرَ وَجْهُ جَبْرِيْلَ حَتّٰى عَادَ كَاَنَّهٗ كُرْكُمَةٌ- ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرتؐ اور حضرت جبریلؑ باتیں کر رہے تھے اتنے میں حضرت جبریلؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا زعفران یا ورس کا ٹکڑا ہو گیا (وَرس ایک زرد گھاس ہے خوش بودار- نہایہ میں ہے کُرْکُمَةٌ مفرد ہے کُرْکُمٌ کا بمعنی زعفران یا کسم- بعضوں نے کہا وہ ایک اور چیز ہے وَرس کی طرح' بہرحال یہ فارسی لفظ ہے معرب- زمخشری نے کہا اس میں میم زائد ہے کیونکہ عرب لوگ سرخ کو کرک کہتے ہیں)-

كَرْمٌ- کرم اور بزرگی میں غالب ہونا-

كَرَامَةٌ اور كَرَمٌ اور كَرَمَةٌ- نفیس ہونا' عزت دار ہونا' سخی ہونا-

تَكْرِيْمٌ اور تَكْرِمَةٌ- تعظیم کرنا' بزرگی دینا' پانی بہت ہونا-

مُكَارَمَةٌ- ایک دوسرے سے کرم میں مقابلہ کرنا-

اُكْرِمَ الرَّجُلُ- اس کی اولاد نیک ہوئی-

اِكْرَامٌ- بمعنی تَكْرِيْمٌ ہے-

تَكَرُّمٌ- کریم بننا-

اِسْتِكْرَامٌ- کرم کی درخواست کرنا' کسی کو کریم پانا' اچھی چیز پا جانا-

كَرَامَةٌ- خلاف عادت وہ امر جو مومن نیکوکار کے ہاتھ پر ظاہر ہو (اگر فاسق بدکار کے ہاتھ پر ہو تو وہ استدراج ہے اور کرامت اور معجزہ میں یہ فرق ہے کہ معجزہ دعوٰی نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت میں نبوت کا دعوٰی نہیں ہوتا)-

كَرَّامِيَّه- ایک فرقہ ہے جو صفات اللہ کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتا ہے اس کا بانی ایک شخص تھا جس کا نام محمد بن کرّام تھا-

كَرْمٌ- انگور کو بھی کہتے ہیں-

بِنْتُ الْكَرْمِ- شراب-

كَرِيْمٌ- اللہ تعالٰی کا نام ہے- یعنی ایسے داتا جس کی دین ختم نہیں ہوتی (بعض نے کہا کریم وہ شخص جو بلاعوض لوگوں کو نفع پہنچائے اگر ضرر سے بچنے کے لئے یا کسی فائدے کے لئے مال خرچ کرے تو وہ کریم نہیں ہے- نہایہ میں ہے کہ اللہ کا نام جو کریم ہے اس کے معنی ہی ہیں کہ جامع انواع خیر اور شرف اور فضائل کا مجموعہ)-

اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ- کریم اور کریم کے بیٹے حضرت یوسفؑ ہیں جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹے تھے (وہ حضرت اسحاقؑ کے وہ حضرت ابراہیمؑ کے' خود بھی پیغمبر' باپ دادا اور پردادا بھی پیغمبر- یہ شرف اور کسی کو حاصل نہیں ہوا- اس کے سوا حسن و جمال اور عدل و انصاف علم اور ریاست اور حکومت تمام باتیں آپ کو حاصل تھیں)-

لَاتُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ- انگور کو کرم مت کہو کرم تو مسلمان آدمی ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور شرافت عطا فرمائی ہے عرب لوگ انگور کو کرم کہا کرتے تھے کیونکہ اس سے شراب بنتی ہے جس کے پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے آنحضرتؐ نے یہ نام مکروہ سمجھا کیونکہ شراب ہماری شریعت میں حرام کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسا عمدہ نام دینا آپ نے مناسب نہیں سمجھا اور یہ اشارہ فرمایا کہ پرہیزگار مومن ایسے ناموں کا زیادہ حق دار ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لَهٗ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اَفَلَا اُكَارِمُ بِهَا يَهُوْدَ- ایک شخص نے آنحضرتؐ کو شراب کی مشک بھیجی تحفہ کے طور پر تو آپ نے فرمایا- اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے- وہ شخص کہنے لگا' میں یہودیوں کو یہ دے کر ان پر احسان کروں تاکہ وہ بھی اس کا بدلہ کریں (آپ نے فرمایا' جس نے شراب حرام کی ہے اسی نے یہود کو بھی (احسان کے طور پر) اس کا تحفہ بھیجنا حرام کیا ہے- پھر آپ نے اس کے بہادینے کا حکم دیا-

مُكَارَمَه- یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ وہ بھی اس کا بدلہ کرے گا-

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا اَخَذْتُ مِنْ عَبْدِيْ كَرِيْمَتَيْهِ فَصَبَرَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کو

اندھا کر دیتا ہوں یا اندھا پیدا کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے (ناشکری اور شکایت نہیں کرتا) تو میں کوئی بدلہ اس کے لئے پسند نہیں کروں گا بہشت کے سوا (یعنی اس کو بہشت عنایت کروں گا)۔

کَرِیْمَه - آنکھ (کیونکہ بڑی عزیز چیز ہے اور ہر عمدہ اور اچھی چیز کو کریمہ بولتے ہیں (اس زمانہ کے محاورہ میں کَرِیْمَه دختر اور ہمشیرہ کو بھی بولتے ہیں - مثلاً کہتے ہیں تَزَوَّجْتُ كَرِيْمَةَ زَيْدٍ - میں نے زید کی بہن یا بیٹی سے نکاح کیا)۔

مَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اُعْطِيْهِ الْجَنَّةَ - جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لیں اس کو بہشت دوں گا۔

وَ اَنْفِقِ الْكَرِيْمَةَ - اچھی عمدہ چیز خرچ کر۔

اِنَّهٗ اَكْرَمَ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِ فَبَسَطَ لَهٗ رِدَائَهٗ وَ عَمَّمَهٗ بِيَدِهٖ وَقَالَ اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمَةُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ - جب جریر بن عبداللہ بجلی (جو یمن کے رئیسوں میں سے تھے) آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان کی تعظیم کی اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی عزت دار شخص آئے تو اس کی عزت کرو (خاطر داری سے پیش آؤ تاکہ لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں - كَرِيْمَة بمعنی کریم ہے اور تا تانیث کی نہیں ہے بلکہ مبالغہ کی ہے جیسے عَلَّامَةٌ میں)۔

وَاتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ - ان کے نفیس اور عمدہ مالوں سے بچا رہ (یعنی زکوۃ میں ان کا عمدہ مال مت لے مثلاً دودھ والا یا موٹا تازہ جانور یا نسل کا جانور بلکہ اوسط درجہ کا مال لے)۔

وَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ - اور وہ جہاد جس میں عمدہ اور پسندیدہ مال خرچ کیا جائے۔

خَيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ مُّؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيْمَيْنِ - اس دن سب لوگوں میں بہتر وہ مومن ہوگا جو دو کریموں کے درمیان ہو (اس کے ماں باپ دونوں مومن ہوں یا اس کا باپ اور بیٹا دونوں مومن ہوں کریم سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو گناہ کی پلیدی سے پاک رہا یا کفر اور شرک کی نجاست سے - بعض نے کریمین کے دو عمدہ اور نجیب گھوڑے مراد لئے ہیں یعنی ان دونوں پر سوار ہو کر جہاد کرتا ہو)۔

كَرِيْمُ الْخِلِّ لَا تُخَادِنُ اَحَدًا فِي السِّرِّ - اچھی دوست کسی سے چھپی آشنائی نہیں رکھتی (یعنی عمدہ اور پاک دامن بیوی چھپ کر بدکاری نہیں کرتی - كَرِيْمٌ جو مذکر کا صیغہ ہے مؤنث پر استعمال کیا گیا عورت کو شخص قرار دیا)۔

وَلَا يَجْلِسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ - کسی کے عزت کے مقام پر (مثلاً مسند تکیہ یا خاص کرسی یا تخت پر) بغیر اس کی اجازت کے نہ بیٹھے (کیونکہ یہ اس کو ناگوار ہوگا - بعضوں نے کہا تکرمہ سے دسترخوان مراد ہے)۔

تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ - اللہ نے اس امت کو عزت دینے کو (یہ حکم دیا کہ امیر تم میں سے ہوں گے)۔

كِرْمَانُ - ایک صوبہ ہے ملک ایران میں خراسان اور بحر ہند کے درمیان۔

يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كِرْمَانَ - دجال خراسان سے نکلے گا یا کرمان سے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ - جو شخص بال رکھتا ہو (سر یا داڑھی کے) تو ان کی عزت کرے (بالوں کو دھو دھلا کر صاف پاک رکھے، ان میں تیل ڈالے کنگھی کرے)۔

نَخْلَةٌ كَرِيْمَةٌ - کھجور کا عمدہ درخت (جو خوش ذائقہ اور عمدہ پھل دیتا ہو یا کثرت سے پھل دیتا ہو)۔

وَاجْعَلْ نَفْسِيْ اَوَّلَ كَرِيْمَةٍ تَنْتَزِعُهَا مِنْ كَرَائِمِيْ - یا اللہ میری عمدہ چیزوں میں سے جو تو پہلے لے لے وہ میری جان ہو (جان جانے کے بعد آنکھ کان جائیں کیونکہ زندگی میں آنکھ کان جانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے)۔

اَلْوَلِيْمَةُ يَوْمٌ وَّ يَوْمَانِ مَكْرُمَةٌ - شادی کی دعوت ایک دن کی ہے اگر دو دن تک ہو تو احسان اور سلوک ہے۔

فِعْلُ الْخَيْرِ مَكْرُمَةٌ - اچھا کام کرنا عزت کا باعث ہوتا ہے یا کسی سے سلوک کرنا بھلائی کا موجب ہوتا ہے۔

اَكْرِمُوا الضَّيْفَ - مہمان کی خاطر داری کرو (اس کے لئے جلد کھانا تیار کرو، کشادہ پیشانی اور خوش روئی کے ساتھ پیش آؤ - کھاتے وقت اچھی باتیں کرو گھر کے دروازہ تک اس کا

تَطْوِیْدٌ - گھومنا -

اِنْطِیَادٌ - ہوا میں چڑھ جانا -

ذٰلِکَ طَوْدٌ مُّنِیْفٌ - حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک بلند پہاڑ تھے (یعنی صاحب عزم اور ہمت ثابت الارادہ) -

طَادٌ - بھاری -

مَطَادَۃٌ - دور میدان -

مُطَوَّدٌ - دور -

بِنَاءٌ مُّنْطَادٌ - عالی شان عمارت -

طَوْرٌ - نزدیک ہونا' حالت اور ہیات اور شکل -

طَوْرًا بَعْدَ طَوْرٍ - بار بار -

اَلنَّاسُ اَطْوَارٌ - آدمی مختلف طرز کے ہیں' کئی وضع کے -

جَاوَزَ طَوْرَہٗ - اپنے انداز ے سے بڑھ گیا -

فَاِنَّ الدَّھْرَ اَطْوَارٌ دَھَارِیْرُ - یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہتا ہے (کبھی خوشی' کبھی رنج' کبھی تونگری' کبھی مفلسی' کبھی تندرستی' کبھی بیماری) -

تَعَدّٰی طَوْرَہٗ - اپنی حالت سے آگے بڑھ جائے (یعنی اس میں جوش آنے لگے' نشہ پیدا ہو جائے) -

وَاللّٰہِ لَا اَطُوْرُبِہٖ مَا سَمَرَ سَمِیْرٌ - خدا کی قسم جب تک کوئی رات کو داستان کہنے والا داستان کہتا رہے میں اس کے نزدیک نہیں جانے کا (یعنی قیامت تک کبھی اس کے قریب نہیں جاؤں گا) -

طُوْرٌ - ایک مشہور پہاڑ ہے جزیرہ نما سینا کے جنوب میں جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا -

طُوْرِی - وحشی پرندہ یا وحشی آدمی -

لَقِیَ مِنْہُ الْاَطْوَرِیْنَ - اس سے آفتیں اٹھائیں -

بَلَغَ فِی الْعِلْمِ اَطْوَرَیْہِ - علم کی دونوں حدوں تک پہنچ گیا (اول اور آخر تک) -

خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا - تم کو مختلف شکلوں اور وضعوں میں بنایا - کبھی درخت تھے پھر پھل ہوئے پھر نطفہ ہوئے پھر علقہ پھر مضغہ پھر انسان بچے پھر جوان پھر بوڑھے) -

اَطْوَار سَبْعَۃ - سات چیزیں ہیں صوفیہ کے نزدیک طبع نفس قلب روح' سر' خفی' اخفی - بعض نے چھ لطیفے بیان کئے نفس قلب' روح' سر' خفی' اخفی ان کو لطائف ستہ کہتے ہیں -

کَانَتْ قِرَاءَ تُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ طَوْرًا وَّ یَخْفِضُ طَوْرًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اس طرح پڑھتے کبھی آواز کو بلند کرتے کبھی پست (کبھی سری نماز میں بھی آپ ایک آدھ آیت پکار کر پڑھ دیتے) -

طَوْسٌ - خوبصورت ہونا' تازہ ہونا' روندنا -

تَطْوِیْسٌ - لے جانا' آراستہ کرنا -

تَطَوُّسٌ - آراستہ ہونا -

طَاؤُوْسٌ - مور (جو مشہور پرندہ ہے' اس کی تصغیر طُوَیْسٌ ہے) -

طَاسٌ - گلاس پانی پینے کا -

طُوَیْس - ایک منحوس شخص کا نام تھا - [1]

جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس رات کو وہ پیدا ہوا اور جس دن حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوئے اس دن اس کی دودھ چھڑائی ہوئی اور جس دن حضرت عمرؓ فوت ہوئے اس دن بالغ ہوا اور جس دن حضرت عثمانؓ قتل ہوئے اس دن اس کی شادی ہوئی اور جس دن امام حسینؓ شہید ہوئے اسی دن اس کا لڑکا پیدا ہوا - اسی لیے عرب لوگ کہتے ہیں اَشْاَمُ مِنْ طُوَیْسٍ - یعنی طویس سے بھی زیادہ شوم اور منحوس -

اَلطَّاؤُسُ یَدْعُوْ بِالْوَیْلِ لِخَطِیْئَتِہٖ - مور اپنے گناہ کے وجہ سے ہائے خرابی کہا کرتا ہے (گناہ یہ ہے کہ شیطان کو سانپ کی صورت میں اٹھا کر بہشت میں لے گیا تھا) -

طُوْس - ایک مشہور شہر ہے خراسان میں جہاں امام رضا کا مزار ہے اس کو مشہد مقدس کہتے ہیں - ہارون الرشید کی قبر بھی یہیں ہے - پہلے اس کا نام طابران تھا - مسلمانوں نے اسے

---

[1] اس کا پورا نام عیسیٰ طویس تھا - (م)

۶۴۹ء میں فتح کیا۔

طَوْشٌ۔عقل جاتی رہنا۔

تَطْوِیْشٌ۔ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا۔

طَوَاشِی۔مخنث 'غلام' جوا میروں اور بادشاہوں کی خدمت میں رہتے ہیں یعنی خوجے۔

طَاشَ لُبِّیْ۔میری عقل جاتی رہی۔

طَاشَ عَقْلِیْ۔میری عقل گم ہوگئی (یعنی شدت غیظ اور غضب سے)۔

طَوْعٌ۔تابعدار ہونا' کشادہ ہونا۔

تَطْوِیْعٌ۔متابعت کرنا' آسان کرنا' رخصت دینا۔

مُطَاوَعَةٌ۔موافقت کرنا' اطاعت کرنا۔

اِطَاعَةٌ۔تابعداری کرنا۔

تَطَوُّعٌ۔تابعدار بننا' زیادہ کرنا' احسان کرنا' نفل نماز پڑھنا یا اور کوئی نفلی کام کرنا جو واجب نہ ہو مثلاً صدقہ وغیرہ۔

اِنْطِبَاعٌ۔تابعدار ہونا۔

اِسْتِطَاعَةٌ۔طاقت' قوت' قدرت۔

اَلثَّلَاثُ الْمُهْلِكَاتُ شُحٌّ مُّطَاعٌ وَّهَوًى مُّتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔تین باتیں جو آدمی کو تباہ کرنے والی ہیں وہ یہ ہیں لالچ جس کی پیروی کیجائے اور خواہش جس کی پیروی کی جائے (تابعداری) اور آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا (یعنی عجب اور غرور)۔

فَاِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ۔پھر اگر وہ اس بات میں تیری اطاعت کریں (یہ بات مان لیں)۔

طَاعَ اور اَطَاعَ۔کے ایک ہی معنی ہیں بعض نے کہا طاع یہ ہے کہ خوشی کے ساتھ اطاعت کی اور اطاع عام ہے۔

لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ۔اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے (حاکم ہو یا بادشاہ' باپ ہو یا ماں' استاد ہو یا پیر یا مرشد یا شیخ مجتہد ہو یا امام' اللہ کی اطاعت سب پر مقدم ہے اس کے حکم کے خلاف کسی کی نہ سننی چاہیے اور پیغمبر کی اطاعت خود اللہ کی اطاعت ہے)۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ۔کسی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کرنی چاہیئے۔

اَلْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔جو مومن تبرعاً نیک کام کرتے ہیں (یعنی وہ نیکیاں بجالاتے ہیں جو ان پر واجب نہیں ہیں مثلاً علاوہ فرض زکوٰۃ کے نفل صدقہ اور خیرات دیتے ہیں)۔

اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ۔مگر یہ کہ تو نفل طور پر کرنا چاہے۔(یعنی فرض نماز یہی پانچ نمازیں ہیں اسی طرح فرض روزے صرف رمضان کے روزے ہیں ان کے سوا نماز ہو یا روزہ وہ نفل ہے اگر تیرا جی چاہے تو کر)۔

لَا یُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ۔تن آسانی اور عیش وراحت کے ساتھ علم حاصل نہیں ہو سکتا (بلکہ علم حاصل کرنے کے لئے محنت اور مشقت اور اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنی چاہیئے)۔

فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا عَنْكَ فَقَالَ عَلِیٌّ اِنِّیْ وَلَا اَسْتَطِیْعُ۔(حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی) انھوں نے کہا مجھ کو معاف کردو (یعنی مجھ کو نصیحت کرنا چھوڑ دو معاف رکھو) حضرت علیؓ نے کہا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا (کیونکہ حکام کو نصیحت کرنا اور دین کے علم کو شائع کرنا فرض اور لازمہ اسلام ہے)۔

فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔تم سے جتنا ہو سکے اس میں سے اتنا بجالاؤ (کیونکہ طاقت سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا)۔

فَلَقِّنِّیْ مَا اسْتَطَعْتَ۔جہاں تک تجھ سے ہو سکے مجھ کو سکھلا۔

وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ۔میں تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں (یعنی پورا قیام تو مجھ سے نہیں ہو سکتا' گویا اپنی عاجزی اور تقصیر کا اقرار ہے)۔

لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا۔تجھ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا (کیونکہ میں ایسی باتیں بحکم الٰہی کیا کرتا ہوں جو ظاہر میں بری اور خلاف شرع اور مروت معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت میں بری نہیں ہیں اس لئے کہ بحکم خداوندی کی جاتی ہیں)۔

نہایت مذموم ہے بندے کو اپنے مالک کے سامنے محتاج بننا بہتر ہے)-

مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ- جو شخص ایسے لوگوں کو امامت کرے (نماز میں) جو اس کی امامت ناپسند کرتے ہوں (بشرطیکہ مقتدی لوگ متبع سنت اور پرہیز گار ہوں اور اس کی امامت کسی بدعت یا معصیت کی وجہ سے ناپسند کرتے ہوں' لیکن اگر مقتدی خود بدعتی اور فاسق ہوں اور متبع سنت شخص کی امامت ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی کا کوئی اعتبار نہ ہوگا وہ خود گناہ گار ہوں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کے اکثر اشخاص ناپسند کرتے ہوں اگر دو ایک ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی کا اعتبار نہ ہوگا)-

فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (حضرت عائشہؓ نے فرمایا پہلے میں موت میں سختی اور تکلیف برا جانتی تھی) لیکن جب سے میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ پر موت کی سختی ہوئی تو میں کسی کے لئے اس کو برا نہیں جانتی (بلکہ موت میں جس قدر سختی ہو تو وہ گناہوں کی معافی کی دلیل ہے اور یکا یک بدون سختی کے مرجانا اچھا نہیں سمجھا گیا اس میں آدمی کو توبہ اور استغفار کا موقع نہیں ملتا)-

ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- پھر وہ ترازو (جو آسمان سے اترا تھا جس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے تھے) اوپر اٹھا لیا گیا- اس خواب کو سن کر میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضی معلوم ہوتی تھی (ناراضی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ خواب کی تعبیر سے یہ نکلتا تھا کہ دین اسلام میں اتفاق اور اتحاد صرف ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ تک رہے گا اس کے بعد اختلاف اور فتنوں کا ظہور ہوگا- ایسا ہی ہوا)-

اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا- مگر یہ کہ تم زبردستی ان سے اپنی مہمان داری کا سامان لے لو (جب وہ تمہاری ضیافت نہ کریں- یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور اب بھی ہوسکتا ہے- جب کسی گاؤں کے لوگ نہ مسافروں کی ضیافت کریں نہ قیمت لے کر ان کا سامان دیں اور مسافروں کو دوسری جگہ ضروری سامان نہ مل سکے تو زبردستی واجبی قیمت پر لے لینا درست ہے)-

لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً- مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت کی پڑھنے میں آپ نے اتنا زیادہ کیا کہ جو چاہے (یعنی یہ سنت موکدہ نہیں بلکہ مستحب ہے جس کا جی چاہے پڑھے جس کا جی چاہے نہ پڑھے) آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو سنت (موکدہ) نہ سمجھ لیں-

فَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ- آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر میں نے دیکھا (کیونکہ جھگڑے کو آپ نے ناپسند کیا اور فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو-

لَا يَجِيْئُ بِشَيْئٍ تَكْرَهُوْنَهٗ (بعض یہودیوں نے کہا- آنحضرتؐ سے کچھ مت پوچھو) ایسا نہ ہو آپ کوئی ایسی بات کریں جو ناپسند ہو (یعنی ہوسکتا ہے کہ آپ روح کی حقیقت بیان نہ کریں جو یہود کی دانست میں نبوت کی نشانی تھی تو آپ کا سچا پیغمبر ہونا ثابت ہو جائے گا جس کو یہودی لوگ ناپسند کرتے تھے)-

وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ- اللہ تعالیٰ نے میری امت کا وہ گناہ معاف کر دیا ہے جو زبردستی ان سے کرایا جائے-

لَيْسَ عَلٰى مُكْرَهٍ طَلَاقٌ- زبردستی اگر کوئی کسی سے طلاق دلوا دے تو طلاق نہ پڑے گی- (اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

كُلُّ النَّوْمِ يَكْرَهُ- ہر طرح کا سونا وضو کو خراب کرتا ہے-

كَرْوٌ- کھودنا' بار بار کرنا' جلدی چلنا' گولے سے کھیلنا-

اَطْرِقْ كَرَا- یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ملائم بات کر کے کسی کو ٹھگنا منظور ہوتا ہے-

اَطْرِقْ كَرَا اَطْرِقْ كَرَا اِنَّ النَّعَامَةَ فِي الْقُرٰى- کرا اور کروان ایک پرندہ ہے اس کو شکار کرتے وقت شکاری یہ کہا کرتے ہیں- اب یہ ایک مثل ہوگئی ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص چھوٹا منہ رکھ کر بڑی بات کہے تو اس کو ڈراتے ہیں-

كُرَةٌ- گول جسم (اس کی جمع كِرِيْن اور كُرِيٌّ اور كُرَاتٌ ہے)-

كَرَوَانٌ- ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا بطخ کے مشابہ اس کی

آوازاچھی ہوتی ہے وہ رات کونہیں سوتا-

دُنْیَاكَ مَیْدَانٌ وَ اَنْتَ بِظَهْرِهَا كُرَةٌ وَ اَسْبَابُ الْقَضَاءِ صَوَالِجُ- دنیا کیا ہے ایک میدان ہے اور تو ایک گولہ ہے اس کی پشت پر اور قضا وقدر کے اسباب صولجان ہیں (یعنی گیند بلا جس سے گیند پھینک کر مارتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ قضا وقدر تجھ کو پھراتے ہیں اور گھماتے ہیں جدھر چاہتے ہیں)-

کَرْیٌ- خوب دوڑنا' کھودنا یا نہر کھودنا' گیند سے کھیلنا-

کَرًی- اونگھنا' سونا-

مُکَارَاۃٌ اور کِرَاءٌ- کرایہ پر دینا-

اِکْرَاءٌ- زیادہ کرنا' کم کرنا' جاگنا' دیر کرنا' لمبا کرنا' کرایہ پر دینا-

تَکَرِّیْ- سونا-

اِکْتِرَاءٌ اور اِسْتِکْرَاءٌ- کرایہ پر لینا' (جیسے تَکَارِیْ ہے)-

کَرْیَانٌ- اونگھنے والا (جیسے کَرِیٌّ ہے)-

اِنَّهَا خَرَجَتْ تُعَزِّیْ قَوْمًا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ قَالَ لَهَا لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ- حضرت فاطمہؓ کچھ لوگوں کو پرسا دینے کے لئے گھر سے نکلیں' جب لوٹ کر آئیں تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا- شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی- انھوں نے عرض کیا نہیں معاذ اللہ- (ایک روایت میں یوں ہے کُرَا رائے مہملہ کے ساتھ یہ جمع ہے کُرْیَۃٌ یا کُرْوَۃٌ کی بمعنی گڈھا اور قبر کو بھی کہتے ہیں- مشہور روایت دال سے ہے جیسے اوپر گزر چکی)-

اَنَّ الْاَنْصَارَ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَهْرٍ یَكْرُوْنَهٗ لَهُمْ سَیْحًا- انصار نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ وہ ایک نہر اپنے لئے کھودنا چاہتے ہیں جس کا پانی جاری ہو-

كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَاَكْرَیْنَا فِی الْحَدِیْثِ- ہم ایک رات آنحضرتؐ کے پاس تھے ہم نے باتوں میں خوب دیر لگائی (دیر تک باتیں کرتے رہے)-

اِکْرَاءٌ کے معنی لمبا ہونا اور مختصر ہونا اور بڑھانا اور گھٹانا دونوں آئے ہیں)-

اِنَّ امْرَاَۃً مُّحْرِمَةً سَاَلَتْهُ فَقَالَتْ اَشَرْتُ اِلٰی اَرْنَبٍ فَرَمَاهَا الْكَرِیُّ- عبداللہ بن عباس سے ایک عورت نے جو احرام باندھے ہوئے تھی یہ پوچھا کہ میں نے (راستہ میں) ایک خرگوش دیکھا اس کی طرف اشارہ کیا تو جس نے مجھ کو جانور کرایہ پر دیا تھا اس نے خرگوش کو مار لیا (کَرِیٌّ جانور کرایہ پر دینے والا یا لینے والا یہاں مراد دینے والا ہے)-

اَلنَّاسُ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْكَرِیَّ لَا حَجَّ لَهٗ- لوگ سمجھتے ہیں جو شخص کرایہ پر اپنے جانور چلانے کے لئے آئے اس کا حج درست نہ ہوگا-

اِذَا قَالَ لِكَرِیِّهٖ- جب وہ جانور کرایہ دینے والے سے کہے-

نُكْرِی الْاَرْضَ- ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے (بٹائی یا نقدی پر)-

یَنْهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ- آنحضرتؐ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے-

اَدْرَكَهُ الْكَرٰی- ان کو نیند نے آگھیرا-

مَا ذَاقَ الْكَرٰی- نیند کا مزہ نہیں چکھا-

اَعْطِ الْكَرِیَّ كِرْوَتَهٗ- جانور کرایہ پر دینے والے کو اس کا کرایہ دے دے (حال کے محاورہ میں مُکَارِیْ اس کو کہتے ہیں جو گدھے یا خچر کرایہ پر چلاتا ہے)-

یَجِبُ عَلَی الْاِمَامِ اَنْ یَّحْبِسَ الْفُسَّاقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْجُهَّالَ مِنَ الْاَطِبَّاءِ وَالْمَفَالِیْسَ مِنَ الْاَكْرِیَاءِ- مسلمانوں کے حاکم اور امام کو لازم ہے کہ فاسق اور بدکار مولویوں کو اور جاہل طبیبوں کو اور مفلس اور قلاش کرایہ پر چلانے والوں کو قید کرے (ان کو سزا دے ان سے مچلکہ لے کیونکہ ان کو آزاد چھوڑ دینے سے عام لوگوں کی خرابی ہے- بدکار اور بے دین مولوی غلط مسئلے بتا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے یا لوگ ان کے برے کام دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ کام ہم بھی کریں- کیونکہ مولوی ان کو کرتے اور جاہل اور بے علم طبیب لوگوں کی جان لیں گے اور مفلس

ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ طواف کر کے احرام کھول ڈالے (یعنی حج کا احرام فسخ کر دے پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھے اور حج کرے یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز کے لئے صحابہ کو دیا تھا)۔

يُطِيْفُ بِبِيْرٍ - کنوئیں کے گرد پھرے۔

لَاَ طُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ يَا لَاُ طِيْفَنَّ - میں ان سب عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (ان سب سے صحبت کروں گا)۔

طَائِفَةٌ مِّنَ النَّهَارِ - دن کا ایک ٹکڑا۔

لَمْ يَطُفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهٗ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے (قرآن میں) ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی (اس سے رد ہوا ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قرآن میں دو طواف اور دو سعی کرنا چاہئے)۔

لِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ - طواف الافاضہ سے پہلے حلال ہونے کے لئے۔

اِنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ - جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا۔ (یہ ابن عباسؓ کا قول ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک وقوف عرفات اور رمی اور حلق یا قصر اور طواف الزیارت نہ کرنے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا)۔

يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ - میں نے دجال کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے (حالانکہ دجال سخت کافر اور ملحد ہو گا لیکن طواف کرتا ہوا آپ کو دکھلایا گیا۔ یہ بھی اس کا ایک مکر اور فریب ہو گا)۔

فَطَافَ بِیْ رَجُلٌ - مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھلائی دیا (وہ میرے پاس آیا)۔

فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ - تم دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو یا تو اپنے قیدی واپس لے لو یا جو مال تمھارا لوٹا گیا ہے وہ لے لو (یہ آپ نے قوم ہوازن سے فرمایا یعنی دونوں چیزیں تم کو واپس نہیں مل سکتیں ایک چیز مل سکتی ہے جو تم اختیار کرو پھر انھوں نے قیدیوں کا واپس ملنا اختیار کیا وہ قیدی ان کو پھیر دیئے گئے)۔

حَتّٰى ظَنَنَّا اِنَّهٗ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ - یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا وہ (یعنی دجال) کھجور کے باغ کے ایک کونے میں ہے (یعنی آن ہی پہنچا آپ کے بیان سے دل پر ایسا اثر ہوا)۔

وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ - اس کے اور مطاف کے درمیان کوئی نہ ہو (طواف سے مراد یہاں وہ جگہ ہے جہاں طواف کیا کرتے ہیں یعنی مطاف)۔

طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ - اپنی عورتوں کے پاس ہو آئے اور ایک ہی غسل (اخیر میں) کر لیا۔

يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - صفا اور مروہ کے درمیان پھیرا کرتے تھے۔

وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا - اگر تم جیسا سمجھتے ہو وہ مراد ہوتا تو قرآن میں یوں ہوتا جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے (حالانکہ قرآن میں یہ ہے کہ جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس سے یہ نہیں نکلتا کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب نہیں ہے)۔

لَاُ طِيْفَنَّ عَلٰى سَبْعِيْنَ - میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا۔

اِطَّافَ - رفع حاجت کی' پاخانہ پھرا' حاجت پوری کی۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ - اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے دشمنوں یعنی قبطیوں پر طوفان بھیجا (ان کے گھروں اور کھیتوں میں پانی بھر گیا۔ بعض نے کہا طوفان سے چیچک کی بیماری مراد ہے یا عام موت)۔

اَطَافَ بِالشَّیْءِ - اس کے قریب گیا' اس کے گرد لگا۔

اِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمُعْتَزِلَةَ اَطَافُوْا بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ - زیدیہ اور معتزلہ محمد بن عبد اللہ بن حسن کے گرد ہو گئے (ان کے پاس جمع ہو گئے یہ محمد بن عبداللہ' امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے ان کو نفس زکیہ بھی کہتے ہیں ان کا مزار مدینہ طیبہ میں ہے)۔

لَا تَبُلْ فِیْ مُسْتَنْقَعٍ وَّلَا تَطُفْ بِقَبْرٍ - کسی تھمے ہوئے

پانی میں پیشاب مت کر اور نہ کسی قبر کا طواف کرتا۔

اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَمَّا دَعَا رَبَّهٗ اَنْ يَّرْزُقَ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ قَطَعَ لَهُمْ قِطْعَةً مِّنَ الْاُرْدُنِ فَاَقْبَلَتْ حَتّٰى طَافَتْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ اَقَرَّهَا اللّٰهُ فِيْ مَوْضِعِهَا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا کی کہ یا اللہ! مکہ والوں کو میوے اور پھل کھلا (اور مکہ کی زمین شور تھی اس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تھا) تو اللہ تعالٰی نے اردن میں سے (جو ملک شام کا ایک سرسبز قطعہ ہے) ایک زمین کا ٹکڑا کاٹا وہ آیا اور اس نے سات بار کعبہ کا چکر لگایا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے مقام پر جما دیا (اس واسطے اس کا نام طائف ہوا)۔

طَوْقٌ۔ طاقت رکھنا' قادر ہونا۔

تَطْوِيْقٌ۔ تکلیف دینا' طوق پہننا' طاقت بخشنا' رخصت دینا' سہل کرنا۔

اِطَاقَةٌ۔ قادر ہونا یا طاقت نہ رکھنا۔

طَاق۔ محراب' کمان۔

طَوْق۔ گلے کا زیور اور جو گرد اگرد ہو۔

مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے دبا لے گا اللہ تعالیٰ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائے گا (سات زمینوں تک اتنا ٹکڑا جو ظلم سے اس نے دبا لیا ہے دھنس کر اس کے گلے کا طوق ہو جائیگا)۔ کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ سات زمینوں تک اس ٹکڑے کا بوجھ اس کو قیامت کے دن اٹھانا ہوگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کے سات طبقے ہیں)۔

يُطَوَّقُ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر اس کے گلے کا طوق ہوگا۔

وَالنَّخْلُ مُطَوَّقَةٌ بِثَمَرِهَا۔ کھجور کے درخت میں اس کے پھلوں کا طوق ہو رہا ہے (یعنی میوے نے اس کی شاخوں کو گھیر لیا ہے)۔

وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اتنی طاقت ہوتی (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے کی اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی طاقت دی تھی مگر آپ کو یہ ڈر رہا کہ مبادا ایسا کرنے سے بیویوں کا حق ادا نہ ہو سکے ان کے خطوط میں خلل واقع ہو) طیبی نے کہا آپ کو اس سے زیادہ کی طاقت تھی کیونکہ آپ طے کے روزے رکھا کرتے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُّجَاهِدٌ بِطَوْقِهٖ۔ ہر آدمی اپنی طاقت کے انتہائی درجہ تک کوشش کر سکتا ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ۔ جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (لیکن روزہ رکھنا نہیں چاہتے وہ فدیہ دیں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر آیت سے منسوخ ہو گیا فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ بعض نے کہا یطیقونہ کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ بعض نے کہا یہاں لامحذوف ہے۔ محیط میں ہے کہ ایک قرات میں يُطَوَّقُوْنَهٗ ہے ایک میں يَطَّوَّقُوْنَهٗ ایک میں يُطَيَّقُوْنَهٗ ہے۔ ایک میں يَطَّيَّقُوْنَهٗ ہے)۔

اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اتنے ہی نیک کام کرنیکا حکم دیا جتنے کی وہ طاقت رکھتے ہوں (اچھی طرح آرام اور راحت کے ساتھ ان کو روزانہ بجا لا سکتے ہوں کیونکہ طاقت سے زیادہ جو کام کیا جاتا ہے وہ نبھ نہیں سکتا چند ہی روز میں کرنے والا تھک کر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ کام پسند ہے جس کو بندہ ہمیشہ بجا لائے گو وہ تھوڑا ہو)۔

يَتَطَوَّقُ فِيْ حِلْقِهٖ وَيَقُوْلُ اَنَا الزَّكٰوةُ الَّتِيْ مَنَعْتَنِيْ ثُمَّ يَنْهَشُهٗ۔ وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور کہے گا میں تیرے مال کی زکوٰۃ ہوں جس کو تو نے دنیا میں روک رکھا تھا پھر اس کو نوچے گا کاٹے گا۔

نَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ عَلٰى مَاطَوَّقْتَنَا۔ ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جن کاموں کی تو نے ہم کو طاقت دی ہے ان پر قائم اور ثابت رکھ (تاکہ ان کو ہمیشہ بجا لا سکیں)۔

اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ۔ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی (یعنی نماز پڑھنے کی)۔

مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِكَذَا اَمَا اَطَاقُوْهُ۔ اپنے بچوں کو یہ حکم دو

جب تک وہ اس کی طاقت رکھیں-

هُوَ فِيْ طَوْقِيْ- وہ میرے اختیار اور قدرت میں ہے-

طَوَّقَنِي اللّٰهُ اَدَاءَ حَقِّكَ- اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تیرا حق ادا کرنے کی طاقت بخشی-

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاقَ وَالسَّاجَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق اور ساج پہنا (دونوں ایک قسم کے کپڑے ہیں)-

مُؤْمِنُ الطَّاقِ- لقب ہے محمد بن علی بن نعمان کا جو امام موسیٰ کاظم کے اصحاب میں سے تھا یہ شخص پکا شیعہ تھا اسی لئے اس کو اہل سنت شیطان الطاق کہتے ہیں یہ کوفہ کی ایک محراب میں رہا کرتا تھا- بعض نے کہا طاق ایک قلعہ تھا طبرستان میں جہاں یہ شخص رہا کرتا تھا-

اِنَّ فُلَانًا نَتَفَ طَاقَةً مِّنَ الْعُشْبِ- ایک شخص نے ہری گھاس کا ایک مٹھا اکھیڑ لیا-

اَلْاِقَامَةُ طَاقٌ طَاقٌ- تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہنے چاہئیں-

طول- لمبا ہونا' احسان کرنا' ایک مدت دراز گزرنا-

مُطَاوَلَةٌ- ایک دوسرے سے لمبا ہونا' قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا-

تَطْوِيْلٌ- لمبا کرنا' مہلت دینا' جانور کی رسی چراگاہ میں ڈھیلی کرنا-

اِطَالَةٌ- لمبا کرنا' لمبی اولاد جننا-

تَطَوُّلٌ- احسان کرنا-

تَطَاوُلٌ- تکبر اور غرور کرنا' زیادتی کرنا-

اِسْتِطَالَةٌ- لمبا ہونا-

طَائِلٌ- فائدہ-

طَائِلَةٌ- غنا' قدرت' گنجائش' عداوت-

طَاوِلَةٌ- کھانے کی میز-

طَوْلٌ- فضیلت' عطا' قدرت' طاقت' غنا' گنجائش-

طُوْلَ الدَّهْرِ- ہمیشہ ہمیشہ-

طَالَ طِوَلُكَ یا طِيَلُكَ یا طُوْلُكَ یا طِيْلُكَ یا طُوَلُكَ- تیری عمر دراز ہو-

مِطْوَلٌ- ذکر اور رسی-

اُوْتِيْتُ السَّبْعَ الطُّوَلَ- مجھے سات لمبی سورتیں دی گئی ہیں- (یعنی سورۂ بقرہ' آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' اعراف اور توبہ)-

فَقَرَءَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ- لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی-

اَلسَّبْعُ الطِّوَالُ- سات لمبی سورتیں-

كَانَ يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتوں (انعام اور اعراف) میں سے جو زیادہ لمبی ہے وہ پڑھتے تھے-

فَطَالَ الْعَبَّاسُ عُمَرَ- حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے نکلے (حالانکہ حضرت عمرؓ بھی لمبے تھے مگر حضرت عباسؓ ان سے بھی زیادہ لمبے تھے)-

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُطَاوِلُ- یا اللہ! میں تیری ہی مدد سے حرکت کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر غالب ہو سکتا ہوں (ان سے برتر اور بالا رہ سکتا ہوں)-

تَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الرَّبُّ بِفَضْلِهٖ- پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے ان پر احسان کیا-

اَوَّلُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا- تم سب بیویوں میں پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب بیویاں اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا- لیکن بیویوں میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی تب معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لمبے ہاتھ ہونے سے یہ تھی کہ جو تم میں زیادہ سخی ہے- تمام ازواج مطہرات میں حضرت زینبؓ بہت سخی تھیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور جو کچھ کماتی وہ خیرات کر دیتیں)-

اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ كَانَا يَتَطَاوَلَانِ تَطَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ- اوس اور خزرج کے قبیلے دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے پر فوقیت چاہتے تھے (یعنی ان

میں ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ آپ کی مدد اور اعانت اور خدمت میں دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہے) جیسے دو نر اونٹ دوسرے اونٹوں کو ہٹاتے ہیں اور ہر ایک ان میں سے دوسرے پر فوقیت کا طالب ہوتا ہے کہ کس نے زیادہ ہٹایا-

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِرَقًا ثَلٰثًا فَصَامِتٌ صَمْتُهٗ اَنْفَذُ مِنْ طَوْلِ غَيْرِهٖ - اب لوگ تین فرقے ہو گئے ایک فرقہ خاموش تھا جس کی خاموشی دوسروں کی دست درازی سے زیادہ اثر ڈالنے والی تھی-

اَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِيْ عِرْضِ النَّاسِ - سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ لوگوں کی عزت و آبرو پر دست درازی کرنا (ان کی غیبت اور برائی کرنا یہ سود خواری سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ سود خوار تو مال پر دست درازی کرتا ہے اور عزت و آبرو مال سے بھی زیادہ عزیز ہے بلکہ شریف لوگ جان کو بھی عزت پر سے تصدق کرتے ہیں)-

وَرَجُلٌ صَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ فَقَطَعَتْ طِوَلَهَا - ایک وہ شخص جس نے ایک سبزہ زار ہرے بھرے مقام میں اپنے گھوڑے کی رسی لمبی کر دی پھر اس نے اپنی رسی تڑا لی-

طِوَلٌ اور طِيَلٌ - وہ رسی جس کا ایک سرا میخ وغیرہ میں باندھ دیا جاتا ہے اور دوسرا گھوڑے کے پاؤں میں تاکہ وہ گھاس چرتا رہے اور بھاگ نہ سکے-

وَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهَا - وہ اپنی رسی میں پھلانگ مارے-

وَلَا يَقْطَعُ طِوَلَهَا - اپنی رسی نہ توڑے-

لِطِوَلِ الْفَرَسِ حِمًى - گھوڑا جو رسی میں چرنے کے لئے باندھا جائے اس کے لئے وہ مقام محفوظ ہو گا جہاں تک وہ اپنی رسی میں گھیرا کر سکے (اتنے مقام میں دوسرا کوئی اپنے جانور چرانے کا مجاز نہ ہو گا یہ جب ہے کہ وہ مقام کسی کی ملک نہ ہو)-

فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ - پھر اس کو ایک ایسا کفن دیا گیا جو اعلیٰ درجہ کا نہ تھا (بلکہ غریبانہ کفن تھا)-

ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ - میں نے اس کو تلوار کی ایک مار لگائی جو کارگر نہ ہوئی (کیونکہ وہ تلوار نکمی تھی عمدہ نہ تھی یعنی ابو جہل ملعون کو)-

طَوَّلَهُ ابْنُ مَرْيَمَ - اس حدیث کو ابن مریم نے لمبا بیان کیا (جو امام بخاری کے شیخ تھے' باب حلك البزاق من المسجد میں)-

دَخَلَ الْبَيْتَ فَاَطَالَ - آپ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دیر تک وہاں رہے-

لَا اَكَادُ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطِيْلُ - یہ نماز میں اتنی لمبی قرائت کرتے ہیں کہ میں جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا (میرا جماعت سے نماز پڑھنا مشکل ہو گیا)-

يُطِيْلُ غُرَّتَهٗ - اپنی سپیدی اور بڑھائے (یعنی وضو میں مقدار فرض سے زیادہ دھوئے - مثلاً منہ میں سر کا کچھ حصہ بھی دھوئے یا ہاتھوں کو بازوؤں تک دھوئے یہ نہیں کہ تین بار سے زیادہ دھوئے - مگر عبداللہ بن عمرؓ اپنے پاؤں کو سات بار دھوتے کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے پاؤں پھرتے تو پاؤں پر بہت میل کچیل ہوتا - دوسری حدیث میں جو تین بار سے زیادہ دھونا اسراف میں داخل کیا گیا ہے تو عبداللہ کا یہ فعل اس پر محمول ہے کہ وہ وضو پر دوسرا وضو کرتے جو باعث اجر اور ثواب ہے-)

كَرَاهِيَةَ التَّطَاوُلِ - حد سے زیادہ بڑھ جانا مکروہ سمجھا-

اٰدَمُ طُوَالًا - گندم گوں دراز قد (ایک روایت میں طوالا ہے یعنی بہت لمبے)-

اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَّا يُوْعَدُوْنَ - جس بات کا لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا اس کی مدت ان پر دراز ہو گئی (یعنی لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وعدے کے پورا ہونے میں دیر ہوئی)-

مِنْ طَوْلِكَ - تیرے فضل و کرم سے-

مَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ - جو شخص مقدور رکھتا ہو (عورت کا نان نفقہ دے سکتا ہو) وہ نکاح کر لے-

يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ - بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے (ہر ایک اپنی عمارت پر فخر کرے گا)-

رَجُلًا يُطِيْلُ السَّفَرَ - اس شخص کا ذکر کیا (جو اللہ کی راہ میں جیسے جہاد یا حج وغیرہ) لمبا سفر کرے-

مِمَّا يُطَوِّلُهَا - اس وجہ سے کہ آپ نماز کو لمبا کرتے-

اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا- (قیامت کے دن تم سب) لوگوں میں زیادہ لمبی گردن والے (مؤذن ہوں گے تو وہ اپنی گردنیں پسینے سے باہر نکالیں رہیں گے دوسرے لوگ بالکل پسینے میں ڈوب جائیں گے) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ یہ نسبت اور لوگوں کے ثواب اور اجر کے زیادہ منتظر ہوں گے اور جو کوئی کسی بات کا منتظر ہوتا ہے تو بار بار گردن اس کی طرف دراز کرتا ہے- بعض نے کہا لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے- چونکہ عرب لوگ سرداروں کا وصف لمبی گردن سے کرتے ہیں- ایک روایت میں اعناقا ہے بہ کسرۂ ھمزہ یعنی وہ بہشت میں بہت جلد جائیں گے- بعض نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ ان کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے-

اَلَا لَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَ مَدُ فَتَقْسُوْا قُلُوْبُكُمْ- دیکھو کہیں بہت مدت گزرنے سے (تمھاری عمریں زیادہ ہونے سے) تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں- (جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں کا حال ہوا ان کی عمریں دراز ہوئیں آخر دنیا کی محبت میں ڈوب گئے اللہ تعالیٰ کو بھول گئے)-

طَالُوْت- ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے جو سقا تھا اللہ تعالےٰ نے اس کو بادشاہت دی چونکہ اسکا قد بہت لمبا تھا اس وجہ سے اس کو طالوت کہنے لگے- یہ بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا- (الاقِ م) صموئیل نبی نے خدا کے حکم والہام کے مطابق انھیں بادشاہ مقرر کیا-

يَتَصَدَّقُ بِقَدْرِ طَوْلِهٖ- اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق خیرات کرے-

كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ حِيْنَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ كَانَتْ رِجْلَاهُ بِثَنِيَّةِ الصَّفَا وَرَاْسُهٗ دُوْنَ اُفُقِ السَّمَاءِ الْحَدِيْث- حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اتارے گئے تو ان کے پاؤں صفا پہاڑ کی گھاٹی پر تھے اور سر آسمان کے کنارے تک پہنچتا (جب انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو دبایا اور ستر ہاتھ کا قد ان کے ہاتھ سے کردیا پھر حضرت حواؑ کو دبایا ان کا قد پینتیس ہاتھ کا قد ان کے ہاتھ سے کردیا-

تَطَاوَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيَرَاهُ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھنے کے لئے بلند ہوئے-

كُنْتُ فِيْ مَجْلِسِ الرِّضَاءِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ طُوَالَ اٰدَمُ- میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص دراز قامت گندم رنگ آیا-

تَطَاوَلَ عَلَيْهِمِ الرَّبُّ بِفَضْلِهٖ- اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا-

لَا اُكَلِّمُهٗ طُوَالَ الدَّهْرِ- میں جب تک زمانہ قائم ہے اس سے بات نہیں کروں گا-

طَيٌّ- لپیٹنا (اصل میں طوی تھا) چھپانا' اعراض کرنا' موڑ لینا' پاس بیٹھنا' آنا' آگے بڑھ جانا' صبر کرنا' مسافت طے کرنا' نزدیک کردینا' قصدا بھوکا رہنا' برابر دو دو تین تین روز کچھ نہ کھانا-

طَوًى- بھوکا رہنا' کچھ نہ کھانا' (جیسے اِطْوَاءٌ ہے)-

تَطَوِّى- سمٹ جانا-

اِنْطِوَاءٌ- لپیٹ جانا-

طَاوِى الْكَشْحِ- دبلی کوکھ والا-

طُوٰى- ایک میدان ہے شام کے ملک میں-

طَوِيٌّ- بندش کیا ہوا کنواں' گیہوں کا ایک ڈھیر' رات کی ایک ساعت-

فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ- بدر کے ایک کنوئیں میں ان کی لاشیں ڈال دی گئیں-

مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِيْرِ- کنوئیں کی طرح بندش کیا ہوا-

لَا اُخْدِمُكِ وَاَتْرُكُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوٰى بُطُوْنُهُمْ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہراؓ (اپنی چہیتی صاحبزادی) سے فرمایا (جب وہ ایک لونڈی یا غلام آپ سے مانگنے آئیں اس لئے کہ ان کے پاس گھر کے کام کاج کو کوئی خادم نہ تھا آپ ہی پانی بھرتیں' آپ ہی چکی پیستیں' آپ ہی کھانا پکائیں' آپ ہی کپڑے دھوتیں' ہاتھ میں کام کرتے کرتے گھٹے پڑ گئے تھے) میں تجھ کو ایک خادم نہیں دے سکتا حالانکہ صفہ والے بھوک سے مر رہے ہیں (بلکہ میں ان غلام

لونڈیوں کو بیچ کر ان کی قیمت اصحاب صفہ کی خوراک میں صرف کروں گا- یہ اصحاب صفہ چند متوکل اور بے خانماں لوگ تھے جو رات دن مسجد کے منڈوے میں پڑے رہتے محض بے معاش تھے کوئی کھلا دیتا تو کھا لیتے ورنہ بھوکے پڑے رہتے)-

یَبِیْتُ شَعْبَانَ وَجَارُهٗ طَاوٍ- آپ تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور ہمسایہ کا پیٹ خالی رہے-

یَطْوِی بَطْنَهٗ عَنْ جَارِهٖ- اپنے پڑوسی کو کھلاوے اور آپ بھوکا رہے-

اِنَّهٗ كَانَ يَطْوِی يَوْمَيْنِ- آپ دو دو دن کچھ نہ کھاتے نہ پیتے (طے کے روزے رکھتے)-

فَتَطَوَّتْ مَوْضِعُ الْبَيْتِ كَا الْحَجَفَةِ- خانہ کعبہ کا مقام ڈھال کی طرح گول ہو گیا-

اَطْوِلَنَا الْاَرْضَ- زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے (یعنی اس کا طے کرنا ہم پر آسان کر دے کہ تکان نہ ہو)-

اَطْوِلَنَا الْاَرْضَ- زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے (یعنی اس کے طے کرنا ہم پر آسان کر دے کہ تکان نہ ہو)-

وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ- زمین کی دوری ہم پر نزدیک کر دے (کہ ہمارے جانور اس کو طے کرنے سے تھکیں نہیں)-

اِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّيْلِ مَالَاتُطْوٰی بِالنَّهَارِ- رات کو زمین کی مسافت بہ نسبت دن کے زیادہ طے ہوتی ہے (کیونکہ عرب کا ملک گرم ہے دن کو آدمی اور جانور گرمی کی وجہ سے اتنا نہیں چل سکتا جیسے رات کو چلتا ہے اب تک عرب میں اونٹوں کا سفر رات کو کیا جاتا ہے شام سے چلتے ہیں اور دوسرے روز ذرا دن چڑھے اتر پڑتے ہیں- دن بھر مقام کر کے پھر رات کو چلتے ہیں)-

فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ- دونوں رات بھر بھوکے رہے-

طُوٰی- ایک مقام ہے باب مکہ کے پاس لوگ وہاں غسل کر کے مکہ میں داخل ہوتے ہیں-

مَضٰی لِطِيَّتِهٖ- اپنے نیت اور ارادہ پر چلدیا-

طِيَّةٌ منزل کو بھی کہتے ہیں-

طَوِيَّةٌ- نیت اور ضمیر، بندش کیا ہوا کنواں-

اَوْطَوَاهُ- یا اس کو ضعیف کیا-

طَیٌّ یا طَیْءٌ- ایک عرب قبیلہ ہے- سد مآرب کے برباد ہونے کے بعد یہ یمن سے شمال کی جانب ہجرت کر آیا تھا- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انھوں نے ایک وفد بھیجا اور ۲۳۰ء میں اسلام لے آئے- اسی میں حاتم طائی تھا جو بڑا سخی تھا (متوفی ۲۰۵ء)-

وَطَوٰی فِرَاشَهٗ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ- آپ نے رمضان کے اخیر میں اپنا بچھونا لپیٹ ڈالا (یعنی عورتوں سے صحبت اور مخالطت چھوڑ دی)-

سَاَلْتُمُوْنِی عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَلَمْ اَطْوِهَا عَنْكُمْ- تم نے مجھ سے شب قدر کو پوچھا میں نے اس کو چھپایا نہیں (بلکہ تم سے بیان کر دیا)-

رُدَّهَا عَلٰی مَطَاوِيْهَا- اس کپڑے کو اپنی تہوں پر تہہ کر دو (یعنی جیسے پہلے تہہ تھا اسی طرح تہہ کر دو)-

حِيْنَ حَفَرَهَا وَبَلَغَ الطَّوٰی- جب زمزم کو کھودا اور پانی کی تہہ تک پہنچے-

وَصَبَرُوْا عَلَی الطَّوٰی- بھوک پر صبر کیا-

طَيْطُوٰی- مشہور پرندہ ہے مرغابی کی طرح-

باب الطاء مع الهاء

طُهْرٌ یا طُهُوْرٌ یا طَهَارَةٌ- پاک ہونا، حیض بند ہونا، حیض کا غسل کرنا-

تَطْهِيْرٌ- پاک کرنا، ختنہ کرنا، دھونا-

تَطَهُّرٌ- پاک ہونا-

طَهُوْرٌ- پاک کرنے والا، پانی ہو یا اور کوئی چیز-

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ یاطَهُوْرٍ- اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا (یعنی جس کو حدث یا جنابت ہو اور وہ بغیر وضو یا تیمم یا غسل کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی- اگر طَهُوْرٌ بہ فتحہ طا پڑھو تو ترجمہ یوں ہوگا بغیر طہارت کے یا بغیر پاک کرنے والے کے یعنی پانی یا مٹی کے)-

طُهُوْرٌ- طہارت اور طہور (جس سے طہارت کی جائے

(جیسے سَحُوْرٌ سحری کرنا اور سَحُوْرٌ کا کھانا اور وُضُوْءٌ وضو کرنا اور وَضُوْءٌ وضو کا پانی)۔

مَاءٌ طَهُوْرٌ- پاک کرنے والا پانی (وہ ہر پانی ہے جو نجس نہ ہوا گرچہ مستعمل ہو اگرچہ قلیل ہو مگر اس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو اور بعض نے کہا کہ مستعمل پانی طاہر ہے لیکن طہور یعنی پاک کرنے والا نہیں ہے)۔

هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ- سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے (اس سے وضو یا غسل کر سکتے ہیں' نجاست دھو سکتے ہیں) اس کا مردار حلال ہے (یعنی دریائی جانور جو خشکی میں زندہ نہ رہ سکے خواہ مچھلی کی قسم ہو یا اور کوئی جانور)۔

كَانَ يَدُهُ الْيُمْنٰى لِطَعَامِهٖ وَطَهُوْرِهٖ- آپ کا داہنا ہاتھ کھانا کھانے اور طہارت کے لئے تھا۔

يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ- کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت کرنے اور دعاء مانگنے میں حد سے بڑھ جائیں گے (مثلاً وسواس کے طور پر تین بار سے زیادہ دھونا اور دعا میں طول تطویل کرنا' خواہ مخواہ مقفیٰ اور مسجع دعائیں مانگنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور نہیں ہیں) ایک روایت میں بہ فتحہ طاء منقول ہے یعنی طہارت کے پانی میں حد سے بڑھ جائیں گے یعنی وضو اور غسل میں بے کار پانی بہائیں گے اسراف کریں گے)۔

اَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُوْرِ وَالْوِسَادَةِ- کیا تم لوگوں میں (یعنی ملک عراق میں) وہ صحابی نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتیاں اور وضو کا پانی اور تکیہ یا گدا ساتھ رکھتا تھا۔ (مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جن کو آپ کی یہ خدمت سپرد تھی۔ یہ ابوالدرداؓ صحابی نے جو ملک شام میں رہتے تھے ایک عراق والے شخص سے کہا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے تم میں موجود ہوتے ہوئے کہ تم کو میری کیا احتیاج ہے)۔

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا- ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے ولی بنائی گئی (برخلاف اگلی امتوں کے' ان کے مذہب میں سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز نہ ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ایسی آسانی فرمائی کہ ہر جگہ نماز کو درست کر دیا اور پانی نہ ملے تو تیمّم کو وضو اور غسل کا قائم مقام بنا دیا)۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ- طہارت کرنے کا ثواب ایمان کا آدھا ثواب ہے (بعض نے کہا ایمان سے نماز مراد ہے تو وضو میں نماز کا آدھا ثواب ملے گا۔ بعض نے کہا نماز سے جتنے گناہ معاف ہوتے ہیں وضو سے اس کے آدھے معاف ہوتے ہیں)۔

يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ- آپ جمعہ کے دن غسل کرتے اور جہاں تک ہو سکتا پاکیزگی کرتے (جیسے مونچھ کترنا' ناخن کترنا' زیر ناف کے بال لینا' سر دھونا' کپڑے دھونا)۔

اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِيْ مَكَانٍ قَذِرٍ فَقَالَ يُطَهِّرُهٗ مَابَعْدَهٗ- میں اپنا آنچل یا دامن لمبا رکھتی ہوں (وہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے) اور گندی ناپاک زمین پر چلتی ہوں (وہ دامن یا آنچل نجاست سے لگتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا پاکیزہ مقام جو اس کے بعد آتا ہے اس کو پاک کر دیتا ہے (جب وہ دامن یا آنچل پاکیزہ مقام سے لگا تو ناپاک جگہ کا اثر دور ہو گیا)۔ اہلحدیث کے علماء نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ آنچل یا دامن اگر ناپاک جگہ سے لگتا ہوا جائے پھر پاک جگہ سے تو اب وہ پاک ہو گیا۔ گو نجاست کسی قسم کی ہو تر یا خشک۔ نہایہ میں ہے کہ مراد وہ نجاست ہے جو خشک ہو اور کپڑے میں کچھ نہ لٹکے لیکن اگر تر ہو تو وہ بغیر دھوئے پاک نہ ہو گی۔ امام مالک نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی ناپاک زمین پر چلے پھر پاک زمین پر تو اس کا پاؤں پاک ہی سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو وہ بغیر پانی کے پاک نہ ہو گی اس پر علماء کا اتفاق ہے اور اس حدیث کی سند میں بھی گفتگو ہے' انتھے۔

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ- یہ پاک زمین اس ناپاک زمین کا بدلہ ہے (اس کی ناپاکی کو دور کر دے گی)۔

يَتَوَضَّاءُ وْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ - لوٹے سے وضو کرتے (مَطْهَرَةٌ بہ فتحہ اور کسرۂ میم طہارت کا برتن)-

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ - مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی اور خوش کرتی ہے-

يَرْجُوْ بَرْكَةَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ - اس دن کی برکت اور گناہوں سے پاکی کی امید رکھتا ہے-

طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ - روزہ دار کے لئے پاکی ہے-

مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ - جہاں تک پاکی کر سکتے - (یعنی جمعہ کے دن مراد مونچھیں کتروانا' ناخن کٹوانا' زیر ناف کے بال لینا' بغل کے بال لینا' کپڑوں کو دھونا ہے)-

سُئِلَ عَنْ حِيَاضٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا - مکہ اور مدینہ کے درمیان جو حوض ہیں ان کے پانی سے طہارت کرنا کیسا ہے یہ پوچھا-

لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ - قرآن کو وہی چھوئے جو پاک ہو (یعنی جنب اور حیض والی عورت کو قرآن چھونا درست نہیں ہے اور بے وضو چھونے میں اختلاف ہے)-

اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ - سفید کپڑے پہنا کرو وہ زیادہ پاکیزہ اور بہت عمدہ ہیں- (کیونکہ وہ جلد جلد دھوئے جاتے ہیں اور اپنی اصلی حالت پر ہیں)-

رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا اَیْ يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ - اس مسجد میں (یعنی مسجد قبا میں) ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کو پسند کرتے ہیں (پانی سے استنجا کرتے ہیں بعض نے کہا طہارت سے یہاں مراد گناہوں سے پاک ہونا ہے یا دونوں مراد ہیں)-

صَدَقَةُ الْفِطْرِ تَطْهُرٌ - صدقہ فطر گناہوں سے پاک ہونا ہے (یعنی روزوں میں جو گناہ ہوئے تھے مثلاً لغو بکنا' غیبت' جھوٹ' یہ سب صدقہ فطر کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں- اور روزے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں)-

اَلتَّيَمُّمُ اَحَدُ الطَّهُوْرَيْنِ - تیمم دو پاک کرنے والوں میں ایک ہے (دوسرا پانی ہے)-

اَلْمَاءُ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ - پانی دوسری نجاستوں کو پاک کرتا ہے لیکن اگر خود ناپاک ہو جائے تو پھر اس کو پاک نہیں کر سکتے-

وَلَدُ الزِّنَا لَا يَطْهُرُ اِلٰی سَبْعَةِ اٰبَاءٍ - زنا کا بچہ سات پشت تک پاک نہیں ہوتا-

طَابَ مَا طَهُرَ مِنْكَ وَطَهُرَ مَا طَابَ - جو جسم تیرا غسل کی وجہ سے پاک ہوتا ہے وہ بیماریوں اور امراض سے صاف ہو جاتا ہے اور جو صاف ہوتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے-

نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فَاِنَّهُ مُطَهِّرٌ لِلْحَوَاشِيْ - مسلمانوں کی عورتیں پانی سے استنجا کرتی ہیں اور خوب دھوتی ہیں اس سے شرمگاہ کے کنارے صاف ہو جاتے ہیں (جو ڈھیلوں سے صاف نہیں ہوتے)-

طِهْرَان - ایک شہر ہے اصفہان کے متعلقات میں سے اب وہ ایران کا پائے تخت ہے-

طَهْمٌ - لوگ-

تَطَهُّمٌ - موٹا ہونا' پھولا ہوا ہونا' بھاگ جانا-

تَطَهُّمٌ - برا جاننا' ناپسند کرنا' متوحش ہونا-

لَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پھولا ہوا نہ تھا (بلکہ سائل الخدین یعنی رخسار صاف اور برابر تھے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ آپ بہت موٹے نہ تھے- بعض نے یوں کیا ہے کہ آپ بہت دبلے نہ تھے- بعض نے یوں کیا ہے کہ آپ کا منہ مبارک گول نہ تھا- بعض نے یوں کیا ہے کہ آپ بہت گندم گوں نہ تھے)-

طَهْمَلٌ - موٹا' بدصورت یا دبلا-

طَهْمَلِيٌّ - کالا' ٹھنگنا-

وَقَفَتْ اِمْرَءَةٌ عَلٰی عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اِمْرَاَةٌ طَهْمَلَةٌ - ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس کھڑی ہوئی کہنے لگی میں ایک موٹی بھدی عورت ہوں یا دبلی پتلی-

طَهْوٌ یا طُهُوٌّ یا طُهِیٌّ یا طَهَايَةٌ - پکانا' بھونا-

طَاهِیْ - باورچی' نان بائی (اس کی جمع طُهَاوَةٌ ہے)-

وَمَا طُهَاةُ اَبِیْ زَرْعٍ - ابوزرع کے باورچیوں کا کیا پوچھنا-

اِلَّا مَا طَهُوِیْ- (کسی نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا) پھر سنی نہیں تو اور میرا کیا کام تھا (یعنی میرا شغل بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے اور آپ کی حدیثوں کو سننے کے اور کچھ نہ تھا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر میں نے سنی نہیں تو پھر میرا حافظہ کس کام کا)-

باب الطاء مع الیاء

طِیْبٌ یا طَابٌ یا طِیْبَةٌ یا تَطْیَابٌ- لذت دار ہونا' لذیذ اور بامزہ ہونا' پاک صاف ہونا' خوبصورت ہونا' شیریں ہونا' کھرا ہونا' بزرگ ہونا-

طَابَتِ الْاَرْضُ- زمین سبزہ زار ہوگئی-

طِبْتُ بِهٖ نَفْسًا- میرا دل اس سے خوش ہوا' کھل گیا-

طَابَ الْعَیْشُ- زندگی آرام سے گزری-

طَابَ عَنِ الشَّیْءِ نَفْسًا- اس سے دل بھر گیا یعنی چھوڑ دیا-

تَطْیِیْبٌ- خوش کرنا' بامزہ کرنا' عمدہ کرنا' خوشبو لگانا' معطر کرنا' کسی کا دل مطمئن کرنا-

مُطَایَبَةٌ- مزاح کرنا' دل لگی کرنا-

اِطَابَةٌ- استنجا کرنا' زیر ناف کے بال مونڈنا-

طُوْبٰی- رشک' سعادت' خیر' خوشی' مبارکبادی-

اِطِّیَابٌ- اس کو اچھا پانا-

تَطَیُّبٌ- معطر ہونا' خوشبودار ہونا-

اِسْتِطَابَةٌ- استنجا کرنا' زیر ناف کے بال مونڈنا-

طَیِّبٰتٌ- حلال چیزیں (جیسے خَبِیْثٌ حرام چیزیں)-

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ- پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے یا پاک باتیں مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک باتوں کے لیے-

مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ- آؤ پاک شخص پاک کیا گیا یا پاک اور پاکیزہ شخص کو خوش آمدید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ کے لیے فرمایا جو بڑے عالی شان صحابی تھے)-

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا- (حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد دیکھا تو کہا) میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ اور صاف ہیں-

وَقَبَّلَهٗ ثُمَّ قَالَ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا- (ابوبکر صدیقؓ نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے چادر اٹھائی) اور آپ کو بوسہ دیا- آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ ہیں اور صاف ہیں-

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ- ساری کورنشیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور سب نمازیں اور دعائیں اور پاک باتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پھرتی ہیں (اسی کو حمد اور ثنا بجتی ہے کیونکہ وہ سب عیبوں سے پاک اور سارے عمدہ اوصاف سے موصوف ہے' بے عیب اسی کی ذات ہے اس لیے جتنی تعریف اس کی کی جائے وہ کم ہے)-

اَمَرَ اَنْ تُسَمَّی الْمَدِیْنَةُ طَیْبَةَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینہ کو طیبہ اور طابہ کہا کریں- (جاہلیت کے زمانہ میں مدینہ کا نام یثرب تھا- ثرب عربی زبان میں فساد کو کہتے ہیں- اس لیے آپ نے اس نام کو مکروہ سمجھا اور مدینہ کو طابہ طیبہ کہنے کا حکم دیا- طابہ اور طیبہ کے معنی پاک اور صاف معطر اور خوشبودار)-

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَةً- ساری زمین میرے لیے پاک کی گئی-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ- تم میں سے جو کوئی اس بات کو پسند کرے (اس کو جائز سمجھے خوشی سے قبول کرے)-

شَهِدْتُ غُلَامًا مَّعَ عُمُوْمَتِیْ حِلْفَ الْمُطَیَّبِیْنَ- میں لڑکپن میں اپنے چچاؤں کے ساتھ خوشبو لگا کر عہد و پیمان کرنے والوں میں شریک تھا (اس کا قصہ کتاب الحا میں گزر چکا ہے- بنی ہاشم اور بنی زہرہ اور تیم ان قبیلوں کے لوگ ابن جدعان کے گھر

میں جاہلیت کے زمانہ میں جمع ہوئے اور ایک کوڈے میں خوشبو بنا کر اس میں اپنے ہاتھ ڈبوئے اور آپس میں قسم کے ساتھ یہ عہد کیا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلائیں گے اس لیے ان لوگوں کا نام مطیبین ہوا- حضرت ابوبکرؓ بھی انہی لوگوں میں تھے اور حضرت عمرؓ دوسرے گروہ میں تھے جس کا نام احلاف تھا وہ بنی عبدالدار کے ساتھ والوں میں تھے)-

نَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ- آپؐ نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ داہنا ہاتھ کھانے پینے اور اچھے پاکیزہ کاموں کے لئے ہے)-

اِسْتِطَابَةٌ- استنجا کرنا- (ڈھیلوں سے ہو یا پانی سے بعض نے کہا استطابت ڈھیلوں سے پونچھنے کو کہتے ہیں- اکثر عرب لوگ پاخانہ کے بعد صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے پانی سے آبدست نہ کرتے- حذیفہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے پانی سے استنجا کرنے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عورتوں کا استنجا ہے کیونکہ ان کو ڈھیلوں سے استنجا کرنا دشوار ہوتا ہے- بعض نے پانی سے استنجا کو بدعت کہا ہے خصوصاً میٹھے پانی سے کیونکہ وہ پینے کی چیز ہے اور زمزم کے پانی سے تو بالاتفاق مکروہ ہے-

مترجم کہتا ہے کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ پانی اور ڈھیلوں دونوں سے استنجا درست ہے اسی طرح ایک پر اکتفا کرنا اور اگر ڈھیلوں سے پونچھ کر پھر پانی سے آبدست کرے تو یہ افضل ہے)-

اَبْغِنِيْ حَدِيْدَةً اَسْتَطِيْبُ بِهَا- ایک استرہ میرے لئے ڈھونڈھو میں اس سے پاکی کروں (یعنی زیر ناف کے بال مونڈھوں)-

وَهُمْ سَبْيٌ طِيَبَةٌ- وہ اچھے صحیح طور سے قیدی ہیں (یعنی جو باضابطہ جنگ میں گرفتار ہوئے اور پکڑے گئے نہ یہ کہ فریب اور مکر سے یا دغا سے ان کو پکڑ لیا)-

وَاُتِيْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ- اور ہمارے پاس ابن طاب تر کھجور لائی گئی (ابن طاب مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے اس کو عذق ابن طاب اور تمر بن طاب بھی کہتے ہیں)-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اَلْاٰنَ طَابَ امْضَرْبُ- ابو ہریرہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے ان کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا تو کہنے لگے اب لڑائی درست ہو گئی (طاب الضرب کی جگہ طاب امضرب کہا یہ ایک لغت ہے کہ بجائے الف لام تعریف کے الف میم کہتے ہیں جیسے لیس من امبر امصیام فی امسفر)-

سُئِلَ عَنِ الطَّابَةِ تُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ- انگور کا شیرہ جب پکا کر آدھا رہ جائے تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی جس کو منصف کہتے ہیں)-

طَيِّبَةٌ نَفْسُهٗ بِاَنْفُسِهٖ- اس کا دل خوش اور خورسند ہو (یعنی برضا و رغبت کرے)-

لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے (جو کوئی تحفہ کے طور پر لاتا آپ قبول فرماتے)-

قَضٰى اَكْثَرَ هُمَا وَاَطْيَبَهُمَا- حضرت موسیٰ نے دونوں میعادوں میں سے جو زیادہ اور حضرت شعیبؑ کو بہت پسند تھی وہ پوری کی (یعنی دس برس کی میعاد)-

فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسِهٖ- جس نے دل کی خوشی کے ساتھ اس کو لیا (یعنی لینے والا خوش ہو مثلاً بلا سوال اور بلا انتظار ہاتھ آئے یا دینے والا خوشی سے دے نہ یہ کہ جبراً قہراً)-

طِبْتَ وَطَابَتْ مَمْشَاكَ- آپ دنیا میں بھی اچھے رہے اور دنیا سے روانگی بھی آپ کی اچھی ہوئی-

مَا فُرِضَ الزَّكَاةُ اِلَّا لِيَطِيْبَ- زکوۃ جو فرض ہوئی تو اسی لئے کہ مال پاکیزہ ہو جائے (معلوم ہوا کہ مال جمع کرنا منع نہیں ہے جب اس کی زکوۃ دیتا رہے)-

طُوْبٰى لِمَنْ طَابَ عُمْرُهٗ- مبارک ہے وہ شخص جس کی عمر اچھی گزری (نیک کاموں میں مصروف رہا بے فکری کے ساتھ زندگی بسر کی)-

اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ- یا اپنے گھر کی خوشبو لگا لے-

فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ- اگر خوشبو نہ ملے تو پانی سے نہا ڈالنا بھی خوشبو ہے (یعنی جمعہ کے دن)-

فَاِنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ - ہمارا دین تو پورا اور مکمل ہو گیا-

طِیْبُ الرِّجَالِ لَا لَوْنَ لَهٗ - مردوں کی خوشبو بے رنگ ہوتی ہے (جیسے مشک' عود' عنبر' عطر وغیرہ - اور عورتوں کی رنگ دار جیسے زعفران' کسم' ورس' مہندی وغیرہ)-

طَابَ لِیْ هٰذَا - یہ مجھ کو راس آیا-

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ - تم سلامت رہو اور خوش رہو-

اَلَیْسَ بَعْدَهٗ طَرِیْقٌ اَطْیَبُ - کیا اس ناپاک رستے کے بعد پھر پاک رستہ نہیں ہے (تو پاک رستہ ناپاک کا بدل ہو جائے گا اور آدمی ناپاک نہ ہوگا)-

وَاَمَّا الطِّیْبُ فَلَا اَدْرِیْ - خوشبو مجھ کو یاد نہیں ہے (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا یا نہیں)-

وَیَنْصَعُ طِیْبُهَا - اچھی اچھی رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں ینصع طیبھا ہے یعنی پاکیزہ اور اچھے آدمیوں کو رکھ لیتا ہے اور بروں کو نکال باہر کرتا ہے (یعنی مدینہ طیبہ برے آدمی کو اپنے یہاں رہنے نہیں دیتا' مراد ہر وقت ہے یا قریب قیامت کے جب دجال نکلے گا)-

اَللّٰهُ طَیِّبٌ - اللہ جل جلالہٗ ہر عیب سے پاک ہے-

اَلْعَبْدُ طَیِّبٌ - بندہ بری باتوں سے پاک ہے اچھی صفات سے موصوف ہے-

اَلْمَالُ طَیِّبٌ - مال پاکیزہ یعنی حلال ہے-

فَاِنْ تَعَذَّرَ الطِّیْبُ - اگر (جمعہ کے دن) خوشبو نہ مل سکے (تو صرف پانی سے نہانا کافی ہے)-

طُوْبٰی شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِیْ دَارِیْ وَفَرْعُهَا فِیْ دَارِ عَلِیٍّ فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ دَارِیْ وَدَارُ عَلِیٍّ فِی الْجَنَّةِ بِمَکَانٍ وَّاحِدٍ - طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخ علیؓ کے گھر میں ہے - لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرا اور علیؓ کا گھر بہشت میں ایک ہی مقام پر ہے (جیسے دنیا میں بھی حضرت علیؓ کا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا تھا - ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائے حضرت علیؓ سو رہے تھے - آپ نے فرمایا فاطمہؓ! میں اور تو اور یہ سونے والا بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے - دوسری حدیث میں ہے کہ ہر ایک مومن کے گھر میں طوبیٰ کی ایک شاخ ہوگی اور یہ درخت اتنا بڑا ہے کہ عمدہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تو بھی پار نہ ہو اور اگر ایک کوا اس کے نیچے سے اڑے تو اس کی چوٹی تک نہ پہنچے بلکہ بوڑھا ہو کر گر پڑے حالانکہ کوے کی عمر بہت دراز ہوتی ہے - بعض کہتے ہیں کہ ہزار برس تک زندہ رہتا ہے)-

اِلَّا اَنْ یُّقَوَّمَ الطُّوْبُ وَالْخَشَبَةُ - مگر یہ کہ اینٹ اور لکڑی کی قیمت لگائی جائے-

لَا تَمَسُّوْا مَوْتَاکُمْ بِالطِّیْبِ - اپنے مردوں کو خوشبو مت لگاؤ-

وَلِلّٰهِ مَاطَابَ وَطَهُرَ - جو پاکیزہ اور طاہر ہے وہ اللہ کے لئے ہے (یعنی مال حلال اور خبیث یعنی سود کی آمدنی اور لوگوں کے لئے ہے)-

نِعْمَ الْمَنْزِلُ طَیْبَةُ وَمَا بِثَلٰثِیْنَ مِنْ اَوْلِیَاءٍ مِنْ وَحْشَةٍ - طیبہ کیا اچھا مقام ہے اور وہاں کے تیس اولیاء کو کوئی وحشت نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ شاید یہ غیبت صغریٰ سے متعلق ہے)-

طابة - شراب کو بھی کہتے ہیں-

ذَهَبَ الْاَطْیَبَانِ وَبَقِیَ الْاَخْبَثَانِ - (یہ ایک بوڑھے گنوار کا قول ہے یعنی) اچھی دونوں چیزیں (ساعت اور بصارت یا کھانے پینے اور جماع کی خواہش) یا چربی اور جوانی تو چلدیں (رخصت ہوئیں) اور خراب اور بے کار چیزیں دونوں رہ گئیں (کھانسی اور گوز) ایک روایت میں بَقِیَ الْاَرْطَبَانِ ہے یعنی دو مرطوب چیزیں رہ گئیں کھانسی اور پاد (گوز)-

اَبُوْ طَیْبَةَ - ایک صحابی کی کنیت ہے - ان کا اصل نام نافعؓ تھا' پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے - محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں-

طَیْحٌ - ہلاک ہونا' چل دینا (جیسے طَوْحٌ ہے)-

تَطْيِيْحٌ - اور اِطَاحَةٌ - ہلاک کرنا، ضائع کرنا۔

تَطَايُحٌ - اڑ جانا۔

طَيْخٌ - بری چیز سے آلودہ ہونا، آلودہ کرنا، تکبر اور غرور کرنا۔

تَطْيِيْخٌ - چربی اور گوشت سے بھر دینا، بری بات سے آلودہ کرنا۔

تَطَيُّخٌ - بری بات سے آلودہ ہونا۔

طَيْرٌ یا طَيَرَانٌ یا طَيْرُوْرَةٌ - اڑنا، لمبا ہونا، آگے بڑھ جانا۔

طَارَ طَائِرُهٗ - اس کا غصہ بھڑک اٹھا۔

تَطْيِيْرٌ - اور اِطَارَةٌ - اڑانا۔

تَطَيُّرٌ - بدفالی لینا۔

تَطَايُرٌ - پریشان ہونا، متفرق ہونا، لمبا ہونا۔

اِنْطِيَارٌ - پھٹ جانا۔

اِسْتِطَارَةٌ - متفرق ہونا، پھیل جانا، بلند ہونا، پھٹ جانا، جلدی سے سونت لینا۔

طَائِرٌ - پرندہ اور ایک ستارے کا نام ہے اور دماغ جس سے نیک یا بد فال لیں اور نصیب اور حصہ اور روزی اور عمل۔

مَيْمُوْنُ الطَّائِرِ - خوش نصیب، مبارک قسمت۔

طَيْرٌ - جمع ہے طَائِرٌ کی اور کبھی ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔

اَلرُّءْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ - خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلے دی جائے اور خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنی تعبیر پر معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی بس واقع ہو گیا جیسے پرندے کے پاؤں پر کوئی چیز ہو تو اس کے حرکت کرتے ہی گر پڑتی ہے)۔

اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعْبَرْ - خواب پرندے کے پاؤں پر لٹکا رہتا ہے (اس کی تعبیر کا ظہور نہیں ہوتا) جب تک اس کی تعبیر نہ دی جائے (جہاں تعبیر دی بس ویسا ہی ظہور ہوتا ہے اسی لیے ضروری ہے کہ خواب ایسے شخص سے بیان کرے جو تعبیر کا علم جانتا ہو اور نیک اور متقی اور اپنا خیر خواہ اور دوست ہو اگر ایسا شخص نہ ملے تو خواب دل میں رکھے کسی سے بیان نہ کرے)۔

تَرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْهُ عِلْمٌ - ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت چھوڑا (یعنی اس وقت آپ کی وفات ہوئی) کہ ہر ایک پرندے کا جو اپنے پنکھوں سے اڑتا ہے ہم کو علم ہو گیا تھا (یعنی شریعت کے کل احکام اور مسائل معلوم ہو گئے تھے یا ہر پرندے کی حلت وحرمت کا حال اور اس کے ذبح کا طریقہ اور اس کا فدیہ جب کوئی احرام میں اس کو مارے ہم کو معلوم ہو گیا تھا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کو پرندوں سے فال لینا معلوم ہو گیا تھا جو جاہلیت کی ایک رسم تھی)۔

فَمِنْكُمْ شَيْبَةُ الْحَمْدِ مُطْعِمُ طَيْرِ السَّمَاءِ قَالَ لَا - شیبۃ الحمد (یعنی بوڑھا تعریف کے قابل یہ عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا لقب تھا) تم میں سے تھا جو آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں (عبدالمطلب نے جب اپنے صاحبزادے یعنی حضرت عبداللہ کا فدیہ سو اونٹ نحر (ذبح) کر کے دیا تو ان کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈلوا دیا پرندے ان کو کھاتے رہے)۔

كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ - گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (یہ اصحاب کے ادب اور سکون اور وقار کا حال بیان کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح ادب اور سکون کے ساتھ بیٹھتے کہ مطلق حرکت نہ کرتے اگر پرندے آئیں تو ان کے پروں پر بیٹھ جائیں کیونکہ پرندہ حرکت کرنے سے بھاگ جاتا ہے)۔

مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ - پرندوں کے دل کی طرح (یعنی ضعیف القلب ناتوان)۔

رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ - ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اس کی پیٹھ پر اڑا جا رہا ہے (یعنی اس کو تیز چلا رہا ہے)۔

فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِيْ مَطَارَهٗ - جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرا دل جہاں اڑنا چاہتا تھا وہاں اڑ گیا۔

اِنَّهَا سَمِعَتْ مَنْ يَّقُوْلُ اِنَّ الشُّؤْمَ فِي الدَّارِ وَالْمَرْءَ ةِ فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ - حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ گھر اور عورت میں نحوست ہوتی ہے یہ سنتے ہی ان کا آدھا ٹکڑا تو آسمان میں اڑ گیا اور آدھا زمین میں رہ گیا (یعنی ان کو سخت غصہ آیا گویا غصہ کے مارے ان کے دو ٹکڑے ہو گئے - غصہ کی وجہ یہ تھی کہ اس شخص نے حدیث کا صحیح مطلب نہیں سمجھا)-

حَتّٰى تَطَايَرَتْ شُئُوْنُ رَأْسِهِ - یہاں تک کہ ان کے سر کی مانگیں جدا جدا ہو گئیں-

خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِكَ - تیرے سر کے بال جو لمبے اور متفرق ہو گئے ہوں ان کو کتر اڈال-

اِقْتَسَمْنَا الْمُهَاجِرِيْنَ فَطَارَلَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ - ہم نے مہاجرین کو بانٹا تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے-

اِنْ كَانَ اَحَدُ نَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَطِيْرُ لَهُ النَّصْلُ وَلِلْاٰخَرِ الْقِدْحُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تیر کی بھی تقسیم ہوتی تو ایک کے حصے میں تیر کی پیکان آتی اور دوسرے کے حصے میں اس کی لکڑی-

فَطَارَتْ لِيْ وَلَا صُحَابِيْ قَلَادَةٌ - میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار نکلا-

طَائِرُ الْاِ نْسَانِ - اللہ کے علم میں جو آدمی تقدیر میں مقرر ہوا ہے (بعض نے کہا آدمی کا عمل)-

عَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ - مبارکبادی اور نیک فالی کے ساتھ (یعنی خوش نصیبی کے ساتھ)-

طَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ - پانسہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے نام نکلا (یعنی قرعہ میں ان کا نام نکلا) - بِالْمَيْمُوْنِ طَائِرُهٗ - اچھے اور مبارک نصیبہ کے ساتھ (طائر اصل میں طیر سے نکلا ہے عرب لوگ پرندوں اور جانوروں سے فال لیتے اگر بائیں طرف سے داہنے طرف جائے تو اس کو سانح کہتے اور اس سے نیک فال لیتے اور جو داہنے طرف سے بائیں طرف جائے اس کو بارح کہتے اور اس سے بدشگون لیتے)-

اَلْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ - صبح کی وہ روشنی جو آسمان کے کنارے میں پھیلی ہوئی ہو یعنی صبح صادق نہ کہ صبح کاذب جو ایک لمبی دھاری ہوتی ہے-

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُوَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ - بنی لوی یعنی قریش کے سرداروں پر بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی آگ لگا دینا سہل ہو گیا (یہ حسان بن ثابتؓ کا ایک شعر ہے)-

فَقَدْ نَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقُلْنَا اُغْتِيْلَ اُسْتُطِيْرَ - ایک رات ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے ہم کہنے لگے شاید کسی نے غفلت میں آپ کو مار ڈالا یا اڑا کر لے گیا یا جن آپ کو اڑا لے گئے-

فَاَطَرْتُ الْحُلَّةَ بَيْنَ نِسَائِيْ - میں نے اس کپڑے کے جوڑے کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا (اس کو پھاڑ کر تھوڑا تھوڑا سب کو بانٹ دیا)-

لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ - نہ تو بیماری کی چھوت لگتی ہے اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے (جیسے عرب جاہلیت کے زمانہ میں پرندوں سے بدفالی لیتے تھے - اور اب تک جاہل عورتیں بلی کے سامنے آنے سے یا کانے کے ساتھ مڈبھیڑ ہونے سے یا چلتے وقت چھینک کی آواز سننے سے بدشگون لیتی ہیں)-

ثَلَاثٌ لَّا يَسْلَمُ اَحَدٌ مِنْهُنَّ اَلطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَالظَّنُّ قِيْلَ فَمَا نَصْنَعُ قَالَ اِذَا تَطَيَّرْتَ فَامْضِ وَاِذَا حَسَدْتَ فَلَا تَبْغِ وَ اِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ - تین باتوں سے کوئی نہیں بچتا (مگر شاذ و نادر کوئی مقبول بندہ اللہ کا) ایک تو بدشگون لینا' دوسرے حسد کرنا' تیسرے بدگمانی لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم کیا کریں (اگر ان باتوں میں مبتلا ہوں) فرمایا کہ جب جب بدشگونی لے تو (اللہ پر بھروسہ کر کے) اس کام کو کر ڈال (بدشگون کا کچھ خیال نہ کر) اور جب حسد پیدا ہو تو (دل

ہی دل میں رہنے دے) اس کی وجہ سے کسی کو مت ستا (اس پر ظلم اور زیادتی نہ کر) اور جب بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین مت کر (بلکہ یوں خیال کرتا رہ کہ شاید میرا گمان غلط ہو)۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ - بدشگون لینا شرک ہے (کیونکہ برا بھلا سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔شگون کو اس کی علت قرار دینا اس میں شرک کی بو آتی ہے) مگر ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو خیال نہ پیدا ہو (خواہ مخواہ دل میں وہم آ ہی جاتا ہے) پر اللہ پر بھروسہ کرنے سے یہ خیال جاتا رہتا ہے۔ (جتنا اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ بڑھتا جائے گا اتنا ہی بدشگونی کا خیال کمزور ہو جائے گا)۔

لَا طِيَرَةَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ - بدشگونی اور نامبارکی اور نحوست کوئی چیز نہیں ہے (فقط ایک وہم ہی وہم ہے جس کی کوئی اصل نہیں) اگر بدشگونی کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں (گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ اور تاریک اور تیرہ اور غلیظ اور نجس بد آب و ہوا مقام میں واقع ہوگا تازی ہوا کا اس میں گزر نہ ہوتا ہو چار طرف سے بند۔گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر اور سرکش خندہ اور منہ زور ہو جہاد کے کام نہ آئے عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدزبان بدکار مسرف اور فضول خرچ ہو)۔

لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ - بدشگونی کوئی چیز نہیں اور نیک فال لینا اچھی بات ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نیک فال لیا کرتے مثلاً کوئی جھگڑا درپیش ہے اس میں ایک شخص سامنے سے آیا جس کا نام سہل ہے تو یہ فال لے لی کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو آسان کرے گا یا جنگ کے لیے جا رہے ہیں پہلے ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان یا فتح خان ہے اس سے یہ فال لی کہ ہماری فتح ہوگی۔)

فائدہ: فال سے وہ فال کھولنا مراد نہیں ہے جو ہندوستان کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں کہ ایک کاغذ پر کئی خانے کر کے اس پر انگلی رکھا کرتے ہیں اور اس سے قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع اور حرام ہے۔

اِيَّاكَ وَطَيْرَاتِ الشَّبَابِ - تو جوانی کے یا جوانوں کے چونچلوں سے بچا رہ (آدمی جوانی کے جوش میں ایسی باتیں کر بیٹھا ہے جن کا انجام اس کے حق میں برا ہوتا ہے)۔

نَهٰى اَنْ يُّصْبَرَ هٰذَا الطَّيْرُ - پرندے کو باندھ کر اس کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا (جیسے بعض لوگ کیا کرتے ہیں کہ جانور کو کھڑا کر کے اس کو تیروں یا گولیوں کا نشانہ بناتے ہیں)۔

فَيُطَيِّرُوْا كُلَّ مَطِيْرٍ - خوب بے پر کی اڑائیں (بن سوچے سمجھے آپ کا کلام نقل کریں اس پر حاشیہ چڑھائیں)۔

لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلَّا طَارَ - میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں وہ مجھ کو لے کر وہاں اڑ جاتا ہے۔

فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ - ایسے بدکار لوگ باقی رہ جائیں گے جو ہلکے پنے میں پرندوں کی طرح ہوں گے (ان میں وقار اور تمکین کا نام نہ ہوگا یا فسق و فجور میں پرندوں کی طرح ہوں گے)۔

طَارَتْ فِي الرَّحِمِ - پھر وہ نطفہ ماں باپ کے بچہ دان میں اڑ کر آ جاتا ہے (خون بن جاتا ہے)۔

رَأَيْتُ جَعْفَرًا يُّطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ - میں نے جعفر ابن ابی طالبؓ کو دیکھا وہ بہشت میں (فرشتوں کے ساتھ) اڑ رہے تھے (جنگ موتہ میں وہ شہید ہوئے تھے ان کے دونوں ہاتھ جس سے جھنڈا سنبھالے ہوئے تھے کافروں نے کاٹ ڈالے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے ان کو پرندے کی طرح دو پنکھ دیے وہ بہشت میں اڑتے پھرتے ہیں)۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلَقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ - شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے بھیس میں بہشت کے درخت سے لٹکی رہتی ہیں (ایک روایت میں تعلق من ثمر الجنۃ - یعنی بہشت کے میوے کھاتی رہتی ہیں ایک روایت میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں عرش کے تلے جو قندیلیں ہیں ان میں رہتی ہیں)۔

رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيْ تِسْعَةُ اَشْيَاءَ وَعَدَّ مِنْهَا الطِّيَرَةَ - میری

امت سے نو باتوں کا مواخذہ نہ ہوگا ان میں سے ایک بدشگونی بھی ہے۔

ثَلَاثٌ لَّمْ يَنْجُ مِنْهَا نَبِيٌّ فَمَا دُوْنَهٗ اَلتَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ وَالطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ۔ تین باتوں سے تو پیغمبر تک نہیں بچے ان سے کم درجہ لوگ کیا بچیں گے۔ ایک تو وسوسہ جو دل میں آتا ہے (شیطان کی طرف سے) دوسرے بدشگونی تیسرے حسد (یعنی دل میں جو رشک پیدا ہوتی ہے مگر مومن اپنے حسد کو کام میں نہیں لاتا یعنی محسود کے ساتھ برائی نہیں کرتا نہ اس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اور کافر اور فاسق اپنے حسد کو کام میں لاتے ہیں محسود کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ یہ آفت ہے اس سے ساری نیکیاں محو ہو جاتی ہیں)۔

اِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو آپ کے ساتھ بیٹھنے والے سر جھکا لیتے (خاموش اور بے حرکت ہو کر غور سے سنتے) گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں (اگر سر پر پرندہ بیٹھا ہو تو آدمی سر نہیں ہلاتا اس ڈر سے کہ کہیں پرندہ اڑ نہ جائے۔ جوہری نے کہا کوا اونٹ کے سر پر آن کر بیٹھتا ہے اور اس کی جوئیں چن چن کر کھاتا ہے' اونٹ کیا کرتا ہے بالکل تصویر کی طرح حرکت نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں کوا اڑ نہ جائے)۔

طَيْشٌ۔ اوچھا ہونا' ہلکا ہونا' کم عقل ہونا' تیر کا نشانہ سے پار ہو جانا' نشانہ پر نہ لگنا۔

طَاشَ عَقْلُهٗ۔ اس کی عقل جاتی رہی۔

طَيْشَانٌ۔ ہلکا پنا' متحرک ہونا' مضطرب ہونا۔

فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ۔ وہ سارے دفتر کے دفتر برائیوں کے ہلکے ہو جائیں گے اور وہ پرچہ (جس میں لا الہ اللہ ہوگا بھاری نکلے گا)۔

كَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ۔ میرا ہاتھ رکابی میں ادھر ادھر پڑ رہا تھا (چاروں طرف سے کھا رہا تھا)۔

اَلنَّصْلُ الطَّائِشُ۔ ٹیڑھا تیر جو ادھر ادھر جائے۔ (نشانہ پر نہ لگے ہلکے پنے کی وجہ سے چونکہ اس میں پر کم ہوتا ہے)۔

اِذَا طَاشَتْ رِجْلَاهُ وَاخْتَلَطَ كَلَامُهٗ۔ جب اس کے پاؤں لرزنے لگے (کہیں کے کہیں پڑیں) اور اس کی باتیں بے موقع ہوں (واہی تباہی بکنے لگے تو یہی نشہ ہے)۔

طَيْفٌ بِامْطَافٌ۔ سوتے میں آنا۔

تَطْيِيْفٌ۔ بہت طواف کرنا۔

طَيْفٌ۔ غضب' جنون اور حالت خواب میں جو خیال آئے اس کو بھی کہتے ہیں۔

اَصَابَ هٰذَا الْغُلَامَ لَمَمٌ اَوْطَيْفٌ مِّنَ الْجِنِّ۔ اس لڑکے کو جنون ہو گیا ہے یا کچھ آسیب کا خلل ہے۔

اِذَا مَسَّهُمْ طَيْفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آتا ہے (کوئی خیال پیدا ہوتا ہے برے کام کرنے کا) مشہور قراءت طائف ہے)۔

فَطَافَ بِيْ رَجُلٌ وَّاَنَا نَائِمٌ۔ ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا میں سو رہا تھا۔

لَايَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ۔ میری امت کا ایک طائفہ (گروہ) ہمیشہ (قیامت تک) حق پر رہے گا۔ (اسحق بن راہویہ نے کہا طائفہ ہزار سے کم جو جماعت ہو اور قیامت کے قریب ایسا ہی حال ہو جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر چلنے والے لوگ ہزار تک رہ جائیں گے۔ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ اہل باطل کی کثرت پر کوئی دھوکا نہ کھائے)۔

لَا قْطَعَنَّ مِنْهُ طَائِفًا۔ میں اس کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالوں گا۔ (یعنی کوئی عضو اس کا)۔

فَجَعَلَ يَطِيْفُ بِالْجَمَلِ۔ لگا اونٹ کے پاس پھرنے۔

طِيَلٌ۔ رسی۔ (اس کا ذکر باب الطاء مع الواو میں ہو چکا ہے)۔

طَيْلَسَانٌ۔ سیاہ چادر جو یہودی لوگ اوڑھتے ہیں۔

فَرَاَ الطَّيَالِسَةَ فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ۔ آپ نے چادروں کو دیکھا فرمایا یہ لوگ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں (بعض نے کہا یہ چادریں زرد رنگ کی

تھیں اس وجہ سے آپ نے ان پر انکار کیا)۔

جُبَّةُ طَيَالِسَةٍ۔طیلسان کا جبہ۔

طَيْنٌ۔مٹی کا کام اچھا کرنا' مٹی سے مہر لگانا۔

طِيْنٌ۔گارا' کیچڑ۔

مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَمُوْتُ فِيْهَا مِثْقَالُ نَمْلَةٍ مِّنْ خَيْرٍ اِلَّاطِيْنَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔جو کوئی جان اس حال میں مرے کہ اس میں ایک چیونٹی برابر بھلائی ہو تو قیامت کے دن اسی بھلائی پر اس کی پیدائش ہو گی۔

وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔ابھی آدم اپنے کیچڑ ہی میں تھے (ان میں جان نہیں پڑی تھی)۔

فَاِذَا هِيَ طَيْبَةٌ اَوْطِيْنَةٌ۔یہ راوی کا شک ہے کہ طیبہ فرمایا یا طینہ۔

طِيْنَةُ الْخَبَالِ۔دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔

طَانَهُ اللّٰهُ عَلَى الْخَيْرِ۔اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی پر پیدا کرے۔

طِيَّةٌ۔مقصد یا مطلب۔

يَا مُحَمَّدُ اِعْمَلْ لِطِيَّتِكَ۔محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنا کام کرو (ہمارے سمجھانے سے باز آؤ)۔



کتاب الظاء ظ

ظ

ظ-حروف تہجی کا سترھواں حرف ہے-اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰۰ ہے-

باب الظاء مع الالف

ظَأْبٌ-پھینک مارنا' دفع کرنا' نکاح کرنا' آواز کرنا-
مُظَاءَ بَةٌ-بیوی کی بہن سے نکاح کرنا' سالی سے نکاح کرنا-

ظَأْرٌ-مہربان کرنا' مہربان ہونا' بچہ کو دودھ پلانا-
اِظْآرٌ-بچہ کے لئے انّا مقرر کرنا-
ظِئْرٌ-جو غیر کے بچہ پر مہربان ہو' مرد یا عورت (تو یہ مرضعہ سے عام ہے)-
سَيْفُ الْقَيْنِ ظِئْرُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-سیف لوہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی انا کے شوہر تھے (تو انّا کے خاوند کو بھی ظئر کہتے ہیں)-
اَلشَّهِيْدُ تَبْتَدِرُهُ زَوْجَتَاهُ كَظِئْرَيْنِ اَضَلَّتَا فَصِيْلَيْهِمَا-شہید کی طرف اس کی دونوں بیویاں (بہشت کی حوروں میں سے) اس طرح لپکتی ہیں جیسے وہ دو انائیں جنھوں نے اپنے شیر خوار بچہ کو کھو دیا ہو (اور ایک بارگی وہ بچے دکھلائی دیں تو کیسی بے تاب ہو کر ان کی طرف لپکتی ہیں-)
اَعْطٰى رُبْعَةً يَتْبَعُهَا ظِئْرَاهَا-اس کو پہلوٹی کا بچہ دیا اور اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی دیئے-
كَتَبَ اِلٰى هُنَيٍّ وَهُوَ فِيْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ اَنْ ظَاوِرْ قَالَ فَكُنَّا نَجْمَعُ النَّاقَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ عَلَى الرُّبَعِ-حضرت عمرؓ نے ہنی کو لکھا جو زکوٰۃ کے جانوروں پر مقرر تھا کہ مظاءرت کیا کر (مظاءرت اور ظئار یہ ہے کہ اونٹنی کو دوسری اونٹنی کے بچہ پر مہربان کریں اس کی تدبیر عرب یوں کرتے تھے کہ اونٹنی کے ناک اور دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے تھے اور اس کے فرج میں ایک چیتھڑا گھسیڑ دیتے تھے پھر اس میں دو آڑی باریک لکڑیاں ڈالتے اونٹنی یہ سمجھتی کہ اس کو دردزہ ہو رہا ہے جب اس پر بہت سختی ہوتی تو وہ لکڑیاں نکال لیتے اور اس چیتھڑے کو بھی نکال کر دوسری اونٹنی کے بچہ پر جو تیار ہوتا خوب رگڑتے پھر اس بچہ کو اس اونٹنی کے سامنے لاتے وہ اس کو سونگھ کر اپنا بچہ سمجھتی اور مہربانی سے اس کو پالتی)-
مَنْ ظَئَرَهُ الْاِسْلَامُ-جس پر اسلام مہربانی کرے-
اَظْئَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ وَاَنْتُمْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ-میں تم کو حق پر مہربان کرتا ہوں (یعنی چاہتا ہوں کہ تم حق کو اختیار کرو) اور تم اس سے بھاگتے ہو-
اِشْتَرٰى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّئَارِ فَرَدَّهَا-عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو اس میں ظئار کی پھٹن ہے (اس کی فرج پھٹی ہوئی تھی) انھوں نے اس کو واپس کر دیا-
قَدْ اَصَبْنَا نَاقَتَيْكَ وَنَتَجْنَاهُمَا وَظَاَرْنَاهُمَا عَلٰى اَوْلَادِهِمَا-ہم نے تیری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ پایا ان سے بچے نکلوائے ان کو ان کی اولاد پر مہربان کیا-
اَلطَّعْنُ ظِئَارُ الْقَوْمِ-برچھے مارنا مہربانی کا سبب ہے

(یہ ایک مثل ہے یعنی دشمنوں کو جب ہتھیار سے مغلوب کرے گا تو وہ ڈر کر چار و نا چار دوست بنیں گے تجھ پر مہربان ہوں گے یہ بعینہ اس مثل کے مطابق ہے جو انگریزی میں کہی جاتی ہے کہ فوج اور سامان جنگ عمدہ تیار رکھنا صلح اور امن کی ضمانت ہے)۔

ظَأْمٌ-جماع کرنا-

مُظَاءَمَةٌ-ایک دوسرے کی سالی سے نکاح کرنا' ہم زلف ہونا' ساڑھو بننا' دو بہنوں کو دو شخصوں کے نکاح میں لانا-

باب الظاء مع الباء

ظَبْظَبَةٌ-بخار آنا-

تَظَبْظُبٌ-آہستہ کرنا-

ظَبْظَابٌ-بیماری' درد اور عیب' پلک کا دانہ' جو ملاحوں کی آنکھ اور رخسار پر ہو جاتا ہے-

ظُبَةٌ-تلوار یا برچھے کی دھار یا انی (نوک)-

فَوَضَعْتُ ظَبِيْبَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهٖ-میں نے تلواروں کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی (اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن لغت کی رو سے ظبۃ السیف ہونا چاہیے او ضبیب ضاد معجمہ سے خون کا منہ سے بہنا-ابو موسیٰؓ نے کہا صحیح صبیب ہے صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا ہے)-

نَافِحُوْا بِالظُّبَاءِ-تلوار کی دھاروں سے مقابلہ کرو-(یہ جمع ہے ظُبَةٌ کی)-

ظَبْيٌ-ہرن یا ہرنی (بعض نے کہا مادہ کو ظَبْيَةٌ کہتے ہیں) اس کی جمع اَظْبٌ اور ظَبْيَاتٌ اور ظِبَاءٌ اور ظُبِيٌّ ہے-

ظَبْيَةٌ-ہرنی' بکری' گائے' عورت' اور اونٹنی کی اندام نہانی' وادی کا موڑ' ہرن کے بالدار چمڑی کا چھوٹا تھیلہ-

اَرْضٌ مُظْبَاةٌ-وہ زمین جس میں ہرن بہت ہوں-

اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِيْ دَارِهِمْ ظَبْيًا-جب تو ان کے ملک میں پہنچے تو ہرن کی طرح وہاں رہ (یعنی ہوشیاری کے ساتھ جہاں کوئی آدمی دیکھے تو ہرن کی طرح بھاگ جا-کسی خطرہ کا اندیشہ ہو تو چلدے) یہ اہل عرب کا قول ہے-

بِهٖ دَاءُ الظَّبْيِ-اس کو ہرن کی بیماری ہے-یعنی کوئی بیماری نہیں ہے-کیونکہ ہرن کی سوائے مرض الموت کے کوئی بیماری نہیں ہوتی (یہ اہل عرب کا قول ہے)-

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ظَبْيَةٌ فِيْهَا خَرَزٌ فَاَعْطَى الْاَهِلَ مِنْهَا وَالْعَزَبَ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی گئی اس میں نگینے تھے آپ نے اس میں سے گھر بار والوں کو اور مجرد لوگوں کو دونوں کو دیا-

اِلْتَقَطْتُ ظَبْيَةً فِيْهَا اَلْفٌ وَّمِائَتَا دِرْهَمٍ وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ-میں نے ایک تھیلی پائی اس میں بارہ سو درم اور دو کنگن سونے کے تھے-

اِحْفِرْ ظَبْيَةً قَالَ وَمَا ظَبْيَةٌ قَالَ زَمْزَمُ-ظبیہ کھودو-پوچھا ظبیہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا زمزم کا کنواں (اس کو ایک تھیلی سے تشبیہ دی)-

مِنْ ذِي الْمَرْوَةِ اِلَى الظَّبْيَةِ-ذی المروہ سے ظبیہ تک (ظبیہ ایک مقام کا نام ہے-جہینہ کے ملک میں آپ نے اس کو مقطعہ کے طور پر عوسجہ جہنی کو دیا تھا)-

عِرْقُ الظَّبْيَةِ-ایک مقام ہے روحا سے تین میل پر وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے-

فَاَصَابَتْ ظُبَتُهٗ طَائِفَةً مِّنْ قُرُوْنِ رَاْسِهٖ-ان کی تلوار کی دھار سر کی بعض چوٹیوں پر پڑی-

لَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ-حضرت عمرؓ نے اس احرام والے کو سزا نہیں دی جس نے ہرن کا شکار کیا تھا (بلکہ اس کو صرف بدلہ دینے کا حکم دیا)-

اَبُوْ ظَبْيَانَ-ایک راوی کا نام ہے-

باب الظاء مع الجيم

ظَجٌّ-لڑائی میں آواز بلند کرنا' فریاد کرنا اور لڑائی کے سوا دوسرے مقاموں میں فریاد کرنے کو ضجّ کہتے ہیں-

باب الظاء مع الراء

ظَرْبٌ۔چپک جانا۔
تَظْرِیْبٌ۔سخت ہونا۔
ظَرِبٌ۔نوک دار' دھار دار' پتھر یا' پھیلا ہوا پہاڑ یا چھوٹا ٹیلہ۔
ظَرِبَان۔ایک جانور ہے بلی کے برابر جو بدبودار اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے (اس کی جمع ظِرْبٰی آئی ہے اور ظَرَابِین اور ظَرَابِی بھی)۔
اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ۔ یا اللہ ٹیلوں اور چھوٹے چھوٹے پہاڑوں پر اور نالوں کے شکم میں پانی برسا (اور مدینہ پر سے پانی اٹھالے یہاں نہ برسے)۔
اَیْنَ اَھْلُكَ یَا مَسْعُوْدُ فَقَالَ بِھٰذِہِ الْاَظْرُبِ السَّوَاقِطِ۔مسعودؓ! تمھارے بیوی بچے کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا ان چھوٹے چھوٹے جھکے ہوئے پہاڑوں میں۔
رَاَیْتُ کَاَنِّیْ عَلٰی ظَرِبٍ۔میں نے دیکھا جیسے میں ایک پہاڑی پر ہوں۔
حَتّٰی یَنْزِلَ عَلَی الظَّرِیْبِ الْاَحْمَرِ۔یہاں تک کہ دجال سرخ پہاڑی پر اترے گا۔
اِذَا غَسَقَ اللَّیْلُ عَلَی الظِّرَابِ۔جب رات کی تاریکی ٹیلوں پر چھا جائے۔ کان له فرس یقال له الظرب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ظرب کہتے تھے (یعنی پہاڑی کی طرح مضبوط اور سخت۔عرب لوگ کہتے ہیں ظُرِبَتْ حَوَافِرُ الدَّابَّۃِ۔جانور کے سم سخت ہوگئے)۔
حُوْتٌ مِثْلَ الظَّرِبِ۔ایک مچھلی چھوٹے پہاڑ یا ٹیلہ کی طرح۔
فَسَابَیْنَھُمُ الظَّرِبَانُ۔یعنی ان میں نااتفاقی ہوگئی۔(یہ اہل عرب کا قول ہے)۔
ظُرَرٌ۔یا ظِرٌّ یا ظُرَرَۃٌ۔دھار دار پتھر (اس کی جمع ظِرَّارٌ اور اَظِرَّۃٌ اور ظُرَّانٌ اور ظِرَّانٌ ہے۔
اِنَّا نَصِیْدُ الصَّیْدَ فَلَا نَجِدُ مَانُذَکِّیْ بِہٖ اِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّۃَ الْعَصَا۔ہم شکار کرتے ہیں اور ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے مگر دھار دار پتھر یا لکڑی کی چپٹی (جو دھار دار ہوتی ہے یعنی پچھی)۔
فَاَخَذْتُ ظِرَارًا مِّنَ الْاَظِرَّۃِ فَذَبَحْتُھَا بِہٖ۔میں نے دھار دار پتھروں میں سے ایک پتھر لیا اور اس سے اس کو ذبح کیا۔
لَا سِکِّیْنَ اِلَّاالظِّرَّانُ۔دھار دار پتھروں کے سوا اور کوئی چھری نہ تھی۔ظِرَّان یا مِظَرَّۃٌ۔چقماق کو بھی کہتے ہیں۔
ظُرَیْو۔راستہ کے نشانات جو مسافروں کی رہنمائی کے لئے لگائے جاتے ہیں۔
ظَرْفٌ۔یا ظَرَافَۃٌ۔ظریف' خوش طبع ہونا۔
اِظْرَافٌ۔ظریف بچے جننا' ظرف میں رکھنا۔
ظَرْفٌ۔برتن کو بھی کہتے ہیں۔
ظَرِیْفٌ۔خوش طبع' دل لگی باز (اس کی جمع ظُرَفَاءُ اور ظُرُفٌ اور ظِرَافٌ اور ظَرِیْفُوْنَ آئی ہے)۔
اِذَا کَانَ اللِّصُّ ظَرِیْفًا لَمْ یُقْطَعْ۔جب چور ظریف ہو یعنی عمدہ' بلیغ' گفتگو کرنے والا جو حسن تقریر کی وجہ سے حد شرعی کو دفع کرے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (کیونکہ شرعی حدود ادنی شبہ سے ساقط ہو جاتے ہیں اور اصول قانون بھی یہی ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے)۔میں کہتا ہوں اس حدیث کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ جب کوئی ظرافت اور دل لگی کی راہ سے چوری کرے نہ کہ بدنیتی سے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔جیسے ہندوستان میں ایک رسم ہے کہ چوتھی کے دن دولھا والے دلھن والوں کے اور دلھن والے دولھا والوں کی اشیاء چراتے ہیں اور پھر شیرینی لے کر واپس دیتے ہیں یا سالیاں دولھا کا جوتا چرالیتی ہیں۔
کَیْفَ ابْنُ زِیَادٍ قَالُوْ اظَرِیْفٌ عَلٰی اَنَّہٗ یَلْحَنُ قَالَ اَوَلَیْسَ ذٰلِكَ اَظْرَفَ لَہٗ۔(معاویہ نے پوچھا) عبیداللہ بن زیادہ کیسا آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا ایک ظریف خوش مزاج

آدمی تھا مگر گفتگو میں غلطیاں کرتا ہے- معاویہ نے کہا یہ تو اور اس کی ظرافت کو بڑھانے والا ہے-

اَلْکَلَامُ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یَّکْذِبَ ظَرِیْفٌ -ظریف آدمی کو جھوٹ نہ بولنے کی بڑی گنجائش ہے (وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور کام نکل جائے جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا رجل یھدنی السبیل -یعنی یہ صاحب مجھ کو راستہ بتاتے ہیں- کافر یہ سمجھے کہ مدینہ کا راستہ بتانے والا کوئی شخص ہے- اور حضرت ابوبکرؓ کی مراد یہ تھی کہ آپ دین کا راستہ مجھ کو بتاتے ہیں)-

باب الظاء مع العين

ظَعْنٌ -کوچ کرنا' چلنا-

اِظْعَانٌ- چلانا' کوچ کرانا-

تَظَعُّنٌ- سوار ہونا-

ظَعُوْنٌ -اونٹ جس پر سواری کی جائے-

فَاِذَا بِھَوَازِنَ عَلٰی بَکْرَۃِ اٰبَائِھِمْ بِظُعُنِھِمْ وَشَائِھِمْ وَنَعَمِھِمْ- ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اکٹھا ہو کر آئے ہیں یہاں تک کہ ان کی عورتیں اور بکریاں اور چوپائے وہ بھی ہمراہ ہیں (ظُعُنٌ جمع ہے ظَعِیْنَۃ کی' اصل میں ظَعِیْنَۃ وہ اونٹنی جس پر سواری کی جائے اور عورت کو بھی ظَعِیْنۃ کہتے ہیں کیونکہ وہ خاوند کے ساتھ سفر کرتی ہے یا اونٹنی پر لادی جاتی ہے- بعض نے کہا ظعینۃ وہ عورت جو ہودے میں سوار ہو پھر خود ہودے کو بھی ظَعِیْنۃ کہنے لگے اس کی جمع ظُعُنٌ اور ظُعْنٌ اور ظَعَائِنُ اور اَظْعَانٌ ہے)-

اَعْطٰی حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃَ بَعِیْرًا مُّوَقَّعًا لِلظَّعِیْنَۃِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انا حلیمہ سعدیہ کو ایک ایسا اونٹ دیا جس پر ہودہ لگایا جاتا تھا-

لَیْسَ فِیْ جَمَلِ ظَعِیْنَۃٍ صَدَقَۃٌ- ہودہ کے اونٹ میں جو سواری کے لئے ہو زکوۃ نہیں ہے (جیسے سواری کے گھوڑوں پر زکوۃ نہیں ہے)-

اَذِنَ لِلظُّعُنِ- آپ نے عورتوں کو مزدلفہ سے پہلے لے جانے کی اجازت دی (یعنی رات ہی سے طلوع فجر سے پہلے ان کو منی چلے جانے کی)-

مَرَّتْ بِہٖ ظُعُنٌ -عورتیں ہودوں پر سوار ان پر سے گزریں-

فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً -وہاں ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی-

فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ -تو ہودے پر سوار ایک عورت کو دیکھے گا-

وَلَا تَضْرِبُ ظَعِیْنَتَکَ ضَرْبَکَ اُمَیَّتَکَ -تو اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو-

وَلَا الظَّعْنَ- نہ سواری پر جا سکتا ہے (اتنا بوڑھا کم طاقت ہے)-

عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ -مشہور صحابی ہیں بدری' قرشی-

اَمْ یَوْمَ ظَعْنِہٖ -یا کوچ کے دن-

باب الظاء مع الفاء

ظَفْرٌ- ناخون گھسیڑنا' دیکھنا-

ظَفِرَتِ الْعَیْنُ- آنکھ میں ناخونہ ہو گیا-

ظُفِرَ الرَّجُلُ -اس کی آنکھ میں ناخونہ ہو گیا (اس کا مصدر ظَفْرٌ ہے یعنی آنکھ میں ناخونہ ہونا اور فتح' فیروزی' غلبہٗ مقصود حاصل ہونا)-

تَظْفِیْرٌ- ناخن گھسیڑنا' فتح دلانا' اظفار (خوشبو) استعمال کرنا' فتح کی دعاء کرنا- اِظْفَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

ظُفَار -ایک شہر تھا یمن میں صنعا کے قریب- حمیری بادشاہوں کا پایہ تخت تھا' اس کی بندرگاہ لوبان' اگر' اور عود و عنبر وغیرہ کی تجارت کے لئے مشہور تھی' امتداد زمانہ کے باعث اب برباد ہو چکا ہے- عود ظفاری اور جزع ظفاری اسی کی طرف منسوب ہے-

مَابِالدَّارِ ظُفْرٌ- گھر میں کوئی نہیں ہے- ظُفْرٌ یا ظُفُرٌ یا ظِفْرٌ- ناخن کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع اَظْفَار اور اَظَافِیْر آئی ہے)-

ظَفِرٌ - کامیاب-

اَظْفَارُ الثَّوْبِ - کپڑے کی شکنیں-

وَعَلٰی عَیْنِہٖ ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ - دجال کی آنکھ پر ایک غلیظ پھلی ہو گی (نہایہ میں ہے کہ ظفرۃ وہ گوشت جو آنکھ کے کوئے پر اگتا ہے اور کبھی آنکھ کی سیاہی کو بھی ڈھانپ لیتا ہے)-

لَا تَمَسُّ الْمُحِدُّ اِلَّا نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطِ اَظْفَارٍ یَا مِنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ - سوگ والی عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہونے پر بدبو رفع کرنے کے لئے تھوڑا سا اظفار کا عود شرمگاہ پر لگا لے یا عود اور اظفار (اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے یعنی کالا عطر جو جم کر اس کے ٹکڑے ناخن کی طرح ہو جاتے ہیں)-

عِقْدٌ مِّنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ - ایک ہار اظفار کے نگوں کا (اظفار خوشبو کے ٹکڑوں میں سوراخ کر کے اس کا ہار عرب کی عورتیں گلے میں لٹکاتیں- صحیح روایت میں ہے مِنْ جَزْعِ ظُفَارٍ ہے یعنی ظفار کے نگینوں کا ہار جو ایک شہر ہے ملک یمن میں) عرب میں ایک مثل ہے مَنْ دَخَلَ ظُفَارَ حَمَّرَ جو شخص ظفار میں گیا اس نے اپنے آپ کو سرخ کیا (کیونکہ وہاں کی مٹی لال ہے)-

کَانَ لِبَاسُ اٰدَمَ الظُّفُرَ - حضرت آدم کا بہشتی لباس سفید اور چمک میں ناخون کی طرح تھا (جو کبھی میلا نہیں ہوتا تھا اب ان کی اولاد میں ذرا سا نشان ناخن رہ گیا)-

اُطْلُبْ لِنَفْسِكَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَاْخُذَكَ الْاَظْفَارُ - اپنے لئے امان کی فکر کر اس سے پہلے کہ موت کے ناخن تجھ کو پکڑ لیں-

کَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذَانِ اَحْرَمَ فِیْھِمَا یَمَانِیَّیْنِ عِبْرِیٍّ وَّاَظْفَارٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو کپڑوں میں احرام باندھا تھا وہ دونوں یمن کے بنے ہوئے تھے ایک عبر کا اور ایک اظفار کا (صحیح ظفار ہے)-

کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بُرْدَتَیْنِ ظَفِرِیَّتَیْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو ظفری چادروں میں کفن دیئے گئے-

ظَفِر - (بکسرۂ فا) ایک قلعہ یمن میں-

تَظَفَّرْنَا بِہٖ بِکُلِّ خَیْرٍ - ہم نے اس کی وجہ سے ہر ایک بھلائی حاصل کی-

مَسْجِدُ بَنِیْ ظَفَرَ - ایک مسجد ہے کوفہ کی مسجد کے قریب-

ظَفٌّ - اونٹ کے پاؤں جوڑ کر باندھ دینا-

اِسْتِظْفَافٌ - پیچھے لگنا-

باب الظاء مع اللام

ظَلْعٌ - لنگڑا ہونا' ناتوان ہونا-

ظَلَعٌ - تنگ ہونا' جگہ کا (ہجوم کی وجہ سے) نر کی خواہش ہونا-

ظَالِعٌ - لنگڑا' ضعیف-

فَاِنَّہٗ لَا یَرْبَعُ عَلٰی ظَلْعِكَ مَنْ لَّیْسَ یُحْزِنُہٗ اَمْرُكَ - تیری ناتوانی اور لنگڑے پنے پردہ تیری خدمت نہیں کرے گا جس کو تیرے حال کی فکر نہیں اس کو تیری پروا نہیں (یعنی تمہارے کام وہ آئے گا جو تمہارا غمخوار ہو گا)-

رَبَعَ فِی الْمَکَانِ - اس جگہ اقامت کی-

وَلَا الْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا - قربانی میں وہ بکری درست نہیں جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو (اگر ذرا سا لنگ ہو جو چلنے میں معلوم نہ ہوتا ہو تو قباحت نہیں)-

عَلَوْتَ اِذَا ظَلَعُوْا (حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا) جب لوگ لنگڑے اور ناتواں ہو گئے تو تم زبردست اور غالب رہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلے جو اسلام لا چکے تھے مرتد ہو گئے ادھر ابو بکر صدیقؓ نے روم والوں پر فوج کشی کا ارادہ کیا دوسرے صحابہ متردد اور پریشان ہو گئے اور ابو بکرؓ کو یہ رائے دی کہ ابھی دوسرے بادشاہوں پر فوج کشی نہ کیجئے اپنے ملک کو تو مخالفوں سے صاف کر لیجئے لیکن حضرت صدیقؓ کا عزم ضعیف نہیں ہوا- آپ نے ابنا والوں پر اسامہ بن زیدؓ کا لشکر روانہ

کر دیا- اور مسیلمہ کذاب کا کام تمام کیا' اور مرتدوں کی بھی خوب خبر لی اسلام کو خوب جما دیا- حضرت علیؓ نے یہی حضرت ابوبکرؓ کی تعریف کی)-

وَلَيُسْتَأْنَ بِذَاتِ النَّقْبِ وَالظَّالِعِ- خارشتی اور لنگڑے اونٹ کا انتظار کرے' ان کے ساتھ نرم کرے-

اُعْطِيْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلْعَهُمْ- میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان پر ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ کجروی اختیار کریں (دین حق سے پھر جائیں یعنی ضعیف الایمان لوگوں کو دنیا کا مال و متاع دے کر ثابت قدم رکھتا ہوں- اصل میں ظلع ایک بیماری ہے جانور کے پاؤں میں جس سے وہ پاؤں دبا کر چلتا ہے)-

رَجُلٌ ظَالِعٌ- یعنی جھک جانے والا' گناہ گار-

اِرْبَعْ عَلٰى ظَلْعِكَ- اپنی ناتوانی پر رحم کر (طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اٹھا)-

ظَلْفٌ- کھر پر مارنا' روکنا' باز رکھنا' چھپانا' پیچھے لگنا-

ظِلْفٌ- پھٹا ہوا کھر' بکری یا گائے یا ہرن کا (ظُلُوْفٌ اور اَظْلَافٌ جمع ہے گھوڑے کے سم کو حَافِر کہتے ہیں اور اونٹ کے کھر کو خُفٌّ کہتے ہیں)-

ظِلْفٌ- حاجت اور مراد اور مقصد کو بھی کہتے ہیں-

اَرْضٌ ظَلِفَةٌ- سخت زمین جس پر نشان نہ پڑے-

ظَلِيْفٌ- بدحال' ذلیل' سخت مکان' سخت کام-

فَتَطَأُهُ بِاَظْلَافِهَا- وہ اپنے کھروں سے اس کو روندے گی (اس لئے کہ اس کے مالک نے دنیا میں اس کی زکوۃ نہیں دی تھی)-

تَتَابَعَتْ عَلٰى قُرَيْشٍ سِنُوْ جَدْبٍ اَكْحَلَتِ الظِّلْفَ- قریش پر قحط کے سال پے در پے آئے یہاں تک کہ کھر والے جانوروں کو سکھا دیا-

عَلَيْكَ الظَّلِفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرَمِّضْهَا- (حضرت عمرؓ نے چرانے والے سے فرمایا) تو اپنے جانوروں کو سخت زمین میں چرا (یا نرم زمین میں جس میں ریت اور پتھر نہ ہو) ان کے پاؤں مت جلا (یعنی ریت کی گرمی اور پتھر کی سختی سے)-

كَانَ يُصِيْبُنَا ظَلَفُ الْعَيْشِ بِمَكَّةَ- ہم مکہ میں سختی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے (مفلسی اور تکلیف کے ساتھ)-

لَمَّا هَاجَرَ اَصَابَهُ ظَلَفٌ شَدِيْدٌ- مصعب بن عمیرؓ نے جب ہجرت کی تو ان کو سخت تکلیف پیش آئی (سارا مال و متاع مکہ میں رہ گیا مدینہ میں خالی ہاتھ آئے شہید ہوئے تو کفن تک کو کپڑا نہ تھا)-

ظَلَفَ الزُّهْدُ شَهَوَاتِهِ- دنیا کے زہد اور بے رغبتی نے نفسانی خواہشوں کی روک کی-

كَانَ يُؤَذِّنُ عَلٰى ظَلِفَاتِ اَقْتَابٍ مُغَرَّزَةٍ فِي الْجِدَارِ- بلالؓ پالان کی لکڑیوں پر (وہ چار لکڑیاں جو پالان کے دونوں طرف اونٹ کے پہلو پر رہتی ہیں) جو دیوار میں گڑی ہوئیں چڑھ کر اذان دیتے-

ظَلَّ- یا ظُلُوْلٌ- ہمیشہ رہنا یا رات کو ہمیشہ رہنا-

تَظْلِيْلٌ- ڈھانپ لینا' سایہ ڈالنا' ڈرانے کے لئے اشارہ کرنا-

اِظْلَالٌ- سایہ دار ہونا' سایہ کرنا' ڈھانپ لینا-

ظِلٌّ- سایہ- جیسے ظَلَالٌ یا ظِلَالٌ- جو چیز سایہ کرے' ابر ہو یا چھتری (بعض نے کہا ظِلٌّ وہ سایہ جو زوال تک ہوا اور زوال کے بعد فَیْء کہتے ہیں یعنی چھاؤں)-

اَظَلَّكَ- تیرے نزدیک آ پہنچا-

اِسْتِظْلَالٌ- سایہ لینا' (جیسے تَظَلُّلٌ ہے)-

ظُلَّةٌ- سائبان' چھتر-

ظِلٌّ ظَلِيْلٌ- بڑا سایہ' گھنا سایہ' ہمیشہ سایہ دار-

مَظَلَّةٌ- چھتری یا خیمہ-

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ- بہشت تلواروں کے سایہ کے تلے ہے (یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بہشت میں لے جاتا ہے)-

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ- سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا (یعنی عرش کے سایہ میں)-

سَبْعَةٌ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ- سات آدمی قیامت کے دن

عرش کے سایہ میں رہیں گے (بعض نے کہا مراد اس کی رحمت کا سایہ ہے یعنی ان کو محشر کی گرمی میں تکلیف نہ ہوگی)۔

يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔ جس دن پروردگار کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ بادشاہ دنیا میں پروردگار کا سایہ ہے (کیونکہ وہ غریبوں اور مظلوموں کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ مراد وہ بادشاہ ہے جو عادل اور باایمان ہو)۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔ بہشت میں ایک درخت ہے طوبیٰ جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے (اور سایہ ختم نہ ہو)۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ۔ (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا) یعنی دنیا میں آنے سے پیشتر آپ بہشت میں تھے اس کے سایوں میں مقیم تھے۔ ایسے مقام میں جہاں پتے بعوض لباس کے چپکائے جاتے ہیں۔ (یعنی آدمؑ کی پشت میں تھے انہوں نے جب بہشتی جوڑا چھن گیا تو بہشت کے پتے اپنے بدن پر جوڑ لیے تھے)۔

قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ۔ تم پر ایک بڑا مہینہ آن پہنچا ہے (یعنی بزرگی والا مراد رمضان ہے)۔

فَلَمَّا اَظَلَّ قَادِمًا حَضَرَنِيْ بَثِّيْ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ تبوک سے) لوٹ کر آئے تو میرا غم تازہ ہو گیا۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ فِتَنًا كَالظُّلَلِ۔ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا جو پہاڑ یا ابر کی طرح لوگوں کو گھیر لیں گے (ظُلَلٌ جمع ہے ظُلَّةٌ کی، مراد پہاڑ یا ابر ہے)۔

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ۔ سائبان کے دن کا عذاب (جو حضرت شعیبؑ کی قوم پر آیا تھا ایک ابر بصورت سائبان نمودار ہوا وہ گرمی کی شدت سے اس کے سایہ میں گئے جب اس کے تلے آ گئے تو اس میں سے آگ برسی سب جل کر مر گئے)۔

رَاَيْتُ كَاَنَّ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ۔ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سائبان ہے اس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

اَلْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ اَوْ غَمَامَتَانِ۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گے گویا وہ دو چھتر ہیں یا دو ابر کے ٹکڑے ہیں یا پرندوں کے دو جگھٹے (پرے جھنڈ) ہیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے بحث کریں گے (تاکہ ان کو عذاب سے نجات ہو)۔

اَلْكَافِرُ يَسْجُدُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَظِلُّهٗ يَسْجُدُ لِلّٰهِ۔ کافر تو خدا کے سوا (دوسرے ٹھاکروں اور اوتاروں کو) سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ (ہمزاد یا اس کا جسم) اللہ کو سجدہ کرتا ہے (کیونکہ وہ سچے خدا کو پہچانتا ہے اور (اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں سمجھتا)۔

مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ۔ شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک چھتہ جو سائبان کی طرح تھا۔

مِثْلَ الظُّلَّةِ۔ سائبان کی طرح (یعنی سکینہ جو قرآن شریف کی تلاوت کے وقت اتری تھی)۔

فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چیز سائبان کی طرح ہے اس میں چراغوں کی طرح روشنیاں ہیں (وہ چراغ فرشتے تھے)۔

وَكَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ الظِّلِّ۔ اس کا ایمان اس سے جدا ہو کر چھتر کی طرح اس کے سر پر کھڑا رہتا ہے۔

حَتّٰى يَظَلَّ۔ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے (ایک روایت میں حتی یضل ہے یہاں تک کہ بھول جاتا ہے)۔

لَتَظَلِّلَتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا۔ آپ شام کے وقت دولہا بنیں گے (یعنی جس دن صبح کو میں مروں گی آپ شام کو دوسرا نکاح کریں گے)۔

فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا۔ برابر فرشتے اپنے پروں کا سایہ اس پر کیے رہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ۔ آسمانوں کا اور جن جن چیزوں پر آسمان کا سایہ ہے ان کا مالک۔

اَوْ ظِلِّهِمْ۔ یا کوئی ٹھہرنے کا مقام۔

شَجَرَةٌ ظَلِيْلَةٌ۔ سایہ دار درخت۔

اَظَلَّ يُطْعِمُنِى - دن کو برابر مجھ کو کھلاتا ہے۔
لَا اَزَالَ اللّٰهُ ظِلَّكَ - اللہ تیرا سایہ ہمیشہ قائم رکھے یعنی تو زندہ رہے یا میں تیرے سایہ عاطفت میں ہمیشہ ہوں۔
مُدَّ ظِلُّهٗ - اس کا سایہ دراز ہو خوب پھیلے۔ (یعنی ہر طرح کا فیض اس سے ہو)۔
اَظَلَّ يَوْمُنَا تَغِيْمُ - اس روز سارا دن ابر رہا۔
وَالشَّمْسُ مُسْتَظِلَّةٌ - سورج ابر میں چھپا ہوا تھا۔
وَرَقَةٌ مِنْهَا مُظِلَّةُ الْخَلْقِ - ایک پتہ اس کا سارے مخلوق پر سایہ کرسکتا ہے۔
صَلّٰى بِىَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَىْءٍ مِّثْلَهٗ - عصر کی نماز مجھ کو اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا (یعنی سایہ زوال کے سوا)۔
صَلّٰى بِىَ الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَىْءٍ مِّثْلَهٗ - ظہر کی نماز مجھ کو اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا (یعنی سایہ زوال سمیت اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ظہر اور عصر دونوں ایک وقت میں کیسی پڑھی)۔
وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ - کی تفسیر میں امام ابوعبداللہ نے فرمایا اس سے مراد عالم ہے اور جو اس میں سے نکلتے ہیں۔ اور حضرات صوفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے کیونکہ عالم ان کے نزدیک خدا کے وجود کا ایک سایہ ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ آخٰى بَيْنَ الْاَرْوَاحِ فِى الْاَظِلَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَجْسَادَ بِاَلْفَىْ عَامٍ - اللہ تعالیٰ نے بدنوں کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر ظلہ میں روحوں میں بھائی چارہ کرایا (ظلہ سے مراد یہاں عالم مجردات اور عالم مثال ہے)۔
ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِى الظِّلَالِ - پھر ان کو ظلال یعنی عالم مثال میں ظاہر کیا۔
قُلْتُ وَمَا الظِّلَالُ قَالَ اَلَمْ تَرَاِلٰى ظِلِّكَ فِى الشَّمْسِ شَىْءٌ وَّلَيْسَ بِشَىْءٍ - میں نے عرض کیا ظلال سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تو دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھتا آخر وہ کوئی چیز ہے لیکن دنیا کی کثیف چیزوں کی طرح نہیں ہے (کہ اس کو کوئی پکڑ سکے یا چھو سکے بس عالم مجردات کی یہی مثال ہے وہ سایہ کی طرح لطیف ہیں اور جسمانی کثافتوں سے پاک)۔
كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِى الْاَظِلَّةِ - تم جب اظلہ یعنی عالم مجردات میں تھے تو کیسے تھے (فرمایا ایک سبز نور میں تھے)۔
كُنَّا تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَةٍ اِضْمَحَلَّ فِى الْجَوِّ مُتَلَفِّقُهَا وَ مُجْتَمَعُهَا - ہم ایک ابر کے سایہ میں تھے پھر وہ ابر فضا میں مٹ گیا اور اس کے جدا جدا ٹکڑے اور ایک جگہ جمع کیا ہوا ٹکڑا سب محو ہوگئے (جب آسمان پر ابر آتا ہے تو اس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے پھر جہاں وہ ابر مٹ گیا سایہ بھی مٹ جاتا ہے)۔
اِمْشِ فِى الظِّلِّ فَاِنَّ الظِّلَّ مُبَارَكٌ - سایہ میں چل سایہ مبارک ہے۔
اَزَلِىٌّ صَمَدِىٌّ لَا ظِلَّ يُمْسِكُهٗ - پروردگار ہمیشہ سے ہے کسی چیز کی اس کو احتیاج نہیں اور نہ کوئی سایہ اس کو تھامے ہوئے ہے (یعنی کوئی جسم اس کے وجود کو ہمارا جسم تھامے ہوئے ہے)۔
وَهُوَ يُمْسِكُ الْاَشْيَاءَ بِاَظِلَّتِهَا - بلکہ پروردگار سب چیزوں کو ان کے سایوں کے ساتھ تھامے ہوئے ہے۔ (اور جب چاہتا ہے سایہ معدوم کر دیتا ہے وہ چیز بھی مٹ جاتی ہے)۔
اِقْشَعَرَّتْ لَهٗ اَظِلَّةُ الْعَرْشِ - عرش کے سایے اس کے لیے مضطرب ہوگئے (لرز گئے ان کے بدن پر روئیں کھڑے ہو گئے)۔
اِسْتَظَلَّ بِفَيْئِهٖ - اس کے سایہ میں سایہ لیا۔
ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ - دو کالے چھتر ان کے بیچ میں روشنی۔
ظَلْمٌ يَاظُلْمٌ يَامَظْلِمَةٌ - کسی چیز کو بے موقع یا بے محل رکھنا (یعنی اس کا مناسب محل اور موقع ہو وہاں نہ رکھ کر دوسرے محل میں رکھنا) ستم کرنا' زبردستی کرنا' کسی کا حق مار لینا' گھٹ جانا' کم ہونا' اپنی معمولی حد سے بڑھ جانا' حاملہ سے جماع کرنا۔
ظَلْمٌ - تاریک ہونا۔
تَظْلِيْمٌ - کسی کو ظالم قرار دینا۔

اِظْلَامٌ- تاریک ہونا' تاریکی میں داخل ہونا-

ظَلْمٌ- دانتوں کی صفائی اور چمک کو بھی کہتے ہیں-

اَظْلَمَ الثَّغْرُ- دانت چمکنے لگا-

تَظَلُّمٌ- ظلم کی شکایت کرنا-

ظَلَامٌ- تاریکی شروع رات کی-

ظُلَامَةٌ- جو چیز ظلم سے لے لی جائے-

ظَالِمٌ- ظلم کرنے والا- (اس کی جمع ظُلَّامٌ اور ظَلَمَةٌ ہے)-

ظِلِّيْمٌ- بڑا ظلم کرنے والا-

ظَلِيْمٌ- مظلوم اور نر شتر مرغ-

لَزِمُوْا الطَّرِيْقَ فَلَمْ يَظْلِمُوْهُ- انہوں نے راستہ پر چلنا لازم کرلیا داہنے بائیں نہیں مڑے-

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ ثَكَمَا الْاَمْرَ فَمَا ظَلَمَاهُ- ابوبکرؓ اور عمرؓ نے سیدھا راستہ اختیار کیا' اس کو بیان کر دیا اور سیدھے راستہ سے نہیں ہٹے' ظلم اور زیادتی نہیں کی (یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا یعنی یہ دونوں صاحب تمہارے لیے سیدھا راستہ بنا گئے ہیں اسی پر تم بھی چلو)-

فَمَنْ زَادَ اَوْنَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ- جس نے زیادہ کیا یا کم کیا اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کیونکہ سنت یہی ہے کہ وضو کے اعضا تین تین بار دھوئے اب اس سے زیادہ دھونا ظلم ہے- اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبادات میں مقدار سنت سے گھٹانا جیسے برا ہے ویسا ہی بڑھانا بھی برا ہے)-

اِنَّهٗ دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ وَاِذَا الْبَيْتُ مُظَلَّمٌ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَدْخُلْ- ایک گھر میں آپ کو کھانے کی دعوت دی گئی دیکھا تو اس گھر میں سونے کا پانی پھرا ہوا ہے (دیواروں یا چھت پر سونے کا ملمع ہے) یہ دیکھ کر آپ لوٹ آئے اس گھر کے اندر نہیں گئے-

تَجْلُوْ غَوَارِبَ ذِيْ ظَلْمٍ اِذَاابْتَسَمَتْ كَاَنَّهٗ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ- وہ چمکتے ہوئے دانت ہنسی کے وقت کھولتی ہے گویا ان میں شراب پلائی گئی ہے دوبارہ سہ بارہ پلائی گئی ہے-

اِذَا سَافَرْتُمْ فَاَتَيْتُمْ عَلٰى مَظْلُوْمٍ فَاَغِدُّوْا السَّيْرَ- جب سفر میں تم ایسی بستی پر پہنچو جہاں بارش نہ ہوئی ہو اور جانوروں کے لیے گھاس چارہ نہ ہو تو جلدی سے وہاں سے چلے جاؤ (اس لیے کہ وہاں ٹھہرنے میں جانوروں کو تکلیف ہوگی)-

وَمَهْمَهٍ فِيْهَا ظُلْمَانٌ- ایک میدان جنگل جس میں نر شتر مرغ ہیں-

اِقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَاالظَّالِمِ- (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) میرا اور اس ظالم کا فیصلہ کر دیجیے (ظالم سے انہوں نے حضرت علیؓ کو مراد لیا- دوسری روایت میں کاذب اور غادر اور خائن کا بھی لفظ ہے ان الفاظ سے حقیقی معانی مراد نہیں ہیں بلکہ جیسے بڑے لوگ اپنے چھوٹے لوگوں پر خفگی کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح حضرت عباسؓ نے جو بزرگ تھے اپنے بھتیجے یعنی حضرت علیؓ کی نسبت یہ الفاظ کہے یہ نہیں تھا کہ معاذ اللہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کو ایسا سمجھتے تھے)-

وَجَعَلْتُهٗ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا- میں نے ظلم کو تم لوگوں پر حرام کر دیا اب آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو-

فَيَقْتَصُّ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ مَّظَالِمَ- ایک دوسرے سے اپنی ظلم کا جو اس پر دنیا میں ہوا تھا بدلہ لے گا-

مَظْلَمَه یا مَظْلِمَه یا مَظْلُمَه- جو ناحق تجھ سے لے لیا جائے-

اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتّٰى يَضُرَّ الْحُبَارٰى- ظالم صرف اپنے آپ کو ضرر پہنچاتا ہے (اپنی عاقبت خراب کرتا ہے دوسرے لوگوں کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا)- فرمایا نہیں خدا کی قسم وہ سب لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے یہاں تک کہ چرز کو بھی. دایک پرندہ ہے (کیونکہ اس کی نحوست سے اللہ تعالیٰ بارش روک لیتا ہے اور خشک سالی کی وجہ سے سب جانداروں یہاں تک کہ پرندے کو بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے)-

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ- مظلوم کی بددعا سے بچا رہ (کیونکہ مظلوم کی بددعا ظالم کے لیے جلدی قبول ہوتی ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُّعْطِيْ بِهَا- اللہ تعالیٰ

ظلم پر قادر ہے مگر اس نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے تو وہ ظلم نہیں کرے گا)۔

وَاِنْ ظَلَمَاهُ - اگرچہ ماں باپ نے اس پر ستم کیا ہو (یعنی دنیاوی امور میں)۔

اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ - زکوۃ کے تحصیلداروں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (واجب سے زیادہ لے لیں یا عمدہ مال لے لیں)۔

مَاظَلَمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے (اس بات کے فرمانے یعنی انصار کی تعریف کرنے میں) ظلم نہیں کیا (بلکہ ٹھیک اور صحیح فرمایا)۔

يَوْمٌ مُّظْلِمٌ - تاریک دن۔

فَهَلْ ظُلِمْتُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ - کیا تمہارا کچھ حق دبا لیا گیا (تم کو برابر مزدوری نہیں دی گئی)۔

خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ - اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (نفس اور شیطان کو ان کے پیچھے لگا دیا پھر اپنا نور اس تاریکی پر ڈالا یعنی پیغمبروں کو بھیجا اور آسمانی کتابوں کو اور طرح طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں)۔

قَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ - صحابہ نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا (تو وہ ظلم کے معنی گناہ سمجھے حالانکہ ظلم سے مراد اس آیت میں ثم لم یلبسوا ایمانھم بظلم شرک ہے)۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا (ظالم کو آخرت میں روشنی نہ ملے گی اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا۔ بعض نے کہا ظلمات سے آخرت کی تکالیف اور مشکلات مراد ہیں)۔

اِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ - اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال انہی پر پڑے گا۔

اِنَّ الظُّلْمَ ثَلٰثَةٌ ظُلْمٌ لَّا يُغْفَرُ وَظُلْمٌ لَّا يُتْرَكُ وَظُلْمٌ مَّغْفُوْرٌ لَّا يُطْلَبُ الحدیث - ظلم تین طرح کے ہیں ایک وہ جو بخشا نہ جائے گا۔ دوسرے وہ ظلم جس کا بدلہ ضرور دینا ہوگا۔ تیسرے وہ ظلم جو بخش دیا جائے گا (تو پہلا ظلم شرک ہے اور دوسرا حقوق العباد اور تیسرا حقوق اللہ اور صغیرہ گناہ)۔

اَلنَّاسُ يَعِيْشُوْنَ فِيْ فَضْلِ مَظْلِمَتِنَا - لوگ جو ہم پر ظلم ہوا ہے اس کی فضیلت میں زندہ ہیں (یعنی ہمارے صبر کی برکت سے چین کر رہے ہیں)۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ - جو شخص اپنے اوپر سے ظلم دفع کرنے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (مثلاً کوئی ظالم ناحق اس کا مال چھیننا چاہے یا اس کو بے عزت کرنا' اس کے اہل وعیال کی آبروریزی کرنا اور وہ ان کے بچاؤ میں مارا جائے)۔

فَلَا لَقَتْ رَاحِلَتَهٗ كَالظَّلِيْمِ - ان کی اونٹنی شترمرغ کی طرح بھاگی۔

باب الظاء مع المیم

ظَمْأٌ یا ظَمَاءٌ یا ظَمَاءَةٌ - پیاسا ہونا یا پیاس کی شدت' مشتاق ہونا۔

تَظْمِئَةٌ اور اِظْمَاءٌ - پیاسا کرنا' گھوڑے کا اضمار کرنا۔

ظَمَنَةٌ - بدخلقی کو بھی کہتے ہیں۔

ظَمْاٰنٌ - پیاسا۔

ظَمْاٰى - پیاسی عورت۔

ظِمْءٌ - پیاس اور اونٹ کو ایک بار پانی پلانے سے دوسری بار پانی پلانے کے وقت تک کا زمانہ (اس کی جمع اَظْمَاءٌ ہے)۔

اَحَبُّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَاءِ - پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب۔

لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ اِلَّا ظِمْأُ حِمَارٍ - میری عمر اتنی رہ گئی ہے جتنی دیر میں گدھے کو پیاس لگتی ہے (گدھا بہت جلدی جلدی پانی پیتا ہے تھوڑی ہی دیر میں پیاسا ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ میری زندگی کا زمانہ بہت کم رہ گیا ہے)۔

ظِمْءُ الْحَيٰوةِ - پیدائش سے وفات تک کا زمانہ۔

وَاِنْ كَانَ نَشْرَ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ يُخْرَجُ مِنْهَا مَا اُعْطِيَ نَشْرُهَا رُبْعَ الْمَسْقَوِيِّ وَعُشْرَ

الْمُظْمِئِيّ - اگر اس زمین کی پیداوار ہو جس کا مالک اس پر برقرار رکھا گیا ہو تو پیداوار کا چوتھا حصہ لایا جائے گا - اگر اس کی آبپاشی ندی یا نالے یا نہر یعنی جاری پانی سے ہوتی ہے اور اگر بارش کے پانی سے ہوتی ہے تو دسواں حصہ لیا جائے گا -

اَلْاَسَدُ الظِّمَاءُ - پیاسے شیر (یہ ظامی کی جمع ہے اور بضمہ ظا بھی آتی ہے) - ظامی کے معنی پیاسا -

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ - پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں (جو روزے سے خشک ہو رہی تھیں) اور اللہ چاہے تو ثواب روزے کا قائم ہو گیا -

مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا - جو شخص حوض کوثر سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا (کیونکہ حوض کوثر میں سے پینے والا بہشتی ہو گا اور ہمیشہ بہشت میں رہے گا وہ پیاس کی تکلیف کبھی نہیں اٹھائے گا بہشت کی شراب اور شربت پیتا رہے گا) -

وَاسْتَظْمَأْنَا لِصَوَارِخِ الْقَوْدِ - ہم فریاد کرنے والے گھوڑوں کے لیے پیاسے رہے -

سَاقٌ ظَمْيَاءُ - دبلی کم گوشت پنڈلی -

باب الظاء مع النون

ظِنْبٌ - درخت کی جڑ -

عَارِيَةُ الظُّنْبُوْبِ - اس کی پنڈلی کی ہڈی کھلی ہوئی ہے یعنی اس پر گوشت نہیں ہے -

ثُمَّ اَوْمٰى بِيَدِهٖ اِلٰى اَسْفَلِ الْعُرْقُوْبِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا هُوَ الظُّنْبُوْبُ - پھر کونچ کے نیچے کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہی ظنبوب ہے - عرقوب پای پاشنہ ہندی میں اس کو کونچ کہتے ہیں -

ظَنٌّ - تہمت لگانا، گمان کرنا، یقین کرنا -

اِظِّنَانٌ - تہمت لگانا -

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ - تم بدگمانی سے بچے رہو - بدگمانی سخت جھوٹ ہے (یعنی بدون ثبوت کامل کے کسی پر بری بات کی تہمت لگانا یا اس کا یقین کر لینا ایک سخت قسم کا جھوٹ ہے - البتہ اگر دل میں خیال پیدا ہو تو گنہگار نہ ہو گا) -

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ - ہوشیاری کیا ہے بدگمانی رکھنا (اپنے نفس پر بھروسہ کرنا جس بات سے گناہ میں پڑنے کا ڈر ہو اس سے بھی بچے رہنا - بعض نے کہا دوسروں سے ہوشیار رہنا شاید بدمعاش ہوں اور دھوکا دیں - کیونکہ دل میں ایسا خیال آنے سے آدمی گنہگار نہیں ہوتا جیسے اوپر گزر چکا) -

اِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ - جب تجھ کو بدگمانی پیدا ہو تو اس کو یقین نہ کر (یعنی ثابت مت کر لوگوں سے مت بیان کر بلکہ اپنے دل میں رہنے دے اور ہوشیار رہ) -

اِحْتَجِزُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ - لوگوں کے شر سے بدگمانی کر کے بچا رہ (ہر شخص کو ایماندار اور اپنا دوست مت سمجھ لے) -

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ظَنِيْنٍ - جس شخص پر دینی تہمت لگی ہو (فسق و فجور میں گرفتار ہو) اس کی گواہی قبول نہ ہو گی -

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ - اور اس شخص کی بھی گواہی قبول نہ ہو گی جو اپنے مالک کے سوا دوسرے شخص کو اپنا مالک ظاہر کرے -

لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يُظَنُّ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ - حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ پر کسی کا گمان نہ تھا (کہ وہ بھی قتل کی سازش میں شریک ہیں بلکہ برخلاف اس کے حضرت علیؓ سے جہاں تک ہو سکا آپ نے حضرت عثمانؓ کو بچانے کی کوشش کی) -

هَلْ تَاْخُذُهُمْ بِالظِّنَّةِ - کیا تم تہمت کی وجہ سے ان کو سزا دینا چاہتے ہو (یہ درست نہیں جب تک کامل ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی اسی لیے حضرت علیؓ نے محمد بن ابی کو سزا نہیں دی کیونکہ وہ قتل کی شرکت سے انکار کرتے تھے اور باضابطہ ثبوت ان کے خلاف نہ تھا) -

وَلَا ظَنِيْنَ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ - اور نہ اس شخص کی گواہی قبول کرنا چاہیے جو ولا یا قرابت میں متہم ہو (ولا میں متہم یہ ہے کہ اپنا مولی کسی دوسرے کو ظاہر کرے اور قرابت میں متہم

یہ ہے کہ اپنا باپ یا دادا دوسرے شخص کو بتلائے)۔

فَظَنَنَّا اَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا - ہم کو گمان ہوا کہ آپ ان پر غصہ نہیں ہوئے۔

سَئَلْتُهٗ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ لَا مَسْتُمُ النِّسَآءَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَظَنَنْتُ مَاقَالَ - میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو اَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ - پوچھا انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اس سے جماع مراد ہے) میں ان کا کہنا سمجھ گیا۔

فَنَزَلَ عَلٰى ثَمَدٍ بِوَادِى الْحُدَيْبِيَّةِ ظَنُوْنِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ - ایک اوتھل پانی پر اترے حدیبیہ کے میدان میں جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا اس میں سے لیتے تھے۔

مَاءٌ ظَنُوْنٌ - وہ کنواں جہاں گمان ہو پانی کا لیکن یقین نہ ہو۔

فَمَرَّ بِمَاءٍ ظَنُوْنٍ - پھر ایک کنوئیں پر گزرے جس میں پانی کم تھا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمْسِىْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظَنُوْنٌ عِنْدَهٗ - مومن صبح اور شام اپنے نفس کے ساتھ بدگمان رہتا ہے (ایسا نہ ہو کہ نفس اس کو کسی گناہ میں پھنسا دے)۔

اَلسَّوْاءُ بِنْتُ السَّيِّدِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظَّنُوْنِ - اگر بدصورت عورت شریف کی بیٹی ہو تو وہ میرے نزدیک اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو ایسے شخص کی بیٹی ہو جس پر تہمت لگائی گئی ہو (یعنی اس کے نسب میں فرق ہو مثلاً حرام زادے کی اولاد ہو)۔

لَا زَكٰوةَ فِى الدَّيْنِ الظَّنُوْنِ - جس قرضہ کے وصول ہونے میں شک ہو (معلوم نہیں وصول ہوتا ہے یا نہیں) اس میں زکوٰۃ نہیں ہے (البتہ جس قرضہ کا وصول ہو جانا یقینی ہو مثلاً مدیون مالدار ہو خوش معاملہ اور دین کا انکار نہ کرتا ہو یا انکار کرتا ہو لیکن کامل ثبوت موجود ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہو گی اگر مدیون مفلس اور نادار ہے یا قرضہ کا انکار کرتا ہے اور دائن کے پاس کامل دستاویز اور ثبوت نہیں ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہو گی اب اگر ایسا قرض وصول ہو جائے تو تاریخ وصول سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ دینا ہو گی لیکن پیشتر کے سالوں کی زکوٰۃ لازم نہ ہو گی۔ اور بعض کے نزدیک لازم ہو گی جیسے اگلی حدیث میں ہے)۔

فِى الدَّيْنِ الظَّنُوْنِ يُزَكِّيْهِ اِذَا قَبَضَهٗ بِمَامَضٰى - جب ایسا قرض وصول ہو جائے جس کے وصول ہونے میں شک تھا تو پیشتر کے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرے۔

طَلَبْتُ الدُّنْيَا مَظَانَّ حَلَالِهَا - میں نے دنیا کو حلال اور جائز ذریعوں سے طلب کیا۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ - میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (اگر وہ مجھ سے نیک گمان کر کے مجھ کو رحیم و کریم جان کر میری رحمت اور بخشش کی توقع رکھے گا تو میں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا اگر میری رحمت سے مایوس ہو کر یہ سمجھے گا کہ پروردگار میرے گناہ نہیں بخشے گا مجھ کو ضرور سزا دے گا تو میں اس کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ رجا خوف پر غالب رہنی چاہیے مگر نہ اتنی رجا کہ بالکل اس کے عذاب سے بے ڈر ہو جائے اور بے دھڑک گناہ کرتا رہے)۔

فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِىْ عَمِلَ - تم عمل کرنے والے کا حال کیا پہچانتے ہو۔

اَلْمُجَاهِدُ يَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَمَا ظَنُّكُمْ - جو شخص غازی کے اہل و عیال میں خیانت کرے (وہ تو جہاد پر گیا ہو اور یہ اس کی بیوی سے بدفعلی کرے یا اس پر بری نظر ڈالے) تو غازی قیامت کے دن اس کی نیکیاں لے لے گا اب تم کیا سمجھتے ہو (وہ سب نیکیاں اس کی بٹور لے گا کچھ نہیں چھوڑے گا)۔

يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيُخْفٰى لَهٗ - وہ گمان کرتا ہے کہ اس کی یہ بات چھپی رہے گی۔

اَظُنُّنِىْ قَدْ سَمِعْتُهٗ عَنْ اَنَسٍ - میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کو انسؓ سے سنا تھا (ایک روایت میں اُظُنِّیْ ہے یا سقاط ایک نون کے معنی وہی ہیں)۔

هُوَ ظَنِّىْ - مجھ کو یہی گمان ہے (کہ گٹھلیاں پھینک دینا اس حدیث میں مذکور ہے یہ شعبہ راوی کا شک ہے لیکن دوسری روایت میں شعبہ نے یقین کے ساتھ اس کا ذکر کیا)۔

لَقَدْ اَخْطَا ظَنِّىْ - میری گمان میں غلطی ہوئی۔

طِيْنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ ظِنَّةٍ - مہر لگانا بدگمانی کرنے سے بہتر ہے۔

مَظِنَّةُ الْخَيْرِ - جس آدمی سے نیکی کی توقع ہو۔

مَظِنَّةُ اِعْتِرَاضٍ - اعتراض کا محل۔

ظُنُّوا الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا - مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھو۔

اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ - مومنوں کے گمان سے ڈرو اللہ نے ان کی زبانوں پر سچ کو جاری کر دیا ہے (ان کا گمان غلط نہیں ہوتا)۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهٖ - اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی)۔

باب الظاء مع الهاء

ظَهْرٌ یا ظُهُوْرٌ - مدد کرنا۔

ظَهَارَةٌ - قوی پشت ہونا۔

ظُهُوْرٌ - کھلنا، ظاہر ہونا، غالب ہونا، مطلع ہونا، بلند کرنا، اعلان کرنا، بلند ہونا، فخر کرنا، پیٹھ پیچھے ڈالنا۔

ظَهَرٌ - پشت میں بیماری ہونا۔

تَظْهِيْرٌ - دوپہر دن کو چلنا، پس پشت ڈالنا، ظہار کرنا۔

مُظَاهَرَةٌ - مدد کرنا، تہ بہ تہ کرنا، ظہار کرنا۔

اِظْهَارٌ - بیان کرنا، کھول دینا، پس پشت ڈال دینا، دوپہر کو چلنا، یاد سے پڑھنا، غالب کرنا، اطلاع دینا۔

تَظَهُّرٌ - ظہار کرنا۔

تَظَاهُرٌ - ایک دوسرے کی کمک کرنا تیسرے کے مقابلہ میں۔

اِظَّهَارٌ - پس پشت ڈالنا۔

اِسْتِظْهَارٌ - احتیاط کرنا، پس پشت ڈال دینا، یاد کر لینا۔

ظَاهِرٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے چونکہ وہ سب کے اوپر ہے یا اپنے آثار اور افعال سے کھلا ہوا ہے ہر شخص ذرا سے غور کے بعد اس کو دریافت کر لیتا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - یعنی اللہ کے وجود میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے۔

اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ - تو سب سے بلند ہے تجھ سے بلند کوئی چیز نہیں (کیونکہ مخلوقات میں سب سے بلند عرش ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے بھی اوپر ہے)۔

صَلٰوةُ الظُّهْرِ - دوپہر کی نماز جو سورج ڈھلتے ہی ادا کی جاتی ہے (یہ ظَهِيْرَة سے ماخوذ ہے جو دوپہر کے معنی میں ہے یا ظُهُوْر سے ماخوذ ہے چونکہ اس نماز کا وقت دوسری نمازوں کے وقتوں سے زیادہ ظاہر اور کھلا ہوا ہے۔ بعض نے اس وجہ سے کہ اس کی گرمی خوب نمایاں ہے۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری سب نمازوں سے پہلے اس کا ظہور ہوا یعنی جبرئیلؑ نے پہلے یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائی)۔

اَظْهَرْنَا - یعنی ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے (جیسے اَصْبَحْنَا اور اَمْسَيْنَا ہے)۔

اَتَاهُ رَجُلٌ يَشْكُو النِّقْرِسَ فَقَالَ كَذَبَتْكَ الظَّهَائِرُ - ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اس کو نقرس کی شکایت تھی (پاؤں کے انگوٹھے میں درد تھا) انہوں نے کہا دوپہروں میں تو چلا کر (یعنی محنت اور ریاضت کیا کر جسمانی محنت اور مشقت کو ترک کر دینے سے اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارنے سے بواسیر اور نقرس کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

حِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ - جب ٹھیک دوپہر ہوتی ہے آفتاب نصف النہار پر آتا ہے سایہ کسی طرف نہیں پڑتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب سر پر ٹھہر گیا ہے۔

صَلَّيْنَا بِالظَّهَائِرِ - ہم نے دوپہر میں نماز پڑھی۔

نَحْرُ الظَّهِيْرَةِ - دوپہر کا شروع حصہ۔

ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ - اپنی بیوی سے ظہار کیا (یعنی اس سے یوں کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ اسی کو شروع میں ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ تیرا پیٹ گویا میری ماں کا پیٹ ہے اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں سے جماع کیا۔ بعض نے کہا مدینہ والے خیال کرتے تھے کہ جماع کے

وقت عورت کی پیٹھ آسمان کی طرف ہونا حرام ہے اور اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اپنی عورت کو پیٹھ سے تشبیہ دی پھر ماں کی پیٹھ سے گویا اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا)۔

قُرَیْشُ الظَّوَاھِرِ - قریش کے وہ لوگ جو مکہ کے پہاڑوں کے پرے رہتے تھے۔

قُرَیْشُ الْبِطَاحِ - وہ قریش جو مکہ کی وادی میں رہتے تھے۔

فَاظْهَرْ بِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَیْهَا - جو مسلمان تیرے ساتھ ہیں ان کو لے کر فلاں ملک پر نمودار ہو (یعنی وہاں پہنچ جا)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّي الْعَصْرَ وَلَمْ تَظْهَرِ الشَّمْسُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی اوپر نہیں چڑھتی (یعنی اول وقت) ایک روایت میں وَلَمْ یَظْهَرِ الْفَیْءُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا - ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے یعنی ابھی سایہ اوپر نہیں چڑھتا چھت یا دیواروں پر۔

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا - یہ تو ایسا شکوہ ہے جس میں کوئی عیب نہیں بلکہ یہ شکوہ تو اور تیری شان بڑھاتا ہے (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے اس وقت کہا جب کسی نے ان کو یا ابن ذات النطاقین کہہ کر طعنہ دیا یعنی دو کمر بند والی کے بیٹے' ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے ہجرت کے سفر کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اس کے آدھے حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ باندھ دیا تھا - اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی)۔

خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى - بہتر خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مالدار رہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچہ سے جو فاضل رہے اس کو خیرات کر دے نہ یہ کہ کل مال خیرات کر دے اور خود کھک (محتاج) بن کر بیٹھ رہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ - جس نے قرآن پڑھا اور اس کو حفظ کرلیا۔

اَتَقْرَءُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ - کیا تم اس کو اپنی یاد سے پڑھتے ہو (بن کتاب دیکھے)۔

مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اٰیَةٌ اِلَّا لَهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ - قرآن میں جو کوئی آیت اتری ہے اس کا ایک ظاہر ہے (یعنی الفاظ) اور ایک باطن ہے (یعنی معنی) بعض نے کہا ظاہر سے یہ مراد ہے کہ اس کے لفظی معنی صاف اور سہل ہیں لیکن اس کے حقائق اور باریکیاں پوشیدہ ہیں - بعض نے کہا ظاہر میں تو قصے اور کہانیاں اور باطن میں نصیحت اور تنبیہ ہے سمجھنے والوں کے لئے۔

لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا - اور جانوروں کے گرد اور پشت میں جو اللہ کا حق ہے اس کو نہیں بھولا (گردن کا حق یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے اور پشت کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے اشخاص کو ان پر سوار کرے یا ان پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

وَمِنْ حَقِّهَا اِفْقَارُ ظَهْرِهَا - جانور کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کی پشت پر چڑھنے کے لئے کسی کو مانگے پر دے۔

فَتَنَاوَلَ السَّیْفَ مِنَ الظَّهْرِ فَحَذَفَهٗ بِهٖ - اونٹ پر سے تلوار لی اور اس سے اس کو مارا۔

ظَهْرٌ - سواری کا اونٹ اور بوجھ لادنے کا۔

اَتَاْذَنُ لَنَا فِیْ نَحْرِ ظَهْرِنَا - کیا آپ سواری کے اونٹوں کو کاٹنے کی اجازت دیتے ہیں (ان کو نحر کر کے کھائیں)۔

ظُهْرَانٌ جمع ہے ظَهْرٌ کی یعنی سواری کے اونٹ۔

فَجَعَلَ رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهْرَانِهِمْ فِیْ عُلُوِّ الْمَدِیْنَةِ - کچھ لوگ آپ سے مدینہ کی بالائی جانب میں اپنی سواری کے اونٹوں میں اجازت چاہنے لگے (یعنی ان کو نحر کرنے کی)۔

دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِی الدَّارِ - ان کا بیٹا عبداللہ آیا اور ان کا سواری کا اونٹ گھر میں تھا (وہ حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے)۔

یَسِمُ الظَّهْرَ - اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

قَلَّ الظَّهْرُ - سواری کی کمی ہے۔

فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا - جس کی سواری حاضر ہو۔

اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ - جو جانور گروی ہو تو مرتہن دانے چارے کے بدلے اس پر سواری کرسکتا ہے (جیسے دودھ والے جانور کا دودھ اس کے دانے چارے کے بدلے استعمال کرسکتا ہے - امام احمد اور اسحٰق اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر مکان گروی ہو تو اس کی تعمیر اور صفائی اور روشنی کے بدلے مرتہن اس میں سکونت کرسکتا ہے مگر حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا)۔

فَاَقَامُوْا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ - وہ ان کے بیچ میں رہے (یعنی ان پر اعتماد کرکے)۔

اِنِّيْ صَاحِبُ ظَهْرٍ - میں اونٹ والا ہوں (یعنی اونٹ کرایہ پر چلاتا ہوں)۔

اِنَّ فِي الظَّهْرِ لَنَاقَةً - ان اونٹوں میں ایک سانڈنی ہے (یعنی زور آور سواری کے قابل تیز رو)۔

اِتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا - تم نے اس کو پس پشت ڈال دیا (اس کی طرف التفات کرنا چھوڑ دیا یا اس کو اپنا پشت پناہ بنایا)۔

فَعَمِدَ اِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُحِلَ - پھر ایک طاقتور اونٹ کی طرف متوجہ ہوئے - حکم دیا اس پر کاٹھی کسی گئی۔

اِنْصَرَفَ اِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ - ایک طاقتور اونٹ کی طرف آئے۔

ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ - ان پر مددگار۔

ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ يَوْمَ اُحُدٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہنیں۔

اِنَّهٗ بَارَزَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّظَاهَرَ - حضرت علیؓ بدر کے دن لڑائی کے لئے نکلے (اپنے حریف کو قتل کیا) اور دوسروں کی مدد بھی کی (عبیدہؓ کے حریف کو بھی جا کر مار دیا)۔

فَظَهَرَ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ - جن کافروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد اور پیمان تھا انھوں نے زور کیا (زبردستی کی) مسلمانوں کو دغا اور فریب سے مار ڈالا آخر آپ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ ان پر بدعا کرتے تھے (صحیح روایت میں فَغَدَرُوْا بِهِمْ ہے یعنی انھوں نے دغا کی عہد شکنی کی)۔

اَمَرَ خُرَّاصَ النَّخْلِ اَنْ يَّسْتَظْهِرُوْا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے انچنہ (آنک) کرنے والوں کو یہ حکم دیا کہ احتیاط سے کام کریں (انچنہ اس طرح کریں کہ مالک کا نقصان نہ ہو - گرے پڑے پھلوں اور مہمان اور مسافروں میں جو خرچ ہوتا ہے اس کی گنجائش رکھیں)۔

اِنَّهٗ كَسَانِيْ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ ظَهْرَانِيًّا وَمُعَقَّدًا - ابو موسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں ہر فقیر کو دو دو کپڑے دیئے ایک تو مر الظہران کا بنا ہوا (یا ظہران کا جو ایک موضع ہے بحرین میں) اور ایک مقعد (یعنی ہجر کی بنی ہوئی چادر - ہجر ایک موضع ہے ملک شام میں)۔

بَلَغْنَا السَّمَاءَ مَجْدُنَا وَسَنَاءَنَا وَاِنَّا لَنَرْجُوْ فَوْقَ ذٰلِكَ - (یہ شعر نابغہ جعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا) یعنی ہماری بزرگی اور بلندی اور رونق آسمان تک پہنچ گئی ہے اور ہم اس سے بھی زیادہ بلند مقام پر جانے کی امید رکھتے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا اے ابو لیلیٰ! اب کونسے بلند مقام پر جانا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہشت میں (جو آسمان سے بھی بلند ہے) آپ نے فرمایا بیشک اگر خدا چاہے۔)

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ - ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر غالب قائم رہے گا۔

رَاَيْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ - تم دیکھو ہم ان پر غالب آئے (تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلو)۔

ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٍ - میں ایک صاف ہموار میدان پر پہنچا۔

فَظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ - ایک دن میں باہر نکلا۔

وَجَعَلْنَا بِظُهْرِنَا - ہم نے حج کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔

(حالانکہ حج کا احرام باندھ کر آئے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عمرہ کرکے وہ احرام کھول ڈالا)۔

ظَهَرْتَ حَاجَتِيْ- تو نے میرا کام پیٹھ پیچھے ڈال دیا (اس کا خیال نہ رکھا بھلا دیا)-

فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ- پھر صراط کا پل دوزخ کے بیچوں بیچ پر رکھا جائے گا (سب لوگوں کو اس پر سے گزرنا ہوگا- زردشتی کیش اور آئین میں اس پل کا نام چنیود پل ہے)-

اَلْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً- جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وہی تھی جو کھلم کھلا اور متواتر ہوں اس کا رد-

تَظَاهَرَتَا عَلَيْهِ- ان دونوں نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زور ڈالا (ایک نے دوسرے کی کمک کی)-

دَعَا بِظَهْرِ الْغَيْبِ- پیٹھ پیچھے دعا کی-

اَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهٖ اِلَى السَّمَاءِ- آپ نے اپنی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف کی (بعض نے کہا کہ جب دفع بلا جیسے قحط ' طاعون وغیرہ کے لئے دعا کی جائے تو اسی طرح سنت ہے یعنی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف رکھے اور اس کا پیٹ زمین کی طرف باقی ہر دعا میں اس کے برعکس کرنا چاہیں)-

تَحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ- سونا پہن کر اس کو دکھلاتی پھرے (یا چاندی پہن کر دکھلائے تو بھی یہی حکم ہے)-

اَنْ لَّا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ- ناحق والا غالب نہ ہو (یعنی حق پر باطل کا غلبہ نہ ہو گو باطل والوں کی تعداد زیادہ ہو- یہ دعا آپ کی قبول ہوئی اللہ تعالٰے نے ہر زمانہ میں اہل حق کو قائم رکھا گو ان کی تعداد کسی زمانہ میں کم ہوگئی اور اہل باطل کا شمار بڑھ گیا مگر اہل حق پر وہ غالب نہ آسکے)-

اِنَّهٗ صَدَّقَكَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ- ورقہ بن نوفل نے اس وقت آپ کی تصدیق کی تھی جب آپ کی نبوت لوگوں میں ظاہر نہیں ہوئی تھی (آپ نے دین حق کی دعوت شروع نہیں کی تھی)-

ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً- پھر اللہ تعالٰے نے اپنا داہنا ہاتھ آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر پھیرا- اور ان کی اولاد ان میں سے نکالی- (چیونٹیوں کی طرح ان کے سامنے پھیلا دیا ان سے عہد لیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا)-

قَطَعَهَا عَنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ- عین راستے سے اس کو کاٹ دیا-

مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ- جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ کر لیا (اس کی حرمت رکھی ادب سے اور احتیاط سے اس کی تلاوت کی)-

كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ- وہ چلنے والا ہے-

يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ- (آدمی کے دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر کھلے میدان میں پڑا ہو) اور ہوائیں اس کو الٹ پلٹ کر رہی ہوں-

فَاَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى اَظْهَرْنَا- ہم ساری رات جاگے یہاں تک کہ دوپہر دن کا وقت آگیا-

فَاَظْهَرَ مِنْهَا ثَلٰثَةً- اللہ تعالٰی نے اپنے ناموں میں سے تین ناموں کو خوب کھول دیا (یعنی اللہ اور رحمٰن اور رحیم کو)-

ظَهْرُ الْكُوْفَةِ- فرات کے پیچھے کا ملک نجف اشرف تک-

ظَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْبَرَ فَخَارَجَهُمْ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئے آپ نے خیبر والوں سے مخارجہ کیا (یعنی وہ اپنے باغوں میں کام کریں اور جو پیداوار ہو اس کا آدھا حصہ وہ لیں اور آدھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں)-

قَرَاْتُهٗ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِيْ- میں نے اس کو یاد سے پڑھا (یعنی مجھ کو حفظ ہے)-

لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الظَّوَاهِرِ- بلند مقاموں پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں-

سُئِلَ عَنِ الظُّهُوْرِ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ اَغْسِلْهَا- ان کاغذ کے پرچوں کو جو پس پشت ڈال دیئے جائیں اور ان میں اللہ تعالٰے کا نام ہو دھو ڈال-

يَامَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ- اے میرے خدا جس نے اچھی باتیں کھول دیں اور بری باتوں کو چھپا رکھا-

(اپنے بندوں کی پردہ پوشی کی)۔

اَظْهَرَ بِزَّةَ النَّصْرَ انِيَّةِ-اس نے نصاریٰ کی وضع دکھلائی-

وَلَا ظَهِيْرٌ يُعَاضِدُهٗ-پروردگار کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو اس کو زور دے (کیونکہ اس کو پوری طاقت حاصل ہے کسی اور کا زور دلانے کی ضرورت نہیں)۔

لَا مُظَاهَرَةَ اَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ-کوئی مدد مشورہ کرنے سے زیادہ مضبوط نہیں ہے-(مشورہ اور صلاح کرنا بھی بڑی امداد ہے)-

ظَاهِرُهٗ اَنِيْقٌ وَّبَاطِنُهٗ عَمِيْقٌ-قرآن کا ظاہر خوشنما ہے اور باطن بڑا گہرا ہے (بڑے بڑے دانشمند اس کے اسرار مشکل سے دریافت کرتے ہیں)-

قَرَأَهٗ ظَاهِرًا-اس کو یاد سے پڑھا- (بن کتاب دیکھے)-

عِيْدُ الظُّهُوْرِ-نصاریٰ کی ایک عید ہے-

اَلْاَئِمَّةُ تَتَقَلَّبُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ-امام زمین میں پلٹتے رہتے ہیں تمھارے متوسط لوگوں میں یا بڑے لوگوں میں)-

مَاظَهَرَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِّعْمَةً حَتّٰى ظَاهَرَ عَلَيْهِ مَئُوْنَةَ النَّاسِ-اللہ تعالیٰ جس بندے پر لوگوں کی خبر گیری کا بوجھ رکھتا ہے اسی پر دوسرا احسان کرتا ہے (تو خلق اللہ کا بار اٹھانا' لوگوں کو کھلانا پلانا' سبب ہے مال و دولت ملنے کا)-

تَسْتَظْهِرُ الْحَائِضُ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ-حائضہ عورت تین دن تک احتیاط کرے (کیونکہ اکثر کم مدت حیض کی تین دن ہوتے ہیں)-

يَسْتَظْهِرُ بِحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ-اللہ تعالیٰ کی دلیلوں سے اس کی مخلوق پر غالب ہو-

ظَاهِرِيَّةٌ-وہ فرقہ ہے اہل حدیث کا جو ظاہر قرآن اور حدیث پر چلتا ہے اس میں تاویل نہیں کرتا- بڑے امام اس فرقہ کے حضرت داؤد ظاہری گزرے ہیں اور امام ابن حزم بھی ظاہری ہیں-

ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ-احناف کی اصطلاح میں چار کتابوں کے مسائل کو کہتے ہیں جو امام محمد کی تالیف ہیں-یعنی مبسوط' جامع کبیر' جامع صغیر اور سیر کبیر-اور غیر ظاہر الروایت دوسری کتابوں کے مسائل جیسے زیادات' جرجانیات اور کیسانیات وغیرہ جو امام مذکور کی تالیف ہیں-بعض نے کہا زیادات کے مسائل بھی ظاہر الروایت ہیں-

ثَقِيْلُ الظَّهْرِ-بہت بال بچے والے' کثیر العیال آدمی کو کہتے ہیں-

اِظْهَار-قاریوں کی اصطلاح میں نون کو صاف پڑھنا اور اخفا اس میں غنہ کرنا-

ظَهْمٌ-پرانا-

فَدَعَا بِصَنْدُوْقٍ ظَهْمٍ-ایک پرانا صندوق منگوایا- (مترجم کہتا ہے لغت میں یہ لفظ مجھ کو نہیں ملا-ازہری نے کہا میں نے اسی حدیث میں یہ لفظ سنا ہے)-

باب الظاء مع الياء

ظَيٌّ یا ظَيَّانٌ-شہد اور ایک قسم کی بوٹی ہے-جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں-

اَدِيْمٌ مُّظَيَّنٌ-یا مُظَيٌّ یا مُظَوًّى-جو چمڑا ظیان سے صاف کیا جائے-

ظَيْئَنَةٌ-احمق-

اِظْوَاءٌ-احمق ہونا-

ظِيَةٌ-مردار-

ظَوْاٰةٌ-احمق-



کتاب العین ع

ع مہملہ حروف تہجی میں اٹھارواں حرف ہے- اس کی صورت لغت فنیقیہ میں آنکھ سے مشابہ تھی اس لئے اس کا نام عین رکھا گیا حساب جمل میں اس کا عدد ستر ہے-

باب العین مع الباء

عَبْأٌ- تیا کرنا' مہیا کرنا' قصد کرنا' پرواہ کرنا (اصل میں عَبْءٌ بوجھ اور وزن کو کہتے ہیں)-

تَعْبِیَةٌ- تیار کرنا-

عَبَاءٌ- چغہ-

عَبَاءَ ةٌ- ایک چغہ-

عَبْءٌ اور عِبْءٌ- مثل اور نظیر اور بوجھ (اس کی جمع اَعْبَاءٌ ہے)-

مَعْبَاءٌ- مذہب اور طریق-

مِعْبَاةٌ- حیض کا لتہ-

عَبَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَیْلًا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ہم کو رات کو تیار کیا (یعنی لشکر کو جنگ کے لئے مرتب کیا اپنے اپنے مقاموں پر جمایا) عرب لوگ کہتے ہیں عبات الجیش یا عباته- میں نے لشکر تیار کیا-

مَا یُعْبَأُ بِمَنْ یَّؤُمُّ هٰذَا الْبَیْتَ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ فِیْهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ- جو شخص اس گھر کا قصد کرتا ہے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں-

اَعْبَاءُ الرِّسَالَةِ- پیغمبری کے بوجھ-

بَیْنَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَعَ اَصْحَابِهٖ یُعَبِّیْهِمْ لِلْحَرْبِ- ایک بار ایسا ہوا جناب امیر اپنے ساتھیوں کو جنگ کے لئے تیار کر رہے تھے-

کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبَاءَ ةٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا اسی کمبل کا تھا جس کا آپ چغہ پہنتے تھے-

عَبٌّ- گھونٹ گھونٹ پینا یا پے در پے پینا یا پانی میں منہ لگا کر پینا یا بن سانس سے پینا-

اِنَّا حَیٌّ مِّنْ مَّذْ حِجٍ عُبَابُ سَلَفِهَا وَلُبَابُ شَرَفِهَا- ہم مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں اس کے اگلوں کی عزت اور بزرگی کی ابتداء اور اس کی شرافت کے خالص جوہر-

عُبَابُ الْمَاءِ- پانی کا پہلا حصہ-

حُبَابُ الْمَاءِ- پانی کا بڑا حصہ- عرب لوگ کہتے ہیں جَاءُ وْابِعُبَابِهِمْ- یعنی سب مل کر آئے-

طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَفُزْتَ بِحُبَابِهَا- تم نے اڑ کر دین اسلام کا شروع حصہ لے لیا (یعنی اس کے ابتدائی زمانہ تک اڑ گئے یعنی سب سے پہلے اسلام لائے) اور اس کے بڑے حصے سے بھی کامیاب ہوئے (یعنی اس کی ترقی اور بہاؤ کا زمانہ بھی پایا- یہ حضرت علیؓ نے جناب ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا جب ان کے جنازے پر آئے- (دار قطنی کی روایت میں یوں ہے طِرْتَ بِغِنَا ئِهَا غین معجمہ سے اور فزت بحیائها- یعنی تم اس کی خوش آواز تک پہنچ گئے اور اس کے منافع اور پیداوار کو بھی حاصل کر لیا-

مَصُّو الْمَاءَ مَصًّا وَّلَا تَعُبُّوْهُ عَبًّا-پانی کو مزہ لے لے کر گھونٹ گھونٹ پیو (بیچ میں سانس لے کر) اور ایک بارگی غٹ غٹ (بن دم لئے) مت پی جاؤ-

اَلْكُبَادُ مِنَ الْعَبِّ-جگر کی بیماری پانی کو غٹ غٹ (بن سانس لئے) پینے سے پیدا ہوتی ہے-

يَعُبُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ-حوض کوثر میں دو پرنالے ہمیشہ پانی ڈال رہے ہیں (مشہور روایت يَغُتُّ ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الغین میں آئے گا)-

اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ يا عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ- اللہ تعالٰی نے تم سے جاہلیت کے زمانہ کا گھمنڈ چھڑا دیا (اب وہ نخوت تم میں نہیں رہی یعنی باپ دادوں سے فخر کرنا' اترانا' اپنی بڑائی جتانا)-

وَاَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ-تم سے جاہلیت کے زمانہ کی نخوت چھڑا دی (دین اسلام کی بدولت تم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ حنین میں فرمایا-انا ابن عبدالمطلب میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں تو اس سے فخر مقصود نہیں تھا بلکہ اپنی نبوت کو ظاہر کرنا مطلوب تھا کیونکہ کاہن لوگ خبر دے چکے تھے کہ عبدالمطلب کے گھرانے میں ایک پیغمبر پیدا ہونے والا ہے-بعض نے کہا جنگ میں رعب ڈالنے کے لئے یہ جائز ہے اور اس کو رجز کہتے ہیں-

عَبْثٌ-موڑنا' لپیٹنا-

عَبْثٌ-ملانا' خلط کرنا-

عَبَثٌ-کھیل کود وہ کام کرنا جس میں فائدہ نہ ہو یا جس کام کی غرض حاصل نہ ہو-

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا-جس نے ایک چڑیا کو بیکار مارا (نہ کھانے کی نیت سے نہ کسی اور مطلب سے)-

اِنَّهٗ عَبِثَ فِيْ مَنَامِهٖ-اس نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے-

فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ-وہ اس (انگوٹھی) سے کھیلنے لگے (یعنی اس کو ہلانے اور اندر ڈالنے اور باہر نکالنے آخر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر پڑی اس انگشتری میں گویا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کا اثر تھا اسی روز سے خلافت میں تزلزل اور فساد پیدا ہوا)-

رَجُلٌ يَعْبَثُ بِاَهْلِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ-ایک شخص رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی سے کھیل کرے (اس سے بوس وکنار کرے)-

لَا يَعْبَثُ بِجَرَاحَتِهٖ-اپنے زخم سے کھیل نہ کرے-

لَا تَدَعَنَّ مَيِّتَكَ وَحْدَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَعْبَثُ فِيْ جَوْفِهٖ-اپنے مردے کو اکیلا مت چھوڑو نہیں تو شیطان اس کے پیٹ میں گھس کر اس سے کھیل کریگا-

عِبِّيْثٌ-بہت کھیل کرنے والا-

عَبِيْثَةٌ-پنیر یا ایک قسم کا کھانا ہے-

عَبَيْثَرَانٌ-یا عُبَيْثُرَانٌ یا عَبَوْثَرَانٌ-ایک گھاس ہے خوشبودار-عَبَوْثَرَان کے بھی وہی معنی ہیں-عَبَيْثَرَانٌ سخت اور برے اور مکروہ کام کو بھی کہتے ہیں-

ذَاتُ حَوْذَانٍ وَّعَبَيْثَرَانٍ-حوذان اور عبیثران والی زمین' دونوں ایک قسم کی بھاجیاں ہیں-

عَبْدٌ-غصہ ہونا' انکار کرنا' سخت دوڑنا' نادم ہونا' ملامت کرنا' حریص ہونا-

عُبُوْدِيَّةٌ اور عُبُوْدَةٌ اور عِبَادَةٌ-اطاعت کرنا' عاجزی دکھانا' خدمت کرنا' شریعت کے احکام بجالانا' اللہ کی توحید کرنا-

تَعْبِيْدٌ-رام کرنا' غلام بنانا' بھاگ جانا-

اِعْبَادٌ-مالک بنانا' غلام بنانا' جمع ہونا-

تَعَبُّدٌ-عبادت کرنا' روکنا' سخت ہونا' ہانکنا' درماندہ ہوئے تک غلام بنانا' عبادت کے لئے بلانا-

اِسْتِعْبَادٌ-غلام بنانا جیسے اِعْتِبَادٌ ہے-

عَبْدٌ-بندہ اور غلام-عِبَادٌ جمع ہے-اسی طرح عُبَيْدٌ اور اَعْبُدٌ اور عِبْدَانٌ اور عَبَدَةٌ اور اَعْبِدَةٌ وغیرہ-

هٰٓؤُلَاۗءِ عِبِدَّاكَ بِفَنَاءِ حَرَمِكَ-یہ تیرے بندے ہیں تیرے حرم کے میدان میں (عِبِدَّا بھی جمع ہے عَبْدٌ کی جیسے عِبِدَّاءٌ ہے)-

مَاهٰذِهِ الْعِبِدَّاءُ حَوْلَكَ يَا مُحَمَّدُ-اے محمد! (صلی اللہ

علیہ وسلم) یہ غلام تمھارے گردو پیش کیسے جمع ہیں (یہ عامر بن طفیل نے کہا۔ اس نے اصحاب صفہ کو جو مسجد میں رہا کرتے تھے ان کی مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے غلام کہا)۔

هٰؤُلَاءِ قَدْ ثَارَتْ مَعَهُمْ عِبِدَّانُكُمْ - تمھارے غلام بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے (عِبِدَّانٌ بھی جمع ہے عَبْدٌ کی)۔

ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ رَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرًا يَا اَعْبَدَ مُحَرَّرًا - تین آدمیوں کا قیامت کے دن میں دشمن ہوں گا - ایک تو اس شخص کا جس نے آزاد کئے ہوئے کو غلام بنا لیا ہو (مثلا غلام کو آزاد کر کے پھر اس کی آزادی سے مکر گیا ہو یا باوجود آزاد کرنے کے اس سے زبردستی خدمت لیتا ہو یا ایک آزاد شخص کو جھوٹ موٹ اپنا غلام کہے جیسے ترکمان وحشیوں کی عادت تھی کہ مسافروں کو پکڑ کر ان کو غلام کہہ کر بیچ ڈالتے تھے)۔

مَكَانَ عَبْدٍ عَبْدٌ - غلام کے بدلے ایک غلام دینا ہوگا (حضرت عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ عرب لوگ جو جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر غلام بن گئے ہوں پھر اسلام کا زمانہ انھوں نے پایا تو وہ آزاد ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے بدلے ایک غلام خرید کر اپنے مالک کو دینا ہوگا یا اپنی قیمت ادا کرنی ہو گی)۔

وَفِي ابْنِ الْاَمَةِ عَبْدَانِ - اور اگر عرب کے ایک شخص نے کسی قوم کی لونڈی سے نکاح کیا اس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ غلام نہ ہوگا بلکہ بچہ کا باپ دو غلام لونڈی کے مالک کو دے کر اس کو لے لیگا - (سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے لیکن دوسرے فقہاء اس کے خلاف ہیں)۔

لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِمَمْلُوكِهٖ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ - کوئی تم میں سے اپنے غلام، لونڈی کو یوں نہ پکارے میرے بندے یا میری باندی بلکہ یوں کہے میرے چھوکرے میری چھوکری (یہ نہی تنزیہی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ دل میں تکبر پیدا نہ ہو اور شرک کی بو نہ نکلے کیونکہ بندے درحقیقت ایک دوسرے کے بندے نہیں ہیں بلکہ سب اللہ تعالی کے غلام اور بندے ہیں)۔

قِيْلَ لَهٗ اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ اَوْاَعَنْتَ عَلٰى قَتْلِهٖ فَعَبِدَ وَضَمَدَ - کسی نے حضرت علیؓ سے کہا کیا آپ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر ڈالنے کا حکم دیا ان کے قتل کر ڈالنے میں مدد کی - یہ سنکر آپ نے بہت برا مانا اور سخت غصے ہوئے (کیونکہ یہ ایک بڑا بہتان تھا جس کو معاویہ نے آپ پر لگایا تھا اور اس میں ان کی چال یہ تھی کہ لوگ حضرت علیؓ سے منحرف ہو جائیں اور ان کو خلیفہ بنائیں - حالانکہ حضرت علیؓ دل وجان سے حضرت عثمانؓ کی مدد پر مستعد تھے اور اپنے عزیز صاحبزادے امام حسنؓ کو ان کی محافظت کے لئے معین کر دیا تھا)۔

عَبِدْتُ فَصَمَتُّ - میں برا مان کر خاموش ہو رہا۔

اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ - کیا آپ میری لوٹ اور عبید کی لوٹ کو عیینہ اور اقرع میں تقسیم کرتے ہیں۔

عُبَيْدٌ - عباس بن مرداس کے گھوڑے کا نام تھا۔

وَكَذَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ - غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے (یعنی ایک غلام بیچا گیا اس کے پاس مال ہے تو وہ مال بائع کا ہوگا اسی طرح اگر زمین بیچی گئی اس پر پیداوار ہے تو وہ پیداوار بائع کی رہے گی اسی طرح اگر ایک لونڈی بیچی گئی اس کا ایک بچہ ہے تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر لونڈی حاملہ ہے تو اس کا حمل مشتری کا ہوگا)۔

هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدُ اٰبَائِيْ - (حضرت حمزہؓ نے جو نشہ میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کو کہا) تم ہو کیا میرے باپ کے غلام ہو (یعنی حضرت عبدالمطلب کے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے دادا تھے اور ان کے والد یعنی حضرت عبداللہ اور ابو طالب دونوں ان کے بیٹے تھے اور بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہوتا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کا یہ کلام سن کر خاموش چلے آئے کیونکہ نشہ میں ان کو سمجھانے سے فائدہ نہ تھا ایسا نہ ہو کہ وہ اور کچھ کہہ بیٹھیں اور اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لئے حضرت حمزہ پر کوئی الزام نہ تھا)۔

وَاَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا-تم کل کے دن دوسرے کے محکوم بنو گے (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائیں گے اور کوئی آپ کا خلیفہ ہوگا تم کو اس کی اطاعت کرنی ہوگی (یہ حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا)-

فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ-اگر بہ فرض محال خدا کا کوئی فرزند ہوتو سب سے پہلے میں اس کا انکار کروں گا (کیونکہ اس کا کوئی فرزند ہو ہی نہیں سکتا-یا سب سے پہلے میں خدا کی عبادت کروں گا اور کہوں گا کہ وہ اکیلا ہے اس کی کوئی اولاد نہیں ہے)-

اَنْ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ-تو اللہ کی اطاعت کرے اور نماز ادا کرے (بعض نے کہا عبادت سے مراد یہاں معرفت ہے)-

عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَدَقَةٌ- ہر آزاد اور مسلمان غلام پر صدقہ فطر ہے (لیکن مسلمان غلام کی طرف سے اس کا مالک صدقہ فطر ادا کرے اگر غلام کافر ہوتو اس کی طرف سے صدقہ دینا ضروری نہیں ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے)-

كَانَ دَاوٗدُ اَعْبَدَ الْبَشَرِ - حضرت داود تمام آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے (ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رات کو نماز میں کھڑے رہتے-بعض نے کہا آپ نے اپنے گھروں پر اوقات کی تقسیم کردی تھی ہر ایک شخص اپنے اپنے وقت پر عبادت میں مصروف رہتا تو کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں کوئی عبادت نہ کرتا ہو)-

خَرَجَ عُبْدَ انٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کچھ غلام بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے لئے نکلے (ایک روایت میں عبدان ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ عِبَادَتُهَا كُلُّ دَارٍ فِيْهَا اَحْمَدُ اَوْمُحَمَّدٌ-اللہ تعالی کے کچھ فرشتے دورہ کرتے رہتے ہیں (سیر کرتے پھرتے ہیں) ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی شخص احمد یا محمد نام کا ہوتا ہے اس کی حفاظت کرتے ہیں (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے)-

اَلنَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ-حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ ان کے دیدار سے پروردگار کی یاد ہوتی تھی)-بعض لوگوں نے اس حدیث کی صحت میں یہ کلام کیا ہے کہ کسی بندے کے چہرے کی طرف دیکھنا کیونکر عبادت ہوگا-ان کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے-اس حدیث کی رو سے ہر ایک ولی کی زیارت عبادت ہوئی کیونکہ وہ موجب ہوتی ہے ذکر الٰہی کی-پس حضرت علیؓ کی زیارت تو بطریق اولی عبادت ہوگی-آپ تو شاہ ولایت اور تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں-

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ-میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں-

اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذَا عَبْدُكَ-ابو ہریرہؓ یہ دیکھو تمھارا غلام آن پہنچا (جو بھاگ کر غائب ہوگیا تھا)-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ- ہم خاص تیری ہی پوجا کرتے ہیں (اور کسی کی پوجا نہیں کرتے)-

اِنَّ مِنْ عِبَادِيْ مَنْ لَا يُصْلِحُهٗ اِلَّا الْفَقْرُ- بعض بندے میرے ایسے ہیں کہ ان کی بھلائی محتاجی ہی سے ہوتی ہے (تونگری اور مالداری ان کے حق میں زہر قاتل ہے اس لئے میں ان کو محتاج ہی رکھتا ہوں)-

زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ-لقب ہے حضرت امام علی بن حسین علیہما السلام کا-

سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا-میں نے بندگی اور غلامی کے طور پر تیرا سجدہ کیا-

عَبَّادَان-ایک شہر کا نام ہے خلیج فارس پر بصرے کے قریب-بعض نے کہا ایک جزیرہ ہے-

لَيْسَ وَرَاءَ عَبَّادَانَ قَرْيَةٌ-اب عبادان کے بعد کوئی بستی نہیں ہے-

عَبْدُ مَنَافٍ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا' ان کے چار بیٹے تھے-ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم اور

مطلب دو بھائی ایک طرف رہے اور عبدشمس اور نوفل ایک طرف-عبدشمس کا بیٹا امیہ پیدا ہوا وہ ہاشم کا دشمن ہو گیا-معاویہ اور عثمانؓ امیہ کی اولاد میں تھے-

عَبْدٌ اَعْبَدُ مِنِّی-کوئی بندہ مجھ سے زیادہ بندگی رکھتا ہے (یعنی میں خود تیرا ایک بندہ ہوں-یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب اپنے اونٹ پر اپنے ہاتھ سے ڈامر لگا رہے تھے)-

عُبَیْدِیَّة-مرجئہ کا ایک فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو آدمی کی صورت پر کہتا ہے-کیونکہ حدیث میں ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ-(مترجم کہتا ہے کہ اہلحدیث بھی اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے مگر اس کی صورت کو کسی مخلوق کی صورت سے تشبیہ نہیں دیتے گویا ہاتھ اور پاؤں اور منہ اور آنکھ وغیرہ جو صفتیں اس کی قرآن و حدیث میں وارد ہیں وہ اس کے لئے ثابت ہیں بس یہی فرق عبیدیہ اور اہل حدیث میں ہے)-

مَعْبَدٌ-عبادت گاہ مُعَبَّدٌ-ذلیل تابعدار-

مَعْبَدِیَّة-خارجیوں کا ایک فرقہ ہے-

عَبْدَلٌ-مخفف ہے عبداللہ کا-

عَبَادِلَة-تین صحابی ہیں-عبداللہ بن مسعودؓ-اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ (بعض نے کہا چار ہیں-عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ-بعض نے عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی ان میں شریک کیا ہے)-

عَبْدَلِیٌّ-نسبت ہے عبداللہ کی طرف اور ایک قسم کا خربوزہ ہے مصر میں-

عَبْرٌ-یا عُبُوْرٌ-گزر جانا' بڑھ جانا' مرجانا' آنسو بہانا' دل میں پڑھنا' تفسیر کرنا' تعبیر دینا' ڈانٹنا-

عَبْرٌ-عبرت لینا-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّعْبُرُ الدُّنْيَا وَلَا يَعْبُرُهَا-یا اللہ ہم کو ان لوگوں میں کر جو دنیا کے واقعات سے عبرت لیتے ہیں نہ کہ ان لوگوں میں سے جو دنیا پر سے گزرتے چلے جاتے ہیں-(جانوروں کی طرح عمر بسر کرتے ہیں پیدا ہوئے بڑے ہوئے' کھایا پیا' گزر گئے' کچھ غور اور فکر نہیں کرتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور ہم کو کیا کرنا چاہئے)-

اِعْتِبَارٌ-آزمانا' تعجب کرنا' نصیحت لینا' شمار میں لانا-

اِسْتِعْبَارٌ-آنسو بہانا' رنجیدہ ہونا' خواب کی تعبیر چاہنا-

تَعْبِیْرٌ-خواب کی تفسیر کرنا' بیان کرنا-

عِبَارَةٌ-الفاظ جو معنی پر دلالت کریں-

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ-خواب کی وہی تعبیر ہو گی جو پہلا تعبیر دینے والا کہے (اسی لئے خواب کے بیان میں احتیاط کرنا چاہئے اور ہر کس و ناکس کے سامنے اس کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے)-

لِلرُّؤْيَا كُنًى وَّاَسْمَاءٌ فَكَنُّوْهَا بِكُنَاهَا وَاعْتَبِرُوْهَا بِاَسْمَائِهَا-خواب کی کنیتیں ہیں اور نام ہیں تو اس کو اسی کی کنیتیں دو اور اسی کے ناموں سے اس کی تعبیر کرو-

اِنِّی اَعْتَبِرُ الْحَدِيْثَ-(ابن سیرین نے کہا) میں خواب کی تعبیر حدیث شریف کی رو سے بیان کرتا ہوں (اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے خواب میں کوا دیکھا تو مراد اس سے فاسق شخص ہے کیونکہ حدیث شریف میں کوے کو فاسق فرمایا ہے-یا کسی شخص نے خواب میں پسلی دیکھی تو مراد اس سے عورت ہے-کیونکہ حدیث میں عورت کی پیدائش پسلی سے بیان کی گئی ہے)-

فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰی قَالَ كَانَتْ عِبَرًا-پوچھا حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں کیا بیان تھا-انھوں نے کہا نصیحتیں تھیں اور وہ واقعات جن سے عبرت کی جاتی ہے-

وَعُبْرُ جَارَتِهَا-وہ اپنی پڑوسن (یعنی سوکن) کے لئے عبرت تھی (مطلب یہ ہے کہ اس کی سوکن اس کی عفت اور پاکدامنی کو دیکھ کر اس سے نصیحت لیتی تھی-(بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ اس کی سوکن اس کو دیکھ کر رو دیتی ہے یعنی اس کے حسن و جمال پر رشک کر کے)-

اَلْعَيْنُ الْعَبْرٰی-رونے والی آنکھ-

ذَكَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَعْبَرَ فَبَكٰی-حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا پھر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو دیئے-

اَتَعْجِزُ اِحْدَا کُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تَوْمَتَیْنَ تَلْطَخُهُمَا بِعَبِیْرٍ اَوْزَعْفَرَانٍ-کیا تم عورتوں میں سے کسی سے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ موتی بنائے اور ان کو عبیر یا زعفران سے لتھیڑ ے (عبیر ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے)-

کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ- (دنیا میں اس طرح سے بسر کر) جیسے تو پردیسی ہے یا راہ چلتا مسافر ہے (راہ چلتا مسافر پردیسی سے بھی زیادہ اپنے مقام کو چھوڑنے والا ہوتا ہے کیونکہ پردیسی کبھی پردیس میں چند روز ٹھہرنے کی نیت بھی کرتا ہے)-

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطَبُ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْهُ-میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر بیٹھے ہوئے خطبہ دے رہے تھے (لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے) اور حضرت علیؓ آپ کا کلام دوسروں کو پہنچاتے تھے (یعنی ان لوگوں کو جو دوری کی وجہ سے آپ کا کلام سن نہیں سکتے تھے-اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں بھی مبلغ رکھنا درست ہے جیسے تکبیر کی آواز پہنچانے کے لئے مکبر رکھتے ہیں)-

عَبَرَا النَّهْرَ-نہر کے پار ہو گئے-

عِبْرَانِیٌّ-یہودیوں کی زبان (جس میں تورات شریف اتری)-

فَیَکْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعِبْرَانِیَّةِ-انجیل شریف کو جو سریانی زبان میں اتری تھی عبرانی زبان میں لکھتے (اس کا ترجمہ عبرانی زبان میں کرتے-مترجم کہتا ہے اصل انجیل جو سریانی زبان میں اتری تھی مفقود ہو گئی-اب جو انجیل شائع ہیں یہ سب یونانی زبان سے ترجمہ کی گئی ہیں اور اسی وجہ سے انصاری کی کتاب پر پورا بھروسا نہیں ہو سکتا ان لوگوں نے اپنی اصل کتاب کو بھی ضائع کر دیا)-

وَعَلَیْهِ تَدُلُّ الْاٰیَةُ وَالْاِعْتِبَارُ-معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن کی آیت اور عقل کی دلالت کرتی ہے (کیونکہ اگر معراج خواب ہوتا تو پھر معجزہ نہ ہوتا نہ کافر اس کا انکار کرتے)-

مَنْ اَطْفَاَنُوْرَ عِبْرَتِهٖ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهٖ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ هَوَاهُ عَلٰی هَدْمِ عَقْلِهٖ--جس شخص نے اپنی عبرت کے نور کو نفس کی خواہشوں میں پڑ کر بجھا دیا اس نے گویا عقل کے گرانے میں اپنی خواہش کی مدد کی-

اَلْاِعْتِبَارُ یُفِیْدُكَ الرَّشَادَ-عبرت لینے سے تجھ کو ہدایت ہو گی-

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ-یا اللہ میرے رونے پر رحم کر اور میرے دل کو اطمینان دے-

وَاَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَةِ-(امام حسین علیہ السلام نے فرمایا) وہ مقتول ہوں جس پر ایک ایک کو رونا آئے گا-

عَبْرَانٌ--رونے والا-

عَیْنٌ عَبْرٰی-رونے والی آنکھ-

سَلِ الْاَرْضَ مَنْ شَقَّ اَنْهَارَكِ وَاَخْرَجَ ثِمَارَكِ فَاِنْ لَّمْ تُجِبْكَ جِهَارًا اَجَابَتْكَ اِعْتِبَارًا-زمین سے پوچھ کس نے تجھ میں نہریں کھودیں-اور کس نے تیرے میوے نکالے اگر وہ کھلم کھلا تجھ کو جواب نہ دے گی تو عقلی طور پر تو جواب دے گی (یعنی زبان حال سے کہے گی کہ یہ سب خداوند کریم نے کیا ہے)-

مِعْبَرٌ-کشتی پل-

مَرَّبِمِعْبَرٍ-ایک کشتی پر گزرے-

عَبْرٌ-زور آور' طاقت ور-

اَبُو الْعِبَرِ-دل لگی باز' مسخرہ-

عُبَیْرَاءُ-ایک بھاجی ہے-

عَبْرَبٌ-سُمَّاق-جو ایک قسم کی بھاجی ہے-

اِتَّخِذْلَنَا عَبْرَبِیَّةً وَاَكْثِرْ فَیْجَنَهَا-ہمارے لئے عبرب کی بھاجی تیار کر و اس میں فیجن یعنی سنداب خوب ڈالو-سنداب بھی ایک بھاجی ہے-بعض کہتے ہیں کہ پودینہ-

عُبْرُدٌ-یاعُبْرِدٌ یاعُبَارِدٌ-خوب صورت' سفید رنگ' نرم' ملائم-

عَبْسٌ-یاعُبُوْسٌ--ترش رو ہونا' منہ بنانا-

عَبْسٌ-خشک ہونا-

تَعْبِیْس - ترش رو ہونا' بدشکل ہونا۔

عَبُوْس - جماعت کثیر۔

لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفْنِدٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ترش رو تھے نہ سٹھیائے ہوئے (بے فائدہ بک بک کرنیوالے)

یَبْتَغِیْ دَفْعَ بَاْسِ یَوْمٍ عَبُوْسٍ - جس دن لوگ ترش رو ہوں گے اس دن کی آفت دور کرنا چاہتا ہے۔

اِنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی نَعَمِ بَنِیْ فُلَانٍ وَّقَدْ عَبِسَتْ فِیْ اَبْوَالِھَا وَاَبْعَارِ ھَامِنَ السِّمَنِ - فلاں شخص کے جانوروں کو دیکھا ان کے پیشاب اور گوبران کی رانوں پر سوکھ گئے تھے (جب جانور بہت موٹے اور تیار ہوتے ہیں تو پیشاب اور گوبران کی رانوں پر جم کر سوکھ جاتا ہے)۔

کَانَ یَرُدُّ مِنَ الْعَبَسِ - شریح قاضی اس غلام کے پھیر دینے کا اختیار دیتے تھے جو بچھونے پر موت دیتا ہو (یعنی اس عیب پر مشتری کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت کا روپیہ اس سے لے لے)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْاُعَیْبِسَ - اللہ چھوٹے عباس یعنی خلیفہ عباسی پر لعنت کرے۔

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِا لْمُطَّلِبِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

عَبَّاسِیَۃ - ایک مدرسہ تھا جو خلفائے عباسیہ نے بنایا تھا۔

عَبَسٌ - ایک شاخ ہے قبیلہ قیس کی۔

عَبْشٌ - درست کرنا' ختنہ کرنا' غباوت اور غفلت۔

عَبْطٌ - بے وجہ جان لینا' غیبت کرنا' بنا لینا' اپنی خوشی سے کوئی کام کرنا' اڑانا' دوڑانا' خون آلود کرنا' پھٹ جانا یا پھاڑنا۔

اِعْتِبَاطٌ - بے ضرورت جانور کو کاٹنا' ناحق خون کرنا۔

مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّہٗ قَوَدٌ - جب کوئی کسی مسلمان کو ناحق' بے قصور مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا (اس کی بھی گردن ماری جائے گی (عرب لوگ کہتے ہیں اُعْتُبِطَ یعنی بغیر بیمار ہوئے مر گیا)۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَۃً - فلاں شخص ہٹا کٹا جوان رہ کر مر گیا (یعنی کوئی بیماری نہ تھی)۔

عَبَطْتُ النَّاقَۃَ یا اِعْتَبَطْتُھَا - میں نے اونٹنی کو یوں ہی ذبح کر ڈالا اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

عُبْطَتٌ - طراوت اور تازگی۔

عَوْبَطٌ - آفت اور مصیبت۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِہٖ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - جو شخص کسی مومن کو بلا وجہ شرعی (ناحق) مار ڈالے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض (اس کی کوئی عبادت کام نہ آئے گا) ایک روایت میں فَاغْتَبَطَ ہے غین معجمہ سے یعنی مومن کو مار کر خوش ہو۔

مَعْبُوْطَۃٌ نَفْسُھَا - وہ جوان اچھی رہ کر ذبح کی جائے۔

مَنْ لَّمْ یَمُتْ عَبْطَۃً یَمُتْ ھَرَمًا لِلْمَوْتِ کَاْسٌ وَالْمَرْءُ ذَائِقُھَا - جو شخص تندرستی اور جوانی کی حالت میں نہ مرے وہ بوڑھا ہو کر مرے گا (آخر کب تک جیے گا - بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی) موت کا ایک گلاس ہے اور آدمی اس کو ضرور چکھے گا۔

فَقَاءَ تْ لَحْمًا عَبِیْطًا - اس نے کچا تازہ گوشت قے میں نکالا۔

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِیْطٍ - انہوں نے تازہ گوشت منگوایا (ایک روایت میں غلیظ ہے یعنی سخت چڑا گوشت جو چب نہ سکے)۔

مُرِیْ بَنِیْكِ لَا یَعْبِطُوْا ضُرُوْعَ الْغَنَمِ - اپنے بیٹوں سے کہہ دے کہ وہ بکریوں کے تھن اتنے نہ نچوڑیں کہ ان میں سے خون نکلنے لگے (دودھ ختم ہو کر خون آنے لگے)۔

فَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا کَانَ یُجَالِسُہٗ فَقَالُوْا اُعْتُبِطَ فَقَالَ قُوْمُوْا بِنَا نَعُوْدُہٗ - ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہا کرتا تھا ایک بار غائب ہو گیا - لوگوں نے عرض کیا اس کو بخار آ گیا ہے - تب آپ نے فرمایا اٹھو چلو اس کی عیادت کریں (اہل عرب لوگ بخار کو اعتباط کہتے ہیں)۔

عَبَطَتْہُ الدَّوَاھِیُ - اس پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَۃً - وہ تندرست ہٹا کٹا رہ کر مر گیا۔

كَانَ النَّاسُ يَعْتَبِطُوْنَ اِعْتِبَاطًا- اگلے زمانہ میں لوگ یوں ہی اچھے خاصے رہ کر مر جایا کرتے تھے (کوئی بیماری نہیں ہوتی تھی حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی یا اللہ موت کے لئے کوئی بیماری مقرر کر جس سے میت کو اجر ہو اور اس کے وارثوں کو تسلی ہو تو اللہ تعالیٰ نے برسام کی بیماری بھیجی پھر دوسری بیماریوں اور ہر ایک بیماری کی ایک دوا رکھی)-

عَبْعَبَةٌ- شکست پانا' منہزم ہونا-

عَبْعَابٌ- لمبا آدمی' بڑے حلق یا پیٹ والا-

عَبْعَبٌ- جوان گٹھیلا' جوانی کا عیش' کشادہ کپڑا' نرم کمبل' ایک بت کا بھی نام ہے-

عَبْقٌ- یا عَبَاقَةٌ یا عَبَاقِيَةٌ- چپک جانا' اقامت کرنا-

عَبِقَ الْمَكَانُ بِالطِّيْبِ- مکان میں خوشبو پھیل گئی-

عَبِقٌ- معطر' اور خوشبودار-

عِبِقَّانٌ رِبِقَّانٌ- بدخلق-

رِيْحٌ عَبِقَةٌ- خوشبو پھیلنے والی-

عَبِقَتْ رَائِحَةُ الْمِسْكِ- مشک کی خوشبو پھیل گئی-

عَبْقَرَةٌ- چمکنا-

عَبَاقِرِيُّ- ایک قسم کا عمدہ فرش-

عَبْقَرٌ- وہ مقام جہاں جن بہت رہتے ہوں پھر عبقری ہر عمدہ نادر چیز کو کہنے لگے- بعض نے کہا عبقر ایک مقام کا نام ہے جہاں بہت عمدہ کپڑے بنے جاتے ہیں-

فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ- میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جوان کا سا کام کر سکتا ہو (مراد حضرت عمرؓ ہیں) اصل میں عبقری ہر نادر چیز کو کہا کرتے تھے پھر سردار اور قوم کے بڑے شخص کو بھی کہنے لگے)-

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى عَبْقَرِيٍّ- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریشمی فرش یا دھاری دار بچھونے یا حاشیہ دار فرش پر سجدہ کرتے- (معلوم ہوا کہ اونی اور ریشمی کپڑوں پر نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا منع نہیں ہے- لیکن امامیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

عَيْنُ الظَّبْيَةِ الْعَبْقَرَةِ- ہرن کی آنکھ جو نرگس کی طرح ہے یا خوش رنگ (عرب لوگ کہتے ہیں: جَارِيَةٌ عَبْقَرَةٌ- خوش

لونڈی (یعنی گوری' چٹی' سفید رنگ)

عَبَلٌ- موٹا ہونا' جیسے عبول بٹنا' پھیر دینا' روک رکھنا' کاٹ ڈالنا-

عَبَلَ بِهٖ- اس کو لے کر چل دیا-

اِعْبَالٌ- غلیظ اور سفید ہونا-

فَهِيَ لَا تُسْرَفُ وَلَا تُعْبَلُ وَلَا تُجْرَدُ- نہ تو اس درخت کو کیڑا کھاتا ہے نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں نہ ٹڈیاں اس کو نقصان پہنچاتی ہیں-

عَبَالَةٌ- بوجھ-

عَبَلَةٌ- موٹی عورت پورے بدن کی-

مِعْبَلَةٌ- چوڑی لمبی پیکان-

فَوَجَدُوْا اَعْبَلَةً- پھر چند سفید پتھر پائے (یعنی خندق کھودتے وقت اس میں سخت سفید پتھر کی چٹانیں نمودار ہوئیں)-

كَانَ عَبْلًا مِّنَ الرِّجَالِ- سعد بن معاذؓ موٹے آدمی تھے-

فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَّمْ تُعْبَلْ- وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑے (عرب لوگ کہتے ہیں عَبَلْتُ الشَّجَرَةَ- میں نے درخت کے پتے جھاڑے)-

اَعْبَلَتِ الشَّجَرَةُ- درخت کے پتے نکلے یا جھڑے عَبَلٌ پتے کو بھی کہتے ہیں-

وَجَاءَ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ- عامر ایک شخص کو عبلات کے خاندان میں سے لایا (عبلات امیہ صغری کو کہتے ہیں جو قریش میں سے تھی اس کی نسبت عبلی آتی ہے- نووی نے کہا عبلات امیہ اور اس کے دونوں بھائی نوفل اور عبداللہ بن عبد شمس کو کہتے ہیں وہ منسوب ہیں عبلہ کی طرف جو ان کی ماں کا نام تھا)-

كَاَنَّمَا لَا مَتُهَا الْاَعْبَلُ- اس کی زرہ گویا ایک سفید پتھر ہے یا سرخ یا سیاہ پتھر-

تَكَنَّفَتْكُمْ غَوَائِلُهٗ وَاَقْصَدَتْكُمْ مَعَابِلُهٗ- ان کی آفتوں نے تم کو گھیر لیا اور ان کے تیر تمہاری طرف چلے-

تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِي الْمَعَابِلُ- میرے منہ پر سے تیر جا

رہے تھے۔

صَخْرَةٌ عَبْلَاءُ۔ایک سفید پتھر۔

عَبْنٌ۔گاڑھا ہونا' سخت ہونا۔

عَبِنٌّ۔سخت اور بڑا۔

عَبْهَرٌ۔بڑا' موٹا یا لمبا اور نرگس اور چنبیلی کو بھی کہتے ہیں۔

عَبْهَرَةٌ۔موٹی گوری سفید عورت۔

عَبْهَلٌ۔چھٹا ہوا مطلق العنان اونٹ۔

عَبَاهِلَةٌ۔وہ بادشاہ جو اپنی سلطنت پر برابر قائم چلے آتے ہیں کبھی ہٹائے نہیں گئے۔

عَبْهَلَةٌ اور عِبْهَالٌ۔عتاب کرنا' چھوڑ دینا۔

مَا كَانَ لِسُوْقَةٍ بِاَهْلَةٍ اَنْ يُّبَارُوا الْمُلُوْكَ الْعَبَاهِلَةَ۔ کہیں بازاری ذلیل آدمی موروثی بادشاہوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اِلَى الْاَ قْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ۔ان بادشاہوں کی طرف جو اپنی سلطنت پر پشتہا پشت سے بحال اور قائم ہیں یا خود مختار بادشاہوں کی طرف۔

عَبَاهِلَةُ الْيَمَنِ۔یمن کے خود مختار بادشاہ۔

عَبَاءٌ۔ایک قسم کا لباس ہے۔

لِبَاسُهُمُ الْعَبَاءُ۔وہ عباء پہنتے تھے۔(نہایہ میں ہے کہ عَبَاءٌ جمع ہے عَبَاءَةٌ اور عَبَايَةٌ کی اور کبھی واحد کو بھی کہتے ہیں)۔

عَبِيَّ الْجَيْشَ۔لشکر تیار کیا۔

تَعْبِيَةٌ۔تیار کرنا (مجمع البحار میں ہے کہ عباء ایک قسم کے کمبل ہیں جن پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں)۔

باب العين مع التاء

عَتْبٌ۔یا عِتَابٌ یا عَتَبَانٌ یا عُتْبَانٌ یا مَعْتَبٌ یا مَعْتِبَةٌ۔غصہ کرنا' کسی کام پر انکار اور ملامت کرنا۔

تَعْتِيْبٌ۔لپیٹ لینا' دہلیز بنانا۔

مُعَاتَبَةٌ۔بمعنی عتاب ہے۔

اِعْتَابٌ۔غصہ دور کرنا یعنی راضی کر لینا۔

تَعَتُّبٌ اور تَعَاتُبٌ۔ایک دوسرے پر غصہ کرنا' ناز و انداز سے خطاب کرنا' عیب کرنا۔

اِسْتِعْتَابٌ۔راضی ہو جانا یا رضامندی کی درخوست کرنا' آرزو کرنا' جہاں جانا پسند ہو وہاں لوٹ جانے کی درخوست کرنا۔

مَا عَتَبْتُ بَابَ فُلَانٍ۔میں اس کے دروازے کی دہلیز پر بھی نہیں گیا۔

عُتْبٰى۔رضامندی۔

كَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُهٗ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر خفا ہوتے تو فرماتے اس کو کیا ہوا ہے اس کے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے۔(یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بددعاء مقصود نہیں ہے بلکہ خفگی کے وقت ایسا کہتے ہیں تربت يداك یا تربت يمينه۔ یعنی تو ذلیل اور محتاج ہو' اپنے ہاتھ سے محنت کرے مٹی اٹھائے)۔

لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَ اِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ۔کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے کی صورت میں) اور زیادہ نیکیاں کرے گا۔اور اگر بد ہے تو شاید توبہ کرے اور اپنے پروردگار کی رضامندی چاہے (مر جائے گا تو پھر توبہ انابت اور رجوع الی الحق کا موقع جاتا رہے گا)۔

وَلَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ۔مرنے کے بعد پھر پروردگار کو راضی کرنے کا موقع نہیں رہے گا۔(کیونکہ موت سے اعمال ختم ہو جاتے ہیں پھر نیک عمل کرنے کا اور توبہ کرنے کا محل نہیں رہے گا)۔

لَا يُعَاتَبُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ۔ان پر عتاب نہیں ہوتا (کیونکہ عتاب اس شخص پر ہوتا ہے جس کے تائب ہونے کی امید ہو اور وہ اپنی خطا پر اصرار نہ کرتا ہو وہ لوگ تو سخت گناہوں میں مبتلا ہیں اور ان پر اصرار کر رہے ہیں ان سے یہ امید نہیں کہ کبھی اپنے کاموں سے باز آئیں گے اور پروردگار کو راضی کریں گے)۔

مَا اَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ فِيْ دِيْنٍ وَّلَا خُلُقٍ۔میں ثابت

بن قیس کے دین یا اخلاق پر عیب نہیں لگاتی نہ اس پر ناراض ہوں (یہ نہیں کہتی کہ وہ کسی دینی امر میں خطا کرتے ہیں یا بدخلق ہیں) بلکہ میں خاوند کی ناشکری کو برا جانتی ہوں (یعنی مجھ کو بالطبع ان سے نفرت اور کراہت ہے اس وجہ سے ڈر ہے کہ میں ان کی اطاعت اور تابعداری میں قصور کروں اور خاوند کی ناشکری کا گناہ اپنے سر پر لوں ہوا یہ تھا کہ ثابتؓ کی بیوی نے اور مردوں کے ساتھ اپنے خاوند کو دیکھا تو کالا کلوٹا پست قامت' بدشکل پایا' اس لیے اس کے دل میں ان سے نفرت پیدا ہوگئی)۔

مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَّهُوَ يُعَاتَبُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے جس کو لوگ ملامت کر رہے تھے' سمجھا رہے تھے' نصیحت کر رہے تھے۔

اِذَاجَاءَ مُسْتَعْتِبًا - جب وہ راضی کرنے کے لیے آئے (عذرخواہی اور توبہ کرنے کو)۔

عَاتِبُوا الْخَيْلَ فَاِنَّهَا تُعْتِبُ - گھوڑوں کو تعلیم دو ان سے محنت مشقت لو سواری اور جنگ کے لیے تیار کرو وہ تعلیم پالیں گے (جیسی تعلیم دو گے وہ سیکھ جائیں گے)۔

اِنَّهٗ عَتَبَ سَرَاوِيْلَهٗ فَتَشَمَّرَ - سلمان فارسیؓ نے سامنے سے اپنے پائجامے کو سمیٹا اور جوڑ کر اس کو اوپر اٹھایا۔

اِنَّ عَتَبَاتِ الْمَوْتِ تَاْخُذُهَا - موت کی سختیاں اس کو پکڑ رہی ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں: حَمَلَهٗ عَلٰی عَتَبَةٍ اس کو ایک سخت اور مکروہ کام پر لگایا)۔

اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ - (ابن نحام مجاہد کے درجے جو آخرت میں ملیں گے بیان کر رہے تھے۔ کعب بن مرہ نے پوچھا درجہ سے کیا مراد ہے کیا سیڑھی کا ایک درجہ انہوں نے کا) یہ تیری ماں کے گھر کا درجہ نہیں ہے (بلکہ یہ آخرت کا ایک درجہ دوسرے درجہ سے اتنے فاصلہ پر ہے جیسے آسمان سے زمین)۔

قَالَ فِيْ رَجُلٍ اَنْعَلَ دَابَّةَ رَجُلٍ فَعَتَبَتْ - ایک شخص نے دوسرے شخص کے جانور کی نعل باندھی وہ تین پاؤں پر چلنے لگا (یعنی ایک پاؤں اٹھا کر چلا)۔

كُلُّ عَظْمٍ كُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ وَّلَا مُعْتَبٍ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا اِعْطَاءُ الْمُدَاوِيْ فَاِنْ جُبِرَوَبِهٖ عَتَبٌ فَاِنَّهٗ يُقَدَّرُ عُتْبَهٗ بِقِيْمَةِ اَهْلِ الْبَصَرِ - اگر ہڈی توڑ ڈالی جائے پھر وہ ایسی اچھی طرح جڑ جائے کہ اس میں کوئی نقص اور عیب نہ رہے تو صرف دوا علاج کا خرچہ دینا ہوگا البتہ اگر اس طرح جڑے کہ اس میں کوئی عیب رہ جائے۔ مثلاً ورم یا کمزوری یا لنگڑا پن تو اس عیب کا معاوضہ جو نگاہ والے لوگ لگائیں دینا ہوگا۔

وَلَكَ الْعُتْبٰى - خداوند تیری رضامندی چاہتا ہوں یا تجھ کو حق ہے کہ میرے گناہوں پر مجھ سے مواخذہ کرے یا تیرے ہی لیے میرا گناہوں سے توبہ کرنا اور رجوع کرنا ہے۔

اِسْتَعْتَبْتُ مَنْ رَجَوْتُ عِتَابَهٗ - میں نے اس کو راضی کیا جس کے عتاب کی امید تھی۔

اِنَّ مَلَكًا مِّنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَعَتَبَ عَلَيْهِ فَاَهْبَطَهٗ اِلَى الْاَرْضِ - ایک فرشتہ کو اللہ کے پاس ایک رتبہ تھا اس پر اللہ کا عتاب ہوا تو اس کو زمین پر اتار دیا۔

وَجَعَلَا عَلَيْهِ عَتَبًا وَّشَرِيْجًا - حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کے آستانے اور بانس کا دروازہ بنایا۔ (عَتَبٌ جمع ہے عَتَبَةٌ)۔

عَتٌّ - بار بار ایک بات کو کہنا' الحاح اور توبیخ کرنا۔

مُعَاتَّةٌ - اور عِتَاتٌ - جھگڑنا۔

عَتَتٌ - سخت گوئی۔

عَتِّيْ - بمعنی حَتّٰی ہے۔

اِنَّ رَجُلًا حَلَفَ اَيْمَانًا فَجَعَلُوْا يُعَاتُّوْنَهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ - ایک شخص نے لوگوں کے بار بار کہنے سے ایک ہی کام پر کئی بار قسم کھائی تو اس پر ایک کفارہ لازم ہوگا (ہر بار قسم کھائی کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا لوگوں نے کہا نہیں تم کو کھانا ہوگی۔ اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ لوگوں نے پھر وہی کہا اس نے پھر قسم کھائی تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا)۔

عَتَادٌ - یا عَتَادَةٌ - تیار ہونا۔

تَعْتِيْدٌ - تیار کرنا۔

اِعْتِدَاءٌ - تیار کرنا (جیسے اِعْدَادٌ ہے)۔

تَعَتُّدٌ - عمدہ کاریگری کرنا۔

عُتْدَةٌ - سامان۔

اِنَّ خَالِدًا جَعَلَ رَقِيْقَهٗ وَاَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- خالد بن ولیدؓ نے اپنے غلاموں کو اور جنگ کے سامانوں کو اللہ کی راہ میں روک دیا ہے- یعنی جہاد کے واسطے بلا کرایہ مجاہدین کے سپرد کر دیا ہے (اَعْتُدٌ جمع ہے عَتَاد کی جیسے اَعْتِدَةٌ ہے- ایک روایت میں یوں ہے اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ- یعنی اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو مجاہدین کے واسطے وقف کر دیا ہے دارقطنی نے امام احمدؒ سے نقل کیا کہ اعتادہ راوی کی غلطی ہے صحیح اعتدہ ہے- یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائی جب زکوۃ کے تحصیلدار نے شکایت کی کہ خالدؓ اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتے تو آپ نے فرمایا تم خالدؓ پر ظلم کرتے ہو- اس نے تو اپنے ہتھیار اور سامان جنگ سب اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں- شاید زکوۃ کے تحصیلداروں نے ان ہتھیاروں اور سامان وغیرہ کی بھی زکوۃ طلب کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اس سامان کی زکوۃ کہاں واجب ہے یہ کچھ تجارت کا مال تھوڑی ہے خصوصاً جب خالدؓ نے اس کو اللہ کی راہ میں بلا کرایہ دے دیا ہو- بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ جب خالدؓ نے اپنا کل سامان جنگ ہتھیار وغیرہ محض ثواب کے لیے بلا کرایہ اللہ کی راہ میں دے دیے ہیں جو ایک نفل صدقہ ہے تو وہ فرض زکوۃ دینے میں کیونکر عذر کریں- بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کا بدل وہ قرار دیا جو خالدؓ کو ان ہتھیاروں اور سامان کا کرایہ دیا جاتا اگر وہ کرایہ پر چلاتے اور زکوۃ کو اس میں محسوب کر لیا)

لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهٗ عَتَادٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اور ہر موقع کے لیے تیار رہتے (ہر واقعہ کی تدبیر پیش از وقوع کر لیتے جو کمال دانشمندی اور انجام بینی کی دلیل ہے)-

فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا- اس نے اپنی قطی (چھوٹا صندوقچہ جس میں عورتیں زیورات وغیرہ بھاری چیزیں رکھتی ہیں) کھولی-

وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِيْ عَتُوْدٌ- میرے پاس بکری کا ایک سال کا بچہ رہ گیا ہے-

وَاَضُمُّ الْعَتُوْدَ- میں بکری کے بچہ کو پھیر کر لاتا ہوں (جب وہ بھاگ کر نکل گیا ہو)-

اُخْرِجَ اِلٰى اَبِي الْحَسَنِ مَخْزَنَةٌ فِيْهَا مِسْكٌ مِّنْ عَتِيْدَةٍ- امام ابوالحسن کے پاس ایک ڈبہ میں سے مشک نکالی گئی-

عَتْرٌ- یا عَتَرَانٌ- سخت ہونا' مضطرب ہونا' جھولنا-

عَتَرَ الْعَتِيْرَةَ تَعْتَارًا- عتیرہ کو ذبح کیا-

عَتَّارٌ- ذکر' مرد شجاع' زبردست گھوڑا' سخت وحشی مکان-

عَتْرٌ- اور عِتْرٌ- ذکر-

عَتْرٌ- شدت اور قوت-

عِتْرٌ- بت کو بھی کہتے ہیں اور بیہودہ بک بک یعنی ہذیان کو-

خَلَّفْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ- میں تم میں دو بھاری گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب قرآن دوسرے میری عزت (یعنی خاص الخاص قریب کے رشتہ وار- وہ عبدالمطلب کی اولاد ہیں -بعض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور حضرت علیؓ کی اولاد- بعض نے کہا آپ کے سب عزیز و اقارب عترت میں داخل ہیں)-

نَحْنُ عِتْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْضَتُهُ الَّتِيْ تَفَقَّأَتْ عَنْهُمْ- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں اور آپ ہی کے انڈے میں سے پھوٹے ہیں (یہاں عترت سے عام عزیز و اقرباء مراد ہیں تو اس میں سارے قریش کے لوگ آ گئے- ابوبکرؓ بھی قریش میں سے تھے)-

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْرَتُكَ وَقَوْمُكَ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں ان سے مشورہ لیا)- کہ یہ لوگ آپ کی عترت ہیں اور آپ کی قوم ہیں (یہاں عترت سے حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے قریبی رشتہ دار یعنی حضرت عباسؓ اور عقیل اور تمام بنی ہاشم کو مراد لیا اور قوم سے قریش کے لوگ مراد لئے) نہایہ میں ہے کہ مشہور قول یہی ہے کہ عترت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اہل بیت کو کہتے ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے-

اُهْدِيَ اِلَيْهِ عِتْرٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عتر تحفہ کے طور پر بھیجی گئی (عتر ایک بھاجی ہے جو جدا جدا اگتی ہے جب لمبی

ہو جاتی ہے اور اس کی جڑ کاٹی جاتی ہے تو اس میں سے دودھ کی طرح ایک عرق نکلتا ہے۔ بعض نے کہا وہ مرزنجوش ہے جو ایک مشہور دوا ہے)۔

يُفْلَغُ رَأْسِیْ كَمَا تُفْلَغُ الْعِتْرَةُ۔ میرا سر اس طرح توڑ دیا جائے گا جیسے عتر کی بھاجی توڑ لی جاتی ہے عِتْرَةٌ مفرد ہے عِتْرٌ کا)۔

لَابَأْسَ اَنْ يَّتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِالسَّنَاوَ الْعِتْرِ۔ حرام باندھے ہوئے شخص کو سنا اور عتر کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ یہ دونوں دوائیں ہیں خوشبو نہیں ہیں)۔

عِتْر۔ ایک پہاڑ کا بھی نام ہے جو مدینہ سے قبلہ کی طرف ہے۔

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَضْحَاةٌ وَّعَتِيْرَةٌ۔ ہر مسلمان پر (ہر سال میں) ایک قربانی ہے (جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے بارہویں تاریخ تک کی جاتی ہے) اور ایک عتیرہ ہے (عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں کاٹی جاتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ کوئی آدمی منت مانتا کہ اگر میری بکریاں اتنی ہو جائیں گی تو میں ہر دس بکریوں میں سے اتنی بکریاں رجب کے مہینہ میں کاٹوں گا اس کو عتائر کہتے تھے شروع اسلام میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کی قربانی کو قائم رکھا پھر منسوخ کر دی گئی خطابی نے کہا اس حدیث میں عتیرہ سے وہی بکری مراد ہے جو اللہ کے لئے رجب کے مہینے میں کاٹی جائے۔ لیکن وہ عتیرہ جو جاہلیت کے زمانہ میں بتوں کے نام پر کاٹا کرتے تھے اور اس کا خون بت کے سر پر ڈالتے تھے وہ تو اسلام میں کبھی درست نہیں ہوئی نہ وہ اس حدیث میں مراد ہو سکتا ہے)۔

لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔ اسلام میں نہ فرع ہے نہ عتیرہ (فرع وہ پہلونٹا بچہ جو پہلے پیدا ہوتا تھا۔ مشرک لوگ اس کو اپنے بتوں کے لئے کاٹتے تھے)۔

سُئِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ مَّعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ مَنِ الْعِتْرَةُ فَقَالَ اَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْاَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ وَّلَدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَقَائِمُهُمْ لَا يُفَارِقُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُفَارِقُهُمْ حَتّٰى يَرِدُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَوْضَهٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک اللہ کی کتاب دوسرے میری عترت تو عترت سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا میں اور حسن اور حسین اور نو امام حسین کی اولاد میں نویں امام ان کی اولاد میں وہی مہدی اور قائم ہوں گے یہ لوگ اللہ کی کتاب سے جدا نہ ہوں گے نہ اللہ کی کتاب ان سے جدا ہوگی یہاں تک کہ دونوں مل کر ایک ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر آئیں گے (یہ روایت امامیہ کی ہے)۔

سُئِلَ مَنْ عِتْرَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُ الْعَبَاءِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا عترت سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں داخل کیا تھا (مباہلہ کے موقعہ پر یعنی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ علیہما السلام)۔

لَمْ يَزَالُوْا عُبَّادَ اَصْنَامٍ يَنْصِبُوْنَ لَهَا الْعَتَائِرَ وَيَنْحَرُوْنَ لَهَا الْقُرْبَانَ۔ ہمیشہ یہ بت پرست رہے ان کے لئے رجب میں بکریاں کاٹتے اور اونٹوں کو نحر کرتے۔

عَتْرَسَةٌ۔ سختی سے پکڑنا۔

عَتْرَسٌ اور عَتَرَّسٌ۔ بڑا موٹا جسیم آدمی یا جانور عُتْرُسَانٌ۔ مرغا۔

عِتْرِيْسٌ۔ ظالم۔ غصیل، غول، آفت۔

عَنْتَرِيْسٌ۔ آفت۔

سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِّیْ وَمَعَنَا رَجُلٌ يُّتَّهَمُ فَاسْتَعْدَيْتُ عَلَيْهِ عُمَرَ وَقُلْتُ لَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اٰتِیَ بِهٖ مَصْفُوْدًا فَقَالَ تَاْتِيْنِیْ بِهٖ مَصْفُوْدًا تَعْتَرِسُهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میری ایک گٹھڑی چوری ہوگئی اور ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس پر چوری کا گمان کیا جاتا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے اس پر فریاد کی اور یہ کہا کہ میں اس کو زنجیر میں باندھ کر لانا چاہتا تھا انھوں نے کہا تو اس کو طوق زنجیر ڈال کر لانا چاہتا تھا اس پر ظلم اور سختی کرنا (یعنی ابھی تو

باقاعدہ اس پر چوری ثابت نہیں ہوئی پہلے ہی سے تو اس کو بیڑی اور طوق پہناتا چاہتا تھا یہ تو صریح ظلم ہے-ایک روایت میں تَاْتِیْنِی بِہٖ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ ہے یعنی نہ گواہ نہ کچھ تو اس کو یوں ہی پکڑ کر میرے پاس لاتا ہے-بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اس نے تَعْتَرِسُہٗ کو بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ کر دیا کیونکہ کتابت میں دونوں کی صورت قریب قریب ہے)-

اِذَا کَانَ الْاِمَامُ تُخَافُ عَتْرَسَتُہٗ فَقُلِ اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ فُلَانٍ-جب کسی شخص کو یہ ڈر ہو کہ حاکم اس پر ظلم اور جبر کرے گا (اس کی ایذا دہی اور تکلیف رسانی کا ڈر ہو) تو یوں کہے یا اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور بڑے تخت کے مالک مجھ کو فلاں شخص کے شر سے اپنی پناہ دے (فلاں کی جگہ اس حاکم کا نام لے)-

عَتْرَفَۃٌ-سختی کرنا' ظلم کرنا-

عُتْرُفَانٌ-مرغا-

عُتْرُوْفٌ اور عِتْرِیْفٌ-خبیث' بدکار' ظالم' شقی-

عِفْرِیْتٌ یا عِتْرِیْفٌ-ایک دیو ہے' ظالم خبیث' شریر' پلید' مکار-

اَوَّہْ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِیْفَۃٍ یُّسْتَخْلَفُ عِتْرِیْفٍ مُتْرَفٍ یَقْتُلُ خَلْفِیْ وَخَلَفَ الْخَلَفِ-ہائے افسوس اس خلیفہ پر جو حاکم بنایا جائے گا وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بچوں کو قتل کرے گا وہ کم بخت خلیفہ ظالم بدکار خبیث عیش پسند ہوگا میرے جانشین کو قتل کرے گا پھر جانشین کے جانشین کو-

عَتْعَتٌ-بکری کا بچہ' مضبوط' قوی' لمبا آدمی پورے اعضا کا-

عَتْعَتَۃٌ-بکری کو عت عت کر بلانا-

عِتْقٌ-یا عَتْقٌ یا عَتَاقٌ-یا عَتَاقَۃٌ-آزاد ہونا' غلامی میں سے نکل جانا' منہ سے کاٹنا' قدیم ہونا' عمدہ ہونا-

تَعْتِیْقٌ-نیا کرنا' منہ سے کاٹنا-

اِعْتَاقٌ-آزاد کرنا' کنواں کھودنا' بندش کرنا' درست کرنا-

خَرَجَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَۃَ وَھِیَ عَاتِقٌ فَقَبِلَ ھِجْرَتَھَا-ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی مکہ سے نکل بھاگی اور وہ اچھی خاصی کنواری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ہجرت منظور کر لی-عتق اور عواتق جمع ہے عاتق کی بمعنے جوان عورت یا جس کی شادی نہ ہوئی ہو اور اپنے ماں باپ سے جدا نہ ہوئی ہو-

اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ فِی الْعِیْدَیْنِ الْحُیَّضَ وَالْعَوَاتِقَ-ایک روایت میں وَالْعُتَّقَ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ دونوں عیدوں میں ہم حیض والی اور جوان کنواری عورتوں کو بھی نکالیں وہ بھی عیدگاہ میں حاضر ہوں تاکہ مسلمانوں کی کثرت اور عید کی رونق معلوم ہو-

عَتِیْقٌ-قدیم اور پرانے کو بھی کہتے ہیں-جیسے خَمْرٌ عَتِیْقٌ-پرانی شراب-

عَلَیْکُمْ بِالْاَمْرِ الْعَتِیْقِ-تم پرانی بات کو اختیار کرو (یعنی صحابہ اور تابعین کے طریق کو کیونکہ ان کا طریق قدیم ہے اس کے بعد دین میں بہت سی نئی باتیں نکل آئیں)-

اِنَّھُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَھُنَّ مِنْ تِلَادِیْ- یہ سورتیں پہلے زمانہ کی پرانی سورتوں میں سے ہیں اور میرا پرانا مال ہیں (یعنی میں نے ان کو سب سے پہلے یاد کیا ہے بعض نے کہا عتاق سے یہ مراد ہے کہ نہایت عمدہ فصیح اور بلیغ سورتیں ہیں یا ان کے مضامین بہت عمدہ ہیں مثلاً معراج کا قصہ اصحاب کہف کا قصہ حضرت مریم کا حال اور بڑے بڑے پیغمبروں کا)-

لَنْ یَّجْزِیَ وَلَدٌ وَّالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ-باپ کے احسان کا بدلا اس کا بیٹا نہیں دے سکتا مگر ایک صورت میں وہ یہ ہے کہ باپ کو غلام اور بکتا ہوا پائے پھر اس کو خرید کر اس کی آزادی کا باعث ہو (شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب کوئی اپنے محرم ناطہ والے کو خرید لے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے اس لئے باپ کو خریدنے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جب بیٹا اس کو آزاد کرے اس وقت آزاد ہو بلکہ فوراً خریدتے ہی آزاد ہو جائے گا اور اسی لئے ہم نے فَیُعْتِقَہٗ کا ترجمہ یوں کیا اس کی آزادی کا باعث پڑے)-

اِنَّہٗ سُمِّیَ عَتِیْقًا-حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب عتیق ہوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ اسلام لائے ان کو عتیق

فرمایا یعنی دوزخ سے آزاد کئے گئے۔بعض نے کہا پہلے ہی سے ان کا نام عتیق تھا یعنی عمدہ اور ار ر کریم)۔

فَلْيَجْعَلْ بَعْضَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ۔تھوڑا سا کپڑا اپنے کندھوں پر بھی رکھے۔

اَمَرَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُ۔پرانی کھجور دینے کا حکم دیا وہ اس کو چیر چیر کر کھانے لگے (کیونکہ اس میں کیڑے پڑ گئے تھے کیڑوں کو چیر کر صاف کرنے لگے)۔

اَنْتَ عَتِيْقٌ۔تو آزاد ہے یا قدیم ہے یا تیرا مرتبہ عالی ہے۔

مَامِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ وَاَنَّهٗ لَيَدْنُوْا۔عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن لوگوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اس دن اپنے بندوں کے قریب آ جاتا ہے (یعنی عرفہ کے دن جب حاجی عرفات میں ہوتے ہیں بہت لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے فرمایا ہے یہ میرے بندے کیوں اکٹھا ہوئے ہیں اگر چہ میری مغفرت کے طالب ہیں تو میں نے ان کو بخش دیا)۔

اَمَرَ بِالْعِتْقِ۔بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا (ایک روایت میں بِالْعَتَاقَةِ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَّاَعْتَقَ مِائَةً۔حکیم بن حزامؓ نے سو اونٹوں پر اللہ کی راہ میں لوگوں کو سوار کرایا (ہر اونٹ کی گردن میں چاندی کا طوق پڑا تھا) اور سو بردوں کو آزاد کیا (ان کی عمر کے ایک سو بیس برس اسلام کے زمانہ میں گزرے اور ساٹھ برس کفر کے زمانہ میں جملہ عمر ایک سو اسی برس کی ہوئی)۔

اِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ۔اللہ تعالیٰ کے چند بندے ہیں جو دوزخ سے آزاد کئے گئے ہیں۔

اَيُّمَا امْرَءٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ۔جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرائے گا تو وہ دوزخ سے اس کو آزاد کرا دیں گی (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا آزاد کرنا بہ نسبت مرد کے آزاد کرنے کے کم ثواب رکھتا ہے کیونکہ مرد اگر ایک ہی آزاد کرائے تو وہ دوزخ سے آزادی کا باعث ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعض نے عورت کا آزاد کرنا افضل کہا ہے کیونکہ اس کی اولاد بھی آزاد ہوتی ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔جو شخص مسلمان بردے کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کا ہر عضو بردے کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کردے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی اس کی شرمگاہ کے بدلے۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْعَجْوَةَ وَالْعَتِيْقَ مِنَ السَّمَاءِ قُلْتُ وَمَا الْعَتِيْقُ قَالَ الْفَحْلُ۔اللہ تعالیٰ نے عجوہ کھجور اور عتیق کو آسمان سے اتارا۔میں نے عرض کیا عتیق کیا ہے؟ فرمایا نر درخت کھجور کا جس میں میوہ نہیں لگتا۔

نَهٰى اَنْ يُّنْزٰى حِمَارٌ عَلٰى عَتِيْقَةٍ۔آپ نے ذات کی عمدہ گھوڑی پر گدھے کو چڑھانے سے منع فرمایا۔

يَغْسِلُ يَدَهٗ مِنَ الْعَاتِقِ۔اپنے ہاتھ کندھے سے دھوتے۔

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ وَالْمَاءُ يَنْحَدِرُ عَلٰى عَاتِقِ اَبِيْ۔گویا میں دیکھ رہا ہوں پانی میرے باپ کے کندھے سے گر رہا ہے (ایک روایت میں عَلٰى عُنُقِ اَبِيْ ہے یعنی گردن پر گر رہا ہے)۔

عِتَاقُ الْخَيْلِ۔عمدہ ذات کے گھوڑے۔

رَجُلٌ مَّاتَ وَلَيْسَ لَهٗ مَوْلٰى عَتَاقَةٍ مَنْ يَّرِثُهٗ۔ ایک شخص مر گیا اس کا آزاد کرنے والا بھی نہیں ہے تو اس کا ترکہ کون لے گا۔

اِمْرَاَةٌ حَلَفَتْ بِالْعِتَاقِ۔ایک عورت نے قسم کھائی اپنی باندی کو آزاد کرنے کی۔

كُلُّ يَمِيْنٍ فِيْهَا كَفَّارَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عِتَاقٍ وَّطَلَاقٍ۔ ہر قسم میں کفارہ لازم ہوگا مگر عتاق یا طلاق کی قسم میں (مثلاً کسی نے یوں کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ پر آزاد کرنا یا طلاق دینا لازم ہوگا تو یہ لغو ہے)۔

عَتْكٌ۔ دوبارہ حملہ کرنا، کاٹنے کا قصد کرنا، تنہا جانا، سفر کرنا، عزم کرنا، پیش آنا، نافرمانی کرنا، سرخ ہو جانا، کھٹا ہونا، سوکھ جانا، چپک جانا، حفاظت کرنا، خواہش کرنا، سینے میں جوڑنا۔

عَتَكٌ۔زمانہ اور ایک پہاڑ کا نام ہے۔

عُتُوْکٌ - اقدام کرنا' پرانی ہو کر سرخ ہو جانا-

عَاتِکٌ - جواں' مرد کریم' خالص رنگ' صاف شربت' پرانی کمان' سرخ رنگ' ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنے والا- (عاتکۃ اس کا مؤنث ہے) اور وہ کھجور کا درخت جو پیوند قبول کرے اور سرخ عورت خوشبو سے اور پرانی کمان' سرخ-

عَتِیْکٌ - سخت گرمی کا دن اور ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہے-

اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِکِ مِنْ سُلَیْمٍ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا) میں عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں جو سلیم کی اولاد میں سے ہیں (یہ عاتکہ تین عورتیں تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدات تھیں ایک تو عاتکہ بنت ہلال بن فالج بن ذکوان جو عبد مناف کی والدہ تھیں- دوسرے عاتکہ بنت مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان جو ہاشم بن عبد مناف کی والدہ تھیں- تیسرے عاتکہ بنت اوقص بن مرہ بن ہلال جو وہب والد حضرت آمنہ کی ماں تھیں تو پہلی عاتکہ دوسری عاتکہ کی پھوپھی ہیں اور دوسری تیسری کی پھوپھی ہیں اور بنی سلیم اس نسب پر فخر کرتے ہیں اور دوسری باتیں بھی فخر کی ان کو حاصل ہوئیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن ہزار آدمی بنی سلیم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے- دوسرے آپ نے ان کا جھنڈا سب سے آگے رکھا تھا جو سرخ رنگ کا تھا- تیسرے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کوفہ اور بصرہ اور مصر اور شام والوں کو لکھا کہ ہر شہر میں سے جو شخص سب میں افضل ہو اس کو میرے پاس بھیج دو- تو کوفہ والوں نے عتبہ بن فرقد سلمی کو بھیجا اور بصرے والوں نے مجاشع بن مسعود سلمی کو اور مصر والوں نے معن بن یزید سلمی کو اور شام والوں نے ابوالاعور سلمی کو تو ہر شہر میں بنی سلیم ہی کے لوگ سب سے افضل نکلے- یہ عجب اتفاق ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ یہ عاتکہ نو عورتیں تھیں تین تو بنی سلیم میں سے تھیں اور چھ اور لوگوں میں سے اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدات تھیں-)

اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِکِ مِنْ قُرَیْشٍ - میں قریش کی عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں-

عَتْلٌ - زور سے پکڑ کر گھسیٹ لینا اور پھر اٹھا لینا-

عَتَلٌ - جلدی کرنا-

تَعَتُّلٌ - اپنی جگہ سے نہ سرکنا جیسے اِنْعِتَالٌ ہے-

عَتَّالٌ - حمال' بوجھ اٹھانے والا-

عَتِلٌ - بدی کی طرف جانے والا-

عُتُلٌّ - کھاؤ' بدخلق' سخت دل' بخیل' موٹا' برچھا' ہر سخت چیز-

عِتْوَلٌ - جو عورتوں سے سیر نہ ہو-

عَتِیْلٌ - اجیر' نوکر' خادم-

مَا اسْمُکَ قَالَ عَتَلَةَ قَالَ بَلْ اَنْتَ عُتْبَةَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن عبد سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا عَتَلَہ- آپ نے فرمایا نہیں تو عتبہ ہے (آپ نے عتلہ نام مکروہ جانا کیونکہ اس میں غلظت اور سختی کے معنے نکلتے ہیں- اصل میں عَتَلَہ کہتے ہیں آہنی سبل کو جس سے دیواریں وغیرہ گراتے ہیں- بعض نے کہا بڑا ٹکڑا لوہے کا جس سے درخت اور پتھر اکھیڑتے ہیں)-

فَاَخَذَ ابْنُ الْمُطِیْعِ الْعَتَلَةَ - ابن مطیع نے سبل لیا-

عَتْمٌ - دیر لگانا' رات کا ایک حصہ گزر جانا' اکھیڑنا' رک جانا' رات کو دودھ دوھنا-

تَعْتِیْمٌ - باز آ جانا' دیر نہ لگانا' رات کو چلنا-

اِعْتَامٌ - دیر لگانا' رات میں داخل ہونا یا رات کو چلنا' رات کا ایک حصہ گزر جانا-

تَعَتُّمٌ - رات کو دوھنے جانا-

اِسْتِعْتَامٌ - دوھنے میں دیر کرنا-

عَاتِمٌ - دیر میں رات گئے پر آنے والا-

لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ اسْمَهَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّمَا یُعْتَمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ - دیکھو تم بھی کہیں گنواروں کی طرح عشاء کی نماز کو عتمہ نہ کہنا اللہ کی کتاب قرآن میں اس نماز کا نام عشاء کی نماز ہے یہ گنوار لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ عتمہ رات کی تاریکی کو کہتے ہیں وہ اس وقت اپنی اونٹیوں کو دوہتے تھے چونکہ یہ اس وقت پڑھی جاتی ہے اس لئے اس کو بھی عتمہ کہنے لگے- (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم گنواروں کی طرح اس نماز میں دیر نہ کرنا جیسے وہ اپنے اونٹیوں کو دوھنے میں مصروف

رہنے کی وجہ سے اس نماز میں دیر کیا کرتے تھے مگر یہ توجیہ درست نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ اس نماز میں دیر کرنا اور اس کو رات گئے پڑھنا مستحب ہے)۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعَتَمَةَ۔ آپ عشاء کی نماز میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے (بعض نے کہا جو لوگ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کیا کرتے ہیں اور قصہ کہانی میں مصروف رہتے ہیں ان کے لئے دیر کرنا مستحب ہے تاکہ نماز کے بعد سور ہیں اور خاتمہ عبادت الٰہی پر ہو اس لئے کہ سو جانا بھی ایک طرح کی موت ہے اور جو لوگ اخیر شب میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں ان کے لئے عشاء کی نماز جلدی پڑھ کر سو جانا' مستحب ہے تاکہ اخیر شب میں آنکھ کھل جائے اور تہجد کی نماز پڑھیں)۔

فَاَعْتَمَ بِهَا۔ رات کے تاریک ہوئے تک اس میں دیر کی۔

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُعْتِمُ۔ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو رات کی تاریکی میں چلتے یا عشاء کی نماز میں دیر کرتے یہاں تک کہ رات کی تاریکی آ جائے۔

وَاللِّقَاحُ قَدْ رُوِّحَتْ وَحُلِبَتْ عَتَمَتُهَا۔ دودھیل اونٹنیاں اپنے تھان پر لائی گئیں اور ان کا دودھ لیا گیا (دودھ دوھنے کو عتمہ کہہ دیا کیونکہ وہ رات کی تاریکی میں دوھا جاتا ہے)۔

فَمَا عَتَّمَتْ مِنْهَا وَدِيَّةٌ۔ (سلمان فارسیؓ نے اتنے کھجور کے پودے لگائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیتے جاتے تھے وہ زمین میں گاڑتے جاتے تھے) پھر ایک پودے نے بھی وہ میوہ لانے میں دیر نہیں کی (سب بار آور ہوئے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں: اَعْتَمَ الشَّيْءَ يا عَتَّمَهُ۔ اس چیز میں دیر لگائی۔

عَتَمَتِ الْحَاجَةُ یا اَعْتَمَتْ۔ کام میں دیر ہوئی۔

نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّاهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَمَا عَتَّمْنَا۔ حضرت عمرؓ نے ریشمی کپڑا پہننے سے ہم کو منع کیا مگر اتنا اتنا (یعنی چار انگل تک) اور دیر نہیں لگائی۔ (یعنی یہ حکم بتلانے میں دیر نہیں کی) (ایک روایت میں فِيْمَا عَلِمْنَا ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتِمَةٍ۔ ایک سرسبز کیاری پر جہاں کی گھاس خوب لمبی اور کثرت سے تھی۔

اَلْاَ سْوِكَةُ ثَلٰثَةٌ اَرَاكٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَعَتَمٌ اَوْبُطْمٌ۔ مسواک تین لکڑیوں کی ہوتی ہے پیلو کے درخت کی اگر وہ نہ ملے تو زیتون کے درخت کی یا بن کے درخت کی (ہندوستان میں نیم کا درخت بھی مسواک کے لئے عمدہ ہے)۔

عَتْنٌ۔ زور سے دھکیلنا۔

اِعْتِبَانٌ۔ ایذا دینا۔ سختی کرنا۔

عَاتِنٌ۔ سخت۔ (عُتُنٌ جمع ہے)۔

عَتَهٌ۔ یا عُتْهٌ یا عُتَاهٌ۔ کم عقل ہونا' مدہوش ہونا' حریص ہونا۔

تَعَتُّهٌ۔ مجنون ہونا' تجاہل اور تغافل کرنا' زینت کرنا' آراستہ کرنا۔

عَتَاهَةٌ۔ کم عقلی' نادانی' کم عقل لوگ۔

مُعَتَّهٌ۔ عقلمند اور مجنون۔

مَعْتُوْهٌ۔ دیوانہ' کم عقل۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ وَالنَّائِمِ وَالْمَعْتُوْهِ۔ تین آدمیوں کے اعمال نہیں لکھے جاتے (وہ مرفوع القلم ہیں) ایک تو بچہ جب تک اس کو احتلام نہ ہو۔ دوسرے سونے والا جب تک جاگے نہیں۔ تیسرے دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو۔

اَلْمَعْتُوْهُ اَلْاَحْمَقُ الذَّاهِبُ الْعَقْلِ۔ معتوہ وہ شخص ہے جو احمق بے عقل ہو (لیکن وہ مجنون سے کم ہے مجنون وہ جو بالکل دیوانہ ہو)۔

اَبُو الْعَتَاهِيَةِ۔ اسمٰعیل بن قاسم مشہور شاعر کا لقب ہے۔

عُتُوٌّ۔ یا عُتِيٌّ یا عِتِيٌّ۔ غرور کرنا' تکبر کرنا' برائی کرنا' حد سے زیادہ بڑھ جانا' اطاعت نہ کرنا' تیز چلنا۔

عُتَاةٌ اور عُتِيٌّ جمع ہے عَاتِي کی یعنی نافرمان' سرکش۔

مَلِكٌ عَاتٍ۔ سخت دل بادشاہ۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَاوَطَغٰى۔ برا ہے وہ بندہ جو سرکشی یا غرور اور نافرمانی کرے۔

بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُقْرِئُ النَّاسَ عَتّٰى حِيْنٍ يُرِيْدُ حَتّٰى حِيْنٍ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَنْزِلْ بِلُغَةِ هُذَيْلٍ

فَاَقْرِئِ النَّاسَ بِلُغَةِ قُرَيْشٍ - حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن مسعودؓ قرآن میں جو حتی حین ہے اس کو عتی حین پڑھاتے ہیں - تو انہوں نے کہا قرآن قریش کے محاورہ پر اترا ہے نہ کہ ہذیل قبیلے کے محاورے پر (سارے عرب لوگ حتی کہتے ہیں اور ہذیل کے لوگ اس کو حتی عین سے کہتے ہیں - اس لئے قریش کے محاورے پر لوگوں کو قرآن پڑھا یعنی حَتّٰى حِيْنٍ پڑھا -

عَتِّيْ - بمعنے عتو ہے -

تَعَتَّبْتَ - تو نے غرور کیا -

باب العين مع الثاء

عَثٌّ - کیڑے کا ریشم کو کھا جانا -

عُثَّةٌ - وہ کیڑا جو ریشم اور اون کو کھا جاتا ہے اسکی جمع عُثٌّ ہے -

عَثٌّ - چاٹ، الحاح کرنا، کاٹ کھانا -

تَعْثِيْثٌ - اور مُعَاثَّةٌ اور عِثَاثٌ - گانے میں خوش آوازی کرنا -

تَعَاثٌّ - سخت ہانکنا -

اِعْتِثَاثٌ - جڑ سے اکھیڑنا، جیسے اِجْتِثَاثٌ ہے -

عُثَاءٌ - سانپ -

هُوَ عَثٌّ مَالٍ - وہ مال کا تباہ کرنے والا ہے -

عُثَيْثَةٌ تَقْرِضُ جِلْدًا اَمْلَسَ - ایک چھوٹا اون کا کیڑا، چکنے اور صاف چمڑے کو کاٹنا چاہتا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنی حیثیت اور قوت سے زیادہ کوئی کام کرنا چاہے اور نہ کر سکے یہ احنف نے اس وقت کہا جب ان سے کسی شخص نے بیان کیا کہ فلاں شخص تمھاری غیبت کرتا ہے - ایک روایت میں تَقْرُمُ ہے معنے وہی ہیں) -

عَثْرٌ - یا عَثِيْرٌ یا عِثَارٌ - پھسل جانا، گر پڑنا، ٹھوکر کھا کے گرنا، ہلاک ہونا -

عَثْرٌ اور عُثُوْرٌ - جھوٹ بولنا -

اِعْثَارٌ - گرانا، اطلاع دینا، چغلی کھانا -

عَاثُوْرٌ - سختی، مصیبت، گڑھا -

وَقَعَ فِيْ عَاثُوْرِ شَرٍّ یا عَافُوْرِ شَرٍّ - یعنی سختی میں پڑ گیا -

تَعَثُّرٌ - بمعنے عثرٌ ہے -

عَثْيَرٌ - غبار -

عِثْيَرٌ - اور بمعنے اثر اور نشان -

لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ - کوئی شخص عقلمند نہیں ہوتا جب تک اس کو لغزش نہ ہوئی ہو (کئی بار دھوکا کھایا ہو، غلطیاں کی ہوں آفت میں پڑا ہو جب وہ ہوشیار ہوتا ہے) اور کوئی حکیم نہیں ہوتا جب تک اس کو تجربہ نہ ہو - (خالی علم سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ زمانہ کے سرد و گرم کو نہ آزمایا ہو - اگر حکیم سے طبیب مراد ہے تو بھی مطلب ہے بغیر تجربہ اور معالجہ کئے خالی علم طب پڑھ لینے سے آدمی طبیب نہیں ہوتا) -

لَا تَبْدَ اُهُمْ بِالْعَثْرَةِ - کافروں سے یکا یک جنگ مت شروع کر (بلکہ پہلے ان کو اسلام کی دعوت دے اگر اسلام نہ لائیں تو جزیہ دیں اگر جزیہ پر بھی راضی نہ ہوں تب ان سے جہاد کر) -

اِنَّ قُرَيْشًا اَهْلُ اَمَانَةٍ مَنْ بَغَاهَا الْعَوَاثِيْرَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِمَنْخَرَيْهِ - قریش کے لوگ ایماندار ہیں جو ان کو گڑھوں میں گرانا چاہے گا اللہ اس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے گا (ایک روایت میں عَوَاثِرَ ہے جو جمع ہے عَاثِرٍ کی یعنی جال یا عَاثِرَةٌ کی بمعنے حادثہ اور مصیبت کے) -

مَا كَانَ بَعْلًا بَعْلًا اَوْعَثَرِيًّا - جو کھیت یا باغ بارش کے پانی یا کنٹے (جوہڑ) کے پانی یا جاری پانی سے تیار ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا (کیونکہ اس میں محنت اور لاگت کم ہوتی ہے اور جو کنوئیں سے بھر سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ دینا ہوگا (یعنی پانچ فی صدی) -

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ الْعَثَرِيُّ - سب سے زیادہ اللہ کو وہ شخص ناپسند ہے جو بیکار ہو (نہ دنیا کے کام کا نہ آخرت کا - مطلب یہ ہے کہ اپنے اوقات فضول اور بیہودہ کاموں میں صرف کرتا ہو نہ دنیا کمائے نہ آخرت کا سودا کرے) -

اِنَّهٗ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمّٰى عَثِرَةً فَسَمّٰى

خَضِرَةٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام عثرہ تھا آپ نے اس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (آپ کی عادت تھی کہ برے اور مکروہ نام کو بدل ڈالتے تھے عثرہ غبار آلود اور وہ زمین جس میں روئیدگی نہ ہو خضرہ سرسبز شاداب زمین-

هِيَ اَرْضٌ عَثِرَةٌ - وہ زمین خاک اور غبار کی ہے (جس میں کچھ نہیں اگتا)-

مِنْ خَادِرٍ مِّنْ لُيُوْثِ الْاُسْدِ مَسْكَنُهٗ بِبَطْنِ عَثَّرَ غِيْلٌ دُوْنَهٗ غِيْلٌ - (یہ کعب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) پردے میں رہنے والا شیروں میں سے ایک شیر جس کے رہنے کی جگہ گھنی جھاڑی در جھاڑی ہے (عَثَّر ایک مقام کا نام ہے جہاں شیر رہتے ہیں)-

فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی نے ٹھوکر کھائی-

عَثَرْتُ عَلَيْهِ - مجھ کو اس کی خبر ہوئی-

اَعْثَرْتُ غَيْرِيْ - میں نے دوسرے کو خبر دی-

وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ - اگر اس کا جانور اس کو لے کر گرے-

فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا - مسطح کی ماں اپنی ازار میں الجھ کر رہ گئی-

اَلدَّوَابُّ اِضْرِبُوْهَا عَلَى الْعِثَارِ وَلَا تَضْرِبُوْهَا عَلَى النِّفَارِ - جانوروں کو ٹھوکر کھانے اور گرنے پر مارو لیکن بھڑکنے پر مت مارو (وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے مثلاً مردوں پر جو عذاب ہو رہا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ - اے لغزشوں اور خطاؤں کے معاف کرنے والے- یہ جمع ہے عَثْرَةٌ کی بمعنی خطا اور لغزش اور گناہ-

عَثْعَثَةٌ - حرکت دینا' ہلانا' ٹھیرنا' اقامت کرنا' مائل ہونا-

عَثْعَثٌ - فساد اور وہ ٹیلہ جس پر تیزی نہ ہو-

ذَاكَ زَمَانُ الْعَثَاعِثِ - یہ زمانہ بڑے فسادوں کا ہے- مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام بھی عثعث ہے اس کو سلیع بھی کہتے ہیں-

عَثْكَلَةٌ - عثکولہ سے زینت دینا (عثکولہ وہ چیتھڑا جو لٹکایا جاتا ہے اور ہوا میں ہلتا رہتا ہے)-

عُثْكُوْلٌ اور عُثْكُوْلَةٌ اور عِثْكَالٌ اور اِثْكَالٌ اور اُثْكُوْلٌ - کھجور کی ایک ڈالی جس پر چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ہوتی ہیں-

خُذُوْا عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ بِهٖ ضَرْبَةً - ایسا کرو کھجور کی ایک ڈالی (جس میں سو ٹہنیاں ہوں اور ایک مار اس سے مار دو (تو یہ سو کوڑے کے قائم مقام ہو جائیں گے)-

فَجَلَدْنَاهُ بِعُثْكُوْلٍ - ہم نے اس کو ایک ڈالی سے مارا-

لَا تُصَلِّ فِي الْعُثْكُلِ - عثکل میں نماز مت پڑھو- میں نے پوچھا عثکل کیا ہے فرمایا یہ کہ تو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو-

عَثْلٌ - کسی کا ہاتھ ٹوٹنے کے بعد ٹیڑھا لگنا' سیدھا نہ جڑنا' (جیسے کمثم سے)-

عَثَلٌ - بہت ہونا' موٹا ہونا-

عَثْمٌ - برابر نہ جڑنا-

اِعْتِثَامٌ - مدد چاہنا' نفع اٹھانا' اشارہ کرنا-

اِلَّا اَكُنْ صَنَعًا فَاِنِّيْ اَعْتَثِمُ - اگر میں کاریگر نہیں ہوں تو جتنا مجھ کو علم ہے اتنا کام کرتا ہوں-

اِذَا انْجَبَرَتْ عَلٰى غَيْرِ عَثْمٍ صُلْحٌ وَاِذَا انْجَبَرَتْ عَلٰى عَثْمٍ الدِّيَةُ - جب ہاتھ کی یا اور کسی عضو کی ہڈی ایسی جڑ جائے کہ اس میں کوئی خامی اور کجی نہ رہے تو بقدر مصالحت مال دینا ہوگا- اور اگر اس طرح جڑے کہ اس میں خامی اور کجی رہ جائے تو پوری دیت واجب ہوگی- (ایک روایت میں عثل ہے اس کے معنے اوپر گزر چکے- عرب لوگ کہتے ہیں عَثَمْتُ يَدَهٗ فَعَثَمَتْ - میں نے اس کا ہاتھ جوڑا وہ اچھی طرح نہیں جڑا (اس میں خامی اور کجی رہ گئی)-

عُثْمَانٌ - چرز کا بچہ' یا اژدہے کا بچہ' یا سانپ کا بچہ-

اَبُوْ عُثْمَانَ - سانپ-

عُثْمَان - تیسرے خلیفہ کا نام ہے خلفاء راشدین میں سے ذوالنورین ان کا لقب ہے-

عَثْمِيثًا - ایک پیغمبر تھے حضرت ادریس سے پہلے -
فَكَانَ عُثْمَانِيًّا - وہ عثمانی تھے - یعنی حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے - اور ابن عطیہ علوی تھے یعنی حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ سے افضل کہتے تھے -
عَثَمْثَمٌ - طاقت ور زبردست اونٹ -
أَتَاكَ أَبُو لَيْلَى يَجُوبُ بِهِ الدُّجَى دُجَى اللَّيْلِ جَوَّابُ الْفَلَاةِ عَثَمْثَمٌ - (یہ نابغہ جعدی کا) شعر ہے جو اس نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا تھا) تیرے پاس ابولیلیٰ آیا رات کی تاریکی جنگل کا قطع کرانے والا زبردست قطع کراتا ہے (یعنی زبردست اونٹ پر رات کی تاریکیاں جنگل میں طے کرتا ہوا تیرے پاس حاضر ہوا ہے) -
عَثْنٌ - یا عُثَانٌ یا عُثُونٌ - دھواں دھار ہونا، چڑھ جانا -
عَثَنٌ - خوشبو پھیلانا -
تَعْثِينٌ بمعنے عَثْنٌ ہے اور فساد پھیلانا، دھونی دینا -
تَعَثُّنٌ - دھواں دھار ہونا، فساد قبول کرنا -
عُثَانٌ - غبار اور دھواں - عواثن اس کی جمع -
عَثَنٌ - چھوٹا بت، دھواں - اس کی جمع اَعْثَانٌ ہے -
عَثِنٌ - بگڑا ہوا کھانا، جس کو دھواں لگ گیا ہو -
عَوَاثِنُ - بہت بال والا شیر -
وَخَرَجَتْ قَوَائِمُ دَابَّتِهِ وَلَهَا عُثَانٌ - سراقہ بن مالکؓ کے گھوڑے کے پاؤں (جو زمین میں دھنس گئے تھے) اس میں سے نکلے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے) اور ایک دھواں نکلا -
عَثِّنُوْ الَهَا - (مسیلمہ کذاب نے جب سجاح سے (جو مدعی نبوت تھی) نکاح کر لینے کا ارادہ کیا - یہ مسیلمہ کی پولیٹیکل چال تھی - اس نے چاہا کہ اپنے اتباع اور سجاح کے اتباع کو ملا کر بہت بڑی طاقت حاصل کرے تو اپنے لوگوں سے کہا) خوشبو کی دھونی کرو (تا کہ سجاح کو مرد کی خواہش پیدا ہو) -
وَفِّرُوْ الْعَثَانِيْنَ - داڑھیوں کو بڑھاؤ (یہ جمع ہے عُثْنُوْنٌ کی بمعنی داڑھی) -
عَثْوٌ - یا عُثِيٌّ یا عِثِيٌّ یا عَثَيَانٌ - فساد پھیلانا، دھندھ مچانا -

عَثْوَةٌ - لمبی زلف -
عَثْوَاءُ - بجو، چونکہ اس پر بہت بال ہوتے ہیں -

باب العین مع الجیم

عَجَبٌ - تعجب کرنا، اچنبھا کرنا -
تَعْجِيبٌ - تعجب دلانا -
اِعْجَابٌ - خوش ہونا، بھلی لگنا، تعجب دلانا، مغرور ہونا -
تَعَجُّبٌ - مشہور ہے -
عُجَابٌ - عجیب -
عَجْبٌ - دم کا جوڑ -
عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ قَوْمٍ يُسَاقُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ - اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر تعجب کرے گا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے بہشت کی طرف ہانکے جائیں گے (معتزلہ اور جہمیہ نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور تعجب سے رضامندی اور ثواب دینا مراد رکھا ہے - اہل حدیث تاویل نہیں کرتے بلکہ تعجب کو سمع اور بصر کی طرح اس کے ظاہری معنے پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ ہی خوب جانتا ہے) -
عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ شَابٍّ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ - پروردگار اس نوجوان پر تعجب کرتا ہے جو دنیاوی لذتوں پر مائل نہ ہو (حرامکاری اور شراب نوشی وغیرہ گناہوں سے بچار ہے اس کا درجہ فرشتوں سے بھی زیادہ ہے کیونکہ دواعی شہوت کے اس نے نفس کو دبایا اور حق تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا) -
عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلِّكُمْ وَقُنُوْطِكُمْ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے رونے پیٹنے اور ناامیدی پر تعجب کیا -
مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا - ہمارے پروردگار کی عجیب باتوں میں سے ہے - ایک روایت میں من اعاجیب ہے معنے وہی ہیں (یہ اس عورت نے کہا جس پر ہار کی چوری لگائی گئی تھی پھر چیل نے وہ ہار لا کر پھینک دیا - اس کے بعد وہ کافروں کے ملک سے نکل کر مدینہ طیبہ میں آ گئی اور مسلمان ہو گئی) -
اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ - وہ ان سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ پسند

ہے (یعنی ان سب میں افضل ہے)۔

فَعَجِبْنَاهُ قَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الشَّیْخِ- ہم لوگوں نے ابوبکرؓ کے اس کہنے پر تعجب کیا-(کہ ہمارے ماں باپ آپ پر سے تصدق ہوں) لوگ کہنے لگے اس بڈھے کو دیکھو (یہ ناحق رو دیا اور کہہ رہا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان بھلا اس کلام کا کیا محل تھا) ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت کا سفر کرے اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ کہ آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا اس پر رونے لگے اور کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' دوسرے لوگ نہیں سمجھے اور انھوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس کلام پر تعجب کیا-

وَاعَجَبًا یَا بْنَ عَبَّاسٍ- ابن عباسؓ تم پر تعجب ہے (اتنے بڑے عالم ہو کر یہ بات نہیں جانتے)-

فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّلِمُوْسٰی وَصَاحِبِهٖ عَجَبًا- مچھلی کے لئے ایک سرنگ پانی میں بنادی گئی اور حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی (یوشع بن نون) کو اس پر تعجب آیا (کہ پانی میں راستہ کیونکر بن گیا اور مری ہوئی بھونی مچھلی پھر زندہ ہو کر پانی میں کیسے چلدی)-

فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ- لوگوں کو جریرؓ کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پر مسح کیا بہت بھلی معلوم ہوتی تھی (کیونکہ جریرؓ سورۂ مائدہ اترنے کے بعد اسلام لائے تھے اس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ شاید موزوں کا مسح پہلے جائز ہو پھر سورۂ مائدہ اترنے سے منسوخ ہو گیا جس میں پاؤں کے دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے)-

فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اس وقت لوگ طائف سے لوٹ کر چلنے کو پسند کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہنس دیئے-(کیونکہ پہلے جب آپ نے لوٹ چلنے کی رائے دی تھی تو صحابہ نے اس کو پسند نہیں کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم طائف کو فتح کئے بغیر نہیں جائیں گے -آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی- جب طائف کے قلعہ پر انھوں نے حملہ کیا اور قلعہ والوں کی مار سے بہت لوگ زخمی ہوئے تو اب لوٹ چلنے کی رائے کو پسند کرنے لگے اس پر آپ کو ہنسی آئی کہ اتنی جلدی رائے بدل گئی)-

اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِيْمَانًا- کون لوگ ایمان میں بڑے ہیں (جن کا ایمان اور یقین تعجب کے لائق ہے)-

اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ- ان کو وہ عورت بھلی لگی (اس پر دل آ گیا)-

كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَبْلٰى اِلَّا الْعَجْبَ يَا اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ- آدمی کا سارا بدن (مرے بعد) گل سڑ کر خاک ہو جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی (جہاں پر جانور کی دم کا جوڑ ہوتا ہے)-

اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا (آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے) مگر ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے (وہی گویا آدمی کا بیج ہے اسی سے خلقت شروع ہوئی تھی اور قیامت کے دن دوبارہ اسی پر اعادہ ہوگا لیکن پیغمبر لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں ان کا سارا بدن محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے)-

فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ- ہم کو اس شخص پر تعجب آیا جو خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہے پھر آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے (تعجب کی وجہ یہ ہوئی کہ پوچھنے سے تو معلوم ہوتی ہے کہ وہ خود نہیں جانتا اور تصدیق کرنے سے یہ نکلتا ہے کہ خوب جانتا ہے)-

اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسْتُرُهٗ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ- ایک شخص نے نیک عمل کیا اور اس کو چھپایا (اس کی نیت ریا اور دکھاوے کی نہ تھی) لیکن لوگوں کو معلوم ہو گیا (انھوں نے اس کی تعریف کی) اس کو یہ تعریف پسند آئی تو کیا یہ بھی ریا میں داخل ہے فرمایا نہیں اس کو تو دوہرا ثواب ہوگا ایک پوشیدہ نیک عمل کرنے کا دوسرے کھلم کھلا کرنے کا-(معلوم ہوا کہ جب عمل کرنے والے کی نیت مخلصانہ ہو تو کھل جانے سے اور لوگوں کی ثنا اور تعریف بھلی لگنے پر اجر اور ثواب میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اور

زیادہ اجر ملتا ہے -مترجم کہتا ہے ریا ایک فعل قلبی ہے جس پر دوسرا شخص مطلع نہیں ہوسکتا جو کوئی نیک کام کرے ہم کو اس کی تعریف اور ثنا کرنی چاہیئے تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی شوق اور رغبت پیدا ہو)-

اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ- یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو کامل اور اچھا سمجھے اور اللہ کے احسان کو بھول جائے (اگر اس کے ساتھ دوسرے کو بھی حقیر جانے تو وہ کبر ہے)-

اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِیْمَانًا- کن لوگوں کا ایمان بہت بھلا ہے (وہ سمجھے کہ فرشتوں کا ایمان کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کو اور اس کی تمام باتوں کو دیکھ اور سن رہے ہیں-فرمایا نہیں ان لوگوں کا ایمان زیادہ تعجب کے لائق ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے -کیونکہ انھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا نہ میرے معجزوں کو نہ میری صحبت اٹھائی لیکن مجھ پر ایمان لائے)-

لَوْخَلَّیْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا یُرِیْدُ لَدَخَلَہُ الْعُجْبُ بِعَمَلِہٖ ثُمَّ کَانَ هَلَاکُہٗ فِیْ عُجْبِہٖ وَرِضَاہُ عَنْ نَفْسِہٖ- (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میں بندے کو اس کی مرضی پر چھوڑ دوں (جو وہ چاہے وہی ہو جائے) تو اس میں غرور پیدا ہو جائے گا (وہ کہنے لگے گا کہ میرے اعمال ایسے عمدہ ہیں کہ میری ہر دعا قبول ہو جاتی ہے) پھر وہ اس غرور کی وجہ سے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے سے ہلاک ہوگا (اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی بھی ہر خواہش قبول نہیں کرتا تا کہ ان کے دل میں عاجزی پیدا ہو بلکہ نیک بندوں پر اور طرح طرح کی آفتیں اتارتا ہے ان کے صبر کا امتحان فرماتا ہے-مجمع البحرین میں ہے کہ اگر کوئی بندہ دن کو روزہ دار رہے اور رات کو تہجد گزار تو اس کے دل میں ایک خوشی اور شادمانی پیدا ہو جاتی ہے اگر اس کو اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل سمجھے اور ڈرتا ہے کہ شاید میرا عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوا ہو اور دوسرے بندگان خدا کو حقیر نہ جانے نہ اپنے آپ کو ان سے اچھا سمجھے تب تو اس کا بیڑا پار ہے اور اگر ذرا بھی یہ خیال پیدا ہو کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں یا یہ گمان کرے کہ میں اللہ تعالیٰ پر احسان کرتا ہوں (یا میرے پاس نجات اور فلاح آخرت کا سامان موجود ہے) تو بس عجب میں پڑ گیا اور ہلاک ہوا جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَخَشِیْتُ عَلَیْکُمْ مَا هُوَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعُجْبَ- اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھ کو ایک امر کا تم پر ڈر ہے جو گناہ سے بھی بڑا ہے-وہ کیا ہے عجب اور غرور-

سَیِّئَةٌ تَسُوْءُكَ خَیْرٌ مِّنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ- ایک گناہ جو تجھ کو برا لگے (تو اس سے شرمندہ ہو) اس نیکی سے بہتر ہے جو تجھ میں غرور پیدا کرے-

اَلْعَجَبُ کُلَّ الْعَجَبِ بَیْنَ جُمَادٰی وَرَجَبْ- (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی یعنی) بڑا عجیب کام جمادی الاخری اور رجب کے درمیان ہوا (اس کی اصل یہ تھی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کی بیوی سے جو بہت حسین تھی زنا کیا آخر دونوں بھائیون میں سلخ جمادی الاخری کو جنگ ہوئی کیونکہ رجب کے مہینہ میں وہ جنگ وجدال حرام جانتے تھے)-

عَجٌّ- چیخنا' چلانا' ڈانٹنا' تیز ہونا-

تَعْجِیْجٌ- بھر دینا- (جیسے اِعْجَاجٌ ہے)-

-تَعَجُّجٌ- بھر جانا-

عَجَاجَةٌ- غبار' دھواں-

عَجَاجٌ- احمق' بے وقوف-

عَجَّاجٌ- چیخنے والا-

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ- بہترین حج وہ ہے جس میں لبیک خوب پکار کر کہی جائے اور خون بہایا جائے (یعنی قربانی کی جائے)-

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُنْ عَجَّاجًا ثَجَّاجًا- حضرت جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے چیخنے والے خون بہانے والے بنو (یعنی لبیک پکارنے والے قربانی کرنے والے)-

مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ فِیْ عَجَّتِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ- جو شخص بلند آواز سے اللہ کی توحید کرے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی (بلند آواز سے توحید کرنا یہ ہے کہ کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ جہر کے ساتھ پڑھے یا مشرکوں میں جا کر اللہ کی توحید کا بیان کرے- ان کی ایذا دہی کا کچھ خیال نہ کرے)-

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ-

جو شخص بے کار کسی پرندے کو قتل کرے تو وہ پکار کر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا (بے کار قتل کرنا یہ ہے کہ نہ کھانے کے لیے مارے نہ کھلانے کے لیے یا اس طرح مارے کہ وہ حلال نہ رہے)۔

اِنْ مَرَّتْ بِنَهْرٍ عَجَّاجٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَتٌ۔ اگر گھوڑے ایک ایسی ندی پر گزریں جس کے پانی میں سے آواز نکل رہی ہو پھر وہ اس میں سے پانی پئیں تو اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

فَيَبْقٰى عَجَاجٌ لَّا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا۔ (قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کو اٹھا لے گا) اور رزیل (پاجی) کمینے بدمعاش لوگ بچ جائیں گے جو نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا (بالکل جانوروں کی طرح علم اور حیا اور شرم سے خالی ہوں گے)۔

فَلَمَّا غَشِيَ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ۔ جب مجلس کے لوگوں کو جانور کے گرد وغبار نے ڈھانپ لیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار پاس آن پہنچے)۔

مُرْ اَصْحَابَكَ بِالْعَجِّ وَالثَّجِّ۔ اپنے اصحاب کو لبیک پکارنے اور قربانی کرنے کا حکم کرو۔

كَانَ يَبْكِيْ عَلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى صَارَ عَلٰى خَدَّيْهِ مِثْلُ النَّهْرَيْنِ الْعَجَّاجَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ مِنَ الدُّمُوْعِ۔ حضرت آدم جب زمین پر اتارے گئے تو بہشت کے چھوٹ جانے پر روتے تھے یہاں تک کہ ان کے دونوں گالوں پر آنسوؤں کی دو آواز کرنے والی ندیاں بن گئی تھیں۔

نَهْرٌ عَجَّاجٌ وَبَحْرٌ مَوَّاجٌ۔ ندی آواز دینے والی اور دریا موج مارنے والا۔

عَجَدٌ۔ انگور یا خراب انگور۔

عُجْدٌ۔ خشک انگور۔

عَجَدٌ۔ کوے (مفرد عَجَدَةٌ ہے)۔

مُنْعَجِدٌ۔ غصہ ناک، تیز مزاج، تند خو۔

عَجْزٌ۔ تعریف کرنا، حملہ کرنا (تصرف سے منع کر دینا)

الحاح کرنا۔

عَجْزٌ۔ اور عَجَرَانٌ۔ خوفزدہ ہو کر جلدی سے گزر جانا۔

عَجْزٌ۔ موٹا ہونا، پیٹ بڑھ جانا، سخت ہونا۔

مُعَاجَرَةٌ۔ خوفزدہ ہو کر جلدی سے گزر جانا۔

تَعَجُّرٌ۔ پیٹ پر پٹیں مارنا۔

اِعْتِجَارٌ۔ عمامہ لپیٹنا، ڈھاٹا کرنا۔

مِعْجَرٌ۔ عورت کا سر بندھن۔

اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ۔ اگر میں اس اس کا تذکرہ کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کروں گی۔ یہ جمع عُجْرَةٌ کی یعنی بتوڑی (رسولی)۔

اِلَى اللّٰهِ اَشْكُوْ عُجَرِيْ وَبُجَرِيْ۔ میں اپنے دکھ درد دوں یا فکروں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں۔

قَضِيْبٌ ذُوْعُجَرٍ۔ ایک چھڑی گرہوں والی۔

جَاءَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ۔ وہ اپنے عمامہ کو لپیٹے ہوئے آئے (نہایہ میں ہے کہ اعتجار یہ ہے کہ عمامہ کو سر پر لپیٹے اور اس کا ایک سرا منہ پر ڈالے لیکن ٹھڈی کے تلے نہ لے جائے اگر ٹھڈی کے تلے لے جا کر لپیٹے تو اس کو تلحم کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ۔ آپ مکہ میں داخل ہوئے ایک کالا عمامہ لپیٹے ہوئے۔

مِعْجَرُ الْمَرْءَةِ اَكْبَرُ مِنْ مِقْنَعِهَا۔ عرت کا معجزہ یعنی سر بندھن اس کے مقنع سے بڑا ہوتا ہے (مقنع وہ کپڑا جو منہ پر ڈالا جاتا ہے وہ سر بندھن سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

عَجْرَفَةٌ۔ سخت گوئی، جلد بازی، بے باکی، ناراستی۔

عَجَارِيْفُ الدَّهْرِ وَتَصَارِيْفُهٗ۔ زمانہ کی سختیاں اور گردشیں۔

عَجَارِفُ۔ شدت کا بینہ اور سختیاں۔

عُجْرُوْفٌ۔ چالاک اونٹ اور سبک۔

تَعَجْرُفٌ وَعَجْرَفَةٌ۔ اس میں جلد بازی ہے اور بے باکی ہے جو دل میں آتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔

عَجْرَمَةٌ۔ جلدی کرنا۔

عُجَارِمٌ۔ سخت ذکر اور سخت مرد۔

عَجْزٌ - یا مَعْجِزٌ یا مَعْجَزٌ یا مَعْجِزَةٌ یا مَعْجَزَةٌ یا عَجَزَان یا عُجُوْزٌ - ناتواں ہونا' عاجز ہونا - (یہ ضد ہے حَزَمَ کی یعنی قادر ہوا) -

عُجُوْزٌ - بوڑھی ہونا -

عُجْزٌ - سرین بڑی ہونا -

عُجِزَتْ - اس کی سرین بڑی ہے -

مُعَاجَزَةٌ - کسی کو عاجز کرنے کا ارادہ کرنا' مائل ہونا' سبقت کرنا -

اِعْجَازٌ - عاجز کرنا' فوت ہو جانا -

تَعَجُّزٌ - عاجز بننا -

لَا تُدَبِّرُوْا اَعْجَازَ اُمُوْرٍ قَدْ وَلَّتْ صُدُوْرُهَا - ان کاموں کے انجام پر غور نہ کرو جن کا آغاز کر چکے ہو - (مطلب یہ ہے کہ آدمی کو کوئی کام شروع کرنے سے پہلے اس کے انجام کی فکر کرنا چاہئے جب فکر نہ کی اور وہ کام شروع کر دیا تو اب اس کا جو نتیجہ نکلے اس کا غم کرنے سے کیا حاصل اب تو غور و فکر کا موقعہ گزر گیا) -

لَنَا حَقٌّ اِنْ نُعْطَهُ نَاْخُذْهُ وَاِنْ نُمْنَعْهُ نَرْكَبُ اَعْجَازَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰى - (حضرت علیؓ نے فرمایا) خلافت ہمارا حق ہے اگر ہم کو ملی تو اس کو لے لیں گے اور اگر لوگوں نے ہم کو خلافت سے روکا تو ہم اونٹوں کے سرین یعنی آخری حصہ پر سوار ہو جائیں گے گو کتنی ہی دور جانا پڑے یعنی کتنی ہی مدت گزرے (یعنی اگر پہلے ہم کو خلافت مل گئی جو ہمارا حق ہے تو ہم قبول کر لیں گے اگر لوگوں نے ہم کو پہلے پہل نہ دی تو ہم اخیر میں لیں گے گو مدت دراز کے بعد سہی یعنی خلافت کے لئے ہم مقاتلہ نہ کریں گے - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہم خلافت سے روکے گئے تو جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے کوشش کریں گے - عرب لوگ کہتے ہیں نَضْرِبُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰى - یعنی ہم اونٹوں کو چلائیں گے گو طول طویل سفر ہو یعنی اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے) -

اِنَّهُ رَفَعَ عَجِيْزَتَهُ فِي السُّجُوْدِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سرین سجدے میں اوپر اٹھائی -

عَجِيْزَةٍ یعنی عَجْزٌ جو اصل میں عورت کی سرین کو کہتے ہیں پھر مرد کی بھی سرین کو کہنے لگے) -

حِيَالَ عَجِيْزَتِهَا - اپنی سرین کی طرف -

فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْاَةِ - وہ عورت کی سرین کے پاس کھڑے ہوئے (یعنی اس کے جسم کے آخری حصہ کے پاس عجز آخری حصہ کو کہتے ہیں) -

اِيَّاكُمْ وَالْعُجُزَ الْعُقُرَ - تم بوڑھی بانجھ عورتوں سے بچے رہو (کیونکہ ان کے ساتھ جماع کرنے سے قوت جاتی رہتی ہے اور دوسرے اولاد کی بھی توقع نہیں) -

عَلَيْكُمْ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ - تم بوڑھی عورتوں کا دین لازم کر لو (جیسے ان کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے کسی کے سمجھائے بجھائے وہ اپنے خیال سے نہیں پھرتیں ویسے ہی تم بھی اپنے دین پر ثابت قدم اور مضبوط رہو) -

مَنْ تَمَسَّكَ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ فَهُوَ الْفَائِزُ - جو بوڑھیوں کی طرح اپنے دین پر اور اعتقاد پر مضبوط رہا وہی کامیاب ہوا (مراد کو پہنچا - مطلب یہ ہے کہ جیسے بوڑھی عورتوں کا اعتقاد اور یقین پکا ہوتا ہے کوئی لاکھ ان کو سمجھائے مگر وہ اپنے پرانے دقیانوسی خیالات سے نہیں پھرتیں اسی طرح آدمی کو اسلام کے اعتقادات میں پکا اور مضبوط ہونا چاہئے شیطان اور شیطانی لوگوں کے بہکانے سے ڈانواں ڈول نہ ہونا چاہئے) -

وَلَا تَلِثُّوْا بِدَارِ مَعْجِزَةٍ - ایسے ملک میں مت ٹھہرو جہاں تم روٹی کمانے سے عاجز ہو (وہاں کوئی ذریعہ رزق تم کو نہ مل سکے) -

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزَ وَالْكَيْسَ - ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے یہاں تک کہ عاجزی اور مستعدی و دانائی بھی (جب تقدیر میں ایک کام ہمارے ہاتھ سے ہونا لکھا ہوتا ہے تو ہم اس کو مستعدی سے محنت اٹھا کر کر لیتے ہیں اگر تقدیر میں نہیں ہوتا تو ٹال مٹول کر کے اس کا وقت کھو دیتے ہیں) -

مَالِيْ لَايَدْخُلُنِيْ اِلَّا سَقَطُ النَّاسِ وَعَجَزُهُمْ - (بہشت کہتی ہے) میرا حال عجیب ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو دنیا میں بے قدر اور ناکارہ گنے جاتے تھے (دنیاداری کے

امور میں ہوشیار اور چترے شمار نہیں ہوتے تھے بلکہ بھولے بھالے بے وقوف گنے جاتے تھے)-

قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ كِسْرٰى فَوَهَبَ لَهُ مِعْجَزَةً فَسُمِّيَ ذَاالْمِعْجَزَةِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسریٰ (بادشاہ ایران) کا مصاحب آیا آپ نے ایک کمر پٹہ اس کو عنایت فرمایا اس کا نام یہی ہوگیا- کمر پٹہ والا-

خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا- میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسکو نہ کرسکو-

حَتّٰى اِذَاانْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا- جب آدھا دن گزر گیا تو محنت کرنے سے عاجز ہو گئے (کام پورا نہ کرسکے) ان کو ایک ایک قیراط (اجرت کی بابت) دیا گیا-

حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُهُمْ- یہاں تک کہ ان کے اعمال عاجز ہو جائیں گے (ان کو پل صراط پر سے گزرنے میں مدد نہ دیں گے)-

عَجَفَاءُ- دبلی، عِجَافٌ جمع ہے جیسے سِمَانٌ یعنی موٹے)-

تَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا- وہ دبلی بکریاں ہانک رہی تھی-

حَتّٰى اِذَااَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ- جب اس کو دبلا کرلیا تو اس میں پھیر دیا-

وَلَا بِالْعَجْفَاءِ- اور نہ دبلی بکری قربانی میں درست ہے (یعنی ایسی دبلی جس میں نری ہڈیاں رہ گئی ہوں)-

لَا تُضَحِّ فِي الْعَجْفَاءِ- دبلی بکری کی قربانی نہ کرو-

عَجَلٌ- یا عَجَلَةٌ- جلدی، سرعت-

عِجْلٌ- گائے کا بچہ (جیسے عِجْلَةٌ ہے)-

عُجْلٌ اور عَجَلَةٌ اور عُجَالَةٌ- جو جلدی سے میسر آجائے، ماحضر کھانا-

عَجِلٌ- اور عَجُوْلٌ- جلد باز-

اِعْجَالٌ- جلدی کرنا، مدت سے پہلے جننا، جلد بازی کرانا-

تَعْجِيْلٌ- جلدی کرنا یا جلدی کرانا-

مُعَاجَلَةٌ- قرضہ فوراً وصول کرلینا، مہلت نہ دینا، کسی کام کو فوراً کر ڈالنا-

اِسْتِعْجَالٌ- جلدی کرنے کی درخواست کرنا، آگے بڑھ جانا-

فَاَسْنَدُوْااِلَيْهِ فِيْ عَجَلَةٍمِّنْ نَخْلٍ- کھجور کے تنہ میں سیڑھیوں کی طرح جو بنی ہوئی تھیں اس پر چڑھ کر اس کے پاس پہنچ گئے- عجلة ایک لکڑی میں سوراخ کر کے اس کو اوپر چڑھنے کے لئے بجائے سیڑھی کے رکھ لیتے ہیں پہاڑی اور جنگلی لوگوں میں ایسی سیڑھی کا بہت رواج ہے (اصل میں عَجَلَة اس آڑی لکڑی کو کہتے ہیں جو کنوئیں پر لگائی جاتی ہے اور ڈول اس پر لٹکا رہتا ہے- عَجَلَة حال کے محاورہ میں گاڑی کو بھی کہتے ہیں جس کو بیل کھینچتے ہیں)-

بِعَجَلَةٍ يَرْقٰى عَلَيْهَا- ایک سوراخ میں کی ہوئی لکڑی جس سے اوپر چڑھ جاتے ہیں-

وَيَحْمِلُ الرَّاعِيْ الْعُجَالَةَ- اور گڈریا (چرواہا) عجالہ لے کر جائے- عُجَالَة وہ دودھ جو گڈریا (چرواہا) گلہ کے مالک کے پاس شام کو لے جاتا ہے ابھی جانور چراگاہ ہی میں رہتے ہیں- اَعْجَالَة بھی اسی کو کہتے ہیں اور جو چیز جلدی سے مہیا کرلی جائے اس کو بھی عُجَالَة کہتے ہیں- عَجُوْل ایک کنوئیں کا بھی نام ہے مکہ میں جس کو قصی بن کلاب نے کھودا تھا-

لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ- شاید ہماری وجہ سے تجھ کو جلدی کرنا پڑی (تو اچھی طرح جماع نہیں کرسکا جلدی سے چھوڑ کر چلا آیا)-

اِذَااُعْجِلْتَ یا عُجِّلْتَ- جب جلدی آجائے-

اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ وَلَا تَعْجَلُوْا- جب رات کا کھانا سامنے لاکر رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کرو (اچھی طرح اطمینان سے کھاؤ اس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے)-

عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا- ہمارے مزے ہم کو جلدی سے (دنیا ہی میں) دیدیئے گئے ہوں (ایسا نہ ہو ہم آخرت میں محروم رہیں) مترجم کہتا ہے قرآن میں عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی لذتوں میں پڑ کر بالکل آخرت کو بھول گئے ہوں لیکن جو لوگ دنیا کے مزوں کے ساتھ آخرت کے کام بھی بجالاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی یاد رکھتے ہیں وہ ان

میں داخل نہیں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا یہ کہنا کمال تقوی او رخوف الٰہی سے تھا)۔

لَا عَلَيْكِ اَنْ لَّاتَعْجِلِىْ - اگر تو جلدی نہ کرے اور اپنے ماں باپ سے صلاح ومشورہ کرلے تو نقصان تجھ کو نہ دے سکیں گے جب وہ دوزخ میں گر جائیں گے)۔

عَجُوْزٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ - ایک بڑھیا کو (جس کے دانت گر گئے ہوں) اور جبڑوں کی سرخی دکھلائی دیتی ہو آپ لے کر کیا کرتے وہ مر گئی اللہ نے آپ کو اس سے بہتر (جوان اور کنواری عورت) دلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بڑھیا سے حضرت ام المومنین خدیجہؓ کو مراد لیا اور بہتر عورت سے اپنے کو)۔

لَا يَعْجِزُ اُمَّتِىْ اَنْ يُّؤْخِرَ هُمْ نِصْفَ يَوْمٍ - میری امت اللہ سے امید ہے کہ پانسو برس تک تو ضرور رہے گی (نصف یوم سے پانچ سو برس مراد ہیں کیونکہ ایک یوم اللہ کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے)۔

اَلْعَجْزُ فَخْرِىْ - عاجزی او رمحتاجی میرا فخر ہے (بعض روایتوں میں یوں ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِىْ - یعنی فقیری میرا فخر ہے - اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ یہ موضوع اور باطل ہے)۔

كُلُّ شَىْءٍ مُّقَدَّرٌ حَتَّى الْعَجْزُ - ہر چیز تقدیر سے ہوتی ہے یہاں تک کہ ناطاقتی اور کم عقلی بھی۔

لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِىْ اَعْجَازِ هِنَّ - عورتوں کے دبر میں دخول مت کرو - (اکثر علماء کے نزدیک یہ حرام ہے اگر اپنی عورت یا لونڈی سے کرے اور اگر اجنبی عورت سے کرے تو زنا کی سزا ملے گی)۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْعَجْزَاءَ - ایسی عورت سے نکاح کر جس کی سرین بڑی اور پر گوشت ہو - (عورت کی خوبی یہی ہے کہ سینہ ابھرا ہوا ہو اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری اور پر گوشت ہو)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ - یا اللہ تیری پناہ عاجزی اور سستی سے۔

اَيَّامُ الْعَجُوْزِ - اخیر جاڑے کے سات یا پانچ دن۔

مُعْجِزَة - وہ نشانی جو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو ان کی نبوت ثابت کرنے کے لئے دیتا ہے (اور یہ اللہ کا فعل ہوتا ہے جوان کے ہاتھ ظاہر ہوتا ہے مگر ان کے اختیار میں نہیں ہوتا تاکہ جب چاہیں معجزہ دکھلا دیں بلکہ جب حق تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے اس وقت معجزہ نمودار ہوتا ہے ورنہ دوسرے وقتوں میں پیغمبر بھی عام لوگوں کی طرح' طرح طرح کے صدمے اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں)۔

عَجْسٌ - روک رکھنا' قبضہ کرنا' راستہ سے مڑ جانا' چلنا۔

تَعَجُّسٌ - پیچھے رہ جانا' ایک کے پیچھے ایک آنا' صبح ہوتے نکلنا' روک رکھنا' دیر لگانا۔

عَجَاسَاء - اونٹوں کی بڑی ٹکڑی یا رات کا بڑا حصہ یا تاریکی۔

عُجْسَةٌ - ایک ساعت رات کی صبح کا وقت۔

مَعْجِسٌ - کمان کا وہ مقام جس کو پکڑ کر تیر مارتے ہیں۔

فَيَتَعَجَّسُكُمْ فِىْ قُرَيْشٍ - وہ قریش میں تمہارے پیچھے لگے گا (تمہاری تلاش کرے گا)۔

عَجْعَجَةٌ - چیخنا' ڈانٹنا۔

عَجْعَجَ الْبَعِيْرُ - اونٹ چلایا' مار کی وجہ سے یا بہت بھاری بوجھ لادنے سے۔

عَجْعَاجٌ - بڑا چلانے والا۔

عَجْفٌ - یا عُجُوْفٌ - کھانا چھوڑ دینا یا کھانے سے روکنا تاکہ اشتہا خوب لگے' تحمل کرنا' دبلا کرنا۔

عَجَفٌ - دبلا ہونا۔

تَعْجِيْفٌ - پیٹ سے کم کھانا' کم کھانا دینا تاکہ دبلا ہو یا اشتہا صاف ہو۔

اَعْجَفُ - دبلا - (عَجْفَاءُ مونث عِجَافٌ - جمع اسکی نہ ہوگا (مطلب یہ ہے کہ اس کام میں جلدی مت کر سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کرکے مجھ کو جواب دے - بھلا حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا کیسے گوارا کرسکتی تھیں انھوں نے فوراً جواب دیا کہ اس امر میں ماں باپ سے صلاح کرنے کی

کوئی ضرورت نہیں میں دنیا پر لات مارتی ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں پھر سب بیویوں نے ایسا ہی کہا)۔

عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ - یہ تو مسلمان کی وہ خوشی ہے جو جلدی سے (یعنی دنیا ہی میں) اس کو دی جاتی ہے (ابھی آخرت کی خوشیاں تو باقی ہیں)۔

حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ - (پھر ہم دونوں میں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوگا) یہاں تک کہ جس کی موت پہلے آنے والی ہے وہ مرے (یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے)۔

اَعْجِلْ اَوْ اَرِنْ - جلدی کر ذبح کرنے میں (ایسا نہ ہو کہ گلا گھٹ کر مر جائے)۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ لوگ ہمیشہ بہتری کے ساتھ رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے (یعنی افطار کا وقت آنے کے بعد پھر اس میں دیر نہیں کریں گے)۔

فَكِدْتُّ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ - قریب تھا کہ میں ان سے لڑ بیٹھوں۔

لَاتَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا - (دنیا کا بدلہ حاصل ہونے میں جلدی مت کرو کیونکہ آخرت میں اس کا بڑا بدلہ ملنے والا ہے)۔

عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ - نمازی تو نے جلد بازی کی - (یکایک دعا شروع کر دی آداب شاہانہ کا لحاظ نہیں رکھا)۔

اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ بِعِجْلٍ - اتنے میں ایک شخص ان کے پاس ایک گوسالہ لے کر آیا۔

مَايُعْجِلُكَ - کونسی چیز تجھے جلدی کراتی ہے۔

وَاَنْ لَا يَسْتَعْجِلَ - دعا قبول ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی جلدی نہ کرے (یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی پیغمبروں کی دعائیں بھی برسوں کے بعد قبول ہوئی ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا ہی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب ملے گا۔)

فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عِجَالٌ - انھوں نے جلدی جلدی وضو کیا (یہ جمع ہے عَجلَانٌ کی یعنی جلد باز)۔

اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ - جس جہاد میں لوٹ کا مال ہاتھ آئے تو دو تہائی ثواب گویا دنیا ہی میں ان کو مل گیا (اب آخرت میں ایک تہائی باقی رہا اور جس جہاد میں لوٹ نہ ملے صرف تکلیف پہنچے اس کا پورا ثواب آخرت میں ملے گا)۔

عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ - اس کی موت جلد آ گئی ہو۔

يُسْتَجَابُ مَالَمْ يَعْجَلْ - دعا جب قبول ہوتی ہے کہ آدمی جلدی نہ کرے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ - ان گناہوں سے تیری پناہ جو آدمی کو جلد فنا کر دیتے ہیں۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ گناہ جو جلدی آدمی کو فنا کر دیتے ہیں - جھوٹ بولنا اور زنا کرنا اور ناطہ توڑنا اور جھوٹی قسم کھانا اور عام راستہ بند کرنا اور امامت کا جھوٹا دعوی کرنا ہیں)۔

عَجْمٌ - کالا ٹیکہ لگانا' نقطہ دینا۔

عَجْمٌ - اور عُجُوْمٌ - کاٹنا یا چبانا' امتحان کرنا' ہلانا۔

مُعَاجَمَةٌ - تجربہ کرنا۔

تَعْجِيْمٌ - بمعنی عَجْمٌ ہے۔

اِعْجَامٌ - نقطے دینا' عجمی زبان بولنا یا عجمی الفاظ کا استعمال کرنا یا کلام میں غلطی کرنا۔

اِنْعِجَامٌ - پوشیدہ رہنا۔

اِسْتِعْجَامٌ - سکوت کرنا' بات نہ کر سکنا۔

عَجَمٌ - عرب کے سوا اور لوگ۔

حُرُوْفٌ مُعْجَمَةٌ - وہ حروف جو نقطہ دار ہیں ان کی ضد مہملہ یعنی بے نقطہ۔

حُرُوْفٌ مُعْجَمَةٌ - وہ حروف جو نقطہ دار ہیں ان کی ضد مہملہ یعنی بے نقطہ۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ - بے زبان جانور کا (جس کا کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا ساتھ نہ ہو) زخمی کرنا (اگر وہ کسی کو مار لگا کر زخمی کرے) تو لغو ہے یعنی اس کی دیت کسی پر لازم نہ ہو گی۔

بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَّاَعْجَمَ- ہر بولنے والے (یعنی آدمی) اور بے زبان (یعنی جانور) کے شمار پر-

وَفِينَا الْعَرَبِيُّ وَالْعَجَمِيُّ- ہم میں عرب لوگ اور دوسرے ملک کے لوگ بھی تھے-

اَعْجَمِيٌّ -جو شخص فصاحت کے ساتھ گفتگو نہ کر سکے گو عرب کا رہنے والا ہو (جیسے اَعْجَمُ ہے اس کی جمع عُجْمٌ ہے)-

عُجْمَة-ریت کا ٹیلہ' کسی کلمہ کا عربی نہ ہونا-

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ -جب کوئی تم میں سے رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو پھر اس کی زبان سے قرآن برابر نکل نہ سکے (یعنی اچھی طرح اس کو پڑھ نہ سکے)-

مَا كُنَّا نَتَعَاجَمُ اَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ-ہم یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کرتے تھے (یعنی ایسا کہنے میں رکتے نہیں تھے) کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان پر بولتا ہے (زبان تو ان کی تھی مگر بولتا اس سے فرشتہ تھا)

صَلٰوةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ- دن کی نماز یعنی ظہر اور عصر کی گونگی ہے (ان میں قرات آہستہ کرنی چاہیے)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ فَعَجُمَ كَلَامُهٗ فَقَالَ يُعْرَضُ كَلَامُهٗ عَلَى الْمُعْجَمِ فَمَا نَقَصَ كَلَامُهٗ مِنْهَا قُسِمَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ-ان سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو گھونسا مارا یا لات لگائی اور اس کی زبان کا ایک ٹکڑا کٹ گیا اب بعض حروف نہ نکلنے کی وجہ سے اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تو انھوں نے جواب دیا ایسا کریں گے کہ اس کی زبان سے سب حروف تہجی نکلوائیں جو جو حرف اس سے نہ نکل سکے گا اس کی دیت سب حرفوں پر تقسیم کر کے بقدر حصہ رسد دینا ہوگی (مثلاً اٹھائیس حروف میں سے سات حروف اس سے نکل نہیں سکتے تو چوتھائی دیت لات مارنے والا دے گا)

نَهَانَا اَنْ نَّعْجُمَ النَّوٰى طَبْخًا-ہم کو کھجور گٹھلیوں کے اتنا پکانے سے منع فرمایا کہ وہ گل جائیں (اور ریزہ ریزہ ہو جائیں اس لیے کہ گٹھلیاں جانوروں کی خوراک ہیں ان کو خراب کرنا گویا جانوروں کو تکلیف دینا ہے-بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کھجور کو پکائیں تو احتیاط رکھیں کہ پکنے کا اثر گٹھلی تک نہ پہنچے صرف اوپر کا حصہ پک جائے)-

عَجَمٌ-گٹھلی کو بھی کہتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں عجمت النوی یعنی میں نے گٹھلی کو چبایا)

لَقَدْ جَرَّسَتْكَ الدُّهُوْرُ وَعَجَمَتْكَ الْاُمُوْرُ- تم کو زمانوں نے خبردار کر دیا اور کاموں نے تجربہ کار بنا دیا-

اِنِّيْ قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ- میں نے اس آدمی کو آزمایا (یعنی ابوموسیٰ کو اس کا امتحان لیا)-

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَكَبَ كِنَانَتَهٗ فَعَجَمَ عِيْدَانَهَا عُوْدًا عُوْدًا- امیر المومنین نے اپنا ترکش اوندھا دیا اور ایک ایک کر کے ہر تیر کی لکڑی کو خوب آزمایا-

حَتّٰى صَعَدْنَا اِحْدٰى عُجْمَتَيْ بَدْرٍ- یہاں تک کہ ہم بدر کے دو ریت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے-

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ-ان بے زبان چارپایوں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو (ان کے آب و دانہ کی خبرگیری کرتے رہو)-

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الْعُجْمِ مِنْ اَمْوَالِكُمْ-اللہ سے اپنے بے زبان مالوں میں ڈرتے رہو (لوگوں نے عرض کیا بے زبان مال کیا ہیں فرمایا گائے' بکری' کبوتر وغیرہ)-

نَهٰى عَنْ رَطَانَةِ الْاَعَاجِمِ-عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے آپ نے منع فرمایا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّفَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ-یا اللہ میں عرب اور عجم کے فاسقوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں-

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلُمَّ جَرًّا يَّمُنُّ بِهٰذَا الدِّيْنِ عَلٰى اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ قَرَابَةِ نَبِيِّهٖ فَيُعْطِيْ هٰؤُلَاءِ وَيَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ- (امام رضا علیہ السلام نے فرمایا) جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تب سے اب تک اللہ تعالیٰ اس دین کا علم عجم کی اولاد کو دے کر ان پر

احسان کر رہا ہے (اکثر بڑے بڑے عالم دین کے اہل عجم میں سے ہو رہے ہیں) اور اپنے پیغمبر کے ناطہ داروں سے (یعنی قریشی لوگوں سے) اس کو پھیر رہا ہے تو عجمیوں کو علم دیتا ہے اور عربوں کو نہیں دیتا (اس کا اختیار ہے)-

لَوْقُلْتُ اِنَّ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ لَقُلْتُ هٰذِهٖ لِاَنَّ فَاكِهَةَ الْجَنَّةِ لَا عَجَمَ فِيْهَا فَكُلُوْهَا فَاِنَّهَا تَقْطَعُ الْبَوَاسِيْرَ- اگر میں کسی میوے کی نسبت یہ کہوں کہ وہ بہشت سے اترا ہے تو انجیر کو کہوں گا وہ بہشت سے اتری ہے کیونکہ بہشت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے- (انجیر میں بھی گٹھلی نہیں ہوتی) تو انجیر کھاؤ وہ بواسیر کی بیماری کو دور کرتی ہے-

عَجْنٌ- گوندھنا (یعنی مٹھی سے زور کر کے دبانا) دبر پر مارنا' ٹیکا دینا' ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھنا-

عَجَنٌ- موٹا ہونا'

اِعْجَانٌ- دبر کا ورم کرنا' موٹی اونٹنی پر سوار ہونا-

تَعَجُّنٌ- آٹا ہو جانا-

اِعْتِجَانٌ- آٹا بنانا-

نَاقَةٌ عَاجِنٌ- وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بچہ نہ ٹھہرے-

عَجِيْنٌ- آٹا پانی میں گوندھا ہوا-

عِجَانٌ- مقعد' دبر-

لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَالْعِجَانِ وَالْعَجِيْنِ- وہ اچھے اور برے (یعنی اشراف اور بدذات میں اور دبر اور آٹے میں فرق نہیں کرتا (بعض نے یوں نقل کیا ہے **لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَبَيْنَ اللُّجَيْنِ وَاللَّجِيْنِ**)-

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فَيَنْقُرُ عِنْدَ عِجَانِهٖ- شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے پھر اس کی دبر میں پھونک مارتا ہے (اس کو وہم دلانے کے لیے کہ وضو ٹوٹ گیا عجان دبر- بعض نے کہا قبل اور دبر کا درمیانی حصہ)-

اِنَّ اَعْجَمِيًّا عَارَضَهٗ فَقَالَ اسْكُتْ يَابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ- ایک عجمی شخص نے حضرت علیؓ کی بات کو کاٹا- انہوں نے کہا ارے لال چوتڑ والی کے بیٹے چپ رہ (یہ عرب میں گالی ہے یعنی تیری ماں ایسی مفعول تھی کہ جماع کراتے کراتے اس کے چوتڑ لال پڑ گئے)

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِنُ فِي الصَّلٰوةِ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں کو اس طرح جیسے آٹا گوندھتے ہیں زمین پر ٹیک کر اٹھتے- (عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح اٹھتے)-

تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا- گھر کے گوندھے ہوئے آٹے کو چھوڑ کر سو جاتی ہیں (بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہے مطلب یہ ہے کہ بالکل ناتجربہ کار بھولی بھالی لڑکی ہے وہ اس قسم کے چلتر کیا جانے)-

اِنَّا لَنَعْجِنُ فَلَا نَقْدِرُ عَلٰى خُبْزِهٖ- ہم تو آٹا گوندھ کر رکھتے ہیں پھر وہ دجال کے ڈر سے اس کی روٹی تک نہیں پکا سکتے (بھوکے رہ جاتے ہیں حالانکہ دجال کو ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا تو ان لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جو اس کو دیکھیں گے)-

عِجَانٌ- احمق اور بے وقوف کو بھی کہتے ہیں-

عَجْوٌ- دودھ پلانے میں دیر کرنا' آواز نکالنا' کھولنا' جھکانا-

لَقِيَ مَا عَجَاهُ- اس نے سختی اٹھائی-

لَقَّاهُ اللّٰهُ مَاعَجَاهُ وَمَا عَظَاهُ- اللہ تعالیٰ اس کو وہ دکھلائے جو اس کو برا لگے-

تَعْجِيَةٌ- موڑنا-

مُعَاجَاةٌ- دودھ نہ دینا یا ماں کے سوا اور کسی کا دودھ پلانا-

عَجْوَةٌ- اور **عَجَاوَةٌ**- ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے مدینہ طیبہ کی-

كُنْتُ يَتِيْمًا وَلَمْ اَكُنْ عَجِيًّا- میں یتیم تھا لیکن عجی نہ تھا (عجی وہ بچہ جس کی ماں کو دودھ نہ ہو یا اس کی ماں مر گئی ہو دوسری عورت کا دودھ یا کھانا اس کو دیا جائے اور اس وجہ سے ناتواں ہو جائے- عرب لوگ کہتے ہیں **عَجَا الصَّبِيَّ يَعْجُوْهُ**- جب اس کو کسی بہانہ سے پھسلائیں- **فَهُوَ عَجِيٌّ**- وہ پھسلایا گیا ہے **عَجِيَ يَعْجٰى عَجًا** بھی آیا ہے)-

عُجَاوَةٌ- وہ دودھ جس سے بچہ کو پھسلائیں-

طَالَ مَاعَاجَيْتُهٗ وَعَاجَانِيْ- (حجاج نے ایک گنوار سے

کہا میں دیکھتا ہوں تو کھیتی باڑی میں بڑا ہوشیار ہے اس نے جواب دیا) میں مدت سے کھیتی باڑی کرتا ہوں اور کھیتی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھ کو دیکھ رہی ہے-

اَلْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ- عجوہ کھجور بہشت کا میوہ ہے- (نہایہ میں ہے کہ وہ مدینہ کی ایک کھجور ہے جو صیحانی سے بڑی ہوتی ہے اس کا درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا- مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں مدینہ کی بڑی اور عمدہ کھجور کو شلبی کہتے ہیں شاید وہی عجوہ ہو)-

مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَۃٍ لَم یَضُرَّہٗ سِحْرٌ وَّلَا سَمٌّ- جو شخص صبح ناشتہ میں عجوہ کھجور کے سات دانے کھالے گا اس کو (اس دن) نہ کوئی جادو نقصان کرے گا نہ زہر (گویا یہ کھجور فادزہر ہے اور سحر کا دفع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ہے)-

سُمْرُ الْعَجَایَاتِ یَتْرُکْنَ الْحَصَا زِیَمًا- ان کے پاؤں کے پٹھے گندم گوں ہیں وہ کنکریوں کو اڑاتے ہیں- (یعنی زور سے چلتے ہیں کنکریاں ان کے چلنے سے پھیلتی اور جدا ہوتی ہیں- یہ جمع ہے عُجَایَۃٌ کی یعنی جانور کے پاؤں کا پٹھا)-

اِنَّ نَخْلَۃَ مَرْیَمَ کَانَتْ عَجْوَۃً- حضرت مریمؑ کا کھجور کا درخت (جس کا میوہ دردزہ میں ان کو کھانے کا حکم ہوا تھا) عجوہ کھجور کا تھا (وہ آسمان سے اترا تھا اب جو درخت اس کی جڑ سے اگا وہ عجوہ اور جو گری پڑی کھجور سے اگا وہ خراب کھجور ہوا- کہتے ہیں امام جعفر صادق نے یہ ایک مثال بیان کی اس کا مطلب یہ ہے کہ معدن علم شریعت خاندان نبوی ہے جس نے اس خاندان سے یعنی اہل بیت نبوی علیہم السلام سے علم حاصل کیا اس کا عمدہ علم ہے اور جس نے ایرے غیرے ادھر ادھر کے لوگوں سے شریعت کا علم سیکھا اس کا علم ناقص اور خراب قسم کا ہے کذافی البحرین)-

باب العین مع الدال

عُدَبِیٌّ- خوش خلق' بے عیب-

عُدُوْبٌ- بہت ریت

عَدْثٌ- خوش خلقی' نرمی-

عَدٌّ- گننا' شمار کرنا' گمان کرنا-

تَعْدِیْدٌ- تیار کرنا' خوبیاں بیان کرنا-

مُعَادَّۃٌ- بار بار لوٹ آنا' تیار کرنا' آمادہ کرنا-

تَعَدُّدٌ- بڑھنا' زیادہ ہونا- (جیسے تَعَادٌّ ہے)-

اِعْدَادٌ- تیار کرنا-

اِعْتِدَادٌ- شمار میں آنا' عدت کرنا' قابل اعتبار ہونا-

اِسْتِعْدَادٌ- آمادگی' تیاری' قابلیت-

اِنَّمَا اَقْطَعْتَہُ الْمَاءَ الْعِدَّ- آپ نے تو اس کو ایسے پانی کا مقطعہ دے دیا جو ہر وقت تیار نکلتا رہتا ہے (کبھی موقوف نہیں ہوتا یا بے محنت اور مشقت تیار ہے) پہلے آپ نے یہ سمجھ کہ شاید وہ نمک بطور معدن کے محنت اور مشقت کے بعد وہاں سے نکلتا ہے ایک شخص کو اس کا ٹھیکہ لے دیا جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ تو نمک ہی کا ایک تالاب ہے تو آپ نے یہ ٹھیکہ مقطعہ کا فسخ کر دیا)-

نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِیَاہِ الْحُدَیْبِیَۃِ- حدیبیہ کے ان مقاموں پر اترے جہاں پانی ملنے کی امید تھی (یعنی چشموں اور کنوؤں پر)-

مَازَالَتْ اُکْلَۃُ خَیْبَرَ تُعَادُّنِیْ فَھٰذَااَوَانُ قُطِعَتْ اَبْھَرِیْ- برابر خیبر میں جو زہر کا لقمہ میں نے کھالیا تھا وہ اپنا اثر بار بار دکھاتا رہا اب تو میرے دل کی رگ (شہ رگ) اس زہر سے کٹ گئی (تو آپ کی وفات اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو عنایت فرمایا) عرب لوگ کہتے ہیں بِہٖ عِدَادٌ مِّنْ اَلَمٍ- اس کا درد بار بار لوٹ کر آتا ہے عداد کہتے ہیں زہر ابھر آنے کو-

فَیَتَعَادُّ بَنُوْالْاُمِّ کَانُوْ مِائَۃً فَلَا یَجِدُوْنَ بَقِیَ مِنْھُمْ اِلَّاالرَّجُلُ الْوَاحِدُ- ایک ماں کے جو سو بیٹے تھے وہ اپنے آپ کو شمار کریں گے دیکھیں گے کہ سو میں سے ایک باقی رہ گیا ہے-

اِنَّ وَلَدِیْ لَتَعَادُّوْنَ مِائَۃً اَوْ یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا- (حضرت انس بن مالکؓ نے کہا) میری اولاد سو کے شمار میں ہے یا اس سے زائد (یہ برکت ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

سے حاصل ہوئی تھی)۔

لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ - سو سے کچھ بڑھتے ہی ہیں (ایک روایت میں لیعادون ہے معنی وہی ہیں)۔

وَلَا نَعُدُّ فَضْلَهٗ عَلَيْنَا - ہم ان کی بزرگیوں کا شمار نہیں کر سکتے (اتنی کثرت سے ان کو ہم پر فضیلتیں ہیں)

اِذَا تَكَامَلَتِ الْعِدَّتَانِ - ایک شخص سے پوچھا گیا کہ قیامت کب ہوگی انہوں نے کہا جب دوزخیوں اور بہشتیوں کا شمار پورا ہو جائے گا (یعنی جو تعداد اللہ تعالی نے ان کی رکھی ہے وہ سب دنیا میں آ لیں گے)۔

لَمْ يَكُنْ لِلْمُطَلَّقَةِ عِدَّةٌ - عرب میں پہلے طلاق والی عورت پر عدت نہ تھی (پھر اللہ تعالی نے طلاق کے لیے بھی عدت کا حکم اتارا جب کہ وہ عورت موطوءہ ہو)۔

اِذَا دَخَلَتْ عِدَّةٌ فِيْ عِدَّةٍ اَجْزَأَتْ اِحْدٰهُمَا - جب ایک عدت دوسری عدت میں گھس آئے تو ایک ہی عدت کافی ہو گی (مثلاً کسی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں اس کے بعد مر گیا - ابھی عورت عدت ہی میں تھی تو وہ آخری عدت پوری کرے یا کوئی شخص مر گیا اس کی بیوی حاملہ تھی لیکن وہ وفات کی عدت پوری کرنے سے پہلے جنی تو اس کی عدت زچگی سے ختم ہو جائے گی - لیکن بعض کے نزدیک آخری عدت پوری کرنی ہو گی)۔

كَانَتِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِهَا وَاجِبًا - اپنے لوگوں میں عدت کرنا واجب تھا۔

يَخْرُجُ جَيْشٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اٰدٰى شَيْءٍ وَّاَعَدَّهٗ پورب کی طرف سے ایک لشکر باساز و سامان خوب تیار اور آمادہ ہو کر نکلے گا۔

وَعَدَّ السَّابِعَ - اور ساتویں کو شمار کیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا عبداللہؓ نے یا عمرو بن میمون راوی نے)۔

وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ - کئی ایک عالموں نے یہ کہا ہے۔

اَفْضَلُ مَا نُعِدُّ - جو ہم تیار کریں اس میں افضل۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا تو آپ نے اس کو کچھ شمار نہیں کیا (یعنی طلاق نہیں سمجھا اس سے رد ہوا ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اگر مرد اپنی بیوی کو جدا ہو جانے کا اختیار دے پھر وہ یہ کہے کہ میں تجھ ہی کو اختیار کرتی ہوں تب بھی ایک طلاق بائن یا رجعی پڑ جائے گی)۔

عَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا شمار میرے ہاتھ پر کیا (یعنی میری انگلیاں پکڑ کر)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ - میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوقات کے شمار میں (اور اس رضامندی تک اور اس کے تحت کے وزن کے برابر اور اس کے کلموں کے شمار میں)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ - میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کے شمار کے برابر جن کا وہ پیدا کرنے والا ہے (یعنی ازل سے لے کر ابد تک کل مخلوقات کے شمار میں)۔

فِيْ كُلِّ مَا نُعِدُّ لِلْبَيْعِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہر اس مال میں زکوۃ نکالنے کا حکم دیا جس کو ہم بیچنے کے لیے تیار کریں (یعنی ہر ایک تجارتی مال میں - اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن اہل ظاہر اور محققین اہل حدیث کے نزدیک زکوۃ انہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لی یعنی سوائم اور نقود میں سے)۔

مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ - تم شہید کن لوگوں کو سمجھتے ہو۔

يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ - مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو روپیہ دے گا گن کر نہیں دے گا (شاید یہ خلیفہ مہدی علیہ السلام ہوں گے)۔

نَعُدُّ لِنَفْسِهٖ - ہم اس کی معیاد کو شمار کرتے رہیں گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُدَّةٌ لِلِقَائِهٖ - لا الہ الا اللہ سے ملنے کا سامان ہے (یعنی اس کلمہ سے اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہوگا)۔

مَا اَعْدَدْتَ لَهَا - تو نے قیامت کے لیے کیا سامان تیار کیا ہے۔

وَمِنْ اَعْدَادِ هِنَّ - اور ان کے شمار کے موافق اونٹنیوں سے

بہتر ہیں (یعنی چار آیتوں سے زیادہ اگر سیکھے یا پڑھے تو اتنی ہی اونٹنیوں سے یہ بہتر ہیں)۔

لَا عِبْرَةَ فِي الْعَدَدِ - رمضان کا چاند ثابت ہونے کے لیے شمار کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی ایک شخص کی بھی رویت کافی ہے)۔

عُدَّ شَعْبَانَ نَاقِصًا اَبَدًا وَّشَهْرَ رَمَضَانَ تَامًّا اَبَدًا - شعبان کو ہمیشہ ناقص شمار کر اور رمضان کو پورا مہینہ۔

مَنْ عَدَّ غَدًا مِّنْ اَجَلِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ صُحْبَةَ الْمَوْتِ - جس نے اپنی عمر میں سے کچھ شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری صحبت کی۔

وَاسْتَعِدُّوْا لِلْمَوْتِ - موت کے لیے تیار رہو (ہر وقت ہوشیار اور آمادہ رہو جو جس کا دینا ہے اس کو دے کر اور نیک اعمال بجالا کر)۔

لَوْ كَانَ لِيْ عِدَّةُ اَصْحَابِ طَالُوْتَ اَوْعِدَّةُ اَهْلِ بَدْرٍ لَضَرَبْتُكُمْ بِالسَّيْفِ - اگر میرے ساتھ اتنے آدمی بھی ہوتے جتنے طالوت بادشاہ کے ساتھ یا جنگ بدر میں تھے تو میں تم کو تلوار سے مارتا (خلافت حاصل کرنے کے لیے تم سے لڑتا یعنی اگر تین سو تیرہ آدمی بھی جتنے جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا طالوت بادشاہ کے ساتھ تھے میرے موافق ہوتے اور میری مدد پر آمادہ ہوتے تو میں خلافت دوسرے کسی کو لینے نہ دیتا اس کے لیے تلوار چلاتا، یہ حدیث امامیہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے مگر ہم کو اس کی صحت میں شک ہے)۔

تَنْتَظِرُ عِدَّةَ مَا كَانَتْ تَحِيْضُ - جتنے دن اس کو پہلے حیض آیا کرتا تھا ان کے شمار تک انتظار کرے۔

مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانَ - قریش کا جد اعلیٰ تھا۔

تَسْمَعُ بِالْمُعَيْدِيِّ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَرَاهُ - معیدی کا حال سننا اس کے دیکھنے سے بہتر ہے (مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے)۔

عُدَّ نَفْسَكَ مَيِّتًا - اپنے آپ کو مردہ سمجھ (مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ مرنے سے پیشتر مرجاؤ)۔

عَدْرٌ - دلیری، زور کا مینہ۔

عَدَّارٌ - ملاح۔

اِعْتِدَارٌ - اچھی طرح سیراب ہونا۔

عَادِرٌ غَادِرٌ - جھوٹا، فریبی، دغاباز۔

عَدْسٌ - خدمت کرنا، نگہبانی کرنا، روندنا ڈانٹنا، چل دینا (جیسے عَدَسَانٌ اور عِدَاسٌ اور عُدُوْسٌ ہے)۔

مُعَادَسَةٌ - برابر چلتے رہنا، کہیں نہ ٹھہرنا۔

عَدَسٌ - مسور

عَدُوْسٌ - قوی، طاقتور۔

اِنَّ اَبَا لَهَبٍ رَمَاهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ - ابولہب پر اللہ تعالیٰ نے عدسہ کا عذاب بھیجا (عدسہ ایک پھنسی ہے زہریلی طاعون کی قسم کی جو پہلے چھوٹی سی نکلتی ہے پھر اس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آدمی مرجاتا ہے)۔

عَدْعَدَةٌ - جلدی چلنا، جلدی کرنا، آواز کرنا۔

عَدْ عَدْ - کہہ کر خچر کو ڈانٹتے ہیں۔

عَدْفٌ - کھانا،

تَعَدُّفٌ - چکھنا۔

عُدَافٌ - کھانے کی کوئی چیز۔

عِدْفٌ - رات کا ایک ٹکڑا، لوگوں کا ایک گروہ۔ (جیسے عِدْفَةٌ ہے)۔

عَدُوْفٌ - چارہ، علف یا چکھنے کی کوئی چیز۔

مَاذُقْتُ عَدُوْفًا - میں نے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھی۔

عَدْكٌ - ہتھوڑی سے مارنا۔

مِعْدَكَه - ہتھوڑی

عَدْلٌ - سیدھا کرنا، مائل ہونا، مادہ پر چڑھنا، چھوڑ دینا، ہٹا دینا، شرک کرنا، برابر کرنا۔

عُدُوْلٌ - لوٹ جانا، دوسری طرف چل دیا، تولنا، ساتھ سوار ہونا۔

عَدْلٌ اور عَدَالَةٌ - انصاف کرنا، (جیسے عُدُوْلَةٌ اور مَعْدِلَةٌ ہے)۔

تَعْدِيْلٌ - سیدھا کرنا، برابر کرنا۔

مُعَادَلَةٌ - وزن کرنا، وزن میں برابر ہونا، ساتھ سوار رہنا۔

اِنْعِدَالٌ - ہٹ جانا-

اِعْتِدَالٌ - توسط اور تناسب یعنی افراط اور تفریط کے بیچ کا درجہ-

عَدْلٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی بڑا انصاف کرنے والا-

لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض یا نہ توبہ نہ فدیہ-

لَيْسَتْ لَهُمَا بِعَدْلٍ - وہ ان کے برابر نہیں ہے' ان کے جوڑ کی نہیں ہے- عَدْلٌ اور عِدْلٌ مثل اور ہم جنس کو بھی کہتے ہیں-

مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عَدْلَهٗ - ہر جوان بالغ سے ایک دینار لیا جائے یا اس کے برابر (اس کی قیمت کے روپیہ)-

مَا يُغْنِيْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ - ہم کو اسلام کیا فائدہ دے گا ہم نے تو اللہ کے ساتھ شرک کیا (اس کا برابر والا دوسرے کو ٹھہرایا)-

كَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِكَ - یا اللہ دوسروں کو تیرے ساتھ برابر کرنے والے جھوٹے ہیں (جھوٹے بھی ایسے کہ معاذ اللہ تمام جھوٹوں کے بادشاہ بھلا اللہ تعالیٰ کو جو سب کا مالک اور خالق ہے اور ان کم بخت اور بے جان بتوں کو دیکھو ان کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا)-

عَدْلٌ بفتح عین مثل کو کہتے ہیں اور بکسرہ عین ہم وزن کو- بعض نے بالعکس کہا ہے-

لَا نَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا - ہم اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو نہیں کرتے-

عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ - دس بردے آزاد کرنے کا جو ثواب ہے اتنا ثواب-

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ - جو شخص ایک کھجور کے برابر قیمت یا وزن میں) خیرات کرے (یعنی ایک دمڑی یا ایک پائی یا ایک کوڑی)-

اَعْدَلْتُمُوْنَا بِالْحِمَارِ - تم نے ہم کو گدھے کے برابر کر دیا (جو کہتے ہو عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے- جیسے گدھے اور کتے کے نکل جانے سے)-

بِئْسَ مَا عَدَلْتُمُوْنَا - تم نے ہم کو جس کے برابر کیا یہ برا کیا-

وَعَدْلُ مُحَرَّرٍ - آزاد کئے ہوئے بردہ کی طرح ایک بردہ-

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ مِنْهَا فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ - (دین کا) علم تین چیزیں ہیں (ایک تو قرآن شریف کی آیت دوسرے صحیح حدیث) تیسرے ترکے کا حصہ جو شریعت کے موافق انصاف کے ساتھ قرار دیا جائے (یعنی فرائض کا علم یہ بھی علم دین میں داخل ہے اس کو قرآن اور حدیث سے علیحدہ بیان فرمایا حالانکہ وہ بھی قرآن اور حدیث کے علم میں داخل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اس علم کا خاص اہتمام کریں اور اس میں مہارت پیدا کریں- اکثر عالم لوگ قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں مگر علم فرائض میں زیادہ مہارت نہ ہونے سے ترکہ کو صحیح طور سے تقسیم نہیں کر سکتے)

فَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ فَعَدَلْتُ بَيْنَهُمَا - میرے پاس دو گلاس لائے گئے (ایک دودھ کا ایک شراب کا میں سوچ میں پڑ گیا) کہ دونوں برابر ہیں (کونسا گلاس لوں)-

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُكُمْ - تمہارے جانور (چراگاہ سے) ہٹائے نہ جائیں (ان کو چرنے سے نہ روکا جائے)-

اِذْ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ وَخَالِيْ مَقْتُوْلَيْنِ عَادَلْتُهُمَا عَلٰى نَاضِحٍ - اتنے میں میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کی لاشیں ایک اونٹ پر دونوں طرف لادے ہوئے لے کر آئی دونوں مارے گئے تھے (عَادَلْتُهُمَا یعنی بوجھوں کی طرح اونٹ کی دونوں طرف باندھے ہوئے)-

فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ يَا فَيَعْدِلُهٗ - اس کو سیدھا کرے پھر نماز پڑھے یا اس کو اپنے منہ کے سامنے کھڑا کرے-

اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ - سجدے میں اعتدال کرو (یعنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھو کہنیاں زمین سے اٹھالو اور پہلو سے الگ رکھو اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھو)-

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ - جو حاکم منصف اور متبع شریعت ہو (خواہ

بادشاہ ہو یا بادشاہ کی طرف سے کچھ حکومت رکھتا ہو سب اس میں داخل ہیں) ان کو قیامت کے دن سایہ ملے گا۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَالْعِلَاوَةُ - دونوں گھڑیاں (جو جانور کے دونوں طرف ہوتی ہیں) اور جو گھڑی بیچ میں سب اچھی ہیں۔

نَشَدْنَكَ الْعَدْلَ - آپ کی بیویاں انصاف کی طالب (خواہاں) ہیں (کہتی ہیں آپ ان میں اور ابوبکرؓ کی بیٹی میں انصاف فرمایئے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فعل انصاف کے خلاف نہیں کیا تھا مگر دل کی محبت کو کیا کریں وہ آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبت تھی لوگ آپ کو خوش کرنے کے لئے ان کی باری میں تحفے تحائف بہت بھیجتے دوسری بیویوں کو اس پر رشک ہوا)۔

لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ - اگر میں اس بات کا کہنے والا ہوتا تو اس کے برابر کا جو بدلہ ہے اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے (یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ ثواب کا ایک ذرہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِاِدَاوَةٍ - میں پانی کا ایک ڈول لے کر ان کے ساتھ مڑا (یعنی راستے سے مڑ کر ایک طرف گیا)۔

وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰی - اور دوسری اس کو بلند کرے گی۔

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قل ہو اللہ (سورہ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی جو کوئی تین بار اس سورت کو پڑھے اس کو سارے قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں صفات اللہ کا بخوبی بیان ہے)۔

قِيْمَةُ عَدْلٍ - ٹھیک قیمت نہ زیادہ نہ کم۔

تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ - دو آدمیوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دے (ان کا قضیہ چکا دے) اس میں صدقہ کا ثواب ہے۔

حَتّٰی اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ - جب ان کو سونا تمام دوسرے کاموں سے (یعنی نہ سونے سے) زیادہ پسند ہوا (یعنی نیند کا غلبہ ان پر ہوا)۔

فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ - آپ نے مجھ کو اس طرح میری پیٹھ کے پیچھے سے پھیر دیا اور داہنی طرف کر لیا (معلوم ہوا کہ نفل نماز بھی جماعت سے پڑھنا درست ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ان کا قول بلا دلیل ہے البتہ فرضوں کے ساتھ جو نفل پڑھے جاتے ہیں یعنی سنن راتبہ ان میں جماعت مشروع نہیں ہے)۔

فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ - ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے اپنے آپ کو دوسروں کے برابر کرنے کو (تاکہ دوسروں سے کوئی امتیاز اور ترفع نہ رہے - یہ بطریق تواضع اور انکسار کیا)۔

وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ - اور دونوں برابر ہیں فرمایا (یعنی قرضدار اور منافق کیونکہ جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے خلاف وعدگی کرتا ہے اور جو فقیر اپنی فقیری پر صبر نہ کرے وہ قرضدار سے بدتر ہے)۔

فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ - یہ بھوک ایک اور عذاب اس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے۔

عَدَلْنَ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً - جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے وہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی (یہ مزید ترغیب کے لئے فرمایا)۔

لَوْ تَدْرِيْ كَيْفَ يَكُوْنُ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا - یہ جو قرآن شریف میں فرمایا (احرام میں شکار کرنے کا کفارہ) یا اس کے برابر روزے تو تو جانتا ہے اس کے برابر روزے کیسے ہوں گے (انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا اس جانور کی قیمت لگائیں گے پھر اس قیمت کے گیہوں کتنے آتے ہیں ان کو صاعوں سے ماپ کر ہر نصف صاع کے بدلے ایک روزہ رکھنا ہوگا)۔

مِنَ الْمُنْجِيَاتِ كَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ - آدمی کو نجات دلوانے والی باتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ رضامندی اور ناراضی دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہے (سچی بات)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِالْعَدْلِ وَعَامَلَنَا بِمَا فَوْقَهٗ - اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور جو ہم سے جو معاملہ کیا وہ عدل سے بڑھ کر ہے (یعنی فضل اور احسان ایک نیکی کے بدلے دس

نیکیوں کا ثواب رکھا اور برائی کا عذاب ایک ہی برائی کا وہ بھی اگر توبہ اور استغفار کرے تو وہ معاف ہو جاتی ہے)۔

صَلّٰی فِیْهِ اِمَامٌ عَدْلٌ - اعتکاف اس مسجد میں کرنا چاہئے جہاں ایک عادل امام نماز پڑھاتا ہو (تاکہ جماعت فوت نہ ہو)۔

مَنِ اعْتَدَلَ یَوْمًا فَهُوَ مَغْبُوْنٌ - جو شخص ایک دن کو دوسرے گزشتہ دن کے برابر رکھے (نیکی اور اعمال خیر میں ترقی نہ کرے) وہ نقصان میں پڑ گیا (مطلب یہ ہے کہ مومن کا ہر دن گزشتہ دن سے بہتر ہوتا جاتا ہے اور رات دن نیکیوں کو بڑھا جاتا ہے)۔

یَوْمُ الْاِعْتِدَالِ - سال میں دو دن ہیں جن میں رات اور دن برابر ہو جاتے ہیں۔

اِنَّا لَا نَعْدِلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - ہم اللہ کی کتاب قرآن اور پیغمبر کی سنت یعنی حدیث کے برابر کسی کو نہیں کرتے (خواہ کسی کا بھی قول یا فعل ہو قرآن اور حدیث کے خلاف محض لغو ہے اس کو ہرگز نہ ماننا چاہئے تمام اماموں نے یہی وصیت کی ہے)۔

نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَدِیْلَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ - مرتے وقت حق بات سے ڈگمگا جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (مرتے وقت ایمان پر قائم رکھ)۔

قَبَالَةٌ مُعَدَّلَةٌ بَیْنَ رَجُلَیْنِ - جو صلح نامہ دو آدمیوں میں قرار پائے (لکھا ہوا موجود ہو)۔

شَهْرَانِ اِعْتَدَلَا بِنُقْصَانٍ - دو مہینے اگر تیس دن سے کم بھی ہوں (انتیس دن ہوں) جب بھی ثواب تیس ہی دن کا ملتا ہے (یعنی رمضان اور ذی الحجہ)۔

عَادِلٌ - وہ شخص جو کبیرہ گناہوں سے مجتنب ہو اسی طرح خسیس کاموں سے پرہیز کرتا ہو۔

عَدَمٌ - یا عَدْمٌ - نیست و نابود ہونا' گم ہونا -

عَدَامَةٌ - احمق ہونا -

اِعْدَامٌ - نیست و نابود کرنا' روکنا' باز رکھنا' نہ پانا محتاج ہونا -

اِنْعِدَامٌ - نیست ہونا' نابود ہو جانا -

عَدِیْمٌ - احمق' دیوانہ محتاج -

مُعْدِمٌ - محتاج -

مَعْدُوْمٌ - جو موجود نہ ہو -

هُمْ مَعْبُوْدُهُمْ عَدَمٌ كَمَا مَعْبُوْدُ الْمُشْرِكِیْنَ صَنَمٌ - جہمیہ اور پچھلے اہل کلام کا معبود یعنی خدا عدم ہے جیسے مشرکوں کا معبود صنم ہے (مطلب یہ ہے کہ ان متکلمین اور جہمیہ نے پروردگار کی تنزیہ میں اپنے دل سے ایسی باتیں تراشیں کہ وہ معدوم کی طرح ہو گیا - مثلاً کہتے ہیں کہ نہ وہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں نہ آگے نہ پیچھے نہ وہ کسی مکان میں ہے نہ کسی جہت میں نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے نہ وہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم - معدوم کی یہی صفت ہے - برخلاف اس کے صحابہ اور تابعین اور سلف امت اور تمام اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ پروردگار جہت فوق میں ہے ساتوں آسمانوں کے پرے اپنے عرش پر اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے اس کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں)۔

كَلَّا اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ - اللہ تعالیٰ ہرگز تم کو تباہ نہیں کرنے کا تم تو وہ چیز کماتے ہو جو محتاج کے پاس نہیں ہے کما کر اس کو دیتے ہو (یعنی محتاجوں اور فقیروں سے سلوک کرتے ہو ان کی مدد کرتے ہو) - اور لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اٹھا لیتے ہو -

مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدِیْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ - کون شخص ایسے شخص کو قرض دیتا ہے جو نہ نادار ہے نہ کسی کا حق تلف کرنے والا ہے (بلکہ غنی اور مالدار ہے اور ہر ایک کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے)۔

مَنْ بَاعَ بَیْعًا لِّمُفْلِسٍ اَوِ الْمُعْدِمِ - جو شخص محتاج یا نادار کے ہاتھ کوئی چیز بیچے (نادار سے مراد قلاش ہے یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو)۔

لَا یَعْدِمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ - مشک بیچنے والے سے کچھ نہ کچھ فائدہ تجھ کو ضرور ہوتا ہے (یا تو تو مشک خریدتا ہے یا پھر خوشبو ہی سونگتا ہے)۔

اَلْبَاطِنُ تَقَدُّسًا لَا عُدْمًا - اللہ تعالیٰ اپنے تقدس اور لطافت کی وجہ سے نظروں سے پوشیدہ ہے نہ یہ کہ وہ معدوم ہے (وہ تو ایسا موجود ہے کہ سب چیزوں کا وجود اسی کے وجود کا ایک سایہ ہے اگر وہ نہ ہوتا تو کوئی چیز نہ ہوتی)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعُدْمِ - تیری پناہ ناداری اور محتاجی سے-

وَصُوْلٌ مُّعْدِمٌ خَيْرٌ مِّنْ جَافٍ مُّكْثِرٍ - لوگوں سے ملنسار ناطا جوڑنے والا گو محتاج ہو وہ اس مالدار سے بہتر ہے جو جفا اور تعدی کرتا ہو (لوگوں کے ساتھ سختی اور بدخلقی سے پیش آتا ہو)-

عَنْدَم - ایک دوا ہے - بعض نے کہا دم الاخوین-

عَدْمَاء - سفید زمین یا سفید سر کی بکری-

عَدْنٌ - یا عُدُوْنٌ - اقامت کرنا' وطن بنا لینا' لازم کرنا' زمین میں کھاد دینا' بگاڑنا' کھودنا-

عَدَانٌ - سمندر کا ساحل' نہر کا کنارہ' سات برس کا زمانہ-

اَقْطَعَهٗ مَعَادِنَ الْقِبْلِيَّةِ - ان کو قبلیہ کی کانوں کا مقطعہ دیا (قبلیہ ایک مقام کا نام ہے فرع کے نواح میں مَعَادِن جمع ہے مَعْدِنٌ کی یعنی کان جس میں سے زمین کی مختلف چیزیں نکالی جاتی ہیں جیسے کوئلہ' گندھک' ابرک' سونا' چاندی' تانبا' لوہا' پارہ وغیرہ)-

فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ - تم مجھ سے عربوں کے خاندان پوچھتے ہو (کہ کونسا خاندان بہتر ہے) انھوں نے کہا جی ہاں (یہاں معدن سے جد اعلیٰ مراد ہے جس پر عرب لوگ ایک دوسرے پر فخر کیا کرتے تھے)-

اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا - لوگوں کی بھی کانیں ہوتی ہیں جیسے چاندی' سونے کی کانیں (کسی خاندان کے لوگ عمدہ شریف النفس اور بہادر ہوتے ہیں کسی خاندان کے بخیل اور نامرد) تو جو خاندان جاہلیت کے زمانہ میں بہتر شمار کئے جاتے تھے اسلام کے زمانہ میں بھی وہی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں (اگر بے علم اور جاہل ہوں تو پھر خاندانی شرافت سے کچھ نہیں ہوتا ایک عالم ذلیل خاندان کا اس جاہل سے کہیں بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو)-

تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ - تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو (اگر اصل شریف ہے تو شاخ بھی شریف ہوگی اگر اصل ناپاک اور ذلیل ہے تو شاخ بھی ویسی ہی ہوگی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگی تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہے حسب ونسب کو وہ نہیں دیکھتا لیکن اگر تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ شرافت خاندانی بھی ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور)-

عَدَنُ - ایک مشہور شہر ہے جو یمن کا ساحل ہے-

عَدَنُ اَبْيَنَ - ایک شہر ہے یمن میں وہاں ابین نامی ایک شخص جا کر رہا تھا اسی کے نام سے وہ شہر مشہور ہو گیا-

جَنّٰتُ عَدْنٍ - یعنی اقامت کے باغ ہمیشہ رہنے کے باغ-

عَدْنَان - قریش کا جد اعلیٰ تھا معد کا باپ-

عَدْوٌ - یا عَدَوَانٌ یا تَعْدَاءٌ یا عَدًا - دوڑنا-

عَدْوٌ اور عُدُوٌّ اور عَدَاءٌ اور عُدْوَانٌ - اور عِدْوَانٌ اور عُدْوٰی - ظلم اور تعدی' زیادتی' پھیر دینا' مشغول کرنا' کودنا' حملہ کرنا' تجاوز کرنا' چھوڑ دینا-

تَعْدِيَةٌ - اجازت دینا' نافذ کرنا' متعدی کرنا-

مُعَادَاةٌ - دشمنی کرنا' جھگڑنا-

اِعْدَاءٌ - دوڑانا' ظلم کرنا-

تَعَدِّی - تجاوز کرنا' ظلم کرنا' ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا-

تَعَادِی - ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا' دوڑ کی شرط لگانا' دور ہونا' ایک کی بیماری دوسرے کو ہونا' اختلاف ہونا-

اِعْتِدَاءٌ - ظلم کرنا-

اِسْتِعْدَاءٌ - فریاد کرنا' مدد چاہنا ظالم کے دفع کرنے کو-

لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ - بیماری کی چھوت اور صفر مہینے کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے (عَدْوٰی اسم مصدر ہے اعْدَاءٌ سے جیسے رَعْوٰی اور بَقْوٰی اِرْعَاءٌ اور اِبْقَاءٌ سے - عرب لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ خارش وغیرہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں - لیکن شریعت نے اس کو باطل کیا - بیماری بحکم الٰہی ہوتی ہے نہ کہ کسی کی چھوت لگنے سے اور اس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی

گھر میں خارشت یا چیچک یا طاعون یا ہیضہ بعض آدمیوں کو ہوتا ہے اور بعض اس سے محفوظ رہتے ہیں)۔

فَمَنْ اَعْدَی الْبَعِیْرَ الْاَوَّلَ ۔(صحابہ نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ریوڑ میں ایک اونٹ بیمار ہوتا ہے پھر اس کی بیماری دوسرے اونٹوں کو بھی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ تو کہو) پہلے اونٹ کو کس نے بیمار کیا وہی دوسروں کو بھی بیمار کرتا ہے۔

رَضِیْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں اس کا مرافعہ کرنا نہیں چاہتے یا اس میں کسی فریق پر کوئی ظلم نہیں ہے۔

لَا یُعْدِیْ شَیْءٌ شَیْئًا ۔ کوئی چیز دوسری چیز کو خراب نہیں کرتی (اس کی خرابی دوسرے میں منتقل نہیں ہوتی)۔

مَاذِئْبَانِ عَادِیَانِ اَصَابَافِرِیْقَةَ غَنَمٍ ۔ دو بھیڑیے حملہ کرنے والے جو بکریوں کے ریوڑ میں جا کر اتنا نقصان نہیں پہنچاتے۔

وَالسَّبُعُ الْعَادِیْ ۔ حملہ کرنے والا درندہ (یعنی ظالم جو لوگوں کو پھاڑ کھاتا ہے یا جانوروں کو جیسے شیر' بھیڑیا' چیتا' بور بچہ' ریچھ' تیندوا' ترس وغیرہ)۔

اِنَّہٗ عَدٰی عَلَیْہِ ۔ اس نے اس پر زیادتی کی اس کا مال چرایا۔

عَدٰی یَهُوْدِیٌّ ۔ ایک یہودی نے ظلم کیا۔

کَتَبَ لِیَهُوْدِ تَیْمَاءَ اَنَّ لَهُمُ الذِّمَّةَ وَعَلَیْهِمُ الْجِزْیَةَ بِلَا عَدَاءٍ ۔ تیماء کے یہودیوں کے باب میں آپ نے لکھا کہ ان کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے (یعنی وہ ہمارے امان میں ہیں اور ان پر جزیہ (ٹیکس) دینا لازم ہوگا لیکن بلا ظلم اور زیادتی کے (تیماء ایک مقام کا نام ہے)۔

اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ کَمَا نِعِهَا ۔ زکوٰۃ میں ظلم اور زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کے برابر ہے۔ (یعنی گناہ میں اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ زکوٰۃ اس کے مستحق کو نہ دے غیر مستحق کو دے۔ دوسرے یہ کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار ظلم کر کے عمدہ اور بہترین مال زکوٰۃ میں لے لے اور اس ڈر سے صاحب مال سال آئندہ میں روپوش ہو جائے یا اپنا مال چھپا دے تو ایسے تحصیلدار پر اتنا گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے پر کیونکہ وہ زکوٰۃ نہ دینے کا سبب پڑا)

سَیَکُوْنُ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ ۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا میں مبالغہ کریں گے (حد سے بڑھ جائیں گے طرح طرح کی دعائیں طول طویل نکالیں گے اور سنت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں پر اقتصار نہ کریں گے)۔

اِنَّہٗ اُتِیَ بِسَطِیْحَتَیْنِ فِیْهِمَا نَبِیْذٌ فَشَرِبَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَعَدٰی عَنِ الْاُخْرٰی ۔ حضرت عمرؓ کے پاس دو مشکیں کھجور کے شربت کی لائی گئیں۔ آپ نے ایک مشک میں سے کچھ پیا اور دوسری مشک کو چھوڑ دیا (اس میں سے نہیں پیا آپ کو شک ہوا شاید اس کا شربت تیز ہو گیا ہوگا یا اور کوئی وجہ ہو گی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: عَدِّ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ ۔ یعنی اس کام کو چھوڑ دے)۔

اُهْدِیَ لَہٗ لَبَنٌ بِمَکَّةَ فَعَدَّاہُ ۔ ان کو دودھ تحفہ دیا گیا تو انھوں نے نہیں لیا (اس کو واپس کر دیا)۔

لَا قَطْعَ عَلٰی عَادِیْ ظَهْرٍ ۔ جو شخص کھلی اور نمایاں چیز کو اچک لے (مثلاً کسی کی ٹوپی یا جوتا یا گلے کا طوق جس کو کوئی پہنے ہو) اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ ایک جگہ محفوظ نہیں ہے۔ اور قطع اس مال کے چرانے میں ہوتا ہے جو کسی محفوظ جگہ رکھا گیا ہو)۔

اِنَّہٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدِ اخْتَلَسَ طَوْقًا فَلَمْ یَرَ قَطْعَہٗ وَقَالَ تِلْكَ عَادِیَةُ الظَّهْرِ ۔ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے کسی کے گلے سے ایک طوق اچک لیا ہے (اگر وہ طوق جیب میں ہوتا تو قطع واجب ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی جیب کاٹ کر روپیہ لے لے تو بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ جیب کا مال محفوظ ہے نمایاں نہیں ہے)۔

اِنَّ السُّلْطَانَ ذُوْعَدَوَانٍ وَذُوْبَدَوَانٍ ۔ بادشاہ لوگ جلدی سے پھر جاتے ہیں رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور ہر گھڑی ان

کی رائے بدلتی رہتی ہے (اس لئے بادشاہوں کا تقرب اندیشہ ناک ہے- عاقل آدمی کو اس سے بچنا چاہئے)-

عَرَفْتَنِیْ بِالْحِجَازِ وَاَنْکَرْتَنِیْ بِالْعِرَاقِ فَمَا عَدَا مِمَّا بَدَا- (حضرت علیؓ نے جنگ جمل کے دن طلحہؓ سے فرمایا) تم نے حجاز (یعنی مدینہ) میں تو مجھ کو پہچانا (مجھ سے بیعت کی میری اطاعت قبول کی) اور عراق (یعنی بصرے) میں آ کر مجھ سے الگ ہو گئے تو پہلے جو بات تم سے ظاہر ہوئی تھی (بیعت اور اطاعت) اس سے کس بات نے تم کو پھیر دیا (جواب مجھ سے لڑنے آئے یا کونسی بات تم نے میری ایسی دیکھی جس سے تم پھر گئے (اور میری بیعت توڑ دی)-

اَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَادٍ لِعَادِیَةٍ وَّعَادٍ- میں لقمان بن عاد ہوں کئی لوگوں اور ایک شخص سب کے لئے ہوں (یعنی جماعت اور اکیلے دُکیلے سب کے لئے ہوں)-

عَادِیَۃٌ- دوڑنے والے گھوڑے (عادی اس کا مفرد ہے)-

فَخَرَجَتْ عَادِیَتُهُمْ -ان کے دوڑنے والے نکلے (یعنی جو لوگ پاؤں سے ان میں دوڑتے تھے)-

اِنَّهٗ خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ رَاْسَهٗ وَقَالَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاْسِیْ كَمَا تَرَوْنَ- حذیفہ بن یمانؓ باہر نکلے انہوں نے اپنا سر صاف کرا دیا تھا (بال منڈوا ڈالے تھے یا جڑ سے کتر ڈالے تھے) وہ کہنے لگے ہر بال کے تلے جنابت ہے (تو غسل میں ہر بال کے تلے پانی پہنچنا چاہئے) اسی لئے تو میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا جیسے تم دیکھ رہے ہو (سر کا دشمن ہو گیا یعنی سر پر بال نہیں رہنے دیتا- حضرت علیؓ بھی سر کے بال کتراتے تھے اور اسی لئے بال رکھنا اور سر منڈانا دونوں جائز ہیں مگر افضل یہ ہے کہ بال رکھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے بال نہیں منڈائے ہمیشہ آپ سر پر بال رکھتے تھے)-

مَنْ عَادٰی لِلّٰهِ وَلِیًّا- جو شخص اللہ کے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھے وہ گویا اللہ تعالیٰ سے لڑنے کے لئے نکلا (کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے)-

لَا یُعَادِیْهِ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ- مسلمانوں کے امام سے جو کوئی دشمنی کرے گا اللہ اس کو اوندھا گرائے گا جب تک کہ وہ نماز کا پابند رہے (اگر مسلمان بادشاہ نماز چھوڑ دے تب اس کی مخالفت اور عداوت جائز ہے- بعض نے دین سے تمام شریعت کے احکام مراد لئے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو بادشاہ شریعت محمدی پر قائم اور اس کا پیرو ہو اس سے دشمنی رکھنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا)-

لَا مُعَادَاةَ لِمَعَادِهَا- اگر وہ پھر لوٹ کر آئیں تو ان کو ناپسند نہ رہو-

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَنْزِعُ قَوْمَهٗ وَیَبْعَثُ الْقَوْمَ الْعِدٰی- (حبیب بن مسلمہؓ کو جب حضرت عمرؓ نے حمص کی حکومت سے معزول کیا تو وہ کہنے لگے) اللہ عمر پر رحم کرے اپنی قوم والوں کو تو معزول کرتے ہیں اور اجنبی پردیسی لوگوں کو مامور کرتے ہیں (حضرت عمرؓ میں یہی تو خوبی تھی جس سے لوگ ہمیشہ راضی رہے- آپ نے اپنی ساری خلافت میں کسی اپنے رشتہ دار کو کوئی عہدہ نہیں دیا ہمیشہ آپ استحقاق اور لیاقت اور اہلیت کو دیکھتے نہ اپنی قوم والوں کی رعایت کرتے نہ دوسری قوم والوں سے تعصب رکھتے)-

وَعِدَاهُ- ان کے دشمن (عِدًا اور اَعْدَاء جمع ہے عَدُوٌّ کی بمعنے دشمن)-

وَكَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَرَاثِیْمُ وَتَعَادٍ- مسجد میں ٹیلے اور نیچے اوپر مقام تھے (یعنی وہاں کی سطح برابر نہ تھی کہیں نشیب تھا کہیں فراز)-

لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَادِیًا لَهٗ عُدْوَتَانِ- اگر تیرے پاس اونٹ ہوں اور تو ایک نالے میں اترے جس کے دو کنارے ہوں-

فَقَرَّبُوْهَا اِلَی الْغَابَةِ تُصِیْبُ مِنْ اَثْلِهَا وَتَعْدُوْ فِی الشَّجَرِ- پھر اس کو میدان کے قریب لے جائیں وہاں جھاؤ کے درخت میں سے کھائے- اور عدوہ کو چرے عدوہ ایک قسم کی بھاجی ہے جس کو اونٹ بہت مزے سے کھاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں: اهل عادیة اور عواد یعنی عدوہ چرنے والے

اونٹ)-

فَإِذَا شَجَرَةٌ عَادِيَّةٌ- یکا یک عاد کے وقت کا ایک درخت نظر آیا (یعنی بہت پرانے زمانہ کا- عرب لوگ کہتے ہیں جب کوئی پرانی چیز دیکھتے ہیں کیا عاد کے وقت کی ہے- عاد حضرت ہود کی قوم تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے- جیسے ہندوستان کے لوگ پرانی چیز کو دقیانوسی کے وقت کی کہتے ہیں)-

لَمْ يَمْنَعْنَا قَدِيمُ عِزِّنَا وَعَادِيُّ طَوْلِنَا عَلَى قَوْمِكَ أَنْ خَلَطْنٰكُمْ بِأَنْفُسِنَا- (حضرت علیؓ نے معاویہ کو یہ خط لکھا اس میں یہ مضمون تھا) ہماری پرانی عزت اور قدیم فضیلت نے ہم کو اس بات سے نہ روکا کہ ہم نے تمھاری قوم کو اپنے لوگوں سے ملا لیا (اور اپنے برابر سمجھا اس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ تم ہم ہی سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو- مطلب یہ ہے کہ بنی ہاشم کو قدیم سے بنی امیہ پر فضیلت اور بزرگی رہی ہے- اور جب فتح مکہ میں بنی ہاشم کو پورا غلبہ ہوا تھا تو اگر وہ چاہتے تو بنی امیہ کو بالکل فنا کر دیتے یا غلام اور ذلیل بنا کر رکھتے مگر بنی ہاشم نے تمھارے ساتھ یہ نہیں کیا بلکہ تم کو اپنے برابر عزت سے رکھا)-

كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ (ابن عباسؓ نے کہا) نوف بکالی جھوٹا ہے اللہ کا دشمن (یہ ابن عباسؓ نے غصہ کی حالت میں کہا اس کے حقیقی معنے مراد نہیں ہیں- کیونکہ نوف بکالی مسلمان عالم اور تابعی تھے اور کعب احبار صحابی کے ربیب تھے)-

لَنْ تَعْدُ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ- تو اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا جو اس نے تیرے باب میں دیا ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلیمہ کذاب سے فرمایا- یعنی اللہ کا حکم یہ ہے کہ تو مارا جائے جہنم میں ڈالا جائے)-

اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَالَمْ يَعْتَدِ- دو شخص جو گالی گلوچ کریں تو گناہ اس پر ہوگا جس نے ابتداء کی (پہلے گالی دی یا سخت کلامی کی) جب تک دوسرا زیادتی نہ کرے (بلکہ اس قدر سخت کہے جتنا ابتداء کرنے والے نے کہا تھا اگر اس سے زیادہ سخت لفظ کہے تو وہ بھی گنہگار ہوگا معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی برا کہے اس کو ویسا ہی جواب دینا درست ہے اگر خاموش رہے اور درگزر کرے تو ثواب ملے گا- مجمع البحار میں ہے جواب دینا اس طرح سے درست ہے کہ اس میں جھوٹ اور گالی اور اس کے بزرگوں کی برائی نہ ہو مثلاً وہ اس کو احمق کہے تو یہ اس کو نادان یا بیوقوف کہے اگر وہ ماں باپ کی گالی دے یا اس کے آباؤ اجداد کو برا کہے یا زنا کی تہمت لگائے تو اس کو ویسی ہی گالی دینا درست نہیں ہے بلکہ حاکم وقت کے پاس فریاد کرے تا کہ اس کو شرعی سزا دی جائے-

عَدَى مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى- آپ کئی بار گر پڑنے کے لئے اس سے آگے بڑھ گئے-

فَلَمْ يَعْدُانْ صَلَّى- آپ آگے نہیں بڑھے (یعنی فوراً ہی نماز پڑھی)-

لَمْ يَعْدُانْ فُتِحَتْ- اسی وقت فتح ہو گیا-

فَلَمْ يَعْدُانْ رَأَى النَّاسَ- کچھ آگے نہیں بڑھے تھے کہ لوگوں کو دیکھا-

عُدْوَاءٌ- سوکھی سخت زمین-

فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ- معاویہ کے پاس اس کے خلاف فریاد کی-

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ حَدِيثًا لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهُ- عبداللہ بن عمرؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سن لیتے تو پورا پورا اس پر عمل کرتے نہ اس سے زیادہ کرتے نہ کم (اتباع سنت میں ان کو بہت تشدد تھا یہاں تک کہ مکہ کے راستہ میں جہاں آنحضرت صلی اللہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ وہیں نماز پڑھتے تھے اس کے قریب ایک مسجد بن گئی تھی لیکن عبداللہؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہیں پڑھتے تھے)-

لَا تَعْدُوا لْمَنَازِلَ- جب موسم اچھا ہو (پانی اور چارہ وافر ہو) تو مقرر منزلوں سے آگے جانوروں کو نہ لے جاؤ (بلکہ جو منزل ہے وہیں ٹھہر جاؤ تا کہ جانور خوب چرے کھائے پیے البتہ قحط کے دنوں میں خشک اور ویران مقاموں سے جلدی پار ہو جاؤ)-

لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ- نہ بیماری کی چھوت کوئی چیز ہے نہ

بدشگونی۔

مَنْ عَدُوُّکُمْ قَالُوْا جِبْرِیْلُ عَدُوُّنَا۔ (یہودیوں سے پوچھا) تمھارا دشمن کون ہے؟ کہنے لگے جبریل فرشتہ ہمارا دشمن ہے۔

وَاِذَا کَانَ الْمَیِّتُ عَدُوَّاللّٰہِ۔ جب مردہ اللہ کا دشمن ہو (یعنی کافر یا فاسق ہو)۔

مَنْ دَفَعَ عَنْ قَوْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَادِیَۃَ مَاءٍ اَوْنَارٍ وَّجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جو شخص مسلمانوں پر سے کوئی ظلم پانی یا آگ کا دفع کرے (کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے بچائے یا پانی یا آگ کو کوئی ظالم روکے اور یہ اس کا ظلم دفع کرے) اس کے لئے بہشت واجب ہوگئی۔

رَفَعْتُ عَنْكَ عَادِیَتَہٗ۔ میں نے تجھ پر سے اس کا ظلم دور کیا۔

عدی بن کعب بن لوی بن غالب۔ حضرت عمرؓ کے دادا تھے۔ اسی لئے آپ کو عدوی کہتے ہیں۔

اِجْتَمَعَ الْعَدَوِیُّ وَالتَّیْمِیُّ۔ عمرؓ اور ابوبکرؓ اکٹھا ہوگئے۔

فَعَدَوْتَ عَلٰی طَلَبِ الدُّنْیَا۔ (حضرت علیؓ نے معاویہ سے کہا) تم دنیا کی خواہش میں دوڑ پڑے (جو قرآن کی آیت کتب علیکم القصاص کی تاویل کرتے ہو اور حضرت عثمانؓ کے خون کے قصاص کا بہانہ کر کے لڑنے پر مستعد ہو کیونکہ عثمانؓ کے ولی تم ہو نہ تم کو دل سے قصاص کی فکر ہے بلکہ سرداری اور ریاست کے لئے یہ حیلہ تم نے نکالا ہے)۔

عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ۔ مشہور صحابی ہیں۔

جَاءَتِ امْرَءَۃٌ فَاسْتَعْدَتْ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ۔ ایک عورت آئی ایک گنوار سے اپنی داد چاہی (اس کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئی)۔

اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَاسْتَعْدَتْہُ عَلَی الرِّیْحِ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور ہوا سے اپنی داد چاہی (کیونکہ ہوا ان کے تابع تھی)۔

اِنَّ امْرَءَۃً اَتَتْ عَلِیًّا فَاسْتَعْدَتْہُ عَلٰی اَخِیْھَا۔ ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی اور اپنے بھائی پر فریاد کی (اس سے اپنی داد چاہی)۔

فَاسْتَعْدَتْھَا قُرَیْشٌ۔ قریش نے ان سے فریاد کی۔

باب العین مع الذال

عَذْبٌ۔ پیاس کی شدت سے کھانا چھوڑ دینا، باز رہنا، ترک کرنا، روکنا۔

عَذَبٌ۔ کائی پانی پر آجانا، اس میں کیچڑ بہت ہونا۔

عُذُوْبَۃٌ۔ شیرینی۔

اِعْذَابٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، روکنا، صاف کرنا۔

اِعْتِذَابٌ۔ عمامہ کے دونوں سرے لٹکانا۔

تَعْذِیْبٌ۔ عذاب دینا۔

اِسْتِعْذَابٌ۔ پانی پلانا، شیریں پانا۔

عَذَابٌ۔ تکلیف، سختی، سزا۔

عَذْبٌ۔ پاکیزہ خوشگوار کھانا یا پانی۔

عَذَبٌ۔ کچرا یا کوڑا۔

عَذَابٌ عَذْبِیْرٌ۔ جو عذاب کبھی رفع نہ ہو۔

کَانَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سقیا کے گھروں میں سے شیریں پانی پلایا جاتا تھا (یعنی آپ کے پینے کے لئے وہاں سے پانی لایا جاتا تھا) سقیا ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر وہاں کا پانی شیریں تھا اور مدینہ طیبہ کا پانی اس وقت ململا ہوگا۔

اَلَیْسَ بِھَا مَاءٌ یُّسْتَعْذَبُ۔ کیا وہاں شیریں پانی نہیں ملتا۔

اِنَّہٗ خَرَجَ یَسْتَعْذِبُ الْمَاءَ۔ وہ شیریں پانی ڈھونڈتا ہوا نکلا۔

اِعْذَوْذَبَ جَانِبٌ مِّنْھَا وَاحْلَوْلٰی۔ (حضرت علیؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا) اس کا ایک طرف کا حصہ تو شیریں اور میٹھا ہے (لیکن دوسری طرف تلخی اور کڑواپن ہے، درحقیقت دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اندرائن کے پھل پر شکر کا غلاف چڑھا دے)۔

مَاءٌ عِذَابٌ یا مَاءَۃٌ عَذْبَۃٌ یا مُوَیْہٌ عَذْبَۃٌ۔ شیرین اور

خوشگوار پانی-
اَعْذَبُ اَفْوَاهًا - کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں-
عُذَیْبٌ - بنی تمیم کے ملک میں ایک چشمہ کا نام ہے جو کوفہ سے ایک منزل پر واقع ہے-
اَعْذِبُوْا عَنْ ذِكْرِ النِّسَاءِ اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّ ذٰلِكُمْ يَكْسِرُكُمْ عَنِ الْغَزْوِ - جہاد میں عورتوں کے ذکر سے اپنے آپ کو باز رکھو ایسا کرنے سے تمھاری ہمت جہاد سے ٹوٹ جاتی ہے (عورتوں کی محبت اور الفت میں جہاد سے منہ موڑتے ہو)-
اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ - مردے پر اس گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے- بعض نے کہا یعذب کے معنی یہ ہیں کہ ان کے رونے سے میت کا دل کڑھتا ہے اس کو بھی رنج ہوتا ہے -حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس حدیث کے راوی کو دھوکا ہوا آنحضرت صلی اللہ علی وسلم نے ایک یہودی کے باب میں یوں فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو اس پر رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے- بہرحال اگر کوئی شخص رونے پیٹنے کی وصیت نہ کرے- لیکن خواہ مخواہ اس کے عزیز اس پر روئیں تو اس شخص پر عذاب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے- لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور رونے سے مراد یہ ہے کہ چلا چلا کر میت کے اوصاف بیان کر کے روئے لیکن آہستہ رونا منع نہیں ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیمؑ کی موت پر رو دیئے تھے)-
اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ مَنْ يُّعَذِّبُ النَّاسَ - جو کوئی (بلا وجہ شرعی) لوگوں کو ستائے گا اللہ بھی اس کو ستائے گا (تکلیف دے گا)-
مَا مِنْ اِمْرَاَةٍ تَتَحَلّٰى ذَهَبًا اِلَّا عُذِّبَتْ - جو عورت سونے کا زیور پہنے گی اس کو عذاب ہوگا (یہ حدیث اس وقت کی ہے جب سونے کا زیور عورتوں کے لئے بھی درست نہ تھا- پھر آپ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی بعض نے کہا مراد وہ عورت ہے جو زیور کی زکوٰۃ نہ دے لیکن زیور کی زکوٰۃ میں علماء کا اختلاف ہے)-
حَتّٰى يُكَلِّمَهٗ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ - یہاں تک کہ اس کے کوڑے کا پھندنا بھی اس سے بات کرے گا (اس کے گھر کا حال کہے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)-
لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ - اگر اللہ تعالیٰ سارے زمین اور آسمان والوں کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہ ہوگا (اس لئے کہ سب اس کی ملک ہیں اور اپنی ملک میں تصرف کرنا ظلم نہیں ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ اس کی نعمتوں کے مقابل اچھوں کے اچھے اعمال بھی کوئی چیز نہیں ہیں تو پورا بدل اپنی نعمتوں کا اگر تکلیف دے کر لے تب بھی ظلم نہ ہوگا- بعض نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے لیکن اس نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے- شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کی تقدیر میں وہ باتیں لکھ دیتا جو عذاب کی موجب ہیں تب بھی وہ ظالم نہ ہوتا واللہ علم)-
اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ - سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے-
وَاَرْخٰى عَذَبَةَ الْعِمَامَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ - اور عمامہ کا ایک سرا اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکایا-
عَذْبِيٌّ - خوش خلق، شیریں طبع-
عَذْجٌ - پینا-
مِعْذَجٌ - غیرت مند، بدخلق، بہت ملامت کرنے والا-
عُذْرٌ - یا عُذُرٌ یا عُذْرٰى یا مَعْذِرَةٌ یا مَعْذُرَةٌ - گناہ اٹھا دینا، ملامت موقوف کرنا، عذر قبول کرنا-
عَذْرٌ اور عُذْرٌ - بہت عجیب یا بہت گناہ ہونا، ختنہ کرنا-
تَعْذِيْرٌ - عذر میں مبالغہ کرنا یا عذر واجبی نہ ہونا (یعنی جھوٹے بہانے کرنا) گال پر بال اٹھنا، نجاست سے لتھیڑ دینا-
مُعَاذَرَةٌ - عذر صحیح نہ ہونا-
اِعْذَارٌ بمعنے عُذْرٌ - عذر ظاہر ہونا، عذر صحیح ہونا، تقصیر کرنا (اس طرح کہ دوسرے کو مبالغہ معلوم ہو) بہت گناہ ہونا، ختنہ کرنا، انصاف کرنا، نجاست بہت ہونا، کسی تقریب (جیسے تعمیر

یا ختنہ وغیرہ میں) کھانا تیار کرنا' اس کے لئے بلانا' ہلاکت کے قریب ہونا-

تَعَذُّرٌ- مشکل ہونا' پیچھے ہٹنا' نجاست سے آلودہ ہونا' حجت لینا' بھاگ جانا-

اِعْتِذَارٌ- عذر کرنا' مٹ جانا' شکایت کرنا' ازالہ بکارت کرنا' عمامہ کے دوسرے کو پیچھے لٹکانا-

اَلْوَلِيْمَةُ فِي الْاِعْذَارِ حَقٌّ- ختنہ میں دعوت کرنا ضروری ہے- (عرب میں اعذار اس کھانے کو کہتے ہیں جو ختنہ کی تقریب میں تیار کر کیا جاتا ہے-)

كُنَّا اِعْذَارَ عَامٍ وَّاحِدٍ- ہم اور وہ ایک ہی سال میں ختنہ کئے گئے تھے (یعنی ہم سن تھے- عرب لوگ اکثر دس سے لے کر پندرہ برس تک کی عمر میں بچوں کا ختنہ کیا کرتے تھے)-

وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْذُوْرًا مَّسْرُوْرًا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے' ناول کٹے ہوئے پیدا ہوئے-

وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ مَعْذُوْرٌ مَّسْرُوْرٌ- ابن صیاد کو اس کی ماں نے جنا ختنہ کیا ہوا' ناول کٹا ہوا-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُفْضِيْ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مِائَةَ عَذْرَاءَ- بہشت میں ایک ہی دن میں آدمی سو کنواری لڑکیوں سے جماع کرے گا- عذراء کنواری ہی لڑکی اور جو کوئی اس کی بکارت توڑے گا اس کو ابو عذر کہیں گے-

عُذْرَةٌ- بکارت کی جھلی-

اَتَيْنٰكَ وَالْعَذْرَاءُ يَدْمٰى لَبَانُهَا- ہم آپ کے پاس اس وقت آئے جب کنواری لڑکی کا سینہ خون آلود ہو رہا تھا (یعنی بھوک اور قحط کی سختی سے)-

فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَجِدْ اِمْرَاَتَهٗ عَذْرَاءَ قَالَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ- (ابراہیم نخعی نے کہا) اگر کوئی اپنی بیوی کی نسبت یوں کہے کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا (تو کیا اس پر قذف واجب ہوگی یا لعان کرنا ہوگا) - انھوں نے کہا اس پر کچھ واجب نہیں لازم ہوگا (اس لئے کہ بکارت کبھی حیض سے بھی زائل ہو جاتی ہے- اسی طرح کودنے یا گرنے یا اور کسی صدمہ یا مدت تک بے شوہر بیٹھے رہنے سے یا چپٹی لڑانے سے)-

مَالَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهِنَّ- تجھ کو کنواری لڑکیوں اور ان کے کھیل کود سے کیا کام-

مُعِيْدٌ ابْتَغِي سَقَطَ الْعَذَارٰى- کنواری لڑکیوں کی سی خطائیں کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ تجربہ کار اور آزمودہ کار ہے-

لَا يَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءَ- کنواری عورت کے لئے (جو لونڈی بن کر آئے) استبراء ضروری نہیں (کیونکہ استبراء اس لئے ہوتا ہے کہ رحم کی صفائی معلوم ہو اور حمل کا گمان نہ رہے کنواری میں اس کی کیا ضرورت ہے- یہ شریح کا قول ہے اور دوسرے علماء کنواری میں بھی استبراء ضروری جانتے ہیں)-

خَلَصَ مَا يَخْلُصُ اِلَى الْعَذْرَاءِ- اس کو شریعت کا وہ علم پہنچا جو کنواری لڑکی کو پہنچتا ہے (یعنی پردے کی آڑ میں سے)

لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ بَلَغَ مِنَ الْعُمُرِ سِتِّيْنَ سَنَةً- اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیا (اس عمر میں بھی اگر وہ گناہوں سے باز نہیں آیا اور تائب نہ ہوا تو اب اس کو عذر کا کوئی محل نہیں رہا)-

لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ- اللہ تعالیٰ نے تیرا عذر واجبی سمجھا (تو موٹاپے کی وجہ سے جہاد نہیں کر سکتا تو جہاد کی فرضیت تجھ سے ساقط ہے اور تو اس کے ترک میں گنہگار نہیں ہے)-

لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ- لوگ اس وقت تک تباہ نہ ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے عذاب اتارنے کا عذر قائم نہ کر لیں گے (یعنی گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب تک عذاب کے مستوجب نہ ہو جائیں گے اس وقت تک وہ ہلاک نہ ہوں گے- عرب لوگ کہتے ہیں اعذر من نفسہ- یعنی اپنے نفس پر دوسرے کو قوت دی' اپنے اوپر مسلط کر لیا- ایک روایت میں يَعْذِرُوْا بہ فتحہ یا ہے مطلب وہی ہے)-

اِسْتَعْذَرَ اَبَابَكْرٍ مِّنْ عَائِشَةَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ سے حضرت عائشہؓ کو تنبیہ کرنے کے لئے معذرت چاہی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر پر حضرت

عائشہؓ پر عتاب کیا اور حضرت ابوبکرؓ سے یہ کہا کہ اگر میں عائشہؓ کی تادیب کروں اور مجھ کو معذور رکھنا)-

فَاسْتَعْذَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُبَيٍّ وَقَالَ مَنْ يَّعْذِرُنِىْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِىْ عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی منافق کے باب میں فرمایا کون مجھ کو ابی کے بیٹے کو سزا دینے میں معذور رکھتا ہے میرا عذر قبول کرتا ہے اس نے میری نسبت ایسی ایسی باتیں کہی ہیں (میری پاک دامن بیوی کو تہمت لگائی ہے) یہ سن کر سعد بن معاذؓ نے کہا میں آپ کا عذر قبول کرتا ہوں (اور ایسے مفتریوں کو سزا دینے کے لئے آپ کی مدد کو حاضر ہوں)-

مَنْ يَّعْذِرُنِىْ مِنْ مُّعَاوِيَةَ اَنَا اُخْبِرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْبِرُنِىْ عَنْ رَّاْيِهٖ- ابو الدرداءؓ (صحابی جلیل الشان) نے کہا معاویہ کے باب میں کون میرا عذر قبول کرتا ہے (اگر میں اس کو برا کہوں تو مجھ کو معذور رکھتا ہے) میں تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتا ہے-

عَذِيْرَكَ مِنْ خَلِيْلِكَ مِنْ مُّرَادٍ- (حضرت علیؓ نے ابن ملجم کو دیکھ کر فرمایا) مراد قبیلے سے کوئی اپنا دوست جو تیری طرف سے عذر کرے لے آ (آپ پہچان گئے کہ یہی مجھ کو قتل کرے گا- ابن ملجم مراد قبیلے کا ایک شخص تھا)-

عَذَرْتُكَ غَيْرَ مُعْتَذِرٍ- میں نے تجھ کو بغیر عذر کرنے کے معذور رکھا (یعنی عذر کرنے کی حاجت نہیں میں یوں ہی تجھ کو معذور رکھتا ہوں)-

اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَاْكُلِ الرَّجُلُ مِمَّا عِنْدَهٗ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ- جب دسترخوان بچھایا جائے تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے نزدیک سے کھائے (دوسروں کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے) اور گو اس کا پیٹ بھر جائے مگر اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اٹھائے (کچھ نہ کچھ کھاتا رہے) کھانے میں مبالغہ کرتا رہے کیونکہ پہلے اٹھ جانے اور ہاتھ کھینچ لینے سے اس کے ساتھی کو شرمندگی ہوتی ہے (اور پیٹ بھرنے سے پہلے وہ شرم کے مارے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس خیال سے کہ لوگ اس کو کھاؤ (پیٹو) نہ سمجھیں- دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے آخر میں اٹھتے- ایک روایت میں وَلْيُعَذِّرْ ہے یعنی کھانے میں تقصیر کرے خود کم کم کھائے تا کہ دوسرے لوگوں کے لئے کھانا کم نہ پڑے اور لوگوں کو ایسا دکھلائے کہ خوب کھا رہا ہے- بعض نے کہا وَلْيُعْذِرْ کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے اٹھ جائے تو اپنا عذر بیان کر دے (کہ مجھ کو اس وقت بھوک نہ تھی یا یہ میرا وقت نہ تھا یا میں کھانا کھا چکا تھا آپ لوگ اچھی طرح کھائیں- اس سے یہ غرض ہے کہ دوسروں کی شرمندگی نہ ہو)-

جَاءَنَا بِطَعَامٍ جَشْبٍ فَكُنَّا نُعَذِّرُ- ایک سخت بدمزہ کھانا لے کر آئے تو ہم اس کے کھانے میں تامل کرتے تھے (تھوڑا تھوڑا بار سمجھ کر کھاتے تھے)-

كَانُوْا اِذَا عُمِلَ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ نَهَوْهُمْ تَعْذِيْرًا- بنی اسرائیل میں جب کوئی گناہ کرتا تو اس کو بے پرواہی کے ساتھ منع کرتے (زور سے منع نہ کرتے اس میں مبالغہ نہ کرتے)-

وَتَعَاطٰى مَا نَهَيْتَ عَنْهُ تَعْذِيْرًا- جس کام سے تو نے ذرا بھی منع کیا تھا اس کو کیا-

اِنَّهٗ كَانَ يَتَعَذَّرُ فِىْ مَرَضِهٖ- آپ اپنی بیماری میں سختی اٹھاتے تھے یا عذر ڈھونڈتے تھے (یعنی حضرت عائشہؓ کے پاس چلے جانے کے لئے ایک عذر چاہتے تھے- ایک روایت میں يَتَقَدَّرُ ہے یعنی آپ دریافت کرتے تھے کہ عائشہؓ کے پاس جانے کی کب باری آئے گی- آخر آپ نے دوسری بیوی سے بیماری تک حضرت عائشہ کے پاس رہنے کی اجازت لی اور وفات تک انہی کے پاس رہے وہیں وفات پائی صلی اللہ علیہ وسلم)-

لَمْ يَبْقَ لَهُمْ عَاذِرٌ- ان کا کوئی یادگار باقی نہ رہا-

رَاٰى صَبِيًّا اُعْلِقَ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ- ایک بچہ کو دیکھا جس کا حلق دبا دیا گیا تھا عذر کی بیماری سے- (عذرہ ایک ورم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرت خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے اکثر یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب عذرہ ستارے نکلتے ہیں یعنی وسط

گرما میں اور وہ پانچ ستارے ہیں شعری ستارہ کے تلے۔بعض نے کہا عذرہ وہ زخم ہے جو ناک اور حلق کے درمیان بچوں کو ہو جاتا ہے۔غرض عرب کی عورتیں اس کا علاج اس طرح کرتی تھیں کہ حلق میں انگلی ڈال کر اس کو دباتیں یا ایک چیتھڑے کو خوب بٹ کر سخت کر کے بچہ کی ناک میں گھسیڑتیں وہ اس زخم تک پہنچ کر کالا کالا خون بہا دیتا جب بچہ اچھا ہو جاتا اس کو دغر کہتے۔عرب لوگ کہتے ہیں: عَذَرَتِ الصَّبِیَّ۔یعنی بچہ کا حلق دبایا عذرہ کی بیماری میں)۔

اَلْفَقْرُ اَزْیَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ عِذَارٍ حَسَنٍ عَلٰی خَدِّ فَرَسٍ۔محتاجی مؤمن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جیسے لگام کے دونوں خوبصورت تسمے گھوڑے کے رخساروں کو زینت دیتے ہیں (اصل میں عذاران گھوڑے کے رخسار جیسے انسان کے رخساروں کو عَارِضَیْن کہتے ہیں پھر ان تسموں کو کہنے لگے جو رخساروں پر دونوں طرف ہوتے ہیں)۔

فَاخْرُجْ اِلَیْهِمَا كَمِیْشَ الْاِزَارِ شَدِیْدَ الْعِذَارِ۔ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں نے تجھ کو دونوں عراقوں یعنی عراق عجم اور عراق عرب کا حاکم مقرر کیا) تو جلد مستعد ہو کر مضبوط ارادے کے ساتھ ان ملکوں کو روانہ ہو۔(شدید العذار کہتے ہیں اس کو جس کا عزم اور ارادہ قوی ہو جیسے خلیع العذار اس کے خلاف کو)۔

خَلَعَ عِذَارَهٗ۔اس نے لگام نکال ڈالی (یعنی باغی اور سرکش ہو گیا اطاعت سے نکل گیا)۔

اَلْیَهُوْدُ اَنْتَنُ خَلْقِ اللّٰهِ عَذِرَةً۔ یہودی لوگ اللہ کی ساری مخلوقات میں اپنے گھروں کے صحن کو ناپاک رکھتے ہیں (صفائی کا خیال نہیں رکھتے ان کے گھروں میں جابجا کوڑا کچرا پڑا رہتا ہے۔دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اپنے مکان کے صحنوں کو جھاڑ جھوڑ کر صاف پاک رکھو اور یہودیوں کی طرح ملا کچیلا ناپاک مت رکھو)۔

اِنَّ اللّٰهَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ فَنَظِّفُوْا عَذِرَاتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ۔دیکھو اللہ ستھرا اور پاک ہے اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے اپنے مکان کے صحنوں اور اطراف کو پاک صاف رکھو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (جیسے وہ اپنے مکانوں کو گندہ اور ناپاک رکھتے ہیں تم گندہ اور ناپاک نہ رکھو)۔

هٰذِهٖ عَبِیْدُ اٰءُ كَ بِعَذِرَاتِ حَرَمِكَ۔یہ تیرے بندے ہیں جو تیرے حرم کے اطراف میں جمع ہیں۔

عَاتَبَ قَوْمًا فَقَالَ مَالَكُمْ لَا تُنَظِّفُوْنَ عَذِرَاتِكُمْ۔ حضرت علیؓ کچھ لوگوں پر غصہ ہوئے فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے اپنے آنگنوں کو صاف پاک نہیں رکھتے۔

اِنَّهٗ كَرِهَ السُّلْتَ الَّذِیْ یُزْرَعُ بِالْعَذِرَةِ۔عبداللہ بن عمرؓ نے اس جو کا کھانا مکروہ سمجھا جو آدمی کے پائخانہ کو ملا کر بویا جاتا ہے (اصل میں عذرہ مکان کے صحن اور گوشہ کو کہتے ہیں مگر چونکہ عرب لوگ پائخانہ صحن میں ڈال دیا کرتے اس لئے اس کو بھی عَذِرَہ کہنے لگے۔عبداللہ بن عمرؓ نے جو ایسے اناج کو مکروہ سمجھا جس کو آدمی کے پائخانہ کی کھاد دی جائے تو یہ کراہت تنزیہی اور اجتہادی ہے ورنہ اکثر کھیتوں اور باغوں اور پھلوں کو یہی کھاد دی جاتی ہے بلکہ خربوزوں کے بیجوں میں تو تازہ تازہ پائخانہ آدمی کا ملا کر ان کو بوتے ہیں)۔

یُلْقٰی فِیْهِ عَذِرُ النَّاسِ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں لوگوں کا پائخانہ ڈالا جاتا ہے (یعنی ہوا سے اڑ کر اس میں گر پڑتا ہے یا منافق لوگ ڈال جاتے ہوں گے)۔

فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ۔جس کو کسی عذر (بیماری) وغیرہ نے روک دیا ہو (ایک روایت میں عدو ہے۔یعنی دشمن نے روک دیا ہو)۔

مِمَّنْ عَذَرَهُمُ اللّٰهُ۔جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا۔

لَا اَحَبَّ اِلَیْهِ الْعُذْرُ۔اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا معافی چاہنا پسند نہیں ہے (اس کو یہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اس کی درگاہ میں معذرت کرے اپنی تقصیرات کی معافی چاہے بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ عذر کا رفع کرنا اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں ہے۔اس نے پیغمبر بھیج کر کتابیں اتار کر بندوں کا عذر رفع کر دیا۔اب ان کو قیامت کے دن کوئی عذر کرنے کا موقع نہ رہا کہ ہم کو تیرا حکم نہیں پہنچا تھا)۔

لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اللہ نے جب

میرا عذر اتارا (یعنی میری براءت کی آیتیں سورۂ نور میں)۔

عَذَرَ مِنْ نَفْسِہٖ۔ اپنے نفس کی طرف سے عذر کیا۔

عَذَرَ اور اَعْذَرَ۔ کیسا گناہ کیا جس کے بدلے سزا کا مستحق ہوا۔

تَجُوْزُ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ فِی الْعُذْرِ۔ عورت کی شہادت (گواہی) بکارت کے باب میں درست ہے (یعنی کسی عورت کا کنوارا پن ثابت کرنے کے لئے)۔

دُفِنَ فِی الْحِجْرِ مِمَّا یَلِی الرُّکْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰی بَنَاتُ اِسْمَاعِیْلَ۔ حطیم میں کعبہ کے تیسرے کونے کے قریب حضرت اسماعیل کی کنواری بیٹیاں دفن ہیں (اور خود حطیم میں کئی پیغمبر دفن ہیں لیکن چونکہ ان کی قبریں نمایاں نہیں ہیں اس لئے وہاں نماز پڑھنے میں قباحت نہیں)۔

فَاَشْرَفَ لَھَا عَذَارَی الْمَدِیْنَۃِ وَاَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِھَا۔ جب حضرت شہر بانو (یزدجرد شاہ ایران کی بیٹی) مدینہ میں داخل ہوئیں تو مدینہ کی کنواری لڑکیاں ان کو دیکھنے کے لئے اوپر آ گئیں اور مسجد ان کی روشنی سے چمکنے لگی (یہ مبالغہ ہے یعنی بہت خوبصورت اور گوری تھیں)۔

تُشَدُّ الْخِرْقَۃُ عَلَی الْقَمِیْصِ بِحِیَالِ الْعَذِرَۃِ وَالْفَرْجِ حَتّٰی لَا یَظْھَرَ مِنْہُ شَیْئٌ۔ (کفن دیتے وقت) ایک چیتھڑا پائخانہ اور شرمگاہ کے برابر کس دیا جائے تاکہ اس میں سے کچھ کھل نہ جائے۔

عِذَارُ اللِّحْیَۃِ۔ داڑھی کا وہ کنارہ جو رخسار اور کنپٹی سے ملتا ہے۔

قَبَّحَہُ اللّٰہُ فَتَلَ عَنِّیْ عِذَارَ عُذْرِہٖ۔ اللہ تعالیٰ شیطان کو تباہ کرے اس نے اپنے عذر کا گال موڑ لیا (مجھ سے گناہ کرا کر آپ چل دیا الگ ہو گیا)۔

اِخْشَ اللّٰہَ خَشْیَۃً لَیْسَتْ بِتَعْذِیْرٍ۔ اللہ سے ایسا ڈر کہ عذر خواہی کی ضرورت نہ پڑے (یعنی گناہ سے باز رہ اللہ سے ڈر کر یہ نہیں کہ گناہ کر کے پھر عذر کرے)۔

اَعْذَرَ مَنْ اَنْذَرَ۔ جو شخص کسی کو ڈرائے (برے کام سے خوف دلائے) اس نے اپنا عذر پورا کر دیا۔

اَکَلْنَا مَعَ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ فَجَعَلْنَا نُعْذِرُ۔ ہم نے امام ابو عبداللہ کے ساتھ کھایا تو ہم تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

فَجَعَلُوْا یُعْذِرُوْنَ۔ تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

(بعض نے نُعَذِّرُ اور یُعَذِّرُوْن روایت کیا ہے معنے وہی ہیں۔ بعض نے کہا نُعْذِرُ کے معنے یہ ہیں کہ ہم کھانے میں مبالغہ کرنے لگے یعنی خوب کھانے لگے)۔

عَذْطٌ۔ جماع کے وقت گوز لگانا یا دخول سے پہلے منزل ہو جانا۔

عَذْفٌ۔ کھانا۔ (جیسے تَعَذُّفٌ ہے)۔

مَازِلْتُ عَاذِفًا مُنْذُ الْیَوْمِ۔ میں نے آج کچھ نہیں کھایا۔

سَمٌّ عُذَافٌ۔ زہر قاتل۔

عُذَافِرٌ۔ بڑا مضبوط اونٹ اور شیر۔

تَعَذْفُرٌ۔ غصہ ہونا۔

وَلَنْ یُبَلِّغَھَا اِلَّا عُذَافِرَۃٌ۔ وہاں تک نہیں پہنچے گی مگر سخت مضبوط اونٹنی۔ (یعنی تیز سانڈنی)۔

عَذْقٌ۔ بک دینا، پھل نمودار ہونا، پتے کاٹنا، بری بات کی تہمت لگانا، نشان کرنا، منسوب کرنا، دھکیلنا، گھیر لینا۔

تَعْذِیْقٌ۔ بمعنے عَذْقٌ ہے۔ عَذْقٌ کھجور کا درخت (جیسے عِذْقٌ اور اس کی ایک ڈالی یا انگور کا خوشہ)۔

کَمْ مِّنْ عَذْقٍ مُّذَلَّلٍ فِی الْجَنَّۃِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ۔ ابو الدحداح کے لئے بہشت میں کتنے کھجور کے درخت ہیں جن کا میوہ آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ عَذْقٌ کی جمع اَعْذُقٌ اور عِذَاقٌ ہے اور عِذْقٌ کی اَعْذَاقٌ اور عُذُوْقٌ ہے۔

عَذِقٌ۔ ذہین، ذکی۔

فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُمِّیْ عِذَاقَھَا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں کو اس کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے۔

لَا قَطْعَ فِیْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ۔ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

لَا وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْعِذْقَ مِنَ الْجَرِیْمَۃِ۔ قسم اس کی جس نے کھجور کا درخت گٹھلی میں سے اگایا۔

اَنَا عُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اس کا وہ درخت ہوں جس کو

اڑا دیا گیا ہے (یہ حباب بن منذر نے سقیفہ میں کہا یعنی خلافت کے مسئلہ کا میں سب سے اچھی طرح فیصلہ کرنے والا ہوں۔)

مُرَجَّبٌ - وہ درخت جس کو گر پڑنے کے ڈر سے ٹیکا دیا گیا ہو۔

عَذْق - بنی امیہ بن زید کا ایک محل تھا مدینہ میں۔

عَذْقُ بْنُ زَيْدٍ - ایک قسم کی کھجور ہے۔

كَانَ لَهَا عَذْقٌ - اس کا ایک باغ تھا کھجور کا۔

فَجَاءَ بِعِذْقٍ - وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

حَتّٰى فِي الْعِذْقِ - یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی۔

اَعْطَتْ عِذَاقًا - کھجور کے درخت دیئے۔

فَجَاءَ هُمْ بِعِذْقٍ - پھر وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ لِفُلَانٍ - میرے باغوں میں فلاں شخص کا ایک درخت ہے کھجور کا۔

اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ - اگر میں اس ڈالی کو بلاؤں۔

قَدْ اٰذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهٖ - اس کا ایک درخت میرے باغ میں ہونا مجھ کو تکلیف دیتا ہے۔ (وقت بے وقت وہ میرے باغ میں گھس آتا ہے)۔

اَسْفَلُهٗ لَمُعْذَقٌ - اس کے نیچے کا حصہ پھلدار ہے۔

وَاَعْذَقَ اِذْخِرُهَا - اس کی گھاس میں بیج نکل آئے یا پھول نکل آئے۔

عَذْقَانَةٌ - بدزبان عورت۔

عَذْقٌ يُظِلُّهٗ - کھجور کا درخت جو اس پر سایہ کرے۔

مَاقَامَ لِيْ عَذْقٌ بِيَثْرِبَ - مدینہ میں میرا ایک درخت بھی کھجور کا نہیں ہے۔

طِيْبٌ عَذِقٌ - تیز خوشبو۔

اِعْتِذَاقٌ - نشان کرنا، خاص کرنا۔

عَذْلٌ - ملامت کرنا۔

تَعَذُّلٌ اور اِعْتِذَالٌ - ملامت قبول کرنا، اپنے آپ کو ملامت کرنا۔

عَاذِلٌ - ملامت کرنے والا - (اس کی جمع عُذَّلٌ اور عُذَّالٌ اور عَذَلَةٌ ہے - عَوَاذِلُ عَاذِلَةٌ مونث کی جمع ہے)۔

ذٰلِكَ الْعَاذِلُ يَغْذُوْ - (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ استحاضہ کی بیماری کیا ہے انھوں نے کہا) یہ عاذل کی رگ ہے جو بہتی ہے (عاذل وہ رگ جس میں سے استحاضہ کا خون آتا ہے - ایک روایت میں عاذر ہے - عاذرہ کہتے ہیں اس عورت کو جس کو استحاضہ ہو)۔

عُذَلَةٌ - بہت ملامت کرنے والا۔

مُعَذَّلٌ - وہ مرد جس کو بے انتہا سخاوت پر ملامت کریں۔

عَذْمٌ - کاٹنا، سختی سے کھانا، دفع کرنا، ملامت کرنا۔

عَذْمٌ - گالی دینا، مذمت کرنا۔

هِيَ تَعْذِمُ زَوْجَهَا - وہ اپنے خاوند کو اس وقت گالی دیتی ہے جب وہ اس کے دبر میں وطی کرنا چاہتا ہے یعنی پیچھے کی جانب۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُرَائِيْ فَلَا يَمُرُّ بِقَوْمٍ اِلَّا عَذَمُوْهُ - ایک شخص ریا کار تھا وہ جب لوگوں پر گزرتا تو اس کو برا کہتے (مکار اور فریبی بتلاتے)۔

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَعْذِمُ بِفِيْهَا وَتَخْبِطُ بِيَدِهَا - کاٹنے والے دانت کی طرح کاٹتی ہے اور ہاتھ مارتی ہے۔

فَاَقْبَلَ عَلَيَّ اَبِيْ فَعَذَمَنِيْ وَعَضَّنِيْ بِلِسَانِهٖ - (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں) میرے والد میرے پاس آئے مجھ کو ملامت کی مجھ پر زبان چلائی (برا بھلا کہا)۔

عَذْوٌ - خوش ہوا ہونا۔

عَذَاةٌ اور عَذِيَّةٌ - خوش ہوا، زمین جو پانی سے دور ہو، وہاں بخار کا مادہ نہ ہو۔

اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ نَازِلٌ بِالْبَصْرَةِ فَانْزِلْ عَلٰى عَذَوَاتِهَا وَلَا تَنْزِلْ سُرَّتَهَا - اگر تو بصرے میں خواہ مخواہ اترنا چاہے تو پانی سے دور خوش ہوا مقاموں میں اتر اس کی ناف میں مت اتر (ہمیشہ ناف شہر اور بیچوں بیچ آبادی کی ہوا خراب ہوتی ہے)۔

اَرْضٌ عَذِيَةٌ - خوش ہوا زمین۔

عَذِيٌّ - وہ کھیتی جو صرف بارش کے پانی سے تیار ہو۔

باب العين مع الراء

عَرْبٌ-کھانا-

عَرَبٌ-بگڑ جانا' سڑ جانا' زخم کا نشان رہ جانا' خوش ہونا' ورم کرنا' پیپ پڑ جانا' پانی بہت ہونا-

عُرُوْبَةٌ اور عُرُوْبِيَّةٌ- خالص عربی ہونا' غلطی نہ کرنا' عربی میں بات کرنا فصاحت کے ساتھ-

تَعْرِيْبٌ-فحش کلامی' بیعانہ دینا' غلطی سے پاک کرنا عربی بنانا' رد کرنا' قبیح کرنا' بات کرنا صاف پانی' بہت پینا' عربی کمان رکھنا-

اِعْرَابٌ- ظاہر کرنا' کھول دینا' دوڑانا' گھوڑے کا ہنہنانا' اچھا کرنا' درست کرنا' عربی رنگ کا بچہ پیدا ہونا' کلام میں غلطی نہ کرنا' فحش بکنا' فحش سے پھیر دینا' جماع کرنا یا جماع کا اشارہ کرنا' بیعانہ دینا' عربی عورت سے نکاح کرنا' فصاحت سے بیان کرنا' عربی بنانا' حروف پر زیر زبر پیش دینا-

تَعَرُّبٌ-جنگل میں رہنا' عربوں کی عادت اختیار کرنا-

اِسْتِعْرَابٌ- عربوں میں شریک ہو جانا' فحش بکنا' نر کی خواہش کرنا-

عَرَبٌ عَارِبَةٌ- خالص عربی لوگ یا جو عرب یعرب بن قحطان کی زبان بولتے تھے-

عَرَبٌ بَائِدَةٌ-یعرب بن قحطان سے پہلے کے عرب-

اَلثَّيِّبُ يُعْرِبُ عَنْهَا لِسَانُهَا- (اور ایک روایت میں یعرب ہے-ابو عبیدؒ نے کہا یہی صحیح ہے یعنی) شوہر دیدہ عورت کی طرف سے خود اس کی زبان اس کی طرف سے بات کرے گی (مطلب یہ ہے کہ اس کو ولی کی ضرورت نہ ہوگی یا کنواری کی طرح اس کا سکوت کافی نہیں ہے بلکہ زبان سے قبول اور رضا مندی ظاہر کرنی چاہیے)-

اَلثَّيِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا- شوہر دیدہ عورت خود اپنی طرف سے بات کرے-

فَاِنَّمَا كَانَ يُعْرِبُ عَمَّا فِيْ قَلْبِهٖ لِسَانُهٗ- اس کے دل میں جو تھا اس کی زبان اس کو ظاہر کر رہی ہے-

كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّلَقِّنُوْا الصَّبِيَّ حِيْنَ يُعَرِّبُ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ-صحابہ لوگ اس امر کو بہتر جانتے تھے کہ جب بچہ کی زبان کھلے (وہ بات کرنے لگے) تو سات بار اس سے لا الہ الا اللہ کہلوائیں-(اس کلمہ پاک کی برکت سے امید ہے کہ وہ اسلام پر قائم رہے گا اس کا خاتمہ بخیر ہو گا)-

مَا لَكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ اَعْرَاضَ النَّاسِ اَنْ لَّا تُعَرِّبُوْا عَلَيْهِ-تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے آبروئی کرتا ہے-(ان کی آبرو اور عزت پر ناحق حملہ کیا کرتا ہے) تو اس کا رد کیوں نہیں کرتے (اس کے کلام کو باطل کیوں نہیں کرتے یا اس کو ایسی باتیں کرنے سے منع کیوں نہیں کرتے یا اس کو برا اور فحش گو کیوں نہیں قرار دیتے)-

اِنَّ ابْنَ اَخِيْ عَرِبَ بَطْنُهٗ- میرے بھتیجے کا پیٹ بگڑ گیا ہے (اس کو فساد معدہ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے)-

اَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا-حسب نسب میں سب سے زیادہ روشن اور واضح (یعنی شرافت میں سب قبیلوں سے بڑھ کر ہیں-ان کی شرافت سب پر روشن ہے)-

فَلَمْ يَزْدَدْ اِلَّا اِسْتِعْرَابًا-(ایسا ہوا کہ ایک مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتا ایک مسلمان نے اس سے کہا قسم خدا کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے سے باز آ ورنہ میں اس تلوار سے تیرا کام تمام کر دوں گا) مگر اس نے نہ مانا-اور زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فحش بکنے لگا-(آخر مسلمان نے اس پر حملہ کیا اور اس کو مارا لیکن مشرک لوگ سب اس کی مدد کو دوڑ پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا-)

كَرِهَ الْاِعْرَابَ لِلْمُحْرِمِ-احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا مکروہ جانتے تھے-اعراب اور تعریب اور عرابہ فحش گوئی اور بدزبانی (ابن عباسؓ نے فلا رفث کی تفسیر میں کہا ھو العرابة-یعنی رفث کے معنے فحش گوئی' بدزبانی جیسے گالی گلوچ عورتوں سے شہوتی باتیں)-

لَا تَحِلُّ الْعِرَابَةُ لِلْمُحْرِمِ- احرام باندھے ہوئے شخص

کو فحش بکنا درست نہیں-

مَا اُوْتِیَ اَحَدٌ مِّنْ مُّعَارَبَةِ النِّسَاءِ مَا اُوْتِیْتُهٗ اَنَا- عورتوں سے صحبت کرنے سے پہلے جو باتیں کی جاتی ہیں (بوس وکنار پیار کی باتیں) وہ میرے برابر کسی کو نہیں دی گئیں (یعنی دواعی جماع اور اس کے مقدمات میں میں سب سے بڑھ کر ہوں)-

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْعُرْبَانِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربان کی بیع سے منع فرمایا- (وہ یہ کہ مشتری بائع کو بطور بیعانہ کچھ دے اس شرط پر کہ اگر میں یہ معاملہ نہ کروں تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے گا اگر معاملہ کروں تب تو بیعانہ قیمت میں مجرا لیا جائے گا- امام احمد نے اس بیع کو جائز رکھا ہے اور ابن عمرؓ سے بھی اس کی اجازت منقول ہے نہایہ میں ہے کہ ممانعت کی حدیث منقطع ہے)-

اِنَّ عَامِلَهٗ بِمَكَّةَ اِشْتَرٰی دَارًا لِلسِّجْنِ بِاَرْبَعَةِ الْاٰفٍ وَاَعْرَبُوْا فِیْهَا اَرْبَعَ مِائَةٍ- حضرت عمرؓ کے نائب نے مکہ میں ایک گھر سجن (جیل) کے لئے چار ہزار کو خریدا اور چار سو بیعانہ کے طور پر دیئے-

اِنَّهٗ كَانَ يَنْهٰی عَنِ الْاِعْرَابِ فِی الْبَيْعِ- عطاءؒ بیعانہ دینے سے منع کرتے تھے-

لَا تَنْقُشُوْا فِیْ خَوَاتِیْمِكُمْ عَرَبِیًّا- اپنی مہروں میں محمد رسول اللہ نہ کھداؤ- (کیونکہ یہ نقش خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا تھا)-

لَا تَنْقُشُوْا فِیْ خَوَاتِیْمِكُمُ الْعَرَبِیَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يُّنْقَشَ فِی الْخَاتِمِ الْقُرْاٰنَ- اپنی انگوٹھیوں میں محمد رسول اللہ نہ کھداؤ- اور عبداللہ بن عمرؓ انگوٹھیوں میں قرآن کی آیتیں بھی کھودنا مکروہ جانتے تھے-

ثَلَاثٌ مِّنَ الْكَبَائِرِ مِنْهَا التَّعَرُّبُ لِلْهِجْرَةِ- تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مدینہ کی ہجرت کر کے پھر گاؤں گنویں چل دینا (مدینہ کو چھوڑ دینا- صحابہ تو ایسے لوگوں کو جو ہجرت کے بعد اپنے ملک کو چلے جائیں مرتد کی طرح شمار کرتے تھے مگر یہ اسی وقت پر محمول ہے جب ہجرت فرض تھی)-

اَلتَّعَرُّبُ فِی الْفِتْنَةِ- فساد اور فتنہ کی حالت میں گاؤں گنویں میں چل دینا-

لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ خَرَجَ اِلَی الرَّبَذَةِ وَاَقَامَ بِهَا ثُمَّ اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ يَا بْنَ الْاَكْوَعِ اِرْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَيْكَ وَتَعَرَّبْتَ- جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے تو سلمہ بن اکوع (جو مشہور صحابی ہیں) ربذہ کی طرف چلے گئے (جو ایک غیر آباد جنگل میں مدینہ سے تین منزل واقع ہے- ابوذر غفاریؓ بھی وہیں جا کر رہ گئے تھے اور وہیں وفات پائی) اور وہاں رہ گئے پھر ایک روز سلمہ حجاج کے پاس گئے وہ کہنے لگا اکوع کے بیٹے تو اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گیا اور جنگل میں جا کر رہ گیا- (یعنی مدینہ کو چھوڑ دیا گویا ہجرت کا مقام چھوڑنا ارتداد کے برابر تھا مگر سلمہ فتنہ وفساد کے ڈر سے جنگل میں جا کر رہ گئے تھے ایسی حالت میں کچھ قباحت نہیں)-

مُهَاجِرٌ لَيْسَ بِاَعْرَابِیٍّ- وہ مہاجر ہے اعرابی (یعنی جنگل کا رہنے والا) نہیں ہے- عرب ان لوگوں کو کہتے ہیں جو ملک عرب کے رہنے والے ہوں خواہ جنگل میں رہیں خواہ شہروں میں- عربی اس کی نسبت ہے اور اعراب عرب کے وہ لوگ جو جنگلوں اور دیہات میں رہتے ہیں اس کی نسبت اعرابی ہے-

يَقُوْدُ خَيْلًا عِرَابًا- عربی گھوڑوں کو کھینچیں گے- عراب عربی گھوڑے-

مَاتَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ رُعِفَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّ هٰذَا يُعَرِّبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ رُعِفَ- احمد کاتب بن علی بتی نے امام حسن بصری سے پوچھا) تم اس شخص کے باب میں کیا کہتے ہو جس کی نماز میں نکسیر پھوٹے (ناک سے خون بہنے لگے) امام حسن بصری نے کہا اس شخص کو دیکھو یہ لوگوں کو عربی سکھاتا ہے اور خود ایسا غلط لفظ بولتا ہے (یعنی رَعَفَ کی جگہ رُعِفَ مگر لغت کی رو سے رُعِفَ بھی صحیح ہے بہ صیغہ مجہول معلوم نہیں امام حسن بصری نے اس کو غلط کیوں کہا)-

وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ- عرب کی خرابی کا لچھن نزدیک آن پہنچا (یعنی یاجوج ماجوج کے نکلنے کا زمانہ

قریب ہے)۔

هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ - قریش کے لوگ عرب کے اشراف ہیں۔

اَعْرَبُهُمْ - ان میں افضل اوراعلیٰ ہیں۔

وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوْا - عربی میں لام بمعنے فی بھی آتا ہے یعنی فیما قالوا - اور جیسے مضٰی لسبیله یعنی فی سبیله۔

وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ - اورانجیل کو عربی زبان میں لکھتے (ایک روایت میں بالعبرانیة ہے۔ یعنی عبرانی زبان میں ترجمہ کرتے۔ اصل انجیل سریانی زبان میں اتری تھی اب اس کا پتہ ہی نہیں ملتا یونانی زبان میں جو اس کا ترجمہ ہوا تھا اسی سے دوسری سب زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے)۔

عُرْبًا وَّعُجْمًا يَاعَرْبًا وَّعَجْمًا - عرب اور عجم۔

كُوْنُوْا عَلٰى دِيْنِ الْاَعْرَابِ - گاؤں گنویں والوں کی طرح دین پر قائم رہو (یعنی سیدھا سیدھا مطلب جو حدیث کا ہے جس کو عرب کے گنوار بھی سمجھتے ہیں اسی کے موافق اپنا اعتقاد اور عمل رکھو اور زیادہ موشگافیاں اور نکتہ سنجیاں گمراہ قوموں کا طریق ہے اس میں مت پڑو)۔

يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمان دیہاتیوں کی طرح رہیں گے۔

اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا - مگر جنگل کا رہنے والا لٹھ گنوار۔

فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ - اب تم کھلنڈری چھوکری کا اندازہ کرلو (وہ کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی) عُرُبٌ جمع ہے عَرُوْبٌ کی۔ یعنی خوبصورت عورت جو اپنے خاوند کی چہیتی ہو۔

كَانَتْ تُسَمّٰى عَرُوْبَةَ - عرب لوگ اگلے زمانہ میں جمعہ کے دن کو عروبہ کہتے تھے یوم عروبة جمعہ کا دن۔

عَرُوْبَاءُ - ساتواں آسمان۔

اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ - قرآن کے مطالب کو کھول کر بیان کرو اور جو نادر لغت اس میں ہیں ان کو دریافت کرو ان کے معنے سمجھو ان میں غور کرو (بعض نے کہا غرائب سے احکام اور امر قرآنی مراد ہیں یعنی ان پر عمل کرو۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ قرآن کا ظاہری مطلب بیان کرو۔ یعنی لوگوں کو وہی سمجھاؤ اور اس میں جو مخفی اسرار اور نکات ہیں ان کو دریافت کرو۔ اپنے دل میں رکھو عوام سے ان کا اظہار نہ کرو)۔

لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْعَرَبِ كَافِرٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس وقت ہوئی جب عرب میں کوئی کافر (بت پرست) نہیں رہا تھا (سارے عرب میں آپ نے بت پرستی موقوف کرادی تھی اور تمام بتوں کو توڑ پھوڑ اور بت خانوں کو تباہ اور برباد کر دیا تھا۔ بعض نے کہا عرب سے حجاز کا ملک مراد ہے کیونکہ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے پیر موجود تھے اور تغلب کے نصاریٰ جنھوں نے جزیہ دینا قبول کیا تھا)۔

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ - جو شخص عربوں کو تباہ کرنا چاہے اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہو گی (اس لئے کہ عرب لوگ اسلام کا منبع ہیں اور انہی کی وجہ سے ساری دنیا میں اسلام پھیلا توحید قائم ہوئی اور شرک مٹا۔ مجمع البحار میں ہے کہ عرب لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد میں ہیں اور معد بن عدنان عرب کا جداعلیٰ تھا اور قحطان بن ہود کی اولاد بھی عرب ہیں۔ بعض نے کہا اصل عرب میں قحطان کی اولاد ہیں نہ کہ عدنان کی کیونکہ عدنان حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے تھا اور حضرت اسماعیل کی زبان سریانی تھی البتہ وہ حجاز میں آ کر رہ گئے تھے اور وہیں شادی کی اور قبیلہ جرہم سے رشتہ پیدا کیا۔ بعض نے کہا عرب قدیم عدنانی ہیں اور قحطانی عرب عاربہ نہیں ہیں بلکہ عرب بائدہ ہیں واللہ اعلم)۔

فَاَيْنَ الْعَرَبُ حِيْنَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ - (لوگ دجال سے بھاگتے پھریں گے) صحابہؓ نے پوچھا عرب کے مجاہدین لوگ کدھر جائیں گے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہیں کریں گے) فرمایا وہ تھوڑے ہوں گے (دجال کے ساتھ تمام دنیا کے لوگ ہوں گے)۔

صَلٰوةُ الْاَعْرَابِيِّ - دس رکعتیں ہیں۔ دو ایک سلام سے اور آٹھ دو سلام سے۔

عَرَابَةَ - ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

مَنْ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَهُوَ عَرَبِيٌّ - وہ شخص اسلام کی حالت میں پیدا ہوا وہ گویا عربی ہے-

اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَرَبِيٌّ وَّمَوْلٰى وَعِلْجٌ - آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عرب' دوسرے مولی' تیسرے علج (یعنی عجمی کفار جیسے پارسی وغیرہ) تو عرب ہم لوگ ہیں اور مولی جو ہم سے دوستی رکھے اور علج جو ہم سے بیزار ہو اور بیر رکھے-

فَنَحْنُ قُرَيْشٌ وَشِيْعَتُنَا الْعَرَبُ وَعَدُوُّنَا الْعَجَمُ - ہم تو قریش ہیں اور ہمارے طرفدار (گروہ خیر خواہ) عرب لوگ ہیں (دوسرے خاندانوں کے) اور ہمارے دشمن عجمی لوگ ہیں-

مِنَ الْكُفْرِ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ - ہجرت کے بعد پھر دار الکفر میں چلے جانا کفر ہے (بعض نے کہا تعرب بعد الهجرة سے یہ مراد ہے کہ آدمی علم کی تحصیل شروع کرے پھر اس کو چھوڑ دے)-

اَعْرِبُوْا اَحَادِيْثَنَا فَاِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ - ہماری حدیثیں کھول کر بیان کرو ہم فصیح اور زبان داں لوگ ہیں-

لَا يَجُوْزُ الْعُرْبُوْنَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَقْدًا مِنَ الثَّمَنِ - بیعانہ لینا جائز نہیں مگر اس حال میں کہ وہ قیمت کا ایک حصہ سمجھا جائے (یعنی قیمت دیتے وقت اس میں سے مجرا لیا جائے یہ نہ ہو کہ اگر وہ مشتری وہ چیز نہ خریدے تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے اس طرح بیعانہ لینا درست نہیں)-

عَرْبَدَةٌ - بدخلق ہونا' لوگوں کو ستانا-

عِرْبِدٌ - سانپ' سخت زمین-

عِرْبَدٌ - نر سانپ' یا سرخ سانپ' یا وہ سانپ جو پھنکارتا ہے لیکن کاٹتا نہیں-

عِرْبِيْدٌ - بڑا فسادی-

عِرْبَاضٌ - سخت اور بھاری بوجھل-

عَرْبَنَةٌ - بیعانہ دینا-

عَرْتٌ - سخت ہونا' مضطرب ہونا' چمکنا' ملنا-

عَرْتَبَةٌ - ناک یا ناک کا نرم حصہ-

عَرْتَمَةٌ - ناک کا آگے کا حصہ-

عَرْتَنَةٌ - عرتون سے چمڑا صاف کرنا' جو ایک درخت ہے-

عَرْثٌ - چھین لینا' ملنا-

عَرْجٌ - لنگڑا ہونا' غائب ہونا-

عُرُوْجٌ - چڑھ جانا-

تَعْرِيْجٌ - غروب کے وقت داخل ہونا' ٹھہرنا' توقف کرنا' ایک طرف جھکنا' جھکانا' اقامت کرنا' عدول کرنا' مڑنا-

اِعْرَاجٌ - غروب کے وقت آنا' اونٹ کا ایک گلہ ملنا یا دینا جو اسی سے پانچ سو یا ہزار تک ہوں' لنگڑا کرنا-

تَعَرُّجٌ - کج ہونا' مائل ہونا' اقامت کرنا-

تَعَارُجٌ - لنگڑا بننا-

اِنْعِرَاجٌ - کج ہونا' مڑ جانا' عدول کرنا' ترک کرنا-

اِعْرِنْجَاجٌ - کوشش کرنا-

عُرَاجٌ - بجو-

عَرِجٌ - جو اونٹ ترچھا پیشاب کرے-

اَعْرَجُ - لنگڑا (مونث عَرْجَاءُ جمع عُرْجٌ اور عُرْجَانٌ جیسے عُمْيٌ اور عُمْيَانٌ اندھے)-

ذُوالْمَعَارِجِ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی بڑے مرتبوں اور سیڑھیوں والا' جن پر فرشتے چڑھ کر پہنچتے ہیں-

مِعْرَاجٌ - سیڑھی یا سیڑھی کی طرح جو ایک لکڑی کھود کر بنا لیتے ہیں-

ثُمَّ عَرَجَ بِيْ - پھر مجھ کو لے کر چڑھا یا-

ثُمَّ عُرِجَ بِيْ - پھر مجھ کو چڑھایا گیا (یعنی آسمان کی طرف-) مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے باب میں بڑے اختلافات ہیں یعنی اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے تھے یا الگ الگ راتوں میں بصورت ثانی کون پہلے تھا کون بعد اور دونوں بیداری میں تھے یا خواب میں یا ایک حصہ بیداری میں ایک خواب میں- اور معراج ۲۷ ربیع الاول کو ہوا یا ربیع الثانی میں یا رجب میں یا رمضان کی سترھویں تاریخ ہفتہ کی شب میں ۵ھ یا ۶ھ یا بارہ سال بعد نبوت کے یا ایک سال تین مہینے بعد اور راجح قول یہ ہے کہ ایک بار معراج بیداری میں ہوا اور ایک بار خواب میں واللہ اعلم-

مَنْ عُرِجَ اَوْ كُسِرَ اَوْ حُبِسَ فَلْيَجْزِ مِثْلَهَا

وَهُوَ حِلٌّ -جس شخص کے پاؤں میں دب کر موچ آ جائے یا لنگڑا ہو جائے یا پاؤں ٹوٹ جائے یا قید کر لیا جائے (اور وہ کعبہ تک نہ جا سکے) تو اچھے ہونے کے بعد بدل ویسا ہی کرے (یعنی حج کا احرام تھا حج کرے عمرے کا تھا تو عمرہ کرے اور اپنی قربانی ایک دن ذبح کا ٹھہرا کر کسی کے ہاتھ بھیج دے پھر اس دن قربانی کے بعد اس کا احرام کھل جائے گا)-

فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهِ- میں وہاں نہیں ٹھہرا-

فَاِنَّمَا يَنظُرُ اِلَى الْمِعْرَاجِ -مرتے وقت جو آدمی آنکھ اوپر اٹھاتا ہے وہ چڑھنے کی سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر روح پروردگار کے پاس جاتی ہے)-

فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ- آپ اپنی حالت میں گزر جاتے اور ادھر ادھر مڑتے نہیں (یعنی اعتکاف کی حالت میں مریض کے پاس ٹھہرتے نہیں اس کو پوچھتے چلے جاتے)-

عُرْجُوْن -شاخ، ٹہنی، جس میں کھجور کی باریک باریک ٹہنیاں لگی ہوتی ہیں-

فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنِ الْبَيْتِ- میں نے چھت کی لکڑیوں میں ایک چلنے کی سی آواز سنی-

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ -کھجور کی ڈالیاں پسند کرتے تھے (جو کج ہوتی ہیں اور جب سوکھ کر پرانی ہو جاتی ہیں تو چاند کو (ہلال کو) اس سے تشبیہ دیتے ہیں)-

عَرْجٌ -ایک گاؤں ہے فرع کے نواح میں مدینہ سے کئی منزل پر-

تَسِيْرُ بِالْعَرْجِ -تو عرج میں چل رہا تھا-

مِنْ وَّرَاءِ الْعَرْجِ -عرج کے پرے سے- جو ایک پہاڑ ہے مکہ کی راہ میں -تہامہ کا ملک وہیں سے شروع ہوتا ہے-

لَبَّيْكَ ذَاالْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ -اے سیڑھیوں والے یا مرتبے والے خاوند! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں-

عُرِجَ بِالنَّبِيِّ اِلَى السَّمَاءِ- پیغمبر صاحب آسمان کی طرف چڑھائے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عروج دو بار ہوا ایک بار تو مکہ سے بیت المقدس کی طرف دوسری بار بیت المقدس سے پہلے آسمان پر پھر وہاں سے درجہ بدرجہ ساتویں آسمان تک پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پھر قاب قوسین تک تو سب معارج پانچ ہوئے)-

عَلٰى اَرْضِ كَرْبَلَاءِ وَامْزِجِ الدَّمْعَ بِالدِّمَاءِ -زمین کربلا پر اپنی سواری ٹھہرا اور آنسوؤں کے ساتھ خون ملا (حضرت امام حسینؓ کے مصائب یاد کر کے اتنا رو کہ آنکھوں سے خون بہہ نکلے)-

اَمَرْتُكُمْ اَمْرِيْ بِمُنْعَرَجِ اللِّوٰى
فَلَمْ تَسْتَبِيْنُوا النُّصْحَ اِلَّا ضُحَى الْغَدِ

میں نے تم سے اپنا حکم ریتی کے موڑ پر بیان کر دیا تھا لیکن تم نے اس کو نہ مانا مگر دوسرے دن چاشت کے وقت (یہ حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا جو پنچ بنانے پر اصرار کرتے تھے پھر جب عمرو بن عاص کی دغا بازی ظاہر ہوئی اور لوگ نادم ہوئے تو آپ نے درید بن صمت کا شعر پڑھا)-

عَرْدٌ -دور پھینکا-

عُرُوْدٌ -طلوع ہونا، بلند ہونا-

عَرْدٌ -بھاگ جانا، جیسے تعرید ہے-

عَرَادٌ -ایک بوٹی ہے-

ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِيْلُ -جب کالے کالے چھوٹے چھوٹے پست قد بھاگ نکلے (ایک روایت میں غَرَّدَ ہے غین معجمہ سے اس کا ذکر کتاب التاء میں گزر چکا)-

وَالْقَوْسُ فِيْهَا وَتَرٌ عُرُدٌّ -کمان میں موٹا اور سخت چلہ ہے- عَرِدٌ اور عُرُدٌّ اور عَرَنْدَدٌ اور عُرُنْدٌ اور عُرُنْدٌ- سخت، مضبوط-

عَرِيْدٌ -دور، عادت، طریقہ-

هٰذَا عَرِيْدُهٗ -یہ تو اس کی عادت ہے-

عَرِيْدٌ بَعِيْدٌ -دور ہے-

عَرٌّ -خارشتی ہونا-

عَرَّ فُلَانًا -اس کو برا لگا-

تَعْرِيْرٌ -مانگتے ہوئے آنا، برائی پہنچانا، تھیٹر دینا، کھاد ملانا، پیش کرنا-

عِرَارٌ -چیخنا-

عَوْزٌ-کم ہونا' چھوٹا ہونا-

مُعَارَّةٌ-چیخنا' ٹھہرنا-

اِعْرَارٌ-پلید ہونا-

تَعَارٌّ-جاگنا' بچھونے پر الٹ پلٹ کرنا کلام کے ساتھ-

اِعْتِرَارٌ-مانگنے کے لئے آنا بغیر سوال کے-

عَرَار-جنگل کی زرد بوٹی' خوشبودار-

كَانَ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ-آپ جب رات کو سوتے سے جاگتے یا سوتے میں انگڑائی لیتے چونکتے-

مَنْ تَعَارَّ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ-جو شخص نیند میں سے چونکے پھر کہے لا الہ الا اللہ-

كُنْتُ عَرِيْرًا فِيْ اَهْلِ مَكَّةَ-میں مکہ والوں میں ایک پردیسی آدمی تھا-(میرے نزدیک واقرباء اور رناطہ دارنہ نے تھے جو میرے اہل وعیال اور جائداد کی حفاظت کرتے عریر وہ شخص جو باہر سے آکر ایک قوم میں شریک ہو جائے-

صَمِيْم-جو خاص اس قوم میں سے ہو)-

مَنْ كَانَ حَلِيْفًا وَّعَرِيْرًا فِيْ قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوْا عَنْهُ وَنَصَرُوْهُ فَمِيْرَاثُهٗ لَهُمْ-جو شخص قسم کھا کر پردیسی ہو کر ایک قوم میں شریک ہو جائے اور وہ لوگ اس کی دیت ادا کریں اس کی مدد کریں تو اس کا ترکہ بھی وہی لیں گے (اگر دوسرا کوئی قرابت والا عصبہ موجود نہ ہو)-

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْطَاهُ سَيْفًا مُحَلًّى فَنَزَعَ عُمَرُ الْحِلْيَةَ وَاَتَاهُ بِهَا وَقَالَ اَتَيْتُكَ بِهٰذَا لِمَا يَعْرُرُكَ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ-حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو ایک تلوار عنایت کی تھی جو جڑاؤ تھی (اس پر چاندی یا سونا چڑھا ہوا تھا) حضرت عمرؓ نے اس کا زیور (چاندی سونا) اتارا اور ابوبکرؓ کے پاس لے کر آئے اور کہا یہ میں اس لئے تمھارے پاس لایا کہ تمھارے پاس بہت حاجت مند لوگ آتے ہیں (جن کو خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی حاجت اس سے پوری کرنا-(ابوعبید نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ يَعْرُرُكَ صحیح نہیں ہے بلکہ يَعْرُوْكَ صحیح ہے یعنی وقتاً فوقتاً تم کو ضرورتیں پیش آتی ہیں)-

فَاَكَلَ وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ-پھر اس نے کھایا اور مانگنے والے (سائل) اور چپ رہنے والے محتاج کو دیا-

فَاِنَّ مِنْهُمْ قَانِعًا وَّمُعْتَرًّا-ان میں مانگنے والے فقیر اور خاموش رہنے والے فقیر دونوں ہیں-

مَا عَرَّنَا بِكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ-(ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ کے صاحبزادے امام حسنؓ کی عیادت کرنے کو تو حضرت علیؓ نے کہا) اجی بڑے میاں تم کیسے آگئے (ابوموسیٰ اشعری دل سے حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان سے محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ الگ الگ رہتے تھے تو حضرت علیؓ کو ان کے آنے پر تعجب ہوا)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ مَّعَرَّةِ الْجَيْشِ-یا اللہ میں فوج والوں کے ظلم وتعدی سے بیزار ہوں (وہ ظلم یہ ہے کہ فوج والے جہاں اترتے ہیں وہاں لوگوں کے کھیتوں اور باغوں پر دست درازی کرتے ہیں ان کا مال ناحق کھا جاتے ہیں- اصل میں معرہ کہتے ہیں قبیح اور مکروہ ایذا دہ کام کو)-

مِمَّنْ تَخْشٰى مَعَرَّتَهٗ-جس کے شر اور فساد سے تو ڈرتا ہو-

اِذَا اسْتَعَرَّ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِّنَ النَّعَمِ-جب کوئی چوپایہ شرارت سے بھاگ نکلے (یہ عرارة سے ماخوذ ہے بمعنی بدخلقی' سرکشی' شرارت' سختی)-

نَزَلْتَ بَيْنَ الْمَعَرَّةِ وَالْمَجَرَّةِ-(ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا تمھارا مقام کہاں ہے اس نے عرب کے دو قبیلوں کا ذکر کیا کہ ان کے بیچ میں میرا مقام ہے تب وہ شخص بولا) تو تو آسمان کے معرہ اور مجرہ کے بیچ میں ہے-(مَجَرَّة وہ سفیدی جورات کو آسمان پر نظر آتی ہے اور مَعَرَّة اس کے پیچھے کا حصہ قطب شمالی کی طرف وہاں تاروں کی بہت کثرت ہے مطلب یہ ہے کہ تو ان قبیلوں کے درمیان ہے جن کے لوگ بکثرت ہیں جیسے آسمان کے تارے اصل میں مَعَرَّة کہتے ہیں عَرٌّ کے مقام کو جو بمعنے خارشت ہے اور آسمان کو خارشتی یعنی جرباء کہتے ہیں کیونکہ تارے خارشت کے دانوں کی طرح اس پر نمودار ہیں)-

لَيْسَ لَهٗ مِعْرَارٌ-خریدار بائع سے یہ شرط کرلے کہ جس

درخت پر خارشت کی طرح کچھ پھل نمودار ہوتے ہیں وہ اس کو نہ ملے گا۔

اِيَّاكُمْ وَمُشَارَّةَ النَّاسِ فَاِنَّهَا تُظْهِرُ الْعُرَّةَ۔ لوگوں کے ساتھ برائی کرنے سے بچے رہو وہ پلیدی کھول دیتی ہے (یعنی جب لوگوں سے برائی کرے گا وہ بھی تیرا عیب کھولیں گے۔ اصل میں عرہ کہتے ہیں گوہ کو اور خارشت کو اور پرندے کی بیٹ کو)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَدْمُلُ اَرْضَهٗ بِالْعُرَّةِ۔ اپنی زمین کو کھاد ڈال کر درست کرتے تھے۔

كَانَ يَحْمِلُ مِكْيَالَ عُرَّةٍ اِلٰى اَرْضٍ لَهٗ بِمَكَّةَ۔ وہ کھاد کا ایک ماپ اپنی زمین میں بھیجتے تھے جو مکہ میں تھی۔

كَانَ لَا يَعُرُّ اَرْضَهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنی زمین میں گوہ اور پلیدی کی کھاد نہیں دیتے تھے (یہ ان کا کمال تقویٰ تھا)۔

كُلُّ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ نَّخْلَةٍ غَيْرَ مَعْرُوْرَةٍ۔ سات کھجوریں اس درخت کی کھا جس میں کھاد نہ دی گئی ہو۔

عَرَّقَوْمَهٗ بِشَرٍّ۔ اپنی قوم کو نجاست سے لتھیڑ دیا۔

تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيْمِ عَرَارِ نَجْدٍ۔ نجد کے جنگل کی عرار کی خوشبو سے مزہ اٹھالے۔ عرار ایک خوشبودار بوٹی ہے۔

اَعَرُّ۔ خارشتی (اس کا مؤنث عَرَّاءُ ہے)۔

نَعُوْذُبِكَ مِنْ مَعَرَّةِ اللَّكَنِ۔ تیری پناہ گونگے پن کے عیب سے (یعنی وقت پر عمدہ کلام نہ کر سکنے سے' زبان بند ہو جانے سے)۔

عَزْزٌ۔ سخت ہونا' غلیظ ہونا' سمٹ جانا' زور سے چھین لینا' ملامت کرنا' عتاب کرنا۔

مُعَارَزَةٌ۔ سمٹ جانا' عناد کرنا' خلاف کرنا' غصہ کرنا۔

عُرَّازٌ۔ غیبت کرنے والا۔

اِعْرَازٌ۔ بگاڑنا۔

تَعَرُّزٌ۔ سخت ہونا' (جیسے اِسْتِعْرَازٌ ہے)۔

عَرْزَمٌ۔ شیر' پرانا' سانپ' اور ایک محلہ ہے کوفہ میں جہاں لوگ پائخانہ کرتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوْا فِيْ قَبْرِيْ لَبِنًا عَرْزَمِيًّا (ابراہیم نخعی نے کہا) میری قبر میں عرزم کی اینٹ نہ رکھنا (کیونکہ اس میں نجاست شریک ہوتی ہے)۔

عَرْسٌ۔ اونٹ کی گردن اس کے ہاتھ سے باندھ دینا' خوشی میں رہنا' عدول کرنا۔

عَرَسٌ۔ اترانا' غرور کرنا' ڈرنا' لازم کر لینا' مانوس ہونا' تھک جانا' رد کنا' بخیلی کرنا۔

تَعْرِيْسٌ۔ اخیر رات کو سفر میں اترنا آرام کے لئے۔

اِعْرَاسٌ۔ چکی کا ایک پاٹ دوسرے پاٹ پر رکھنا پیسنے کے لئے' دلھن کرنا' لازم کر لینا' مانوس ہونا' صحبت کرنا۔

تَعَرُّسٌ۔ اپنی عورت سے محبت کرنا' اس پر فریفتہ ہونا۔

اِعْتِرَاسٌ۔ جدا ہونا۔

عراس۔ وہ رسی جو اونٹ کی گردن اور ہاتھ میں باندھی جاتی ہے۔

عِرِّيْسٌ۔ شیر کے رہنے کا مقام۔

عَرَّاسٌ۔ اونٹ کے پھاٹھے (بچے) بیچنے والا۔

عَرْسٌ۔ خیمہ کے بیچ کا ستون اور رسی' اونٹ کا چھوٹا بچہ۔

عِرْسٌ۔ دولھا اور دولھن۔

اِبْنُ عِرْسٍ۔ نیولا۔

عُرْسٌ۔ ولیمہ کا کھانا۔

عَرُوْسٌ۔ دلھن اور دولہا (دولھا کو مُعَرِّس بھی کہتے ہیں)۔

اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ تَوَسَّدَ بِلَبِنَةٍ وَاِذَا عَرَّسَ عِنْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَهٗ نَصْبًا وَّوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں رات کو کہیں ٹھہرتے تو ایک اینٹ کا تکیہ بنا لیتے۔ جب صبح صادق کے قریب آرام کرتے تو اپنے بازو کو کھڑا کرتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے (تاکہ زیادہ غفلت کی نیند نہ آئے اور نماز کا وقت فوت نہ ہو)۔

مُعَرَّسُ ذِی الْحُلَيْفَةِ۔ ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جہاں ٹھہرتے تھے وہ مقام (آپ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوئے تھے)۔

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ۔ جب تم سفر میں رات کو

کہیں ٹھہرو تو راستوں سے الگ ٹھہرو (کیونکہ راستوں میں لوگ گزرتے ہیں سواریاں آتی ہیں ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں کچل جاؤ- دوسرے یہ کہ زمین کے زہریلے جانور رات کو راستوں پر آتے ہیں کچھ گرا پڑا کھانے کے لئے ایسا نہ ہو کہ تم کو کاٹ کھائیں)-

اَتٰی فِیْ مُعَرَّسِہٖ- اپنے رات کو ٹھہرنے کے مقام میں آئے-

وَیَدْخُلُ مِنْ طَرِیْقِ الْمُعَرَّسِ- معرس پر سے داخل ہو (وہ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر)-

فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰی یُصْبِحَ- وہاں رات کو ٹھہر جائے صبح تک-

لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا- کاش آپ اخیر رات میں ذرا ٹھہر جاتے (آرام کرنے کے لئے)-

عَرَّسَ مِنْ وَّرَاءِ الْجَیْشِ- لشکر کے پرے جا کر اترے-

اَتٰی وَھُوَ فِیْ مُعَرَّسِہٖ- فرشتہ آپ کے پاس اس وقت آیا جب آپ اپنے مقام میں تھے جہاں رات کو ٹھہر گئے تھے-

اَعْرَسْتُمُ اللَّیْلَۃَ- رات کو تم اپنی بیوی کے پاس رہے (تم دونوں میں صحبت ہو)-

نَھٰی عَنْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَہٗ وَلٰکِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا بِھَا مُعْرِسِیْنَ- حضرت عمرؓ نے حج میں تمتع سے منع کیا (حالانکہ قرآن شریف میں اسکی اجازت موجود ہے فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی) اور کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرتے ہوئے حج کریں (یعنی صحبت کو تھوڑا ہی وقت گزرا ہو کہ حج کا احرام باندھیں- یہ حضرت عمرؓ کا اجتہاد تھا چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بھی انہی کی پیروی کی مگر کسی کا اجتہاد نص شرعی کے خلاف قبول کے لائق نہیں ہوتا اس لئے علماء نے اس کو رد کر دیا اور تمتع کو جائز رکھا)- اب اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ قرآن میں تمتع کی اجازت موجود ہوتے ہوئے حضرت عمرؓ نے اس سے کیونکر منع فرمایا- بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ اس اجازت کو حضرت عمرؓ ایک خاص موقع سے مخصوص رکھتے تھے یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنے کی اجازت دی تھی- بعض نے کہا حضرت عمرؓ نے اس تمتع سے منع کیا جو حج کا احرام فسخ کر کے کیا جائے نہ کہ مطلق تمتع سے- بعض نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے خاص مکہ والوں کو تمتع سے منع کیا تھا کیونکہ تمتع صرف آفاقی کے لئے درست رکھا گیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ جب عمرؓ کی شان اس سے اعلیٰ ہے کہ وہ جان بوجھ کر قرآن یا حدیث کا خلاف کریں ان کی شان میں تو یہ منقول ہے کان وقافا عند کتاب اللہ یعنی جہاں قرآن کا کوئی حکم سنتے تو فوراً ٹھہر جاتے اور اس پر عمل کرتے واللہ اعلم)-

فَاَصْبَحَ عَرُوْسًا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو دولھا (نوشاہ) بنے ہوئے تھے (کیونکہ رات کو آپ نے نیا نکاح کیا تھا)-

اِنَّ ابْنَتِیْ عُرَیِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُھَا- میری بیٹی دلھن ہے (چھوٹی دلھن) اور بیماری سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں (عُرَیِّسٌ تصغیر ہے عَرُوْسٌ کی)-

کَانَ اِذَا ادُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ قَالَ اَفِیْ عُرْسٍ اَمْ خُرْسٍ- وہ جب کسی دعوت میں بلائے جاتے کھانے کے لئے تو پوچھتے کیا شادی کا کھانا ہے یا چلہ کا (یعنی زچگی کا)-

عُرْسٌ یا عُرُسٌ- شادی کا کھانا یعنی طعام ولیمہ-

عَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ- قرآن شریف کی دلھن سورۂ رحمٰن ہے (جو نہایت فصیح اور شیریں فقرات سے بھری ہوئی ہے اور ہر فَبِاَیِّ الآءِ پر ایک زینت دار جلوہ ہوتا ہے دلھن کے جلوے کی طرح)-

ظَلَلْتَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمِكَ مُعَرِّسًا- (صبح کو آپ مجھ کو گاڑ کر آئیں گے اور) شام کو آپ دولھا بنیں گے (کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے- یہ حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب وہ سر کے درد سے بیتاب تھیں- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ تو کیوں غم

کرتی ہے اگر تو مر جائے گی تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں گا)۔

نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ - دلھن یا دولھا کی طرح تو (آرام سے) سو جا۔

كَادَ الْعَرُوْسُ اَنْ يَكُوْنَ اَمِيْرًا - دولھا تو گویا بادشاہ ہے (سب اس کی خاطر تعظیم کرتے ہیں اور عرب کی ایک مثل ہے)۔

عَلَيْكُمْ بِالتَّعْرِيْسِ وَالدَّلْجَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسِ عَلٰى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ - تم رات کو سفر میں اتر کر آرام کرنا اور رات کو چلنا لازم کر لو اور عین راستے پر اور نالوں کے شکم میں مت اترو۔

اِذَا اَتَيْتَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَاْتِ مُعَرَّسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّسُ فِيْهِ وَيُصَلِّيْ - جب تو ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اس مقام پر جا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وہاں اترا کرتے تھے اور وہیں (صبح کی) نماز پڑھتے۔ (ایک روایت میں ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں کیا کریں فرمایا وہاں نماز پڑھ تھوڑی دیر لیٹ رہ دن کو جائے یا رات کو)۔

اَنْتُمْ فِيْهَا كَرَكْبٍ عَرَّسُوْا وَاَنَاخُوْا ثُمَّ اسْتَقْبَلُوْا وَغَدَوْا وَرَاحُوْا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم دنیا میں ان سواروں کی طرح ہو جو رات کو ذرا آرام کے لئے ٹھہریں پھر آگے بڑھیں صبح یا شام کو وہاں سے چل دیں (یعنی دنیا ہمیشہ رہنے کا مقام نہیں ہے کوچ کا کوئی وقت مقرر نہیں اس لئے ہر وقت یہی سمجھنا چاہیے کہ دنیا میں ہم مسافر ہیں اور ٹھہرنے کا مقام آخرت ہے)۔

عَرْشٌ - چھت بنانا' اترانا' حیران ہو جانا (انگور کی بیل) لکڑیوں پر چڑھانا' گردن کے دونوں طرف مارنا' لازم کر لینا' عدول کرنا۔

تَعْرِيْشٌ - بیل منڈوے (ٹٹی) پر چڑھانا' چھت بنانا' (جیسے اِعْرَاشٌ ہے)۔

تَعَرُّشٌ - اقامت کرنا' متعلق ہونا' سوار ہونا۔

اِعْتِرَاشٌ - بیل کا اوپر چڑھنا' چھت بنانا' سوار ہونا۔

عَرْشٌ - بادشاہی' تخت اور عزت اور اقبال اور رکن اور چھت اور خیمہ کو بھی کہتے ہیں۔

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ - سعد بن معاذؓ کے مرنے سے وہ تخت جس پر ان کا جنازہ لے گئے تھے جھوم گیا (خوشی کے مارے کہ سعدؓ سے مقبول بندے اس پر رکھے گئے۔ بعض نے کہا پروردگار کا تخت مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ہے۔ بعض نے کہا اہل کا لفظ یہاں مقدر ہے یعنی عرش والے فرشتے خوشی سے جھوم گئے خوشی یہ تھی کہ اب سعدؓ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے ان کے پاس آئیں گے)۔

فَاِذَا هُوَ قَاعِدٌ عَلٰى عَرْشٍ فِي الْهَوَاءِ - کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ (یعنی جبرئیل) ایک تخت پر ہوا میں بیٹھا ہوا ہے (آسمان اور زمین کے درمیان)۔

اَوْ كَالْقِنْدِيْلِ الْمُعَلَّقِ بِالْعَرْشِ - جیسے قندیل چھت سے لٹکی ہو۔

عَرْشٌ اور عَرِيْشٌ - چھت اور جس چیز سے سایہ کریں منڈوا' چھپر' ٹٹی' سائبان' جھنجھر وغیرہ۔

اَلَا نَبْنِيْ لَكَ عَرِيْشًا - ہم آپ کے لئے ایک منڈوہ (چھپر) نہ بنائیں۔

اَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشٍ - میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت ایک چھت پر سے سن رہا تھا۔

اِنِّيْ وَجَدْتُ سِتِّيْنَ عَرِيْشًا فَاَلْقَيْتُ لَهُمْ مِنْ خَرْصِهَا كَذَا وَكَذَا - میں نے ساٹھ منڈوے پائے تو میں نے اتنے اتنے کھجور اس میں سے جو تخمین کی تھی ان کے سامنے ڈالی (عریش سے یہاں مراد عریش والے ہیں۔)

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ مُعَاوِيَةَ يَنْهَانَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاوِيَةُ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ - سعد بن ابی وقاصؓ سے کسی نے کہا کہ معاویہ تمتع سے منع کرتے ہیں (یعنی حج کے تمتع سے۔ معاویہ نے یہ

تقلید عثمان منع کیا تھا اور عثمان نے حضرت عمرؓ کی تقلید کی تھی جیسے اوپر گزر چکا) تو سعدؓ نے کہا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اس وقت تک معاویہ مکہ کے گھروں میں کافر تھے (اسلام بھی نہیں لائے تھے - کیونکہ معاویہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے سعدؓ کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ نہ مہاجرین اولین سے ہیں نہ انصار میں سے بلکہ ایک نومسلم شخص ہیں ان کی بات اور فتویٰ کا کیا اعتبار) بعض نے کہا کافر سے مراد یہ ہے کہ معاویہ مکہ کے گھروں میں جان کے ڈر سے چھپے ہوئے تھے)-

فَعَمَلْنَا هَا وَهٰذَا بِالْعُرُشِ - ہم نے تمتع اس وقت کیا جب یہ یعنی معاویہ مکہ کے گھروں میں تھا (مسلمان بھی نہیں ہوا تھا)-

اِنَّهٗ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ اِذَا نَظَرَ اِلٰى عُرُوْشِ مَكَّةَ - عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ کے گھروں کو دیکھتے تو لبیک پکارنا موقوف کر دیتے-

وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ - مسجد پر لکڑیوں کا ایک منڈوہ (چھپر) پڑا تھا (پختہ چھت نہ تھی - یوں ہی کھجور کے پتوں اور ڈالیوں سے سایہ کر لیا تھا)-

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ - ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے (گویا پروردگار کی مشابہت کرتا ہے اس کا تخت بھی آسمان زمین بننے سے پہلے پانی پر تھا)-

اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ - ابلیس کا تخت سمندر پر ہے-

اَيْنَ عَرْشُكَ - تیرا تخت کہاں ہے-

وَاِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ - وہ تو ایک منڈوہ (چھپر) ہے-

اِنَّ الْعَرْشَ مَخْلُوْقَةٌ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ - پروردگار کا تخت سرخ یاقوت کا ہے (اس میں پائے ہیں جن کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں)-

فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ - وہ کتاب اللہ کے پاس عرش کے اوپر لکھی ہوئی موجود ہے (معلوم ہوا کہ ذات الٰہی فوق العرش اور خارج عن العالم ہے)-

فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ - میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں (وہ مجھ سے بھی پہلے کھڑے ہوں گے)-

ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ هِنَّ الْعَرْشُ - پھر ان پہاڑی بکروں کی پشت پر (جو فرشتے ہیں بصورت پہاڑی بکریوں کے) اللہ تعالیٰ کا عرش ہے (جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے) پھر اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہے (غرض اللہ تعالیٰ سب سے بلند ہے)-

اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ هٰكَذَا - اس کا تخت اس کے آسمانوں پر اس طرح ہے (یعنی قبہ کی شکل میں)-

اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ - مجھ کو اجازت ہوئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں - اس کے کانوں کی لو سے کندھوں تک سات سو برس کی مسافت ہے (اتنی بڑی اس کی جسامت ہے)-

اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ - پھر ان ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش ہے-

مِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ - فردوس جو بہشت کا اعلیٰ درجہ ہے اس کے اوپر عرش ہے-

وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ - پروردگار تخت ان پر ظاہر کرے گا (اور اپنا جمال مبارک دکھلائے گا بہشت کے ایک چمن میں)-

اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلَى الْعَرْشِ كَحَلْقَةٍ فِيْ فَلَاةٍ - ساتوں آسمانوں اور زمین عرش کی بہ نسبت اتنے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلہ اس میدان کی نسبت جس میں وہ پڑا ہو-

ثُلَّ عَرْشُهٗ - اس کی عزت اور آبرو جاتی رہی اس کا منصب اور درجہ اتر گیا-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْمَاءَ وَالْعَرْشَ وَالْمَلٰٓئِكَةَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی اور عرش اور فرشتوں کو آسمان زمین سے پہلے پیدا کیا-

خَلَقَ اللّٰهُ مَلَكًا تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِ اَنْ طِرْ الخ - اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ عرش کے نیچے پیدا کیا اور اس

کو پرواز کرنے کا حکم دیا وہ تیس ہزار برس تک اڑتا رہا پھر حکم ہوا اور پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اڑتا رہا پھر حکم ہوا پھر پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اڑتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ اگر تو صور پھونکنے تک (قیامت تک اڑتا رہے جب بھی عرش کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں پہنچے گا اس وقت وہ فرشتہ کہنے لگا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

جَعَلَ الْعَرْشَ اَرْبَاعًا۔ اللہ تعالیٰ نے عرش چار طرح کے نوروں سے بنایا (سبز اور زرد اور سرخ اور سفید سے اسی سے یہ چاروں رنگ دنیا میں ہیں اور عرش چوتھی مخلوق ہے اس سے پہلے تین چیزیں بنائیں۔ ہوا اور علم اور نور (یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول ہے)۔

حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثَمَانِيَةٌ۔ عرش اٹھانے والے آٹھ ہیں (چار تو ہم میں سے ہیں اور چار جن میں سے اللہ چاہے دوسری روایت میں ان کی تفسیر ہے۔ پہلے چار تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہیں اور دوسرے چار سلمانؓ اور مقدادؓ اور ابوذرؓ اور عمارؓ ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین (یہ بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے)۔

عَرِيْشٌ كَعَرِيْشِ مُوْسٰی۔ ایک چھت موسیٰ کی چھت کی طرح۔

فَجَاءَتْ حُمَرَةٌ فَجَعَلَتْ تُعَرِّشُ۔ ایک لال آیا اور اوپر ہو کر اپنے پنکھ پھیلانے لگا (یہ عرش الطائر سے ماخوذ ہے جب پرندہ نیچے اترنے کے لئے اپنے پنکھ پھیلا دیتا ہے لیکن گرتا نہیں۔ ایک روایت میں تَفْرِشُ ہے معنے وہی ہیں)۔

سَيْفُكَ كَهَامٌ فَخُذْ سَيْفِيْ فَاحْتَزَّ بِهٖ رَأْسِيْ مِنْ عُرْشِيْ۔ (ابو جہل ملعون نے جب عبداللہ بن مسعودؓ اس کے سینے پر چڑھے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا) کہا اے ابن مسعودؓ تیری تلوار کند ہے میری تلوار لے اور میرا سر گردن کی رگ سے کاٹ لے (عرش وہ رگ جو گردن کی جڑ میں ہے۔ بعض نے کہا گردن کے دونوں طرف کے لوتھڑے)۔

عَرْصٌ۔ مضطرب ہونا، کھیل کود کرنا، چمکنا، کوندنا، خوش ہونا، گھر کے مرطوب ہونے کی بو، گھاس کی بو۔

تَعْرِيْصٌ۔ میدان میں ڈالنا سکھانے کے لئے۔

اِعْرَاصٌ۔ اضطراب۔

تَعَرُّصٌ۔ اقامت کرنا۔

اِعْتِرَاصٌ۔ کھیل کود بھڑ کنا۔

عَرَّاصٌ۔ وہ ابر جس میں خوب چمک اور گرج ہو۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَةٌ مَقْدَمَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةِ خَيْبَرَ اَوْ تَبُوْكَ فَهَتَكَ الْعَرْصَ حَتّٰی وَقَعَ بِالْاَرْضِ۔ میں نے اپنے حجرے کے دروازے پر ایک کملی لٹکائی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر یا تبوک سے لوٹ کر آئے آپ نے اس لکڑی کو جو آڑی لگی تھی جس پر پردہ پڑا تھا کھینچا وہ زمین پر گر گئی (ایک روایت میں عرس ہے سین سے یعنی وہ دیوار جو کوٹھری کی دونوں دیواروں کے درمیان چھوٹی سی کھڑی کی جاتی ہے اور وہ چھت تک نہیں پہنچتی۔ ایک روایت میں عرض ہے ضاد معجمہ سے یعنی آڑی لکڑی زمخشری نے کہا عرص صاد مہملہ سے صحیح ہے یعنی وہ لکڑی جو کوٹھری میں آڑی رکھی جاتی ہے پھر اس پر چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جمائی جاتی ہیں)۔

فِیْ عَرَصَاتِ جَنْجَاثٍ۔ جنجات کے میدانوں میں (یہ عرصة کی جمع ہے یعنی وہ کشادہ جگہ جس میں عمارت نہ ہو جیسے مکان کا صحن آنگن جلوخانہ وغیرہ)۔

اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثًا۔ آپ میدان میں تین دن تک ٹھہرے رہے یعنی میدان جنگ میں۔

عَرَصَاتُ الْجَنَّةِ۔ بہشت میدان۔

رَجُلٌ اِشْتَرٰی دَارًا فَبَقِيَتْ عَرْصَةٌ۔ ایک شخص نے ایک گھر خریدا لیکن خالی کھلا میدان رہ گیا۔

عَرْصَةُ الْاِسْلَامِ الْقُرْاٰنُ۔ اسلام کا آنگن قرآن ہے (جیسے آنگن گھر میں ہونا ضروری ہے ویسے ہی ہر مسلمان کو قرآن سیکھنا ضروری ہے یا جیسے آنگن سے گھر کی زینت ہوتی ہے ایسے ہی قرآن اسلام کی زینت ہے)۔

عَرْصَفَةٌ۔ لنبا چیرنا۔

عَرَاصِيْفُ۔ کجاوے کی چاروں لکڑیاں۔

عَرْصَفٌ - ایک بوٹی ہے' ایک یونانی گھاس۔

عِرْصَامٌ - یا عُرَاصِمٌ - شیر۔

عَرْصَمٌ - بہت کھانے والا۔

عُرْصُومٌ - بخیل۔

عَرْضٌ - پیش کرنا' یاد سے پڑھنا' معترض ہونا' ظاہر ہونا' دکھانا' چوڑا' آڑی رکھنا' عارض ہونا' سامنے آنا' بیماری یا آفت آنا' بھرنا' مرجانا۔

مُعَارَضَةٌ - مقابلہ کرنا' روکنا۔

عِرَضٌ اور عَرَاضَةٌ - چوڑا ہونا۔

تَعْرِیْضٌ - اشارہ کنایہ کرنا (اس کی ضد تَصْرِیْحٌ ہے) چوڑا کرنا۔

اِعْرَاضٌ - روگردانی کرنا' متوجہ نہ ہونا' ٹال دینا۔

تَعَرُّضٌ - مانع ہونا' ٹیڑھا ہونا' ادھر ادھر مڑ کر چلنا۔

تَعَارُضٌ - ایک دوسرے کے خلاف ہونا۔

اِعْتِرَاضٌ - آڑا پڑنا' اعتراض کرنا' منع کرنا' روکنا۔

اِسْتِعْرَاضٌ - پیش کرنے کی درخواست کرنا' سامنے لانے کی خواہش کرنا۔

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ - مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اس کی عزت آبرو (یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا قتل یا زخمی کرنا یا اس کا مال لوٹ لینا یا اس کی عزت بگاڑنا سب حرام اور منع ہے)۔

فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ - جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا (جن کی حلت اور حرمت میں شبہ ہے مثلاً مختلف فیہ چیزوں سے) تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِیْ عَلٰی عِبَادِكَ - یا اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں پر تصدق کر دی (یعنی جو کوئی میری برائی کرے مجھ پر عیب لگائے میں نے اس کو معاف کر دیا)۔

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءٌ

میرے باپ اور اس کے باپ کی اور خود تیری عزت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تم سے بچاؤ ہے (یہ حسان بن ثابتؓ کا شعر ہے اور خطاب اس میں مشرکوں کی طرف ہے یعنی تم مجھ کو برا بھلا کہو لیکن میں تمھاری ہجو نہیں چھوڑوں گا تاکہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو سے باز رہو)۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ - اپنی عزت اور آبرو کا قرضہ لوگوں پر رہنے دے تاکہ جس دن تو محتاج ہو (یعنی قیامت کے دن) تیرے کام آئے (جن جن لوگوں نے تیری برائیاں کی ہیں ان کی نیکیاں تجھ کو ملیں)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ - جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو اور اس پر بھی وہ ٹال مٹول کرے تو اس کی تکلیف دینا' اس کی عزت بگاڑنا درست ہے (اگر قرض خواہ اس کی شکایت کرے اس کی برائیاں بیان کرے بدمعاملگی تو گنہگار نہ ہوگا)۔

اِنَّ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا - تمھاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت (اس شہر یعنی مکہ میں)۔

اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَجْرِیْ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ مِثْلُ الْمِسْكِ - وہ ایک پسینہ ہوگا جو ان کے جوڑوں سے بہے گا اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی (یعنی بہشت کے لوگ پاخانہ پیشاب نہ کریں گے بس اس پسینے سے ان کی غذا ہضم ہو جائے گی)۔

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفِرُ الْاَعْرَاضِ - نیچی نگاہ والیاں اپنی عزت شرم سے بچانے والیاں (ایک روایت میں اعراض بہ کسرۂ ہمزہ ہے یعنی شرم سے ان چیزوں کی طرف نہیں دیکھتیں ادھر سے منہ پھیر لیتی ہیں جو ان کے لیے ناجائز اور مکروہ ہیں)۔

فَانْدَفَعَتْ تُغَنِّیْ بِاَعْرَاضِ الْمُسْلِمِيْنَ - تو چل دے گا مسلمانوں کی عزتیں بگاڑنے کے اشعار گاتا ہوا۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ - ابھی بہشت اور دوزخ اس دیوار کے ... نے میں مجھ کو دکھلائی گئی (یعنی اس کا نمونہ بتلایا گیا ورنہ بہشت اور دوزخ تو

ساری زمین میں بھی نہیں سما سکتی بعض نے کہا حجاب اٹھا دیا گیا اور آپ نے وہیں سے بہشت اور دوزخ کو دیکھ لیا- یہ امر کچھ خلاف قیاس نہیں ہے اللہ تعالیٰ آنکھ میں جتنی چاہے اتنی قوت دے سکتا ہے)-

فَإِذَا عُرْضُ وَجْهِهٖ مُنْسَحٌ- اس کے چہرے کا ایک جانب چھلا ہوگا' وہاں کا پوست نکل گیا ہوگا-

فَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ الشَّرَابَ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٖ عُرْضَ الْحَائِطِ- میں نے شربت آپ کے سامنے رکھا دیکھا تو وہ جھاگ اٹھا رہا تھا (تیزی سے) آپ نے فرمایا یہ دیوار کے کونے پر پھینک دے (اب پینے کے قابل نہیں رہا اس میں تو نشہ آ گیا)-

اِذْهَبْ بِهَا فَاخْلِطْهَا ثُمَّ اُئْتِنَا بِهَا مِنْ عُرْضِهَا- اس کو لے جا کر ملا دے پھر ایک کونے سے ہمارے پاس لے کر آ-

كُلِ الْجُبْنَ عُرْضًا- پنیر جہاں پائے وہاں سے خرید لے (یہ پوچھنا ضروری نہیں ہے کہ مسلمان نے تیار کیا ہے یا کافر نے (یہ محمد بن حنفیہؒ کا قول ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر کی نجاست باطنی اور اعتقادی ہے نہ کہ ظاہری جیسے امامیہ کا قول ہے)-

فَأَتٰى جَمْرَةَ الْوَادِيْ فَاسْتَعْرَضَهَا- پھر نالہ کے جمرے پر آئے اور عرض کی طرف سے آئے (یعنی لمبائی کی طرف سے نہیں آئے بلکہ عرض کی طرف سے)-

سَأَلَ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ عِلَّةِ بْنِ جَلْدٍ فَقَالَ اُولٰئِكَ فَوَارِسُ اَعْرَاضِنَا وَشِفَاءُ اَمْرَاضِنَا- حضرت عمرؓ نے علہ بن جلد قبیلے کا حال عمرو بن معد یکرب سے پوچھا - انہوں نے کہا یہ لوگ تو ہمارے لشکروں کے سوار ہیں (یا ہماری عزت بچانے کے لئے سوار ہیں) اور ہماری بیماریوں کی دوا ہیں- اَعْرَاض جمع ہے عَرْضٌ کی بمعنے لشکر اور فوج یا عِرْضٌ کی بمعنے عزت اور آبرو)-

تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ- تم اس پہاڑ کے کونے سے چاندی نکالتے ہو-

اِنْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ- ایک شخص اپنے مال کی ایک جانب گیا-

هُوَ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ- وہ عام آدمیوں سے ہے (یعنی عام آدمیوں میں سے ایک آدمی ہے یعنی خاص اور شریف امیر لوگوں میں سے نہیں ہے)-

اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے فرمایا) تیرا تکیہ تو بہت چوڑا ہے یا تم بڑے سونے والے ہو (ایک روایت میں عریض القفا ہے یعنی تیری گدی بہت چوڑی ہے- مطلب یہ ہے کہ موٹے اور فربہ ہو (ہوا یہ تھا کہ جب یہ آیت اتری جتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود تو عدی اس کا یہ مطلب سمجھے کہ جب سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تمیز ہو جائے یعنی اتنی روشنی ہو جائے اس وقت تک کھانا کھا سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق کی راہ سے ان سے فرمایا کہ تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے کہ اس میں رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی سما گئی) پہلے اتنی ہی آیت اتری تھی حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو بعض صحابہ کو دھوکہ ہوا انہوں نے اپنے تکیہ کے تلے دو طرح کے دھاگے سفید اور سیاہ رکھ لئے اور جب تک روشنی کی وجہ سے دونوں میں تمیز نہ ہوا اس وقت تک کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ اتارا اور بتلا دیا کہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہ اور سفید دھاگے سے صبح کی روشنی مراد ہے)-

لَقَدْ ذَهَبْتُمْ فِيْهَا عَرِيْضَةً- تم اس میں جو کشادہ تھی چل دیئے-

لَئِنْ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ- تو نے اگر چہ بات مختصر کی مگر سوال بہت بڑا کیا (جس کو بہت تفصیل درکار ہے اس نے یہ پوچھا تھا کہ مجھ کو ایسا کام بتلایئے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں)-

لَكُمْ فِي الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ وَلَكُمُ الْعَارِضُ تم زکوۃ میں اتنا ہی دو جتنا مقرر ہے اور جانور نہیں لیں گے- عَارِض عیب دار جانور جو بیمار ہو یا اس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو- عرب لوگ کہتے ہیں اَكَلُوْنَ لِلْعَوَارِضِ- بیمار جانوروں کو

کھانے والے ایسے لوگوں کا عیب کرتے ہیں)۔

تُصِيْبُ مِنْ رِسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا - تو یتیم کے جانوروں کا دودھ پی سکتا ہے اور جو جانور بیمار ہو جائے (اس کے مرجانے کا ڈر ہو) اس کو کھا سکتا ہے۔

اِنْ عُرِضَ لَهَا فَانْحَرْهَا - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قربانی کا اونٹ ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور فرمایا) اگر وہ راستہ میں بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے (چل نہ سکے) تو اس کو نحر (ذبح) کر ڈال (کیونکہ مردار ہو کر مرنے سے تو یہی بہتر ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر کاٹ ڈالیں غریب لوگ اس کا گوشت کھائیں)۔

اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ عُرِضَ لَهُ - میں ڈرتی ہوں کہیں ان کو آسیب کا خلل نہ ہو (کوئی جن چڑھ بیٹھا ہو یا اس نے ہاتھ لگا دیا ہو)۔

فَاعْتُرِضَ عَنْهَا - وہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کر سکے (کوئی مانع پیدا ہو گیا یا اور کوئی سبب)۔

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا اعْتِرَاضَ - اس گھوڑ دوڑ میں نہ جلب ہے نہ جنب نہ اعتراض (جلب اور جنب کی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے اور اعتراض یہ ہے کہ دو آدمیوں کی شرط میں ایک تیسرا آدمی خواہ مخواہ اپنا گھسیڑ دے)۔

اِنَّهُ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرِ الْفَرَسَ - سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے سامنے گھوڑا اڑا دیا (جب دونوں صاحب ہجرت کے سفر میں مدینہ طیبہ جا رہے تھے)۔

كُنْتُ مَعَ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ اِذَا رَجُلٌ يُقَرِّبُ فَرَسًا فِيْ عِرَاضِ الْقَوْمِ - میں اپنے جانی دوست یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک جہاد میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص لوگوں کے برابر اپنا گھوڑا الا رہا ہے۔

اِنَّهُ ذَكَرَ عُمَرَ فَاَخَذَ الْحُسَيْنُ فِيْ عِرَاضِ كَلَامِهٖ - حضرت امام حسنؓ نے حضرت عمرؓ کا ذکر کیا تو امام حسینؓ نے بھی انہی کی سی گفتگو کی۔

اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارَضَ جَنَازَةَ اَبِيْ طَالِبٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے جنازے میں ایک طُرف سے آ گئے راستہ سے جنازہ میں شریک ہو گئے (گھر سے ان کے جنازے کے ساتھ نہیں گئے کیونکہ وہ مرتے دم تک اسلام نہیں لائے تھے)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَهُ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ - حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک بار قرآن کا دور کیا کرتے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس میں دو بار دور کیا۔

عَارَضْتُ الْكِتَابَ بِالْكِتَبِ - میں نے قرآن کا مقابلہ قرآن سے کیا۔

اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكِذْبِ - اشارے کنایے میں آدمی جھوٹ سے بچ سکتا ہے (عقل مند آدمی کیا کرتے ہیں جب ایسی ضرورت پیش آتی ہے کہ جواب دینا ضروری ہے اور صاف صاف کہو تو جھوٹ ہوتا ہے یا ضرر کا ڈر ہے تو ایسی بات کہتے ہیں جو جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب نکل جائے اس کو عربی زبان میں تعریض کہتے ہیں اور معراض بھی اسی کی جمع معاریض ہے۔

مترجم - کہتا ہے تعریض صحابہ اور تابعین اور ائمہ سلف سے ثابت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تعریض کی۔ اور امام شافعیؒ نے تعریض کر کے اپنا پیچھا چھڑایا)۔

اَمَا فِي الْمَعَارِيْضِ مَا يُغْنِي الْمُسْلِمَ مِنَ الْكِذْبِ (حضرت عمرؓ نے کہا) کیا تعریض کر کے مسلمان جھوٹ سے بچ نہیں سکتا (ضرور بچ سکتا ہے مگر اتنی عقل بھی ہو)۔

مَا اُحِبُّ بِمَعَارِيْضِ الْكَلَامِ حُمْرًا لنَّعَمِ - میں تعریضی کلام سے زیادہ سرخ اونٹوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔

مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ عَارِضَيْهِ - آدمی کی خوش نصیبی کی یہ نشانی ہے کہ اس کے دونوں رخسارے ہلکے ہوں (یعنی ان پر گھنے ہوئے بال نہ ہوں - بعض نے کہا رخساروں کا ہلکا ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگوں سے سوال بہت کم کرتا ہو - صاحب نہایہ نے کہا پہلے معنی کو یعنی بالوں کے کم ہونے کو میں مناسب

نہیں سمجھتا انتھی - اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے صحابہ کبار اور علمائے امت کی ڈاڑھی گھنی ہوئی تھی - کیا وہ سعید اور خوش نصیب نہ تھے)-

فَمَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا - انہوں نے اپنے گالوں پر ہاتھ پھیرا (ان پر خوشبو لگائی تا کہ سوگ کا شبہ نہ رہے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَيْمٍ لِتَنْظُرَ اِمْرَاَةً فَقَالَ شَمِّيْ عَوَارِضَهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیمؓ کو بھیجا ایک عورت کو دیکھنے کے لیے (شاید آپ اس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) اور فرمایا کہ اس کے وہ دانت سونگھ جو گال کے تلے ہوتے ہیں (تا کہ اس کے منہ کی بو کا حال معلوم ہو)-

تَجْلُوْ عَوَارِضَ ذِيْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ - ہنستے وقت وہ چمکتے ہوئے دانت دکھلاتی ہے (نہایہ میں ہے کہ عوارض وہ دانت جو منہ کے عرض میں ہوتے ہیں یعنی ثنایا اور اضراس کے درمیان)-

فَيُصِيْبُ مِنْ جَزَزِهَا وَرِسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا - ان کے بالوں کو اور دودھ کو اور جو ان میں سے سقط ہو جائے (بیمار یا لنگڑا ہو جائے) کام میں لاسکتا ہے-

وَاَضْرِبُ الْعَرُوْضَ - اور میں ادھر ادھر جانے والے اونٹ کو سیدھا کرتا ہوں مار کر- یعنی شریر اونٹ کو مارتا ہوں (اس کو سیدھا اور درست کرتا ہوں یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے- مطلب یہ ہے کہ جو شخص راستی اور انصاف سے منہ پھرتا ہے اس کو راہ پر لاتا ہوں)-

تَعَرَّضِيْ مَدَ ارِجًا وَّسُوْمِيْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ - ادھر ادھر مڑ کر راستوں میں چل اور سخت گلیوں سے بچی رہ جیسے جوزہ ستاروں کے بیچ میں سے ہو کر نکل جاتا ہے (جوزا کے ستارے بھی ادھر ادھر واقع ہیں سیدھے نہیں ہیں)-

مَدْحُوْسَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ - مٹی میں دھنسی ہوئی اور پر گوشت ہونے کی وجہ سے چرنے میں ادھر ادھر ڈھل جاتی ہے (یہ کعب کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)-

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا - کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے- عارض وہ ابر جو آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ہو-

فَاَخَذَ فِيْ عَرُوْضٍ اٰخَرَ - پھر انہوں نے گفتگو کا رنگ بدل دیا (اور باتیں کرنے لگے)-

عَرُوْض - پہاڑ کے عرض میں جو راستہ ہو اور جو مقام چلنے میں ہمارے مقابل آ جائے-

فَاَمَرَ اَنْ يُّؤْذِنُوْا اَهْلَ الْعَرُوْضِ - آپ نے حکم دیا کہ مکہ اور مدینہ کے اطراف میں جو لوگ بستے ہیں ان کو خبردار کر دیں (مکہ اور مدینہ اور یمن کو عروض کہتے ہیں اور حجاز کے ملک میں جو گاؤں ہیں یا کسان بستے ہیں ان کو اَعْرَاض کہتے ہیں اس کا مفرد عرض ہے بہ کسرہ عین)-

اِنَّهٗ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى بَلَغَ الْعُرَيْضَ - ابوسفیان مکہ سے نکلا یہاں تک کہ عریض جا پہنچا- عریض ایک وادی ہے مدینہ میں وہاں مدینہ والوں کے جانور وغیرہ رہتے تھے-

سَاقَ خَلِيْجًا مِّنَ الْعُرَيْضِ - وہ عریض میں سے خلیج کی طرف ہانک لے گیا (یعنی دریا کا راستہ لیا)-

ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ مِنْهُنَّ الْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَّالْمُعَارَضَةُ - تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے ان میں سے ایک ادھار بیچنا' ایک ٹھہرا کر (کیونکہ اس میں اس غریب مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے جس کے پاس نقد پیسہ نہیں ہے) دوسرے مبادلہ یعنی ایک جنس دے کر اس کے بدلے دوسری جنس لینا مثلاً ایک غلہ یا میوہ کے بدلے دوسرا غلہ یا میوہ لینا - اسی طرح جانوروں یا کتابوں یا اور اشیاء کا مبادلہ غرض جس معاملہ میں دونوں طرف میں اسباب ہو نقد پیسہ نہ ہو اس کو معارضہ کہیں گے)-

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ - تونگری اور امیری یہ نہیں ہے کہ دنیا کا بہت سامان اور اسباب ہو (جس کو نادان لوگ تونگری سمجھتے ہیں) بلکہ تونگری دل کی تونگری ہے یعنی ہمت کا بلند ہونا اور کسی چیز کی طمع اور خواہش نہ رکھنا جتنا اللہ نے دیا ہے اسی پر شاکر اور خوش رہنا اس کو بہت سمجھنا زیادہ کی آرزو نہ کرنا (تونگری بدل است نہ بمال)-

اِیْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ خَمِیْصٍ اَوْلَبِیْسٍ۔ (معاذؓ نے یمن والوں سے کہا) تم مجھ کو زکوٰۃ میں سامان دو جیسے کمبل یا اور پہننے کے کپڑے (اَھْوَنُ یعنی یہ سامان ہلکا ہے اس کا پہنچا دینا مدینہ میں آسان ہے برخلاف جانوروں کے کہ ان کا مدینہ تک بھیجنا مشکل ہے اسی طرح غلہ کا۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ میں مال کی قیمت ادا کرنا درست ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے اور شاید معاذؓ نے ایسا کیا ہو کہ جانور اور غلہ زکوٰۃ میں لے کر پھر اس کے بدلہ کپڑا لے لیا ہو)۔

مَنْ تَعَلَّمَ لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا۔ جو شخص دنیا کا مال واسباب کمانے کے لئے علم حاصل کرے۔

مَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ مِلْکٍ وَّعُرْمَانَ وَمَزَاھِرَ وَعِرْضَانَ۔ ان کے پاس جو ملک املاک اور کھیت اور باجے اور بکریاں وغیرہ ہوں (عِرْضَان جمع ہے عَرِیْض کی وہ بکری کی بھی جمع ہو سکتی ہے یعنی وہ وادی جس میں کھجور وغیرہ کے بہت درخت ہوں)۔

اِنَّہٗ حَکَمَ فِیْ صَاحِبِ الْغَنَمِ اِنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْ رِسْلِھَا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بکریوں والے کے باب میں یہ حکم دیا کہ وہ ان کا دودھ پیئے خصی جانوروں کا گوشت کھائے۔

فَتَلَقَّتْہُ امْرَاَۃٌ مَعَھَا عَرِیْضَانِ اَھْدَتْھُمَا لَہٗ۔ پھر ایک عورت آپ سے ملی اس کے ساتھ دو بکریاں تھیں سال سال بھر کی جن کو اس نے تحفہ کے طور پر گزرانا۔

عَرُوْض۔ ایک سال کا بکرا۔

اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ فَیَخْزِقُ۔ میں بن پیکان کا تیر مارا کرتا تھا وہ گھس جاتا تھا (اسی سے شکار کیا کرتا تھا جسکو عربی میں مِعْرَاض کہتے ہیں کیونکہ وہ چوڑان کی طرف سے جا کر لگتا ہے نوک سے نہیں لگتا اگر نوک کی طرف سے لگے اور خون بہا دے تو اس کا شکار بھی حلال ہے)۔

مَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِہٖ۔ جو بن پیکان کا تیر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اس کی مار سے مر جائے تو وہ حلال نہیں۔ طیبی نے کہا معراض اس لکڑی یا سوٹے کو بھی کہتے ہیں جس کے ایک جانب لوہا لگا ہو)۔

خَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُوْنَہٗ عَلَیْہِ۔ اپنے برتنوں کو (جن میں کھانا پانی ہو) ڈھانپ دیا کرو۔ (اگر سر پوش نہ ملے تو) ایک آڑی لکڑی ہی اس پر رکھ دیا کرو (پانی اور کھانے کے برتن کو رات کو کھلے چھوڑ دینا اندیشہ ناک ہے۔ بعض نے کہا رات اور دن دونوں میں کھلے چھوڑنا منع ہے کیونکہ حدیث میں رات کی قید نہیں ہے)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِیْرِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا) کہ فتنے دلوں پر اس طرح بچھائے جائیں گے جیسے بوریا بچھایا جاتا ہے یا فتنے دلوں پر پیش کئے جائیں گے جیسے سپاہی بادشاہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فتنوں کی بھر مار ہوگی ایک اٹھا ابھی دور نہیں ہوا کہ دوسرا اٹھے گا)۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا۔ قرض لینے میں آندھی بن گیا (جو سامنے آیا اس سے قرض مانگنے لگا یا ادائی کی فکر نہ کر کے قرض لینا شروع کر دیا یا جس نے یہ نصیحت کی کہ اب قرض نہ لینا اس کی نصیحت کا کچھ خیال نہ کیا اور قرض لیتا رہا)۔

اِنَّ رَکْبًا مِّنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِیْنَ عَرَّضُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ ثِیَابًا بِیْضًا۔ کچھ سواروں نے جو مسلمان سوداگر تھے (اور شام کے ملک سے آ رہے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سفید کپڑے تحفہ گزرانے (جب آپ ہجرت کے سفر میں ابوبکرؓ کے ساتھ مدینہ جا رہے تھے (تعریض ہدیہ اور تحفہ گزراننا۔ اسی سے ہے عُرَاضَۃ جو سفر سے آنے والا تحفہ کے طور پر لائے)۔

اَیْنَ مَا جِئْتَ بِہٖ مِمَّا یَاْتِیْ بِہِ الْعُمَّالُ مِنْ عُرَاضَۃِ اَھْلِھِمْ (جب معاذ بن جبلؓ یمن کی صوبیداری سے لوٹ کر آئے تو ان کی بیوی ان سے کہنے لگیں) اجی وہ تحفہ یا ہدیہ کہاں ہے جو صوبیداروں کو ان کے گھر والوں کے لئے ملا کرتا ہے (یعنی جیسے تمام دنیا دار حاکموں کا قاعدہ ہے کہ وہ رعایا سے حصے اور تحفے اور نذریں لیا کرتے ہیں تم کیا لے کر آئے۔ ان کی بیوی نے یہ سمجھا کہ معاذؓ بھی دوسرے حاکموں کی طرح رشوت

خوار ہیں)۔

قَدْ عُرِضُوْا فَاَبَوْا - ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لیکن انھوں نے کھانے سے انکار کیا (اور کہا جب ابوبکرؓ لوٹ کر آئیں گے تو انہی کے ساتھ کھائیں گے۔ جب تک وہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہ قصہ حضرت ابوبکرؓ کے مہمانوں کا ہے جو مشہور ہے)۔

فَاسْتَعْرَضَهُمُ الْخَوَارِجُ - خارجیوں نے جس طرح بن سکا ان کو قتل کیا (ان کے قتل کرنے میں کچھ پس و پیش نہیں کیا)۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يَتَاَثَّمُ مِنْ قَتْلِ الْحَرُوْرِيِّ الْمُسْتَعْرِضِ - وہ خارجی کے قتل کے کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جو مسلمانوں کے قتل کے درپے ہو (بلکہ ایسے خارجی کا مار ڈالنا ثواب ہے جو دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھے ان کا خون اور مال حلال جانے)۔

كَانَ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجُرُفِ - حضرت ابوبکر صدیقؓ جرف میں لوگوں کا جائزہ لیتے ان کا حال دریافت کرتے (جرف ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

تَدَعُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ مُعْرَضٌ لَّكُمْ - تم امیر المومنینؓ کو چھوڑ دیتے ہو اور وہ تمھارے سامنے موجود ہیں (ایک روایت میں معرِض بہ کسرۂ راء ہے۔ حربی نے کہا یہی صحیح ہے اور ترجمہ وہی ہے)۔

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا فِيْهِ اِعْتِرَاضٌ - عثمان بن ابی العاص نے ایک شخص کو دیکھا جو حق بات کو ماننے سے گریز کرتا تھا (اس میں تعصب اور عناد تھا خواہ مخواہ باطل کی پیروی پر اصرار کرتا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِعْتَرَضَ الشَّيْءَ - جب خواہ مخواہ تکلف کے ساتھ کوئی بات اختیار کرے)۔

اِنَّهٗ شَدِيْدُ الْعَارِضَةِ - وہ بڑا بہادر اور دلیر یا بڑا بات کرنے والا فصیح اللسان ہے۔

رُفِعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِضُ الْيَمَامَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عارض الیمامہ دکھلایا گیا (وہ ایک موضع کا نام ہے)۔

عُرْضَتُهَا طَامِسُ الْاَعْلَامِ مَجْهُوْلٌ - (یہ کعب بن زہیرؓ کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے عُرْضَة کہتے ہیں اس چیز کو جو تیار کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں بَعِيْرٌ عُرْضَةٌ لِلسَّفَرِ - یعنی وہ اونٹ جو سفر کرنے کے لئے مضبوط اور طاقت ور ہو)۔

اِنَّ الْحَجَّاجَ كَانَ عَلَى الْعُرْضِ وَعِنْدَهٗ ابْنُ عُمَرَ - حجاج لشکروں کو دیکھ رہا تھا اور اس کے پاس عبداللہ بن عمرؓ موجود تھے۔

اَلْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ - استاد کو حدیث سنانا یاد سے یا کتاب میں دیکھ کر۔

عَرْضُ الْمُنَاوَلَةِ - یہ ہے شاگرد اپنے استاد کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی کتاب استاد کے سامنے پیش کرے اور استاد اس کو دیکھ کر صحیح کر کے پھر شاگرد کو دیدے اور ان حدیثوں کی اپنے سے روایت کرنے کی اجازت دیدے۔

يَعْرِضُهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سناتے (ہر سال ایک بار دور کرتے لیکن جس سال وفات ہوئی اس سال دو بار دور کیا۔ ایک روایت میں یعارض ہے یعنی دور کرتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ زید بن ثابتؓ نے آخری دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا تھا۔

فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ - اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس وعظ میں بیٹھنے سے منہ پھیر لیا (وہاں سے چل دیا) اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (شاید وہ منافق ہو)۔

فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ - تکیہ کے عرض میں لیٹے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیوی اس کے طول میں لیٹے۔ ابن عباسؓ اس وقت بچے تھے اور میمونہؓ ان کی خالہ تھیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس سلا لیا)۔

لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُ تَعْرِضُ يا تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ - برابر اس کپڑے کی مورتیں نماز میں مجھ پر کھل رہی تھیں (اور میرا خیال ان کی طرف بٹ رہا تھا)۔

يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ يا يَعْرُضُ - اونٹ کو اپنے

سامنے کر لیتے اوراس کی آڑ میں نماز پڑھتے -(معلوم ہوا کہ جانور اگرنماز میں سامنے ہوتو کوئی قباحت نہیں لیکن گائے کو اگر سامنے کرے تو مکروہ ہے کیونکہ مشرکین اس کی پوجا کرتے ہیں)-

خَشْبَةٌ مَّعْرُوْضَةٌ-آڑی رکھی ہوئی لکڑی-

تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ-حاجت پیش آتی-

وَاِنِّیْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ-(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوکر تہجد کی نماز پڑھتے) اور میں آپ کے قبلہ کے درمیان آڑی پڑی رہتی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں عورت سامنے پڑی ہوتو قباحت نہیں)-

یَعْرِضُهَا وَیُعِیْدُ انِ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ابو طالب سے ان کی موت کے وقت یہ فرما رہے تھے (چچا تم ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ لو-لیکن ابوجہل اور ابن امیہ ہر بار ان سے یوں کہتے کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو-آخر ان کی قسمت میں ایمان نہ تھا انھوں نے اخیر یہ کلمہ کہا عَلٰی دِیْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبْ -اور ان کا خاتمہ شرک ہی پر ہوا)-

عَرَضْتُ نَفْسِیْ عَلَی ابْنِ عَبْدِ یَا لِیْلَ مِنْ اَشْرَافِ اَهْلِ الطَّائِفِ-میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یا لیل پر پیش کیا جو طائف کے سرداروں میں سے تھا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایذا ہی سے تنگ آگئے تو طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے سردار ابن عبد یالیل سے آپ نے درخواست کی کہ مجھ کو اپنی پناہ میں لے لو اور میری مدد اور حفاظت کرو لیکن طائف والوں کی قسمت قبول نہ کی بلکہ ڈھیلوں اور پتھروں سے آپ کو مارا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک خون آلود ہو گئے)-

عَرَضَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ-احد کے دن آپ نے عبداللہ بن عمرؓ کو جانچا کہ وہ فوج میں لینے کے لائق ہیں یا نہیں-

ذٰلِكَ الْعَرْضُ-(یہ جو قرآن شریف میں ہے کہ اس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اچھے اعمال اس کو بتلا دیئے جائیں گے (پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو بخش دے گا اور برے اعمال پر مواخذہ نہ کرے گا -لیکن جس شخص سے چھان بین کر حساب لیا جائے گا وہ تو تباہ ہو گا)-

فَلَا تَعْرِضْنَّ بَنَاتِكُنَّ-اپنی بیٹیوں کو مجھ پر پیش نہ کرو (کیونکہ وہ مجھ پر حرام ہیں)-یہ آپ نے ام حبیبہؓ سے فرمایا-ایک روایت میں فَلَا تَعْرِضْنَ ہے تو خطاب سب بیویوں کو ہوگا)-

عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ-آدمی پر جب تک وہ برزخ میں رہتا ہے اس کا ٹھکانا صبح اور شام پیش کیا جاتا ہے (یعنی اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت میں اس کا مقام اس کو بتلایا جاتا ہے پھر بہشتی تو جلدی قیامت قائم ہونے کی آرزو کرتا ہے اور دوزخی چاہتا ہے کہ قیامت میں جتنی دیر ہو اتنی ہی بہتر ہے)-

عُرْضَتُهَا الِلّقَاءُ-اس کا مقصود ملاقات ہے- فَعَرَّضَ-حضرت عمرؓ نے اشارے کنایے میں کہا-(صاف صاف حضرت عثمانؓ پر انکار نہیں کیا یہ تعریض سے نکلا ہے یعنی اشارے کنایے میں کوئی بات کہنا)-

فَاَجَازَوَلَمْ یَعْرِضْ لَهٗ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَاتَ-اجازت دی اوران سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات میں آئے-

قَالُوْ افَاعْرِضْ-انہوں نے کہا اچھا پیش کرو-

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ-ہر پیر اور جمعرات کو میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (یعنی اجمالا نہ کر تفصیلا نام بنام اور اسی لئے دوسری حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے دن آپ کے حوض کوثر پر آنے کا قصد کریں گے لیکن فرشتے ان کو دھکیل دیں گے-آپ فرمائیں گے یہ تو میرے لوگ ہیں ان کو آنے دو-فرشتے عرض کریں گے آپ کو معلوم نہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا گن نکالے)-

تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ-ہر جمعہ کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے یا اس فرشتہ کے سامنے جس کو اعمال کا کام سپرد ہے پیش کئے جاتے ہیں-

عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا-میرے پروردگار نے مجھ سے یہ فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم کہو تو میں

مکہ کے پتھریلے میدان کو سب سونا کر دوں (یعنی اگر تم کو دنیا کے مال و دولت کی خواہش ہے تو ابھی مکہ کا سارا میدان سونا ہو جاتا ہے جتنا چاہو لو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی خواہش نہیں کی اور عرض کیا مجھ کو دنیا کی دولت نہیں چاہیے ایک دن بھوکا رکھ ایک دن کھانا کھلا جب بھوکا ہوں تو صبر کروں اور جب پیٹ بھرے تو شکر کروں)۔

اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ- دنیا تو ایک قلیل سودا (تیار مال) ہے جو ابھی ملتا ہے (نقد ہے مگر اس کو ثبات اور قرار نہیں) نیک اور بد سب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں (اور آخرت کا سودا گو ادھار ہے مگر اپنے وعدے پر ملنے والا ہے اور اس کو ثبات اور قرار ہے)۔

اِنَّكُمْ مُعْرَضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ -(اس میں قلب ہے اصل یوں ہے اِنَّ اَعْمَالَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيْكُمْ) تمھارے اعمال تم پر پیش کئے جائیں گے۔

هٰذِهِ الْخُطُوْطُ الْاَعْرَاضُ - یہ جو باریک باریک لکیریں ہیں یہ آفتیں اور بیماریاں ہیں جو انسان کی زندگی میں لاحق ہوتی ہیں (اور وہ لمبی لکیر جو باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو ہے بقول شخص - آرزو کی رسی دراز ہوتی ہے)۔

اَعْرَاضٌ بَشَرِيَّةٌ- (یہ عَرَض کی جمع ہے) یعنی وہ بیماریاں جو آدمی کو لاحق ہوتی ہیں۔

لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ- اگر دجال کا کام مجھ کو دیا جاتا تو میں ناپسند نہ کرتا (گو میں دجال نہیں ہوں لیکن دجال بننا پسند کرتا ہوں- یہ ابن صیاد نے کہا معلوم ہوا کہ وہ کافر تھا)۔

فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ -انہوں نے اپنے آپ کو ان کو دکھلایا۔

فَسَتَرْتُهٗ عَلَى الْعَرْضِ - میں نے اس کو مچان پر لٹا دیا۔

عَرَضًا لِّلْاٰفَاتِ - آفتوں کا نشانہ۔

اَلتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ- گناہ کے بعد توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

اِسْتَعْرِضْ اَهْلَ مَكَّةَ- مکہ والوں کو ایک طرف سے قتل کرتا جا کچھ نہ پوچھ۔

يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ- قیامت کے دن تین بار لوگوں کی پیشی ہوگی (یعنی پروردگار کے اجلاس میں پہلی پیشی میں تو لوگ بحث و مباحثہ اور غدارت کریں گے کہ ہمارے پاس تیرے پیغام لانے والے نہیں آئے ہم بے خبر رہے دوسری پیشی میں اپنے قصور کا اقرار کریں گے- تیسری پیشی میں نامہ اعمال کی تقسیم ہوگی)۔

اَعْرَضَهَا عَرْضًا -شاید اخیر کی جماعت عرض اور عمق میں زیادہ ہو (یعنی میری امت کا آخری حصہ علم اور فضل میں اگلی جماعتوں سے بڑھ کر ہو)۔

عَرَضَ فُلَانٌ - بن بیاری مر گیا۔

مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهٗ وَمَنْ مَّشٰى عَلَى الْكَلَّاءِ قَذَفْنٰهُ فِي النَّهْرِ - جو شخص اشارے کنایے میں کسی کو زنا کی تہمت لگائے گا تو ہم بھی اس سے تعریض کریں گے (اس کو ہم تھوڑی سزا دیں گے) اور جو شخص کنارے پر چلے گا (صاف صریح زنا کی تہمت لگائے گا) اس کو ہم دریا میں پھینک دیں گے (پوری حد قذف لگائیں گے)۔

مَا عَظُمَتْ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدٍ اِلَّا عَظُمَتْ مَئُوْنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَمَنْ لَّمْ يَحْتَمِلْ تِلْكَ الْمَئُوْنَةَ فَقَدْ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ- جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوتا ہے تو اس پر لوگوں کا بوجھ بہت ہوتا ہے (عیال و اطفال دوست آشنا عزیز و اقربا خدمت گار نوکروں وغیرہ کی پرورش اس کی ذمہ ہوتی ہے) پھر جو کوئی اس بوجھ کو نہ اٹھائے (ان کی خبر گیری بار سمجھ کر چھوڑ دے) تو اس نے اللہ کے احسان کو زوال کے لئے پیش کیا (اب اللہ کی نعمت بھی اس پر سے اٹھا لی جائے گی کسی دوسرے کو ملیگی)۔

تَعَرَّضُوْا النَّفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ- اللہ کی رحمت کے جھونکے چلتے رہتے ہیں (وہ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چلاتا ہے)۔

عَرُوْض - مکہ اور مدینہ اور وہ علم جس سے شعر کے اوزان معلوم ہوتے ہیں۔

فَاِنْ عَرَضَ فِيْ قَلْبِكَ مِنَ الْمَاءِ شَيْءٌ- اگر پانی کی نسبت تیرے دل میں کوئی خیال پیدا ہو۔

تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ - اس رات کو تیرا فضل وکرم چاہنے کے لئے پیش آنے والے پیش آئے۔

صُوْنُوْا اَعْرَاضَكُمْ - اپنی عزتیں بچائے رکھو (یہ عرض بہ کسرۂ عین کی جمع ہے بمعنے عزت اور بدن اور نفس)۔

اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ - جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا رہے اس نے اپنے دین اور اپنے نفس کو بچایا (گناہ میں نہیں پھنسایا)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِيْ عَلٰى مَنْ ذَكَرَنِيْ - یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدق کر دیا ان لوگوں پر جو میرا ذکر کریں (یعنی اگر وہ میری برائی بھی کریں تو میں نے ان کو معاف کر دیا میں آخرت میں اس کا کوئی مواخذہ نہیں چاہتا)۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ - اپنی عزت کا قرض لوگوں پر اس دن کے لئے رہنے دے جب تو محتاج ہو گا (یعنی اگر کوئی تیری برائی کرے تو اس کی برائی نہ کر اس کے بدلے آخرت میں تجھ کو اس کی نیکیاں ملیں گی جب تو نیکیوں کا محتاج ہو گا)۔

اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَسِيْلُ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ - وہ ایک پسینہ ہو گا جو ان کے جسموں سے بہے گا (بس یہی پاخانہ پیشاب سمجھو، بہشتی لوگ نہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب)۔

عَرَضَ الرَّجُلُ - وہ مکہ مدینہ میں آیا۔

رَجُلٌ عِرِّيْضٌ - جو لوگوں کے ساتھ بدی سے پیش آئے۔

عَرَضٌ - اسباب، مال متاع، روپیہ اشرفی کے سوا۔ (اس کو عَيْنٌ کہتے ہیں)۔

عَرَض - جوہر کے مقابل یعنی جو بالذات قائم نہ ہو جیسے سیاہی، سفیدی، سرخی، زردی وغیرہ۔

اِسْتَعْرَضْتُهٗ - میں نے کہا پیش کر۔

عَرْطٌ - اتنا کھانا کہ دانت جھڑ جائیں۔

عَرُوْطٌ - وہ اونٹنی جو درخت میں سے اتنا کھائے کہ اس کے دانت جھڑ جائیں۔

عَرَطَ عِرْضَهٗ - اپنی عزت پر بٹہ لگایا۔

اِعْتِرَاطٌ - کسی کا عیب کرنا۔

عَرْطَبَةٌ - ستار، طنبورہ، طبلہ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِكُلِّ مُذْنِبٍ اِلَّا صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ اَوْ كُوْبَةٍ - اللہ تعالیٰ ہر گنہگار کو بخش دیتا ہے مگر طنبورہ یا ستار اور طبلہ بجانیوالوں کو نہیں)۔

نَهٰى عَنِ اللَّعْبِ بِالْعَرْطَبَةِ - آپ نے ستار یا طنبورہ یا طبلہ بجانے سے منع فرمایا (بعض نے کہا عرطبہ طبلہ اور کوبہ طنبورہ - مترجم کہتا ہے مراد وہ لوگ جو اس کا پیشہ کرتے ہوں - اور بعض نے عام رکھا ہے اور بعض نے عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں ان کا بجانا جائز رکھا ہے - امام ابن حزم کا یہی مذہب ہے)۔

عَرْعَرَةٌ - اکھیڑنا، نکالنا، ہلانا۔

عُرْعُرٌ - بدخلقی۔

عَرْعَرٌ - ڈانٹ۔

عُرْعُرَةٌ - چوٹی، بلندی، کوہان، ناک کا بالائی حصہ۔

وَالْعَدُوُّ بِعُرْعُرَةِ الْجَبَلِ - دشمن پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

عَرْفٌ - ایال کاٹنا، انتظام کرنا۔

مَعْرِفَةٌ - یا عِرْفَانٌ - یا عِرْفَةٌ - یا عِرِفَّانٌ حواس سے پہچاننا یا جاننا، اقرار کرنا، بدلہ دینا، جماع کرنا۔

عَرْفٌ - بہت خوشبو لگانا۔

تَعْرِيْفٌ - عرفات میں ٹھہرنا، خوشبو لگانا، معلوم کرانا، آگاہ کرنا، بتلانا، کسی چیز کی ماہیت بتلانا، عرف میں مدح وثنا کرنے کو کہتے ہیں (یعنی اہل ہند کے عرف میں)۔

اِعْرَافٌ - ایال بڑھ جانا۔

تَعَرُّفٌ - طلب کرنا، درپے ہونا۔

تَعَارُفٌ - ایک دوسرے کو پہچاننا۔

اِعْتِرَافٌ - اقرار کرنا، پہچاننا۔

مَعْرُوْفٌ - کا لفظ قرآن وحدیث میں بہت جگہ آیا ہے اس کے معنے ہر نیک کام جس میں اللہ کی اطاعت ہو، یا لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک ہو، یا جس کام کی شریعت نے ترغیب دی ہو، اس کی ضد منکر ہے - معروف حسن صحبت اور معاشرت کو بھی کہتے ہیں، مروت اور احسان کو بھی۔

اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْاٰخِرَةِ- جولوگ دنیا میں خلق اللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھا سلوک کرنے والے ہوں گے یا آخرت میں ان کو اچھا بدلہ ملے گا- (مطلب یہ ہے کہ جولوگ دنیا میں غریبوں پر رحم کر کے ان سے اچھا سلوک کرتے ہیں قصور کے وقت ان کی سفارش کر کے سزا سے بچا دیتے ہیں تو وہ آخرت میں بھی ایسا درجہ پائیں گے کہ موجد گنہگاروں کی شفاعت کر کے ان کو عذاب سے بچا دیں گے- بعض نے کہا ان کے حسن سلوک کی وجہ سے ان کی نجات ہو جائے گی اور ان کی دوسری نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ نیکیاں ان لوگوں کو دیں گے جن کی برائیاں نیکیوں سے بھاری نکلیں گی تو آخرت میں بھی وہ سلوک کرنے والے ہوئے جیسے دنیا میں سلوک والے تھے)-

اَوْ تَفْعَلُ مَعْرُوْفًا- یا کوئی نیک کام کرتی (یعنی جب میوہ کاٹتی تو اس میں سے کچھ فقیروں کو دیتی)-

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ- مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حق ہیں جو حسن سلوک سے متعلق ہیں-

قَرَءَ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فِي الصَّلٰوةِ- نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھی یعنی قسم ہے ان فرشتوں کی جو نیکی اور بھلائی پہنچانے کے لئے بھیجے جائیں یا خود فرشتے پے درپے ایک دوسرے کے بعد بھیجے جائیں-

لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ- بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا- (بہشت سے اس قدر دور رہے گا کہ اس کی خوشبو بھی اس کی ناک تک نہ پہنچے گی- حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ تک پہنچتی ہے)-

حَبَّذَا اَرْضُ الْكُوْفَةِ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ- کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے- ہموار نرم خوشبودار-

تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشِّدَّةِ- اللہ کو آرام اور راحت کے زمانہ میں اپنی عبادت اور اطاعت بتلاتا رہ وہ سختی کے وقت تجھ کو بچائے گا- (تیری مدد کرے گا - یعنی ہر آدمی کو لازم ہے کہ عیش اور عشرت کے زمانہ میں اللہ کو نہ بھولے اس کی عبادت کرتا رہے اس کا شکر بجا لاتا رہے تو مصیبت کے وقت میں وہ بھی اس کو نہیں بھولے گا)-

فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ- فرشتے قیامت کے دن خدا پرستوں سے کہیں گے کیا تم اپنے پروردگار کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے جب وہ کوئی اپنی صفت ظاہر کرے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے (کیونکہ اس کی صفات وہ نمایاں کرے گا تو ہم پہچان لیں گے کہ یہ ہمارا سچا معبود ہے جل جلالہ)-

فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَّعْتَرِفُهَا- اگر کوئی ایسا شخص آ جائے جو گمشدہ چیز کا برابر پتہ اور نشان بیان کرے (جس سے معلوم ہو کہ وہ اس کا مالک ہے)-

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً- پھر ایک سال تک اس کو پہنچوا (لوگوں سے اس کا ذکر کرتا رہ اس کے مالک کو تلاش کرتا رہ)-

عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا- ایک سال تک اس کو پہنچوا پھر اس کے سربندھن کو یاد رکھ (جب اس کا مالک آ جائے اور ایسی صفت بیان کرے جس سے یقین ہو جائے کہ وہی اس کا مالک تھا تو اگر وہ شئی بجنسہ موجود ہو تو اس کو دیدے اور اگر اپنے خرچ میں لا چکا ہے تو اس کا بدل ادا کرے)-

اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفُوْنَ- ہم نے جرم کا اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کیا (ایک روایت میں اَطْرِدُوْا الْمُعْتَرِفِيْنَ یعنی جرائم کے اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کرو- حضرت عمرؓ کا یہ قول ہے انھوں نے جرم کا اقرار کرنا برا سمجھا اور اس کا چھپانا مناسب جانا)-

لَتَرُدَّنَّهٗ اَوْ لَاُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- تو اس کو واپس کر دے ورنہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرا حال بیان کر کے تجھ کو سزا دلواؤں گا-

اَلْعِرَافَةُ حَقٌّ وَالْعُرَفَاءُ فِي النَّارِ- قوم یا قبیلے کا چودھری اور نقیب ہونا ضروری ہے (تاکہ بادشاہ اور حاکم ہر ایک کا حال اس سے دریافت کر سکے) لیکن چودھری اور نقیب دوزخ میں جائیں گے (کیونکہ اکثر چودھری اور نقیب نفسانیت کو دخل دے کر لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے ہیں اور حاکم سے لگائی بجھائی کر کے غریبوں کو ستاتے ہیں- عُرَفَاءُ جمع ہے عَرِيْف کی یعنی میر محلّہ

اور سردار کسی قوم یا قبیلے کا)۔

فَعَرَّفَنَا اِثْنَی عَشَرَ رَجُلًا۔ ہم پر بارہ آدمیوں کو چودھری اور نقیب بنایا (یعنی بارہ گروہ پر۔ ایک روایت میں فَفَرَّقَنَا ہے ۔یعنی ہمارے بارہ فرقوں پر بارہ آدمی مقرر کئے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عرافت جائز ہے لیکن احتیاط اور سچائی کے ساتھ اس کا جام ضروری ہے ورنہ دوزخ تیار ہے)۔

اَهْلُ الْقُرْاٰنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قرآن کے قاری بہشت والوں کے سردار اور چودھری ہوں گے۔

ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ۔ پھر اس جانور کی قربانی پرانے گھر یعنی حرم میں ہوگی یعنی عرفات میں وقوف کرنے کے بعد۔

مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا۔ جو شخص نجوی یا فال کھولنے والے یا کاہن کے پاس آئے (جو آیندہ کی باتیں بتلاتا ہے اس سے غیب کی بات پوچھے یا اس کی تصدیق کرے) تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اترا اس سے الگ ہوگیا (دین اسلام سے باہر ہوگیا)۔

مَا اَكَلْتُ لَحْمًا اَطْيَبَ مِنْ مَّعْرِفَةِ الْبِرْذَوْنِ۔ کوئی گوشت میں نے ترکی گھوڑے کی گردن کے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا۔ (مَعْرَفَة وہ مقام گھوڑے کی گردن کا جس پر ایال ہوتی ہے)۔

جَاءُوْا كَاَنَّهُمْ عُرْفٌ۔ وہ اس طرح آئے گویا جھنڈ جھنڈ (یعنی ایک کے پیچھے ایک) ہیں۔

كَانَ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی ایال پر ہاتھ پھیرتے تھے (شفقت اور پیار کی راہ سے)۔

مَعَارِفُهَا دِفَاؤُهَا۔ گھوڑوں کی ایالیں ان کی کملیاں ہیں (جن سے سردی کی روک کرتے ہیں)۔

اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ اَوْ عَرْفِ مِسْكٍ۔ مشک کی خوشبو سے زیادہ لطیف اور بہتر۔

وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ۔ خوشبو مشک کی خوشبو ہو گی (یعنی شہیدوں کے خون کی اور رنگ خون کا رنگ)۔

فَعَرَفَ اِسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ۔ آپ کو حضرت خدیجہؓ کا اذن مانگنا یاد آگیا۔

لِيُؤْتُوْ مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ۔ ان کے جسم کا کوئی ٹکڑا لے کر آئیں تا کہ اس کی شناخت ہو۔

اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ۔ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہوگیا (یعنی السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)۔

اَلْاِيْمَانُ نَفْسُ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ۔ (جہمیہ کہتے ہیں) ایمان فقط دل سے جان لینے اور پہچان لینے کا نام ہے (یعنی صرف تصدیق قلبی کافی ہے اقرار زبانی اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے مگر ہمارا مذہب یہ ہے کہ ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔ دل سے یقین کرنا' زبان سے اقرار کرنا' ہاتھ پاؤں سے اعمال بجالانا)۔

فَلَاَ عْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهُ۔ میں اللہ تعالٰی کا آنا پہچان لوں گا۔

اَيُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ کیا بہشتی لوگ دوزخی لوگوں سے تمیز ہو سکتے ہیں۔

قَدْعَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ۔ ہم نے اس دن کو پہچانا اور اس جگہ کو جہاں یہ آیت اتری تھی الیوم اکملت لکم دینکم (یعنی عرفات میں جمعہ کے دن یہ آیت اتری تھی اور وہ دن ہمارے مذہب میں عید ہی کا دن ہے)۔

اَخَذَ مِنْكَ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔ میں نے تیری خدمت کے لئے دیا اس لفظ سے جو عرف عام ہے وہ مراد ہو گا ہبہ یا عاریت۔

مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے کہ عورتیں نماز پڑھ کر لوٹتیں) تو تاریکی کے وجہ سے ان کی شناخت نہ ہو سکتی (کہ عورت ہے یا مرد)۔

وَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ۔ اس کی پہچان آپ میں ہو جاتی (چہرے اور جسم پر اس کا اثر نمایاں ہو جاتا) عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے پر اس کا اثر معلوم ہوتا (یعنی آندھی کے وقت جو آپ کو تردد ہوتا)۔

يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ- آپ پر رنج اور غم معلوم ہوتا تھا (جب زید اور جعفر کے شہادت کی خبر آئی)-

سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ- قریب میں ایسے حاکم لوگ ہوں گے جن کے کچھ کام اچھے ہوں گے کچھ برے-

فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ- جس نے حاکموں کی بری بات کو پہچانا اس کو نجات کا راستہ مل گیا- (وہ راستہ یہ ہے کہ اس بری بات پہ انکار کرے ہاتھ یا زبان سے اس کو مٹائے کم سے کم یہ ہے کہ دل سے برا جانے اگر ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہ رکھتا ہو- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہم ایسے حاکموں پر تلوار کیوں نہ اٹھائیں- فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور خلیفہ پر ہتھیار اٹھانا اس سے لڑنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ وہ قواعد اور ارکان اسلام کے پابند رہیں گو وہ ظالم گنہگار ہوں لیکن اگر اسلام کے قواعد اور اصول کو بدل دیں تب تو ان پر ہتھیار اٹھانا ان کو معزول کرنا جائز ہے)-

هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ- پانی کا حال تو ہم کو معلوم ہے (کہ ہر شخص کو اس کی احتیاج ہے اس کا روکنا منع ہے) لیکن نمک کا روکنا کیونکر منع ہوگا-

فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا- اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اس کو بتلائیں اس نے ان کو پہچانا (ان کا اقرار اور اعتراف کیا)-

فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ- حیض کا خون کالا ہوتا ہے عورتیں اس کو پہچان لیتی ہیں-

كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اس تکبیر کی آواز سے پہچان لیتا (جو نماز کے بعد آپ بلند آواز سے کہتے- چونکہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بچے تھے اس لئے صفوں کے پیچھے دور رہتے ہوں گے ان کو دوسری تکبیروں کی جو نماز میں کہی جاتی ہیں آواز نہ پہنچتی ہوگی- بعض نے کہا ابن عباسؓ بوجہ صغر سنی کے مسجد میں آکر جماعت میں شریک نہ ہوتے اور اپنے گھر میں رہ کر نماز کا ختم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز سنکر معلوم کر لیتے)-

مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ- جو شخص مجھ کو پہچانتا ہے (کہ میں ابوذر غفاریؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جس کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا) وہ تو مجھ کو پہچانتا ہے اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا وہ اب مجھ کو پہچان لے کہ میں جندب ہوں- (یہ حضرت ابوذر غفاریؓ کا نام تھا)-

لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ- ہم حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا نہیں جانتے تھے (بلکہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا)-

كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ- آپ کا چہرۂ مبارک ایسا نورانی تھا جیسے چاند کا ٹکڑا- ہم لوگوں کو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا-

عَرَفَه اور عَرَفَات- وہ مقام جہاں نویں ذی الحجہ کو سب حاجی لوگ ٹھہرتے ہیں (اس کا نام عرفہ اس وجہ سے ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا مدت تک جدائی کے بعد وہاں آکر ملے تھے اور دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا تھا- بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں بندوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے)-

اَعْرَاف- ایک مقام ہے دوزخ اور بہشت کے درمیان وہاں وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں ہم وزن نکلیں گی-

تَعَرَّفْتُ مَاعِنْدَهٗ- جو ان کے پاس تھا اس کو میں نے معلوم کرنا چاہا اور معلوم کر لیا-

عَرَّفَ اِذَا شَهِدَ عَرَفَةَ- جب آدمی عرفات میں ہو تو وقوف کرے (اگر دوسرے شہروں میں ہو تو تعریف یعنی نویں تاریخ ایک میدان میں عرفات کی طرح جمع ہونا اور دعاء کرنا- اس کی اصل شریعت میں کچھ نہیں ہے لیکن ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے بصرے میں تعریف کی- مترجم کہتا ہے کہ تعریف ابن عباسؓ سے منقول ہے مگر چونکہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت نہ تھا اس لئے تمام فقہاء نے تصریح کر دی کہ یہ

کوئی چیز نہیں ہے یعنی ثواب کا کام نہیں ہے)۔

كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ- اتنی امتوں میں آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانیں گے (یعنی قیامت کے دن آپ کو ان کی شناخت کیونکر ہوگی)۔

مُعَرِّفُ الِ مُحَمَّدٍ- ابوحفص عمر بن ابی سلمہ کا لقب ہے۔

سَيُصِيبُ أُمَّتِي مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ- قریب ہے وہ زمانہ جب میری امت پر اس کے بادشاہوں کی طرف سے طرح طرح کی سختیاں ہوں گی- پھر وہ شخص نجات پائے گا جو اللہ کا سچا دین معلوم کر کے اس پر زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے (وہ تو سب میں اول نمبر ہے پھر اس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کے سچے دین کی زبان اور دل سے تصدیق کرے لیکن ہاتھ سے جہاد نہ کر سکے پھر اس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کا سچا دین معلوم کر کے خاموش رہے یعنی صرف دل سے ایسے بادشاہوں کے برے کاموں کو برا جانے ان میں شریک نہ ہو)۔

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ- ہر ایک نیک سلوک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

يَأْتِي أَصْحَابُ الْمَعْرُوْفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُغْفَرُ لَهُمْ لِمَعْرُوْفِهِمْ- اخیر تک اچھا سلوک کرنے والے قیامت کے دن آئیں گے اور اچھے سلوک کی وجہ سے ان کی بخشش ہو جائے گی (اور ان کی باقی نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ ان لوگوں کو دیں گے جن کی برائیاں نیکیوں سے زیادہ نکلیں گی تو آخرت میں وہ لوگوں کے ساتھ سلوک کریں گے)۔

لَيْسَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ إِلَّا ثَوَابَهٗ: اچھا سلوک کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے مگر اچھے سلوک کا ثواب۔

لَيْسَ كُلُّ مَنْ يُحِبُّ أَنْ يَّصْنَعَ الْمَعْرُوْفَ إِلَى النَّاسِ يَصْنَعُهٗ- اخیر تک ہر ایک شخص جو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اچھا سلوک نہیں کرتا (اسی طرح جو اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اور اس کی طاقت رکھتا ہے لیکن اس کو خدا کا حکم نہیں ہوتا- مطلب یہ ہے کہ اچھا سلوک اسی وقت ممکن ہے جب تینوں باتیں جمع ہوں یعنی دل کی خواہش' اس پر قدرت' پروردگار کا حکم)۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَتَقِيْ مَصَارِعَ الْهَوَانِ- نیک سلوک کرنا بری موت کو دفع کرتا ہے اور ذلت و رسوائی میں گرنے سے بچاتا ہے۔

اِعْرِفُوا اللّٰهَ بِاللّٰهِ- اللہ کو اللہ ہی سے پہچانو- (یعنی اس کو بے نظیر اور بے مثل سمجھو چونکہ وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اس لئے اس کی معرفت مخلوق کی معرفت سے حاصل نہیں ہو سکتی- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت خود اللہ ہی سے ہو سکتی ہے دلائل اور براہین سے کام نہیں چلتا)۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ- جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا (کیونکہ نفس انسانی جس کو روح اور نفس ناطقہ بھی کہتے ہیں محسوس نہیں ہے حالانکہ اس کا وجود بدیہی ہے اسی طرح اللہ تعالے گو محسوس نہیں ہے مگر اس کا وجود بدیہی ہے جو بدو فطرت سے ہر انسان کے دل میں اس کا یقین ہوتا ہے)۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهٗ- جس کو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کی زبان دراز ہوتی ہے (پہلے پہل ایک قسم کا ایسا جذبہ لاحق ہوتا ہے کہ بہت باتیں کرنے لگتا ہے- پھر اخیر میں یہ ہوتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ اس کی زبان خاموش ہو جاتی ہے اب اللہ کے گیان دھیان میں ایسا ڈوب جاتا ہے کہ بات کرنے کی بھی مہلت نہیں ملتی اور ایک ساعت کے لئے بھی غفلت ناممکن ہو جاتی ہے)۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فَضْلُ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا مَدُّوْا أَعْيُنَهُمْ إِلٰى مَا مَتَّعَ بِهِ الْأَعْدَاءُ مِنْ زَهْرَةِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا- اگر لوگ اللہ کی معرفت کی فضیلت پہچانتے کہ وہ کیسی بڑی نعمت ہے اور اس میں کیسا مزہ ہے تو ہرگز اپنی آنکھیں اس دنیا کے سامان کی طرف نہ اٹھاتے جو دشمنوں (کافروں) کو ملا ہے (کیونکہ دنیا کا سامان مال و متاع اللہ کی معرفت کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا)۔

اَلْمَعْرِفَةُ مِنْ صُنْعِ اللّٰهِ لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيْهَا صُنْعٌ - اللہ کی پہچان اللہ ہی کا کام ہے بندے کو اس میں کچھ دخل نہیں (یعنی معرفت الٰہی امر وہبی ہے نہ کہ کسبی جیسے نبوت وہبی ہے کوئی آدمی اپنی کوشش سے نبی نہیں ہوسکتا)-

اَدْنٰى مَا يَكُوْنُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا اَنْ يُّعَرِّفَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ فَيُقِرُّ لَهٗ بِالطَّاعَةِ وَ يُعَرِّفُهٗ نَبِيَّهٗ فَيُقِرُّ لَهٗ بِالطَّاعَةِ وَ يُعَرِّفُهٗ اِمَامَهٗ فَيُقِرُّ لَهٗ بِالطَّاعَةِ - ادنٰی درجہ ایمان کا یہ ہے کہ اللہ تعالٰی بندے کو اپنی معرفت دے وہ اس کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے پیغمبر کی معرفت دے اس کی اطاعت کا بھی اقرار کرے اور امام کی معرفت دے اس کی بھی اطاعت کا اقرار کرے (یہ حدیث شیعہ امام کی روایت ہے ان کے نزدیک تکمیل ایمان میں امام کی معرفت بھی ضروری ہے اور اہل سنت کے نزدیک اللہ و رسول کی معرفت کافی ہے)-

لَا يَقْضِيْهِ اِلَّا عَارِفٌ - (امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ ایک شخص پر نماز یا روزہ واجب ہو (وہ مر جائے) تو کیا اس کی طرف سے ایک جاہل قضا کرسکتا ہے فرمایا) نہیں وہی اس کی طرف سے قضا کرے جو عارف ہے (یعنی نماز روزے کے احکام اور مسائل سے واقف ہو) یا عارف سے یہ مراد ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے طریق سے واقف ہو-

مَنْ تَوَلّٰى عِرَافَةً اَتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَدَاهُ مَغْلُوْلَتَانِ اِلٰى عُنُقِهٖ - جو شخص دنیا میں سرداری کا عہدہ سنبھالے (حاکم یا چودھری یا نقیب بنے) وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے (سینکڑوں بندگان خدا اپنے حقوق کا اس سے مطالبہ کرتے ہوں گے)-

لَا اٰخُذُ بِقَوْلِ عَرَّافٍ وَّلَا قَائِفٍ - میں نجومی اور قیافہ شناش کی بات نہیں مانتا- (بعض نے کہا عراف وہ جو گزشتہ باتیں بتلائے اور کاہن وہ ہے جو گزشتہ اور آیندہ دونوں بتلائے- مترجم کہتا ہے یہ جو بعض لوگ چور کو بتلا دیتے ہیں یہ بھی عرافت میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا کچھ اعتبار نہیں نہ اس کی بناء پر کوئی سزا دی جاسکتی ہے)-

تَعْرِفُ هٰذَا وَاَشْبَاهَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ - (ایک شخص نے پوچھا اگر کسی کا ناخن ٹوٹ جائے اور وہ اس پر دوا لگائے تو وضو کیسے کرے فرمایا) اس کو اور ایسی باتوں کو تو اللہ کی کتاب سے معلوم کرسکتا ہے اللہ نے فرمایا اس نے دین میں تم پر کوئی تنگی دشواری نہیں رکھی- (یعنی ہمارا دین آسان ہے اس میں کوئی دشواری اور دقت نہیں ایسی حالت میں دوا پر پانی بہا دینا یا اس پر مسح کر لینا کافی ہے)-

مَعْرُوْفِ كَرْخِيْ - مشہور بزرگ ہیں - امام جعفر صادق کے اصحاب میں سے ہیں - ایک بار انھوں نے امام سے عرض کیا اَوْصِنِيْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اَقْلِلْ مَعَارِفَكَ قَالَ زِدْنِيْ قَالَ اَنْكِرْ مَنْ عَرَفْتَ مِنْهُمْ - حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صاحبزادے مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے - آپ نے فرمایا اپنی جان پہچان کے لوگ کم کر (یعنی شہرت سے بچا رہ تیرے ملاقاتی اور پہچاننے والے کم ہوں) انھوں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے - فرمایا جن کو پہچانتا ہو ان سے بھی اجنبی ہو جا (بس اللہ ہی کی محبت اور معرفت پر اکتفا کر)-

اَلْعَارِفُ كَالْبَحْرِ - اللہ کا پہچاننے والا دریا کی طرح ہے (جیسے دریا نجاست گرنے سے متعفن نہیں ہوتا ویسے ہی عارف باللہ کو دنیا داروں کے اختلاط سے کچھ نقصان نہیں ہوتا - مگر جو شخص نو آموز ہو یعنی ابھی درویشی کے طریق میں کامل نہ ہوا ہو اس کے لئے دنیا داروں کی صحبت زہر قاتل ہے - بعض نے کہا دریا سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کی مدح ثنا یا ذم و ہجا سے اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا وہ ہر بات کو منجانب اللہ سمجھتا ہے)-

عَرْفَجٌ - ایک جنگلی درخت ہے - بعض نے کہا وہی قتاد ہے جو کانٹے دار مشہور درخت ہے-

كَانَ لِحْيَتَهٗ ضِرَامُ عَرْفَجٍ - ان کی داڑھی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے عرفج میں آگ لگی ہو (مراد ابو بکر صدیقؓ ہیں کیونکہ وہ داڑھی کو مہندی سے رنگتے تھے اور عرفج آگ سے بہت جلد روشن ہو جاتا ہے)-

عُرْفُطٌ - کیکر، ببول، ایک جنگلی کانٹے دار درخت ہے - اس میں

سے گوند ٹپکتا ہے-

اِعْرِنْفَاطٌ- منقبض ہونا-

جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ- شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط چوسا تو اس کے گوند کی (جس کو مغافیر کہتے ہیں) بد بو اس شہد میں آ گئی)-

عَرْقٌ- یا مَعْرَقٌ- ہڈی پر کا گوشت سب کھالینا' رہزنی کرنا-

عُرِقَ- دبلا ہوا-

عَرَقٌ- پسینہ آنا' سست ہونا-

تَعْرِيْقٌ- شراب میں کچھ پانی ملانا' پسینہ لانا-

اِعْرَاقٌ- ملک عراق میں آنا-

اُتِيَ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ- کھجور کا ایک بورہ آپ کے پاس لایا گیا (یعنی بٹی جو مشہور ہے)-

عَرَق- وہ زنبیل جو کھجور کے پتوں سے بنتے ہیں اور اس میں کھجور بھر کر لاتے ہیں-

لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ- ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی ظالم رگ والے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا اب دوسرے شخص نے زبردستی اس میں زراعت کر دی تو اس ظالم کا اس زمین میں کوئی حق نہ ہو گا بلکہ اس کی کھیتی اکھاڑ کر پھینک دی جائے گی اور مالک زمین پر اس کا معاوضہ بھی لازم نہ ہو گا- ظالم تو کھیتی کرنے والا تھا مگر مجازاً اس کھیت کو ظالم کہہ دیا جیسے قرية ظالمة وغیرہ ہے- ایک روایت میں لعرق ظالم ہے باضافت اس صورت میں مطلب صاف ہے)-

قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبِلٍ مِّنْ صَدَقَاتِ قَوْمِهِ كَأَنَّهَا عُرُوْقُ الْاَرْطٰى- عکراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے زکوٰۃ کے اونٹ لے کر آئے وہ ایسے موٹے تازے سرخ تھے گویا ارطاۃ کی شاخیں ہیں (ارطاۃ ایک بوٹی ہے جو ریتلی زمین میں جاڑے میں پیدا ہوتی ہے جب اس کو اکھیڑیں تو سرخ سرخ تازی نکلتی ہے گویا اس میں سے پانی ٹپک رہا ہے' مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ نہایت عمدہ موٹے تر و تازہ تھے)-

اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ يَجْرِيْ مِنَ الْمَرْأَةِ اِذَا وَاقَعَهَا فِيْ كُلِّ عِرْقٍ وَّعَصَبٍ- آدمی کا نطفہ جب وہ عورت سے صحبت کرتا ہے اس کے ہر رگ و پٹھے میں سما جاتا ہے (رگ تو نلی ہے جوفدار جس میں خون اور پٹھا جس میں جوف نہ ہو- مطلب یہ ہے کہ مرد کا نطفہ ہر رگ اور پٹھے میں نفوذ کرتا ہے یعنی اس کا اثر پہنچتا ہے)-

اِنَّهُ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کا میقات یعنی جہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہئے ذات عرق مقرر کیا (وہ ایک مقام ہے جو عراق سے مکہ آنے والوں کو راستہ میں ملتا ہے- اس کو ذات عرق اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں ایک چھوٹا پہاڑ واقع ہے- عِرْق بہ کسرۂ عین چھوٹا پہاڑ- بعض نے کہا کھاری زمین جس میں جھاؤ کا درخت پیدا ہوتا ہے)-

خَرَجُوْ يَقُوْدُوْنَ بِهٖ حَتّٰى لَمَّا كَانَ عِنْدَ الْعِرَاقِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِيْ دُوْنَ الْخَنْدَقِ نَكَبَ- وہ اس کو کھینچتے ہوئے نکلے جب وہ اس چھوٹے پہاڑ کے پاس آیا جو خندق کے متصل تھا تو اوندھا ہو کر گر پڑا-

كَانَ يُصَلِّيْ اِلَى الْعِرْقِ الَّذِيْ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ- عبداللہ بن عمرؓ اس چھوٹے پہاڑ کی طرف نماز پڑھتے تھے جو مکہ کے راستہ میں واقع ہے- (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی ہو گی- عبداللہؓ ہر بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے)-

اِنَّ امْرَاً لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰدَمَ اَبٌ حَيٌّ لَمُعْرَقٌ لَّهٗ فِي الْمَوْتِ- جس آدمی کا کوئی باپ حضرت آدم علیہ السلام تک زندہ نہ رہا ہو (سب مر گئے ہوں)- اس کی رگ موت میں اتری ہوئی ہے (وہ بھی مرنے والا ہے جیسے اس کے باپ دادا سب مر گئے)-

وَالْفَحْلُ فَحْلٌ مُّعْرِقٌ- اور نر ذات کا اصیل ہے- (شریف و نجیب ہے)-

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ- یہ خون ایک رگ کا ہے (جس کو عاذل کہتے ہیں حیض کا خون نہیں ہے)-

نَزَعَهٗ عِرْقٌ - اس کو بھی ایک رگ نے کھینچ لیا-

تَنَاوَلَ عَرْقًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آپ نے ایک ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچا (اور کھایا) پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (عرق وہ ہڈی جس کا اکثر گوشت اتار لیا گیا ہو - عرب لوگ کہتے ہیں عَرَقْتُ الْعَظْمَ اور اِعْتَرَقْتُهٗ اور تَعَرَّقْتُهٗ - یعنی میں نے ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچ لیا)-

لَوْ وَجَدَهُمْ اَحَدُهُمْ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْمِرْ مَاتَيْنِ - اگر تم میں سے کسی کو ایک چوب ہڈی یا دو کھر ملنے کی توقع ہو (تو ضرور آتا ہے پر جماعت کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا)-

فَصَارَتْ عَرْقَةً - وہ چقندر کے ٹکڑے گوشت کی بوٹیوں کی طرح ہو گئے (جیسے شوربے میں گوشت کے ٹکڑے ہوئے ہیں اس طرح اس میں چقندر کے ٹکڑے تھے)- ایک روایت میں فَصَارَتْ غَرْفَةً ہے یعنی شوربے کی طرح ہو گیا)-

وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ - اور ہڈی پر سے گوشت چوس لیتا تھا (اس کی جمع عُرَاقٌ ہے)-

كَانَ اَحَبَّ الْعُرَاقَ - گوشت دار ہڈیوں کو پسند کرتا تھا-

لَا يَجِدُوْنَ بِعَظْمٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهِ عَرْقًا - جب وہ کوئی ہڈی پاتے ہیں تو وہ گوشت دار ہو جاتی ہے-

فَخَرَجَ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ وَاَنَا عَلٰى رِجْلِيْ فَاعْتَرَقْهَا حَتّٰى اَخَذَ بِخِطَامِهَا - ایک شخص راکھی رنگ کی اونٹنی پر سوار ہو کر بھاگا (وہ جاسوس تھا) میں پیدل اس کے پیچھے بھاگا اس نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا لیکن سلمہ بن اکوعؓ نے آگے بڑھ کر اسکی نکیل تھام لی (سلمہ بن اکوعؓ دوڑنے میں بڑے مشاق تھے - سانڈنی اور گھوڑے سے بھی دوڑنے میں آگے نکل جاتے - عرب لوگ کہتے ہیں جرت الخیل عرقا گھوڑا ایک قدم چلا)-

جَشِمْتُ اِلَيْكَ عَرَقَ الْقِرْبَةِ - میں نے تیرے پاس آنے میں یا تیرے لیے تکلیف اٹھانے میں مشک کی طرح پسینہ بہایا (جیسے مشک سے پانی بہتا ہے اسی طرح میرے بدن سے پسینہ بہایا جیسے مشک اٹھانے والے کا پسینہ بہتا ہے ویسا پسینہ میرا بہا یا میں مشک کے پسینہ کا محتاج ہوا یعنی مشک کے پانی کا- مطلب یہ ہے کہ تیرے لیے پیاس کی شدت اٹھائی)-

يَعْرَقُ النَّاسُ - قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا (وہاں کی شدت سے کسی کا پسینہ پنڈلی تک، کسی کا گھٹنے تک، کسی کا کمر تک، کسی کا سینہ تک، کسی کا کانوں تک ہوگا - اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینہ میں کمی اور زیادتی ہوگی)-

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ - مومن کی پیشانی پر موت کے وقت پسینہ آ جاتا ہے (موت کے وقت مومن پر سختی ہوتی ہے اس کو گناہوں سے پاک کرنے کے لیے یا مطلب یہ ہے کہ مومن آسانی سے مر جاتا ہے اس کو اتنی ہی سختی پڑتی ہے جیسے پیشانی پر پسینہ آنے میں)-

مِنْ طِيْبِ عَرَقِهٖ - آپؐ کے پسینہ کی خوشبو-

رَاٰى فِي الْمَسْجِدِ عَرَقَةً فَقَالَ غَطُّوْهَا عَنَّا - مسجد میں ایک ہڈی دیکھی جس پر مورت تھی تو کہا اس کو چھپاؤ-

تَعَرَّقْ فِيْ ظِلِّ نَاقَتِيْ - میری اونٹنی کی آڑ (سایہ) میں چلو-

اَيْنَ تَاْخُذُ اِذَا صَدَرْتَ اَعَلَى الْمُعَرَّقَةِ اَمْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ - تم لوٹتے وقت کدھر سے آؤ گے معرقہ پر سے یا مدینہ پر سے - (معرقہ شام کا وہ راستہ جو سمندر کے کنارے جاتا ہے جہاں سے ابوسفیان قریش کا قافلہ نکال کر لے گیا تھا)-

اِنَّهٗ كَرِهَ الْعُرُوْقَ لِلْمُحْرِمِ - احرام والے شخص کو عروق (ہلدی) کا استعمال مکروہ رکھا (وہ ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جو خوشبو دار اور خوش مزہ ہوتی ہے اس کو کھانے میں بھی ڈالتے ہیں)-

فَاَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا حَتّٰى تَضَلَّعَ - آپ نے ڈول کی دونوں لکڑیاں (جو ترسول کی طرح ڈول پر لگائی جاتی ہیں) تھام کر پانی پیا یہاں تک کہ جھک گئے (خوب سیر ہو کر پیا یعنی زمزم کا پانی)-

رَاَيْتُ كَاَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ - میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا ابوبکرؓ نے اس کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر

اس میں سے پانی پیا (یہ ڈول خلافت کا تھا)۔

سَئَلْتُهٗ عَنِ الْكَرْمِ مَتٰى يَحِلُّ بَيْعُهٗ قَالَ اِذَا عَقَدَ وَصَارَ عُرُوْقًا۔ میں نے پوچھا انگور کا بیچنا (جو بیل پر ہوں) کب درست ہے؟ انہوں نے کہا جب وہ چنے کی طرح دانہ دانہ ہو جائے (کیونکہ اس سے پیشتر دھوکا ہے شاید بیل میں پھل نہ آئیں)۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَابِرٌ۔ استحاضہ عابر رگ کا خون ہے (ایک روایت میں غرف عابر ہے یعنی شیطان کا چلو ہے جو اس نے عابر کی رگ سے بہایا۔ ایک روایت میں عرق عاند ہے یعنی سرکش رگ ہے۔ ایک میں رَكْضَةُ شَيْطَانٍ ہے یعنی شیطان کی لات ہے)۔

ثَرِيْدٌ وَّعُرَاقٌ۔ روٹی شوربے میں بھگوئی ہوئی اور گوشت دار ہڈیاں۔

اَنَا ابْنُ عُرَاقِ الثَّرٰى۔ میں زمین کی بہترین جڑوں کا فرزند ہوں (یہ امام جعفر صادقؓ نے فرمایا)۔

شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِالنَّهَارِ دَارٍ لِلْعَرَقِ۔ دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا پسینہ کو دفع کرتا ہے۔

رَجُلٌ عُرَقَةٌ۔ بہت پسینہ والا آدمی۔

عُرْقُوَة۔ ڈول کے اوپر کی لکڑی۔

عِرْقُ النِّسَا۔ مشہور درد ہے جو ٹانگ میں ہوتا ہے۔

عَرْقَبَةٌ۔ مکر کرنا' کونچیں کاٹنا۔

تَعَرْقُبٌ۔ پیچھے سے سوار ہونا' عدول کرنا۔

عُرْقُوْبٌ۔ وہ پٹھا موٹا اور سخت جو ایڑی کے اوپر پاؤں کے پیچھے ہوتا ہے جس کو پخ کہتے ہیں (عَرَاقِيْب اس کی جمع ہے)۔

كَانَ يَقُوْلُ لِلْجَزَّارِ لَا تُعَرْقِبْهَا۔ قصائی سے کہتے تھے کہ جانور کی کونچیں مت کاٹ۔

كَانَتْ مَوَاعِيْدُ عُرْقُوْبٍ لَّهَا مَثَلًا
وَمَا مَوَا عِيْدُهَا اِلَّا الْاَبَاطِيْلُ

(یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک شعر ہے) اس کے وعدے عرقوب کے وعدوں کی مثال ہیں۔ اس کے وعدے سب جھوٹ ہیں۔ (عرقوب بن معبد ایک شخص تھا عرب میں اس نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں تجھ کو اپنے درخت کی کھجور دوں گا۔ جب کھجور نکلی تو وہ مانگنے آیا۔ عرقوب نے کہا ابھی صبر کر ذرا بڑی ہونے دے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی صبر کر ذرا گدر ہو جائے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی ٹھہر جا پک جانے دے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی ٹھہر سوکھ جانے دے۔ جب سوکھ گئی تو رات کو جا کر سب کھجور کاٹ کر اپنے گھر لے آیا اور جس سے وعدہ کیا تھا اس کو ایک کھجور بھی نہ دی۔ اس روز سے خلاف وعدگی میں یہ مثل ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلَفُ مِنْ عُرْقُوْبٍ۔ عرقوب سے بھی زیادہ وعدہ خلاف)۔

عَرَاقِيْبُ الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کی کونچیں۔

وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے (یعنی جب وضو میں وہ سوکھی رہ جائیں۔ ایک روایت میں ہے وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی ایڑیوں کی خرابی دوزخ کی آگ سے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ جب پاؤں میں موزے یا پائتابے نہ ہوں تو وضو میں ان کا دھونا ضروری ہے اور مسح کرنا کافی نہیں)۔

نَهٰى عَنْ تَعَرْقُبِ الدَّابَّةِ۔ جانور کی کونچیں کاٹنے سے منع کیا۔

فَلَمَّا الْتَقَوْا نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ فَعَرْقَبَهَا بِالسَّيْفِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَرْقَبَ فِي الْاِسْلَامِ۔ جعفر بن ابی طالب جنگ موتہ میں جب مقابلہ ہوا تو اپنے گھوڑے پر سے اتر پڑے اور تلوار سے اس کی کونچیں کاٹ دیں (گویا میدان جنگ میں شہید ہونے کی تیاری کر لی)۔ تو جعفر پہلے شخص تھے مسلمانوں میں سے جنہوں نے گھوڑے کی کونچیں کاٹیں (کافروں میں تو عمرو بن عبدود نے بھی جنگ خندق میں گھوڑے سے اتر کر اس کے پاؤں کاٹ دیے تھے آخر حضرت علی مرتضیٰؓ کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی جو وضو سے چھوٹ جائیں)۔

عَرْكٌ۔ ملنا' چھیلنا' حیض آنا۔

مُعَارَكَةٌ اور عراك۔ جنگ کرنا۔

اِعْرَاكٌ - حائضہ ہونا-

تَعَرُّكٌ - رگڑا کھانا-

تَعَارُكٌ - ایک دوسرے سے جنگ کرنا-

اِعْتِرَاكٌ - ہجوم کرنا' ازدحام-

اَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے تھے اور سب سے زیادہ نرم مزاج تھے (بڑے بردبار اور حلیم- آپؐ نے کبھی اپنے نفس کے لیے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا- دس برس تک حضرت انسؓ نے آپؐ کی خدمت کی لیکن اس طویل مدت میں کبھی ان پر غصہ نہیں کیا)-

فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ وَبِهَا يُنْصَبُ رَايَتُهٗ - بازار شیطان کا اڈا ہے وہیں اس کا جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے (اکثر بازار میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں' جھوٹی قسم کھاتے ہیں' دغا اور فریب کرتے ہیں تو شیطان کو وہاں بہکانے کا زیادہ موقع ملتا ہے)-

اِنَّ عَلَيْكُمْ رُبْعَ مَا اَخْرَجَتْ نَخْلُكُمْ وَرُبْعَ مَا صَادَتْ عُرُوْكُكُمْ وَرُبْعَ الْمِغْزَلِ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک گروہ کو لکھا) دیکھو تمہارے درختوں میں جو کھجور پیدا ہو اس کی چوتھائی دینا ہوگی اسی طرح تمہارے مچھیرے جو مچھلی کا شکار کریں اور تمہاری عورتیں جو سوت کاتیں اس کی چوتھائی دینا ہوگی (تین ربع تمہارے ایک ربع ہمارا)-

اِنَّ الْعَرَكِيَّ سَاَلَهٗ عَنِ الطُّهُوْرِ بِمَاءِ الْبَحْرِ - ایک مچھیرے نے (جو مچھلی کا شکار کرتا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سمندر کے پانی سے وضو اور غسل ہوسکتا ہے-

لَتَعْرُكَنَّكُمْ عَرْكَ الْاَدِيْمِ الصِّرْفِ - سرخ نری کی طرح تم کو چھیل ڈالے گی-

اِنَّهٗ عَاوَدَهٗ كَذَا وَكَذَا عَرْكَةً - اس نے بار بار وہی کام کیا- عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيْتُهٗ عَرْكَةً بَعْدَ عَرْكَةٍ - میں اس سے کئی بار ملا-

عُرَكَةٌ لِلْاَذَاةِ بِجَنْبِهٖ - ابوبکر صدیقؓ اپنے پہلو کی ایذا کو رگڑ کر اٹھانے والے تھے- عرب لوگ کہتے ہیں عَرَكَ الْبَعِيْرُ جَنْبَهٗ بِمِرْفَقِهٖ - اونٹ نے اپنا پہلو کہنی سے کھجلایا (اس کو کہنی سے ایسا رگڑا کہ نشان پڑ گیا)-

حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكْتُ - جب ہم لوگ سرف میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو مجھ کو حیض آ گیا-

اِنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ كَانَتْ مُحْرِمَةً فَذَكَرَتِ الْعِرَاكَ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی احرام باندھے ہوئی تھیں انہوں نے کہا مجھ کو طواف الافاضہ کرنے سے پہلے حیض آ گیا-

عَارِكٌ - حائضہ عورت-

اَلْمُؤْمِنُ لَيِّنُ الْعَرِيْكَةِ - مومن نرم مزاج ہوتا ہے (درشت خو اور تند خو نہیں ہوتا)

لَا يُتِمُّ الْاَمْرَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰهِ اَذًى كَثِيْرًا فَتَصْبِرُوْا وَتَعْرُكُوْا جُنُوْبَكُمْ - یہ کام اس وقت تک پوارا نہ ہوگا جب تک کہ تم اللہ کے دشمنوں سے بہت تکلیف اٹھاؤ اور اپنے پہلو رگڑاؤ (یعنی صبر اور تحمل کرو)-

عَرْمٌ - گوشت اتار لینا' باندھ لینا' دودھ پینا' تکلیف دینا' کھا لینا' حد سے بڑھ جانا' شرارت اور سرکشی کرنا-

عَرَامَةٌ - سختی اور تشدد-

تَعْرِيْمٌ - ملانا' خلط کرنا-

اِعْرَامٌ - بے قصور کسی کو تکلیف پہنچانا-

تَعَرُّمٌ - ہڈی کا گوشت اتر جانا' یا اتار لینا-

عَارِمٌ - شریر' موذی-

يَوْمٌ عَارِمٌ - سخت سردی کا دن-

فَانْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ - حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مارنے کے لیے ایک شریر ناپاک شخص اٹھا (عَرِمَ اور عَرَمَ اور عَرُمَ تینوں طرح مستعمل ہے)-

عُرَامٌ - سختی' تیزی' شرارت-

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ عَارَمْتُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَعَضَّ اُذُنِيْ فَقَطَعَ مِنْهَا - ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا میں نے مکہ میں ایک لڑکے سے جھگڑا کیا اس نے دانت سے میرا کان کتر لیا-

عَلٰی حِیْنِ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَاعْتِرَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ- جب پیغمبروں کا آنا موقوف تھا اور فتنوں کا بازار گرم تھا-

اِنَّهٗ ضَحّٰی بِكَبْشٍ اَعْرَمَ- انہوں نے ایک سفید مینڈھے کی جس پر کالے ٹیکے تھے قربانی کی (اس کا مؤنث عَرْمَاءُ ہے)-

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ مُّلْكٍ وَّ عُرْمَانٍ- نہ اس کے پاس حکومت ہے نہ کھیت ہیں (عُرْمَانٌ جمع ہے اَعْرَم کی یا عَرِیْمٌ کی بمعنی کھیت مزرعہ)-

عُرْمَةٌ- سفیدی سیاہی ملی ہوئی- یعنی چت کبرا پن

عَرِمٌ- پانی کا بند' مینڈ' تالاب-

عَرَمْرَمٌ- بڑا لشکر-

عَرْنٌ- نرم ہونا' تیر پر پٹھا لپیٹنا' اونٹ کی ناک میں لکڑی ڈالنا- (جس کو عرّان کہتے ہیں)-

تَعْرِیْنٌ- پٹھا لپیٹنا-

اِعْرَانٌ- ہمیشہ گوشت کھانا-

عَارِنٌ- دور اور شیر کو بھی کہتے ہیں-

عِرْنٌ- پکنے کی بو' دھواں-

اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ- بلند بینی یا ناک کے اوپر کی ہڈی (بانسہ) جس کی بلند ہو- (اس کی جمع عَرَانِیْن ہے)

شُمُّ الْعَرَانِیْنِ- بلند ناک والے-

مِنْ عَرَانِیْنِ اُنُوْفِهَا- ان کے ناکوں کے بانسوں سے-

اُقْتُلُوْا مِنَ الْكِلَابِ كُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ ذِیْ عُرْنَتَیْنِ- اس کتے کو مار ڈالو جو نرا کالا بھجنگ ہو اس کی آنکھ پر دو ٹیکے ہوں (اس طرح کا کتا بڑا شریر ہوتا ہے اور اکثر دیوانہ ہو جاتا ہے)-

اِنَّ بَعْضَ الْخُلَفَاءِ دُفِنَ بِعَرِیْنِ مَكَّةَ- بعض خلیفہ مکہ کے میدان میں دفن ہوئے (اصل میں عرین اس مقام کو کہتے ہیں جہاں شیر رہتا ہے)-

بَطْنُ عُرَنَةَ- ایک مقام کا نام ہے عرفات کے پاس-

عُرَیْنَةُ- ایک قبیلہ ہے اس کی نسبت عُرَنِیٌّ ہے- اسی قبیلہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے آپؐ نے ان کو گرفتار کرایا اور قتل کیا-

اِعْرِنْجَامٌ- بگڑ جانا' خراب ہونا-

قَضٰی فِی الظُّفُرِ اِذَا اعْرَنْجَمَ بِقَلُوْصٍ- حضرت عمرؓ نے ناخن کے باب میں یہ حکم دیا کہ جب وہ بگڑ جائے تو ایک جوان اونٹ اس کی دیت دینا ہوگی- (زمخشریؒ) نے کہا لغت میں اس لفظ کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی- بعض نے کہا صحیح اِحْرَنْجَمَ ہے یعنی پیچھے سرک جائے' سمٹ جائے- راوی نے غلطی سے اِعْرَنْجَمَ کہہ دیا)-

عَرَاهِیَةٌ- (یہ لفظ لغت میں نہیں ملتا مگر عروہ بن مسعودؓ سے مروی ہے) قَالَ وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُ مَسْعُوْدَ بْنَ عَمْرٍو مُنْذُ عَشْرَ سِنِیْنَ وَاَ لِلَّیْلَةَ اُكَلِّمُهٗ فَخَرَجَ فَنَادَاهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُرْوَةُ فَاَقْبَلَ مَسْعُوْدٌ وَّهُوَ یَقُوْلُ اَطَرَقْتَ عَرَاهِیَةً اَمْ طَرَقْتَ بِدَاهِیَةٍ- عروہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے قسم خدا کی دس برس سے مسعود بن عمرو سے بات نہیں کی آج رات کو میں اس سے بات کروں گا پھر عروہ نکلا اور مسعود کو پکارا اس نے کہا کون ہے؟ بولا عروہ- مسعود یہ کہتا ہوا آیا تو یوں ہی مجھ سے ملنے کے لیے آیا ہے یا کسی آفت میں گرفتار ہو کر مجھ سے مدد چاہنے کو آیا- (خطابی نے کہا عَرَاهِیَة ایک مشکل لفظ ہے میں نے ازہری سے اس کو پوچھا- انہوں نے کہا یہ لفظ عرب کے کلام میں نہیں ملتا البتہ عَتَاهِیَة ٹھیک ہو سکتا ہے یعنی تو یوں ہی غفلت کی وجہ سے آیا یا دہشت کی وجہ سے خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عَرَاهِیَة اصل میں عرائی ہو یعنی میرے آنگن میں تو ہمزے کو ہاء سے بدل دیا اور اخیر میں ہائی سکتہ لگا دی- زمخشریؒ نے کہا ممکن ہے کہ یہ عَزِهَ یَعْزَهُ کا مصدر ہو زائے معجمہ سے یعنی تو بلا کسی غرض اور مطلب کے یوں ہی آیا یا کسی مصیبت میں پھنس کر مجھ سے فریاد کرنے کو آیا)-

عَرَاءٌ- میدان صاف جہاں درخت وغیرہ نہ ہوں-

عَرْوٌ- کسی کے پاس مطلب لے کر آنا' جمع ہونا' پہنچنا' عارض ہونا-

تَعْرِیَةٌ- کنڈا بنانا-

اِعْرَاءٌ- چھوڑ دینا-

اِعْتِرَاءٌ- عارض ہونا' لاحق ہونا' کوئی چیز آپڑنا-

عَرَاءٌ - ایک خوشبودار بوٹی -

عُرْوَۃ - لوٹے یا برتن کا کنڈا جس کو پکڑ کر اٹھاتے ہیں -

اَبُوْ عُرْوَۃ - ایک شخص تھا جو شیر پر چیخ مارتا وہ مرجاتا - پھر شیر کو چیر کر دیکھتے تو اس کا دل اپنی جگہ سے سرکا ہوتا -

عَرْیٌ - ڈھانپنا - عارض ہونا -

عُرْیٌ - اور عریۃ - ننگا ہونا -

تَعْرِیَۃٌ - ننگا کرنا' یا لباس پہنانا -

رَخَّصَ فِی الْعَرِیَّۃِ وَالْعَرَایَا - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی درخت کی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے سے بیچنا) مگر عریۃ اور عرایا کی اجازت دی - (وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس سوکھی کھجور موجود ہو لیکن نہ اس کے پاس نقد پیسہ ہو کہ وہ تازی کھجور خرید کر سکے نہ اس کا کوئی باغ ہو یا درخت کہ اس میں سے تازی کھجور اپنے بال بچوں کو کھلائے تو وہ کیا کرے کسی باغ والے کو سوکھی کھجور اندازہ سے دے کر اس کے بدلے وہ کھجور جو درخت پر لگی ہے خرید کرے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی وجہ سے درست رکھا مگر یہ شرط لگائی کہ پانچ وسق سے کم کا معاملہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کی بال بچوں کے کھلانے کے لئے ضرورت نہیں ہوتی - ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جو سوا پلہ کے قریب ہے - بعض کے نزدیک وسق دو پلوں کا یعنی دو سو چالیس سیر کا ہوتا ہے - کھجور کے اوپر دوسرے میووں کا بھی قیاس ہو سکتا ہے - جیسے انگور وغیرہ کا - امام مالک نے کہا عریہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اس درخت کا میوہ اندازہ کر کے اسی قدر خشک میوے کے بدلے اس سے خرید کرے - بعض نے کہا عَرِیَّہ یہ ہے کہ مسکین جس کو ایک یا دو درخت کا میوہ ملا ہو اس کے کٹنے تک کا انتظار نہ کر سکے تو اندازہ سے خشک میوے کے بدلے کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے یہ درست ہے) -

رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّۃِ بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ - عریہ (وہ کھجور جو ابھی درخت پر ہو) کی بیع تازی یا خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے آپ نے درست رکھی -

اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنی قوم کو ڈرائے کہ دشمن کا لشکر آن پہنچا تو میں ننگا ڈرانے والا ہوں (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی دشمن ان پر آ پہنچتا تو ان میں سے ایک شخص اپنے کپڑے اتار کر ننگا ہو کر ایک بلند مقام پر کھڑا ہو کر اپنے لوگوں کو ڈراتا' آگاہ کرتا' ننگا اس وجہ سے ہوتا کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں اس کو سچا سمجھیں اس کے ڈرانے پر عمل کریں) -

لَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ مُشْرِكٌ وَّلَا عُرْیَانٌ - اب کوئی مشرک بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ کوئی ننگا - (عرب لوگوں کی جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی کہ مرد عورت طواف کے وقت اپنے کپڑے اتار کر رکھ دیتے ننگے ہو کر طواف کرتے کہتے کہ جن کپڑوں کو پہن کر ہم نے گناہ کئے ہیں وہ طواف کے وقت ہمارے جسم پر نہ رہنے چاہئیں) -

كَانَ عَارِیَ الثَّدْیَیْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھاتیوں پر بال نہ تھے یا آپ کی چھاتیاں پر گوشت نہ تھیں (دوسرے ترجمہ کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آپ کی بازو اور کندھوں اور سینہ پر بال تھے - ایک حدیث میں جو یہ ہے کہ آپ کے جسم پر بال نہ تھے تو اس سے مراد ہے کہ سارے جسم پر بال نہ تھے صرف بازو اور کندھوں اور سینے پر بال تھے) -

اُتِیَ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ - ایک ننگی پشت گھوڑا لایا گیا (جس پر زین وغیرہ نہ تھی - عرب لوگ کہتے ہیں اِعْرَوْرٰی فَرَسَهٗ - اپنے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار ہو گیا - (ایک روایت میں بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٰی ہے معنے وہی ہیں) -

فَرَسٌ عُرْیٌ - ننگی پیٹھ گھوڑا -

خَیْلٌ اَعْرَاءٌ - ننگی پیٹھ گھوڑے -

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا عُرْیًا لِاَبِیْ طَلْحَۃَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے ایک ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہوئے (رَجُلٌ عُرْیٌ - نہیں کہیں گے بلکہ رَجُلٌ عُرْیَانٌ یعنی ننگا مرد) -

عَلٰی فَرَسٍ عُرْیٍ - یا عری - ننگی پشت گھوڑے پر لا

يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عِرْيَةِ الْمَرْاَةِ - مرد عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے- (مشہور روایت میں عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ ہے معنے وہی ہیں- یہ نہی تنزیہی ہے- اگر کسی کو بغیر اپنی عورت کا ستر دیکھے شہوت نہ ہوتی ہو تو دیکھنا درست ہے)-

مَكَانُ عَوْرَةٍ عِرْيَةٍ - ننگے ہونے کا مقام-

كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرٰى مِنْهَا - میں ایک خواب ایسا دیکھتا تھا کہ اس کے ڈر سے لرزنے لگتا تھا-

عُرَوَاءٌ - لرزہ-

يُصِيْبُهُ الْعُرَوَاءُ - ان کو بخار میں لرزہ آتا تھا-

اَعْرُوا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ - عورتوں کو ننگا رکھو تاکہ پردے میں پڑی رہیں (یعنی باہر نکلنے کے کپڑے ان کو ہر وقت مت دو تاکہ مجبور ہو کر گھر ہی میں رہیں جیسے کہتے ہیں عصمت بی بی از بے چادری)-

فَكَرِهَ اَنْ يُّعْرُوا الْمَدِيْنَةَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ برا معلوم ہوا کہ مدینہ کو ننگا کر دیں- (ایک روایت میں تَعْرٰى ہے- یعنی مدینہ کو کھلا میدان (اجاڑ) کر دیں- دور جا کر آباد ہوں مدینہ جنگل ہو جائے عراء کہتے ہیں خالی میدان کو جس میں درخت اور آبادی نہ ہو)-

كَانَتْ فَدَكُ لِحُقُوْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ - باغ فدک میں سے وہ حقوق ادا کئے جاتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاحق ہوتے تھے (مثلاً مجاہدین کا سامان کرنا محتاجوں کی پرورش کرنا' اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس باغ کو حضرت فاطمۃ الزہرا کو نہیں دیا اور اس کو اسی حال پر رکھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا)-

مَالَكَ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ - تجھ کو کیا ہوا ہے ان سے اپنا معمول نہیں مانگتا (بخشش نہیں چاہتا) اور یوں ہی لے لیتا ہے-

اِنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا - ایک عورت قریش کی بنی مخزوم قبیلہ سے (جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ تھیں) لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی (کہتی کہ میں نے نہیں لیا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا-

(اہل حدیث اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے کہ عاریت لے کر مکر جائے تو چور کی طرح اس کا ہاتھ کاٹا جائے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس صورت میں قطع نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت ہے نہ کہ سرقہ- اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اس عورت نے اخیر میں ایک چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چرائی اس وقت آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو قطع اس سرقہ کے جرم میں تھا نہ کہ خیانت کے جرم میں)-

لَا تُشَدُّ الْعُرٰى اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ - کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف- اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے اور مختصر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام ابن تیمیہ' جوینی' قاضی عیاض اور ان کے اتباع کا یہ قول ہے کہ سوائے ان تین مسجدوں کے اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے یا کسی بزرگ یا پیغمبر کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا درست نہیں- اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا درست نہیں کیونکہ اور سب مسجدیں فضیلت میں برابر ہیں- امام غزالی' سیوطی' قسطلانی' سبکی اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے اسی کو ترجیح دی ہے)-

عُرْوَةُ الْكُوْزِ - کوزے کا کنڈا (جس کو پکڑ کر کوزہ اٹھاتے ہیں)-

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى - مضبوط کنڈہ-

اِنَّ الْمَدِيْنَةَ سَتُعْرٰى - قریب ہے کہ مدینہ پر حملہ ہوگا- (یہ عروت العدو سے نکلا ہے یعنی میں نے دشمن سے لڑنے کا قصد کیا- یہ پیشین گوئی یزید کے زمانہ میں پوری ہوئی اس نے اہل مدینہ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے مسلم بن عقبہ کو بھیجا-)

يَمُوْتُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى - عبداللہ

بن عمر مضبوط کنڈے کو تھامے ہوئے مرے گا- (یعنی ایمان پر اس کا خاتمہ ہوگا)-

عُرْوَةُ الْكَلَا- گھاس کی جڑ-

خُذُوْهَا اَعْرُوْهَا- اس کو پکڑو اور ننگا کرو (یعنی اس کا سارا سامان چھین لو)-

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ- کپڑے پہنے ہوں گی لیکن ننگی ہوں گی (کپڑے کا شکر نہیں کریں گی یا ایسا لباس پہنیں گی جس میں سے کچھ ستر ظاہر ہوگا- یا ایسا باریک لباس پہنیں گی کہ اندر سے بدن نظر آئے گا- یا دنیا میں یہ عورتیں بالباس ہوں گی اور آخرت میں ننگی بے لباس)-

بَلْ عَارِيَةٌ مُّؤَدَّاةٌ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا یہ زرہوں کا لینا غصب اور ظلم کے طور پر نہیں ہے) بلکہ عاریت کے طور پر ہے جو واپس کی جاتی ہے (اگر واپس نہ کرے تو اس کا تاوان دے عاریت کا یہی حکم ہے)-

فَقَامَ اِلَيْهِ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعفر ابن ابی طالب کے پکارنے پر ننگے بدن ہی اٹھ کھڑے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور باہر نکل کر ان کو گلے سے لگا لیا) جو کوئی سفر سے آئے اس سے معانقہ کرنا مستحب ہے باقی عیدین اور جمعہ میں معانقہ کرنے کی کوئی سند مجھ کو نہیں ملی- اور ناواقف اور بے علم لوگ عید کے دن معانقہ کرتے پھرتے ہیں- اسی طرح مصافحہ بھی ایک ہاتھ سے ملاقات کے وقت مسنون ہے لیکن دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا عصر یا جمعہ کی نماز کے بعد یا وعظ کے بعد یا عید کی نماز کے بعد اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے)-

كَانَتْ بَنُوْاِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً- بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے (یہ ان کی شریعت میں جائز ہوگا یا یوں ہی رسم کے طور پر ایسا کرتے ہوں گے)-

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى اَلْاِيْمَانُ- مضبوط کنڈہ ایمان ہے- (دوسری روایت میں یوں ہے کہ اہل بیت رسالت کو ماننا ان سے محبت رکھنا)-

عُرَى الْاِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ- ایمان کے کنڈے نماز اور زکوٰۃ اور حج اور عمرہ ہیں-

اَوْثَقُ عُرَى الْاِيْمَانِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ- بڑا مضبوط کنڈہ ایمان کا اللہ کی راہ میں محبت رکھنا ہے- (جیسے متبع شریعت، عالم دین سے محبت رکھنا)-

تَعْتَرِيْنِيْ قَرَاقُرٌفِيْ بَطْنِيْ- میرے پیٹ میں قراقر ہو جاتا ہے-

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي الْاَيْتَامِ فَلَا تُعْرَافْوَاهُهُمْ- اللہ سے ڈرو یتیموں کے باب میں- ان کے منہ برائی کے ساتھ مت کھلواؤ (کہ وہ تمھاری برائی کریں بلکہ ان سے ایسا سلوک کرو کہ وہ تمھارے شکر گزار ہوں تمھاری تعریف کریں)-

كَسٰى مِنَ الْعُرْيِ- جس نے لباس دے کر ننگا پنا رفع کیا-

باب العين مع الزاء

عُزْبَةٌ- مجرد ہونا، یعنی اہل وعیال نہ رکھنا- (جیسے عَزُوْبَةٌ ہے)-

عَزَبٌ- مجرد مرد (اس کی جمع عُزَّابٌ ہے جیسے کافر کی جمع کفار ہے)-

عَزَبَةٌ- بے شوہر عورت (اس کی جمع عَزَبَاتٌ ہے)-

عَازِبَةٌ- بے شوہر عورت (اس کی جمع عَوَازِبُ ہے)-

عُزُوْبٌ- دور ہونا، غائب ہونا، پوشیدہ ہونا-

اِعْزَابٌ- دور ہونا، دور کرنا-

اَعْزَبٌ- مجرد (اس کی جمع عُزْبٌ ہے اور مؤنث عَزْبَاءُ ہے)-

شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ- تم میں برے وہ لوگ ہیں جو مجرد ہوں (عیال واطفال نہ رکھتے ہوں- نہ جورو نہ جاتا نگوڑا نہاٹا)-

مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَدْ عَزَبَ- جس شخص نے چالیس دن میں سارا قرآن ختم کیا اس نے بہت دیر کی (یعنی شروع کرنے کا زمانہ ختم کے زمانہ سے دور پڑ گیا)-

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ- بکریاں تھان سے بہت دور گئی ہوئی تھیں اور حاملہ نہ تھیں (حِيَال جمع ہے حَائِلٌ کی یعنی غیر

حامل)-

اِنَّهٗ بَعَثَ بَعْثًا فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بَجْرَاءَ- آپ نے ایک لشکر بھیجا وہ صبح کو ایک دور دراز سخت زمین میں پہنچا-

عَزُوْبَۃ- وہ زمین جس سے چراگاہ دور ہو وہاں گھاس سے چارہ کم ہو-

اُنْظُرُوْا اتَجِدُوْہُ مُعْزِبًا اَوْمُکْلِئًا- (ایک سفر میں صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آپ نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی تو صحابہ سے فرمایا) دیکھو یہ شخص یا تو چراگاہ سے دور پڑ کر چراگاہ کا طالب ہے یا چراگاہ میں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْزَبَ الْقَوْمُ دور کی گھاس لوگوں نے پالی یا ان کے اونٹ چرنے کے لئے دور چلے گئے)-

کَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ اَنْ يَّعْزُبَ بِهَا- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس چند بکریاں تھیں انھوں نے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ ان کو چرانے کے لئے دور لے جائے-

کُنْتُ اَعْزُبُ مِنَ الْمَاءِ- کبھی میں پانی سے دور ہوتا-

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَّالْحُلُوْمُ عَوَازِبُ- وہ کھوکھلی ہیں اور عقل سے دور-

اِرْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ- حجاج نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہا (جو مدینہ چھوڑ کر ربذہ میں جا کر رہ گئے تھے) تو اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا- (غیر مہاجر ہو گیا) مدینہ چھوڑ کر جنگل میں دور جا کر رہ گیا- سلمہؓ نے کہا نہیں (میں ہجرت سے نہیں پھرا) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی-

کَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْعَازِبَ فِي الْاُفُقِ- جیسے دور ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہیں (مشہور روایت اَلْغَارِبَ ہے غین معجمہ اور رائے مہملہ سے یعنی ڈوبنے والے ستارے کو)-

اَعْزَبَ لَا اَهْلَ لَهٗ- مجرد اس کے بال بچے نہ تھے یا اس کی بیوی نہ تھی-

شَابًّا اَعْزَبَ- جوان مجرد-

فَاُعْطِي الْاٰهِلَ مِنْهَا وَالْعَزَبَ- میں اس میں سے عیال دار اور مجرد دونوں کو دوں گا-

کَرِهَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ عَزَبًا- اللہ سے مجرد رہ کر ملنے کو برا جانا-

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ اَیْ بِالْاِحَاطَةِ وَالْعِلْمِ لَا بِالذَّاتِ وَاِذَا کَانَ بِالذَّاتِ لَزِمَهَا الْحَوَايَةُ- اللہ جل جلالہ نے جو یہ فرمایا لا يعزب عنه مثقال ذرة اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کی ذات ہر ہر ذرے کو گھیرے ہوئے ہے (بلکہ اس کا علم سب کو گھیرے ہوئے ہے) یہ امام جعفر صادق نے فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ کا احاطہ اور معیت جو قرآن میں کئی جگہ مذکور ہے اس سے احاطہ اور معیت علمی مراد ہے اور اس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے)-

شَرُّ مَوْتَاكُمُ الْعُزَّابُ- تم میں برے مردے وہ ہیں جو نگوڑے ناٹھی ہوں (نہ ان کی بیوی ہو نہ اولاد یا نہ خاوند ہو نہ اولاد)-

کَانَ يُعْطِي الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیال دار کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ (نہایہ میں ہے کہ اعزب مجرد کو نہیں کہیں گے بلکہ عزب کہیں گے- لیکن اس حدیث میں اعزب کا لفظ وارد ہے- بعض نے کہا اعزب فصیح نہیں ہے بلکہ فصیح لغت عزب ہے)-

اُعْزُبْ ثُمَّ اُعْزُبْ- دور رہ پھر دور رہ-

عَزْرٌ- ملامت کرنا' مدد کرنا' پھیر دینا' ڈانٹنا' جماع کرنا' مجبور کرنا-

تَعْزِیْرٌ- ملامت کرنا' سزا دینا' تادیب کرنا' حد سے کم مار لگانا' تعظیم اور تکریم کرنا' مدد کرنا' قوت دینا-

عَزْوَرٌ- بدخلق' دیوث-

تَعْزِیْر- جو سزا حد شرعی سے کم ہو (اس کی کوئی مقدار نہیں ہے امام اور حاکم کی رائے پر موقوف ہے- اور حد شرعی وہ مقرر و متعین سزا ہے جو شارع نے ٹھہرا دی)-

اِنْ بُعِثَ وَاَنَا حَیٌّ فَسَاُعَزِّرُهٗ-(ورقہ بن نوفل نے کہا) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری زندگی میں پیغمبر ہو گئے تو میں ان کی ضرور مدد کروں گا- ان کی حمایت کروں گا-

اَصْبَحَتْ بَنُوْا سَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ- اب بنی اسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھاتے ہیں یا مجھ کو ملامت کرتے ہیں' میرا عیب بیان کرتے ہیں (کہ میں نماز پڑھنا بھی اچھی طرح نہیں جانتا- یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا جب بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے ان کی شکایت کی تھی)-

رُبَّ مَعْزُوْزٍ فِی النَّاسِ مَصْنُوْعٌ لَّهٗ- بعض لوگ جن کی روٹی بند کی جاتی ہے اللہ ان کے لئے دوسرا سامان کر دیتا ہے (یا تو آخرت میں ان کو بہشت اور اپنی رضا مندی عطا فرماتا ہے یا دنیا ہی میں ان کے لئے رزق کا دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے بقول شخصے- یک در بند صد در کشادہ)-[1]

عَزٌّ- قوی کرنا' غالب ہونا' حجت میں جیت جانا-

اِذَا عَزَّ اَخُوْكَ فَهُنْ- (یہ ایک مثل ہے یعنی) جب تیرا بھائی تجھ پر غالب آئے اور تو اس کا مقابلہ نہ کر سکے تو اس سے عاجزی اور نرمی کر-

عَزَّتِ النَّاقَةُ- اونٹنی مضبوط اور زور آور ہوئی-

مَنْ عَزَّبَزَّ- جو غالب ہوا اسی نے مال لے لیا- (جیسے ہندی میں کہتے ہیں جس کی تیغ اسی کی دیغ' جس کی لاٹھی اس کی بھینس)-

عِزٌّ اور عِزَّةٌ اور عَزَازَةٌ- عزت دار ہونا' ضعیف کے بعد زور آور ہونا' ضعیف ہونا' کمیاب ہونا' بہنا' مشکل ہونا-

عَزَّ مِنْ قَائِلٍ- یہ کہنے والا بڑا عزت دار ہے-

تَعْزِیْزٌ- عزت کرنا' مدد کرنا' قوت دینا-

اِعْزَازٌ- عزت دینا' محبت کرنا' حمل ظاہر ہونا-

تَعَزُّزٌ- عزت دار ہونا' سخت ہونا (جیسے اعتزاز ہے)-

اِسْتِعْزَازٌ- غالب ہونا' مار ڈالنا' تکلیف پہنچانا-

عَزَّاءُ- سختی- جیسے بیماری یا موت-

عُزّٰی- ایک مشہور بت تھا قریش کا-

عَزِیْزٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے بمعنے غالب اور قوی' زور آور-

مُعِزٌّ- بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- یعنی عزت دینے والا-

هَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَ الْكَعْبَةِ قَالَتْ لَا قَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) تو جانتی ہے کہ تیری قوم (قریش) نے کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں رکھا (ایسا کہ ہر شخص اس میں جا نہیں سکتا جب تک کہ سیڑھی نہ ہو) انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتی- فرمایا ان کا مطلب یہ تھا (کہ ہر شخص کعبہ کے اندر نہ جا سکے) جس کو وہ چاہیں وہی اندر جائے (تو یہ فعل انھوں نے تکبر کی راہ سے یا کعبہ کی عظمت اور توقیر کے لئے کیا)-

فَاسْتُعِزَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی مرنے کے قریب ہو گئے-

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَزَلَ عَلٰی كُلْثُوْمِ بْنِ الْهَدْمِ وَهُوَ شَاكٍ ثُمَّ اسْتُعِزَّ بِكُلْثُوْمٍ فَانْتَقَلَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَةَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے کلثوم بن ہدم کے پاس اترے وہ بیمار تھے- جب وہ مرنے لگے یا مر گئے تو آپ سعد بن خیثمہ کے پاس چلے گئے-

لَمَّا رَاٰی طَلْحَةَ قَتِیْلًا قَالَ اَعَزَّ عَلَیَّ اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْ اَرَاكَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ- حضرت علیؓ نے جب حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کو مرا ہوا پایا (مروان نے ایک تیر مار کر آپ کو شہید کیا تھا) تو فرمانے لگے اے ابو محمدؓ! تمھارا اس طرح آسمان کے تاروں کے تلے پڑا رہنا مجھ پر بہت شاق ہے (یعنی مجھ کو تمھارے قتل ہونے کا اور اس طرح خاک پر زیر سما پڑے رہنے کا بہت رنج ہے)-

اِنَّ قَوْمًا مُّحْرِمِیْنَ اِشْتَرَكُوْا فِیْ قَتْلِ صَیْدٍ فَقَالُوْا

---

[1] ایک دروازہ بند ہوتا ہے تو سو کھل جاتے ہیں-

عَلٰی کُلِّ رَجُلٍ مِنَّا جَزَاءٌ فَسَاَلُوْا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ - کچھ لوگ احرام باندے ہوئے تھے انھوں نے سب نے مل کر ایک جانور کا شکار کیا (سب اس کے قتل میں شریک تھے) اب کیا کہنے لگے ہم میں سے ہر شخص کو اس جانور کا پورا بدلہ دینا چاہئیے - آخر عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا - انہوں نے کہا یہ تو تم پر بہت دشوار اور سخت ہے - نہیں سب مل کر ایک ویسا ہی جانور اس کے بدلے میں دو (الگ الگ ہر شخص کو ایک ایک جانور قربانی کرنے کی ضرورت نہیں)-

عَلٰی اَنَّ لَهُمْ عَزَازَهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدان قوم کو یہ لکھا کہ سخت زمینوں میں جو پیداوار ہو وہ ان کی ہے-

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْبَوْلِ فِی الْعَزَازِ - آپ نے سخت زمین میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسی زمین پر پیشاب کرنے سے چھینٹیں اڑتی ہیں اور نرم زمین میں پیشاب سما جاتا ہے قطرے نہیں اڑتے)-

وَاَسَالَتِ الْعَزَازَ - (بارش) سخت زمین پر گر کر بہی-

اِنَّكَ بَعْدُ فِی الْعَزَازِ فَقُمْ - (زہریؒ نے کہا میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے پاس بہت جایا کرتا ان سے حدیثیں سننے کے لئے اور ان کی خدمت کیا کرتا زہریؒ نے بیان کیا جیسی کوشش سے وہ ان کی خدمت کرتے اور کہا میں اپنے دل میں یہ سمجھا کہ عبیداللہ کے پاس جو علم تھا وہ سب میں نے کھینچ لیا اور اب مجھ کو ان کی کوئی حاجت نہیں ہے تو ایسا ہوا - ایک بار عبیداللہ برآمد ہوئے میں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا اور ویسا اعزاز ان کا نہیں کیا جیسا پہلے کیا کرتا تھا - عبیداللہ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے کہ ابھی تو علم کے کنارے پر ہے اس کے بیچوں بیچ مقام تک بھی نہیں پہنچا تو کھڑا ہو (یعنی تیرا یہ خیال کہ میں نے عبیداللہؒ کا سب علم حاصل کر لیا اور اب مجھ کو ان کی پرواہ نہیں ہے غلط ہے ابھی تو تو علم کے وسطی حصہ پر بھی نہیں آیا صرف اس کے کنارے پر پہنچا ہے اس لئے تجھ کو میری تعظیم اور تکریم کے لئے بدستور سابق کھڑا ہونا چاہئیے - عبیداللہؒ نے قرینہ سے زہریؒ کا خیال معلوم کر لیا - اس روایت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ استاد اور عالم دین کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا درست ہے مگر عالم کو یہ خواہش کرنا کہ لوگ میرے تعظیم کے لئے کھڑے ہوں جائز نہیں ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو قیام تعظیمی سے منع فرمایا مگر بعض بزرگوں نے شاگردوں کا تکبر توڑنے کے لئے ان کو کھڑا رکھا ہے)-

فَجَاءَتْ بِهٖ قَالِبَ لَوْنٍ لَيْسَ فِيْهَا عَزُوْزٌ وَّلَا فَشُوْشٌ - جو بکری اپنے رنگ کے بدلے دوسرے رنگ کی بکری جنے (یعنی جو ماں کے رنگ پر نہ ہو) تو وہ جو دوسرے رنگ کی پیدا ہوئی تیری ہے ان میں نہ کوئی تنگ تھنوں کی کم دودھ والی اور نہ کشادہ تھنوں کی دودھ بہتی ہوئی ہوگی-

لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ شَاةً عَزُوْزًا فَحَلَبَهَا مَا فَرَغَ مِنْ حَلْبِهَا حَتّٰی اُصَلِّیَ الصَّلٰوتِ الْخَمْسَ اگر ایک شخص کم دودھ والی بکری کا جس کے تھنوں کے سوارخ تنگ ہوں دودھ دوہنے لگے تو وہ اس کا دودھ دوہنے سے فارغ نہ ہوگا یہاں تک کہ میں پانچوں نمازیں پڑھ لوں گا (یہ عمرو بن میمون تابعی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ نماز اتنی ہلکی ہو سکتی ہے)-

هَلْ يَثْبُتُ لَكُمُ الْعَدُوُّ حَلْبَ شَاةٍ قَالَ اِیْ وَاللّٰهِ وَاَرْبَعٍ عُزُزٍ - کیا دشمن تمھارے مقابلہ میں اتنی دیر جما رہتا ہے جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے - انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم بلکہ چار کم دودھ والی بکریوں کا دودھ دوہنے تک (عُزُزٌ کی جمع ہے عَزُوْزٌ کی جیسے صُبُرٌ جمع ہے صَبُوْرٌ کی)-

اِخْشَوْشِنُوْا وَتَمَعْزَزُوْا - دین میں سخت اور مضبوط رہو (کافروں سے مداہنت اور نرمی نہ کرو - (یہ عِزٌّ سے نکالا ہے اور میم زائد ہے - بعض نے کہا مَعْز سے اس کا ذکر آگے آئے گا)-

اَلْعِزُّ فِیْ نَوَاصِی الْخَيْلِ - عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے-

مَا نَعْلَمُ حَيًّا اَكْثَرَ شَهِيْدًا وَّاَعَزَّ مِنَ الْاَنْصَارِ - ہم کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نہیں جانتے جس کے لوگ شہادت اور عزت میں انصار سے زیادہ ہوں (بلکہ انصار سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں شہید ہوئے ہیں)-

لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ- (ابوسفیان نے جنگ احد میں صحابہ کو مخاطب کر کے کہا) ہمارا طرفدار اور حامی عزی ہے تمھارا کوئی عزی نہیں ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو یوں جواب دو اللہ مولانا ولا مولی لکم یعنی اللہ ہمارا حامی و مددگار ہے اور تمھارا کوئی حامی مددگار نہیں)-

عَبْدُ الْعُزّٰی- پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام تھا اور کنیت ان کی ابوفضیل تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور کنیت ابوبکر کذا فی الکشکول-

فَعَازَّ اَحَدُ هُمَا صَاحِبَهٗ- ان میں سے ایک دوسرے پر غالب آیا-

وَاَعَزَّ اَرْكَانَهٗ عَلٰی مَنْ غَالَبَهٗ- اللہ تعالیٰ اسلام کے ارکان کو اس کے مقابلہ پر مضبوط کرے گا جو ان کو گرانا چاہے گا (ہر زمانہ میں دشمنان اسلام کوشش کرتے رہیں گے کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے پر اللہ تعالیٰ اس کا حامی ہے وہ پھیلتا چلا جاتا ہے غیب سے اس کے مدد کرنے والے پیدا ہو جاتے ہیں)-

اَلْمُؤْمِنُ اَعَزُّ مِنَ الْجَبَلِ- مومن پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط (مصیبت پر صبر کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والا)-

عَزْفٌ- یا عُزُوْفٌ- بے رغبتی کرنا' پھر جانا' کھانے پینے میں مشغول رہنا' باجا بجانا' جنوں کی آواز نکالنا جو رات کو جنگل میں سنائی دیتی ہے-

تَعْزِيْفٌ- آواز کرنا-

اِعْزَافٌ- ریتی کی آواز سننا-

مَعَازِفُ- باجے- جیسے طبلہ' ڈھول' ستار' دفہار مونیم' پیانو' بانسری' وغیرہ (اس کا مفرد عزف ہے یا معزف ہے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَزْفِ دُفٍّ فَقَالَ مَاهٰذَا فَقَالُوْا خِتَانٌ فَسَكَتَ- حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مقام پر سے گزرے جہاں دف بج رہا تھا- آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ختنہ کی تقریب ہے تو آپ خاموش ہو رہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی رسموں میں جیسے عید' شادی' ختنہ وغیرہ میں باجا بجانا درست ہے ایک جماعت اہل حدیث نے ہر ملک کے باجے کو دف پر قیاس کیا ہے اور بعض نے دف کے سوا اور باجے بجانا جائز رکھا ہے)-

كَانَتِ الْجِنُّ تَعْزِفُ اللَّيْلَ كُلَّهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ- صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان جنات رات بھر باجا بجاتے یا آواز کرتے رہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ آواز رات کے وقت ہوا کی سنائی دیتی ہے جنگل والے اس کو جنوں کی آواز خیال کرتے ہیں)-

عَزِيْفُ الرِّيَاحِ- ہواؤں کی آواز جو جھر جھر کانوں میں آتی ہے-

اِنَّ جَارِيَتَيْنِ كَانَتَا تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ- دو چھوکریاں انصار کی وہ شعر گا رہی تھیں جو انہوں نے بعاث کی جنگ میں کہے تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا گانا سنتے رہے ایک روایت میں تَفَاخَرَتْ ہے ایک میں تَقَاذَفَتْ ایک میں تَقَارَفَتْ ہے- یعنی جو انصار نے فخر کی نیت سے بعاث کے دن کہے تھے)-

عَزَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الدُّنْيَا- میرا تو دل دنیا سے پھر گیا (اس سے نفرت ہو گئی- ایک روایت میں عزفت ہے یعنی میں نے اپنا دل دنیا سے پھیر لیا)-

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَنِيْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ- اللہ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں کھیل کے باجوں کو مٹا دوں (یہ امامیہ کی روایت ہے)-

وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ- گانے والیاں اور باجے نکلیں گے-

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَارَ وَالْمَعَازِفَ- زنا اور باجوں کو حلال سمجھیں گے (رنڈی بازی اور گانا بجانا عیب نہ رہے گا)-

عَزْقٌ- جلدی دوڑنا' روکنا' مار کر مرنے کے قریب کر دینا' کھودنا' چیرنا-

عَزْقٌ- چپک جانا-

عَزَاقَةٌ- جوتڑ-

عَزِقٌ- بدخلق-

تَكَارَيْتُ مِنْ فُلَانٍ اَرْضًا فَعَزَقْتُهَا- میں نے فلاں شخص سے زمین کرایہ پر لی پھر میں نے اس کو کھودا اس میں سے پانی نکالا-

لَا تَعْزُقُوْا- مت کاٹو (یعنی رشتہ ناطہ مت توڑو)-

عَزْلٌ- جدا کرنا' برطرف کرنا' انزال کے قریب ذکر کو باہر نکال لینا اور انزال باہر کرنا-

تَعْزِيْلٌ- جدا کرنا-

تَعَزُّلٌ- جدا ہونا-

عُزْلَةٌ- لوگوں سے الگ تنہائی میں بسر کرنا-

اِنْعِزَالٌ- جدا ہونا' گوشہ گیری کرنا-

اِعْتِزَالٌ- عزل کرنا' معتزلہ کا مذہب اختیار کرنا-

مُعْتَزِلَةٌ- ایک مشہور فرقہ ہے اہل اسلام کا جس کا بانی واصل بن عطاء تھا اور یہ نام امام حسن بصریؒ نے اس کا رکھا تھا جب وہ ان سے جدا ہو گیا تھا- یہ فرقہ کہتا ہے کہ گنہگار شخص نہ مؤمن ہے نہ کافر اور بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اور پورا اختیار رکھتا ہے-

اَعْزَلُ- بے ہتھیار (اس کی جمع عُزْلٌ ہے اور اَعْزَالٌ اور عُزَّلٌ اور عُزْلَانٌ اور مَعَازِيْلُ اور اسم مصدر عَزَلٌ ہے)-

اَلْعُزْلَةُ بِغَيْرِ عَيْنِ الْعِلْمِ زَلَّةٌ وَبِغَيْرِ زَاءِ الزُّهْدِ عِلَّةٌ- گوشہ گیری بے علمی کے ساتھ لغزش ہے اور بغیر زہد کے علت بیماری ہے-

اَعْزَلُ- اس ابر کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو-

مَعْزِلٌ- ایک جانب' علیحدہ-

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ الْعَزْلِ- ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے (یعنی کسی عورت سے اس طرح جماع کرنا کہ انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے اور منی باہر گرائے' اس سے یہ غرض ہے کہ عورت کو حمل نہ رہے)-

لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا- عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں (تو دوسرا لا زائدہ ہے اور جس نے عزل جائز نہیں رکھا وہ یوں ترجمہ کرتا ہے تم کو چاہیے کہ عزل نہ کرو) امام سفیان ثوریؒ، امام جعفر صادق کے پاس گئے اور عرض کیا یا ابن رسول الله مالی اراك قد اعتزلت الناس- یعنی میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی صحبت سے الگ ہو کر گوشہ نشین اور عزلت گزین ہو گئے ہیں- فرمایا زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے بھائیوں کا حال (دگرگوں ہے میں نے دیکھا تنہائی میں دل جمعی ہوتی ہے پھر یہ شعر پڑھے-

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذَهَابَ اَمْسِ الذَّاهِبِ
وَالنَّاسُ بَيْنَ مُخَاتِلٍ وَّمُحَارِبِ
يُفْشُوْنَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا
وَقُلُوْبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبِ

یعنی زمانہ سے وفاداری اس طرح اٹھ گئی جیسے گزشتہ کل کا دن گزر گیا اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ کوئی تو ان میں مکار ہے اور کوئی جنگ جو ایک دوسرے سے محبت اور الفت جتاتے ہیں حالانکہ ان کے دل بچھوؤں سے بھرے ہوئے ہیں (ہر وقت کاٹنے کی فکر میں لگے ہیں)-

اِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْهَا عَزْلُ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهٖ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے ان میں سے ایک عزل بھی تھا یعنی نطفہ بے موقع بہانا (کیونکہ نطفہ ضائع کرنا باعث ہے تقلیل امت محمدی کا)-

اِعْزِلْ اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا- اگر تو چاہے تو اپنی عورت سے عزل کر کیونکہ اگر اس کی تقدیر میں حاملہ ہونا ہے تو وہ ضرور حاملہ ہو گی-

اَحْبَبْنَا الْعَزْلَ- ہم نے عورتوں سے عزل کرنا پسند کیا-

كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ- ہم اس وقت عزل کیا کرتے تھے جب قرآن اترتا رہتا (اور قرآن میں اس کی ممانعت نہیں اتری تو معلوم ہوا وہ جائز ہے)-

رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُزُلًا- مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بے ہتھیار دیکھا-

مَنْ رَاٰى مَقْتَلَ حَمْزَةَ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْزَلُ اَنَا رَاَيْتُهٗ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حمزہ جہاں مارے گئے وہ مقام کسی نے دیکھا ہے- ایک نہتا شخص بولا میں نے دیکھا ہے-

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ اَعْزَلَ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ سِلَاحِ الْغَنِيْمَةِ- اگر کوئی شخص جنگ میں بے ہتھیار ہو تو لوٹ کے مال میں سے ہتھیار لے سکتا ہے- (پھر تقسیم کے وقت حاضر کردے)-

مَسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزُلٍ- جنگی ہیں با ہتھیار-

لَمَّا اَجَارَتْ اَبَا الْعَاصِ خَرَجَ النَّاسُ اِلَيْهِ عُزُوْلًا جب حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر ابو العاص کو امان دی تو لوگ بے ہتھیار رہ کر ان کے پاس گئے-

وَلَا مِيْلٌ مَّعَازِيْلُ- نہ وہ لوگ جو سواری نہیں جانتے اور بے ہتھیار ہیں-

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ جَمُّ الْبُعَاقِ- ایسا ابر بھیج جو اس طرح پانی بہائے جیسے مشک کا نیچے کا دہانہ کھل جانے سے پانی بہتا ہے خوب زور سے برسنے والا- عَزَائِل قلب ہے عَزَالِي کا جو جمع ہے عَزْلَاء کی یعنی مشک کا نیچے کا دہانہ-

فَاَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا- آسمان نے اپنے نیچے کے دہانے کھول دیئے (یعنی خوب زور کا پانی برسایا)-

كُنَّا نَنْبُذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ لَّهٗ عَزْلَاءَ- ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں جس کا نیچے کا بھی دہانہ بڑا تھا نبیذ بھگوتے-

وَاَوْكَا اَفْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ- مشکوں کے مونہوں کو تو باندھ دیا اور نیچے کے دہانے کھول دیئے-

وَاعْزِلُوْا الْفِرَاشَ- اس کا بستر جدا رکھو (صاحب مجمع البحرین نے اس مقام پر ایک فاش غلطی کی ہے انہوں نے غرل بتقدیم معجمہ رائے مہملہ کو جو اس حدیث میں وارد ہے اذا كان يوم القيمة بعث الله الناس من حفرهم غرلا- عزل کو بتقدیم مہملہ برزائے معجمہ سمجھا اور اس باب میں اس کا ذکر کیا پھر لطف یہ ہے کہ عُزْلَۃ کو آپ بمعنے قلفه یعنی سر ذکر لکھتے ہیں جو کسی لغت سے ثابت نہیں ہے بلکہ غُرْلَۃ بمعنے قلفہ ہے- اور اَعْزَل کے معنے یہ لکھتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو- حالانکہ یہ معنے اَغْرَل کے ہیں- غرض صاحب مجمع البحرین نے غین معجمہ کو عین مہملہ اور رائے مہملہ کو زائے معجمہ سمجھ کر اس مقام میں خبط کر دیا ہے)-

اَعْزَلُ- ایک سماك (ستارہ برج میزان کا ہے)- دو سماکوں میں سے دوسرا رامح ہے یعنی با ہتھیار چونکہ اس سماک میں ہتھیار نہیں ہے لہذا اس کو اعزل کہتے ہیں-

عَزْمٌ- یا مَعْزِمٌ- یا عَزِيْمَةٌ- ارادہ کرنا' قصد کرنا' ٹھان لینا' قطعی کر لینا کہ تردد نہ رہے' کوشش کرنا' منتر پڑھنا' قسم دینا-

تَعَزُّمٌ- قصد کرنا-

اِعْتِزَامٌ- میانہ روی کرنا-

عَزِيْمَةٌ- منتر یا قرآن کی آیت جو کسی آفت کو دفع کرنے کے لئے یا شفا کے لئے پڑھی جائے- (اس کی جمع عَزَائِم ہے)-

عَزَائِمُ السُّجُوْدِ- وہ سجدہ ہائے تلاوت قرآن کے جہاں پر سجدہ کرنا واجب ہے-

خَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا- سب کاموں میں بہتر وہ کام ہیں جن کو اللہ نے فرض کیا ہے یا وہ کام جن کو تو ٹھان لے اور اللہ سے جو اقرار کیا ہے اس کو پورا کرے-

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ- تو ایسا صبر کر جیسے ہمت والے اگلے پیغمبروں نے صبر کیا (اختلاف ہے کہ اولوالعزم پیغمبر کون ہیں اور مشہور یہ ہے کہ اولوالعزم پانچ پیغمبر ہیں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین)-

لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ- آدمی کو چاہئے کہ دعا میں قطعی طور پر اللہ سے جو مانگنا ہو وہ مانگے (یعنی تعلیق نہ کرے کہ اگر تو چاہے تو ایسا کر بلکہ قطعی طور سے عرض کرے کہ پروردگار مجھ کو یہ عطا فرما' یا ایسا کر دے بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ قبول ہونے کی امید رکھ کر دعا کرے)-

فَعَزَمَ اللّٰهُ لِيْ- اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قوت اور صبر کی طاقت عطا فرمائی-

قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ فَقَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ فَقَالَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ اَخَذْتَ بِالْعَزْمِ- آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا تم وتر کس وقت پڑھتے ہو انہوں نے کہا میں تو شروع رات ہی میں (عشاء کی نماز کے بعد) پڑھ لیتا ہوں (اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائے) پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں تو اخیر رات میں (تہجد کے بعد) پڑھتا ہوں تب آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تو تم نے تو ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا تم نے ہمت اور فضیلت پر عمل کیا - (تم نے اپنی طاقت اور قوت پر بھروسہ کر کے جو امر افضل تھا اس کو اختیار کیا - مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ کا درجہ بڑھ کر ہے اس لئے کہ بغیر ہوشیاری اور احتیاط کے صرف عزم سے کام نہیں چلتا بلکہ صرف عزم کرنے والا کبھی ہلاکت میں بھی پڑ جاتا ہے اسی لئے بہتر یہ ہے کہ وتر کی تین رکعتیں یا ایک رکعت شروع رات میں پڑھ لے پھر اگر تہجد کے لئے بیدار ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اس وتر کو جفت کر ڈالے اور تہجد ادا کرنے کے بعد وتر پڑھ لے)-

اَلزَّکٰوۃُ عَزْمَۃٌ مِّنْ عَزَمَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی - زکوٰۃ اللہ کے فرضوں میں سے ایک فرض ہے (جیسے نماز)-

اِنَّا اٰخِذُوْھَا وَشَطْرَ مَالِہٖ عَزْمَۃٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا - ہم اس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور آدھے مال کا جرمانہ بھی لیں گے (زکوٰۃ نہ دینے کے جرم کی سزا میں اس کا آدھا مال بطور جرمانہ لے لیں گے) زکوٰۃ ایک فرض ہے اللہ تعالیٰ کے فرضوں میں سے-

لَیْسَتْ سَجْدَۃُ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ - سورۂ صاد کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں (بلکہ شکر کا سجدہ ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)-

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی رُخَصُہٗ کَمَا یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی عَزَائِمُہٗ - اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے جو آسانیاں اور رخصتیں رکھی ہیں (مثلاً سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں سنتیں نہ پڑھنا، پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر لینا) ان پر لوگ عمل کریں (اس کا شکر بجالائیں) جیسے اس کو یہ پسند ہے کہ لوگ اس کے فرض کئے ہوئے کاموں کو بجالائیں (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ فضیلت اور عزیمت ہی پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رخصتوں اور آسانیوں کو قبول نہ کرنا ایک طرح کا مگراپن ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے)-

وَاِنَّھَا عَزْمَۃٌ - جمعہ فرض ہے (لیکن جب کیچڑ اور پانی ہو تو ظہر کی نماز گھر میں پڑھ لینا اور جمعہ کے لئے نہ جانا رخصت ہے)-

اَلْجُمُعَۃُ عَزْمَۃٌ - جمعہ کی نماز فرض ہے-

وَلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْنَا - اللہ نے عورتوں سے صحبت کرنا کچھ ہم پر فرض نہیں کیا (بلکہ وہ مباح ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)-

اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ فِی الرُّشْدِ - میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ نیک کاموں پر مجھ کو ثابت قدم رکھ (ہمیشہ ان کو کرتا رہوں) اور سچی اور ٹھیک بات کا عزم مجھ کو عنایت کر (سچی بات اختیار کرنے میں آگے پیچھے نہ ہوں بلکہ فوراً اختیار کر لوں)-

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ - وہ کام جن سے تیری مغفرت اور بخشش مضبوط ہوتی ہے (جو موجب ہوتے ہیں تیری مغفرت کے)-

مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَ ھُمْ فِیْہِ بِعَزِیْمَۃٍ - آپ نے رمضان میں تراویح پڑھنے کو فرض نہیں کیا (بلکہ سنت رکھا جس کا جی چاہے پڑھے اگر نہ ہو سکے تو تراویح ترک کرنے سے گنہگار نہ ہوگا)-

نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْنَا - ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا مگر یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی-

عَزَمْتُ عَلَیْکَ اِلَّا مَا ذَھَبْتَ - میں تجھ کو قطعی حکم دیتا ہوں کہ تو چلا جا-

ثُمَّ عَزَمَ اللّٰہُ لِیْ فَقُلْتُھَا - پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں عزم پیدا کیا میں نے اس کو کہہ دیا-

عَزَمْتُ اَلَّا تَنَازَعُوْا - میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپس میں جھگڑا مت کرو (یعنی تم کو تاکیدی حکم دیتا ہوں کہ آپس کی پھوٹ اور نزاع سے باز رہیں)-

فَاَفْطَرُوْا فَکَانَتْ عَزِیْمَۃً - لوگوں نے سفر میں افطار کیا

پھر سفر میں افطار کرنا ہی افضل ہو گیا۔

اِشْتَدَّتِ الْعَزَائِمُ۔ ہمتیں بلند ہو گئیں (دور دور ملکوں میں جہاد کے لئے جانے لگے لوگوں کو جہاد کے لئے پکڑنے لگے)۔

فَلَمَّا اَصَابَنَا الْبَلَاءُ اِعْتَزَمْنَا لِذٰلِكَ۔ جب ہم پر بلا آئی تو ہم مضبوط ہو گئے (صبر اور تحمل کیا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ مَعْدِيكَرِبَ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ دَنَوْتَ لَاُضَرِّطَنَّكَ فَقَالَ عَمْرٌو كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَعَزُوْمٌ مُّفَزَّعَةٌ۔ اشعث بن قیس نے عمرو بن معدیکرب سے کہا (جو عرب کے بڑے سپاہی اور جنگی مشہور تھے) قسم خدا کی اگر تم مجھ سے بھڑے تو میں تم کو پدا کر چھوڑ دوں گا (تمھارے گوز نکلنا شروع ہوں گے) عمرو نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم میرے چوتڑ بڑے ہمت والے مضبوط بندش کے ہیں اور خوفناک واقعات دیکھ چکے ہیں (میں تم سے پاد دینے والا نہیں ہوں)۔

رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ۔ ارے انجشہ بڈھیوں کو آہستہ ہانک (بڈھیوں سے مراد عورتیں ہیں جیسے دوسری روایت میں ان کو قواریر (شیشے) کہا۔ بعض نے کہا خود بوڑھی اور ضعیف اونٹنیاں مراد ہیں)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ عَزْمٌ اِنَّهُمْ هٰكَذَا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ کو حکومت دے (بلکہ حکومت بنی امیہ اور عباسیہ کو ملی ائمہ اہل بیت ان ظالموں کے ڈر سے ہمیشہ خائف رہے)۔

اُولُو الْعَزْمِ۔ ہمت والے پیغمبر۔ بعض نے کہا چھ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام انھوں نے اپنے قوم کی ایذا دہی پر صبر کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام انھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام انھوں نے فرزند کے گم ہو جانے پر صبر کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام انہوں نے کنوئیں میں رہ کر صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہوں نے بیماری پر صبر کیا۔

مِنْ عَزَائِمِ اللّٰهِ كَذَا۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے بدل یہ ہے (جس میں کوئی شک اور شبہ نہیں نہ وہ بدل سکتا ہے نہ منسوخ ہو سکتا ہے)۔

عَرَفْتُ اللّٰهَ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ وَحَلِّ الْعُقُوْدِ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں نے اللہ کو ارادوں کے بدلنے سے پہچانا (ایک کام کا مضبوط عزم ہو جاتا ہے پھر یہ ارادہ فسخ ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دل سب اللہ کے اختیار میں ہیں وہی مقلب القلوب ہے)۔

فَاِنَّهَا عَزِيْمَةُ الْاِيْمَانِ۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا یہی ایمان کا اصل مقصود ہے (یعنی توحید الٰہی ایمان کا رکن اعظم ہے)۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيْمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَزِيْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَعَزِيْمَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (اگر شیر سامنے آ جائے تو اس سے یوں یوں کہے) میں تجھ کو اللہ کے عزم کی قسم دیتا ہوں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عزم کی اور حضرت سلیمان کے عزم کی اور حضرت علی مرتضی کے عزم کی (اللہ چاہے تو وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا)۔

عَوَازِمُ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام فرائض سنن وغیرہ۔

اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَاعْتِزَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت بھیجا جب پیغمبر کا سلسلہ ایک مدت سے قطع ہو گیا تھا۔ (حضرت عیسیٰ السلام کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اور فتنے اور فساد جاری تھے)۔

عَزَمَنِيْ۔ اس نے میری ضیافت کی۔

عَزْوَرٌ۔ ایک ٹیکری ہے جحفہ میں مدینہ سے مکہ کی راہ پر اس کو عَزْوَرَا بھی کہتے ہیں۔

عَزَاءٌ۔ صبر کرنا۔

عَزْوٌ۔ نسبت دینا، کسی سے اپنا نسب لگانا سچ ہو یا جھوٹ۔

تَعَزِّيْ۔ نسب لگانا، باپ دادا کا نام فخر سے لینا۔

عَزْيٌ۔ صبر کرنا۔

تَعْزِيَةٌ۔ تسلی دینا، صبر کرانا۔

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کا نام

لے کر اترائے ان سے فریاد کرے تو اس کو یوں گالی دو ارے جا اپنے باپ کا لوڑا پکڑ صاف کہہ دو شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو (تا کہ وہ خوب شرمندہ ہو اور آیندہ ایسے واہی دعوی سے باز رہے)-

عَزَاءٌ- اور عَزْوَةٌ- مستغیث کی فریاد اس کا دعوی-

مَنْ لَّمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَّا- جو شخص اللہ کی ٹھہرائی ہوئی فریاد سے فریاد نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے- (فریاد کے وقت یوں کہنا چاہیے یاالله یاللمسلمین اللہ کی فریاد مسلمانوں کی فریاد یا لله کالمسلمین یاللاسلام- باقی باپ دادا کی فریاد یا کسی خاص قوم یا قبیلے کی یہ جاہلیت کی رسم ہے- حضرت عمرؓ یوں فریاد کرتے تھے يَا لَلّٰهِ يَا لَلْمُسْلِمِيْنَ سَتَكُوْنُ لِلْعَرَبِ دَعْوٰى قَبَائِلَ فَالسَّيْفَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا يَا لَلْمُسْلِمِيْنَ- قریب ہے کہ عرب لوگ اپنے قبیلہ والوں سے فریاد کریں گے ان پر تلوار چلاتے رہنا یہاں تک کہ مسلمانوں کی فریاد کریں- یا للمسلمین کہیں-

بعض نے کہا عَزَاءُ اللّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ- کہنا ہے یعنی مصیبت کے وقت مسلمانوں کو یہ کہنا چاہیے)-

مَنْ عَزّٰى مُصَابًا- جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کو صبر کی ہدایت کی اور اعظم اللہ اجرک کہا یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو بڑا اجر اور ثواب دے-

اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ- اللہ تعالیٰ کا نام لینا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ- کہنا ہر درد کی دوا ہے ہر مصیبت کی تسلی ہے-

اَتَعْزِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ- کیا اس حدیث کی سند تم کسی کی طرف کرتے ہو-

مَالِيْ اَرٰكُمْ عِزِيْنَ- میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہو (یہ نہیں چاہیے بلکہ صفیں برابر کر کے بیٹھو تا کہ سب ملے جلے معلوم ہوں جدا جدا حلقے باندھنا پھوٹ اور اختلاف کی نشانی ہے)-

بَنُوْ عَزْوَانَ- جنوں کا ایک قبیلہ ہے-

عَزْوَزَاءُ- ایک مقام کا نام ہے-

اَلتَّعْزِيَةُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ- تعزیت مصیبت کے وقت ہونی چاہیے (نہ کہ بہت مدت کے بعد)-

رَاَيْتُ اَبِيْ يُعَزِّيْ قَبْلَ الدَّفْنِ وَبَعْدَهٗ- میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ مردے کے دفن ہونے سے پہلے اور اس کے بعد بھی تعزیت کرتے تھے (یعنی میت کے وارثوں کو تعزیت دفن سے پہلے اور دفن کے بعد بھی درست ہے)-

رَاَيْتُ عَزَاءً حَسَنًا- میں نے اچھا صبر دیکھا-

اَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَاكُمْ- اللہ تم کو اچھا صبر عنایت فرمائے-

باب العین مع السین

عَسْبٌ- نر کا مادہ پر چڑھنا' اس کا کرایہ دینا-

اِعْسَابٌ- بھاگنا' تجاوز کرنا-

اِسْتِعْسَابٌ- مکروہ جاننا-

عَسِيْبٌ اور عَسِيْبَةٌ- دم کی ہڈی یا جہاں دم پر بال اگتے ہیں' کھجور کی سیدھی ڈالی جس کے پتے سونت لئے گئے ہوں-

نَهٰى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ- نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت لینے پر منع فرمایا گیا (اصل میں عسب کہتے ہیں نر جانور کے نطفہ کو مطلب یہ ہے کہ نر جانور کو مفت دینا چاہیے تا کہ وہ مادہ کو حاملہ کرے اس پر اجرت لینا ٹھیک نہیں ہے)-

كُنْتُ تَيَّاسًا فَقَالَ لِيَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يَحِلُّ لَكَ عَسْبُ الْفَحْلِ- میں نر جانور رکھا کرتا تھا تو مجھ سے براء بن عازبؓ نے کہا تجھ کو نر کدانے کی اجرت لینا حلال نہیں ہے-

خَرَجَ وَفِيْ يَدِهٖ عَسِيْبٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی-

وَبِيَدِهٖ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ مَّقْشُوٌّ- آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی چھڑی تھی کھجور کی جس کے پتے چھیل لئے گئے تھے-

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ- پھر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی تو کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھروں پر لکھا ہوا تھا-

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ فِي الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب

وفات ہوئی تو قرآن کھجور کی ڈالیوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا کسی کے پاس ہڈی پر کسی کے پاس چمڑے پر کچھ کچھ لکھا ہوا تھا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں قاریوں اور حافظوں کو اکٹھا کر کے سارا قرآن ایک جگہ لکھوایا لیکن ان کی وفات کے بعد وہ قرآن حضرت عمرؓ کے ہاتھ آیا - حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت حفصہؓ کو ملا - حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں اس کی سات نقلیں کرائیں - اور ایک ایک سات ولایتوں میں روانہ کرائیں پھر لوگوں نے انہی سے نقلیں لینا شروع کیں جو آج تک شائع ہیں) -

یَتَوَکَّأُ عَلٰی عَسِیْبٍ - آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دے رہے تھے -

عَسِیْبٌ - کھجور کی وہ ڈالی جس پر پتے نہ ہوں (اگر پتے ہوں تو اس کو جرید کہیں گے) -

کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا - (حضرت علیؓ نے حضرت صدیقؓ کی شان میں فرمایا) تم تو دین کے رئیس اور سردار تھے - (اصل میں یعسوب کہتے ہیں شہد کی مکھیوں کے بادشاہ کو) -

اِذَا کَانَ ذٰلِکَ ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ بِذَنَبِهٖ - جب یہ فساد ہوگا تو دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر ایک طرف چل دے گا (فسادیوں سے علیحدہ ہو جائے گا) -

مَرَّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَتَّابٍ قَتِیْلًا یَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ لَهْفِیْ عَلَیْکَ یَعْسُوْبَ قُرَیْشٍ - حضرت علیؓ جنگ جمل میں عبدالرحمٰن بن عتاب پر گزرے وہ مقتول ہو کر پڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا افسوس اے قریش کے سردار -

فَتَتْبَعُهٗ کُنُوْزُهَا کَیَعَا سِیْبِ النَّحْلِ - زمین کے خزانے دجال کے ساتھ اس طرح ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس اکٹھا ہوتی ہیں -

لَوْلَا ظَمَأُ الْهَوَاجِرِ مَا بَالَیْتُ اَنْ اَکُوْنَ یَعْسُوْبًا - اگر دوپہر دنوں کی پیاس نہ ہوتی (یعنی روزے میں جو مجھ کو لذت آتی ہے) تو اگر میں رات کا سبزہ ہوتا تو بھی کچھ پرواہ نہ کرتا (یہاں یعسوب سے مراد وہ سبز کیڑا ہے جو فصل ربیع میں نکلتا ہے یعنی بونٹ - بعض لوگ اس کو اللہ میاں کا طوطا کہتے ہیں - بعض نے کہا وہ ٹڈے سے بڑا ایک پرندہ ہے اور ممکن ہے کہ شہد کی مکھیوں کا سردار مراد ہو) -

اَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکُفَّارِ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا) تم مومنوں کے سردار ہو اور مال کافروں کا سردار ہے -

اَحْفٰی شَارِبَهٗ حَتّٰی اَلْحَقَهٗ بِالْعَسِیْبِ - اپنی مونچھوں کو اتنا کترایا کہ کھال تک ملا دیا (جہاں پر بال اگتے ہیں) -

عَسْجَدٌ - سونا، جواہر، مضبوط موٹا اونٹ -

عُسْرٌ - تنگی کی حالت میں قرض کا تقاضا کرنا، سخت ہونا، قبض ہونا، خلاف کرنا، بائیں طرف سے آنا،

عَسَرٌ - تنگ ہونا، دشوار ہونا -

تَعْسِیْرٌ - سخت کرنا -

مُعَاسَرَةٌ - سختی سے معاملہ کرنا -

تَعَاسُرٌ - سخت ہونا (جیسے تَعَسُّرٌ ہے) -

اِعْتِسَارٌ - زبردستی لے لینا -

اَعْسَرَ - بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا - (جیسے فُلَانٌ اَعْسَرُ یَسَرٌ - یعنی فلاں دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا ہے) -

یَوْمٌ اَعْسَرَ - سخت اور منحوس دن -

اِسْتِعْسَارٌ - سخت ہونا -

عُسَارٰی - اور عُسَارَیَاتٌ - متفرق اور جدا جدا -

عُسْرٌ - تنگی (اس کی ضد یُسْرٌ یعنی فراخ دستی) -

عُسْرٰی - تنگی، دشواری (اعسر کا مؤنث ہے اس کی ضد یُسْرٰی ہے) -

اِنَّهٗ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ - حضرت عثمانؓ نے تنگی کی فوج کا سب سامان کر دیا - (یعنی جنگ تبوک کا جب لوگوں کے پاس نہ سواریاں تھیں نہ خرچ راہ حضرت عثمانؓ نے تو سو پچاس اونٹ اور پچاس گھوڑے اور ایک ہزار دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے - آپؐ نے فرمایا اب عثمانؓ کیسے بھی کام کرے اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا - (یعنی وہ بہشتی ہو چکے اب اگر کوئی خطا بھی ان سے سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا) -

غَزْوَةُ الْعُسَیْرَةِ - جنگ عسیرہ (عسیرہ ایک مقام کا

نام ہے ینبوع کے قریب)-

كَتَبَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ وَ هُوَ مَحْصُورٌ مَهْمَا تَنْزِلُ بِامْرِيءٍ شَدِيْدَةٌ يَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَهَا فَرَجًا فَإِنَّهُ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ - حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو لکھا جب وہ شام کے ملک میں گھر گئے تھے (چاروں طرف سے نصاری نے ان کو گھیر لیا تھا) دیکھو جب کسی آدمی پر کوئی سختی آتی ہے تو اس کے بعد اللہ تعالی آسانی کرتا ہے ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی (یعنی مومن پر جو سختی آئے وہ دو آسانیوں کے درمیان ہے یا تو دنیا ہی میں اس کے بعد آسانی ہوگی یا آخرت میں ثواب عظیم ملے گا - بعض نے کہا سورہ الم نشرح میں اللہ تعالی نے عسر کو الف لام تعریف سے ذکر کیا اور یسر کو تنکیر کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ایک سختی کے عوض دو آسانیاں ملتی ہیں)-

إِنَّهُ لَمَّا قَرَءَ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ - عبداللہ بن مسعودؓ نے جب یہ آیت پڑھی فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا - تو کہا ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی-

يَعْتَسِرُ الْوَالِدُمِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ - باپ زبردستی اپنے بیٹے کے مال میں سے کچھ لے لے (یعنی اس کی رضا مندی کے بغیر)-

إِنَّا لَنَرْتَمِيْ فِي الْجَبَّانَةِ وَفِيْنَا قَوْمٌ عُسْرَانٌ يَنْزِعُوْنَ نَزْعًا شَدِيْدًا - ہم جنگل میں تیراندازی کرتے تھے اور ہم میں کچھ لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے تھے جو کمان کو خوب زور سے کھینچتے تھے (عُسْرَانٌ جمع ہے اَعْسَرُ کی جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے)-

إِنَّهُ كَانَ يَدَّعِمُ عَلَى عَسْرَائِهٖ - وہ بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیا کرتے تھے-

عَسِيْرٌ - ایک کنوئیں کا نام تھا مدینہ میں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام یسیر رکھ دیا تھا - (صاحب مجمع البحار نے غلطی کی جو کہا کہ یہ کنواں مکہ میں تھا)-

عُسَيْرٌ - ایک قبیلہ کا نام ہے جزیرہ نمائے عرب میں - اسی کے نام سے ایک منطقہ مشہور ہے جو جزیرہ نمائے عرب کے مغربی کنارے پر حجاز اور یمن کے درمیان واقع ہے-

فَلَا تَيْئَسْ إِذَا أَعْسَرْتَ يَوْمًا فَقَدْ أَيْسَرْتَ فِي دَهْرٍ طَوِيْلٍ وَّإِنَّ الْعُسْرَ يَتْبَعُهٗ يَسَارٌ - جب تو مصیبت میں پڑ جائے تو اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ ایک مدت تک آرام میں رہ چکا ہے اور سختی کے پیچھے آسانی لگی ہوئی ہے-

مَعْسُوْرٌ - دشوار اور کٹھن، تنگ حال (اس کی ضد میسور یعنی آسان اور سہل)-

مُعْسِرٌ - اپنے قرض دار پر تنگی کرنے والا-

عَسٌّ - یا عُسٌّ - رات کو پھرنا یا رات کو بدمعاشوں کی تلاش میں پھرنا، دیر لگانا، تھوڑا تھوڑا کھلانا-

اِعْتِسَاسٌ - رات کو گشت لگانا-

عُسٌّ - ذکر، بڑا پیالہ، قدح-

اَوْلَجَ الْعُسَّ فِي الْكُسِّ - اپنے ذکر کو عورت کے فرج میں داخل کیا-

إِنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فِيْ عُسٍّ حَزْرَثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ اَوْ تِسْعَةٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قدح پانی سے غسل کر لیتے جس میں آٹھ یا نو رطل پانی آتا (یعنی چار سیر یا ساڑھے چار سیر پانی سے)-

عُسٌّ - بڑا کٹرہ - (اس کی جمع عِسَاسٌ اور اَعْسَاسٌ ہے)-

اَلْمِنْحَةُ تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَّ تَرُوْحُ بِعُسٍّ - دودھیل جانور جو مانگنے پر دیا جائے صبح کو ایک قدح دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بِعَسَاءٍ ہے اس کے معنی وہی ہیں)-

إِنَّهُ كَانَ يَعُسُّ بِالْمَدِيْنَةِ - حضرت عمرؓ (اپنی خلافت کے زمانہ میں) رات کو مدینہ میں گشت کرتے (چور اور بدمعاشوں کو گرفتار کرتے تو لوگوں کے مال اور جان کی نگہبانی کرتے رات کو پھر آپ یہ بھی دریافت کرتے کہ لوگ ان کے انتظام میں کس بات کی شکایت کرتے ہیں پھر صبح کو اس کا بندوبست کرتے)-

عَسَسٌ - چوکیدار (یہ عَاسٌّ کی جمع ہے بمعنی حارس اور نگہبان)-

عَسْعَسَةٌ - تاریکی چھا جانا یا تاریکی دور ہونا، رات کو پھرنا، مشتبہ کر دینا، ہلانا-

تَعَسْعَسَ الذِّئْبُ - بھیڑیے کا رات کو پھرنا' بھیڑیا شکار کی تلاش میں ہے' سونگھنا-

عَسَاعِسُ - سیہی' قنفذ -

عَسْعَاس - رات میں شکار ڈھونڈ ھنے والا' بھیڑیا (اسی طرح عَسْعَسٌ ہے)-

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ - قسم رات کی جب اندھیر کر دے یا اندھیرا جاتا رہے-

حَتّٰى إِذَا اللَّيْلُ عَسْعَسَ - جب رات کی اندھیری چھا جائے-

عَسْفٌ - مائل ہونا' عدول کرنا' مخبوط ہونا' راہ گم کرنا' ظلم کرنا' نوکر رکھنا' زور سے لے لینا' بے سوچے سمجھے کوئی کام کرنا-

تَعْسِيْفٌ - تھکانا' جھاڑو دینا-

مِعْسَفَه - جھاڑو-

اِعْسَافٌ - موت کا خرانا' اونٹ کو لگنا' سخت کام لینا' رات کو راستہ گم کر کے چلنا-

تَعَسُّفٌ - مائل ہونا' حق سے عدول کرنا' تکلف کرنا' بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا' ظلم کرنا' حق چھین لینا'

اعتساف - کے بھی یہی معنی ہیں اور نوکر رکھنا-

عَسُوفٌ - ظالم-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْعُسَفَاءِ وَالْوُصَفَاءِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدوروں اور لونڈی' غلاموں کے قتل سے منع فرمایا (جو فوج والوں کی خدمت کے لیے آتے ہیں ان کو اپنی مزدوری سے کام ہوتا ہے وہ لڑائی نہیں کرتے- عُسَفَاء جمع ہے عَسِيْفٌ کی بمعنی مزدور اور نوکر- ایک روایت میں اُسَفَاء ہے جو جمع ہے اَسِيْفٌ کی معنی وہی ہیں- بعض میں اَسِيْف بمعنی بوڑھا پھونس' بعض نے کہا غلام)-

هُوَ يَعْسِفُهُمْ - وہ ان کو کفایت کرتا ہے-

كَمْ اَعْسِفُ عَلَيْكَ - میں کہاں تک تیری خدمت کروں-

لَا تَقْتُلُوْا عَسِيْفًا وَّلَا اَسِيْفًا - مزدور اور خدمت گار کو مت مارو-

اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا - میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا-

لَا تَبْلُغُ شَفَاعَتِيْ اِمَامًا عَسُوْفًا - میری شفاعت ظالم بادشاہ اور حاکم کو نصیب نہ ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں اس کی شفاعت نہیں کروں گا بلکہ اس کو سزا دلواؤں گا)-

عُسْفَانُ - ایک موضع ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان- یہ مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے دوسری منزل پر ہے-

عَسَقٌ - لازم ہونا' چپکنا' الحاح کرنا' (جیسے تَعَشُّقٌ ہے)-

عَسْقَلَةٌ - مربع ہونا' سخت جگہ-

عَسْقَلٌ - کھمبی (اس کی جمع عَسَاقِيْل ہے)-

عَسَاقِيْل - ریتی اور بادل کے ٹکڑے-

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِيْلُ - ٹیلوں کی ریتی نے ڈھانپ لیا تھا-

عَسْقَلَان - ایک شہر ہے فلسطین کے جنوبی ساحل پر- حافظ الاسلام شیخ الکل علامہ ابن حجر عسقلانیؒ مولف فتح الباری شرح صحیح البخاری وہیں کے ہیں-

عَسْكَرٌ - لشکر' فوج-

عَسْكَرَةٌ - جمع ہونا' اندھیر چھا جانا' قحط' سختی-

مُعَسْكَرٌ - لشکر گاہ-

امام حسن عَسْكَرِيُّ - گیارھویں امام ہیں ائمہ اثنا عشر علیہم السلام میں سے-

عَسَلٌ - شہد' حرکت' اضطراب' جلدی چلنا' چکھنا' شہد ملانا' شہد کھلانا-

عسل - نکاح کرنا' تعریف کرنا' محبوب بنانا' اضطراب کرنا' جلدی چلنا-

تَعْسِيْلٌ - شہد کی طرح ہو جانا' شہد ملانا' شہد کا توشہ دینا-

اِسْتِعْسَالٌ - شہد مانگنا-

عَسَّالٌ - شہد والا' ہلتا ہوا نیزہ (جیسے عَاسِلٌ ہے)

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهٗ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا عَسَلَهٗ قَالَ يَفْتَحُ لَهٗ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهٖ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهٗ - جب اللہ تعالی کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس کو شہد بنا دیتا ہے- لوگوں نے عرض کیا شہد

بنانے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا مرتے وقت اس سے کوئی نیک کام ایسا کراتا ہے جس سے سب لوگ اس کے گرد و پیش والے خوش ہو جاتے ہیں۔ (عسل الطعام یعسله کھانے میں شہد ملایا' ملاتا ہے۔ نیک عمل کو عَسَلٌ یعنی شہد سے تشبیہ دی)۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهٗ فِي النَّاسِ۔ جب اللہ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس کو شہد کی طرح لوگوں میں میٹھا کر دیتا ہے (لوگ اس کو چاہتے ہیں اس سے محبت کرتے ہیں)۔

حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔ یہ یعنی رفاعہ کے پاس تیرا لوٹنا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ عبد الرحمٰن تیرے شوہر ثانی سے تو مزہ نہ پائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے (یعنی جب تک شوہر ثانی سے صحبت نہ ہو تو شوہر اول سے پھر نکاح نہیں کر سکتی)۔

اَسْقِهٖ عَسَلاً۔ اس کو شہد پلا دے (یعنی جس کو دست آ رہے تھے یہ علاج بالکل اس طب کے موافق ہے جس کو ہومیو پیتھک کہتے ہیں یعنی علاج بالمثل مثلاً دستوں میں بیدا انجیر کا روغن دیتے ہیں جو پہلے اسہال کر کے پھر قبض کر دیتا ہے شہد کا بھی یہی حال ہے)۔ صَدَقَ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ۔ اللہ سچا ہے (اس نے شہد کو شفا فرمایا) تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

عَلَيْكَ الْعَسَلُ۔ تجھ کو جلدی چلنا ضروری ہے۔

عَسْلَجَةٌ۔ سبز اور نرم ڈالیاں نکالنا' انگور کی پہلی شاخیں نکالنا۔

عُسْلُجٌ۔ نرم اور سبز شاخ۔

عَسَلَّجٌ۔ پاکیزہ یا رقیق کھانا۔

عُسْلُوْجٌ۔ نرم اور ہری شاخ' انگور کی پہلی روئیدگی (اس کی جمع عَسَالِيْجُ ہے)۔

وَمَاتَ الْعُسْلُوْجُ۔ ہری ڈالی سوکھ گئی (مر گئی یعنی قحط سالی کی وجہ سے)۔

تَعْلِيْقُ اللُّؤْلُوءِ الرَّطْبِ فِيْ عَسَالِيْجِهَا۔ تازے اور شاداب موتی شاخوں میں لٹکانا (مراد انگور کے دانے ہیں جو موتیوں کی طرح ڈالی میں نکلتے ہیں)۔

عَسْمٌ۔ طمع کرنا۔

عَسَمَانٌ۔ دوڑنا۔

عَسْمٌ اور عُسُوْمٌ۔ کمانا' بہہ نکلنا' بند ہو جانا' کوشش کرنا۔

عَسَمٌ۔ ہاتھ سوکھ جانا' اس طرح کہ کج ہو جائے یا پاؤں۔

اِعْتِسَامٌ۔ پرانا جوتا لے کر پہن لینا۔

فِي الْعَبْدِ الْاَ عْسَمِ اِذَا اُعْتِقَ۔ وہ غلام جس کا ہاتھ سوکھ کر ٹیڑھا ہو گیا ہو جب وہ آزاد کیا جائے۔

عَسْمَةٌ۔ لقمہ

عَسَمَةٌ۔ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا۔

عَسُوْمٌ۔ بہت عیال والا۔

عُسُوْمٌ۔ سوکھی روٹی کے ٹکڑے۔

مَعْسِمٌ۔ طمع۔

اِعْسَامٌ۔ جسم اور خلقت۔

عَسْیٌ۔ غلیظ اور خشک ہونا۔

عَسٰی۔ شاید' امید ہے' قریب ہے۔

تَغْدُوْ بِعَسَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعَسَاءٍ۔ صبح کو ایک قدح دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بِعُسٍّ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

وَ كَانَ شَيْخًا قَدْ عَسَا اَوْ عَشَا۔ وہ بوڑھا ہو کر سوکھ گیا تھا یا اس کی بینائی کم ہو گئی تھی۔

عَسَا الْقَضِيْبُ۔ ڈالی سوکھ گئی۔

عَسَى الْمَجْرٰى اِلَى الْغَايَةِ۔ کہاں تک جانا ہوتا ہے دیکھیے اس نشان تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں اس سے پہلے گزر جاتا ہے۔ (یہ دنیا کی زندگی کی مثال ہے)۔

باب العين مع الشين

عَشْبٌ۔ سوکھ جانا' روئیدگی ہونا (جیسے عَشَابَةٌ ہے)۔

تَعْشِيْبٌ اور اِعْشَابٌ۔ اگنا' چارہ پانا' موٹا ہونا۔

تَعَشُّبٌ۔ روئیدگی چرنا۔

عَشْبٌ۔ ہری گھاس' شروع ربیع میں (اور سوکھی گھاس کو حشیش کہیں گے)۔

عَشِبٌ - ہری گھاس والا-

عَشِيْبٌ - جہاں ہری گھاس ہو اور ٹھگنا آدمی-

وَاعْشَوْشَبَ مَا حَوْلَهَا - اس کے گرد اگر خوب ہری گھاس پیدا ہوئی-

فَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ - اس نے گھاس اور ہرا چارہ خوب اگایا-

عَشْرٌ - یا عُشُوْرٌ - دسواں حصہ لینا- اسی سے ہے عَاشِرٌ اور عَشَّارٌ یعنی دہ یک لینے والا-

تَعْشِيْرٌ - دسواں حصہ لینا' دس کا عدد پورا کرنا' قرآن شریف کی دس دس آیتوں پر نشان کرنا-

مُعَاشَرَةٌ - ملنا' صحبت کرنا (جیسے عِشْرَةٌ ہے)-

اِعْشَارٌ - دس مہینے کی گابھن ہونا-

تَعَاشُرٌ - اختلاط' صحبت-

عُشَرَاءَ - دس مہینے کی گابھن اونٹنی (اس کی جمع عِشَارٌ ہے)-

عُشَارَ عُشَارَ - دس دس-

اِنْ لَقِيْتُمْ عَاشِرًا فَاقْتُلُوْهُ - جب تم دہ یک لینے والے کو دیکھو تو اس کو مار ڈالو- (مراد وہ کافر ہے جو مسلمان سوداگروں سے دس فیصدی محصول لے یا وہ مسلمان مراد ہے جو مسلمانوں سے جاہلیت کی رسم کے موافق دس فیصدی محصول لے کیونکہ شریعت اسلامی میں مسلمان سوداگروں سے چالیسواں حصہ لینے کا حکم دیا گیا ہے یعنی ربع عشر کا پس اس سے زیادہ مسلمانوں سے لینا ظلم ہے اور ظالم کو جب وہ اپنے ظلم کو حلال سمجھتا ہو مار ڈالنا جائز ہے- حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ایک دہ یک لینے والے کو مار ڈالو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں بہت صحابہؓ نے یہ کام کیا ہے مگر وہ شریعت کے موافق محصول لیتے تھے یعنی پیداوار اراضی میں سے دسواں حصہ اور اموال تجارت میں مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور کافروں سے دسواں یا بیسواں حصہ)-

اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ - سب پر اللہ کی رحمت اترتی ہے مگر جادوگر اور دس فیصدی محصول لینے والے پر-

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى - مسلمانوں کے اموال تجارت میں سے (بطور چنگی) دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا بلکہ یہود اور نصاریٰ سے تجارتی مالوں میں دسواں حصہ محصول لیا جائے گا (اگر معاہدہ میں ایسی شرط ہوئی ہو اگر اس سے زیادہ کی شرط ہو تو وہی لیا جائے گا اگر کچھ شرط نہ ہو تو صرف جزیہ ان کو دینا ہوگا)-

اِحْمَدُوا اللّٰهَ اِذْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشُوْرَ - اللہ کا شکر بجالاؤ مسلمانو جب اس نے تم پر سے دس فیصدی کا محصول اٹھا دیا (جو اگلے زمانہ میں تم سے لیا جاتا تھا)-

اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا يُحْشَرُوْا وَلَا يُعْشَرُوْا وَلَا يُجَبُّوْا - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لائے تھے انہوں نے ان شرطوں پر اسلام لانا قبول کیا کہ جہاد کے لیے ان کو نہ جمع کیا جائے اور دسواں حصہ ان سے نہ لیا جائے نہ خراج (ثقیف عرب کا ایک قبیلہ تھا آپؐ نے ان کا دل ملانے کے لیے یہ شرطیں قبول کر لیں)-

اَلنِّسَاءُ لَا يُحْشَرْنَ وَلَا يُعْشَرْنَ - عورتوں کو نہ جہاد کے لیے نکلنے پر مجبور کیا جائے نہ اپنے زیور کی زکوٰۃ دینے پر (معلوم ہوا کہ زیور کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے)-

لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْنَانَنَا مَاعَاشَرَهٗ مِنَّا رَجُلٌ - اگر عبداللہ بن عباسؓ ہماری عمر کو پہنچے ہوتے تو ان کے علم کا دسواں حصہ بھی کسی کو نہ ہوتا- (مطلب یہ ہے کہ کم سنی میں ان کو اتنا علم ہے کہ ہم سب سے فائق ہیں اگر کہیں ہماری عمر کے ہوتے تو پھر ان کی برابری کیا ان کا دسواں حصہ بھی علم کا کوئی نہ رکھتا)-

تِسْعَةُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِى التِّجَارَةِ - روزی کے نو حصے سوداگری میں ہیں (اور ایک حصہ دوسرے معاملوں میں جیسے نوکری' زراعت' صنعت وغیرہ میں معلوم ہوا کہ سوداگری سب سے بہتر ذریعہ روزی پیدا کرنے کا ہے)-

تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ - اری عورتو! تم لعنت اور پھٹکار بہت کیا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو (کتنا ہی تم کو دے مگر تمہارے بھاویں نہیں چڑھتا- بعض نے کہا عشیر سے ہر ایک ملاقاتی اور دوست مراد ہے یعنی عموماً ناشکری کرتی ہو کسی کا

احسان نہیں مانتیں)۔

بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ - یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کے حق میں فرمایا وہ ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا مگر دل سے مسلمان نہ تھا آخر حضرت صدیقؓ کی خلافت میں اسلام سے پھر گیا پھر گرفتار کر کے ان کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے چپکے سے تو عیینہ کے حق میں یہ فرمایا پھر جب وہ آپ کے سامنے آیا تو ملائمت کے ساتھ اس سے گفتگو کی۔ معلوم ہوا کہ فاسق یا منافق کی غیبت کرنا درست ہے)

نِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ - اپنے قبیلے کا کیا اچھا جوان ہے (یعنی ابوعبیدہؓ)۔

فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ الْعُشُوْرُ - جو کھیتی نہروں کے پانی سے سینچی جائے اس میں دسواں حصہ زکوۃ کا دینا ہوگا۔

عَاشُوْرَاءَ - دسواں دن محرم کا بعض نے کہا نواں۔

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ اَرْضًا وَّ بِيْئَةً وَضَعَ يَدَهٗ خَلْفَ اُذُنِهٖ وَنَهَقَ مِثْلَ الْحِمَارِ لَمْ يُصِبْهُ وَ بَائُهَا - عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی ایسے ملک پر پہنچے جہاں وباء کی بیماری ہو تو اپنے مکان کے پیچھے ہاتھ رکھ کر دس بار گدھے کی طرح آواز نکالے تو پھر اس کو وہاں کی بیماری نہیں لگے گی۔ (گدھے کو مُعَشِّر بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ آواز کرنا شروع کرتا ہے تو خاموش نہیں رہتا دس بار تک آواز نکالتا ہے)۔

اِشْتَرَيْتُ مَوْءُوْدَةً بِنَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ - میں نے ایک بچی کو جس کو اس کے ماں باپ زندہ گاڑنے کو تھے دس مہینے کی گابھن دو اونٹنیاں دے کر خرید کیا (اس کی جان بچائی)۔

غَزْوَةُ الْعُشَيْرَةِ - عشیرہ ایک گڑھی (قلعہ) کا نام ہے جو حجاز میں ینبع اور ذی المروہ کے درمیان واقع ہے۔ بعض نے عسیرہ سین مہملہ سے روایت کیا ہے۔ ذات العشیرۃ بھی اسی غزوہ کو کہتے ہیں۔

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ بَارَزَهٗ فَدَ خَلَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ مِّنْ شَجَرِ الْعُشَرِ - محمد بن مسلمہ مرحب یہودی کے مقابل ہوئے دونوں کے درمیان عشرا کا ایک درخت حائل ہو گیا (عشر ایک گوند دار درخت ہے اس کے گوند کو سُكَّرُ الْعُشَرِ کہتے ہیں۔ بعض نے کہا اس کے پھل بھی ہوتے ہیں)۔

قُرْصٌ بُرِّيٌّ بِلَبَنٍ عُشَرِيٍّ - گیہوں کی روٹی اور اس اونٹنی کا دودھ جو عشر چرتی ہے (اس کا دودھ چکنا اور مزے دار ہوتا ہے)۔

صَوْمُ الْعَشْرِ لَا يَصْلَحُ حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ - ذی الحجہ کے دھے میں (نفل) روزے رکھنا درست نہیں ہیں اگر رمضان کے روزے قضا ہو گئے ہوں (یعنی پہلے رمضان کے روزوں کی قضا رکھنا چاہیے جب ان سے فراغت حاصل ہو تو پھر نفل روزے رکھے)۔

مَارَاَيْتُهٗ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے شروع دھے میں روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (یہ نہ دیکھنا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ آپؐ نے ان دونوں میں روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ان دنوں میں ایک روزہ سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتا ہے اور ان کی ایک رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے)۔

كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ - جیسے اس زمانہ میں اس پر رشک ہوتا ہے جس کے دس بچے ہوں (ویسے ہی قیامت کے قریب اس شخص پر رشک ہوگا جو ہلکا پھلکا ہو زیادہ اہل و عیال نہ رکھتا ہو)۔

وَلَيَالٍ عَشْرٍ - دس راتیں ذی الحجہ کی رمضان کی اخیر دس راتیں۔

اَلْعَشْرُ الْاَوْسَطُ - بیچ کا دہا۔

وَثَلْثٍ وَّعِشْرِيْنَ - اور تیسویں رات۔

وَعِشْرُوْنَ سُوْرَةً - اور بیس سورتیں۔

فَعِشْرَةٌ - پھر تین دن رات مل کر رہیں (اگر محبت ہو جائے تو اور زیادہ رہیں ورنہ الگ ہو جائیں)۔

اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْاِسْلَامِ - گویا اس شخص کی طرح ہیں جو دسواں شخص اسلام لایا (یعنی اس کے مانند ہیں کیونکہ وہ

عشرہ مبشرہ میں سے نہیں ہیں)۔

اَذِنَ لِعَشَرَۃٍ۔ دس آدمیوں کو آپؐ نے اندر آنے اور کھانے کا حکم دیا (کیونکہ اس سے زیادہ آدمیوں کی گنجائش مکان میں یا کھانے کے برتن میں نہ ہوگی)۔

مَنْ تَرَکَ عُشْرَ مَا اُمِرَبِہٖ ھَلَکَ۔ اخیر تک جو شخص ان باتوں میں سے جن کے بجالانے کا حکم اس کو ہوا ہے دسواں حصہ بھی چھوڑ دے اور نو حصے بجالائے وہ ہلاک ہوا۔ (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اخیر زمانہ میں یہ حال ہوگا کہ جو شخص ان باتوں میں سے دسواں حصہ بھی بجالائے اور نو حصے نہ کر سکے وہ بھی نجات پائے گا)۔

مَعْشَرٌ۔ جماعت، گروہ، بال بچے جن، اور آدمی (اس کی جمع مَعَاشِر ہے)۔

عَشْرٌ فِیْ مَنْ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ جو شخص السلام علیکم کہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو کوئی ورحمۃ اللہ بھی کہے اس کے لیے تیس نیکیاں۔

فَعَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَطِیْئَۃُ عَشَّارٍ۔ اس پر (یعنی جو حقدار کا حق باوجود قدرت کے ادا نہ کرے مثلاً مقدور رکھ کر قرض ادا کرنے میں یا اجرت دینے میں حیلہ وحوالہ کرے) ہر روز اتنا گناہ لکھا جائے گا جتنا (ظالم) محصول لینے والے پر لکھا جاتا ہے (جو خلاف شرع دہ یکی وصول کرتا ہے)۔

مِعْشَارٌ۔ دسواں حصہ یا عُشیر کا دسواں حصہ اور عُشیر عشر کا دسواں حصہ تو معشار سواں حصہ ہوا۔

نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ۔ ہم پیغمبروں کی جماعت۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ۔ لوگو!

قَالَ مُوْسٰی یَارَبِّ وَمَا الْعَاشُوْرَاءُ قَالَ الْبُکَاءُ وَالتَّبَاکِیْ عَلٰی سِبْطِ مُحَمَّدٍ۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا۔ پروردگار تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سب امتوں پر کیوں فضیلت دی ہے؟ ارشاد ہوا کہ دس باتوں کی وجہ سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ باتیں مجھ کو بھی بتا دے تاکہ میں بنی اسرائیل سے کہہ دوں وہ بھی ان کو بجالائیں۔ ارشاد ہوا وہ باتیں یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، جمعہ، جماعت، قرآن، علم، عاشوراء) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار عاشورا کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر رونا یا رونے کی صورت بنانا اور مرثیہ اور عزا مصطفےٰ اولاد پر روئے گا یا رونے کی صورت بنائے گا یا تعزیت کرے گا تو اس کے لیے بہشت میں قیام اور ثبات ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی محبت میں جو کوئی کھانا یا روپیہ یا اشرفی خرچ کرے گا اس کو دنیا ہی میں ستر حصے ویسے ہی ملیں گے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف اور وہ بہشت میں رہے گا۔ قسم میری عزت اور بزرگی کی جو شخص عاشوراء کے دن اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ (امام حسینؓ کی تکلیف یاد کرکے) بہائے گا اس کے لیے سو شہیدوں کا اجر لکھا جائے گا۔ کذا فی مجمع البحرین۔ مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے وہی اس کی صحت یا عدم صحت کے ذمہ دار ہیں۔ بظاہر تو صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ وضع کی علامت اس پر نمایاں ہے۔

لَا تُقْبَلُ شَھَادَۃُ الْاَرْبَعَۃِ عَشَرَ یا لَا یَجُوْزُ اللَّعْبُ بِالْاَرْبَعَۃِ عَشَرَ۔ چودہ کھیلنے والے کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ یا چودہ کا کھیل درست نہیں ہے (یہ ایک کھیل ہے جس میں ہر طرف سات سات خانے ہوتے ہیں یعنی کل چودہ)۔

عَشٌّ۔ طلب کرنا، جمع کرنا، کمانا، مارنا، پیوند لگانا، تھوڑا دینا، گھونسلہ میں پڑے رہنا۔

عُشُوْشَۃٌ اور عَشَاشَۃٌ اور عَشَشٌ۔ دبلا ہونا، لاغر ہونا۔

تَعْشِیْشٌ۔ گھونسلہ بنانا، سوکھ جانا۔

اِعْشَاشٌ۔ غلیظ زمین میں جا پڑنا، روکنا، دبلا کرنا۔

اِنْعِشَاشٌ۔ پیوند لگنا۔

اِعْتِشَاشٌ۔ گھونسلہ بنانا۔

عُشٌّ۔ جھونجھ یعنی پرندے کا گھونسلہ۔

وَلَا تَمْلَاُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا۔ ہمارے گھروں میں گھونسلے نہیں بناتی (یعنی کھانا چرا چرا کر ادھر ادھر نہیں چھپاتی۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھانا بہت کم کھاتی ہے اور بگ بگ کر گھونسلے کی طرح مکان کو غلیظ نہیں کرتی)۔

لَیْسَ ھٰذَا بِعُشِّکِ فَادْرُجِیْ۔ یہ تیرا گھونسلہ نہیں ہے

یہاں سے چل دے (نکل جا یہ ایک مثل ہے اس کا بیان کتاب الدال میں گذر چکا ہے "درج" کے تحت)۔

عَشَفٌ - پہچانا۔

اِعْشَافٌ - ناپسند کرنا، پلید جاننا۔

عُشُوْفٌ - سوکھا درخت۔

عِشْقٌ - محبت میں دیوانہ ہونا (جیسے عَشَقٌ اور مَعْشَقٌ ہے)۔ چپک جانا۔

تَعَشُّقٌ - عاشق بننا (یہ لفظ قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں آیا مگر صوفیہ کی کتابوں میں بہت مستعمل ہے

عاشقاں را با قیامت کار نیست

کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست

(ترجمہ: عاشقوں کو روز قیامت کوئی کام نہیں ہوگا ماسوا اس کے کہ وہ اپنے محبوب کا جمال دیکھیں گے۔)

اکثر فقراء جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو عشق اللہ کہتے ہیں)۔

عَشَمٌ - موٹا ہونا۔

عَشَمٌ - عُشُوْمٌ - سوکھ جانا - (جیسے تَعَشُّمٌ ہے)۔

اِنَّ بَلْدَتَنَا بَارِدَةٌ عَشَمَةٌ - ہمارا شہر سرد اور خشک ہے۔ (یہ عَشِمَ الْخُبْزُ سے نکلا ہے یعنی روٹی سوکھ کر زنگ آلود ہوگئی)۔

وَقَفَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ عَشَمَةٌ بِاَهْدَامٍ لَّهَا - حضرت عمرؓ کے سامنے ایک بڑھیا پھونس دبلی سوکھی پرانے کپڑے پہنے ہوئے آ کر ٹھہری (نہایہ میں ہے اَیْ عُجُوْزٌ قَحْلَةٌ یَا بِسَةٌ - یعنی بڑھی دبلی سوکھی)۔

فَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا عَشَمَةٌ مِّنَ الْعَشَمِ - (مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس ایک عورت آئی اور اپنے خاوند کی شکایت کر کے کہنے لگی) مجھ کو اس سے فارغخطی دلا دے۔ قسم خدا کی وہ ایک بوڑھا پھونس سوکھا ہوا ہے (عشمة مرد اور عورت دونوں کو کہتے ہیں جب وہ بوڑھے پھونس ہو جائیں یعنی پیر فرتوت اور شیخ فانی)۔

اَعْشَمُ - دو رنگ ملے ہوئے اور بڑھا ناتواں۔

اِنَّهٗ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدٍ بِمِنًی فِيْهِ عَيْشُوْمَةٌ - منیٰ کی مسجد میں نماز پڑھی جس میں عیشومہ کا درخت تھا (وہ ایک درخت ہے جس کی شاخیں لمبی نوکدار ہوتی ہیں اس سے باریک بوریئے بنے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس مسجد کا یہ درخت ہمیشہ سبز اور تازہ رہتا تھا خواہ پانی برسے یا نہ برسے)۔

لَوْ ضَرَبَكَ فُلَانٌ بِاُمْصُوْخَةِ عَيْشُوْمَةٍ - اگر کوئی تجھ کو عیشومہ کی ڈالی سے مارے۔

اُمْصُوْخَةٌ - خوص (پتا) کام کا ہو یا اور کسی درخت کا۔

عَشَنَّقٌ - یا عُشَانِقٌ - لمبا تڑ نگا اور دبلا پتلا۔

زَوْجِیَ الْعَشَنَّقُ - میرا لمبا تڑنگا خاوند - (گویا تاڑ کا جھاڑ ہے - مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند ایک بے وقوف شخص ہے کیونکہ لمبا آدمی اکثر بے وقوف ہوتا ہے خصوصا جب دبلا سوکھا بھی ہو۔ بعض نے کہا عَشَنَّقٌ سے مراد بد خلق اور تلخ مزاج ہے اگر میں اس کے عیب و بیان کروں زبان ہلاؤں تو مجھ کو طلاق ہو جائے گی اگر چپ رہوں تو (ساری عمر) یوں ہی لٹکتی رہوں گی یعنی نہ نکاح کا لطف نہ جدائی بیچ میں ادھر پڑی رہوں گی)۔

عَشْوٌ - بینائی کا خراب ہونا یا رات کو دکھلائی نہ دینا، رتوندا پن، قصد کرنا، رات کا کھانا کھلانا، (جیسے عَشْيَانٌ ہے) رات کو چرانا 'اعراض کرنا' منہ موڑنا۔

تَعْشِيَةٌ - رات کو آگ سلگانا، تا کہ پرندے چکنے کے لئے آئیں پھر ان کا شکار کیا جائے۔

اِعْشَاءٌ - دینا، رات کا کھانا کھلانا۔

تَعَشِّیْ - رات کا کھانا کھانا۔

عَشَاءٌ - شام کا کھانا۔

تَعَاشِیْ - تجاہل، یوں ظاہر کرنا کہ میں شام کا کھانا کھا چکا ہوں۔

اِعْتِشَاءٌ - رات کو آگ دیکھ کر اس سے روشنی لینے کو جانا 'رات کو چلنا۔

اِسْتِعْشَاءٌ - آگ پالینا، کسی کو حیران پانا۔

اِحْمَدُوا اللّٰهَ الَّذِیْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعَشْوَةَ - اس خاوند کا شکر کرو جس نے کفر کی تاریکی کو تم پر سے اٹھا لیا (اور اسلام کی روشنی عطا فرمائی)۔

عِشْوَةٌ- (بحرکات ثلثہ در عین) مشتبہ امر یا جس کی ماہیت معلوم نہ ہو (یہ ماخوذ ہے عَشْوَةُ اللَّيْلِ سے یعنی رات کی تاریکی)-

حَتّٰى ذَهَبَ عَشْوَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ- یہاں تک کہ رات کی تاریکی کا ایک حصہ گزر گیا (بعض نے کہا عشوة الليل شروع رات سے چوتھائی رات گزرنے تک)-

فَاَخَذَ عَلَيْهِمْ بِالْعَشْوَةِ- رات کی تاریکی سے ان کو پکڑا-

خَبَّاطُ عَشَوَاتٍ- رات کی تاریکیوں میں حیران اور سرگرداں یعنی مشتبہ کاموں میں گرفتار جن میں راہ صواب معلوم نہ ہو اور غلطی کرے- (عرب لوگ کہتے ہیں- خَبَطَ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَرَكِبَ مَتْنَ عَمْيَاءَ- رتوندی اونٹنی کی طرح خبطی بن گیا (ادھر ادھر چلتا ہے بھٹکتا پھرتا ہے) اور اندھی اونٹنی کی پیٹھ پر سوار ہو گیا)-

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَاعْتَشٰى فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو شروع رات میں آپ چلے-

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی ایک نماز پڑھی (یعنی ظہر یا عصر کی کیونکہ عشی کہتے ہیں اس وقت کو جو زوال آفتاب سے لے کر غروب تک ہوتا ہے- بعض نے کہا زوال سے لے کر دوسری صبح تک اور مغرب اور عشاء کی نماز کو عشائین کہتے ہیں)-

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ- شام کا کھانا اور مغرب کی نماز دونوں سامنے آئیں تو پہلے کھانا کھا لو (یعنی روزہ افطار کر لو اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھو تا کہ نماز اطمینان سے پڑھی جائے اور دل کھانے میں نہ لگا رہے- یہاں عشاء کی نماز سے مراد مغرب کی نماز ہے- بعض نے کہا خود عشاء کی نماز مراد ہے یعنی اگر رات کا کھانا سامنے رکھا جائے ادھر عشاء کی اذان ہو تو پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھو- حاصل یہ ہے کہ نماز میں دل لگانا اور اطمینان ضروری ہے- جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ یعنی دینوی حوائج سے جب فراغت ہو اس وقت اپنے مالک کی یاد میں مصروف ہو)-

اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ وَاَحَدُكُمْ صَائِمٌ فَابْدَءُوْا بِهٖ- جب شام کا کھانا سامنے آئے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھا لے (پھر مغرب کی نماز پڑھے- کرمانی نے کہا یہ حکم اس وقت ہے جب بھوک کی شدت ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو یا کھانا ایسا ہو کہ دم بھر میں کھا لیا جائے جیسے گھلے ہوئے ستو)-

تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِّنْ حَشَفٍ- رات کو ضرور کچھ کھاؤ اگر کچھ نہ ملے تو ایک مٹھی خراب کھجور ہی کی سہی (مطلب یہ ہے کہ رات کا کھانا بالکل ترک کر دینا خوب نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تَرْكُ الْعَشَاءِ يُوْرِثُ الْهَرَمَ- یعنی رات کا کھانا چھوڑ دینا آدمی کو بوڑھا بنا دیتا ہے)-

اِنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابوبکرؓ نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا-

فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ- جب بچہ شام کا کھانا مانگنے لگے-

لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً- ایک رات عشاء کے وقت-

حَتّٰى تَدْخُلُوْا اللَّيَالِيْ عِشَاءً- یہاں تک کہ تم رات کو یعنی عشاء کے وقت داخل ہو-

صَلّٰى صَلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَحْدَهَا وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا- ہر نماز یعنی مغرب اور عشاء کی علیحدہ علیحدہ پڑھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان کھایا-

عَشِّ وَلَا تَغْتَرَّ- (ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا جیسے شرک کے ساتھ کوئی نیک کام فائدہ نہیں دیتا اسی طرح اگر آدمی مسلمان ہو (توحید پر قائم ہو) تو گناہ سے کچھ نقصان ہو گا نہیں انہوں نے کہا) اپنے اونٹ کو رات کا دانہ چارہ کھلا دے اور دھوکہ میں مت آ- (پھر اس شخص نے یہی سوال عبداللہ بن عباسؓ سے کیا انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا- یہ ایک مثل ہے یعنی عش ولا تغتر ہوا یہ تھا کہ عرب میں ایک شخص نے ایک منزل طے کرنی چاہی اور اس گمان سے کہ وہاں دانہ چارہ ملے گا اپنے اونٹ کو رات کا چارہ نہیں کھلایا آخر اس کا اونٹ کمزوری سے گر گیا- اس

روز سے یہ ایک مثل ہوگئی۔ یعنی اپنے اونٹ کو منزل میں چلنے سے پہلے دانہ چارہ وغیرہ کھلا لینا چاہیے اگر آگے دانہ چارہ ملا تب بھی کوئی نقصان نہیں اگر نہ ملا تو بھی کچھ ڈر نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر طرح احتیاط پر عمل کرنا چاہیے اور ہوشیار رہنا ضروری ہے)۔

مَامِنْ عَاشِيَةٍ اَشَدُّ اَنَقًا وَلَا اَلْهَوَلَ شَبَعًا مِّنْ عَالِمٍ مِّنْ عِلْمٍ۔ کوئی شام کو چرنے والا اس سے زیادہ شوقین اور اس سے زیادہ دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے جتنا عالم علم کا شوقین اور دیر میں میسر ہونیوالا ہوتا ہے (بلکہ عالم کو علم سے کبھی سیری نہیں ہوتی وہ ہر وقت کہتا رہتا ہے رب زدنی علما جتنا علم حاصل کرے اس سے زیادہ اور حاصل کرنا چاہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے منھو مان لا یشبعان طالب علم وطالب دنیا دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ایک تو علم کا بھوکا دوسرا دنیا کا طلب گار یعنی روپیہ پیسے کا بھوکا)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ اَدْوَمَ اَنَقًا وَّلَا اَبْعَدَ مَلًا لًا مِّنْ عَاشِيَةِ عِلْمٍ۔ کوئی شخص جو انگار سے فائدہ لینا چاہے وہ اس کا نہ اتنا شوقین اور نہ اتنا دیر میں سیر ہونے والا ہوگا جتنا علم سے فائدہ لینے والا ہوتا ہے (وہ علم حاصل کرنے سے نہ کبھی تھکتا ہے نہ اس کا شوق بجھتا ہے)۔

فَاَتَيْنَا بَطْنَ الْكَدِيدِ فَنَزَ لْنَا عُشَيْشِيَةً۔ ہم بطن کدید میں آئے اور شام کو وہاں اترے (یہ تصغیر ہے عشیۃ کی ایک یا کو شین سے بدل دیا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَتَيْتُهٗ عُشَيْشِيَةً وَّعُشَيَّانًا وَّعُشَيَّانَةً وَّعُشَيْشِيَانًا۔ میں شام کو اس کے پاس پہنچا۔

ذَهَبَتْ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ يَعْشُوْ بِالْاُخْرٰى۔ سعید بن مسیب کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور دوسری آنکھ سے بھی کم دکھائی دیتا تھا۔

عَشَا اِلَى النَّارِ۔ آگ سے روشنی لینے کا ارادہ کیا۔

اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ۔ جو کوئی اللہ کی یاد سے اندھا بن جائے یا آنکھیں چرائے یا اس سے منہ پھیر لے۔

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔ صبح اور شام ان کو روزی ملے گی (یعنی دنیا کی بہشت میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں کیونکہ آخرت کی بہشت میں صبح اور شام نہ ہوگی ہمیشہ ایک ہی سماں رہے گا۔ کذافی مجمع البحرین)۔

اَلْعَالِمُ كَشَّافُ عَشَوَاتٍ۔ عالم جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے والا ہے۔

لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں تہائی رات گزرنے تک دیر لگاتا۔

اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ۔ بڑی بھاری نماز منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز ہے (کیونکہ یہ دونوں وقت راحت اور آرام اور نیند کے ہوتے ہیں)۔

باب العين مع الصاد

عَصْبٌ۔ لپیٹنا' باندھنا' شاخیں جوڑ کر پتے گرانا' کاتنا' لازم ہونا' سوکھ جانا' گرد پھرنا' جمع ہونا' گھیر لینا' میلا ہونا' چرک آلود ہونا (جیسے عُصُوْبٌ ہے) سرخ ہونا' قابض ہونا' پٹھے بہت ہونا۔

تَعْصِيْبٌ۔ بھوکا رکھنا' ہلاک کرنا' سردار بنانا' پٹی باندھنا'۔

اِعْصَابٌ۔ جلدی چلنا۔

تَعَصُّبٌ۔ پٹی باندھنا' اپنی بات یا اپنی قوم یا اپنے مذہب یا خیال کی پچ کرنا' حق بات نہ ماننا' قانع ہونا' راضی ہونا' مائل کرنا' سخت ہونا' حمایت کرنا' مدد کرنا۔

اِنْعِصَابٌ۔ سخت ہونا۔

اِعْتِصَابٌ۔ عصبہ بننا۔

اِعْصِيْصَابٌ۔ سخت ہونا' جمع ہونا' جلدی چلنا۔

عِصَابَةٌ۔ پٹی' مندیل' رومال' عمامہ۔

عَصَبَةٌ۔ ددھیالی رشتے دار جیسے باپ' بیٹا' چچا' دادا' بھائی وغیرہ۔

فَاِذَارَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَتْهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ الْعِرَاقِ فَیَتَّبِعُوْنَهٗ-جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال اورعراق کے گروہ اس کے پاس آ جائیں گے اس کے ساتھ ہوں گے(یعنی امام مہدی کے پاس)عصائب جمع ہے عصابة کی یعنی جماعت دس سے لے کر چالیس تک-

عُصْبَةٌ-کے معنے بھی جماعت-

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ-ابدال(جو اولیاء اللہ کی ایک قسم ہیں)ملک شام میں رہتے ہیں-اور نجباء(جن کو اوتاد بھی کہتے ہیں)مصر میں رہتے ہیں-اور عصائب(یعنی مجاہدین کے گروہ)عراق میں(آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کے طرفدار بھی عراق کے لوگ ہوں گے-اور شام سے ابدال اور مصر سے نجباء بھی آ کر آپ سے مل جائیں گے)-

ثُمَّ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَمِیْرُ الْعُصَبِ-اخیر زمانہ میں ایک شخص ہوگا جو مسلمان کی جماعتوں کا سردار ہوگا-

یَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبَةٍ اَوْیَنْصُرُ عَصَبَةً-جو شخص اپنی بات یا اپنی قوم کی پچ کے لئے غصہ ہو یا اس طرف لوگوں کو بلائے یا اس کی مدد کرے(یعنی ناحق جان کر اپنی بات یا قوم کی حمایت کرے اپنی قوم جو ناحق پر ہو خواہ مخواہ اس کی مدد کرے اس کے ساتھ ہو کر دوسرے سے لڑے)-

لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ-جو شخص تعصب اور ناحق شناسی اور ظلم و تعدی کی طرف لوگوں کو بلائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے-

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَکَا اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَقَدْ کَانَ اِصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَیْرَةِ عَلٰی اَنْ یُّعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ شَرِقَ لِذٰلِکَ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہؓ سے(جو انصار کے قبیلہ خزرج کے سردار تھے)عبداللہ بن ابی منافق کا شکوہ کیا(وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے ستاتا تھا)سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ اس کو معاف کر دیجئے(درگزر فرمایئے)ہوا یہ تھا کہ(آپ کے تشریف لانے سے پیشتر)اس جزیرہ کے لوگوں نے یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی پر سرداری کا عمامہ باندھیں(اس پر سرداری کا تاج رکھیں)پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین بھیجا تو وہ چراغ پا ہو گیا-(یعنی اس کو اچھو ہو گیا غصہ آ گیا-اس کو یہ رنج ہے کہ اسلام کا دین آنے سے میری سرداری رہ گئی جاتی رہی)-

رَخَّصَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی(مگر موزوں پر مسح کی مدت مقرر ہے یعنی مسافر کے لئے تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات لیکن عمامہ پر بلاتعیین مدت مسح کر سکتا ہے اور مالکیہ کے مذہب میں موزوں پر بھی بلاتعیین مدت مسح درست ہے)مطلب یہ ہے کہ اگر سر پر عمامہ ہو تو اس کا کھولنا اور اتارنا وضو میں ضروری نہیں عمامہ ہی پر ہاتھ پھیر لے تو کافی ہے-امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

فَاِذَا اَنَا مَعْصُوْبُ الصَّدْرِ-ناگاہ میرے سینے پر پٹی بندھی تھی(عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب بھوکے ہوتے اور کھانا نہ ملتا تو پیٹ پر ایک پٹی باندھ لیتے اس سے ذرا تسکین رہتی-بعض اس پٹی کے تلے ایک پتھر بھی رکھ لیتے)-

وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ مِنَ الْجُوْعِ-آپ کے پیٹ پر بھوک سے پٹی بندھی ہوئی تھی-(ایک بار ایسا ہوا کہ صحابہؓ نے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کھول کر دو پتھر دکھلائے)-

عَصَبَ یا عَصَّبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ-آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھ لی-

یَعْصِبُ عَلٰی جُرْحِهٖ-اپنے زخم پر پٹی باندھ لے-

وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهٗ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں تشریف لائے آپ نے اپنے سر مبارک پر ایک پٹی باندھ لی تھی(کیونکہ آپ کے سر میں بڑی شدت کا درد تھا)-

قَالَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ اِرْجِعُوْا وَلَا تُقْتِلُوْا وَاعْصِبُوْهَا بِرَاْسِیْ-بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے مشرکوں سے کہا بھائی لوٹ چلو جنگ نہ کرو(تمہارا مطلب قافلہ بچانے کا وہ حاصل ہو

گیا) اور لوٹ جانے سے جو تمھارا عیب کیا جائے وہ میرے سر پر تھوپ دو (تم بری ہو جاؤ- عتبہ نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے اس کو یہ ڈر تھا کہ اس جنگ کا انجام اہل مکہ کے لئے اچھا نہ ہوگا اسی لئے اس نے لٹ جانے کی رائے دی مگر ابوجہل نے اس کو نامرد کہہ کر غیرت دلائی اور جنگ پر برانگیختہ کیا آخر اپنی اور ان دونوں کی جان گنوائی)-

اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے ان کے سر پر گردوغبار کا ایک پیٹھا تھا (یعنی چاروں طرف سر کے گرد کا گھیرا تھا یہ عَصَبَ الرِّيْقُ فَاهُ سے ماخوذ ہے یعنی تھوک اس کے منہ سے چپک گیا' سوکھ کر رہ گیا)-

لَا عْصِبَنَّكُمْ عَصْبَ السَّلَمَةِ - میں تم کو اس طرح باندھ کر کاٹ ڈالوں گا جیسے سلمہ کے درخت کو باندھتے ہیں- (سلمہ ایک درخت ہے جس کے پتوں کو قرظ کہتے ہیں اس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں جب اس درخت کے پتے جھاڑنا منظور ہوتے ہیں تو اس کی شاخیں کو ایک رسی سے باندھ کر ہلاتے ہیں تو پتے جھڑ جاتے ہیں یا شاخیں اس لئے باندھتے ہیں کہ جڑ تک ہاتھ پہنچے پھر جڑ کاٹتے ہیں یہ حجاج ظالم کا قول ہے- مطلب یہ ہے کہ میں تم سب کو اکٹھا کر کے ہلاک اور برباد کروں گا)-

اِنَّ الْعَصُوْبَ يَرْفُقُ بِهَا حَالِبُهَا فَتَحْلُبُ الْعُلْبَةَ- جو اونٹنی ایسی ہو کہ دودھ نہ دو ہنے دے جب تک اس کی رانیں نہ باندھی جائیں اس کا دودھ دوہنے والا اس پر نرمی کرتا ہے تو وہ علبہ بھر دودھ دیتی ہے (علبہ لکڑی کا وہ قدرح جس میں دودھ دوہتے ہیں)-

اَلْمُعْتَدَّةُ لَا تَلْبَسُ الْمُصَبَّغَةَ اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ- جو عورت عدت میں ہو وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمنی چادر جس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے (بننے کے بعد وہ کاڑیدار ہو جاتا ہے -یعنی سفید اور رنگین کپڑا نہ پہنے جو بننے کے بعد رنگا جاتا ہے لیکن بننے سے پہلے اگر اس کا سوت رنگا گیا ہو یعنی رنگین ڈوریا تو اس کا پہننا درست ہے)-

اِنَّهُ اَرَادَانْ يَنْهٰى عَنْ عَصْبِ الْيَمَنِ وَقَالَ نُبِّئْتُ اَنَّ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ- حضرت عمرؓ نے یمن کی دھاری دار چادریں پہننے سے منع کرنے کا قصد کیا- کہنے لگے میں نے سنا ہے کہ وہ پیشاب سے رنگی جاتی ہیں (پھر کہنے لگے ہم کو کھوج کرنے سے منع کیا گیا ہے- یعنی ہمارا دین آسان ہے ہم کو یہ حکم نہیں ہے کہ ہر چیز کے پیچھے لگ جائیں خواہ مخواہ اس میں تشدد اور تعمق کریں بلکہ ہر کپڑا ہمارے مذہب میں پاک ہی سمجھا جائے گا جب تک ہم کو اس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے)- مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کے اس قول سے بہت سے مسائل کا جواب نکل آتا ہے یعنی جو کپڑے یا جوتے کفار کے بنائے ہوئے آتے ہیں وہ پاک ہی سمجھے جائیں گے اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں جو کفار بھیجیں بشرطیکہ ان کی نجاست یا حرمت کا یقین نہ ہو جائے-

اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قَلَادَةً مِّنْ عَصْبٍ وَّسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثوبان سے فرمایا) فاطمہؓ کے لئے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید دے (عصب کا ہار سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ عصب تو یمنی کپڑے کو کہتے ہیں اس کا ہار کیونکر بنے گا- ابوموسیٰؒ نے کہا یہ عصب ہے بہ فتحہ عین اور صاد یعنی جانور کا پٹھا- عرب لوگ اس کو سکھا کر اس کے ہار بناتے ہوں گے اور بعض یمن والوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عصب ایک دریائی جانور کا دانت ہے جس کو فرس فرعون کہتے ہیں اس کے نگینے وغیرہ بناتے ہیں وہ سفید رنگ کا ہوتا ہے)-

عَصَبِيٌّ- جو ظلم اور ناحق شناسی پر اپنی قوم کی حمایت کرے-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَااِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً- جو شخص تعصب اور ناحق شناسی کی طرف لوگوں کو بلائے (حالانکہ وہ جانتا ہو کہ میں ناحق کر رہا ہوں) یا تعصب اور قوم کی حمایت کے لئے لڑنے (نہ کہ اللہ کی رضامندی اور اس کا دین پھیلانے کے لئے) تو وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے)-

عَلِقْتُهُمْ اِنِّيْ خُلِقْتَ عُصْبَه
قَتَادَةً تَعَلَّقَتْ بِنَشْبَه

میں ان لوگوں سے لٹک گیا کیونکہ میں عشق پیچان کی بیل ہوں (جو درخت پر لپٹ جاتی ہے چھوٹ نہیں سکتی) میں ایک کانٹا ہوں جو ایسی چیز سے لٹک گیا ہے جو چھوٹ نہیں سکتی (یہ عبداللہ

بن زبیر نے کہا جب وہ بصرے کی طرف آئے-مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دشمنوں کو چھوڑنے والا نہیں)-

فَنَزَلُوْا لُعْصْبَةَ- پھر عصبہ میں اترے (وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں مسجد قبا کے پاس' بعض نے عَصَبَة روایت کیا ہے)-

لَمَّا قدم المہا جرون العصبة-جب مہاجرین عصبہ میں آئے یا عصبہ میں (دونوں طرح مروی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسِيْرٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ اِعْصَوْ صَبُوْا- وہ سفر میں تھے جب ان کی آواز سنی تو سب جمع ہو گئے یا تیز چلنے لگے-

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ- ہم مضبوط جوان جتھا ہیں (یوسف علیہ السلام اور ان کا بھائی دونوں کم سن اور کم طاقت ہیں آپ ان سے کیوں زیادہ محبت کرتے ہیں)-

سَجَدَ لَكَ لَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ- تیرے لئے میرا گوشت اور ہڈی اور پٹھا سب نے سجدہ کیا (سب تیرے تابعدار اور تیرے حکم میں ہیں)-

اِنَّمَا يَمْنَعُهَا اَهْلُهَا تَعَصُّبًا- اگر بیوی کے رشتہ دار تعصب اور حمیت کی راہ سے خاوند کو اپنی بیوی کے غسل سے منع کریں (جب بیوی مرجائے)-

عَصْدٌ-لپیٹنا' گرہ دینا' جماع کرنا' زبردستی کرنا-

عُصُوْدٌ-مرجانا-

اِعْصَادٌ-لپیٹنا' عاریت دینا-

فَقَرَّبَتْ لَهٗ عَصِيْدَةً-انھوں نے آپ کے سامنے عصیدہ رکھا (یعنی آٹے کا ہریرہ جس کو گھی ملا کر پکاتے ہیں -عرب لوگ کہتے ہیں عَصَدْتُ الْعَصِيْدَةَ وَاَعْصَدْتُهَا میں نے ہریرہ بنایا)-

عَاصِدٌ- وہ اونٹ جو مرتے وقت اپنی گردن مونڈھے کی طرف موڑے-

عَصْرٌ-زمانہ' روک رکھنا' دینا' نچوڑنا' دبانا-

عُصِرَ الْقَوْمُ-ان پر پانی پڑا-

تَعْصِيْرٌ-بار بار نچوڑنا' عورت کا جوان ہو جانا' شگوفے نکل آنا-

مُعَاصَرَةٌ-ایک زمانہ میں ہونا' ہم عصر ہونا-

اِعْصَارٌ زمانہ میں داخل ہونا' عورت کا جوانی کو پہنچنا-

تَعَصُّرٌ-نچڑ جانا-

اِعْتِصَارٌ- نچوڑنا' پھیر لینا' تھوڑا تھوڑا پینا اس ڈر سے کہ اچھو نہ ہو' روپیہ وصول کرنا' بخل کرنا' روکنا' التجا کرنا' لے لینا-

عَاصِرٌ-وہ دوا جو رگوں کے اندر سے نچوڑ کر مادہ نکالے جیسے ہڑ اور سنا ہے-

عِصَارٌ-گرد و غبار-

عُصَارَةٌ-شیرہ-

كَرِيْمُ الْعُصَارَةِ-سخی (جیسے كَرِيْمُ الْمَعْصَرِ ہے)-

اِعْصَارٌ-آندھی' تند ہوا' بگولہ' گرد بار-

حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ-فجر اور عصر کی نماز کا خیال رکھ (انکو تغلیباً عصرین کہہ دیا جیسے شمسین اور قمرین چونکہ یہ دونوں نمازیں نماز کے دونوں کناروں پر ہیں یعنی رات اور دن کے)-

قِيْلَ وَمَا الْعَصْرَانِ قَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا-لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عصرین کونسی نمازیں ہیں؟ فرمایا ایک وہ نماز جو سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور دوسری وہ جو سورج ڈوبنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے-(حقیقت میں یہ دونوں وقت تمام دینوں میں عبادت الٰہی کے وقت ہیں اگرچہ پانچوں نمازیں فرض ہیں مگر ان دونوں نمازوں کا بہت خیال رکھنا چاہئیے)-

مَنْ صَلَّى الْعَصْرَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ- جو کوئی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا رہے وہ بہشت میں جائے گا-ایک روایت میں صلی البردین ہے مراد وہی فجر اور عصر کی نمار ہے کیونکہ وہ ٹھنڈے وقتوں میں پڑھی جاتی ہیں)-

ذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَجْلِسْ لَهُمُ الْعَصْرَيْنِ- اللہ جو زمانہ میں انقلابات کرتا ہے ان سے ان کو عبرت دلا (نصیحت کر) اور فجر اور عصر کے وقت عین صبح اور شام ان کے لئے بیٹھ (ان کو وعظ اور پند کر)-

اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّؤَذِّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ لِيَعْتَصِرَ

مُعْتَصِرُھُمْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو یہ حکم دیا کہ صبح کی اذان صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے دے دیا کریں تا کہ پیشاب پاخانہ والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے (پھر عبداللہ بن ام مکتومؓ دوسری اذان صبح صادق ہونے پر دیا کرتے)-

قَضٰی اَنَّ الْوَالِدَ یَعْتَصِرُ وَلَدَهٗ فِیْمَا اَعْطَاهُ وَلَیْسَ لِلْوَلَدِاَنْ یَّعْتَصِرَ مِنْ وَّالِدِهٖ - حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ باپ نے اگر اپنے بیٹے کو کوئی چیز دی ہو تو اس کو پھیر لے سکتا ہے (یعنی ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے) لیکن بیٹا باپ سے نہیں پھیر سکتا-

یَعْتَصِرُ الْوَالِدُ عَلٰی وَلَدِهٖ فِیْ مَالِهٖ - باپ نے اگر اپنے مال میں سے بیٹے کو کچھ دیا تو اس کو پھیر لے سکتا ہے-

یَعْتَصِرُ الْوَالِدُ عَلٰی وَلَدِهٖ فِیْ مَالِهٖ - باپ نے اگر اپنے مال میں سے بیٹے کو کچھ دیا ہو تو اس کو پھیر لے سکتا ہے-

سُئِلَ عَنِ الْعُصْرَةِ لِلْمَرْاَةِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْهَا اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ الْمُنْحَنِیْ - عورت کو شادی کرنے سے روکنا کیسا ہے (یہ قاسم سے پوچھا گیا) انہوں نے کہا یہ تو کسی کو میری دانست میں درست نہیں ہے البتہ کوئی شخص بوڑھا ہو کر جھک گیا ہو اور ناتوان ہو اور اس کی خدمت کے لیے بجز اس کی ایک بیٹی کے اور کوئی نہ ہو تو وہ اس کو شادی سے روک سکتا ہے (اس لیے اگر وہ شادی کر لے گی تو اپنے خاوند کے ساتھ چلی جائے گی پھر باپ کی زندگی دشوار ہو گی - ایسی بیٹی کو چاہیے کہ اپنے باپ کی زندگی تک صبر کرے پھر اس کے مرنے کے بعد نکاح کر لے)-

کَانَ اِذَا قَدِمَ دِحْیَةُ الْکَلْبِیُّ لَمْ یَبْقَ مُعْصِرٌ اِلَّا خَرَجَتْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ مِنْ حُسْنِهٖ - جب دحیہ کلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو کوئی دوشیزہ نوجوان عورت جس کو پہلی بار حیض آیا ہوتا ایسی نہ رہتی جوان کو نہ دیکھے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے (جب ایسی کم سن عورتیں جو نہایت شرمگیں ہوتی ہیں ان کے دیکھنے کو بے تاب ہو جائیں تو دوسری عورتیں جو جوان یا ادھیڑ ہوتیں وہ تو ضرور نکل آتی ہوں گی - یہ دحیہ کلبیؓ تمام صحابہ میں نہایت خوبصورت اور خوبرو تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی انہی کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے)-

اِنَّ امْرَاَةً مَرَّتْ بِهٖ مُتَطَیِّبَةً وَّلِذَیْلِهَا اِعْصَارٌ یا عَصَرَةٌ - ایک عورت خوشبو لگائے ہوئے ان کے پاس سے گزری اس کا پلو خاک اڑا رہا تھا (عصرہ بگولا یہاں خوشبو کی بھیک اور مہک بھی مراد ہو سکتی ہے)-

سَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسِیْرِهٖ اِلَیْهَا عَلٰی عَصَرٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو جاتے ہوئے عصر پر سے گزرے (وہ ایک پہاڑ ہے مدینہ اور وادی فرع کے درمیان وہاں ایک مسجد بھی ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی)-

فَمَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ - وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھ کر انصار کے ایک گروہ پر گزرا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے (یعنی مسجد بنی حارثہ میں جو مدینہ کے اندر ہے انکو اس نے خبر دی کہ قبلہ بدل گیا یہ سنتے ہی وہ نماز ہی میں کعبہ کی طرف مڑ گئے اسی لیے اس کو مسجد القبلتین بھی کہتے ہیں اب یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ صبح کی نماز میں ان پر سے گزرا یہ قصہ مسجد قبا کا ہے جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے ان کو قبلہ بدلنے کی خبر صبح کی نماز میں دی گئی وہاں بنی عمرو کے لوگ نماز پڑھا کرتے تھے)-

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ - جو شخص عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے (اگرچہ جھوٹی قسم کھانا ہر وقت سخت گناہ ہے مگر عصر کا وقت زیادہ متبرک ہے کیونکہ اس وقت دن اور رات کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں تو اس وقت جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ سخت گناہ ہو گا - بعض نے کہا عصر کا وقت بازار کی گرمی کا وقت ہے اس وقت سودا گر اپنا مال بیچنے کے لیے اکثر قسمیں کھایا کرتے ہیں اس لیے عصر کی تخصیص کی)-

حَیْنَ عَصَرْتِ الْعُکَّةَ - جب تو نے کپی کو نچوڑ لیا تو گھی کی برکت جاتی رہی-

وَالْمُعْتَصِرُ - جو شخص اپنے پینے کے لیے شراب نچوڑے (مُعْتَصِرُ اس کو بھی کہتے ہیں جس کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو)-

عَاصِرٌ - شراب نچوڑنے والا -
عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ - دوزخیوں کا لہو اور پیپ -
مُعْصِرَاتٌ - پانی برسانے والے ابر -
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ - جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا گویا گھربار سب لٹ گیا -
اِنَّ رَجُلًا مِّنْ مَّوَالِيْكَ تَزَوَّجَ جَارِيَةً مُّعْصِرًا - ایک شخص نے آپ کے غلاموں میں سے ایک جوان چھوکری سے شادی کی (مُعْصِر وہ چھوکری جو جوان ہو گئی ہو اس کو پہلا حیض آیا ہو یا حیض آنے کے قریب ہو) -
اَنْتُمْ عَنَاصِرُ الْاَبْرَارِ - تم تمام نیکیوں کے عنصر ہو (یعنی اصل اور جڑ ہو) - عناصر اگلے حکیموں کے نزدیک چار تھے پانی' ہوا' آگ' مٹی' لیکن حال کے حکیموں نے ستر پر کئی عنصر دریافت کئے ہیں اور پانی کو مرکب بتلایا ہے) -
لَا يُخَالِطُهٗ فِيْ عُنْصُرِهٖ سِفَاحٌ - پیغمبر کی پیدائش میں زنا نہیں ملتا (اس کے باپ دادوں میں کوئی ولد الزنا نہیں ہوتا) -
خَشُنَ عُنْصُرُهٗ - اس کی ذات سخت ہے -
عَصٌّ - سخت ہونا -
تَعْصِيْصٌ - الحاح کرنا -
كَرِيْمُ الْعَصِّ - شریف الاصل -
عُصْعُصٌ - ریڑھ کی ہڈی -
عُصْعُصَةٌ - ورد کرنا -
عُصْعُصٌ - ریڑھ کی ہڈی (اس کی جمع عُصَاصٌ ہے) -
مَا اَكَلْتُ اَطْيَبَ مِنْ قَلِيَّةِ الْعَصَاعِصِ - میں نے کوئی گوشت سرین کے اندر کے بھنے ہوئے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا یا ریڑھ کی ہڈی سے زیادہ مزے دار جو بھنی ہوئی ہو کوئی چیز زیادہ مزے دار نہیں کھائی -
لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعُصْعُصُ - معاویہ عبداللہ بن زبیرؓ کی طرح بخیل اور تنگ دل نہیں تھے (مشہور روایت میں الحصر العقص ہے اس کا ذکر کتاب الحاء میں گزر چکا) -
عَصْفٌ - کاٹنا' تند چلنا' کمانا' مٹا دینا' ہلاک کرنا' جھک جانا' جلد چلنا -

اِعْتِصَافٌ - کمانا -
رِيْحٌ عَاصِفٌ - تند ہوا -
سَهْمٌ عَاصِفٌ - جو تیر نشانہ پر نہ لگے ادھر ادھر جھک جائے -
كَانَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ - جب آندھی چلتی -
كَعَصْفٍ مَّاكُوْلٍ - کھائے ہوئے چارہ کی طرح یا اس پتے کی طرح جس کو کیڑا کھا گیا ہو یا بھوسی کی طرح جس کا دانہ کھا لیا گیا ہو -
عَصُوْفٌ - آندھی' تیز ہوا (جیسے عَصِيْفٌ ہے) -
اِعْصَافٌ - ہلاک کرنا -
عَصْفَرَةٌ - کسم میں رنگنا -
تَعَصْفُرٌ - کسم میں رنگا جانا -
عُصْفُرٌ - کسم (جس کا بیج کڑ کہلاتا ہے اور عربی میں اس کو حَبُّ الْقُرْطُمِ کہتے ہیں) -
عُصْفُوْرٌ - چڑیا یا ہر پرندہ جو جثہ میں کبوتر سے کم ہو (عصافیر اس کی جمع ہے) -
لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا لِعُصْفُوْرِ قَتَبٍ - مدینہ کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے مگر پالان یا ہودے کی لکڑی کے واسطے -
لَا تَلْبَسُوا الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْمُزَعْفَرَ - کسم میں اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا مت پہنو (یہ ممانعت مردوں کے لیے ہے) اور اکثر علماء نے کسم کا رنگ مردوں کے لیے درست رکھا ہے - ابراہیم نخعی نے کہا میں کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ شیطان کی زینت ہے اور لوہے کی انگوٹھی بھی پہنتا ہوں یہی جان کر -
عَصْلٌ - پیشاب کرنا' ٹیڑھا کرنا -
عَصَلٌ - کج ہو جانا سختی کے ساتھ -
تَعْصِيْلٌ - دیر کرنا -
عِصْلٌ - آنت -
عَاصِلٌ - سخت تیز -
مِعْصَالٌ - وہ کج لکڑی جس سے درخت کی شاخیں گراتے ہیں اور صولجان -

لَا عَوَجَ لَا نُتِصَابِهِ وَلَا عَصَلَ فِي عُوْدِهِ- اس کے کھڑے ہونے میں کوئی کجی نہیں اور اس کی لکڑی میں ٹیڑھا پن نہیں ہے (ہر کج اور سخت چیز کو اَعْصَلُ کہتے ہیں)-

اَلْعَصَلُ الطَّائِشُ- ٹیڑھا' نشانہ سے ہٹ جانے والا تیر-

اَعْصَلُ- اس تیر کو بھی کہتے ہیں جس پر پر کم ہوں-

ثُمَّ عَصَلَ عَلٰى رَأْسِ الصَّنَمِ- ایک شخص کا (جس کا نام غادی بن عبدالعزی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد بن عبدربہ اس کا نام رکھا- ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا- وہ کیا کرتا پنیر اور گھی لا کر اس کے سر پر رکھا کرتا اور کہتا کھا' ایک بار ایک لومڑی آئی اس نے گھی اور پنیر سب کھا لیا) پھر بت کے سر پر پیشاب کیا (ایک روایت میں ثعلبان ہے یعنی دو لومڑیاں آئیں- ثعلبان به ضمه ثاء- لومڑی کو کہتے ہیں- جب لومڑی نے اس بت کے سر پر پیشاب کر دیا تو اس کا پوجنے والا نہایت شرمندہ ہوا بت کو توڑ ڈالا اور بت پرستی سے توبہ کر کے مسلمان ہو گیا اور یہ شعر کہا

اربٌ يبول الثعلبان براسه
لقد ذل من بالت عليه الثعالب

یعنی جس پر لومڑیاں پیشاب کریں وہ معبود ہو سکتا ہے؟ وہ تو بڑا ذلیل وخوار ہے)-

يَامِنُوْا عَنْ هٰذَا الْعَصَلِ- اس ٹیڑھی ریتی سے داہنی طرف ہو جاؤ-

عَصْلَبَةٌ- پٹھے سخت ہونا' سخت غصہ کرنا-

قَدْلَفَّهَا اللَّيْلُ بِعَصْلَبِيٍّ- رات کو ان اونٹوں کا ہانکنے والا ایک سخت اور مضبوط پٹھے والا شخص ہے- (یہ حجاج نے اپنے آپ کو کہا اور اونٹوں سے مراد رعایا ہیں)-

عَصْمٌ- کمانا' روکنا' حفاظت کرنا' بچانا-

اِنْعِصَامٌ- بچنا-

اِعْتِصَامٌ- چنگل مارنا' ہاتھ سے تھامنا' لازم کر لینا-

عِصْمَةٌ- گناہوں سے بچنا-

اِسْتِعْصَامٌ- تھامنا' لازم کر لینا-

عِصَامٌ- کنڈہ جس سے برتن کو لٹکائیں یا رسی جس سے باندھ کر مشک یا ڈول کو اٹھائیں-

كُنْ عِصَامًا مِيًّا وَلَا تَكُنْ عِظَامًا مِيًّا- اپنی ذات میں شرافت [illegible] پیدا کر باپ دادا کی شرافت پر مت پھول-

مَنْ [illegible] نَتْ عِصْمَتُهُ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- جس شخص کا بچ [illegible] یہ گواہی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں (یعنی قیامت کے دن ہلاکت اور عذاب سے بچانے والا یہ کلمہ ہو)-

ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ- یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کو تباہی سے روکنے والے (یہ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا)-

فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ- انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا-

وَ[illegible] تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ- کافر عورتوں سے نکاح مت کر (یعنی مشرکہ عورتوں سے اگر نکاح میں ہوں تو ان کو چھوڑ دو)-

مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا- اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہوا-

عِصْمَةُ الْمَرْأَةِ بِيَدِ الرَّجُلِ- عورت کی عصمت محفوظ رکھنا خاوند [illegible] ہاتھ میں ہے-

وَعِصْمَةُ اَبْنَائِنَا اِذَا شَتَوْنَا- ہماری اولاد کا بچاؤ قحط کے زمانہ میں-

عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ- جو سورہ کہف کو جمعہ کے دن پڑھتا ر[illegible] ہے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (دجال سے مراد دجال اکبر یعنی اخیر زمانہ کا دجال ہے یا ہر جھوٹا بہکانے والا)-

سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِيْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا- ہم اس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ- اللہ کی رسی یعنی قرآن یا اس کی توحید یا عبادت پر قائم رہو- (طیبی نے کہا حبل اللہ سے قرآن اور حدیث مراد ہے)-

هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ- وہی میرا بچاؤ ہے (یعنی دین اسلام اگر دین بگڑا تو سب کام بگڑ گئے)-

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ- اللہ کے عذاب سے آج

کوئی نہ بچنے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ کا رحم و کرم ہو (تو عاصم بمعنی معصوم کے ہے) روٹی کو بھی عاصم اور جابر اور عامر کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ - اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں سے (تجھ کو جان سے کوئی مار نہ سکے گا تو آپ کا جنگ احد میں زخمی ہونا' دانت ٹوٹنا' اس کے خلاف نہ ہوگا- بعض نے کہا یہ آیت واقعہ احد کے بعد اتری)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ عَصَمَ ثَنِيَّتَهُ الْغُبَارُ - بدر کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے ان کے سامنے کے دانت پر غبار جم گیا تھا (ایک روایت میں عصب ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَا يَدْخُلُ مِنَ النِّسَاءِ الْجَنَّةَ اِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ - عورتیں بہشت میں اتنی کم جائیں گی جتنے کووں میں سفید پنکھ والا یا سفید پاؤں والا کوا ہوتا ہے (ہزاروں لاکھوں کووں میں کوئی کوا اس صفت کا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ عورتیں بہت کم بہشت میں جائیں گی)۔

اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ - نیک بخت عورت اتنی نادر ہوتی ہے جیسے سفید پنکھ والا کوا کووں میں (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غراب اعصم کیا ہے فرمایا وہ کوا جس کا ایک پاؤں سفید ہو)۔

عَائِشَةُ فِي النِّسَاءِ كَالْغُرَابِ الْاَعْصَمِ - عائشہؓ عورتوں میں ایسی نادر ہے جیسے سفید پاؤں والا کوا کووں میں۔

بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَخَلْنَا شِعْبًا فَاِذَا نَحْنُ بِغِرْبَانٍ وَفِيْهَا غُرَابٌ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ فَقَالَ عَمْرٌو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا قَدْرَ هٰذَا الْغُرَابِ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْغِرْبَانِ - ایسا ہوا کہ ایک بار ہم سفر میں عمرو بن عاص کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ کی گھاٹی میں گھسے وہاں کوے بہت تھے ان میں ایک کوا لال چونچ والا لال پاؤں والا تھا- عمرو بن عاصؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں سے بہشت میں اتنی کم عورتیں جائیں گی جتنے کم ایسے کوے دوسرے کووں میں ہوتے ہیں- (نہایہ میں ہے کہ عصمہ وہ سفیدی جو گھوڑوں یا ہرن یا جنگلی بکری کے ہاتھوں میں ہو)۔

فَتَنَا وَلْتُ الْقَوْسَ وَالنَّبْلَ لِاَرْمِيَ ظَبْيَةً عَصْمَاءَ لِنُرَدِّيَهَا قَرِمْنَا - میں نے تیر کمان لی کہ ایک سفید پاؤں والے ہرن کو مار کر گوشت کی خواہش کو پورا کریں۔

فَاِذَا جَدُّ بَنِيْ عَامِرٍ جَمَلٌ اٰدَمُ مُقَيَّدٌ بِعُصُمٍ - بنی عامر کا دادا گویا ایک گندم گوں اونٹ ہے جو رسیوں سے بندھا ہوا ہے (کہیں چرنے نہیں جاتا- مطلب یہ ہے کہ اس بستی میں اتنی ارزانی ہے اور غلہ اور اناج کی کثرت ہے کہ اپنے مقام سے دوسرے مقاموں میں جانے اور خوراک لانے کی ضرورت نہیں پڑتی- جیسے قبیلہ ہنا کے حق میں کہتا ہے- انها مقيد الجمل- یعنی وہنا ایسا مقام ہے کہ وہاں اونٹ مقید رہتا ہے (یعنی کسی کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہر شی وہاں موجود ہے)۔

اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ - میرے دین کو درست کر دے جو میرا بچاؤ ہے (دنیا اور آخرت میں آدمی دینداری کی وجہ سے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

مَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِيْ اِلَّا قَطَعْتُ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ مِنْ يَدَيْهِ وَاَسَخْتُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ - جو کوئی بندہ مجھ کو چھوڑ کر میرے کسی بندے کی پناہ ڈھونڈھے (جیسے مشرک لوگ کیا کرتے ہیں- غیر اللہ سے منت اور مراد مانگتے ہیں) تو میں آسمان کی رسیاں اس کے ہاتھوں سے کاٹ لوں گا (اس کا کوئی تعلق مجھ سے نہیں رہے گا) اور زمین کو اس کے تلے دھنسا دوں گا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ - یا اللہ تیری پناہ ان گناہوں سے جو بچاؤ کو پھاڑ ڈالتے ہیں- (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ گناہ جن کی وجہ سے اللہ کی حفاظت بندے پر سے اٹھ جاتی ہے یہ ہیں شراب پینا' جوا کھیلنا' مسخرہ پن کرنا' غیبت کرنا' بدکاروں کی صحبت)۔

اَلْاِمَامُ مِنَّا لَا يَكُوْنُ اِلَّا مَعْصُوْمًا - (امام زین العابدین نے فرمایا) امام ہم اہل بیت میں سے معصوم ہوگا (مجمع البحرین میں ہے معصوم وہ ہے جو حرام کاموں سے بچا رہے اور اللہ کی رسی یعنی قرآن کو تھامے رہے)۔

اِنَّ عِصْمَةَ اَمْرِیْ كَذَا - میرا بچاؤ یہ ہے-

مَنْ كَانَ عِصْمَةُ اَمْرِهٖ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - جس کو توحید کی شہادت گناہوں سے بچائے یا قیامت کے جھلکوں سے یہ شہادت اس کا بچاؤ ہو-

عَصْوٌ - لاٹھی سے مارنا' باندھنا' جمع کرنا-

عَصًا - لاٹھی لینا' لاٹھی کی طرح مارنا-

تَعْصِيَةٌ - لاٹھی دینا-

مُعَاصَاةٌ - آپس میں لٹھ بازی کرنا-

اِعْصَاءٌ - شاخیں نکلنا لیکن پھل نہ آنا-

اِعْتِصَاءٌ - لاٹھی درخت میں سے کاٹنا' لاٹھی پر ٹیکا دینا-

عَصًا - لاٹھی (اس کا تثنیہ عَصَوَانِ اور جمع اَعْصٍ اور اَعْصَاءٌ اور عُصِيٌّ اور عِصِيٌّ ہے)-

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ - اپنے گھر والوں پر سے لاٹھی مت اٹھاؤ (یعنی ان کی تادیب اور تنبیہ مت چھوڑ ہمیشہ اچھی بات کا ان کو حکم کرتا رہ اور بری بات پر مارتا رہ اور ڈانٹتا رہ- بعض نے کہا ان کو اللہ کی اطاعت پر جمع رکھ- عرب لوگ کہتے ہیں فلان شق العصا - اس نے جماعت کو چھوڑ دیا (یعنی جماعت سے نکل گیا جدا ہو گیا) مجمع البحار میں ہے کہ دوسری حدیث میں جو ہے کہ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں عصا سے لاٹھی مراد نہیں ہے بلکہ ادب سکھلانا اور یہ بن مارے ہو سکتا ہے- میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کو بھی مارنے سے منع فرمایا مگر شرعی حدود میں اور یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر لونڈی طبیعت کے موافق نہ ہو تو اس کو بیچ ڈالے اور بیوی کا مارنا تو کسی حال میں درست نہیں مگر ایسی ہی خفیف مار جیسے پنکھے یا مسواک سے البتہ جانوروں کو جب وہ شرارت کریں تو مارنا درست ہے- بعض نے کہا لونڈی یا غلام بھی جب خدمت میں قصور کرے تو اس کو مار سکتے ہیں)-

اِنَّ الْخَوَارِجَ شَقُّوْا عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ - خارجی لوگوں نے مسلمانوں کی جماعت چھوڑ دی (سب مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے ان سے علیحدہ ہو گئے)-

اِيَّاكَ وَ قَتِيْلَ الْعَصَا - تو اس سے بچا رہ کہ مسلمانوں کی جماعت چھوڑنے میں مارا جائے یا مارے-

فَاِنَّهٗ لَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ - ابوجہم تو اپنے کندھے پر سے اپنی لاٹھی نیچے نہیں رکھتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں رفع عصاہ جب کوئی چلا جائے سفر کرے- اور القی عصاہ جب کہیں اقامت کرے سفر سے اترے)-

اِنَّهٗ حَرَّمَ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا عَصَا حَدِيْدَةٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا درخت کاٹنا حرام کر دیا مگر لوہے کے ہتھیار میں لگانے کے لیے جائز رکھا-

اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَا قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا - خبردار ہو جاؤ کوڑے یا چھڑی سے کوئی مارا جائے تو وہ قتل خطا ہے (اس میں قصاص نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں آلہ قتل نہیں ہیں مراد چھوٹی لکڑی ہے جس کی مار سے غالباً آدمی نہیں مرتا)-

اَوَّلُ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ فِي الْاَرْضِ الْعَوْسَجَةُ وَمِنْهَا عَصَا مُوْسٰى - سب سے پہلے جو درخت زمین میں گاڑا گیا وہ عوسج کا درخت تھا- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اسی کا تھا-

وَاِنِّيْ لَصَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيْسَمِ - میں موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی رکھتا ہوں-

تَعَصَّوْا فَاِنَّهَا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّيْنَ - ہاتھ میں عصا رکھا کرو یہ پیغمبروں کی سنت ہے-

قُرِعَ لَهُ الْعَصَا - اس کو لکڑی مارنے کی ضرورت نہیں (وہ با ادب اور تعلیم یافتہ ہے یا شریف النسب ہے کیونکہ عربوں کی عادت تھی جب ذات والی اونٹنی پر بدذات کم ذات اونٹ چڑھنا چاہتا تو اس کو لکڑی سے مارتے)-

عُصَيَّةٌ - چھوٹی چھڑی-

عَصًا - زبان اور پنڈلی کی استخوان اور جماعت اسلام اور ایتلاف کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّ الْعَصَا لَمِنَ الْعُصَيَّةِ - عصا عصیہ سے نکلا ہے (عصا ایک گھوڑا تھا جس کی ماں عصیہ تھی اب یہ ایک مثل ہو گئی ہے یعنی بڑا امر چھوٹے امر سے نکلتا ہے)-

عَبْدُ الْعَصَا - دوسرے کا تابعدار (حضرت عباسؓ نے

حضرت علیؓ سے فرمایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا مسئلہ طے کرلو ورنہ کل تم عبدالعصا ہو گے یعنی دوسرے کے تابعدار بنو گے)۔

اَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا بَعْدَ كَذَا - تم آپؐ کی وفات کے بعد دوسرے کے تابعدار بنو گے۔

عَصْیٌ - یا مَعْصِیَۃٌ - نافرمانی کرنا' مخالفت کرنا' اطاعت سے باہر ہو جانا' عناد کرنا' اڑ جانا' خون جاری رہنا۔

تَعَصِّی اور اِعْتِصَاءٌ - سخت ہونا۔

اِسْتِعْصَاءٌ - نافرمانی کرنا۔

عَاصِیٌ - گنہگار (عُصَاۃٌ اس کی جمع ہے)۔

عِصْیَانٌ - گناہ کرنا' نافرنی کرنا۔

لَوْلَا اِنَّا نَعْصِی اللّٰہَ مَا عَصَانَا - اگر ہم اللہ کی نافرمانی نہ کرتے تو وہ بھی ہماری نافرمانی نہ کرتا (دعا فوراً قبول کرتا)۔

اِنَّہٗ غَیَّرَ اسْمَ الْعَاصِیْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا نام عاصی تھا اس کا یہ نام بدل ڈالا (کیونکہ عاصی کے معنی نافرمان' سرکش' اللہ کا مخالف' تو یہ نام مسلمان کے لیے مکروہ سمجھا)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ غَوٰی - ایک شخص نے خطبہ دیا تو شروع میں یوں کہنے لگا جو کوئی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس کو فرمایا تو برا خطیب ہے ارے یوں کہہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہوا۔ (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ رسول کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد رکھا جائے اس نے تثنیہ کی ضمیر لا کر دونوں کو جمع کر دیا جس کو آپؐ نے برا جانا گو مطلب صحیح تھا)۔

لَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ مِنْ عُصَاۃِ قُرَیْشٍ اَحَدٌ غَیْرُ مُطِیْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ - قریش کے لوگوں میں جس کا نام عاص تھا ان میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوا ایک عاص بن اسود مسلمان ہوا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطیع رکھ دیا تھا (اور ایک ابو جندل بھی تھے ان کا بھی نام عاص تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ کنیت کے ساتھ مشہور تھے)۔

اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ - وہی لوگ گنہگار ہیں (جو سفر میں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ ان کو تکلیف اور مشقت ہوتی ہے اگر تکلیف نہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا منع نہیں بعض نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اس پر بھی انہوں نے روزہ رکھا تو وہ گنہگار ٹھہرے اس لیے کہ پیغمبر کے حکم کی نافرمانی کی)۔

مَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصٰی - جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی وہ گنہگار ہوا (کیونکہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا واجب نہیں ہے) پھر ولیمہ کی دعوت میں صرف حاضر ہونا واجب ہے کھانا واجب نہیں اگر روزہ دار ہو یا اور کوئی عذر ہو تو بیان کر دے۔ بعضوں نے کہا اگر دور دراز راہ پر ولیمہ کی دعوت ہو تو حاضر ہونا واجب نہ ہوگا لیکن دوسری دعوتوں کا قبول کرنا مستحب ہے۔

عُصَیَّۃٌ عَصَتِ اللّٰہَ - عصیہ نے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) اللہ کی نافرمانی کی (ان قبیلے والوں نے دغا بازی سے مسلمان قاریوں کو بیر معونہ پر شہید کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بڑا رنج ہوا تھا آپؐ نماز میں ان پر لعنت کرتے رہے)۔

لَاُدْخِلُ الْجَنَّۃَ مَنْ اَطَاعَ عَلِیًّا وَاِنْ عَصَانِیْ وَاُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاہُ وَاِنْ اَطَاعَنِیْ - (اللہ تعالی نے فرمایا) جو کوئی علیؓ کی اطاعت کرے اگرچہ وہ گنہگار ہو میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور جو کوئی علیؓ کی نافرمانی کرے وہ اگرچہ میرا مطیع ہو اس کو دوزخ میں لے جاؤں گا۔ (اس حدیث کو زمخشری نے روایت کیا ہے)۔ یہ امامیہ کی روایت ہے جس کی صحت ثابت نہیں۔

باب العین مع الضاد

عَضْبٌ - کاٹنا' گالی دینا' مارنا' رجوع کرنا' روکنا' معذور کر دینا۔

مُعَاضَبَۃٌ - روکنا' منع کرنا۔

اِعْضَابٌ - کاٹنا-

عَضْبٌ - کاٹنے والی تلوار کو بھی کہتے ہیں-

کَانَ اسْمُ نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا (وہ بڑی تیز رو سانڈنی تھی - اصل میں عضباء اس اونٹنی کو کہتے ہیں، جس کا کان چرا ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اونٹنی کا گو کان چرا ہوا نہ تھا مگر اس کا نام عضباء تھا- بعض نے کہا اس کا کن چرا ہوا تھا- زمخشری نے کہا نَاقَةٌ عَضْبَاء وہ اونٹنی جس کے ہاتھ موٹے ہوں محیط میں ہے کہ جو بکری سینگ ٹوٹی ہو اس کو بھی عضبا کہتے ہیں)-

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِالْاَ عْضَبِ الْقَرْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹی ہوئی بکری کی قربانی کرنے سے منع فرمایا-

مَعْضُوْبٌ - لنجا جو حرکت نہ کر سکتا ہو-

وَلَا مِنْ عَضْبَاءَ - سینگ ٹوٹی بکری کا بھی قیامت کے دن سینگ والی ہو کر حشر ہوگا-

عَضُبَ لِسَانُهٗ عُضُوْبَةً - اس کی زبان خوب تیز ہے-

اِذَا سَلِمَتِ الْعَيْنُ وَالْاُذُنُ سَلِمَتِ الْاُضْحِيَّةُ وَتَمَّتْ وَلَوْ كَانَتْ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ تَجُرُّ بِرِجْلَيْهَا اِلَى الْمَنْسَكِ - جب جانور کی آنکھ اور کان سالم ہوں تو قربانی صحیح اور پوری ہوگی اگرچہ سینگ ٹوٹا ہو اور پاؤں گھسٹتی ہوئی قربانی کے مقام پر جائے (یعنی دبلی ناتواں یا لنگڑی ہو یہ امامیہ کی روایت ہے)-

عَضْدٌ - مدد کرنا، کمک کرنا، بازو پر مارنا، کاٹ کھانا-

عُضِدَ فُلَانٌ - اس کے بازو میں شکایت ہے-

عَضَدَ الشَّجَرَةَ - درخت کو کاٹ ڈالا-

تَعْضِيْدٌ - ادھر ادھر داہنے اور بائیں بازو دجانا-

مُعَاضَدَةٌ - معاونت کرنا، مدد کرنا-

تَعَاضُدٌ - مددگار رہنا-

اِعْتِضَادٌ - مدد لینا-

اِسْتِعْضَادٌ - کاٹنا-

نَهٰى اَنْ يُّعْضَدَ شَجَرُهَا - مدینہ کا درخت کاٹنے سے آپؐ نے منع فرمایا-

عَضَدٌ - کٹا ہوا-

لَوَدِدْتُ اَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ - کاش میں ایک درخت ہوتا (آدمی نہ بنتا) جس کو لوگ کاٹ ڈالتے (بس قصہ تمام ہوا نہ آخرت کا مواخذہ نہ وہاں کی فکر - یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بعض نے کہا یہ ابوغفاری کا مقولہ ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی صحیح ہے کیونکہ آپ کا جو بلند مرتبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا وہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا آپؐ اس سے پست مرتبہ کی کیوں آرزو کرتے)-

وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا - مدینہ کا کانٹا (جو درخت میں ہوتا ہے) نہ کاٹا جائے (یعنی کانٹے دار درخت کو بھی وہاں سے نہ کاٹنا چاہیے تو اور درختوں کا کاٹنا تو بطریق اولیٰ نادرست ہوگا)-

وَنَسْتَعْضِدُ الْبَرِيْرَ - ہم بریر کو کاٹتے تھے (اس کے پھل کھانے کے لیے بریر پیلو کا درخت)-

يَخْبُطُوْنَ عَضِيْدَهَا وَيَاْكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا - اس کے پتے اپنے جانوروں کے چارے کے لیے جھاڑتے اور کاٹتے تھے اور اسی میں سے کاٹ کر کھاتے تھے-

وَمَلَّا مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ - میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیئے (یعنی مجھ کو خوب کھلا پلا کر موٹا کر دیا کیونکہ جب بازو موٹے ہوں گے تو سارا بدن موٹا ہوگا)-

فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَكَلَهَا - میں نے گورخر کا کندھا آپؐ کو دیا آپؐ نے اس میں کھایا-

اِنَّهٗ كَانَ اَبْيَضَ مُعَضَّدًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ مضبوط ہاتھ پاؤں کے تھے گٹھے بدن کے (صحیح روایت مَقَصَّدًا ہے یعنی میانہ قامت میانہ جسم نہ بہت لمبے نہ ٹھنگنے نہ بالکل دبلے نہ بہت موٹے)-

اِنَّ سَمُرَةَ كَانَ لَهٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ - سمرہ بن جندب کی ایک قطار کھجی درختوں کی ایک انصاری کے باغ میں (ایک روایت میں عَضِيْدٌ ہے یعنی رخت کی وہ شاخ جس پر ہاتھ پہنچ سکے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اگر سمرہ کے اس باغ میں کئی درخت ہوتے تو آپؐ انصاری کو اس کے کاٹ ڈالنے کی اجازت نہ دیتے - مترجم کہتا ہے کہ اس ایک

شاخ کے لیے سمرہ اس انصاری کے باغ میں گھستے رہتے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپؐ نے سمرہ کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ تم اس شاخ کو چھوڑ دو اس کے بدلے دوسری جگہ کھجور کا درخت لے لو سمرہ اس پر راضی نہ ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا اچھا یہ شاخ مجھ کو ہبہ کر دو اس کے بدلے تم کو بہشت ملے گی جب بھی سمرہ راضی نہ ہوئے آخر آپؐ نے غصہ میں آ کر انصاری کو اجازت دی کہ تو اس شاخ کو کاٹ کر پھینک دے)۔

وَجَعَلُوْا عِضَا دَتَيْهِ الْحِجَارَةَ - اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیئے۔

مِعْضَدٌ - بازو بند۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِىْ وَ نَصِيْرِىْ - یا اللہ تجھ ہی پر میرا بھروسا ہے تو میرا مددگار ہے۔

عَضْرَس - یا عُضَارِسٌ - سردی' اولے' برف' ٹھنڈا میٹھا پانی' گورخر- (اس کی جمع عَضَارِسُ ہے)۔

عُضْرُطٌ - کھانے پر مزدوری کرنے والا' کمینہ' فقیر۔

عَضْرَفُوْطٌ - ایک قسم کا سفید کیڑا' یا جنوں کی سواری کا جانور' یا نر چھپکلی (سپلک)۔

عَضٌّ - یا عَضِيْضٌ - دانت سے کاٹنا' سخت ہونا' لازم کر لینا' مضبوط تھام لینا (تَعْضِيْضٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

عُضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ - اس کو داڑھوں سے تھام لو (یعنی لازم کر لو)۔

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا - جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادوں کے نام لے کر فخر کرے ان سے فریاد لے اس کو صاف صاف یوں گالی دو ابے جا اپنے باپ کا لوڑا (ذکر) تھام اور اشارہ کنایہ مت کرو (یعنی لوڑے کی جگہ شرمگاہ وغیرہ ایسے الفاظ جو حالت تہذیب میں کہا کرتے ہیں مت کہو بلکہ کھلم کھلا اس کو فحش گالی دو تاکہ وہ خوب شرمندہ اور ذلیل ہو)۔

مَنِ اتَّصَلَ فَاَعِضُّوْهُ - جو شخص اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرے (یوں کہے کہ پدرم سلطان بود - یا عمویم وزیر بود) اس کو فحش گالی دو - خوب ذلیل کرو۔

اِنِ افْتَخَرْتَ بِاٰبَاءٍ مَضَوْا سَلَفًا
قُلْنَا صَدَقْتَ وَلٰكِنْ بِئْسَمَا وَلَدُوْا

اَنَّهٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اِتَّصَلَ - ابی بن کعب نے ایک شخص کو گالی دی جس نے اپنے باپ دادا پر فخر کیا تھا۔

وَاللّٰهِ لَوْ غَيْرُكَ يَقُوْلُهٗ لَا عْضَضْتُهٗ - اگر دوسرا کوئی ایسا کہتا تو خدا کی قسم میں اس کو گالی دیتا۔ (عتبہ نے بدر کے دن ابوجہل سے کہا یا مصفر استہ ارے گانڈوا پنی گانڈ کو زعفران سے رنگنے والے)۔

يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهٗ كَعَضِيْضِ الْفَحْلِ - تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف جا کر اونٹ کی طرح اس کو کاٹ کھاتا ہے۔

وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ - اگر چہ تو ایک درخت کی جڑ چباتا رہے (اور کچھ کھانا نہ ملے)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكٌ عَضُوْضٌ - پھر کٹنی بادشاہت ہوگی (نہ کہ خلافت راشدہ' خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہے گی۔ امام حسن علیہ السلام کی خلافت پر ختم ہوگئی اس کے بعد معاویہ زور زبردستی سے بادشاہ بن بیٹھے تو اسلامی بادشاہوں میں معاویہ اول بادشاہ ہیں نہ کہ خلیفہ جب معاویہ باوصف قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے تو دوسرے بادشاہ کیونکہ ہو سکتے ہیں۔ ایک روایت میں ثُمَّ مُلُوْكٌ عُضُوْضٌ ہے یعنی پھر خبیث بدخلق بدکار بادشاہ ہوں گے یہ عِضٌّ کی جمع ہے)۔

وَسَتَرَوْنَ بَعْدِىْ مُلْكًا عُضُوْضًا - (حضرت صدیقؓ نے فرمایا) تم میرے بعد کٹنی بادشاہت دیکھو گے (ایک کو ایک مارے گا کاٹے گا)۔

فَمُتَّ وَاَنْتَ عَاضٌّ - تو اس حال میں مرے کہ ایک درخت کی جڑ کاٹ رہا ہو (یعنی دانت سے اس کو چبا رہا ہو)۔

عَضَّ يَدَهٗ - اپنا ہاتھ کاٹا - (یعنی غصے یا شرمندگی سے)۔

اَهْدَتْ لَنَا نَوْعًا مِّنَ التَّعْضُوْضِ - تعضوض کھجور کی ایک قسم ہم کو تحفہ بھیجی - (تعضوض ایک قسم کی کھجور ہے)

وَعَضَّتْنَا الصَّعْبَةُ عَلَائِقَ الشَّيْنِ - ہم کو قحط کے سخت سال سے عیب اور ذلت کی باتیں لازم کر دیں۔

عَضُّ الزَّمَانِ - زمانہ کی سختی -

عَضْطٌ - جماع کے وقت گوز لگانا -

عِضْيَوْطٌ - جو جماع کے وقت گوز لگائے -

عَضْلٌ - تنگ کرنا' روک رکھنا' قید کرنا' سخت ہونا -

تَعْضِيْلٌ - روکنا' تنگ ہونا' زچگی دشوار ہونا' تنگ کرنا' حائل ہونا -

اِعْضَالٌ - سخت ہونا' مشکل ہونا' بند ہونا' غالب ہونا' تھکانا' عاجز کرنا -

تَعَضُّلٌ - غالب ہونا' تھکانا -

دَاءٌ عُضَالٌ - وہ مرض جس کا علاج دشوار ہو -

اِنَّهٗ كَانَ مُعَضَّلًا - آنحضرت ﷺ گٹھے بدن والے تھے (آپؐ کے اعضاء مضبوط اور طاقتور تھے - ایک روایت میں مُقَصَّدًا ہے یعنی میانہ قامت میانہ جسم تھے اس کا ذکر اوپر گزر چکا) -

اِنَّهٗ اَعْضَلُ قَصِيْرٌ - ماعز گٹھے بدن کا پست قد آدمی ہے یا اس کے پٹھے مضبوط اور پر گوشت ہیں (یہ عَضَلَةُ السَّاقِ سے ماخوذ ہے یعنی پنڈلی کا پٹھا) -

اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَسْفَلَ مِنْ عَضَلَةِ سَاقِيْ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ - (حذیفہؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے میری پنڈلی کے پٹھے کے نیچے ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا ازار یہاں تک ہونا چاہئے (یعنی نصف ساق تک) -

عَضَلَةٌ - پٹھا - (اس کی جمع عضلات ہے) -

اِنَّهٗ مَرَّ بِظَبْيَةٍ قَدْ عَضَلَهَا وَلَدُهَا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہرنی پر سے گزرے اس کے بچہ نے اس کو مشکل میں ڈال دیا تھا (یعنی پیٹ سے نہیں نکلتا تھا وہ درد سے بے تاب تھی - عرب لوگ کہتے ہیں -

اَعْضَلَ بِيَ الْاَمْرُ - اس کام نے مجھ کو مشکل میں ڈال دیا' رہائی دشوار ہے) -

قَدْ اَعْضَلَ بِيْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ مَا يَرْضَوْنَ بِاَمِيْرٍ وَّلَا يَرْضٰى بِهِمْ اَمِيْرٌ - (حضرت عمرؓ نے کہا کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا (عجب مشکل میں پھنسا دیا) کسی حاکم (گورنر) سے خوش نہیں رہتے نہ حاکم ان سے خوش رہتا ہے (کوفہ والے بڑے شریر اور بزدل اور مفسد لوگ تھے جو کوئی ان پر حاکم ہوتا اس کی شکایتیں کرتے) -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا اَبُوْحَسَنٍ - حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی پناہ اس مشکل مسئلہ سے جس کے حل کرنے کے لئے ابوالحسن یعنی حضرت علیؓ موجود نہ ہوں -

وَقَدْ جَاءَتْهُ مَسْئَلَةٌ مُّشْكِلَةٌ فَقَالَ مُعْضَلَةٌ وَّلَا اَبَاحَسَنٍ لَّهَا - معاویہ کے سامنے ایک مشکل مسئلہ پیش ہوا تو کہنے لگے بڑا مشکل مسئلہ ہے اور کوئی ابوالحسن اس کو حل کرنے کے لئے نہیں ہے (یعنی حضرت علیؓ کے مانند کوئی ایسا عالم موجود نہیں ہے - جو اس سوال کا جواب دے حالانکہ معاویہ حضرت علیؓ سے دشمنی اور بغض رکھتے تھے مگر ان کے علم وفضل کے قائل اور معترف تھے) -

لَوْ اُلْقِيَتْ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْضَلَتْ بِهِمْ - (امام شعبیؒ نے کہا) اگر یہ مسئلہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب کے سامنے پیش ہوتا تو ان کو بھی مشکل میں ڈالتا (اس کا جواب دینا ان کو دشوار ہو جاتا) -

فَاَعْضَلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَقَالَا يَارَبِّ اِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا - دونوں فرشتوں یعنی کرام کاتبین کو اس کلمہ نے مشکل میں ڈال دیا انہوں نے عرض کیا پروردگار تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہم نہیں جانتے کہ اس کا ثواب کیا اور کتنا لکھیں -

وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ - اس کو تو لاعلاج بیماری ہے -

زَوَّجْتُكَ اِمْرَاَةً فَعَضَلْتَهَا - (حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہؓ سے کہا) میں نے تیرا نکاح ایک عورت سے کر دیا لیکن تو نے اس کو لٹکا رکھا (جو خاوند بیوی سے سلوک کرتا ہے وہ نہیں کیا) -

عَضَلٌ - ایک شاخ ہے قارہ قبیلہ کی -

عِضْيَلٌ - بدخلق' لئیم -

مُعْضَلٌ - وہ حدیث جس کی سند میں پے در پے دو یا زیادہ

راوی ساقط ہو گئے ہوں-

مُعْضِلَاتٌ-مشکل مسائل-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ-لا علاج بیماری سے تیری پناہ-

مَا اَعْضَلَ مَسْئَلَتَكَ-تیرا سوال کیسا مشکل ہے-

اِعْضَالَّتِ الشَّجَرَةُ-درخت کی شاخیں خوب نکلیں-

عَضْهُ-یا **عَضِيْهَةٌ** یا **عِضْهَةٌ**-جھوٹ بولنا' جادو کرنا' چغل خوری کرنا' عضاہ کھانا' عضاہ کہتے ہیں ہر کانٹے دار بڑے درخت کو (اس کا مفرد **عِضَاهَةٌ** اور **عِضَةٌ**-اور چھوٹے کانٹے دار درخت کو عض کہیں گے)-

وَلَا يَعْضِهُ بَعْضُنَا بَعْضًا-ہم میں سے کوئی ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑے-

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَاالْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ-میں تم کو بتلاؤں عضہ کیا ہے وہ چغل خوری جس سے لوگوں میں دشمنی پڑے (ایک روایت میں **مَاالْعِضَةُ** ہے ترجمہ وہی ہے)-

اِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ- دیکھو طوفان سے یعنی طوفان جوڑنے سے بچتے رہو-(زمخشری نے کہا عضة کی اصل عضهة تھی)

وَلَا يُقْطَعُ عِضَا هُهَا-وہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں-

بِوَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ-ایسے میدان میں پہنچے جہاں بڑے بڑے کانٹے دار درخت بہت تھے-

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاعْضَهُوْهُ-جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کو پکارتے اس کو گالی دو-

لَعَنَ الْعَاضِهَةَ وَالْمُسْتَعْضِهَةَ-آنحضرت ﷺ نے جادو کرنے والی اور جادو کرانے والی دونوں پر لعنت کی (جادو کو عضہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نرا جھوٹ اور شعبدہ اور خیال بندی ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں ہے)-

اِذَا جِئْتُمْ اُحُدًا فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهٖ وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهٖ-جب تم احد پہاڑ پر (جو مدینہ طیبہ کے پاس ہے) آؤ تو وہاں کے درختوں میں سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول کا درخت ہی ہو یا کوئی کانٹے دار درخت ہو (عرب لوگ کہتے ہیں **عَضَهْتُ الْعِضَاةَ** میں نے کانٹے دار درخت کاٹ ڈالے)-

عُضِهَتْ عِضَاهٌ اِلَّا بِتَرْكِهَا التَّسْبِيْحَ-کوئی کانٹے دار درخت اس وقت تک نہیں کاٹا جاتا جب تک وہ تسبیح الٰہی نہ چھوڑ دے (جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس پر آفت آتی ہے لوگ اس کو کاٹ ڈالتے ہیں-اللہ کی تسبیح دنیا کی سب چیزیں کرتی ہیں لیکن آدمی اس کو نہیں سمجھتا)-

اِنَّ شِدْقَ اَحَدِهِمْ بِمَنْزِلَةِ مِشْفَرِ الْبَعِيْرِ الْعَضِهِ-ان میں کسی کا شدق (دہانہ منہ کے دونوں جانب یعنی کلھروے) اس اونٹ کے ہونٹ کی طرح ہوگا جو کانٹے دار درخت بہت کھاتا ہے یا جو کانٹے دار درخت کھا کر بیمار ہو گیا ہو-(بعض نے کہا جو اونٹ کانٹے دار کھاتا ہے اس کو **عَاضِهٌ** کہتے ہیں اور **عَضِهٌ** وہ اونٹ جو کانٹے دار درخت کھا کھا کر بیمار ہو گیا ہو)-

حَيَّةٌ عَاضِهَةٌ-وہ سانپ جو کاٹتے ہی ہلاک کر ڈالے-

عَضْوٌ- جدا کرنا' ٹکڑے ٹکڑے کرنا (**تَعْضِيَة** کے بھی یہی معنی ہیں)-

عِضْوٌ اور **عُضْوٌ**-جسم کا ایک ٹکڑا جیسے ناک کان ہاتھ پاؤں-

عِضَةٌ-فرقہ اور ٹکڑا-(اس کی جمع **عِضُوْن** ہے)-

جَعَلُو الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ-قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (کچھ آیتوں پر ایمان لاتے ہیں کچھ آیتوں کو نہیں مانتے)-

مَالَوْ اَنَّ رَجُلًا نَحَرَجَزُوْرًاوَّ عَضَّاهَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ-عصر کی نماز کا وقت وہ ہے کہ آدمی ایک اونٹ نحر کرے پھر اس کے گوشت کے پارچے سورج ڈوبنے سے پہلے کر ڈالے-

لَا تَعْضِيَةَ فِيْ مِيْرَاثٍ اِلَّا فِيْمَا حَمَلَ الْقَسْمَ-ترکہ کا وہ مال ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا جس کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا نقصان نہ دیتا ہو (مثلاً سونا' چاندی وغیرہ لیکن وہ مال جس کو ٹکڑے کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً موتی جواہرات' چادر' چکی' حمام وغیرہ اس کے ٹکڑے نہ کریں گے-اس قسم کے مال کا یا تو قیمت لگا کر تصفیہ کیا جائے گا یا سب وارثوں میں مشترک رہے گا)-

باب العین مع الطاء

عَطْبٌ - یا عُطُوْبٌ - نرم ہونا -

عَطْبٌ - ہلاک ہونا' ٹوٹ جانا' غصہ ہونا' سقط ہونا -

تَعْطِیْبٌ - خوشبودار کرنا -

اِعْطَابٌ - ہلاک کرنا -

اِعْتِطَابٌ - چیتھڑے سے آگ لینا' ہلاک ہونا -

عُطْبٌ اور عُطُبٌ - روئی -

عُطْبَۃٌ - روئی یا کپڑا جس میں آگ لگائی جائے -

لَیْسَ فِي الْعُطْبِ زَکٰوۃٌ - روئی میں زکوۃ نہیں ہے -

عَطْبُ الْھَدْيِ - قربانی کا جانور ہلاک ہونا' مثلاً لنگڑا یا بیمار ہو کر گر جائے -

کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ - اگر قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے تو میں کیا کروں -

مُعَاطِبُ - ہلاکت کے مقام -

عُطْبُوْلٌ یا عُطْبُلٌ - دراز قامت' لمبا -

لَمْ یَکُنْ بِعُطْبُوْلٍ وَّ لَا قَصِیْرٍ - آنحضرت ﷺ نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے (بلکہ میانہ قامت تھے نہایہ میں ہے کہ عطبول دراز قامت لمبی گردن والا - بعض نے کہا لمبا' چکنا' سخت' عورت اور مرد دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے) -

عَطْرٌ - خوشبودار ہونا (جیسے تَعَطُّرٌ ہے) -

عِطَارَۃٌ - خوشبو فروشی -

عَطَّارٌ - خوشبو فروش

کَانَ یَکْرَہُ تَعَطُّرَ النِّسَاءِ وَتَشَبُّھَھُنَّ بِالرِّجَالِ - آنحضرت ﷺ عورتوں کا خوشبو دار رہنا برا جانتے اسی طرح مردوں کی مشابہت کرنا (مراد وہ خوشبو ہے جس کی بو لوگوں کی ناک میں جاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو پھوٹے لیکن رنگ نہ ہو - اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن بو نہ پھوٹے - بعض نے کہا یہ کراہت اس وقت ہے جب عورت ایسی خوشبو لگا کر باہر نکلے - لیکن اپنے گھروں میں مضائقہ نہیں - بعض نے کہا تعطر سے تعطل مراد ہے یعنی مردوں کی طرح زیور اور رنگ سے خالی رہنا) -

اِذَا اسْتَعْطَرَتْ وَمَرَّتْ عَلَی الْقَوْمِ لِیَجِدُوْا رِیْحَھَا - جب عورت خوشبو لگا کر مردوں پر سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں -

عِنْدِیْ اَعْطَرُ الْعَرَبِ - (کعب بن اشرف یہودی نے کہا) میرے پاس وہ عورت ہے جو سارے عرب لوگوں سے زیادہ عمدہ عطر بناتی ہے (یا سب سے زیادہ معطر اور خوشبودار رہتی ہے) -

عِطْرٌ - خوشبو -

مِعْطَارٌ - بہت خوشبو لگانے والا -

نَاقَۃٌ مِّعْطَارَۃٌ - ذات والی اونٹنی -

خَاتَمُ عِطْرٍ - انگوٹھی خوشبودار (مراد وہاں معشوق ہے) -

اَلتَّعَطُّرُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ - خوشبودار رہنا پیغمبروں کا طریق ہے -

اَعْطَرُ سَیِّدِ الْعَرَبِ - سرداران عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبودار -

عَطْسٌ - یا عُطَاسٌ - چھینکنا' پھٹنا' روشن ہونا' مر جانا -

تَعْطِیْسٌ - چھینک لانا -

مَعْطِسٌ - ناک -

عَطْسَۃٌ - ایک بار چھینکنا -

کَانَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَ یَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ - آنحضرت ﷺ چھینک کو پسند کرتے تھے اور جمائی کو برا جانتے تھے (کیونکہ دلیل ہے چستی اور کم خواری اور قلت غذا کی اور جمائی پرخواری اور سستی کی) -

کَانُوْا یَتَعَاطَسُوْنَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ رَحِمَکَ اللّٰہُ - صحابہ چھینک مارتے تھے اس امید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیں یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے (تو آپ کی دعاء حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ چھینکتے تھے) -

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ اَنَا اَقُوْلُ کَمَا تَقُوْلُ - ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ - عبد اللہ بن

عمرؓ نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں والسلام علی رسول اللہ لیکن چھینک کے موقع پر صرف یہی کہتا ہوں الحمد للہ جیسے آنحضرت ﷺ نے ہم کو سکھلایا (اور السلام علی رسول اللہ اپنی طرف سے اس موقع پر نہیں بڑھاتا) آنحضرت ﷺ پر درود اور سلام بھیجنا ثواب کا کام ہے مگر بے محل کہنا عبداللہ بن عمرؓ نے برا جانا - اسی طرح ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بھی چھینکنے کے بعد والسلام علی رسول اللہ کہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیری ماں پر بھی سلام)-

لَا يُرْغِمُ اللّٰهُ اِلَّا هٰذِهِ الْمَعَاطِسَ - اللہ تعالیٰ انہی ناکوں کو خاک آلودہ کرے گا-

اَلْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ - چھینک اللہ کی طرف سے ہے (اور جمائی شیطان کی طرف سے)

وَ اِنْ رَغِمَ مَعْطَسُكِ - اگرچہ تمہاری ناک کو مٹی لگے (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ امام حسینؑ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب انہوں نے امام حسنؑ کو اپنے جدامجد کے پاس دفن ہونے نہ دیا میں کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہے حضرت عائشہؓ نے تو بخوشی اس کی اجازت دی تھی لیکن مروان اس میں حائل ہوا اور لڑنے کے لئے مستعد ہوا)-

عَطْشٌ - پیاسا ہونا' مشتاق ہونا'

مُعَاطَشَةٌ - پیاس میں مقابلہ کرنا-

تَعْطِيْشٌ - پیاسا رکھنا-

تَعَطُّشٌ - پیاسا بننا-

رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَاللَّهَثِ اَنْ يُّفْطِرَا وَ يُطْعِمَا - جو شخص روزے میں پیاس شدت برداشت نہ کر سکتا ہو یا اس کو پیاس کی بیماری ہو جائے (جیسے استسقاء کی بیماری کہ آدمی اس میں پانی پیتا ہے اور پیاس نہیں بجھتی) تو اس کو افطار کی اجازت ہے اسی طرح جس کی زبان پیاس کے مارے لٹک آئے اور ہانپنے لگے اس کو بھی افطار جائز ہے (اور دونوں روزے کے بدلے) مسکین کو کھانا کھلائیں (جیسے ہر کوئی ضعیف یا ناتواں یا بوڑھا یا بیمار شخص جس کو روزہ کی طاقت نہ ہو افطار کر سکتا ہے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے)-

اَلرَّجُلُ يُصِيْبُهُ الْعُطَاشُ حَتّٰى يَخَافَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ يَشْرَبُ - اگر کسی شخص کو روزے میں تونس ہو جائے (پیاس کی شدت ایسی کہ صبر نہ ہو سکے) اور ہلاکت کا ڈر ہو تو وہ افطار کر ڈالے پانی پی لے اور جب اچھا ہو تو اس روزے کی قضا کر لے (بس یہی کافی ہے کفارہ لازم نہ ہوگا)-

عَطْعَطَةٌ - عیط عیط کی آواز نکالنا' پے در پے آوازیں نکلنا-

عُطْعُطٌ - بکری کا بچہ یکسالہ یا گورخر کا بچہ-

اِنَّهٗ لَيُعَطْعِطُ الْكَلَامَ - وہ شخص چیخ پکار کر بات کرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں عطعط القوم لوگ چلانے لگے یاعیط عیط کہنے لگے)-

عَطْفٌ - یا **عُطُوْفٌ** - مائل ہونا' شفقت کرنا' مہربانی کرنا' دودھ جاری ہونا' حملہ کرنا' لوٹنا' جھکانا' مائل کرنا'

تَعْطِيْفٌ - دوہرا کرنا' موڑنا-

تَعَطُّفٌ - مہربانی کرنا' احسان کرنا-

عِطَافٌ - چادر-

سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ - پاک ہے وہ ذات جس کی چادر عزت ہے- وقال بہ اور اس کا حکم عزت دار ہے (رد نہیں ہو سکتا)-

حَوَّلَ رِدَائَهٗ وَ جَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ - آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر الٹی اور اس کا داہنا مڑا ؤ بائیں کندھے پر کر دیا-

وَ خَرَجَ مُتَلَفِّعًا بِعِطَافٍ - ایک چادر لپیٹے ہوئے نکلے-

فَنَاوَلْتُهَا عِطَافًا - میں نے ان کو چادر دی (جو میں اوڑھے ہوئے تھا انہوں نے دیکھا اس میں صلیب کی شکل بنی ہوئی تھی)-

وَالنَّظْرُ فِيْ عِطْفَيْهِ - اپنی دونوں جانبوں کو دیکھنا (یعنی اترانا اور غرور کرنا)-

ثَانِيَ عِطْفِهٖ یا عَطْفِهٖ - اپنے رخ کو پھیر لینے والا (اللہ تعالیٰ سے روگردان) یا اپنی مہربانی کو رد کئے والا-

لَيْسَ فِيْهَا عَطْفَاءُ - ان جانوروں میں کوئی سینگ مڑا اور لپٹا ہوا نہ ہو-

وَ فِيْ اَشْفَارِهٖ عَطَفٌ - اس کے ہونٹوں میں طول ہے یعنی

لمبے ہیں۔

فِی الطَّرِیْقِ عَطْفٌ ۔ راستہ کج ہے۔

عَطَلٌ ۔ موٹا ہونا' خالی ہونا (جیسے عُطُوْلٌ) عورت کا زیورات سے خالی ہونا۔

عَاطِلٌ اور عُطُلٌ ۔ وہ عورت جس کے بدن پر زیور نہ ہو۔

عَطَالَةٌ (بمعنی بطالہ یعنی بیکار رہنا)۔

تَعْطِیْلٌ ۔ چھوڑ دینا' خالی کرنا' فرصت دینا' زیور اتار لینا۔

یَا عَلِیُّ مُرْنِسَائَکَ لَا یُصَلِّیْنَ عُطُلًا ۔ علیؓ اپنی عورتوں کو حکم دے وہ زیورات سے خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں (بلکہ نماز میں کچھ نہ کچھ زیور ان کے آنگ پڑ رہے)۔

کَرِھَتْ اَنْ تُصَلِّیَ الْمَرْاَۃُ عُطُلًا وَلَوْ اَنْ تُعَلِّقَ فِیْ عُنُقِھَا خَیْطًا ۔ حضرت عائشہؓ اس کو برا جانتی تھیں کہ عورت زیور سے خالی ہو کر نماز پڑھے اگر کچھ زیور اس کے پاس نہ ہو تو گلے میں ایک دھاگہ ہی لٹکا لے (پوتھ کا لچھا ہی پہن لے ۔ مطلب یہ ہے عورت مرد میں امتیاز رہے)۔

ذُکِرَ لَھَا اِمْرَءَۃٌ مَّاتَتْ فَقَالَتْ عَطِّلُوْھَا ۔ ایک عورت مرگئی حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس کے زیور سب اتار لو (عرب لوگ کہتے ہیں عَطَّلَتِ الْمَرْاَۃُ ۔ عورت نے سب زیور اتار ڈالے)۔

رَاَبَ الثَّاَیَ وَاَوْ ذَمَ الْعَطِلَۃَ ۔ (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) بگڑے کو بنایا اور ٹوٹے پھوٹے ڈول کو درست کیا (عطلۃ وہ ڈول جس سے پانی بھرنا چھوڑ دیا گیا ہو' اس کے تسمے وغیرہ ٹوٹ گئے ہوں ۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام کو از سر نو تازہ اور مکمل کیا ۔ مخالفین اس کی سرکوبی کی ان کو سخت سزا دے کر ان کا زور توڑ دیا)۔

شَدَّ النَّھَارُ ذِرَاعَیْ عَیْطَلٍ نَصَفٍ ۔ دن نے دونوں ہاتھ لمبی آدھی عمر والی اونٹنی کے باندھ دیئے ۔ (عیطل یعنی اونٹنی اور نصف وہ اونٹنی جو جوان اور بوڑھی کے درمیان ہو)۔

لَا یَنْبَغِیْ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَھَا ۔ عورت کو زیور سے بالکل خالی نہ ہونا چاہئے (کچھ نہ کچھ زیور اس کے آنگ پر رہے اگرچہ گردن میں ایک پوتھ کا لچھا ہی سہی)۔

عَطْنٌ ۔ کھال کو صاف کرنے کے لئے نمک یا گوبر یا درخت کے پتوں میں ڈالنا تا کہ وہ نرم ہو جائے۔

عُطُوْنٌ ۔ اونٹ کا پانی پی کر بیٹھ جانا۔

عَطَنٌ ۔ اونٹ کا سیراب ہو جانا یا پانی پی کر پھر حوض کے گرد بیٹھنا تا کہ پھر دوبارہ پیئے۔

اِعْطَانٌ ۔ اونٹ کو سیراب کرنا یا پانی پلا کر حوض کے گرد بٹھانا تا کہ پھر دوبارہ پیئے۔

عَطَنٌ ۔ وہ مقام جہاں اونٹ پانی پی کر بیٹھتے ہیں۔

تَعْطِیْنٌ ۔ دوبارہ پانی پینے کے لئے بٹھانا۔

حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر پانی کے گرد بٹھا دیا (یعنی حضرت عمرؓ کے وقت میں اسلام ایسا پھیلے گا اور فتوحات اتنی بے شمار ہوں گی کہ لوگ مال اور دولت سے سیراب ہو جائیں گے)۔

فَمَا مَضَتْ سَابِعَۃٌ حَتّٰی اَعْطَنَ النَّاسُ فِی الْعُشْبِ ساتواں دن (استسقاء کی دعاء پر) نہیں گزرا تھا (اتنا پانی برسا) کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو چراگاہ میں پانی پلا کر بٹھا دیا (جہاں دیکھو وہاں پانی ہی پانی تھا)۔

وَقَدْ عَطَّنُوْا مَوَاشِیَھُمْ ۔ انہوں نے اپنے جانوروں کو تھانوں میں چھوڑ دیا (جہاں وہ رہتے اور آرام کرتے)۔

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰی خَیْرًا وَّانْفُشُوْا لَہٗ عَطَنَہٗ ۔ بکری کو آرام سے رکھو (اس کے دانے پانی کا خیال رکھو) اور اس کا تھان جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو۔

صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ لَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ ۔ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے تھانوں میں نماز مت پڑھو (اگرچہ اونٹ اور بکری دونوں کا پیشاب پاک ہے اور بعض کے نزدیک دونوں ناپاک ہیں مگر بکریوں کے تھان میں یہ ڈر نہیں ہوتا کہ نمازی کو کوئی صدمہ پہنچے گا اس لئے ان میں نماز کی اجازت دی برخلاف اونٹوں کے تھان کے وہاں اگر کوئی اونٹ بگڑے تو نماز کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے)۔

اَخَذْتُ اِھَابًا مَّعْطُوْنًا فَاَدْخَلْتُہٗ عُنُقِیْ ۔ میں نے ایک

بدبودار کھال پائی جس کے بال اتر گئے تھے اسی کو اپنے گلے میں ڈال لیا-

وَ فِی الْبَيْتِ اُهُبٌ عَطِنَةٌ- گھر میں چند کھالیں بدبودار پڑی ہوئی تھیں (جن کی دباغت نہیں ہوئی تھی- اُهُبٌ جمع ہے اِهَابٌ کی بمعنی کھال یا وہ کھال جس کی دباغت نہ ہوئی ہو)-

عَطْوٌ- دینا' اوپر اٹھانا-

مُعَاطَاةٌ- ایک دوسرے کو دینا (جیسے تَعَاطِیْ ہے)-

تَعْطِيَةٌ- جلدی کرنا' خدمت کرنا-

اِعْطَاءٌ- دینا' رام ہونا-

عَطَاءٌ- جو چیز دی جائے-

فَاِذَا تُعُوْطِیَ الْحَقَّ لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ- (آنحضرت ﷺ بڑے خلیق اور ملنسار تھے مگر جب کوئی حق بات کو بگاڑنا چاہتا یا کسی کا حق دبانا چاہتا تو (آپؐ ایسے غصہ ہوتے کہ) ہم میں سے کوئی آپ کو نہیں پہچانتا (معلوم نہ کر سکتا کہ آپؐ وہی شخص ہیں جو ایسے نرم مزاج اور ملنسار تھے یا دوسرے کوئی شخص ہیں- مطلب یہ ہے کہ آپ کو احقاق حق اور ابطال باطل کا ایسا خیال رہتا کہ جب کوئی حق بات کے خلاف کہتا یا ناحق ظلم کرنا چاہتا تو آپ اس پر سخت غصہ ہوتے اور آپ کی حالت ایسی بدل جاتی گویا آپؐ دوسرے کوئی شخص ہیں)-

اِنَّ اَرْبَی الرِّبٰو عَطْوُ الرَّجُلِ عِرْضَ اَخِيْهِ بِغَيْرِ حَقٍّ- سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت ریزی ناحق کرے (بے وجہ شرعی اس کی برائی بیان کرے)-

لَا تُعْطُوْهُ الْاَيْدِیْ- اس تک ہاتھ نہیں پہنچے-

رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ- ایک شخص نے میرا نام لے کر عہد اور اقرار کیا پھر اس کو توڑ ڈالا (عہد شکنی کی)-

لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ- اس کو اس کے بدلہ وہ دیا جا رہا تھا جو نہیں دیا گیا تھا (یعنی بائع نے مشتری سے زیادہ قیمت پر بکنے کا ذکر کیا حالانکہ وہ چیز اتنے پر نہیں بک رہی تھی)

اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ مَنْ صَلَّاهَا وَ حَضَرَهَا- اللہ تعالی اس کو اس کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوا اور جماعت سے نماز پڑھی (یہ جب ہے) کہ عذر سے جماعت میں شریک نہ ہو سکے لیکن اس کی نیت شریک ہونے کی ہو کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ نية المومن خير من عمله مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے)-

لَنْ تَقْرَءَ بِحَرْفٍ مِنْهَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ- تو اس میں سے جو کلمہ پڑھے گا وہ تجھ کو دیا جائے گا (مثلاً جب غفرانك کہے گا تو مغفرت ہو گی لا تواخذنا کہے گا تو مواخذہ نہ ہو گا اگر اس کلمہ میں کوئی دعا نہ ہو تو اس کا ثواب ملے گا)-

اُعْطِیَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ- سورۂ بقرہ کی اخیر آیتوں میں جو دعائیں ہیں وہ اس کے لئے قبول ہوں گی-

لَا نُعْطِيْكَاهُنَّ- ہم تجھ کو وہ نہیں دیں گے (کاف خطاب کے بعد اشباع کا الف زیادہ کر دیا ہے)-

اُعْطِيَهَا- اس کو شہادت کا ثواب دیا جائے گا (اگرچہ گھر میں اپنے بچھونے پر مرے)-

وَ فِیْ هٰذَا الْعَطَاءِ- اس عطا میں یعنی جو بیت المال میں سے دی جائے-

بِعْتُ جَارِيَةً اِلَی الْعَطَاءِ- میں نے ایک لونڈی بیچی تنخواہ کے وعدے پر (یعنی جب مشتری کی تنخواہ سرکار یا اس کے صاحب کے پاس سے ملے گی اس وقت وہ قیمت ادا کرے گا)-

نَهٰی اَنْ يُّتَعَاطَی السَّيْفُ مَسْلُوْلًا- آنحضرت ﷺ نے ننگی تلوار کو دینے لینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں ضرر کا احتمال ہے دوسرے آدمی کو خوف پیدا ہوتا ہے)-

مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيَهٗ- تو نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا-

عَاطٍ بِغَيْرِ اَنْوَاطٍ- جس چیز کے ملنے کی امید نہیں اس پر ہاتھ بڑھاتا ہے (اس کو لینا چاہتا ہے- یہ ایک مثل ہے)-

فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ- پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہوا اور اونٹنی کو زخمی کیا-

مِعْطَاءٌ- بہت دینے والا مرد ہو یا عورت (اس کی جمع مَعَاطٍ اور مَعَاطِیٌّ ہے)-

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخَصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا- جب تم رزانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو (یعنی چھوٹی چھوٹی منزلیں کر کے ان کو خوب چرنے اور کھانے دو البتہ

جب قحط کے دن ہوں اور راستہ میں چارہ پانی نہ ملے تو جلد بڑی بڑی منزلیں طے کر کے اس مقام سے پار ہو جاؤ)۔

وَ مَا أُعْطِيَ عَطَاءٌ هُوَ خَيْرٌ - اس سے بہتر عطا نہیں دی گئی - ایک روایت میں ھو نہیں ہے ایک میں عطاء بہ نصب مذکور ہے)۔

فَعَاطَيْتُهَا كُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ - میں نے ہر ڈول پر ایک کھجور ٹھہرائی۔

لَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ أَيَّامُهُ - اس بادشاہت کو دور کرنے کی جرات مت کر جس کے دن ابھی نہ گزرے ہوں (بلکہ اس سلطنت کے قائم رہنے کی ابھی مدت باقی ہے کیونکہ جو شخص ایسی بادشاہت کا خلاف کرے گا جس کا زمانہ حکومت ابھی باقی ہے وہ خود ضرر اٹھائے گا)۔

بَيْعُ الْمُعَاطَاةِ - وہ بیع جس میں مشتری قیمت رکھ کر چیز اٹھا لے دونوں دل سے راضی ہوں لیکن زبان سے کچھ نہ کہیں۔

أَعْطِنِي الْكِتَابَ بِيَمِينِي وَ الْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي - داہنے ہاتھ میں میرا نامہ اعمال دے اور بایاں ہاتھ دھونے کے بدلے بہشت میں ہمیشہ رہنا (یہ وضو کی دعاء میں ہے)۔

باب العين مع الظاء

عَظْبٌ - جلدی جلدی دم ہلانا' لازم کر لینا' صبر کرنا' سوکھ جانا۔

عَظَبٌ - موٹا ہونا' لازم کر لینا' صبر کرنا۔

تَعْظِيبٌ - دیر کرنا' ٹالنا۔

عَظِيبُ الْخَلْقِ - بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

عِظْيَبُّ الْخُلُقِ - بد خلق' عظوب - موٹا' فربہ۔

عَظْرٌ - برا جاننا' ناپسند کرنا' بھر دینا۔

اِعْظَارٌ - ثقیل ہونا۔

عِظَارَةٌ - امتلا۔

عَظٌّ - کاٹنا (بمعنی عض - بعض نے کہا عض دانتوں سے کاٹنا اور عظ دوسری چیزوں سے کاٹنا) ملا دینا۔

عِظَاظٌ - ایک دوسرے کو کاٹنا۔

عَاظَّ الْقَوْمُ - لوگ خوب لڑے۔

عَظْلٌ - ایک دوسرے پر سوار ہونا۔

تَعْظِيلٌ - جمع ہونا۔

مُعَاظَلَةٌ اور عِظَالٌ - نر کا مادہ پر جمے رہنا۔

أَنْشِدْنَا لِشَاعِرِ الشُّعَرَاءِ قَالَ وَمَنْ هُوَ قَالَ الَّذِي لَا يُعَاظِلُ بَيْنَ الْقَوْلِ وَ لَا يَتَتَبَّعُ حُوشِيَّ الْكَلَامِ - (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو اس شاعر کا کلام سناؤ جو شاعروں کا سردار ہے ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہے - حضرت عمرؓ نے کہا جو شاعر لفظوں کو مکرر نہیں لاتا تضمین[1] نہیں کرتا اور وحشی غریب الفاظ جو مستعمل نہیں ہیں اپنے شعروں میں نہیں لاتا۔

تَعَاظَلَ الْجَرَادُ وَالْكِلَابُ - کتے اور ٹڈے ایک دوسرے پر سوار ہو گئے۔

عُظُلٌ - گانڈو لوگ۔

عِظْمٌ - ہڈی ہڈی کھلانا' ہڈی پر مارنا۔

عِظَمٌ اور عَظَامَةٌ - بڑائی۔

عَظِيمٌ اور عُظَامٌ اور عُظَّامٌ - بڑا۔

تَعْظِيمٌ - بڑا کرنا' عزت اور احترام کرنا' ہڈی ہڈی جدا کرنا۔

إِعْظَامٌ - بڑا ہونا' بڑا کرنا' بڑا جاننا' ہڈی دینا۔

تَعَظُّمٌ - بڑا بننا' تکبر کرنا۔

تَعَاظُمٌ - بڑائی جتانا۔

اِسْتِعْظَامٌ - تکبر کرنا' اللہ تعالیٰ کا ایک نام عظیم بھی ہے کیونکہ اس کی حقیقت اور قدرت ایسی ہے جو احاطہ عقول سے باہر ہے اور اجسام میں عظمت یہ ہے کہ اس کا طول یا عرض یا عمق زیادہ ہو اور

---

[1] تضمین یہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے مقام پر رکھنا کیونکہ وہ اس کے معنی پر مشتمل ہے یا ایک معنی کا بغیر ذکر کئے حاصل ہونا یا فاصلہ کے بعد جو لفظ ہے اس کا فاصلہ سے متعلق ہونا یہ نثر میں ہے اور نظم میں تضمین یہ ہے کہ قافیہ اپنے مابعد سے ایسا متعلق ہو کہ بغیر اس کے ملائے مطلب سمجھ میں نہ آ سکے اور یہ عیب ہے اگر ماقبل سے متعلق ہو یا مطلب بغیر ملائے سمجھ میں آتا ہو تو عیب نہیں ہے تضمین اس کو بھی کہتے ہیں کہ شاعر دوسرے کا مضمون یا دوسرے کے الفاظ اپنے کلام میں شامل کرے۔

اللہ تعالیٰ عظمت جسمانی سے پاک ہے (کذافی النہایہ)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ لَيْلَةً عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَقُوْمُ فِيْهَا اِلَّا اِلٰى عُظْمِ صَلٰوةٍ۔ ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کے حالات بیان فرماتے رہے اور کسی کام کے لئے نہیں اٹھے مگر بڑی نماز کے لئے (یعنی فرض نماز کے لئے)۔

فَاَسْنَدُوْا عُظْمَ ذٰلِكَ اِلٰى ابْنِ الدُّخْشُمِ۔ اس کا بڑا حصہ ابن دخشم کی طرف منسوب کیا (کہ وہ بڑا منافق ہے)۔

جَلَسْتُ اِلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ میں ایک مجلس میں بیٹھا جس میں انصار کی بڑی جماعت تھی (عرب لوگ کہتے ہیں دخل فی عظم الناس بڑی جماعت میں شریک ہو گیا)۔

سَادَعُظْمَ خَلْقِهٖ۔ بڑی مخلوق پر سرداری کی۔

اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عُظْمِ الْبَلَاءِ۔ جتنی مصیبت بڑی ہو اتنا ہی ثواب بڑا ہوگا (رحمت بقدر زحمت ان عظم الجزاء بھی ہوسکتا ہے کیونکہ عظم مصدر ہے بمعنی بڑائی جو ضد ہے صغر کی)۔

وَ عِظَمُ شَانِ الْمُبَايِعِ۔ بیعت کرنے والے کی بڑی شان۔

اُنْظُرُوْا رَجُلًا طُوَالًا عُظَامًا۔ ایک بڑا لمبا تڑنگا شخص دیکھو۔ (نہایہ میں ہے کہ عظام مبالغہ کا صیغہ ہے اور عظام اس سے بھی بڑھ کر)۔

مَنْ تَعَظَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى غَضْبَانَ۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے (غرور کرے) وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصہ ہوگا (کیونکہ بڑائی اور تکبر اس کو پسند نہیں ہے بندے کا کام عاجزی اور فروتنی ہے)۔

لَا يَتَعَاظَمُنِيْ ذَنْبٌ اَنْ اَغْفِرَهٗ۔ مجھ کو کوئی گناہ میری بخشش کے سامنے بڑا نہیں معلوم ہوتا (یعنی میری مغفرت ایسی وسیع ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے بندہ توبہ کرے اور عاجزی تو اس کو بخش دیتا ہوں)۔

بَيْنَمَا هُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ وَهُوَ صَغِيْرٌ بِعَظْمِ وَضَّاحٍ مَرَّ عَلَيْهِ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَهٗ لَتَقْتُلَنَّ صَنَادِيْدَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ۔ آنحضرت ﷺ بچپنے میں بچوں کے ساتھ ہڈی کا کھیل کھیل رہے تھے (وہ کھیل یہ ہے کہ رات کے وقت ایک ہڈی کسی مقام پر ڈال دیتے ہیں پھر سب بچے دو گروہ ہو کر اس ہڈی کو مارتے ہیں جس فریق کا نشانہ ٹھیک لگا ہڈی پر پڑا اس فریق کے بچے دوسرے فریق کے بچوں پر سوار ہو کر اس مقام تک جاتے ہیں جہاں سے مارا تھا) اتنے میں ایک یہودی آپ کے سامنے سے گزرا وہ کہنے لگا تم تو اس بستی کے رئیسوں کو قتل کرو گے۔ (اس کا کہنا ٹھیک ہوا آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت فرمائی اور آپؐ نے مشرکوں کے سرداروں کو قتل کیا)۔

فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ۔ یہ ان کو گراں گذرا (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دیا۔ کیونکہ جاہلیت والوں کے اعتقاد میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سخت گناہ تھا)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ۔ اس نے بڑا کام کیا' بڑی مہم میں پھنس گیا۔

اَلْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ موٹا سنڈا قیامت کے دن۔

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْكَرِيْمِ۔ بڑے خوب صورت عمدہ تخت کا مالک۔

اَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ فِي الْقُرْاٰنِ۔ قرآن میں بڑے درجہ کی (جس کے پڑھنے میں اور اجر اور ثواب زیادہ ہو) آیت کونسی ہے۔

عَظِيْمُ بُصْرٰى۔ بصری کا رئیس (حاکم بادشاہ)۔

دَعَا بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ۔ اس نے اللہ تعالیٰ کا بڑا نام لے کر دعا کی (اللہ تعالیٰ کے سب نام بڑے ہیں مگر ہوسکتا ہے کہ بعض نام اس کو دوسرے ناموں سے زیادہ پسند ہوں یا ان کی تاثیر زیادہ ہو اس وجہ سے اس کو اسم اعظم کہیں گے)۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ يَوْمُ النَّحْرِ۔ دنوں میں بڑے درجہ کا دن یوم النحر ہے یعنی ذی الحجہ کا دسواں دن (اگرچہ عرفہ کا دن بڑا دن ہے اسی طرح ذی الحجہ کے دسوں دن بڑے ہیں مگر اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یوم النحر سب سے بڑا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ منجملہ بڑے دنوں کے نحر کا دن بھی بڑا دن ہے)۔

مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا۔ (دل میں ایسا خیال آتا ہے) کہ آدمی اس کو منہ سے نکالنا بڑا گناہ سمجھتا ہے۔

اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ - مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا (منہ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر رہی ناک وہ منہ میں داخل ہے)-

اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ - دانت تو ایک ہڈی ہے (اور ہڈی جنوں کی خوراک ہے تو اس سے استنجا کرنا درست نہیں)-

لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ - اس کے سامنے کوئی بات بڑی نہیں (وہ جو چاہے اسی وقت کر سکتا ہے)-

اَلْعَظَمَةُ اِزَارِیْ - بڑائی میری ازار ہے-

فَلَمْ اَرَذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ اَوْاٰیَةٍ اُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَ - میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد ہو پھر اس کو بھلا دے (یاد سے نہ پڑھ سکے یا دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے یا اس پر توجہ اور عمل کرنا چھوڑ دے- مجمع البحرین میں ہے کہ عظیم ذات اور صفات دونوں کی عظمت کو شامل ہے اور جلیل صفات کے کمال سے اور کبیر ذات کے کمال سے خاص ہے)-

فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ - اس نے بڑا بہتان کیا- (یعنی جس نے یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ غیب کی کنجیاں جانتے تھے یعنی ان پانچ باتوں کو جن کا ذکر اوپر گزر چکا)-

اَلسُّنَّةُ فِی الْحَلْقِ اَنْ یَّبْلُغَ الْعَظْمَیْنِ - سر منڈانا یہاں تک کہ دونوں ہڈیوں تک پہنچ جائے (یعنی ان ہڈیوں تک جو کنپٹی کے نیچے کی جانب ہیں) سنت کے موافق ہے-

عَظْوٌ - برائی کرنا' فریب سے زہر دے دینا' بھلائی سے پھیر دینا' غیبت کرنا-

لَقِیَ مَا عَجَاهُ وَمَا عَظَاهُ - اس نے سختی اٹھائی-

لَقَّاهُ اللّٰهُ مَا عَظَاهُ - اللہ تعالیٰ اس کو برائی نصیب کرے-

عَظّٰی - عظوان کھا کر پیٹ پھول جانا-

کَفِعْلِ الْهِرِّ یَفْتَرِسُ الْعَظَایَا - بلی کی طرح عظایا کو مارتا پھرتا ہے (عظایا جمع ہے عظاية کی وہ ایک مشہور جانور ہے جو چھپکلی سے بڑا ہوتا ہے بعض نے کہا گرگٹ)- عظاة بھی مفرد ہے معنی وہی ہیں- اس کی جمع عظاء ہے-

عِظَةٌ - وعظ کرنا' نصیحت کرنا' عبرت (یہ اصل میں وعظ تھا اس کو کتاب الواو میں ذکر کرنا چاہئے تھا مگر لفظی مناسبت سے یہاں ذکر کر دیا)-

لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً - میں تجھ کو لوگوں کے لئے عبرت اور نصیحت بناؤں گا-

اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِظَةً لِغَیْرِیْ - تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تجھ کو دوسروں کے لئے عبرت بنائے (یعنی مجھ کو سزا دے کر دوسروں کو سبق دے)-

مَوْعِظَةٌ - کے بھی یہی معنی ہیں یعنی عبرت-

باب العین مع الفاء

عَفْتٌ - لپیٹنا' مروڑنا' توڑ ڈالنا-

عِفِتَّانٌ اور عِفْتَانٌ - سخت دل' مضبوط' قوی-

اَعْفَتُ - وہ شخص جس کا ستر اکثر کھل جایا کرے-

اِنَّهٗ کَانَ اَخْضَعَ اَشْعَرَ اَعْفَتَ - زبیر بن عوام ایک جھکے ہوئے بہت بال والے آدمی تھے بیٹھتے وقت ان کی شرمگاہ کھل جاتی تھی-

کَانَ بَخِیْلًا اَعْفَتَ - عبد اللہ بن زبیرؓ بخیل تھے ان کی شرمگاہ بیٹھنے میں کھل جاتی (آخر وہ ازار کے نیچے ایک جانگیا پہنتے)-

دَعِ الْاَعْفَتَ الْمِهْذَارَ یَهْذِیْ بِشَتْمِنَا
فَنَحْنُ بِاَنْوَاعِ الشَّتِیْمَةِ اَعْلَمُ

(یہ ابو حزہ شاعر نے عبد اللہ بن زبیرؓ کی مذمت میں کہا) یعنی اس شخص کو چھوڑ دے جس کا ستر کھل جاتا ہے اور بڑا بکی ہے ہم کو گالیاں بکتا ہے آخر ہم بھی گالیوں کی قسموں کو خوب جانتے ہیں- (بعضوں نے اعفت تا بنقطتین سے روایت کیا ہے)-

عَفْجٌ - مارنا' جماع کرنا-

تَعَفُّجٌ - ٹیڑھا ہونا-

اِذَا قَالَ یَا مَعْفُوْجُ فَعَلَیْهِ الْحَدُّ - جب کوئی دوسرے کو مفعوج کہے تو اس کو سزا دی جائے گی (کیونکہ معفوج گانڈو (مفعول) کو بھی کہتے ہیں)-

عَفْدٌ - پاؤں جوڑ کر کودنا-

اِعْتِفَادٌ - دروازہ بند کر کے بیٹھ جانا' مرنے تک کسی سے کچھ نہ مانگنا-

عَفَدٌ - کبوتر اور ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں-

عَفْرٌ - زمین پر لٹا دینا' مٹی میں ملا دینا' روند ڈالنا' دے مارنا' پہلی بار سینچنا' پیوند سے فارغ ہونا-

عَفَرٌ - سفیدی پر سرخی نمودار ہونا یا کم سفید ہونا-

تَعْفِيرٌ - مٹی میں رلانا' ذلیل کرنا' دودھ چھڑانا' چھاتی پر دودھ چھڑانے کے لئے کچھ لگا لینا' سکھانا' سفید کرنا' کالی بکریوں میں سفید بکریاں ملانا-

تَعَفُّرٌ - لوٹنا (یعنی مٹی میں تڑپنا جیسے اِنْعِفَارٌ ہے)-

اِسْتِعْفَارٌ - مٹی کا رنگ ہونا-

عَافُوْرٌ - شدت اور سختی-

عَفَارٌ - روکھا ستو یا روکھی روٹی - اور ایک درخت جس سے آگ سلگاتے ہیں-

عَفَارَةٌ - خباثت-

عُفَارِيَةٌ اور عِفْرٌ - خبیث' بدصورت (اسی میں ہے عِفْرِيْتٌ دیو پلید' شیطان)-

كَلَامٌ لَّا عَفْرَ فِيْهِ - اس کلام میں کوئی اشکال نہیں-

عَفْرَاءُ - وہ عورت جس کی سفیدی پر سرخی ہو یا جو کم سفید ہو-

يَعْفُوْرٌ - نر ہونا' یا مٹی کے رنگ کا ہرن' یا گورخر کا بچہ (اس کی جمع یعافیر ہے)-

اِذَا سَجَدَ جَافٰى عَضُدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ عُفْرَةُ اِبطَيْهِ - آنحضرت ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازو پیٹ سے اتنے جدا رکھتے کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی (نہایہ میں ہے کہ عفرہ وہ سفیدی جو خالص نہ ہو مٹی کی طرح تیرہ رنگ ہو- طیبی نے کہا بغل کی سفیدی میں بالوں کی سیاہی مل کر عفرۃ ہوتی ہے)-

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَىْ اِبطَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - گویا میں آنحضرت ﷺ کی بغلوں کی دونوں سفیدیوں کو دیکھ رہا ہوں-

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ - قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اکٹھا کئے جائیں گے جو سفید تیرہ رنگ ہو گی یا سفید سرخی مائل-

اِنَّ امْرَاَةً شَكَتْ اِلَيْهِ قِلَّةَ نَسْلِ غَنَمِهَا قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ سُوْدٌ قَالَ عَفِّرِىْ - ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ اس کی بکریوں کی نسل کم رہتی ہے آپ نے پوچھا بکریوں کا رنگ کیا ہے اس نے کہا کالی ہیں آپ نے فرمایا تو ان میں سفید بکریاں شریک کر دے (تو نسل میں برکت ہو گی)-

لَدَمُ عَفْرَاءَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ - (قربانی میں) ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالی کو دو کالی بکریوں کے خون سے زیادہ پسند ہے-

لَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِىْ كَالدَّادِىْ - چاندنی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں-

لَقِيْتُهٗ عَنْ عُفْرٍ - میں اس سے پندرہ دن کے بعد ملا (جب چاندنی راتیں گزر گئیں)-

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى اَرْضٍ تُسَمّٰى عَفِرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً - آنحضرت ﷺ ایک زمین پر سے گزرے اس کا نام عفرہ تھا (یعنی سفید تیرہ رنگ جس پر سبزی نہ ہو) آپ نے اس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا یعنی سبز اور آباد-

عَفَّرَهٗ فِى التُّرَابِ - اس کو مٹی میں لٹا دیا-

عَفِّرُوْهُمَا - (اساف اور نائلہ دونوں بتوں کو جو کعبہ میں دھرے تھے آپ نے فرمایا) مٹی میں لٹا دو (ان کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے)-

لَمَّا رَاٰى حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا - جب جنگ احد میں آپ نے حضرت حمزہؓ کو دیکھا قتل کئے گئے اور مٹی میں رلے پڑے ہیں-

رَخَمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَادِيْلُ - لوگوں کا گوشت مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے کیا گیا-

اَلْعَافِرُ الْوَجْهِ فِى الصَّلٰوةِ - نماز میں منہ پر مٹی لگی ہوئی-

هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ - (ابو جہل ملعون نے کہا) کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کے سامنے اپنا منہ خاک آلود کرتے ہیں (یعنی سجدہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے

ہیں)۔

لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ۔ میں ان کا منہ مٹی میں رلا دوں گا (ان کو ذلیل کروں گا)۔ (یہ ابوجہل نے آنحضرت ﷺ کی شان میں کہا)۔

أَوَّلُ دِينِكُمْ نُبُوَّةٌ وَّرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ أَعْفَرُ۔ دیکھو تمہارا دین نبوت اور رحمت سے شروع ہوا پھر اس کے بعد خبیث اور ظلمی بادشاہت ہوگی۔ (یہ خلافت راشدہ کے بعد کا زمانہ ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعِفْرِيَةَ النِّفْرِيَةَ۔ اللہ تعالیٰ خبیث' بدکار' بدذات کا دشمن ہے (عفریت بھی اسی سے نکلا ہے۔ بعض نے کہا وہ شخص مراد ہے جو روپیہ جمع کرتا ہو اور خرچ نہ کرتا ہو۔ بعض نے کہا ظالم سرکش۔ بعضوں نے کہا جس پر کوئی آفت نہ آئے نہ بیماری کیونکہ اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ نہ اس کے اہل میں نقصان ہو نہ مال میں۔ زمخشریؒ نے کہا عفر اور عفرية اور عفريت اور عفارية۔ زورآور شیطان جو اپنے حریف کو بچھاڑ دے مٹی میں ملا دے)۔

غَشِيَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ لَيْثًا عَفَرْنَى۔ بدر کے دن ان کو ایک زورآور قوی شیر کی طرح گھیر لیا (عفرن شیر کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں لیثا عفریا ہے معنی وہی ہیں)۔

أَمَرَهُ أَنْ يَّأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْعَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ۔ آنحضرت ﷺ نے معاذؓ کو یمن کا صوبیدار بنا کر بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ہر جوان مرد سے (جو کافر ہو) سال بھر میں ایک دینار (جزیہ کا) لیا جائے یا اسی قیمت کا معافری کپڑا (معافر ایک قبیلہ کا نام ہے جو یہ کپڑا بناتا تھا)۔

وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ۔ (ایک شخص کی چادر معافری تھی اور ازار دوسرے کپڑے کی اور ایک اور شخص کا بھی یہی حال تھا آپؐ نے اس سے فرمایا) تو دوسرے کی معافری لے لے اور اپنی دوسری وضع کی چادر اس کے حوالہ کرے تو تیرا جوڑا پورا ہو جائے گا (عرب میں جوڑا دو کپڑوں کا ہوتا ہے ایک چادر دوسرے تہ بند یعنی لنگی جس کو ازار بھی کہتے ہیں)۔

وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ مَعَافِرِيَّانِ۔ عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے دو چادریں معافری کی پہنے ہوئے۔

مَالِيْ عَهْدٌ بِأَهْلِي مُنْذُ عَفَارِ النَّخْلِ۔ دوسری روایت میں ہے

مَا قَرُبْتُ أَهْلِي مُذْ عَفَّرْنَا النَّخْلَ يَعْنِي) جب سے کھجور کی تعفیر ہوئی میں اپنے گھر والوں سے نہیں ملا (تعفیر یہ ہے کہ کھجور کے درخت میں پیوند لگا کر اس کو چالیس دن تک یوں ہی چھوڑ دیتے تھے پانی نہیں دیتے تھے تاکہ اس کا میوہ جھڑ نہ جائے پھر چالیس دن کے بعد اس کو پانی دیتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ خوب پیاسا ہوتا اس وقت پانی دیتے عرب لوگ کہتے ہیں عَفَّرَا الْقَوْمُ جب لوگ ایسا کریں۔ اصل میں یہ جانور کی تعفیر سے نکلا ہے وہ یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو چند روز تک دودھ نہ دیتی یعنی جب دودھ چھڑانے کا وقت آتا پھر جب بہت بیتاب ہوتا تو تھوڑا دودھ پلاتی پھر چند روز تک نہ دیتی تاکہ اس کو دودھ چھوڑنے کی عادت ہو جائے)۔

عُفَيْرٌ۔ آنحضرت ﷺ کے گدھے کا نام تھا چونکہ اس کا رنگ خاکی تھا (یہ تصغیر ہے أَعْفَرُ کی جیسے سُوَيْدٌ تصغیر ہے أَسْوَدُ کی)۔

خَرَجَ عَلَى حِمَارِهِ يَعْفُورَ لِيَعُوْدَهُ۔ آنحضرت ﷺ اپنے گدھے یعفور پر سوار ہو کر ان کی عیادت کو گئے۔ (یعفور عفرت سے ہے یا یعفور کہتے ہیں ہرن کے بچہ کو چونکہ وہ ہرن کی طرح دوڑتا تھا اس لئے اس کو یعفور کہہ دیا)۔

عَفَّرْتُ الْإِنَاءَ فِي التُّرَابِ۔ میں نے برتن کو مٹی میں رولا (مٹی سے رگڑا)۔

تَعْفِيْرٌ۔ نمازی کا پیشانی سجدے میں خاک آلود کرنا۔

مَا يَقُوْلُ صَاحِبُ الْبُرْدِ الْمَعَافِيْرِيِّ۔ معافیری چادر والا کیا کہتا ہے (مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

تُتْرَكُ مَعَافَارَةٌ وَأُمُّ جُعْرُوْرٍ لِلْمَارِيْنَ أَوْ لِلْحَارِسِ أَوْ لِلطُّيُوْرِ۔ معافارہ اور ام جعرور (یہ دونوں خراب قسمیں ہیں کھجور کی) مسافروں اور چوکیدار اور پرندوں کے لئے چھوڑ دی جائیں گی (زکوٰۃ میں نہ لی جائیں گی)۔

عَفْرَسَةٌ۔ پچھاڑ دینا' غالب ہونا' گرا دینا۔

عِفْرِسٌ۔ اور عَفَرْنَسٌ۔ شیر۔

عَفْزٌ-کھیلنا' ہنسانا-
مُعَافَزَةٌ-کھیل کرنا-
عَفَازَةٌ-ٹیلہ-
عَفْسٌ-قید کرنا' کام میں لانا' زور سے ہانکنا' پچھاڑنا' روندنا' ملنا' سرین پر لات مارنا' زور سے گھسیٹ لینا-
مُعَافَسَةٌ-اور عِفَاسٌ-علاج کرنا' کھیل کرنا-
فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ- جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس سے لوٹ کر آتے ہیں اور اپنی عورتوں اور کام کاج میں لگ جاتے ہیں-
كُنْتُ اُعَافِسُ وَاُمَارِسُ- (عمرو بن عاص یہ سمجھا کہ) میں تو ایک عیاش آدمی ہوں عورتوں سے کھیلتا رہتا ہوں (بھلا میں ملک داری اور حکومت کے فرائض کیا جانوں- یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-
يَمْنَعُ مِنَ الْعِفَاسِ خَوْفُ الْمَوْتِ وَذِكْرُ الْبَعْثِ وَالْحِسَابِ- کھیل کود اور عیاشی سے موت کا ڈر اور حشر اور حساب کا ذکر روکتا ہے (جو کوئی موت کو یاد کرتا رہے گا اور آخرت کے مواخذوں کو وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا)-
عَفْشٌ-جمع کرنا-
عُفَاشَةُ-آدمیوں کا وہ گروہ جس میں بھلائی نہ ہو-
هُوَ عَفْشٌ فَفْشٌ-وہ بے فیض آدمی ہے اس میں کچھ بھلائی نہیں ہے-
عَفْشَلٌ-بھاری بھر کم موٹا-
عِفْشَالٌ-جنگ کے کام کا نہیں-
عَفْشَلِيلٌ-سخت بھاری' وہ بوڑھی جس کا گوشت لٹک آیا ہو' بہت بال والی کملی-
عَفْصٌ-اکھاڑنا' کھودنا' کشتی میں گرا دینا' موڑ دینا' جماع کرنا' ڈاٹ لگانا-
تَعْفِيصٌ-عفص سے رنگنا' روشنائی میں مازو ڈالنا-
اَلْعَفْصُ-مازو' مازو کا درخت' بلوط کا درخت-
عَفَصٌ-ناک کی کجی-
عَفِصٌ-بکٹھا' کسیلا-

مُعَافَصَةٌ-لڑنا' کشتی کرنا-
اِعْفَاصٌ-سربندھن لگانا-
اِعْتِفَاصٌ-لے لینا-
عِفَاصٌ-تھیلی' یا شیشے کی ڈاٹ' یا تھیلی کا سربندھن-
عُفُوْصَةٌ-کسیلا پن' بکٹھا پن' یعنی تلخی قبض کے ساتھ- (اس کو بشاعۃ بھی کہتے ہیں)-
مِعْفَاصٌ یا مِعْقَاصٌ-بدخلق چھوکری' بداطوار-
اِحْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا- پڑی ہوئی چیز کے ظرف یا اس کے سربندھن اور ڈاٹ کا خیال رکھ (اس کو دل میں خوب جمائے تاکہ اس کا مالک جب آئے اور ٹھیک پتہ بتلائے تو اس کو پہچان لے)-
عَفْطٌ-یا عَفِيطٌ یا عَفَطَانٌ- (بکری کا) گوز لگانا' گوز کی طرح منہ سے آواز نکالنا-
وَلَكَانَتْ دُنْيَا كُمْ هٰذِهٖ اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ عَفْطَةِ عَنْزٍ- تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک بکری کے پاد سے زیادہ ذلیل ہوتی (بعض نے عفطہ سے چھینک مراد لی ہے)-
عَفٌّ-یا عَفَافٌ یا عَفَافَةٌ یا عِفَّةٌ-بری اور مکروہ بات یا کام سے باز رہنا' پاکدامنی' جمع ہونا-
عُفَافَةٌ-وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے-
تَعْفِيفٌ-دودھ پلانا-
اِعْفَافٌ-پاکدامن کرنا-
تَعَفُّفٌ-پاکدامن ہونا-
اِسْتِعْفَافٌ-سوال سے باز رہنا-
مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ- جو شخص حرام کام کرنے سے یا سوال کرنے سے بچے گا اللہ اس کو بچائے گا (اس کو غیب سے روزی دے گا کہ سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی)-
عَفَافٌ-تونگری' روزی بقدر کفایت یا حرام کاموں سے بچنا-
فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ- یہاں تک میں جانتا ہوں وہ عفیف) پاکدامن سوال سے بچنے والے) صبر کرنے والے ہیں-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعِفَّةَ وَالْغِنٰی - یا اللہ میں تجھ سے پاکدامنی اور تونگری کا طالب ہوں۔

عِفَّةٌ فِیْ طُعْمَةٍ - اکل حلال یا کم خوری بقدر ضرورت۔

لَا تُحَرِّمُ الْعِفَّةُ - چھاتی میں بچا ہوا دودھ پینے سے حرمت نہ ہوگی (یعنی قطرہ دو قطرے جب تک پانچ بار اچھی طرح دودھ نہ چوسے)۔

عُیَیْفَةٌ - بھی چھاتی میں بچے ہوئے دودھ کو کہتے ہیں۔

اَلْعَفَفُ عَنْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ - (حائضہ عورت سے ازار کے اوپر مباشرت کرنا درست ہے لیکن) اس سے بچنا افضل ہے۔ (یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ حائضہ سے فوق الازار مباشرت کرتے اور جو آپؐ نے کیا وہی افضل ہے)

عَفْقٌ - غائب ہونا' (گدھے کا) گوز لگانا' بہت مارنا' تھوڑا سو کر جاگنا' کثرت سے جماع کرنا' روکنا۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَاالْعِفَاقِ - مجھ سے میرا بھائی بہت بھاگنے والا لے۔

عَفَلٌ - وہ زائد گوشت جو عورت کے فرج میں نکل آتا ہے جننے کے بعد' بعض نے کہا فرج کا سوج جانا اس طرح کہ اس میں دخول نہ ہو سکے۔

اَرْبَعٌ لَا یَجُزْنَ فِی الْبَیْعِ وَلَا النِّکَاحِ الْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ - چار طرح کی عورتوں کی نہ بیع درست ہے نہ نکاح (یعنی مشتری اور ناکح کو ایسی عورتوں کے نکاح یا بیع کے فسخ کا اختیار رہوگا) ایک تو دیوانی دوسری جذامی (یا آتشکی) تیسری کوڑھی (برص والی) چوتھی عفلاء یعنی وہ عورت جس کے فرج پر زائد گوشت نکل کر سوراخ بند ہو گیا ہو یا تنگ ہو گیا ہو اس میں دخول نہ ہو سکے۔ (اسی طرح اگر مرد میں یہ عیوب ہوں اور عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو قاضی فسخ کر دے گا)۔

عِفَالٌ - ایک گالی ہے عورت کے لئے (جیسے) قِطَامِ ہے)۔

عَفْلٌ - بکری کے یا بیل کے دونوں پاؤں کے درمیان چربی بہت ہونا۔

فِیْ اِمْرَأَةٍ بِھَا عَفَلٌ - اس عورت کے باب میں جس کو عفل ہو۔

کَبْشٌ حَوْلِیٌّ اَعْفَلُ - ایک مینڈھا برس بھر کا چربی دار جس کے خصیہ پر بہت چربی ہو۔

تُرَدُّ الْمَرْأَةُ مِنَ الْعَفَلِ - عفل کی وجہ سے عورت پھیر دی جائے گی (کیونکہ وہ عیب ہے)۔

عَفْنٌ - یا عَفَنٌ یا عُفُوْنَةٌ - بدبودار ہونا' سڑ جانا' پرانا ہونا۔

تَعْفِیْنٌ - بدبودار کرنا' سڑا دینا۔

عَفَّانٌ - حضرت عثمانؓ کے والد کا نام ہے (بعض نے کہا یہ عف سے ہے تو اس کا وزن اول صورت میں فعال ہوگا اور دوسری صورت میں فعلان ہوگا)۔

عَفِنَ مِنَ الْقَیْحِ وَالدَّمِ جَوْفِیْ - (حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا میرا پیٹ) پیپ اور لہو سے سڑ گیا (بدبودار ہو گیا)۔

تَعَفُّنٌ - سڑاند' بدبو۔

عَفْوٌ - معاف کر دینا' بخش دینا' قصوروار سے درگزر کر کے اس کو سزا نہ دینا' ساقط کرنا' باز رہنا' مٹا دینا' ویران کر دینا' بہت ہونا' بہت کرنا' چھوڑ دینا' زیادہ ہونا' کاٹنا۔

عَفَاءٌ - ہلاک ہونا' مٹ جانا' پرانا ہونا۔

تَعْفِیَةٌ - بال بڑھنے دینا' مٹا دینا' ہلاک کرنا' اصلاح کرنا۔

مُعَافَاةٌ اور عِفَاءٌ اور عَافِیَةٌ - تندرستی' ہر ایک بلا سے بچاؤ۔

اِعْفَاءٌ - بال بڑھنے دینا' برائی سے بچانا۔

تَعَفِّیْ - مٹ جانا' مضمحل ہونا۔

تَعَافِیْ - تندرست ہونا' چھوڑ دینا۔

اِعْتِفَاءٌ - اچھا سلوک چاہنا۔

اِسْتِعْفَاءٌ - معافی چاہنا' نوکری یا خدمت چھوڑ دینا۔

عَفُوٌّ - اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی معاف کر دینے والا بخش دینے والا۔

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَاَدُّوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِکُمْ - میں نے گھوڑوں اور غلام لونڈیوں میں (گو وہ تجارت کے لئے ہوں) زکوٰۃ معاف کر دی۔ اب دوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو (جیسے چاندی سونا' اونٹ' گائے' بکری)۔

عَفَتِ الرِّیْحُ الْاَثَرَ - ہوا نے نشان تک مٹا دیا۔ (یہ اہل

عرب کا محاورہ ہے)۔

لَا تُعَفِّ سَبِيْلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَحَبَهَا۔ (حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم اس راستہ کو مت مٹاؤ جس کو آنحضرت ﷺ نے قائم کیا اور چلایا (یعنی آنحضرت ﷺ کے طریق پر چلو جو جس کام کا مستحق ہے اس کو وہ کام دو۔ لیاقت اور قابلیت کا خیال رکھو۔ عزیز داری اور قرابت کا پاس چھوڑ دو)۔

سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ۔ اللہ سے گناہوں کی بخشش اور صحت اور تندرستی اور لوگوں کی ایذا اور شر سے سلامتی مانگو (معافاۃ کے معنی یہ ہیں کہ لوگ تجھ سے سروکار نہ رکھیں اور تو ان سے کچھ غرض نہ رکھے تو ان کو ایذا نہ دے وہ تجھ کو نہ ستائیں۔ بعض نے کہا عفوؔ سے ماخوذ ہے یعنی تو لوگوں کے قصور معاف کرے وہ تیرے قصور معاف کریں)۔

سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ۔ اللہ تعالی سے عافیت مانگو (یعنی ہر بیماری اور بلا سے خواہ دینی ہو یا دنیوی دنیا میں ہو یا آخرتؔ میں اللہ محفوظ رکھے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔ یا اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی بخشش اور ہر بلا سے محفوظی کا طالب ہوں (یہ نہایت جامع اور مختصر دعا ہے جو تمام مطالب پر حاوی ہے)۔

مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ الْعَافِيَةَ۔ اللہ کو کسی چیز کا مانگا جانا اتنا پسند نہیں ہے جتنا عافیت کا مانگا جانا (کیونکہ عافیت تمام مطالب کا مجموعہ ہے اس میں دنیا اور دین دونوں کی بھلائی آ گئی ہے اور بادشاہوں کو وہی کلام پسند آتا ہے جو مختصر اور تمام مطالب کا حاوی ہو۔ طول کلامی پسند نہیں آتی)۔

اِسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ۔ تم اپنے سردار کے لئے مغفرت کی دعا کرو (کہ اللہ تعالی اس کی خطائیں بخش دے اور اس کو نیک توفیق دے)۔

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اس کا قصور معاف کر دیا (یعنی حضرت عثمانؓ کا جو جنگ احد میں بھاگ نکلے تھے)۔

كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ۔ میری امت کے تمام گنہگاروں کو (جو ایمان پر مریں) اللہ تعالی معاف کر دے گا مگر ان لوگوں کی معافی نہ ہو گی جو علانیہ ڈھٹائی کے ساتھ گناہ کرتے ہیں (نہ خدا سے شرماتے ہیں نہ بندوں سے) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ میری امت میں سے کسی کی پیٹھ پیچھے برائی (غیبت) روا نہیں ہے مگر جو لوگ علانیہ فسق و فجور کرتے ہوں ان کی غیبت درست ہے)۔

تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ۔ تم ایسا کرو کہ حد کے کاموں کو (مثلاً زنا، چوری، شرب خمر وغیرہ) ایک دوسرے پر معاف کر دیا کرو (مجھ تک نہ پہنچاؤ ورنہ مجھ کو سزا دینا ضروری ہو گا)۔

سُئِلَ عَمَّا فِيْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ الْعَفْوُ۔ ذمیوں پر زکوۃ معاف ہے۔

اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ۔ اللہ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کی عادات اور اخلاق کو آسانی کے ساتھ قبول کریں (ان پر سختی نہ کریں)۔

اَمَّا صَفْوُ اَمْوَالِنَا فَلِاٰلِ الزُّبَيْرِ وَاَمَّا عَفْوُهٗ فَاِنَّ تَيْمًا وَّ اَسَدًا تَشْغَلُهٗ عَنْكَ۔ ہمارے مالوں میں جو عمدہ مال ہیں وہ تو زبیر کی اولاد کے ہیں اور جو ان سے بچ جائے وہ قبیلہ تیم اور اسد کو دیئے جاتے ہیں تجھ کو کہاں سے ملیں گے۔

اَمَرَ بِاِعْفَاءِ اللِّحٰى۔ آنحضرت ﷺ نے داڑھیوں کو چھوڑ دینے کا حکم دیا (مونچھوں کی طرح ان کا کترنا ضروری نہیں ہے)۔

لَا اَعْفٰى مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ۔ جو شخص خون بہا لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے تو اس کو اللہ تباہ کرے کیونکہ اس نے ظلم کیا اگر قصاص لینا تھا پھر دیت کیوں قبول کی) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جو کوئی دیت لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اس کو میں معاف نہیں کروں گا (بلکہ اس کو قتل کروں گا)۔

اِذَا دَخَلَ صَفَرُ وَ عَفَا الْوَبَرُ۔ جب صفر کا مہینہ آئے اور اونٹ کے بال بڑھ جائیں (ایک روایت میں و عفا الاثر ہے یعنی نشان مٹ جائے)۔

تَعْفُوْ اَثَرَهٗ۔ تو اس کا نشان مٹا دے یا اس کا اثر مٹ جائے (لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے)۔

اِنَّهٗ غُلَامٌ عَافٍ - وہ تو ایک پر گوشت لڑکا ہے (فربہ اور موٹا)۔

اِنَّ عَامِلَنَا لَيْسَ بِالشَّعِثِ وَلَا الْعَافِیْ - ہمارا عامل نہ پرا گندہ بال ہے نہ پر گوشت۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ - منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر چنگاہ ہو جاتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی سی ہے جس کو اس کے مالک باندھ دیں پھر کھول دیں اس کو کچھ معلوم نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں کھولا (یعنی مومن تو جب بیمار ہوتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہوں کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے یہ آفت اور بیماری مجھ پر بھیجی ہے وہ توبہ اور استغفار کرتا ہے جب اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ کا شکر بجالاتا ہے لیکن کافر اور بے ایمان کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے وہ نہ بیماری میں اللہ کو یاد کرتا ہے نہ اچھا ہو کر اس کا شکر بجالاتا ہے)۔

ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰهُ - پھر اللہ نے اس کو صحت بخشی۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ مِنْ اَرْضِ الْمَدِیْنَةِ مَا کَانَ عَفًا - آنحضرت ﷺ نے مدینہ کی وہ زمین جس پر کسی کی ملک کا نشان نہ تھا مقطعہ (جاگیر) کے طور پر دی۔

عَفَتِ الدَّارُ عُفَاءً - گھر کا نشان تک مٹ گیا۔

یَرْعَوْنَ عَفَاهَا - جو زمین لاوارث ہے اس پر جانوروں کو چرائیں (مجمع البحار میں یزرعون ہے یعنی وہاں کھیتی کریں)۔

اِذَا دَخَلْتُ بَیْتِیْ فَاَکَلْتُ رَغِیْفًا وَ شَرِبْتُ عَلَیْهِ مِنَ الْمَاءِ فَعَلَی الدُّنْیَا الْعَفَاءُ - جب میں اپنے گھر میں ایک روٹی کھالوں اس پر پانی پی لوں تو دنیا پر خاک پڑے یا دنیا مٹ جائے (یعنی اب مجھ کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے ایک روٹی ایک کوزہ پانی کا بس ہے زیادہ کی طلب بے کار ہے)۔

مَا اَکَلَتِ الْعَافِیَةُ مِنْهَا فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ - جو جانور کھیت یا باغ میں سے کھائیں تو اس کے مالک کو صدقہ کا ثواب اس میں ملتا ہے۔

عَافِیَةٌ - ہر ایک جانور جو خوراک کا طلبگار ہو (اس کی جمع عوافی ہے)۔

یَتْرُکُهَا اَهْلُهَا عَلٰی اَحْسَنِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَةً - مدینہ کو مدینہ والے اچھی حالت میں جانوروں کے لئے چھوڑ کر چلدیں گے (یہ قیامت کے قریب ہوگا - بعض نے کہا یہ واقعہ گزر چکا ہے جب خلافت مدینہ سے نکل کر شام میں قرار پائی)۔

لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِیَّةُ لَتَرَکْتُهٗ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الْعَافِیَةُ - اگر صفیہ بنت عبدالمطلب کے رنجیدہ ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حمزہؓ کی نعش کو ایسے ہی زمین پر پڑی رہنے دیتا درندے اور پرندے اس کو کھا لیتے (تا کہ شہادت کی پوری تکمیل ہو جائے)۔

مَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ - جس امر سے شارع نے سکوت کیا (نہ اس کو واجب کیا نہ اس سے منع کیا) وہ معاف ہے (اس کے کرنے سے مواخذہ نہ ہوگا)۔

کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُهٗ - تم میں ہر شخص گنہگار ہے مگر جس کو میں چنگا کردوں (اس کے گناہ معاف کردوں گویا گناہ بھی ایک بیماری ہے)۔

تَرَکَ اِتَانَیْنِ وَ عِفْوًا یا عُفْوًا - دو گدھیاں اور ایک گورخر کا بچہ چھوڑا۔

اَللّٰهُمَّ اَعْفِ - یا اللہ اس کو شفا دے۔

وَاعْفُ عَنَّا - ہمارے گناہ بخش دے (پہلا اِعْفاء سے ہے اور دوسرا عفو سے)۔

اٰخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ - اخیر وقت نماز پڑھنا اللہ کی معافی ہے۔

اَلْعَفْوُ هُوَ الْوَسَطُ مِنْ غَیْرِ اِسْرَافٍ وَّ لَا اِقْتَارٍ - (امام جعفر صادقؒ نے اس آیت کی تفسیر میں قل العفو فرمایا کہ) عفو یہ ہے کہ بیچ کی چال چلے نہ اسراف کرے نہ تنگی (امام باقرؒ نے فرمایا عفو وہ مال ہے جو سال بھر کے خرچ سے بچ رہے - بعض نے کہا جو اہل وعیال کے خرچ سے فاضل ہو - بعض نے کہا عمدہ اور بہتر مال)۔

اِنَّهٗ دَفَنَ فَاطِمَةَ وَ عَفٰی عَلٰی قَبْرِهَا - حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو (رات کو) دفن کردیا اور ان کی قبر کا نشان بھی مٹا دیا (تا کہ کسی کو ان کی قبر کا پتہ معلوم نہ ہو سکے - آج تک حضرت بی بی صاحبہؓ کی قبر کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہے کوئی کہتا ہے بقیع میں

ہے کوئی کہتا ہے وہ جگہ اب مسجد نبوی میں شریک ہوگئی- آنحضرت ﷺ کے روضہ متبرکہ کے سامنے آپ مدفون ہیں)-

عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاءُ- (امام حسین علیہ السلام نے جب آپ کے صاحبزادے شہید ہوئے تو فرمایا) اب تیرے بعد دنیا پر مٹی پڑے-

وَعَفّٰى عَنْ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ تَجَلُّدِيْ- حضرت فاطمہؓ کی قبر کو میری مضبوطی اور مستعدی نے مٹا دیا (میں نے فوراً دفن کے بعد ان کی قبر کا نشان مٹا دیا)-

باب العين مع القاف

عَقْبٌ- پیچھے سے کچھ لپیٹنا' ایڑی پر مارنا' قائم مقام ہونا' بعد کو آنا-

تَعْقِيْبٌ- پیچھے سے آنا' بعد کو لانا' سوکھ جانا' تردد کرنا' ادائی میں دیر کرنا' نماز کے بعد دعاء کے لئے بیٹھنا' پیچھے دیکھنا' پہلا حکم منسوخ کر کے دوسرا حکم دینا' کسی کی غلطی بیان کرنا' اس پر اعتراض کرنا' (جیسے تَعَقُّبٌ ہے)

مُعَاقَبَةٌ- پیچھے سے آنا' باری باری سواری کرنا' عذاب دینا (جیسے عِقَابٌ ہے)-

اِعْقَابٌ- نیک بدلہ دینا (جیسے مُعَاقَبَةٌ برا بدلہ دینا)-

عَاقِبَةٌ- اچھا بدلہ-

عِقَابٌ- برا بدلہ-

تَعَاقُبٌ- ایک کے پیچھے ایک آنا' باری باری لینا-

اِعْتِقَابٌ- فروخت شدہ چیز کو قیمت وصول ہوئے تک روک رکھنا-

مَنْ عَقَّبَ فِيْ صَلٰوةٍ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ- جو شخص اسی جگہ پر جہاں نماز پڑھی ہو ٹھہرا رہے (دعا یا تلاوت کے لئے) تو وہ نماز ہی میں ہے (اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا)-

صَلَّى الْقَوْمُ وَعَقَّبَ فُلَانٌ- لوگوں نے تو نماز پڑھ لی (اور چل دیئے) لیکن فلاں شخص نماز کے بعد وہیں ٹھہرا رہا- (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)-

تَعْقِيْبٌ- ایک کام کر کے پھر وہی کام کرنا' سال میں ایک بار جہاد کر کے پھر دوبارہ اسی سال میں جہاد کرنا-

مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اَنْ يُّعَقِّبَ- جو شخص دوبارہ جہاد کرنا چاہے-

تَعْقِيْبُهٗ خَيْرٌ مِّنْ غَزْوِهٖ- اس کا دوبارہ دشمن پر حملہ کرنا اس کے جہاد سے بہتر ہے-

مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اِنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا- خوف کی نماز دو ہی سجدے ہیں ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ پڑھے (تو چار رکعتی نماز سفر میں دو رکعتی ہو جاتی ہے اور خوف کی حالت میں ایک ہی رکعت کافی ہے)-

وَاِنَّ كُلَّ غَازِيَةٍ غَزَتْ يَعْقُبُ بَعْضُهَا بَعْضًا- مجاہدین کا ہر گروہ باری باری دشمن سے جنگ کرے (جب ایک گروہ جنگ کر چکے تو اب اسی کو دوبارہ نہ بھیجیں گے جب تک کہ دوسرا گروہ جنگ نہ کرے)-

اِنَّهٗ كَانَ يُعَقِّبُ الْجُيُوْشَ فِيْ كُلِّ عَامٍ- حضرت عمرؓ سال باری باری مسلمانوں کے لشکروں کو بھیجا کرتے-

اَلْجُيُوْشُ عُقَبٰى- لشکروں کی ٹکریاں باری باری دشمن کے مقابلہ پر جائیں-

اَلَا اِنَّهَا كَانَتْ عُقْبَةً- باری باری ایک کے بعد دوسرا تھا-

سُئِلَ عَنِ التَّعْقِيْبِ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا فِي الْبُيُوْتِ- حضرت انسؓ سے پوچھا کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا گھروں میں جا کر پڑھو (گویا گھروں میں اس نفل کا پڑھنا بہتر سمجھا اور مسجد میں مکروہ جانا)-

مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّ اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً- نماز کے بعد چند کلمے کہے جاتے ہیں ان کا کہنے والا (مراد کو پہنچے گا) نامراد نہیں ہوگا وہ کلمے یہ ہیں ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (یا ۳۳ بار اللہ اکبر اور اخیر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدیر- کہہ کر سو کا عدد پورا کرے- ان کلموں کو معقبات اس لئے کہتے ہیں کہ بار بار ہر نماز

کے بعد کیے جاتے ہیں یا ایک کے بعد دوسرے کیے جاتے ہیں)۔

فَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ - پانی بھرنے کا ایک اونٹ پانچ آدمیوں میں تھا باری باری ہر ایک اس پر سواری کرتا۔

دَارَتْ عُقْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی باری آئی۔

كَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُوْنَ اللَّيْلَ اَثْلَاثًا - ابو ہریرہؓ اور ان کی بیوی' ان کا غلام باری باری تہائی تہائی رات عبادت کرتے (اس طرح ساری رات ختم ہوتی ہر تہائی میں ایک آدمی بیدار اور نماز میں مصروف رہتا)۔

فَلَمَّا خَرَجَ اَیْ عَامِرٌ يُعَقِّبَانِهٖ - جب عامرؓ جنگ خیبر میں نکلے تو ابوبکر صدیقؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باری باری ان کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیتے۔

اِنَّهٗ اَبْطَلَ النَّفْحَ اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ فَتُعَاقِبَ - اگر جانور لات مارے تو اس کا تاوان دینا لازم نہیں مگر جب جانور کو مارے اور وہ دوبارہ لات مارے تو تاوان دینا ہوگا۔

عَاقِبٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والے۔

عَاقِبٌ - اور عَقُوْبٌ - جو نیکی اور بھلائی میں اگلے شخص کا قائم مقام ہو۔

جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ - نجران کے نصاریٰ کا سردار اور عاقب (یعنی جس کا سردار کے بعد درجہ تھا) آئے۔

اِنَّهٗ سَافَرَ فِيْ عَقِبِ رَمَضَانَ - انہوں نے رمضان کے اخیر میں سفر کیا (یعنی جب دس دن یا اس سے کم باقی رہے تھے)۔

جَاءَ عَلٰى عَقِبِ الشَّهْرِ يَا فِيْ عَقِبِهٖ - جب اس وقت آئے کہ مہینے کے دس روز یا اس سے کم باقی ہوں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ اور جَاءَ فِيْ عُقْبِ الشَّهْرِ یا عَلٰى عُقْبِهٖ - جب مہینہ پورا ہونے پر آئے۔

فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِيْ عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ - ہم مدینہ میں ذی الحجہ کی تمامی پر آئے (یعنی سلخ ذی الحجہ کو یا غرہ محرم کو)۔

لَا تَرُدُّوْهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ - ان کو ایڑیوں کے بل مت لوٹاؤ (یعنی حالت پر ہجرت ترک کر کے)۔

مَا زَالُوْا امْرُ تَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ - برابر ایڑیوں کے بل برگشتہ رہے (یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر قائم رہے)۔

نَهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطٰنِ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں اپنے دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے سے منع فرمایا (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان جس کو اقعا بھی کہتے ہیں۔ بعض نے کہا وضو میں ایڑیوں کا چھوڑ دینا مراد ہے ایک روایت میں نَهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ ہے یعنی اقعا سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر ٹیک دے اور پنڈلیوں کو اونچا سیدھا کر کے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے)۔

وَيْلٌ لِّلْعَقِبِ یا لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ - ایڑی یا ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی وضو میں پاؤں اس طرح دھوئے کہ ایڑیاں سوکھی رہ جائیں تو وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گی)۔

فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ - مجھ کو بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑی کے پاس پہنچ گیا۔

لَكَ وَلِعَقِبِكَ - تیرا ہے اور تیری اولاد کا۔

اِنَّ نَعْلَهٗ كَانَتْ مُعَقَّبَةً مُخَصَّرَةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ایڑی دار اور بیچ میں پتلی تھی۔ باریک۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَيْمٍ لِتَنْظُرَ لَهٗ اِمْرَأَةً فَقَالَ اُنْظُرِيْ اِلٰى عَقِبَيْهَا اَوْ عُرْقُوْبَيْهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کو ایک عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجا (جس سے آپؐ نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) تو فرمایا اس کی ایڑیوں یا دونوں کونچوں کو دیکھ (ان کا رنگ کیسا ہے اگر وہ کالے ہیں تو باقی جسم بھی کالا ہوگا)۔

كَانَ اسْمُ رَايَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُقَابُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

عُقَاب - بڑا زبردست جھنڈا اور ایک مشہور شکاری جانور۔

فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ - اگر وہ لوگ جن کے پاس مسافر جا کر اترے اس کی مہمانی نہ کریں تو اس کو درست ہے کہ مہمانی کا بدلہ اسی قدر زبردستی ان سے وصول کرے (یہ

حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات میں رہنے والوں سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر کوئی مسافر ان کے پاس جا کر اترے تو اس کو کھانا کھلائیں۔ بعض نے کہا یہ حکم اس مسافر کے لئے ہے جس کے پاس خرچ نہ ہو اور کھانے کا محتاج ہو تو ہو ہر طرح سے اپنے کھانے کے لائق وصول کر سکتا ہے اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا)۔

سَاُعْطِيْكَ مِنْهَا عُقْبٰى - میں عنقریب اس کا بدلہ تجھ کو دوں گا۔

مَنْ مَّشٰى عَنْ دَابَّتِهٖ عُقْبَةً فَلَهٗ كَذَا - جو شخص اپنے جانور سے ایک پھیرا چلے یا ایک گشت اس کو یہ ملے گا۔

كُنْتُ مَرَّةً نُشْبَةً فَاَنَا الْيَوْمَ عُقْبَةٌ - ایک زمانہ میں میرا یہ حال تھا کہ جس کسی سے میں بھڑ جاتا تو اس کے لئے آفت ہوتا اب میں خود ناتوانی اٹھاتا ہوں (دوسرے کو کیا نقصان پہنچاؤں گا)۔

مَا مِنْ جَرْعَةٍ اَحْمَدَ عُقْبَانًا - کوئی گھونٹ اس سے زیادہ خوش انجام نہیں ہے۔

اِنَّهٗ مَضَغَ عَقَبًا وَّهُوَ صَائِمٌ - آپؐ نے ایک پٹھا چبایا اور آپ روزہ دار تھے۔ کیونکہ صرف چبانے یا زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں جاتا)۔

اَلْمُعْتَقِبُ ضَامِنٌ لِمَا اعْتَقَبَ - جو شخص ایک چیز کو بیچ کر پھر اس کو روک رکھے (مشتری کے قبضہ میں نہ دے) تو وہ خود ہی اس کا ضامن ہوگا (اگر وہ چیز تلف ہو جائے گی تو بائع ہی کا نقصان ہوگا مشتری سے کچھ نہ لے سکے گا)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّعَقِّبَ - جو شخص لوٹنے کے بعد پھر حملہ کرنے کا ارادہ کرے۔

اَلْعَقَبَةُ - ایک گھاٹی کا نام ہے جو منیٰ اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔ اسی میں جمرہ یعنی ستون ہے جس پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں۔

لَيْلَةُ الْعَقَبَةِ - وہ رات جس میں انصار لوگوں نے مکہ میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ پہلے سال بارہ آدمی آئے تھے انہوں نے پہاڑ کی گھاٹی میں آپ سے بیعت کی اس کو بَيْعَةُ الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰى کہتے ہیں۔ دوسرے سال ستر آدمی آئے اس کو بیعة العقبة الثانية کہتے ہیں۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا اُحِبُّ بَدْرًا بَدَلَهَا - میں لیلہ العقبہ کی بیعت میں شریک تھا اور بدر کی جنگ میں حاضر ہونا اس کے بدلے مجھ کو پسند نہیں ہے (بلکہ لیلة العقبہ کی حضوری کو میں بدر کی حضوری سے بہتر جانتا ہوں۔ کیونکہ اسی رات میں گویا اسلام کی جڑ قائم ہوئی)۔

لَا يَضْمَنُ مَا عَاقَبَ اَنْ يَّضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا - اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اس کے بدلے لات لگائے تو جانور کے مالک پر تاوان نہ ہوگا (کیونکہ مارنے والے نے خود اپنے اوپر بلا مول لی)۔

رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ - میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو اس گھاٹی میں دیکھا جو مدینہ کے راستہ پر واقع ہے (حجاج بن یوسف نے ان کو اسی مقام پر سولی دی تھی اور لاش کو سولی پر لٹکا رہنے دیا تھا)۔

كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ - گھاٹی والوں میں سے ایک شخص کے درمیان آپ تھے (یہ گھاٹی تبوک کی راہ میں ہے وہاں منافقوں نے دغا اور فریب کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا دیا)۔

عَلَيْكَ بِاَبِىْ جَهْلٍ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ - یا اللہ تو ابوجہل اور ولید بن عقبہ سے سمجھ لے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے کیونکہ عقبہ کا بیٹا ولید تو اس وقت بالکل کم سن تھا)۔

يَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ - رات اور دن میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں (یہ فرشتے کرام کاتبین کے سوا ہیں یعنی محافظ فرشتے بعض نے کہا کرام کاتبین بھی بدلتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ نوبت بہ نوبت سے یہ مراد ہے کہ رات کے فرشتے صبح کو آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے اس وقت اترتے ہیں اسی طرح دن کے فرشتے عصر کے اخیر وقت چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے اس وقت اترتے ہیں)۔

اِنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا وَالْعَاقِبَةَ فِى الْاُخْرٰى - آخرت میں بلندی اور ثواب ہمارے لئے ہے (عاقبت کا اطلاق اکثر بھلائی

کے لئے ہوتا ہے جیسے عقوبت کا برائی کے لئے اور کبھی عاقبت کا استعمال بھی برائی کے لئے ہوتا ہے جیسے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الذين اساء و السوء ...)-

عُقْبٰی - آخرت کو اور بدلہ کو بھی کہتے ہیں-

لَا يَطَأ عَقَبَةً - کسی گھاٹی کو طے نہیں کرتا-

مَا لَا حَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ تَحْمِلُهُ اِلَّا عَقَبَةٌ كَعَقَبَةِ يَعْنِي اَحَدِكُمْ - ہماری سواری کے لئے کوئی اونٹ نہ تھا جو ہم کو اٹھاتا مگر ایڑی برابر کچھ جگہ مل جاتی یعنی ایک ایک اونٹ پر تین تین چار چار آدمی لد جاتے ایڑی برابر جگہ مل جاتی-

يَعْقُوْب - مشہور پیغمبر ہیں جن کو اسرائیل بھی کہتے ہیں-

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَحْكَامِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللّٰهِ - جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو رد کرے (نہ مانے) گو وہ اس کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم رد کردے (کیونکہ پیغمبر علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں ان کے تمام احکام اسی طرح واجب التسلیم ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام)-

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰى عَلِيٍّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَحْكَامِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - حضرت علیؓ کے کسی حکم کو رد کرنے والا ایسا ہے جیسے پیغمبر صاحب کے حکم کو رد کرنے والا - (یہ امامیہ کی روایت ہے ان کے نزدیک امام کے احکام بھی پیغمبر صاحب کے احکام کی طرح واجب التسلیم ہیں)-

عَوَاقِبُ الْاُمُوْرِ - کاموں کے انجام-

اِيَّاكَ وَالرِّيَاسَةَ اِيَّاكَ اَنْ تَطَأَ اَعْقَابَ الرِّجَالِ - تو ریاست اور سرداری سے بچا رہ - اسی طرح لوگوں کی ایڑیاں روندنے سے (ابوحمزہ نے کہا میں نے امام جعفر صادقؒ سے کہا ایڑیوں کا روندنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا لوگوں کی ہر بات بلا دلیل مان لینا)-

اَللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَتَعَاقَبَانِ - رات اور دن ایک کے پیچھے ایک آتے ہیں-

يَطَأُ عَقِبَنَا - ہماری پیروی کرتا ہے-

اِنِّيْ لَاَ كْرَهُ الرَّجُلَ لَا اَرَاهُ مُعَقَّبَ النَّعْلَيْنِ - میں اس شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی جوتیوں میں ایڑیاں نہ ہوں-

سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّيْ جُثَّةً خَلَاءً - تم عنقریب میری نعش دیکھو گے جس میں جان نہ ہوگی-

وَيَعْتَقِبُوْنَ الْخَيْلَ الْعِتَاقَ - عمدہ ذات والے گھوڑوں کو روک رکھتے ہیں (کسی کو نہیں دیتے)-

عَقْبَلَةٌ - پیچھے پڑنا-

عُقْبُوْلَةٌ - یا عُقْبُوْلٌ - سختی یا بیماری کا وہ حصہ جو باقی رہ گیا ہو (اس کی جمع عَقَابِيْل ہے)-

ثُمَّ قَرَنَ بِسَعَتِهَا عَقَابِيْلَ فَاقَتِهَا - پھر کشائش اور فراخی رزق کے ساتھ محتاجی اور فاقہ کشی کی سختیاں اور بیماریاں اگا دیں-

عَقْدٌ - مضبوط کرنا' باندھنا - (اس کی ضد حَلٌّ ہے) حساب کرنا' ضامن ہونا' معاہدہ کرنا' گرہ دینا-

عَقَدٌ - زبان میں گرہ ہونا' رک جانا-

تَعْقِيْدٌ - کلام میں اجمال اور ابہام کرنا-

مُعَاقَدَةٌ - عہد باندھنا - (جیسے مُعَاهَدَةٌ)-

اِعْتِقَادٌ - بستہ کرنا' جمانا-

تَعَقُّدٌ - بستہ ہونا' غلیظ ہونا' جمنا' مشکل ہونا' سخت ہونا-

تَعَاقُدٌ - معاہدہ کرنا-

اِنْعِقَادٌ - بندھ جانا-

اِعْتِقَادٌ - تصدیق کرنا' سچا جاننا' جمع کرنا' سخت ہونا-

عَقْدٌ - اصطلاح شرع میں ایجاب اور قبول کو کہتے ہیں' بیع میں ہو یا نکاح میں' یا ہبہ میں یا اور کسی معاملہ میں-

مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ فَاِنَّ مُحَمَّدًا اَبَرِيْءٌ مِّنْهُ - جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے (اس کو موڑ موڑ کر گھونگھر کرے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بے تعلق ہیں (عرب لوگ تکبر اور غرور کی راہ سے داڑھی کو موڑتے اور گھونگھر یالے کرتے اس میں گرہیں لگاتے - اس سے منع فرمایا ایسا ہی مونچھیں چڑھانا غرور کی راہ سے یہ بھی منع ہے - داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور مونچھیں کترا ڈالنا اسلام کا طریق ہے)-

مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جس شخص نے کافروں کی طرح جزیہ اپنے اوپر لگایا (یعنی جزیہ دینا قبول کیا) وہ اس

دین سے جدا ہو گیا جس کو اللہ کے رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے-

لَكَ مِنْ قُلُوْبِنَا عُقْدَةُ النَّدَمِ- ہمارے دلوں پر شرمندگی کی گرہ ہے (یعنی نادم ہو کر گناہ سے پکی توبہ کرتے ہیں)-

لَاٰمُرَنَّ بِرَاحِلَتِيْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ- میں تو اپنی اونٹنی پر زین لگانے کا حکم دوں گا پھر اس کی کوئی گرہ نہ کھولونگا- (کہیں نہیں ٹھہروں گا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُبَايِعُ وَفِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ- ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا تھا مگر اس کے معاملہ میں عقل مندی نہ تھی (نفع نقصان پر پورا غور نہ کرتا تھا بیوقوف اور بھولا بھالا تھا)-

هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ- قسم کعبہ کے مالک کی جھنڈے والے (یعنی حاکم اور رئیس) تباہ ہوئے (ان سے آخرت میں بڑا مواخذہ ہوگا)-

هَلَكَ اَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ- کعبہ کے پروردگار کی قسم جن سے لوگ بیعت کرتے ہیں (یعنی بادشاہ اور رئیس) تباہ ہوئے-

وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ- جن سے تم نے قسم کھا کر معاہدہ کیا-

اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ- پروردگار میں تجھ سے بوسیلہ ان عزتوں کے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حاصل ہیں یا عرش کے ان مقامات کے وسیلہ سے جن سے عزت وابستہ ہے یا جہاں تیری عزت کا جلوس ہے عرش مجید پر اس کے وسیلہ سے (یہ دعاء حدیث شریف میں وارد ہے)-

فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِذَا بِعُقْدَةٍ مِّنْ شَجَرٍ- میں راستے سے سرک کر دوسری طرف گیا ایک مقام میں پہنچا جہاں گنجان درخت تھے-

اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ- گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے-

اَلَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ السِّبَاعِ هٰهُنَا كَثِيْرًا قِيْلَ نَعَمْ وَلٰكِنَّهَا عُقِدَتْ فَهِيَ تُخَالِطُ الْبَهَائِمَ وَلَا تَهِيْجُهَا- کیا اس جنگل میں درندے بہت نہ تھے لوگوں نے کہا ہاں بیشک تھے مگر ان کو باندھ دیا گیا ہے (یعنی عمل اور طلسم کے زور سے) اب وہ چوپایوں کے ساتھ مل کر رہتے ہیں ان پر حملہ نہیں کرتے-

اِنَّهٗ كَسٰى فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ ظَهْرَانِيًّا وَّمُعَقَّدًا- ابو موسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں دو کپڑے ایک مرالظہر ان کا بنا ہوا اور ایک معقد کپڑا دیا (وہ ہجر کی چادر کو کہتے ہیں)-

وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ- انگلیوں سے نوے کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کلمہ کی انگلی کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا دے)-

وَعَقَدَ عَشْرًا- دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کا سر انگوٹھے کے بیچ میں رکھے حلقہ کی طرح اور نو کا اشارہ اس کی بہ نسبت تنگ ہوتا ہے)-

وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ- اور ترپن کا اشارہ کیا (وہ اس طرح ہے کہ خنصر کو بنصر پر رکھے مگر یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ خنصر کا ہتھیلی پر رکھنا مقصود ہے انسٹھ کی شکل پر- بعض نے کہا وہ اس طرح ہے کہ خنصر اور بنصر اور وسطی کو بند کرے اور سبابہ کو چھوڑ دے اور انگوٹھے کو سیدھا اس سے لگا دے- تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھے تھے اور سبابہ سے توحید کا اشارہ کرتے رہتے)-

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ- میرے گلے کا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا- (جس کی قیمت بارہ درم تھی اور حضرت عائشہؓ نے اپنی بہن اسماء سے اس کو مستعار لیا تھا)-

ثَلٰثُ عُقَدٍ- (شیطان اس کی گدی پر) تین گرہیں لگاتا ہے (اس کو ایسا سلا دیتا ہے کہ صبح کی نماز کے لئے نہیں اٹھتا)-

عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ- اپنے ازاروں کو باندھے ہوئے تھے (سامنے سے ان کو باندھ لیا تھا کیونکہ وہ تنگ تھیں اور چھوٹی اگر نہ باندھتے تو ستر کھل جانے کا ڈر تھا)-

وَاعْقِدْنَ بِالْاَصَابِعِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ- انگلیوں پر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کا شمار کرو اس لئے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال ہوگا ان سے کہا جائے گا بولو (وہ گواہی دیں گی)-

يَعْقِدُ هَابِيَدِهٖ- ہاتھ سے تسبیح کا شمار کرتے (یعنی عقد انامل جس کا طریق عرب لوگوں میں رائج ہے)-

كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَ تَيْنِ-دو بالوں (یا جو کے دانوں) میں گرہ لگانے کا اس کو حکم ہوگا (جو بہت مشکل ہے اس سے نہ ہو سکے گا)-

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے (یعنی عقد انامل سنت ہے لیکن دانوں کی تسبیح رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے)-

مُشْتَرِى الْعُقْدَةِ مَرْزُوْقٌ وَبَايِعُهَا مَحْرُوْمٌ جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ، مکان، زمین وغیرہ) کا خریدار روزی دیا جائے گا (اور بیچنے والا محروم ہوگا)-

كَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَشْتَرِيَانِ عُقْدَةً- امام ابوجعفر اور ابوعبداللہ جائداد غیر منقولہ کو نہیں بیچتے تھے-

ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى تِسْعِيْنَ- پھر بائیں ہاتھ سے نوے کا اشارہ کیا-

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ- ابوطالب تریسٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے- تریسٹھ کا اشارہ ہاتھ سے کیا[1] (بعض نے کہا الہ احد جواد مراد ہے جس کے عدد تریسٹھ ہوتے ہیں)-

كَلَامٌ مُّعَقَّدٌ- مشکل اور مغلق کلام- جس کا مطلب صاف نہ ہو-

مَعْقِدُ الْاِزَارِ- وہ مقام جہاں پر ازار باندھی جاتی ہے-

عُنْقُوْدٌ- خوشہ یا انگور کا خوشہ-

اِذَا صَارَ الْحِصْرِمُ عُنْقُوْدًا حَلَّ بَيْعُهٗ- جب چنے کا بال نکل آئے اس میں دانے پڑ جائیں تو اس کا بیچنا درست ہے-

عَقْرٌ- زخمی کرنا، نحر کرنا، کونچیں کاٹنا، سر کاٹنا، قید کر لینا، بانجھ ہونا- جیسے عُقْرٌ اور عُقَارٌ ہے-

عَقْرٌ- دہشت زدہ ہونا، ہکا بکا ہو کر کھڑے رہ جانا-

تَعْقِيْرٌ- زخمی کرنا-

تَعَقُّرٌ- جانور کی پیٹھ لگ جانا- (جیسے اِنْعِقَارٌ ہے)-

اِنِّيْ لَبِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ- میں قیامت کے دن اپنے حوض کے اس مقام پر کھڑا ہونگا جہاں سے پانی پیتے ہیں اور یمن والوں کے لئے دوسرے لوگوں کو ہٹاؤں گا-

مَاغُزِيَ قَوْمٌ فِيْ عُقْرِ دَارِهِمْ اِلَّا ذَلُّوْا- جن لوگوں پر ان کے گھروں کی جڑ میں جہاد کیا جائے وہ ذلیل اور خوار ہوں گے (کیونکہ یہ ان کی بے ہمتی اور نامردی کی دلیل ہے کہ دشمن سے باہر نہ لڑ سکے اپنے گھروں میں چھپے رہے اور لڑائی سے جان چراتے رہے)-

عُقْرُ دَارِ الْاِسْلَامِ الشَّامُ- دارالاسلام کی جڑ شام کا ملک ہے (قیامت کے قریب سارے مسلمان سمٹ کر وہاں جمع ہوں گے اور نصاریٰ اس کو بھی لینا چاہیں گے)-

لَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ- اسلام کے دین میں عقر نہیں ہے- (یعنی جانوروں کا قبر پر ذبح کرنا مشرکوں کی رسم تھی کہ جب ان میں کوئی بڑا شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر جانور کاٹتے اور کہتے کہ زندگی کی حالت میں وہ مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرتا اب ہم اس کا بدلہ کرتے ہیں)-

لَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا اِلَّا لِمَاْ كَلَةٍ- کسی بکری یا اونٹ (یا گائے یا اور کوئی حلال جانور) کو زخمی نہ کر مگر کھانے کے لئے- (لیکن ناحق ان کو زخمی کرنا اور ایذا پہنچانا جب کھانا مقصود نہ ہو نہ ضرورت ہو منع ہے کیونکہ یہ مثلہ ہے)-

فَمَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُبِهِمْ- (سلمہ بن اکوع نے کہا) میں برابر ان ڈاکوؤں کو تیر مارتا رہا ان کے جانوروں کو قتل کرتا رہا (گراتا رہا)-

فَعَقَرَ حَنْظَلَةُ الرَّاهِبُ بِاَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ- حنظلہ نے ابوسفیان کے جانور کو گرا دیا- (اس کی کونچیں کاٹ دیں)-

لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] یہ شیعوں کی روایت ہے۔ (م)

وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا) اگر تو اسلام نہ لائے گا اس کی طرف پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تجھ کو ہلاک کرے گا (تو مارا جائے گا -ایسا ہی ہوا جنگ یمامہ میں وحشی غلام کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے مرید بھی تتر بتر ہو گئے (عقر النخل سے یہ ماخوذ ہے یعنی کھجور کے درخت کا سرکاٹ ڈالا- کھجور کا درخت انسان کے مشابہ ہے اگر اس کا سرکاٹ ڈالو تو مرجاتا ہے-

وَعَقْرُ جَارَتِهَا- وہ اپنی سوکن کی ہلاکت ہے (یعنی اتنی خوب صورت اور نیک سیرت ہے کہ اس کی سوکن سکو دیکھ کر جل بس کر مرجاتی ہے)-

لَا تَاكُلُوْ مِنْ تَعَاقُرِ الْاَعْرَابِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّكُوْنَ مِمَّا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ- (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا یہ گنوار لوگ جو جانور ایک دوسرے کی ضد سے اپنا فخر جتانے کے لئے کاٹتے ہیں ان میں کوئی ایک جانور کاٹتا ہے تو دوسرا دو کاٹتا ہے وہ دو کاٹتا ہے تو یہ تین کاٹتا ہے اسی طرح مقابلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ایک فریق عاجز اور مغلوب ہو جاتا ہے) ان کا گوشت مت کھاؤ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مِمَّا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل نہ ہو[1]

نُهِيَ عَنْ مُعَاقَرَةِ الْاَعْرَابِ- گنواروں کے ضدم ضدا ذبیحہ سے منع فرمایا (اس کا مطلب وہی ہے جو اوپر گزرا)-

اِنَّ خَدِيْجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَتْ اَبَاهَا حُلَّةً وَّخَلَّقَتْهُ وَنَحَرَتْ جَزُوْرًا فَقَالَ مَاهٰذَا الْحَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَقِيْرُ- ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تو اپنے والد کو (جو بوڑھے ضعیف تھے) ایک نیا جوڑا کپڑوں کا پہنایا اور ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ کاٹا- انھوں نے کہا یہ نئے عمدہ کپڑے کیسے یہ خوشبو کیسی یہ قربانی کیسی (بعض نے کہا عقیر کے معنے پاؤں کاٹا ہوا چونکہ عربوں کی عادت تھی جب اونٹ کو نحر کرنا چاہتے تو پہلے اس کا پاؤں کاٹ دیتے تا کہ وہ نحر کے وقت بھاگ نہ نکلے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِحِمَارٍ عَقِيْرٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سے گزرے جو زخمی کیا گیا تھا (لیکن اس کی جان نہیں نکلی تھی)-

عَقْرٰى حَلْقٰى- (حضرت صفیہؓ کو حیض آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا) اللہ اس کو تباہ کرے اس کے حلق میں بیماری ہو- (زمخشری نے کہا عقری حلقی بدنصیب اور بدبخت عورت کو کہتے ہیں گویا وہ اپنی قوم کو ہلاک کرتی ہے ان کو مونڈ ڈالتی ہے- بہرحال یہ بددعاء کے طور پر آپ نے فرمایا بلکہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ غصہ کے وقت عورت کے حق میں یہ الفاظ کہتے ہیں- مترجم کہتا ہے میں نے بخاری کے ترجمہ میں عقری حلقی کا ترجمہ اہل ہند کے محاورے میں یہ کیا ہے بانجھ سر منڈی جو خفگی کے کلمات ہیں)-

عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللّٰهُ- (حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی اس کے منہ پر تعریف کی جو خوشامد کہلاتی ہے اور عقلمندوں کے نزدیک بہت مذموم ہے انھوں نے کہا) تو نے اس شخص کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے-

لَا يَعْقِرُ مُسْلِمًا- کسی مسلمان پر عیب نہ لگائے اس کو مطعون نہ کرے-

فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ- ابوقتادہؓ نے گورخر پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا-

حِمَارٌ وَحْشِيٌّ مَعْقُوْرٌ- زخمی گورخر-

وَالَّذِيْ عَقَرَهَا- اور ایک وہ شخص جس نے جہاد میں اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اس کا مطلب یہ ہے کہ اب لوٹ کر نہیں جاؤں گا نہ بھاگوں گا بلکہ مرنے کے لئے تیار ہو گیا)-

فَعَقَرَهَا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَقَرَ- اس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ کام کیا-

---

[1] یعنی ان جانوروں اور کھانوں میں جن پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور غیر اللہ کے لئے ذبح کئے جائیں جن کے کھانے کی ممانعت قرآن مجید میں آئی ہے-(م)

اِذَا يُعْقَرُ جَوَادُكَ - جب تو تیرا گھوڑا مارا جائے گا-

وَعَقَرَ جَوَادَهُ - اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے-

اِنَّهُ اَقْطَعَ حُصَيْنَ بْنَ مُشَمِّتٍ نَاحِيَةً كَذَا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَعْقِرَ مَرْعَا هَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن مشمت کو ایک مقطعہ (قطع زمین) دیا اور ان سے یہ شرط لگائی کہ وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں (جن کو اونٹ چرتے ہیں)-

فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ كَلَامَ اَبِىْ بَكْرٍ فَعَقِرْتُ وَاَنَا قَائِمٌ حَتّٰى وَقَعْتُ اِلَى الْاَرْضِ - حضرت عمرؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں شش و پنج میں رہ گیا (بے حواس تھا مجھ کو ہرگز یقین نہ تھا کہ آپ نے انتقال فرمایا) یہاں تک کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کا کلام سنا (انہوں نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر کی) ان کا کلام سنتے ہی میرے پاؤں نے مجھ کو چھوڑ دیا' سن سن کرنے لگے یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا- (یہ عَقَرٌ بفتحتین سے ماخوذ ہے یعنی آدمی کے پاؤں بے قابو ہو جانا ڈر اور خوف سے- بعض نے کہا دہشت اور خوف سے کھڑے رہ جانا' حرکت نہ کرسکنا)-

اِنَّهُ عَقَرَ فِىْ مَجْلِسِهٖ حِيْنَ اُخْبِرَ اَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ - حضرت عباسؓ کے پاؤں بے قابو ہو گئے جب کہ انہوں نے سنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں (رنج کے مارے حضرت عباسؓ بے حواس ہو گئے)-

فَلَمَّا رَاَوُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَتْ اَذْقَانُهُمْ عَلٰى صُدُوْرِهِمْ وَعَقَرُوْا فِىْ مَجَالِسِهِمْ - جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (آپ زندہ اور مع الخیر ہیں) تو ان کی ٹھڈیاں (شرمندگی کے مارے) سینوں سے آ لگیں اور اپنی اپنی مجلسوں میں بے طاقت ہو گئے-

فَعَقِرْتُ يَا فَعَقِرْتُ حَتّٰى مَا يُقِلُّنِىْ رِجْلَاىَ - میں بے طاقت ہو گیا یہاں تک کہ میرے پاؤں مجھ کو نہیں اٹھا سکتے تھے-

لَا تَزَوَّجُنَّ عَاقِرًا - بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو- (کیونکہ میں آخرت میں اپنی امت کی کثرت بتلاؤں گا تو جننے والی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے تا کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے)-

اِنَّهُ مَرَّ بِاَرْضٍ مُسَمّٰى عَقِرَةً فَسَمَّهَا خَضِرَةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام عقرہ تھا آپ نے اس کا نام بدل کر خَضِرہ رکھ دیا (عقرہ بمعنے بانجھ یعنی جس زمین میں کچھ نہ اگتا ہو)- عرب لوگ کہتے ہیں شجرۃ عاقرۃ- بے پھل درخت تو آپ نے یہ نام مکروہ سمجھا اور خضرہ یعنی سرسبز اور شاداب اس کا نام رکھ دیا)-

نَخْلَةٌ عَقِرَةٌ - کھجور کا وہ درخت جس کا سر کاٹ دیا ہو (وہ سوکھ گیا ہو)-

فَاَعْطَاهُمْ عُقْرَهَا - آپ نے اس عورت کا عقر ان کو دیا (عقر) کہتے ہیں ازالہ بکارت کے معاوضہ کو پھر خرچی کو کہنے لگے جو جماع کے بدلے دی جائے خواہ باکرہ سے جماع کرے یا ثیبہ سے- یعنی اگر زنا حلال ہوتا تو اسکی اجرت جو ہر عورت کی شان کے لائق ہو اس کو عقر کہیں گے)-

لَيْسَ عَلٰى زَانٍ عُقْرٌ - زنا کرنے والے کو عقر دینا لازم نہ ہوگا-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُعَاقِرُ خَمْرٍ - جو شخص دائم الخمر ہو (ہمیشہ شراب پیا کرے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا (یہ عقر الحوض سے ماخوذ ہے یعنی حوض کا وہ مقام جہاں سے پانی پیتے ہیں- کیونکہ پینے والے وہاں ہر وقت جمع رہتے ہیں)-

لَا تُعَاقِرُوْا - شراب ہمیشہ مت پیو (اس کی عادت نہ ڈالو ورنہ پھر اس کا چھوٹنا محال ہوگا) (ایک حدیث میں عقار کا ذکر ہے وہ شراب کو کہتے ہیں)-

مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْعَقَارًا - جو شخص گھر یا زمین یا باغ یا کھیت بیچے- (عقار کہتے ہیں جائداد غیر منقولہ کو)-

فَرَدَّ عَلَيْهِمْ ذَرَارِيَّهُمْ وَعَقَارَ بُيُوْتِهِمْ - آپ نے ان کو ان کے بال بچے اور جائداد غیر منقولہ واپس دے دیئے (بعض نے کہا عقار بیوت سے گھر کے ضروری سامان برتن وغیرہ مراد ہیں)-

وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ - انصاری لوگ زمین والے اور باغات والے لوگ تھے- (ان کا گزر کھیتی

باڑی باغات پر ہوتا)۔

سَكَّنَ اللّٰهُ عُقَيْرَاكَ فَلَا تُصْحِرِيْهَا - اللہ تعالیٰ نے تمھارے نفس کو پردے میں رکھا اب اس کو جنگل میں مت نکالو۔ (یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا جب انہوں نے بصرے کا قصد کیا۔ قتیبی نے کہا عقیری کا لفظ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہ سنا)۔

زمخشری نے کہا یہ عَقْرٰی کی تصغیر ہے جو عَقر سے نکلا ہے یعنی اپنی جگہ ڈر کر رہ گیا)۔

عَقَرْتُ بِه - میں نے اس کو قید کر رکھا۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْهَا الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ - پانچ جانور حل اور حرم ہر جگہ قتل کر دیئے جائیں گے ان میں ایک کٹنا کتا بھی ہے (اسی طرح شیر' چیتا' بھیڑیا' یہ سب کتے میں داخل ہیں اور جو درندہ لوگوں پر حملہ کرے)۔

اِنَّهٗ رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ يَتَغَنّٰى - انھوں نے اپنی دردناک آواز بلند کی اور گانے لگے (عقیرہ بمعنے معقورہ یعنی کاٹا گیا۔ اصل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص کا ایک پاؤں کٹ گیا تھا وہ اس کٹے ہوئے پاؤں کو سالم پاؤں پر رکھ کر زور سے چلاتا اور درد کے ساتھ فریاد کرتا۔ پھر جو شخص اپنی آواز بلند کرے تو اس کے لئے کہتے ہیں رفع عقیرتہ یعنی اپنی آواز بلند کی)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ نُوْرَانِ عَقِيْرَانِ فِي النَّارِ - سورج اور چاند دونوں نور ہیں دونوں جہنم میں باندھ کر ڈال دیئے جائیں گے (دوزخ والوں کو ان سے عذاب دیا جائے گا۔ مجمع البحار میں بجائے نوران کے ثوران ہے یعنی دو بیل ہیں جو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے)۔

فَوَاقِفٌ عَلٰى عُقْرِ حَوْضِيْ يَسْقِيْ مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّتِيْ - حضرت علیؓ قیامت کے دن میرے حوض کے پانی پینے کے مقام پر کھڑے ہونگے اور جس کو میری امت میں سے پہچانیں گے اس کو پانی پلائیں گے۔

عَقْرَبٌ - بچھو۔

عَقْرَبَةٌ - بچھو کا سا کام کرنا۔

مَنْ تَزَوَّجَ وَالْقَمَرُ فِي الْعَقْرَبِ لَمْ يَرَ الْحُسْنٰى - جو شخص ان دنوں میں نکاح کرے جب چاند برج عقرب میں ہو تو اس کو بھلائی نہ ہوگی (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

مُسِخَ الْعَقْرَبُ وَكَانَ نَمَّامًا - بچھو کی شکل بدل دی گئی (مسخ ہو گیا) پہلے وہ ایک چغل خور آدمی تھا (چغل خور لوگوں کو کاٹا ستاتا ہے اسی طرح بچھو بھی)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ - اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو (جیسے کہتے ہیں۔ ع۔ نیش عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش این است)۔[1]

عَقْصٌ - گوندھنا' بٹنا' لپیٹنا' ڈنک مارنا۔

عَقَصٌ - سینگ کانوں کے پیچھے تک لپٹے ہوئے ہونا' بخیلی کرنا' بدخلق ہونا۔

عِقَاصٌ - وہ دھاگہ جس سے زلفوں کے کنارے باندھے جاتے ہیں۔ (اس کی جمع عُقُصٌ ہے)۔

عَقِصٌ - جمی ہوئی ریتی جس میں راستہ نہ ہو' بخیل' بدخلق۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْصَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا تَرَكَهَا - اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی پھیل جاتی تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ (عَقِيْصَة کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جیسے ضَفِيْرَہ اور مَضْفُوْرٌ۔ بعض نے کہا عقیصہ یہ ہے کہ بالوں کے سرے ان کی جڑوں میں موڑ کر اندر کر لئے جائیں اور مشہور روایت عَقِيْقَتُهٗ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو گوندھتے نہ تھے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر بال پھیل کر منتشر ہو جاتے تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاید عَقِيْصَة سے عَقِيْصَة ہی مراد ہو یعنی سر کے بال۔ اصل میں عقص کہتے ہیں جوڑا باندھنے کو یعنی بالوں کو چندیا پر اکٹھا کر کے اس کا جوڑا کر لینا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں یا چوٹیاں

[1] بچھو کسی کینہ یا حسد و بغض کی وجہ سے ڈنک نہیں مارتا بلکہ اس کی جبلت میں یہ بات شامل ہے۔ (م)

نکالنا)-

اِنْ صَدَقَ ذُو الْعُقَيْصَتَيْنِ لَيَدْ خُلَنَّ الْجَنَّةَ- اگر دو جوڑے والا اپنی بات میں سچا ہے (جیسا اس نے کہا ویسا ہی عمل کرے گا) تو وہ ضرور بہشت میں جائے گا-

مَنْ لَبَّدَ اَوْ عَقَّصَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ- جو شخص احرام کے وقت بالوں کو گوندسے (یا اور کسی چپکانے والی چیز سے) چپکا لے یا جوڑا باندھ لے تو اس کو احرام کھولتے وقت سر منڈوانا ضروری ہوگا- (بالوں کا کترنا اس کو کافی نہ ہوگا) اس لئے کہ اس نے بالوں کی پریشانی کی تکلیف نہیں اٹھائی- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو بھی اپنے بال جوڑ کر سر پر جوڑا بنا لینا درست ہے اور بعض نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ عورتوں کی مشابہت ہے-

اَلَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ كَالَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ- جو شخص سر پر جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے نماز پڑھے (کیونکہ جب ہاتھ بندھے ہوں گے تو وہ زمین پر نہ لگیں گے- اسی طرح جب بالوں کا جوڑا سر پر ہو تو سجدے میں بال زمین پر نہ گریں گے اور بہتر یہ ہے کہ سجدے میں بال بھی زمین پر گریں وہ بھی سجدہ کریں)-

فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا- آخر اس نے اپنی چوٹیوں میں سے وہ خط نکال دیا (جو حاطب بن ابی بلتعہ نے اس عورت کے ہاتھ مکہ کے مشرکوں کو لکھ کر بھیجا تھا)- (عِقَاص جمع ہے عَقِيْصَه کی یا عِقْصَه کی بمعنے چوٹی اور لڑ بالوں کی جو بٹی ہوئی ہو- بعض نے کہا وہ دھاگا جس سے چوٹیاں باندھتے ہیں)-

اَلْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ مَادُوْنَ عِقَاصِ الرَّأْسِ- خلع سے ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور خاوند عورت سے خلع کے بدلے میں اس کی تمام جائداد اور مال لے سکتا ہے صرف اس کی چوٹیاں چھوڑ دے گا- (مطلب یہ ہے کہ خلع کا بدل کوئی معین نہیں خاوند جتنا چاہے عورت سے لے سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا تمام مال صرف اس کا تن بدن چھوڑ دے گا گو کہ مہر سے یا جتنا خاوند نے عورت کو دیا ہے اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے)-

اَلْخَيْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ- گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اور برکت بندھی ہوئی ہے-

فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ- (جو شخص جانوروں کی زکوٰۃ نہ دے گا تو قیامت کے دن) وہ جانور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے- سینگوں سے اس کو ماریں گے- ان میں کوئی جانور ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ اندر کی طرف مڑے ہوں- (بلکہ سامنے نکلے ہوئے خوب تیز اور نوکدار سینگ ہوں گے) نہ بے سینگ والا-

لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعَقِصِ- معاویہ' عبداللہ بن زبیرؓ اور بامروت باہمت اور باسخاوت تھے یہی وجہ تھی کہ انھوں نے لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لئے اور مزے سے حکومت کی- عبداللہ بن زبیرؓ گو بزرگ اور بزرگ زادے تھے مگر انہوں نے بنی ہاشم سے بدخلقی اور عام لوگوں سے بخیلی کا برتاؤ کر کے آخر اپنی حکومت گنوادی اور مارے گئے)-

ثُمَّ مُوْتَانٌ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ- پھر لوگوں میں موت کا بازار ایسا گرم ہوگا جیسے عقاص کی بیماری سے بکریاں مرتی ہیں (یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ جب بکریوں میں پھیلتی ہے تو صدہا مر جاتی ہیں)-

مَنْ عَقَصَ شَعْرَهٗ- جو شخص اپنے بالوں کو گوندھ لے-

عَقْعَقٌ- دیسی کوا- (محیط میں ہے کہ عَقْعَق ایک پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے اس کے دو رنگ ہوتے ہیں سیاہ و سفید دم لمبی ہوتی ہے اس کو قَعْقَع بھی کہتے ہیں)-

يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْعَقْعَقَ- احرام والا شخص عقعق کو مار سکتا ہے (کیونکہ وہ کوے کی ایک قسم ہے اور کوے کا قتل احرام میں جائز ہے اس کے عقعق چوری اور خیانت میں ضرب المثل ہے ایک شاعر کہتا ہے

اذا بارك الله فى طائر فلابارك الله فى العقعق
قصير الذنابى طويل الجناح متى مايجد غفلة يسرق
يقلب عينيه فى راسه كانهما قطر تا زيبق

یعنی اللہ جب کسی پرندے پر برکت اتارے تو عقعق پر نہ اتارے اس کی دم چھوٹی پنکھ لمبے جہاں کسی کو غافل پایا کہ اس نے چوری کی- اور اپنے سر میں آنکھیں ایسی مٹکاتا ہے گویا پارے کی دو

بوندیں ہیں-

عَقْفٌ -موڑنا' کج کرنا (جیسے **تَعْقِیفٌ** ہے)-

اِنْعِقَافٌ -کج ہونا-

عُقَافٌ -بکری کی ایک بیماری جس سے اس کا پاؤں ٹیڑھا ہو جاتا ہے-

تَعَقُّفٌ -کج ہونا-

وَعَلَیْهِ عَسَکَةٌ مُّفَلْطَحَةٌ لَّهَا شَوْکَةٌ عَقِیفَةٌ -اس پر ایک چوڑا کانٹا ہے اور اس میں ایک کج یا لپٹا ہوا خار ہے (چنار کی طرح)-

لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْهَا یَعْنِی الْعُضْرَةَ اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ -بیٹی کا نکاح نہ کرنا (اس کو روک رکھنا) کسی کو درست نہیں مگر جو بوڑھا ہو کر کج ہو گیا ہو (اس کی کمر جھک گئی ہو اور ایک بیٹی کے سوا اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو یعنی **عُقَّافَةٌ** (چوگان) کی طرح ٹیڑھا مطلب یہ ہے کہ بہت بوڑھا)-

عَقٌّ -پھاڑنا' چیرنا' بچہ کا عقیقہ کرنا (یعنی ساتویں دن اس کی طرف سے ایک جانور کاٹنا) اور پر کو مارنا-

عُقُوْقٌ -نافرمانی کرنا' سرکشی کرنا-

عَاقٌّ -وہ لڑکا جو ماں باپ کی نافرمانی کرے' ان سے جدا ہو جائے-

اِنْعِقَاقٌ -پھٹ جانا-

اِنَّهٗ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ -آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کیا-

کَانَ اَنَسٌ یَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ الْجَزُوْرَ -انسؓ اپنے بچہ کی طرف سے ایک اونٹ عقیقہ کرتے- (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ بیٹے کی طرف سے دو بکریاں اور بیٹی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کرنی چاہیے- اور بعضوں نے کہا دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری کافی ہے- مجمع البحار میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اپنی اولاد کا عقیقہ کرتیں اور عقیقہ قربانی کی طرح ہے اس میں لنگڑی' لولی' اندھی کانی بکری درست نہیں ہے اور عقیقہ کا گوشت بیچنا درست نہیں نہ اس کی کھال اس کی ہڈیاں بھی نہ توڑیں (بلکہ گوشت نکال کر ہڈیوں کو دفن کر دیں) اور ماں باپ عزیز واقارب سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور کچھ خیرات بھی کرنا چاہیے- اکثر علماء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے اگر چہ ایک پرندے یا مرغی پر ہو- اور اونٹ' گائے' بکری بھی درست ہے- اور بعض کے نزدیک واجب ہے مگر اصحاب الرائے نے یہ کہا ہے کہ عقیقہ سنت نہیں ہے انہوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے لا یحب اللہ العقوق حالانکہ اس کا مطلب دوسرا ہے)-

عَقَّ وَالِدَهٗ فَهُوَ عَاقٌّ -اس نے اپنے باپ کی نافرمانی کی' عاق ہو گیا-

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِیْقَتِهٖ -ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گرو ی ہے (یعنی قیامت کے دن وہ اپنے باپ کی شفاعت نہ کرے گا جب تک اس کا عقیقہ نہ کیا جائے)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عقیقہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا- (عقوق کے معنی والدین سے سرکشی' ان کی نافرمانی' قطع رحم کرنا' چونکہ عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اس لیے آپؐ نے یہ نام برا جانا بہتر یہ ہے کہ اس کو نسیکہ یا ذبیحہ کہیں- اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عقیقہ کرنا اچھا نہیں ہے جیسے اصحاب الرای نے سمجھا اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے کیوں عقیقہ کرتے اور صحابہ کرام اور سلف صالحین سے عقیقہ اور ولیمہ دونوں منقول ہیں اور کسی نے ان کو مکروہ نہیں جانا بلکہ واجب یا سنت سمجھا- نہایہ میں ہے کہ عقیقہ ان بالوں کو بھی کہتے ہیں جو بچہ کے سر پر ہوتے ہیں کیونکہ وہ مونڈے اور کاٹے جاتے ہیں)-

مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَةٌ فَاهْرِیْقُوْا عَنْهُ دَمًا -ہر لڑکے کی طرف سے عقیقہ یعنی ایک جانور کا خون بہانا چاہیے-

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ -عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے-

عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا -امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا-

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ- اگر آپؐ کے بال پریشان ہوتے تو مانگ نکال لیتے-

نَهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ- ماؤں کی نافرمانی کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (ماں میں نانی دادی سب داخل ہیں- ان کے ساتھ باپ دادا سے بھی بڑھ کر نیک سلوک کرنا چاہیے کیونکہ ماں کا حق باپ سے تین درجہ زیادہ ہے)-

وَعَدَّ مِنْهَا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کو بیان فرمایا تو ان میں ماں باپ کی نافرمانی بھی بتلائی-

اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ مَرَّ بِحَمْزَةَ قَتِيْلًا فَقَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ- ابوسفیان امیر حمزہؓ پر گزرا آپ شہید ہو کر پڑے تھے (وحشی نے حربہ پھینک کر دھوکے سے آپ کو شہید کیا) تو کہنے لگا ارے عاق (اپنی قوم کے دشمن) اب مزہ چکھ (چونکہ حضرت حمزہؓ نے باپ دادا کا دین چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا اور بدر کے دن قریش کے کافروں کو ابوسفیان کے سسر کو خوب مارا تھا لہٰذا ابوسفیان نے آپ کو عقو کہا یعنی عاق نافرمان' سرکش' اپنے عزیزوں کو مارنے والے)-

مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ عَائِشَةَ مَثَلُ الْعَيْنِ فِي الرَّأْسِ تُؤْذِيْ صَاحِبَهَا وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّعُقَّهَا اِلَّا بِالَّذِيْ هُوَخَيْرٌ لَّهَا- تم لوگوں اور حضرت عائشہؓ کی مثال ایسی ہے جیسے سر میں آنکھ ہوتی ہے (تو آنکھ حضرت عائشہؓ ہیں اور سر دوسرے لوگ ہیں) کبھی آنکھ آدمی کو ستاتی ہے (دکھ دیتی ہے دور کرتی ہے) مگر آدمی اس کو خراب کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کو بہتر اور درست کرنا چاہتا ہے' اس کی خیر خواہی کی فکر میں رہتا ہے- (اسی طرح گو جنگ جمل میں جا کر حضرت عائشہؓ نے مومنین کو ستایا مگر مومنین ان کو اپنی ماں سمجھ کر ان کی بھلائی اور بہبودی کے خواہاں ہیں)-

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا فَعَقَّتْ لَهٗ فَرَسُهٗ كَانَ كَاَجْرِ كَذَا- جو شخص کسی مسلمان کو نر گھوڑا مانگے پر دے پھر اس کی گھوڑی حاملہ ہو جائے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا-

فَرَسٌ عَقُوْقٌ- حاملہ گھوڑی (اور مُعِقٌّ فصیح نہیں ہے گو اَعَقَّتْ زیادہ عمدہ ہے بہ نسبت عَقَّتْ کے)-

عَقَقٌ- اور عِقَاقٌ- حاملہ ہونا-

اَعَزُّ مِنَ الْاَبْلَقِ الْعَقُوْقِ- نر ابلق گھوڑے سے جس کو حمل ہو زیادہ نادر ہے (یعنی محال اور نایاب ہے کیونکہ نر کو حمل نہیں رہ سکتا' یہ ایک مثل ہے)-

اِنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ مَّعَهٗ فَرَسٌ عَقُوْقٌ- ایک شخص آیا اس کے ساتھ ایک حاملہ گھوڑی تھی یا غیر حاملہ (عقوق دونوں معنی میں آیا ہے اضداد میں سے ہے- بعض نے کہا یہ فال نیک کے طور پر کہا یعنی حاملہ ہونے والی)-

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوْ اِلٰى بُطْحَانَ وَالْعَقِيْقِ- تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جائے- عقیق ایک نالہ ہے مدینہ کے نالوں میں سے جس میں سے پانی بہتا ہے- (دوسری حدیث میں ہے اَلْعَقِيْقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ عقیق ایک برکت والی وادی ہے- اور عرب میں کئی موضع ایسے ہیں جن کا نام عقیق ہے- چنانچہ دوسری حدیث میں ہے اِنَّ لِعَقِيْقَ مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ- عقیق عراق والوں کا میقات ہے (یعنی ان کو وہاں سے احرام باندھ لینا چاہیے یہ عقیق ایک موضع ہے ذات عرق کے قریب)-

اَتَانِيْ اٰتٍ بِالْعَقِيْقِ- میرے پاس ایک آنے والا (یعنی جبرئیلؑ) عقیق میں آیا-

اَدْنَى الْعُقُوْقِ اُفٍّ- اف کہنا بھی عقوق کا ادنی درجہ ہے (یعنی ماں باپ کو اف کا کلمہ بھی نہ کہنا چاہیے اف ایک کلمہ ہے جو زبان عرب میں کسی بات کو برا سمجھ کر کہا جاتا ہے یعنی افسوس)-

اَحْرِمْ مِنَ الْعَقِيْقِ- عقیق سے احرام باندھ لے (یہ ایران والوں کا میقات ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ شیعہ لوگ آج کل جہاں سے احرام باندھتے ہیں اور اس کو عقیق سمجھتے ہیں وہ عقیق نہیں ہے بلکہ عقیق کے محاذی ہے)-

كَانَ يَتَخَتَّمُ بِالْعَقِيْقِ- آپؐ عقیق کی انگشتری پہنتے (وہ ایک مشہور پتھر ہے جو یمن کے ملک میں بہت ہوتا ہے اس کے نگینے بناتے ہیں)-

يَا عَلِيُّ تَخَتَّمْ بِالْعَقِيْقِ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ جَبَلٍ اَقَرَّلِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَدَانَ لِمُحَمَّدٍ بِالنُّبُوَّةِ وَلَكَ بِالْوَصِيَّةِ

وَلِوَلَدِكَ بِالْإِمَامَةِ وَلِشِيْعَتِكَ بِالْجَنَّةِ وَلِاَعْدَائِكَ بِالنَّارِ - علیؓ! عقیق کی انگشتری پہن- عقیق پہلا پہاڑ ہے جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کو مانا اور تجھ کو پیغمبر کا وصی تسلیم کیا اور امامت تیری اولاد میں تسلیم کی اور تیرے شیعہ کے لیے بہشت اور تیرے دشمنوں کے لیے دوزخ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اس کی صحت کے وہی ذمہ دار ہیں)-

عَقْلٌ - روک رکھنا' باندھنا-

مُعَاقَلَةٌ - عقل آزمائی کرنا-

عَقَلَ الْغُلَامُ - بچہ سیانا ہو گیا-

تَعَقُّلٌ - سمجھنا' عقل مند ہونا-

اِعْقَالٌ - ایک سال کی زکوۃ واجب ہونا-

اِعْتِقَالٌ - باندھنا' قید کرنا-

عَقْلٌ - دیت (خون بہا) کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع عُقُوْلٌ ہے)-

عَاقِلَه - ددھیال کے رشتہ والے جو قاتل کی طرف سے دیت دیتے ہیں-

اَلدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ - دیت قاتل کے ددھیالی رشتہ داروں کو دینی ہوگی-

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا مُلْحًا وَّلَا اِعْتِرَافًا - ددھیالی رشتہ دار قتل عمد کی دیت نہ دیں گے (بلکہ قاتل سے قصاص لیا جائے گا یا خالص اپنے مال سے اس کو دیت دینا ہو گی) اور اسی طرح قاتل کے کنبے والے دیت نہ دیں گے جب قاتل اور مقتول کے ورثاء آپس میں کچھ صلح ٹھہرا لیں (یعنی خطا کی جنایات میں) اسی طرح جب قاتل یا جانی کسی جنایت کا خود بخود اقرار کرے اور اس کا ثبوت شہادت سے نہ ہوا گر وہ دعوی کرے کہ یہ جنایت بطریق خطا تھی جب بھی اس کی دیت وہ خود دے گا کنبے والے کچھ نہ دیں گے- اسی طرح اگر غلام کوئی جنایت کرے تو اس کے مالک پر دیت نہ ہوگی بلکہ وہ خود اس کا ذمہ دار ہو گا اس کے بدلے یا تو قتل کیا جائے گا یا بیچا جائے گا امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے- بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر آزاد شخص کسی غلام کو مار ڈالے یا اس کو زخم پہنچائے تو جانی کے کنبے والے اس کی دیت نہ دیں گے بلکہ وہ خاص اپنے مال میں سے دیت ادا کرے گا- اور کلام عرب کے موافق یہی مطلب ہے ابن ابی لیلے کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا مطلب کلام عرب کے موافق نہیں ہے اگر وہ مطلب ہوتا تو یوں کہنا چاہیے تھا لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَلٰى عَبْدٍ حالانکہ حدیث میں لَا تَعْقِلُ عَبْدًا ہے)-

كَتَبَ بَيْنَ قُرَيْشٍ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ بَيْنَهُمْ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰى - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے لیے ایک فرمان لکھا اس میں یہ تھا کہ قریش کے مہاجرین اپنے مرتبہ حال پر بدستور قائم رہیں گے اور جیسے اگلے زمانہ میں دیت لیتے رہے اسی طرح لیتے دیتے رہیں-

اِنَّا لَا نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا - (حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میرے چچا کے بیٹے کو ایک زخم ایسا لگایا گیا ہے جس سے ہڈی نمایاں ہو گئی (ایسے زخم کو عربی میں **موضحہ** کہتے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا تو گاؤں اور شہر والا ہے یا جنگل میں رہنے والا اس نے کہا میں جنگل والوں میں ہوں- حضرت عمرؓ نے کہا) ہم ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی (ہلکے زخموں کی جیسے دانت توڑنے یا انگلی کاٹنے کی جن کی دیت ثلث سے کم ہو) کنبے والوں سے دیت نہیں دلاتے (مطلب یہ ہے کہ ایسے خفیف زخموں میں بستی والے جنگل والوں کی طرف سے اور جنگل والے بستی والوں کی طرف ذمہ دار نہ ہوں گے (بلکہ مجرم خود اپنے مال میں سے ادا کرے گا)-

اَلْمَرْاَةُ تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ دِيَتِهَا - دیت کی تہائی تک میں عورت اور مرد برابر ہیں (یعنی جن زخموں میں ثلث دیت یا اس سے کم دینا ہوتا ہے اس میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں دونوں کی دیت یکساں ہے البتہ جن زخموں میں ثلث دیت سے زائد دینا لازم ہے اس میں عورت کی دیت مرد کے نصف ہے)-

فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمِ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ - کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے اپنی جان بچانا چاہی (تاکہ مسلمان سمجھ کر نہ ماریں) لیکن جریر نے جلدی کر کے ان کو مار ڈالا

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آدھی دیت دلائی (آدھی دیت اس واسطے کہ ان کا بھی یہ قصور تھا کہ کافروں کے ساتھ رہے تو گویا اپنی جنایت اور دوسرے کی جنایت سے ہلاک ہوئے)۔

فَعَقَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔

اَلْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔ (حضرت علیؓ کے پاس جو کتاب تھی اس میں) دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کے مسائل تھے اور یہ حکم بھی تھا کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا (قصاص کے سوا دوسری سزا اس کو حاکم دے سکتا ہے)۔

كَتَبَ عَلٰی كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ۔ آپ نے ہر بطن پر اس کی دیت لکھوادی (بطن قبیلہ سے اتر کر اور فخذ سے اوپر ہے اس کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)۔

اَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ۔ قسم خدا کی میں اس کی دیت ادا کروں گا۔

اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَةِ الْقَتِیْلِ وَ اِنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَیْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا۔ دیت کا مال جو آئے گا وہ مقتول کے وارثوں میں بطور ترکہ تقسیم ہوگا اور عورت اگر خون کرے تو اس کے ددھیال والے دیت ادا کریں گے (یا عورت کی دیت بھی اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی) لیکن قاتل کو اس میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ (گو وہ بھی مقتول کا وارث ہو کیونکہ قتل موجب حرمان ارث ہے)۔

لِتَشْدِیْدِ الْعَقْلِ۔ دیت کو سخت اور مشکل کرنے کے لیے۔

اِمَّا اَنْ یُّعْقَلَ اَوْ یُقَادَ۔ یا تو دیت ادا کی جائے یا قصاص لیا جائے (یعنی قتل عمد میں اگر وارث دیت لینے پر راضی ہو جائے تو قاتل دیت ادا کرے اگر دیت پر راضی نہ ہو خون معاف کرے بلکہ قصاص چاہے تو قصاص لیا جائے)۔

لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی رسی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں اس کے لیے ان سے لڑوں گا۔ بعض نے کہا عقالا سے ایک سال کی زکوۃ مراد ہے ایک روایت میں عناقا ہے یعنی بکری کا بچہ۔

اِنَّهٗ كَانَ یَاْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرِیْضَةٍ عِقَالًا وَّرِوَاءً فَاِذَا جَاءَتْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بَاعَهَا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهَا۔ حضرت عمرؓ زکوۃ کے جانوروں کے ساتھ اس کے مالک سے ایک باندھنے کی رسی اور ایک پیٹھ پر بوجھ لادنے کی یا دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسی لیتے جب وہ جانور مدینہ پہنچ جاتے تو ان رسیوں کو بیچ کر ان کی قیمت خیرات کر دیتے۔

اِنَّهٗ كَانَ یَعْمَلُ عَلَی الصَّدَقَةِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ یَاْمُرُ الرَّجُلَ اِذَا جَاءَ بِفَرِیْضَتَیْنِ اَنْ یَّاْتِیَ بِعِقَالَیْهِمَا وَ قِرَانَیْهِمَا۔ محمد بن مسلمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوۃ کی تحصیل کیا کرتے تو جب کوئی شخص دو جانور لاتا تو اس کو حکم دیتے کہ ان کے پاؤں باندھنے کی رسی اور دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسی بھی لے کر آئے۔

اِنَّهٗ اَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَلَمَّا اَحْیَا النَّاسُ بَعَثَ عَامِلَهٗ فَقَالَ اَعْقِلْ عَنْهُمْ عِقَالَیْنِ فَاقْسِمْ فِیْهِمْ عِقَالًا وَّائْتِنِیْ بِالْاٰخَرِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں زکوۃ لینا موقوف رکھا جب دوسرے سال بارش ہوئی اور قحط جاتا رہا تو آپ نے زکوۃ کے تحصیلدار کو روانہ کیا اور اس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں سے دو سال کی زکوۃ وصول کر (ایک سال حال کی اور ایک سال گذشتہ کے بقایا کی) پھر ایک سال کی وہیں انہی لوگوں میں جو محتاج ہوں تقسیم کر دے اور ایک سال کی زکوۃ میرے پاس لے آ۔

سَعٰی عِقَالًا فَلَمْ یَتْرُكْ لَنَا سَبَدًا
فَكَیْفَ لَوْ قَدْ سَعٰی عَمْرٌو عِقَالَیْنِ

(معاویہ نے اپنے بھتیجے عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کو بنی کلب سے زکوۃ لینے پر مامور کیا اس نے ان پر ظلم کیا (زیادہ ستانی کی) تب ابن اعداء کلبی نے یہ شعر کہا) یعنی عمرو نے ایک سال کی زکوۃ وصول کی تو ہمارے لیے کچھ نہ چھوڑا اگر دو سال کی زکوۃ لیتا تب کیا

حال ہوتا (جب تو گھر ہی لٹ جاتا)-
نَشِطًا لِّعِقَالٍ - رسی سے چھوٹ جانے کی خوشی-
عَمِدْتُ اِلٰی عِقَالَیْنِ - میں نے دو رسیاں لیں-
اَلْقُرْاٰنُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا یا عُقُلِهَا - قرآن سینہ میں سے اس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور رسی میں سے چھٹ کر بھاگ جاتے ہیں (یعنی اگر قرآن پڑھتے نہ رہو تو جلد بھول جاتا ہے)-
فَعَقَلَهٗ رَجُلٌ - ایک شخص نے اس کو پکڑ لیا' اس پر سوار ہو گیا-
كَانُوْا يَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَةَ مَعْقُوْلَةَ الْيُسْرٰى - وہ اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر اس کو نحر کرتے-
كَالْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ - پاؤں بندھے ہوئے اونٹ کی طرح-
وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ - وہ اونٹنیاں صحن میں بندھی ہوئی ہیں (یہ ان شعروں کا ایک مصرعہ ہے جو گانے والی نے گائے تھے اور حضرت حمزہؓ کو جو شراب خواری کے جلسہ میں تھے ان کو نحر کرنے کے لئے ترغیب دی تھی یہ قصہ مشہور ہے شروع کا مصرعہ یہ ہے الایاحمز بالشرف النواء)-

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ
قَفَا سَلْعٍ بِمُخْتَلَفِ النِّجَارِ

(یہ ان بیتوں میں سے ایک بیت ہے جو حضرت عمرؓ کو کسی نے لکھ کر بھیجی تھیں) کچھ اونٹنیاں ہیں جو باندھ کر جماع کی جاتی ہیں سلع پہاڑ کے پیچھے مختلف ذاتوں اور رنگوں کی- (مطلب یہ ہے کہ وہاں کچھ عورتیں ہیں جن کے خاوند ان کو باندھ کر ان سے صحبت کرتے ہیں جیسے اونٹنی کو جفتی کے وقت باندھ دیتے ہیں) آگے ایک مصرعہ یہ بھی ہے ع **يُعَقِّلُهُنَّ جَعْدَةُ مِنْ سُلَيْمٍ**-
جعدہ جو قبیلہ سلیم کا ایک شخص ہے وہ بھی ان سے جماع کرتا ہے (پہلے خاوند صحبت کرتے ہیں پھر وہ کرتا ہے)-
اِنَّ مُلُوْكَ حِمْيَرَ مَلَكُوْا مَعَاقِلَ الْاَرْضِ وَقَرَارَهَا - حمیر کے بادشاہ تمام زمین کے قلعوں اور چشموں کے مالک ہو گئے یا تمام بلندی اور پستی کے مالک ہو گئے-

لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَةِ مِنْ رَّأْسِ الْجَبَلِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا (قیامت کے قریب) کہ اسلام کا دین سمٹ کر ملک حجاز میں پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے (وہاں جا کر اپنی جان بچاتی ہے اسی طرح اخیر زمانہ میں کفر اور الحاد کا ایسا غلبہ ہو گا کہ مسلمانوں کو سوا حجاز کے دوسرے کسی ملک میں رہنا دشوار ہو گا اور دنیا کے تمام مسلمان سمٹ کر ملک حجاز میں یعنی مکہ مدینہ طائف وغیرہ میں آ رہیں گے)-
فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا - دمشق (جو ملک شام کا مشہور شہر ہے) مسلمانوں کا قلعہ ہو گا اور پناہ کی جگہ لڑائیوں سے اور ان کا ڈیرہ ہو گا- (مجمع البحار میں ہے کہ فسطاط سے مراد شہر ہے جو لوگوں کو جمع کرے)
وَاعْتَقَلَ خَطِّيًّا - ایک برچھا ران کے تلے رکھا-
اِعْتِقَالُ الرُّمْحِ - یہ ہے کہ گھوڑے کا سوار برچھے کو ران کے تلے رکھ کر اس کا آخری حصہ زمین پر گھسٹتا ہوا رہنے دے-
مَنِ اعْتَقَلَ الشَّاةَ وَحَلَبَهَا وَاَكَلَ مَعَ اَهْلِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ - جو شخص بکری کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے درمیان رکھ کر اس کا دودھ دوہے اور اپنے گھروں کے ساتھ کھائے وہ غرور اور تکبر سے پاک ہوا-
فَاَمَرَتْهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً - اس عورت نے ان کو حکم دیا (انھوں نے ایک بکری کو تھاما (اس کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے بیچ میں رکھا)-
اَلْمُخْتَصُّ بِعَقَائِلِ كَرَامَاتِهٖ - عمدہ کرامات سے خاص تمام فضائل سے موصوف- (عقائل جمع ہے عقیلہ کی یعنی عمدہ اور نفیس عورت پھر ہر نفیس اور پاکیزہ چیز کو کہنے لگے)-
اَحَبُّ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاَبْلَهُ الْعَقُوْلُ - سب بچوں میں ہم کو وہ بچہ پسند ہے جو ظاہر میں بھولا بھالا معلوم ہو لیکن (باطنا) عقلمند ہو (مطلب یہ ہے کہ شریر اور چلتا پرزہ نہ ہو' مزاج میں سکون اور اعتدال ہو' لوگ اس کو بے وقوف سمجھیں مگر وہ درباطن عقل سے بھرا ہو)-
تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَا بَارِئُهَا - یہ وہ عقلیں ہیں جن کو ان کے پیدا کرنے والے نے (یعنی پروردگار نے) تباہ کرنا چاہا (ان

کی سمجھ ہی میں حق بات نہیں آتی عقل سے زور لگاتے ہیں مگر یہ عقل ان کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جاتی ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں برائی لکھ دی ہے)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُسَمّٰى ذُو الْعُقَّالِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ذوالعقال کہتے تھے (عُقَّال ایک بیماری ہے جو گھوڑوں کے پاؤں میں ہو جاتی ہے (یعنی موتر ے) اس گھوڑے کا نام ذوالعقال اس لیے رکھا گیا تھا کہ اس کو نظر نہ لگے)۔

ثُمَّ يَاْتِي الْخِصْبُ فَيُعَقِّلُ الْكَرْمُ - پھر ارزانی کا موسم آئے گا اور انگور چنے نکالے گا - (انگور کے دانوں کو عقیلی کہا یعنی چنا)۔

لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ بِالْاِسْلَامِ - حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے ماں باپ کی شناخت جب ہوئی اس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (مطلب یہ ہے کہ ان کو ہوش آنے سے پہلے وہ مسلمان ہو چکے تھے)۔

اَعْقِلْ يَا اَبَاذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ - اے ابوذرؓ اس کے بعد جو تجھ سے کہا جائے گا اس کو خوب سمجھ لے (غور اور فکر کر)۔

وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ - آدمی کو قیامت کے دن اس کی عقل ہی کے موافق بدلہ ملے گا (عقل ہی ایسا جوہر ہے جس سے آدمی کو دوسرے حیوانات پر شرف ہے اور ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر فضیلت اور بزرگی ہی عقل کی وجہ سے ہوتی ہے)۔

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ - تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی نہیں ہے (ہر کام کا انجام دیکھ کر اس کے لیے سامان کرنا یہ تدبیر ہے جو شخص تدبیر میں قاصر رہے گا وہ خدائی قانون کے بموجب کامیاب نہ ہو گا یہ تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر ہے اور صرف تقدیر پر شاکر ہو کر بیٹھ رہنا سفاہت اور نادانی اور اسلامی تعلیم کی مخالفت ہے)۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ - سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا - (چونکہ وہ ساری مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ ہے)۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ مَّا خَلَقْتُ خَلْقًا خَيْرًا مِّنْكَ - اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا اٹھ میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی (عقل کی دو قسمیں ہیں ایک تو طبعی یعنی وہ قوت تمیز اور معرفت اور انجام بینی اور ادراک معقولات جو اللہ تعالیٰ نے بدو فطرت سے ہر ایک انسان میں ایک مقدار سے رکھی کسی میں زیادہ کسی میں کم اس کو عقل مطبوع بھی کہتے ہیں - دوسرے کسبی یعنی وہ معرفت جو عقلاء کی صحبت یا تحصیل علم یا مختلف تجربوں سے آدمی کو حاصل ہوتی ہے)۔

مَا كَسَبَ اَحَدٌ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ اِلٰى هُدًى - (اس حدیث میں عقل کسبی مراد ہے یعنی) کسی آدمی کی کمائی اس کی عقل سے بہتر نہیں ہے جو اس کو سیدھا راستہ سجھائے۔

فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ - خدا کی قسم مجھ کو نماز کا بھی ہوش نہ رہا - (کہ میں نے کیسی پڑھی یا کتنی رکعتیں پڑھیں)۔

مَجَّةٌ عَقَلْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کلی میرے منہ پر مارنا مجھ کو اب تک یاد ہے۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُهٗ - اس کی زبان بند ہو گئی۔

اِذَاتَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ - جب عقل پوری ہوتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے (یعنی عاقل آدمی کم گو ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر ایک بات سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے بے تحاشہ بک بک نہیں کرتا)۔

نَوْمُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ - عقلمند شخص کا سونا جاہل کی بیداری سے بڑھ کر ہے (کیونکہ عقلمند اس لیے سوتا ہے کہ اس کے دماغ اور اعضاء کو راحت حاصل ہو اور وہ از سر نو نیک کاموں اور تحصیل علم و ہنر کے لیے تیار ہو جائے اور جاہل گو جاگتا بھی ہو مگر اس کا جاگنا سونے سے بدتر اور بے فائدہ بے کار ہے - یا عاقل آدمی سونے کی حالت میں بھی اپنے آپ کو دشمنوں سے بچانے کی تدبیر کر کے سوئے گا لیکن جاہل بیداری میں دشمنوں کے فریب میں آ کر تباہ اور ہلاک ہو گا)۔

لَيْسَ بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَالْكُفْرِ اِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ - ایمان اور کفر میں عقل کی کمی اور بیشی کا فرق ہے (کافر عقل سے کام نہیں

لیتا اگر اس کی عقل کامل ہوتی تو کبھی شرک نہ کرتا نہ تین خداؤں کا قائل ہوتا نہ خدا کے وجود کا انکار کرتا)۔

اَلْعَقْلُ غِطَاءٌ سِتِّيْرٌ - عقل ایک پردہ ہے عیبوں کو ڈھانکنے والا (بقول شخص -" عیب کردن را ہم ہنری باید")[1]

اَلْعَقْلُ شَرْعٌ مِّنْ دَاخِلٍ وَّالشَّرْعُ عَقْلٌ مِّنْ خَارِجٍ - عقل گویا باطنی شریعت ہے اور شریعت گویا خارجی عقل ہے (کہتے ہیں کہ چالیس برس کی عمر میں عقل کا کمال ہوتا ہے)۔

لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِهٖ - عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے (پہلے دل میں سوچ بچار کر لیتا ہے پھر زبان سے بات نکالتا ہے اور بے وقوف شخص بغیر سوچے سمجھے بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے پھر نادم اور شرمندہ ہوتا ہے)۔

لَا نَجَاةَ اِلَّا بِالطَّاعَةِ وَالطَّاعَةُ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالتَّعَلُّمُ بِالْعَقْلِ - آدمی کو آخرت میں (کمت) نجات بغیر اطاعت اور عبادت الٰہی کے حاصل نہیں ہو سکتی اور عبادت بغیر علم کے درست نہیں ہوتی (کیونکہ عابد جاہل کو شیطان گمراہی کے کنوئیں میں گرا دیتا ہے) اور علم بغیر سیکھے اور محنت کئے حاصل نہیں ہو سکتا (مال و دولت سعی سفارش بخت و اتفاق سے بھی حاصل ہو جاتی ہے مگر علم میں سفارش نہیں چل سکتی " بپے علم چوں شمع باید گداخت"۔) اور علم کا سیکھنا بغیر عقل کے نہیں ہو سکتا (عقل ہوتی ہے تو علم کے فوائد آدمی معلوم کرتا ہے اس کے لیے محنت اور مشقت اٹھاتا ہے۔ ایک شخص کا قول ہے۔ "یك من علم راده من عقل می باید۔")[2]

عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ - اللہ کی طرف سے اس کو سمجھ حاصل ہوئی (یعنی قرآن اور حدیث سے)۔

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اِعْتَزَلَ عَنْ اَهْلِ الدُّنْيَا - جس شخص کو اللہ نے عقل دی ہو وہ دنیاداروں (بے وقوفوں) سے (جو دنیا میں غرق ہو کر آخرت سے غافل ہو گئے ہیں) الگ رہے گا۔ (ایسا نہ ہو ان کی صحبت سے وہ بھی دنیا میں پھنس جائے)۔

اَعْقِلُوا الْخَبَرَ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ عَقْلَ رِعَايَةٍ لَا عَقْلَ رِوَايَةٍ فَاِنَّ رُوَاةَ الْعِلْمِ كَثِيْرٌ وَّرُعَاتُهٗ قَلِيْلٌ - جب تم کوئی حدیث سنو تو اس میں غور کرو (کہ وہ قرآن یا دوسری صحیح احادیث کے خلاف تو نہیں ہے اور اس میں برخلاف عقل سلیم مبالغہ تو نہیں ہے) کیونکہ حدیث کے روایت کرنے والے بہت ہیں اور سمجھ کر اس میں غور کرنے والے (صحیح کو باطل اور موضوع سے جدا کرنے والے) کم ہیں۔

اَلتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ - سب سے دوستی رکھنا (کسی سے دشمنی نہ کرنا) عقل کا آدھا حصہ ہے (یعنی دوست دشمن سب سے حسن معاشرت اور سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور حتی المقدور کسی کا دل دکھا کر اس کو دشمن بنا لینے سے احتراز کرنا چاہیے)۔

جَارِيَتَانِ افْتَضَّتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِاِصْبَعِهَا فَقَضٰى عَلَى الَّتِيْ فَعَلَتْ عَقْلَهَا - ایک چھوکری نے دوسری چھوکری کی بکارت انگلی سے زائل کی پھر وہ مر گئی تو یہ چھوکری اس کی دیت دے گی۔

عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ - حضرت علیؓ کے بھائی تھے۔ یہ جعفر طیار سے دس برس بڑے تھے۔

مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ - ایک صحابی ہیں۔ كذافی مجمع البحرين۔

عَقْمٌ - یا عُقْمٌ - بانجھ ہونا' بانجھ کرنا۔

عَقَمٌ - خاموش رہنا۔

تَعْقِيْمٌ - بانجھ کرنا' خاموش کرنا۔

مُعَاقَمَةٌ - جھگڑا کرنا' بمعنی مُخَاصَمَةٌ ہے۔ اور اعقام بانجھ کرنا۔

عُقَّامٌ اور عَقِيْمٌ - جس کی اولاد نہ ہو۔

سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَيْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِيْمٍ - سانولی کالی عورت جو جننے والی ہو گوری خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے۔

اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ الَّتِيْ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ تَعْقِمُ الرَّحِمَ - جھوٹی قسم جس سے کسی مسلمان کا مال مار لیا جائے عورت

---

1. عیب بیان کرنے کے لیے بھی ہنر چاہئے! (م)
2. ایک من علم کے حصول کے لیے دس من عقل کی بھی ضرورت ہے۔ (م)

کے رحم کو بانجھ کرتا ہے (ایسے شخص کا نام مٹ جاتا ہے اس کی آل اولاد نہیں رہتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا ناطہ رشتہ قطع ہو جاتا ہے کوئی اس سے سلوک نہیں کرتا۔ دغا باز سے سب نفرت کرتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَظْهَرُ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَخِرُّ الْمُسْلِمُوْنَ لِلسُّجُوْدِ وَ تُعْقَمُ اَصْلَابُ الْمُنٰفِقِیْنَ فَلَا یَسْجُدُوْنَ۔ قیامت کے دن اللہ تعالی لوگوں پر ظاہر ہوگا (تجلی کرے گا سب لوگ اس کو دیکھیں گے) پھر جو دل سے مومن تھے وہ سجدے میں گر پڑیں گے اور منافقوں کے جوڑ اکڑ جائیں گے وہ سجدہ نہ کرسکیں گے (معاقم' مفاصل یعنی جوڑ)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ بے فائدہ آندھی' جس سے نہ درخت کو نشوونما ہو نہ پانی برسائے بلکہ زراعت کو تباہ کردے۔

یَوْمٌ عَقِیْمٌ۔ جس دن میں خیر و برکت نہ ہو۔ (امام محمد باقرؒ نے فرمایا)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ قوم عاد پر بھیجی گئی تھی اللہ تعالی نے ہوا کے فرشتہ کو یہ حکم دیا تھا کہ انگوٹھی کے حلقہ برابر اس کو نکالے لیکن ہوا سرکشی کر کے بیل کے نتھنوں برابر نکل پڑی اور اس نے عاد کی قوم کو تباہ کردیا۔

اَلْمُلْكُ عَقِیْمٌ۔ بادشاہت بانجھ ہے (یعنی بادشاہت حاصل کرنے کے لیے باپ بیٹے کی پرواہ نہیں کرتا نہ بیٹا باپ کی بلکہ باپ کو مار کر خود بادشاہ بنتا ہے)۔

عَقَنْقَلٌ۔ کشادہ میدان' بڑا ٹیلہ ریت کا۔ بدر کے قصبہ میں اس کا ذکر ہے۔

عَقْوٌ۔ بلند ہونا' برا جاننا۔

تَعْقِیَةٌ۔ گرد ہونا' بلند ہونا۔

عَقْوَةٌ۔ ایک درخت ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ یَأْمَنُ مَنْ اَمْسٰی بِعَقْوَتِهٖ۔ مومن وہ ہے جس کے احاطہ میں ہر شخص امن سے شام کرے۔

عَقْوَةٌ۔ گھر کے گرداگرد اور قرب و جوار۔

عَقْیٌ۔ برا جاننا' بچہ کو گھٹی پلانا' اس کے پیٹ کا کالا مادہ نکالنے کے لئے جیسے تَعْقِیَةٌ ہے۔

اِعْقَاءٌ۔ تلخ ہونا' تلخی کی وجہ سے منہ سے نکال کر پھینکنا۔

اِعْتِقَاءٌ۔ رکنا' کنوئیں کو ادھر ادھر کھودنا جب تہہ میں پانی نکالنا نہ ہو سکے۔

عِقْیَانٌ۔ خالص سونا' کندن۔

اِذَا عَقٰی حَرُمَتْ عَلَیْهِ وَمَا وَلَدَتْ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اگر عورت نے ایک بچہ کو ایک ہی بار دودھ پلایا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا) جب بچہ اپنے پیٹ سے کالا کالا مادہ نکالے تو وہ عورت اور اس کی اولاد اس پر حرام ہوگئی (کیونکہ بچہ نے جب یہ کالا مادہ پیٹ سے نکالا تو معلوم ہوا کہ دودھ اس کے پیٹ میں پہنچ گیا اور ہضم ہوگیا)۔

لَوْاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّفْتَحَ عَلَیْهِمْ مَعَادِنَ الْعِقْیَانِ۔ اگر اللہ چاہتا کندن سونے کی کانیں ان کے لیے کھول دیتا۔

لَا تَكُنْ حُلْوًا فَتُسْتَرَطُ وَلَا مُرًّا فَتُعْقٰی۔ نہ تو اتنا شیریں اور نرم مزاج بن کہ لوگ تجھ کو نگل جائیں (ایک لقمہ بنالیں اور حلق سے اتارلیں) اور نہ اتنا تلخ بن کہ منہ سے نکال نکال کر پھینکیں (سخت تلخی کی وجہ سے بلکہ اس شعر پر عمل کر۔ ع درشتی و نرمی بہم در بہ است)۔

كَانَ اَوْتَادُهَا مِنْ عِقْیَانِ الْجَنَّةِ۔ حضرت جبرئیلؑ جو خیمہ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے لائے تھے اس کی میخیں خالص سونے کی تھیں۔

باب العین مع الکاف

عَكَبٌ۔ ہونٹ اور جبڑے موٹے ہونا' پاؤں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

عُكُوْبٌ۔ ٹھہر جانا' جوش مارنا' ازدحام کرنا۔

تَعْكِیْبٌ۔ دھوئیں دار ہونا۔

تَعَكُّبٌ۔ سوار ہونا۔

اِعْتِكَابٌ۔ پھیلنا' اڑنا' اڑانا۔

عَاكُوْبٌ۔ غبار۔ جیسے عُكَابٌ۔

عِكَابٌ۔ مکڑیاں۔

عِكَبٌّ۔ ٹھگنا' موٹا' شریر جن یا آدمی'

عَنْکَبُوْتٌ۔مکڑی۔عَنَاکِبُ اس کی جمع ہے۔
یَکْفِی الْعَنْکَبُوْتَ فَخْرًاوَّشَرَفًا نَسْجُهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔مکڑی کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار پر (یعنی غار ثور پر جس میں آپ ابوبکر صدیقؓ سمیت جا کر چھپے تھے) جالا تنا تھا۔

عَکْدٌ۔پناہ لینا' قادر کرانا۔
عَکَدٌ۔موٹا ہونا۔
اِعْکَادٌ۔پناہ لینا۔
اِعْتِکَادٌ۔لازم کر لینا۔
اِسْتِعْکَادٌ۔موٹا ہونا۔
عَکَادٌ۔ایک پہاڑ ہے زبید کے قریب۔
عَکِدٌ۔موٹا اور سوکھا درخت اوپر تلے۔
اِذَا قُطِعَ اللِّسَانُ مِنْ عَکَدَتِهٖ فَفِیْهِ کَذَا۔اگر زبان جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اس میں اتنی دیت دینا ہوگی۔
عَکَدَہ۔زبان کی جڑ کی گرہ یا دل کی جڑ (بعض نے کہا بیچ کا حصہ اور نہایہ میں اس کو عکدہ بضم عین اور سکون کاف لکھا ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی)۔
عُکْدَہ۔کے معنی ہڈی اور مغز اور توانائی اور سواخ سوسمار کے لکھے ہیں۔
عَکَد کُلِّ شَیْءٍ۔ہر چیز کا بیچا بیچ۔
عَکْرٌ۔دوبارہ حملہ کرنا' لوٹ جانا' مڑ جانا۔
عِکْرٌ۔ذات' اصل۔
اِعْتِکَارٌ۔مل جانا' تاریک ہونا' لڑائی میں ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔
تَعْکِیْرٌ۔تلچھٹ ملا دینا' رات بہت تاریک ہونا' یک میں ایک ملجانا۔
عَکَرٌ۔پانچ سو یا ساٹھ اونٹوں سے زیادہ ہونا' پچاس سے سو اونٹ تک' تلوار کا زنگ' تلچھٹ۔
اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ لَا الْفَرَّارُوْنَ۔تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو نہ کہ بھاگ جانے والے۔عَکَرَ اور اِعْتَکَرَ جب کوئی لڑائی سے منہ موڑ کر پھر دوبارہ حملہ کرے۔طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کافروں کے مقابلہ سے اس لیے بھاگے کہ کسی دوسرے لشکر میں شریک ہو کر قوت حاصل کرے یا کافروں کو ہلاکت کے مقام پر لے آئے (مثلاً جہاں سرنگ لگی ہو) پھر دوبارہ مقابلہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔
اِنَّ رَجُلًا فَجَرَ بِامْرَاَةٍ عَکُوْرَةً۔ایک شخص نے زبردستی ایک عورت کو داب لیا۔اس سے بدکاری کی۔
فَعَکَرَ عَلٰی اِحْدٰهُمَا فَنَزَعَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهٗ ثُمَّ عَکَرَ عَلَی الْاُخْرٰی فَنَزَعَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهُ الْاُخْرٰی۔جنگ احد میں پتھروں کی مار سے زرہ کے دو چھلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں میں گھس گئے تھے اور آپ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے۔ابوعبیدہ بن ... انہوں نے ایک چھلے کو دانت سے پکڑ کر نکالا وہ دانت گر گیا پھر دوسرے چھلے کو دوسرے دانت سے پکڑ کر نکالا وہ بھی گر گیا۔
اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ لَّهٗ عَکَرَةٌ فَلَمْ یَذْبَحْ لَهٗ شَیْئًا۔ایک شخص پر سے وہ گزرے جس کے پاس پچاس سے ستر یا سو تک اونٹ تھے لیکن اس نے ان کے لیے کوئی جانور نہیں کاٹا (ان کی ضیافت نہیں کی)۔
وَعَلَیْهِ عَکَرٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ان پر مشرکوں کا ایک جھنڈ تھا (یہ اعتکار سے نکلا ہے بمعنی ازدحام اور ہجوم)۔
عِنْدَ اعْتِکَارِ الضَّرَائِرِ۔مختلف کاموں کے ہجوم کے وقت۔
ثُمَّ عَادُوْا اِلٰی عِکْرِهِمْ عِکْرِ السُّوْءِ۔آخر اپنی اصل کی طرف لوٹ گئے جو خراب تھی (یعنی اپنے خراب دین کی طرف)۔
عَادَتْ لِعِکْرِهَا لَمِیْسُ۔(یہ ایک مثل ہے)۔لمیس اپنی اصل کی طرف لوٹی۔بعض نے کہا عکر کے معنی دین اور طریق اور عادت۔ایک روایت میں عکرهم ہے یعنی اپنے تلچھٹ اور میل کچیل کی طرف لوٹ گئی۔
اِنَّا نَطْرَحُ فِیْهِ الْعَکَرَ۔ہم اس میں تیل کا تلچھٹ ڈالتے ہیں یا شراب کا۔

اَلنَّبِیْذُالَّذِیْ یُجْعَلُ فِیْهِ الْعَکَرُ فَیَغْلِیْ حَتّٰی یُسْکِرَ حَرَامٌ- کھجوریا انگور کا شربت اگر اس میں شراب کی تلچھٹ ملا دی جائے اور وہ جوش مارنے لگے تو اس کا پینا حرام ہے-

وَاعْتَکَرَتْ عَلَیْنَا حَدَابِیْرُالسِّنِیْنَ- ہم پر دبلی اونٹنیاں ہجوم کر آئیں (یعنی کئی سال سے برابر قحط ہو رہا ہے)-

عَکْرَدَةٌ -موٹا ہونا' قوی ہونا-

فَسَمِنُوْا وَعَکْرَدُوْا- وہ موٹے تازے طاقتور ہو گئے (اچھے زبردست لڑکے کو عرب لوگ عَکْرَدٌ اور عُکْرُوْدٌ کہتے ہیں) محیط میں ہے کہ عُکْرُدٌ اور عُکْرِدٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

عِکْرِشٌ -ایک ترش بوٹی ہے جو کھجور کے درخت کو تباہ کر دیتی ہے-

عِکْرِشَةٌ -خرگوشنی یا بڑھیا-

عَنَّتْ لِیْ عِکْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ فَقَالَ فِیْهَا جَفْرَةٌ- حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے عرض کیا میں نے احرام کی حالت میں ایک خرگوشنی کو جو مجھ کو دکھائی دی ایک ڈھیلہ پھینک کر مارا (وہ مر گئی) انہوں نے کہا تجھ کو ایک سال سے کم بکری کا بچہ قربانی کرنا ہوگا (یہ اس کا فدیہ ہے)-

عِکْزٌ -ٹیکا دینا' گاڑ دینا' راہ پانا' پنجہ سے پکڑنا-

تَعْکِیْزٌ -برچھے میں لکڑی لگانا-

تَعَکُّزٌ -ٹیکا دینا-

عِکْزٌ -بدخلق' بخیل' منحوس-

عُکَّازٌ یا عُکَّازَةٌ -وہ لاٹھی جس میں لوہے کی برچھی لگی ہو-

وَمَعَنَا عُکَّازَةٌ- ہمارے پاس ایک سنان دار لاٹھی تھی (گانسی)-

عَکْسٌ -الٹ دینا' اونٹ کی ناک میں رسی ڈال کر اس کے ہاتھ میں باندھ دینا' اس رسی کو عِکَاسٌ کہتے ہیں-

مُعَاکَسَةٌ اور عِکَاسٌ- ایک دوسرے کی پیشانی تھامنا' الٹ دینا-

تَعَاکُسٌ اور اِنْعِکَاسٌ -الٹنا-

اِعْتِکَاسٌ -الٹ دینا-

عَکْسُ الْمِرْاٰةِ -آئینہ میں جو صورت نمودار ہوتی ہے-

عَکِیْسَةٌ -بہت اونٹ یا اندھیری رات-

مَعْکُوْسٌ -الٹا ہوا-

اِعْکِسُوْااَنْفُسَکُمْ عَکْسَ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ- تم اپنے نفسوں کو اس طرح پھیرو (بری باتوں سے بچاؤ) جیسے گھوڑے لگاموں سے لوٹائے جاتے ہیں (پھیرے جاتے ہیں' روکے جاتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ نفس کو صبر اور تقوی کی لگام سے روکو اور تھامے رہو اس کو بے لگام مت کرو یعنی اس کی ہر خواہش پر عمل نہ کرو- عرب لوگ کہتے ہیں عکس الدابة جانور کو الٹ دیا- یعنی اس کی لگام کھینچی تاکہ وہ پیچھے ہٹے-

عَکْشٌ -مہربانی کرنا' حملہ کرنا' بننا' جمع کرنا' گھیر لینا

عَکَشٌ -لپٹ جانا' جم جانا' پیچیدہ ہو کر اگنا-

تَعْکِیْشٌ -زنگ آلودہ ہونا-

تَعَکُّشٌ -لپٹ جانا' دشوار ہونا' سمٹ کر ایک کے اندر ایک گھس جانا-

عُکَّاشٌ یا عُکَّاشَةٌ -مکڑی یا مکڑ یا اس کا گھر-

عُکَّاشٌ -بیل کو بھی کہتے ہیں جو درخت پر لپٹ جاتی ہے-

شَجَرَةٌ عَکِشَةٌ -بہت شاخوں والا پیچیدہ درخت-

عَکْصٌ -پھیر دینا-

عَکَصٌ -بدخلقی' خیرگی' شرارت-

تَعَکُّصٌ -بخیلی کرنا-

عَکِصٌ -بدخلق-

عَکْظٌ -روکنا' جدا کرنا' بے کار کرنا' مغلوب کرنا' فخر و افتخار کا رد کرنا-

تَعْکِیْظٌ -پھیر دینا' باز رکھنا' مبالغہ کرنا-

مُعَاکَظَةٌ -قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا-

تَعَکُّظٌ -لپٹ جانا' دشوار ہونا' سخت ہونا' دور ہونا-

تَعَاکُظٌ -جھگڑا کرنا' فخر کرنا-

عُکَاظ- ایک مشہور بازار تھا عرب کا- نخلہ اور طائف کے درمیان جو ہر سال ماہ ذیقعدہ میں ہوا کرتا اور بیس دن تک رہتا اس میں عرب کے سب قبائل جمع ہو کر ایک دوسرے پر فخر و افتخار کیا کرتے اشعار پڑھتے خرید و فروخت کرتے جب اسلام کا زمانہ آیا

تو یہ بازار بند ہوگیا۔

عَکَفَ - روکنا' ٹھہرنا' موڑنا' رعایت کرنا' اصلاح کرنا۔

عُکُوْفٌ - متوجہ ہونا' ہمیشہ ایک چیز پر جھکے رہنا' گرد گھومنا' پیچھے ہٹنا' لازم کرلینا۔

تَعْکِیْفٌ - پرونا' بالوں کو بٹ لینا' چوٹیاں بنانا۔

مُعَاکَفَۃٌ - لازم کرلینا۔

تَعَکُّفٌ - رکے رہنا' جمے رہنا' جیسے اِعْتِکَافٌ ہے۔

عَاکِفٌ - مقیم۔ (نہایہ میں ہے کہ اِعْتِکَافٌ اور عُکُوْفٌ کسی مقام میں ٹھہرے رہنا' جمے رہنا۔ عَاکِفٌ اور مُعْتَکِفٌ اس کا اسم فاعل ہے۔ اور جو کوئی مسجد میں عبادت کے لیے ٹھہرا رہے اس کو بھی عَاکِفٌ اور مُعْتَکِفٌ کہتے ہیں)۔

عَکِفٌ - گھونگھر بال۔

وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ - اور لوگ سب جمع تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برآمد ہونے کا انتظار کررہے تھے۔

اِذَا اعْتَکَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا صَلّٰی - جب مؤذن فجر کے انتظار میں بیٹھ جاتا یا اذان کے لیے کھڑا ہوتا اور صبح نمودار ہوجاتی تو آپ نماز پڑھتے۔

صَلَّی الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکِفِہٖ - صبح کی نماز پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے (یعنی اس مقام میں جو لوگوں سے الگ ہوتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعتکاف صبح کی نماز کے بعد شروع کرتے بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اور اسی حدیث سے دلیل لی ہے)۔

وَھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ - وہ گناہوں سے بچتا ہے (اور اس کے لیے ان تمام نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کرسکتا مثلاً بیمار کی عیادت' جنازے کے ساتھ جانا' دوستوں سے ملاقات کرنا' بیواؤں اور یتیموں کا سودا سلف لا دینا)۔

کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ - اعتکاف اسی مسجد میں درست ہوتا ہے جس میں جمعہ اور جماعت ہو۔

ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ بَعْدَہٗ - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا (اعتکاف اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور رمضان کے اخر دہے میں زیادہ مؤکد ہے اور شافعیہ کے نزدیک اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے اور ایک لحظہ کے لیے بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک مسجد شرط ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ عورت اپنے گھر کی مسجد میں بھی اعتکاف کرسکتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا' اگر گھر کی مسجد میں صحیح ہوتا تو مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مجمع البحار میں ہے کہ کم سے کم ایک ساعت کے لیے بھی اعتکاف ہوسکتا ہے تو جب کوئی مسجد میں کسی ضرورت سے بیٹھے خواہ دینی ہو یا دنیوی تو بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کرلے تاکہ اعتکاف کا ثواب مفت حاصل ہو۔ "چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار[1]" کا مضمون ہو)۔

عَکٌّ - گھمس ہونا۔ (یعنی گرمی کی شدت' ہوا بند ہونا' جیسے عِکَاکٌ ہے اور عَکَکٌ۔

یَوْمٌ عَکِیْکٌ - گھمس کا دن۔ (جب شدت کی گرمی ہو اور ہوا بند ہو)۔

فَرَسٌ مِعَکٌّ - جو گھوڑا ذرا چلے پھر اس کو مارنے کی حاجت پڑے۔

مُعَاکَّۃٌ - جھکانا' مائل کرنا۔

عَکٌّ - دوبارہ کہنے کی درخواست کرنا' قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا' بار بار برائی کرنا' بند کرنا' باز رکھنا' بیان کرنا' روکنا' بخار چمٹ جانا نہ اترنا۔

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُکَّۃَ مِنَ السَّمَنِ اَوِ الْعَسَلِ - ایک شخص آنحضرت صلی اللہ

[1] کیسی خوش قسمتی ہے کہ ایک ہی کرشمے سے دو کام ہوجائیں۔ (م)

علیہ وسلم کو گھی یا شہد کی کپی تحفہ بھیجا کرتا۔

عَصَرَتْ عُكَّةً - کپی کو نچوڑ ڈالا۔

كَانَ يَوْمَ عِكَاكٍ - وہ سخت گرمیوں کا دن تھا۔

عَكْلٌ - اکٹھا کرنا جدا کرنے کے بعد ہنکانا' اونٹ کی کلائیاں اس کے بازو سے باندھ دینا' جس رسی سے باندھیں اس کو عکال کہتے ہیں۔

عُكْل - ایک قبیلہ جس کا ذکر حدیث میں ہے۔

عِنْدَ اعْتِكَالِ الضَّرَائِرِ - جب مختلف کام پیش آئے اور مل جل گئے۔

عَكْمٌ - کپڑے سے باندھنا' پہلو کا اندرونی جانب۔

عِكْمٌ - تیز ہوا' بوجھ۔

عِكْمَانِ - دو بوجھ جو اونٹ کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

عُكُومٌ - جامہ دان' یہ جمع ہے عَكْمٌ کی۔

عَكْمَةُ الْبَطْنِ - پیٹ کا کونا۔

اِعْكَامٌ - مدد کرنا بوجھ لادنے میں۔

تَعْكِيمٌ - اونٹ کا اتنا موٹا ہونا کہ چربی تہ بر تہ ہو جائے۔

اِعْتِكَامٌ - برابر کرنا بوجھوں کو لادنے کے لیے۔

مَالَهٗ عَكُومٌ - اب اس کو کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔

مَعْكَمٌ - پر گوشت' ٹھوس۔

عُكُومُهَا رَدَاحٌ - اس کے گٹھر اور تھیلے بھاری ہیں۔ (جو غلہ اور اسباب مال و متاع سے پر ہیں)۔

نُفَاضَةٌ كَنُفَاضَةِ الْعِكْمِ - ریشہ ہے جیسے گٹھری کا ریشہ ہوتا ہے۔

سَيَجِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهٗ قَدْ مَلَاَتْ عِكْمَهَا مِنْ وَّبَرِ الْاِبِلِ - قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے ایک اپنی عورت کو دیکھے گا اس نے اپنی گٹھری اونٹ کے بالوں سے بھرلی ہوگی۔

مَا عَكَمَ عَنْهُ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے کچھ تامل نہ کیا نہ رکے (بلکہ فوراً خوشی سے اسلام لائے)۔

نَهٰى عَنِ الْمُعَاكَمَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاکمہ سے منع فرمایا (یہ طحاوی کی روایت ہے انہوں نے معاکمہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ دو مرد یا دو عورتیں ننگی ہو کر ایک دوسرے سے لپٹیں' بدن ملائیں اور ان دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو جیسے دوسری روایت میں ہے لا یفضی الرجل الی الرجل ولا المراۃ الی المراۃ اس کا بھی یہی مطلب ہے)۔

عُكْنَةٌ - بٹ پیٹ کی۔ عُكَنٌ اس کی جمع۔

تَعَكُّنٌ - پیٹ پر بٹیں پڑنا (موٹاپے سے)۔

عِكَانٌ - گردن۔

عَكْنَاءُ - بٹیں والی عورت۔

عَكْنَانٌ اور عَكَنَانٌ - بہت اونٹ۔

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَبِيْ وَ فِيْ عُنُقِهٖ عُكْنَةٌ - گویا میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں ان کی گردن میں بٹ ہے۔

جَارِيَةٌ مُعَكَّنَةٌ - بٹیں والی چھوکری۔

عَكْوٌ - دم موڑنا' موٹا ہونا' نیفہ بڑا اور سخت رکھنا' چڑھ جانا' قید کرنا' باندھنا' مائل ہونا'

عَكْوَاءُ - سفید دم والی بکری۔

عَكِيٌّ - دودھ جس کا مسکہ نکال لیا گیا ہو' یا تلے اوپر دوہا ہوا دودھ جو گاڑھا ہو گیا ہو۔

باب العین مع اللام

عَلْبٌ - سخت ہونا کاٹنا' چھیلنا' نشان کرنا۔

عَلَبٌ - سخت ہونا' اور گوشت کی بو بدل جانا اور گردن میں بیماری ہونا۔

عَلِبٌ - سخت اور پہاڑی بکری' سوسمار۔

تَعْلِيبٌ - نشان کرنا' چھیلنا' کاٹنا۔

اِسْتِعْلَابٌ - بو بدل جانا۔

عِلَابٌ - وہ نشان جو گردن کے طول میں ہو۔

عَلَابِيٌّ - سیسہ یا سیسہ کی ایک قسم۔

عِلْبٌ - سخت جگہ اور وہ زمین جس پر بارش ہو تو بھی کچھ نہ اگے۔

اِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الْاٰنُكُ وَالْعَلَابِيُّ - صحابہؓ کی

تلوار کا زیور سیس اور علابی کا تھا- (نہایہ میں ہے کہ علابی جمع ہے علباء کی یعنی گردن کا پٹھا) هما علباوان - یہ دونوں گردن کے دو پٹھے ہیں جو داہنے بائیں طرف ہوتے ہیں (عرب لوگ یہ پٹھے جب تروتازہ ہوتے تھے تلواروں کے نیام پر باندھتے وہ سوکھ کر اس پر جم جاتے اور برچھوں کو بھی جب وہ ٹوٹ جاتے ان سے جوڑتے- بعض نے کہا علابی سیس کی ایک قسم ہے جیسے اوپر گزرا)-

كُنْتُ اَعْمَدُ اِلَى الْبَضْعَةِ اَحْسِبُهَا سَنَامًا فَإِذَا هِيَ عِلْبَاءُ عُنُقٍ - میں گوشت کے ایک ٹکڑے کا قصد کرتا میں سمجھتا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے پھر کیا دیکھتا کہ وہ گردن کا ایک تسمہ ہے-

رَاٰى رَجُلًا بِاَنْفِهِ اَثَرُ السُّجُوْدِ فَقَالَ لَا تَعْلُبْ صُوْرَتَكَ - عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اس کی ناک پر سجدے کا نشان پڑ گیا تھا تو کہا اپنی صورت پر نشان مت کر (یعنی سجدے میں اتنے زور سے ناک پر ٹیکا نہ دے کہ داغ پڑ جائے اور چہرہ بدنما ہو جائے)-

وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ فِيْهَا مَاءٌ - وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک چھاگل تھی یا ایک قدح تھا- (آپ اس میں سے پانی لیتے جاتے اور پیشانی مبارک پر لگاتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ موت میں سختیاں ہیں)-

فَتَحْلِبُ الْعُلْبَةَ - تو قدح بھر کر دودھ دوہے-

اَعْطَاهُمْ عُلْبَةَ الْحَالِبِ - ان کو دودھ دوہنے والے کا قدح دے دیا- (محیط میں ہے کہ علبہ کھجور کے لمبے درخت کو کہتے ہیں اور ایک پیالہ بڑا جو اونٹ کی کھال سے بنایا جاتا ہے اس کے گرداگرد لکڑی لگاتے ہیں عرب لوگ اس میں دودھ دوہتے ہیں- عِلَابٌ اور عُلَبٌ اس کی جمع ہے)-

تَشَنَّجَ عِلْبَاءُ الرَّجُلِ - آدمی بوڑھا ہو گیا-

عَلْثٌ - ملا دینا، خلط کرنا، جمع کرنا، دباغت کرنا، آگ نہ نکلنا-

عَلَثٌ - خوب جم کر لڑنا-

تَعَلُّثٌ - تعلق، کسی چیز کو اچھی طرح مضبوطی سے نہ بنانا، مکروفریب کرنا-

اِعْتِلَاثٌ - ایسے درخت سے آگ سلگانے کا آلہ بنانا جس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ آگ دیتا ہے یا نہیں-

فُلَانٌ غَيْرُ مُعْتَلِثِ الزِّنَادِ - یعنی اس کی بیوی اچھے خاندان کی ہے-

اِعْتَلَثَ الرَّجُلُ - جب اچھے خاندان میں نکاح نہ کرے بلکہ مجہول النسب عورت سے نکاح کر لے-

مَاشَبِعَ اَهْلُهُ مِنَ الْخَمِيْرِ الْعَلِيْثِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے سفید جو اور معمولی جو کی ملی ہوئی روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے (ایسی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جو اور گیہوں کی ملواں روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے)-

عَلْثَمَةٌ - ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا-

دُوْنَ تَعَلْثُمٍ - بن تامل اور توقف کے-

عَلْجٌ - علاج میں غالب آنا-

عَلَجٌ - سخت ہونا-

مُعَالَجَةٌ اور عِلَاجٌ - ایک کام کو برابر کئے جانا، سختی اٹھانا، محنت کرنا، دوا کرنا-

تَعَلُّجٌ - پیغام لے جانا-

تَعَالُجٌ - ایک دوسرے کا علاج کرنا، ایک دوسرے سے لڑنا-

اِعْتِلَاجٌ - کشتی لڑانا، لڑائی شروع کرنا، حرکت کرنا، مضطرب ہونا، تھپیڑ مارنا-

عَالِجٌ - ایک میدان ہے جس میں ریت بہت ہے-

اِنَّ الدُّعَاءَ لَيَلْقَى الْبَلَاءَ فَيَعْتَلِجَانِ - دعاء بلا سے مقابلہ کرتی ہے، دونوں میں کشتی ہوتی ہے (گویا دعاء بلا کو رد کرتی ہے)-

بَعَثَ رَجُلَيْنِ فِيْ وَجْهٍ وَقَالَ اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا - حضرت علیؓ نے دو مردوں کو ایک سمت روانہ کیا اور فرمایا تم دونوں اچھے ہٹے کٹے موٹے تازے ہو اب جو کام میں نے بتلایا ہے اس کو خوب بجالاؤ-

عِلْجٌ - قوی موٹا تازہ آدمی، اور کافر عجمی، مجوسی، گبر، آتش پرست-

اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ - تم تو یہ چاہتے تھے کہ پارسی

لوگ مدینہ میں زیادہ بسیں (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب ابولؤلؤ ملعون نے آپ کو عین نماز میں زخمی کیا)-

فَطَارَ الْعِلْجُ - پھر مار کر وہ کافر بھاگ نکلا (تین وار خنجر کے آپ پر کئے)-

وَنَفٰی مُعْتَلِجَ الرَّيْبِ مِنَ النَّاسِ - اور شک کے تھپیڑے لوگوں سے دور کئے-

اِعْتَلَجَتِ الْاَمْوَاجُ - موجیں تھپیڑے مار رہی ہیں-(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)-

اِعْتَلَجَتِ الْاَرْضُ - زمین میں گھاس لمبی ہوگئی-

فَاُتِیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِّنَ الْعَدُوِّ - عبدالرحمٰن بن خالد بن ولیدؓ کے پاس چار کافر دشمنوں میں سے لائے گئے-

قَدْ كُنْتَ وَاَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ - حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا تم اور تمھارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ عجمی کافر مدینہ میں زیادہ رہیں (تا کہ مدینہ کی رونق ہو- چونکہ عجمی لوگ بہت صنائع اور ہنر جانتے تھے)-

اِنِّیْ صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهٗ - تو میں تو اونٹ والا ہوں اسی کا کام کرتا ہوں اس کو کرایہ پر چلاتا ہوں-

عَالَجْتُ امْرَاَةً فَاَصَبْتُ مِنْهَا - میں نے ایک عورت کا پیچھا لیا اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس سے سب مزے لوٹے (بوسہ چمٹانا پیار وغیرہ) صرف دخول نہیں کیا-

مِنْ كَسْبِهٖ وَعِلَاجِهٖ - اس کی کمائی اور محنت میں سے-

وَلِیْ حَرُّهٗ وَعِلَاجُهٗ - اس کی محنت اور مشقت اور کمائی میری ہے-

كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَالِجُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ - (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت بیان فرمائی تو) سعد بن عبادہؓ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو پہلے ہی (گواہ لانے سے پیشتر ہی) اس کا کام تلوار سے تمام کر دوں گا-

مَا اٰسٰی عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اِلَّا مِنْ خَصْلَتَيْنِ اِنَّهٗ لَمْ يُعَالِجْ وَلَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ - (جب عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ ناگہانی موت سے مکہ کے راستہ میں مر گئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا) میں عبدالرحمٰن کی کسی بات پر افسوس نہیں کرتی مگر دو باتوں پر ایک تو یہ کہ انہوں نے بیماری کی سختی نہیں اٹھائی (ان کی دوا اور تیمارداری نہیں ہوئی تا کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی' یا انہوں نے موت کی سختی نہیں اٹھائی بلکہ ناگہاں مر گئے) دوسرے یہ کہ جہاں مرے تھے وہیں دفن کئے گئے-

وَمَا تَحْوِيْهِ عَوَالِجُ الرِّمَالِ - اور جس کو بڑے بڑے ٹھوس ریتی کے ڈھیر نہیں گھیر سکتے یا جس کو تہ برتہ ریتی گھیرے ہوئے ہے-

عَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ - میں نے بھی بہت کوشش کی (ان کی اصلاح کے لیے بہت سختی اٹھائی)-

يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے میں بڑی تکلیف اٹھاتے (آپ کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی اور چہرے پر تعب معلوم ہوتا)-

عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ - اگرچہ اس کے گناہ عالج کی ریتی کے دانوں کے شمار میں ہوں (تو عالج مضاف الیہ ہے رمل کا اور وہ ایک ریتلے مقام کا نام ہے- بعض نے رمل عالج- صفت موصوف پڑھا ہے یعنی متراکم اور تہ برتہ ریتی کے شمار میں)-

اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَرَبِیٌّ وَّ مَوْلًی وَّ عِلْجٌ - حضرت علیؓ نے فرمایا آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عربی دوسرے موالی تیسرے کافر عجمی (تو ہم لوگ عربی ہیں اور ہمارا گروہ مسلمانوں کا جو دوسرے ملکوں کے ہیں موالی ہیں (جیسے مسلمان پٹھان اور مغل وغیرہ) اور تیسرا گروہ کافروں کا ہے (جیسے یہود' نصاری' پارسی' چینی' جاپانی' سکھ' راجپوت' برہمن' ہندو' بت پرست)-

وَهُوَ عِلَاجِیْ - یہ تو میرا کام دھندا ہے-

وَكَمْ مِّنْ غَلِيْلٍ مُّعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا - (حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) میرے دل میں کتنے کینے ہیں جو سینہ میں جوش مار رہے ہیں (ان کو میں ظاہر نہیں کر سکتی دل ہی دل میں گھٹتی ہوں)-

عَلْزٌ - دردناک ہونا' بے قرار ہونا-

عِلَّوْزٌ - پیٹ کا درد' جنون' موت-

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ - کیا جن لوگوں کے رنگ جوانی سے چمک رہے ہیں وہ درد اور بے قراری کا انتظار کر رہے ہیں- (ایک روایت میں علز القلق ہے یعنی قلق اور اندوہ کے لحاظ سے اظہار کے منتظر ہیں)-

عُلْصَةٌ - تھوڑی چیز لینا-

عِلَاصٌ - مضاربت کرنا' یعنی نفع میں حصہ ٹھہرا کر مال کسی کو دینا-

اِعْتِلَاصٌ - تھوڑا تھوڑا لینا-

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ اِلَى الْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ - جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے اس کو دانت اور کان اور پیٹ کا درد نہ ہوگا- (بعض نے کہا علوص تخمہ یعنی بدہضمی کو کہتے ہیں)-

اِعْلِوَّاطٌ - اونٹ کی گردن میں لٹک کر اس پر چڑھ جانا-

عَلْطٌ - گردن میں داغ دینا' کسی کی بدگوئی کرنا-

تَعْلِيْطٌ - اونٹ کی گردن سے علاط یعنی رسی نکال لینا-

اِعْتِلَاطٌ - جھگڑا کرنا' بحث کرنا-

شَاعِرٌ عَالِطٌ - شاعر فصیح الکلام-

هُوَ عَالِطٌ لَا غَالِطٌ - وہ صحیح اور فصیح گفتگو کرنے والا ہے نہ کہ غلطی کرنے والا-

نَاقَةٌ عُلُطٌ - جس اونٹ پر نہ داغ ہو نہ نکیل ہو-

اَعْلَاطٌ - وہ ستارے جن کا کوئی نام نہیں ہے-

عَلْفٌ - بہت پانی پینا' چارہ کھلانا-

تَعْلِيْفٌ - موز کے پھل نکلنا جو باقلا کی طرح ہوتے ہیں' گرہ باندھنا-

اِعْلَافٌ - موز کا پھل نکلنا' چارہ کھلانا-

تَعَلُّفٌ - چارہ کی تلاش کرنا-

عَلَّافٌ - چارہ فروش-

عَلُوْفَه - چارہ-

عِلَّوْفٌ - بوڑھا-

مَعْلُوْفَةٌ - موٹی-

اِعْتِلَافٌ - چارہ کھانا-

كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ عِلَافَهَا - وہ چارے کھاتے تھے (یہ علف کی جمع ہے بمعنی چارہ جو جانور کھاتے ہیں)-

اِنَّهُمْ اَهْدَوْا اِلَى ابْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً - انہوں نے ابن عوف کو بڑے سائز کے زین بھیجے (یہ زین سب سے پہلے ایک شخص علاف نامی نے بنائے تھے تو اسی کی طرف منسوب ہو گئے)-

تَرَى الْعُلَيْفِيَّ عَلَيْهَا مُوْكَدًا - (ایک روایت میں موکفا ہے) تو علافی زین کو اس پر لگا ہوا دیکھے گا- (یہ تصغیر ہے عِلَافِيٌّ کی)-

مِعْلَفٌ - چارے کا مقام-

عَلُوْفَه - وہ جانور جس کو گھر میں کھلائیں' جنگل میں چرنے کو نہ چھوڑیں-

لَيْسَ فِي الْعَلُوْفَةِ صَدَقَةٌ - گھریلو جانوروں میں زکوۃ نہیں ہے (یعنی جن کو گھر میں رکھ کر چارہ کھلایا جاتا ہے' مثلاً بھیڑ و بکریاں' یا گھر میں رہنے والے اونٹ گوان کو کرایہ پر چلاتے ہوں)-

يَشْتَرِيْ بِهٖ عَلَفًا لِحَمَامِ الْحَرَمِ - حرم کے کبوتروں کے لیے اس کے بدلے چارہ خرید لے-

عَلْقٌ - گالی دینا' برا کہنا' اوپر کا حصہ چرنا-

عَلَقَ الرَّجُلُ - گلے میں خون بھر گیا-

عَلَقٌ - جاننا-

عُلُوْقٌ - حاملہ ہونا' لٹک جانا' جیسے عِلْقٌ اور عَلَقٌ اور عَلَاقَةٌ - محبت رکھنا' چاہنا-

تَعْلِيْقٌ - لٹکانا' کسی امر پر ایک امر کو معلق کرنا' ایک کام کو بغیر کیے رہنے دینا' نصب کرنا-

عُلِّقَ بِهَا - اس کی محبت میں گرفتار ہوا-

عَلِقَتْ مَعَالِقُهَا وَصَرَّ الْجُنْدُبُ - یعنی گرمی آ گئی اور مجھ کو کوچ کرنا ممکن نہیں (یہ ایک مثل ہے جس کا قصہ لغت کی کتابوں میں مشہور ہے)-

لَلَدُوْدُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْاِعْلَاقِ - منہ میں دوا ڈالنا اعلاق سے بہتر ہے- (اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر ورم کو دبانا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں)-

جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَّهَا قَالَتْ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعُلَقِ- ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچہ لے کر آئی کہنے لگی میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اس کا حلق دبایا آپؐ نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کا اس بیماری میں حلق دباتی ہو-

اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ- میں نے اس کا حلق دبایا اور اَعْلَقْتُ عَنْهُ میں نے حلق دبا کر یہ بیماری دفع کی-

اَعْلَقْتُ عَلَيَّ- میں نے اپنے حلق میں انگلی ڈالی تے کرنے کے لیے-

لَوْ تَعَلَّقْتَ مَعَاذَةً- کاش تم ایک تعویذ لٹکا لیتے (تاکہ تم کو نظر نہ لگتی)-

اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ- (بڑی مشکل میں پڑ گئی ہوں) اگر اپنے خاوند کا حال بیان کروں زبان کھولوں تو طلاق پاتی ہوں (خاوند خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیں دے گا) اگر خاموش رہوں تو بیچ میں ادھڑ لٹکتی رہوں گی (بیوی کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اس سے محروم رہوں گی- یعنی میرا خاوند مجھ کو پوچھتا تک نہیں نہ بیوی' مرد میں جو کام ہوتا ہے وہ کام کرتا ہے ادھڑ میں مجھ کو لٹکا رکھا ہے)-

فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ بِهٖ- گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (آپ کو ایک طرف دھکیلا یہاں تک کہ آپ کی چادر ایک کانٹے دار درخت سے اٹک کر اتر گئی- خدا گنواروں سے پناہ میں رکھے نہ ان میں ادب ہوتا ہے نہ تہذیب اور نہ انسانیت ہوتی ہے)-

فَعَلِقُوْا وَجْهَهٗ ضَرْبًا- ان کے منہ پر مارنا شروع کر دیا-

رَكِبْتُ اَتَانًا لِّيْ فَخَرَجْتُ اَمَامَ الرَّكْبِ حَتّٰى مَا يَعْلَقُ بِهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ- (حلیمہ سعدیہؓ کہتی ہیں) میں مادیان گدھی پر سوار ہوئی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی پر بٹھایا یا تو وہ بالکل مٹھی اور سست تھی یا آپ کی سواری کی برکت سے وہ ایسی چالاک اور تیز ہوگئی) کہ میں قافلہ سے آگے نکل گئی کوئی قافلے والا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا (اس گدھی کے قریب نہ ہو سکتا نہ اس سے مل سکتا)-

اِنَّ اَمِيْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ اَنّٰى عَلِقَهَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا- مکہ کا ایک امیر نماز کے اخیر میں دو سلام کیا کرتا (داہنے بائیں) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اس نے یہ کہاں سے سیکھا کس سے حاصل کیا- وہ بولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے (آپؐ نے دو طرف بھی سلام پھیرا ہے اور کبھی ایک ہی سلام پر اکتفا کرتے- دونوں طرح سنت ہے مگر ہمارے زمانہ میں لوگوں نے ہمیشہ التزام کر لیا ہے کہ دونوں ہی طرف دو سلام کیا کریں گے)-

اَدُّوا الْعَلَائِقَ قَالُوْا مَا الْعَلَائِقُ قَالَ مَا تَرَاضٰى عَلَيْهِ اَهْلُوْهُمْ- علائق کو ادا کرو- صحابہؓ نے پوچھا علائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ عورتوں کے مہر جن پر ان کے لوگ راضی ہوئے ہیں- (مہر اور قرضوں کی طرح ایک قرضہ ہے اگر بیوی کو ادا نہ کرے یا اس سے معاف نہ کرا لے تو قیامت میں دینا ہوگا)-

فَعَلِقَتْ مِنْهُ كُلَّ مَعْلَقٍ- وہ اس کی نظر میں محبوب ہوگئی (اس کے ہر ہر ریشہ میں اس کی محبت لٹک گئی' رگ رگ میں اس کی الفت رچ گئی)-

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ- جو شخص کوئی تعویذ یا گنڈا لٹکائے (یہ سمجھ کر کہ وہ آفت یا بیماری سے بچائے گا) تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا- (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اس پر سے اٹھ جائے گی- اس حدیث کی رو سے بعض نے ہر ایک قسم کا تعویذ' گنڈا لٹکانا مکروہ اور ناجائز رکھا ہے گو اس میں اسماء الٰہی اور آیات قرآنی ہوں- بعض نے کہا مراد اس حدیث سے وہ تعویذ اور گنڈے ہیں جن میں شیاطین اور کفار کے نام اور شرک کے مضامین ہوں- اور آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی کے تعویذ اور گنڈے منع نہیں ہیں کیونکہ وہ درحقیقت اللہ ہی سے پناہ اور مدد مانگنے میں داخل ہیں)-

عَيْنُ فَابْكِيْ سَامَةَ بْنَ لُؤَيٍّ- اے آنکھ سامہ بن لوی پر رو (ایک شخص نے کہا)-

عَلِقَتْ بِسَامَةَ الْعَلَاقَةُ- سامہ سے تو موت چمٹ گئی-

عَلَاقَه اور عَلُوْق- موت کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَمَا يَعْلَقُ

عَلٰی یَدَیْھَا الْخَیْطُ وَمَایَرْغَبُ وَاحِدٌ عَنْ صَاحِبِہٖ حَتّٰی یَمُوْتَا ھَرَمًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا اہل کتاب یہود اور نصاری کو دیکھو ان میں سے کوئی ایسی کم سن لڑکی سے نکاح کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دھاگہ نہیں لٹکتا (ایسی کم سن ہوتی ہے) اور ان میں سے کوئی اپنی بیوی سے بیزار نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں بوڑھے ہو کر گزر جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ یہود اور نصاری ایک ہی بیوی پر قناعت کرتے ہیں خواہ وہ بدصورت ہو یا خوبصورت بوڑھی ہو یا جوان جب تک وہ مر نہیں جاتی دوسری بیوی نہیں کرتے تو مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ اپنی عورتوں سے ایسا ہی سلوک کیا کریں اور طلاق دینے سے حتی المقدور پرہیز کریں)-

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّھَدَاءِ فِیْ حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ - شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے لباس میں بہشت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں - (اصل میں علق اونٹ کے کھانے کو کہتے تھے جب وہ کانٹے دار جنگلی درخت کھائے پھر پرندوں کے بھی کھانے کو کہنے لگے)-

عَلَقَتْ تَعْلُقُ عُلُوْقًا - اونٹنی جنگلی درخت کھا رہی ہے-

فَتَجْتَزِیُٔ بِالْعُلْقَۃِ - ایک لقمہ کھانا اس کو کافی ہے (یعنی بہت تھوڑا کھاتی ہے)-

وَاِنَّمَا یَاْکُلْنَ الْعُلْقَۃَ مِنَ الطَّعَامِ - وہ تھوڑا کھانا کھایا کرتی تھیں (بقدر سدرمق پیٹ بھر کھانا ان کو نہ ملتا)-

فَاِذَاالطَّیْرُ تَرْمِیْھِمْ بِالْعَلَقِ - یکا یک پرندے ان پر خون کی پھٹکیاں پھینکنے لگے (یہ عَلَقَۃٌ کی جمع ہے بمعنے خون کی پھٹکی)-

اِنَّہٗ بَرَقَ عَلَقَۃً ثُمَّ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ - انھوں نے خون تھوکا پھر اپنی نماز پڑھنے چلے گئے (وضو نہیں کیا - مجمع البحار میں بجائے بزق کے نزف ہے شاید یہ کاتب کی غلطی ہے یا مطلب یہ ہے کہ ان کے بدن سے خون بہا لیکن انھوں نے نماز نہ توڑی نہ وضو کیا کیونکہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے)-

فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً - ان فرشتوں نے آپ کا سینہ چیر کر خون کی ایک پھٹکی نکال لی (گویا دنیا کی محبت کا مادہ اور وسوسوں اور شیطانی خیالوں کا منبع آپ کے سینہ سے نکال ڈالا اب خاص ملکی صفات اس میں رہ گئے-)

وَیَکُوْنُ عَلَقَۃً - اور جما ہوا خون ہو جاتا ہے-

وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ - اور ایک وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو - (ایک نماز جماعت سے مسجد میں پڑھ کر آیا ہو اب دوسری نماز کی فکر میں ہو کہ اس کو بھی جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرے)-

فَتُمْسِکُہٗ بِعِلَاقَتِہٖ - تو اس کا سر بندھن پکڑ کر تھامے-

مُعَلَّقٌ بِدَیْنِہٖ - اپنے قرض کے عوض لٹکا رہے گا - (جب تک قرضے کا تصفیہ نہ ہولے گا بہشت میں نہ جا سکے گا)-

خَیْرُ الدَّوَاءِ الْعَلَقُ وَالْحِجَامَۃُ - عمدہ علاج جونکیں لگانا ہے اور پچھنے لگا - (یعنی جب غلبہ یا فساد خون کا مرض ہو تو ان دونوں سے بہتر کوئی علاج نہیں علق جونک کو کہتے ہیں)-

فَمَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا - ان لوگوں کا کیا خیال ہے جو ہمارے عمدہ عمدہ مال چراتے ہیں (یہ عِلْقٌ کی جمع ہے یعنی جس سے دل لگا ہو چونکہ عمدہ اور نفیس مال دل کو پسند ہوتا ہے اس لئے اس کو علق کہا)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُغَالِیْ بِصَدَاقِ امْرَاَتِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ذٰلِکَ لَھَا فِیْ قَلْبِہٖ عَدَاوَۃً یَقُوْلُ جَشِمْتُ اِلَیْکَ عَلَقَ الْقِرْبَۃِ - ایک آدمی اپنی بیوی کا مہر گراں دینا قبول کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں اس کی طرف سے دشمنی سما جاتی ہے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو نکاح میں لانے کے لئے ہر ایک مشکل کا تحمل کیا یہاں تک کہ مشک کی رسی بھی اٹھائی (محنت مزدوری کر کے تیرا مہر پورا کیا)-

وَعَلَیْہِ اِزَارٌ فِیْہِ عَلَقٌ وَقَدْ خَیَّطَہٗ بِالْاَصْطُبَّۃِ - ابو ہریرہؓ ایک پھٹی ہوئی تہبند پہنے ہوئے تھے (جو کانٹے یا درخت میں اٹک کر پھٹ گئی تھی) اس کو کتان سے سی لیا تھا-

اِنَّمَا الْاَوْصِیَاءُ اَعْلَاقٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ - وصی اور امام پیغمبروں کے ٹکڑے ہیں - (یعنی امامت بھی گویا نبوت کا ایک جز ہے - یہ حدیث امامیہ کی روایت ہے) اَلرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُتَعَلِّقَۃٌ بِالْعَرْشِ - ناطہ قیامت کے دن عرش سے لٹکا ہو گا-

عَلْكٌ - چبانا' منہ میں ہلانا' دانت پر دانت رگڑنا-

تَعْلِيْكٌ - اچھی طرح دباغت کرنا-

عَلَاكٌ - چبانے کی چیز-

مَاذَاقَ عَلَاكًا وَّعُلَاكًا - اس نے چبانے کی کوئی چیز نہیں چکھی-

عِلْكٌ - گوند' مصطگی' لوبان وغیرہ ہر ایک چبانے کی چیز (جیسے چھالیا' چکنی سپاری) اس کی جمع عُلُوْكٌ اور اَعْلَاكٌ ہے-

عِلْكَةٌ - قطعہ-

عَلِكٌ - لجلجا لزوجت دار' چپکتا ہوا-

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ وَبُرْ مَتُهٗ تَفُوْرُ عَلَى النَّارِ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلِكُهَا حَتّٰى اَحْرَمَ فِي الصَّلٰوةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے اس کی ہانڈی ابل رہی تھی (گوشت پک رہا تھا) آپ نے اس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اٹھا لیا اور اس کو چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر تحریمہ باندھی (معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں جاتا)-

اِنَّهٗ سَاَلَ جَرِيْرًا عَنْ مَّنْزِلِهٖ بِبِيْشَةَ فَقَالَ سَهْلٌ وَّدَكْدَاكٌ وَّحَمْضٌ وَّعَلَاكٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جریرؓ سے پوچھا جنگل میں تیرا مکان کہاں ہے؟ انھوں نے کہا نرم اور ہموار زمین میں جہاں ترش درخت اور علاک کے درخت ہیں- (عَلَاكٌ ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں جنگل میں ہوتا ہے اس کو عَلَكٌ بھی کہتے ہیں)-

وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ - گوند اور مصطگی وغیرہ نہ چابے (گو اس کو چابنے سے روزہ نہیں جاتا)-

عَلَكَ الْفَرَسُ اللِّجَامَ - گھوڑے نے لگام چابی-

عَلْكَمٌ - یا عُلَاكِمٌ - سخت اور بڑا اونٹ- (اس کی جمع عَلَاكِمُ ہے)-

عُلْكُوْمٌ - کے بھی یہی معنے ہیں- قوی اونٹ اور اونٹنی دونوں کو کہتے ہیں-

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُّذَكَّرَةٌ - موٹی گردن والی' بڑے رخساروں والی یا موٹی ٹنگی سخت اور زوردار آور اونٹنی-

عَلٌّ - یا عَلَلٌ یا تَعِلَّةٌ - دوبارہ سہ بارہ پینا یا پلانا' پے در پے کرنا-

تَعْلِيْلٌ - دوبارہ سہ بارہ پلانا' یا پھل دوبارہ سہ بارہ چننا' مشغول کرنا' غافل کرنا' اچھی طرح انتظام کرنا' علم صرف کی اصطلاح میں تعلیل کہتے ہیں کسی کلمہ کا اعلال بیان کرنا- یعنی اس میں جو قلب وانقلاب تبدل حرکات اور حروف ہوا ہو' وجہ اور دلیل بیان کرنا-

اِعْلَالٌ - دوبارہ سہ بارہ پلانا-

تَعَالُلٌ اور مُعَالَلَةٌ - تھن میں بچا ہوا دودھ دوہنا-

عُلَالَه - بچا ہوا دودھ تھن میں' یا بچّہ کا دوہنا جب تین بار دوہے-

عَلَّات - سوتیلے بھائی یعنی باپ ایک ماں دو-

عِلَّةٌ - سبب' بیماری (اس کی جمع عِلَلٌ ہے)-

اُتِيَ بِعُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ مِنْهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا بچا ہوا گوشت (جو پہلی بار کھانے سے بچ رہا تھا) لایا گیا آپ نے اس میں سے کھایا-

قَالُوْا فِيْهِ بَقِيَّةٌ مِّنْ عُلَالَةٍ - ان میں کچھ زور بوڑھے کا باقی ہے-

فَاَتَيْتُهٗ بِعُلَالَةٍ - میں آپ کے پاس بچا ہوا گوشت لے کر آیا-

تَعِلَّةُ الصَّبِيِّ وَقِرَى الضَّيْفِ - بچوں کا بہلاوا ہے اور مہمان کی ضیافت (یہ کھجور کی صفت بیان کی کہ بچہ جب روئے اس کو ایک کھجور دیدو تو اس کو کھانے لگتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی مہمان آئے اور گھر میں کھانا جلدی نہ پک سکے تو کھجور پر اس کی ضیافت ہو سکتی ہے)-

مِنْ جَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ - تیری بے انتہا بخشش جو بار بار ہوتی ہے (ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت عطا فرماتا ہے)-

كَاَنَّهٗ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ - گویا وہ ایک شرچشمہ ہے جس میں شراب مکرر (دوبارہ سہ بارہ) پلایا گیا ہے-

مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا رَجُلًا فَقَتَلَ' قَالَ اِذَا عَلَّهٗ ضَرْبًا

فَفِیْهِ الْقَوَدُ- (عطا یا ابراہیم نخعی نے کہا) اگر کوئی شخص لاٹھی سے دوسرے کو مارے وہ مر جائے تو اگر کئی بار پے در پے مارے تو اس سے قصاص لیا جائے گا (کیونکہ پے در پے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مارنے والے کی نیت قتل کی تھی)-

اَلْاَ نْبِیَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ- پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں (جن کا باپ ایک ہوتا ہے لیکن مائیں مختلف اسی طرح تمام پیغمبروں کے اصول ایمان ایک ہیں جیسے توحید الٰہی' ایمان بر ملائکہ وحشر ونشر وغیرہ صرف فروعی احکام شریعت میں اختلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات کے موافق اتارے تھے)-

یَتَوَارَثُ بَنُو الْاَعْیَانِ مِنَ الْاِخْوَةِ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ- سگے بھائی بہن وارث ہونگے نہ سوتیلے (یعنی جب سگے بھائی بہن موجود ہوں تو سارا ترکہ وہ لے لیں گے اور سوتیلوں کو کچھ نہ ملے گا)-

عَلَّات جمع ہے عَلَّةٌ کی بمعنے سوکن-

فَکَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ یَضْرِبُ رِجْلِیْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ- عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے لئے میرے پاؤں پر مارتے تھے- (میں ان کے ساتھ سوار تھی- یہ حضرت عائشہؓ نے کہا- ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ نے اوڑھنی اتار دی تھی تو عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے بہانے ان کے پاؤں پر مارتے تھے- مطلب یہ تھا کہ اوڑھنی اوڑھ لو- چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس وقت کہا یہاں کوئی غیر آدمی ہے جس سے میں پردہ کروں- بعض نے کہا ٹھیک بِنَعْلَةِ السَّیْفِ ہے یعنی تلوار کی کوٹھی سے مارتے تھے)-

مَاعِلَّتِیْ وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ- (عاصم بن ثابتؓ نے کہا) جہاد نہ کرنے کے لئے میرا عذر کیا ہے- میں مضبوط طاقتور تیروں والا آدمی ہوں- (یعنی قوت اور طاقت بھی ہے اور ہتھیار بھی موجود ہیں پھر جہاد سے بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں)-

لَا یُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ لِغَیْرِ عِلَّةٍ- بغیر کسی ضرورت یا وجہ کے غلام کو نماز کی حاجت میں شریک ہونے سے منع نہ کیا جائے گا- (یعنی مولیٰ کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے غلام کو جماعت میں جا کر نماز پڑھنے سے روکے البتہ اگر کوئی ایسی ہی سخت ضرورت ہو تو اور بات ہے)-

اَلرُّخْصَةُ فِی الْمَطَرِ وَعِنْدَ الْعِلَّةِ- جماعت بارش اور کسی ضرورت کی وجہ سے ترک کر سکتا ہے- (اسی طرح بارش اور کیچڑ ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے بھی آنا معاف ہے- ضرورت سے مراد یہ ہے جیسے بیماری یا ظالم کا ڈر ہو یا آندھی یا کیچڑ وغیرہ ہو اسی طرح اگر آدمی اندھا ہو اور اس کا کوئی لے کر چلنے والا نہ ہو)-

یُخْرَجُ الْمَیِّتُ لِعِلَّةٍ- اگر کوئی شرعی وجہ ہو تو میت کو دفن ہو جانے کے بعد بھی قبر سے نکال سکتے ہیں- (مثلاً بغیر غسل دیئے دفنا دیا گیا ہو یا وہ زمین غصبی نکلے یا اس کا کفن غصبی ہو یا وہاں پانی کے سیلاب کا ڈر ہو یا ظالم حاکم جبر اور ظلم کرے اگر بن نماز پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیں میت کا نکالنا ضروری نہیں)-

فَعَلِّلِیْهِمْ- بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دے- (مثلاً کہے بیٹا ٹھہرو اب کھانا آتا ہے یا کوئی نقل وحکایت بیان کرے یہاں تک کہ ان کے سونے کا وقت آ جائے وہ سو جائیں- یہ اس وقت ہے جب بچے ایسے بھوکے نہ ہوں کہ نہ کھانے سے ان کی جان کا ڈر ہو اگر ایسے سخت بھوکے ہوں تب تو بچوں کو کھلانا مہمانوں کے کھلانے پر مقدم ہوگا)-

اِعْتَلَّ بَعِیْرُ صَفِیَّةَ- حضرت ام المؤمنین صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا-

اَعْیَانُ بَنِی الْاُمِّ اَحَقُّ بِالْمِیْرَاثِ مِنْ وَّلَدِ بَنِی الْعَلَّاتِ- سگے ماں جائے بھائی بہنیں سوتیلے بھائی بہنوں سے ترکہ کے زیادہ حقدار ہیں (مثلاً ایک شخص مر گیا اس کی صرف ایک سگی بہن تھی ایک سوتیلی تو سارا ترکہ سگی بہن لے لیگی سوتیلی بہن کو کچھ نہ ملے گا) (کذا فی البحرین)-

لَعَلَّ- شاید' امید ہے-

عَلْمٌ- داغ دینا' نشان کرنا' چیرنا-

عِلْمٌ- جاننا' دریافت کر لینا' یقین کرنا-

عَلَمٌ- اوپر کا ہونٹ پھٹ جانا-

تَعْلِیْمٌ- سکھانا' علم ہو یا صنعت یا ہنر' نشان کرنا-

عَلَمٌ- جھنڈا' نشان-

اِعْلَامٌ - آگاہ کرنا، جتلانا -
مُعَالَمَۃٌ - علم میں مقابلہ کرنا -
تَعَلُّمٌ - سیکھنا -
تَعَالُمٌ - جاننا -
عَلِیْمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے (اس کا علم تمام اشیائے ظاہری اور باطنی اور جزئی اور کلی سب کو محیط ہے ایسا علم کہ ایک ذرہ آسمان یا زمین میں اس کے علم سے باہر نہیں ہے ایسا علم محیط سوائے اس کے کسی مخلوق کو نہیں ہے فرشتہ ہو یا پیغمبر) -
اَیَّامٌ مَّعْلُوْمَاتٌ - ذی الحجہ کے دس دن (یعنی غرہ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ تک) -
تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَقُرْصَۃَ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ - قیامت کے دن زمین ایسی صاف اور ہموار ہوگی جیسے میدے کی روٹی اس میں کوئی نشان کسی کا باقی نہیں رہے گا (جیسے مینار یا پہاڑ یا میل کا پتھر یا حد بندی یا عمارت کا کوئی نشان ایک روایت میں علم ہے معنے وہی ہیں یعنی کوئی عمارت یا بنا باقی نہ رہے گی) -
لَیَنْزِلَنَّ فِیْ جَنْبِ عَلَمٍ - ایک پہاڑ کے دامن میں اترے گا -
عِنْدَ الْعَلَمِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ فُلَانٍ - اس جھنڈے کے پاس جو فلاں شخص کے گھر پر لگا تھا -
اِنَّہٗ کَانَ اَعْلَمَ الشَّفَۃِ - اس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہوا تھا - ایسی عورت کو عَلْمَاءُ کہیں گے -
اِنَّکَ غُلَیِّمٌ مُّعَلَّمٌ - تو ایک لڑکا ہے نیک توفیق دیا گیا (تجھ کو اللہ تعالیٰ نے راہ صواب بتلائی ہے اور بہتری سکھلائی ہے) -
تَعَلَّمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ - تم یہ جان رکھو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے - (وہ ہر عیب سے پاک ہے) -
تَعَلَّمُوْا اِنَّہٗ لَیْسَ یَرٰی اَحَدٌ مِّنْکُمْ رَبَّہٗ حَتّٰی یَمُوْتَ - تم یہ جان رکھو کہ تم میں سے کوئی دنیا میں اپنے پروردگار کو نہیں دیکھے گا یہاں تک کہ مر جائے - (البتہ آخرت میں اس کا دیدار مومنوں کو نصیب ہوگا) -
اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا - انھوں نے یہ چاہا کہ تم علم حاصل کرو -

اِنَّہٗ یَحْمِلُ اَبَاہُ لِیَجُوْزَ بِہِ الصِّرَاطَ فَیَنْظُرُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ عَیْلَامٌ اَمْدَرُ - حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو اٹھا کر یہ چاہیں گے کہ ان کو لے کر پل صراط کے پار ہو جائیں پھر ان کو دیکھیں گے تو وہ ایک خاکی رنگ یا پھولے بڑے پیٹ والے بجو ہیں - (اللہ تعالیٰ ان کی شکل بدل دے گا تا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان سے الفت نہ رہے دوسرے ان کے دوزخ میں جانے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذلت نہ ہو لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ ہیں بلکہ ایک بجو سمجھیں) -
اَخْسَفْتَ اَمْ اَعْلَمْتَ - (حجاج نے کنواں کھودنے والے سے پوچھا) تو نے بہت کثرت سے پانی دیکھا یا معمولی طور سے - (اَعْلَمَ الْحَافِرُ اس وقت کہتے ہیں جب کنواں کھودنے والا کنوئیں کو علیم پائے یعنی بہت پانی والا لیکن یہ خسف سے کم ہے خسف جب بہت زیادہ پانی ہو) -
عَبْدٌ خَضِرٌ اَعْلَمُ مِنْکَ - ایک بندہ خضر ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی علم کا ایک شعبہ اس کو ایسا دیا گیا ہے جو تم کو نہیں دیا گیا اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت میں حضرت خضر سے کہیں افضل تھے) -
لَا یَنْبَغِیْ لَکَ اَنْ تَعَلَّمَہٗ - تم کو اس علم کا حاصل کرنا سزاوار نہیں - (کیونکہ تم پیغمبر ہو اور تمہارا کام ظاہر شریعت پر لوگوں کو چلانا ہے اور میں اور خاص کاموں پر مامور ہوں جو بظاہر تمہاری شریعت کی رو سے درست معلوم نہیں ہوتے لیکن چونکہ بحکم الٰہی کئے جاتے ہیں اس لئے مجال سرتابی نہیں ہے) -
لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ - جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا - (دونوں اس کی لاعلمی میں برابر ہیں) -
قَدْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّہٗ خَارِجٌ - میں جانتا تھا کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر آنے والے ہیں (کیونکہ اس کے پاس پیغمبروں کی تصویریں تھیں یا اگلی کتابوں سے اس نے آپ کی نبوت کی نشانیاں معلوم کر لی تھیں - کہتے ہیں ابوسفیان اس کے ایک گرجا میں گیا وہاں کئی تصویریں دیکھیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بھی تصویر تھی) -
کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا - ابوبکرؓ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ

علم اور سمجھ رکھتے تھے (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت میں روانہ ہو تو اس نے آخرت کو اختیار کیا-ابوبکرؓ سمجھ گئے کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں او آپ کی جدائی کا خیال کر کے رونے لگے- دوسرے صحابہ یہ مطلب نہ سمجھے اور انہوں نے ابوبکرؓ کے رونے پر تعجب کیا)-

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْ عَامِلِيْنَ- اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ بچے جو بچپنے میں مر گئے بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والے تھے (برے یا اچھے تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ان سے سلوک کرے گا- کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ کافروں کے بچے جو بچپنے میں مر جائیں بہشت میں جائیں گے-بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ وہ بڑے نہ ہوں گے اور وہ کام نہ کریں گے جن کی وجہ سے ان کو عذاب دینا پڑے)-

خَيْرُ كُمْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ-تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھلائے (یعنی لوگوں کو قرآن پڑھائے اس کا مطلب سمجھائے)-

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ- ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (السلام علی النبی ورحمة الله وبر كاته) یا سلام علیك ایها النبی مگر آپ پر درود کیونکر بھیجیں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا ہے یا ایھا الذین امنو صلو ا علیه وسلموا تسلیما)-

وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ يا كَمَا عُلِّمْتُمْ-یعنی سلام اس طرح کرو جو تم کو معلوم ہے یا جس طرح تم کو سکھلایا گیا ہے-

اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ- اے پروردگار اگر میرا یہ عمل تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے جس کو تو ہی جانتا ہے (ظاہری معنے یہ ہیں کہ اے پروردگار اگر تو جانتا ہے مگر یہ نہیں بنتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اس کے علم میں شک نہیں ہوسکتا)-

لَاتَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ- اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو جو داہنا ہاتھ خرچ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اپنی خیرات ظاہر نہ کرے چھپا کر دے اس میں بہت زیادہ ثواب ہے)-

لَآعْلَمُ حِيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ- میں جانتا ہوں یہ آیت کب اتری اور کہاں اتری- (ایک روایت میں حَيْثُ اُنْزِلَتْ ہے بجائے حِيْنَ اُنْزِلَتْ کے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں تکرار ہوتی ہے)-

اَنَا اَعْلَمُ لَكَ- میں تیرے لئے خوب جانتا ہوں-

اِعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَاالرَّجُلِ- اس شخص کا حال میرے لئے دریافت کر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مکہ میں نبوت کا دعوی کرتے ہیں)-

اِنِّيْ اَعْلَمُهُمْ وَمَا اَنَا بِخَيْرِ هِمْ- میں ان سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں لیکن میں ان سے افضل نہیں ہوں (بلکہ عشرہ مبشرہ مجھ سے افضل ہیں کیونکہ صرف علم کی زیادتی فضیلت مطلقہ کا موجب نہیں بلکہ اور امور بھی درکار ہیں جیسے اخلاص' تقوی' توکل' قناعت' صبر وغیرہ-

اِذَااَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ- جب تو اپنے تعلیم یافتہ (سدھے ہوئے) کتے کو شکار پر چھوڑے (تعلیم یافتہ وہ کتا ہے جو اشارہ کرنے پر حمل کرے اور بلانے سے لوٹ آئے اور شکار کے جانور کو پکڑ رکھے اس میں سے کھائے نہیں- اس حدیث سے کتے کے جھوٹے اور اس کے لعاب کی طہارت نکلتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ جہاں پر کتے کا منہ لگا ہو اس کو دھو ڈالو)-

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ- اسلام کے زمانہ میں نبوت کی نشانیاں-

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ- جو شخص دین کا مسئلہ جاننے پر چھپائے پوچھنے والے کہ نہ بتلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائے گا- (مثلاً کوئی اسلام لانا چاہے اور اسلام کے عقائد اور ارکان پوچھے یا حلال حرام کا فتوی چاہے یا اور کسی شرعی مسئلہ کا اور وہ جان بوجھ کر نہ بتائے تو سخت گنہگار ہوگا لیکن دنیاوی علوم وفنون

اور ہنر اور کمال اور نسخوں اور دواؤں کا چھپانا جائز ہے) اگرچہ بہتر یہ ہے کہ مسلمان بھائیوں سے ان کے بتلانے اور سکھانے میں بھی بخیلی نہ کرے)۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ دیکھو قرآن حدیث کا علم دین کا علم ہے تو یہ سمجھ لو کہ کس شخص سے تم اس کو حاصل کرتے ہو (سوچ سمجھ کر نیک اور پرہیزگار سچے راست باز بے طمع عالم سے دین کا علم حاصل کرو ورنہ گمراہ اور بدکار اور بدعتی عالم سے اگر تم دین کا علم حاصل کرو گے تو وہ تم کو بھی گمراہ اور خراب کر دے گا)۔

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّيْ۔ اگر میں جانتا ہوتا کہ کوئی شخص (صحابہ میں) مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی اللہ کی کتاب کا یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

لَا تَعْلَمُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ۔ تم اس اچھی بات کو نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں (یعنی یہ کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنی چاہیے)۔

قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ مِنْ تَقْدِيْمِ الصَّلٰوةِ۔ اس نے وہ بات چھوڑ دی جو تم جانتے ہو یعنی خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھنا۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ۔ اگر تم وہ باتیں جانتے جو جانتا ہوں تو روتے رہتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذابات اور قیامت کے احوال وغیرہ)۔

تَعْلَمُ مَا عَلِمَهُ الْخَضِرُ۔ کیا تم وہ جانتے ہو جو خضر علیہ السلام جانتے تھے (کہ فلاں کا خاتمہ کفر پر ہوگا اس کو مار ڈالو فلاں کا ایمان پر اس کو چھوڑ دو)۔

ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ انھوں نے یہ تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت کے لئے کوئی نشان مقرر کریں (کہ اس وقت لوگ جمع ہو جائیں)۔

لِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ۔ تاکہ تم میری نماز سیکھ لو۔

جَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعُلَمَاءِ۔ ابن علماء کا (یعنی ایلہ کے حاکم کا) سفیر آیا۔

جُعِلَتْ لِيْ عَلَامَةٌ۔ میرے لئے ایک نشانی مقرر کی گئی (یعنی سورہ اذا جاء جو نصرت اور فتح مکہ کی نشانی ہے اور ابن عباسؓ نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سمجھی ہے)۔

عَلَامَهٗ تَدْغُوْنَ۔ تم کس وجہ سے اپنے بچوں کا حلق دباتی ہو (تو ہائی سکتہ ما کے بعد لگائی گئی ہے)۔

تَعْلَمُنْ اَيُّهَا النَّاسُ۔ لوگو تم یہ جان لو۔

ثُمَّ تَعْلَمُوْهَا۔ پھر تم اس کو جان لو۔

مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَتِهَا۔ جو بندہ یہ سمجھے کہ میں اس کا خدا ہوں اس کے گناہ بخش سکتا ہوں (ایسا سمجھنے والے کو اس کی مغفرت کی امید ہے گو وہ توبہ نہ کرے)۔

اَعْلَامُ الشَّيْءِ۔ کسی چیز کے نشان۔

قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا۔ (منکر نکیر کہیں گے) ہم تو جانتے تھے کہ تو ان باتوں کا قائل تھا (یعنی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اور اسلام کے دین کا)۔

اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ۔ (جن باتوں کا ثواب آدمی کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے ان میں سے ایک) وہ علم ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (مثلاً دینی کتابیں وقف کرے یا تصنیف اور تالیف کرے یا ان کی اشاعت کرے مدرسہ دین کے علم کا بنائے' درس تدریس وغیرہ)۔

وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ۔ وہ لوگوں کو سکھانا چاہتے تھے بس (کیونکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا یا وہ فرض پڑھ چکے ہوں گے)۔

اِنَّهٗ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ۔ تم تو جانتے ہو وہ کون شخص ہیں یعنی ان کے علم وفضیلت کے قائل ہو۔

فِيْمَا عَلِمْنَا۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے (آپ نے ان مورتوں کو مستثنیٰ رکھا جو کپڑوں پر منقوش ہوں)۔

فَعِلْمٌ فِيْ قَلْبٍ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ۔ ایک تو علم قلب ہے یعنی علم باطن یہی علم نفع دینے والا ہے۔ دوسرے علم زبان یعنی علم ظاہر یہ اللہ کی حجت ہے (جس کی وجہ سے مخالفین اسلام کا رد کیا جاتا ہے' ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ دونوں علموں کا حاصل کرنا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ- خدا کی پناہ اس علم سے جس سے کچھ فائدہ نہ ہو (نہ دین کا نہ دنیا کا ایسا علم حاصل کرنا تضییع اوقات ہے)-

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا- بعض علم جہالت اور نادانی ہے (مراد وہ علم ہے جو جھوٹ اور غلط ہے جیسے علم جفر اور رمل اور سحر اور شعبدہ وغیرہ)-

لَوْ عَلِمَ اِنَّكَ تَنْتَظِرُ- اگر یہ معلوم ہوتا کہ تو انتظار کر رہا ہے (تو تیری آنکھ میں کونچا نہ مارتا)-

اِعْلَمْ مَّا تَقُوْلُ- خوب سمجھ لے تو کیا کہتا ہے-

اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا- کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک خداوند ہے (جو گناہ بخشتا ہے حالانکہ پروردگار کو سب معلوم ہے مگر فرشتوں سے یہ پوچھنا بطور خوشی اور مباہاۃ کے ہے)-

فَلَا يَجِدُوْنَ اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ- پھر مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہ پائیں گے (یہ حدیث امام مالکؒ کی شان میں ہے جو اوپر گزر چکی ہے)-

اِنْ يَّعْلَمْ اِنَّكَ امْرَاَتِيْ- اگر کہیں اس ظالم بادشاہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے (تو وہ تجھ کو چھین لے گا اس ظالم کا یہی دستور تھا کہ لوگوں کی بیویاں چھین لیتا)-

فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا- ہمارے زمانہ میں زیادہ عالم وہی ہے جو خوب یاد رکھنے والا ہے- (علم در سینہ نہ در سفینہ)-[1]

كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ- منہ پر نشان کرنا برا سمجھا-

اِنْ لَّمْ تَهْتَدِ بِعَلَمٍ- اگر تو کوئی نشان راستہ معلوم کرنے کے لیے نہ پائے-

عَالَمِيْنَ- جن اور آدمی سب کو شامل ہے-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ عِلْمَكَ فِيْنَا- یا اللہ تجھ کو جو گناہ ہمارے معلوم ہیں وہ سب بخش دے-

وَاُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ- اور میں اس کی وجہ سے علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی دور کروں گا-

عُلِّمْتُ خَزَنَةَ النَّارِ- دوزخ کے داروغوں کا علم مجھ کو دیا گیا-

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ- علم دین تین چیزیں ہیں (آیت قرآنی 'حدیث نبوی' ترکہ کے مسائل)-

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ- جو شخص نالائق ہو اور اس کو کوئی علم سکھائے (تو ایسا ہے جیسے سوروں کو کوئی چاندی سونے کا زیور پہنائے)-

لَمْ يُنْكِرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْوٰى غَيْرِهٖ فِيْ زَمَانِهٖ لِاَنَّهٗ صَدَرَ عَنْ تَعْلِيْمِهٖ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ جو فتوی دیتے تھے آپ ان پر انکار نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کے فتوی خود آپ کی تعلیم کے اثر تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چودہ صحابہ فتوی دیا کرتے تھے لیکن یہ اس وقت تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہ ہوتے اگر آپ خود تشریف فرما ہوتے تو پھر کوئی صحابی فتوی نہ دیتا البتہ ابوبکر صدیقؓ آپ کی موجودگی میں بھی فتوی دیتے جیسے منقول ہے کہ حضرت ابوطالب نے اپنی بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوں اور ناتواں ہو گیا ہوں تو جس بہشت کی تم خوشخبری دیا کرتے ہو اس میں سے کچھ میوہ مجھ کو بھیجو- ابوبکرؓ نے یہ سن کر جواب دیا کہ اللہ تعالی نے بہشت کا پانی اور میوہ کافروں پر حرام کر دیا ہے)-

عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِيْهِمْ تَعُوْدُ- (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا (بس پوچھو کہ تم کون قوم ہو تو کہیں گے مسلمان مگر اسلام کے اصول سے محض ناواقف ہوں گے کافروں کے رسوم سب ان میں جاری ہوں گے اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی- مصحف میں لکھے ہوئے نقش ہوں گے مگر کوئی ان کو نہ سمجھ کر پڑھے گا نہ ان پر عمل کرے گا یا قرآن کو بھی ایک رسمی طور پر کر لیں گے کسی کے مرنے یا جینے پر اس کا ختم کرا دیں گے مگر نہ اس کے سمجھنے سے کوئی غرض ہوگی نہ اس پر عمل کرنے

[1] علم وہ ہے جو سینہ میں محفوظ ہوتا کہ کشتی پر لادا ہو- (م)

سے) ان کی مسجدیں ظاہر میں تو خوب آراستہ ہوں گی اور آباد (شیشے فانوس جھاڑ لنٹر ہانڈیوں سے آراستہ بلکہ بعض مسجدوں میں بجلی کی بھی روشنی ہوگی) مگر ہدایت سے ویران قرآن وحدیث کے موافق ان میں عمل نہ ہوگا بلکہ جو کوئی قرآن اور حدیث پر عمل کرے اس کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دیں گے نہ وعظ ونصیحت کرنے دیں گے اور جو کوئی ان کی بدعات اور گمراہی کے رسوم میں شریک ہو اس کو پکا مسلمان سمجھیں گے) اس زمانہ کے مولوی لوگ آسمان کی سطح کے نیچے جتنے آدمی ہیں سب میں بدتر ہوں گے- (مولوی' مولانا اور پیر اور مرشد بن کر لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جائیں گے- دوسروں کو اتقاء اور پرہیز گاری کا حکم دیں گے اور خود سب سے زیادہ زانی اور بدکار ہوں گے) خود انہی میں سے فتنہ پھوٹے گا اور انہی میں جا کر ٹھہرے گا (فتنہ وشر کے وہی مرجع اور منبع ہوں گے)-

فَعَلِمَ وَعَلَّمَ- اس نے علم سیکھا بھی اس پر عمل کیا اور دوسروں کو سکھلایا بھی (اس کی مثال تو عمدہ اور نرم زمین کی سی ہے کہ خود بھی پانی چوسا اور نفع اٹھایا اور دوسروں کو بھی نفع دیا اور جس نے علم حاصل کیا لیکن عمل برابر نہیں کیا دوسروں کو سکھلایا اس کی مثال اس سخت زمین کی سی ہے جس نے پانی روک رکھا خود نہیں پیا مگر دوسروں کو پلایا)-

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ- تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے (اس کے معنی اور تفسیر کے ساتھ) اور دوسروں کو بھی سکھلائے (اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں کہ قرآن کی تعلیم دی جائے)-

يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ- اسلام کو عالم کی غلطی کرنے کی وجہ سے ہزار رہا پیرو اس کے گمراہ ہو جاتے ہیں) اسی طرح منافق شخص کا جھگڑا (جو احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے نہ ہو بلکہ نفسانیت اور اپنی بات کی پچ کے لیے ہو ایسا شخص در حقیقت منافق ہے) اسلام کو ڈھا دیتا ہے-

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ- (ابن عباسؓ نے کہا) میں نماز سے فارغ ہونا اس وقت معلوم کرتا تھا جب وہ نماز کے بعد ذکر الٰہی کرتے تھے اور میں اس کو سنتا- (شاید ابن عباسؓ بعض اوقات جماعت میں شریک نہ ہوتے ہوں یا کم سنی کی وجہ سے دور رہتے ہوں گے اور اسلام کی آواز نہ سنتے ہوں گے)-

لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا- ہمارا دنیا پر منحصر مت کر (کہ رات دن ہم کو دنیا ہی کمانے کا خیال ہو آخرت کی طرف التفات نہ ہو یا دنیا کمانا ہمارے تحصیل علم کی غرض مت کر بلکہ علم سے غایت اور غرض ہماری اصلاح آخرت کر)-

اِنِّیْ اَعْلَمُ حِيْنَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ- میں جانتا ہوں یہ آیت **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ**- کب اتری ہے عرفہ اور جمعہ کے دن اتری (تو اس روز دوہری عید تھی)-

قَلِيْلُ عِبَادَةٍ مَعَ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ هَا مَعَ جَهْلٍ- تھوڑی عبادت علم کے ساتھ بہتر ہے بہت عبادت سے جو جہالت کے ساتھ ہو (اس لیے کہ عالم ہر عبادت میں سنت کی پیروی کرے گا اور سنت کی پیروی میں جو ثواب ہے وہ بے انتہا ہے اور جاہل گو عبادت بہت کرے مگر سنت کا طریقہ نہ برتنے سے اس کو اتنا ثواب کبھی حاصل نہیں ہو سکتا (یہاں جاہل سے یہ مراد ہے کہ قرآن اور حدیث کا پورا عالم نہ ہو لیکن اسلام کے مسائل ضروری سے بھی اگر کوئی ناواقف ہو تو اس کی عبادت محض بے کار ہے تھوڑی ہو یا بہت)-

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ- ایک عالم شیطان کو اتنا ناگوار ہے کہ ہزار عابد جو عالم نہ ہوں اس کو اتنے ناگوار نہیں ہوتے (کیونکہ عالم شیطان کے فریب میں نہیں آسکتا اور عابد جب جاہل ہو تو شیطان آسانی سے اس کو پھسلا لیتا ہے)-

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ غَرَضًا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ- جو شخص اس علم کو جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے سیکھتے ہیں (جیسے قرآن حدیث فقہ کا علم) کسی دنیاوی غرض کے لیے حاصل کرے (مثلا نوکری' روزگار' عہدہ' فخر' افتخار' بحث مباحثہ خطاب کے لیے) تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (حالانکہ بہشت کی خوشبو ہزار ہا

کوس سے سونگھائی دیتی ہے)۔

مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ - جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے اپنے وطن سے نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ لوٹ کر آئے (جب تک سفر میں علم حاصل کرتا رہے گا گویا اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلب علم زکوۃ کا مصرف ہے یعنی طالب علم کی خوراک اور پوشاک اور کتب اور سامان تعلیم میں زکوۃ کا روپیہ دینا درست ہے کیونکہ فی سبیل اللہ میں داخل ہے)۔

اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا - یہ حق ہے اس کو پڑھو اور سیکھو یا پڑھاؤ اور سکھاؤ۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ - جس شخص نے علم کو حاصل کرنا چاہا پھر حاصل کر لیا تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ (ایک علم حاصل کرنے کے قصد کا دوسرے حصول کا)۔

ذَاكَ عِنْدَ ذَهَابِ الْعِلْمِ - یہ اس وقت ہوگا جب دنیا سے دین کا علم اٹھ جائے گا (صحابہؓ نے پوچھا علم کیونکر اٹھ جائے گا ہم تو خود قرآن پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے رہیں گے۔ فرمایا کیا یہود اور نصاری تو راۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے؟ ضرور پڑھتے ہیں لیکن فائدہ کیا۔ ان کتابوں کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے (بلکہ اپنے دل سے کچھ قانون بنا لئے ہیں ان پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا بالکل چھوڑ دیا ہے)۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ - اگر عالم لوگ علم کی حفاظت کرتے اور جو شخص اس کا اہل ہوتا اسی کو سکھاتے تو اپنے زمانہ کے سردار بنے رہتے (بادشاہ اور امیر سب ان کے محتاج ہوتے) لیکن انہوں نے کیا کیا دنیا کی طمع سے دنیا داروں کو علم سکھانا شروع کر دیا اور تعلیم کے لیے دنیا داروں کے دروں پر جانے لگے علم کو ذلیل کر دیا۔

قِيْلَ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ - کعب احبار سے پوچھا گیا عالم کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں (ورنہ بغیر عمل کے علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ - جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان سے محبت رکھتا ہو تو اس کو جتلا دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں (تا کہ اس کا بھی دل اس کی طرف مائل ہو)۔

لَيْسَ عَمَلٌ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ - فرض کاموں کے بعد پھر علم حاصل کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے (علم حاصل کرنا شب بیداری اور تہجد گزاری سے بھی افضل ہے)۔

يَدْعُوْ لِلْعَالِمِ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ - عالم کے لیے اللہ کی سب مخلوقات دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہوا میں اور فرشتے آسمان میں۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ - یا اللہ تیرے علم غیب کی قسم یا اس کے وسیلہ سے۔

اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ - میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اس سے مدد لیتا ہوں۔

اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ - اگر ان کو علم ہوتا تو مدینہ میں رہنا اپنے لیے بہتر سمجھتے۔

لَا اَعْلَمُهٗ - (ابن عباسؓ سے میں نے کہا تم خوشبو لگاتے ہو انہوں نے کہا) میں یہ مسئلہ نہیں جانتا۔ یعنی اس کا مستحب ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اس باب میں مجھ کو یاد نہیں ہے۔

هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ - یہ وہ وقت ہوگا جب علم دین لوگوں سے سلب کر لیا جائے گا۔

تَحِيْضِيْنَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ - اللہ کے علم میں جتنے حیض کے دن ہیں اتنے حیض کے دن رکھ۔

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ - اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر ان کو یہ بتلا (کہ اللہ نے ان پر ہر روز پانچ نمازیں فرض کی ہیں)۔

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ قَالَ النَّجْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْاَئِمَّةُ- علامات و بالنجم ھم یھتدون کی تفسیریوں کی کہ نجم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علامت سے اہل بیت علیہم السلام (یہ امامیہ کی روایت ہے)-

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ كُلُّهٗ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ- ہر ایک پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے مگر جو یقین کے ساتھ تو جانتا ہے کہ وہ پلید ہے (تو جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو ہر پانی پاک ہی سمجھا جائے گا)-

اِنَّمَا سُمِّیَ اللّٰهُ عَالِمًا لِاَنَّهٗ لَا یَجْهَلُ شَیْئًا- اللہ تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کو معلوم نہ ہو (بلکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے واجب ہو یا ممکن یا ممتنع کلی ہو یا جزئی)-

رَاَیْتُ الْعِلْمَ عِلْمَیْنِ فَمَسْمُوْعٌ وَّمَطْبُوْعٌ- علم کی دو قسمیں ہیں ایک سمعی دوسرے طبعی (اگر طبعی نہ ہو تو سمعی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا- جیسے آنکھ کی روشنی نہ ہو تو سورج یا چراغ کی روشنی بے فائدہ ہے اسی طرح عقل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہبی دوسری کسبی اگر وہبی نہ ہو تو کسبی کچھ فائدہ نہ دے گی)-

اَعْلَمُ- وہ شخص جس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہو-

عَلَامَةٌ- نشانی-

عَلَّامَه- بہت علم والا-

مَعْلُوْمٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام تھا-

اَعْلَامُ الْاَزْمِنَةِ- ائمہ اہل بیت علیہم السلام کیونکہ ان کی وجہ سے دین کی راہ ملتی ہے-

نَصَبَ فِیْهِ اَمِیْرًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ عَلَمًا لِلنَّاسِ- حضرت علیؓ نے غدر کے دن لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کیا-

عَلَنٌ- یَاعُلُوْنٌ یا عَلَانِیَةٌ- ظاہر ہونا، کھل جانا، پھیل جانا-

مُعَالَنَةٌ- اور اعلان- ظاہر کرنا- (تَعْلِیْنٌ کے بھی یہی معنی ہیں)-

اِعْتِلَانٌ- اور اِسْتِعْلَانٌ- کھل جانا، ظاہر ہونا-

عُلُنَةٌ- جو شخص بھید نہ چھپائے-

عُلْوَانٌ- عنوان، دیباچہ-

تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ- اس عورت نے تو علانیہ بدکاری کی-

وَلَا یَسْتَعْلِنُ بِهٖ وَلَسْنَا بِمُقِرِّیْنَ لَهٗ- ابوبکرؓ کو چاہیے کہ اپنے دین کو ظاہر نہ کریں نہ تلاوت قرآن کو (چپکے چپکے نماز پڑھیں اسی طرح قرآن بھی آہستہ پڑھیں کہ کوئی اور نہ سنے کیونکہ ہماری عورتیں، بچے قرآن سن کر بدراہ ہو جاتے ہیں (بت پرستی سے بیزار ہو کر باپ دادا کا دین چھوڑ دیتے ہیں) ہم کبھی ان کا علانیہ یہ کام کرنا گوارہ نہ کریں گے (یہ مشرکین مکہ نے کہا تھا)-

اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ- کچھ لوگ جو ظاہر میں دوست اور باطن دشمن میں ہوں گے-

اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةَ بِالْعَلَانِیَةِ- پوشیدہ گناہ سے پوشیدہ توبہ کرے اور کھلم کھلا گناہ سے کھلم کھلا-

عَلَنْدٰی- غلیظ اور ایک کانٹے دار درخت (اس کی جمع عَلَانِد اور عَلَادٍ اور عُلُدٌ ہے- عَلَنْدَاةٌ اس کا مؤنث ہے)-

اِعْلِنْدَاءٌ- غلیظ ہونا-

تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَجَنٌ- موٹی طاقت دار ٹھوس بدن کی اونٹنی مجھ کو لے کر زمین طے کرتی ہے-

عِلْهِزٌ- بڑی موٹی جوں (جس کو کلا کہتے ہیں) اور ایک کھانا ہے جو خون اور بال سے ملا کر بناتے ہیں- خون کو اونٹ کے بالوں میں ملا کر آگ پر بھون لیتے ہیں اور قحط کے دنوں میں عرب لوگ اس کو کھاتے ہیں-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ فَابْتَلُوْا بِالْجُوْعِ حَتّٰی اَكَلُوا الْعِلْهِزَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے کافروں پر بددعا کی- فرمایا یا اللہ ان پر پے در پے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے تھے (آپ کی دعا قبول ہوئی) وہ بھوک میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ علہز بھی کھا لیا- (بعض نے کہا علہز ایک بوٹی ہے جو بنی سلیم کے ملک میں اگتی ہے)-

وَلَا شَیْئَ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ وَلَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْكَ فِرَارُنَا وَاَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ- ہمارے پاس کھانے کو جو لوگ کھاتے ہیں کچھ نہیں ہے- البتہ قحط کے سال کی اندرائن ہے اور خراب علہز اور ہم لوگ بھاگ کر کدھر جائیں آپ ہی کی طرف

بھاگیں گے لوگ پیغمبروں کے سوا اور کن کی طرف بھاگیں۔

كَانَ طَعَامُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الْعِلْهِزَ۔ جاہلیت کے لوگ علہز کھایا کرتے (یعنی خون اور بال)۔

عُلُوٌّ۔ بلند ہونا' تکبر کرنا' غرور کرنا' بڑائی جتلانا' چڑھ جانا' سوار ہو جانا' غالب ہونا' قہر کرنا' مارنا' شریف ہونا۔

عَلَاءٌ۔ بلند ہونا' شریف ہونا۔

تَعْلِيَةٌ۔ بلند کرنا' چڑھ جانا' اتارنا' عنوان کرنا۔

مُعَالَاةٌ۔ اٹھانا' چڑھ جانا' بلند مقام پر آنا۔ جیسے اعلاء ہے۔

تَعَلِّيْ۔ بلند ہونا' نفاس یا بیماری سے پاک ہونا۔

تَعَالِيْ۔ بلند ہونا۔

تَعَالَ۔ آ جا اوپر آ جا۔

اِعْتِلَاءٌ اور اِسْتِعْلَاءٌ۔ بلند ہونا۔

اِعْلِيْلَاءٌ۔ چڑھ جانا۔

عِلَاوَةٌ۔ جو زائد ہو۔

عُلَاوَةٌ۔ ہر چیز کا بلند حصہ۔ (اس کی ضد سُفَالَه ہے)۔

عَلَايَه۔ بلند مقام۔

عَلِيٌّ اور مُتَعَالِيْ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی سب سے بلند مرتبہ اور ہر تہمت کرنے والوں کی تہمت سے عالی یا ہر ایک وصف اور ثنا سے بالاتر۔

فَاِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّيْ۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں وہ اپنے آپ کو مجھ سے بلند اور عالیشان سمجھنے لگے۔

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں۔

تَعَلَّى الرَّجُلُ مِنْ عِلَّتِهِ۔ آدمی اپنی بیماری سے صحت یاب ہو گیا۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔ اوپر والا ہاتھ (جو دیتا ہے) یا کسی سے سوال نہیں کرتا نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (جو لیتا ہے یا مانگتا ہے)۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُ وْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ۔ بہشتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو (علیون ساتواں آسمان یا فرشتوں کا دفتر جہاں نیک لوگ کے اعمال چڑھ کر جاتے ہیں۔ یا سب مکانوں سے زیادہ بلند مکان اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب مطلب یہ ہے کہ بہشتی لوگ نیچے طبقہ والے بلند طبقہ والوں کو اپنے سے اتنا اونچا دیکھیں گے جتنا زمین سے ستارہ اونچا دکھلائی دیتا ہے)۔

صَلٰوةٌ فِيْ اِثْرِ صَلٰوةٍ كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے بیچ میں گناہ کا کام نہ ہو علیین کے دفتر میں لکھی جاتی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعْتُ رِجْلِيْ عَلٰى مُذَمَّرِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ اَعْلِ عَنِّجْ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) جب میں نے بدر کے دن اپنا پاؤں ابوجہل کی گردن پر رکھا (جو زخمی ہو کر پڑا تھا) تو کیا کہنے لگا میرے اوپر سے سرک جا (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْلِ عَنِ الْوِسَادَةِ یا عَالِ عَنْهَا تو شک سے سرک جا۔

اُعْلُ عَلَى الْوِسَادَةِ۔ تو شک پر آ جا عَنِّجْ بمعنی عَنِّيْ ہے۔ یہ بعض عربوں کی لغت ہے جو یائے متکلم کو حالت وقف میں جیم سے بدل دیتے ہیں)۔

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ لَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ عُمَرُ اللهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ فَقَالَ لِعُمَرَ اَنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْهَا۔ (جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مشرک ان پر غالب ہو گئے) تو ابوسفیان کہنے لگا ہبل (جو ایک بت کا نام تھا) اب بلند ہو جا' یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل شانہ بہت بلند اور بڑے مرتبہ والا ہے ابوسفیان نے کہا ہبل نے مجھ کو' ہاں کا جواب دیا تھا تو تم اس کی برائی مت کرو۔ (مشرکوں کا دستور تھا جب کسی بڑے مقام کا قصد کرتے تو دو پانسے لیتے ایک پر ''ہاں'' کا لفظ لکھتے دوسرے پر ''نہیں'' پھر بت کے پاس جاتے اور دونوں پانسوں کو گھماتے اگر ''ہاں'' کا پانسہ نکلتا تو اس کا کام کرتے اگر ''نہیں'' کا نکلتا تو نہ کرتے۔ ابوسفیان جب اس جنگ کے لیے نکلنے لگا تو اس نے اسی طرح فال کھولی اور ہاں کا پانسہ نکلا اور اتفاق سے اس کو اس جنگ میں بعض مسلمانوں کی عدول حکمی اور طمع کی وجہ سے فتح ہو گئی تو ہبل کا

معتقد بن گیا اور حضرت عمرؓ کو اس کی بدگوئی سے منع کرنے لگا)۔

لَا يَزَالُ كَعْبُكَ عَالِيًا - تیرا ٹخنہ ہمیشہ بلند رہے۔ (یعنی تو ہمیشہ عالیشان اور بلند مرتبہ اپنے دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہے)۔

كَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ ثُمَّ تَخْرُجُ وَهِيَ عَالِيَةُ الدَّمِ - حمنہ بنت جحش ایک کٹرے لگنال میں نہانے کو بیٹھتیں جب اس میں سے نکلتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی (استحاضہ کا خون اتنا جاری رہتا)۔

اَخَذْتُ بِعَالِيَةِ رُمْحٍ - برچھے کا سر پکڑلیا (جو آنی کے قریب ہوتا ہے)۔

عَالِيَةٌ - اور عَوَالِيْ - وہ گاؤں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں - نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین میل پر اور دور والا آٹھ میل پر واقع ہے۔

جَاءَ اَعْرَابِيٌّ عُلْوِيٌّ جَافٍ - ایک بلند گاؤں کا رہنے والا گنوارا کھڑا آیا۔

فَارْتَقٰى عُلِّيَّةً - وہ بالا خانے میں چڑھ گیا۔ (اس کی جمع عَلَالِيْ ہے)۔

عِلِّيَّةُ اَصْحَابِهٖ - آپؐ کے اصحاب میں بلند مرتبہ۔

كَمْ عَطَاؤُكَ قَالَ اَلْفَانِ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعِلَاوَةِ بَيْنَ الْفَوْدَيْنِ - (معاویہ نے لبید شاعر سے پوچھا) تمہاری معاش سالانہ کیا ہے؟ اس نے کہا دو ہزار پانچ سو - معاویہ نے کہا اور دونوں بوجھوں کے بیچ میں جو اور کچھ رکھ دیا جاتا ہے وہ کہاں گیا (اونٹ کے دونوں طرف دو گٹھرے رہتے ہیں اور زائد بوجھ بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے معاویہ کا مطلب یہ تھا کہ اس معاش کے سوا اور اوپر سے جو تم کو مل جاتا ہے وہ کہاں گیا)۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَالْعِلَاوَةِ - دونوں بوجھے اور بیچ والا بوجھ سب اچھے ہیں۔

ضَرَبَ عِلَاوَتَهٗ - اس کے سر پر مارا۔

هَبَطَ بِالْعِلَاةِ - حضرت آدمؑ سندان لے کر اترے۔ (یعنی اہرن جس پر لوہار رکھ کر کوٹتے ہیں)۔

خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ - عالیشان خاندان۔

عُلٰى - ایک مقام کا نام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں اترے تھے وہاں ایک مسجد بھی ہے۔

تَعْلُوْ عَنْهُ الْعَيْنُ - ان پر نظر نہیں ٹھہرتی یا نظر نہیں لگتی۔

وَكَانُوْا بِهِمْ اَعْلٰى عَيْنًا - وہ ان کے حال کو خوب جانتے تھے ان کو اچھی طرح دیکھتے تھے۔

تَعَالَى النَّهَارُ - دن چڑھ گیا۔

قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ - ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا تھا (اس پر غالب ہو گیا تھا اس کو پچھاڑ دیا تھا مارڈالنے کو تھا)۔

فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ - مرد اور عورت دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہوا یا آگے ہو گیا (بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے)۔

نَزَلَ فِي عِلْوِ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کے بلند حصہ میں اترے۔

وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے درجہ میں اترے) اور ابوایوبؓ اوپر بالا خانہ میں رہے۔

فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ - جانے والا مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں جاتا (جو آٹھ میل اور تین میل پر تھے - وہاں عصر کی نماز پڑھ کر جاتا اور پہنچ جاتا اور ابھی آفتاب زرد نہ ہوتا - غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اول وقت میں پڑھتے تھے یعنی ایک مثل سایہ) پر اَلْمَلَأُ الْاَعْلٰى - اوپر والا گروہ فرشتے ہیں۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ - جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس پر دوزخ تنگ کر دی جائے گی۔

فَاِذَا انْقَطَعَ مِنْ عَلَيْهَا رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ - جب یہ کام موقوف ہو جاتا ہے تو پھر ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِكَذَا - یہ کام ضرور کرو۔

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ - اسلام پانچ باتوں سے مل کر بنا ہے - یعنی پانچ چیزوں کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔

لَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ - اگر تو جلدی نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں (یعنی جلدی ضروری نہیں ہے)

لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ - شکر ہے تیرا گو میرا صدقہ ایک بدکار عورت کو پہنچا (کیونکہ ہر کام تیرے ہی ارادے اور قدرت

سے ہوتا ہے)۔

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ میرا منبر حوض کوثر ہے (یعنی قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یا اب جہاں منبر ہے وہاں قیامت کے دن حوض کوثر ہوگا یا جو میرے منبر کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی پئے گا)۔

اَلْمَرْاَةُ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ۔ جس عورت کا حمل ساقط ہوگیا تھا اور اس کو ایک بردہ دیت میں دلانے کا فیصلہ ہوا تھا وہ مرگئی (اب اس کے وارث قاتلہ کے عصبہ سے دیت لیں گے)۔

يَرٰى مَا لَا صَبْرَ عَلَيْهَا۔ وہ نعمت اور لذت دیکھے گا جس سے صبر نہ کر سکے گا (آخر سوال کرے گا)۔

لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا۔ اگر تم یہ کام کرو تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے (یعنی عزل) بعض نے عزل جائز نہیں رکھا۔ وہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں عزل نہ کرو تم پر لازم ہے کہ عزل نہ کرو تو پہلا لا نفی ہے ان کے سوال کی اور علیکم لا تفعلوا جملہ مستانفہ ہے۔

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔

حَجَّ عَلَيْنَا ابْنُ عَمْرٍو۔ عمرو بن عاصؓ کے بیٹے حج کی نیت سے ہم پر سے گزرے۔

هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّنْهَى النَّاسَ۔ معاویہ پر اس کا وبال ہے کہ لوگوں کو اس کام سے منع کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا (یعنی تمتع)۔

صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ۔ یہ طریقہ پیدائش کا میرا ہے جو درست اور صحیح ہے۔

عِلِّيُّوْنَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ علیین ساتوں آسمان پر ہے عرش کے تلے۔

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ عَقَّبَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كُتِبَتَا لَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر بات نہ کرے اس کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھے تو وہ علیین کے دفتر میں لکھی جائیں گی۔

اما تَشْتَهِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ عِلِّيَّةِ الْاِخْوَانِ۔ کیا تم کو یہ خواہش نہیں ہے کہ تم اشراف اور عالی مرتبہ بھائیوں میں سے ہو۔

اَتَيْتُهٗ مِنْ عَلٍ۔ میں اوپر سے اس کے پاس آیا۔

وَيُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَوَالِيْ۔ تیمم اونچی زمین پر کرنا مستحب ہے (کیونکہ ایسی زمین کی مٹی اکثر خشک اور پاک ہوتی اور نجاستیں وہاں بہہ کر نہیں جاتیں)۔

يَاْتِيْهَا رِزْقُهَا مِنْ ثَلٰثَةِ سُبُلٍ مِّنْ اَعْلَاهَا وَاَسْفَلِهَا وَالثَّنِيَّةِ۔ مکہ میں روزی تین طرف سے آتی ہے اوپر کی جانب سے اور نیچے کی جانب سے اور گھاٹی کی طرف سے (یعنی جنۃ المعلی کی طرف سے)۔

يُسْتَحَبُّ دُخُوْلُ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا۔ مکہ میں بالائی جانب سے آنا بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ یا اللہ مجھ کو اوپر والے رفیقوں کے ساتھ رکھ (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ)۔

اُتِيَ بِزِ نْدِيْقٍ فَقَطَعَ عِلَاوَتَهٗ۔ ایک ملحد بے دین شخص ان کے پاس لایا گیا انہوں نے اس کا سر کاٹ ڈالا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ جو کوئی میری امت میں سے یاد کرلے (تو علی من کے معنی میں ہے)۔

غَدَوْتُ مِنْ عَلَيْهِ۔ میں اس کے اوپر سے آیا۔

اِنَّ الْكَرِيْمَ وَاَبِيْكَ يَعْتَمِلُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ يَوْمًا عَلٰى مَنْ يَّتَّكِلُ۔ جو شخص شریف ہے وہ قسم تیرے باپ کی محنت مزدوری کرتا ہے اگر ایسا شخص نہ پائے جس پر بھروسا کرے (تو علی یہاں زائد ہے)۔

عَلَيْهِ اَنْ يَّفْعَلَ كَذَا۔ اس کو ایسا کرنا چاہیے۔

مَنْ تَرَكَ الْحَجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص (قدرت ہوتے ساتھے) حج نہ کرے تو یہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے یا اس کے یہودی یا نصرانی رہ کر مرنے کا افسوس نہ ہوگا یا یہ بعید نہیں ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدِيْنُكَ بِطَاعَةِ الْاَئِمَّةِ وَلَا يَتِهِمْ۔ یا اللہ میں اماموں کی اطاعت اور ان کی حکومت تسلیم کرتا ہوں (خوشی

سے قبول کرتا ہوں)۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ - بڑی برکت والا ہے تو اور بہت بلند ہے (طائر وہم بھی تجھ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

باب العين مع الميم

عَمْدٌ - ستون لگانا' چلنا' قصد کرنا' دبلا کرنا' دردمند کرنا' گرا دینا - گرز سے مارنا' رنجیدہ کرنا -

عَمَدٌ - غصہ ہونا' لازم ہونا' مٹی کا تر ہو جانا' تعجب کرنا -

تَعْمِيْدٌ - بند کرنا' معمودیہ کا استعمال کرنا -

اِعْمَادٌ - ستون لگانا -

تَعَمُّدٌ - قصد کرنا -

اِعْتِمَادٌ - بھروسہ کرنا -

اِنْعِمَادٌ - ستون پر ٹیکا رکھنا -

عِمَادٌ - ستون' اڑانا' کھمبا -

زَوْجِیْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ - میرا خاوند بلند ستون والا ہے - یعنی بہت شریف اور سخی اور عالی خاندان ہے (عرب لوگ کہتے ہیں فلان طويل العماد - یعنی اس کے مکان پر نشان ہے مہمانوں کے لیے)۔

عِمَادٌ اور عَمُوْدٌ - وہ لکڑی جس پر گھر کھڑا ہوتا ہے -

يَاتِيْ بِهٖ اَحَدُهُمْ عَلٰى عَمُوْدِ بَطْنِهٖ - تم میں سے کوئی اس کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے - (عمود البطن سے پست مراد ہے - یعنی تعب اور مشقت کے ساتھ اس کو لاتا ہے گو وہ چیز اس کی پیٹھ پر نہ ہو - بعض نے کہا عَمُوْدُ الْبُطْنِ ایک رگ ہے پیٹ کی جو سینہ سے ناف تک آتی ہے)۔

جَلَبَ عَلٰى عَمُوْدِ كَبِدِهٖ - اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا -

اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ - (ابوجہل نے مرتے وقت کہا) اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک شخص کو اس کی قوم کے لوگوں نے مارا (یعنی یہ مارا جانا میرے لیے کوئی باعث ننگ و عار نہیں ہے کیونکہ میں غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا بلکہ اپنی ہی قوم کے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں - بعض نے یہاں ترجمہ کیا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی امر عجیب ہوگا کہ ایک شخص اپنی ہی قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا - بعض نے یوں کیا ہے کہ مجھ کو سخت غصہ اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں یا مجھ کو سخت افسوس اور رنج اس بات کا ہے)۔

اِنَّ نَادِبَةَ عُمَرَ قَالَتْ وَاعُمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَى الْعَمَدَ - حضرت عمرؓ پر رونے والی عورت یوں رونے لگی ہائے عمرؓ جس نے کج کو سیدھا کیا اور بیماری کو چنگا کیا - (عمد ایک ورم یا زخم ہے جو پیٹھ میں ہوتا ہے - مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خلافت کا انتظام ایسا عمدہ کیا کہ ساری خرابیاں دور ہو گئیں کجی راستی ہو گئی اور بیماری رفع ہو گئی)۔

لِلّٰهِ بَلَاءُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَى الْعَمَدَ - فلاں شخص کی بزرگی اللہ ہی خوب جانتا ہے اس نے کجی کو راست کیا اور بیماری کو چنگا کیا -

كَمْ اُدَارِيْكُمْ كَمَا تُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ - میں کہاں تک تمہاری خبر گیری اور خاطر داری کروں جیسے جوان اونٹوں کی جن کی پیٹھ لگ گئی ہو خبر گیری کی جاتی ہے (بعض نے کہا عمدہ وہ اونٹ جو بہت بوجھ کی وجہ سے شکستہ ہو گئے ہوں)۔

وَاعْمَدَتَاهُ رِجْلَاهُ - (حسن نے طالب العلم کے بارے میں کہا) اس کے دونوں پاؤں نے اس کو ستون اور اڑانا لگانے کے لائق کر دیا - (اتنا ضعیف اور ناتوان ہو گیا کہ بغیر اڑانا لگائے تھم نہیں سکتا)۔

فَعَمَدَ الْخَضِرُ - حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کی طرف توجہ کی (اس کا سر اکھیڑ ڈالا)۔

جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهٖ يا عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو ایک ستون اپنی داہنی طرف کیا اور ایک ستون بائیں طرف یا دو ستون داہنی طرف (دوسری روایت ہی صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ کعبہ کے اندر تین ستون برابر لگے ہوئے ہیں اس لیے جب ستونوں کے درمیان کوئی کھڑا ہو تو ایک ستون داہنی طرف ہوگا یا بائیں طرف اور دو بائیں طرف یا داہنی طرف ہوں گے اور ممکن ہے کہ اس وقت تینوں ستون برابر نہ لگے ہوں اور ایک سامنے یا پیچھے تو پہلی روایت بھی صحیح ہو سکتی ہے - بعض نے کہا عمود جنس ہے

جو ایک اور دو دونوں پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے)۔

وَعُمُدُهُ خُشُبٌ۔ اس کے ستون لکڑیوں کے تھے۔

حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔ سعد بن معاذؓ کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا۔

مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا۔ جو شخص خاص میری زیارت کی نیت سے میری قبر کی زیارت کرے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی خاص زیارت کی نیت کرنا بہتر ہے اور اسی لیے بعض لوگوں نے سفر حج کے ذیل میں آپؐ کی قبر کی زیارت بہتر سمجھی ہے (کذا فی مجمع البحار)

لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ۔ میں اپنا پیٹ بھوک کے مارے زمین سے لگا دیتا (تا کہ ذرا تسلی ہو)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے (جس نے نماز چھوڑی اس کا خانہ دین گر گیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ السَّمَاءَ لِكُرْسِيِّهٖ عِمَادًا۔ شکر اللہ کا جس نے آسمان کو اپنی کرسی کا ستون بنایا۔

اَقِيْمُوْا هٰذَيْنِ الْعَمُوْدَيْنِ وَاَوْقِدُوْا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ۔ ان دو ستونوں کو کھڑا کرو۔ (یعنی شہادتین کو) اور ان دو چراغوں کو روشن کرو (یعنی توحید اور اتباع سنت کو)۔

قَتْلُ الْعَمْدِ۔ جو آلہ جارحہ سے بہ قصد قتل ہو (یہ تعریف حنفیہ کے مذہب پر ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک قصداً بہ نیت ہلاکت کسی چیز سے مار ڈالنا)۔

شِبْهُ الْعَمْدِ۔ قتل خطا (جیسے کوڑے یا چھری سے کسی کو مارے وہ مر جائے)۔

مَنْ عَمِيْدُ هٰذَا الْجَيْشِ۔ اس لشکر کا سردار کون ہے۔

اَلْحَائِضُ تَعْمَدُ بِرِجْلِهَا الْيُسْرٰى عَلَى الْحَائِطِ۔ حائضہ عورت اپنا بایاں پاؤں دیوار پر ٹیکے (یعنی بایاں پاؤں اٹھائے)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا (یعنی حقیقتاً کافر ہو گیا اسلام سے باہر ہو گیا جیسے امام احمدؒ اور علمائے ظاہر کا قول ہے اب اس کا قتل واجب ہو گیا اور اس کے جنازے پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ بعض نے کہا کفر سے یہاں کفر عملی مراد ہے یا ناشکری بعض نے کہا کفر کے قریب ہو گیا۔ ان لوگوں کے نزدیک تارک الصلوۃ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہے اور اس کے جنازے پر نماز پڑھی جائے گی)۔

اَعْمَدُ مِنْ سَيِّدٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ۔ اس سردار سے زیادہ عجیب کون ہے جس کو اسی کی قوم نے مار ڈالا۔ (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا)۔

مَعْمُوْدِيَّه۔ نصاریٰ کی ایک رسم ہے یعنی نئے کرسچن کو باپ بیٹے روح القدس کے نام پر پانی یا رنگ میں ڈبونا۔

عَمْرٌ۔ آباد کرنا، سکونت کرنا، بنا کرنا۔

عَمْرٌ۔ یا عُمْرٌ۔ یا عَمَارَةٌ۔ ایک زمانہ تک باقی رہنا۔

عُمُوْرٌ اور عَمَارَةٌ۔ لازم ہونا، بہت ہونا۔

عَمْرٌ اور عَمَارَةٌ۔ عبادت کرنا، روزہ نماز کرنا۔

عَمْرٌ اور عَمَرٌ اور عَمَارَةٌ۔ مدت دراز تک زندہ رہنا۔

تَعْمِيْرٌ۔ بنانا، مدت دراز تک زندہ رہنا، ایک مدت عمر کی مقرر کرنا، عمر دینا، عمر دراز کرنا، عمدہ بننا، باقی رکھنا، عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا اور جو چیز عمر بھر کے لیے دی جائے اس کو عمریٰ کہتے ہیں۔

اِعْمَارٌ۔ آباد کرنا۔

اِعْتِمَارٌ۔ عمرہ کرنا، بے عمامہ ہونا، ہاتھ سے منی نکالنا، قصد کرنا، زیارت کرنا۔

اِسْتِعْمَارٌ۔ آبادی کی اجازت دینا۔

عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کا ثواب رکھتا ہے۔ (اصل میں اعتمار کے معنی زیارت کرنا، قصد کرنا، اور شریعت میں عمرہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا)

فائدہ۔ عمرے کا احرام باہر والے حج کی طرح اپنے اپنے میقات سے باندھیں اور جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آ گئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں ان کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام

باندھنا ضروری نہیں - اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے - اور بعض اہل حدیث اور حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ والوں کو احرام حرم کی حد سے خارج ہو کر باندھنا چاہیے -

خَرَجْنَا عُمَّارًا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مَرَرْنَا بِأَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ اَحْلَقْتُمُ الشَّعَثَ وَقَضَيْتُمُ التَّفَثَ - ہم عمرہ کی نیت سے نکلے جب لوٹ کر آئے تو ابوذر غفاری سے ملے انہوں نے کہا تم نے پریشان بالوں کو مونڈا اور میل کچیل دور کیا یا نہیں - (عرب لوگ کہتے ہیں عمر اللہ اللہ کی عبادت کی عمر رکعتین دو رکعتیں پڑھیں) -

يَعْمُرُ رَبَّهٗ - اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے روزہ نماز کرتا ہے -

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ - اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے (یعنی نماز اور اذان وغیرہ سے ان کی مرمت کرتا ہے' جھاڑ اجھوڑی صفائی کرتا ہے' ان میں چونا پھیرتا ہے' بوریئے بچھاتا ہے' پانی کے لوٹے رکھتا ہے' رات کو ضرورت کے موافق بلا اسراف روشنی کرتا ہے' فضول دنیا کی لغو اور بیہودہ باتیں ان میں نہیں کرتا' وہاں چیخنا پکارتا نہیں آہستہ ذکر الٰہی اور درس و تدریس علوم دینی کرتا ہے) -

لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَرَثَتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ - عمری نہ کرو نہ رقبی اور جو کوئی عمری کرے یا رقبی تو وہ شئی اسی کی ہو جائے گی جس کو عمری یا رقبی کے طور پر دی گئی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی (عمری اور رقبی کرنے والے کو واپس نہ ملے گی - عمری یہ ہے کہ کوئی شئی کسی کو اس کی عمر بھر کے لیے دے اور رقبی یہ ہے کہ اس کی حیات تک دے اس کے مرنے پر واپس ہونے کی شرط لگا دے جاہلیت میں یہ کیا کرتے تھے اسلام نے اس کو باطل کر دیا اور یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی عمری یا رقبی کرے تو وہ شئی ہبہ کے طور پر اسی کی ہو جائے گی جس کو دی گئی اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی اور دینے والے کو اور اس کے وارثوں کو پھر نہ ملے گی - بعض نے عمری اور رقبی کو عاریت قرار دیا ہے اور حدیث کی تاویل کی ہے - بعض نے کہا رقبی یہ ہے کہ ایک شئی کسی کو دے اس سے یوں کہے کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تب تو یہ شئی تیری اور تیرے وارثوں کی ہو جائے گی اور اگر تو پہلے مر جائے تو پھر یہ شئی میری ہو گی - رقبی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر ایک اس میں دوسرے کی موت کا انتظار کرتا ہے)

اِنَّهٗ اشْتَرٰى مِنْ اَعْرَابِیٍّ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ لَهٗ اِخْتَرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِیُّ عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے چارہ کا گٹھا خریدا جب بیع پوری ہو چکی (ایجاب و قبول ہو گیا اور مجلس بھی بدل گئی تو) تو آپ نے اس گنوار سے فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اس قیمت سے بیچ یا اپنا مال واپس رکھ لے یہ آپ کا رحم و کرم تھا) گنوار بولا اللہ تمہارے جیسے خریدار کی عمر دراز کرے -

لَعَمْرُ اِلٰهِكَ - اللہ تعالیٰ کے بقا اور دوام کی قسم -

اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِ ثَلَاثًا - دیکھو ان گھروں میں بڑی عمر والے سانپ رہا کرتے ہیں (ان میں بعض جن ہوتے ہیں) جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو مار ڈالنے سے پہلے تین بار ان کو تنگ کرو (ان کو قسم دو کہ ہم کو مت ستاؤ اگر اس پر بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو) -

مَا رَاَيْتُ حَرْبًا بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَبْلَهُمَا مِثْلَهَا قَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰى صَاحِبِهٖ عِنْدَ شَجَرَةٍ عُمْرِيَّةٍ يَلُوْذُ بِهَا - میں نے اس سے پیشتر دو مردوں کی جنگ ایسی نہیں دیکھی جیسے ان دو مردوں (محمد بن مسلمہ اور مرحب) نے کی دونوں ایک بڑی عمر والے درخت کے پاس کھڑے ہوئے اور ہر ایک اس کی آڑ لیتا - (عمری پرانا بڑی عمر والا درخت یا بڑا بیر کا درخت جو نہر کے کنارے پر اگتا ہے) -

اِنَّهٗ كَتَبَ لِعَمَائِرِ كَلْبٍ وَّاَحْلَافِهَا كِتَابًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلب قبیلے کے عمائر اور ان کے حلیفوں کے لیے ایک پروانہ لکھا (عمائر جمع ہے عمارۃ کی یہ بطن سے اوپر ہے پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ - نہایہ میں ہے کہ اگر عمارہ بہ فتحہ عین ہو تو وہ عمامہ کے معنی میں ہے چونکہ عمامہ کی طرح اس کے لوگ ایک پر ایک لپٹے ہوتے ہیں اس لیے اس کو عمارہ کہا اگر بہ کسرہ عین ہو تو اس وجہ سے کہ ان سے زمین آباد

ہوتی ہے)-

اَوْصَانِیْ جِبْرِیْلُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ عَلٰی عُمُوْرِیْ- جبرئیلؑ مجھ کو مسواک کرنے کا اتنا حکم دیتے رہے کہ میں اپنے مسوڑھوں پر خوف کیا (کہیں مسواک کرتے کرتے وہ چھل نہ جائیں)-

لَا بَأْسَ اَنْ يُّصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی عَمَرَتِهٖ- کچھ قباحت نہیں اگر آدمی اپنی آستینوں پر نماز پڑھے (ان کو زمین پر بچھا کر ان پر سجدہ کرے)-

اِعْتَمَرَ الرَّجُلُ -عمامہ باندھا-

عَمَارَةٌ-عمامہ کو باندھا-(عمارہ عمامہ کو کہتے ہیں)-

كَانَ اَعْمَارُهُمْ مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ اِلَى اَلْفٍ- قوم عاد کے لوگوں کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوتی تھیں-

فَاَعْمَرَنِیْ مِنَ التَّنْعِيْمِ- (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) میرے بھائی عبدالرحمٰنؓ نے مجھ کو تنعیم سے عمرہ کرایا (تنعیم قریب ترین مکان ہے حل کا مکہ سے تین کوس پر عمرے کا وہاں سے اکثر لوگ احرام باندھتے ہیں- یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ عمرے کا احرام حرم کی حد سے باہر جا کر باندھنا چاہیے- اہل حدیث کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مواقیت کا بیان ہے اس میں یوں ہے حتی اهل مكة من مكة اور یہ عام ہے عمرہ اور حج دونوں کو شامل ہے- اس حدیث کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کا دل خوش کرنے کے لیے ان کو تنعیم بھیج کر احرام بندھوایا کیونکہ دوسری بیویوں نے حل میں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا تھا اور حضرت عائشہ بوجہ حیض آجانے کے اپنا عمرہ پورا نہ کر سکیں)-

يُعْمِرُهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ- تنعیم سے ان کو عمرہ کرا دیں-

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً- پھر یہ طواف عمرہ نہیں سمجھا گیا- یا عُمْرَةٌ- بہ رفع یعنی عمرہ نہ ہوا-

اِنَّ عَدَدَ عُمُرَاتِهٖ اَرْبَعٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) چار عمرے کیے تھے- (ایک عمرہ حدیبیہ ہجری میں جس کو مکہ والوں نے پورا کرنے نہ دیا- دوسرے عمرہ قضا ہجری میں تیسرے وہ عمرہ جو حج کے ساتھ آپؐ نے کیا- چوتھے ذیقعدہ میں ایک عمرہ بعض نے کہا صرف تین عمرے آپ نے ہجرت کے بعد کیے)-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً- جو شخص چاہے وہ اپنے حج کو عمرہ کر دے یعنی اگر میقات سے حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ ہدی نہیں ہے (یعنی قربانی کا جانور) اور ابھی حج کے دن دور ہوں تو حج کا احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھ لے اگر ہدی ساتھ ہو تب بغیر حج کیے اور قربانی کاٹے احرام نہیں کھول سکتا-

وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِیْ- میرے سوا آسمان زمین کو درست اور آباد رکھنے والا کون ہے-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ- میں بدتر عمر سے پناہ مانگتا ہوں (یعنی اخیر بہت بڑھاپے کی عمر جس میں آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے)-

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ- بیت المقدس میں کافروں کی حکومت اور آبادی مدینہ طیبہ کی ویرانی ہے اور مدینہ طیبہ کی ویرانی ایک بڑی جنگ ہے (جو مسلمانوں اور نصاری میں ہوگی) اور بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح ہے (جس کو مسلمان بار دیگر نصاری سے چھین لیں گے) اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے- (قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح اور دجال کے نکلنے میں صرف سات مہینے کا فاصلہ ہے)-

اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَابَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ- میری امت کی عمریں ساٹھ ستر سال کے بیچ میں ہوں گی- (یعنی اکثر لوگوں کی عمریں یہی ہوں گی گو شاذ و نادر کسی کی عمر اس سے زیادہ ہو)-

مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ- لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں-

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ- بیت معمور (جو آسمان پر کعبہ کے سامنے ہے) اس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں پھر وہ

دوبارہ اس میں نہیں جاتے (معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بے حد اور بے حساب ہیں)۔

نَهٰی عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ - گھروں میں رہنے والے سانپوں کے قتل سے منع فرمایا (کیونکہ بعض ان میں جن ہوتے ہیں ان کو قتل کرے تو آدمی کو نقصان پہنچتا ہے)۔

اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مُعَمَّرُوْنَ لَمْ يَمُوْتُوْا وَهُمْ فِيْ قَيْدِ الْحَيٰوةِ الْخَضِرُ وَاِلْيَاسُ فِي الْاَرْضِ وَعِيْسٰى وَاِدْرِيْسُ فِي السَّمَاءِ - چار پیغمبر بڑی عمر والے ہیں جو مرے نہیں اب تک زندہ ہیں - حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ زمین اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ آسمان میں۔

اَبُوْ عَامِرٍ - راہب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا پھر اسلام سے پھر گیا - اس کا بیٹا حنظلہؓ سچا مسلمان تھا جو حالت جنابت میں شہید ہوا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس کو غسل دے رہے ہیں۔

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - خلیفہ ثانی' جن کا لقب فاروق اعظم ہے۔

عَمَرَّسٌ - قوی مضبوط آدمی یا بد خلق طاقت ور۔

عُمْرُوْسٌ - ہلکا پھلکا بچہ یا بکری کا بچہ (اس کی جمع عَمَارِس اور عَمَارِيْس ہے)۔

اَيْنَ اَنْتَ مِنْ عُمْرُوْسٍ رَاضِعٍ - تم دودھ پیتا اونٹ کا بچہ کیوں نہیں لیتے (نہایہ میں ہے کہ عمروس وہ اونٹ کا بچہ جو خوب موٹا ہو اور ابھی دودھ پیتا ہو)۔

عَمْسٌ - پرانی ہونا' چھپانا' تجاہل کرنا' سخت اور سیاہ اور تاریک ہونا۔

مُعَامَسَةٌ - چھپانا' دل میں دشمنی رکھنا' ظاہر نہ کرنا۔

اِعْمَاسٌ - چھپانا۔

تَعَامُسٌ - تغافل۔

عَمَاسٌ - سخت جنگ' تاریک رات' طاقت ور شیر۔

يَوْمٌ عَمَاسٌ - سخت دن۔

عَمُوْسٌ - گمراہ۔

عَمْوَاسٌ - پہلا طاعون جو لشکر اسلام میں ملک شام میں پھیلا تھا۔

اَلَا وَاِنَّ مُعَاوِيَةَ قَادَ لُمَّةً مِّنَ الْغُوَاةِ وَعَمَسَ عَلَيْهِمُ الْخَبَرَ - معاویہ گمراہوں کی ایک جماعت کو کھینچ کر لایا اور اصل حال ان سے چھپایا (معاویہ نے شام والوں سے یہ بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ ہی نے قتل کرایا اور جھوٹی گواہی لوگوں سے اس بات کی دلوائی اور شام والوں کو حضرت علیؓ سے لڑنے اور حضرت عثمانؓ کا قصاص لینے پر مستعد کیا - حالانکہ معاویہ کو یہ خوب معلوم تھا کہ حضرت علیؓ سب لوگوں سے زیادہ حضرت عثمانؓ کو بچانا چاہتے تھے بلکہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ کو ان کی حفاظت کے لیے بھیج دیا تھا لیکن بدمعاش لوگ عقب سے بالاخانہ پر چڑھ گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کیا)۔

عَمِيْسٌ - ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے ٹھہرے تھے۔

اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ - پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں - پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے نکاح میں آئیں انہی کے بطن سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے - پھر حضرت علیؓ کے نکاح میں انہوں نے ہی محمد کی پرورش کی۔

عَمْشٌ - بن قصد کے مارنا' بہتری' جسم کی درستی جو چیز موافق ہو۔

عَمَشٌ - آنکھ کی بینائی کم ہونا' اس میں سے پانی بہتے رہنا۔

تَعْمِيْشٌ - تغافل کرنا' آنکھ کا ضعف دور کرنا۔

تَعَامُشٌ - تغافل کرنا۔

اِسْتِعْمَاشٌ - احمق بنانا۔

اِعْمَشٌ - جس کی بینائی میں ضعف ہو اور لقب سلیمانؒ بن مہران تابعی کا جو حدیث کے بڑے عالم تھے۔

نَكَحْتُ جَارِيَةً عَمْشَاءَ - میں نے ایک چھوکری سے نکاح کیا جس کی بینائی ضعیف اور آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔

عُمْقٌ - یا عَمَاقَةٌ - دور ہونا' لمبا ہونا' پھیلاؤ گہرا کرنا۔

عَمَقٌ - ایک ندی کا نام ہے طائف میں یا ایک وادی کا۔

عَمَقٌ - حق۔

عُمَقٌ - ایک منزل ہے۔

عَمِيْقٌ - گہرا۔

عِمَاقٌ - ایک مقام کا نام ہے -

اِعْمَاقٌ - ایک شہر ہے حلب اور انطا کیہ کے درمیان -

تَعَمُّقٌ - غور کرنا' دور تک پہنچنا -

عُمْق - تیسرے امتداد کو بھی کہتے ہیں جیسے پہلے کو طول دوسرے کو عرض اور تیسرے کو گہرائی -

لَوْ تَمَادٰی لِیَ الشَّهْرُ لَوَا صَلْتُ وِصَا لًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ - اگر مہینہ میں اور گنجائش ہوتی (رمضان کے زیادہ دن باقی ہوتے) تو میں ایسے طے (وصل) کے روزے رکھتا کہ بڑے بڑے مبالغہ کرنے والے اپنا مبالغہ چھوڑ دیتے (جو طے (وصل) کے روزے میں بڑے کامل ہیں وہ بھی عاجز ہو جاتے) -

وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا - قبر کو گہرا کھودو (قد آدم یعنی آدمی ہاتھ اٹھائے تو اس کی انگلیاں جہاں تک پہنچیں) اور اس کو صاف کرو (کچرے کوڑے نجاست وغیرہ سے) -

حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْبِدَابِقٍ - یہاں تک کہ نصاریٰ اعماق یا دابق میں آ کر اتریں گے - (یعنی مدینہ کے اطراف تک آ جائیں گے - یہ دونوں مقام مدینہ کے قریب واقع ہیں) -

عَمَلٌ - مزدوری کرنا' محنت کرنا' کام کرنا' ہمیشہ رہنا' تحصیلدار یا عامل بننا -

تَعْمِیْلٌ - کام کی اجرت دینا' عامل بنانا' عرف میں حکم کے موافق عمل کرنا' قاضی کا فیصلہ نافذ کرانا -

مُعَامَلَةٌ - کوئی تصرف جیسے بیع' شرا' ہبہ' اجارہ وغیرہ -

اِعْمَالٌ - عامل کرنا -

اِعْتِمَالٌ - عمل کرنا یا عمل میں اضطراب کرنا -

اِسْتِعْمَالٌ - عامل بنانا' عمل کی درخواست کرنا' چلانا' بولنا -

عُمَالَه - اور عُمَالَة - اجرت -

دَفَعَ اِلَیْهِمْ اَرْضَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ - آپ نے یہودیوں کو ان کی زمین اس شرط پر حوالہ کی کہ وہ اپنے خرچ سے اس میں کھیتی باڑی کریں (تمام کام جیسے ہل' ناگر' تخم' آب رسانی' کھاد وغیرہ سب اپنے روپیہ سے کریں) -

مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ عِیَالِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ صَدَقَةٌ - جو میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں کا خرچ اور عامل کی تنخواہ دے کر جو بچ رہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہ ہو بلکہ میری بیویوں کے اخراجات اس میں سے دیئے جائیں اس لیے کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتیں اور تحصیل دار اور عامل کی اجرت بھی اس میں سے دی جائے جو بچ رہے صدقہ ہے) زکوۃ کے تحصیلدار کو عامل کہتے ہیں اور اس کی تنخواہ کو عمالہ کہتے ہیں -

خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَاِنِّیْ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ - (حضرت عمرؓ نے ابن سعدؓ سے کہا) جو تجھ کو دیا جائے وہ لے لے یعنی جو بے سوال ملے) کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کام کیا (زکوۃ تحصیل کرنے کا) آپؐ نے مجھ کو اس کی اجرت دی (اس سے معلوم ہوا کہ شرعی خدمات پر جیسے قضا اور احتساب وغیرہ ہے بلا شرط اجرت لینا درست ہے) -

یَاْکُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ - یتیم کا ولی (اگر محتاج ہو) تو اپنی اجرت کے موافق اس کے مال میں سے کھا سکتا ہے (یعنی اس کی محنت کی جو اجرت حسب دستور ہوتی ہے اتنی یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے) -

اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً - آپؐ نے فلاں شخص کو کام دیا (عامل بنایا) اور مجھ کو کوئی کام نہیں دیا - آپؐ نے فرمایا دیکھو انصار تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ مقدم رکھے جائیں تم پر (ان کو بڑی بڑی خدمتیں ملیں گی اور تم محروم رہو گے) -

ثُمَّ تَسْتَعْمِلُ مَنْ اَرَادَهٗ - پھر جو کوئی خدمت کی درخواست کرے گا تم اس کو خدمت دو گے (یہ خوب نہیں ہے جو کوئی سرکاری خدمت کی درخواست کرے اس کو کوئی خدمت نہیں دینا چاہیے - جو کوئی سرکاری خدمت سے بھاگے اس کو خدمت دو) -

اِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ مَنْ سَاَلَ مِنَّا الْعَمَلَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہم سے تحصیلداری یا اور کسی خدمت کی درخواست کرے اس کو ہم خدمت نہیں دیتے (البتہ جو کوئی خدمت سے بھاگے اور اپنی روٹی محنت مزدوری کر کے حلال

طریقہ سے پیدا کرتا ہوا اس کی خدمت دیتے ہیں- یہ نہایت عمدہ قاعدہ ہے کیونکہ سرکاری خدمت سے وہی بھاگے گا جو خدا ترس اور متقی اور پرہیز گار ہو گا اور خدمت کی درخواست وہ کرے گا جس کی نیت چکھنے کی ہو گی)-

وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ - (تم کو اطاعت کرنا چاہیے) اگرچہ امام ایک حبشی غلام کو تم پر حاکم کر دے- (کیونکہ امام کی اطاعت واجب ہے اور بلا وجہ شرعی اس سے بغاوت اور سرکشی کرنا حرام ہے- پس امام جس کو کوئی خدمت دے گا گو وہ ایک حبشی غلام ہو رعایا کو اس کی حکومت قبول کرنا چاہیے تاکہ امام کی نافرمانی نہ ہو)-

وَاَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا) میں نے تو یہ جائداد تم دونوں کو اس شرط پر حوالہ کی تھی کہ تم اس کو اسی طرح خرچ کرو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (باقی یہ جائداد بطور ملک اور میراث تقسیم نہیں ہو سکتی بلکہ تم دونوں صرف اس کے متولی رہو گے)-

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْ عَامِلِيْنَ - اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ مشرکوں کی اولاد (جو بچپن میں مر گئی) بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والی تھی- (تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ان سے سلوک کرے گا- جو نیک کام کرنے والے تھے ان کو تو بہشت میں رکھے گا اور جو برے کام کرنے والے تھے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے- اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ مشرکوں کی اولاد جو صغر سنی میں گزر جائے اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہے گی- بعض نے کہا اس مسئلہ میں توقف کرنا چاہیے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بہشت میں رہیں گے کیونکہ جب وہ بچپن میں گزر گئے اور گناہ نہیں کیے تو صدور جرم سے پہلے سزا دینا عدل اور رحمت الٰہی کے خلاف ہے- بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مشرکوں اور کافروں کی ایسی اولاد بہشت میں رہ کر بہشت والوں کی خدمت کیا کریں گے)-

لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ شَيْءٌ - جو بیل یا اونٹ کام کرنے والے ہوں (جیسے ناگر کے بیل یا اونٹ یا پانی لانے والے یا سینچنے والے یا گاڑی میں جتنے والے یا بوجھ لادنے کے جانور) ان میں زکوٰۃ واجب نہ ہو گی (بلکہ زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہیں اور ان کی نسل بڑھانا مقصود ہو)-

اُتِيَ بِشَرَابٍ مَعْمُوْلٍ - ایک بنایا ہوا شربت اس کے سامنے لایا جائے گا- (بنایا ہوا شربت جس میں دودھ اور شہد اور برف ہو)-

لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ - اونٹ نہ چلائے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بقصد ثواب اور زیارت کوئی سفر نہ کیا جائے مگر ان تین مسجدوں کے لیے)-

فَعَمِلَتْ بِاُذُنِهَا - اس نے اپنے کانوں کو ہلایا- (یعنی براق جلدی بھاگا)-

يُعْمِلُ النَّاقَةَ وَالسَّاقَ - وہ سوار اور پاپیادہ دونوں طرح چلنے میں کامل اور ماہر ہے-

وَهَلْ تَرٰى اَنْ اُجَمِّعَ وَزُرَيْقٌ عَامِلٌ عَلٰى اَرْضٍ يَّعْمَلُهَا - ابن شہاب نے زریق کو لکھا جو عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے ایک زمین پر عامل تھا جس میں وہ زراعت کرتا تھا کہ وہاں جمعہ پڑھے (معلوم ہوا کہ گاؤں اور دیہات اور صحرا میں بھی اگر جماعت مل سکے تو جمعہ ادا کرے اور حنفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے)-

كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ - جیسے تو ان چیزوں کو اپنی حاجت سے فاضل رو کے جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائیں (جیسے چشموں اور دریاؤں کا پانی، جنگل کی گھاس، نمک کا چشمہ وغیرہ)-

عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ - جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل-

اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ - اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا اب تم کیسے بھی کام کرو (بشرطیکہ کفر اور شرک تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا (تم بہشت میں جاؤ گے- مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دوسرے لوگ اگر گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے ان کو معاف کرے چاہے ایک مدت تک عذاب کرے لیکن بدر والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں ان کے لیے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اب اگر وہ

چھوٹے گناہ کریں جو کفر تک نہ پہنچیں تو ان کو نقصان نہ ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گذشتہ برے اعمال بخش دیئے گئے)-

لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ- ہر برے کام کا ایک کفارہ ہے (جس سے وہ بخش دیا جاتا ہے)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ- بعض آدمی ایسے نیک کام کرتا رہتا ہے جو بہشت والے کرتے ہیں مگر وہ دوزخ والا ہوتا ہے (اس کا خاتمہ برا ہوتا ہے اخیر میں وہ ایک ایسا برا کام کرتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے چونکہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں اس لیے ظاہری اعمال پر آدمی کو مغرور نہ ہونا چاہیے اور نہ اعمال کو دیکھ کر کسی کو یقیناً- بہشتی یا دوزخی کہنا چاہیے)-

اَنْ نَنْبَسِطَ وَنَعْمَلَ- خوب کھل کر رہیں مزے اڑائیں (اچھا کھانا' اچھا پہننا' اچھا بچھونا' اچھا گھر)-

فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلٌ- آج یعنی دنیا عمل کا گھر ہے اور کل یعنی حشر حساب کا دن ہے وہاں کوئی نیک عمل کرنا فائدہ نہ دے گا-

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ- جہاں آدمی مر گیا اس کا عمل کٹ گیا (یعنی نامہ اعمال بند کر دیا گیا اب کوئی عمل جو وہ عالم برزخ میں کرے اس کے نامہ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا)-

اَلْعَامِلُ بِالصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ- زکوۃ کا تحصیلدار جو انصاف کے ساتھ زکوۃ تحصیل کرتا ہے ثواب اور اجر میں غازی کے برابر ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ- تیری پناہ ان کاموں سے یعنی ان کی برائی سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کی برائی سے جو میں نے نہیں کئے (جو کام نہیں کئے ان کی برائی سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ ان میں مبتلا نہ کرے یا ان سے بچنے پر مغرور نہ ہو بلکہ اللہ کا فضل سمجھے کہ اس نے بچائے رکھا اپنی قوت اور طاقت اور دانائی پر غرور نہ کرے)-

وَعَلَيْهِ الْعُمَالَةُ- اس کو کام کی اجرت دینا ہوگی-

اَعْتَقَ نَيْرُوْزًا وَّعِيَاضًا وَّرَبَاحًا وَّعَلَيْهِمْ عُمَالَةٌ كَذَا وَكَذَا- حضرت علیؓ نے نوروز اور عیاض اور رباح غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان پر اتنی اجرت مقرر کی-

اَعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَّاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا- دنیا کے کام تو ایسا سمجھ کر کر کہ تو ہمیشہ دنیا میں رہنے والا ہے (تو جلدی کیا ہے کر لیں گے) اور آخرت کا کام ایسے سمجھ کر کر کہ تو کل مرنے والا ہے (ان کے بجالانے میں جلدی کر مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں دیر مت کر دنیا کے کاموں میں اس قدر اہتمام اور جلدی ضروری نہیں ہے)-

لَا تَتَوَضَّاْ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ- مستعمل پانی سے وضو نہ کر-

يَعْمَلَةٌ- عمدہ نجیب سانڈنی (يَعْمَلَاتٌ جمع ہے)-

عَمْلَقَةٌ- پاخانہ کرنا' پیشاب کرنا

عَمَالِقَه- عاد کی ایک قوم جو ملک شام میں آباد تھی-

اِنَّهٗ رَاٰى اِبْنَهٗ مَعَ قَاصٍّ فَاَخَذَ السَّوْطَ وَقَالَ اَمَعَ الْعَمَالِقَةِ هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ- خباب بن ارت صحابیؓ نے اپنے بیٹے کو ایک داستان گو (جھوٹے قصے اور نقل و حکایات بیان کرنے والے) کے ساتھ دیکھا تو اس پر کوڑا اٹھایا اور کہا تو عمالقہ کے ساتھ ہوا- یہ ایک نئی قوم پیدا ہوئی (جو اگلے مسلمانوں یعنی صحابہؓ میں نہ تھی جو واعظ جھوٹے قصے اور بے سند حکایات بیان کر کے لوگوں کو پھسلاتے ہیں ان کو قاص کہتے ہیں سلف ایسے واعظوں کو نہایت برا جانتے اور ان کو مسجدوں میں سے نکال دیتے وعظ نہ بیان کرنے دیتے کیونکہ وعظ کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے بری باتوں سے منع کرے اور سامعین میں جو خلاف شرع باتیں دیکھے ان پر تنبیہ کرے اور صحیح صحیح حدیثیں حدیث کی معتبر کتابوں سے پڑھ کر سنائے)-

عَمٌّ- شامل ہونا' عام ہونا- (جیسے عُمُوْمٌ ہے)-

عُمَّ عَمًّا- اس پر عمامہ لپیٹا گیا-

عَمٌّ- چچا-

عُمُوْمَةٌ- چچا ہونا-

تَعْمِيْمٌ- عام کرنا' (یہ ضد ہے تَخْصِيْصٌ کی) عمامہ پہننا'

جوش مارنا۔

اِعْمَامٌ۔ چچاؤں کا شریف ہونا۔

تَعَمُّمٌ۔ عمامہ پہننا' (جیسے اعتمام ہے) پھپن نکالنا' لمبا ہونا۔

اِسْتِعْمَامٌ۔ عمامہ پہننا۔ (اس کی جمع عَمَائِم اور عِمَامٌ ہے)۔

وَاِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ۔ وہ پورا درخت کھجور کا (یہ عَمِيْمَة کی جمع ہے)۔

وَاَسْبَغَ نِعَمًا عُمًّا۔ پوری نعمتیں اس نے ہم پر ڈالیں (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَاَةٌ عَمِيْمَةٌ پورے بدن کی عورت)۔

كُنَّا اَهْلَ ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى عُمَمِهٖ۔ ہم تو اس کو تربیت کرنے والے اور درست کرنے والے تھے جب وہ اچھی طرح جوان ہو کر اپنے بل بوتہ پر کھڑا ہوا۔ (ایک روایت میں عمہ ہے یہ صفت ہے بمعنی عَمِيْم کے یا جمع ہے اس کی اور عُمِّهٖ۔ بہ تشدید میم میں ایک میم زائد ہے جو حالت وقف میں زائد کی جاتی ہے جیسے کہتے ہیں هٰذَا عُمَرٌّ یا فَرَجٌّ۔ ایک روایت میں عَمَمِهٖ ہے بمعنی مصدر)۔

مَنْكِبٌ عَمَمٌ۔ پورا کندھا۔ موٹا۔

يَهَبُ الْبَقَرَةَ الْعَمَمَةَ۔ پورے جسم کی گائے ہبہ کرتا ہے (بخشتا ہے)۔

فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعَمَّمَةٍ۔ ہم ایک چمن پر آئے جو خوب ہرا بھرا تھا (اس کے درخت خوب لمبے اور سرسبز تھے)۔

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَلَمْ تَعْمَمْ فَتَيَمَّمْ۔ جب اتنا پانی نہ ہو کہ وضو پورا نہ کر سکے تو تیمم کر لے۔

عَمَّ ثُوَبَاءُ النَّاعِسِ۔ ایک مثل ہے۔ جب کوئی حادثہ ایک شہر میں ہو وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیل جائے تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔

سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ۔ میں نے پروردگار سے یہ دعاء کی کہ میری امت کو ایک عام قحط سالی سے تباہ نہ کرے (جو سارے ملکوں میں ہو) بعامة میں بازائد ہے یا بعامة بدل ہے سنة سے جیسے کہتے ہیں مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ بِعَمْرٍو میں بِعَمْرٍو بدل ہے باخیك سے)۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا كَذَا وَكَذَا اَمِنْهَا خُوَيْصَّةُ اَحَدِكُمْ وَاَمْرُ الْعَامَّةِ۔ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال کر لو ان میں سے ایک موت کو دوسرے قیامت کو بیان کیا۔

كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّءَ دُخُوْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءٌ لِّلّٰهِ وَجُزْءٌ لِاَهْلِهٖ وَجُزْءٌ لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے کرتے ایک حصہ تو اللہ کی یاد کے لیے اور دوسرا اپنی بیویوں کے لیے اور تیسرا اپنی ذات کے لیے پھر ایک حصہ اپنے لوگوں کے درمیان کے لیے رکھتے اور خاص لوگوں کے ذریعہ سے عام لوگوں کو اپنی باتیں پہنچا دیتے یا عام لوگوں کے لیے خاص لوگوں کے بعد وقت رکھتے۔

اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ۔ اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو اس کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرو (کھجور کا درخت آدمی کے مشابہ ہے کیونکہ جب اس کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ مر جاتا ہے۔ بعض نے کہا کھجور کا درخت اس بچی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا جو آدم کا پتلہ بنانے کے بعد رہ گئی تھی اس لیے اس کو پھوپھی کہا یعنی باپ کی بہن)۔

اِئْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّجِ۔ (ابو قبیس حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا ان کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ ان کو آنے دوں یا نہ آنے دوں) آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اس کو آنے دے (عَمُّجِ بمعنی عَمُّكِ ہے یہ یمن والوں کا محاورہ ہے وہ بجائے کاف خطاب کے جیم کہتے ہیں)۔

فَعَمَّ ذٰلِكَ۔ تو نے یہ کام کیوں کیا (اصل میں عَنْ مَّا تھا)۔

جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔ میرا رضاعی چچا آیا۔

مِنْ عُمُوْمَتِهٖ لَهٗ۔ اپنے چچاؤں میں سے۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعَمِّمُوْا۔ جب مجھ پر درود بھیجو تو اور پیغمبروں پر بھی بھیجو مثلاً یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی انبیاء کے ورسلک۔ یا میرے ساتھ میری آل پر بھی درود بھیجو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جو میری آل پر درود نہ بھیجے اس کا درود ناقص

ہے)۔

كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ - گویا وہ لوگوں کے عمامے ہیں (یعنی آفتاب کی کرنیں جوان کے منہ پر پڑتی تھیں ان کو عمامہ سے تشبیہ دی)۔

فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ - ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرک ننگے سروں پر عمامہ لپیٹتے ہیں۔

يَسْجُدُوْنَ عَلٰى عَمَامَةٍ - عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔ (حنفیہ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا جائز رکھا ہے)۔

مَسَحَ بِنَا صِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ - پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (یعنی وضو میں سر کا مسح پیشانی سے شروع کیا اور عمامہ پر پورا کر لیا اہل حدیث اور امام احمدؒ کے نزدیک جب سر پر عمامہ ہو تو اس کا کھولنا ضروری نہیں عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے)۔

فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَهٗ - لوٹ کے مال میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرما دیں کہ وہ خاص لڑنے والوں کو ملے گا۔

اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ - تم ہی عام سب لوگوں کے امام ہو (اور تم پر یہ آفت آئی ہے کہ باغیوں نے تم کو گھیر رکھا ہے تم نماز نہیں پڑھا سکتے تو باغی امام کے پیچھے ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں یہ لوگوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا جب ان پر بلوہ ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا نماز تو دین کا عمدہ کام ہے اس لیے اس کے پیچھے بھی پڑھ لو)۔

لَا غَدْرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ - اس سے بڑھ کر کوئی دغا بازی نہیں ہے کہ کوئی شخص عام اور کمینہ لوگوں کے زور سے امام بن جائے (امت کے علماء اور فضلاء اور اشراف اور صلحا (اہل حل وعقد) کی رائے اور مشورے سے وہ امام نہ بنا ہو)۔

لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ - چند خاص لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عام خلقت پر عذاب نہیں کرتا (مگر جب اکثر لوگ بداعمالی کرنے لگیں تو اللہ کا عذاب اترتا ہے ان کے ساتھ نیک لوگ بھی پس جاتے ہیں یہاں تک کہ جانور بھی جو محض بے گناہ ہوتے ہیں)۔

هٰذِهٖ حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ - یہ حدیث سختی کی حدیث ہے (ایک روایت میں عمیة بہ فتحہ عین ہے یعنی میرے چچاؤں نے یا ایک جماعت نے مجھ سے یہ حدیث نقل کی)۔

اَمِيْنُ الْعَامَّةِ - عام لوگوں کا امانتدار۔

لَا تَعُمَّ عِمَّةَ الْاَعْرَابِيِّ - گنوار لوگوں کا سا عمامہ مت باندھ۔

سَهْمُ الْمُؤَلَّفَةِ وَالرِّقَابِ عَامٌّ - مؤلفة القلوب اور رقاب کا حصہ عام ہے (ہر قسم کے کافروں پر تالیف قلوب کے لیے اور ہر قسم کے بردوں کے آزاد کرانے میں زکوۃ کی رقم صرف ہو سکتی ہے)۔

نَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا - ہم اپنے عام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

خُذْ مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ - اس قول پر عمل کر اس کو لے جو عام لوگوں کے خلاف ہو (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں دو قول مروی ہوں ایک تو عام اہل سنت کے موافق دوسرا ان کے خلاف تو وہ قول اختیار کر جو اہل سنت کے خلاف ہو۔ مثلاً اہل سنت پاؤں دھوتے ہیں تو تم پاؤں کا مسح کرلو' اہل سنت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں تو تم ہاتھ چھوڑ کر پڑھو اہل سنت جمع بین الصلوتین کی عادت نہیں کرتے تم ہمیشہ جمع کرو اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جب اماموں سے دو قول مروی ہوں تو جو قول عامہ اہل سنت کے موافق ہو اس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید تقیہ کی راہ سے ہو برخلاف اس قول کے جو ان کے خلاف ہو)۔

عَمْنٌ - اقامت کرنا' ٹھہرنا۔

تَعْمِيْنٌ اور اِعْمَانٌ - عمان کو جانا (جو ایک علاقہ ہے یمن میں)۔

عُمَّانٌ - بہ تشدید میم دوسرا شہر ہے شرق اردن میں۔

عُمَانِيَه - ایک کھجور کا درخت ہے بصرے میں جو ہمیشہ پھلتا رہتا ہے۔

عُمُنٌ - اقامت کرنے والے۔

عَمِيْنَه - نرم ہموار زمین۔

عَرْضُهٗ مِنْ مَّقَامِيْ اِلٰى عَمَّانَ - میرے حوض کا عرض اس مقام سے لے کر عمان تک ہے۔ (جو ایک شہر ہے شرق اردن

میں- لیکن عمان بضم عین ایک دوسرا مقام ہے بحرین کے پاس)-

عَمَهٌ- یا عُمُوْهٌ یا عُمُوْهِیَّةٌ یا عَمَهَانٌ- سرگشتہ اور حیران ہونا' گمراہ پھرنا-

بَلْ کَیْفَ تَعْمَهُوْنَ- تم کیسے اندھے (بے عقل) ہو گئے ہو-

عَمْیٌ- بہنا- کچرا اوپر لانا' پھین سخت گرمی میں آنا-

عَمًی- اندھا ہونا' جاہل ہونا' ملتبس ہونا-

تَعْمِیَۃٌ- اندھا کرنا' چھپانا' (جیسے اِعْمَاءٌ ہے)-

تَعَمِّیْ اور تَعَامِیْ- اندھا ہونا-

اِعْتِمَاءٌ- اختیار کرنا' قصد کرنا-

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَۃٍ عِمِیَّۃٍ یا عُمِّیَّۃٍ جو شخص ایک اندھا دھند جھنڈے کے تلے رہ کر لڑے (اور مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی یعنی شہادت کا ثواب اس کو نہیں ملے گا- شہادت کا ثواب جب ملتا ہے جب امام برحق کے جھنڈے کے تلے رہ کر خاص اللہ کا دین بلند کرنے کے لیے لڑے نہ کہ مال یا دولت یا حکومت یا قومی پچ اور تعصب کے لیے)-

مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیًّا- جو شخص اندھا دھند میں مارا جائے (جس کا حق یا باطل ہونا معلوم نہ ہو- یا اس کے قاتل کا پتہ نہ ملے مثلاً ایک دنگا ہوا اس میں کوئی مارا گیا معلوم نہیں کس نے مارا تو اس کا حکم قتل خطا کا ہے یعنی دیت دینا ہوگی لیکن قصاص نہ ہوگا- بعض نے کہا عمیا سے یہ مراد ہے کہ چھڑی یا چھوٹے پتھر سے مارا جائے جس سے آدمی غالباً نہیں مرتا)-

اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهٗ فَقَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّفَوْقَهٗ هَوَاءٌ- (صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) ہمارا پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ فرمایا وہ عما میں تھا یعنی ابر میں- بعض نے کہا عماء سے یہ مراد ہے کہ کوئی چیز نہ تھی (خلا تھا) بعض نے کہا ایسے ایسے امر میں جس کو آدمیوں کی عقلیں سمجھ نہیں سکتیں اس کے نیچے ہوا تھی اور اوپر ہوا تھی (تو پروردگار کے دونوں طرف خلا نہ تھا بلکہ ہوا تھی) ایک روایت میں یوں ہے مَاتَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّلَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اوپر ہوا تھی (مطلب یہ ہوا کہ یہ ابر بھی متعارف ابر نہ تھا جس کے اوپر نیچے ہوا ہوتی ہے کیونکہ ایسا ابر بھی ایک مخلوق چیز ہے اور سوال یہ تھا کہ مخلوقات پیدا کرنے سے پیشتر وہ خداوند کہاں تھا حقیقت یہ ہے کہ عماء سے پوشیدگی اور نیستی (عدم) مراد ہے یعنی وہ پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے عالم خفا میں تھا جیسے ایک روایت میں ہے کنت کنزا مخفیا فَاَحْبَبْتُ ان اعرف فخلقت الخلق-

فَاِنْ عُمِّیَ عَلَیْکُمْ- اگر چاند پر ہلکا ابر آ جائے (جس کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے) مشہور روایت یوں ہے فَاِنْ غُمِّیَ عَلَیْکُمْ- غین معجمہ سے یعنی اگر چاند پر ابر آ جائے اور وہ دکھائی نہ دے-

لَاُعَمِّیَنَّ عَلٰی مَنْ وَّرَائِیْ- میں تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں ان پر پردہ ڈال دوں گا (وہ تم کو نہ دیکھ سکیں گے)-

مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَایَۃٍ عِمِّیَّۃٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِیَّۃٌ- جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جائے (یعنی جو شرعی جہاد نہ ہو) اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی- (اس کو شہید نہیں کہیں گے)-

لِئَلَّا تَمُوْتَ مِیْتَۃً عِمِّیَّۃً- تاکہ تو اندھا دھند موت سے نہ مرے (یعنی فتنہ وفساد جاہلیت کی موت)-

یَنْزُو الشَّیْطَانُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَکُوْنُ دَمًا فِیْ عَمْیَاءَ فِیْ غَیْرِ ضَغِیْنَۃٍ- شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑتا ہے اور اندھا دھند خون خرابہ ہوتا ہے بغیر کسی عداوات اور دشمنی کے (بلکہ یکا یک فساد کھڑا کر دیتا ہے پہلے سے نہ دلوں میں عداوت ہوتی ہے نہ دشمنی)-

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَعْمَیَیْنِ- اللہ کی پناہ مانگو دو اندھوں سے (یعنی پانی کی بہیا طغیانی اور آگ سے کیونکہ یہ دونوں اندھا دھند تباہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں نہ اچھا چھوڑتے ہیں نہ برا- جیسے اندھا بن دیکھے بھالے بگٹٹ ایک طرف چلا جاتا ہے)-

مِنْ عَمَاكَ اِلٰی هُدَاكَ- (حضرت سلمان فارسیؓ سے پوچھا کہ ذمی لوگوں سے ہم کیا کام کرا سکتے ہیں- یعنی ان سے کون سی

خدمت بجبر لے سکتے ہیں) انہوں نے کہا جب کوئی راستہ بھٹک جائے تو اس کو راہ بتانا - (حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے زمانہ حکومت میں ذمیوں سے یہ شرط بھی کی تھی کہ جب کوئی مسلمان راستہ بھول بھٹک جائے تو وہ اس کو راستہ بتا دیں - اس لیے یہ کہا کہ راستہ بتانے کا کام ان سے بجبر لیا جا سکتا ہے لیکن جہاں یہ شرط نہ ہو وہاں بغیر اجرت دیئے یہ کام نہیں لے سکتے)-

اِنَّ لَنَا الْمَعَامِیْ - جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور اس میں عمارت وغیرہ کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ ہماری ہے-

تَسَفَّهُوْا عَمَايَتَهُمْ - انہوں نے حماقت سے ان کی گمراہی اختیار کی-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ صَكَّةَ عُمَيٍّ - جب ٹھیک دو پہر دن ہو (آفتاب بالکل سمت الراس ہو) تو اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا (جب تک سورج ڈھل نہ جائے)- (عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيْتُهٗ صَكَّةَ عُمَيٍّ - میں اس سے ٹھیک دو پہر کو ملا (کیونکہ یہ وقت ایسی گرمی کا ہوتا ہے کہ انسان کی آنکھ سورج کے مقابل اندھی ہو جاتی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يُغِيْرُ عَلَى الصِّرْمِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے ایک گروہ پر اس وقت حملہ کرتے جب صبح کی تاریکی ہوتی (یعنی ابھی رات کی تاریکی باقی ہوتی)-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَاةٍ بَيْنَ رَبِيْضَتَيْنِ تَعْمُوْ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً - منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو تھانوں کے درمیان کبھی ادھر جھکتی ہے کبھی ادھر جھکتی ہے (وہ کسی تھان کی مستقل طور پر نہیں ہے بلکہ مذبذب ہے)-

فَعُمِّيَتْ عَلَيْنَا - وہ درخت (یعنی شجرہ رضوان) ہم اس کی تعظیم وتکریم کرنے لگیں رفتہ رفتہ شرک تک پہنچ جائیں)-

حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهَا - یہاں تک کہ ہم اس صخرے پر پہنچے (جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خضرؑ سے ملاقات ہوگی) لیکن وہ صخرہ ہم سے چھپا لیا گیا ہم اس کو نہ دیکھ کر آگے بڑھ گئے (ایک روایت میں غَمِّيَ ہے معنی وہی ہیں)-

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ - محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (محبوب کی کوئی بات بری نہیں دکھلائی دیتی نہ کانوں کو اس کا کوئی عیب سنائی دیتا ہے - اسی طرح آدمی کسی چیز کی محبت میں اندھا بہرا ہو جاتا ہے ایسا دیوانہ ہو جاتا ہے کہ حق اور ناحق اور اچھے اور برے کی بھی تمیز نہیں رہتی - پیسہ کی محبت جب دل میں سما جاتی ہے تو نہ حلال دیکھتا ہے نہ حرام نہ انجام سوچتا ہے بے دریغ پیسہ جوڑنا شروع کرتا ہے آخر بلا میں گرفتار ہوتا ہے قید ہوتا ہے ذلیل وخوار ہوتا ہے)-

اَفَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا - تم دونوں بھی کیا اندھے ہو یعنی تم تو اندھی نہیں ہو وہ اندھا ہے تو خیر - (یہ آپؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا جب اندھا ان کے پاس زنانہ میں آ گیا) مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ورع اور تقوی پر محمول ہے اور فتوی اس پر ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا ناف کے اوپر اور گھٹنے کے نیچے دیکھنا درست ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جماعت میں شریک ہوا کرتی تھیں انتہی-

باب العين مع النون

عَنْ - حرف جر ہے بمعنی از اور من اور مجاوزت اور بدل اور استعلاء اور تعلیل اور بمعنی بعد اور با اور استعانت بھی مستعمل ہوتا ہے-

عِنَبٌ - تازہ انگور اور شراب-

تَعْنِيْبٌ - انگور دار کرنا-

عُنَاب - بڑی ناک والا' چھوٹا پہاڑ' سیاہ یا لمبا گول-

عِنَبُ الثَّعْلَبِ - مکوہ (کا موئی)-

عَنَّابٌ - انگور فروش-

عُنَّابٌ - ایک قسم کا بیر-

مُعَنَّبٌ - غلیظ' لمبا-

بِيْرُ اَبِيْ عِنَبَةَ - ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے اس پر سے گزرے تھے)-

عُنَابَہ - ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان - امام زین العابدینؒ وہیں رہا کرتے تھے-

اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا - تازے انگور کی شراب ہوتی ہے اور سوکھے انگور کی بھی۔

لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَا کَانَ خَمْرُ الْعِنَبِ بِالْمَدِیْنَةِ - جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب مدینہ میں تھی ہی نہیں (بلکہ کھجور اور جو وغیرہ کی شراب لوگ استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَقُوْلُوْا لِلْعِنَبِ الْکَرْمُ - انگور کو کرم مت کہو۔ (شرابی لوگ انگور کو کرم کہا کرتے ہیں کیونکہ شراب پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے)۔

عَنْبَرٌ - ایک قسم کی خوشبو ہے جب اس کو پیس' یا جلائیں تو خوشبو مہکتی ہے۔ بعض نے کہا عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے اور ایک قسم کی مچھلی کو بھی کہتے ہیں اور غلہ کے گودام کو بھی (اس کی جمع عَنَابِر ہے)۔

فَاَلْقٰی لَهُمُ الْبَحْرُ دَابَّةً یُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ - سمندر نے ان کے لیے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں (اس کی کھال سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں ڈھال کو بھی عنبر کہتے ہیں)۔

سُئِلَ عَنْ زَکٰوةِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا عنبر کی زکوۃ واجب ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا عنبر تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے (اس میں زکوۃ نہیں ہے)۔

عُنْبُلٌ - عورت کی فرج کا زائد گوشت' ٹنا' اور جس عورت کا ٹنا لمبا ہو۔

عُنَابِل - موٹا چلہ کمان کا۔

وَالْقَوْسُ فِیْهَا وَتَرٌ عُنَابِلُ - اور کمان جس میں ایک سخت اور موٹا چلہ لگا ہوا ہے۔

عَنَتٌ - خراب ہونا' بگڑ جانا' مشکل اور دشوار کام میں پڑنا' سختی اٹھانا' ہلاک ہونا' ناتوان ہونا' ٹوٹ جانا' گناہ کرنا۔

تَعْنِیْتٌ - سختی کرنا' بوجھ ڈالنا' تکلیف میں پھنسانا۔

تَعَنُّتٌ - کسی کی تکلیف چاہنا' یا لغزش تلبیس کے ساتھ سوال کرنا۔

عَنَتٌ - خطا اور زنا' فسق و فجور۔

مُتَعَنِّتٌ - جو خواہ مخواہ دوسرے کی لغزش کا طالب ہو۔

اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ - فساد اور خرابی یا زنا - بدکاری اور خطا کے طالب۔

وَشِدَّةً مَا یُعْنِتُهُمْ - اور سختی ان کاموں کی جوان کو دشواری میں ڈالیں (ان پر سختی نہ ہو)۔

فَیُعْنِتُوْا عَلَیْکُمْ دِیْنَکُمْ - تمہارا دین خراب کر دیں اس میں مشکلات ڈالیں۔

حَتّٰی تُعْنِتَهٗ - یہاں تک کہ تو اس کو محنت مشقت میں ڈالے۔

اَیُّمَا طَبِیْبٍ تَطَبَّبَ وَلَمْ یَعْرِفْ بِالطِّبِّ فَاَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ - جو شخص علاج اور معالجہ کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو (یونہی دو چار نسخے سیکھ کر اگر لوگوں کی دوا کرتا پھرے) پھر وہ کسی کو ضرر پہنچائے تو اس کو تاوان دینا ہوگا۔

اَرَدْتَ اَنْ تُعْنِتَنِیْ - تو نے یہ چاہا کہ مجھ کو گرا دے' خراب کر دے' مشکل میں پھنسا دے۔

اَنْعَلَ دَابَّتَهٗ فَعَنَتَتْ - کسی شخص کے جانور کا نعل باندھا وہ لنگڑا ہو گیا (بے ترکیب نعل باندھ دیا' پاؤں کو زخمی کر دیا جس سے جانور کو نقصان پہنچا - ایک روایت میں فَعَتَبَتْ ہے یعنی جانور ہلاک ہو گیا)۔

اِنَّ مَلَکًا مِنْ مَلَائِکَةِ اللّٰهِ کَانَتْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ عَظِیْمَةٌ فَعَنَتَ عَلَیْهِ - ایک فرشتہ کا اللہ تعالی کے فرشتوں میں سے بڑا مرتبہ تھا پھر اللہ تعالی اس پر غصہ ہوا۔

لَا تَسْأَلْ تَعَنُّتًا - خواہ مخواہ بن ضرورت کسی کو الزام دینے یا ذلیل کرنے یا خطا میں پھانسنے کے لیے سوالات مت کر۔

عَنْتَرٌ - یا عُنْتَرٌ یا عُنْتُرٌ - مکھی یا نیلا مکھا۔

عَنْتَرَةٌ - آواز کرنا' سختیوں میں گھسنا' لڑائی میں شجاعت کرنا' بھالا مارنا یا عَنْتَرُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰنؓ کو کہا تھا یہ تحقیر کی راہ سے کہا یا اس وجہ سے کہ مکھی بہت موذی ہوتی ہے (ایک روایت میں عُنْثَرُ ہے بہ غین معجمہ و ثائ مثلثہ اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَنْجٌ - اونٹ کو سکھانے کے لیے اس کی نکیل گھسیٹنا عناج سے ڈول کو باندھنا۔

عِنَاج - ایک رسی جو بڑے ڈول کے تلے باندھتے ہیں-

اِعْنَاجٌ - کام کو ٹھیک کرنا' تکمیل کھینچنا-

عُنْجُوْجٌ - عمدہ گھوڑا' اچھا اونٹ' شروع جوانی-

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَهٗ عَلٰى جَمَلٍ فَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ ثُمَّ يَعْنِجُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ - ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر چلا وہ گھڑی گھڑی سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا آخر اس کی باگ کھینچنے لگا تا کہ وہ لوگوں کے پیچھے رہے-

عَنَجَهٗ يَعْنِجُهٗ - اس کو موڑا یا موڑتا ہے (بعض نے کہا عَنْجٌ کے معنی تعلیم دینا - عرب لوگ کہتے ہیں عَنَجْتُ الْبَكْرَ یعنی اونٹ کی نکیل اس کے ہاتھ میں باندھ دی اس کو سکھلانے کے لیے)-

وَعَثُرَتْ نَاقَتُهٗ فَعَنَجَهَا بِالزِّمَامِ - اس کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی (گرنے کو تھی) اس نے باگ کھینچ کر روک لیا-

عُوْدٌ يُعَلَّمُ الْعَنَجَ - یہ ایک مثل ہے یعنی بوڑھے طوطے کو اب تعلیم دی جاتی ہے-

عَنْجٌ - بوڑھا-

كَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِيٍّ عَنَجَهٗ نُوْتِيُّهٗ - گویا وہ کشتی کا بادبان ہے جس کو ملاح نے موڑ دیا-

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ تِلْكَ عَنَاجِيْجُ الشَّيْطَانِ - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حکم ہے فرمایا وہ تو شیطان کی سواریاں ہیں (یہ عنجوج کی جمع ہے بمعنی عمدہ اونٹ یا لمبی گردن والا اونٹ یا گھوڑا - حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ خوفناک جانور ہے کبھی بدک جاتا ہے اور لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے)-

اِنَّ الَّذِيْنَ وَافَوُا الْخَنْدَقَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا ثَلٰثَةَ عَسَاكِرَ وَعِنَاجُ الْاَمْرِ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ - خندق کی لڑائی میں مشرکوں کے تین لشکر آئے تھے لیکن تمام کاموں کا بانی اور چلانے والا ابوسفیان تھا (وہی سب کا سرغنہ اور سردار تھا - اصل میں عناج اس رسی کو کہتے ہیں جو ڈول کے نیچے باندھ کر اس کو مضبوط کرتے ہیں)-

اَعْلِ عَنِّجْ - میرے اوپر سے سرک جا - یہ ابوجہل نے کہا تھا - (عَنِّجْ ایک لغت ہے عَنِّيْ میں سے جیسے اوپر گزر چکا)-

عَرَبَةٌ عَنِجَةٌ - خالص عرب کی عورت' اپنے خاوند کی چہیتی محبوبہ-

عِنْدَ - ظرف مکان اور ظرف زمان دونوں معنی میں آتا ہے اور عِنْدَ اور لَدٰى میں یہ فرق ہے کہ عِنْدَ اعیان اور معانی دونوں میں مستعمل ہے اور لَدٰى صرف اعیان میں مثلاً عِنْدَهٗ عِلْمٌ کہیں گے نہ کہ لَدَيْهِ عِلْمٌ اور لَدٰى میں حضور شرط ہے نہ کہ عِنْدَ میں مثلاً عِنْدِيْ مَالٌ اس وقت بھی کہیں گے جب مال حاضر نہ ہو برخلاف لَدَيَّ مَالٌ کے وہ اس وقت کہیں گے جب مال سامنے موجود ہو-

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ - اپنے پاس سے مجھ کو بخشش عطا فرما (جو کوئی گناہ چھوڑے یا اپنے فضل سے)-

حَتّٰى تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ - یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا پہلے جس نے وضو کیا اس سے لے کر اخیر وضو کرنے والے تک-

عَنْدٌ - جانب' گوشہ' ایک طرف-

عُنْدٌ - بحرکات ثلثہ کے یہی معنی ہیں-

عِنْدٌ - قلب اور معقول-

عِنْدِيَه - ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک چیز اعتقاد کے تابع ہے اگر جوہر سمجھیں تو جوہر ہے اگر عرض سمجھیں تو عرض ہے-

عُنُوْدٌ - مائل ہونا' عدول کرنا' خون بہتے رہنا' اکیلے چرنا' جان بوجھ کر مخالفت کرنا-

عِنَادٌ - کے بھی یہی معنی ہیں یعنی حق بات معلوم ہونے پر بھی خواہ مخواہ ضد اور عداوت سے اس کو نہ ماننا-

اِعْنَادٌ - خون بہنا' نہ تھمنا-

تَعَانُدٌ - ایک دوسرے سے دشمنی کرنا-

طَعْنٌ عَانِدٌ - داہنے بائیں بھالا مارنا-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَّلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک اور خلیق بندہ بنایا اور مغرور گھمنڈی جان بوجھ کر حق بات کو نہ ماننے والا مجھ کو نہیں بنایا-

سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ مُلْكًا عَضُوْضًا وَمَلِكًا عَنُوْدًا۔ میرے بعد تم کٹنی بادشاہت اور ظالم بادشاہ دیکھو گے (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا)۔

وَاَضُمُّ الْعَنُوْدَ۔ میں اس اونٹ کو جو گلہ سے الگ ہو جائے (اکیلا ایک طرف ہو کر چل دے) پھر گلہ میں ملا دیتا ہوں (مطلب یہ ہے کہ جماعت کو ٹوٹنے نہیں دیتا اگر کوئی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو اس کو سمجھا بجھا کر پھر جماعت میں شریک کر دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنی سیرت بیان کی)۔

عَلٰی عُنُوْدِ هِمْ عَنْكَ۔ تجھ سے عناد اور مخالفت کرنے پر۔

اِنَّهٗ عِرْقٌ عَانِدٌ۔ یہ ایک رگ ہے جو تھمنے والی نہیں (ہمیشہ خون بہاتی رہے گی)۔ (یہ استحاضہ کے باب میں فرمایا)۔

عَنْزٌ۔ تجاوز کرنا' عدول کرنا' گانسی سے مارنا۔

اِعْنَازٌ۔ جھکانا۔

اِعْتِنَازٌ یا اِسْتِعْنَازٌ۔ ایک طرف ہٹ جانا' گوشہ میں چلے جانا۔

عَنْزٌ۔ بکری کو بھی کہتے ہیں یا ایک سال کی بکری کو اور ہرنی اور جنگلی بکری کو بھی (اس کی جمع اَعْنُزٌ اور عُنُوْزٌ اور عِنَازٌ ہے)۔

لَمَّا طَعَنَ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ بِالْعَنْزَةِ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ قَالَ قَتَلَنِیْ ابْنُ اَبِیْ كَبْشَةَ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی برچھی سے ابی بن خلف (ناخلف) کو ایک کونچا اس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں لگایا (وہ خود چڑھ کر آ گیا تھا اور کہنے لگا محمد تم خود میرے مقابل ہو آپؐ نے ایک شخص سے برچھی مانگ کر اس کو ایک کونچا لگایا وہ تڑپتا ہوا بھاگا آخر اسی زخم سے مر گیا اور جانبر نہ ہوا)۔ کہہ رہا تھا مجھ کو ابوکبشہ کے فرزند نے مار ڈالا (اس نے حقارت کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوکبشہ کا بیٹا کہا جو آپؐ کے رضاعی باپ تھے۔ عنزۃ چھوٹی برچھی جس کے نیچے لوہا لگا ہوتا ہے اور اوپر برچھے کی طرح لوہے کی انی لگی ہوتی ہے وہ طول میں برچھے کی آدھی ہوتی ہے)۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ الْعَنْزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا صَلّٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (میدان میں) نماز پڑھتے تو (سترے کے لیے) اپنے سامنے برچھی گاڑ لیتے (برچھی آپؐ کے ساتھ ہمیشہ رہتی۔ اکثر علماء نے اس کا رکھنا مستحب کہا ہے)۔

كَانَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّیْ اِلَيْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو عیدگاہ تشریف لے جاتے (تو حضرت بلالؓ) آپؐ کے سامنے برچھی اٹھا کر لے جاتے اور عیدگاہ میں آپؐ کے سامنے کھڑی کی جاتی آپؐ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا۔ میں نے بلالؓ کو دیکھا انہوں نے ایک برچھی لی اس کو زمین میں گاڑا۔

عَنْزَرُوْتٌ۔ گوند۔

عَنْسٌ۔ موڑنا' الٹنا۔

عُنُوْسٌ۔ اور عِنَاسٌ۔ لڑکی کا بغیر شادی کے اپنے لوگوں میں پڑی رہنا۔

عِنَاسٌ۔ آئینہ۔

عَنْسٌ۔ یمن کے ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

لَا عَانِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بن شادی والے یوں ہی مجرد بسر کرنے والے تھے اور نہ بوڑھے بکواسی تھے۔ (اِفْنَادٌ اور تَفْنِیْدٌ بوڑھے ہو کر بے فائدہ باتیں کرنا' سٹھیا جانا۔ اکثر عانس اس عورت کو کہتے ہیں جو بن شادی کئے گھر بیٹھی رہے اور بوڑھی ہو جائے۔ اور جو مرد شادی نہ کرے اور یونہی عمر گزارے اس کو بھی عانس کہتے ہیں)۔

اَلْعُذْرَةُ يُذْهِبُهَا التَّعْنِيْسُ وَالْحَيْضَةُ۔ بکارت (کنوارا پن) ایک مدت تک بن شادی کئے پڑی رہنے سے اور حیض آنے سے زائل ہو جاتی ہے (جب عورت جوان ہو کر ایک مدت تک شادی نہ کرے تو بکارت جاتی رہتی ہے)۔

عَنْشٌ۔ موڑنا' ہٹانا' ہانکنا' بھگانا۔

مُعَانَشَةٌ۔ معانقہ۔

تَعَانُشٌ۔ گلے ملنا۔

اِعْتِنَاشٌ۔ لڑائی میں گلے ملنا' ظلم کرنا۔

عِنَاشٌ۔ دشمن سے لڑنے والا۔

اَعْنَش -جس کی چھ انگلیاں ہوں' چھنگا-

عُنُقٌ مَّعْنُوْشَةٌ -لمبی گردن-

کُوْنُوْا اُسُدًا اِعْنَاشًا - (عمرو بن معدی کرب نے جنگ قادسیہ میں مسلمانوں سے کہا) شیر ہو جاؤ دشمن سے گلے ملنے والے (یعنی لڑائی میں)-

عُنْصُرٌ - یا عُنْصَرٌ - اصل' منبع' جڑ' آفت' ہمت' حاجت' مادہ' حسب نسب-(اس کی جمع عَنَاصِر ہے)-

عِیْدُ الْعُنْصَرَةِ - یہود اور نصاریٰ کی عید ہے-

هٰذَا النِّیْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصَرُهُمَا - نیل اور فرات ان دونوں کا منبع (جہاں سے وہ پھوٹے ہیں)-

یَرْجِعُ کُلُّ مَاءٍ اِلٰی عُنْصُرِهٖ - ہر پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا-

فَهُوَ اَیِ الْقُرْاٰنُ عُنْصُرُ الْمَعَارِفِ - قرآن تمام علموں کا منبع ہے (اصل ہے اس میں سب علوم موجود ہیں)-

عَنَطٌ -گردن کی لمبائی یا اس کا حسن یا لمبائی-

عَنَطْنَطٌ -لمبا-(اس کا مؤنث عَنَطْنَطَةٌ ہے)-

فَتَاةٌ مِثْلَ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ -ایک چھوکری لمبی گردن والی خوبصورت-

عِنْفٌ -(بحرکات ثلثہ درعین) سختی کرنا' درشت کلامی-

تَعْنِیْفٌ - اور اِعْنَافٌ- سختی کرنا' سختی سے ملامت کرنا' عتاب کرنا-

اِعْتِنَافٌ -سختی کے ساتھ لینا' نادانستہ کوئی کام کرنا' شروع کرنا-

عَنَفَةٌ -پن چکی کا وہ لکڑا جس کو پانی گھماتا ہے-

عَنِیْفٌ -بد خلق' درشت خو' سخت کلام-

اِنَّ اللّٰهَ یُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَالَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ- اللہ تعالیٰ نرمی اور خوش خلقی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی اور بد خلقی پر نہیں دیتا-

اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْیَجْلِدْهَا وَلَا یُعَنِّفْهَا -تم میں سے کسی کی لونڈی اگر زنا کرائے تو اس کو کوڑے لگائے اور زبان سے سخت سست نہ کہے (کیونکہ کوڑے مارنا یہی کافی سزا ہے اب سخت گوئی اور درشت کلامی سے کیا فائدہ- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کوڑے لگائے اور صرف سخت کلامی پر اکتفا نہ کرے جیسے جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا وہ لونڈیوں کے زنا کرانے کی چنداں پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو عیب ہی نہیں سمجھتے تھے)-

فَلَمْ یُعَنِّفْ -آپ نے ان کو سخت نہیں کہا-

لَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدًا -کسی کو ملامت نہیں کی-

اَلْعَاقِلُ لَا یَرْجُوْ مَنْ یُعَنِّفُ بِرَجَائِهٖ -جو شخص امیدوار سے درشتی کرے اس سے عقلمند کو امید نہیں رکھنا چاہئے-

عُنْفُوَان -آغاز' شروع' ابتداء-

عَنْفَقَةٌ -ہلکا ہونا' کم ہونا-

عَنْفَقَه -وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان ہوتے ہیں' کبھی اس مقام کو بھی عنفقه کہتے ہیں-

کَانَ فِیْ عَنْفَقَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِیْضٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفقه میں کچھ بال سفید تھے-

عُنْفُوَانٌ -شروع' آغاز' ابتداء-

عُنْفُوَانُ الْمَكْرَعِ - پانی پینے کا شروع (یعنی اس نے ابتداء میں خوب صاف صاف پانی پیا اور دوسروں نے اخیر میں بچا بچایا' گجرا ملا ہوا)-

عَنَقٌ -لمبی گردن والا ہونا-

تَعْنِیْقٌ - چلنا' اوپر سے نمودار ہونا' لمبا ہونا' پک جانا' امید کرنا' گردن تھامنا-

مُعَانَقَةٌ - گلے ملنا (جیسے عِنَاقٌ اور تَعَانُقٌ ہے)-

تَعَنُّقٌ -چوہے کا دوسرے چھید میں داخل ہونا-

اِعْتِنَاقٌ -کسی امر کو تیزی سے لینا-

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ -مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے (یعنی ان کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے یا حقیقۃً لمبی گردن مراد ہے کیونکہ عرب لوگ سرداروں کو لمبی گردن والا کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے- یہ جمع ہے عُنْقٌ یا عُنُقٌ یا عُنَقٌ کی بمعنی گردن- ایک روایت میں اَطْوَلُ اِعْنَاقًا ہے یعنی

بہشت میں بہت جلد جائیں گے یہ عَنَقٌ سے ماخوذ ہے جو متوسط دوڑ کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ ان کو امید زیادہ ہوگی یا گردن لمبی ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کی طرح پسینہ میں ڈوب نہ جائیں گے)۔

عَنَقٌ۔ ایک چال جو دوڑ اور آہستہ چلنے کے درمیان ہے۔

لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا۔ ہمیشہ مومن نیک کاموں میں جلدی کرنے والا اور صالح رہتا ہے (جب ناحق خون نہ کرے)۔ جب ناحق خون کرتا ہے تو نیک اعمال کی توفیق جاتی رہتی ہے یا دل کی فراخی اور خوشی جاتی رہتی ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمیشہ ہلکا پھلکا نیک رہتا ہے۔

کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج میں) اونٹ کو ہلکا پویہ چلاتے جب راستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

اَعْنَقَ لِیَمُوْتَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو روانہ کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حرام بن ملحان کو دے کر بنی سلیم کے پاس بھیجا لیکن عامر بن طفیل نے ان کو مار ڈالا تب آپ نے فرمایا) موت حرام کی طرف لپکی ان کو لے گئی (یعنی موت ان کو گھسیٹ کر لے گئی)۔

فَانْطَلَقْنَا اِلَی النَّاسِ مَعَانِیْقَ۔ ہم جلدی بھاگتے ہوئے لوگوں کی طرف چلے۔

فَانْطَلَقُوْا مُعَانِقِیْنَ۔ (وہ یعنی غار والے جب غار کا منہ کھل گیا) تو لپک کر وہاں سے چل دیئے۔

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ۔ ایک گروہ لوگوں کا دوزخ سے نکلے گا (یا ایک گردن دوزخ سے منہ نکالے گی)۔

وَاِنْ نَجَوْا اتکُنْ عُنُقٌ قَطَعَھَا اللّٰہُ۔ اگر وہ بچ گئے تب بھی ایک ایسا گروہ ہوں گے جس کو اللہ نے کاٹ دیا۔

فَانْظُرُوْا اِلٰی عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ۔ لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھو۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَۃً اَعْنَاقُھُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا۔ ہمیشہ لوگوں کے کچھ گروہ دنیا کی طلب میں مصروف رہیں گے (بعض نے کہا اعناق سے رئیس اور بڑے لوگ مراد ہیں)۔

دَخَلَتْ شَاۃٌ فَاَخَذَتْ قُرْصًا تَحْتَ دَنٍّ لَنَا فَقُمْتُ فَاَخَذْتُہٗ مِنْ بَیْنِ لَحْیَیْھَا فَقَالَ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لَکَ اَنْ تُعَنِّقِیْھَا۔ ایک روایت میں ہے ایک میں تعنفیھا ہے)۔ (حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں) ایک بکری گھر میں گھس آئی اور ایک روٹی جو مٹھور کے تلے رکھی تھی لے کر چلی میں نے اٹھ کر اس کے دونوں جبڑے تھامے اور روٹی اس کے منہ سے نکال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو اس کی گردن دبانا لازم نہ تھا یا اس کو ناامید کرنا۔

اِبْکِیْنَ وَاِیَّاکُنَّ وَتَعَنُّقَ الشَّیْطٰنِ۔ (حضرت عثمانؓ بن مظعون مر گئے تو ان کی عورتیں رونے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونا کچھ مضائقہ نہیں) روؤ لیکن شیطان کے دباؤ میں مت آؤ (یعنی چیخو چلاؤ نہیں گویا شیطان گردن دبا کر چیخنے چلانے پر مجبور کرتا ہے۔ ایک روایت میں نعیق الشیطن ہے یعنی شیطان کی چیخ سے بچی رہو اس کی طرح آواز نہ نکالو)۔

عِنْدِیْ عَنَاقٌ جَذَعَۃٌ۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جو ابھی ایک سال پورے کا نہیں ہوا)۔

لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلَیْہِ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب وہ خلیفہ ہوئے اور بعض عرب کے قبیلوں نے زکوۃ دینے سے انکار کیا) اگر وہ ایک بکری کا بچہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوۃ میں دیا کرتے تھے اب مجھ کو نہ دیں گے تو میں ان پر جہاد کروں گا۔

فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقٌ جَذَعَۃٌ۔ میرے پاس ایک سال سے کم کا ایک بکری کا بچہ ہے۔

عَنَاقٌ لَبَنٍ۔ ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ ہے۔

فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا لَنَا جَذَعَۃً۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ایک سال سے کم کا ہے۔

یَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ یُضِیْئُ اَعْنَاقَ بُصْرٰی۔ ایک آگ حجاز کے ملک سے نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنیں دکھلا دے گی یا خود اونٹوں کو یا ان کے سواروں کو

یا وہاں کے ٹیلوں اور پہاڑوں کو۔

عَنَاقُ الْاَرْضِ مِنَ الْجَوَارِحِ۔ عناق درندہ جانوروں میں سے ہے (یعنی اس کو شکار کے لئے تعلیم دے سکتے ہیں جیسے کتے کو تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی سیاہ گوشت جو ایک درندہ جانور ہے کتے سے چھوٹا بلی سے بڑا گلابی رنگ مائل بہ سیاہی اور بہت تیز ہوتا ہے۔ عرب میں ایک مثل ہے لَقِیَ عَنَاقَ الْاَرْضِ وَاُذُنَیْ عَنَاقٍ زمین کے عناق سے ملا اور عناق کے کانوں سے یعنی آفت میں پڑ گیا)۔

نَحْنُ فِی الْعُنُوْقِ وَلَمْ نَبْلُغِ النُّوْقَ۔ ابھی تو ہم بکری کے بچوں میں ہیں اونٹوں تک کہاں پہنچے (یعنی ابھی ہماری پونجی تھوڑی ہے)۔ (عرب میں ایک مثل ہے الْعُنُوْقُ بَعْدَ النُّوْقِ۔ اونٹوں کے بعد بکری کے بچے۔ (یعنی کثرت مال وزر کے بعد قلت اور تونگری کے بعد محتاجی)۔

وَالْاَسْوَدُ الْاَعْنَقُ اِذَا بَدَا یُحَمَّقُ۔ اور کالا لمبی گردن والا جب نمودار ہوتا ہے تو لوگ اس کو احمق بناتے ہیں۔

رَجُلٌ اَعْنَقُ۔ لمبی گردن والا مرد۔

اِمْرَاَۃٌ عَنْقَاءُ۔ لمبی گردن والی عورت۔

کَانَتْ اُمُّ جَمِیْلٍ یَعْنِیْ اِمْرَاَۃَ اَبِیْ لَهَبٍ عَوْرَاءَ عَنْقَاءَ۔ ام جمیل ابولہب کی بیوی (ابوسفیان کی بہن معاویہ کی پھوپھی) کانی اور لمبی گردن والی تھی۔

طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔ کی تفسیر میں عکرمہ نے کہا یعنی عنقاء مغرب جو ایک پرندہ ہے جس کا نام تو مشہور ہے لیکن کسی نے اس کو دیکھا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں حَلَّقَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ یا طَارَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ۔ یعنی عنقا اس کو اڑا لے گیا یا گھیر لے گیا۔ مطلب یہ ہے کہ فنا ہو گیا تو عکرمہؒ کی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ طیرا ابابیل سے عنقاء مراد ہے یعنی ہم نے ان کو یعنی اصحاب الفیل کو ہلاک کر دیا فنا کر ڈالا۔ بعض نے کہا عنقاء ایک بڑا پرندہ جانور ہے جس کو سیمرغ بھی کہتے ہیں وہ ہاتھیوں کو چونچ میں اٹھا لاتا ہے مگر آج تک سوا قصے کہانیاں کے عنقاء کو کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھا اور یہی وجہ ہے کہ جو چیز کمیاب یا معدوم ہوتی ہے اس کو عنقاء کہتے ہیں طیرا کاعناق البخت پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی ان کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ۔ پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی ان کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

وَلَا تَعْنَقْ بِهِنَّ۔ ان کو دوڑا کر مت چلاؤ۔

فَخَرَجَ عُنُقٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَعُنُقٌ اِلَی النَّارِ۔ ایک گروہ بہشت کی طرف جائے گا اور ایک گروہ دوزخ کی طرف۔

عَنَاقٌ۔ مصیبت اور آفت (اس کی جمع اعنق ہے)۔

عَنَاقُ۔ حضرت آدم کی بیٹی کا بھی نام تھا سب سے پہلے زمین پر اسی نے شرارت شروع کی۔ کہتے ہیں ایک بکسر جریب زمین میں بیٹھا کرتی اس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں دو دو ناخون درانتی کی طرح۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک شیر اور ایک بھیڑیے اور ایک گرگس کو مسلط کیا ان تینوں نے اس کو مار ڈالا۔

عَنَاقُ الْاَرْضِ۔ ایک جانور ہے شکاری۔

فَخَرَجُوْا اِلٰی شِبْهِ الْمَعَانِیْقِ۔ پھر وہ ان فرشتوں کی طرف گئے جو عمدہ لمبی گردن والے گھوڑوں کے مشابہ تھے (یہ مِعْنَاق کی جمع ہے بمعنے عمدہ گھوڑا)۔

عِنْقَادٌ اور عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ انگور کا ہو یا اور کسی میوے کا۔

فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا۔ میں نے ایک خوشہ بہشت کے میوے کا لینا چاہا۔

عُنْقَرٌ۔ یا عُنْقُرٌ۔ نرکل (بانس) کی جڑ یا اس کا مولکہ جو تروتازہ ہو۔

کَرِیْمُ الْعُنْقُرِ۔ شریف الاصل، کریم النسب۔

عُنْقَرٌ۔ عمدہ ذات والی اونٹنی۔

عَنْقَزٌ۔ تازے نرکل (بانس) کی جڑ یا (مرزنجوش کی جڑ۔ (عَنْقَزَانِ اس کا تثنیہ ہے)۔

عَنْقَفِیْزٌ۔ آفت، مصیبت، بدزبان عورت بچھو ولا سوداء عنقفیز۔ نہ کالی آفت کی پرکالی۔

عَنْكٌ۔ جم جانا، بستہ ہو جانا، اونچی ہو جانا، نافرمانی کرنا، شرارت کرنا، بند کرنا، پھٹ جانا، حملہ کرنا، بہت سرخ ہونا، ریت میں چلنا،

اس سے نکل نہ سکنا۔
تَعْنِيكٌ - ڈانٹنا' مصیبت میں پھانسنا۔
اِعْنَاكٌ - بند کرنا' رسی میں پہنچنا' کپڑے کی تجارت کرنا۔
تَعَنُّكٌ - بستہ ہونا۔
اِعْتِنَاكٌ - ایسی ریت میں گھسنا جس سے نکلنا دشوار ہو۔
عَانِكٌ - لازم' موٹی عورت' وہ ریتی جس میں اونٹ چل نہ سکے' سرخ۔
عِنْكٌ - جڑ یا رات کا پہلا یا آخری ثلث' یا سخت تاریک حصہ رات کا۔
عَنَكٌ - جڑ۔
عَنِيكٌ - ریت کا جما ہوا تودہ (اس کی جمع عُنُكٌ ہے)۔
بَيْنَ سَلَمٍ وَّاَرَاكٍ وَّحَمُوْضٍ وَّعَنَاكٍ - سلم اور اراک (دو درخت ہیں) اور ترش جھاڑ اور ریتی کے ٹیلہ کے درمیان۔
مَا كَانَ لَكِ اَنْ تُعَنِّكِيْهَا - تجھ کو یہ لازم نہ تھا کہ اس کو تکلیف اور مشقت میں پھنسائے۔
اِعْتَنَكَ الْبَعِيْرُ - اونٹ ریت میں ایسا پھنس گیا کہ نکلنا دشوار ہو گیا۔
اَعْنَكَ الْبَابَ یا عَنَكَ الْبَابَ - دروازہ بند کر دیا۔
عَنَمٌ - ملک حجاز کا ایک درخت جس کا پھل انگلی کے سرخ پوروں کے مشابہ ہوتا ہے۔
تَعْنِيْمٌ - خضاب کرنا' رنگ دینا۔
اِعْنَامٌ - عنم چرنا۔
وَاَخْلَفَ الْخُزَامِیُّ وَاَيْنَعَتِ الْعَنَمَةُ - خزامی (ایک درخت ہے) نے پتے نکالے اور عنمہ پک گئی۔
عَنٌّ - یا عَنَنٌ - آگے آنا' پیش آنا' ظاہر ہونا' اعراض کرنا' لوٹنا' دیباچہ لکھنا' باگ لگانا' باگ لگا کر روکنا' گالی دینا۔
عُنَّ فُلَانٌ - قاضی نے اس کو نامرد ٹھہرایا۔
عُنَّةٌ - نامردی' عورت پر قادر نہ ہونا۔
اِعْنَانٌ - پھیرنا' پیش کرنا' باگ لگانا۔ (جیسے تَعْنِيْنٌ ہے)۔
مُعَانَّةٌ اور عِنَانٌ - معارضہ کرنا۔
اِعْتِنَانٌ - ظاہر ہونا' سامنے آنا۔

لَوْ بَلَغَتْ خَطِيْئَتُهٗ عَنَانَ السَّمَاءِ - اگر اس کے گناہ آسمان کے ابر تک پہنچ گئے ہوں۔ (یہ جمع ہے عَنَانَةٌ کی بمعنے ابر) بعض نے یوں ترجمہ ہے کیا کہ اگر اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں یعنی سر اٹھاتے وقت جو آسمان دکھائی دیتا ہے۔ (ایک روایت میں اَعْنَانَ السَّمَاءِ ہے یعنی آسمان کے کناروں تک یہ جمع عَنَنٌ اور عَنٌّ کی)۔
مَرَّتْ بِهٖ سَحَابَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ - ایک ابر کا ٹکڑا آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے صحابہؓ سے پوچھا اس کا کیا نام ہے۔ انھوں نے کہا سحاب فرمایا اور مزن انھوں نے کہا مزن بھی۔ یہ فرمایا اور عنان انھوں نے کہا عنان بھی (یعنی یہ تینوں کے معنے ابر ہیں)۔
كَانَ رَجُلٌ فِیْ اَرْضٍ لَّهٗ اِذْمَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرَهْيَأُ - ایک شخص اپنی زمین میں تھا اتنے میں ایک ابر اس پر سے گزرا جو برسنے کو تھا۔
فَيُطِلُّ عَلَيْهِ الْعَنَانُ - اس پر ابر نمودار ہوا۔
اَعْنَانُ الشَّيَاطِيْنِ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تو) شیطان کے گوشے اور اطراف ہیں۔ (کیونکہ اونٹ اکثر شرارت کرتے ہیں اور لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں کبھی بدک جاتے ہیں تو ان کو شیطان کے کنارے اور نواحی فرمایا)۔
يَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ - ابر میں اترتا ہے یعنی آسمان میں۔
تُحَدِّثُ فِی الْعَنَانِ - آسمان میں باتیں کرتے ہیں۔
لَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ اَعْنَانِ الشَّيَاطِيْنِ - اونٹوں کے تھان میں نماز مت پڑھو ان کی پیدائش شیطان کے کونوں سے ہے۔
بَرِئْنَا اِلَيْكَ مِنَ الْوَثَنِ وَالْعَنَنِ - ہم بتوں سے اور ناحق کاموں سے بیزار ہوئے (اور خالص تیری پرستش اور حق بات کی پیروی اختیار کی۔ عنن بمعنے شرک اور ظلم یا خلاف اور باطل)۔
اَمْ فَازَ فَازْ لَمَّ بِهٖ شَأْوُ الْعَنَنِ - اگر وہ کامیاب بھی ہو تو موت کا قدم اس کو پالے گا۔

رَهَمَتْهُ الْمَنِيَّةُ فِي عَنَنِ جِمَاحِهِ - یکا یک موت کی سرکشی نے اس کو آدابا-

هِيَ الْمُتَصَدِّيَةُ الْعَنُوْنُ - دنیا لوگوں کو پیش آنے والی ان کا سامنا کرنے والی ہے-

ذُوْالْعَنَانِ الرَّكُوْبُ - باگ والا سواری کے لائق (یعنی سنجیدہ گھوڑا جو سواری میں شرارت نہ کرے غریب ہو)-

تَحْسِبُ عَنِّيْ نَائِمَةٌ - تم مجھ کو سوتی ہوئی سمجھے- (اصل میں انی تھا بنی تمیم الف کو عین سے بدل دیتے ہیں)-

اَخْبَرَنَا فُلَانٌ عَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهُ - (اصل میں ان فلانا حدثه تھا) ہم نے فلان سے بیان کیا کہ اس سے فلان نے کہا-

اَلْعِنِّيْنُ يُؤَجِّلُهُ الْحَاكِمُ سَنَةً - جو شخص نامرد ہو (اور اس کی بیوی قاضی کے پاس فریاد کرے) تو قاضی اس کو ایک سال کی مہلت دے (اگر سال بھر میں وہ جماع کرے تو بہتر ورنہ عورت کو جدا کر دے)-

شِرْكَةُ الْعَنَانِ - شرکت کی ایک قسم ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے-

عُنْوَان - شروع' ابتدا' دیباچہ' سرنامہ-

وَاكْتُبْ عَلٰى عُنْوَانِهِ كَذَا - اس خط کی پشت پر یہ مضمون لکھ یا اس کے شروع میں یہ لکھ-

عُنُوٌّ - یا عَنَاءٌ - عاجزی کرنا' ذلیل کرنا' قید ہونا' ظاہر کرنا' قصد کرنا' نکالنا' اگانا' سونگھنا-

عَنْوَةٌ - قہر اور جبر-

عَانِيْ - قیدی-

عَنَاءٌ - رنج-

عَنِيٌّ - حادث ہونا' اترنا ظاہر کرنا-

عِنَايَةٌ - حفاظت' نگہبانی' ارادہ قصد' پیش آنا' فکر میں ڈالنا-

تَعْنِيَةٌ - ایذا دینا' رنج دینا' مشقت میں ڈالنا-

مُعَانَاةٌ - جھگڑا کرنا' رنج کرنا' رنج دینا-

مَعْنِيٌّ - رنج کشیدہ' مطلب' مقصود-

اِعْنَاءٌ - رنج دینا-

اَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَعْنِيْكَ - اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر بیماری کا جو تجھ پر آنا چاہے- یہ عنی یعنی سے ہے یعنی قصد کیا یا قصد کرے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر ایک بیماری سے جو تجھ کو فکر مند کرے (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَاالْاَمْرُ لَا يَعْنِيْنِيْ - یہ کام کچھ مہم نہیں یعنی اس کی مجھ کو فکر نہیں ہے)-

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ - اچھا اسلام کا آدی یہ ہے کہ جس بات کی ضرورت نہ ہو اس کو چھوڑ دے یا بے فائدہ کام کو ترک کرے (جو نہ دنیا میں کام آئے نہ دین میں)-

لَقَدْ عَنَى اللّٰهُ بِكَ - اللہ تعالٰی نے تیری حفاظت اور نگہبانی کی (تجھ کو ہر آفت اور فتنہ سے بچایا)-

لَوْ لَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعَانِهِ - اگر میں نے ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں اس کام میں (تیراندازی) میں مشغول نہ ہوتا- (ایک روایت میں لم اعانیه ہے معنے وہی ہیں)-

اَطْعِمُو الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ - بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ (عانی' عنا یعنو سے یعنی قیدی او ہر ذلیل عاجز بے وسیلہ شخص کو کہتے ہیں اس کا مؤنث عَانِيَةٌ ہے اور جمع اس کی عَوَان ہے)-

اِتَّقُوْا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ - عورتوں کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرتے رہو (ان کے نان نفقہ کی خبر رکھوان کو ناحق تنگ نہ کرو) کیونکہ وہ تمھارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں (تمھاری حکومت میں ہیں)-

قَدْ عَنَّانَا - ہم کو مصیبت میں ڈالا یا تنگ کر دیا- (یہ محمد بن مسلمہؓ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا تھا)-

مَا تَرَكْتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ - تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف دینا نہ چھوڑا (بار بار آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ عورتیں نہیں مانتیں روئے جاتی ہیں)-

مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا - اس رات کی درازی اور تکلیف سے-

اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَفُكُّ عَانَهٗ- جس کی کوئی وارث نہ ہوتو ماموں وارث ہوگا وہی اس کی بندش چھڑائے گا (یعنی اس کے جنایات کی وہی دیت دے گا) ایک روایت میں عونیه ہے معنے وہی ہیں-

اِسْتَشْعِرُوا الْخَشْيَةَ وَعَنُّوْا بِالْاَصْوَاتِ- بھاگنے والے کو چھوڑ دینا اپنا شعار (شیوہ) کرلو اور آوازوں کو روک کر رکھو (یعنی غل نہ مچاؤ)-

لَاَنْ اَتَعَنّٰى بِعَنِيَّةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ فِيْ مَسْئَلَةٍ بِرَاْيِيْ امام شعبی نے کہا اگر میں خارشتی اونٹ پر لگانے کا روغن اپنے بدن پر مل لوں (جس میں پیشاب بھی پڑتا ہے) تو وہ مجھ کو اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کسی شرعی مسئلہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دوں (اور خدا رسول کے حکم کو نہ دیکھوں)-

عَنِيَّةٌ تَشْفِي الْجَرَبَ- خارشتی روغن ہے جو کھجلی کو دفع کرتا ہے-

اِنَّهٗ دَخَلَ مَكَّةَ عَنْوَةً- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں زور اور جبر کے ساتھ داخل ہوئے (یعنی مکہ بزور شمشیر فوجی قوت سے فتح ہوا نہ کہ مکہ والوں کی رضامندی سے)-

عَنَتِ الْوُجُوْهُ- اس کے سامنے سب منہ ذلت اور عاجزی کر رہے ہیں-

اَصَبْنَا هَا عَنْوَةً- ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا-

وَعَنَتْ لَكَ الْوُجُوْهُ- تیرے سامنے منہ عاجزی دکھا رہے ہیں-

عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ عَنَائِيْ- میں اپنی تکلیف کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْذَ مَنَا فِيْ عَانِيْنَ- اللہ کا شکر جس نے ہم کو تکلیف زدوں کو خادم عنایت کیے-

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَعَنّٰى نَفْسَهٗ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ- جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اپنے اوپر روزے اور عبادت کی تکلیف ڈالی-

اَللّٰهُ جَلَّ اَنْ يُّعَايَنَ الْاَ شْيَاءَ بِمُبَا شَرَةٍ- اللہ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ آدمی کی طرح اشیاء کے پاس ہو کر ان کو دیکھے (بلکہ وہ اپنے مقام یعنی عرش معلیٰ کے اوپر سے ہر نزدیک اور دور یکساں دیکھ رہا ہے)-

عَنَيْتُ بِحَاجَتِكَ فَاَنَا عَانٍ- میں تو تیرے کام میں مشغول ہوں-

وَمَنْ يَّعْنِيْنِيْ اَمْرُهٗ- جس کام کی مجھ کو فکر ہو-

وَاحِدِيٌّ صَمَدِيٌّ وَاحِدُ الْمَعْنٰى- وہ خداوند اکیلا ہے بے نیاز ہے ہر طرح سے واحد ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں-

باب العین مع الواو

عَوْجٌ- یا مَعَاجٌ- اقامت کرنا' ٹھہر جانا' مڑ جانا' رجوع کرنا' التفات کرنا-

عَوَجٌ- کج ہونا' ٹیڑھا ہونا' بدخلق ہونا-

عِوَجٌ- کجی-

تَعْوِيْجٌ- ٹیڑھا کرنا' عاج لگانا (ہاتھی دانت)-

تَعَوُّجٌ- اور اِعْوِجَاجٌ- ٹیڑھا ہونا-

اِنْعِيَاجٌ- مڑ جانا- (نہایہ میں ہے کہ عَوَجٌ وہ کجی جو اجسام میں ہو جن کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عِوَجٌ بکسرۂ عین وہ کجی جو غیر محسوسات یعنی معانی میں ہو جیسے رائے کی کجی یا کلام کی کجی- محیط میں ہے کہ عَوَجٌ منصب چیز مثلاً دیوار یا عصا کی کجی اور عوج زمین اور دین اور معاش کی کجی- بعض نے کہا عِوَجٌ دونوں میں کہتے ہیں)-

حَتّٰى يُقِيْمَ بِهَا الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ- تاکہ اس کے ذریعہ سے اس دین کو سیدھا کرے جس میں کجی ہو گئی ہو (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو جس کو عربوں نے بدل کر خراب اور کج کر دیا تھا)-

اِسْتَمْتَعْتُ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ- میں نے اس سے فائدہ اٹھایا گو اس میں کجی تھی-

رَكِبَ اَعْوَجِيًّا- عمدہ ذات والے گھوڑے پر سوار ہوئے-

اَعْوَجُ- ایک عمدہ نر گھوڑا تھا- اچھی ذات والے گھوڑوں کو اسی طرح نسبت دیتے ہیں-

هَلْ اَنْتُمْ عَاءٍ بِحُوْنَ - کیا تم یہاں رہنا اقامت کرنا چاہتے ہو- (عرب لوگ کہتے ہیں عَاجَ بِالْمَكَانِ یا عَوَّجَ یعنی اقامت کی) بعض نے کہا عَاجَ بِهٖ کے معنے یہ ہیں کہ اس طرف جھکا اور مائل ہوا اور اس پر سے گزرا اور عَاجَهٗ یُعَوِّجُهٗ اس کو موڑا-

ثُمَّ عَاجَ رَاْسَهٗ اِلَی الْمَرْاَةِ فَاَمَرَهَا بِطَعَامٍ - پھر اپنا سر عورت کی طرف جھکایا اور اس کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا-

كَانَ لَهٗ مُشْطٌ مِّنْ عَاجٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنگھی عاج کی تھی- (یعنی کچھوے کی پشت یا ہاتھی دانت)- (امام شافعی کے نزدیک ہاتھی دانت نجس ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے اور یہی قول صحیح ہے)-

اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ سِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ - فاطمہؓ کے لئے دو کنگن عاج کے خرید کر دے-

اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ كَانَ يَتَمَشَّطُ بِمُشْطِ عَاجٍ وَرُوِيَ اَيْضًا اَنَّهٗ يَذْهَبُ بِالْوَبَاءِ - (امام ابوالحسن عاج کی کنگھی کیا کرتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ اس سے وبا دور ہوتی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ لِفَاطِمَةَ سِوَارٌ مِّنْ عَاجٍ - حضرت فاطمہؓ کا ایک کنگن عاج کا تھا-

عُوْجُ بْنُ عُنُقٍ - ایک مشہور ظالم کافر بادشاہ تھا (ملک زمان) بعض نے عوج بن عوق اور بعض نے عاج بن عوق کہا ہے - کہتے ہیں اس کا قد اتنا لمبا تھا کہ سمندر کی تہہ سے مچھلی نکالتا اور آفتاب سے بھون کر اس کو کھا جاتا اس کی عمر تین ہزار چھ سو برس کی ہوئی جب نوح کا طوفان آیا تو عوج ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو بھی سوار کر لیجئے لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ تجھ کو سوار کرنے کے لئے مجھ کو حکم نہیں ہوا آخر وہ یوں ہی رہا لیکن طوفان کا پانی اس کے گھٹنوں تک پہنچا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک زندہ رہا- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو قتل کیا (کذا فی مجمع البحرین)-

اِبْنُ اَبِی الْعَوْجَاءِ - امام حسن بصری کا شاگرد تھا لیکن ان سے منحرف ہو گیا-

عَوْدٌ - یا عَوْدَةٌ یا مَعَادٌ - لوٹنا، رجوع کرنا، ہو جانا، پھیرنا-

عَوْدٌ اور عِيَادٌ اور عِيَادَةٌ اور عُوَادَةٌ - بیمار کی زیارت کرنا-

عَادَهٗ عَوْدًا - بار بار اس کام کو کیا یعنی عادت کر لی-

تَعْوِيْدٌ - عوادہ کھانا، عادت کر دینا-

تَعْيِيْدٌ - عید میں حاضر ہونا-

مُعَاوَدَةٌ - لوٹنا- (جیسے عَوَادٌ ہے) دوبارہ کرنا، عادت کر لینا-

اِعَادَةٌ - لوٹانا، دوبارہ کرنا، طاقت رکھنا-

تَعَوُّدٌ - عادت کر لینا-

اِعْتِيَادٌ - عادت کر لینا-

اِسْتِعَادَةٌ - عادت کر لینا، دوبارہ کرنے کی درخواست کرنا-

عَائِدَة - فائدہ، صلہ، بخشش، احسان-

عُوَادَہ - وہ کھانا جو خاص ایک شخص کے لئے لوگوں کے فارغ ہونے کے بعد لایا جائے-

عِيْدٌ - موسم یا مجمع کا دن- (اس کی اصل عود تھی چونکہ ہر دن ہر سال لوٹ کر آتا ہے اس لئے اس کو عید کہا یا اس لئے کہ ہر سال اس میں خوشی اور مسرت لوٹ کر آتی ہے)-

مُعِيْدٌ - اللہ تعالیٰ کا نام ہے- یعنی خلقت کو لوٹانے والا، آخرت میں پھر زندہ کرنے والا-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرَّجُلَ الْقَوِيَّ الْمُبْدِئَ الْمُعِيْدَ عَلَى الْفَرَسِ - اللہ تعالیٰ زور آور شخص کو جو گھوڑے پر سوار ہو کر ایک بار جہاد کرے پھر دوسری بار (پھر تیسری بار) دوست رکھتا ہے یا اس شخص کو جو جنگ کا بارہا تجربہ کر چکا ہو-

اَلْفَرَسُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ - وہ گھوڑا جس پر اس کا مالک سوار ہو کر کئی بار جہاد کر چکا ہو یا جو گھوڑا اپنے سوار کا تابعدار اور شائستہ تربیت یافتہ سدھا ہوا ہو-

وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ - میری آخرت درست کر جہاں مجھ کو لوٹ کر جانا ہے (یعنی دنیا سے لوٹ کر)-

وَالْحَكَمُ اللّٰهُ وَالْمَعُوْدُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - فیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے (وہی قیامت کے دن سب کے جھگڑے چکائے گا) اور اسی کے پاس قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے-

اَعُدْتَ فَتَّانًا یا مُعَاذ- معاذ کیا تم فساد کرنے والے لوگوں کو بلا میں ڈالنے والے ہو گئے (لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز میں شریک ہونا چھوڑ دیں یا نماز کی رغبت ان کو نہ رہے)- (یہ عَوْد بمعنی صَیْرُوْرَۃ کے ہے جیسے اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ میں)-

عَادَلَهَا النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا- چھوٹی چھوٹی بکریاں اس قحط کی وجہ سے جمع ہو گئیں (ایک جگہ اکٹھا ہو گئیں اس لیے کہ چرنے کے لیے چارہ نہ تھا)-

وَدِدْتُ اَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ یَعُوْدُ قَطِرَانًا- میں چاہتا ہوں کہ یہ دودھ چارکول ہو جائے (یعنی ڈامر جو خارشتی اونٹوں پر ملا جاتا ہے- یہ کعب نے قریش لوگوں کے حق میں کہا- جب لوگوں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ قریش کے لوگوں نے (جہاد چھوڑ کر) اونٹوں کی دمیں تھامیں (لگے کھیتی باڑی تجارت کرنے) اور جماعت میں آنا چھوڑ دیا)-

اَلْزِمُوْا التُّقٰى اللّٰهِ وَاسْتَعِیْدُوْهَا- اللہ کا ڈر لازم کر لو اور اس کی عادت رکھو (تاکہ پرہیزگاری تمہارا شیوہ ہو جائے)

فَاِنَّهَا اِمْرَاَۃٌ یَکْثُرُ عُوَّادُهَا- وہ تو ایسی عورت ہے جس سے ملنے کے لیے بہت لوگ آتے رہتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آئے اس کو عائد کہیں گے اگرچہ عیادۃ بیمار پرسی کے لیے زیادہ مستعمل ہے گویا اس سے خاص ہو گیا ہے)-

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ عِیَادَتُهَا کُلُّ دَارٍ فِیْهِ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ- اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں وہ ہر ایک گھر میں جاتے ہیں جن میں کوئی احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے-

وَلٰکِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اَنْ اُدْخِلَ فِیْهِ مُعَادًا- میں نہیں چاہتا کہ کوئی حدیث مکرر لاؤں (یعنی بے فائدہ تکرار کرنا نہیں چاہتا البتہ اگر اسناد یا متن سے کوئی نیا فائدہ متصور ہو تو ایسی جگہ تکرار کی ہے)-

لَبِئْسَ مَا عَوَّدَتْکُمْ اَقْرَانُکُمْ- تمہارے حریفوں نے تمہاری عادت خراب کر دی ہے (تمہارا تعاقب کرنا اور بھاگتے وقت تم کو قتل کرنا چھوڑ دیا اس لیے تم کو بھاگنے کی عادت ہو گئی)-

فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْءً- میں نے ان سے شروع اور اخیر میں یہ سنا-

عُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَءْتُمْ- جیسے تم شروع میں تھے (کمزور اور غریب) ویسے ہی پھر ہو گئے (یعنی آخر زمانہ میں ویسے ہی ہو جاؤ گے)-

یُعَرِّضُهَا عَلَیْهِ وَیُعِیْدُ اَنْ لَهٗ بِتِلْكَ الْمَقَالَۃِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب پر ان کے مرنے کے قریب یہ کلمہ (لا الہ الا اللہ) پیش کرتے تھے اور ابو جہل اور ابن امیہ وہی اپنی بات دہراتے (کہتے ابو طالب تم اپنے باپ دادا اور عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو لوگ کہیں گے ابو طالب مرتے وقت ڈر گئے)-

لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ- اب اس گھوڑے کو مت خرید اور اپنی دی ہوئی خیرات کو مت لوٹا-

اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ- دی ہوئی چیز کو پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر اس کو چاٹنے والا (معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے پھر رجوع مکروہ ہے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر کچھ ہبہ کرے تو اس میں رجوع جائز ہے دوسری حدیث کی رد سے)-

زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ- اللہ تم کو عبادت کی حرص اس سے زیادہ دے اب دوبارہ ایسا نہ کرنا (صف میں شریک ہونے سے پہلے رکوع نہ کر دینا یا جلدی مت بھاگنا نماز کے لیے بلکہ معمولی چال سے آنا اور جتنی نماز امام کے ساتھ نہ ملے اس کو امام کے سلام کے بعد پڑھ لینا)-

فَلَمْ یَعُدْ اَنْ صَلّٰی وَفَرَغَ- تو نماز سے فارغ ہو کر ابھی اپنے گھر نہ آئے تھے کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا-

فَاِذَا رَکَعَهَا وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا- جب آپ رکوع کرتے تو امامہ بنت زینب (اپنی نواسی) کو مونڈھے پر سوار کر لیتے (معلوم ہوا اتنی حرکت مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ آپ ایک ہاتھ سے ان کو اتار دیتے پھر ایک ہاتھ سے کاندھے پر بٹھا لیتے)-

عَلَیْکُمْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ- تم عود ہندی (جس کو قسط بحری

کہتے ہیں) اپنی اولاد پر لازم کرلو۔

ذِكْرُ الْعُوْدَيْنِ۔ دونوں لکڑیوں کا بیان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کا)۔

اِنَّمَا الْقَضَاءُ جَمْرٌ فَادْفَعِ الْجَمْرَ عَنْكَ بِعُوْدَيْنِ۔ حاکم کا حکم ایک انگار ہے (جو تجھ کو جلا دے گا) تو اس انگار کو دو لکڑیوں سے سرکا دے (یعنی دو گواہوں کی گواہی سے اپنی صفائی پیش کر)۔

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَبْعَثُوْا اِلٰى هٰذَا الْعَوْدِ۔ اب وہ وقت آ گیا ہے تم اس بوڑھے آزمودہ کار اونٹ کو بلا بھیجو۔ (عود عمر والا تجربہ کار اونٹ اس سے اپنے آپ کو مراد لیا۔ یہ حسان بن ثابتؓ نے کہا

فَقُلْتُ اِنَّمَا هِيَ عَوْدَةٌ عَلَفْنَاهَا الْبَلَحَ وَالرُّطَبَ فَسَمِنَتْ۔ میں ایک بکری کی طرف جھکا اس کو ذبح کرنے کو وہ چلانے لگی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ دودھ اور نسل کا جانور مت کاٹ) میں نے عرض کیا وہ ایک عمر والی بکری ہے جس کو ہم نے گدر اور تازی کھجوریں کھلائیں وہ موٹی ہوگئی۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ عَوْدًا عَوْدًا۔ دلوں پر گمراہیوں کے خیالات (فتنے) بار بار پیش کئے جائیں گے (ایک روایت میں عودا عودا ہے بہ ضمہ عین یعنی بوریے کی تیلیوں کی طرح ایک کے بعد ایک فتنے دلوں پر طاری ہوں گے)۔

قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ۔ لکڑی کا ایک پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے تلے رہتا آپؐ اس میں پیشاب کیا کرتے۔

عَادَ مَرِيْضًا۔ ایک بیمار کو دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔

عَادَةٌ۔ طریقہ اور خصلت اور شیوہ اور جس کام کو آدمی کئی بار کرے (اس کی جمع عادات اور عوائد ہے)

عَاد۔ ایک قوم تھی جس کے لوگ بڑے تنومند اور سرکش اور ظالم تھے۔ ہود پیغمبر ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ۔ جو تم کو محروم کرے تم اس سے زیادہ سلوک کرو۔

شَيْءٌ عَادِيٌّ۔ پرانی چیز۔

اَلْقَلِيْبُ الْعَادِيَةُ۔ وہ کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو۔

عَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ جو زمین پرانی پڑی ہو اس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو تو وہ اللہ اور رسول کی ہوگی۔

لَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ۔ عقل سے بہتر کوئی فائدے کی پونجی نہیں ہے۔

اِلٰهِيْ عَوَائِدُكَ تُؤْنِسُنِيْ۔ یا اللہ تیری عنایتیں مجھ کو مانوس کر رہی ہیں۔

عُوْد۔ ستار کو بھی کہتے ہیں یا طنبورے کو۔

فَرَجَعَتْ عَوْدِيْ اِلٰى بَدْاِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ۔ میرا آخری حال شروع حال پر لوٹ کر میرے ٹھکانے آ گیا۔

اِنَّمَا جُعِلَ يَوْمُ الْفِطْرِ الْعِيْدَ لِيَكُوْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ مُجْتَمِعًا يَّجْتَمِعُوْنَ فِيْهِ۔ یوم الفطر کو عید کا دن اس لیے مقرر کیا کہ مسلمان اس دن جمع ہوں (اور اللہ کا شکر بجا لائیں کہ ان کو روزے رکھنے کی توفیق دی اور اس دن کھانے پینے کی اجازت دی)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کرنا' ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرنا جیسے عیدگاہ میں ہوتا ہے)۔

عَوْذٌ۔ یا عِيَاذٌ یا مَعَاذٌ یا مَعَاذَةٌ۔ پناہ لینا' التجا کرنا' چنگل مارنا' لازم کرلینا' فریاد چاہنا۔

تَعْوِيْذٌ۔ حفاظت کی دعاء کرنا (جیسے اِعَاذَةٌ یا اِعْوَاذٌ ہے)۔

تَعَاوُذٌ۔ ایک دوسرے کی پناہ لینا (جیسے تَعَوُّذٌ پناہ لینا' اعوذ باللہ پڑھنا' استعاذۃ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

عَائِذٌ۔ نئی جنی ہوئی مادہ (اس کی جمع عُوْذٌ ہے)۔

مَعَاذَ اللّٰهِ یا مَعَاذَةَ اللّٰهِ۔ اللہ کی پناہ۔

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ اِمْرَءَةً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَالْحَقِيْ بِاَهْلِكِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ آپؐ کے پاس آئی تو کہنے لگی میں آپؐ سے اللہ کی پناہ چاہتی

ہوں- آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ چاہی جس سے پناہ مانگنی چاہیے (یعنی خداوند کریم) اب جا اپنے لوگوں میں چلی جا (یہی لفظ گویا طلاق تھا- ایک روایت میں لقد عذت بعظیم ہے- یعنی تو نے بڑے شخص کی پناہ لی)-

اَعَذْتُكِ مِنِّيْ- میں نے تجھ کو اپنے سے پناہ دی (یعنی اب میں تجھ پر دست درازی نہیں کروں گا)-

اِنَّمَا قَالَهَا تَعَوُّذًا- اس نے کلمہ شہادت اپنی جان بچانے کو پڑھا نہ کہ دل سے)-

عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ- میں دوزخ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں (جیسے مستجیر باللّٰہ ہے- ایک روایت میں عاھذا باللہ ہے یعنی اللہ کی پناہ)-

وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ- ان کے ساتھ نئی جنی ہوئی بچہ والی عورتیں ہیں (یعنی عورتیں اور اطفال بھی اپنے ساتھ لائے ہیں تا کہ ان کے مرد دل توڑ کر لڑیں اور عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر میدان جنگ سے منہ نہ موڑیں)-

عَائِذٌ- وہ اونٹنی جو نئی جنی ہو یا جنے ہوئے چند دن گزرے ہوں اُس کا بچہ طاقتور ہو گیا ہو-

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَيَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِيْلِ- تم بچے والی اونٹنیوں کی طرح میرے پاس آئے-

فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ- اللہ سے پناہ مانگے (جب شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ سب چیزوں کو تو اللہ نے پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال کو دل سے دور کرے دوسرے کسی کام میں مشغول ہو اگر یہ خیال جم جائے تو غور اور فکر سے اس کو دور کرے)-

اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ- قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کیونکہ یہ دونوں سورتیں شیطان اور جادو سے پناہ دینے والی ہیں-

نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا (کبھی جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے یا سورۂ اخلاص کو بھی ان میں شریک کر لیا یا دوسرے کلمات مراد ہیں جن میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہی گئی ہے- بعض نے کہا معوذات سے چاروں قل مراد ہیں پھونکنے سے یہ مقصود ہے کہ ان سورتوں کو پڑھ کر جسم کے ایک ٹکڑے (ہاتھ) پر پھونکا پھر اپنا ہاتھ سارے جسم پر پھیرا)-

مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ- جو شخص تم سے اللہ کی پناہ چاہے اس کو پناہ دو (اللہ کے نام کا ادب کرو اس کو فوراً چھوڑ دو)-

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ- یہ تجھ سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے (ناطہ نے اللہ کی پناہ چاہی تھی)-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ- ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں محتاجی سے (یعنی دل کی محتاجی سے جس میں دولت کی خواہش اور بے صبری ہوتی ہے اور ناشکری فقیری سے مال کی قلت مراد نہیں ہے وہ تو نیک بندوں کے لیے باعث فخر ہے- اسی حدیث میں آپؐ نے سستی سے اور عاجزی سے اور بہت بڑھاپے اور نامردی اور غرور سے بھی پناہ مانگی ہے- سوء الکبر سے غرور اور سوء الکبر سے سخت بڑھاپا مراد ہے جس میں عقل جاتی رہتی ہے جو اس میں خلل آ جاتا ہے)-

عَاذَتْ بِزَيْنَبَ- زینبؓ سے پناہ چاہی-

تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَهَنَّمُ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ- دوزخ جب الحزن سے اللہ کی پناہ چاہتی ہے (وہ ایک مقام ہے دوزخ میں جہاں ایسا سخت عذاب ہے کہ خود دوزخ اس سے ڈرتی ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ- میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے-

اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ- یا اللہ اس کو قبر کے عذاب (وہاں کی وحشت) سے محفوظ رکھ-

اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا- تمہارے باپ ان کلمات سے پناہ مانگتے تھے-

يَكْفِيْكَ الْمُعَوِّذَتَانِ- تم کو یہ دونوں سورتیں فلق اور ناس کافی ہیں (ہر شر اور آفت سے بچانے والی ہیں)-

سَاَلْتُهٗ عَنِ التَّعْوِيْذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ- حائضہ عورت پر تعویذ لٹکانا (جس میں آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی ہوں) کیسا ہے؟ میں نے اس سے پوچھا-

اِقْرَاءِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ- قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ

بروب الناس پڑھ۔
ثُمَّ اقْرَاءَ الْمُعَوِّذَاتِ الثَّلٰثِ۔ پھر تینوں معوذات (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس اور سورہ اخلاص) پڑھ۔
عَائِذُ الْاَحْمَسِیُّ۔ ایک راوی حدیث کا نام ہے۔
عَائِذ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔
مُعَاذُبْنُ جَبَلٍؓ۔ مشہور صحابی ھیں۔
عَوْرٌ۔ کانا کر لے جانا' تلف کرنا۔
عَوَرَ۔ کانا ہونا۔
اَعْوَرُ۔ کانا مرد۔
عَوْرَاءُ۔ کانی عورت۔
تَعْوِیْرٌ۔ کانا کرنا' نامراد پھیردینا' تلف ہونے کے لیے چھوڑ دینا' پھیر دینا۔
مُعَاوَرَةٌ۔ عاریت دینا۔
مُعَایَرَةٌ۔ انداز کرنا۔
اِعَارَةٌ۔ عاریت دینا۔
اِعْوَارٌ۔ کانا کرنا۔
تَعَوُّرٌ۔ عاریت طلب کرنا۔
تَعَوُّرٌ۔ اور تعاور۔ بار بار لینا۔
اِعْتِوَارٌ۔ تداول اور تعاطی یعنی بار بار لینا اور دینا۔
اِسْتِعَارَةٌ۔ عاریت مانگنا۔
عَائِرٌ۔ جو آنکھ کو خراب کرے کوڑا' کچرا' آشوب وغیرہ اور ایک کنوئیں کا نام ہے اور وہ تیر یا پتھر جس کا مارنے والا معلوم نہ ہو۔
عَوَارِیَّةٌ۔ وہ مال اور اسباب جو دریا کے پانی سے بھیگ کر خراب ہو گیا ہو' اس کی قیمت گھٹ گئی ہو۔
عَوَائِر۔ ٹڈیوں کے متفرق دل۔
عِوَرٌ۔ بدطینت۔
عُوْرَان۔ کانے (یہ جمع ہے اعور کی)۔
لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار جانور نہ لیا جائے گا (جیسے کانا' لنگڑا' اندھا وغیرہ)۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَ اتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ۔ اپنی عورت (ستر) میں سے ہم کس کو چھپائیں کس کو کھلا چھوڑ دیں (اصل میں عورت (ستر) آدمی کے جسم کا وہ ٹکڑا ہے جس کے کھولنے میں شرم کی جاتی ہے۔ مرد کے لئے عورت (ستر) ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے اور آزاد عورت کے لئے سارا بدن' منہ اور دونوں ہاتھ کے پہنچوں اور قدموں میں اختلاف ہے اور لونڈی کی عورت (ستر) مرد کی طرح ہے اگر اس کا سر یا گردن یا بازو کام کاج کے لئے کھل جائے تو وہ عورت نہیں ہے۔ عورت کا چھپانا نماز میں واجب ہے' اسی طرح غیر نماز میں۔ لیکن خلوت اور تنہائی میں واجب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔
اَلنِّسَاءُ عَوْرَةٌ۔ عورتیں عورت ہیں (ان کا چھپانا ضروری ہے)۔
اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ۔ عورت عورت ہے (کیونکہ عورت کا بے پردہ ہونا اور کھل جانا باعث شرم ہوتا ہے)۔
لَا یَطْلُبُ عَوْرَتَهٗ۔ اس کا عیب نہ ڈھونڈھے۔
رَاَیْتُهٗ وَقَدْ طَلَعَ فِیْ طَرِیْقٍ مُعْوِرَةٍ۔ میں نے اس کو دیکھا وہ ایک عیب دار راستہ میں آنکلا (جہاں گمراہی اور خرابی میں پڑ جائے گا)۔
لَا تُجْهِزُوْا عَلٰی جَرِیْحٍ وَّلَا تُصِیْبُوْا مُعْوِرًا۔ جو زخمی ہو گیا اس کو قتل نہ کرو اور نہ اس کو جس کو صدمہ پہنچ گیا ہو۔
لَمَّا اعْتَرَضَ اَبُوْ لَهَبٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْهَارِهِ الدَّعْوَةَ قَالَ لَهٗ اَبُوْ طَالِبٍ یَا اَعْوَرُ مَا اَنْتَ وَهٰذَا۔ جب ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام سے روکا (اور آپ پر اعتراض کیا) تو حضرت ابو طالب نے اس سے کہا ارے کانے! تو اپنے آپ کو دیکھ اور اس کو (میرے بھتیجے کو) دیکھ (تو ان باتوں کو کیا سمجھے یا تیری کیا حقیقت ہے؟ یا تجھے اس سے کیا مطلب (حالانکہ ابولہب کانا نا تھا اس کی بیوی ام جمیل کانی تھی) مگر عرب لوگ اس شخص کو جس کا کوئی سگا بھائی نہ ہو کانا کہتے ہیں یا کانے سے مراد خراب اور بداخلاق شخص ہے)۔
یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّیِّبِ وَلَا یَتَوَضَّأُ مِنَ

الْعُوْرَاءِ يَقُوْلُهَا - تم میں کوئی اچھا اور پاکیزہ کھانا کھانے سے تو وضو کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے ابتدائے اسلام میں یہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا) مگر بری بات منہ سے نکالنے پر (جیسے جھوٹ گالی گلوچ غیبت فحش) وضو نہیں کرتا - حالانکہ انجیل مقدس میں ہے کہ آدمی اس چیز سے ناپاک نہیں ہوتا جو حلق کے اندر جاتی ہے (یعنی کھانے پینے سے) بلکہ اس سے ناپاک ہوتا ہے جو منہ سے نکلتی ہے (یعنی کفر اور شرک اور غیبت اور جھوٹ کی باتیں نکالنے سے)-

فَاسْتَبْدَلْتُ بَعْدَهٗ وَكُلُّ بَدَلٍ اَعْوَرُ - میں نے اس کے بعد کئی خاوند بدلے اور ہر ایک خاوند پہلے سے بدتر نکلا (کل بدل اعور - عرب کی ایک مثل ہے یعنی جو بدل ہو وہ بدتر)-

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ - (حضرت عمرؓ نے امرؤ القیس شاعر کے حق میں فرمایا) اس کو باریک او دقیق مضامین میں محتاج رہی (اپنے اشعار میں ایسے بھدے اور پھسپھسے مضامین لاتا ہے کہ پچھلے زمانہ کے شاعر اس پر ہنستے ہیں - البتہ متنبی اور ابو تمام اور بحتری اور معری یہ شاعر عمدہ اور باریک مضامین باندھتے ہیں)-

عَوَّرْتُ الرَّكِيَّةَ یا اَعْوَرْتُهَا یا عُرْتُهَا — سے ماخوذ ہے یعنی میں نے پانی کا سوتا بند کر دیا جس میں سے پانی پھوٹتا تھا-

اَمَرَهٗ اَنْ يُّعَوِّرَ اٰبَا رَبَدْرٍ - آپ نے ان کو حکم دیا کہ بدر کے کنویں پاٹ دے (بند کر دے)-

اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهَا عَارٌ - دیکھو لوٹ کے مال میں چوری کرنے سے بچے رہو قیامت کے دن وہ فضیحت ہو گی (جب سب لوگوں کے سامنے وہ چوری کھل جائے گی)-

مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے عیب کی ٹوہ لگاتا رہے (اس کی کھوج اور تلاش رکھے)-

اِنَّكَ اِذَا تَتَبَّعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ - جب تو لوگوں کے چھپے ہوئے عیب کی کھوج کرتا رہے گا تو ان کو خراب کر دے گا (آخر میں وہ بے حیا ہو جائیں گے اور کھلم کھلا بری باتیں کرنے لگیں گے)-

اِنَّ سَاتِرَةَ الْعَوْرَةِ كَمُحْيِيْ مَوْءُوْدَةٍ - جو شخص مسلمان بھائی کا عیب چھپا لے اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے جیتی گاڑی ہوئی لڑکی کو جلا دیا (اس کو قبر سے نکال لیا کیونکہ اگر اس کا عیب فاش کرتا تو وہ شرم سے مردہ بن جاتا جب اس کو چھپایا تو گویا مردے کو زندہ کیا)-

مِنْ حُلِيٍّ تَعَوَّرَهٗ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ - اس زیور سے جو بنی اسرائیل نے (قبطیوں سے مانگ کر لیا تھا)-

تَعَوَّرَ اور اِسْتَعَارَ - مانگ کر لیا - (جیسے تَعَجَّبَ اور اِسْتَعْجَبَ تعجب کیا)-

كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ - وہ عورت کیا کرتی تھی کوئی چیز مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی (کہتی میں نے نہیں لی - آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا)-

يَتَعَاوَرُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِيْ - میرے منبر پر ایک کے بعد ایک چڑھیں گے (یعنی بنی امیہ و بنی عباس جو ایک کے بعد ایک حاکم ہوں گے)-

عَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ مُّؤَدَّاةٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے فرمایا میں جو زر ہیں تم سے لیتا ہوں تو وہ رعایت کے طور پر جن کا میں اور تم کو واپس کی جائیں گی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عاریت کی چیز اگر بجنسہ قائم ہو تو مالک کو پھیر دی جائے اگر تلف ہو جائے تو اس کی قیمت ادا کرنی ہو گی اہلحدیث اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تاوان دینا لازم نہیں)-

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةٍ اَوْ عِرْيَةٍ - یا عُرِيَّةٍ - آدمی کسی کے ستر کی طرف نہ دیکھے (البتہ خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا درست ہے اسی طرح اپنی لونڈی کا ستر دیکھ سکتا ہے - بعضوں نے فرج کا دیکھنا حرام یا مکروہ رکھا ہے اور مشرک عورتیں مردوں کی طرح ہیں ان کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھنا درست ہے اسی طرح خادمہ عورتوں کا - اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اس کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھ سکتا ہے)-

فَاِذَا نَقَصَ قَالَ دُوْنَ الْعَوْرَةِ - جب کم ہوتا تو فرج سے کچھ کم-

وَلَا تُعَوِّرْهَا - اس کو مت مٹا-

ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ - تین وقت پردہ پوشی کے ہیں-

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ - یا اللہ میرا ستر چھپا یا میرا عیب چھپا اور میرے دل کو اطمینان اور امن دے (میرا ڈر دور کر دے)-

عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ - ایک مسلمان کا عیب دوسرے مسلمان پر حرام ہے (یعنی اس کا فاش کرنا)-

اِنَّ اللّٰهَ اَعَارَ اَعْدَائَهٗ اَخْلَاقًا مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَوْلِيَاءِ لِيَعِيْشَ اَوْلِيَاؤُهٗ مَعَ اَعْدَائِهٖ فِيْ دَوْلَتِهِمْ - اللہ تعالیٰ اپنے بعضے دشمنوں کو (کافروں اور فاسقوں کو) کچھ اخلاق اور عادات اپنے دوستوں کے عاریت کے طور پر دیتا ہے (جیسے انصاف اور رحم وغیرہ) اس سے یہ غرض ہے کہ اللہ کے دوست ان کی حکومت میں اپنی زندگی بسر کریں (ورنہ ان کی حکومت میں نیک بندوں کی زندگی دشوار ہو جاتی)-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُعَارِيْنَ - یا اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے مت کر جن کا ایمان عاریتی ہے (جب چاہے تو سلب کرے)-

وَكَانَ اَبُو الْخَطَّابِ اَعْنِيْ اَبَا زَيْنَبَ مِمَّنْ اُعِيْرَ الْاِيْمَانَ - ابو خطاب ان لوگوں میں سے تھا جن کو عاریتی ایمان دیا گیا تھا-

عُوَّارٌ - آنکھ کا کچرا-

عَوْزٌ - محتاج ہونا اور نہ پانا-

عَوَزٌ - نادر اور کمیاب ہونا محتاج ہونا-

اِعْوَازٌ - حاجت مند ہونا محتاج ہونا-

اَعْوَزُ - فقیر محتاج-

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْبَسْ مَعَاوِزَهَا - اگر کسی عورت کا باپ مرنے کے قریب ہو تو وہ اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہے (اس کے دیکھنے کے لئے اگرچہ خاوند اجازت نہ دے) لیکن اگر وہ جائے تو اپنے پرانے دھرانے کپڑے پہن کر جائے (یہ نہیں کہ بن ٹھن کر عمدہ کپڑے پہن کر- یہ مِعْوَزٌ کی جمع ہے یعنی پرانا کپڑا)-

اَمَا لَكَ مِعْوَزٌ - کیا تیرے پاس کوئی پرانا کپڑا بھی نہیں ہے-

عَوْزَمٌ - بوڑھی اور ادھیڑ اونٹنی جس میں جوانی کا کچھ اثر باقی ہو یا پست قد اونٹنی-

رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ - بوڑھی اونٹنیوں کو ذرا آہستہ ہانکو (بعض نے کہا مراد عورتیں ہیں)-

عَوَصٌ - یا عِيَاص - سخت ہونا، دشوار ہونا-

عَوِيْصٌ - سخت اور دشوار-

تَعْوِيْصٌ - اور اعواص - دشوار کلام یا بیت ڈالنا-

جَاءَنِيْ خَبَرٌ مِّنَ الْاَعْوَصِ - میرے پاس اعوص سے ایک خبر آئی (اعوص ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)-

عَوْضٌ - یا عِوَضٌ - یا عِيَاضٌ - بدلہ دینا (جیسے تَعْوِيْضٌ اور مُعَاوَضَةٌ ہے)-

اِعْتِيَاضٌ - بدلہ لینا-

اِسْتِعَاضَةٌ - بدلہ چاہنا-

فَلَمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ يَعْنِي الْجِزْيَةَ عَرَفُوْا اَنَّهُمْ قَدْ عَاضَهُمْ اَفْضَلَ مِمَّا خَافُوْا - جب اللہ تعالیٰ نے جزیہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا (یعنی جو ٹیکس کافروں سے لیا جاتا ہے) تو ان کو معلوم ہو گیا کہ جس بات کا ان کو ڈر تھا اس سے بہتر اللہ نے ان کو بدلہ دیا-

اَيُعَاضُ زَوْجُهَا مِنْهَا - کیا اس کے خاوند کو اس سے بدلہ دلایا جائے گا (ایک روایت میں یعارض منها ہے معنے وہی ہیں)-

وَعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ - ہر چیز جو فوت ہو جائے اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے (وہ بہتر بدلہ دے سکتا ہے)-

عِيَاضٌ - حضرت علیؓ کے غلام کا نام تھا-

عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ - ایک صحابی کا نام ہے-

عیاض بن جماز یا حماد - قاضی تھا عکاظ والوں کا جاہلیت کے زمانہ میں-

عَوْضُ - کبھی-

عَوْضُ الْعَائِضِيْنَ - ہمیشہ، تمام عمر-

عَوْفٌ - ایک قسم کی گھاس خوشبودار، اس کو لازم کر لینا، گرد

گھومنا' حال شان' نصیبہ' ایک پرندہ' مرغا' بت' شیر' بھیڑیا' اپنے بچوں کے لئے مشقت اٹھانے والا-
اَبُوْ عَوْف -ٹڈا-
اُمُّ عَوْف -ٹڈی-
تَعَوُّفٌ -رات کو گھومنا' شکار کرنا-
عُوَافٌ اور عُوَافَة- جو رات کو شیر شکار کرے اس کو کھالے-
هُوَ اَوْفٰى مِنْ عَوْفٍ -عوف سے زیادہ وفادار وہ عوف بن محلم ہے یا عوف بن کعب-
نِعِمَ عَوْفُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ فَقُلْتُ وَعَوْفُكَ فَنَعِمَ- (جنادہ نے کہا جب کسی شخص کی شادی پر ساتواں دن ہوتا تو وہ سنان بن سلمہ کے پاس جاتا- انھوں نے کہا میں بھی ان کے پاس گیا اور میں دو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا انھوں نے کہا) تمھارا نصیب اچھا ہے یا تمھارا حال اچھا ہے- میں نے کہا تمھارا نصیب بھی اچھا ہے-
عُوَاف -ایک باغ تھا جو حضرت فاطمہؓ پر وقف تھا-
عُوْقٌ -روکنا' پھیر دینا' باز رکھنا-
تَعْوِيْقٌ -اور اعاقة- دیر کرنا' روکنا' دیر لگانا-
تَعَوُّقٌ -رکنا-
اِعْتِيَاقٌ -روکنا-
عَائِقٌ -روک' مانع-
عُوَقٌ -مانع الخیر-
عَاقَهُ مِنَ الْاَمْرِ -اس کام سے روک دیا-
عَوَقٌ -بھوک-
عَيِّقٌ -روکنے والا-
عَاق عَاق -کوے کی آواز-
عِوَقٌ لِوَقٌ -شرمندہ' احمق-
عُوَق- عوج کے باپ کا نام تھا (اور جس نے عُنُق کہا اس نے غلطی کی)-
مَاعَاقَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ زَوْجِهَا وَلَا لَا قَتْ -عورت اپنے خاوند کے دل کو نہیں لگی-

مُعَوِّقِيْنَ -روکنے والے (مراد منافق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلنے والے لوگوں کو روکتے تھے)-
رَجُلًا تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ عَائِقٍ- ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو جماع سے روکتی ہے-
عَوَائِقُ الدَّهْرِ -زمانہ کے مشغلے اور کام-
عَوْكٌ- مڑنا' دوبارہ حملہ کرنا' سامنے آنا' اپنے گھر آ کر سب کھا جانا' کمانا-
تَعَاوُكٌ- آپس میں لڑنا-
اِعْتِوَاكٌ -ازدحام کرنا-
مَابِهٖ عَوْكٌ -وہ حرکت نہیں کرتا-
مَعُوْكَه اور عَوِيْكَه -جنگ و جدل-
لَقِيْتُهٗ اَوَّلَ عَوْكٍ وَّبَوْكٍ -میں اس سے سب سے پہلے ملا-
عَوْلٌ- ظلم کرنا' ستم کرنا' زیادہ ہونا' بلند ہونا' کثیر العیال ہونا- (جیسے عیالة ہے) خبر گیری کرنا' پرورش کرنا' روٹی کپڑا دینا-
عَالَ صَبْرُهٗ یا عِيْلَ -اس کا صبر ختم ہو گیا-
مَالَهٗ عَالَ وَمَالَ -اللہ اس کے عیال بہت کرے اور اس کو ظالم بنائے یا اس کے پاس ایک ٹکا نہیں ہے-
تَعْوِيْلٌ -پکار کر رونا' مدد چاہنا' لادنا-
اِعْوَالٌ- کثیر العیال ہونا-
مُعَوَّلٌ -جس سے مدد لی جائے-
تَعْيِيْلٌ -پرورش کرنا' خبر گیری کرنا-
اِعَالَةٌ- محتاج ہونا-
عَوِيْلٌ -رونے کی آواز جو چلا کر ہو-
عِيَالٌ- متعلقین- جیسے بیوی' غلام' لونڈی' بال بچے-
مِعْوَلٌ -سبل پتھر پھوڑنے کا' یا کھودنے کا کدال-
عَوْلٌ -علم فرائض کا ایک عمل ہے وہ یہ ہے کہ سہام کو بڑھا دیا جب حصہ والوں پر تقسیم نہ ہو سکے-
وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ- پہلے ان لوگوں سے شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے (ان کا نان نفقہ تجھ سے متعلق ہے ان سے جو بچے

وہ اجنبی فقیروں اور محتاجوں کو دے- اول خویش بعدہ درویش)-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا وَعَلَّمَهَا- جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اس کی پرورش کرے اور تعلیم دے-

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ- جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے (ان کو پالے پوسے تعلیم دے پھر ان کی شادی کر دے)-

يَتِيْمٌ عَائِلٌ لَيْسَ لَهٗ عَائِلٌ- یتیم محتاج ہے کوئی اس کا خبر گیر ان نہیں ہے-

وَلٰكِنِّيْ اَعُوْلُ- میں پرورش کرتا ہوں-

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ- جو شخص دو چھوکریوں کی پرورش کرے (دو لڑکیوں کی قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح رہیں گے- آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا)-

مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ- میں نے بال بچوں پر اتنا مہربان کسی کو نہیں دیکھا-

عَالَتِ الْفَرِيْضَةُ- فرائض میں عول ہو گیا (یعنی سہام کے عدد بڑھ گئے- مثلاً کوئی مر گیا اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ماں باپ بیوی- تو بیٹیوں کو دو ثلث اور ماں باپ کو دو سدس اور بیوی کو ثمن ملنا چاہیے سب ملا کر نو حصے ہو گئے ایک ثمن زائد ہوا تو اصل مسئلہ ۲۴ سے ہوتا ہے لیکن عول ہو کر ۲۷ حصے کرنا ہوں گے اب تقسیم یوں ہوگی)-

المسئلہ ۲۴ تعول الی ۲۷

بنت	بنت	اب	ام	زوجہ
۸	۸	۴	۴	۳

اس مسئلہ کو مسئلہ منبر یہ کہتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ جب منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فی البدیہہ جواب دیا اور فرمایا کہ بیوی کا ثمن نواں حصہ ہو گیا یعنی ستائیس کا نواں حصہ تین ہے وہ اس کو ملیگا)-

عَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا- حضرت زکریا کا قلم پانی کے اوپر ہو گیا (تیر آیا)-

اَلْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ- جس پر چلا کر رو رہے ہیں اس کو عذاب ہوتا ہے (یعنی مردے پر- بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو چلا کر رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے یا کافر ہو یا کوئی شخص خاص مراد ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا)-

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا- چلا چلا کر ہم پر لوگوں کو کھینچ لائے (یا فریاد کر کے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چیخ پکار کر ہم پر حملہ کر رہے ہیں نہ کہ شجاعت اور بہادری سے-

يَضْرِبُ صَفَاتَهَا بِمِعْوَلَةٍ- اس کے سخت اور چکنے پتھر کو آہنی سبل (کدال گرز) سے مار رہا ہے-

كَانَ اِذَا سَمِعَ الْحَدِيْثَ اَخَذَهُ الْعَوِيْلُ حَتّٰى يَحْفَظَهٗ- شعبہ جب حدیث سنتے تو اس کے پیچھے لگ جاتے (برابر رٹتے جاتے پکار پکار کر) یہاں تک کہ اس کو یاد کر لیتے)-

فَلَمَّا عِيْلَ صَبْرُهٗ- جب اس کا صبر ختم ہو گیا- (اب تحمل کی طاقت نہ رہی)-

كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِنِّيْ لَسْتُ بِمِيْزَانٍ لَا اَعُوْلُ- (حضرت عثمانؓ نے کوفہ والوں کو لکھا) میں کچھ ترازو تھیں ہوں کہ کسی طرف نہ جھکوں-

لَوْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْهَدَ اِلَيْكَ عُلْتِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو وصیت کرنا چاہتے تو بھی تم ٹھیک راستے سے مڑ جاتیں لوگوں کے بہکانے میں آ جاتیں (ایک روایت میں علت ہے بہ کسرۂ عین یعنی تم مغلوب ہو جاتیں لوگ تم کو مجبور کر ڈالتے-)

عِيْلَ صَبْرُكِ- تمھارا صبر تمام ہو جاتا (بعض نے کہا لو کا جواب محذوف ہے یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کچھ وصیت کرنا چاہتے تو کرتے اور علت الگ جملہ ہے یعنی تم سیدھے راستہ سے بھٹک گئی ہو- یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)-

اِنَّهٗ دَخَلَ بِهَا وَاَعْوَلَتْ- قاسم بن محمد نے ان سے صحبت کی وہ صاحب اولاد ہو گئیں (ایک روایت میں اَعْيَلَتْ ہے معنے وہی ہیں)-

رَجُلٌ يُّدْخِلُ عَلٰى عَشَرَةِ عَيِّلٍ وِّعَاءً مِّنْ طَعَامٍ- ایک

شخص جو دس بال بچوں پر ایک برتن کھانے کو لے جائے (عیل واحد ہے عیال کا اس کی جمع عیائل ہے)-

فَاِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَهْلِیْ دَنَتْ مِنِّی الْمَرْءَ ةُ وَعَیِّلٌ اَوْ عَیِّلَانِ - جب میں گھر جاتا ہوں تو میری بیوی میرے پاس آتی ہے اور ایک دو بچے یا متعلقین-

اَتَرَی اللّٰهَ قَدَّرَ عَلَی الذِّئْبِ یَاْکُلَ حَلُوْبَةً عَیَائِلَ عَالَةً ضَرَائِكَ - کیا اللہ تعالیٰ نے بھیڑیئے کی تقدیر میں یہ رکھا ہے کہ وہ دودھ والی بچوں والی بکری کو کھالے یا محتاج بدحال فقیر کو-

اَلَّذِیْ اَحْصٰی رَمَلَ عَالِجٍ یَعْلَمُ اَنَّ السِّهَامَ لَا تَعُوْلُ - جو خداوند عالج کی ریتی کا شمار جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ سہام میں عول نہیں ہوتا-

اَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - اول جس نے ترکوں میں عول کا قاعدہ نکالا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے- (اوپر گزر چکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی عول کو مسلم رکھا)-

اَنْتَ مُعَوَّلِیْ - تجھی پر میرا بھروسہ ہے-

عَوْمٌ - تیرنا-

تَعْوِیْمٌ - ایک سال پھلنا ایک سال نہ پھلنا (جیسے معاومۃ ہے)-

عَامٌ - پورا سال، جس میں جاڑا اور گرمی دونوں ہوں- اور سَنَةٌ عام ہے جہاں سے چاہو شروع کر لو سال پورے ہوئے تک-

عَوَّامٌ - حضرت زبیرؓ کے والد کا نام تھا-

نَهٰی عَنِ الْمُعَاوَمَةِ - معاومہ سے منع کیا یعنی درخت کا میوہ دو تین یا زیادہ سالوں تک بیچنا- (کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید میوہ ان سالوں میں پیدا نہ ہو)-

عَامَ سَنَةٍ - قحط کا سال-

سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ - کوئی کھانا نہ رہا صرف اندرائن کا پھل جو قحط کے سال میں مستعمل ہوتا ہے اور خراب علہز رہ گیا- (علہز کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

عَلِّمُوْا صِبْیَانَکُمُ الْعَوْمَ - اپنے بچوں کو تیرنا سکھاؤ (چونکہ تیرنا ایک بڑے کام کا ہنر ہے اور ڈوبنے کی آفت سے بچاتا ہے)-

عَوْنٌ - مددگار، حامی، پشتیبان (اعوان جمع)-

عَوِیْنٌ - مدد، اعانت-

مَعُوْنَةٌ - اور معانۃ- مدد کرنا (جیسے اعانۃ ہے)-

تَعْوِیْنٌ - مدد کرنا، میانہ عمر ہونا-

اِسْتِعَانَةٌ - مدد چاہنا-

کَانَتْ ضَرَبَاتُهٗ مُبْتَکَرَاتٍ لَا عُوْنًا - حضرت علیؓ کی ضربیں قاطع اور ماضی ہوتیں دوبارہ مارنے کی احتیاج نہ ہوتی (آپ ایک ہی ضرب میں دشمن کا کام تمام کر دیتے) عون جمع ہے عوان کی یعنی جھڑ پا جھڑپی جس میں دوبارہ مارنے کی ضرورت پڑے- اسی سے ہے حَرْبٌ عَوَانٌ یعنی وہ جنگ جس میں کئی بار قتال واقع ہو گویا پہلا قتال بکر ہوا دوسرا عوان یعنی میانہ-

عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِكَ - یعنی وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بچھیا بلکہ بیچ کی عمر کی ہے-

لَا تَکُوْنُوْا عَوْنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی اَخِیْکُمْ - اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو (اس کو برا بھلا نہ کہو وہ شیطان کی مدد نہ کرو (اس کو برا بھلا نہ کہو ورنہ شیطان جو مسلمان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور زیادہ خوش ہوگا)-

اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی حَوَائِجِکُمْ اِلَی اللّٰهِ بِالصَّبْرِ - اپنی حاجتوں کو اللہ تعالیٰ سے پورا کرانے کے لئے صبر سے مدد لو (جلدی نہ کرو اس نے ہر کام کا ایک وقت رکھا ہے پیغمبروں کی دعائیں بھی فوراً قبول نہیں ہوئیں بلکہ سال ہا سال گزرنے کے بعد قبول ہوئیں- بعض نے کہا صبر سے یہ مراد ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کی تکالیف پر صبر کرو)-

اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ - اپنی حاجتوں کو راز داری سے پورا کرو (یعنی اپنی حاجت اور مطالب کو پوشیدہ رکھو ہر کس و ناکس سے ان کا اظہار نہ کرو ورنہ دشمن مخالفانہ کوشش شروع کر دیں گے)-

کَانَ یَسْتَعِیْنُ بِالْخَاصَّةِ عَلَی الْعَامَّةِ - آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم خاص لوگوں سے عام لوگوں پر مدد لیتے (یعنی خاص لوگوں کو دین کی باتیں اور احکام بتلاتے وہ عام لوگوں کو پہنچا دیتے)-

وَحَلْقُ الْعَانَةِ- اور زیر ناف کے بال مونڈنا- (جو قبل اور دبر پر ہوں اور اکھیڑنا اور نورہ لگانا بھی کافی ہے- ایک روایت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر ناف اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے- بعض نے کہا عورتوں کو اکھیڑنا بہتر ہے)-

اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ- اللہ اس بندے کا مددگار ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہے-

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبَادِ اللّٰهِ عَبْدًا اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهٖ- سب سے زیادہ اللہ کو وہ بندہ محبوب ہے جس کی اللہ نے اس کے نفس کے مقابل مدد کی ہو (یعنی نفس پر اس کو قادر کیا ہو وہ اللہ کے ڈر سے نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے بچا رہے)-

عَوْن- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بھی نام تھا-

مَا عِنْدَكَ مَعُوْنَةٌ وَلَا مَعَانَةٌ وَلَا عَوْنٌ- تیرے پاس کوئی مدد نہیں ہے-

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰى قَدْرِ الْمَئُوْنَةِ- جتنی ذمہ داری ہو (لوگوں کے کھلانے پلانے کا خرچہ) اتنی ہی اللہ کی مدد اترے گی (تو آدمی کو کثرت عیال واطفال اور ملازمین اور متعلقین سے ملول نہ ہونا چاہیے اللہ تعالی ان کی روزی اس کے ہاتھ پر اتارے گا)-

بِئْرُ مَعُوْنَةَ- بنی عامر اور بنی سلیم کے ملک میں نجد کی طرف ایک کنواں تھا جہاں عاصم بن ثابت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو کافروں نے شہید کر ڈالا تھا-

رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ- پروردگار میری مدد کر اور میرے خلاف میرے دشمنوں کی مدد مت کر-

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ- یا اللہ موت کی سختیوں میں میری مدد کر-

مَنْ كَانَ لَهٗ عَانَةٌ فَاقْتُلُوْهُ- جس کے زیر ناف کے بال نکل آئے ہوں اس کو مار ڈالو- (معلوم ہوا وہ جوان ہے بالغ)-

عَانَه- ایک گاؤں ہے مشہور دریائے فرات پر-

عَاهَةٌ- آفت، مصیبت، بلا (اصل میں عوهة تھا اس کی جمع عَاهَاتٌ ہے)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ- میووں کے بیچنے سے منع فرمایا (جب وہ درخت پر ہوں) یہاں تک کہ آفت کا ڈر جاتا رہے اور یقین ہو جائے کہ اب میوہ پختہ ہو کر اترے گا- (عرب لوگ کہتے ہیں عَاهَ الْقَوْمُ یا اَعْوَهُوْا- جب ان کے پھلوں پر آفت آ جائے)-

لَا يُوْرِدَنَّ ذُوْعَاهَةٍ عَلٰى مُصِحٍّ- جس کے جانور بیمار ہوں وہ اپنے جانور تندرست جانوروں کے پاس نہ لے جائے (کیونکہ اگر وہ یہ گمان کرے کہ بیماری متعدی شروع ہو جائے تو شاید وہ گمان کرے کہ بیماری متعدی ہوگئی یعنی بیمار جانوروں کی چھوت لگ گئی جو شریعت کی رو سے باطل اور لغو ہے)-

عَوْهِ عَوْهِ- ایک آواز ہے جس سے گدھے کے بچہ کو بلاتے ہیں-

تَعْوِيْةٌ- آفت رسیدہ، جانوروں یا کھیتوں کا مالک ہونا، اخیر رات کو اترنا-

عُوَاءٌ- یا عَيٌّ یا عَوَّةٌ یا عَوِيَّةٌ- منہ لپیٹ کر آواز نکالنا، یا بری اور لمبی آواز نکالنا، بھونکنا، موڑنا، بلانا-

عَوَى الْكَلْبُ عَيًّا- کتے نے منہ لپیٹ کر آواز نکالی، بھونکا-

تَعْوِيَةٌ- موڑنا، پیچ دینا، رد کرنا، جھوٹا قرار دینا-

مُعَاوَاةٌ- چیخنا، چلانا-

تَعَاوِيْ- جمع ہونا-

اِنْعِوَاءٌ- مڑنا-

اِعْتِوَاءٌ- چیخنا، چلانا-

اِسْتِعْوَاءٌ- چیخنے کی درخواست کرنا، فریاد چاہنا-

مُعَاوِيَه- بھونکنے چلانے والی کتیا-

كَاَنِّيْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ- گویا میں دوزخیوں کا چلانا سن رہا ہوں (اصل میں عواء درندوں کے چلانے کو اور کتے اور

بھیڑ بیے کے چلانے کو خاص کر کے کہتے ہیں)۔
عَوٰی یَعْوِیْ عُوَاءً فَھُوَ عَاوٍ - چلایا' چلاتا ہے' چلانے والا ہے۔
اِنَّ اُنَیْفًا سَأَلَهٗ عَنْ نَحْرِ الْاِبِلِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْوِیَ رُءُوْسَھَا - انیف نے آپ سے پوچھا اونٹوں کو کیونکر نحر کروں آپ نے یہ حکم دیا کہ ان کے سروں کو موڑ دیا جائے (تا کہ نحر کا مقام یعنی دگدگی (لبہ) کھل جائے)۔
فَتَعَاوَی الْمُشْرِكُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی قَتَلُوْهُ - (ایک مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا مسلمان مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا مسلمان اس سے جنگ کرنے لگا لیکن دوسرے مشرک اس کی کمک پر اٹھ کھڑے ہوئے مسلمان پر پل پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا - (ایک روایت میں فتغاوی ہے غین معجمہ) سے معنی وہی ہیں)۔
مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ - مشہور صحابی ہیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب مکہ فتح ہو گیا نہ مہاجرین میں سے تھے نہ انصار میں سے بلکہ طلقاء میں سے یعنی جن کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد آزاد کر کے ان کو امن دیا تھا۔

باب العین مع الهاء

عَھْدٌ - وصیت کرنا' اقرار لینا' نگہبانی کرنا' حفاظت کرنا' ملاقات کرنا' وعدہ پورا کرنا' نصیحت کرنا' اقرار کرنا' قسم کھانا' پہچاننا' جاننا' اللہ کو جاننا۔
مُعَاھَدَةٌ - اقرار کرنا' محالفہ (یعنی دونوں طرف سے قسموں کے ساتھ کوئی اقرار کرنا)۔
اِعْھَادٌ - بری کرنا' بے ڈر کرنا۔
تَعَھُّدٌ - اور تَعَاھُدٌ - خبر گیری کرنا' اصلاح کرنا' انتظام کرنا' تعاقد اور تحالف کرنا۔
اِسْتِعْھَادٌ - اقرار کرنا' اپنی طرف سے کسی کو اطمینان دلانا۔
اِعْتِھَادٌ - از سرنو اقرار کرنا' خبر گیری کرنا۔
وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ - میں تو اے پروردگار جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں (عہد یہ کہ تیری وحدانیت کا اقرار کرتا رہوں گا تجھ پر ایمان لاؤں گا جو روز الست روح انسانی سے لیا گیا تھا - وعدہ یہ کہ دوبارہ جی اٹھنے اور ثواب اور عقاب کی تصدیق کرتا ہوں)۔
لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَھْدٍ فِیْ عَھْدِهٖ - کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے اور نہ اس کافر کو قتل کریں گے جس سے عہد کیا گیا ہو جب تک عہد قائم ہے (مطلب یہ ہے کہ ذمی کافر جو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور ان سے جزیہ لیا جاتا ہے مسلمان ان کے جان و مال کی حفاظت کریں گے - اسی طرح اس کافر کی جو تجارت یا اور کسی غرض سے دارالاسلام میں آیا ہو اور اس کو امن دیا گیا ہو (ایسے کافر کو مستامن کہتے ہیں) اس کو بھی قتل نہ کریں گے جب تک وہ اپنے ملک اور وطن اور امن کی جگہ نہ پہنچ جائے)۔
مَنْ قَتَلَ مُعَاھَدًا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - جو شخص اس کافر کو مارے جس سے عہد کیا گیا ہو (یعنی ذمی یا مستامن کو) اللہ تعالیٰ اس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض (یعنی اس کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی)۔
وَلَا لُقَطَةُ مُعَاھَدٍ - تم کو اس کافر کی پڑی ہوئی چیز بھی لے لینا درست نہیں ہے جس سے عہد کیا گیا ہو (کیونکہ ایسے کافر کا مال مسلمان کے مال کی طرح محفوظ ہے)۔
حُسْنُ الْعَھْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ - عہد کا خیال رکھنا اس کو اچھی طرح پورا کرنا ایمان میں داخل ہے - (جو شخص بدعہدی اور دغا بازی کرے اس کے ایمان میں نقص ہے)۔
تَمَسَّكُوْا بِعَھْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ - عبداللہ بن مسعودؓ جو تم کو شریعت کی باتیں بتلائیں (دین کے احکام سکھلائیں جو وصیت اور نصیحت کریں) اس پر عمل کرو - دوسری روایت میں یوں ہے جو بات عبداللہ بن مسعودؓ میری امت کے لیے پسند کریں میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں)۔
عَھِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت کی۔

اُنْشِدُكَ عَهْدَكَ - پروردگار! میں تجھ سے تیرا وعدہ بیان کرتا ہوں (جو تو نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی میں ان کی مدد کروں گا - اگر چہ آنحضرت ﷺ کو یقین تھا کہ وعدہ الٰہی ضرور پورا ہوگا مگر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لیے اور ان کا دل مضبوط کرنے کے لیے آپؐ نے یوں دعاء فرمائی اور شاید آپ کو یہ ڈر ہوا ہو کہ کسی قصور کی وجہ سے اس وعدے کے ایفاء میں دیر ہو جائے)۔

لَعَلِّیْ اَعْهَدُ - شاید میں کچھ لوگوں کو وصیت کر سکوں۔

هُوَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ اَخِیْ - یہ تو میرے بھائی کا بیٹا ہے اس کے لیے میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی (کہ تم اس بچہ کو لے لینا اس کی پرورش کرنا وہ تمہارا بھتیجا ہے)۔

وَلَا یَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ - اور گھر کی چیزیں جو اس کو معلوم تھیں ان کو بھی نہیں پوچھتا (کہ وہ کہاں گئیں - یعنی غلہ کریانہ وغیرہ - مطلب یہ ہے کہ بہت سخی اور سیر چشم ہے)۔

وَتَرَكْتِ عُهَیْدَاهُ - (حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے حکم کو چھوڑ دیا (کہ میرے بعد اپنی گھروں میں بیٹھی رہنا)۔

عُهْدَةُ الرَّقِیْقِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ - غلام لونڈی اگر کوئی خریدے تو تین دن تک اس کو اختیار ہے (چاہے تو بائع کو واپس کر دے اور اپنے دیئے ہوئے دام اس سے پھیرے اسی طرح اگر تین دن کے اندر اس میں کوئی عیب ہو جائے تو بائع کو اس کا نقصان دینا ہو گا اور خریدار اس کو پھیر بھی سکتا ہے گواہوں کی ضرورت نہیں لیکن تین دن کے بعد اگر عیب نکلے تو بغیر شہادت کے واپس نہیں کر سکتا - اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لا علاج مرضوں میں جیسے جذام وغیرہ ہے مشتری کو ایک سال تک پھیرنے کا اختیار ہوگا - اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس عیب کو دیکھیں گے اگر تین دن کی مدت میں وہ حادث ہو سکتا ہے تو بائع کا قول مقبول ہوگا ورنہ مشتری کو پھیر دینے کا اختیار حاصل ہوگا)۔

كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ - ان کا اخیر کام مکہ میں طواف ہوتا خانہ کعبہ کا (مراد طواف الوداع ہے جو واجب ہے مگر حائضہ عورت اس کو چھوڑ دے سکتی ہے)۔

تَذَكَّرُ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ - تم اپنے عیش ونشاط اور جوانی کا زمانہ یاد کرو (اور ایک نکاح کر لو)۔

وَاَعْهَدُ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلٌ - میں وصیت کر جاؤں (کہ میرے بعد ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوں ایسا نہ ہو کوئی کہنے والا یوں کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں - (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا قصد کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی خلافت کی صاف و صریح وصیت کر دیں - پھر فرمایا اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی خود اللہ جل جلالہ اور مومنین ابوبکرؓ کے سوا دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے)۔

قَدِمَتْ اُمِّیْ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ وَّمُدَّتِهِمْ - میری ماں ان دنوں میں آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے لوگوں میں صلح کی میعاد باقی تھی۔

حَتّٰی یَعْهَدَ اِلَیْنَا عَهْدًا الْجَدِّ - تاکہ ہم سے دادا کا مسئلہ صاف بیان فرما دیں (کہ بھائیوں کے ہوتے دادا ترکہ سے محروم ہوتا ہے یا بھائی اس کی وجہ سے محروم ہوتے ہیں یا دونوں میں مقاسمہ ہوتا ہے - دوسرے کلالہ کا مسئلہ - کلالہ وہ ہے جس کی اولاد اور باپ نہ ہو یا چچا کے بیٹے یا وہ وارث جو نہ اولاد ہو نہ والد - تیسرے ربو کا مسئلہ یعنی سود کا یہ بھی گول مول رہا اور لوگوں نے اس میں بہت اختلاف کیا - یہاں تک کہ بعض کہتے ہیں ربو ہمیشہ ادھار میں ہوتا ہے اور نقدا نقد میں ربو نہیں ہے)۔

اِتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا فَاَیُّمَا اَیُّمَا رَجُلٍ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهُ زَكٰوةً وَّصَلٰوةً - میں نے اپنے پروردگار سے عہد کر لیا ہے کہ جس شخص کو (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو) میں برا کہوں یا اس پر لعنت کروں تو یہ میری برائی کرنا اور لعنت اس کے لیے گناہوں سے صفائی اور رحمت کر دے۔

تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ - قرآن کی مزاولت رکھو (اس کو پڑھتے اور سنتے رہو دور کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ بھول جائے)۔

وَیَصِیْرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا - اس کا مقام ایک پٹپر (بنجر) میدان میں ہوگا جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ ہوں۔

یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ - جو مسجد میں ہر وقت آیا کرتا ہے یا مسجد کی نگرانی اور خبر گیری کرتا ہے۔

لَمْ یَكُنْ عَلٰی شَیْءٍ اَشَدُّ تَعَاهُدًا - مجھ کو کسی چیز کا اتنا خیال

اور اہتمام نہ تھا۔

یَتَعَاھَدُنَا۔ آپ وعظ و نصیحت میں ہمارا خیال رکھتے (موقع بہ موقع فرصت اور خوشی اور فراغت کا وقت دیکھ کر وعظ فرماتے یہ نہیں کہ ہر وقت ہم کو مشغول رکھتے)۔

لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔ جو شخص وعدہ وفا نہ کرے وہ بے دین ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں)۔

اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ۔ ہم میں اور منافقوں میں جو عہد ہے وہ نماز کا ہے (اگر نماز کے پابند رہیں گے تو ہم ظاہر پر حکم کر کے ان کو مسلمان سمجھیں گے اگر نماز ترک کر دیں گے تو پھر کافروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ ان سے کیا جائے گا)۔

لَا یَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاھَدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّھَا۔ ذمی کافروں کے مال ناحق لے لینا حلال نہیں ہے (البتہ حق پر ان کا لینا درست ہے جیسے مسلمانوں کے مال)۔

اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیَّ عَھْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ میں خلافت کو اپنی مرضی سے نہ چھوڑوں یا دشمنوں سے جنگ نہ کروں (یہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب باغیوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا تھا اور خلافت چھوڑنے کے لیے مجبور کر رہے تھے)۔

بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھْدٌ قِبَلَھُمْ۔ ان لوگوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا یعنی جن لوگوں کے پاس آپؐ نے قاریوں کو بھیجا تھا انہی کی جانب میں بعض لوگوں سے عہد بھی تھا (یعنی قبیلہ رعل اور ذکوان اور عصیہ سے مگر ان لوگوں نے عہد کی پرواہ نہ کی اور بعوض اس کے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کرتے ان کو مار ڈالا۔ ایک روایت میں قَبْلَھُمْ ہے یعنی جو ان لوگوں سے پہلے اور اسی جانب میں تھے یعنی ان کے ملک پہلے ملتے تھے)۔

فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ۔ جو شخص نماز پنجگانہ کی محافظت نہ کرے اس کے لیے اللہ کا عہد نہیں ہے۔ (اگر چاہے تو اس کو عذاب کرے چاہے تو بخش دے)۔

عَھِدْنَا اِلَیْہِ فِیْ مُحَمَّدٍ وَّالْاَوْصِیَاءِ مِنْ بَعْدِہٖ فَتَرَکَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ عَزْمٌ۔ یعنی ہم نے آدمؑ سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء کا حال بیان کر دیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے اس میں مضبوطی نہیں پائی۔ (امامیہ کی روایت ہے)۔

لَمْ یَبْعَثْنِیْ رَبِّیْ بِاَنْ اَظْلِمَ مُعَاھَدًا وَّلَا غَیْرَہٗ۔ مجھ کو میرے مالک نے اس لیے نہیں بھیجا کہ میں ذمی کافر پر یا اور کسی پر ظلم کروں۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُ رَجُلٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کی زبان بند ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔ یا اللہ میں دنیا میں تجھ سے یہ اقرار کرتا ہوں۔

عَھْدِیْ بِہٖ قَرِیْبٌ۔ ابھی تو میں اس سے مل چکا ہوں (یعنی تھوڑا زمانہ میری اور اس کی ملاقات پر گزرا ہے)۔

تَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ۔ اپنے ہمسایوں کی خبر رکھ۔

فِی الْاَمْرِ عُھْدَۃٌ۔ ابھی اس کام میں اصلاح کی ضرورت ہے، دوبارہ توجہ کی۔

فِیْ عَقْلِہٖ عُھْدَۃٌ۔ اس کی عقل ضعیف ہے۔

عُھْدَۃ۔ ضمان، ذمہ داری۔

لَا عُھْدَۃَ فِی الْعَبْدِ۔ غلام میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

لَیْسَ فِی الْاِبَاقِ عُھْدَۃٌ۔ اگر غلام بھاگ جائے تو بائع کو کوئی تاوان نہ دینا ہوگا۔

بَرِئْتُ مِنْ عُھْدَۃِ ھٰذَا الْعَبْدِ۔ میں اس غلام کے عیب کا ذمہ دار نہیں۔

یَدْخُلُ فِی الْاَمَانِ ذُوْ عَھْدٍ وَّمُعَاھِدٌ۔ امان میں جس سے عہد ہوا اور ذمی سب داخل ہوتے ہیں۔

عَھِدْتُّ اِلٰی اَکْبَرِ وَلَدِیْ۔ میں اپنے بڑے بیٹے کو وصی بناتا ہوں۔

یَوْمُ الْغَدِیْرِ یُسَمّٰی فِی السَّمَاءِ یَوْمُ الْعَھْدِ الْمَعْھُوْدِ۔ غدیر کا دن (جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لیے فرمایا تھا کہ میں جس کا دوست ہوں علیؓ بھی اس کا دوست ہے) آسمان میں یوم العھد المعھود کہلاتا ہے (امامیہ کی روایت ہے)۔

وَجَّهَنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لِاُجَدِّدَ بِهٖ عَهْدًا- مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تا کہ میں نئی باریابی حاصل کروں-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِیْ- یا اللہ اس کو میری آخری زیارت مت کر (بلکہ دوبارہ زیارت کرنے کی توفیق دے)-

اِنَّ لِكُلِّ اِمَامٍ عَهْدًا وَّثِيْقًا فِیْ رِقَابِ اَوْلِيَآئِهِمْ- ہر امام کا اس کے دوستوں کی گردنوں پر ایک عہد ہے (کہ زندگی بھر اس کی اطاعت کریں اور مرنے کے بعد اس کی قبر کی زیارت کریں)- روایت امامیہ)

تَعَاهَدُوْا نِعَالَكُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ مَسَاجِدِكُمْ- مسجدوں کے دروازوں پر اپنے جوتوں کی حفاظت کرو-

مِيْثَاقِیْ تَعَاهَدْتُهٗ- میرا اقرار جس کو میں نے تازہ کیا-

عَهْرٌ- یا عَهَرٌ یا عُهُوْرٌ یا عُهُوْرَةٌ یا عَهَارَةٌ- رات کو حرام کاری کے لیے آنا یا دن کو برائی کے پیچھے لگنا، زنا یا چوری کرنا-

عَاهِرٌ- زنا کار مرد یا عورت-

عَاهِرَةٌ- چھنال (اور جمع عہار اور عواہر ہے)-

عِهَارٌ- زنا کرنا-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ- بچہ اسی شخص کا ہوگا جس کی بیوی یا لونڈی ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر (یعنی زانی کا کوئی حق اس بچہ میں نہ ہوگا- دوسری روایت میں ہے لَهُ التُّرَابُ اس کو مٹی ملے گی- بعض نے کہا پتھر سے یہ مراد ہے کہ وہ سنگسار کیا جائے گا- اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر زانی کو سنگسار نہیں کر سکتے دوسرے سنگسار کرنے سے بچہ کے نسب کی نفی نہیں ہوتی تو صحیح یہی ہے کہ لہ الحجر سے یہ مراد ہے کہ زانی کو خاک کچھ نہیں ملے گا)-

اَللّٰهُمَّ بَدِّلْهُ بِالْعِهْرِ الْعِفَّةَ- یا اللہ حرام کاری کے بدلے اس کو پاک دامنی نصیب کر-

اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ- جو شخص کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے-

ذُوْ مُعَاهِرٍ- ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی-

عَهْنٌ- اقامت کرنا، نکلنا، کوشش کرنا، عہد کرنا، جلدی کرنا، سوکھ جانا-

عَاهِنٌ- مقیم، فقیر، سست، ڈھیلا-

عِهْنٌ- اون یا رنگا ہوا اون-

اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِهْنٍ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ہار بٹے جو رنگے ہوئے اون کے تھے-

اَللُّعْبَةُ مِنْ عِهْنٍ- اون کا کھلونا-

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ- دھنکے ہوئے اون کی طرح-

اِئْتِنِیْ بِجَرِيْدَةٍ وَاتَّقِ الْعَوَاهِنَ- ایک کھجور کی ڈالی لے کر آ لیکن ان ڈالیوں سے بچا رہ جو ڈھنڈھ کے پاس ہوتی ہیں کیونکہ ان کے کاٹنے سے احتمال ہے کہ درخت کو نقصان پہنچے وہ سوکھ جائے)-

اِنَّ السَّلَفَ كَانُوْا يُرْسِلُوْنَ الْكَلِمَةَ عَلٰی عَوَاهِنِهَا- اگلے لوگ مطلق العنانی سے باتیں کیا کرتے (یعنی جو ذہن میں حاضر ہوتا وہ کہہ ڈالتے خطا اور صواب کی پرواہ نہ کرتے- مطلب یہ ہے کہ چبا چبا کر الفاظ جوڑ کر سوچ سوچ کے کلام نہیں کرتے تھے جیسے پچھلے لوگوں کا دستور ہے- عَوَاهِنُ جمع ہے عَاهِنَةٌ کی راستہ چھوڑ کر اور طرف چلنے والا- بعض نے کہا یہ عَهِنَ لَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی جلدی کی- یا عهن الشیء سے وہ شی حاضر ہے- مطلب یہ ہے کہ جو دل میں آتا ہے وہ کہہ ڈالتے کلام کو سنوارتے نہیں)-

باب العين مع الياء

عَيْبٌ- عیب کرنا-

مَعِيْبٌ اور مَعْيُوْبٌ- عیب دار-

عَابَ السِّقَاءُ- مشک کا دودھ جم کر دہی ہو گیا-

تَعْيِيْبٌ- عیب دار کرنا- (جیسے تَعَيُّبٌ ہے)-

عَائِبٌ- جما ہوا گاڑھا دودھ-

عَيَّابٌ- بہت عیب والا-

اَلْاَنْصَارُ كَرِشِیْ وَ عَيْبَتِیْ- انصاری لوگ میرا معدہ اور گٹھری ہیں (یعنی میرے خالص دوست اور محرم راز ہیں)-

وَاِنَّ بَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً- ان کے درمیان تو ایک بندھی ہوئی گٹھری ہے (یعنی صاف سینہ جو بیر اور کینہ سے خالی صلح اور رضامندی سے بھرا ہوا- بعض نے کہا عیبۃ مکفوفہ سے یہ مراد ہے کہ ان میں ایک مدت کے لیے مصالحت قرار پائی ہے جو جنگ کو روکتی ہے)-

مَالِيْ وَلَكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ- (جب عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو ملامت کی کہ تم ہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں کو بھی جرات دلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا) خطابؓ اپنے گھر والوں میں مشغول رہو- (یعنی جاؤ اپنا کام کرو تم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی بیویوں کے درمیان دخل دینے والے کون؟ وہ جانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانیں)-

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ عَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً- مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے گی اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان ایک بندھی ہوئی گٹھری رہے گی (یعنی صلح اور صفائی پھر خود مکہ کے کافروں نے چوتھے سال اس صلح کو توڑ ڈالا آخر آپؐ نے مکہ پر فوج کشی کی اور مکہ فتح کر لیا)-

مَا عَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا (کہ بدمزہ ہے یا پیکا ہے یا تلخ ہے یا بدبودار ہے) بلکہ اچھا معلوم ہوا تو کھایا یا ورنہ چھوڑ دیا نہ کھایا-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا- یا اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیبوں کو چھپائے رکھ (لوگوں میں فاش کر کے ہم کو ذلیل مت کر)-

وَاسْتُرْلِيْ عُيُوْبِيْ- میرے عیبوں کو چھپائے رکھ-

عَابَ الْمَتَاعُ- مال میں عیب ہو گیا-

عُبْتُهٗ- میں نے اس کو عیب دار کر دیا-

عَيْثٌ- بگاڑنا' خراب کرنا' تباہ کرنا' فساد کرنا-

تَعْيِيْثٌ- ہاتھ سے اندھیرے میں ٹٹولنا' شروع کرنا-

تَعَيُّثٌ- سیرابی سے کم پینا-

عَيُوْثٌ اور عَيَّاثٌ- بڑا فسادی-

كِسْرٰى وَقَيْصَرُ يَعِيْثَانِ فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ وَاَنْتَ هٰكَذَا- ایران اور روم کے بادشاہ خوب فضول خرچی کیا کرتے ہیں تم بھی یہی کرتے ہو (مال کو تباہ کرتے ہو اور لٹاتے ہو)-

فَعَاثَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا- پھر (دجال داہنے اور بائیں دونوں طرف فساد پھیلائے گا' لوگوں کو گمراہ کرے گا- (ایک روایت میں فَعَاثَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ہے یعنی عَاثَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْ دِمَائِهَا- اس امت نے خوب خوں ریزی کی (آپس ہی میں جنگ شروع کی ہزار ہا مسلمان مارے گئے)-

عَيْجٌ- پرواہ کرنا' راضی ہونا' سیراب ہونا' نفع اٹھانا-

عِيْدٌ- خوشی اور مسرت کا دن جو ہر سال بار بار آتا ہے-

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا- میری قبر کو عید نہ بناؤ- (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کیا کرو' ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرو جیسے عید گاہ میں مجمع ہوتا ہے)-

عَيْرٌ- ناک کی سیدھ پر بھاگنا' ادھر ادھر بھاگنا' بار بار آنا جانا' عیب کرنا-

تَعْيِيْرٌ- عیب کرنا' برا کہنا' سرزنش اور ملامت کرنا' شرم کی بات منسوب کرنا' روپیوں یا اشرفیوں کا تولنا' ان کا وزن جانچنے کے لیے کانٹی لگنا-

مُعَايَرَةٌ- جانچنا' پرکھنا-

اِعَارَةٌ- ادھر ادھر بھاگنا-

تَعَايُرٌ- ایک دوسرے کو ملامت اور سرزنش کرنا-

عِيَارٌ- کسوٹی' کانٹا' جس سے وزن دریافت کریں-

عَارٌ- ہر کام یا امر جس سے شرم لاحق ہو-

عَيْرٌ- گدھا یا جنگلی گدھا-

عَيَّارٌ- بڑا پھرنے والا شخص' عقلمند یا جو نفس کو ڈھیلا چھوڑ دے اور شیر کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پڑی ہوئی کھجور پر گزرتے پھر اس کے لے لینے سے آپ کو یہی ڈر روکتا کہ شاید صدقہ کی کھجور ہو (اور صدقہ آپؐ

کو اور بنی ہاشم کو لینا درست نہ تھا- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی ہلکی کم قیمت کھانے پینے کی چیز کا جو کہیں پڑی ہو اٹھا لینا اور کھانا منع نہیں ہے)-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ غَنَمَيْنِ - منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دوگلوں کے درمیان گھومتی رہتی ہے (کبھی ادھر جاتی ہے کبھی ادھر اور کسی گلے میں اطمینان سے نہیں ٹھہرتی)-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ - ایک شخص کو ایک تیر آ لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ ہوا اور اس کو قتل کر ڈالا-

فِي الْكَلْبِ الَّذِيْ دَخَلَ حَائِطَهُ اِنَّمَا هُوَ عَائِرٌ - ایک کتا ان کے باغ میں گھس گیا انہوں نے کہا بھاگا ہوا کتا ہے (جو اپنے مالک کے پاس سے نکل بھاگا ہے)-

اِنَّ فَرَسًا لَهُ عَارَ - ایک گھوڑا عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا (سیدھا منہ کے رخ پر چل دیا)-

اِنَّ عَبْدًا لَهُ عَارَ - ان کا ایک غلام بھاگ نکلا-

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذُنُوبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ عَيْرٌ - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ سب قائم رکھتا جاتا ہے (معاف نہیں کرتا) یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ گدھے کی طرح (گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا) آئے گا- (بعض نے کہا عیر مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے- مطلب یہ ہے کہ اس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں گے)-

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ - ایک سانڈنی ہے تیز رو جو پر گوشت ہونے کی وجہ سے ایک طرف سے پھینکی گئی (تیز روی کی وجہ سے اس سانڈنی کو جنگلی گدھے سے تشبیہ دی)-

اِنَّهُ حَرَّمَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا حرم عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مقرر کیا- (یہ دونوں پہاڑ مدینہ میں ہیں- بعض نے کہا ثور راوی کی غلطی ہے اور صحیح احد ہے جو مشہور پہاڑ ہے مدینہ سے قریب- ایک روایت میں مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا ہے- عائر بھی ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں- بعض نے کہا ما بین عیر الی ثور صحیح ہے- اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی مقرر کی جتنی مسافت عیر اور ثور پہاڑوں میں ہے جو مکہ میں ہیں)-

اَغْتَالُ مُحَمَّدًا ثُمَّ اٰخُذُ فِيْ عَيْرٍ عَدْوٰى - ایک شخص نے کہا میں حضرت محمدؐ کو دھوکے سے مار کر پہاڑ پر سے چل دوں گا-

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَمِرَّ عَلٰى عِيَارِ الْاُذُنَيْنِ - جب تو وضو کرے تو کانوں کی بلندیوں پر بھی ہاتھ پھیر (عیار جمع ہے عیر کی بمعنی بلند اور اٹھا ہوا حصہ کان کا، اور ہر ایک اٹھی ہوئی ہڈی کو بھی عیر کہتے ہیں)-

اِنَّهُ كَانَ يَشْتَرِي الْعِيْرَ حُكْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يُّرْبِحُنِيْ عُقُلَهَا - حضرت عثمانؓ سارا قافلہ اونٹوں کا (جن پر غلہ لدا ہوتا) اکٹھا خرید کر لیتے پھر یوں کہتے کون مجھ کو ان کے باندھنے کی رسیاں نفع میں دیتا ہے (عیر گویا جمع ہے عیر کی- بعض نے کہا عیر کہتے ہیں گدھوں کے قافلہ کو اردو میں اس کو بیر بھیر کہتے ہیں)-

اِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَرَصَّدُوْنَ عِيَرَاتِ قُرَيْشٍ - وہ قریش کے قافلوں کی تاک میں رہتے (یعنی اونٹوں اور دوسرے جانوروں کا قافلہ جو غلہ اور دوسرا سامان وغیرہ لے کر آتا ہے)-

اَجَازَ لَهَا الْعِيَرَاتِ - اس کے قافلوں کو چھوڑ دیا- (عیرات بہ فتحہ یاء لغت ہے ہذیل کی اور دوسرے عرب بہ سکون یاء کہتے ہیں)-

اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ - شام کے ملک سے غلہ کا قافلہ آیا-

مَا صَنَعَتْ عِيْرُ اَبِيْ سُفْيَانَ - ابوسفیان کا قافلہ کدھر چل دیا- کہاں گیا-

سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ - میں نے ایک شخص سے بدزبانی کی تو ایک شرم کی بات اس پر لگائی (اس کو ابن الاسود کالے کا بیٹا کہا- یہ شخص حضرت بلالؓ تھے جو حبش کے رہنے والے اور کالے رنگ کے تھے)-

اَلْبَرِيْدُ مَا بَيْنَ ظِلِّ عَيْرٍ اِلٰى فَيْءِ عَيْرٍ - برید کی مسافت اتنی ہے جتنی عیر کے شرقی اور غربی سایہ میں ہے-

لَاَنْ اَمْسَحَ عَلٰى ظَهْرِ عَيْرٍ بِالْفَلَاةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ

اَمْسَحَ عَلٰی ظَهْرِ خُفِّيْ - اگر میں گورخر کی پشت پر جنگل میں ہاتھ پھیروں تو وہ موزوں کی پشت پر ہاتھ پھیرنے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

فَرَضَ اللّٰهُ الْمَكَائِيْلَ وَالْمَوَازِيْنَ تَعْيِيْرًالِلْبَخْسَةِ - اللہ تعالیٰ نے ماپ اور تول اس لیے مقرر کیے ہیں کہ کمی کی جانچ ہو سکے۔

مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ایک گناہ کا عیب لگائے۔

عَيْسٌ - نر کا مادہ پر چڑھنا۔

اِعْيَاسٌ - سوکھ جانا۔

تَعَيُّسٌ - سفیدی کا لک میں ہونا۔

عَيْسٌ - نر کا پانی۔

عِيْسٌ - سفید اونٹ، سرخ بال والے یا عمدہ ذات والے اونٹ۔

عِيْسٰى - مشہور پیغمبر ہیں۔ (بعض نے کہا وہ مقلوب ہے يَسُوْع کا جو ایک عبرانی لفظ ہے)۔

عِيْسَوِيٌّ - حضرت عیسیٰؑ کی امت والے (یعنی نصرانی جیسے موسوی حضرت موسیٰؑ کی امت والے یعنی یہودی)۔

تَرْتَمِيْ بِنَا الْعِيْسُ - ہم کو سفید اونٹ لے جا رہے تھے۔

وَشَدَّهَا الْعِيْسَ بِاَحْلَاسِهَا - اس کو سفید اونٹ کملیوں سمیت باندھ کر دیئے۔

عَيْشٌ - یا مَعَاشٌ یا مَعِيْشٌ یا مَعِيْشَةٌ یا عِيْشَةٌ یا عَيْشُوْشَةٌ - زندہ رہنا، زندگی۔

عَائِشٌ - جینے والا۔

عَائِشَةٌ - جیونی

تَعْيِيْشٌ - زندہ کرنا۔

تَعَيُّشٌ - تکلف کے ساتھ زندگی بسر کرنا یعنی آرام اور راحت اور آسائش کے ساتھ۔

عَائِشَةُ - مشہور بیوی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ بڑی ذی علم، فصیح اور بلیغ تھیں۔

عِيْشَةٌ - زندگی۔

عَيْشٌ - کھانے اور روٹی کو بھی کہتے ہیں چونکہ آدمی اس کے استعمال سے زندہ رہتا ہے۔

فَمَا كَانَ بِعَيِّشِكُمْ - (ایک روایت میں بِقِيَّتِكُمْ ہے)

مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ - بہتر زندگی سب لوگوں میں اس کی ہے۔ (مَعَايِش جمع ہے مَعِيْشَةٌ کی یعنی سامان زندگی)۔

عَاشَ بِخَيْرٍ - وہ خیریت کے ساتھ زندگی گزارے گا۔

عِيْصٌ - جھنڈ درختوں کا، جھاڑی (اس کی جمع عِيْصَانٌ اور اَعْيَاصٌ ہے) اور جڑ۔ (جیسے هُوَ مِنْ عِيْصِ صِدْقٍ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے)۔

وَقَدْ فِتِنِيْ بَيْنَ عِيْصٍ مُؤْتَشَبٍ - تو نے مجھ کو ایک جھنڈ جھاڑی میں پھینک دیا۔

عِيْص - ایک مقام کا بھی نام ہے ساحل سمندر پر مدینے کے قریب۔

عَيْطٌ - لمبا ہونا ایک مدت تک حاملہ نہ ہونا۔

عَيَطٌ - گردن لمبی ہونا۔

تَعْيِيْطٌ - چیخنا۔

تَعَيُّطٌ - لمبا ہونا، پانی پھوٹنا، لوگوں کو بلا کر لانا، چیخنا۔

عِيَاطٌ - چیخ پکار۔

عِيْطٌ - عمدہ اونٹ۔

فَانْطَلَقْتُ اِلٰی امْرَاَةٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ - میں ایک عورت کی طرف گیا وہ گویا لمبی گردن کی جوان اونٹنی تھی۔

عَيْفٌ - یا عَيَفَانٌ یا عِيَافَةٌ یا عِيَافٌ - ناپسند کرنا، مکروہ جاننا، گھن آنا۔

عِيَافَةٌ - پرندے کے نام، آواز اور گرنے سے فال لینا نیک یا بد۔

اِعَافَةٌ - جانور کا پانی نہ پینا۔

اِعْتِيَافٌ - سفر کے لیے توشہ لینا۔

عِيْفَةٌ - چھاتی کا منہ کھولنے کے لیے زچہ کا کسی کو دودھ پلا دینا۔

عِيْفَةٌ - بہتر مال۔

مُتَعَيِّفٌ - پرندوں سے فال لینے والا۔

مَعِیْفٌ -مکروہ' نامطبوع' ناپسند-

اَلْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ - پرندوں سے فال لینا اور کنکریوں سے جبت میں داخل ہے (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یومنون بالجبت والطاغوت عرب لوگوں میں عیافت کا بہت رواج تھا یعنی پرندوں کے اڑنے اور گرنے اور آواز کرنے سے نیک یا بدفال لینا اور بنی اسد کے لوگ اس فن میں مشہور تھے- کہتے ہیں کہ ایک بار جنات نے ان کی عیافت کا تذکرہ کیا اور آدمی بن کر ان کے پاس آئے کہنے لگے ہماری ایک اونٹنی گم ہو گئی ہے تو ایک عیافت داں کو ہمارے ساتھ کر دو انہوں نے ایک لڑکے کو ساتھ کر دیا- جنوں میں سے ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور چلے راستہ میں ایک عقاب ملا جس نے اپنا ایک پنکھ سمیٹ لیا تھا اور ایک پنکھ اٹھائے ہوئے تھا یہ حال دیکھ کر وہ لڑکا لرز گیا اور رونے لگا جنوں نے اس سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا اس عقاب نے ایک پنکھ گرا دیا اور ایک اٹھایا اور قسم کھا رہا ہے کہ تم آدمی نہیں ہو نہ تمہاری کوئی اونٹنی گم ہوئی ہے)-

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَبَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَۃٍ تَنْظُرُ وَتَعْتَافُ فَدَعَتْہُ اِلٰی اَنْ تَسْتَبْضِعَ مِنْھَا فَاَبٰی - حضرت عبد اللہ بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد ایک عورت پر سے گزرے جو دیکھتی تھی اور عیافت جانتی تھی (یعنی فال لینا) اس نے (حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور محمدی دیکھ کر) ان کو بلایا تا کہ ان کا نطفہ اپنے پیٹ میں لے لیکن انہوں نے انکار کیا (کہتے ہیں کہ پھر حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہو گیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ان کو رہ گیا اس کے بعد جو حضرت عبداللہ اس عورت پر سے گزرے اور اس کی درخواست قبول کی تو اس نے کہا اب مجھ کو تمہاری خواہش نہیں ہے اس نے پہچان لیا کہ نور محمدی ان کی پیشانی سے منتقل ہو گیا)-

اِنَّ شُرَیْحًا کَانَ عَائِفًا - شریح کوفہ کے قاضی عیافت جانتے تھے (یہاں عیافت سے یہ مراد ہے کہ قیافہ شناس اور صادق الحدس اور صائب الخیال تھے سچے کو جھوٹے سے پہچان لیتے تھے یہ نہیں کہ وہ پرندوں سے فال لیتے تھے جیسے عرب کے جاہلوں کا دستور تھا)-

اُتِیَ بِضَبٍّ مَشْوِیٍّ فَعَافَہٗ وَقَالَ اَعَافُہٗ لِاَنَّہٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِ قَوْمِیْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا آپ نے اس کا کھانا ناپسند کیا (نفرت کی) لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا حرام نہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ (یعنی قریش) اس کو نہیں کھاتے (ان میں گھوڑ پھوڑ کھانے کا رواج نہیں ہے اس لیے میں نے اس کو ناپسند کیا- مجھ کو نفرت سی آتی ہے- یعنی کراہت طبعی یہ اور بات ہے- معلوم ہوا کہ گھوڑ پھوڑ حلال ہے)-

لَا تُحَرِّمُ الْعُیَفَۃُ - عیفہ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (لوگوں نے پوچھا عفیہ کیا ہے؟ کہا یہ ہے کہ ایک عورت بچہ جنے اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر رک جائے پھر وہ کسی چھوکری کو چھاتیوں کے منہ کھولنے کے لیے دودھ پلائے- ابوعبیدؒ نے کہا ہم عیفہ کو نہیں پہچانتے البتہ عُفَّہ ایک لفظ ہے یعنی وہ دودھ جو چھاتی میں رہ جائے- ازہریؒ نے کہا عَیْفَۃٌ صحیح ہے یہ عِفْتُ الشَّیْءَ اَعَافُہٗ سے نکلا ہے یعنی مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے نفرت ہوتی ہے)-

وَرَاَوْا طَیْرًا عَائِفًا عَلَی الْمَاءِ - ان لوگوں نے ایک پرندہ دیکھا جو پانی پر منڈلا رہا تھا (ان کو تعجب ہوا کہ اس خشک بے آب وگیاہ میدان میں پانی کہاں سے آیا)-

فَعَافَ النَّاسُ - لوگوں نے اس کو ناپسند کیا-

عَیْلٌ - یا عَیْلَۃٌ - یا عُیُوْلٌ یا مَعِیْلٌ - محتاج ہونا-

عَیْلَۃٌ - محتاجی' تنگ دستی' افلاس-

عَیْلٌ اور مَعِیْلٌ - محتاج کرنا' اترا کر چلنا ناز اور تبختر سے' گم شدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہونا' چل دینا' گھومنا-

تَعْیِیْلٌ - کافی ہونا' خبر گیری کرنا' عیال بنانا یا چھوڑ دینا-

اِعْیَالٌ - بہت عیال ہونا-

عَائِلٌ - محتاج-

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْعَائِلَ الْمُخْتَالَ - اللہ تعالی مغرور محتاج کو برا جانتا ہے (جیسے کہتے ہیں- "کبر زشت داز گدایاں زشت تر"- "تکبر برا ہے اور بالخصوص فقیر وغریب آدمی کا

تکبیر تو انتہائی قبیح ہے۔"

اَمَّا اَنَا فَلَا اَعِیْلُ فِیْهَا - میں اس میں محتاج نہیں رہنے کا۔

مَا عَالَ مُقْتَصِدٌ وَّلَا یَعِیْلُ - جو شخص میانہ روی کرے (بیچ کی چال چلے نہ اسراف اور نہ بخل) فضول خرچی سے بچا رہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

وَتَرَی الْعَالَةَ رُءُوْسَ النَّاسِ - (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) تو عرب محتاج لوگوں کو سردار پائے گا (جن کو ایک پیسہ میسر نہ تھا وہ مال دار اور امیر لوگوں کے سرتاج بنیں گے)۔

خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُکَهُمْ عَالَةً - یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو محتاج اور نادار چھوڑ جائے (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں)۔

وَعَالَةً فَاَغْنَاکُمْ - اس نے تم کو محتاج پایا پھر مال دار کر دیا۔

یَشْکُو الْعَیْلَةَ - محتاجی اور تنگدستی کا شکوہ کرتا تھا۔

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَیْلًا - بعض بات اس شخص سے کہی جاتی ہے جو اس کو سننا نہیں چاہتا یا اس کا اہل نہیں ہوتا۔ (یہ عَنَتِ الضَّالَّةُ سے نکلا ہے۔ یعنی گمشدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہو اور اس کو کدھر ڈھونڈھے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یعنی بات بے کار ہوتی ہے۔ جیسے نااہل کو نصیحت)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلَی الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ - اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو دیکھے گا بھی نہیں (یہ اسم مفعول بمعنی اسم فاعل کے ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا - یعنی بات وبال ہوتی ہے (مثلاً ایسی بات کہنا جس سے کوئی ناراض ہو یا خلاف مصلحت ہو یا گناہ کی بات ہو یا مخاطب اس کے سمجھنے کے لائق نہ ہو یا مخاطب اس کو خود جانتا ہو لیکن بے فائدہ کہی جائے)۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ - جو مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ پہلے ان لوگوں کو دیا جائے جو اپنے سے متعلق ہیں۔ (یعنی محتاج عزیز و اقرباء ان سے جو بچے وہ غیر محتاجوں کو دے۔ مطلب یہ ہے کہ خیرات میں ناطہ داروں کو مقدم رکھے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَیْلَةِ - تیری پناہ محتاجی سے۔

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ کَانَ غِنَاهُ فِی الْعَیْلَةِ - جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی وہ محتاجی میں بھی بے پرواہ رہے گا (جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسی پر خوش رہے گا اور زیادہ کی طمع نہ کرے گا نہ اس کے لیے رنجیدہ ہوگا)۔

عِیْلَ صَبْرِیْ - میرا صبر ختم ہو گیا اب تحمل کی طاقت نہیں ہے۔

عَیْمٌ - یا عَیْمَةٌ - دودھ کی خواہش کرنا

عَیْمَانٌ - دودھ کی خواہش کرنے والا مرد۔

عَیْمٰی - اس کا مؤنث۔

اِعَامَةٌ - بن دودھ چھوڑ دینا' بن دودھ رہ جانا۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَیْمَةِ وَالْغَیْمَةِ وَالْاَیْمَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت اور بن عورت (مجرد رہنے) سے پناہ مانگتے تھے۔

اِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ عَلَیْکَ غَنَمَهٗ فَلَا تَعْتَمْهُ - جب کوئی شخص اپنی بکریاں سامنے لا کر کھڑی کر دے تو عمدہ بکریاں مت چھانٹ (یہ آپؐ نے زکوۃ کے تحصیلدار سے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ زکوۃ میں اوسط درجہ کا مال لے نہ بہت عمدہ نہ بالکل خراب)۔

اِعْتِیَامٌ - عمدہ مال لینا۔

عِیْمَه - بہترین مال۔

یَعْتَامُهَا صَاحِبُهَا شَاةً شَاةً - ان میں سے عمدہ عمدہ چن کر ایک ایک بکری لے۔

بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُنْفِقُ مَالَ اللّٰهِ فِیْمَنْ تَعْتَامُ مِنْ عَشِیْرَتِکَ - مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اللہ کا مال (یعنی بیت المال میں سے) اپنے کنبہ والوں میں جن کو پسند کرتے ہو خرچ کرتے ہو۔

رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰی مِنْ خَلَائِقِهٖ وَالْمُعْتَامُ لِشَرْعِ حَقَائِقِهٖ - اس کے پیغمبر جو اس کی مخلوقات میں سے چنے گئے ہیں اور شریعت کے حقائق بیان کرنے کے لیے منتخب کئے گئے ہیں۔

عَیْنٌ - نظر لگانا' جاری ہونا۔

عِیَانَةٌ - خبر لانا' جاسوسی کرنا۔

عَیْنٌ - جاسوس کو بھی کہتے ہیں' آنکھ تک کھودنا۔

عَيْنٌ -اور عِيْنَةٌ- آنکھ کی سیاہی بڑی ہونا-

تَعْيِيْنٌ- عین لکھنا' بیع یا شرائے عینہ کرنا' تازہ اور شگوفہ دار ہونا' ایک میعاد پر اسباب بیچنا' پھر اس قیمت سے کم پر نقد خرید کر لینا (اسی کو بیع عینہ کہتے ہیں) لڑائی ڈالنا' موتی میں سوراخ کرنا' منہ پر برائی کرنا' تازی مشک میں پانی ڈالنا' خاص کرنا' واضح کرنا-

عَيْنٌ- آنکھ اور چشمہ اور آفتاب اور شہر کے رہنے والے اور معتبر اور شریف اور معزز آدمی کو بھی کہتے ہیں-

مَجْلِسُ الْاَعْيَانِ- وزیروں کی مجلس اور روسائے ملک کی یعنی ہاؤس آف لارڈس-

مُعَايَنَةٌ- دیکھنا' حقیقی بھائی ہونا-

اِعْتِيَانٌ- جاسوس بننا-

اِنَّهٗ بَعَثَ بَسْبَسَةَ عَيْنًا يَوْمَ بَدْرٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ کو جاسوس بنا کر بدر کے دن بھیجا-

اِعْتَانَ لَهٗ -خبر لایا ان کے لئے-

كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ -اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی ہم پر سے اڑا دی-

خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ- عمدہ اور بہترین مال ایک چشمہ ہے جو جاری رہے جس کا مالک سو رہا ہو (آرام کے ساتھ بے فکری سے گزار رہا ہو)-

اِذَا نَشَاَتْ بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَائَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ- جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے پھر شام کے ملک کی طرف جائے تو یہ ایک چشمہ ہے بہت پانی والا (یعنی اکثر ایسا ابر خوب برستا ہے- نہایہ میں ہے کہ عین ملک کے قبلہ کی داہنی جانب کو کہتے ہیں- بعض نے کہا عین وہ ابر ہے جو قبلہ کی طرف سے آئے)-

اِنَّ مُوْسٰى فَقَاَ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ بِصَكَّةٍ صَكَّهَا- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتوں (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کی آنکھ پھوڑ دی ایک تھپڑ مار کر (شاید حضرت عزرائیل آدمی کی شکل بن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے ہوں گے اس صورت میں تھپڑ سے آنکھ پھوڑے جانے میں کوئی استبعاد نہیں ہے علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت طاقت ور تھے- بعض نے کہا آنکھ پھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت موسیٰ نے ان سے سخت کلامی کی مگر یہ تاویل فاسد ہے- کیونکہ دوسری روایت میں یوں ہے فرد اللہ عینہ اللہ تعالیٰ نے پھر ان کی آنکھ درست کر دی)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَنْظُرُ فِي الطَّوَافِ اِلٰى حُرَمِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَطَمَهٗ عَلِيٌّ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ عُمَرَ فَقَالَ ضَرَبَكَ بِحَقٍّ اَصَابَتْهُ عَيْنٌ مِّنْ عُيُوْنِ اللّٰهِ- ایک شخص خانہ کعبہ کے طواف میں (جہاں مرد عورت سب مل کر طواف کیا کرتے ہیں) مسلمانوں کی عورتوں کو گھورا کرتا حضرت علیؓ نے اس کو ایک تھپڑ مارا- اس نے حضرت عمرؓ سے فریاد کی- حضرت عمرؓ نے کہا کہ علیؓ نے تجھ کو حق پر مارا (تیری سزا یہی تھی) تو وہ ہے جس پر اللہ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ پڑ گئی (یعنی اللہ کے اولیاء میں سے ایک ولی نے تجھ کو دیکھ لیا اور تیرے قصور کی سزا دی)-

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا- نظر لگنا برحق ہے اور جو تم سے (بدنظری کے علاج میں) غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو غسل کرو (اور وہ پانی جس سے غسل کیا اس پر ڈال دو جس کو تمھاری نظر لگ گئی ہو یہ بدنظری کا علاج ہے کہ نظر لگانے والا شخص اپنے اعضاء کو دھو کر وہ پانی اس شخص پر ڈالے جس کو نظر لگ گئی ہو تو اللہ کے حکم سے اس کو شفا ہو گی)-

عَائِنٌ -نظر لگانے والا-

مَعِيْنٌ- جس کو نظر لگ گئی ہو-

كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُغْسَلُ مِنْهُ الْمَعِيْنُ- نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا پھر وہ وضو کرتا (اور اعضائے نہانی کو بھی دھوتا- اس غسل کی کی ترکیب اوپر مفصل گزر چکی ہے) پھر اسی پانی سے وہ شخص نہلایا جاتا جس کو نظر لگی ہے-

عِيْنَ فُلَانٌ- اس کو نظر لگی-

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ- منتر جو بہت فائدہ دیتا ہے وہ دو ہی باتوں میں ایک تو نظر بد میں دوسرے سانپ بچھو کے کاٹنے میں (اگر چہ اور بیماریوں میں بھی منتر کرنے کی آپ نے اجازت دی اور صحابہؓ نے بھی ایسے منتر کئے ہیں مگر ان دو چیزوں میں منتر بہت فائدہ مند ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے اس

حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوائے ان دو باتوں کے دوسری بیماریوں میں متعدی کرنا درست نہیں ہے خود بخار کا متعدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے)۔

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ - ہر نفس کی برائی سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے۔

اِنَّهٗ قَاسَ الْعَيْنَ بِبَيْضَةٍ جَعَلَ عَلَيْهَا خُطُوْطًا وَاَرَاهَا اِيَّاهُ - حضرت علیؓ نے بصارت کے نقصان کا اندازہ یوں کیا کہ ایک انڈے پر کالی لکیریں کیں اور اس کو دکھلائی (یعنی جس کو ضرب لگی تھی اور اس کی وجہ سے بینائی میں فرق آ گیا تھا پہلے اس انڈے کو اتنے فاصلے پر رکھتے کہ اچھی آنکھ والا ان لکیروں کو دیکھ سکے پھر اتنے فاصلہ پر کہ جس کی بینائی میں نقص آ گیا ہو وہ دیکھ سکے اب دونوں فاصلوں کے درمیان فرق معلوم کرنے سے یہ جان لیا کہ بصارت میں اتنا فرق آ گیا ہے اسی حساب سے جنایت کرنے والے کو دیت دینا ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ عمل ابر کے دن نہ کرنا چاہیئے جیسے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کیونکہ ابر میں روشنی کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ساعت کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ دوسرے ایک اور شبہ اس عمل میں یہ ہے کہ صحیح بصارت والوں کو بھی بصارت میں قوت اور ضعف کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کے ضرب لگی ہے اس کی بصارت خلقۃً ضعیف ہو مثلاً شارٹ سائٹ والوں کی آنکھ گو صحیح ہوتی ہے مگر دور کی چیز ان کو برابر نظر نہیں آتی)۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ - بہشت میں بڑی آنکھ والی حوروں کا جمگھٹا ہے۔ (عِيْنٌ جمع ہے عَيْنَاءُ کی یعنی بڑی آنکھ والی عورت مرد کو اَعْيَنُ کہیں گے)۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ الْعِيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی آنکھ والے کتوں کے قتل کا حکم دیا۔ (کیونکہ اس قسم کے کتے اکثر موذی ہوتے ہیں اور جلدی دیوانے ہو جاتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَعْيَنَ اَدْعَجَ - اگر اس عورت کا بچہ کالی اور بڑی آنکھ والا پیدا ہوا۔

وَاللّٰهِ لَعَيْنُكَ اَكْبَرُ مِنْ اَمَدِكَ - (حجاج نے امام حسن بصریؒ سے کہا) قسم خدا کی تمھارا منظر اور مشاہدہ تمھاری عمر کی میعاد سے بڑھ کر ہے۔

اَعْيَنَ ذُوْاَلْيَتَيْنِ - بڑی آنکھ والا دو بڑے بڑے سرین والا۔

اَللّٰهُمَّ عَيِّنْ عَلٰى سَارِقِ اَبِيْ بَكْرٍ - یا اللہ ابوبکرؓ کے چور کو پہچانوا دے۔ (اس کو ظاہر کر دے)۔

اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰو - ہائیں یہ تو بالکل سود ہے۔

اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ - سگے بھائی وارث ہوتے ہیں ان کے ہوتے ہوئے سوتیلوں کو کچھ نہیں ملتا۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْعِيْنَةَ - بیع عینہ کو انہوں نے مکروہ جانا (اس کی تعریف اوپر گزر چکی ہے اکثر علماء نے اس کو اس وجہ سے مکروہ رکھا ہے کہ سود خوروں نے اس کو ایجاد کیا ہے)۔

اِنِّيْ لَمْ اَفِرَّ يَوْمَ عَيْنَيْنِ - (عبدالرحمٰن بن عوف نے طنز اور تعریض کی راہ سے حضرت عثمانؓ سے کہا) میں تو عینین کے دن نہیں بھاگا تھا (یعنی احد کے دن جس دن حضرت عثمانؓ بھاگ نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا اور قرآن میں اتارا لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ - اسی لئے حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم اس قصور پر مجھ پر کیوں ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا)۔

عَيْنَيْنِ - وہ پہاڑ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں تیراندازوں کو مقرر کیا تھا۔

عَامَ عَيْنَيْنِ - جنگ احد کے سال۔

فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا - ان کی آنکھ بیمار ہوگئی۔

لَكَانَ عَيْنًا مَّعِيْنًا - (اگر حضرت ہاجرہؑ اس پانی کی حرص کر کے اس کو مشک میں نہ بھر لیتیں (یا اس کے گرد مینڈ نہ باندھتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ رہتا ہے۔ (مجمع البحار میں غلطی سے بجائے حضرت ہاجرہؑ کے حضرت سارہؑ کا نام لکھا ہے یہ سہو ہے)۔

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيَانًا - تم اپنے مالکوں کو کھلم کھلا دیکھو گے (یعنی بے حجاب سامنے یہ آنکھ بہشت کی ہوگی ورنہ دنیا کی

آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی)۔

فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ - ایک شخص نے ان لوگوں کو جن سے سائل نے سوال کیا تھا پیچھے چھوڑا اور خود آگے بڑھ کر چپکے سے سائل کو دیا۔ (ایک روایت میں تخلف عن اعیانھم ہے یعنی ان کے پیچھے رہ گیا اور چھپ کر سائل کو دیا)۔

لَوْ سَمِعَكَ كَانَتْ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ - اگر وہ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں تیری بات سن پائیں کہ تو نے ان کو نبی کہا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں گے کہ یہودیوں نے میری نبوت کی تصدیق کی)۔

لَوْ اَتَوُا الْاَمْرَ عَيَانًا - اگر کھلم کھلا بغیر مکر اور تدلیس کے ایسا کرتے۔

يُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَالَمْ يُعَايِنْ مَلَكَ الْمَوْتِ - توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک آدمی موت کے فرشتہ کو نہیں دیکھتا۔

لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ - البتہ بدنظر اس سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بعضے لوگوں نے اس میں یہ اشکال کیا ہے کہ بدنظر بغیر قصد کے کیونکر اثر کرتی ہے اور معیون کو اس سے کیوں نقصان پہنچتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کے طبائع مختلف ہیں کبھی کوئی عورت اپنا ہاتھ دودھ کے برتن میں ڈالی دیتی ہے تو وہ دودھ پھٹ جاتا ہے اور کبھی باغ میں جاتی ہے تو وہاں کے درخت سوکھ جاتے ہیں گو وہ ان کو ہاتھ نہ لگائے۔)

مَا اَبْيَنَ الْحَقَّ لِذِىْ عَيْنَيْنِ - آنکھ والے کے لئے حق بات خوب روشن ہے (آنکھ سے مراد یہاں دل کی آنکھ ہے یعنی بصیرت اور عقل سلیم)۔

اِخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلٰى عَيْنَيْكَ - مجلسوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر چن (جس مجلس میں بیٹھنے سے دین یا دنیا کا فائدہ ہو اس کو اختیار کر۔ اور جہاں نقصان ہو یا کچھ فائدہ نہ ہو اس کو چھوڑ دے)۔

قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْعِيْنَةِ - (امام ابوعبداللہؒ نے فرمایا) بیع عینہ میں کچھ قباحت نہیں۔

عَيْنٌ - نقد کو بھی کہتے ہیں (اس کے مقابل دین ہے یعنی ادھار)۔

عَيٌّ - یا عَيَاءٌ - تھک جانا، رک جانا، راہ نہ پانا، عاجز ہونا۔

تَعْيِيَةٌ - اور مُعَايَاةٌ - ایسی بات کہنا جس سے ہدایت نہ ہو۔

اِعْيَاءٌ - عاجز ہونا، تھک جانا، تھکا دینا، عاجز کرنا تَعَيٍّ یا تَعَايِيٌ یا اِسْتِعْيَاءٌ - تھک جانا۔

زَوْجِىْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ - میرا خاوند تو بالکل ڈھیلا، نامراد، بات کرنے سے عاجز ہے۔

شِفَاءُ الْعَيِّ السُّوَالُ - جاہل کا علاج یہ ہے کہ جاننے والوں سے دریافت کرے۔

فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيَّ بِشَانِهَا - راستہ میں ہدی کا جانور رسقط ہو جائے پھر ہدی لے جانے والا اس کے باب میں حیران ہو (کہ اب اس کو کیا کروں وہ تو مکہ تک جا نہیں سکتا)۔

فِعْلُهُمُ الدَّاءُ الْعَيَاءُ - ان کا کام ایک لاعلاج بیماری ہے۔ (جس کے علاج سے اطباء عاجز ہیں)۔

وَمُهِمَّةٍ اَعْيَا الْقُضَاةَ عَيَاؤُهَا - وہ مہم مسئلہ جس نے قاضیوں کو تھکا دیا (یعنی اس میں فتوٰی دینا دشوار ہو گیا۔ وہ مسئلہ ہے کہ ایک مرد کی فرج بھی ہے عورت کی طرح یعنی خنثی ہے تو اس کو مرد کا سا حصہ ترکہ میں ملے گا یا عورت کا۔ ابن شہابؒ زہری نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ جدھر سے اس کی منی نکلتی ہے اس کا اعتبار ہوگا۔)

فَاَبْطَاَبِىْ جَمَلِىْ وَاَعْيٰى - میرا اونٹ سست چلا اس نے دیر لگائی اور تھک گیا۔

اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ مِنَ الْاِيْمَانِ - شرم اور کم گوئی (ہر بات کو سوچ سمجھ کر کہنا ایمان کی نشانی ہے) اور بدزبانی اور بک بک نفاق کی نشانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَيَّ الْحَيَّ - اللہ تعالیٰ کم گو شرم کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔

فَاِنْ نَسِيَ الْاِمَامُ اَوْتَعَايَا فَقَوِّمُوْهُ - اگر امام نماز میں بھول جائے یا رک جائے تو اس کو درست کر دو بتلا دو۔

فَاِنْ اَعْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهٖ رُوْحُ الْقُدُسِ - اگر ہم لوگ کسی بات کے بتانے میں عاجز ہو جاتے ہیں تو روح القدس ہمارے پاس کر بتلا دیتی ہے۔

غ

کتاب الغین غ

غین معجمہ انیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کا عدد ایک ہزار ہے۔

غاغاء۔ پہاڑی کوؤں کی آواز۔

باب الغین مع الباء

غِبٌّ۔ ایک دن آنا اور ایک دن نہ آنا۔

غَبٌّ اور غُبُوْبٌ۔ ایک دن جانوروں کا پانی پینا' ایک دن پیاسے رہنا۔

غِبٌّ۔ گوشت کا باسی یا بدبودار ہونا۔

حُمیَّ الْغِبِّ۔ ایک دن درمیان کا بخار' باری کا بخار۔

تَغْبِیْبٌ۔ مبالغہ نہ کرنا' حلق پکڑنا' دفع کرنا' بگڑ جانا۔

اِغْبَابٌ۔ ایک دن درمیان آنا۔

زُرْغِبًّا تَزْدَدْحُبًّا۔ ایک دن بیچ ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی۔ (اہل عرب کہتے ہیں غَبَّ الرَّجُلُ۔ جب کئی روز کے بعد ملاقات کو آئے) (حسن نے کہا ہر ہفتہ میں ایک بار)۔

اَغِبُّوْافِی عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ۔ بیمار کی پرسش کو ایک دن درمیان جاؤ (کیونکہ روزانہ جانے سے اس کو تکلیف ہوگی)۔

نَھٰی عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّاغِبًّا۔ بالوں میں روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا (ایک دن بیچ کر کے مضائقہ نہیں۔ کیونکہ روز کنگھی کرنا اور بناؤ سنگار کرنا عورتوں ہی کو زیب دیتا ہے' مردوں کو ایسی زیب و زینت میں مشغول ہونا نہیں چاہیے)۔

لَا یَاْکُلُوْنَ اللَّحْمَ اِلَّاغِبًّا۔ ایک دن بیچ گوشت کھاتے تھے (روزانہ نہیں کھاتے تھے تاکہ اس کی عادت نہ پڑ جائے اور بغیر گوشت کے کھانا دل کو نہ لگے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ گوشت کو روزانہ مت کھاؤ' اس کی لت شراب کی سی پڑ جاتی ہے)۔

یُغَبِّبَ عَنْ ھَلَاكِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کی زیادہ ہلاکت کی خبر نہیں دیتے تھے۔

غَبَّبَ فِیْھَا۔ اس نے میری حاجت پوری کرنے میں مبالغہ نہیں کیا۔

فَقَاءَ تْ لَحْمًا غَابًّا۔ اس نے قے میں بدبودار گوشت نکالا۔

غَبَّ اللَّحْمُ اور اَغَبَّ فَھُوَ مُغِبٌّ۔ گوشت' بدبودار ہو گیا۔

لَا تُقْبَلُ شَھَادَةُ ذِیْ تَغِبَّةٍ۔ فسادی آدمی کی (فتنہ پرداز کی) گواہی قبول نہ ہوگی۔

مَاضَرَّكَ مَازُوِیَ عَنْكَ اِذَا حَمِدْتَ مَغَبَّتَهٗ۔ جو چیز تجھ کو نہ ملے اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا جب انجام اچھا ہو۔

مَغَبَّةٌ اور غِبٌّ۔ عاقبت اور انجام کو بھی کہتے ہیں۔

غَبْثٌ۔ مسکہ اور پنیر ملانا' لت کرنا۔

اِغْبِثَاثٌ۔ خاکی رنگ ہونا۔

غَبِیْثَةٌ۔ مسکہ اور پنیر لت کیا ہوا۔

اَغْبَثُ۔ خاکی رنگ۔

غَبَرٌ۔ زخم مندمل ہونا اس طرح کہ اس میں چور رہ جائے' پھر اس میں سے خون اور پیپ رواں ہو۔

غُبُوْرٌ۔ ٹھہرنا' باقی رہنا' گزر جانا' خاکی رنگ ہونا۔

تَغْبِيْرٌ - غبار اڑانا' خاکی رنگ ہونا کوشش کرنا-

تَغَبُّرٌ - عورت سے بچہ حاصل کرنا' جو دودھ تھن میں رہ گیا ہو اس کو دوہ لینا-

اِغْبِرَارٌ - گرد آلود ہونا-

غَابِرٌ - باقی اور ماضی-

غُبَّرٌ - باقی (اس کی جمع غُبَّرَاتٌ ہے)-

غُبَارٌ - گرد' باریک خاک جو ہوا میں اڑتی ہے-

غُبْرٌ - دودھ کا بقیہ یا حیض کا-

بَيْنَا رَجُلٌ فِيْ مَفَازَةٍ غَبْرَاءَ - ایک شخص ایک جنگل میں تھا جس میں سے نکلنے کا راستہ اس کو معلوم نہ ہوتا تھا-

مَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ اَبِیْ ذَرٍّ - نہ زمین نے اٹھایا اور نہ آسمان نے سایہ کیا اس شخص پر جو ابوذرؓ سے زیادہ زبان کا سچا ہو (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ انتہائی سچے آدمی ہیں ان سے بھی زیادہ سچا شخص کوئی زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں گزرا)-

يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ - ہر خاک آلود جگہ سے نکلیں گے (یعنی غربت زدہ جھونپڑوں سے جو ہمیشہ خاک آلود رہتے ہیں)-

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْجُوْعِ الْاَغْبَرِ وَالْمَوْتِ الْاَحْمَرِ - اگر تم اس کو جانتے ہوتے جو اس امت میں گرد آلود' بھوک اور لال موت ہوگی (گرد آلود بھوک سے قحط اور خشک سالی مراد ہے کیونکہ اس میں برسات نہ ہونے سے گرد اڑتی رہتی ہے اور جو آسمان بھی گرد آلود رہتا ہے- اور لال موت سے قتال اور خون ریزی مراد ہے- مطلب یہ ہے کہ اس امت میں قحط ہوں گے اور خون ریزیاں اور جنگیں ہوں گی)-

يُخَرِّبُ الْبَصْرَةَ الْجُوْعُ الْاَغْبَرُ وَالْمَوْتُ الْاَحْمَرُ - بصرہ قحط اور خون ریزی سے تباہ ہوگا-

فَخَرجُوْا مُغْبِرِيْنَ هُمْ وَدَوَابُّهُمْ - وہ اور ان کے جانور غبار اڑاتے ہوئے نکلے (یعنی بڑی کوشش سے اس کی مطلب میں دوڑتے ہوئے- کیونکہ جو کوئی اس طرح سے کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے نکلے گا وہ خاک اڑاتا ہوا جلدی جلدی چلے گا (عرب کہتے ہیں: اَغْبَرَ فِیْ طَلَبِهٖ - اس کی طلب میں کوشش کی- خوب خاک اڑائی)-

قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَرَاَيْتُهٗ مُغْبِرًا فِيْ جَهَازِهٖ - ایک شخص مدینہ والوں میں سے آیا میں نے ان کو دیکھا' اس کا سامان تیار کرنے میں وہ کوشش کر رہے تھے-

اِنَّهٗ كَانَ يَحْدُرُ فِيْمَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ - جتنی سورۃ باقی تھی اس کو آپ جلدی جلدی پڑھ رہے تھے-

اِنَّهٗ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْغَوَابِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی اخیر دس راتیں جو باقی رہی تھیں ان میں اعتکاف کیا-

سُئِلَ عَنْ جُنُبٍ اِغْتَرَفَ بِكُوْزٍ مِّنْ جُبٍّ فَاَصَابَتْ يَدُهُ الْمَاءَ فَقَالَ غَابِرُهٗ نَجِسٌ - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا' ایک شخص جنب تھا (اس کو غسل کی حاجت تھی) اس نے ایک کوزہ لے کر گھڑے سے پانی نکالا) لیکن اس کا ہاتھ پانی سے لگ گیا- انہوں نے کہا کہ گھڑے میں بچا ہوا پانی ناپاک ہو گیا- (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا اجتہاد تھا- مگر اکثر علماء کے نزدیک اگر جنب کے ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو تو پانی نجس نہ ہو گا کیونکہ جنابت نجاست حکمی ہے نہ کہ حقیقی اور صحیح حدیث میں ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا اور اہل حدیث کے نزدیک جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے پانی ناپاک نہیں ہوتا' قلیل ہو یا کثیر- اور یہی مذہب دلیل کے اعتبار سے قوی ہے)-

فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا غُبَّرَاتٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يا غُبَّرُ اَهْلِ الْكِتَابِ - اہل کتاب میں سے کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں-

غُبَّرَاتٌ جمع ہے غُبَّرٌ کی اور غُبَّرٌ جمع ہے غَابِرٌ کی-

وَلَا حَمَلَتْنِی الْبَغَايَا فِیْ غُبَّرَاتِ الْمَالِیْ - مجھ کو فاحشہ عورتوں نے حیض کے لتوں میں نہیں اٹھایا (یعنی میں نے لونڈیوں کی گود میں پرورش نہیں پائی)-

بِفِنَائِهٖ اَعْنُزٌ دَرُّهُنَّ غُبَّرٌ - اس کے مکان کے صحن میں چند بکریاں ہیں جن کا دودھ تھوڑا ہے-

اَكُوْنُ فِيْ غُبَّرِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ - مجھ کو پچھلے لوگوں میں

رہنا زیادہ پسند ہے اگلوں میں رہنے سے جن کا نام مشہور ہے (یہ حضرت اویس قرنی نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ شہرت اور ناموری مجھ کو پسند نہیں ہے-گمنامی اور خمول مجھ کو زیادہ پسند ہے)-

ایک روایت میں فِیْ غَبْرَاءِ النَّاسِ - ہے یعنی گرد آلودہ محتاج، مفلس لوگوں میں رہنا مجھ کو زیادہ پسند ہے-

بَنُوْ غَبْرَاءَ-محتاجوں کو کہتے ہیں-

اِیَّاکُمْ وَالْغُبَیْرَاءَ فَاِنَّھَا خَمْرُ الْعَالَمِ- غبیراء شراب سے بچو (جو جوار سے بنائی جاتی ہے) وہ تمام عالم کے نزدیک شراب ہے (یعنی سب لوگ اس کو شراب کہتے ہیں اور دوسری تمام شرابوں کی طرح نشہ کرتی ہے یا سب لوگ اس شراب کا استعمال کرتے ہیں)-

یَرٰی اَبَاہُ عَلَیْہِ الْغَبَرَۃُ وَالْقَتَرَۃُ- (قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر کو دیکھیں گے اس پر گرد وغبار اور تاریکی ہوگی (یعنی پریشان حال خاک آلود رنگ کالا پڑ گیا ہوگا)-

لَا یَغُرَّنَّکَ عِزًّا لِّلدُّنْیَا فَاِنَّہٗ ذَاھِبٌ- دنیا کی (چند روز) عزت پر غرور نہ کر اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے (ذرا سی دیر میں بادشاہ سے فقیر ہو جاتے ہیں اور عزت کے بجائے ذلت سے سابقہ پڑتا ہے)-

مَاغَبَرَ مِنَ الدُّنْیَا- دنیا کا جو زمانہ باقی رہا ہے (یا گزر چکا ہے-صحیح پہلے معنی ہیں)-

اَلْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ الْغَابِرُ- موتی کی طرح چمکتا ستارہ جو ڈوبنے کے قریب ہو یا آسمان کے کنارے میں باقی رہ گیا ہو-(ایک روایت میں اَلْغَائِرُ یعنی مغرب کی طرف نیچے اترا- اس کے علاوہ ایک روایت میں اَلْغَارِبُ ہے ایک میں اَلْعَازِبُ ہے)-

فَنَحَرَ مَاغَبَرَ- جو اونٹ باقی رہ گئے تھے (یعنی ۶۳ اونٹ) وہ حضرت علیؓ نے نحر کر دیئے- اس دن کل سو اونٹ نحر ہوئے تھے-۳۷ اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کئے باقی کو حضرت علیؓ نے نحر کر دیا)-

اِغْبَرَّتْ-غبار آلودہ ہوگئی-

وَاخْلُفْهُ فِی الْغَابِرِیْنَ- جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا قائم مقام رہ (یعنی ان کی حفاظت اور نگہبانی کر)-

وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ یَا اَللّٰھُمَّ اخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ- (معنی وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے یعنی اس کے وارثوں اور پس ماندوں میں تو اس کا جانشین رہ)-

کَسَحَتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اغْبَرَّتْ ثِیَابُھَا- حضرت فاطمہؓ اپنے گھر میں خود جھاڑ دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے خاک آلودہ ہو گئے (آپ خود اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں، روٹی پکاتیں اور گھر کے تمام کاروبار کو خود ہی انجام دیتیں)-

اِنْھَھُمْ عَنْ غُبَیْرَاءِ السُّکْرِ- ان کو جواری کا شراب پینے سے جو نشہ لاتی ہے منع کر (غُبَیْرَاء کو سکر کی طرف اس لئے مضاف کیا کہ ایک ''غبیراء التمر' ہوتا ہے جو عناب کی طرح ایک میوہ ہے)-

غَبَسٌ -تاریک ہونا-(جیسے اِغْبَسَاسٌ اور اِغْبِیْسَاسٌ ہے)-

لَا اٰتِیْکَ مَا غَبَا غُبَیْسٌ- میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک بھیڑیا ایک دن بیچ بکریوں کے پاس آتا رہے (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)-

اِذَا اسْتَقْبَلُوْکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاسْتَقْبِلْھُمْ حَتّٰی تَغْبِسَھَا- جب لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر تیرے سامنے آئیں اور تو اس وقت پہنچے جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو چکے ہوں تو ان کی طرف اپنا منہ کر اس کو کالا کرنے کے لئے (یعنی جب تو ایسا عمل کرے گا تو تیرا ضمیر محجوب ہوگا-ممکن ہے اس احساس ندامت کے بعد تیری نماز جمعہ فوت نہ ہو)-

کَالذِّئْبَۃِ الْغَبْسَاءِ فِیْ ظِلِّ السَّرَبِ- خاکی بھیڑیئے کی طرح جو سرنگ کے سایہ میں ہو-

غَبَشٌ -بقیہ تاریکی جس میں سفیدی ملی ہو (جیسے اِغْبَاشٌ ہے)-

تَغَبُّشٌ-ظلم کرنا، کسی پر جھوٹا دعوی کرنا-

غَابِشٌ -جھوٹا، مکار، فریبی-

اِنَّہٗ صَلَّی الْفَجْرَ بِغَبَشٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز تاریکی میں پڑھی (یعنی اول وقت صبح صادق ہوتے ہی جب رات کی تاریکی کے اثرات باقی تھے)-

غَبَشٌ - عین صبح صادق کے وقت کو کہتے ہیں۔

غَبَسٌ - یہ وقت غَبَشٌ کے بعد کا ہے۔

غَلَسٌ - یہ وقت غَبَسٌ کے بعد کا ہے۔ (مذکورہ بالا حدیث میں جو ایک دوسری روایت کے ذریعہ بیان ہوئی ہے اس میں بِغَبَسٍ کا لفظ بیان ہوا ہے سین مہملہ سے)۔

قَمَشَ عِلْمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ - ایک دھوکا دینے والا علم فتنہ کی تاریکیوں میں حاصل کیا۔

اَغْبَشَ اللَّيْلُ - رات تاریک ہوگئی سفیدی کے ساتھ۔

غَبْطٌ - جانور کے سرین ٹٹولنا' اس کا مٹاپا دبلا پن دریافت کرنے کے لئے۔ رشک کرنا (یعنی دوسرے کے مال وجاہ کی آرزو کرنا اس کے زوال کی خواہش نہ کر کے اور اگر دوسرے کا زوال چاہ کر اپنے لئے خواہش کرے تو وہ حسد ہے)۔

غِبْطَةٌ - رشک۔

تَغْبِيْطٌ - رشک دلانا' آرزومند بنانا۔

اِغْتِبَاطٌ - آرزو کرنا' نیک حال ہونا' خوش ہونا۔

اِغْبَاطٌ - گھانس کا زمین کو ڈھانپ لینا' برابر پانی سے بھر جانا۔

غَبُوْطٌ - وہ اونٹنی کہ جب تک ہاتھ اس کی پیٹھ پر نہ پھیریں اس کا موٹا پن یا دبلا پن معلوم نہ ہو۔

سَمَاءٌ غَبَطِى - مسلسل برسنے والا ابر۔

اَرْضٌ مَغْبَطَةٌ - وہ زمین جو سبزی سے ڈھکی ہوئی ہو (یعنی سرسبز وشاداب ہو)۔

سُئِلَ هَلْ يَضُرُّ الْغَبْطُ قَالَ لَا اِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْعِضَاهُ الْخَبْطُ - آنحضرت سے پوچھا گیا کیا رشک کرنا بھی نقصان پہنچاتا ہے (رشک یعنی دوسرے کی نعمت کی آرزو کرنا مگر اس کا زوال نہ چاہنا) آپ نے فرمایا نہیں مگر اسقدر نقصان پہنچاتا ہے جیسے جنگلی کانٹے دار درخت کے پتے جھاڑنا (اگرچہ پتے جھاڑنے سے درخت کو کسی قدر نقصان پہنچتا ہے مگر پھر پتے اگ جاتے ہیں اور درخت سرسبز رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رشک کرنے سے اگرچہ ثواب میں کمی ہو جاتی ہے مگر آدمی کا نیک عمل قائم رہتا ہے' برخلاف حسد کر کے کہ اس سے تو نیک اعمال سب اکارت ہو جاتے ہیں)۔

عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمْ اَهْلُ الْجَمْعِ - نور کے منبروں پر ہوں گے تمام مجمع والے (اہل حشر) ان پر رشک کریں گے۔

يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ - اگلے اور پچھلے سب ان پر رشک کریں گے۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِىْ جَلَالِىْ لَهُمْ مَنَابِرُ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ - جو لوگ میرے جلال اور بزرگی کا خیال رکھ کر آپس میں خلوص کے ساتھ دوستی رکھیں وہ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور پیغمبر بھی ان پر رشک کریں گے (حالانکہ پیغمبروں کا درجہ ان سے بہت بلند ہوگا مگر وہ یہ آرزو کریں گے کاش اور فضائل کے ساتھ یہ فضیلت بھی ان کو حاصل ہو جاتی)۔

اَحْسَنْتُمْ يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلُّوْا الْوَقْتَهَا - آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا' نماز وقت پر پڑھنے سے ان کی تعریف کی۔

اَغْبَطُ اَوْلِيَائِىْ - میرے اولیاء میں سے سب سے زیادہ رشک کے قابل۔

يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ الرَّجُلُ بِالْوَحْدَةِ لِخِفَّةِ الْمُؤْنَةِ وَيُرْثٰى لِصَاحِبِ الْعِيَالِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا (لوگوں کو معایش کی تنگی ہوگی) جو آدمی مجرد اکیلا ہوگا (بال بچے نہ رکھتا ہوگا) اس پر رشک کریں گے اور بال بچے والے کے حال پر روئیں گے' رنج کریں گے (مطلب یہ ہے کہ جب روپیہ ملتا تھا بہ فراغت بسر کرتے تھے' اس وقت لوگ بال بچے والوں پر رشک کیا کرتے تھے۔ جب سے خلافت شرعی جاتی رہی۔ اور طوائف الملوکی پھیل گئی۔ بادشاہوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی مال سمجھا' مسلمان فاقوں سے مرنے لگے اور وہ اپنی نفسانی عیش وعشرت میں روپیہ اڑانے لگے۔ ایسے وقت مجرد آدمی پر رشک ہوتا ہے کہ وہ بےفکر ہے اور عیال دار آدمی پر رونا آتا ہے)۔

جَاءَ هُمْ يُصَلُّوْنَ فِىْ جَمَاعَةٍ فَجَعَلَ يُغَبِّطُهُمْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' لوگوں نے جماعت کھڑی کر دی تھی نماز پڑھ رہے تھے' آپ ان کی تعریف کرنے لگے یا ان کو رشک دلانے لگے (ایک روایت میں يَغْبِطُهُمْ ہے

تخفیف کے ساتھ یعنی ان پر رشک کرنے لگے کاش میں بھی تمہاری طرح نماز میں سبقت کرتا)۔

اَللّٰھُمَّ غَبْطًا لَا ھَبْطًا۔ یا اللہ! ہم کو ایسا درجہ اور مرتبہ عنایت فرما کہ لوگ ہم پر رشک کریں اور ہم کو تنزل اور ذلت سے بچا (یعنی ہمارے قدر و مرتبہ میں روز بروز ترقی عطا فرما نہ کہ تنزل اور انحطاط)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُغْبَطَ اَھْلُ الْقُبُوْرِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی (جب تک) زندہ لوگ مردوں پر رشک (نہ) کریں۔ (ایسے مصائب اور ایسی آفات طاری ہوں گی کہ زندہ لوگ کہیں گے کہ کاش ہم بھی مر کر قبر میں دفن ہو گئے ہوتے تا کہ ان برے حالات سے دوچار نہ ہوتے)۔

وَاغْتَبَطْتُ۔ میں نے رشک کیا۔

وَاغْتُبِطْتُ۔ مجھ پر رشک ہونے لگا۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً فَاغْتَبَطَ بِہٖ۔ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے اس پر خوش ہو (ایک روایت میں فَاعْتَبَطَ ہے عین مہملہ سے، جس کا بیان اس کے باب میں گزر چکا ہے)

کَاَنَّھَا غُبُطٌ فِیْ زَمْخَرٍ۔ گویا وہ ہودے ہیں باریک تیر میں۔

غُبُطٌ۔ جمع ہے غَبِیْطٌ کی۔ یعنی وہ جگہ جو اونٹ پر عورت کے لیے ہودے کی طرح تیار کی جاتی ہے (اور یہاں مراد اس کی کوئی لکڑی ہے جو مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ فارسی کمانوں کو اس سے تشبیہ دی)۔

اِغْتَبَطَتْ عَلَیْہِ الْحُمّٰی۔ آنحضرت کو دائمی بخار ہو گیا (جو وفات تک نہیں اترا یعنی حمی مطبقہ کنٹی نیوڈ فیور)۔

فَغَبَطَ مِنْھَا شَاۃً فَاِذَا ھِیَ لَا تُنْقِیْ۔ انہوں نے ایک بکری کو ٹٹولا (دریافت کرنے کے لیے کہ آیا دبلی ہے یا فربہ) دیکھا تو اس کی ہڈیوں میں مغز ہی نہیں ہے (اس قدر دبلی ہے) (ایک روایت میں فعبط ہے عین مہملہ سے۔ یعنی ایک بکری کاٹی) (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِغْتَبَطَا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ۔ جب اونٹ یا بکری بغیر کسی بیماری کے ذبح کرے)۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا یَّھُوْنُ بِمَوْتٍ بَعْدَالَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّۃِ مَوْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ) کسی کی آسان موت پر مجھ کو رشک نہیں آتا جب سے میں نے آں حضرتؐ کی موت کی سختی دیکھی (معلوم ہوا کہ موت کی سختی عمدہ چیز ہے جب ہی تو آنحضرت پر سختی ہوئی۔ یہ حضرت عائشہؓ کی رائے تھی حالانکہ آپؐ پر کوئی ایسی زیادہ سختی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ملک الموت نے نہایت نرمی سے روح مبارک کو قبض کیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ نے کوئی اضطراب نہیں فرمایا صرف پیشانی پر پانی ملتے رہے اور وفات تک نماز کی وصیت فرماتے رہے۔ اور آخری کلمہ آپؐ نے یہ فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"

یَغْبِطُھُمُ الْاَوَّلُوْنَ۔ ان پر اگلے لوگ رشک کریں گے (اس بات پر کہ ان کو ان کی طرح خوف نہ ہوگا۔ یا محشر کا ذکر ہے یعنی بہشت میں داخل ہونے سے پہلے وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اگرچہ اس سے عالی درجہ ہوں گے مگر ان کو اپنی امت کا ڈر ہوگا)۔

فِیْ غِبْطَۃٍ۔ سرور اور خوشی اور فارغ البالی میں۔

مَنْ یَّزْرَعْ خَیْرًا یَحْصُدُ غِبْطَۃً۔ جو شخص بھلائی کا تخم بوئے گا وہ سرور اور خوشی کا غلہ کاٹے گا اور جو شخص بدی کا تخم لگائے گا وہ ندامت اور شرمندگی کا پھل کاٹے گا۔

اِنْ تَصْبِرْ تُغْتَبَطُ۔ اگر تو صبر کرے گا تو (اتنی نعمتیں تجھ کو ملیں گی کہ) لوگ تجھ پر رشک کریں گے۔

عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّھَا غِبْطَۃُ الطَّالِبِ الرَّاجِیْ۔ اللہ کا ڈر رکھو، اس پر اللہ کے طالب اور اس کے رحم کے امیدوار کو خوشی کرنا چاہیے یا رشک کرنا چاہیے۔

وَبَیْنَ اَنْ یَّغْتَبِطَ وَیَرٰی مَا تَقَرُّبِہٖ عَیْنُہٗ۔ خوشی اور سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھنے کے درمیان۔

غَبْغَبٌ۔ وہ گوشت مرغ یا بکرے کا جو ان کی ٹھوڑی تلے لٹکا رہتا ہے۔ اور منی میں نحر کرنے کا مقام۔ (بعض نے کہا اس مقام کا نام ہے جہاں طائف میں "لات" بت نصب تھا)۔

غَبُوْقٌ۔ جو شراب بوقت شام پلائی جاتی ہے (اس کے پلانے کو غَبُوْقٌ کہتے ہیں۔ اس کے مقابل وہ شراب جو صبح کے وقت پی

جاتی ہے اس کو صَبُوْح کہتے ہیں)۔

تَغَبُّقٌ - شام کو دودھ دوہنا۔

اِغْتِبَاقٌ - شام کی شراب پینا۔

غَبْقَانٌ - شام کی شراب پینے والا مرد۔

غَبْقٰی - یہ غبقان کا مونث ہے۔

وَكُنْتُ لَا اُغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا - میں اپنے ماں باپ سے پہلے کسی عزیز کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ کسی لونڈی غلام کو (بلکہ سب سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا پھر دوسرے اہل و عیال اور خدمت گاروں کو)۔

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا - جب تم کو صبح کو ایک پیالہ نہ ملے یا شام کو ایک پیالہ نہ ملے (مطلب یہ ہے کہ جب صبح یا شام کو کھانا نہ ملے اور تم بھوکے ہو تو مردار کھا لینا درست ہے- اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر تھوڑی سی بھوک ہو تو مردار کھا سکتا ہے گو بے قرار نہ ہو- اور اکثر علماء نے جب تک بھوک سے بے قرار نہ ہو مردار کھانا درست نہیں رکھا)

لَا تُحَرِّمُ الْغَبْقَةُ - ایک بار شام کے وقت دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت نہیں ہوتی (جب تک دس بار یا پانچ بار نہ پئے)۔

غَيْثًا غَبَقًا - بہت گہرا ابر' گھٹا۔

غَبْنٌ - کپڑے کو موڑ کر سینا چھوٹا کرنے کے لیے یا تنگ کرنے کے لیے' حال معلوم نہ ہونا۔

غَبْنٌ اور غَبَنٌ - بھول جانا' غلطی کرنا' کم عقل ہونا (جیسے غَبَانَةٌ ہے) اور فریب دینا (خرید و فروخت یا رائے میں جو فریب دے اس کو غَابِن کہتے ہیں اور جس کو فریب دیا جائے اس کو مَغْبُوْن کہیں گے)

غَبْنٌ فَاحِشٌ - وہ نقصان جو کسی قیمت لگانے والے کی قیمت میں نہ آئے (مثلاً ایک روپیہ کی چیز دو روپیہ کو خریدنا)۔

غَبِيْنٌ - ضعیف الرائے' ضعیف العقل۔

غَبِيْنَةٌ - مکر و فریب۔

تَغَابُنٌ - ایک دوسرے کو نقصان میں ڈالنا۔

تَغْبِيْنٌ - نقصان دینا۔

اِغْتِبَانٌ - بغل میں چھپا لینا۔

مُغَابَنَةٌ - بیع میں نقصان ہونا۔

كَانَ اِذَا اطَّلٰى بَدَاَ بِمَغَابِنِهٖ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ لگاتے تو چڈھوں سے شروع کرتے یا بغلوں سے- (یہ مَغْبِنٌ کی جمع ہے)۔

مَنْ مَّسَّ مَغَابِنَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ - جو شخص چڈھوں کو چھوئے تو (احتیاطا) وضو کرے (اس لیے کہ چڈھے چھونے میں اکثر ہاتھ ذکر تک پہنچ جاتا ہے)۔

يَوْمُ التَّغَابُنِ - قیامت کا دن۔

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ - اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فریب کھاتے ہیں نقصان اٹھاتے ہیں (ان کی قدر نہیں کرتے ان کا شکر بجا نہیں لاتے (مجمع البحار میں ہے کہ غَبْنٌ بہ سکون بابیع و شرا میں مستعمل ہے اور غَبَنٌ به فتحه با رائے میں)- منتہی الارب میں ہے کہ غَبَنَہ بیع میں کہیں گے اور غبن رایہ ضعف رائے اور سخاوت عقل میں)۔

غَبِنُوْا اَخْبَرَهَا - اس کی خبر ان کو معلوم نہیں ہوئی۔

اِحْتَلَمَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهٗ - احتلام ہوا تو اپنے کندھوں کو دھویا (ران کی جڑوں کو- یہاں مراد شرم گاہ ہے)۔

بَيْعُ الْمَغْبُوْنِ لَا مَحْمُوْدٌ وَّلَا مَشْكُوْرٌ - جس شخص کو فریب دیا جائے اس کی بیع نہ تعریف کے قابل ہے نہ شکریہ کے۔

فَامْسَحْ بِالْكَافُوْرِ جَمِيْعَ مَغَابِنِهٖ - میت کی تمام بغلوں اور چڈھوں میں کافور لگا۔

غَبًّا یا غَبَاوَةً - بیوقوف ہونا' کند ذہن ہونا۔

غَبْوَةٌ - حماقت اور بیوقوفی' بدتمیزی اور غفلت۔

غَبِيٌّ - جاہل' کند ذہن اور بے وقوف۔

تَغَابِيْ - غفلت کرنا۔

غَبْيَةٌ - تھوڑی بارش' کوڑا۔

غَبْيَةُ التُّرَابِ - جو گرد اوپر اڑ گئی ہو۔

غُصْنٌ اَغْبٰى - شاخ پیچیدہ۔

مُغْبِيَةٌ - تھوڑا ابر سے والا ابر۔

تَغْبِيَةٌ - چھپانا' بالوں کو چھوٹا کرنا یا جڑ سے اکھیڑنا -
جَاءَ عَلٰى غَبْيَةِ الشَّمْسِ - سورج ڈوبتے وقت آیا -
اِلَّا الشَّيَاطِيْنَ وَاَغْبِيَاءُ بَنِىْ اٰدَمَ - مگر شیطان اور جاہل بے وقوف آدمی -
قَلِيْلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْغَبَاوَةِ - تھوڑی سمجھ بہت جہالت اور کم عقلی سے بہتر ہے -
تَغَابَ عَنْ كُلِّ مَالَا يَصِحُّ لَكَ - جو چیز تجھ کو موافق نہ آئے اس کو بھول جا (یعنی اس کا خیال نہ کر) -
فَاِنْ غَبِىَ عَلَيْكُمْ - اگر چاند تم پر چھپ جائے -
مَنْ غُبِّىَ عَلَيْهِ - جس پر حال پوشیدہ ہو -

باب الغین مع التاء

غَتٌّ - ڈبو دینا' غوطہ دینا' رنج دینا' ہنسی کو چھپانا' منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ کر سرزنش کرنا' گھونٹ گھونٹ پینا اس طرح کہ برتن منہ سے الگ نہ کرے' گلا گھونٹنا' دبانا تھکانا' ایک کے پیچھے ایک کرنا -
فَغَتَّنِىْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجُهْدَ - مجھ کو اس قدر دبایا کہ میں بے تاب ہو گیا -
يَغُتُّهُمُ اللّٰهُ فِى الْعَذَابِ غَتًّا - اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں پے در پے ڈبوئے گا -
يَامَنْ لَا يَغُتُّهٗ دُعَاءُ الدَّاعِيْنَ - اے خداوند تعالیٰ جس کو پکارنے والوں کی پکار تنگ نہیں کرتی (وہ سب کی فراغت کے ساتھ سنتا اور ہر ایک کی دعا کو مستجاب فرماتا ہے

اے ترا باہر کے رازے دگر
ہر گدار بردرش نازے دگرے[1]

يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ - اس حوض میں دو پرنالے پانی انڈیل رہے ہیں جن کی مدد بہشت سے ہوتی ہے (یعنی بہشت سے ان نالوں میں پانی آتا رہتا ہے اور پھر ان پرنالوں کے ذریعہ حوض میں) ایک روایت میں يَثْعُبُ ہے یعنی پانی بہاتے ہیں) -

يَمُدَّانِهٖ - یہ دونوں پرنالے حوض کا پانی بھرتے رہتے ہیں یعنی پانی کو بڑھاتے رہتے ہیں -
اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا غَتَّهٗ بِالْبَلَاءِ غَتًّا - اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس کو بلاؤں میں خوب ڈبوتا ہے (یعنی مصائب میں مبتلا کر کے امتحان لیتا ہے کہ ہماری محبت صادق ہے یا کاذب) -

باب الغین مع الثاء

غَثٌّ یا غَثِيْثٌ - زخم' پیپ' لہو' مادہ' مردار گوشت وغیرہ' ہر شخص سے مانگنا کسی کو نہ چھوڑنا' کسی چیز کو خراب کہہ کر نہ چھوڑنا'
غَثَاثَةٌ اور غُثُوْثَةٌ - دبلا ہونا' لاغر ہونا' خراب ہو جانا' بگڑ جانا -
تَغْثِيْثٌ - تھوڑا تھوڑا موٹا ہونا -
اِغْثَاثٌ - بمعنی غَثٌّ ہے اور وہ بات کہنا جس میں بھلائی نہ ہو -
اِغْتِثَاثٌ - ربیع میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا -
اِسْتِغْثَاثٌ - زخم سے پیپ وغیرہ نکالنا' اس کی دوا کرنا -
كَلَامٌ غَثٌّ وَّسَمِيْنٌ - خراب اور عمدہ کلام -
غَثٌّ - شیر -
غَثِيْثَةٌ - عقل کی خرابی' جس درخت کی کھجور میں شیرینی نہ ہو' احمق -
زَوْجِىْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ - میرا شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے (جس کو کوئی پسند نہیں کرتا نہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ اس کے حصول کے لئے کوئی تکلیف گوارا کرتا ہے) -
وَلَا تُغِثُّ طَعَامَنَا تَغْثِيْثًا - ہمارے کھانے کو نہیں بگاڑتی (خراب نہیں کرتی) -
اِلْحَقْ بِابْنِ عَمِّكَ يَعْنِىْ عَبْدَ الْمَلِكِ فَغَثُّكَ خَيْرٌ مِّنْ سَمِيْنِ غَيْرِكَ - (عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے بیٹے علی بن عبداللہ سے کہا) جا اپنے چچا کے بیٹے عبدالملک بن مروان سے مل جا' تیرا

---

[1] یا الٰہی! تیرا انداز ہر کسی کے ساتھ منفرد ہے اور ہر فقیر تیرے دروازے پر منفرد انداز سے پیش ہوتا ہے۔ (م)

دبلا گوشت دوسروں کے موٹے گوشت سے اچھا ہے (یعنی عبدالملک پھر اپنا عزیز ہے جو تجھ کو فائدہ اس سے ہو گا وہ غیروں سے نہ ہو گا)۔

غَشْرٌ - سبزی سے جھومنا۔

غَشْرَۃٌ - ارزانی اور فراخی۔

غُشْرَۃٌ - سیاہی سرخی آمیز یا خاکی سبزی مائل۔ آدمیوں کا گروہ۔

غَشْرٌ - کپڑے کا ٹکڑا یا ریشہ۔

غَشْرَۃ - کمینے لوگ۔

غُشَارٌ - بجو۔

اَغْشَرُ - نادان' سفلہ' کمینہ۔

غَنْشَرَۃٌ - بغیر پیاس کے پانی پینا' سر کے بال جھنڈ ہونا۔

اِغْشَارٌ - مغثور نکلنا جو ایک قسم کا بدبودار گوند ہے شہد کی طرح میٹھا۔

مِغْشَرٌ - یہ اغشار کا مترادف ہے اور اس کی جمع مَغَاثِیْرُ ہے۔

تَمَغْشُرٌ - مغثر چننا۔

یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ کَاَنَّہٗ کَبْشٌ اَغْشَرُ - قیامت کے دن موت کو ایک خاکی رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے۔

اِنَّ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرَ رِعَاعٌ غَشَرَۃٌ - یہ لوگ تو کم ذات' بے وقوف جاہل ہیں (اصل میں اَغْشَر کا لفظ بجو کے لیے استعمال ہوتا تھا جو خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ پھر بہ طور تشبیہات یہ لفظ بے وقوف' کودن اور جاہل کے لیے بھی استعمال ہونے لگا)۔

اُحِبُّ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ وَاُحِبُّ الْغَشْرَاءَ - میں مسلمانوں اور اسلام کا خیر خواہ ہوں اور عام لوگوں اور ان کی جماعت کو پسند کرتا ہوں۔

اَکُوْنُ فِیْ غَشْرَاءِ النَّاسِ - میں عام لوگوں میں رہوں (کوئی مجھ کو نہ پہچانے نہ میری عظمت کرے) (یہ حضرت اویس قرنی نے فرمایا)۔

غَشْوٌ یا غُشُوٌ - وہ کچرا (کوڑا کرکٹ) جو پانی بہا کر لاتا ہے' پھین' جھاگ' تباہ شدہ درخت کا پرا سوکھا پتہ جو سیلاب کے پھین (جھاگ) کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

غَشَی الْوَادِیْ غَشْیًا - نالے میں خوب کچرا کوڑا بہہ کر آیا۔

غَشَی السَّیْلُ الْمَرْتَعَ - بہاؤ نے چراگاہ کو کوڑے کچرے سے خراب بدمزہ کر دیا۔

غَشْیٌ اور غَشَیَانٌ - ناپاک ہونا' مضطرب ہونا' ابر آلود ہونا' خلط کرنا' ملا دینا' بہت ہونا۔

اَغْشٰی - شیر۔

کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ غُثَاءِ السَّیْلِ - جیسے تخم رو کی مٹی اور میل کچیل میں اگتا ہے۔

ھٰذَا الْغُثَاءُ الَّذِیْ کُنَّا نُحَدِّثُ عَنْہُ - یہی کوڑا کچرا ہے جس سے حدیث ہم سے روایت کی جاتی تھیں (یہاں کوڑے کچرے سے کمینے' خراب' ذلیل اور بے اعتبار لوگ مراد ہیں)۔

کَمَا یَنْبُتُ الْغُثَاءُ - جیسے وہ دانے اگ آتے ہیں جو (پانی کی) رو کی پھین میں بہہ آتے ہیں۔

وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ - تم تو کوڑے کچرے ہو۔ جیسے سیلاب کا کوڑا کچرہ ہوتا ہے (یعنی آخری زمانہ کے خراب لوگ ہو)۔

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ عَالِمٌ وَّمُتَعَلِّمٌ وَّغُثَاءٌ - آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک تو عالم' دوسرے طالب علم' تیسرے کوڑا کرکٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ علم کے طالب وہ کوڑے کچرے کی طرح محض بے کار اور بے مقصد لوگ ہیں' مسلم معاشرے کو ان کی تعداد سے کوئی قوت نہیں پہنچتی)۔

باب الغین مع الدال

غَدٌّ - غدود (یعنی بتوڑی یا گلٹیں) نکلنا۔

تَغْدِیْدٌ - اپنا حصہ لے لینا۔ غدود والا ہونا۔

اِغْدَادٌ - غدود نکلنا۔ غصہ ہونا۔

غُدَّۃٌ - گلٹی یا رسولی یا بتوڑی (اس کی جمع غَدَائِد ہے)۔

مُغِدٌّ - گلٹی والا یا غضب ناک۔

مِغْدَادٌ - جو ہمیشہ غصہ کرتا رہے۔

اِنَّہٗ ذَکَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ غُدَّۃٌ کَغُدَّۃِ الْبَعِیْرِ تَاْخُذُھُمْ

فِيْ مَرَاقِهِمْ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر فرمایا تو کہا وہ ایک گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح جوان کے پیٹ کے حصہ میں نکلتی تھی (اصل میں یہ اونٹ کی بیماری ہے اور ایسی سخت ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی اونٹ اس میں بچ جاتا ہے ورنہ تیسرے روز مر جاتا ہے آدمی میں یہ بیماری کیڑوں کے ذریعہ پھیلتی ہے- طاعون کے جراثیم پہلے چوہوں کے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور وہ مرنا شروع ہوتے ہیں بعد ازاں یہ وبا انسانوں پر متعدی ہوتی ہے- طاعون میں اولا بخار اور شدید درد سر عارض ہوتا ہے پھر اسی روز یا دوسرے روز ایک گلٹی بغل' ران کے جوڑ یا کنپٹی یا کسی دوسرے مقام میں نمودار ہوتی ہے- پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑھتی ہے اور اس کا زہر اور اثرات سارے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں حتی کہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے بعض بچ بھی جاتے ہیں)-

غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ وَمَوْتٌ فِيْ بَيْتِ سَلُوْلِيَّةٍ (عامر بن طفیل نے کہا جب اس کو طاعون ہوا) گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح ایک عورت کے گھر میں جو سلول قبیلے کی ہے-

مَا هِيَ بِمُغِدٍّ فَيَسْتَحْجِيْ لَحْمُهَا- کیا اس اونٹنی کے گلٹی تھوڑی نکلی تھی کہ اس کا گوشت بدبودار خراب ہو جاتا-

فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا وَ مِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ- (جو نماز بھول جائے یا نیند غالب آ جانے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو) جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے دوسرے دن وقت پر پڑھے (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہ کا مذہب ہو کہ نماز کی قضا دوسرے دن اس نماز کے وقت پر پڑھنا چاہیے اور شاید یہ حکم استحبابی ہو- اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوبارہ نماز کی قضا کرے میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس کو پڑھ لے اور دوسرے دن خیال رکھے کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو بلکہ مقررہ وقت پر ادا کرے)-

سَمِعَ الْغَدَ مِنْ حِيْنِ بَايَعَ الْمُسْلِمُوْنَ- جس دن مسلمانوں نے بیعت کی تو دوسرے دن انہوں نے اس کی خبر سنی-

فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ- کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) یہودیوں کے لیے ہے-

غَدَاءٌ- صبح کا کھانا-

غَدْرٌ یا غَدَرَانٌ- عہد توڑنا' خیانت کرنا' گڑھے کا پانی پینا-

غَدَرٌ- آسمان کا پانی پینا' تاریک ہونا' پیچھے رہ جانا-

مُغَادَرَةٌ- اور غِدَارٌ اور اِغْدَارٌ- چھوڑ دینا' باقی رکھنا-

اِغْتِدَارٌ- گڑھا بنانا-

اِسْتِغْدَارٌ- گڑھے پڑ جانا-

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فِي اللَّيْلَةِ الْمُغْدِرَةِ فَقَدْ اَوْجَبَ- جس نے اندھیری رات میں عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی (یعنی تاریکی کی حالت میں مسجد میں آیا) تو اس نے بہشت واجب کر لی-

غَدْرَاءُ- تاریک-

لَوْ اَنَّ اِمْرَاَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اِطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ مُغْدِرَةٍ لَاَضَاءَتْ مَا عَلَى الْاَرْضِ- اگر بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی حور اندھیری تاریک رات میں زمین کی طرف جھانکے تو زمین کی سب چیزیں روشن ہو جائیں-

يَالَيْتَنِيْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ- کاش میں جنگ احد میں ان لوگوں کے ساتھ مارا جاتا جن کو آنحضرت نے پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا (اور عبد اللہ بن جبیر کو ان کا سردار مقرر کیا تھا کہ ادھر سے مشرکوں کو نہ آنے دینا لیکن عبد اللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے لوٹ کی طمع میں اس مقام کو چھوڑ دیا معدودے چند لوگ ان کے ساتھ رہ گئے جو مشرکین کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور نہایت جرات کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے مشرکین کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی اور انہوں نے آگے بڑھ کر لوٹ میں مصروف مسلمان مجاہدین پر عقب سے حملہ کر دیا اور جن مشرکین کے مقابلہ میں پیرا کھڑ چکے تھے اور وہ تاب نہ لا کر بھاگ چکے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں پر ان کے پیچھے سے دفعتا حملہ کر دیا ہے تو وہ بھی واپس ہو گئے اور اس طرح پر مسلمانوں کو آگے اور پیچھے سے نرغے میں لے لیا- نقشہ جنگ بگڑ گیا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی- بعض نے کہا ہے کہ

تحص الجبل سے غزوۂ احد اور دوسری جنگوں کے شہید مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا اور شہادت کا درجہ پاتا)۔

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَلَغَ قَرْقَرَةَ الْكُدْرِ فَاغْدَرُوْهُ۔ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ قرقرۃ کدر کو پہنچے (قرقرۂ کدر ایک مقام کا نام ہے) لوگوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

وَلَوْ لَا شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی اور صحت عنایت فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَا غْدَرْتُ بَعْضَ مَا اَسُوْقُ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعض رعیت کو جن کو میں ہانک رہا ہوں پتھروں میں لے جا کر ڈال دیتا (رعیت کو جانوروں سے تشبیہ دی اور حضرت عمر فاروق نے اپنے آپ کو راعی یعنی ان کا چرواہا قرار دیا۔ ایک روایت میں لَغَدَّرْتُ ہے۔ یعنی میں ان کو ''غدر'' میں ڈال دیتا غدر وہ مقام جہاں بہت پتھر ہوں)

غَدْرٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بہت پتھر ہوں۔

قَدِمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ۔ آنحضرتؐ جب مکہ میں تشریف لائے تو آپؐ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (سر کے بال چار زلفوں میں بٹ لئے تھے)۔

كَانَ رَجُلًا جَلْدًا اَشْعَرَ ذَا غَدِيْرَتَيْنِ۔ ضمام ابن ثعلبہ بڑے مضبوط دل والے اور بہت بالوں والے آدمی تھے ان کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنُوْنَ غَدَّارَةٌ يَكْثُرُ الْمَطَرُ وَيَقِلُّ النَّبَاتُ۔ قیامت کے قریب اس کے آگے چند فریب دینے والے سال ہوں گے۔ پانی تو ان میں خوب برسے گا (لوگوں کو امید ہوگی کہ فصل اچھی ہوگی) مگر پیداوار کم ہوگی (گویا یہ سال لوگوں کو فریب دیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ قیامت کے قریب زمین کی قوت کم ہو جائے گی بارش ہونے پر بھی اناج اور میوہ کم پیدا ہو گا)۔

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْمُغِيْرَةِ يَا غُدَرُ هَلْ غَسَلْتُ غَدْرَتَكَ اِلَّا بِالْاَمْسِ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے (جو صلح حدیبیہ میں مکہ کے مشرکوں کی طرف سے آنحضرتؐ سے گفتگو کرنے آیا تھا) مغیرہ بن شعبہ سے کہا (جب مغیرہ نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی سے مارا اور کہا اپنا ہاتھ آنحضرتؐ کی ریش مبارک سے علیحدہ رکھ۔ وہ بار بار دوران گفتگو آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا) ارے مکار دغاباز ابھی کل کی بات ہے کہ میں نے تیری دغابازی کا داغ تجھ سے دھویا ہے (اپنا پیسہ خرچ کر کے تجھ کو سزا سے بچایا۔ مغیرہ کسی کا مال لوٹ کر لے آئے تھے' عروہ نے جوان کے رشتہ دار تھے اپنا روپیہ خرچ کر کے اس کے لوگوں کو راضی کر کے معاملہ کو طے کرایا تھا۔ اس موقعہ پر عروہ اپنے اسی احسان کا ذکر کرتا ہے)۔

اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ اِطْفَاءِ نَائِرَةِ غُدْرَتِكَ۔ کیا میں تیری آتش فساد کے بجھانے میں کوشش نہیں کر رہا ہوں اور تیرے جرم کی سزا کو دفع کر رہا ہوں۔

اِجْلِسْ غُدَرُ۔ اے دغاباز بیٹھ! (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد سے کہا جب وہ حضرت عائشہؓ کی نصیحت پر ناراض ہوئے۔ اکثر بزرگ اہل عرب اپنے سے چھوٹے کو ان الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں)۔

يَا لَغُدَرُ يَا لَفُجَرُ۔ ارے او دغاباز' ارے او بدکار!

اِنَّهٗ مَرَّ بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا غَدِرَةٌ فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آپؐ ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام ''غدرہ'' تھا (اس نام کو آپؐ نے مکروہ جانا یعنی فریب دینے والی) اس کا نام بدل کر آپ نے ''خضرہ'' رکھ دیا (یعنی سرسبز اور آباد) (عربوں نے اس زمین کا نام غدرہ اس لیے رکھا ہوگا کہ وہاں پیداوار اچھی نہ ہوتی ہوگی یا فصل اگنے کے بعد خراب ہو جاتی ہوگی۔ گویا اس سے کاشت کار دھوکے میں رہتے ہوں گے)۔

وَمَا اَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ۔ اور جوان یہودیوں نے دغابازی کرنی چاہی تھی (آں حضرت کو گڑھی کے نیچے بٹھا دیا اور کہا آپ تشریف رکھئے کھانا وغیرہ کھائیے' ہم باہمی صلاح ومشورہ کر لیں تب آپ سے گفتگو کریں گے۔ دوسری طرف یہ منصوبہ بنایا کہ جب آپ غافل ہو کر بیٹھیں تو اوپر سے ایک پتھر گرا کر آپ کو

ہلاک کر دیں- اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے اس فریب پر مطلع کر دیا لہٰذا آپ فوراً اٹھ کر چلے آئے اور مجبوراً جنگ کی تیاری کرنی پڑی)

یُنْصَبُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ- قیامت کے دن ہر دغا باز پر ایک جھنڈا لگایا جائے گا (اس کی دغا بازی لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے- عرب میں دستور تھا کہ جو شخص دغا بازی کرتا تو ہر میلہ اور مجمع میں اس کے سامنے ایک جھنڈا کھڑا کرتے تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں اور پھر ہوشیار رہیں)-

هٰذِهٖ غُدْرَةُ فُلَانٍ- یہ فلاں شخص کی دغا بازی کا جھنڈا یا نشان ہے-

فَیَذْکُرُ بَعْضَ غُدُرَاتِهٖ یا غَدَرَاتِهٖ- وہ اپنی بعض دغا بازیوں کو یاد کرے گا (یعنی گناہوں کو کیونکہ ہر ایک گناہ اللہ تعالیٰ سے دغا بازی کرنا ہے)-

وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ- اپنے کنٹوں (جوہڑوں) سے پانی پلاؤ-

لَا تَغْدِرُوْا- دغا بازی نہ کرو (یعنی نقض عہد)-

وَهِیَ اَجَلُّ مِنْ اَنْ تُغَادِرَ- پروردگار تیری نعمتیں ان کی شان بڑی ہے وہ احتیاج کے وقت منقطع نہیں ہوتیں-

غَدِیْرٌ- کنڈ، جھیل، تالاب (کیونکہ اس کا پانی فریب دیتا ہے اکثر اوقات ضرورت کے وقت خشک ہو جاتا ہے)-

غَدِیْرُ خُمٍّ- وہ مقام جہاں آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں (یعنی دوست ہوں)- علی بھی اس کا دوست ہے (اور حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو مبارک باد دی کہ اے ابوالحسن تم کو مبارک ہو تم میرے مولیٰ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہوئے)- شیعہ امامیہ اس حدیث کو حضرت علیؓ کی خلافت کے لیے نص کا مقام دیتے ہیں- حالانکہ مولی ایک ایسا لفظ ہے جس کے بہت سے معنی ہیں- اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ اول کرنا منظور ہوتا تو آپ مرض الموت میں تمام مہاجرین اور انصار کے سامنے اس معاملہ کو صاف کر دیتے اور آپ کی وفات کے بعد کسی کو مخالفت کی جرات نہ ہوتی، نہ سقیفہ میں مشورہ کے لیے اجتماع ہوتا- لیکن اس کے برخلاف آپؐ نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت عائشہؓ کی رائے نہ ہونے کے باوجود آپؐ نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا)-

غُنْدُرٌ- محمد بن بشار کا لقب ہے جو حدیث کے بڑے عالم ہیں-

اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ- اللہ اکبر عہد پورا کرنا چاہیے عہد شکنی نہیں کرنا چاہیے (یہ عمرو بن عنبسہ نے معاویہؓ سے کہا جب وہ اہل روم کے نصاری پر چڑھائی کر رہے تھے اور ابھی عہد کی مدت باقی تھی)-

اَلْغَادِرُ لَهٗ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ- دغا باز کے شانے کے پاس ایک جھنڈا لگایا جائے گا (قیامت کے دن اس کو ذلیل کرنے کے لیے)-

غَدْفٌ- بہت ہونا بہت دینا (جیسے تَغْدِیْفٌ ہے)-

اِغْدَافٌ- دامن لٹکانا، یا منہ پر نقاب ڈالنا- لٹکانا پورے حشفہ کی کھال ختنہ میں کاٹنا، جماع کرنا-

اِغْتِدَافٌ- کاٹنا، بہت چیزیں لینا-

غَادِفٌ- ملاح-

غُدَافٌ- ایک قسم کا بڑا کوا اڑاس کی جمع غِدْفَانٌ ہے)-

غُدَافِیَّةٌ- کالی کلوٹی-

غَدَفٌ- نعمت اور ارزانی اور کشائش اور فراغت-

غَدَفٌ- شیر-

مِغْدَفٌ اور غَادُوْفٌ- کسی کا بیل (کدال)-

اِنَّهٗ اَغْدَفَ عَلٰی وَ فَاطِمَةَ سِتْرًا- آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ زہرہؓ پر ایک پردہ لٹکایا-

اَغْدَفَ اللَّیْلُ سُدُوْلَهٗ- رات نے اپنی تاریکی کے پردے لٹکائے (یعنی اندھیرا ہوا)-

لَنَفْسُ الْمُؤْمِنِ اَشَدُّ اِرْتِکَاضًا عَلَی الْخَطِیْئَةِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِیْنَ یُغْدَفُ بِهٖ- مسلمان کا دل گناہ پر اس چڑیا کے دل سے بھی زیادہ بے قرار ہے جس پر جال پڑ گیا (وہ پھنس کر اس میں کس قدر گھبراتی اور پھڑ پھڑاتی ہے- اسی طرح مومن کا دل گناہ

کے خیال اور اس کے صدور سے مضطرب ہو جاتا ہے اور گھبراتا ہے)۔

غَدَقٌ - بہت پانی سے تر ہو جانا۔

غَدَقٌ - بہت پانی ہونا موسلا دھار بارش (جیسے اِغْدَاقٌ اور اِغْدِیْدَاقٌ ہے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا غَدَقًا مُّغْدِقًا - ہم کو موسلا دھار زور کی بارش سے پانی پلا (یعنی خوب زور کی بارش برسا)۔

اِذَا نَشَأَتِ السَّحَابَةُ مِنَ الْعَیْنِ فَتِلْكَ عَیْنٌ غُدَیْقَةٌ - جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا (یعنی خوب برسے گا)۔ (ایک روایت میں اس طرح ہے:

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِیَّةً فَتَشَأَمَتْ فَتِلْكَ عَیْنٌ غُدَیْقَةٌ - یعنی جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے پھر ملک شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا)۔

بِئْرٌ غَدَقٍ - ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں۔

مَاءٌ غَدَقًا - بہت پانی۔

مَکَانٌ غَدَقٌ - مرطوب جگہ۔

عَیْشٌ غَیْدَاقٌ - فراغت کی زندگی چین کے ساتھ۔

غِدَانٌ - وہ لکڑی جس پر کپڑے لٹکاتے ہیں۔

تَغَدُّنٌ - مائل ہونا جھکنا۔

اِغْدِیْدَانٌ - لمبا ہونا' پورا ہونا' سبزہ ہونا' یہاں تک کہ سیاہی مائل ہو جائے۔

غُدَانِیٌّ - جوان ناعم البدن۔

غُدْنَةٌ - نعمت اور نرمی۔

غَدَوْدَنِیٌّ - سریع جلدی کرنے والا۔

مُغْدَوْدِنٌ - جوان نرم اندام۔

غُدُوٌّ - صبح کو جانا (یہ ضد ہے رواح کی جس کے معنی ہیں شام کو جانا - اس زمانہ میں عرب لوگ رُح کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ جا شام کو ہو یا صبح کو)' صبح سویرے آنا۔

غَدَاً - دن کا پہلا کھانا - ناشتہ۔

تَغْدِیَةٌ - صبح کا کھانا کھلایا (جیسے تَغَدِّیْ صبح کو کھانا)۔

مُغَادَاۃٌ - صبح سویرے آنا۔

اِغْتِدَاءٌ - صبح کو کھانا۔

غَدٌ - کل کا دن جو آیندہ آنے والا ہے (جہاں تک کہ ہر آئندہ زمانہ کو کہتے ہیں گو دور ہو جیسے امس گزشتہ کل کا دن)۔

هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ - آ صبح کا برکت والا کھانا کھا (سحری کو بھی غداء کہتے ہیں کیونکہ وہ صبح کے قریب کھائی جاتی ہے)۔

كُنْتُ اَتَغَدّٰى عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ - (عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں) میں سحری کا کھانا رمضان کے مہینے میں حضرت عمرؓ کے پاس کھایا کرتا۔

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے) صبح کو جانا یا شام کو جانا (کہیں سے ہو خواہ اپنے شہر سے یا مورچہ سے)۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ - صبح کی عبادت سے مدد لو (جہاد ہو یا نماز یا اور کوئی عبادت)۔

نُهِیَ عَنِ الْغَدَوِیِّ - جانوروں کے پیٹ میں جو بچے ہوتے ہیں ان کے بیچنے سے منع کیا گیا ہے (مشرکین زمانہ جاہلیت میں ایسا کیا کرتے تھے کہ پیٹ کا بچہ اس کے پیدا ہونے سے پیشتر فروخت کر دیتے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)۔

لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكَ - (یہ حضرت عبدالمطلب نے اصحاب فیل کے حق میں کہا) یعنی ان کی صلیب اور طاقت اور قوت' تیزی طاقت اور قوت پر غالب نہیں ہو سکتی۔

وَمَا النَّاسُ اِلَّا كَالدِّیَارِ وَاَهْلِهَا بِهَا یَوْمٌ حَلُّوْهَا وَغَدْوًا بَلَاقِعُ - لوگوں کا حال شہروں اور شہر والوں کی طرح ہے ایک دن تو شیریں اور آباد ہیں اور کل اجاڑ میدان ہیں۔

یُغَدِّیْهِ اَوْ قَدْرَمَا یُعَشِّیْهِ - جو صبح کے کھانے کو کافی ہو یا رات کے کھانے کو۔

غُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ - صبح اور شام اس کی روزی بہشت سے اس کے پاس آیا کرے گی۔

یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِهٖ - صبح کو

اللہ کے غصے میں رہتے ہیں اور شام کو بھی اس کے غضب میں-

يَغْدُوْ اَحَدُهُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَّيَرُوْحُ فِيْ اُخْرٰى - صبح کو ایک جوڑا پہنتا ہے اور شام کو دوسرا جوڑا (یعنی دن میں دو بار کپڑے بدلتا ہے)-

تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِهٖ - صبح کو ایک برتن دودھ بھر کر لاتا ہے اور شام کو ایک برتن-

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ - جو شخص صبح کو مسجد میں جائے اور شام کو لوٹ کر آئے یا صبح اور شام جائے-

مَالِهٰذَا غَدَوْنَا - ہم نے اس کا قصد نہیں کیا (ہم اس کو سجدہ نہیں کریں گے)-

مَا نَقِيْلُ وَنَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ - جمعہ کے دن ہم دوپہر کا قیلولہ اور دن کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کرتے (یعنی جمعہ کی نماز اول وقت پڑھتے زوال کے فوراً ہی بعد)-

وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا - صبح اور شام نیک اعمال کرو اور کچھ دلجہ یعنی رات کو-

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا - ہر آدمی صبح کو کچھ کام کرتا ہے (یا تو رضائے الٰہی کے لئے یا شیطان کی خوشنودی کے لئے)-

اُغْدُ يَا اَنَسُ - انس جاؤ-

اُغْدُوْا اِلٰى جَوَائِزِ كُمْ - اپنے انعامات لینے کو صبح کو جاؤ-

يَأْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى - آپ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لیتے-

نَوْمُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ - صبح کا سونا منحوس ہے اس سے آدمی بیمار ہوتا ہے، مفلسی آتی ہے (صحت کا مدار سویرے اٹھنے پر ہے)-

باب الغین مع الذال

غِذَاءٌ - خوراک، کھانا-

غَذَا - اونٹ کا پیشاب-

غَذْوٌ - خوراک دینا-

تَغْذِيَةٌ - غذا دینا-

اِغْتِذَاءٌ - غذا کھانا (جیسے تَغَذِّیْ ہے)-

غُذِيَ بِالْحَرَامِ - حرام غذا دی گئی ہو (یعنی حرام کا مال کھایا ہو- اس کے آگے فرمایا ومطعمہ حرام اس کا کھانا حرام مال میں سے ہو- تو غذی بالحرام سے کم سنی کی حالت مراد ہے- اور مطعمہ حرام سے بڑے ہونے کے بعد- بعض نے بالعکس کہا ہے)-

غَذَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِلْمِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غذا کھلائی (یعنی ہم کو تعلیم دی)-

طِفْلُ الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ يُدْفَعُ اِلٰى فَاطِمَةَ تَغْذُوْهُ حَتّٰى يَقْدَمَ اَبَوَاهُ اَوْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ - مومن کا صغیر سن بچہ جب مر جاتا ہے تو (عالم برزخ میں) وہ حضرت فاطمہ زہراؓ کے سپرد کیا جاتا ہے آپ اس کو کھلاتی پلاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ماں باپ (بھی فوت ہو کر دنیا سے) آ جاتے ہیں یا کوئی اس کے گھر والوں میں سے آ جاتا ہے (تب وہ بچہ ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے)-

فَاِذَا جُرْحُهٗ يَغْذُوْ دَمًا - یکایک کیا دیکھتے ہیں، ان کا زخم خون بہا رہا ہے (یعنی اس میں سے خون بہہ رہا ہے)-

اِنَّ عِرْقَ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْذُوْ - مستحاضہ (وہ عورت جس کا خون بند نہ ہوتا ہو) اس کی رگ ہمیشہ خون بہاتی ہے-

حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ فَيُغَذِّيْ عَلٰى سَوَارِيْ الْمَسْجِدِ - یہاں تک کہ کتا مسجد میں آ کر اس کے ستونوں پر پیشاب کرے گا- (اور وہاں کوئی نہ ہو گا جو اس کو روکے) (عرب لوگ کہتے ہیں-

غَذّٰى بِبَوْلِهٖ - اس نے اپنا پیشاب بار بار بہایا-

شَكَا اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَاشِيَةِ تَصْدِيْقَ الْغِذَاءِ فَقَالُوْا اِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَيْنَا بِالْغِذَاءِ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ فَقَالَ اَنَا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ كُلِّهٖ حَتّٰى السَّخْلَةَ يَرُوْحُ بِهَا الرَّاعِيْ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْمَالِ وَخِيَارِهٖ - جانور والوں نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی زکوٰۃ لیتے ہیں (یعنی چھوٹے بچوں کو بھی بڑے جانوروں کے ساتھ شمار کر لیتے ہیں) وہ کہنے لگے اگر آپ ان کو بھی شمار کر لیتے ہیں تو زکوٰۃ میں بھی وہی لیجیے (یعنی بچوں کی

زکوٰۃ میں بچے ہی قبول کیجئے) حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم تو سب بچوں کو شمار میں شریک کریں گے یہاں تک کہ اس چھوٹے بچہ کو بھی (جو اپنے پیروں سے چل بھی نہیں سکتا) گذریا اس کو اپنے ہاتھ پر اٹھا کر لے جاتا ہے- اور آخر میں یہ کہا کہ اوسط درجہ کا مال ہم زکوٰۃ میں لیں گے' نہ تو بالکل خراب اور نہ بہت عمدہ-

غِذَاءُ الْمَالِ- ردی اور خراب مال یا چھوٹے چھوٹے جانور-

غِذَاءٌ- یہ غَذِیٌّ کی جمع ہے (یعنی بکری کا چھوٹا اور کم عمر بچہ)-

اِحْتَسِبْ عَلَيْهِمْ بِالْغِذَاءِ وَلَا تَأْخُذْهَا مِنْهُمْ- (حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے کہا جانوروں پر بچوں کا بھی شمار کر کے (ان کو مقدار نصاب میں شامل کر لے)- مگر زکوٰۃ میں ان کو نہ لے (بلکہ اوسط عمر اور میانہ قامت کے جانور لے)-

لَا تَغْذُوْا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ- مشرکین کی اولاد کو غذا نہ دو- (یعنی مشرک حاملہ عورتوں سے اس وقت تک جماع نہ کرو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو- آدمی کے نطفہ کو بچے کی غذا فرمایا جو پیٹ میں ہوتا ہے)-

فَمَا غَذَاؤُهُمْ- ان کا کھانا ہے (ایک روایت میں فما غدائو هم یعنی صبح کو وہ کیا کھاتے ہیں)-

فَغَذَا هَا فَاَحْسَنَ غَذَائَهَا- اس کو کھلایا اور اچھا کھانا کھلایا-

غَذٌّ- بہنا یا ورم کرنا' گھٹانا-

اِغْذَاذٌ- جلدی چلنا' چستی اور چالاکی اور نشاط کے ساتھ-

فَتَاْتِیْ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ- وہ جانور خوب چالاک اور جلد چلنے کی حالت میں جو دنیا میں تھی آئیں گے (یعنی صحیح اور تندرست اور چالاک جس طرح دنیا میں تھے اسی حالت میں جزا کے دن جمع ہوں گے)-

اِذَا مَرَرْتُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ قَدْ عُذِّبُوْا فَاَغِذُّوا السَّيْرَ- جب تم ان لوگوں کی سرزمین پر گزرو جن پر عذاب الٰہی نازل ہو اتھا تو جلد جلد چل کر وہاں سے پار ہو جاؤ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقام پر ٹھہرنا اور توقف کرنا مکروہ سمجھا)-

فَجَعَلَ الدَّمُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَغِذُّ مِنْ رُكْبَتِهٖ- حضرت طلحہؓ کے گھٹنے سے جنگ جمل کے دن خون بہنا شروع ہو گیا -(مروان نے ایک تیر مارا وہ حضرت طلحہؓ کے گھٹنے میں گھس گیا بالآخر اسی زخم سے آپ کا انتقال ہوا)-

غَذْمَرَةٌ- غصہ ہونا' بڑبڑانا' ڈھیر لگا کر بیچ ڈالنا' جدا کرنا' خلط ملط کرنا'

تَغَذْمُرٌ- چیخنا' چلانا-

سَاَلَهٗ اَهْلُ الطَّائِفِ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمُ الْاَمَانَ بِتَحْلِيْلِ الرِّبٰوا وَالْخَمْرِ فَامْتَنَعَ فَقَامُوْا وَلَهُمْ تَغَذْمُرٌ وَ بَرْبَرَةٌ- اہل طائف نے حضرت علیؓ سے یہ درخواست کی کہ ان کو سود خواری اور شراب خوری کی اجازت دے کر امان نامہ لکھ دیں- آپ نے نہ مانا تو وہ بڑبڑاتے' بکتے اور جھکتے اٹھے (یعنی بڑے ناراض ہوئے- بھلا سود اور شراب جو قطعی حرام ہیں حضرت علیؓ کو ان کی اجازت کیونکر دے سکتے تھے)-

غَذْمٌ- یک بارگی اچھا مال دینا' سختی سے اور حرص سے کھانا-

غَذَمُوْا بِالْغُذْمَةِ- ایک سخت حادثہ پر پہنچے-

اِغْذَامٌ- سب پی جانا-

تَغَذُّمٌ- بہت کھانا' چکھنا' کاٹنا-

اِغْتِذَامٌ- سختی اور حرص کے ساتھ کھانا-

غُذْمَةٌ- سخت تیرگی' اونٹوں کی ٹکڑی' دودھ جو بہت ہو-

غَذَمٌ- ایک بوٹی ہے-

غَذْمَةٌ- بات' سخن' کلمہ-

وَقَعُوْا فِیْ غَذْمَةٍ- ایک سخت حادثہ میں پڑ گئے-

عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ بِدُنْيَا كُمْ فَاغْذَمُوْهَا- قریش کے لوگو! تم اپنی دنیا کو سنبھالو' اس کو خوب چکھو (ہو کے ساتھ کھاؤ)-

بِيْرٌ غَذْمَةٌ غَذِيْرَةٌ- غذمہ کے کنویں میں پانی بہت ہے-

كَانَ رَجُلٌ يُرَائِیْ فَلَا يَمُرُّ بِقَوْمٍ اِلَّا غَذَمُوْهُ- ایک ریاکار شخص تھا جب وہ لوگوں پر سے گزرتا تو اس کو خوب طعن و تشنیع کرتے (ایک روایت میں عذموہ ہے عین مہملہ سے وہی صحیح

ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

غَذْوَرِيٌّ - سخت دل۔

لَا تَلْقَ الْمُنَافِقَ إِلَّا غَذْوَرِيًّا - تو منافق کو ہمیشہ جفا کار سخت دل پائے گا۔

باب الغين مع الراء

غَرْبٌ - چل دینا' دور ہو جانا' کالا ہونا' غرب کی بیماری میں مبتلا ہونا۔

غَرَبٌ - ایک بیماری ہے۔

غُرُوْبٌ - دور ہونا' چھپ جانا' ڈوب جانا۔

غَرَابَةٌ - مخفی ہونا' نادر ہونا' پوشیدہ ہونا۔

تَغْرِيْبٌ - دور دور سفر میں جانا' غائب ہونا' کالا بچہ یا سفید بچہ نکالنا' شہر بدر کرنا' جلاوطن کرنا' پچھم کی طرف جانا۔

اِغْرَابٌ - سخت دور ہونا - پچھم میں داخل ہونا' نادر نئی چیز لانا' مشک بھرنا' بہت پانی ہونا' اچھا حال ہونا' سفر دور دراز کرنا' گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ظاہر ہونا' چڑھے کی سپیدی۔

(غَرَبٌ کے معنی گہرے سیاہ رنگ کا ہونا بھی ہیں)۔

غُرَابَةٌ - ہر چیز کا شروع اور اس کی تیزی۔

تَغَرُّبٌ - مغرب سے آنا' دور ہونا' جدا ہونا۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ - اسلام غربت سے شروع ہوا (جیسے غریب مسافر اپنے اہل وعیال اور وطن سے دور رہ کر تنہائی میں بسر کرتا ہے - اسی طرح اسلام بھی ابتداء میں غریب اور تنہا تھا - کوئی اس کی اقامت کے لیے غم خواری اور چارہ سازی کرنے والا نہ تھا یعنی خدا پرست مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم تھی) اور ایک زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا (یعنی کفار' ملحدین اور برائے نام مسلمانوں کی کثرت ہو جائے گی - صادق الایمان' دین دار اور خدا ترس مسلمان کم رہ جائیں گے) تو غرباء کے لیے طوبیٰ یعنی بہشت ہے (دنیا کے مصائب اور دین فراموش لوگوں کی جانب سے دی گئی ایذا پر صبر کریں گے' خراب معاشرے اور برے ماحول میں نہ صرف اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں گے بلکہ وہ ان حالات میں اسلام کو دباہوا دیکھ کر اس کو غالب کرنے کے لیے مسلسل عملاً سعی وکاوش کرتے رہیں گے تو ایسے سچے اور پکے مسلمانوں کو اس کے انجام میں بہشت کے اندر دائمی طور سے بسا دیا جائے گا)۔

اِغْتَرِبُوْا لَا تُضْوُوْا - ہمیشہ غیر خاندانوں میں نکاح کرو اپنی اولاد کو ناتوان مت کرو (یعنی قرابت مندوں میں عقد کرنے سے حلقہ قرابت وہی کا وہی رہتا ہے اس میں توسیع نہیں ہوتی)۔

وَلَا غَرِيْبَةٌ نَجِيْبَةٌ - اور نہ غیر خاندان والی عمدہ اولاد نکالنے والی ہے (یعنی اگرچہ غیر خاندان کی ہے مگر اچھی طاقتور اور نجیب اولاد نہیں نکالتی)۔

اِنَّ فِيْكُمْ مُغَرِّبِيْنَ قِيْلَ وَ مَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ تَشْرَكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ - تم میں بعض لوگ مغرب ہیں - لوگوں نے عرض کیا مغرب کون لوگ ہیں' فرمایا' وہ لوگ جن میں جنات شریک ہوتے ہیں (مردوں کے ساتھ جن بھی شریک ہو کر ان کی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں تو اولاد میں جنوں کا نطفہ بھی شریک ہوتا ہے - بعض نے کہا شرکت سے مراد یہ ہے کہ ان کی عورتوں کو زنا کی رغبت دلاتے ہیں تو اولاد نالائق پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ - کیا تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ نے جماع کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان بھی ان کے نطفہ میں شریک ہو گیا - (دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں کوئی عورت یہ محسوس کرتی ہے کہ جن اس سے خاوند کی طرح جماع کرتا ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ یہ امر درجہ شہادت کو پہنچ گیا ہے کہ بعض عورتوں پر جنات عاشق ہو جاتے ہیں اور ان سے جماع کرتے ہیں کبھی ان کے سامنے موجود بھی ہوتے ہیں' کبھی عورتوں کو اڑا کر لے جاتے ہیں۔

بعض نے کہا مغربین سے مراد یہ ہے کہ بعض لوگ جنوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آسمان کی خبریں ان تک پہنچاتے ہیں ان کو کاہن بناتے ہیں۔)

لَأَضْرِبَنَّكُمْ ضَرْبَ غَرِيْبَةِ الْإِبِلِ - (حجاج نے کہا) میں تم کو ایسا ماروں گا جیسے اس غیر اونٹ کو مارتے ہیں جو اپنے اونٹوں میں شریک ہو کر پانی پینے کے لیے آ جاتا ہے (تو اس کو خوب مار کر

نکال دیتے ہیں)-

اَمَرَ بِتَغْرِيْبِ الزَّانِيْ سَنَةً- زانی کو ایک سال تک جلاوطنی کا حکم دیا (یعنی جو زانی غیر محصن ہو اس کو سو کوڑے لگائیں اور ایک سال تک ملک بدر کریں)-

اِنَّ اِمْرَأَتِيْ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ اَغْرِبْهَا يا غَرِّبْهَا- (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میری عورت کسی سے انکار ہی نہیں کرتی (ہاتھ لگاتے ہی زنا پر راضی ہو جاتی ہے) آپؐ نے فرمایا اس کو دور کر (یعنی طلاق دے دے خس کم جہاں پاک- پھر اس نے عرض کیا میں اس کی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا- فرمایا تو رہنے دے اس سے مزہ اٹھا تا رہ)-

هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ- کوئی تازہ خبر دور دراز ملکوں کی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سفر سے آیا تھا)-

مُغَرِّبَةٌ- یہ غَرْبٌ سے نکلا ہے بمعنی دوری اور بعد (اہل عرب کہتے ہیں:

شَأْوٌ مُغَرِّبٌ یا مُغَرَّبٌ- دور کی دوڑ-

طَارَتْ بِهِ عَنْقَاءُ مُغْرِبٌ- اس کا دور دراز کا عنقا اڑا لے گیا (یعنی غائب ہو گیا اس کا نشان کہیں نہیں ملتا)

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ- دنیا میں اس طرح سے رہ بسر کر جیسے تو گھر یار سے دور (اکیلا) ہے- یا راہ چلتا مسافر ایسا شخص نہ دنیا کا بہت ساز و سامان جمع کرتا ہے نہ لوگوں سے حسد اور بغض پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے یہاں ہمیشہ رہنا نہیں چند روز میں جانا ہے)-

اِذَا اَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغْرِبْهُمْ- جب رات کو کسی قوم پر آتے تو ان کو نہ نکالتے (بلکہ صبح تک انتظار کرتے)- (ایک روایت میں لَمْ يَقْرُبْهُمْ ہے یعنی رات کو ان کے نزدیک نہ جاتے' ان سے جنگ نہ کرتے)-

فِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ- غیر ملک میں' پردیس میں (کیونکہ ان کا وطن مکہ تھا اور مرے مدینہ میں)-

اَغْرَبَ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا- دور افتادہ خراب نکالا ہوا-

فَاَخَذَ عُمَرُ الدَّلْوَ فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا- جب حضرت عمرؓ نے اس ڈول کو لیا (جس سے حضرت ابوبکرؓ پانی نکال رہے تھے) تو ان کے ہاتھ میں وہ چرسہ ہو گیا- (یعنی بڑا ڈھول جو بھینس یا بیل کی کھال سے بنایا جاتا ہے جس سے کھیتوں اور باغوں کی آبیاری کرتے ہیں)-

لَوْ اَنَّ غَرْبًا مِّنْ جَهَنَّمَ- اگر دوزخ کا ایک ڈول (دنیا میں ڈال دیا جائے تو مشرق سے مغرب تک ساری دنیا اس سے بدبودار ہو جائے گی)-

وَاُحْرُزُ غَرْبَهٗ- آپ کا ڈول اٹھا کر رکھتی-

وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ- جو کھیت موٹھ لگا کر سینچا جائے ڈولوں سے' اس میں بیسواں حصہ پیداوار کا دینا ہوگا- (سبحان اللہ قانون اسلامی میں رعایا پر کس درجہ آسانی ہے)-

كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِيًّا يُصَادٰى غَرْبُهٗ يا يُصَادٰى مِنْهُ غَرْبٌ- حضرت ابوبکر صدیقؓ نیک اور پرہیزگار تھے لیکن ان کے مزاج کی تیزی سے لوگ بچتے تھے (مزاج میں کسی قدر حدت تھی جو صاف دل' صاف گو اور سیدھے سادہ مسلمانوں کی علامت ہے)- (یہ غرب السیف سے ماخوذ ہے یعنی تلوار کی دھار' تیزی)-

فَسَكَنَ مِنْ غَرْبِهٖ- ان کا غصہ تھم گیا (یعنی حضرت عمرؓ کا)-

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُوْدٌ مَّا خَلَا سَوْرَةٍ مِّنْ غَرْبٍ- حضرت عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کا حال بیان کیا ان کی سب خصلتیں عمدہ اور قابل تعریف تھیں مگر ایک بات مزاج میں ذرا تیزی تھی (غصہ جلدی آ جاتا)-

اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكَ غَرْبَ الشَّبَابِ- (امام حسنؒ بصری سے کسی نے دریافت کیا کہ روزہ دار کو اپنی زوجہ کا بوسہ لینا کیسا ہے- انھوں نے جواب دیا اگرچہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا) مگر مجھ کو تیری جوانی کی تیزی کا ڈر ہے (مبادا ایسا ہو کہ بوسہ لینے سے شہوت کا غلبہ ہو جائے اور نفس کو روک نہ سکے اور جماع کر بیٹھے- اسی لئے جوان آدمی کو روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے)-

فَمَا زَالَ يَفْتِلُ فِي الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰى اَجَابَتْهُ عَائِشَةُ- حضرت زبیر بن عوام (جو حضرت عائشہ کے بہنوئی

تھے) مسلسل کوہان کا بلند حصہ اور آگے کا حصہ ملتے رہے بٹتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہ نے ان کا کہا مان لیا (اور بصرہ کی طرف نکلنے پر راضی ہو گئیں۔ عربوں کا قاعدہ ہے کہ شریر اور خندے اونٹ کے کوہان پر ہاتھ پھیرتے ہیں' اس کے بال بٹتے ہیں اس کو نرم کرنے اور اطاعت پر مائل کرنے کے لئے تا کہ وہ نکیل ڈلوائے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کو پھسلا کر اور کچھ اس طرح کی باتیں کر کے ان کو نکلنے پر راضی کر لیا ورنہ وہ ہرگز بصرہ جانے پر راضی نہ تھیں)۔

رُمِیَ بِرَسَنِكَ عَلٰی غَارِبِكَ۔ تمہاری رسی تمہارے کوہان پر ڈال دی گئی (یعنی تم آزاد ہو جہاں چاہو جا سکتے ہو۔ آدمی کو اونٹ سے تشبیہ دی' جب اونٹ کی مہار اس کے کوہان پر ڈال دو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے جہاں چاہے وہاں چرتا پھرتا ہے)۔

حَبْلُكِ عَلٰی غَارِبِكِ۔ تیری رسی تیرے کوہان پر ہے (یہ جملہ عرب کے محاورے میں طلاق کا کنایہ ہے۔ یعنی تو میری قید نکاح سے آزاد ہو گئی)۔

فَاَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ۔ اس کو ایک ایسا تیر لگا' جس کا چلانے والا معلوم نہ ہوا کہ کون تھا۔

كَانَ مِثَجًّا يَسِيْلُ غَرْبًا۔ عبداللہ بن عباس بڑے زبان آور' آنسو بہانے والے تھے (مطلب یہ ہے کہ ان کا علم بے انتہا تھا ہمیشہ ان کا چشمہ علم جاری رہتا اس کا پانی ختم نہ ہوتا)۔

تَرِفُّ غُرُوْبُهٗ۔ ان کے دانت چمک رہے تھے۔

غَرْبٌ۔ منہ کے پانی اور دانتوں کی تیزی کو بھی کہتے ہیں۔

اَلْمَطَرُ غَرْبٌ وَالسَّيْلُ شَرْقٌ۔ (عبداللہ بن عباس کے پاس بارش کا پانی بہنے کے راستہ میں جو جھگڑا (ہوا تھا) وہ پیش ہوا۔ انہوں نے کہا) بارش پچھم کی طرف سے آتی ہے جو ملک عراق کا قبلہ ہے اور نالہ پورب کی طرف سے پچھم کو جاتا ہے (کیونکہ پورب کی زمین مرتفع ہے اور پچھم کی طرف نشیب ہے جس ملک میں نزاع ہوا تھا۔ وہاں پر زمین کا نشیب و فراز اسی طرح پر ہوگا)۔

لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ۔ پچھم والے ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے (عرب' ایران اور ہندوستان کی طرف سے پچھم میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان پارسیوں اور ہندوؤں پر غلبہ پائیں گے۔ بعض نے کہا غرب سے شام کے لوگ مراد ہیں یعنی ایک زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا۔ بعض نے کہا غرب سے تیزی اور چستی مراد ہے۔ یعنی جو لوگ جہاد پر مستعد اور چست رہیں گے وہ غالب ہوں گے۔ بعض نے کہا غرب سے ڈول مراد ہے اور اہل غرب سے عرب لوگ کیونکہ وہ ڈول سے پانی نکالا کرتے ہیں)۔

اَلَا وَاِنَّ مَثَلَ اٰجَالِكُمْ فِيْ اٰجَالِ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ۔ تمہاری عمروں کی مثال اگلی امتوں کی عمروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یعنی امم سابقہ کی عمریں تو ایسی تھیں جیسے صبح کی نماز سے لے کر عصر تک یہ وقت کافی طویل ہوتا ہے اور عصر سے غروب آفتاب تک جو وقت ہے' اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس تشبیہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سابقہ امتوں کی عمریں تمہاری عمروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ دراز تھیں اور تمہاری مہلت عمر بہت کم ہے اور عقلمند وہ ہے جو اپنی عمر کو یا اس کے کسی حصے کو ضائع ہونے سے بچا لے) مغیربان مصغر ہے مگر اسکا مکبر مستعمل نہیں ہے۔ گویا وہ مغربان کی تصغیر ہے۔ اصل میں مغرب تو اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سورج ڈوبے' مگر اب اس کا استعمال مصدر اور زمان میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی غروب اور وقت غروب کے معنی ہیں۔

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ۔ آنحضرت نے ہم کو سورج ڈوبنے تک خطبہ سنایا۔

اِنَّهٗ ضَحِكَ حَتّٰى اسْتَغْرَبَ۔ ہنسے اور خوب زور سے ہنسے (یعنی قہقہہ لگایا)۔

اِذَا اسْتَغْرَبَ الرَّجُلُ ضَحِكًا فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ۔ جب آدمی زور سے نماز میں ہنس دے (یعنی قہقہہ لگائے) تو نماز دوبارہ پڑھے (اور وضو بھی دوبارہ کرے یا نہ کرے اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ قہقہہ لگانے سے گو نماز میں ہو مگر وضو نہیں ٹوٹتا۔ مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مُّسْتَغْرِبٍ وَّكُلِّ نَبَطِيٍّ مُّسْتَعْرِبٍ - تیری پناہ ہر ایک شیطان سے جو بے انتہا پلید ہے اسی طرح ہوا یک نبطی سے جو عرب بن گیا ہو (نبط وہ لوگ ہیں جو ابتداء میں عراق عرب اور عراق عجم کے درمیان بطائح میں اترے تھے ان کی نسل سے جو لوگ ہیں ان کو نبطی کہتے ہیں - اہل عرب ان کو اپنے سے کمتر اور حقیر سمجھتے ہیں اس لئے کہ وہ عرب نژاد نہیں ہیں)-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ غُرَابٍ - آنحضرت نے غراب میں جو ایک شخص کا نام تھا بدل دیا (آپ کی عادت تھی برے اور مکروہ نام بدل دیتے تھے)-

غُرَاب - کوے کو کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سخت سیاہ ہوتا ہے دوسرے وہ غربت سے مشتق ہے جو دوری کے معنی میں ہے)-

فَاَصْبَحْنَ عَلٰى رُؤُسِهِنَّ الْغِرْبَانُ - (جب یہ آیت اتری وليضربن بخمرهن على جيوبهن - یعنی اپنے گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں تو) مسلمانوں کی عورتوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کے سروں پر کالے کوے پڑے ہوئے تھے (یعنی سیاہ چادریں ان کو کووں سے تشبیہ دی)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ - اللہ تعالیٰ کو کالے بوڑھے شخص کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس نے معاصی سے تائب ہو کر اور گریہ واستغفار کر کے ماضی کے گناہوں کو اعمالنامہ سے ساقط نہ کرایا ہو اور اس وجہ سے اس بوڑھے کا اعمال نامہ سیاہ ہو)-

اِتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ - قرآن کے لطائف واسرار اور باریکیوں کو سمجھو (ان میں غور کرو یا جو احکام قرآن میں دیئے گئے ہیں ان پر عمل کرو)-

مَنْ صَامَ يَوْمًا بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ - جو شخص ایک روز روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنی دور کر دے گا جتنی دور تک کوا بچپن سے مرنے تک اڑتا رہے (کہتے ہیں کوے کی عمر بہت ہوتی ہے اور یہ جانور تیز پرواز ہے - ظاہر ہے ساری عمر میں لاکھوں کوس تک اڑ جائے گا)-

اَلزَّكٰوةُ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالنَّوَاضِحِ وَالْغَرْبِ - جو کھیت پانی لانے کے اونٹوں سے اور موٹھ سے سینچا جائے اس میں زکوٰۃ بیسواں حصہ دینا ہوگی (اور جو صرف بارش کے پانی سے کھیت تیار ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا)-

اَمْلِكْ حَمِيَّةَ اَنْفِكَ وَغَرْبَ لِسَانِكَ - اپنے تکبر اور غرور کو روک اسی طرح اپنی زبان کی تیزی کو (یعنی ان دونوں کو اپنے اختیار میں رکھ زبان کو بے لگام مت کر کہ جو چاہا بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُحِبُّ الْاِغْتِرَابَ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ - اللہ تعالیٰ روٹی کمانے کے لئے دوسرے ملک میں (پردیس میں) جانے کو اور سفر کرنے کو پسند کرتا ہے (کہتے ہیں السفر وسيلة الظفر)-

اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ فِي النِّسَاءِ كَمَثَلِ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ فِيْ مِائَةِ غُرَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغُرَابُ الْاَعْصَمُ قَالَ الَّذِيْ اَحَدُ رِجْلَيْهِ بَيْضَاءُ - نیک بخت عورت عورتوں میں ایسی ہے جیسے اعصم کوا کیسا ہوتا ہے؟ فرمایا جس کا ایک پاؤں سفید ہو (اس قسم کا کوا بہت شاذو نادر دیکھا جاتا ہے)-

غُرَابُ الْبَيْنِ - فراق کا کوا یعنی جدائی کا (یہ کوا مکان میں اس وقت اترتا ہے جب اہل مکان وہاں سے چلے جاتے ہیں - کہتے ہیں یہ کوا جب کوئی آباد مکان دیکھتا ہے اور یا اعزا واحباب کے اجتماعات پر اس کی نگاہ پڑتی ہے تو رنج کی آواز نکالتا ہے اور جب کوئی ویران وغیر آباد مکان دیکھتا ہے تو خوشی کا نعرہ لگاتا ہے)-

غِرْبِيْبٌ - کالا-

اَسْوَدُ غِرْبِيْبٌ - کالا بھجنگ (اسی سے ہے قرآن شریف میں-

وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ - یعنی کالے بھجنگ)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغَرَابِيْبَ - اللہ تعالیٰ اس بوڑھے کو ناپسند کرتا ہے (کہ جس کا نامۂ اعمال نافرمانی کے

سبب) کالا بھجنگ بنا ہو-

غَرْبَلَۃٌ- چھاننا' چھلنی لگانا' کاٹنا' قتل کرنا' پیس ڈالنا'

غربال- چھلنی' دف چغل خور- (اس کی جمع غرابیل ہے)-

مُغَرْبَلٌ- کمینہ' بخیل' جو مقتول پھول گیا ہو' جو بادشاہت جانے والی ہو-

اَعْلِنُوْا بِالنِّکَاحِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالْغِرْبَالِ- نکاح کو ظاہر کرو (لوگوں میں اطلاع ہونی چاہئے' خاموشی یا اخفاء نہیں ہونا چاہئے) اور نکاح کے لئے دف بجاؤ (تاکہ ہر خاص و عام کو خبر ہو جائے کہ فلاں مرد و عورت زوجین کی حیثیت سے معاشرہ کی خدمت کریں گے)-

کَیْفَ بِکُمْ اِذَا کُنْتُمْ فِیْ زَمَانٍ یُغَرْبَلُ فِیْہِ النَّاسُ غَرْبَلَۃً- تمہارا اس زمانہ میں کیا حال ہوگا جب لوگ چھلنی میں چھانے جائیں گے (یعنی اچھے لوگ تو گزر جائیں گے اور برے اور کمینے رہ جائیں گے)-

ثُمَّ اَتَیْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُھَا- پھر میں ملک شام میں آیا' اس کو چھان ڈالا (وہاں کا حال دریافت کیا کہ کون عالم ہیں)-

اَتَیْتُمُوْنِیْ فَاتِحِیْ اَفْوَاھِکُمْ کَاَنَّکُمُ الْغِرْبِیْلُ- تم چڑیا کی طرح منہ کھولے ہوئے میرے پاس آئے (یعنی مجھ سے طلب کرتے ہوئے)-

لَا بُدَّ لِلنَّاسِ اَنْ یُّمَحَّصُوْا وَیُغَرْبَلُوْا- لوگوں کو آزمانا اور چھاننا ضروری ہے-

لَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَۃً- تم ضرور چھانے جاؤ گے-

غَرَثٌ- بھوکا ہونا-

غَرْثَانٌ- بھوکا-

غَرْثٰی اور غَرَاثٰی اور غِرَاثٌ یہ غَرْثَانٌ کی جمع ہے-

غَرْثَی الْوِشَاحِ- پتلی کمر کی عورت-

تَغْرِیْثٌ- بھوما رہنا-

کُلُّ عَالِمٍ غَرْثَانُ اِلٰی عِلْمٍ- ہر عالم علم کا بھوکا ہے (اگر ایک علم جانتا ہے تو دوسرے علوم کو حاصل کرنے کی سعی میں لگ جاتا ہے- وہ جتنا تحصیل علم میں آگے بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی علم اس کے لئے مطمع نظر اور محبوب بنتا چلا جاتا ہے)-

وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ- حسان بن ثابت ؓ نے حضرت ام المومنین عائشہ کی تعریف میں کہا- وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)-

لَا یَدْ خُلُنِیْ اِلَّا ضِعَافُھُمْ وَغَرَثُھُمْ- میرے پاس ان میں سے وہی لوگ آئیں گے جو ناتوان ہیں اور بھوکے ہیں (ایک روایت میں عجزتھم ہے- یعنی عاجز لوگ)-

اَبِیْتُ مِبْطَانًا وَّحَوْلِیْ بُطُوْنٌ غَرْثٰی- میں تو پیٹ بھر کر رات گزاروں اور میرے گرداگرد بھوکے ہوں-

اِنْ اَکَلْتُہٗ غَرِثْتُ وَاِنْ اَتْرُکْہُ اَغْرَثْ- (یہ ابوخثیمہ نے خشک انگور کی مذمت میں کہا کہ) اگر میں اس کو کھاؤں تو بھوکا رہوں (کیونکہ منقے سے پیٹ نہیں بھرتا) اگر نہ کھاؤں تب بھی بھوکا ہوں (برخلاف کھجور کے کہ اس کے کھانے سے آدمی سیر ہو جاتا ہے)-

غُوْرِثُ بْنُ حَارِثٍ- ایک شخص کا نام ہے جس نے آنحضرت کو غفلت میں قتل کرنا چاہا تھا- لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا-

غَرْدٌ- گانے کے وقت اور خوشی کے وقت پرندے کا آواز بلند کرنا- چہچہانا-

اِغْرَادٌ اور تَغَرُّدٌ- کے بھی وہی معنی ہیں جو غرد کے-

اِغْرِنْدَاء- گالی گلوچ اور مار پیٹ میں غالب آنا-

اِسْتِغْرَادٌ- گانے کے لئے بلانا-

اُغْرُوْدٌ- گانا-

اَغَارِیْدُ- یہ اغرود کی جمع ہے-

اِذَا غَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ- جب کالی کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں گاتی ہیں (یہ کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے اور کتاب التاء میں اس کا ذکر ہو چکا ہے)-

غَرٌّ یا غِرَارٌ- چرانا' پانی کا جذب ہو جانا-

غِرْغِرٌ- ایک بھاجی ہے- پرندہ کا اپنے بچے کو کھانا کھلانا

غُرُوْرٌ اور غِرَّۃٌ- دھوکا دینا' جرات کرنا-

غَرَرٌ اور غُرَّۃٌ اور غَرَارَۃٌ- سفید ہونا' حسین ہونا' شریف ہونا' عزت دار ہونا-

تَغْرِیْرٌ- ہلاکت میں ڈالنا' بھر دینا' اڑنے کا قصد کرنا' پنکھ اٹھانا-

مَغَارَّةٌ- پرندہ کا اپنے بچہ کو کھلانا-

اِغْتِرَارٌ- غافل ہونا' دھوکا کھانا (جیسے استغرار ہے)-

غِرَارٌ- برچھے' تلوار اور تیر کی دھار' تھوڑی نیند' نماز میں سجدہ رکوع طہارت کا نقصان' بازار مندا ہونا-

غَرٌّ- زمین کی دراڑ' تلوار کی دھار' کپڑے کی شکن-

غَرَارَةٌ- غفلت-

غِرَارٌ- مثال-

غِرٌّ- جوان' نا آزمودہ کار-

غَرَرٌ- ہلاکت اور دھوکے میں پڑنا-

غُرَّةٌ- مہینہ کا پہلا روز-

غُرَرٌ- مہینہ کی پہلی تین راتیں-

اَغَرٌّ- سفید پیشانی' گھوڑا' سردار' شریف کریم النفس' سخت گرمی کا دن-

غُرُوْرٌ- نفس کی پیروی' شیطانی خواہش پر چلنا' خطا کو ثواب دکھانا-

غَرُوْرٌ- دینا-

غَرِیْرٌ- مغرور' اچھا خلق (جیسے هَرِیْرٌ برا خلق اور ضامن' کفیل-)

اَنَا غَرِیْرُكَ مِنْ فُلَانٍ- میں تجھ کو فلاں سے ڈراتا ہوں-

اِنَّهٗ جَعَلَ فِی الْجَنِیْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً- پیٹ کے بچہ کی (دیت آپ نے ایک بردہ مقرر کی غلام ہو یا لونڈی (یعنی جب کوئی حاملہ عورت کو ضرب لگا کر اس کا حمل گرا دے اور بچہ مردہ نکلے تو ایک پوری دیت لازم ہوگی- اصل میں غرة اس سفیدی کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے پھر سفید رنگ بردے کو کہنے لگے لیکن یہاں مراد مطلق بردہ ہے سفید ہو یا کالا جس کی قیمت دیت کے بیسویں حصہ تک پہنچے)-

(ایک روایت میں بغرة عبد اوامة اوفرس اوبغل ہے جیسے بعض نے کہا ہے کہ فرس اور بغل کا ذکر راوی کی غلطی ہے)-

ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ- پھر جس عورت کو یہ بردہ دلایا گیا (یعنی جس کا حمل گرا دیا گیا تھا) یہ جب ہے کہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہوں اگر الگ الگ واقعات ہوں تو قُضِیَ عَلَیْهَا سے حمل گرانے والی یعنی مجرم عورت مراد ہے-

مَا كُنْتُ لِاُقِیْضَهُ الْیَوْمَ بِغُرَّةٍ- میں آج کے دن اس کو ایک گھوڑا بدلہ میں نہیں دے سکتا (یہاں غرہ سے گھوڑا مراد ہے لیکن اس کا اکثر اطلاق غلام اور لونڈی پر ہوتا ہے)-

غُرَّة سے کبھی کوئی نفیس اور عمدہ چیز بھی مراد ہو سکتی ہے-

جَعَلَ جَزَاءَ هَا هِبَةَ الْغُرَّةِ- انا جب خدمت کر چکے (یعنی بچہ کو دودھ پلا چکے) تو اس کو صلہ میں ایک غلام یا لونڈی دینا چاہیے-

وَیَلُوْحُ فِیْ غُرَّةِ الْاِیْمَانِ لُمْعَةٌ- ایمان کی پیشانی میں چمک پیدا ہو (یعنی کیفیت ایمانی میں زیادتی ہو)-

غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ- سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے وضو کے اثر سے (گویا اعضائے وضو نور سے منور ہو جائیں گے)-

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ- جو کوئی اپنی سفیدی بڑھانا چاہے (وہ وضو میں کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے)-

صَوْمُ الْاَیَّامِ الْغُرِّ- ایام بیض میں روزے رکھنا (یعنی ہر مہینے کی ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخوں میں' ان کو غر اس لیے کہا ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور نورانی ہوتی ہیں)-

لَیْلَةٌ اَغَرُّ- روشن رات-

غُرُّ الذُّرٰی- سفید کوہان والے-

اِیَّاكُمْ وَ مُشَاوَرَةَ النَّاسِ فَاِنَّهَا تَدْفِنُ الْغُرَّةَ وَ تُظْهِرُ الْعُرَّةَ- لوگوں کے ساتھ برائی کرنے سے بچے رہو ایسا کرنا نیک کاموں کو میٹ دیتا ہے اور عیب اور قباحت کو ظاہر کر دیتا ہے (لوگ ایسے شخص کے دشمن ہو کر اس کے ہنر کو چھپا دیتے ہیں اور عیب کھول دیتے ہیں)-

عَلَیْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَغَرُّ غُرَّةً- کنواری عورتوں سے شادی کرو ان کے اخلاق پاکیزہ ہوتے ہیں (ان کو ابھی بری

صحبت اور اس کے اثرات نے متاثر نہیں کیا ہوتا ہے اور ان میں جوانی کا شباب اور خوبصورتی بھی ہوتی ہے)۔

مَا اَجِدُ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِي غُرَّةِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ اَوَّلُهَا فَنَفَرَ اٰخِرُهَا۔ اس نے جو کام کیا اس کی مثال مجھ کو ابتدائے اسلام میں معلوم نہیں مگر بکریوں کی مثال جن کا گلہ سامنے آئے اور کوئی شروع کی بکریوں کو مارے پھر (دیکھ کر) اخیر کی بکریاں بھی ڈر کر بھاگ جائیں۔

مُنْذُ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةٍ۔ جب سے وہ پہلی تاریخ سے روزہ رکھ رہا ہے۔

اُقْتُلُوا الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ ذَالْغُرَّتَيْنِ۔ اس کالے کتے کو مار ڈالو جس کی آنکھ پر دو سفید پٹے ہوں (نقطے)۔

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْمُنَافِقُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔ مسلمان بھولا کریم النفس ہوتا ہے اور منافق مکار و بخیل ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا سینہ مکر اور فریب سے صاف اور سیدھا ہوتا ہے وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی صاف باطن سمجھ کر دھوکا کھا جاتا ہے اور منافق تو خود مکار اور بے ایمان ہوتا ہے' وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ کر خوب چاق و چوبند رہتا ہے اور دھوکہ میں مبتلا نہیں ہوتا)۔

يَدْخُلُنِي غِرَّةُ النَّاسِ۔ (بہشت کہتی ہے کہ میری حسین عمارت میں) وہ لوگ داخل ہوں گے جو بھولے بھالے ہیں (کسی سے مکروفریب نہیں کرتے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو کہ فکر آخرت میں سرگرداں اور دنیا میں اللہ کے بول کو بالا کرنا چاہتے ہیں' ان کے لیے دنیا کا حسن' خام اور اس کی زینت نامکمل اور وقتی ہے' اسی وجہ سے وہ اس کے حاصل کرنے کے لیے کسی کو ایذا نہیں پہنچاتے)۔

اِنَّ مُلُوْكَ حِمْيَرَ مَلَكُوْا مَعَاقِلَ الْاَرْضِ وَ قَرَارَهَا وَ رُؤُسَ الْمُلُوْكِ وَ غِرَارَهَا۔ حمیر کے بادشاہ زمین کے تمام مورچوں اور شہروں کے مالک ہو گئے تھے اور جملہ بادشاہوں کے سرتاج اور کارآزمودہ اور جو ناتجربکار بھولے بھالے تھے۔

اِنَّكَ مَا اَخَذْتَهَا بَيْضَاءَ غَرِيْرَةً۔ تو نے اس کو اس وقت نہیں لیا تھا۔ جب وہ سفید رنگ بھولی بھالی جوان تھی۔

قَاتَلَ مُحَارِبُ خَصَفَةَ فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً فَصَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ۔ محارب نے خصفہ سے جنگ کی' مسلمانوں کو غافل پایا پھر انہوں نے خوف کی نماز پڑھی۔ (غرۃ۔ بہ معنی غفلت یعنی اپنے مورچہ کی حفاظت اور جنگی تدابیر سے غافل تھے)۔

يُرِيْدُ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ۔ وہ چاہتے تھے کہ آں حضرت ﷺ کی غفلت سے کام لیں (چنانچہ آپ کو غافل سمجھ کر وہاں اترے۔ آپؐ نے ان کو گرفتار کرلیا)۔

اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَ هُمْ غَارُّوْنَ۔ آپؐ نے بنی مصطلق کے کافروں پر چھاپہ مارا وہ غافل تھے۔

كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنْ لَّا يُمْضِيَ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا بَعِيْدُ الْغِرَّةِ حَصِيْفُ الْعُقْدَةِ۔ (امیر المومنین حضرت عمرؓ نے) ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم وہی نافذ کرے جو دور اندیش اور مستحکم تدبیر و عقل والا ہو۔

لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ وَ لَا تَغْتَرُّوْهُنَّ۔ عورتوں پر دفعتاً ہی مت کود پڑا کرو' غفلت میں ان کے پاس مت جاؤ۔

عَجِبْتُ مِنْ غِرَّتِهِ بِاللّٰهِ۔ میں اس پر تعجب کرتا ہوں کہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو غافل سمجھا ہے۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔ دھوکے کی بیع سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی جس میں خریدار کو فریب دیا جائے۔ اس طرح کہ بیع کا ظاہری حال آراستہ کر دکھایا ہو اور حقیقتاً اس میں کوئی ایسا عیب اور نقص موجود ہو جو بائع کے علم میں ہو مگر خریدار پر اس کو ظاہر کیا گیا ہو بلکہ پوشیدہ رکھنے کے لیے تدابیر کی گئی ہوں۔ بیع الغرر میں اس غلام کی بیع بھی داخل ہے جو فرار ہو گیا ہو۔ یا اس چیز کی جس کی تسلیم کا یقین نہ ہو مثلاً پرندے کی بیع جب وہ آزاد ہو اور فضا میں اڑ رہا ہو۔ یا اس مچھلی کی جو پانی میں تیر رہی ہو' یا اس میوے اور غلہ کی جو درخت پر ہو اور ابھی پختہ نہ ہوا ہو۔ اسی طرح بیع ملامسہ اور منابذہ وغیرہ بھی اسی طرح حمل کی بیع جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو)۔

اِنَّ لِيْ نَفْسًا وَّاحِدَةً وَّاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُغَرِّرَ بِهَا۔ میری ایک ہی جان ہے اور میں اس کو دھوکے میں ڈالنا (نفس و شیطان کی پیروی کرکے) برا سمجھتا ہوں۔

غُرُوْرٌ - کا لفظ شیطان کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ وہ انسان کو دھوکا دے کر ایسی لذتوں میں پھنساتا ہے جن کا انجام رنج ہے۔

اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ - دنیا کی شہوتوں (یعنی مال وجاہ ولذائذ حیوانی) سے الگ رہنا (صرف بقدر ضرورت مطابق احکام شرعی دنیا سے مستفید ہونا)۔

وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغُرُوْرُ - کہیں تم کو شیطان اللہ تعالیٰ کے باب میں دھوکا نہ دے (تم کو تلقین کرے کہ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے گناہ سے کیوں ڈرتے ہو دنیا کی زندگی میں خوب مزے اڑاؤ، مرتے وقت توبہ کر لینا۔ یا پھر اصرار کرنے کی ترغیب دے اور کہے کہ توبہ واستغفار ہی کافی ہے)۔

وَ تَعَاطٰی مَا نَهَیْتَ عَنْهُ تَغْرِیْرًا - تو نے جن کاموں سے منع فرمایا ان کو دھوکہ میں آ کر بیٹھا (انجام نہ سوچا)۔

لَاَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ - اگر میں اس آیت فقاتلوا التی تبغی پر عمل نہ کر کے خطرے میں پڑ جاؤں اور باغیوں سے جو مسلمان ہیں جنگ نہ کروں تو وہ مجھ کو اس سے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت و من یقتل مومنا متعمدا کے تحت اس حکم میں آ جاؤں (یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب لوگوں نے ان کو جنگ جمل اور صفین وغیرہ میں شریک ہونے کے لیے ابھارا۔ انہوں نے احتیاط پر عمل کیا اور کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے جو مسلمانوں کی آپس میں ہوئیں۔ اسی طرح انہوں نے حضرت علیؓ سے بھی بیعت نہ کی نہ معاویہؓ سے، نہ مروان سے، نہ عبداللہ بن زبیرؓ سے، بلکہ جب عبدالملک بن مروان پر سب لوگوں کا اتفاق ہو گیا تو پھر آپ نے بھی بیعت کر لی)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّهٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا - جب کوئی شخص (جماعت اسلام سے علیحدہ ہو کر اپنی استبدادی رائے سے) ایک شخص سے بیعت کر لے تو پھر ان دونوں میں سے کوئی امام نہ بنایا جائے اس میں دھوکا ہے ایسا نہ ہو کہ دونوں مارے جائیں (کیونکہ دونوں نے احکام اسلام کے خلاف عمل کیا امامت ہمیشہ مشورے اور اہل حل وعقد سے اتفاق سے قائم ہونی چاہیے نہ کہ ہر شخص شتر بے مہار کی طرح جس کو چاہے اپنا امام بنا لے ایسا کرے گا تو جماعت کے ہاتھ سے وہ بھی اور اس کا امام دونوں مارے جائیں گے)۔

اِنَّهٗ قَضٰی فِیْ وَلَدِ الْمَغْرُوْرِ بِغُرَّةٍ - حضرت عمرؓ نے اس شخص کے بچے کے بارے میں جس کو دھوکا دیا جائے یہ فیصلہ کیا کہ وہ لونڈی کے مالک کو ایک غلام یا لونڈی ہرجانہ میں دے اور اس کا تاوان اس سے وصول کرے جس نے اس کو دھوکا دیا (اس کی صورت یہ ہے: زید نے عمرو کو یہ فریب دیا کہ ہندہ ایک آزاد عورت ہے اور عمرو نے اس کے چکمہ میں آ کر ہندہ سے نکاح کر لیا اور اس کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ تو خالد کی لونڈی تھی۔ تو عمرو خالد کو ایک بردہ دے کر اپنا بچہ چھڑا لے اس کا بچہ آزاد ہوگا اور اس بردہ کی قیمت زید سے وصول کرے)۔

لَا غِرَارَ فِیْ صَلٰوةٍ وَّلَا تَسْلِیْمٍ - نماز میں اور سلام میں کمی نہ کرنا چاہئے (نماز میں کمی یہ ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا نہ کرے اور سلام میں کمی یہ ہے کہ جواب میں صرف وعلیکم کہے وعلیکم السلام نہ کہے۔) غرار کے معنی اصل میں کم سونا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں کمی نہ کرنی چاہیے نہ سلام نماز کی حالت میں کرنا چاہئے، تو و لا تسلیم معطوف ہوگا غرار پر۔

فَمَشٰی عَلَمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ - ایک دھوکے کا جھنڈا فتنہ کی تاریکیوں میں کھڑا کیا۔

لَا تُغَارُّ التَّحِیَّةُ - سلام میں کمی نہ کی جائے (بلکہ بڑھانا مستحب ہے۔ اگر السلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے)۔

کَانُوْا لَا یَرَوْنَ بِغِرَارِ النَّوْمِ بَاْسًا - اگر خفیف سا سونا ہو (مثلاً کھڑے یا بیٹھے) تو اس میں کوئی قباحت نہیں پاتے تھے (یعنی اس کو ناقص وضو نہیں سمجھتے تھے)۔

رَدَّ نَشْرَ الْاِسْلَامِ عَلٰی غَرِّهٖ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کے پھیلاوے کو اس کی اصلی شکنوں پر تہہ کر دیا (یعنی الٹ پلٹ کر نئی شکنیں اسلام میں نہیں ڈالیں) (عرب لوگ کہتے ہیں:

طَوَى الثَّوْبَ عَلٰى غَرِّهِ الْاَوَّلِ - کپڑے کو پہلی شکنوں پر طے کر دیا) (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کو اس کی اصلی صورت پر باقی رکھا اور مخالفین اسلام کی قوت توڑ دی)-

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغُرُّ عَلِيًّا بِالْعِلْمِ - (معاویہؓ نے کہا) آں حضرت ﷺ حضرت علی کو علم کے لقمے بنا بنا کر کھلاتے تھے (جیسے پرندہ اپنے بچے کو غذا کے لقمے اس کے حلق میں ڈالتا ہے)-

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ يَغُرُّهُ كَمَا يَغُرُّ الْغُرَابُ بُجَّهُ - (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح کھلاتا ہے جیسے کوا اپنے بچہ کو کھلاتا ہے (بھراتا ہے یعنی اپنے منہ سے چبا چبا کر اس کے حلق میں ڈالتا ہے (مطلب یہ ہے کہ غیب سے اس کو روزی ملتی ہے' بعض نے کہا یغرہ سے مراد یہ ہے کہ علمی مسائل اس کو بتلاتا ہے اور شریعت و طریقت کے اسرار اس پر کھول دیتا ہے)-

ذَكَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَا يَغُرَّانِ الْعِلْمَ غَرًّا - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا ذکر کیا تو کہا وہ دونوں تو علم کے لقمے بھراتے تھے (لوگوں کو علم سے بہرہ اندوز کرتے تھے)-

كُنْتُ غَرِيْرًا فِيْهِمْ - میں ان سے ملا ہوا ان کے ساتھ چپکا ہوا تھا (بعض نے کہا صحیح كُنْتُ غَرِيًّا ہے معنی وہی ہیں اور زہری نے عَرِيًّا عین مہملہ سے کہا ہے یعنی غریب' پردیسی)-

لَا تَأْخُذُكَ عَلٰى غِرَّتِكَ - وہ تجھ کو غافل پا کر پکڑ لے گی-

وَلَا تَغْتَرُّوْا فَتَجْسِرُوْنَ عَلَى الذَّنْبِ - (وضو سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) مگر دھوکا مت کھاؤ (یہ سمجھ کر کہ وضو سے تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں' گناہ کرنے کی جرات نہ کرو اس لیے کہ گناہوں کا معاف ہونا اس پر موقوف ہے کہ ہماری عبادت قبول ہو اور اس کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندہ کو اس کا علم نہیں)-

مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِدِ - خوگیر (نمدہ) اور گونوں سے (یہ جمع ہے غراۃ کی بہ کسرۂ غین بہ معنی جوالق-)

فَحَمَلَ عَلَيْهِ غَرَارَتَيْنِ - اس پر دو گونیں لادیں-

تَغْرِيْرٌ بِاللّٰهِ - (طلحہؓ نے کہا جس کے پاس یہ چیز رات کو رہے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ اللہ کا کیا حکم یکایک اس پر آ جاتا ہے)' اس نے اللہ کے باب میں دھوکہ کھایا (چیز سے مراد روپیہ مال و دولت ہے- یہ حضرت طلحہ نے اس وقت کہا جب ان کی زمین کی قیمت میں سات لاکھ درہم ان کے پاس آئے اور انہوں نے وہ سب خیرات کر دیئے)-

لَا تُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ - ایسا نہ ہو کہ تمہاری طرف سے تمہاری غفلت کی وجہ سے دشمن ہم پر یکایک آ جائے-

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ فِيْهِ الْغِرَّةَ - یا اللہ رمضان کے مہینے میں میری غفلت دور کر دے (میں تیری یاد اور تیری عبادت میں مصروف رہوں)-

لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ - جمعہ کی رات فضیلت کی رات ہے-

اَخْبِرْ بِهٰذَا غُرَرَ اَصْحَابِكَ - اس بات کی خبر اپنے قابل اعتبار دوستوں کو کر دے (یعنی جن لوگوں کی دوستی اور محبت پر تجھ کو بھروسہ ہو)-

وَ اَذْهَبَ التَّهَجُّدُ غِرَارَ نَوْمِهِ - تہجد اس کی تھوڑی نیند کو دور کر دے-

لَا يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِنَفْسِهِ وَلَا بِدِيْنِهِ - آدمی اپنے نفس اور اپنے دین کو ہلاکت میں نہ ڈالے-

اَلدُّنْيَا قَدْ تَزَيَّنَتْ بِغُرُوْرِهَا وَ وَغَرَّتْ بِزِيْنَتِهَا - دنیا اپنے سامانوں اور لذتوں سے آراستہ ہوئی اور اس نے اپنے جوبن پر لوگوں کو فریفتہ کر لیا-

غَرَّتْهُ الدُّنْيَا - دنیا نے اس کو فریفتہ کر لیا (یعنی اپنی طلب میں دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیا)-

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ - سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کو کھینچ کر لے چلنے والے (یعنی مومنین کے پیشوا)

غَرْزٌ - چھونا' گاڑنا' گرونا' رکھنا' گھسیڑنا-

غَرْزٌ اور غِرَازٌ - دودھ کم ہونا' نافرمانی کے بعد اطاعت کرنا-

تَغْرِيْزٌ - بمعنی غرز ہے اور دودھ دوہنا چھوڑ دینا-

اِغْرَازٌ - غرز بھاجی والی ہونا-

اِغْتِرَازٌ- داخل ہونا-

غَرْزٌ- یعنی رکاب میں جو چمڑے کی ہو پاؤں رکھنا

غَرِیْزَةٌ- طبیعت خواہ بری ہو یا اچھی (جیسے قریحة ہے)-

غَرِیْزِیٌّ- طبعی اور اصلی-

حَمٰی غَرَزَ النَّقِیْعِ لِخَیْلِ الْمُسْلِمِیْنَ- آنحضرتؐ نے نقیع کی غرز کو محفوظ کیا' مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے (تا کہ مجاہدین کے گھوڑے اور زکوۃ کے جانور اس کو چریں- نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں کا رمنہ آنحضرتﷺ نے محفوظ کر لیا تھا)-

اِنَّهٗ رَاٰی فِی الْمَجَاعَةِ رَوْثًا فِیْهِ شَعِیْرٌ فَقَالَ لَئِنْ عِشْتُ لَاَجْعَلَنَّ مِنْ غَرَزِ النَّقِیْعِ مَا یُغْنِیْهِ عَنْ قُوْتِ الْمُسْلِمِیْنَ- حضرت عمرؓ نے قحط سالی میں گوبر دیکھا جس میں جو کے دانے موجود تھے (جانور کے مالک نے اس کو گھانس نہ ہونے کی وجہ سے جو کھلائے تھے- یہ دیکھ کر) فرمایا اگر میں زندہ رہا تو نقیع میں جو غرز ہے وہ جانوروں کے لیے محفوظ کروں گا اور وہ مسلمانوں کی خوراک سے بے پرواہ ہو جائیں گے- (یعنی جو کھانے کی ضرورت نہ رہے گی- اس زمانہ میں بڑی خوراک آدمیوں کی جو تھی)-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُعَالِجُنَّ غَرَزَ النَّقِیْعِ- قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نقیع کے غرز کو کام میں لاؤ گے-

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ غَنَمَنَا قَدْ غَرَزَتْ- صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری بکریوں کا دودھ کم ہو گیا ہے- (اہل عرب کہتے ہیں:

غَرَزَتِ الْغَنَمُ غِرَازًا- بکریوں کا دودھ کم ہو گیا)-

غَرَّزْتُهَا- میں نے ان کا دودھ دوہنا چھوڑ دیا تا کہ وہ موٹی ہو جائیں-

بِغَارِزٍ لَّمْ تَخَوَّنْهُ الْاَحَالِیْلُ- ایسے تھن کے ساتھ جس کو دودھ دوہنے نے ناتواں نہیں کیا-

سُئِلَ عَنْ تَغْرِیْزِ الْاِبِلِ فَقَالَ اِنْ کَانَ مُبَاهَاةً فَلَا وَ اِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ تَصْلُحَ لِلْبَیْعِ فَنَعَمْ- عطا سے پوچھا گیا کہ اونٹوں کا دودھ دوہنا اگر چھوڑ دیا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر فخر و افتخار کی نیت سے ہو (یعنی اپنی سیر چشمی اور امارت کے اظہار کے لیے تب تو درست نہیں اور اگر اس لیے ہے کہ وہ فروخت کے لائق ہو جائیں تو درست ہے-)

تَغْرِیْزٌ- بچہ کشی اور بڑھانا بھی مراد ہو سکتا ہے- یہ غرز الشجر سے ماخوذ ہے)-

کَمَا تَنْبُتُ التَّغَارِیْزُ- جیسے کھجور کی شاخیں اگ آتی ہیں (ان کو ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگا دیتے ہیں یعنی کھجور کے بچے)-

تَغْرِیْزٌ اور تَنْبِیْتٌ دونوں کے ایک معنی ہیں-

مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ قَدْ غَرَزَ ضَفْرَ رَاْسِهٖ ابو رافع امام حسن پر سے گزرے انہوں نے اپنے بالوں کی چوٹی کو موڑ کر اندر کر لیا تھا (جیسے عورتیں جوڑہ باندھتی ہیں)-

مَا طَلَعَ السِّمَاكُ قَطُّ اِلَّا غَارِزًا ذَنَبَهٗ فِیْ بَرْدٍ- سماک اعزل (جو ایک ستارہ ہے برج میزان کا جب وہ نکلتا ہے تو سردی کے موسم میں اپنی دم گھسیڑے ہوئے- (یہ ستارہ تشرین اول (ماہ اکتوبر) میں جب پانچ دن گزر جاتے ہیں اس وقت نمودار ہوتا ہے- یہ موسم سرما کا آغاز ہے- اور یہ غرز الجراد ذنبه فی الارض سے ماخوذ ہے- یعنی ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گاڑی انڈے دینے کے لیے)-

کَانَ اِذَا وَ ضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ یُرِیْدُ السَّفَرَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ- آنحضرتﷺ نے جب اونٹ کی رکاب میں (جو چمڑے یا لکڑی کی ہوتی ہے) پاؤں رکھتے' سفر کا ارادہ فرماتے تو بسم اللہ کہتے-

غَرْزٌ- چمڑے یا لکڑی کی رکاب (اگر لوہے کی ہو تو اس کو رکاب کہیں گے) (بعض نے ہر ایک کو رکاب کہا ہے)-

اِسْتَمْسِكْ بغرزه- آپ کی رکاب کو تھامے رہ-

بَابُ الرِّکَابِ وَالْغَرْزِ- باب رکاب اور اس میں پاؤں رکھنے کے بیان میں- یا رکاب سے لوہے اور لکڑی کی رکاب مراد ہے اور غرز سے چمڑے کی رکاب-

حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ- جب میں نے اپنا

پاؤں رکاب میں رکھا۔

سُئِلَ عَنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اغْتَرَزَ فِي الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا افضل جہاد کونسا ہے' آپ خاموش رہے یہاں تک کہ تیسرے جمرے میں داخل ہو گئے (جمرے پر کنکریاں مارنے کے لیے)۔

اَلْجُبْنُ وَالْجُرْاَةُ غَرَائِزُ۔ نامردی (یعنی بزدلی) اور بہادری (کے جذبات) خلقی ہیں (یعنی یہ اوصاف پیدائشی ہیں اور ان کو اکتساب کے ذریعہ بدرجہ اتم کسی میں پرورش نہیں کیا جا سکتا)۔

اَنْ يَّغْرِزَ خَشْبَةً فِيْ جِدَارِهٖ۔ کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے (اور دھالیہ بنا لینے سے) نہ روکے (اس لیے کہ اس میں مکان دار کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اس کی دیوار کی مضبوطی اور بارش سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ اور جو لوگ اپنے ہمسایوں کو اس سے روکیں اور سیری چھوڑ دینے پر مجبور کریں وہ اپنے پیغمبر ﷺ کے حکم کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں)۔

فَاِنَّهَا تَجِيْئُ اَغْرَزَ مَا كَانَتْ۔ وہ چوٹ (جو اللہ کی راہ میں) اٹھائے اپنے پورے صدمہ کے ساتھ آئے گی۔

مَغْرَزُ الظَّفِيْرَةِ۔ چوٹی کی جڑ (یعنی جو سر سے لگی ہوئی ہے)۔

اَلْجُبْنُ وَالْبُخْلُ وَالْحِرْصُ غَرِيْزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ۔ نامردی اور بخل اور حرص یہ سب طبعی ہیں جو اللہ تعالی کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں (کیونکہ اگر اللہ تعالی کے ساتھ نیک گمان ہو گا تو انسان اس کی تقدیر پر بھروسہ کر کے نامردی نہ کرے گا۔ اسی طرح رزق کا کفیل اور رزاق اس کو سمجھ کر بخل اور حرص سے باز رہے گا)۔

فَاَخَذْتُ بِغَرْزِ رَاحِلَتِهٖ۔ میں نے اس کے اونٹ کی رکاب تھام لی۔

وَاغْرِزْهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ لَفَفْتَ فِيْهِ الْخِرْقَةَ۔ اس کو اس مقام میں گاڑ دے جہاں تو نے خرقہ لپیٹا ہے۔

غَرْسٌ۔ گاڑنا' بونا (جیسے اِغْرَاسٌ ہے)۔

اِنْغِرَاسٌ۔ گڑنا۔

غَرَاسٌ۔ جو مسہل پینے والے کے پیٹ سے نکلتا ہے۔

غِرَاسٌ۔ جو بویا جائے یا بونے کا وقت۔

بِيْرُ غَرْسٍ۔ ایک کنواں تھا مدینہ میں (واقدی نے کہا بنی نضیر کے مکانات اسی مقام پر تھے۔)

وَاِنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ بہشت کے درخت سبحان اللہ اور الحمد للہ ہیں۔

مَنْ زَرَعَ اَوْ غَرَسَ۔ جو شخص کھیت لگائے یا میوہ دار درخت بوئے (پھر اس میں سے کوئی آدمی یا جانور کچھ کھائے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا (جب تک غلہ یا میوہ قائم رہے)۔

يَا عَلِيُّ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلْنِيْ بِسَبْعِ قِرَبٍ مِنْ بِيْرِ غَرْسٍ۔ اے علی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو بیر غرس کے سات مشک پانی سے غسل دینا (یہ کنواں مشہور ہے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کے پانی سے غسل دیا گیا تھا۔ اس کا پانی بہشت کا ایک چشمہ ہے۔ (کذا فی مجمع البحرین)۔

لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِيْ طَاعَتِهٖ۔ اللہ تعالی اس دین میں ہمیشہ کچھ پودے گاڑ دے گا جن سے اپنی تابعداری کے کام لے گا (یعنی زمانہ کے ہر دور میں کچھ صالحین اور مجددین پیدا ہوتے رہیں گے جو دین اسلام کے احیاء کے لیے کام کرتے رہیں گے)

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ جو مسلمان میوہ دار درخت لگائے یا کھیت بوئے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چارپایہ کھا لے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ تمام جائز ذرائع معاش میں زراعت اور باغات لگانا عمدہ کمائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ تجارت افضل ہے اور بعض نے صنعت اور دستکاری کو ترجیح دی ہے۔ بہرحال یہ تینوں پیشے عمدہ ہیں اگر خدا ترسی کے ساتھ کئے جائیں)۔

غَرْضٌ۔ برتن بھر دینا اور پورا نہ بھرنا۔ وقت سے پہلے دودھ چھڑا

دینا' تازہ لینا' باز رہنا' وقت سے جلدی کرنا۔

غُرْضَةٌ۔تسمہ۔

غَرَضٌ۔ملول ہونا' مشتاق ہونا' ڈرنا۔

غِرَضٌ۔تروتازہ ہونا۔

تَغْرِیْضٌ۔تازہ گوشت کھانا' میوہ کھانا' خوش طبعی کرنا۔

اِغْرَاضٌ۔بھر دینا۔

مُغَارَضَةٌ۔صبح کو اونٹوں کو پانی پر لانا۔

تَغَرُّضٌ۔ٹوٹ جانا۔

اِغْتِرَاضٌ۔غرض کرنا۔

غَرْضٌ۔وہ تسمہ جس سے کجاوہ باندھتے ہیں۔ (جیسے حزام زین کے لیے)۔

غَرَضٌ۔نشانہ' ہدف' مقصود' مطلوب' علت غائی' غایت۔

لَا تُشَدُّ الْغُرُضُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ ایک روایت میں لَا یُشَدُّ الْغَرْضُ ہے یعنی تسمہ نہ باندھا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی صرف تین مساجد کی زیارت کے لیے سفر کرنا مشروع ہے)۔

غُرْضَةٌ اور غَرْض۔وہ تسمہ جو اونٹ کے پیٹ پر باندھا جاتا ہے جس کو بطان کہتے ہیں۔

مَغْرِضٌ۔وہ مقام جہاں تسمہ باندھا جاتا ہے۔

كَانَ اِذَا مَشٰى عُرِفَ فِیْ مَشْیِهٖ اَنَّهٗ غَیْرُ غَرِضٍ وَّلَا وَكِلٍ۔آنحضرت ﷺ جب چلتے تو آپ کی چال سے معلوم ہوتا کہ آپ بیتاب اور مضطرب نہیں ہیں' نہ سست و کاہل (مطلب یہ ہے کہ نہ بہت تیز چلتے جیسے گھبرا کر کوئی بھاگتا ہے نہ بہت آہستہ سست رفتاری کے ساتھ جیسے ضعیف و ناتوان یا کاہل لوگ چلتے ہیں)۔

صِفَاتُهُمْ لَا يَنْفَكُّ عَنِ الْاَغْرَاضِ وَالْاَعْرَاضِ۔ان کی عادات نقصانات اور بیماریوں سے نہیں چھوٹ سکتیں۔

فَاَقَمْتُ بِهَا حَتّٰی اشْتَدَّ غَرَضِیْ۔میں وہاں اتنا ٹھہرا کہ بالآخر سخت تنگ ہو گیا۔

غَرَضٌ۔کسی چیز کی طرف شوق' اشتیاق اور میلان طبع کو بھی کہتے ہیں۔

حَتّٰی اشْتَدَّتْ غَرَضِیْ اِلَیْهِ۔یہاں تک کہ میں اس کا عاشق ہو گیا۔

اِنَّهٗ یَدْعُوْ شَابًّا مُمْتَلِاًشَبَابًا فَیَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جِزْلَتَیْنِ رَمْیَةَ الْغَرَضِ۔دجال مردود ایک اچھے جوان کو جو پوری جوانی میں ہو گا بلائے گا۔پھر تلوار سے مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا' ہر ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے ایک تیر کے ٹپہ پر گرے گا (یا تلوار اس پر تیر کی طرح پڑے گی۔یعنی جیسے تیر نشانہ پر لگتا ہے)۔

تَخْتَلِفُ بَیْنَ هٰذَیْنِ الْغَرَضَیْنِ وَاَنْتَ شَیْخٌ كَبِیْرٌ۔تو ان دونوں نشانوں کے درمیان پھر رہا ہے حالانکہ تو بوڑھا پھونس ہے۔

لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ۔میرے صحابہ کو میرے بعد نشانہ ملامت نہ بناؤ (ان کو برا مت کہو بلکہ ان کے قصوروں سے کف لسان کرو۔اہل سنت کا یہی طریقہ ہے)۔

لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ (جیسے بے رحم جاہل کبھی کبھی یہ کرتے ہیں کہ مرغی وغیرہ کو باندھ کر اس پر نشانہ صحیح کرنے کے لیے گولیاں وغیرہ چلاتے ہیں)۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا غَرِیْضًا۔اس نے تازہ گوشت قے میں نکالا۔

فَیُؤْتٰی بِالْخُبْزِ لَیِّنًا وَبِاللَّحْمِ غَرِیْضًا۔اس کے سامنے ملائم روٹی اور تازہ گوشت رکھا جائے۔

لَا تَجْعَلْنِیْ لِلْبَلَاءِ غَرَضًا۔تو مجھ کو بلاؤں کا نشانہ مت بنا۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ وَلِیَّهٗ غَرَضًا لِعَدُوِّهٖ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اپنے دشمنوں کا نشانہ بنایا ہے (وہ ہمیشہ اللہ کے دوستوں کو ستاتے اور برا کہتے رہتے ہیں)۔

نَهٰی اَنْ یُّؤْكَلَ اللَّحْمُ غَرِیْضًا۔کچا گوشت کھانے سے آپ نے منع فرمایا۔

غَرْغَرَةٌ۔پانی کو منہ میں پھرانا نہ تھوکنا نہ نگلنا حلق میں پھرانا یا کھانسی کے ساتھ آواز نکلنا' جوش کی آواز' ناک کا بانسہ توڑنا'

سرتوڑنا' جان دینا' ذبح کرنا' حلق میں مارنا اور گوشت بھنتے وقت آواز نکلنا۔

تَغَرْغُرٌ۔ بھر آنا (آنسو) غرغرہ کرنا۔

غُرْغُرَۃٌ۔ پیشانی کی سفیدی۔

غُرْغُوْرٍ۔ ایک موٹا جانور ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ۔ اللہ تعالیٰ (رحمٰن ورحیم اپنے) بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک جان حلق میں آ کر غرغرہ نہ کرے (جب جان حلق میں آ گئی تو پھر توبہ سے کوئی فائدہ نہیں۔ البتہ وصیت یا کسی حق کو معاف کرا لینا اس وقت بھی درست ہوگا)۔

لَا تُحَدِّثُھُمْ بِمَا یُغَرْغِرُھُمْ۔ لوگوں سے ایسی باتیں مت کر جو ان کے حلق میں غرغر کرتی رہیں' نیچے نہ اتریں (یعنی جو باتیں ان کی سمجھ میں نہ آئیں)۔

فَجَعَلَ عَنْھُمُ الْاِرَاکَ وَدِجَاجَھُمُ الْغِرْغِرَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا انگور پیلو کا پھل کر دیا اور ان کی مرغی کو غرغر بنا دیا (یعنی حبش کی مرغی جس کا گوشت بدبو کی وجہ سے کھانے کے قابل نہیں ہوتا)۔

تُقْبَلُ التَّوْبَۃُ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک جان حلق میں آ کر غرغرہ نہ کرے (لیکن جب ایسی حالت ہو جائے تو توبہ قبول نہیں' قرآن شریف کی صریح آیت اس پر دال ہے: **وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ** الایۃ۔ اسی طرح ایسے وقت کا ایمان لانا بھی فائدہ نہ دے گا۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور شیخ ابن عربیؒ کا قول اجماع کے خلاف ہے کہ فرعون کا ایمان صحیح تھا جو غرغرہ کے وقت ہوا تھا۔ تو نص قرآنی اور نص حدیث کی روشنی میں ابن عربی کی یہ صریح غلطی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راو باسنا** الایۃ۔

غَرْفٌ۔ کاٹنا' چلو سے پانی لینا۔

غَرْفٌ۔ غرف سے چمڑا صاف کرنا۔

غَرَفٌ۔ اونٹ کا بیمار ہونا غرف کھا کر۔

تَغَرُّفٌ۔ ہر چیز ساتھ لینا۔

اِنْغِرَافٌ۔ کٹ جانا۔

اِغْتِرَافٌ۔ چلو چلو لینا۔

غَرْفٌ۔ ایک درخت ہے جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں۔

غَرَفٌ۔ بھی وہی درخت یا دوسرے درخت اور اس درخت کے پتے۔

غُرْفَۃٌ۔ ایک چلو' بالاخانہ (اس کی جمع غرف غُرَفَاتٌ غُرْفَاتٌ اور غُرُفَاتٌ ہے)۔

نَھٰی عَنِ الْغَارِفَۃِ۔ آنحضرت ﷺ نے عورت کو پیشانی کے بال کتر کر برابر کرنے سے (سری نکالنے سے) منع فرمایا۔ (بعض نے کہا غارفہ سے وہ عورت مراد ہے جو مصیبت کے وقت پیشانی کے بال کتر ڈالے)۔

فَغَرَفَ بِیَدَیْہِ۔ دونوں ہاتھ سے ایک لپ لیا۔ (اور حضرت ابو ہریرہؓ کی چادر میں ڈال دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور برکت تھی۔ پانی کی طرح اس کو دونوں ہاتھوں سے لے کر ڈالا)۔

غَسَلَ الْوَجْہَ مِنْ غُرْفَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ ایک ہی چلو سے منہ دھویا۔

غُرْفَۃٌ۔ چلو

غَرْفَۃٌ۔ چلو لینا۔

ثَلٰثِ غُرَفٍ۔ تین چلوؤں سے۔

بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ۔ تین چلوؤں سے۔

لَھُمْ غُرَفٌ۔ ان کو بالاخانے ملیں گے۔

یَا عَلِیُّ تِلْکَ غُرَفٌ بَنَاھَا اللّٰہُ لِاَوْلِیَائِہٖ۔ (حضرت امام ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے آنحضرت سے پوچھا بہشت میں بالاخانے کیوں بنائے گئے ہیں؟ آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ) اے علی! یہ وہ بالاخانے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے بنائے ہیں (موتی' یاقوت اور زمرد سے' ان کی چھتیں سونے کی ہیں جن میں چاندی کی میخیں ہیں۔ ہر بالاخانہ کے ایک ہزار دروازے سونے کے ہیں ہر دروازہ پر ایک فرشتہ تعینات ہے)۔

لَا تُنْزِلُوا النِّسَآءَ الْغُرَفَ۔ عورتوں کو بالاخانوں میں مت بٹھاؤ۔

مِغْرَفَةٌ - کف گیر۔
غُرْفَةُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ - مدینہ میں ایک مقام ہے۔
غَرِيْفَه - جھنڈ، جھاڑی یا جوتی۔
مِغْرَفٌ - تیز دوڑنے والا گھوڑا۔
غَرْقٌ - ایک گاؤں کا نام ہے۔
غَرَقٌ - ایک بار دوہنے کی مقدار، دودھ لینا، ڈوب جانا۔
غُرْقَةٌ ایک بار دودھ پینا یا اور کوئی شراب۔
غَرِقٌ اور غَرِيْقٌ اور غَارِقٌ - پانی میں ڈوبنے والا۔
اِغْرَاقٌ - ڈبانا، پیالہ خوب بھرنا، کمان کو زور سے کھینچنا، تعریف یا ہجو میں مبالغہ کرنا۔
تَغْرِيْقٌ - کمان کو سخت کھینچنا، قتل کرنا۔
اِغْتِرَاقٌ - مل جانا مشغول رکھنا۔
اِسْتِغْرَاقٌ - سب کو گھیر لینا، خوب ہنسنا۔
اِغْرِيْرَاقٌ - آنکھوں کا آنسوؤں سے بھرنا۔
اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ - جو شخص آگ میں جل کر یا پانی میں ڈوب کر مرے وہ شہید ہے۔
يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْجُوْ اِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرِقِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت وہی نجات پائے گا جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح گڑگڑا کر دعا کرے (یعنی خلوص کے ساتھ مضطر اور بے قرار ہو کر)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ - یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ڈوب جانے سے (یعنی پانی میں) اور آگ میں جل جانے سے۔
فَلَمَّا رَاٰهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ - جب آنحضرتؐ نے ان کو دیکھا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔
اِنَّهٗ مَاتَ غَرِقًا فِي الْخَمْرِ - وحشی (جس نے جناب امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا) شراب پی پی کر مر گیا (یعنی کثرت شراب خواری سے)۔
يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيْ اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ - اتنے گناہ کئے کہ نیک عمل ڈبا دیئے (ضائع کر دیئے)۔

لَقَدْ اَغْرَقَ فِي النَّزْعِ - اس نے خوب مبالغہ کیا (اصل میں اغراق کمان کو خوب زور کے ساتھ کھینچنے کو کہتے ہیں۔ پھر ہر ایک کام میں مبالغہ کرنے کو کہنے لگے)۔
وَاَنَا عَلٰى رَجْلِيْ فَاغْتَرِقُهَا - میں پیادہ تھا لیکن ان سے آگے بڑھ گیا۔
اِغْتِرَاقٌ - لمبی سانس لینا (ایک روایت میں اعتراق عین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔
هَلَكَ يَغُوْثُ وَ يَعُوْقُ وَهُوَ الْغَارُوْقُ - (حضرت علیؓ نے کوفہ کی مسجد کا ذکر کیا اسی کے کونے میں تنور سے پانی اور اسی مسجد کو غاروق کہتے ہیں (کیونکہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں غرقابی وہیں سے شروع ہوئی تھی)۔
غَارِيْقُوْن - ایک مشہور دوا ہے۔
وَغُرُقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ - اور شوربا جس میں کدو پڑا تھا (مشہور روایت مرقا ہے یعنی شوربا)۔
فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ غُرْقَةً - چقندر کی جڑیں پینے کے لائق ہو گئیں (ایک روایت میں غرفتہ ہے یعنی چلو میں اٹھانے کے قابل)۔
اِذَا غَرِقَتْ فِيْهِ الْجَبْهَةُ - (میں نے پوچھا کون سے کیچڑ پر سجدہ کرنا درست نہیں فرمایا) جب پیشانی اس میں ڈوب جائے۔
كَاَنَّهَا غِرْقِئُ الْبَيْضِ - ان پر ایسے سفید کپڑے تھے جیسے انڈے کی سفیدی کا چھلکہ یا انڈے کی سفیدی)۔
غُرْنُوْق - جوان خوش بدن (غرانیق اس کی جمع ہے)۔
تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى - مراد بت ہیں (اصل میں غرنوق۔ پانی کا سفید پرند۔ بتوں کو اس سے تشبیہ دی)۔
غَرِقُ الصَّوْتِ - ڈرا ہوا آواز بند۔
غَرْقَدٌ - انڈے کی سفیدی اور ایک قسم کا بڑا درخت ہے جو مدینہ منورہ کے قبرستان میں بہت تھا اسی لیے اسے "بقیع الغرقد" کہتے ہیں۔
اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ - (سب درخت بول اٹھیں گے کہ یہاں ایک یہودی چھپا ہوا ہے) مگر غرقد کا درخت وہ خاص یہودیوں کا ہے (یعنی ان کا محبوب درخت ہے۔)

مجمع البحار میں ہے کہ یہ ایک کانٹوں دار درخت ہے جو بیت المقدس کے شہروں میں مشہور ہے وہیں دجال قتل کیا جائے گا۔

غَرَلٌ - ختنہ نہ ہونا۔

اَغْرَلُ - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

غَرْلَاءُ - وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو (اس کی جمع غُرْل ہے۔)

غُرْلَةٌ - سرذکر کا پوست جو ختنہ میں کاٹا جاتا ہے اس کی جمع غُرَلٌ ہے۔

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا - قیامت کے دن لوگ ننگے بدن پاؤں بلا ختنہ حشر کیے جائیں گے (کیونکہ قیامت میں تمام اعضاء جسم کا اعادہ ہوگا - تو جو کھال ختنہ میں کاٹ ڈالی گئی وہ بھی لوٹائی جائے گی)۔

لَاَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِ غُلَامًا رَكِبَ الْخَيْلَ عَلٰى غُرْلَتِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَكَ عَلَيْهِ - اگر میں ایک چھوکرے کو جو گھوڑے پر بغیر ختنہ ہونے کے زمانہ سے سواری کر رہا ہو اس پر سوار کردوں تو وہ مجھ کو تیرے سوار کرنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔

كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى غُرْلَتِهٖ - طلحہ اس زمانہ سے جب ان کا ختنہ بھی نہ ہوا تھا دوڑ دھوپ کر کے اپنے تئیں ہلکا بناتے تھے۔

اَحَبُّ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الطَّوِيْلُ الْغُرْلَةِ - ہم کو اپنے بچوں میں بہت پسند وہ بچہ ہوتا جس کا سر ذکر لمبا ہوتا (یعنی حشفہ بڑا ہوتا کیونکہ وہ پوری خلقت کا ہے)۔

غَرْمٌ یا غُرْمٌ یا غَرَامَةٌ یا مَغْرَمٌ - تاوان، ڈنڈ، قرض، دیت اور نقصان ہونا۔

تَغْرِيْمٌ اور اِغْرَامٌ - ضامن کرنا، ذمہ دار کرنا۔

اِغْرَامٌ - مفتون ہونا۔

تَغَرُّمٌ - خواہ مخواہ ضامن بننا، مواخذہ دار ہونا۔

اِغْتِرَامٌ - تاوان قبول کرنا۔

غَرَامٌ - عشق اور محبت، دیوانگی، دائمی شر، ہلاکت، عذاب اور وہ محبت جو دل کو تکلیف پہنچائے۔

غَرَامَةٌ - مشقت، ضرر، تاوان، ڈنڈ جو روپے میں رضامندی سے دیا جائے یعنی جرمانہ۔

غَرِيْمٌ - قرض خواہ اور قرض دار دونوں کو کہتے ہیں۔

اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ - جو شخص ضامن ہو وہ تاوان دے گا (جس بات کی ضمانت کی ہے اس کو پورا کرنا پڑے گا)۔

اَلرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ - گروی کی چیز راہن (یعنی گروی رکھنے والے) کی ہوگی وہی اس کا مالک سمجھا جائے گا تو وہی اس کی منفعت لے گا اور وہی اس کا تاوان دے گا - (یعنی زر رہن اس کو ادا کرنا پڑے گا یا اگر وہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی کو دیت دینا ہوگی)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس بطور امانت کے ہے اور جب راہن زر رہن ادا کرے تو مرتہن کو اس کا چھوڑ دینا اور راہن کے حوالے کر دینا لازم ہوگا اور مرتہن شے مرہونہ سے کوئی منفعت نہیں اٹھا سکتا مگر وہ دوسری حدیث سے مرتہن جانور مرہونہ کی خوراک کے بدلے اس کا دودھ لے سکتا ہے - اور بعض نے اس پر یہ قیاس کیا ہے کہ مرتہن مکان مرہونہ میں بہ عوض اس کی صفائی اور روشنی اور مرمت وغیرہ کے سکونت کر سکتا ہے - واللہ اعلم۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ - سوال اسی شخص کو درست ہے جس کو گھبرا دینے والی احتیاج ہو (یعنی سخت مجبوری کی حالت میں جب سوال کے بغیر چارہ نہ ہو -) (اس حدیث میں آگے یہ ہے:

اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ - یا جس نے قاتل کی طرف سے دیت کا بار اٹھایا ہو اگر دیت ادا نہ ہو تو وہ قتل کیا جاتا ہے جس سے اس کو سخت درد پہنچتا ہے)۔

فَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ - (باغ میں گرا ہوا میوہ کھا لینا درست ہے) لیکن اگر کوئی باندھ کر لے جائے تو وہ دوگنا ڈنڈ دے (بعض نے کہا یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ڈنڈ برابر واجب ہوتا ہے نہ کہ زیادہ بعض نے کہا تہدیداً و تعزیراً یہ حکم دیا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں - اس حدیث سے تعزیر بالمال کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

فِیْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ الْمَکْتُوْمَةِ غَرَامَتُھَا وَمِثْلُھَا مَعَھَا- اگر بھولا بھٹکا اونٹ کوئی پکڑ لے چھپالے تو وہ برابر کا ڈنڈ دے اور اتنا ہی اور (یعنی وہ اونٹ بھی دے اور ایک اور اونٹ ویسا ہی جرمانہ میں اگر ہلاک ہوگیا ہو تو دونی قیمت دے) (اس حدیث سے بھی جرمانہ مالی کا جواز نکلا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ- میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرض داری سے (نہایہ میں ہے کہ مراد وہ قرض داری ہے جو مکروہ کاموں میں روپیہ خرچ کرنے سے عائد ہو یا جس کے ادا کرنے سے عاجز ہو لیکن ایسا قرض لینا جس کو ادا کر سکتا ہو منع نہیں ہے-)

مترجم کہتا ہے نیک کاموں کے لیے جیسے غریبوں کو کھلانے یا ان کو کپڑا پہنانے کے لیے بھی قرض لینا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اتنا ہی قرض لے جس کو ادا کرنے کا مقدور ہو اور اس پر بھی اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو اللہ تعالی اس کا قرض ادا کرا دے گا-

وَالزَّکٰوةُ مُغْرَمًا- لوگ زکوۃ کو ایک تاوان سمجھیں گے (ناخوشی کے ساتھ دیں گے جیسے ڈنڈ دیتے ہیں)-

ضَرَبَھُمُ اللّٰهُ بِذُلٍّ مُغْرَمٍ- اللہ تعالی ان کو دائمی ذلت نصیب کرے گا (یعنی لازمی ذلت جو کبھی دور نہ ہوگی)-

فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ بَعْضُ غُرَّامِهٖ فِی التَّقَاضِیْ- بعض قرض خواہوں نے ان پر سخت تقاضا کیا-

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ- ہم ٹوٹے میں پڑ گئے (سارا خرچہ تاوان ہو گیا)-

اَلْمُغَارِمُوْنَ مِنْ اَھْلِ الزَّکٰوةِ- قرض دار لوگ (جو ادائی کی جائداد نہ رکھتے ہوں) زکوۃ کا مصرف ہیں (یعنی زکوۃ کا روپیہ قرض داروں کو دینا درست ہے جنھوں نے نیک کاموں میں یا اپنے اہل وعیال کی پرورش میں بغیر اسراف اور فضول خرچی اپنے اوپر قرضہ کر لیا ہو)-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ- یا اللہ تو ہی نقصان اور گناہ کو دفع کر سکتا ہے-

وَاقْضِ عَنْ مُغْرَمِنَا- جو ہم میں قرض دار ہے اس کا قرضہ ادا کرا دے-

غُرْمُوْلٌ- ذکر یا موٹا ذکر لٹکا ہوا-

غَرْنَقَةٌ- سورج کی شعاع سے آنکھ میں ڈورہ پڑ جانا-

غُرْنُوْقٌ- ایک آبی پرندہ سیاہ یا سفید رنگ- (غَرَانِیْقُ اس کی جمع ہے)-

غُرَانِقٌ- جوان سفید رنگ خوبصورت-

تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی- یہ اونچے اونچے بت (چونکہ مشرک بتوں کو سفارشی اور اللہ سے نزدیک کرنے والا سمجھتے اس لیے ان کو پرندوں سے تشبیہ دی جو آسمان پر بلند ہوتے ہیں)-

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی غُرْنُوْقٍ مِّنْ قُرَیْشٍ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ- گویا میں ایک خوبرو جوان کو قریش کے دیکھ رہا ہوں جو اپنے خون میں لوٹ رہا ہے-

لَمَّا اُتِیَ بِجَنَازَتِهٖ الْوَادِیَ اَقْبَلَ طَائِرٌ غُرْنُوْقٌ اَبْیَضُ کَاَنَّهٗ قُبْطِیَّةٌ حَتّٰی دَخَلَ فِیْ نَعْشِهٖ- جب عبداللہ بن عباس ؓ کا جنازہ میدان میں لایا گیا تو ایک خوبصورت پرندہ آیا گویا وہ ایک قبط کا کپڑا ہے وہ ان کی نعش کے اندر گھس گیا (راوی نے کہا میں اس کو تاکتا رہا تو دفن تک وہ باہر نہ نکلا (شاید کوئی فرشتہ ہوگا پرندے کی صورت میں)-

غَرَنٌ- سوکھ جانا- ایک پرندہ ہے یا عقاب (اس کی جمع اَغْرَانٌ ہے)-

غَرِنٌ- ضعیف-

غِرْیَنٌ- وہ کیچڑ جو سیلاب بہا کر لاتا ہے پھر وہ زمین پر رہ جاتی ہے تر ہو یا خشک اور پھپھن کو بھی کہتے ہیں-

غُرَانٌ- ایک وادی ہے حدیبیہ کے نزدیک وہاں آنحضرت ﷺ اترے تھے-

غُرَابِ- ایک پہاڑ ہے مدینہ میں شام کے راستے پر-

غَرْوٌ- چپک جانا سریش یا گوند سے چپکانا تعجب کرنا-

غَرًّا اور غَرَاءٌ- شیفتہ ہونا ٹھنڈا ہونا غصہ کرنا-

تَغْرِیَةٌ- سریش یا گوند سے چپکانا-

غُرِّیَ بِهٖ- اس پر فریفتہ ہوگیا-

غِرَاءٌ- جس سے کوئی چیز چپکائی جائے-

غَرٍ- نیک منظر جیسے غَرِیٌّ ہے-

غَرْوٰی-دشمنی پر برانگیختہ کرنا-

لَاتَذْبَحْهَا وَهِيَ صَغِيْرَةٌ لَمْ يَصْلُبْ لَحْمُهَا فَيَلْصَقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ كَالْغِرَاءِ-اس کو کم میں مت کاٹ جب اس کا گوشت سخت نہ ہوا ہو، بلکہ سریش کی طرح چپک کر رہ جائے-

لَبَّدْتُ رَأْسِيْ بِغَسْلٍ اَوْ غِرَاءٍ-میں نے اپنے سر کے بال کھلی یا غرا سے جما لئے-

فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَلٰكِنْ لَا تَذْبَحُوْهُ غَرَاةً حَتّٰى يَكْبُرَ-اگر تم چاہو تو پہلوٹھا بچہ (اللہ کے لیے) ذبح کر سکتے ہو مگر کم سنی میں مت ذبح کرو بڑا ہو جانے دو-(مشرک لوگ فرع اور عتیرہ رجب کی قربانی کو واجب سمجھتے تھے- اسلام نے اس کو منسوخ کر دیا-فرع اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے نام پر کاٹا جاتا ہے-اب اگر اللہ کے نام پر کاٹیں تو قباحت نہیں)-

فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ-گویا میرے سینے سے چپک رہا ہے-

اِغْرَاءٌ-برانگیختہ کرنا' آمادہ کرنا' غالب کرنا-

لَا غَرْوَ اِلَّا اَكْلَةٌ بِهَمْطَةٍ-کچھ عجب نہیں مگر ظلم و زور سے باعث تعجب ہے-

فَلَمَّا رَاَوْهُ اَغْرَوْابِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ-جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اور سخت تقاضا کرنے لگے اپنے قرضہ کا-

غِرْيَانُ-کوفہ میں وہ مقام جہاں حضرت علیؓ مدفون ہیں-

باب الغین مع الزای

غَزْرٌ-یاغَزَارَةٌ یاغُزْرٌ-پانی یا دودھ کا بہت ہونا-

تَغْزِيْرٌ-ایک بار دودھ دوہنا اور دوبار کے درمیان ناغہ کر دینا-

مُغَازَرَةٌ-کوئی چیز دینا اس لیے کہ اس کے بدلے اس سے زیادہ ملے گی-

اِغْزَارٌ-جانوروں کا دودھ زیادہ ہونا-

اِسْتِغْزَارٌ-بمعنی مغازرۃ ہے-

مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ بَكِيْئَةً كَانَتْ اَوْ غَزِيْرَةً-جو شخص دودھ کا جانور کسی کو عاریتاً دے کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا-

اَغْزَرَ الْقَوْمُ-ان کے جانوروں کا دودھ بہت ہے-

هَلْ يَثْبُتُ لَكُمُ الْعَدُوُّ حَلْبَ شَاةٍ قَالُوْا نَعَمْ وَاَرْبَعَ شِيَاةٍ غُزُرٍ-کیا دشمن تمہارے سامنے اتنی دیر ٹھہرتا ہے جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے-انہوں نے عرض کیا جی ہاں! بلکہ بہت دودھ والی بکریوں کے دودھ دوہنے تک-

(اُغْزُرٌ جمع ہے غَزِيْرَةٌ کی یعنی بہت دودھ والی اور مشہور روایت غُزُرٍ ہے جو جمع ہے غَزُوْزٌ کی جس کا ذکر اوپر گزر چکا-)

اَلْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ يُثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ-جو شخص کوئی تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ اس کو زیادہ ملے گا اس کے تحفہ کا بدل دیا جائے (اور زیادہ دیا جائے کیونکہ وہ غریب آدمی ہے اس کے ساتھ احسان کرنا اچھا ہے)-

كَانَ يَغْزُرُ بِالْعِلْمِ غَزْرًا-حضرت علیؓ علم کے دریا تھے (تمام علوم کے چشمے آپ میں سے نکل کر بہتے رہتے)-

فَاِنَّهَا تَجِيْئُ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ-وہ زخم اس حالت میں آئے گا جب دنیا میں سے خوب خون نکل رہا تھا-

اَلْاِمَامُ كَالْعَيْنِ الْغَزِيْرَةِ-امام اس چشمہ کی طرح ہے جو بہت پانی والا ہو (ایسے چشمے سے لوگ سیراب ہوتے ہیں اسی طرح امام کے علوم اور معارف سے سب فیضیاب ہوتے ہیں)-

غَزٌّ-چبھونا-

غَزْزٌ-خاص کرنا' نظر بد سے بچنے کے لیے اون لٹکانا-

غُزٌّ-کھیرا اور ترکوں کی ایک قوم-

اِغْزَازٌ-کانٹے سخت ہونا' بوجھ دشوار ہونا-

مُغَازَّةٌ-جلدی کرنا' مقابلہ کے لیے آنا-

تَغَازُزٌ-جنگ کرنا-

اِغْتِزَازٌ-خاص کرنا-

غَزَّةُ-ایک شہر کا نام ہے فلسطین میں' وہاں امام شافعیؒ پیدا ہوئے تھے اور ہاشم بن عبد مناف نے وہاں وفات پائی تھی-

اِنَّ الْمَلَكَيْنِ يَجْلِسَانِ عَلٰى نَاجِذَيِ الرَّجُلِ يَكْتُبَانِ خَيْرَهٗ وَشَرَّهٗ يَسْتَمِدَّانِ مِنْ غُزَّيْهِ-دو فرشتے (کرام کاتبین) آدمی کے دونوں دانت پر بیٹھتے ہیں اور بری اور اچھی

سب باتیں اس کی لکھتے جاتے ہیں اس کے دونوں کلپھڑوں سے سیاہی لیتے جاتے ہیں (گویا وہ ان کی دواتیں ہیں)-

شَرْبَةٌ مِّنْ مَّاءِ الْغُزَيْزِ - غزیز کے پانی سے ایک گھونٹ-

غُزَيْز - یہ ایک چشمہ ہے یمامہ کے قریب-

غُزْغُز - اور غُزْغُزَةٌ کلپھڑا-

غَزْلٌ - کاتنا-

غَزَلٌ - عورتوں سے بات چیت کرنا-

مُغَازَلَةٌ - عورتوں سے بات چیت کرنا' ان کی خواہش کرنا نزدیک ہونا-

اِغْزَالٌ - چرخہ پھرانا-

تَغَزُّلٌ - تکلف سے مغازلت کرنا-

تَغَازُلٌ - باہم غزلوں سے بات چیت کرنا' عاشق ہونا-

اَغْزَلَتِ الظَّبْيَةُ - ہرن بچہ والی ہوئی-

اَغْزَلُ - وہ بخار جو بار بار آئے' بڑا غزل پڑھنے والا- عورتوں سے بات چیت کرنے والا-

عَلَيْكُمْ كَذَا وَكَذَا وَرُبْعُ الْمِغْزَلِ - اے یہود تم پر لازم ہوگا اور جو تمہاری عورتیں کاتیں اس کا چوتھائی حصہ دینا ہوگا-

مِغْزَلٌ - چرخہ کاتنے کا آلہ-

مَغْزَلٌ - کاتنے کا مقام

مُغْزَلٌ - جس میں کات کر سوت رکھیں-

قَالَ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا - سوت کاتنے والوں سے کہا تم اپنے دستور کے موافق خرید و فروخت کر سکتے ہو' نفع لے سکتے ہو-

قَوْمٌ فِيْهِمِ الْغَزَلُ - انصار ایسے لوگ ہیں جو عورتوں سے بات چیت کرتے ہیں ان پر فریفتہ رہتے ہیں-

غَزَلٌ - شعراء کی اصلاح میں ان چند شعروں کو بھی کہتے ہیں جن کا قافیہ اور ردیف ایک ہو- کم سے کم پانچ یا سات شعر ایک غزل میں ہوتے ہیں-

يَحْيَى ابْنُ حَكَمِ الْغَزَّال - یحیٰ' حکم کا بیٹا غزل کہنے والا-

غَزَالٌ اور غَزَالَةٌ - ہرن کا بچہ جو چالیس دن کا ہو-

اِمَام مُحَمَّد غَزَالِيْ - منسوب ہیں غزالہ کی طرف جو ایک موضع کا نام ہے- ان کا نام محمد بن محمد ہے' علوم عقلیہ و فلسفہ کے بڑے ماہر تھے' اسی طرح اصول فقہ اور فقہ کلام اور تصوف کے مگر علم حدیث میں ان کی بضاعت حدیثیں بھی بھری ہوئی ہیں- مرتے وقت انھوں نے سب علوم سے منہ موڑ کر حدیث شریف کی طرف توجہ کی-

عَلِّمُوْ هُنَّ الْمِغْزَلَ - عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھاؤ- (کیونکہ یہ بہت عمدہ اور کارآمد صنعت ہے)-

غَزَالَه - شبیب خارجی کی عورت جو حجاج سے ایک سال تک لڑی-

اَقَامَتْ غَزَالَةُ سُوْقَ الضِّرَابِ لِاَهْلِ الْعِرَاقَيْنِ حَوْلًا قَمِيْطًا - غزالہ نے دونوں عراق والوں (کوفہ اور بصرہ) کے لئے مار پیٹ کا بازار پورے سال بھر تک قائم رکھا-

غَزْوٌ - ارادہ کرنا' طلب کرنا' قصد کرنا لڑائی کے لئے جانا یا لوٹ کے لئے (جیسے غَزَاوَةٌ اور غَزَوَانٌ ہے)-

اِغْزَاءٌ - لڑائی کے لئے تیار کرنا' آمادہ کرنا-

اَغْزَتِ الْمَرْاَةُ - عورت کے خاوند نے جہاد کیا-

تَغْزِيَةٌ - لڑائی کے لئے ابھارنا-

اِغْتِزَاءٌ - خواہش کرنا' ارادہ کرنا' خاص ہونا-

تَغَازِيْ - آپس میں ایک دوسرے سے جنگ کرنا-

مَغْزَى الْكَلَامِ - سخن کا مطلب اور مقصود-

نَاقَةٌ مُّغْزِيَةٌ - وہ اونٹنی جس کے حمل پر ایک سال کی مدت گزری ہو-

لَاتُغْزٰى قُرَيْشٌ بَعْدَهَا - (آنحضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا) اب اس کے بعد قریش پر کوئی جہاد نہ ہوگا- (کیونکہ قریش قیامت تک مسلمان رہیں گے پھر کافر نہ ہوں گے کہ ان پر جہاد کیا جائے- اس کی نظیر دوسری حدیث ہے لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ - آج کے بعد پھر کوئی شخص قریش کا پکڑ کے قتل نہ کیا جائے گا (جس کو انگریزی میں کولڈ بلڈ کہتے ہیں) یعنی وہ اسلام سے مرتد نہ ہوگا تو اس کو جبراً قتل نہ کریں گے' جنگ میں قتل کرنا اور بات ہے)-

لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - اب مکہ

پر آج کے دن کے بعد قیامت تک جہاد نہ کیا جائے گا۔ (کیونکہ مکہ والے مسلمان رہیں گے اور مسلمانوں پر جہاد نہیں ہو سکتا)۔

كُلُّ غَازِيَةٍ غَزَتْ - جو جہاد کرنے والی ٹکڑی جہاد کرے۔

مَامِنْ غَازِيَةٍ تُخْفَضُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اَجْرُهُ - جو جہاد کرنے والی ٹکڑی مال غنیمت سے ہلکی رہی (اس کو لوٹ کا مال نہ ملے) اور اس کو صدمہ پہنچے (زخمی یا قتل ہو) تو اس کا ثواب پورا ہو گیا (اس کو جہاد کا پورا اجر ملے گا)۔

كَانَ اِذَا اسْتَقْبَلَ مَغْزًى - آپ جب جہاد کے مقام کا رخ کرتے (ادھر روانہ ہونا چاہتے)۔

لَا يَزَالُ اَحَدُهُمْ كَاسِرًا وَ سَادَةً عِنْدَ مُغْزِيَةٍ - تم میں سے کوئی اس عورت کے پاس جا کر تکیہ لگا تا ہے (اس سے باتیں کرتا ہے اس پر مائل ہوتا ہے) جس کا خاوند جہاد کے لئے گیا ہوا ہو۔

كَانَ اِذَا غَزَابِنَا لَمْ يَكُنْ يَغْزُبِنَا - آپ جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے تو ہمارے ساتھ جہاد نہ کرتے اخیر تک ایک روایت میں يُغْزِيْنَا ہے یعنی ہم کو برانگیختہ نہ کرتے - ایک روایت میں يَغْدُبِنَا ہے یعنی صبح کو ہم کو نہیں لے جاتے۔

فَكَانَ عُثْمَانُ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاٰذَرْ بِيْجَانَ - حضرت عثمانؓ شام او رعراق دونوں جگہ کے لوگوں کو آرمینیہ اور آذربیجان میں لڑنے کے لئے روانہ کرتے۔

كَانَ فِيْ مَغْزًى لَهُ - وہ جہاد کے ایک سفر میں تھے۔

اَلَا تَغْزُوْ - کیا تم جہاد نہیں کرتے۔

غَزَاتِسْعَ عَشَرَةَ غَزْوَةً - آنحضرت نے انیس جہاد کئے (یعنی جن میں بذات خاص تشریف رکھتے تھے ورنہ آپ کے کل غزوات ستائیس ہیں اور سرایا (یعنی لشکر کی ٹکڑیاں جو آپ نے روانہ فرمائیں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے تھے چھپن ہیں انیس جہادوں میں آپ نے جنگ کی بعض نے کہا آٹھ میں وہ کہتے ہیں کہ مکہ بغیر جنگ کے فتح ہو گیا)۔

وَاغْزُهُمْ نَغْزُكَ - تو ان پر جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے۔

يَغْزُوْ جَيْشُ الْكَعْبَةَ - (آخر زمانہ میں) ایک لشکر کافروں کا مکہ پر حملہ کرے گا یعنی حبش کا لشکر جس کا سردار ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی ہو گا - وہ کعبہ کو گرا کر بالکل مسمار کر دے گا اینٹ سے اینٹ بجا دے گا)۔

اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا - اب سے ہم لوگ ان مکہ کے کافروں پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے - (یہ آپؐ نے جنگ خندق کے بعد فرمایا' ایسا ہی ہوا ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کی قوت ٹوٹ گئی پھر اس نے کوئی حملہ نہیں کیا' مسلمانوں نے ہی حملہ کر کے مکہ فتح کر لیا)۔

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُوَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ - جو شخص مر گیا اور اس نے جہاد نہیں کیا نہ جہاد کی نیت کی - (وہ منافق مر گیا - مراد وہ شخص ہے جس نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایسا کیا - یہ عبداللہ بن مبارک نے کہا - بعض نے ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لیے عام رکھا ہے کیونکہ جہاد اسلام کا ایک رکن ہے اور اس سے گریز کرنے والا منافق کی طرح ہے - کذا فی مجمع البحار)

اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ - جہاد دو طرح کا ہے (ایک تو یہ کہ خالص اللہ کا دین پھیلانے کے لیے اس کی رضامندی کے واسطے ہو' امام کی اطاعت کے ساتھ اپنے رفیقوں سے نرمی اور محبت سے پیش آئے' اپنا عمدہ عمدہ مال اس میں خرچ کرے' فساد اور ناحق خون ریزی اور لوٹ کھسوٹ سے بچا رہے - ایسے مجاہد کا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور باعث اجر و ثواب - دوسرے وہ جہاد جو مال و دولت کی طمع میں' فساد اور لوٹ کھسوٹ کے ساتھ اور عورتوں اور بچوں اور بے قصور بندگان خدا اور رعایا کے قتل کے ساتھ یہ جہاد نہیں بلکہ ایک بڑا گناہ ہے - اسی طرح بغیر امام شرعی کے جہاد کرنا یا اس کی نافرمانی کے ساتھ یہ بھی ایک وبال اور پاپ ہے)۔

باب الغين مع السين

غَسٌّ - داخل ہونا' گزر جانا' عیب کرنا' غوطہ دینا' بلی کو جھڑکنا۔

غُسَّ الْبَعِيْرُ - اونٹ کو غساس کی بیماری ہو گئی (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)۔

غَسَّان - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں-

غَسَّانِیَة - ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتا ہے ایمان صرف اللہ ورسول کی معرفت کا نام ہے' غسان کوفی اس کا پیشوا تھا-

غَسِیْسٌ - بگڑی ہوئی تازہ کھجور-

غُسُوْسٌ - صدق - سچائی کا کھانا-

مَغْسُوْسَۃٌ - بے حلاوت کھجور کا درخت' بلی-

غَسْغَسَۃٌ - بلی کو ڈانٹنا-

غَسَفٌ - تاریکی ظلمت-

اَغْسَفَ الْقَوْمُ - لوگ تاریکی میں ہو گئے-

غَسْقٌ یا غَسَقٌ یا غَسَقَانٌ - سخت تاریک ہونا' آنکھ سے آنسو بہنا' زخم سے زرد پانی نکلنا (جیسے غُسُوْقٌ ہے) دودھ یا پانی کا بہنا-

غَسَقُ اللَّیْلِ - رات کی تاریکی-

لَوْاَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُھْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَھْلَ الدُّنْیَا - اگر غساق کا (جو دوزخیوں کا پلاوا ہے) ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا والوں کو بدبودار کر دے-

غَسَّاق اور غَسَاق - دوزخیوں کی پیپ جو ان کے زخموں سے بہے گی اور ان کا دھواں یا ان کے آنسو- (بعض نے کہا زمہریر)-

تَعَوَّذِیْ بِاللّٰهِ مِنْ ھٰذَا فَاِنَّهٗ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا) اللہ کی پناہ مانگ اس سے مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے یہی مراد ہے (یعنی چاند چونکہ وہ گہن کے وقت چھپ جاتا ہے اور تاریک ہو جاتا ہے- آپ نے چاند کے شر سے پناہ مانگنے کو فرمایا اس لیے کہ اس کا تاریک ہو جانا خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی اور قیامت کو یاد دلانے والی ہے اور حدوث بلیات اور آفات قرینہ سے) بعض نے کہا من شر غاسق اذا وقب سے رات مراد ہے- یعنی جب تاریک ہو جائے اور تاریکی میں گھس جائے- بعض نے کہا غاسق سے آدمی کا ذکر مراد ہے چونکہ وہ فرج میں گھس کر غائب ہو جاتا ہے- یہ تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہے-

غَسَقَ عَیْنُهٗ - اس کی آنکھ بہنے لگی-

غَسَقَ الْجُرْحُ - زخم سے زرد پانی بہنے لگا-

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا اَغْسَقَ - آنحضرت ﷺ رات کا اندھیرا ہونے کے بعد تشریف لائے-

اِنَّهٗ اَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَیْرَةَ وَھُمَا فِی الْغَارِ اَنْ یُّرَوِّحَ عَلَیْھِمَا غَنَمَهٗ مُغْسِقًا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عامر بن فہیرہ کو (جو ان کا غلام تھا) یہ حکم دیا جب وہ اور آنحضرتؐ دونوں غار ثور میں چھپے ہوئے تھے کہ شام کو جب اندھیرا ہو جائے اس وقت اپنی بکریاں لے کر غار پر آئے-

لَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی یُغْسِقَ اللَّیْلُ عَلَی الظِّرَابِ - اس وقت تک روزہ مت کھولو جب تک رات کا اندھیرا چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو ڈھانپ نہ لے-

کَانَ یَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهٖ فِیْ یَوْمٍ غَیْمٍ اَغْسِقْ اَغْسِقْ - وہ اپنے موذن سے ابر کے دن کہتے اندھیرا ہونے دے اندھیرا ہونے دے (یعنی مغرب کی نماز میں دیر کرتے حتیٰ کہ اندھیرا ہو کر غروب کا یقین ہو جاتا)-

غَسَقُ اللَّیْلِ اِنْتِصَافُهٗ - امام محمد باقرؒ نے فرمایا غسق اللیل سے مراد آدھی رات کا وقت ہے (چونکہ اس وقت خوب اندھیرا ہوتا ہے)-

مجمع البحار میں ہے کہ غساق دوزخیوں کا مشروب جو سردی کی وجہ سے جلا دے گا جیسے "حمیم" گرمی کی وجہ سے بعض نے غساق کا مطلب سرد اور بدبودار بتایا ہے)

غَسْلٌ - یا غُسْلٌ پانی سے دھونا پانی بہا کر میل کچیل دور کرنا' مار کر درد ناک کرنا' بہت جماع کرنا' نر جانور کا مادہ پر بہت چڑھنا-

غَسِلَ الْفَرَسُ - گھوڑے کو پسینہ آ گیا-

تَغْسِیْلٌ - بہت جماع کرنا' اعضاء خوب دھونا' پاک کرنا-

اِغْسَالٌ - نر کا مادہ پر بہت چڑھنا-

اِنْغِسَالٌ - بہنا-

اِغْتِسَالٌ - نہانا' پسینہ آنا-

غُسَالَۃ - دھوون کا پانی یا جو کپڑا دھویا جائے-

غُسْلٌ - نہانا' سارے بدن پر پانی بہانا-

غِسْلٌ - پانی جس سے نہائیں اور خطمی کھلی وغیرہ-

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ - جو شخص (نماز جمعہ سے پہلے) جماع کرے یا نہلائے اور خود بھی نہائے اور نماز کے لیے جلدی جائے اور سویرے پہنچے (خطبہ پالے)-

بعض نے کہا غسل کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اعضائے وضو کو دھوئے پھر غسل کرے جمعہ کے لیے- بعض نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں اور تکرار صرف بہ طور تاکید کے ہے- بعض نے کہا غسل سے یہ مراد ہے کہ پہلے سر کو خطمی یا مصالح یا کھلی سے دھوئے پھر غسل کرے-

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ - جو شخص غسل جنابت کی طرح جمعہ کے دن غسل کرے یا اپنی بیوی سے جب ہو کر غسل کرے (تو جمعہ کے دن اپنی عورت سے صحبت کرنا مستحب ہے تاکہ نگاہ نیچی رہے)-

حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ - یہاں تک کہ جنابت کی طرح غسل کرے (یعنی وہ عورت جو خوشبو لگا کر مردوں کی شہوت بھڑکائے اس کو سزا کے طور پر غسل کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس نے لوگوں کو زنا کے مقدمہ پر یعنی آنکھ کے گھورنے پر برانگیختہ کیا)-

وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّايَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَاُهُ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ - اور اس نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری (قرآن شریف) جس کو پانی دھو نہیں سکتا (کیونکہ وہ صرف کاغذ پر نہیں لکھا ہے کہ پانی کے دھونے سے مٹ جائے بلکہ سینوں میں محفوظ ہے) تو اس کو سوتے اور جاگتے (بآسانی اور سہولت سے) پڑھتا رہے گا-

وَاغْسِلْنِىْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ - مجھ کو برف اور اولے کے پانی سے دھوئے (یعنی گناہوں سے بالکل صاف کر دے برف اور اولے کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے اس لیے اس کا ذکر کیا) بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مغفرت کی کئی اقسام سے مجھ کو پاک کر جیسے ظاہری نجاست سے پاک کرنے کے لیے کئی طرح کے پانی ہیں)-

وَضَعْتُ لَهٗ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ - میں نے آپ کے لیے جنابت سے نہانے کا پانی رکھا-

غُسْلٌ - اس پانی کو بھی کہتے ہیں جس سے نہاتے ہیں-

لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغِسْلِ - اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جما لیا-

مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ - جو شخص مردے کو نہلائے وہ خود بھی غسل کرے (شاید یہ حکم استحبابا ہو کیونکہ کسی فقیہ نے غسل میت سے غسل واجب نہیں رکھا ہے- میں کہتا ہوں امامیہ نے اس کو واجب رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے کہا میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب جانتا ہوں اور اگر حدیث صحیح ہو تو میرا قول وہی ہوگا)-

اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا - جب نظر بد لگ جانے میں تم کو غسل کرنے کے لیے کہا جائے (تاکہ وہ غسل کا پانی اس شخص پر ڈالا جائے جس کو نظر لگ گئی ہو اس کا یہی علاج ہے) تو غسل کرو (انکار نہ کرو کیونکہ) اس میں ایک مسلمان کا بچاؤ ہے اور غسل کرنے والے کا کوئی نقصان نہیں عرب لوگوں میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی تو وہ نظر لگانے والے کے پاس ایک پیالہ پانی کا لے کر آتا' نظر لگانے والا اس میں ہاتھ ڈال کر کلی کرتا- پھر کلی کا پانی اسی پیالہ میں ڈال دیتا پھر منہ اسی میں دھوتا- پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنا ہاتھ دھوتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بایاں ہاتھ دھوتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پاؤں پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں پاؤں پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر اپنے تہہ بند کے اندر کا بدن دھوتا (شرم گاہ رانیں وغیرہ) اور پیالہ کو زمین پر نہ رکھتا ہاتھ میں لیے رہتا پھر وہ مستعمل پانی پیچھے سے ایک ہی بار اس شخص پر ڈالتے جس کو نظر لگی ہوتی' اللہ کے حکم سے وہ چنگا ہو جاتا-

مجمع البحار میں ہے کہ جس کی نظر لگی ہو اگر وہ غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کریں گے-

شَرَابُهُ الْحَمِيْمُ وَالْغِسْلِيْنُ - دوزخی کا مشروب کھولتا پانی

اور دوزخیوں کا دھوون (پیپ' لہو' گوشت کے لوتھڑے جوان کے زخموں سے نکلیں گے) ہوگا۔

کِتَابُ الْغَسْلِ - بہ فتحہ غین زیادہ مشہور اور فصیح ہے اور بہ ضمہ غین بھی ہوسکتا ہے (مترجم کہتا ہے ہم لوگوں کو اساتذہ نے بہ ضمہ غین پڑھایا ہے)۔

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغَسْلِ - یہ بھی بہ فتحہ غین یا بہ ضمہ غین دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَحِيْضِ - (اگر بہ فتحہ غین ہو تو ترجمہ یوں ہوگا) حیض کا مقام دھونا (اگر بہ ضمہ غین ہو تو خود حیض کا دھونا)۔

اِغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُؤُسَكُمْ وَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا - جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ اگر تم کو نہانے کی حاجت نہ ہو (یعنی جنابت کی حالت میں تو سر کا دھونا اور بالوں کا کھولنا ضروری ہے مگر جمعہ کے غسل میں مستحب ہے)۔

فَقَدِ اغْتَسَلَ - انہوں نے ایک لونڈی سے صحبت کی (جو خمس میں سے ان کی ملک ہوگئی تھی اور استبرا کی حاجت نہ پڑی ہوگی - کیونکہ وہ باکرہ ہوگی یا ابھی بالغ نہ ہوئی ہوگی یا ان کی رائے میں استبراء ضروری نہ ہوگا)۔

كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ - وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں (اگرچہ ہر نماز کے لیے مستحاضہ کو غسل واجب نہیں ہے)۔

فَغَسَلَ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ - پانی ڈال کر اپنے منہ سے خون دھویا (اگر زخم گہرا ہو اور پانی ڈالنے سے ضرر کا ڈر ہو تب پانی سے نہ دھونا ضروری نہیں اور راکھ ڈال کر خون بند کرنا قدیم معمول ہے)۔

وَابْنُ الْغَسِيْلِ - عبداللہ حضرت حنظلہ کا بیٹا جو غسیل تھے (ان کو غسیل اس لیے کہتے کہ وہ جنگ احد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں)۔

فَلَوْ رَاَيْتُ شَيْئًا غَسَلْتُهُ - کیا اگر میں کچھ دیکھتی تو اس کو دھوتی (یعنی منی کا دھونا کچھ ضروری نہیں کیونکہ میں آنحضرتؐ کے کپڑے میں اس کا نشان دیکھتی تو اس کو صرف کھرچ ڈالتی امام شافعیؒ اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نجس خفیف ہے)۔

غَسَّلْنَا صَاحِبَنَا - ہم نے اپنے ساتھی کو نہلایا (اس کو نہانے کا پانی دیا)۔

يَغْسِلُهُ الصَّاعُ وَيُوَضِّئُهُ - ایک صاع پانی وضو اور غسل دونوں کو کافی ہوتا۔

فَاٰتِيْهِ بِالْمَاءِ فَيَغْسِلُ بِهٖ - میں پانی لاتا آپ اس سے آبدست کرتے (معلوم ہوا کہ صرف پانی سے استنجا کرنا صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے بہتر ہے لیکن دونوں کو استعمال کرنا بالاتفاق افضل ہے)۔

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ - ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے پھر اس میں کوئی نہ نہائے (یہ نہی بطریق پاکیزگی اور لطافت طبع کے ہے نہ اس وجہ سے کہ وہ پانی نجس ہوجاتا ہے البتہ اگر پیشاب کرنے سے پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو پانی نجس ہوجائے گا)۔

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا - جس نے غسل جنابت میں بال برابر ایسی جگہ چھوڑ دی جس کو نہیں دھویا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ - آنحضرت ﷺ جنابت کا غسل کرتے تھے اور جمعہ کے دن اور جب پچھنے لگاتے' اور جب مردے کو غسل دیتے (حالانکہ آنحضرتؐ سے یہ ثابت نہیں کہ آپؐ نے خود کسی مردے کو غسل دیا ہو۔ تو یہاں مراد یہ ہے کہ جو کوئی مردے کو غسل دیتا' اس کو غسل کرنے کا حکم دیتے)۔

اَسْلَمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ - وہ اسلام لایا تو آنحضرتؐ نے اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ غسل مستحب ہے' اس میں اختلاف ہے کہ یہ غسل شہادتین سے پہلے کرے یا بعد؟ بعض نے اول کو اصح کہا ہے بعض نے دوم کو اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہادتین کے اقرار کے بعد اس کو غسل کرنا بہتر ہے تاکہ غسل حالت اسلام میں ہو)۔

فَحْلٌ غَسَلَةٌ-نرِاونٹ جو مادہ پر بہت چڑھنے والا ہو-

غَسَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمْ اَجِدْ مِنْهُ شَیْئًا- میں نے آنحضرتؐ کو غسل دیا (آپؐ کے پیٹ کو ملا) لیکن اس میں سے کچھ نہیں نکلا (جیسے دوسرے مردوں کے پیٹ سے فضلہ وغیرہ نکل آتا ہے بلکہ مشک کی سی خوشبو پھوٹی اور تمام مدینہ معطر ہو گیا- اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو زندگی اور موت دونوں حال میں پاکیزہ اور معطر اور خوشبودار رکھا)-

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ- جو شخص نہلائے اور نہائے (جمہور علماء کے نزدیک غسل جمعہ اس شخص کے لیے جو جمعہ کی نماز کے لیے حاضر ہونا چاہے مسنون ہے اور محققین اہل حدیث اور امام احمد حنبل کے نزدیک واجب ہے' مرد ہو یا عورت' بچہ ہو یا مسافر یا غلام البتہ جس کی نیت جمعہ کی نماز میں شریک ہونے کی نہ ہو اس کے لیے غسل مسنون نہیں ہے گو وہ جمعہ کا اہل ہو- بعض نے کہا جمعہ کا غسل ہر ایک کے لیے مسنون ہے خواہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو یا نہ ہو' جیسے عید کا غسل اور یہ غسل جمعہ کی فجر طلوع ہونے کے بعد کرنا چاہیے- بعض نے کہا ہے کہ رات سے بھی درست ہے جیسے عید کا غسل' لیکن عید کا غسل رات رہے سے اس لیے درست رکھا ہے کہ عید کی نماز سویرے ادا کی جاتی ہے اگر غسل میں دیر ہو تو جماعت فوت ہو جانے کا ڈر ہے- اب بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ جمعہ اور عید کے غسل کا ثواب اس وقت ملے گا جب اسی غسل سے نماز پڑھے اور غسل کے بعد نماز سے پہلے حدث نہ ہو' اس کی کوئی دلیل مجھ کو نہیں ملی)-

فَوَضَعَ ثِیَابَهٗ عَلٰی حَجَرٍ فَاغْتَسَلَ- حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے اور ننگے (نہانے) لگے (معلوم ہوا خلوت اور تنہائی میں ننگے ہو کر نہانا جائز ہے اگرچہ لنگوٹ باندھ کر نہانا اولیٰ ہے)-

عَلٰی مَنْ غَسَلَهُ الْغُسْلُ وَعَلٰی مَنْ حَمَلَهُ الْوُضُوْءُ- جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے (کیونکہ میت کے اٹھانے میں بوجھ کی وجہ سے یہ احتمال ہوتا ہے کہ شاید باؤ سرگئی ہو- بعض نے کہا یہ حکم اس لیے ہے کہ نماز کے لیے تیار رہے)-

اِنَّ عَلِیًّا غَسَلَ فَاطِمَةَ وَصَلّٰی عَلَیْهَا وَدَفَنَهَا لَیْلًا- حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ زہراؓ کو نہلایا' ان پر نماز پڑھی اور رات ہی کو دفن کر دیا (یہاں تک کہ آپ کا مزار اب تک بہ تحقیق معلوم نہیں کہ کہاں ہے- کوئی کہتا ہے حضورؐ کے مزار کے پاس' کوئی کہتا ہے بقیع میں قبر اہل بیت میں)-

لَوْ مُتِّ لَغَسَلْتُكِ- آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تو مر جائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا (ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے)-

مُغْتَسَلٌ- نہانے کی جگہ-

یَغْسِلُ مَا وَصَلَ اِلَیْهِ الْغُسْلُ- اتنا مقام دھوئے جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے (یعنی جب پٹی زخم پر بندھی ہو)-

غِسْلَةٌ- کھلی یا مصالح یا خطمی- جس سے عورتیں سر دھوتی ہیں-

اِذَا غَسَلَ جَسَدَهٗ اِغْتِسَالَةً بِالْمَاءِ- جب اپنے بدن کو اس طرح دھوئے جیسے پانی دھوتا ہے تو اس کو کافی ہو گا-

غَسِیْلٌ- دھویا ہوا-

باب الغین مع الشین

غَشٌّ- دھوکا دینا' دل میں تو کچھ ہو مگر زبان سے کچھ اور کہنا' خیر خواہی کے ساتھ نصیحت نہ کرنا' مصلحت کے خلاف جو بات ہو اس پر ابھارنا-

تَغْشِیْشٌ- یہ غش کا مترادف ہے- وہی معنی ہیں-

اِغْشَاشٌ- جلدی کرنا-

اِغْتِشَاشٌ- اور استغشاش- کسی پر فریب کا گمان کرنا' کسی کو فریبی جاننا-

غِشٌّ- (بہ کسرہ غین' اسم مصدر ہے) یعنی کینہ' فریب اور دغابازی کی نیت-

غَاشٌّ- فریبی' دغاباز' منافق-

غِشَاشٌ- تاریکی کا شروع اور آخری حصہ-

لَقِیْتُهٗ غِشَاشًا- میں نے اس سے جلدی میں ملاقات کی یا

سورج ڈوبتے وقت یا رات کو۔
غَشَشٌ - تیرہ ملونی کیا ہوا۔
رَجُلٌ غَشٌّ - توندل' بڑی توند والا مرد۔
مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا - جو شخص ہم سے فریب کرے یا ملونی کرے (مثلاً دودھ میں پانی ملائے' یا گھی میں چربی یا تیل' شکر میں آٹا یا ریت وغیرہ) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے (یعنی اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہوگا یا وہ مسلمانوں کے اخلاق پر نہیں ہے۔ مسلمانی کا اقتضا یہ ہے کہ آدمی سیدھا سچا ایمان دار ظاہر باطن یکساں رہے نہ کہ نفاق اور فریب اختیار کرے)۔
وَلَاتَمْلَأُ بَیْتَنَا تَغْشِیْشًا - ہمارے گھر کو خیانت اور چغل خوری سے نہیں بھرتی۔
وَهُوَغَاشٌّ لِرَعِیَّتِهٖ - وہ اپنی رعیت کے ساتھ دغابازی کر رہا ہو (مثلاً بیت المال کا مال اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اڑائے' غیر مستحقوں کو دے' رعایا کی خبر نہ لے' ظالموں کا ظلم ان پر سے نہ روکے' ان کے دشمن سے ان کو نہ بچائے۔ تو ایسا بادشاہ یا حاکم "غاش" ہے (خائن و دغا شعار)۔
وَاغْتَشُّوْا فِیْهِ اَهْوَاءَ کُمْ - اپنی خواہشوں کو فریب دینے والا سمجھو۔
کَمْ مِنْ مُّسْتَنْصِحٍ لِلْحَدِیْثِ مُسْتَغِشٍّ لِلْکِتَابِ - بعض لوگ بات کرنے میں تو مخلص ہیں لیکن تحریر میں مکار اور فریبی ہیں۔
غَشْمٌ - ظلم کرنا' سارے بدن پر تارکول لگانا۔
غَشَمٌ - کے بھی یہی معنی ہیں اور رات کو لکڑیاں کاٹنا اور چننا' بغیر غور و فکر کے جو ہاتھ میں آ جائے۔
غَاشِمٌ - ظالم اور غاصب۔
غَشِیْمٌ - جاہل' بیوقوف' کم عقل۔
غَشْمًا وَّظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَهٗ فِیْهَا - ظلم سے ناحق۔
غَشْمَرَةٌ - ظلم و ستم' آواز آنا' بے پرواہی سے کام کرنا حق ہو یا باطل کسی کام کو بے سوچے سمجھے کرنا۔
تَغَشْمُرٌ - ظلم کرنا' غصہ ہونا۔

غِشْمِیْرٌ - سختی اور شدت۔
قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ تَغَشْمَرَهَا - اللہ اس کو تباہ کرے اس نے ناحق ظلم سے لے لیا۔
غَشْوٌ - آنا
غَشَیَانٌ - آنا' مارنا' جماع کرنا۔
غَشَاوَةٌ - چھپانا' ڈھانپنا۔
اِسْتِغْشَاءٌ - چھپ جانا' ڈھانپ لینا۔
غِشَاوَةٌ - بحرکات ثلثہ در غین پردہ اوٹ۔
غَشْوٌ اور غَشَایَةٌ - چھپالینا۔
غَشِیَ اللَّیْلُ - رات تاریک ہوئی (جیسے غَسَا اللَّیْلُ اس کا مصدر غسو ہے سین مہملہ سے' تاریک ہونے کے معنی میں۔ اغسی اللیل کے بھی وہی معنی ہیں)۔
غَشْیٌ اور غُشْیٌ اور غَشَیَانٌ - بے ہوش ہونا۔
تَغْشِیَةٌ - ڈھانپ لینا (جیسے اِغْشَاءٌ ہے)۔
تَغَشِّیْ - ڈھانپ لینا' جماع کرنا۔
غِشَاءٌ - پردہ' اوٹ۔
غِشْیَانٌ - جماع کرنا' آنا۔
غُشْیَةٌ - پردہ' اوٹ۔
فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ - لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا ہے (یعنی ہجوم اور اژدہام کیا ہے)۔
غَشِیَهٗ یَغْشَاهُ غِشْیَانًا - اس کے پاس آیا۔
غَشَّاهُ تَغْشِیَةً - اس کو ڈھانپ لیا۔
غَشِیَ الشَّیْءَ - اس سے مل گیا۔
غَشِیَ الْمَرْأَةَ - عورت سے جماع کیا۔
غُشِیَ عَلَیْهِ - جب کوئی بے ہوش ہو جائے۔
اِسْتَغْشٰی بِثَوْبِهٖ - اپنے کپڑے میں چھپ گیا۔ (یہ سب الفاظ احادیث میں آئے ہیں)۔
وَهُوَمُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ - وہ اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے (یعنی کپڑے سے اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھے)۔
تُغَشِّیْ اَنَامِلَهٗ - اپنے پوروں کو چھپاتی تھی۔
غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ - اللہ تعالی کی رحمت ان کو چھپا لیتی ہے

(ڈھانپ لیتی ہے)-

غَشِيَهَا اَلْوَانٌ - رنگ برنگ اس پر نمودار تھے (یعنی کئی رنگ اس پر نمایاں تھے)-

فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسَاجِدِنَا - ہماری مسجدوں میں نہ آئے-

فَإِنْ غَشِيَنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ - اگر اس میں سے کوئی ہماری طرف قصد کرے یا ہم سے ملے-

مَا لَمْ يَغْشَ الْكَبَائِرَ - جب تک کبیرہ گناہ اس سے سرزد نہ ہوں-

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ - آنحضرتؐ سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس گئے تو دیکھا آفت میں مبتلا ہیں (مرنے کے قریب ہیں)- (غاشیۃ کوئی آفت جو اچھی ہو یا بری یا ناپسند ہو- قیامت کو بھی اسی وجہ سے "غاشیہ" کہتے ہیں- بعض نے ترجمہ یوں کیا ہے- دیکھا تو وہ موت کی بیہوشیوں میں سے ایک بیہوشی میں ہیں- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- دیکھا تو ان کے پاس لوگ جمع ہیں (یعنی) ان کے خادم دوست آشنا وغیرہ) ایک روایت میں فی غشیۃ ہے یعنی غشی اور بے ہوشی میں)-

فَقُمْتُ حَتّٰى عَلَانِي الْغَشْيُ - میں نماز میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو بیہوشی آ گئی (یعنی غفلت ہونے لگی کیونکہ اس کے آگے یہ ہے کہ میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا)-

لَمْ يَتَوَضَّأْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ - وضو اسی بیہوشی سے کیا جو سخت ہو (جس میں بالکل ہوش و حواس نہ رہے' نہ خفیف بے بیہوشی سے کیونکہ اس میں مدت سے غفلت کا احتمال نہیں ہے' وہ تو اونگھ کی طرح ہے)-

مَنْ يَّغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ يَقُمْ وَ يَقْعُدْ - جو شخص بادشاہ کی ڈیوڑھیوں پر آئے (بادشاہ سے ملنا چاہے) وہ کھڑا اور بیٹھے (یعنی اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے انتظار میں کھڑا اور بیٹھا رہے) (یہ ابو الدرداءؓ صحابی نے کہا جب وہ معاویہؓ کے پاس گئے اور ان سے اذن چاہا' انھوں نے اذن نہ دیا)-

يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ - جو شخص ان کے پاس آتا اس کو افطار کراتے (کھانا کھلاتے)-

حَتّٰى يُغَشِّيَ اَنَامِلَهٗ - اپنے پوروں کو چھپا لیتے-

غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ - اللہ کے جلال اور عظمت نے اس کو ڈھانپ لیا (اس جلال کا نور سونے کے پروانوں کی طرح اس پر گر رہا تھا)-

اِمْرَاَةٌ يَّغْشَاهَا اَصْحَابِيْ - وہ تو ایسی عورت ہے' جس کے پاس میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں (وہاں مردوں کی آمد و رفت بہت ہے)-

تَحَرَّجُوْا مَنْ غَشِيَهَا غِشْيَانَهُنَّ - ان سے جماع کرنے کو برا سمجھا-

فَلَمَّا غَشَيْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - جب ہم نے ہر طرف سے اس کو گھیر لیا تو کہنے لگا لا الٰہ الا اللہ (ڈر کی وجہ سے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگا)-

وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفًامِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَغْشُوْنَ رَحْلَهٗ - اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس پر معین کر دیتا ہے جو اس کے ٹھکانے کو ڈھانپ لیتے ہیں (وہاں جمع رہتے ہیں)-

غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ - مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے-

اَلْغِشْيَانُ عَلَى الْاِمْتِلَاءِ يَهْدِمُ الْبَدَنَ - پیٹ بھرے پر جماع کرنا جسم کو ناتوان کر دیتا ہے (جب پیٹ کھانے پینے سے بھرا ہوا ہو تو اس وقت جماع کرنا سخت مضر ہے اسی طرح جب بھوک بہت لگی ہو- جماع کا عمدہ وقت وہ ہے جب کھانا معدے سے اتر گیا ہو' نہ آدمی بھوکا ہو نہ شکم سیر)-

اَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ الْغَشْيَانَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں بیہوش نہ ہو جائے-

اَلْخِضَابُ يَذْهَبُ بِالْغَشَيَانِ - خضاب کرنا بیہوشی کو رفع کرتا ہے-

لَا تَغْشَاهُ الْاَوْهَامُ - پروردگار تک وہم کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی- (اس کی شان ایسی بلند ہے)-

غَشِيْنَا رُفْقَةً يَتَغَدَّوْنَ - ہم ان رفیقوں کے پاس گئے جو صبح کا کھانا کھا رہے تھے-

باب الغين مع الصاد

غَصْبٌ - زبردستی چھین لینا' زبردستی عورت سے جماع کرنا'

کھال سے اکھیڑ کر بال نکالنا' ظلم کرنا' زور کرنا۔

مُغَاصَبَةٌ۔ایک دوسرے سے چھیننا۔

اِغْتِصَابٌ۔زبردستی چھین لینا' زبردستی جماع کرنا۔(یہ لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)۔

اِنَّهٗ غَصَبَهَا نَفْسَهَا۔ اس نے اس عورت سے زبردستی جماع کیا۔

مَنْ غَصَبَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَ بِسَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی زبردستی چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں پہنایا جائے گا (یعنی وہ بالشت سات زمینوں تک چلی جائے گی' گویا اس نے ساتوں زمینوں میں سے ایک بالشت چھینی)۔

غَصَصٌ۔ اچھو ہونا' حلق میں کچھ اٹک جانا جس کی وجہ سے سانس برابر نہ لے سکے' بھر جانا' تنگ ہونا۔

غَصٌّ۔کاٹنا۔

اِغْصَاصٌ۔تنگ کرنا۔

غُصَّةٌ۔حلق میں اٹکاؤ رکاوٹ اور تیہے کو بھی کہتے ہیں اسی طرح رنج اور غم کو۔(عرب لوگ کہتے ہیں:

غَصَصْتُ بِالْمَاءِ اَغَصُّ غَصَصًا فَاَنَا غَاصٌّ وَّغَصَّانٌ۔ مجھ کو پانی کا اچھو ہو گیا یعنی حلق میں اٹک گیا۔ میں اس کو اتار نہ سکا۔)

غُصَّ بِالطَّعَامِ۔کھانا اس کے حلق میں اٹک گیا (جیسے کہتے ہیں شرق لطّعاء۔ پانی سے اچھو ہو گیا)۔

اَلْمَجْلِسُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ۔ مجلس میں تمام لوگ بھرے ہوئے تھے (خوب جمع تھے)۔

وَاَغِصَّنِيْ بِرِيْقِيْ۔ میرا تھوک میرے گلے میں اٹکا دے (یعنی اپنا ڈر اور خوف مجھ کو اتنا عنایت فرما کہ تھوک نیچے نہ اتار سکوں۔ ڈر کے وقت آدمی کا تھوک منہ میں رہ جاتا ہے حلق کے نیچے نہیں اتر سکتا)۔

غَصْنٌ۔اپنی طرف کھینچ لینا۔کاٹ لینا' موڑ دینا' باز رکھنا۔

تَغْصِيْنٌ اور اِغْصَانٌ۔ بڑے بڑے دانے ہونا' درخت کی شاخیں بہت ہونا۔

غُصْنٌ۔شاخ ڈالی (غُصْنَةٌ اور غُصُوْنٌ اور اَغْصَانٌ جمع ہے)۔

غُصْنَةٌ۔چھوٹی باریک شاخ۔

اَغْصَنُ۔وہ بیل جس کی دم میں سفیدی ہو (غصن کا لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)۔

باب الغين مع الضاد

غَضَبٌ یا مَغْضَبَةٌ۔ ناراض ہونا' غصہ ہونا۔

غَضِبٌ اور غَضُوْبٌ اور غَضُبٌ اور غُضُبٌ اور غَضْبَان۔ جو غصہ ہو (مونث غَضْبٰى اور جمع غِضَابٌ اور غَضْبٰى اور غُضَابٰى ہے)۔

مَغْضُوْبٌ عَلَيْه۔جس پر غصہ کیا جائے۔

مُغَاضَبَةٌ۔آپس میں ایک دوسرے پر غصہ ہونا۔

اِغْتِضَابٌ۔غصہ ہونا (جیسے تَغَضُّبٌ ہے۔محیط میں ہے کہ غَضَبٌ مغضوب علیہ سے بدلہ لینے کا قصد کرنا۔اور غَيْظٌ ایک حرکت نفسانی اور تغیر مزاج کا نام ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ کو غضب سے موصوف کرتے ہیں لیکن غیظ سے موصوف نہیں کرتے)۔

غُضَابٌ۔آنکھ کا کھرایا ستیلا چیپڑ۔

غَضْبٰى۔سوانٹوں کا گلہ۔

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْعِظَةِ وَالتَّعْلِيْمِ۔ وعظ و نصیحت یا تعلیم میں غصہ کرنے کا بیان۔

فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهٗ حَتّٰى مَاتَتْ۔ حضرت فاطمہ غصہ ہو گئیں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملنا چھوڑ دیا اور برابر وفات تک ان کو چھوڑے رہیں (یہ غصہ بہ مقتضائے بشریت تھا اور مہاجرت سے ترک سلام مراد نہیں ہے جو شریعت میں ناجائز ہے بلکہ ترک ملاقات اور انبساط جو محبت اور الفت کی حالت میں ہوتا ہے)۔

دَخَلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ۔ ابوالدرداء آئے ان کو غصہ دلایا گیا تھا۔

لَا تَغْضَبْ۔غصہ مت کر۔

فَاسْتَنَدَ اِلَيْهَا مُغْضَبًا۔ آپ نے اس پر ٹیک لگائی' آپ کو

غصہ دلایا گیا تھا (غصہ آپ کو اس بات پر آیا ہوگا کہ انھوں نے پہلے ہی کیوں یاد نہیں دلایا یہاں تک کہ ذوالیدین کو عرض کرنا پڑا)۔

کَیْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص نے آں حضرتؐ سے پوچھا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں' یہ سن کر آپؐ غصہ ہو گئے (کیونکہ اس کو یوں پوچھنا چاہیے تھا کہ میں کس طرح روزہ رکھوں۔ بھلا اس کو اتنی طاقت کہاں سے آئی کہ آں حضرتؐ کی طرح روزے رکھ سکتا)۔

فَغَضِبَ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔ یہود اور نصاریٰ غصہ ہو گئے (کہ ہم نے کام تو دیر تک کیا اور مزدوری کم ملی)۔

اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَۃٍ یَغْضَبُھَا۔ دجال جب نکلے گا تو غصہ ہی کی وجہ سے ایک بار غصہ کر کے نکل کھڑا ہوگا (جب اس کے نکلنے کا وقت آئے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ابن صیاد کو غصہ مت دلاؤ شاید وہی دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل کھڑا ہو)۔

اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو تم میں سے غصہ آ جائے تو وضو کر ڈالے (تاکہ پانی کی طردی غصہ کی حرارت کو فرو کر دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ سے پناہ مانگے' یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہے' اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے' بیٹھا ہو تو لیٹ جائے یہ سب غصہ کے طبی علاج ہیں اور قلبی علاج یہ ہے کہ دل میں یہ تصور کرے کہ کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور تقدیر کے نہیں ہوتا' نفع نقصان سب اسی کے اختیار میں ہے وہ بندہ تو ظاہر میں ایک آلہ ہے تو آلہ پر غصہ کرنا ایسا ہے جیسے کوئی چھری یا چاقو پر غصہ ہو کہ تو نے کیوں کاٹا)۔

لَا یَقْضِی الْقَاضِیْ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ حاکم اس وقت حکم نہ دے جب وہ غصہ میں ہو (تاکہ اس کے فیصلہ میں غصہ کی وجہ سے غلطی نہ ہو جائے' ایسے ہی سخت گرمی یا سخت سردی یا بھوک یا پیاس یا بیماری کی حالت میں)۔

مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔ جو شخص اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس پر غصہ ہوگا (اس لیے کہ سوال کرنا' مانگنا' گڑگڑانا بندگی کی نشانی ہے اور پروردگار کو عاجزی اور فروتنی پسند ہے' دعا نہ کرنے میں ایک طرح کی خودسری اور بے پرواہی نکلتی ہے)۔

قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی ھُوَالْعِقَابُ یَا عَمْرُو وَاِنَّہٗ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْزَالَ مِنْ شَیْءٍ اِلٰی شَیْءٍ فَقَدْ وَصَفَہٗ صِفَۃَ الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ امام ابوجعفرؒ نے عمرو بن عبید سے اس آیت کی تفسیر وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی میں فرمایا کہ غضب سے یہاں عذاب مراد ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حالت بدل کر دوسری ہو جاتی ہے' اس نے اس میں گویا مخلوقات کی صفت ٹھہرائی (یعنی تغیر و تبدل مزاج اور طبیعت)۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ میری مہربانی میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی (یعنی میری رحمت میرے غضب سے بہت زیادہ ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَخَلَقَ الرَّحْمَۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْغَضَبَ۔ محمد باقرؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو (جو اس کی رحمت ہے) دوزخ سے (جو اس کا غضب ہے) پہلے پیدا کیا اور رحمت کو غضب سے پہلے بنایا (مجمع البحرین میں ہے کہ رحمت اور غضب اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ میں سے نہیں ہیں بلکہ صفات فعلیہ میں سے ہیں)۔

اَلْغَضَبُ شُعْلَۃٌ مِّنْ نَارٍ تُلْقِیْ صَاحِبَھَا فِی النَّارِ۔ غضب آگ کا ایک شعلہ ہے جو صاحب غضب کو آگ میں ڈال دیتا ہے (کیونکہ غضب کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے)۔

غِضْرٌ۔ تنگی کے بعد فراغت اور ارزانی میں لانا' تجاوز کرنا' پھرنا قید کرنا' روکنا۔

غَضْرٌ۔ بہت مالدار ہونا' تنگی کے بعد فراخ دست ہونا۔

تَغَضُّرٌ۔ عدول کرنا' پھیرنا۔

اُغْتُضِرَ فُلَانٌ۔ جوان ہٹا کٹا رہ کر مر گیا۔

غُضَارٌ۔ چکنی کیچڑ سبز رنگ کی۔

غَضَارَۃُ عَیْشِھَا۔ دنیا کی زندگی کی لذت اور فراغت (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِنَّھُمْ لَفِیْ غَضَارَۃٍ مِّنَ الْعَیْشِ۔ وہ تو زندگی کے خوب

مزے اڑا رہے ہیں)-

غُضْرُوْفٌ- چپنی کرکری ہڈی-

اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ- میں نے آنحضرتؐ کو آپ کی مہر نبوت سے پہچانا جو کندھے کی کرکری ہڈی کے نیچے تھی-

غَاضِرَہ- ایک قبیلہ ہے بنی اسد کا- حسین بن عبیداللہ غضاری شیعہ مذہب کے بڑے محدث ہیں' ان کی بہت تصانیف ہیں- ابوجعفر طوسی ان کے استاد تھے-

غَضٌّ- جھکانا' نیچے رکھنا' توڑنا' باز رہنا' عزت گھٹانا-

تَغْضِيْضٌ- غض کھانا' خوش عیش' منعم ہونا-

غَضٌّ- تازہ' تر' نرم شگوفہ' گائے کا نوزائیدہ بچہ (بچھڑا)-

شَبَابٌ غَضٌّ- تر و تازہ نوجوان-

غَضِيْضٌ- تر و تازہ-

غَضِيْضَةٌ- ذلت اور نقص-

كَانَ اِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهٗ- آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ نیچی کر لیتے (آنکھیں نہ کھولتے تاکہ اترانا اور پھولنا نہ ہو)-

اِذَا فَرِحَ غَضَّ بَصَرَهٗ- آنحضرت جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ جھکا لیتے (برخلاف دوسرے لوگوں کے' ان کو جب خوشی ہوتی ہے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں اتراتے ہیں)-

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ- اچھی عورتیں وہ ہیں جو (شرم و حیا سے) نگاہ نیچی رکھتی ہیں-

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ اِذْ رَحَلُوْا
اِلَّا اَغَنُّ غَضِيْضُ الطَّرْفِ مَكْحُوْلُ

جدائی کے دن جب لوگ چل دیئے اس دن سعاد کا یہ حال تھا کہ غن غن آواز نکلتی تھی نگاہ اس کی نیچی تھی سرمہ لگائے ہوئے تھی-

كَانَ اِذَا عَطَسَ غَضَّ صَوْتَهٗ- آنحضرتؐ جب چھینکتے تو اپنی آواز پست کرتے (زور سے چیخ نہیں مارتے جیسے عام لوگوں کا طریق ہے)-

لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الثُّلُثِ- اگر لوگ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرتے-

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَسْمَعْهُ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ- جو شخص قرآن کو تر و تازہ اس طرح پڑھنے سے جس طرح اترا خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) سے قرآن سنے (ان کی قرأت سن کر اسی طرح پڑھے (عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کے حافظ اور نہایت عمدہ قاری تھے- ان کی قرات کی خود آنحضرتؐ نے تعریف کی- بعض نے کہا مراد سورۂ نساء کی آیتیں ہیں- یعنی شروع سورہ سے فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا تک جو آنحضرتؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی تھیں- جب وہ اس آیت پر پہنچے تو آپ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بس کرو- غرض عبداللہ بن مسعودؓ جیسے شریعت کے بڑے عالم اور فقیہہ تھے ویسے ہی قرأت اور تجوید میں بھی بے نظیر تھے)-

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ غَضَاضَةِ الشَّبَابِ- کیا جوانی کا مزہ اڑانے والے یہ انتظار کر رہے ہیں-

بُرْدِيٌّ جَدِيْدٌ غَضٌّ- یہ تازی نئی بردی ہے- (جو ایک قسم کی کھجور ہے)-

اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةً حَتّٰى اٰكُلَ الْغَضِيْضَ فَهِيَ طَالِقٌ- اگر میں اس عورت سے اس وقت تک نکاح کروں جب میں غضیض کھاؤں تو اس پر طلاق ہے (غضیض سے مراد شگوفہ خرما ہے یا کوئی پھل جو شروع میں نمودار ہو)-

اِذَا انْكَشَفَ اَحَدُكُمْ لِبَوْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَغُضُّ بَصَرَهٗ- جب کوئی تم میں سے پیشاب وغیرہ کے لئے اپنا ستر کھولے (برہنہ ہو) تو بسم اللہ کہے' ایسا کہنے سے شیطان اپنی نگاہ نیچی کر لیتا ہے- (اور آدمی کے ستر کی طرف نہیں دیکھتا)-

لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ غَضَاضَةٌ- اس کے دین اور ایمان میں نقص ہے-

غَضْغَضَةٌ- کم کرنا کسی چیز یا پانی کو یا کم ہونا-

تَغَضْغُضٌ- کم ہونا-

هَنِيْئًا لَّكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ- (جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا انتقال ہو گیا تو عمرو

بن عاصؓ نے ان کی تعریف میں کہا) مبارک ہو تم دنیا سے اپنا پیٹ بھر کر چل دیئے اس کو کسی چیز سے تم نے نہیں گھٹایا (یعنی دنیا کی ولایت یا حکومت یا خلافت میں تم نہیں پھنسے کہ تمہارا اجر اور ثواب گھٹ جاتا- بلکہ پورا اجر لے کر دنیا سے پاک اور صاف گزر گئے)-

رَكِيَّةٌ لَا تُغَضْغَضُ -ایسا کنواں جس کا پانی سینچنے سے ختم نہ ہو (اور پانی سوتوں میں سے آتا جائے)-

غَضْفٌ -توڑنا' موڑنا' لٹکانا-

غَضَفٌ -کان لٹکا دینا' سیاہ تاریک ہونا' خوش عیش ہونا-

تَغْضِيفٌ -لٹکانا-

اِغْضَافٌ -تاریک اور سیاہ ہونا-

تَغَضُّفٌ -مائل ہونا' مڑ جانا' سامنے آنا' پیچ کھانا' داخل ہونا-

غَاضِفٌ -خوش اور شیریں' کان لٹکایا ہوا غصہ سے یا کبر سے-

اِنَّهٗ قَدِمَ خَيْبَرَ بِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُسْغِبُوْنَ وَالثَّمْرَةُ مُغْضِفَةٌ -آنحضرت ﷺ خیبر میں اپنے اصحاب کو لے کر آئے وہ بھوکے تھے اور میوہ لٹک رہا تھا (پکنے کے قریب تھا ابھی بالکل پکا نہ تھا)-

اَغْضَفَتِ السَّمَاءُ -ابر برسنے کے لئے آمادہ ہوا-

غَضْفٌ -کانوں کا اوپر کا حصہ لٹکنا-

غَضْنٌ -روکنا' قید کرنا' کچا بچہ جننا-

تَغْضِيْنٌ وَغِصنَانٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

اَغْضَنُ -وہ شخص جس کی آنکھ کے پوست میں شکن ہوں غصہ یا کبر کی وجہ سے-

اِغْضَانٌ -مسلسل بارش رہنا-

تَغَضُّنٌ -اکڑ جانا' مرجانا-

غَضَنٌ -تکلیف اور تعب-

مُغَضَّنٌ -روٹی گھی میں تلی ہوئی- (اس زمانہ میں عرب لوگ اس کو مطبخ کہتے ہیں- یعنی پراٹھا یا پوری)-

وَكَاشِفُ الْكُرْبَةِ فِي الْوَجْهِ الْغَضِنِ -اور اس منہ کی سختی کو دور کرنے والے جس میں رنج اور تکلیف سے شکنیں پڑ گئی ہوں یا سکڑ گیا ہو-

غَضْوٌ -تاریک ہونا' ہر چیز کو تاریکی کی وجہ سے چھپا لینا-

غَضًى -غضا (ایک قسم کا جھاؤ جس کا کوئلہ نہیں بجھتا اس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے) کھا کر پیٹ بیمار ہونا-

اِغْضَاءٌ -خاموش رہنا' ظاہر نہ کرنا' آنکھ بند کر لینا- پلکوں کو ملا لینا' تاریک ہونا-

تَغَاضِيْ -بے خبری' تغافل-

غَضٰى -سوا اونٹوں کا گلہ-

نَارٌ غَاضِيَةٌ -خوب روشن آگ-

غَضَاة -مشہور درخت ہے-

لَيْلٌ مُغْضٍ -اندھیری رات-

حَمَّالَةُ الْحَطَبِ تَضَعُ الْغَضَاةَ وَهِيَ جَمْرَةٌ -لکڑیاں اٹھانے والی (یعنی ام جمیل ابولہب کی بیوی) راستہ میں غضاۃ سلگا کر انگارہ بنا کر رکھتی (غضاۃ کا انگارہ بہت تیز ہوتا ہے جیسے سچا کوئلہ بجھتا نہیں- یہ آنحضرت ﷺ کو تکلیف دینے کے لئے آپ کے آنے جانے کے راستے میں انگارے رکھتی کبھی کانٹے بچھاتی)-

يُغْضِيْ حَيَاءً وَّيُغْضٰى مِنْ مَّهَابَتِهٖ -شرم سے آنکھیں بند کر لیتے تھے اور لوگ ان کی ہیبت اور رعب سے آنکھیں بند کرتے (یہ امام زین العابدین کی تعریف میں کہا گیا ہے)-

باب الغين مع الطاء

غَطْرَسَةٌ -غرور کرنا' اترانا' فخر کرنا' غصہ دلانا-

تَغَطْرُسٌ -بخل اور کبر اور غرور' اترانا-

غِطْرِسٌ -اور غِطْرِيْسٌ- ظالم' متکبر (اس کی جمع غَطَارِسُ اور غَطَارِيْسُ ہے)-

لَوْ لَا التَّغَطْرُسُ مَا غَسَلْتُ يَدِيْ -اگر کبر و غرور کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ نہ دھوتا-

غَطْرَشَةٌ -تاریک ہونا-

تَغَطْرُشٌ -اندھا بنا-

غِطْرِفَۃٌ - زعم' غرور اور بے فائدہ کام کرنا-

غِطْرَافٌ اور غِطْرِیْفٌ - سردار' سخی' کریم النفس جوان' ظریف (اس کی جمع غطارفۃ ہے)-

غِطْرِیْفُ بْنُ عَطاءِ - ہارون رشید کے زمانے میں یہ خراسان کا گورنر تھا-

غِطْرِیْفِیَّۃ - روپیہ (سکہ) اسی حاکم غطریف کے نام سے منسوب ہے-

اَصَمٌّ اَمْ یَسْمَعُ غِطْرِیْفُ الْیَمَنِ - یمن کا سردار بہرا ہے یا سنتا ہے؟

غَطَارِیْفُ بھی جمع غِطرِیْف کی- بہ معنی باز کا بچہ یا مکھی اور خوبصورت کو بھی کہتے ہیں-

غَطْسٌ - ڈبو دینا' غوطہ دینا یا ڈوب جانا' منہ لگا کر پانی پینا-

تَغْطِیْسٌ - ڈبونا' غوطہ دینا-

تَغَاطُسٌ - تغافل-

غِطْوَسٌ - شجاع' بہادر' جنگ میں مستعد اور آگے ہونے والا-

مِغْطَسٌ - پانی کا بڑا برتن جس میں غوطہ ماریں-

مِغْنَطِیْسٌ یا مِغْنَاطِیْسٌ - وہ پتھر جو لوہے کو کھینچ لیتا ہے (اس قوت کشش کو جذب مقناطیسی کہتے ہیں نئے فلسفہ میں یہ قوت ہر چیز میں ثابت ہوئی ہے اور زمین' سورج' چاند اور ستارے سب اسی کشش کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں)-

غَطْشٌ - تاریک ہونا' آہستہ چلنا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے (جیسے غطشان ہے)-

غَطَشٌ - ضعیف بصارت ایسی حالت میں کہ آنکھوں سے پانی بہتا ہو-

غَطِّشْ لِیْ شَیْئًا - میرے لئے کوئی تجویز کرو کوئی راستہ بتلاؤ-

اِغْطَاشٌ - تاریک کرنا-

تَغَطُّشٌ - تاریک ہونا-

تَغَاطُشٌ - تغافل' چشم پوشی-

فَلَاۃٌ غَطْشَاءُ - بھول بھلیاں' جنگل جس میں راستہ نہ ملے-

لَیْلَۃٌ غَطْشَاءُ - اندھیری رات-

اَطْفَأَ بِشُعَاعِہٖ ظُلْمَۃَ الْغَطَشِ - اپنی شعاع سے تاریکی دور کر دی-

غَطٌّ - ڈبو دینا' اونٹ کا غرانا' آواز کرنا' خراٹے لینا (یعنی سوتے میں سانس کی آواز نکالنا)-

اِغْطَاطٌ - یہ غط کا ہم معنی اور مترادف ہے-

مُغَاطَّۃٌ - اور تغاط - ایک دوسرے کو غوطہ دینا-

اِنْغِطَاطٌ - ڈوب جانا-

اِغْتِطَاطٌ - دوڑ میں آگے نکل جانا' اونٹ کا اونٹنی کو بٹھانا' سلا دینا-

غَطْغَطَۃٌ - جوش مارنا' غلبہ کرنا-

تَغَطْغُطٌ - موج مارنا-

غَطَاطٌ - مرغ سنگ خوار' جس کو "قطا" بھی کہتے ہیں-

غُطَاطٌ - آخر رات کی سیاہی یا سحر کی سیاہی یا صبح کی ابتداء-

نَامَ حَتّٰی سُمِعَ غَطِیْطُہٗ - آنحضرت ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنائی دی-

فَاِذَا ھُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْہِ یَغِطُّ - ناگاہ دیکھا تو آپ کا منہ سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے-

وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ - ہماری ہانڈی ابل رہی تھی' جوش مار رہی تھی-

وَاللّٰہِ مَا یَغِطُّ لَنَا بَعِیْرٌ - خدا کی قسم ایک اونٹ بھی ہمارے پاس نہ تھا جو آواز نکالتا ہو (بلبلاتا ہو)-

فَاَخَذَنِیْ جِبْرِیْلُ فَغَطَّنِیْ - حضرت جبریلؑ نے مجھ کو پکڑ کر دبوچا (خوب زور سے دبایا) یہ دبانا اس لئے تھا کہ آپؐ کی آزمائش ہو' وحی کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں- بعض نے کہا اس لئے کہ بشری خواہشات آپؐ میں سے نکل جائیں اور ملکی صفات سما جائیں- بعض نے کہا اس لئے کہ دنیا و مافیہا سے غافل ہو جائیں اور ہمہ تن قرآن سننے کی طرف رجوع ہوں-

مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے ان فلسفی خیال والوں کا رد ہوتا ہے جو وحی کو صرف ایک انکشاف اور قلبی الہام تصور کرتے ہیں اور پیغمبر جو صورتیں دیکھتے ہیں ان کو وہم و خیال اور بے

حقیقت سمجھتے ہیں)-

اِنَّهُمَا كَانَا يَتَغَاطَّانِ فِي الْمَاءِ وَعُمَرُ يَنْظُرُ- حضرت عمرؓ کے دونوں صاحبزادے زید اور عاصم پانی میں ایک دوسرے کو غوطے دے رہے تھے اور آپ دیکھ رہے تھے-

غَطَفٌ- فراغت کی زندگی' پلکوں کا لمبا ہونا' مڑا ہونا' خم دار ہونا' ابرو کے بال بہت ہونا' گھنی ابرو ہونا-

غَطَفَانُ- ایک قبیلہ کا نام ہے جو قبیلہ مضر کے بطن قیس عیلان کی ایک شاخ ہے- یہ قبیلہ نجد میں وادی القریٰ اور جبال طے کے پاس رہتا تھا- اس کی تین بڑی شاخیں ہیں- اشجع' عبس اور ذبیان' اشجع کے سردار معقل بن سنان صحابی تھے- بنو عبس میں سے حذیفہ بن الیمان مشہور صحابی ہیں- پھر ذبیان کی تین بڑی شاخیں ہیں- مرہ' ثعلبہ اور فزارہ' ان میں سے فزارہ سب سے بڑی شاخ ہے- اسلام سے قبل پورے غطف ان کی سرداری بنو فزارہ کے پاس تھی- سمرہ بن جندب صحابی اسی قبیلہ سے تھے-

وَفِي اَشْفَارِهٖ غَطَفٌ- آپؐ کی پلکوں کے بال لمبے اور مڑے ہوئے تھے (ایک روایت میں عطف ہے عین مہملہ سے' اس کا ذکر کتاب العین میں گزر چکا ہے)-

غَطْوٌ یا غُطُوٌّ- تاریک ہونا' سب چیزوں کو ڈھانپ لینا ہونا' چھپا لینا-

اِغْطَاءٌ- پانی بہنا-

غِطَاءٌ- پردہ (اس کی جمع اَغْطِيَةٌ ہے)-

غَطْيٌ- بھر جانا' تاریک ہونا' پھیل جانا' چھپا لینا-

تَغَطِّيْ- چھپ جانا-

نَهٰى اَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلٰوةِ- آپؐ نے نماز میں منہ چھپانے سے منع فرمایا (مثلاً ڈھاٹا باندھنے سے جیسے عربوں کی عادت تھی کہ منہ پر کپڑا لپیٹ لیتے تھے البتہ اگر جمائی آئے تو ہاتھ سے یا کپڑے سے منہ بند کر سکتا ہے)-

غَطُّوا الْاِنَاءَ- کھانے کے برتن ڈھانپ کر رکھو (کیونکہ ہر سال میں ایک رات بدہوائی اور وبا کی ہوتی ہے- جو کھلے برتن میں سما جاتی ہے- عجم کے لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ مہینہ دسمبر کا ہوتا ہے)-

اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ وَغَضَّ صَوْتَهٗ- آنحضرتؐ جب چھینکتے تو اپنا منہ ہاتھ سے بند کر لیتے آواز پست کرتے (منہ کھول کر چھینکنا اور آواز زور سے نکالنا بدتہذیبی ہے کبھی ناک یا منہ سے کوئی چیز اڑ کر دوسروں پر جا گرتی ہے ان کو نفرت پیدا ہوتی ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَكْشِفُ الْغِطَاءَ- تیری پناہ ان گناہوں سے جو پردہ کھول دیتے ہیں (بے عزت کر دیتے ہیں- دوسری روایت میں وہ گناہ یوں بیان ہوئے ہیں- واپس ادا کرنے کی نیت نہ کر کے قرضہ لینا' اسراف اور فضول خرچی کرنا' بخیلی' بدخلقی' بے صبری' سستی' دین داروں کی تحقیر)-

غِطَايَةٌ- چھپانے کا کپڑا-

باب الغين مع الفاء

غَفْرٌ- چھپا لینا' ڈھانپ لینا' برتن کے اندر رکھ کر پوشیدہ کرنا-

غَفْرٌ- اور مَغْفِرَةٌ اور غُفُوْرٌ اور غُفْرَانٌ اور غَفِيْرٌ اور غَفِيْرَةٌ- چھپا لینا' بخش دینا' اصلاح کرنا-

غَفِرَ الْمَرِيْضُ- بیمار کا مرض پھر لوٹ آنا (یعنی نکس ہوا)-

غَفِرَ الْجُرْحُ- زخم پھوٹ نکلا-

غَفْرٌ- کپڑے کے پھونسڑے نکل آنا-

تَغْفِيْرٌ- ڈھانپنا' چھپا لینا-

اِغْفَارٌ- برتن کے اندر رکھ دینا-

تَغَفُّرٌ- مغافیر چننا-

اِغْتِفَارٌ- بخش دینا' معاف کر دینا-

اِغْفِيْرَارٌ- پھونسڑے نکلنا-

غَفَّارٌ- اور غَفُوْرٌ- اللہ تعالیٰ کے نام ہیں یعنی اپنے بندوں کے گناہ اور عیب چھپانے والا' بخش دینے والا-

كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ- آنحضرتؐ جب پاخانہ سے فارغ ہو کر باہر نکلتے تو فرماتے غفرانک- یعنی یا اللہ میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں (کیونکہ میں تیری نعمت کا یعنی فضلہ آسانی کے ساتھ نکل جانے کا پورا شکر ادا نہ کر سکا' یا جب تک پاخانہ میں رہا تیری یاد نہ کر سکا آنحضرتؐ ہر وقت اللہ کی

یاد کیا کرتے' دل سے یا زبان سے صرف رفع حاجت کے وقت اس کو موقوف رکھتے' گویا یہ بھی ایک خطا ہے جس کی مغفرت آپ نے چاہی)-

غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَسَالِمٌ سَالَمَهَا اللّٰهُ- غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا (وہ جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے- جب خوشی سے مسلمان ہو گئے تو اس سے توبہ کی) اور سالم کی قوم کو اللہ نے بچا دیا (تباہی اور قتل سے کیوں کہ مسلمان ہو گئے)

قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهٗ- میں نے عروہ بن زبیرؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک- میں نے کہا ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کچھ اوپر دس برس- اس پر انہوں نے ابن عباسؓ کے لئے مغفرت کی دعا کی (یعنی یوں کہا اللھم اغفر له اے خدا ان کو بخش دے)-

میں کہتا ہوں کہ اکثر لوگوں نے ابن عباسؓ کے موافق یہ کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور مدینہ میں دس برس- گویا کل تیئیس برس تک آپؐ نبوت کے بعد زندہ رہے-

لَمَّا حَصَّبَ الْمَسْجِدَ قَالَ هُوَ اَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ- حضرت عمرؓ نے جب مسجد میں کنکریاں بچھائیں تو فرمایا' اس سے بلغم خوب ڈھپتا ہے (یعنی اگر کوئی شخص مسجد کے صحن میں تھوکے تو کنکریوں سے ان کو خوب ڈھانپ سکتا ہے)-

عَلَيْهِ الْمِغْفَرُ- مغیرہ بن شعبہ کے سر پر خود تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر-

اِنَّ قَادِمًا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ مَّكَّةَ فَقَالَ كَيْفَ تَرَكْتَ الْحَزْوَرَةَ فَقَالَ جَادَهَا الْمَطَرُ فَاغْفَرَتْ بَطْحَاؤُهَا- ایک شخص مکہ سے آپ کے پاس آیا- آپ نے اس سے پوچھا حزورہ کی کیا خبر ہے (حزورہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے) اس نے کہا وہاں تو خوب بارش بری اور اس کا میدان پھونسڑے دار ہو گیا (یعنی سبزہ نکل آیا- یا وہاں کی زمین سے مغافیر اگ آیا جو ایک گوند کی طرح غروط کے درخت سے نکلتا ہے جو شیریں مگر ذرا بد بو دار ہوتا ہے)-

غَفَرٌ- عورت کی پنڈلی کے بالوں کو بھی کہتے ہیں-

غُفَيْرَةٌ- کان کے بالوں کو کہتے ہیں-

قَالَتْ لَهٗ سَوْدَةُ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ- امّ المؤمنین حضرت سودہؓ نے (حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کی صلاح سے) آنحضرت ﷺ سے کہا آپؐ نے شاید مغافیر کھایا ہے (جو ایک بد بو دار گوند ہے) آنحضرتؐ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپؐ کے منہ سے ذرا سی بھی بد بو آئے- جب حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے بھی یہی کہا کہ آپؐ کے منہ سے مغافیر کی بد بو آتی ہے تو آپؐ کو یقین ہو گیا کہ حقیقت میں کوئی بری بو ہے- حالانکہ آپؐ نے حضرت زینبؓ کے پاس صرف شہد پیا تھا پھر آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا)-

اِذَا اَرَاى اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ غَفِيْرَةً فِيْ اَهْلٍ اَوْمَالٍ فَلَا يَكُوْنَنَّ لَهٗ فِتْنَةً- جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے پاس بھاری جمع کنبے والوں کی یا مال کی دیکھے تو اس کے لئے فتنہ نہ بنے (اس کو غرور اور تکبر میں نہ پھانسے بلکہ اس کو شکر خداوندی کی تلقین کرے)-

غَفِيْرَةٌ- کثرت اور زیادتی- (اسی سے ہے جَمٌّ غَفِيْرٌ یعنی بہت سے لوگ)-

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمٌّ الْغَفِيْرِ- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنے پیغمبر دنیا میں آئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تین سو پندرہ ایک بڑی جماعت-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ- جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح اور نوافل ادا کرے) اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (یعنی صغیرہ گناہ)

مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ- جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی (دونوں ایک ہی وقت میں کہی جائیں) اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے)-

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ- (اللہ تعالٰی نے

اہل بدر کو دیکھا تو فرمایا) اب تم جیسے چاہو اعمال کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنی آخرت میں حقوق اللہ کا تم سے مواخذہ نہ ہوگا - یہ مراد نہیں کہ دنیا کی حدیں تم پر سے ساقط ہیں)-

وَاَنَا اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً - میں تو ہر روز ستر مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں (حالانکہ آپ گناہوں سے معصوم تھے - مگر بموجب نزدیکاں رابیش بود حیرانی' آپ دم بھر کی غفلت کو بھی جو یاد الٰہی سے ہو جاتی ایک گناہ عظیم سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے - یا امت کی تعلیم کے لئے ایسا فرمایا کہ جب میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں تو میری امت کو صدہا اور ہزار ہا بار ہر روز استغفار کرنا چاہیئے-

يُغْفَرُلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى - اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں-

اِسْتَغْفِرِ اللّٰهِ لِمُضَرَ - مضر قوم کے لئے دعا فرمایئے (کہ اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے (ایک روایت میں استسق الله لمضر ہے یعنی مضر کے لئے پانی برسنے کی دعا کیجئے)-

اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَهٗ - کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں-

وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ - اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (جیسے اس کے سارے اعضاء کو تو نے بخشا ہے)-

اِلَّا ذَنْبًا لَّا يُغْفَرُ - مگر وہ گناہ جو بخشا نہیں جاتا-

وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ - اللہ ان کو یعنی حضرت صدیق اکبر کو بخش دے-

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ - اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اس کو کچھ پرواہ نہیں-

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا - یا اللہ اگر تو بخشے تو کروڑوں کو بخش سکتا ہے-

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ لَا يَقُلْ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَّكَذِبًا - ربیع بن خثیم نے کہا استغفر اللہ واتوب نہ کہے تو گناہ اور جھوٹ ہے (کیونکہ دل حاضر نہیں اور زبان سے یہ رٹ رہا ہے' تو درحقیقت جھوٹ بول رہا ہے)-

اُرِيْدُ اَغْفِرُ - میں چاہتا ہوں اس کے سب گناہ بخش دوں-

مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ - جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ میں گناہوں کو معاف کر سکتا ہوں (تو میں اس کے سب گناہ بخش دوں گا - یہ حدیث قدسی ہے)-

مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مَخْرَجًا مِّنْ كُلِّ ضِيْقٍ - جو شخص ہمیشہ استغفار کیا کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ بہت کہا کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکل جانے کا راستہ بنا دے گا (کیونکہ تنگی اور تکلیف گناہوں کا اور بدکاریوں کا نتیجہ ہے لہذا جب استغفار بہت کرے گا تو گناہوں کی معافی ہو کر راحت اور رزق کی فراغت حاصل ہوگی)-

قَدِ اسْتَجَابَ وَغَفَرَلِاُمَّتِيْ - اللہ نے دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا-

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ - خاص اپنے پاس سے پوری بخشش-

فَاِذَا اَعْرَفُوْهُمْ فَقَدْ غَفَرُوْالَهُمْ - جب ان کو پہچان لیا تو گویا ان کو بخش دیا-

وَاَنَا اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ سَبْعِيْنَ اِسْتِغْفَارَةً - اور میں اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار کرتا ہوں-

اَلْعَالِمُ يَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ - عالم کے لئے آسمان زمین میں جتنی مخلوق ہیں سب بخشش کی دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی اور پرندے ہوا میں-

فَاِنْ اَصَابَ اَحَدُكُمْ غَفِيْرَةً فِيْ رِزْقٍ اَوْ عُمْرٍ اَوْوَلَدٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ لَهٗ ذٰلِكَ فِتْنَةً - اگر تم میں سے کوئی روزی یا عمر یا اولاد وغیرہ میں کثرت اور زیادتی حاصل کرے تو اس کو اپنے لئے فتنہ نہ بنائے (اس میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جائے)-

غَفْقٌ - گوز نکلنا' ریح خارج ہونا' کوڑے یا ہنٹر سے مار' گھڑی گھڑی پانی پینے کو آنا' نر کا مادہ پر بار بار چڑھانا' ہجوم کرنا' سونا-

تَغْفِيْقٌ - اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنتا رہے' سانپ کے کاٹے کی دوا کرنا' اس کو بیدار رکھنا-

تَغَفُّقٌ - سارے دن شراب پینا-

اِغْتِفَاقٌ - گھیر لینا-

غَافِقٌ - اندلس میں ایک قلعہ کا نام ہے-

غَفْقٌ - ہلکی بارش' پھوار-

مَغْفِقٌ - جہاں لوٹ کر جائے' واپس ہونے کی جگہ-

مَرَّبِیْ عُمَرُ وَاَنَا قَاعِدٌ فِی السُّوْقِ فَقَالَ هٰكَذَا يَا سَلَمَةُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَغَفَقَنِیْ بِالدِّرَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِيَنِیْ فَاَدْخَلَنِیْ بَيْتَهٗ فَاَخْرَجَ كِيْسًا فِيْهِ سِتُّ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ خُذْهَا وَاعْلَمْ اَنَّهَا مِنَ الْغَفْقَةِ الَّتِیْ غَفَقْتُكَ عَامًا اَوَّلَ - سلمہ بن اکوع سے روایت ہے' میں بازار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت عمرؓ میرے سامنے سے گزرے- انہوں نے کہا سلمہ! راستہ سے ہٹ کر یوں بیٹھنا چاہئے (تاکہ دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو) اور مجھ کو درہ سے مارا جب دوسرا سال ہوا تو مجھ سے ملے اور مجھ کو اپنے گھر لے گئے اور ایک تھیلی نکالی جس میں چھ سو درہم تھے اور فرمایا یہ لے جا اور سمجھ لے کہ یہ اس درہ کا بدلہ ہے جو پچھلے سال میں نے تجھ کو لگایا تھا- (آپ نے ادب سکھانے کے لئے حضرت سلمہؓ کو درہ لگایا مگر سال بھر تک اس کا خیال رکھا کہ سلمہ کو مجھ سے رنج پہنچا ہے- سال کے بعد ان کو ایسا معقول انعام دیا کہ وہ سارا رنج بھول گئے اور شکر گزار بن گئے- یہ سب اس وجہ سے کیا کہ سلمہؓ نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دی تھیں)-

(نہایہ میں ہے کہ غفق کے معنی کوڑے یا درہ یا لکڑی سے مارنا)-

غَفْقَةٌ - ایک مار (ایک روایت میں غَفْقَةٌ کی بجائے عَفْقَةٌ ہے عین مہملہ سے یعنی بہت مار)-

غَفْلَةٌ - یا غَفْلٌ' چھوڑ دینا' بھول جانا-

تَغْفِيْلٌ - چھپا لینا' غافل بنانا-

اِغْفَالٌ - غافل ہونا' کسی چیز کو بے اعتنائی سے چھوڑ دینا نہ کہ بھول کر' جانور پر داغ نہ لگانا-

تَغَفُّلٌ - کسی کی غفلت تاکتے رہنا-

تَغَافُلٌ - عمداً غفلت کرنا-

اِنِّیْ رَجُلٌ مُّغْفِلٌ فَاَيْنَ اَسِمُ - (نقادہ اسلمیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میں بے نشان اونٹوں والا ہوں (یعنی میں نے اپنے اونٹوں کو داغا نہیں ہے) تو میں کہاں نشان لگاؤں؟

وَكَانَ اَوْسُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مُغْفِلًا - اوس بن عبداللہ کے اونٹ بے نشان تھے (ان پر کوئی علامت نہ تھی)-

وَلَنَانَعَمٌ هَمَلٌ اَغْفَالٌ - ہمارے پاس چند جانور ہیں جو چھٹے پھرتے ہیں (ان کا کوئی چرواہا اور نگہبان نہیں ہے) نہ ان پر کوئی نشان ہے یا وہ دودھ نہیں دیتے یا کسی کام کے نہیں- (یہ غفل سے نکلا ہے- یعنی وہ شخص جس سے نہ بھلائی کی امید ہو نہ برائی کا ڈر ہو)-

اِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ وَكَذَا وَكَذَا وَالْمَعَامِیَ وَاَغْفَالَ الْاَرْضِ - (آنحضرتؐ نے اکیدر والی دومۃ الجندل کو لکھا) جنگ کی زمین اور یہ اور یہ اور وہ زمین جس کا مالک نہ معلوم ہو اور افتادہ وغیر آباد زمین ہماری ہے-

مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفِلَ - جو شخص شکار کے پیچھے لگا (اس کو شکار کا شوق ہو گیا) وہ غافل ہو جائے گا (اس کو نماز کا خیال رہے گا نہ دنیا کے دوسرے کاموں کا)-

لَعَلَّنَا اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - (ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے جو قسم کھائی تھی (کہ ہم تم کو سواری کے لئے اونٹ نہیں دیں گے) وہ ہم نے آپ کو یاد نہیں دلائی (آپ کو بہلائے رکھا اگر آپ کو وہ قسم یاد دلاتے تو آپ ہم کو اونٹ نہ دیتے مطلب یہ ہے کہ آپ کو دوسرے کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے اپنی قسم کا خیال نہیں رہا اور ہم نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ سے اونٹ لے لئے) (عرب لوگ کہتے ہیں: اَغْفَلْتُهٗ اور اِسْتَغْفَلْتُهٗ میں نے اس کی غفلت کا وقت ڈھونڈا)-

رَاٰى رَجُلًا يَتَوَضَّاُ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ - ابوبکر صدیقؓ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو کہا اپنی عنفقہ (وہ مقام جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے درمیان) کا اور انگوٹھے کے مقام کا خیال رکھ (ایسا نہ ہو وہ سوکھے رہ جائیں)-

وَتُصْبِحُ غَرْثٰی عَنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ - اور بھولی بھالی غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں (یہ حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا)-

فَاِنَّهُمَا سَاعَتَا غَفْلَةٍ - یہ دونوں غفلت کے وقت ہیں (یعنی جب غروب شروع ہوتا ہے رات کے اندھیرے ہوئے تک اور جب صبح طلوع ہوتی ہے سورج نکلنے تک ان دونوں وقتوں میں شیطان اپنی فوج پھیلاتا ہے تو ان میں اللہ کی یاد بہت کرو اور شیطان اور اس کی فوج سے پناہ مانگو اور اپنے چھوٹے بچوں کو حفاظت میں رکھو)-

مُغَفَّلٌ - بیوقوف غافل جو کسی کام کا خیال نہ رکھے-

لَيْسَ مَا فِيْهِ اِعْلَامٌ كَالْاِغْفَالِ - جس میں آگاہی ہو وہ غفلت دلانے کی طرح نہیں ہے (یعنی ایک بات کو بتلا دینا اور آگاہ کر دینا نہ بتلانے اور بے خبر رکھنے کی طرح نہیں ہے)-

غَفْوٌ اور غُفُوٌّ - سونا یا اونگھنا یا ہلکی نیند لینا پانی اوپر تیرنا (اغفاء کے بھی یہی معنی ہیں)-

فَغَفَوْتُ غَفْوَةً - میں نے ایک ہلکی نیند لے لی-

اَغْفٰى اِغْفَاءً یا اِغْفَاءَةً - ایک ہلکی نیند لے لی- (غفا اس معنی میں کم مستعمل ہے ازہری نے کہا فصیح لغت اَغْفٰى ہے اور اَغْفَيْتُ)-

اِغْفَا - بعض اہل علم نے اس کے معنی اونگھنا کیے ہیں- جیسے نزول وحی کے وقت آنحضرتؐ کی حالت ہوتی اور شاید اونگھنے سے یہ مراد ہو کر دنیاوی دھندوں سے غفلت اور توجہ الی اللہ)-

باب الغین مع القاف

غِقْ غِقْ - ابلنے کی آواز یعنی جوش مارنے کی-

اِنَّ الشَّمْسَ لَتَقْرُبُ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى اَنَّ بُطُوْنَهُمْ تَقُوْلُ غِقْ غِقْ - قیامت کے دن سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا (کہ اس کی گرمی سے لوگوں کے پیٹ ابلنے لگیں گے) یہاں تک کہ ان کے پیٹوں میں سے غق غق کی آواز نکلنے لگے گی (ایک روایت میں تغق ہے یعنی ان کے پیٹ ابلنے لگیں گے)-

غَقٌّ اور غَقِيْقٌ - جوش مارنا ابلنا اس میں سے آواز نکلنا اور کوے کی آواز کو بھی کہتے ہیں (جیسے غاق غاق کوے کی آواز)-

غَقَّاقَةٌ - وہ عورت جس کی فرج سے جماع کے وقت آواز نکلے-

غَقِيْقُ الْمَاءِ - پانی کی آواز جب کشادہ جگہ سے تنگ جگہ میں جائے یا تنگ جگہ سے کشادہ مقام میں آئے- (غَقِيْقَة کے بھی یہی معنی ہیں)-

غَقْغَقَةٌ - آواز کرنا-

غَقْغَقَ الْغُرَابُ - کوے نے آواز نکالی-

باب الغین مع اللام

غَلْبٌ یا غَلَبٌ یا غَلَبَةٌ یا مَغْلَبَةٌ مَغْلَبٌ یا غُلُبّٰى یا غِلِبّٰى یا غُلُبَّةٌ یا غَلُبَّةٌ یا غَلَابِيَةٌ - زور کرنا دبانا غالب ہونا روکنا باز رہنا-

غُلِبَ فُلَانٌ - وہ مغلوب ہو گیا زور سے اس سے لے لیا گیا-

غَلَبٌ - گردن موٹی ہونا-

تَغْلِيْبٌ - غالب کرنا-

مُغَالَبَةٌ اور غِلَابٌ - قہر کرنا زور کرنا زور سے قابض ہو جانا-

اِغْلِيْلَابٌ - خوب گھنی ہونا-

اَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمُغَلَّبُوْنَ - اہل بہشت وہ لوگ ہیں جو ناتوان کمزور مغلوب ہیں (ان پر دوسرے لوگ جبر اور ظلم کرتے ہیں- وہ بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ ضعیف اور کم قوت ہیں)-

مُغَلَّبٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جو غالب کیا جائے-

مَا اجْتَمَعَ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ - جب حلال چیز اور حرام چیز مل جائے (اس طرح کہ تمیز دشوار ہو (مثلاً پانی اور شراب یا پانی اور پیشاب یا گائے کی چربی اور سور کی چربی) تو حرام حلال پر غالب ہو گی (یعنی وہ حرام سمجھی جائے گی)-

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ - میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوتی ہے (یعنی رحمت کا دائرہ بہ نسبت غضب کے دائرہ کے وسیع ہے)-

غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ - میرا رحم میرے غضب پر غالب ہے (کیونکہ اس کا رحم مومن اور کافر دونوں پر ہے دنیا میں دونوں آرام سے بسر کر رہے ہیں اور غضب صرف آخرت میں اور وہ بھی کافروں پر ہوگا)-

بِیْضٌ مَّرَازِبَۃٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَۃٌ - سفید رنگ بہادر موٹی گردن والے سردار کریم النفس (ایک روایت میں بیض مغالبۃ ہے- اس کا بیان اوپر گذر چکا عرب اپنے سرداروں کو موٹی گردن والا کہتے ہیں- یہ اغلب کی جمع ہے مؤنث غلباء ہے)-

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْکُوْمٌ مُذَکَّرَۃٌ - موٹی گردن والی بڑے بڑے رخسار والی اونٹنی سخت قوی نر اونٹ کی طرح-

لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ - آنحضرتؐ جب زمزم کے کنویں کے پاس آئے تو اپنے اونٹ پر سوار رہے (یعنی حج وداع میں) اور فرمایا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے (لوگ تم پر غلبہ اور زور کر کے ڈول رسی تم سے چھین لیں گے اور خود پانی پلانے لگیں گے یا تم یوں سمجھنے لگو گے کہ زمزم سے پانی کھینچنا اور پلانا یہ بھی حج کا ایک رکن ہے یا ایسا نہ ہو کہ آئندہ زمانہ میں جو حاکم ہوں وہ تم سے یہ خدمت بہ جبر چھین لیں- یعنی زمزم کا پانی پلانے کی خدمت) تو میں اونٹ سے اتر کر رسی اپنے کاندھے پر رکھتا (زمزم سے پانی کھینچتا اور لوگوں کو پلاتا) ایک روایت میں لنزعت ہے یعنی میں خود پانی نکالتا)-

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَنْ صَلٰوۃٍ کَذَا فَافْعَلُوْا - اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس نماز کو نہ چھوڑو (یعنی فجر اور عصر کی نماز کو) تو کرو (مطلب یہ ہے کہ فجر اور عصر کے وقت بہت برکت کے ہیں' ان میں رات اور دن کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے اور صبح کے وقت رزق تقسیم ہوتا ہے تو ان نمازوں کا خیال رکھو اور مقدور بھر کوشش کرو کہ ان باتوں میں نہ پھنس جاؤ جن سے یہ نمازیں فوت ہو جائیں مثلاً سونا اور دنیا کے مشاغل وغیرہ میں)- طیبی نے کہا کہ فجر اور عصر کو اس لئے خاص کیا کہ ان دونوں اوقات میں لوگ سوتے رہتے ہیں یا دنیا کے دھندوں میں مصروف رہتے ہیں- حالانکہ پانچوں نمازیں اپنی فرضیت اور اہتمام میں برابر ہیں- تو جو شخص ان دو نمازوں کا خیال رکھے گا وہ لامحالہ دوسری نمازوں کو بھی وقت پر ادا کرے گا جو نسبتاً آسان اور سہل ہیں)-

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ - جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو اس کا عشاء کی نماز سے پہلے سو رہنا کیسا ہے؟

مَنَعَهَا عَلِیٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَیْهَا - حضرت علیؓ نے وہ جائداد (جو حضرت عمرؓ نے ان کو تفویض کر دی تھی) روکی اور حضرت عباسؓ کو نہ دی ان پر غالب آئے-

وَھِیَ مَغْلُوْبَۃٌ - وہ بیمار تھیں-

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ - میں مردوں کے غلبے (ان کے زور قہر ظلم) سے تیری پناہ میں آتا ہوں-

لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمْ - کہیں گنوار لوگ تمہارے اس نماز کے نام پر غالب نہ ہو جائیں (اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن گنوار لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں (اس کی وجہ تسمیہ کتاب العین المہملہ میں گذر چکی ہے) ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کو عتمہ کہنے لگو-

مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ حَتّٰی یَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلَهٗ جَوْرُهٗ - جو شخص قاضی کا عہدہ طلب کرے پھر اس کا ظلم اس کے عدل و انصاف پر غالب آئے-

فَتَغْلِبُوْنِیْ فَتَقْحَمُوْنَ فِیْهَا - تم مجھ پر غالب آ کر اس میں گھسے جاتے ہو (یعنی دوزخ میں' میں تمہارے پیچھے سے کمریں پکڑ کر روک رہا ہوں اور تم نہیں مانتے اس میں گرے جاتے ہو)-

اِنَّهُنَّ غَلَبْنَ - جعفر کی عورتیں غالب آئیں (وہ کسی طرح رونا پیٹنا نہیں چھوڑتیں اور میرے منع کرنے سے باز نہیں آتیں)-

غَلَّابٌ اور غَالِبٌ - اللہ تعالیٰ کے نام ہیں-

کُلُّ مَا غَلَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَهُوَ اَوْلٰی بِالْعُذْرِ - جس پر اللہ تعالیٰ غالب ہو وہ معذور ہے-

تَغْلِبُ - ایک قبیلہ ہے حضرت عمرؓ نے ان سے جزیہ طلب کیا (چونکہ وہ نصرانی ہے) تو انہوں نے انکار کیا پھر دو چند زکوۃ پر ان سے صلح ہوگئی۔

غَلْتٌ - بیع فسخ کرنا۔

غَلَتٌ - بہ معنی غلط حساب میں ہو یا کلام میں۔

تَغَلُّتٌ اور اِغْتِلَاتٌ - دھوکہ سے غفلت میں لے لینا۔

غَلْتَةٌ - شروع رات۔

لَاغَلْتَ فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں غلطی کا اعتبار نہیں (بعض نے کہا:

غَلْتٌ - حساب کی غلطی اور غلط کلام کی غلطی)

كَانَ لَا يُجِيزُ الْغَلَتَ - قاضی شریح غلطی کو جائز نہیں رکھتے تھے (مثلاً کوئی غلطی سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ کپڑا سو روپیہ کو خریدا پھر تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ سو سے کم کو خریدا تھا تو جو سچ بات ہے اس کو اختیار کرے اور غلطی کو چھوڑ دے)۔

لَا يَجُوْزُ التَّغَلُّتُ - غلطی سے کوئی چیز لے لینا درست نہیں (مثلاً سولہ گنڈے کے بدلے صراف نے غلطی سے سترہ گنڈے دے دیئے تو ایک گنڈہ جو غلطی سے اس نے زیادہ دے دیا اس کا لے لینا درست نہیں واپس کر دینا چاہئے)۔

غَلَسٌ - اخیر رات کی تاریکی۔

تَغْلِيسٌ - اس تاریکی میں چلنا' پانی پر آنا یا نماز ادا کرنا (یعنی فجر کی نماز)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ - آنحضرتؐ صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھا کرتے تھے۔

كُنَّا نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى - ہم مزدلفہ سے منیٰ کو رات کی تاریکی میں روانہ ہو جاتے - (یعنی دسویں ذی الحجہ کو)۔

وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ - آنحضرت ﷺ یا صحابہؓ صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھتے (خود حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب تارے نمایاں اور گھنے ہو رہے ہوں)۔

ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنا افضل ہے' صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ امر افضل ہوتا تو آنحضرتؐ ضرور اس کو اختیار فرماتے - اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر یا نور وابا لفجر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت طویل کرو یہاں تک کہ روشنی ہو جائے نہ یہ کہ نماز روشنی میں شروع کرو)۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ - آنحضرتؐ فجر کی نماز تاریکی میں ادا کرتے -

غَلْصَمَةٌ - سر اور گردن کے بیچ کا گوشت کاٹنا' سردار' جماعت' شرافت اور شمار۔

مُغَلْصَمَةٌ - گردن بندھی ہوئی -

مَذْحَجٌ هَامَتُهَا وَغَلْصَمَتُهَا - مذحج اس کا کاسہ سر (کھوپڑی) اور حلق کا سرا ہے جو اٹھا ہوا ہوتا ہے -

غَلَطٌ - غلطی کرنا' چوک جانا -

تَغْلِيطٌ - غلطی میں ڈالنا' غلط بتانا -

مُغَالَطَةٌ - غلطی میں ڈالنا (جیسے غلاط اور اغلاط ہے)۔

تَغَالَطٌ - ایک دوسرے کو غلطی میں ڈالنا -

مِغْلَاطٌ - بہت غلطی کرنے والا -

نَهٰى عَنِ الْغَلُوْطَاتِ یا عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ - آنحضرتؐ نے غلطی میں ڈالنے والے سوالوں سے منع فرمایا (غَلُوْطَاتٌ جمع ہے غَلُوْطَةٌ کی اور اُغْلُوْطَاتٌ جمع ہے اُغْلُوْطَةٌ یعنی مشکل سوال جس میں آدمی غلطی میں پڑ جائے' بعض نے کہا غَلُوْطَات میں ہمزہ ترک کر دیا گیا جیسے جَاءَ الْاَحْمَرُ میں جَاءَ الْحُمَرُ -

اَنْذَرْتُكُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ - (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں تم کو سخت اور مشکل کلام سے ڈراتا ہوں (یعنی دقیق مسائل بلا ضرورت پیش کرنے سے)۔

غَلَظٌ یا غِلْظَةٌ یا غِلَاظَةٌ' موٹا ہونا' بھدا ہونا' گاڑھا ہونا (یہ ضد ہے لطافت اور رقت کی) سخت ہونا' قوی ہونا' مضبوط ہونا -

تَغْلِيظٌ - غلیظ کرنا' سختی کرنا' تاکید کرنا' قوت دار کرنا -

اِغْلَاظٌ - سختی کرنا' سخت زمین میں اترنا' سخت کلامی کرنا -

تَغَلُّظٌ - سخت ہونا' بڑا ہونا -

اِسْتِغْلَاظٌ - (اناج کی) بالی کا سخت اور مضبوط ہو جانا اس میں دانے نکل آنا' غلیظ ہو جانا یا غلیظ سمجھنا -

فَفِيْهَا الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً - قتل خطا (شبہ عمد) میں سخت دیت ہے (سخت دیت یہ ہے کہ سو اونٹنیوں میں سے تیس حصہ ہوں (جو تین برس کے ہو کر چوتھے میں لگے ہوں) اور تیس جذعہ ہوں (جو چار برس کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) اور چالیس ثنیّے (جو پانچ سال کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) نو (۹) سال کی عمر تک اور سب حاملہ ہوں۔

فَاَغْلَظَ - اس نے آنحضرتؐ سے اپنا قرضہ طلب کرنے میں سختی کی (یعنی سخت تقاضا کیا)۔

اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ - کیا تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو (کہ چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ اس کی عدت قرار دیتے ہو۔ اگر وضع حمل میں اس سے زیادہ دن باقی ہوں۔ ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ حاملہ عورت کی عدت وفات ابعد الاجلین ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ گو اس کے شوہر کا جنازہ ابھی رکھا ہی ہوا ہو دفن بھی نہ ہوا ہو)۔

اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ - تم تو سخت اور اکھل کھرے ہو (آنحضرت ﷺ خلیق اور ملنسار تھے۔ تو اغلظ بہ معنی غلیظ کے ہے اگر تفضیل مراد ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرتؐ سے زیادہ تم میں سختی ہے آپ صرف کافروں اور منافقوں پر اور حرام کاروں پر سخت تھے اور پرہیز گاروں اور مومنوں پر بہت مہربان تھے)۔

مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَّا اَغْلَظَ فِيْهِ - کسی بات میں انھوں نے مجھ پر اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی (سختی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ہر بات میں صاف وصریح حکم پر مدار رکھا اور قیاس واستنباط کو ترک کیا حالانکہ صاف وصریح احکام تھوڑے ہیں اور بہت سے مسائل ان پر قیاس کرنے سے حل ہوتے ہیں)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَيُغَلِّظُ - جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو (لیکن وہ شرارت اور ستانے کی نیت سے خواہ اس کو سخت سست کہہ کر اس کی عزت لے سکتا ہے اور حاکم اس کو قید بھی کر سکتا ہے)۔

ذَكَرْتُ مَا يُغَلَّظُ عَلَيْهِ - کافر پر عذاب کی جو سختی ہوگی اس کا بیان کیا۔

كُنْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ غِلْظَةً وَّ غَيْظًا - تم تو کافروں پر سخت اور غضب تھے (یہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ کی توصیف میں فرمایا)۔

غَلْغَلَةٌ - جلد چلنا، سختی اور مشقت سے داخل ہونا۔

تَغَلْغُلٌ - جلدی چلنا، استعمال کرنا۔

مُغَلْغَلَةٌ - ایک شہر سے دوسرے شہر کو لائی گئی۔

قَالَ اِذَا قَامَتْ تَثَنَّتْ وَ اِذَا تَكَلَّمَتْ تَغَنَّتْ فَقَالَ لَهٗ قَدْ تَغَلْغَلْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ - مخنث نے ایک عورت کی تعریف میں کہا جب وہ کھڑی ہوتی ہے تو دہری ہو جاتی ہے (مٹک مٹک کر چلتی ہے) اور جب بات کرتی ہے تو ناک سے بات نکالتی ہے (گاتی ہے) آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا ارے خدا کے دشمن تو نے مبالغہ کی حد کر دی (ایسی تعریف کی کہ اس سے زیادہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

غَلْغَلَةٌ - ایک چیز کو دوسری چیز میں اس طرح گھسیڑنا کہ ویسی ہی ہو کر رہ جائے اسی کا ایک جزو بن جائے۔

مُغَلْغَلَةٌ مَغَالِقُهَا تَغَالَى اِلٰى صَنْعَاءَ مِنْ فَجٍّ عَمِيْقٍ - یہ شعر ابن ذی یزن کے قصہ میں آیا ہے۔ اس میں مُغَلْغَلَة (بہ فتح ہر دو غین) جو رسالت (سفارت) ایک شہر سے دوسرے شہر کو لے جائیں اور بہ کسرۂ غین ثانی۔ جلد چلنے والی۔

غَلْفٌ - ڈھانپ دینا، غلاف میں رکھنا، ضماد لگانا۔

غَلَفٌ بے ختنہ ہونا (قُلْفَةٌ اور غُرْلَةٌ ہے)۔

اَغْلَفُ اور اَقْلَفُ اور اَغْرَلُ - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو مونث غَلْفَاءُ اور جمع غُلْفٌ ہے۔

غُلْفَةٌ - وہ کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے۔

يَفْتَحُ قُلُوْبًا غُلْفًا - غلاف چڑھے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے (یہ آنحضرتؐ کی صفت میں ہے) (یعنی گمراہوں کو راہ بتلائیں گے اور جن دلوں پر کفر اور ضلالت کا غلاف چڑھا ہوا ہے ان کا غلاف اتار ڈالیں گے)۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ فَقَلْبٌ اَغْلَفُ - دل چار طرح کے ہیں ایک وہ دل جس پر غلاف چڑھا ہوا ہے (حق بات اس میں جا ہی نہیں سکتی)۔

كُنْتُ أُغَلِّفُ لِحْيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ- میں آنحضرتؐ کی ریش مبارک پر غالیہ تھوپتی (جو ایک مرکب خوشبو ہے)-

وَغَلَّفَهَا بِالْحِنَاءِ- اس پر مہندی کا لیپ کیا-

تَغْلِفِيْنَ بِالسِّدْرِ یا تُغَلِّفِيْنَ بِالسِّدْرِ- (دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی) بیری کا لیپ کر کے (یعنی بیری بالوں پر اتنی مت لگاؤ کہ غلاف کی طرح ہو جائے)-

تَغَلَّفَ بِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ- اپنی ڈاڑھی پر اس کو لتھیڑا میں دیکھ رہا تھا-

اَلْاَغْلَفُ لَا يَؤُمُّ الْقَوْمَ- جو شخص بے ختنہ ہو وہ لوگوں کی نماز میں امامت نہ کرے (حنفیہ نے اس کی امامت کو مکروہ رکھا ہے)-

غَلْقٌ- بند کرنا' دور جانا-

غَلَقٌ- گروی چیز کا رکنا' راہن کو نہ دینا' غصہ ہونا' تنگ دل ہونا-

تَغْلِيْقٌ اور اِغْلَاقٌ- بند کرنا-

مُغَالَقَةٌ- شرط لگانا-

تَغَالُقٌ- باہم شرط لگانا-

اِنْغِلَاقٌ- بند ہو جانا-

اِسْتِغْلَاقٌ- زبان بند ہو جانا' بیع میں واپسی کا اختیار نہ رکھنا-

غِلَاقَة- کسی چیز کا بقیہ جس سے وہ پوری ہو جائے-

غَلِقٌ- مشکل-

غُلُقٌ- بند-

مُغْلَقٌ- مشکل-

لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ- گروی چیز نہیں رکے گی- (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَلَقَ الرَّهْنُ يَغْلَقُ غُلُوْقًا- جب گروی مرتہن کے پاس رہ جائے اور راہن اس کو چھڑا نہ سکے (مطلب یہ ہے کہ اگر گروی کا مالک یعنی راہن اپنی چیز نہ چھڑائے تو مرتہن اس کا مالک نہ ہو جائے گا- (یہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب راہن معین وقت تک زر رہن ادا نہ کرتا تو شے مرہون مرتہن کی ملک ہو جاتی- اسلام نے یہ قاعدہ باطل کر دیا)- ازہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں:

غَلِقَ الْبَابُ اور اِنْغَلَقَ اور اِسْتَغْلَقَ- جب دروازہ کا کھلنا مشکل ہو) اور غَلْقٌ رہن میں فک کی ضد ہے یعنی چھڑانا کیونکہ جب راہن نے رہن کو فک کرایا تو گویا اس کو مرتہن کی قید سے چھڑا دیا- (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَدْ اَغْلَقْتُ الرَّهْنَ فَغَلَقَ- یعنی میں نے شے مرہون کو روک رکھا تو وہ رک گئی (یعنی مرتہن کی ملک ہو گئی) (طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس امانت ہے تو مالک اس میں تصرف کرنے سے روکا نہ جائے گا- اگر شے مرہون تلف ہو جائے تو مرتہن کا دین ساقط نہ ہو گا وہ راہن سے اپنا قرضہ بھر لے گا)-

جِئْتُ لِاُوَاضِعَكَ الرِّهَانَ قَالَ بَلْ غَدَوْتَ لِتُغْلِقَهٗ- (حذیفہ بدر نے قیس بن زہیر سے کہا تم صبح صبح کیوں آئے؟ انھوں نے کہا اس لئے کہ میں رہن کو باطل کروں حذیفہ نے کہا تم اس لئے آئے کہ رہن کو صحیح اور لازم کرو-

رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيُغَالِقَ عَلَيْهَا- ایک شخص نے گھوڑا اس لئے باندھا کہ اس پر شرط لگائے (ہار جیت کی جیسے جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے)-

مَغَالِقُ جمع ہے مِغْلَقٌ کی- جوا کھیلنے کا تیر-

مُغَلْغَلَةٌ مَغَالِقُهَا- اس کے پانسے ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں-

لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ- زبردستی سے نہ طلاق پڑتی ہے نہ بردہ آزاد ہوتا ہے- (یعنی اگر کسی نے جبر کر کے خاوند کو ڈرا کر اس سے زبردستی طلاق دلوائی تو ایسی طلاق باطل ہے- اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْاَغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ زبردستی اور جبر نشہ کی حالت سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں اس کا بیان ہے-

ثُمَّ غَلَّقَ الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَدٍّ- پھر کنجیاں ایک کھونٹی پر لٹکا دیں (یہ ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں ہے)-

شَفَاعَةُ النَّبِیِّ ﷺ لِمَنْ اَوْثَقَ نَفْسَہٗ وَاَغْلَقَ ظَھْرَہٗ- آنحضرتؐ کی سفارش اس شخص (گنہ گار) کے لیے ہوگی- جس نے اپنے تئیں گناہوں کے پھندے میں پھانس دیا اور اپنی پیٹھ لگا دی (زخمی کر دی)- یہ غَلِقَ ظَھْرُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے- یعنی اونٹ کی پیٹھ پر اس قدر لادا کہ پیٹھ لگ گئی- مجمع البحار میں ہے اوبق نفسہ یعنی اپنے آپ کو ہلاک کر دیا-

اِیَّاکَ وَالْغَلَقَ وَالضَّجَرَ- تو بے صبری اور تنگ دلی سے بچا رہ-

غَلَقٌ- سینہ کی تنگی اور قلت صبر (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ غَلِقٌ- بدخلق اکھل کھرا شخص-

ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَ الْکَعْبَۃِ- پھر کعبہ کا دروازہ بند کر لیا- (میں نے پوچھا کس طرف نماز پڑھی لیکن یہ پوچھنے کا خیال نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں)-

فَاَغْلَقَھَا عَلَیْہِ- کعبہ کے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا تاکہ دوسرے لوگ نہ جا سکیں اور ہجوم نہ ہو جائے-

فَغَلَّقْتُھَا عَلَیْھِمْ- میں نے اس کو بند کر دیا-

لَا یَفْتَحُ غَلَقًا- شیطان بند چیز کو نہیں کھولتا (مثلاً دروازہ بند ہو یا برتن ڈھکا ہوا ہو تو شیطان اس کو نہیں کھول سکتا- اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قوت نہیں دی گو اور طرح سے اس کو ایسی قوت ہے کہ آدمی کے جسم میں سما جاتا ہے خون کی طرح اس کو رگوں میں گھومتا ہے)-

غَلِّقُوا الْاَبْوَابَ- دروازے بند کر دیا کرو-

اِذًا لَّا یُغْلَقَ- جب یہ دروازہ جو فتنوں کی آڑ ہے ٹوٹ جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ ٹوٹا دروازہ کہاں بند ہو سکتا ہے- اس دروازے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات با برکات تھی جب سے آپ دنیا سے اٹھ گئے تو چند روز تک حضرت عثمانؓ کی خلافت میں امن رہا، پھر جو فتنوں کا دروازہ کھلا تو آج تک بند نہیں ہوا نہ قیامت تک بند ہونے کی امید ہے- اور دروازے کے ٹوٹنے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے)-

اَغْلَقَ الْاَمْرُ- اب کام مضبوط ہو گیا- فسخ نہیں ہو سکتا-

لَا تَکُنْ ضَجِرًا وَّ لَا غَلِقًا- تنگ دل اور بدخلق مت ہو (بلکہ نفس کھا اور ملنسار رہ)-

اَللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْلِقَ عَبْدَہٗ- اللہ کی مہربانی اس سے بڑھ کر ہے کہ اپنے بندے کو تنگ دل کرے یا مضطرب اور پریشان (ایک روایت میں عین مہملہ سے یستعلق ہے- یعنی جھگڑے اور خصومت میں ڈالے)-

مُغْلُوْقٌ- جس سے دروازہ بند کریں (زنجیر، کھٹکا وغیرہ اس کی جمع مغالیق ہے)-

غَلٌّ- داخل کرنا، داخل ہونا، بیچ میں آ جانا، پوشیدہ لے کر اپنے اسباب میں ملا لینا، ٹھیک راستہ سے الگ ہو جانا، جاری ہونا، ہاتھ یا گردن میں طوق ڈالنا-

غُلُوْلٌ- خیانت کرنا خاص لوٹ کے مال میں یا ہر قسم کے مال میں-

غِلٌّ اور غَلِیْلٌ- کینہ رکھنا-

غَلَّۃٌ- سیراب نہ کرنا-

غُلٌّ اور غُلَّۃٌ- پیاسا ہونا-

غَلَّۃٌ- آمدنی کرایہ کی ہو یا اناج کی یا مزدوری کی-

غَلَلٌ- پیاس-

تَغَلُّلٌ- اور اِنْغِلَالٌ- داخل ہونا، لگانا-

(بعض نے غلول کو ہر قسم کی خیانت میں عام رکھا ہے، پینا)

اِغْتِلَالٌ- پیاس کی بیماری یا حرارت جگر ہونا-

غَلَلٌ- ہلکا پانی جو تھوڑا سا ظاہر ہو پھر چھپ جائے، بہے نہیں-

غَلُوْلٌ- وہ کھانا جو پیٹ میں جائے-

وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ- نہ وہ خیرات قبول ہوگی جو چوری (یا حرام) کے مال میں سے کی جائے (یہ لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے- اصل میں غلول کہتے ہیں مال غنیمت میں خیانت کرنے کو، پھر ہر ایک خیانت کو جو پوشیدہ کی جائے کہنے لگے) عرب لوگ کہتے ہیں:

غَلَّ یَغُلُّ غُلُوْلًا فَھُوَ غَالٌّ- اور اس کا نام "غلول" اس وجہ سے ہوا کہ اس میں ہاتھ بندھ جاتے ہیں گویا ہاتھ میں غل یعنی لوہے کا طوق جو قیدیوں کو ان کی گردن اور ہاتھ اٹکا کر پہناتے

ہیں ڈال دیا جاتا ہے۔اس طوق کو جامعہ بھی کہتے ہیں)۔

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ - (صلح حدیبیہ میں جو معاہدہ ہوا اس میں یہ تھا) نہ خیانت اور چوری کی جائے گی اور نہ علانیہ شمشیر کشی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ کسی طور سے بھی ایک فریق دوسرے کو نقصان نہ پہنچائے گا۔بعض نے کہا اغلال زرہوں کا پہننا ہے اور اسلال علانیہ لوٹ مار)۔

ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْہِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ - تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرنے کا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا قلب صاف اور پاک کرے گا۔ایک روایت میں لا یغل ہے یعنی حسد اور بغض نہیں کرے گا۔ایک روایت لایغل ہے وغول سے یعنی شر میں داخل ہونا۔وہ باتیں یہ ہیں اخلاص اور حاکم وقت کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ رہنا)۔

غَلَلْتُمْ وَاللّٰہِ - قسم خدا کی تم نے خیانت کی (قول وعمل میں سچائی کا خیال نہ رکھا)۔

لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَعِیْرِ غَیْرَ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَی الْمُسْتَوْدِعِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ - جو شخص مانگنے پر کوئی چیز لے اور اس میں خیانت نہ کرے پھر وہ چیز تلف ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں ہے۔اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی شے امانت رکھی جائے (مطلب یہ ہے کہ عاریتاً لینے والا اور امین اگر اس کی حفاظت اور نگرانی میں کوئی قصور نہ کرے تو اس کو تاوان دینا لازم نہ ہوگا)۔

فَکَّہٗ عَدْلُہٗ اَوْغَلَّہٗ جَوْرُہٗ - اس کے عدل وانصاف نے اس کو چھڑا دیا یا اس کے جور وظلم نے اس کو پھانس دیا ہو (اس کے گلے میں طوق ڈال دیا ہو)۔

مِنْھُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ - بعض عورت چمڑے کے اس طوق کی طرح ہے جس میں جوئیں پڑ گئی ہوں (عرب لوگ قیدی کو چمڑے کے تسمے سے باندھتے اس پر بال لگے ہوتے' جب وہ سوکھ جاتا تو اس میں جوئیں پڑ جاتیں' قیدی کو دہری تکلیف ہوتی' ایک تو تسمہ سے بندھے کی دوسرے جوئیں کاٹتیں یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کے بیان میں فرمایا۔مراد وہ عورت ہے جو بدزبان اور بدخلق ہو اور اس کا مہر بہت گراں ہو تو خاوند کو اس سے دہری مصیبت ہوتی ہے' نہ تو اس کو چھوڑ سکتا ہے نہ رکھ سکتا ہے)۔

اَلْغَلَّۃُ بِالضَّمَانِ - آمدنی اس کو ملے گی جو اس شے کا ذمہ دار ہو (حدیث وہی مطلب رکھتی ہے جو الخراج بالضمان کا ہے' اس کا ذکر اوپر گذر چکا۔غلہ سے مراد ہر ایک آمدنی ہے' کھیت کی ہو یا میوے کی یا دودھ کی یا کرایہ کی یا بچوں کی)۔

فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِہٖ - اس کی کمائی کو ہلکا کر دیا (یعنی اس سے جو پیشہ روزانہ لیتے تھے اس کو کم کر دیا)۔

کُنْتُ اُغَلِّلُ لِحْیَۃَ النَّبِیِّ ﷺ بِالْغَالِیَۃِ - میں آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کو غالیہ سے لتھیڑتی۔

غَالِیَۃِ - ایک مرکب خوشبو کا نام ہے۔

تَغَلَّلْتُ یا تَغَلَّیْتُ - میں نے لتھیڑا۔

وَلَا صَدَقَۃَ مِّنْ غُلُوْلٍ وَّکُنْتَ عَلَی الْبَصْرَۃِ - ابن عمرؓ نے فرمایا چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہیں ہوتی اور تم تو بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو (تو غلول سے کہاں بچے ہوں گے۔یہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا' جب ابن عامر (کی بیماری میں) ان کی عیادت کو گئے اور ان سے دعا کے طالب ہوئے مطلب یہ ہے کہ تم حقوق الناس میں مبتلا ہو پہلے ان سے سبکدوشی حاصل کر لو تو تمہارے لئے دعا فائدہ دے گی۔یہ فرما کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان کو تنبیہ کرنا چاہی تاکہ وہ آئندہ اپنے برے اعمال سے تائب ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر لوگوں کے لئے دعا بے کار ہے کیونکہ آنحضرتؐ اور سلف وخلف سب کافروں اور فاسقوں کے لئے ہدایت واصلاح اور توبہ کی دعائیں کرتے رہے)۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَقَالَ لِاَ صْحَابِہٖ غُلُّوْمَصَاحِفَکُمْ (جب حضرت عثمانؓ نے سات مصحف لکھوائے اور ان کو سات ولایتوں کو روانہ کیا تو دوسرے مصحف جو لوگوں کے پاس تھے آئندہ اختلاف نہ رہنے کی غرض سے ان کو جلوا دیا عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں سے بھی ان کے مصحف طلب کئے لیکن عبداللہ نے اپنا مصحف نہ دیا اور یہ آیت پڑھی)۔جو شخص کوئی چیز چھپا رکھے گا وہ قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا۔اور اپنے شاگردوں سے

کہا- اپنے اپنے مصحف چھپا رکھو (تم کو یہ شرف حاصل ہوگا کہ قیامت کے دن ان کو لے کر آؤ گے عبداللہ نے یہ بھی کہا- تم مجھ سے کیا چاہتے ہو میں کس کی قرات اختیار کروں' کیا میں اس مصحف کو چھوڑ دوں جس کو میں نے خاص آنحضرتؐ سے سن کر جمع کیا ہے- غرض عبداللہ بن مسعود نے اپنا مصحف نہ دینا تھا نہ دیا- لیکن اس مصحف کا اب کہیں پتہ نہیں لگتا- البتہ ان کا اختلاف قرات روایات میں منقول ہے اسی طرح حضرت علیؓ کے مصحف کا بھی کہیں سراغ نہیں ملتا- اب ساری دنیا میں یہی ایک مصحف ہے جس کو حضرت عثمانؓ نے تمام ملکوں میں بھجوایا تھا اور اسی پر سب اہل اسلام کا اتفاق ہے- شیعہ ہوں یا سنی یا خارجی یا معتزلی)-

اَسْتَغِلُّ غُلَامِیْ- میں اپنے غلام کی کمائی لوں گا-

اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ عَلٰی عَيْبٍ- میں نے ایک غلام خریدا پھر اس کی کمائی بھی لی اس کے بعد ایک عیب اس میں معلوم ہوا-

مَا ظَهَرَا لْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اُلْقِیَ فِيْهِمُ الرُّعْبُ- جن لوگوں میں لوٹ کے مال کی چوری پھیلی ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جائے گا (اور جن لوگوں میں زنا پھیلا ان میں موت نمودار ہوگی) (وبا اور طاعون کی یا زہریلے بخار کی بیماری آئے گی- ہزاروں لاکھوں آدمی ہلاک ہوں گے)-

كُنْتُ الْغَلِيْلَا- میں سخت پیاسا تھا-

كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلٰثَةٌ وَكَانَ اثْنَانِ يَغِلَّانِ عَلَيْهِ- عبداللہ بن عباس کے تین غلام تھے ان میں سے دو ان کے لئے کمائی کرتے تھے-

دِرْعُ طَلْحَةَ اُخِذَتْ غُلُوْلًا- طلحہ کی زرہ چوری کے طور پر لی گئی- (یعنی تقسیم سے پہلے)-

فَبَعَثْنَا بِالْغِلَّةِ فَصَرَفُوْا اَلْفًا وَ خَمْسِيْنَ مِنْهَا بِاَلْفٍ- ہم نے کھوٹے روپے بھیجے تو لوگوں نے ان میں سے ایک ہزار پچاس دے کر ہزار کھرے لئے-

اِذَا سَجَدَ اَحَدُ كُمْ فَلْيُبَا شِرْ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنْهُ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر جما دے شاید اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو طوق نہ پہنائے آزاد کر دے (یہ طوق ہاتھ اور گردن کو باندھ دے گا)-

شَهْرُ رَمَضَانَ تُغَلُّ فِيْهِ الشَّيٰطِيْنُ- رمضان کے مہینے میں شیطانوں کو طوق پہنایا جاتا ہے (وہ قید کئے جاتے ہیں)-

غِلَالَةُ الْحَائِضِ- حائضہ عورت کا وہ کپڑا جو کپڑوں کے نیچے بدن سے لگا کر پہنتی ہے تاکہ دوسرے کپڑے خون آلودہ نہ ہوں-

غَلْمٌ یا غُلْمَةٌ- سخت شہوت-

اِغْلَامٌ- شہوت بھڑکانا (جیسے اغتلام بمعنی غلم ہے- بعض نے کہا اغتلام انسان کے سوا دوسرے جانوروں کے لئے کہا جاتا ہے)-

اِغْتِلَامٌ- خوب تیز ہونا-

غُلَامٌ- لڑکا جب تک جوان ہو (اس کی جمع غلمان اور اغلمة اور غلمة ہے)-

فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ- ہم سمندر پر اس وقت پہنچے جب وہ جوش مار رہا تھا (خوب موجیں اٹھ رہی تھیں)-

اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةُ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ- جب یہ شربت جوش مارنے لگیں (ان میں تیزی پیدا ہو جائے) تو ان کی تیزی پانی ملا کر توڑ ڈالو (جب پانی ملا لو گے تو ان میں نشہ نہ رہے گا معلوم ہوا کہ جو شربت تیز ہو جائے وہ نجس نہیں ہے بلکہ صرف اس کا پینا حرام ہے اگر اس کا نشہ جاتا رہے تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں)-

اِذَا اغْتَلَمَتِ الْاَوْعِيَةُ- جب شربت کی مشکیں حرکت کرنے لگیں (ان کے شربت میں جوش اور تیزی پیدا ہو جائے)-

تَجَهَّزُوْا لِقِتَالِ الْمَارِقِيْنَ الْمُغْتَلِمِيْنَ- (حضرت علیؓ نے مسلمانوں سے فرمایا) باغیوں اور حد سے بڑھ جانے والوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ (یعنی معاویہ اور ان کے ساتھیوں سے جو امام برحق کی اطاعت سے نکل کر باغی اور سرکش ہو گئے)-

خَيْرُ النِّسَاءِ الْغَلِمَةُ عَلٰی زَوْجِهَا الْعَفِيْفَةُ بِفَرْجِهَا-

بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ پُرشہوت ہو (خاوند سے جماع کرانے کی اس کو خواہش ہو جب خاوند جماع کے لئے بلائے تو خوشی سے جماع کرائے) اور اپنی شرمگاہ کو حرامکاری سے پاک رکھتی ہو۔

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُغَيْلِمَةَ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔ آنحضرتؐ نے عبدالمطلب کی اولاد نابالغ بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو منیٰ بھجوا دیا (کیونکہ صبح کو آدمیوں کا اور سواریوں کا بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ بچوں اور عورتوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔

لَا يَقُوْلُ عَبْدِىْ وَاَمَتِىْ وَيَقُوْلُ غُلَامِىْ وَ فَتَاتِىْ۔ کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد (یا میرا بندہ) اور لونڈی کو میری امتہ (باندی) اس لئے کہ عبد اور امتہ کے ایک معنی بندہ اور بندی کے بھی ہیں حالانکہ تمام آدمی اللہ کے بندے ہیں) بلکہ یوں کہے میرا غلام اور میری چھوکری۔

قَدِمْنَا اُغَيْلِمَةٌ۔ ہم بچے لوگ آئے۔

هَلَاكُ اُمَّتِىْ عَلٰى يَدَىْ اُغَيْلِمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ۔ (ابوہریرہ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت کی تباہی قریش کے چند بچوں کے ہاتھوں ہوگی (ابوہریرہ ان کے نام بھی جانتے تھے مگر فتنہ و فساد کے ڈر سے ان کے نام نہیں لئے)۔

هَلَكَةُ اُمَّتِىْ عَلٰى يَدَىْ غِلْمَةٍ۔ میری امت کی تباہی چند چھوکروں کے ہاتھ سے ہوگی۔

اِنَّ غُلَامًا لِّاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامِ الْاَغْنِيَاءِ۔ فقیروں محتاجوں کے ایک غلام نے امیر مالداروں کے غلام کا کان کاٹ ڈالا (غلام سے یہاں آزاد لڑکا ہے اور جرم خطا کے طور پر سرزد ہوا تھا جس میں دیت واجب ہوتی ہے)۔

نَامَ الْغُلَيِّمُ۔ کیا بچہ سو گیا (تصغیر بہ طور شفقت کے ہے یہ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباس کو کہا)۔

رَبِّ هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهٗ بَعْدِىْ۔ (حضرت موسیٰ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا) پروردگار! یہ تو ایک لڑکا ہے جس کو تو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا۔ (حالانکہ آنحضرتؐ نے بوڑھے ہو کر انتقال فرمایا تھا مگر موسیٰ نے آپ کو لڑکا کہا۔ اس لحاظ سے کہ آپ ان کے بہت مدت بعد دنیا میں پیدا ہونے والے تھے)۔

سُئِلَ عَنْ بُخْتِيٍّ اِغْتَلَمَ فَخَرَجَ مِنَ الدَّارِ۔ ایک بختی اونٹ غلبہ شہوت میں گھر سے نکل بھاگا اور ایک شخص کو مار ڈالا' یہ سوال کیا گیا۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الْبَعِيْرِ وَقْتَ اِغْتِلَامِهٖ۔ اونٹ کا گوشت جب وہ شہوت سے مست ہو رہا ہو کھانے سے منع فرمایا (شاید اس کا کھانا مضر ہوگا)۔

غَلَاءٌ۔ چڑھ جانا' بڑھ جانا' گراں ہو جانا۔

غُلُوٌّ۔ زیادتی' بلندی' حد سے بڑھ جانا' بڑا ہونا۔

غَلْوٌ اور غُلُوٌّ۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر زور سے تیر چلانا۔

غُلُوٌّ فِى الدِّيْنِ۔ دین میں تعصب اور تشدد جو حد شرعی سے زائد ہو۔

مُغَالَاةٌ۔ مہنگا کرنا' مبالغہ کرنا۔

اِغْلَاءٌ۔ مہنگا کرنا' مہنگے داموں سے لینا۔

اِغْتِلَاءٌ۔ جلدی چلنا۔

غَالِىْ۔ سخت اور متعصب۔

اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِى الدِّيْنِ۔ دیکھو دین میں غلو کرنے سے بچے رہو (یعنی سختی اور مبالغہ کرنے سے وہ اس طرح کہ جائز چیز کو واجب یا حرام کر لے۔ یا ناجائز چیز کو جائز کر لے۔ سنت کو فرض کی طرح ضروری قرار دے۔ پاک کو نجس سمجھے' نجس کو پاک۔ وہم میں گرفتار ہو کر خواہ مخواہ طہارت اور وضو اور غسل میں حد شرعی سے بڑھ جائے)۔ (دوسری حدیث میں ہے:

اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَاَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ۔ یہ دین استوار اور محکم ہے' اس میں نرمی اور آسانی کے ساتھ داخل ہو (اور سختی اور تشدد سے بچا رہ ورنہ لوگ اس دین کو دشوار سمجھ کر اس کو قبول کرنے سے گھبرائیں گے)۔

وَحَامِلُ الْقُرْاٰنِ غَيْرُ الْغَالِىْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِىْ عَنْهُ۔ قرآن کو یاد کرنے والا بشرطیکہ حد سے نہ بڑھ گیا ہو اور نہ قصور کرنے والا ہو (قرآن میں غالی۔ یعنی حد سے بڑھنے والا وہ ہے جو صرف الفاظ کی تجویز اور حسن قرات میں مصروف رہے' معنی اور مطلب میں غور نہ کرے) (اور جافی یعنی قصور کرنے والا وہ

ہے جس نے قرآن کی تلاوت بالکل چھوڑ دی ہو- یا اس پر عمل کرنے کا خیال نہ رکھتا ہو' تفسیر اور تاویل ہی میں مصروف رہے- غرض یہ کہ توسط مومنین کا طریقہ ہے قرآن کی تلاوت حسن صوت اور سادی طرح سے بغیر تکلف کے اور بغیر منہ بگاڑنے کے معنی اور مطلب سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا- یہی عمدہ طریق ہے اور افراط اور تفریط دونوں منع ہیں- جیسے دوسری حدیث میں ہے تَعَاهَدُوا القُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ- یعنی قرآن کو پڑھتے رہو (ورنہ بھولنے لگو گے) اور اس کے پڑھنے میں قصور مت کرو (اس کی تلاوت کو چھوڑ نہ دو)-

لَا تُغَالُوْ اصُدُقَ النِّسَاءِ یا لَا تَغْلُوْا فِیْ صَدُقَاتِ النِّسَاءِ- عورتوں کے مہر میں مبالغہ مت کرو (حد سے اور مقدور سے زیادہ ان کو گراں نہ کرو)-

اِنَّهٗ اَهْدٰی لَهٗ یَکْسُوْمُ سِلَاحًا وَفِیْهِ سَهْمٌ فَسَمَّاهُ قِتْرَ الْغِلَاءِ- یکسوم نے آپ کو تحفہ کے طور پر ہتھیار بھیجے- اس میں ایک تیر بھی تھا- آپ نے اس کا نام "قتر الغلاء" رکھا- (یعنی تیر بازی کا وہ تیر جو نشانہ پر لگتا ہے- بعض نے کہا قتر گھوڑے کی دوڑ کی مسافت)-

بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّرِیْقِ غَلْوَةٌ- اس میں اور راستہ میں ایک تیر کا فاصلہ ہے (یعنی تیر جتنی دور تک جاتا ہے اتنا فاصلہ)-

غُلُوًّا لشَّبَابِ- شروع جوانی-

شُمُوْخُ اَنْفِهٖ وَسُمُوُّ غُلَوَائِهٖ- اس کی ناک کی بلندی اور جوانی کی ابتدا اور بہار-

لَا تُغَالُوْ ا فِی الْکَفَنِ- کفن بہت گراں مت کرو (مثلاً شال دوشالے زردوزی وغیرہ کا' بلکہ سادہ سفید بہتر ہے)-

کُوْنُوا النُّمْرَقَةَ الْوُسْطٰی یَرْجِعُ اِلَیْکُمُ الْغَالِیْ وَیَلْحَقُ بِکُمُ التَّالِیْ- بیچ کا تکیہ رہو تاکہ حد سے بڑھ جانے والا تم تک لوٹ کر آ جائے اور پیچھے رہ جانے والا تم سے آ کر مل جائے (یعنی طریق توسط پر قائم رہو)-

اِنَّ فِیْنَا اَهْلِ الْبَیْتِ فِیْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلًا یَنْفُوْنَ عَنَّا تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ- ہم اہل بیت میں سے پچھلے لوگوں میں ہمیشہ کچھ ایسے عادل اور نیک رہیں گے جو حد سے بڑھ جانے والوں کی تحریف ہم پر سے دور کرتے رہیں گے-

یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ- حد سے بڑھ جانے والوں کا غلو اور جھوٹوں کی بندش اس سے دور کریں گے-

غَلْیٌ یا غَلَیَانٌ- جوش مارنا' ابلنا-

تَغْلِیَه- جوش دلانا' ابالنا-

تَغَلِّیْ- غالیہ (ایک مرکب خوشبو ہے) لگانا-

غَلْیُوْن- حقہ-

رَاْسُ الْغَلْیُوْن- چلم جس کو بوری بھی کہتے ہیں-

غَالِیَة- ایک مرکب خوشبو ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں موجود تھی- اور جس نے یہ کہا کہ یہ نام سب سے پہلے سلیمان بن عبدالملک نے رکھا' اس نے غلطی کی کیونکہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے کُنْتُ اُغَلِّفُ لِحْیَةَ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ بِالْغَالِیَة میں آنحضرت ﷺ کی ڈاڑھی پر غالیہ کا غلاف چڑھا دیتی (یعنی خوب لتھیڑ دیتی) (نہایہ میں ہے کہ غالیہ مشک اور عنبر اور عود اور تیل ملا کر تیار کرتے ہیں)-

یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ- حضرت ابوطالب کو دو جوتیاں آگ کی پہنائی جائیں گی جس کی وجہ سے ان کا بھیجا پکتا رہے گا (ابلنے لگے گا)-

باب الغین مع المیم

غَمْتٌ- کھانے کا دل پر بھاری ہونا' ڈبونا' ڈھانپنا-

غَمِتَ- کھانے کے بوجھ سے بے ہوش ہو گیا-

غَمْجٌ- گھونٹ گھونٹ پینا (جیسے تغامج ہے)-

غَمِجٌ- اونٹ کا بچہ اور کھاری پانی-

غَمْدٌ- تلوار کو نیام میں کرنا' ڈھانپ لینا' چھپا لینا' اصلاح کرنا-

غُمُوْدٌ- اس قدر پتے نکلنا کہ کانٹے چھپ جائیں-

غَمَدٌ- بہت پانی ہونا یا کم ہونا' تاریک ہونا-

تَغْمِیْدٌ اور اِغْمَادٌ- چھپا لینا' تلوار کو نیام میں کر دینا' ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑنا-

تَغَمُّدٌ- بھر دینا- چھپا لینا' ڈبو دینا-

اِغْتِمَادٌ- داخل ہونا-

غَامِدَہ- ایک قبیلہ ہے جس کی وہ عورت تھی جس نے آنحضرتؐ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تھا آخر سنگسار کی گئی-

غُمْدَان- ایک محل کا نام ہے یمن میں صنعاء کے اطراف میں کہتے ہیں حضرت سلیمانؑ نے اس کو بنایا تھا-

اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ- (کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا- بہشت میں نہیں جائے گا- صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو اعمال کی وجہ سے بہشت میں جائیں گے؟ فرمایا میں بھی نہیں) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے-

ثُمَّ جَاءَ تْہُ امْرَأَۃٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ- پھر ازد قبیلہ کی ایک شاخ جو غامد ہے' اس کی ایک عورت آپ کے پاس آئی (غامد اس شاخ کے بڑے دادا کا لقب تھا اس کا نام عمرو بن عبد اللہ تھا اس کو غامد اس لئے کہنے لگے کہ اس نے اپنی قوم کے ایک کام کی اصلاح کی تھی)-

تَغَمَّدَہُ اللّٰہُ بِغُفْرَانِہٖ- اللہ اپنی مغفرت سے اس کے گناہ ڈھانپ لے یا اس کو ہر ایک مکروہ سے بچائے-

غِمْدٌ- تلوار کا نیام (اس کی جمع اغماد ہے)-

اَبُوْ غَامِدٍ- سفیان بن عوف کی کنیت ہے-

غَمْرٌ- اوپر آجانا' ڈھانپ لینا' مبالغہ کرنا-

غَمَرٌ- گوشت کی چکنائی لگ جانا' کینہ-

غَمَارَۃٌ اور غُمُوْرَۃٌ- بہت ہونا-

تَغْمِیْرٌ- دھکیلنا' پھینک دینا-

غُمْرَۃٌ- زعفران ملنا-

مُغَامَرَۃٌ- بے جگری سے حملہ کرنا' موت کی پرواہ نہ کرنا-

اِغْمَارٌ- کسی کے سست ہو جانے کے بعد دلیر ہونا-

تَغَمُّرٌ- زعفران لگانا-

اِنْغِمَارٌ اور اِغْتِمَارٌ- پانی میں ڈوب جانا-

مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ غَمْرٍ- پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی سی ہے جس میں ڈباؤ ہو (جو کوئی اس میں جائے تو پانی اس کو چھپا لے)-

اَعُوْذُبِکَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمْرِ- یا اللہ تیری پناہ ڈوب کر مرنے سے (دوسری روایت میں ہے جل کر مرنے سے- حالانکہ ان دونوں موتوں کو آپؐ نے شہادت فرمایا- مگر ان سے پناہ مانگی- کیونکہ ایسی موتوں میں آدمی کو وصیت اور توبہ اور استغفار کی مہلت نہیں ملتی)-

جَعَلَ عَلٰی کُلِّ جَرِیْبٍ عَامِرٍ اَوْ غَامِرٍ دِرْ ھَمًا وَّقَفِیْزًا- حضرت عمرؓ نے ہر جریب (۱۴۴ گز) زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز (ناپ کا نام ہے) غلہ مال گزاری کا مقرر کیا' خواہ وہ زمین مزروعہ ہو (آباد) یا غیر آباد مگر زراعت کے قابل ہو (کیونکہ جو زمین زراعت کے قابل ہے اس پر محصول لگانے سے یہ فائدہ ہے کہ لوگ زمین کو خالی اور بیکار نہیں چھوڑیں گے)-

فَیَقْذِفُھُمْ فِیْ غَمَرَاتِ جَھَنَّمَ- پھر ان کو دوزخ کے ان مقاموں میں جھونک دے گا جہاں بہت آگ ہے (اتنی آگ کہ آدمی اس میں ڈوب جائے)-

وَجَدْتُہٗ فِیْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ- میں نے ابوطالب کو دوزخ کے ڈباؤ مقاموں میں پایا (جہاں آگ گہری تھی پھر آپ کی سفارش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں سے نکال کر اس مقام میں کر دیا جہاں ٹخنوں تک آگ ہے)-

وَلَا خُضْتُ بِرِجْلِیْ غَمْرَۃً اِلَّا قَطَعْتُھَا عَرْضًا- (معاویہ کہتے ہیں میں نے جب کسی گہرے پانی میں پاؤں ڈالا (اس میں گھسا) تو آڑا کاٹتا ہوا اس کے پار نکل گیا (یعنی پانی کا بہاؤ اور زور مجھ کو اپنی جگہ سے ہٹا نہ سکا- مطلب یہ ہے کہ سخت اور اہم معاملوں میں میری رائے نہایت صائب ہے ہر ایک مشکل سے مشکل معاملہ کو حل کر دیتا ہوں اور اپنے تئیں بچا کر اس میں سے صاف نکل جاتا ہوں)-

اِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَھُمْ- آنحضرتؐ جب لوگوں میں مل کر آتے تو سب سے بالا رہتے (یہ آپ کا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ کا قد میانہ تھا- مگر آپ ہر ایک سے لمبے اور بلند دکھائی دیتے)-

اَکُوْنُ فِیْ غِمَارِ النَّاسِ- (حضرت اویس قرنیؒ نے کہا) میں لوگوں کے جھنڈ میں رہوں (عام لوگوں میں ملا جلا رہوں کوئی

امتیاز مجھ کو پسند نہیں ہے)-

اِنِّیْ لَمَغْمُوْرٌ فِیْهِمْ- میں ان لوگوں میں چھپا ہوا ہوں (کوئی امتیاز یا شہرت مجھ کو نہیں ہے)-

حَتّٰی اَغْمَرَ بَطْنَهٗ- (آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں خود بھی کھودنا شروع کیا- اور صحابہ کے ساتھ شریک ہو گئے) یہاں تک کہ خاک اور گرد نے آپ کے پیٹ کو چھپا لیا-

اِشْتَدَّبِهٖ حَتّٰی غُمِرَ عَلَیْهِ- آنحضرتؐ پر بیماری کی اتنی سختی ہوئی کہ آپ بے ہوش ہو گئے (بیماری نے آپ کے ہوش وحواس پر غلبہ کر لیا)-

اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ- تمہارے ساتھی نے تو لڑائی جھگڑے میں قدم ڈالا (اس میں گھس پڑے انجام نہ سوچا)-

شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّغَامِرٌ- (یہ عامرؓ سلمہ بن اکوع کے بھائی مرحب یہودی کے مقابلہ پر کہا) یعنی میں ہتھیار بند بہادر بے دھڑک لڑائی میں گھسنے والا ہوں (اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے "قد علمت خیبر انی عامر" یعنی سارا خیر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں)-

وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ- دشمن کی گواہی اپنے بھائی (مسلمان) کے خلاف مقبول نہ ہو گی:

مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِهٖ غَمَرٌ- جو شخص رات اس طرح گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بساند اور چکنائی ہو) پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچے (کوئی جانور یا کیڑا کاٹ کھائے تو اپنے آپ کو خود ملامت کرے' خود کردہ راچہ علاج- اگر ہاتھوں کو صاف پاک کر کے سوتا تو ایسا کیوں ہوتا)-

لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَغُمَرِ الرَّاکِبِ صَلُّوْا عَلَیَّ اَوَّلَ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ- (آنحضرتؐ نے فرمایا) مجھ کو سوار کے اس کے پیالے کی طرح مت کرو (جو سب سامان کے آخر میں ایک طرف لٹکا دیا جاتا ہے) بلکہ ہر دعاء کے شروع اور درمیان اور آخر میں مجھ پر درود بھیجو (یعنی مجھ پر درود بھیجنے کو ایک زائد اور بے ضرورت شے مت سمجھ بلکہ دعاء کی قبولیت کا باعث سمجھ کر شروع اور آخر اور درمیان ہر درجہ میں دعاء کے مجھ پر درود شریف کی برکت سے تمھاری دعا قبول کرے گا)

اَطْلِقُوْا لِیْ غُمَرِیْ- (لوگوں نے سفر میں آنحضرتؐ سے پیاس کا شکوہ کیا- آپ نے فرمایا اچھا) میرا پیالہ کھول کر لاؤ-

اِنَّ الْیَهُوْدَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ لَا یَغُرَّنَّکَ اَنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَغْمَارًا- یہودیوں نے (شیخی کی راہ سے) آنحضرت ﷺ سے کہا آپ کو یہ دھوکا نہ ہو کہ آپ نے قریش کے ناتجربہ کار فنون جنگ سے ناواقف لوگوں کو قتل کیا (تو انہی پر قیاس کر کے ہم سے بھی جنگ پر مستعد ہو جایئے ہم سے آپ جنگ کریں گے تو قدر عافیت معلوم ہو گی گویا یہودیوں نے اپنے آپ کو بڑا سپاہی اور جنگ آزمودہ فنون جنگ میں ماہر قرار دیا- مگر جنگ کے وقت ساری شیخی کرکری ہو گئی' نوک دم بھاگے اور اپنا ملک سب مسلمانوں کے حوالہ کر دیا)-

اَصَابَنَا مَطَرٌ ظَهَرَ مِنْهُ الْغَمِیْرُ- ایک مینہ ہم پر برسا جس کی وجہ سے سوکھی گھاس میں سبزی نکل آئی (ہریالی نمود ہو گئی)-

غُمَیْرُ حُوْذَانَ- ایک بھاجی ہے- بعض نے کہا اس بھاجی سے ڈھپا ہوا مقام-

غَمْرٌ- ایک پرانا کنواں تھا مکہ میں جس کو بنی سہم نے کھودا تھا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ- یا اللہ تیری پناہ موت کی سختیوں سے-

غَمْرَةٌ- غفلت اور بے خبری اور سختی-

اَغْمَرَنَوَالَهٗ- اپنی بخشش بہت کی (بخشش کا دریا بہا دیا)-

دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ فِیْ غَمَرِ الدُّنْیَا- ابھی اس کو دم لینے دو (اور آرام کرنے دو) ابھی تو یہ دنیا کی سختیاں جھیل کر آیا ہے (جب کوئی نیا مردہ دنیا سے جاتا ہے تو پرانے مردے اس کے پاس جمع ہو کر دنیا کے حالات اور اپنے عزیز و اقارب کی کیفیات دریافت کرتے ہیں- پھر ایک روح ان سے کہتی ہے ذرا ٹھہرو دم لینے دو' موت اور بیماری اور مفارقت اہل وعیال کے صدمے ابھی اٹھا کر آیا ہے)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مِنْ خَشْیَتِهٖ تَمُوْجُ الْبِحَارُ وَ مَنْ یَّسْبَحُ فِیْ غَمَرَاتِهَا- سب تعریف اس خداوند تعالی کو زیبا ہے جس کے ڈر سے سمندر موجیں مارتے ہیں اور جو ان کے پانیوں

میں تیرتے ہیں۔

بِکُمْ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوْبِ - اللہ تعالیٰ نے تمھاری وجہ سے سختیوں کے طوفان ہم پر سے رفع کر دیئے (یہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی تعریف میں کہا گیا ہے)۔

مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ - پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی ہے جس میں ڈباؤ ہو۔

غَسْلُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ زِيَادَةٌ فِي الْعُمْرِ وَاِمَاطَةٌ لِلْغَمَرِ - دونوں ہاتھوں کا دھونا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد عمر بڑھاتا ہے اور چکنائی اور بساند کو دور کرتا ہے۔

لَا يَبِيْتَنَّ اَحَدُكُمْ وَيَدُهٗ غَمِرَةٌ - تم میں سے کوئی رات اس طرح نہ گزارے کہ اس کا ہاتھ چکنا ہو۔

غَمْزٌ - دبانا، چٹکی لینا، چھونا، ٹھونسا مارنا، اشارہ کرنا طعنہ مارنا، ظاہر ہونا۔

مُغَامَزَةٌ - عیب کرنا۔

اِغْمَازٌ - خراب مال حاصل کرنا، عیب کرنا، طعنہ مارنا، ناتوان اور حقیر سمجھنا۔

تَغَامُزٌ - باہم آنکھوں سے اشارہ بازی کرنا۔

اِغْتِمَازٌ - طعنہ کرنا، ناتوان سمجھنا۔

غَمَزٌ - ناتوان مرد اور خراب ذلیل مال۔

غَمَّازٌ اور غَمَّازَةٌ - طعنہ مارنے والا اور مارنے والی اب چغل خور کو بھی کہتے ہیں۔

اِغْمِزِیْ قُرُوْنَكِ - اپنے بالوں کی چوٹیاں نچوڑ ڈال - دبا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ وَعِنْدَهٗ غُلَيْمٌ اَسْوَدُ يَغْمِزُ ظَهْرَهٗ - وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے دیکھا تو ایک چھوٹا سیاہ فام لڑکا ان کی پیٹھ دبا رہا ہے (غَمْزٌ کے عوض لَدُوْد کرنے کا جن حدیثوں میں ذکر ہے وہاں غَمْزٌ سے کوے کو دبانا مراد ہے۔ عرب کی عورتوں کی عادت تھی بچوں کا جب کوا لٹک جاتا تو اس کو انگلیوں سے دبا کر اوپر چڑھا دیتیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بدلے لدود کا استعمال کرو۔ یعنی حلق میں دوا لگاؤ۔ لا تعذبوا بالغمز میں ''غمز'' سے یہی مراد ہے)۔

لِيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِیْ فِی الطَّرِيْقِ يَغْمِزُهُنَّ - راستہ میں چھوکریوں کو چھیڑتا، ان کے چٹکیاں لیتا۔ (یعنی محتاج بھیک منگا ہو گیا۔ یہ سعد بن ابی وقاص کی بددعا کا اثر تھا۔ آں حضرتؐ نے ان کو مستجاب الدعوہ ہونے کے لئے دعا کی تھی)۔

وَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَنِىْ جِلْيَهَا - (آں حضرت تہجد کی نماز میں) جب سجدہ کرنا چاہتے تو حضرت عائشہ کے پاؤں دبا دیتے (وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں اس وقت آپ سجدہ کرتے کیونکہ وہ آپ کے سامنے قبلہ کی طرف لیٹی رہتیں اور آپ نماز پڑھا کرتے)۔

فَغَمَزَهٗ جِبْرِيْلُ فَصَيَّرَ طُوْلَهٗ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِهٖ - حضرت جبرئیل نے آدم کے پتلہ کو دابا، ان کو لمبا ستر ہاتھ کر دیا۔ ان ہی کے ہاتھوں سے۔

مَغْمُوْزٌ - تہمت کیا گیا۔

مَغْمَزَةٌ - عیب۔

غَمْسٌ - غائب ہونا، ڈبو دینا۔

تَغْمِيْسٌ - ڈبونا غوطہ دینا کم کرنا۔

مُغَامَسَةٌ - ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔ لڑائی کے بیچا بیچ اپنے آپ کو لے جانا۔

اِنْغِمَاسٌ - ڈوبنا، داخل ہونا۔

غَمُوْسٌ - سخت کام، وہ کونچا جو پار ہو جائے، وہ اونٹنی جس کا حمل ظاہر نہ ہو۔

اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ تَذَرُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ - جو عمداً جھوٹی قسم کھائی جائے گھروں کو اجاڑ دیتی ہے (جھوٹی قسم کھانے والا محتاج ہو کر اس کا گھر ویران ہو جاتا ہے ایسی قسم کو ''غموس'' اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایسی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی)۔

وَقَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ اٰلِ الْعَاصِ - عاص بن وائل کی اولاد کے ساتھ اس سے عہد کر کے ہاتھ ڈبویا تھا (اہل عرب میں دستور تھا کہ معاہدہ اور حلف کے وقت ایک کٹورے میں خوشبو یا خون یا را کھ لے کر آتے اور عہد کرنے والے اس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے، جب عہد مکمل سمجھا جاتا)۔

يَكُوْنَ غَمِيْسًا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً- نطفہ چالیس راتوں تک تو رحم میں ڈوبا رہتا ہے (غائب رہتا ہے)-

فَانْغَمَسَ فِي الْعَدُوِّ فَقَتَلُوْهُ- وہ دشمنوں میں گھس گیا آخر انہوں نے اس کو مار ڈالا-

فَلْيَغْمِسْهُ- (جب مکھی کھانے یا پینے میں گر جائے تو) پہلے اس کو ڈبو دے (اس حدیث کا بیان اوپر گزر چکا ہے)-

فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ- جب کوئی تم میں سے سوکر اٹھے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈبوئے کیونکہ معلوم نہیں اس کا ہاتھ کہاں کہاں لگا ہے (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے پر اکتفا کرتے اور سوتے وقت پسینہ آتا ہے تو احتمال ہوتا ہے کہ کسی نجس مقام پر ہاتھ لگا ہو اس کے علاوہ کسی کسی پھوڑے پھنسی یا کھٹل یا جوں پر ہاتھ پڑا ہو اس کا خون لگ گیا ہو اس لئے ہاتھ دھو کر برتن میں ہاتھ ڈالنا چاہئے اگرچہ جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا قلیل ہو یا کثیر مگر بطور نظافت اور پاکیزگی کے آپ نے یہ حکم فرمایا- بعض نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ تھوڑا پانی نجاست پڑنے سے نجس ہو جائے گا' گو اس کا وصف نہ بدلے- مگر استدلال خود اس حدیث سے ٹوٹ جاتا ہے کہ کوئی تم میں سے تھمے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں غسل نہ کرے کیونکہ اگر پانی کثیر ہو تو ان لوگوں کے نزدیک بھی وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا- حالانکہ حدیث کا مقتضی یہ ہے کہ اگر ایک بڑا تالاب بھی ہو تو نجاست گرنے سے وہ نجس ہو جائے بس معلوم ہوا کہ یہ نہی بطور تنزیہ اور نظافت طبع کے ہے نہ یہ کہ ہاتھ ڈالنے سے پانی نجس ہو جائے گا- البتہ اگر ہاتھ پر کوئی نجاست ہو اور ہاتھ ڈالنے سے اس پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو بیشک وہ نجس ہو جائے گا (محققین اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)-

اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْمُغَمَّسِ- آپ جب حاجت کا ارادہ کرتے تو مغمس کی طرف جاتے (جو ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر)-

اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ هِيَ الَّتِيْ عُقُوْبَتُهَا دُخُوْلُ النَّارِ- غموس وہ قسم ہے جس کی سزا دوزخ میں جانا ہے (یعنی جھوٹی قسم جس کی وجہ سے کسی مسلمان کا مال یا حق ناحق مار لے) ایسی قسم کا شریعت نے دنیا میں کوئی کفارہ نہیں کیا بلکہ اس کی سخت ترین سزا یعنی آخرت کا عذاب اس کا بدلہ رکھا ہے)-

غَمْسٌ- حقیر جاننا' شکر نہ کرنا' عیب بیان کرنا' جھوٹ بولنا-

غَمَصٌ- آنکھ سے چیپڑ بہنا-

اِغْتِصَامٌ- حقیر جاننا-

غَمُوْصُ الْحَنْجَرَةِ- جھوٹا کذاب-

اِنَّمَا ذٰلِكَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمِصَ النَّاسَ- یہ وہ شخص ہے جو حق بات کو ناحق کرے یا حق سے چشم پوشی کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے (اپنے آپ کو بڑا جانے)-

لَمَّا قَتَلَ ابْنُ اٰدَمَ اَخَاهُ غَمَصَ اللّٰهُ الْخَلْقَ- جب آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو مار ڈالا تو اللہ تعالی نے آدمیوں کو حقیر اور ذلیل کر دیا (ان کے قد و قامت کو چھوٹا کر دیا' ان کی طاقت اور قوت کو کم کر دیا)-

اَتَقْتُلُ الصَّيْدَ وَ تَغْمِصُ الْفُتْيَا- تو شکار مارتا ہے اور شریعت کے حکم کو حقیر سمجھتا ہے-

اِنْ رَاَيْتُ مِنْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا- اگر میں ان کی کوئی بری بات دیکھوں جس پر ان کا عیب (بیان) کروں-

اِلَّا مَغْمُوْصٌ عَلَيْهِ النِّفَاقُ- مگر اس پر منافقت کی تہمت ہوگی-

كَانَ الصِّبْيَانُ يُصْبِحُوْنَ غُمْصًا رُمْصًا وَيُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَقِيْلًا دَهِيْنًا- بچپنے میں آنحضرتؐ جب صبح کو اٹھتے تو پاک صاف چکنے تیل لگائے ہوئے اور دوسرے بچے آنکھوں میں میل کچیل چیپڑ لگے ہوئے-

(یہ اللہ تعالی کی قدرت تھی بچپنے میں بھی اللہ نے آپ کو صاف ستھرا اور خوش رنگ رکھا)-

غَمَصَتْهُ الْكَفَرَةُ- کافروں نے ان کو حقیر جانا-

غُمَيْصَاءُ- ایک ستارہ ہے جس کو شعری شامی بھی کہتے ہیں (عربوں کا ایک فاسد خیال یہ بھی تھا کہ پہلے سہیل اور شعری یمانی اور شعری شامی تینوں ستارے ایک جگہ پر جمع تھے- پھر سہیل نیچے

اتر آیا یمن کے ملک پر اور شعری یمانی بھی اس کے پیچھے ہو کر مجرہ کو عبور کر گیا - اس لئے اس کا نام عبور ہوا اور غمیصاء اس کا قائم مقام ہوا وہ اپنے دو ساتھیوں کے فراق پر رونے لگا - یہاں تک کہ اس کی آنکھ چرک آلودہ ہو گئی بی بی ام سلیم کو بھی "غمیصاء" کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں چیپڑ رہتا - یہ غمصاء کی تصغیر ہے - یعنی وہ عورت جس کی آنکھوں سے چیپڑ بہتا رہے)-

اَعْظَمُ الْكِبْرِ غَمْصُ الْحَقِّ وَسَفَهُ الْخَلْقِ - بڑا غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو حقارت سے دیکھے یا اس سے چشم پوشی کرے اور مخلوق خدا کو بے وقوف بنائے (ان کا عیب نکالے اور خود کو بڑا مدبر اور دانشمند سمجھے)-

مَغْمُوْصٌ عَلَيْهِ - جو کوئی دین میں مطعون ہو-

غَمْضٌ - چلنا' سیر کرنا' غائب ہونا-

غُمُوْضٌ - باریکی اور پوشیدگی-

غَمْضٌ - چشم پوشی' تساہل کرنا-

تَغْمِيْضٌ - بند کرنا' بیع وشرا میں مساہلت کرنا-

اِغْمَاضٌ - چشم پوشی' اعراض' مساہلت' قیمت کم کرنا' باریک کرنا' تجاوز کرنا' تحمل کرنا' راضی ہونا-

اِنْغِمَاضٌ - بند ہو جانا-

فَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ - لوگوں میں پوشیدہ تھے (یعنی مشہور اور نامی نہ تھے)-

اِيَّاكُمْ وَ مُغْمِضَاتِ الْاُمُوْرِ - بڑے گناہوں سے بچے رہو (ایک روایت میں بہ فتحہ میم ہے یعنی چھوٹے گناہوں سے - جن میں آدمی شبہ کی بنا پر گرفتار ہو جاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ ان پر مواخذہ ہوگا)-

اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ - مگر جب کہ تم کچھ زیادہ لو اور قیمت میں کمی کرو یا چشم پوشی اور رعایت کرو (عرب لوگ کہتے ہیں **اَغْمِضْ لِيْ يا غَمِّضْ لِيْ** یعنی مجھ کو کچھ زیادہ دے اور قیمت میں کم کر - مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں عمدہ اور پاکیزہ مال خرچ کرو' یہ نہیں کہ خراب ردی خدی جس کو اگر تم خریدنا چاہو تو بدون اس کے کہ زیادہ مقدار لو اور قیمت کم دو ہرگز نہ خریدو گے)-

غَوَامِضُ - باریکیاں' مخفی نکات (یہ جمع ہے غامضۃ کی)-

فَاَغْمِضْهُ - اس سے چشم پوشی کر-

اَصَبْتُ مَا لَا اَغْمَضْتُ فِيْ مَطَالِبِهٖ - کو مجھ کو ایسا مال ملا جس کے حاصل کرنے میں میں نے چشم پوشی کی (حرام حلال کا خیال نہ رکھا)-

مَا اكْتَحَلْتُ غِمَاضًا - ذرا بھی میری آنکھ نہیں لگی (کچھ نہیں سویا)-

مَافِي الْاَمْرِ غَمِيْضَةٌ - اس کام میں کوئی عیب نہیں ہے-

اِنَّ مِنْ اَغْبَطِ اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ مَنْ كَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ - (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرے اولیاء میں سے وہ ولی جس پر رشک کرنا چاہیے وہ ہے جو لوگوں میں چھپا ہوا ہو-

غَمْطٌ - حقیر جاننا' ذلیل سمجھنا' ناشکری کرنا' اڑانا' سختی سے گھونٹ لینا' ذبح کرنا-

اِغْمَاطٌ - ہمیشہ کرنا' لازم کر لینا-

تَغَمُّطٌ - ڈھانپ لینا-

اِغْتِمَاطٌ - آگے بڑھ جانا' غالب ہونا' نکل جانا اس طرح کہ نشان تک معلوم نہ ہو-

غَمْطٌ - پھوار اور نرم زمین-

اَلْكِبْرُ اَنْ تَسْفَهَ الْحَقَّ وَتَغْمِطَ النَّاسَ - کبر اور غرور یہ ہے کہ حق بات کو نہ پہچانے (اس کو تسلیم نہ کرے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے (اپنے آپ کو بڑا مولوی اور کامل درویش جانے)-

غَمْصٌ کے بھی وہی معنی ہیں جو غمط کے ہیں-

اِنَّمَا ذٰلِكَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ - یہ تو اس کا کام ہے جو حق بات سے چشم پوشی کرے (دیدہ ودانستہ حق بات کو نہ مانے) اور دوسرے بندگان خدا کو حقیر سمجھے-

اَصَابَتْهُ حُمّٰى مُغْمِطَةٌ - اس کو تو دائمی بخار (کنٹی نیوڈ فیور) جو برابر چڑھا رہے لگ گیا ہے-

غَمْغَمَةٌ - گنگنانا' اس طرح بات کرنا جو صاف سمجھ میں نہ آئے' یعنی بڑبڑانا-

لَيْسَ فِيْهِمْ غَمْغَمَةُ قُضَاعَةَ - ان لوگوں میں قضاعہ کے لوگوں کی طرح گنگنانا نہیں ہے-

غَمَقٌ - تر ہونا' مرطوب ہونا-

اِنَّ الْاُرْدُنَّ اَرْضٌ غَمِقَةٌ- (حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا کہ) اردن کی زمین (جو ملک شام میں ہے) مرطوب رنمناک ہے (پانی سے قریب ہے)-

نُزُوْز اور خُضَر اور غَمَقٌ- بدہوائی کو کہتے ہیں جو کثرت رطوبت سے پیدا ہو-

غَمْلٌ- ڈھانپ لینا' چھپا لینا' ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا' بگاڑنا- بال اڑانے کے لئے ریت میں گاڑنا' اصلاح کرنا-

غَمَلٌ- بگڑ جانا-

تَغَمُّلٌ- کشادہ ہونا-

اِنْغِمَالٌ- پھول کر بال اڑانے کے قابل ہو جانا-

مَغْمُوْلٌ- گمنام-

اِنَّ بَنِیْ قُرَیْظَةَ نَزَلُوْا اَرْضًا غَمِلَةً وَّ بِلَةً- بنی قریظہ کے یہودی ایسی زمین میں اترے جہاں بہت سبزی تھی (جس نے زمین کو چھپا لیا تھا) وہاں کی آب و ہوا ان کو موافق نہ تھی (بد ہوائی وہاں بہت ہوتی تھی)-

غَمٌّ- رنج دینا' منہ پر غلاف چڑھانا' ڈھانپ لینا سخت گرمی ہونا-

غُمَّ الْهِلَالُ- چاند پر خفیف ابر آ گیا جس نے اس کو چھپا لیا-

غُمَّ عَلَيْهِ الْخَبَرُ- اس پر یہ خبر پوشیدہ رہی-

غَمَمٌ- پیشانی اور گردن بالوں سے چھپ جانا-

مُغَامَّةٌ- ایک دوسرے کو رنج دینا-

اِغْمَامٌ- ابر آلود ہونا' رنجیدہ ہونا-

غَمٌّ- رنج اس کی جمع غموم-

يَوْمٌ غَمٌّ- گرم گھٹن کا دن' جس میں دم لینا مشکل ہو- (ایسے ہی:

لَيْلَةٌ غَمَّةٌ- سخت گرم گھٹن کی رات)-

تَغَامٌّ- غمگین بننا-

اِنْغِمَامٌ- غمگین ہونا (جیسے اغتمام ہے)-

يَوْمٌ غَامٌّ- سخت گرم دن-

غُمَامٌ- زکام

غَمَامٌ- ابر- یا سفید ابر-

فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ- اگر چاند تم پر چھپ جائے نظر نہ آئے تو تیس دن (رمضان کے یا شعبان کے) پورے کر لو-

فَغَمَّهَا بِقَطِيفَةٍ- ایک چادر سے اس کو ڈھانپ لیا سب طرف سے کہ سانس نہ نکل سکے اور مر جائے-

وَلَا غُمَّةَ فِیْ فَرَائِضِ اللّٰهِ- اللہ کے حکم چھپائے نہیں جاتے بلکہ کھول کر بیان کئے جاتے ہیں (یعنی ان کو چھپاؤ نہیں جو کوئی فرائض ترک کرے اس کا عیب بیان کر دو)-

لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا- جب آنحضرتؐ کی وفات ہونے لگی (موت آن پہنچی) تو آپ نے ایک چادر منہ پر ڈالنی شروع کی جب دم رک جاتا تو آپ چادر اٹھا دیتے-

كُنَّا نَسِيْرُ فِیْ اَرْضٍ غُمَّةٍ- ہم ایک تنگ زمین میں چل رہے تھے-

عَتَبُوْا عَلٰى عُثْمَانَ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ- حضرت عثمانؓ پر لوگ اس وجہ سے غصہ ہوئے کہ انھوں نے گھاس کو محفوظ کر دیا (کوئی اس میں اپنے جانوروں کو نہ چرانے پائے حالانکہ گھاس کا محفوظ کرنا جائز نہیں اس میں سب بندگان خدا کا حق ہے- مراد وہ گھاس ہے جو بنجر اور نا آباد زمین میں پیدا ہو جو کسی کی ملک نہ ہو)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ- تیری پناہ فکر اور رنج امر گزشتہ پر جو رنج ہو- اور غم وہ جو آئندہ امر پر ہو- بعض نے کہا غم وہ رنج جو آدمی کو تنگ کر کے بے ہوش کر دینے کے قریب ہو- تو وہ حزن سے خاص ہے)

يَغُمُّ فِكْرَهٗ- اپنی فکر اور اندیشہ کو چھپاتا ہے-

هُوَ فِیْ غُمَّةٍ- وہ حیرانی اور پریشانی میں ہے-

فُطِرْتُ وَاللّٰهِ بِغَمَّائِهَا- میں اس کی آفتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا-

اِغْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَمَرَهٗ جِبْرِيْلُ فَغَسَلَ رَاْسَهٗ بِالسِّدْرِ- آنحضرتؐ غمگین ہوئے تو حضرت جبریلؑ نے آپ کو بیری کے پتے سے سر دھونے کا حکم دیا (کیونکہ سر صاف کرنا اور

اس پر پانی ڈالنا غم کی حرارت کو دفع کرتا ہے)۔
اَغَمُّ الْوَجْهِ وَالْقَفَا - تنگ پیشانی تنگ گردن۔
وَخَالِدٌ بِالْغَمِيْمِ - خالد بن ولید غمیم میں تھے۔
(جو ایک موضع ہے مکہ سے دو منزل پر اس کو کراع الغمیم بھی کہتے ہیں)۔
غَمْيٌ - مٹی اور لکڑی سے ڈھانپ دینا' بے ہوش ہونا' ابر آلود ہونا۔
اِغْمَاءٌ - بے ہوش رہنا برابر رہنا۔
تَغْمِيَةٌ - چھپانا۔
فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ یا فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ - یعنی اگر چاند تم پر چھپ جائے نظر نہ آئے ابر یا غبار وغیرہ سے (عرب لوگ کہتے ہیں:
صُمْنَا لِلْغُمّٰى - ہم نے تو بن چاند دیکھے روزہ رکھ لیا)۔
اُغْمِيَ عَلَى الْمَرِيْضِ - بیمار بے ہوش ہو گیا۔
وَالسَّمَاءُ مُغْمِيَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ - آسمان پر ابر تھا' ڈر ہوا کہیں صبح نہ ہو گئی ہو۔
غَامَتْ اور اَغَامَتْ اور تَغَيَّمَتْ - ابر آلود ہوا (ان سب کے ایک ہی معنی ہیں)۔
اُغْمِيَ عَلَيْنَا الْهِلَالُ - چاند ہم پر چھپ گیا۔
تَرَكْتُهٗ غَمًّا - میں نے اس کو بیہوش چھوڑا۔

بابُ الغين مع النّون

غَنْثَرَةٌ - بہت بال ہونا۔
تَغَنْثُرٌ - بغیر پیاس یا بغیر خواہش پینا یا غُنْثَرُ ارے جاہل یا احمق یا کمینے یا گراں جان' جس کی صحبت ناگوار ہو' بعض نے کہا یہ غَثَارَةٌ سے نکلا ہے بمعنی جہالت اور سفاہت۔ ایک روایت میں عُنْتَرُ ہے بہ تائے فوقانی و عین مہملہ' اس کا ذکر اوپر گزر چکا۔ محیط میں ہے کہ غَنْثَرُ اور غُنْثَرُ اور غُنْثُرُ یہ عرب لوگوں کی گالی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو خفا ہو کر پکارا تو یہ لفظ استعمال کیا۔
غَنْجٌ - ناز کرنا' لاڈ کرنا۔

مِغْنَاجٌ اور غَنِجَةٌ - ناز و کرشمہ والی عورت۔
غُنَاجٌ - ناز و کرشمہ۔
غُنَاجٌ - تیل کا دھواں۔
غَنْجٌ - بوڑھا۔
اَلْعَرِبَةُ هِيَ الْغَنِجَةُ - عربہ کے معنی غنجہ یعنی ناز و کرشمہ والی عورت (جس کے اعضاء میں لچک (تکسر و تذلل) ہو۔
غَنْظٌ - ہلاکت کے قریب ہونا' شاق ہونا مشکل میں ڈالنا' موت کے قریب ہو کر پھر اس سے بچ جانا۔
غَنَاظٌ اور غِنَاظٌ - غم اور محنت و مشقت۔
غَنْظٌ اور غَنَظٌ - سختی اور لازمی اندوہ۔
وَ ذَكَرَ الْمَوْتَ فَقَالَ غَنْظٌ لَيْسَ كَالْغَنْظِ - موت ایسی سختی ہے کہ کوئی سختی اس کے برابر نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:
غَنَظَهٗ يَغْنِظُهٗ - اس کو بھر دیا غصہ سے یا سخت رنج پہنچایا۔
اِغْنَاظٌ - مشقت اور رنج میں ڈالنا۔
غَنْمٌ - یاغُنْمٌ یا غَنَمٌ یا غَنِيْمَةٌ یا غُنْمَانٌ - لوٹ کا مال پانا۔
تَغَنُّمٌ اور اِغْتِنَامٌ - لوٹ کا مال سمجھنا۔
غُنَامَاكَ - تیری انتہائی کوشش (جیسے قُصَاوَاكَ ہے۔
احادیث میں غنیمت اور غُنم اور مَغنَم اور غنائم یہ الفاظ مکرر آئے ہیں۔ ان کے معنی وہ مال ہے جو اہل حرب سے حاصل کیا جائے (Booty) جس پر مسلمانوں نے سوار اور پیادے دوڑائے ہوں' گھوڑے اور اونٹ چلائے ہوں۔ یعنی لڑ کر اور حملہ کر کے حربی کافروں سے لیا ہو۔ غنائم جمع ہے غنیمت کی اور مغانم مغنم کی۔ اور غنم بہ ضمہ غین اسم مصدر ہے اور بہ فتحہ غین مصدر ہے)۔
غَانِمٌ - غنیمت لینے والا اس کی جمع غانمون ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:
فُلَانٌ يَتَغَنَّمُ الْاَمْرَ - وہ اس کام پر ایسی حرص کرتا ہے جیسے مال غنیمت پر حرص ہوتی ہے۔)
لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا - تا کہ ہم پیدل جا کر لوٹ کمائیں۔
اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ - جاڑے کا روزہ گویا مفت کی لوٹ ہے (جس میں جان کا نقصان نہ ہو اور مال

ہاتھ آئے)۔

مَنْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ۔ گروی کی چیز کا فائدہ بھی راہن کا ہے اور اسی کو اس کا نقصان بھی اٹھانا پڑے گا (اگر وہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی اس کا تاوان دے گا اسی طرح اگر تلف ہو جائے تو راہن ہی کا نقصان ہوگا۔ اگر اس کی قیمت بڑھ جائے تو فائدہ بھی راہن ہی کو ملے گا۔ اسی طرح اگر جانور رہن ہوں تو ان کی اولاد بھی راہن ہی کی ہوگی)۔

اَلسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔ بردباری اور اطمینان بکری والوں میں ہے (یعنی یمن کے لوگوں میں کیونکہ وہ اکثر بکریاں پالتے ہیں۔ برخلاف مضر اور ربیعہ کے وہ اونٹ رکھتے ہیں۔)

اُعْطُوْ مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ اَبْقَتْ لَهُ السَّنَةُ غَنَمًا وَلَا تُعْطُوْهَا مَنْ اَبْقَتْ لَهٗ غَنَمَيْنِ زکوۃ کے مال میں سے اس شخص کو دو جس کے پاس قحط سالی نے بکریوں کا صرف ایک گلہ چھوڑا ہو (تعداد کی کمی وجہ سے وہ اس کے دو گلے نہ کر سکے) اور اس کو مت دو جس کے پاس بکریوں کے دو گلے ہوں (کیونکہ ایسے شخص کو حاجت نہیں جس کے پاس اتنی بہت بکریاں ہوں کہ ان کے دو گلے کر سکے)۔

فَيَكُوْنُ لَهٗ هِنَا غُنْمٌ وَّ هُنَا غُنْمٌ۔ اس کو یہاں ایک لوٹ ملے اور وہاں ایک لوٹ۔

فَقَامَ اِلٰى غُنَيْمَةٍ۔ چند بکریوں کی طرف بڑھے۔

لَنَا غَنَمُ مِائَةٍ۔ ہم کو سو کا فائدہ ہے۔

اِذْ قَسَّمَ غَنِيْمَةً۔ جب حنین کی لوٹ تقسیم کی۔

وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) امانت کا مال گویا لوٹ کا مال سمجھا جائے گا۔ (اس میں خیانت کرنا لوٹ کے مال کی طرح حلال سمجھیں گے یا لوٹ کے مال کی طرح بے غل و غش اس کو ہضم کریں گے)۔

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ۔ ہر نیکی کی لوٹ ہم کو عنایت فرما (شیطان آدمی کا دشمن ہے۔ جب آدمی نے نیک کام کئے گویا شیطان کو لوٹ لیا۔ اس کو تباہ کیا)۔

غَنٌّ۔ ناک سے باتیں کرنا (یعنی غنغنا کر) درخت بہت ہونا، درخت کا میوہ پک جانا۔

تَغْنِيْنٌ۔ غنغنا بنانا۔

اَغَنَّ الْوَادِيْ۔ اس میدان میں گنجان درخت ہیں۔

اِغْنَانٌ۔ گانے کی سی آواز نکلنا۔ بھنبھنانا۔ بھر جانا، تازہ کرنا۔

غُنَّة۔ وہ آواز جو ناک سے نکلے (مغرب میں ہے غنہ وہ آواز جو کوے اور ناک سے نکلے۔ جیسے منك اور عنك کا نون۔ اور خنه اس سے بھی سخت)۔

اَغَنٌّ۔ ناک سے بات کرنے والا مرد۔ غناء اس کا مونث ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَتٰى عَلٰى وَادٍ مُغِنٍّ۔ ایک شخص ایسی وادی میں آیا جہاں مکھیوں کی بھنبھناہٹ گن گن کی آواز بہت تھی۔

اِلَّا اَغَنُّ غَضِيْضُ الطَّرْفِ مَكْحُوْلٌ۔ ناک میں باتیں کرنے والا، نیچی نگاہ والا، سرمگیں آنکھوں والا۔

كَانَ فِي الْحُسَيْنِ غُنَّةٌ حَسَنَةٌ۔ جناب امام حسینؓ کی آواز میں غنہ تھا جو بہت اچھا معلوم ہوتا۔

غُنْوَةٌ۔ تونگری، بے پرواہی۔

غِنًى۔ نکاح کرنا، غانیہ ہونا، اقامت کرنا، زندگی بسر کرنا، ملاقات کرنا، باقی رہنا، بے پرواہ ہونا (جیسے غنیان ہے)۔

غَنَاءٌ۔ تونگر ہونا، مالدار ہونا، اکتفاء کرنا۔

تَغْنِيَةٌ۔ آواز نکالنا، مالدار بنانا، گانا، شعر میں کسی عورت کے حسن و جمال اور اس کے ساتھ معاشرت کا ذکر کرنا، تعریف کرنا، ہجو کرنا۔

اِغْنَاءٌ۔ تونگر کرنا، کفایت کرنا، قائم مقام ہونا، قائم کرنا، نفع دینا، فائدہ دینا، دور کرنا۔ پھیر دینا، کام آنا۔

تَغَنِّيْ۔ مالدار ہونا، گانا۔

تَغَانِيْ۔ مال دار ہونا، بے پرواہ ہونا ایک دوسرے سے۔

اِغْتِنَاءٌ اور اِسْتِغْنَاءٌ۔ بے پرواہ ہونا، مال دار ہونا۔

اِسْتِغْنَاءٌ۔ تونگری مانگنا۔

غَانِيَة۔ وہ عورت جس کی مردوں کو خواہش ہو لیکن اس کو مردوں کی خواہش نہ ہو۔ یا حسینہ اور جمیلہ جو اپنے حسن و جمال کی وجہ سے بے پرواہ ہو یا ماں باپ کے گھر بیٹھنے والی عفیفہ پاک

دامن یا خاوند والی پاک دامن جو اپنے خاوند پر خوش اور دوسرے لوگوں سے بے پرواہ ہو (اس کی جمع غانیات اور غوانی ہے)-

غِنَاءٌ- گانا-

غُنَاءٌ- گانے کے ساتھ تالی بجانا-

اَغْنَاءٌ- شادی کا سامان-

غَنِیٌ- اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے چونکہ وہ سب سے زیادہ بے پرواہ ہے اس کو کوئی احتیاج نہیں لیکن اس کے سب محتاج ہیں اسی لئے اس کو غنی مطلق بھی کہتے ہیں جو خاص اسی کی صفت ہے-

مغنی بھی اس کا نام ہے یعنی تونگر بنانے والا اور بے پرواہ کرنے والا-

خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا اَبْقَتْ غِنًى- بہترین خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو (اپنی ذاتی ضروریات اور اہل وعیال کی ضروریات سے جو زائد ہو وہ خیرات کرے یہ نہیں کہ خیرات کر کے محتاج بن جائے- دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے- ایک روایت میں مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ہے مطلب وہی ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بہترین خیرات وہ ہے کہ جس کو دے اس کو بے پرواہ کر دے (یعنی پھر اس کو سوال کی حاجت نہ رہے اتنا دے)-

رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّ تَعَفُّفًا- وہ شخص جس نے گھوڑے اس لئے رکھے کہ دوسروں سے بے پرواہ رہے ان سے مانگنے کی ضرورت نہ رہے (یعنی گھوڑوں کی تجارت کی یا ان کی بچہ کشی اس کے ذریعہ سے اپنی روٹی پیدا کی اور سوال اور محتاجی سے بچا پھر اللہ کا حق ان میں نہ بھولا یعنی زکوۃ دی- اور ان کی پشت میں جو حق ہے اس کو بھی فراموش نہیں کیا یعنی اللہ کی راہ میں غازیوں کو اور مجاہدین کو اور تھکے ماندہ مسافروں کو سواری کے لئے دیا)-

وَاُغْنِیْ بِهٖ بَعْدَ عَيْلَةٍ- میں اس کے سبب سے محتاجی کے بعد اس کو غنی کرتا ہوں-

مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا- جو شخص قران کی وجہ سے دوسری چیزوں سے بے پرواہ نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی جس کو قرآن کا علم حاصل ہو گیا اس کو دنیا کی سب چیزوں سے بے پرواہ ہونا چاہیے- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی نعمت عطا فرمائی)- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جو قرآن کو خوش آوازی سے جہر کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے-

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذْنِهٖ لِنَبِیٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ- اللہ تعالیٰ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا پیغمبر کے قران کو سنتا ہے- جب وہ اس کو پکار کر پڑھے (یا خوش آوازی اور لطافت کے ساتھ پڑھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو) مترجم کہتا ہے "تغنی بالقران" سے یہ مطلب ہے کہ آہستہ آہستہ خوش آوازی سے ہو ایک حرف کو اپنے مخرج سے ادا کر کے پڑھے جہاں ٹھہرنا چاہیے وہاں ٹھہرے جہاں وصل چاہیے وہاں وصل کرے- یہ مطلب نہیں ہے کہ موسیقی کے طور پر گانے والوں کے لہجے پر پڑھے یہ بالکل منع ہے-

مَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ- جو شخص کسی کھیل یا سوداگری میں مصروف ہو کر جمعہ کی نماز سے بے پرواہی کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہ کرے گا-

وَعِنْدِیْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ- میرے پاس دو چھوکریاں بعاث کی جنگ کے حالات گا رہی تھیں- (بعاث ایک جنگ کا نام ہے جو انصار کے قبیلوں میں آنحضرتؐ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہوئی تھی)-

اِنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا- چند محتاج لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے چند امیر لوگوں کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا- اس کے لوگ آں حضرتؐ کے پاس فریاد لائے آپ نے اس کا کچھ تاوان نہیں دلایا- (خطابی نے کہا یہاں مجرم غلام سے لڑکا مراد ہے جو آزاد تھا اور اس کا قصور بطور خطا کے ہو گا- چونکہ اس کے عزیز واقربا محتاج تھے آپ نے ان سے کوئی دیت نہیں دلائی اور جس کا کان کاٹا گیا وہ بھی آزاد لڑکا ہو گا- کیونکہ اگر وہ غلام ہوتا تو عاقلہ غلام کی دیت نہیں اٹھاتی بلکہ خود غلام کی گردن اس کا بوجھ اٹھاتی ہے)-

اِنَّ عَلِيًّا بَعَثَ اِلَيْهِ بِصَحِيْفَةٍ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ اَغْنِهَا عَنَّا- حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے پاس ایک کتاب بھیجی

(جس میں زکوٰۃ کے احکام تھے تاکہ وہ اس کے مطابق عمل کریں) انھوں نے حضرت علیؓ کے بھیجے ہوئے شخص سے کہا- یہ کتاب واپس لے جا اپنے پاس رہنے دے (ہم کو بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم کو زکوٰۃ کے مسائل معلوم ہیں)-

وَاَنَالَا اُغْنِیْ لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنَعَةٌ- میں کیا کر سکتا تھا- اگر میرے حمایتی لوگ ہوتے تو میں ان کو دفع کرتا ہٹاتا' ان کے شر کو روکتا-

وَرَجُلٌ سَمَّاهُ النَّاسُ عَالِمًا وَلَمْ يَغْنَ فِي الْعِلْمِ يَوْمًا سَالِمًا- اور ایک وہ شخص جس کو لوگ مولوی اور عالم کہیں حالانکہ وہ پورے ایک دن بھی علم میں نہیں رہا (سالم ایک دن بھی اس نے علم حاصل کرنے میں نہیں گزارا)-

طِرْتَ بِغَنَاءِ هَا وَ فُزْتَ بِحَيَائِهَا- (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم نے تو دنیا کا مزہ بھی اٹھالیا اور اس کی بارش سے کامیاب ہوئے-

اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى- ایوب کیا میں نے تم کو اس سے بے پرواہ نہیں کیا' جو تم دیکھ رہے ہو (یعنی سونے کی ٹڈیاں دیکھ کر ان کے لینے کو کیوں لپکے میں نے تو تم کو بہت مال اور دولت دے رکھی ہے حضرت ایوبؑ نے کیا عمدہ جواب عرض کیا)-

لَاغِنًى بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ- بھلا میں تیری عطا اور بخشش سے بھی کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں (لاکھ مالدار ہو جاؤں پر تیرا تو محتاج اور بھک منگا رہوں گا)-

كَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً- وہ سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھے-

مَنْ يَّسْتَغْنِ بِاللّٰهِ يُغْنِهِ اللّٰهُ- جو اللہ کے دیئے ہوئے پر دوسروں سے بے پرواہ رہے گا' (ان سے اپنی حاجت نہیں چاہے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ کر دے گا (اس کو اتنا دے گا کہ غیروں سے اس کو مانگنے کی ضرورت نہ رہے گی- یا اس کے دل کو ایسا غنی کر دے گا کہ وہ سوال کو پسند نہ کرے گا اور جو موجود ہے اس پر قناعت کرے گا)-

يَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّيْنَ يَا تَغْنِيْنَ- عائشہ گانے والیاں نہیں گاتیں (بہ صیغہ غائب کیونکہ اکثر لونڈیاں اور کم درجہ کی عورتیں گایا کرتی ہیں اور آزاد شریف عورتیں اس سے پرہیز کرتی ہیں) یا عائشہ تم گانا کیوں نہیں کرتیں-

اِنَّ عُمَرَ كَانَ فِيْ مَسِيْرٍ فَتَغَنّٰى فَقَالَ هَلَّا زَجَرْتُمُوْنِيْ اِذَا لَغَوْتُ- حضرت عمرؓ ایک سفر میں جا رہے تھے (دل گھبرایا) تو وہ یکا یک گانے لگے (جب صحابہؓ نے ان پر اعتراض کیا تو) فرمایا تم نے مجھ کو ڈانٹا کیوں نہیں جب ہم نے ایک لغو کام کیا (گانے کو ایک لغو اور بیہودہ کام قرار دیا- کیونکہ اس میں نہ دنیا کا فائدہ ہے اور نہ آخرت کا کچھ ثواب- گویا ایسا گانا رفع وحشت کے لئے جائز ہے)-

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ- میں شرکت سے بے پرواہ ہوں (یعنی میرا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے اگر کوئی نیک کام خالص میری رضامندی کے لئے کرے تو میں قبول کر لیتا ہوں- اگر میرے ساتھ اور کسی کو بھی شریک کرے تو میں بے پرواہ ہوں میں اس کام میں کوئی حصہ نہیں لیتا بلکہ سارا اسی کے سر مار دیتا ہوں جس کو میرے ساتھ شریک کیا گیا تھا-)

اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ- گانا منافقت کو اگاتا ہے (اس کا ثمرہ نفاق ہے مراد وہی گانا ہے جو حرام ہو)-

اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا- گانا زنا کا منتر ہے (جہاں گانے بجانے کا شوق ہو تو رفتہ رفتہ زنا اور بدکاری بھی کرنے لگتا ہے)-

اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغَنَاءِ- اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو کافی ہوگا (یا تو وہ مر جائے گا اس کو دولت کی حاجت ہی نہ رہے گی یا مالدار ہو جائے گا)-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ- اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار اور مالدار (یا لوگوں سے بے پرواہ صبر کرنے والا) گمنام پوشیدہ ہو (لوگوں میں نامور اور مشہور نہ ہو- ایک روایت میں اَلْحَفِیَّ حائے حطی سے ہے- یعنی مہربان رحم دل سب لوگوں سے نیک سلوک کرنے والا)-

اَسْاَلُكَ الْغِنَا- میں تجھ سے دل کی تونگری اور بے پرواہی مانگتا ہوں (یہاں غنا سے دنیا کی مال و دولت مراد نہیں ہے بلکہ دل کی وسعت اور کشائش- جیسے ایک بزرگ نے فرمایا "تونگری

بدل است نہ بہ مال۔")

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ۔ عالم آدمی بھی کیا اچھا آدمی ہے اگر لوگ اپنی احتیاج اس کے پاس لے جائیں (اس سے دینی مسائل اور علم کی باتیں دریافت کریں) تو وہ فائدہ پہنچائے (دین کی باتیں بتلائے شریعت کا علم سکھائے) اور اگر اس سے بے پرواہی کریں تو وہ بھی اپنے آپ کو بے پرواہ رکھے (جاہلوں سے کوئی اپنی حاجت پیش نہ کرے۔ نہ ان سے کسی دنیاوی منفعت کا طالب ہو بلکہ عبادت الٰہی' تلاوت قرآن' درس و تدریس حدیث میں اپنا وقت گزارے)۔

لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ۔ جو تقدیر میں بدا ہے اس سے بچنا کوئی فائدہ نہیں دیتا (بلکہ لاکھ احتیاط کرو لیکن تقدیر میں جو مصیبت لکھی ہے وہ ضرور آئے گی)۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی احتیاط اور ہوشیاری اور انجام بینی چھوڑ دے کیونکہ دوسری حدیثوں میں اس کی تاکید آئی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب طرح ہوشیاری اور احتیاط پر چلتا رہے مگر دل میں یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر باوصف احتیاط اور ہوشیاری کے کوئی مصیبت پیش آئے تو تقدیر پر شاکر رہے بے صبری اور بے قراری نہ کرے)۔

اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا وَتَغَنَّوْا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ قرآن رنج و غم کے ساتھ اترا ہے جب تم قرآن پڑھو تو روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ اور خوش آوازی سے قرآن پڑھو جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ قرآن کی وجہ سے بے پرواہ رہو جو شخص قرآن کو حاصل کرکے (دنیا داروں سے بے پرواہ نہ رہے) وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔

جَوَارٍ يَتَغَنَّيْنَ وَيَضْرِبْنَ بِالْعُوْدِ۔ لونڈیاں گا رہی تھیں ستار بجا رہی تھیں۔

بابُ الغین مع الواؤ

غَوْثٌ۔ مدد کرنا' اعانت کرنا۔

تَغْوِيْثٌ۔ واغوثاہ کہنا (یعنی فریاد کرنا)۔

غَوْث اور غُوَاثٌ اور غَوَاثٌ۔ فریادرسی۔

اِغَاثَةٌ۔ فریادرسی کرنا' مدد کرنا۔

غِيَاثٌ۔ فریادرسی۔

اِسْتِغَاثَةٌ۔ فریاد کرنا' مدد چاہنا۔

فَهَلْ عِنْدَكَ غَوَاثٌ۔ کیا تو فریادرسی کر سکتا ہے (ہماری کچھ مدد ایسی سخت مصیبت میں کر سکتا ہے۔ یہ حضرت ہاجرہ نے حضرت جبرئیل کی آواز سن کر فرمایا تھا)۔

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ یا اللہ ہماری فریاد کو پہنچ (ہماری مدد کر)۔

فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا۔ اللہ سے دعا فرمایئے وہ ہم پر پانی برسائے (یہ غاث یغیث سے نکلا ہے۔ یعنی پانی برسایا) (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَاثَ اللّٰهُ الْبِلَادَ۔ اللہ نے شہروں پر پانی برسایا)۔

فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغْوِثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ۔ قریش کے لوگ اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لئے نکلے (اگر مغوثین مروی ہو تو بھی معنی وہی ہوں گے)۔

وَكَانَ يَغُوْثُ قُبَالَ بَابِ الْكَعْبَةِ۔ (یعوق کعبہ کے داہنی طرف ایک بت تھا اور نسر بائیں طرف) اور یغوث دروازۂ کعبہ کے سامنے۔

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ۔ اے فریادیوں کے فریادرس (سب کی فریاد سننے والے)۔

مَنْ كَانَ لَهٗ بِنْتَانِ فَوَاغَوْثَاهُ۔ جس کی دو بیٹیاں ہوں ہائے فریاد (اس کی حالت واجب الرحم ہے بیٹیوں کی پرورش تعلیم و تربیت پھر ان کی شادی بیاہ پھر دامادوں کی بے اعتنائیاں بڑی فکروں اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے)۔

غَوْجٌ۔ مڑ جانا (جیسے تَغَوُّجٌ)

غَوْرٌ یا غُوُوْرٌ پست جگہ میں آنا جھکانا' داخل ہونا' باریک نظر کرنا' زمین میں جذب ہو جانا' اندر گھس جانا' ڈوب جانا۔

غَارَهُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ غِيَارًا - اللہ ان کو بارش اور ارزانی عطا فرمائے' روزی رزق دے -

غَارَ النَّهَارُ غَوْرًا - سخت گرمی کا دن ہے -

تَغْوِيْرٌ - پست جگہ میں داخل ہونا - زمین میں جذب ہو جانا' ڈوب جانا' دوپہر دن کو آنا' یا اترنا یا سونا یا چلنا' ہزیمت دینا' شکست دینا -

مُغَاوَرَةٌ - لوٹ لینا' غارت کرنا -

اِغَارَةٌ - پستی میں آنا' جلد چلنا' دشمن کو ہٹانا' خوب بٹنا' سوکن کرنا' خوب دوڑنا -

تَغَوُّرٌ - پستی میں آنا -

تَغَاوُرٌ - ایک دوسرے کو غارت کرنا -

اِغْتِيَارٌ - نفع اٹھانا -

اِسْتِغَارَةٌ - لوٹنا' پستی میں جانے کا ارادہ کرنا -

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَ غَوْرِيَّهَا - آنحضرتؐ نے بلال بن حارث کو قبلیہ کی کانوں کا ٹھیکہ دیا (مانوپولی) بلند اور پست دونوں مقاموں کی کانوں کا (قبلیہ منسوب ہے قبل کی طرف جو ساحل سمندر پر ایک مقام ہے - مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر) -

اِنَّكُمْ قَدْ اَخَذْتُمْ فِيْ شِعْبَيْنِ بَعِيْدَيِ الْغَوْرِ - (آنحضرتؐ نے چند لوگوں کو دیکھا وہ تقدیر میں بحث کر رہے ہیں تو فرمایا) تم تو ایسی دو گھاٹیوں میں اترے ہو جو بہت گہری ہیں (ان کی تہہ تک پہنچنا دشوار ہے اسی طرح تقدیر کی حکمت سمجھنا دشوار ہے) -

وَمَنْ اَبْعَدُ غَوْرًا فِي الْبَاطِلِ مِنِّيْ - مجھ سے زیادہ باطل کی تہہ میں جانے والا کون ہے یا جو مجھ سے بھی زیادہ باطل کی تہہ میں دور جانے والا ہے -

وَيْحَكَ مَاوَرَائَكَ فَوَاللّٰهِ مَا بِتُّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ اِلَّا تَغْوِيْرًا - (نہاوند سے سائب حضرت عمرؓ کے پاس آئے فتح کی بشارت دینے کو - آپ نے فرمایا) ارے افسوس (جلد بتا) کیا خبر لایا ہے میں تو اس رات کو سویا تک نہیں مگر اس قدر کم جتنا دوپہر کو قیلولہ کرتے ہیں (آپ کو رات بھر لشکر اسلام کی فکر اور تشویش رہی

ایک روایت میں تغریرا ہے یعنی ایک ہلکی نیند کے سوا یہ غرار سے نکلا ہے بمعنی نوم قلیل) -

فَاَتَيْنَا الْجَيْشَ مُغْوِرِيْنَ - ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب وہ دوپہر کو آرام لینے کے لیے اترے ہوئے تھے -

اَهٰهُنَا غُرْتَ - کیا یہاں تک تو گیا تھا -

اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ - ارے ثبیر (مزدلفہ کا پہاڑ) چمک جا تا کہ ہم جلدی سے چلیں یا قربانیوں کے گوشت اڑائیں' لوٹیں یا پستی میں داخل ہو جائیں -

فَغَارَ سَهْمُ اللّٰهِ ذِى الرَّقِيْبِ - (اس کا بیان کتاب الراء میں گزر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ رقب) -

مَنْ دَخَلَ اِلٰى طَعَامٍ لَمْ يُدْعَ اِلَيْهِ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِيْرًا - جو شخص بن بلائے کھانے پر آ جائے (ضیافت میں جائے) گویا وہ چور بن کر گیا اور ڈاکو بن کر نکلا -

كُنْتُ اُغَاوِرُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ - میں جاہلیت کے زمانہ میں ان کو لوٹا کرتا (وہ ہم کو لوٹتے) -

وَبِيْضٌ يَتَلَا لَأُفِىْ اَكُفِّ الْغَاوِرِ جمع ہے مغاور کی یا مغوار کی - یعنی بہت لوٹنے والا بڑا ڈاکو) -

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِيْ - آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک جہاد میں بھیجا جب ہم لوٹ کے مقام پر پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا -

مَا ظَنُّكَ بِامْرِئٍ جَمَعَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَارَيْنِ - تم اس شخص کو کیا سمجھتے ہو جو ان دو لشکروں کو ملا دے (غار جماعت اور گروہ کو بھی کہتے ہیں) -

لِيَجْمَعَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَارَيْنِ - ان دونوں گروہوں کو ملا دیں -

عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا - کہیں ایسا نہ ہو یہ چھوٹا غار آفت بن جائے (یہ ایک مثل ہے جو زبان عرب میں تہمت کے وقت کہی جاتی ہے - حضرت عمرؓ نے یہ اس وقت کہا جب ایک شخص پڑا ہوا بچہ لے کر آیا تھا - مطلب یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو نے اس بچہ کی ماں سے زنا کیا ہو پھر اب اس کو اٹھا کر لایا ہو - اور یہ کہتا ہے کہ

میں نے پڑا ہوا پایا- یہ مثل اس وقت سے شروع ہوئی کہ کچھ لوگ دشمن سے بھاگ کر ایک غار میں جا کر چھپ گئے لیکن دشمن وہیں آ پہنچا اور ان سب کو قتل کیا وہ غار سے نکل نہ سکے' گویا غار ان کے لئے آفت اور مصیبت ہو گیا)-

فَسَاحَ وَلَزِمَ اَطْرَافَ الْاَرْضِ وَغِيْرَانَ الشِّعَابِ- انھوں نے سیاحت شروع کی اور زمین کے اطراف لازم کر لئے اور گھاٹیوں کے غار (غیران جمع ہے غار کی)-

كَانَ ﷺ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ- آنحضرتؐ ایک لشکر میں تھے آپ کی انگلی کو مار لگی-

حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ وَاَغَارَ- آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح تک انتظار کرتے اگر ان میں اذان کی آواز سنتے تو ان کو نہ لوٹتے ورنہ صبح کو سویرے ان پر حملہ کر دیتے-

كَانَ يُغِيْرُاِ ذَاطَلَعَ الْفَجْرُ- جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی تو آپ حملہ کرتے (ان کو لوٹتے اگر اذان کی آواز نہ سنتے کیونکہ معلوم ہو جاتا کہ وہ کافر ہیں)-

يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا- اس عورت کے گرد و پیش جو گاؤں تھے ان کو لوٹتے (جس گاؤں میں وہ عورت تھی اس کو چھوڑ دیتے)-

فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ- جب ہم لوٹنے کے مقام پر پہنچے-

شَنُّ الْغَارَةِ- لوٹ کھسوٹ کرنا' چھینا جھپٹی کرنا-

مَغَارَةٌ- غار' ہر وہ مقام جس میں داخل ہو کر تو غائب ہو جائے-

كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمَرِ الْغَائِرَةِ- آنحضرتؐ راستہ میں پڑی ہوئی کھجور سے گزرتے-

ثُمَّ يَغُوْرُ مَاوَرَاءَهٗ مِنَ الْقُلُبِ- پھر جو بے حصار کنویں اس کے پیچھے ہیں ان کو بند کر دے یا خراب کر دے (ایک روایت میں یعور ہے عین مہملہ سے یعنی ان کو برباد کرے)-

غَارِ ثَوْرٍ- وہ غار جہاں آں حضرتؐ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ہجرت کے وقت چھپے تھے- یہ مکہ سے تین میل پر ہے-

غَوْرٌ- تہامہ اور ممالک یمن کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ پست حصہ میں واقع ہیں جیسے نجد بلند حصہ میں-

غُوْرٌ- ملک خراسان کے چند شہر مشرقی جانب-

مُغِيْرَةُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ- وہ شخص جس کا خون آنحضرتؐ نے ہدر کر دیا تھا- حضرت علیؓ نے اس کو مار ڈالا-

مُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ- مشہور صحابی ہیں- جنگ احزاب کے بعد ۵ھ میں اسلام لائے- معاویہؓ کے زمانہ میں کوفہ کے عامل تھے- یزید کی خلافت کو انہوں نے ہی جمایا-

غَوْصٌ- یا مَغَاصٌ یا غِيَاصَةٌ یا غِيَاصٌ- ڈوب جانا' غوطہ کھانا' حملہ کرنا' غور کرنا-

غَوَّاصٌ- غوطہ خور-

نَهٰى عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ- غوطہ خور کے غوطہ بیچنے سے آپ نے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ غوطہ خور ایک شخص سے کہے' میں اپنا ایک غوطہ اتنے روپوں کے بدلے تیرے ہاتھ بیچتا ہوں- یعنی جو مال اس غوطہ میں نکلے وہ تیرا ہے اگر کچھ نہ نکلے تو تیری قسمت- اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید کچھ نہ نکلے)-

لَعَنَ اللّٰهُ الْغَائِصَةَ وَالْمُغَوِّصَةَ- اللہ نے لعنت کی اس عورت پر جو حیض میں ہو اور اپنے خاوند کو خبر نہ کرے- وہ اس سے (پاک سمجھ کر) جماع کرے اور اس عورت پر جو پاک ہو لیکن اپنے خاوند سے کہے میں حائضہ ہوں-

اِنِّيْ وُلِّيْتُ الْغَوْصَ فَاَصَبْتُ مَالًا- مجھ کو غوطہ مارنے کا اختیار دیا گیا اور مال نکالنے کا-

غَاصَ فِي الْمَعَانِيْ- معانی اور مطالب میں غور کیا-

لَا يَنَالُهٗ غَوْصُ الْفِطَنِ- بڑے عقلمند آدمی کا بھی غور اس کو نہیں پا سکتا (یعنی ذات الٰہی کا ادراک نہیں کر سکتا اس کی کنہہ تک نہیں پہنچ سکتا)-

غَوْطٌ- کھودنا' داخل ہونا' دھنس جانا-

تَغْوِيْطٌ- لقمہ دینا یا بڑا کرنا یا گہرا کنواں کھودنا-

تَغَوُّطٌ- پاخانہ پھرنا-

تَغَاوُطٌ- ڈوبنا-

اِنْغِيَاطٌ- مڑنا' دہرا ہونا-

غَائِطٌ- نرم' کشادہ' ہموار زمین (اب پاخانہ کے مقام کو کہنے لگے بلکہ خود پاخانہ پھرنے کو کیونکہ عرب لوگ پاخانہ پھرنے کے

لئے ایسی ہی جگہ تلاش کرتے تھے)۔

وَانْسَدَّتْ يَنَابِيعُ الْغَوْطِ الْأَكْبَرِ وَأَبْوَابُ السَّمَاءِ۔ زمین کی تہہ کے چشمے بند ہو گئے (یعنی سوتے جن میں سے پانی پھوٹ رہا تھا) اور آسمان کے دروازے بھی (جہاں سے پانی برس رہا تھا)۔

لَا يَذْهَبُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ يَتَحَدَّثَانِ۔ دو آدمی اس طرح نہ جائیں کہ پاخانہ پھرتے وقت باتیں کرتے رہیں (بلکہ رفع حاجت کے وقت خاموشی اور تنہائی لازم ہے)۔

اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ۔ جب تم حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کر کے پاخانہ نہ پھرو۔

وَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْاَرْضُ فَابْتَلَعَتْ غَائِطَهُ وَبَوْلَهُ لِمَارُوِيَ يَا عَائِشَةُ اَوَ مَا عَلِمْتِ اَنَّ الْاَرْضَ تَبْتَلِعُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ آنحضرت ﷺ جب پاخانہ پھرنے کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کا پیشاب یا پاخانہ نگل جاتی۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ان حضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ زمین ان چیزوں کو نگل جاتی ہے جو پیغمبروں کے جسم سے نکلتا ہے۔ (پیشاب پاخانہ وغیرہ۔ ذہبی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے' اس کو حسین بن علوان نے بنایا جو جھوٹا کذاب ہے)۔

غَاطَ يَغُوْطُ۔ داخل ہوا' داخل ہوتا ہے۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِاَهْلِ الْغَائِطِ يُحْسِنُوْا مُخَالَطَتِيْ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس زمین والوں سے فرما دیجئے جہاں میں رہتا ہوں کہ میرے ساتھ اچھی طرح مل کر رہیں۔

تَنْزِلُ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ۔ میری امت ایک نرم ہموار پشت زمین پر اترے گی جس کو بصرہ کہیں گے (طیبی نے کہا بصرہ سے مراد یہاں بغداد ہے کیونکہ دجلہ وہیں ہے اور بصرہ اس کو اس لئے کہہ دیا کہ وہ توابع بصرہ میں سے ہے یا وہاں ایک موضع ہے جس کو باب البصرہ کہتے ہیں)۔

اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ۔ (بڑی جنگ کے دن جو مسلمانوں اور نصاریٰ میں قیامت کے قریب ہوگی) مسلمانوں کا خیمہ غوطہ میں ہوگا۔ ایک شہر کے کونے پر جس کا نام دمشق کے گرداگرد ہیں۔ بعض نے کہا غوطہ خود ایک بستی ہے دمشق کے قریب' غرض یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کا لشکر وہاں قیام کرے گا)۔

لَا يَتَغَوَّطُوْنَ۔ (بہشتی لوگ) پاخانہ پیشاب نہیں کریں گے (ایک خوشبودار پسینہ ان کے جسم سے نکلے گا اسی سے غذا کی تحلیل ہو جائے گی۔ کیونکہ بہشت کی غذا ایسی لطیف اور نورانی ہوگی کہ اس میں سے غلیظ فضلہ نہیں نکلے گا)۔

اِذَا دَخَلْتُمُ الْغَائِطَ۔ جب تم پاخانہ میں جاؤ۔

غَاغٌ۔ پودینہ' بہت سے آدمی ملے جلے (جن میں ہر قسم کے لوگ ہوں)۔

غَوْغَاءُ۔ ٹڈی جب وہ پر نکالے اور ایک کیڑا مچھر کے مشابہ لیکن وہ کاٹتا نہیں۔

يَحْضُرُكَ غَوْغَاءُ النَّاسِ۔ آپ کے پاس عام کم درجہ کے لوگ جن کا میلان شر و فساد کی طرف ہوتا ہے جمع ہوں گے (غوغاء کے معنی غل غپاڑا چیخ پکار بھی آئے ہیں)۔

غَوْلٌ۔ ہلاک کرنا' بے خبری میں پکڑ لینا' عقل کی خرابی۔

مُغَاوَلَةٌ۔ جلدی چلنا' جلدی کرنا۔

تَغَوُّلٌ۔ رنگ بدلنا۔

تَغَاوُلٌ۔ شرط کر کے آگے بڑھنا' جلدی کرنا۔

اِغْتِيَالٌ۔ ہلاک کرنا' دھوکے سے مار ڈالنا اکیلے مقام میں لے جانا یا پوشیدہ قتل کرنا۔

غَائِلَة۔ آفت' فساد' شر بھاگنا' فسق و فجور وغیرہ۔

لَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ۔ نہ غول کوئی چیز ہے نہ تیرہ تیزی کا مہینہ (عرب لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ غول جنگل میں ایک قسم کا شیطان ہوتا ہے جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہو کر مسافر کو راستہ بھلا دیتا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس خیال کو باطل فرمایا اور بتلا دیا کہ غول کوئی چیز نہیں ہے بعض نے کہا کہ غول کے وجود کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غول کچھ نہیں کر سکتا یعنی کسی کو راستہ نہیں بھلا سکتا۔ اور دلیل اس کی دوسری حدیث میں ہے)۔

لَا غُوْلَ وَلٰکِنَّ السَّعَالِیَ - غول کوئی چیز نہیں ہے البتہ جنوں میں بعض جادوگر ہوتے ہیں - (جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آدمی کو پریشان کرتے ہیں) -

مترجم کہتا ہے تیرہ تیزی کے مہینے یعنی صفر کو عرب لوگ منحوس جانتے تھے اور ہندوستان کے جاہل لوگ بھی اب تک اس کو منحوس جانتے ہیں یہ خیال غلط ہے دوسری حدیث میں ہے کہ سب دن اللہ ہی کے دن ہیں اور غول کے وجود کی نفی فلسفہ جدیدہ کی رو سے قرین قیاس نکلی کیونکہ عرب لوگ غول اس روشنی کو سمجھتے تھے جو دور سے جنگل میں نظر آتی ہے، خصوصاً قبرستانوں اور مرگھٹوں میں، جب اس کے پاس جاؤ تو وہ روشنی ہٹ کر دوسرے مقام میں چلی جاتی ہے اب تحقیق اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعض زمین میں، خصوصاً ہڈیوں میں فاسفوری مادہ ہوتا ہے جو رات کو چمکتا ہوا نظر آتا ہے - یہی مادہ اللہ تعالیٰ نے جگنو میں رکھا ہے جو رات کو چمکتا رہتا ہے اور اسی مادہ سے دیا سلائی بنتی ہے) -

اِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِیْلَانُ فَبَادِرُوْا بِالْاَذَانِ - جب غول طرح طرح کے رنگ بدل کر نمودار ہوں تو اذان میں جلدی کرو (اذان سے شیطان بھاگ جاتے ہیں غول بھی ایک قسم کے شیاطین ہیں - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غول کے وجود کی نفی اگلی حدیث میں منظور نہیں ہے واللہ اعلم) -

اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ - تیری پناہ اس سے کہ میں نیچے کی طرف سے بیخبری میں ہلاک کیا جاؤں -

لَا فِیْھَا غَوْلٌ - بہشت کی شراب میں عقل کی خرابی اور ہلاکت نہ ہوگی -

اَلْغَضَبُ غُوْلُ الْحِلْمِ - غصہ، تحمل اور بردباری کا غول ہے (اس کو ہلاک کر دیتا ہے یعنی جب غصہ کی عادت پڑ گئی تو تحمل کی صفت مٹ جاتی ہے) -

کَانَ لِیْ تَمْرٌ فِیْ سَھْوَةٍ کَانَتِ الْغُوْلُ تَجِیْئُ فَتَاْخُذُ - میرے پاس کوٹھے (یا مچان یا خزانے) میں کھجور رہتی، غول آ کر اس میں سے لے جاتے (یعنی شیطان کھجور چرا کر لے جاتے - یہ ابو ایوبؓ کا قول ہے اور دوسری صحیح حدیث سے جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے شیطان کا کھجور چرانا ثابت ہوتا ہے) -

اِنَّہٗ اَوْ جَزَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ کُنْتُ اُغَاوِلُ حَاجَةً لِیْ - عمار بن یاسرؓ نے ایک بار مختصر نماز پڑھی اور فرمایا ایک ضروری کام کے لئے مجھے جلد جانا تھا -

بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُغَاوِلِیْنَ - بہت دور چلنے کے بعد اترے -

کُنْتُ اُغَاوِلُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّةِ - میں تو جاہلیت کے زمانہ میں ان کو لوٹنے اور غارت کرنے میں جلدی کیا کرتا -

لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ - نہ اس غلام میں کوئی عیب (بیماری وغیرہ) ہے اور نہ اس معاملہ میں کوئی فریب و دغابازی ہے (مثلاً وہ غلام چوری کا مال ہو اس کا مالک آ کر اس کو لے لے - اب خریدار کی رقم تباہ و برباد ہو وہ بائع پر نالش کرتا پھرے - عرب لوگ کہتے ہیں:

غَالَہٗ یَغُوْلُہٗ اور اِغْتَالَہٗ یَغْتَالُہٗ - اس کو ہلاک کیا یا کرتا ہے) -

بِاَرْضٍ غَائِلَةِ النِّطَاءِ - ایسے ملک میں جس کی دوری چلنے والوں کو ہلاک کرتی ہے -

وَیَبْغُوْنَ لَہُ الْغَوَائِلَ - اس کے ہلاک کرنے کی فکر میں ہیں (مہلک تدبیریں کر رہے ہیں) -

رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَبِیَدِھَا مِغْوَلٌ مَا ھٰذَا قَالَتْ مِغْوَلٌ اَبْعَجُ بِہٖ بُطُوْنَ الْکُفَّارِ - آنحضرتؐ نے بی بی ام سلیم کے پاس ایک خنجر یا ایک چھرا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے، انھوں نے عرض کیا یہ ایک چھرا ہے جس سے میں کافروں کے پیٹ پھاڑوں گی (اگر کوئی کافر میرے پاس آ گیا تو اس کو اس سے ماروں گی - سبحان اللہ عرب کی عورتوں کی بہادری کا کیا کہنا - حضرت صفیہؓ آنحضرتؐ کی پھوپی نے جنگ احزاب میں ایک یہودی کو مار گرایا جو مجاہدین کی خواتین میں گھسنا چاہتا تھا) -

اِنْتَزَعْتُ مِغْوَلًا فَوَجَاْتُ بِہٖ کَبِدَہٗ - میں نے ایک خنجر لیا اور اس سے اس کا جگر نکال ڈالا (یعنی کلیجہ پھاڑ ڈالا) -

ضَرَبُوْہُ بِالْمِغْوَلِ عَلٰی رَاْسِہٖ - اس کے سر پر چھرا مارا -

مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِیْ اَخْلَاقِھِمْ اَمْنٌ مِّنْ غَوَائِلِھِمْ - لوگوں کے اخلاق اور عادات میں شریک رہنا ان کی ضرر رسانیوں سے محفوظ رہنا ہے -

لَا تَبْذِلُوْا مَوَدَّتَکُمْ لِمَنْ یَبْغَاکُمُ الْغَوَائِلَ - تم اس شخص سے دوستی مت رکھو جو تم کو نقصانات پہنچانا چاہے (ظاہر میں دوست دل میں دشمن ہو)-

لَا یَنْقُبُ الْاَرْضَ وَلَا یَغُوْلُهٗ - وہ نہ زمین کو چھیدتا ہے نہ اس پر غالب ہوتا ہے-

اِذَا تَغَوَّلَتْ بِکُمُ الْغُوْلُ فَاَذِّنُوْا - جب غول طرح طرح کے رنگ بدل کر ظاہر ہوں تو اذان دو-

مَا مِنَّا اَحَدٌ اِخْتَلَفَتْ اِلَیْهِ الْکُتُبُ وَاُشِیْرَ اِلَیْهِ بِاَصَابِعَ وَسُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ اِلَیْهِ الْاَمْوَالُ اِلَّا اغْتِیْلَ - ہم اہل بیت میں سے جس کے پاس جگہ جگہ سے خط آئیں لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں شریعت کے مسائل اس سے پوچھے جائیں لوگ روپیہ اس کو بھیجیں وہ دھوکے سے ضرور قتل کیا جائے گا (حاکم وقت اس کی طرف سے متوہم ہو کر اس کے قتل کی فکر کرے گا- خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کے زمانہ میں بہت سادات اہل بیت اسی گمان سے مارے گئے ان کو زہر دیا گیا- سب سے پہلے امام السادات قائم مقام خواجہ کائنات جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا' ان کے بعد اکثر ائمہ کرام کو کمبخت نواصب اور خوارج نے طرح بہ طرح شہید کرایا- گو اس زمانہ میں امام حسین علیہ السلام نہیں ہیں مگر یزید اور یزید کے چیلے بے شمار پھیلے ہوئے ہیں کسی سید بنی فاطمہ کو ذرا سی بھی حکومت حاصل نہیں ہونے دیتے ۱۲۰۰ ہجری میں سید احمد صاحبؒ بریلوی نے امامت شرعی قائم کرنے کی فکر کی تھی لیکن ایسے ہی نام کے مسلمانوں نے ان کو شہید کرا دیا- انا للہ و انا الیہ راجعون خیر ان سب خونوں کا بدلہ ہم امام مہدی علیہ وعلی آباۂ اسلام کے عہد میں لے لیں گے)-

اَخَافُ اَنْ تُغْتَالَ فَتُقْتَلَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں تم کو اکیلے پا کر دھوکے سے مار نہ ڈالیں-

وَلَمْ یَبْغِهَا غَائِلَةً - اس کی خرابی اور ضرر رسانی نہیں چاہی-

اَلْبَیْضُ یَذْهَبُ بِقَرَمِ اللَّحْمِ وَلَیْسَ لَهٗ غَائِلَةُ اللَّحْمِ - انڈے گوشت کی خواہش اور لت دور کر دیتے ہیں اور ان میں گوشت کا ضرر بھی نہیں ہے (بہت گوشت کھانے سے ورم جگر سرطان پیدا ہوتا ہے- خون بگڑ کر خارشت اور کھجلی پیدا ہوتی ہے)-

غَیْلَةٌ - کا بیان آگے آئے گا-

غَوِیٌّ - بچہ کا پیٹ دودھ سے بگڑ جانا' یا دودھ نہ مل کرنا تو ان اور قریب بہ ہلاکت ہو جانا-

غَیٌّ (اصل میں غوی تھا) گمراہ ہونا' نامراد ہونا جہالت میں ڈوب جانا' گمراہ کرنا-

غَوَایَةٌ - گمراہی اور ضلالت-

تَغْوِیَةٌ اور اغواء - گمرا کرنا-

تَغَاوِیْ - گمراہ بننا-

اِنْغِوَاءٌ - گرنا' مائل ہونا-

اِسْتِغْوَاءٌ - گمراہی چاہنا' گمراہ کرنا-

مَنْ یُّطِعَ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلَ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰی - جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے (ان کا حکم مانے یعنی قرآن وحدیث پر چلے) اس نے راہ پائی اور جو کوئی ان کی نافرمانی کرے وہ بھٹک گیا (راہ راست سے دور پڑ گیا)-

لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ لَغَوَتْ اُمَّتُکَ - (شب معراج میں جب آنحضرتؐ کے سامنے دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب- آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا- پھر آپ سے کہا گیا) اگر آپ شراب کا گلاس لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی (جیسے نصاریٰ گمراہ ہوئے ہیں- مطلب یہ ہے کہ تمام امت یا اکثر گمراہ ہو جاتی - کیونکہ اب بھی آپ کی امت میں کچھ لوگ گمراہ ہیں خصوصاً وہ نام کے مسلمان جو نصاریٰ سے بھی بڑھ کر شراب خواری اور سیندی اور تاڑی نوشی میں مصروف رہتے ہیں بڑے شرم کی بات ہے کہ نصاریٰ کے دین میں شراب پینا حرام نہیں بلکہ متوالا ہونا منع ہے اس پر بھی نصاریٰ شراب کم پیتے ہیں اور اب تو اکثر نصاریٰ یک قلم شراب خواری بالکل بند کرتے جاتے ہیں- مگر مسلمان جس کے دین میں شراب قطعی حرام ہے اس کا ایک قطرہ بھی پینا درست نہیں' غٹا غٹ شراب کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں نہ اللہ اور رسول سے شرماتے ہیں نہ اپنی جان پر رحم

کرتے ہیں' کم بخت نوجوان مرتے جاتے ہیں لیکن کسی طرح ان کی آنکھ نہیں کھلتی-لاحول ولاقوۃ الا باللہ)-

لَاَغْوَيْتَ النَّاسَ - (حضرت آدم سے حضرت موسیٰ نے کہا) تم نے (ممنوع درخت کھا کر) لوگوں کو بے راہ اور خراب کر دیا (اگر تم اس درخت میں سے نہ کھاتے تو ہم سب راہ راست پر قائم رہ کر چین اور آرام سے بہشت میں زندگی بسر کرتے)-

سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ اِنْ اَطَعْتُمُوْ هُمْ غَوَيْتُمْ- قریب ہے وہ زمانہ تم پر ایسے لوگ حاکم بنیں گے کہ اگر تم ان کا کہا مانو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (مراد معاویہ اور یزید اور مروان وغیرہ ہیں-معلوم ہوا کہ حاکم اسلام کی اطاعت بھی وہیں تک لازم ہے جہاں تک کہ اس کا حکم خلاف شرع نہ ہو-شریعت کے خلاف کسی کا حکم ماننا ناجائز ہے)-

فَتَغَاوَوْا وَاللّٰهِ عَلَيْهِ حَتّٰى قَتَلُوْهُ-قسم خدا کی یہ لوگ حضرت عثمانؓ پر اکٹھا ہو گئے یہاں تک کہ ان کو مار ڈالا-

فَتَغَاوَى الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى قَتَلُوْهُ-(ایک مشرک نے آنحضرت کو برا کہنا شروع کیا-ایک مسلمان نے اس کو مار ڈالا-اس پر سب مشرک اس مسلمان پر اکٹھا ہو گئے اور اس کو مار ڈالا-(ایک روایت میں فتعاووا ہے-عین مہملہ سے-جس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

اِنَّ قُرَيْشًا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مُغْوِيَاتٍ لِمَالِ اللّٰهِ-قریش کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے مال کو برباد کریں (سارا بیت المال خود ہضم کر جائیں-یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا) (عرب کے لوگوں میں مغویات مستعمل ہے یہ جمع ہے مغواۃ کی-یعنی وہ گڑھا جو بھیڑیے کے مارنے کو کھودتے ہیں اس میں ایک بکری کا بچہ باندھ دیتے ہیں-بھیڑیا اس کو پکڑنے کے لئے گڑھے میں کود پڑتا ہے پھر وہاں سے نکل نہیں سکتا)-

مَنْ حَفَرَ مُغْوَاةً اَوْشَكَ اَنْ يَّقَعَ فِيْهَا - جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کے لئے گڑھا کھودے وہ قریب ہے کہ خود اس میں گرے گا (چاہ کن راچاہ درپیش)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ لِصٍّ غَاوٍ - ہر چور گمراہ کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَاوِيْنَ - یا اللہ ہم کو گمراہوں میں سے مت کر-

اَلْوَاحِدُ فِيْهِ غَاوٍ وَالْاِثْنَانِ غَاوِيَانِ وَالثَّلٰثَةُ نَفَرٌ-سفر میں اکیلا شخص گمراہ ہے-دو ہوں تو دونوں گمراہ ہیں-تین ہوں البتہ ایک جماعت ہیں (کم سے کم سفر میں تین رفقاء کو مل جانا چاہیے)-

مُغْوِى-گمراہ کرنے والا بہکانے والا-

باب الغین مع الهاء

غَهَبٌ-غافل ہونا' بھول جانا-

اِغْتِهَابٌ-تاریکی میں چلنا-

غَيْهَبٌ-تاریکی سخت سیاہی (اس کی جمع غیاھب ہے)

اَصَابَ صَيْدًا غَهَبًا-غفلت میں ایک شکار کیا (یعنی بلاقصد-عطاء نے کہا اس کو بدل دینا ہو گا یعنی جب احرام میں ایسا کرے یا حرم میں)-

اُرْقُبِ الْكَوْكَبَ وَارْمُقِ الْغَيْهَبَ-ستارے کو تاکتا رہ اور تاریکی کو دیکھتا رہ-

غِهِبِّى الشَّبَابِ یا غِهِبَّاؤُهٗ-شروع جوانی-

غَيْهَبَانٌ-تاریکی اور شکم-

بابُ الغین مع الیاء

غَيْبٌ اور غَيْبَةٌ اور غِيَابٌ اور غُيُوْبٌ اور مَغِيْبٌ دور رہنا' ڈوب جانا' چھپ جانا' غائب ہونا' غیر حاضر' سفر کرنا-

غِيْبَةٌ-عیب بیان کرنا - پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا (یعنی جو سچ ہو' اگر جھوٹ ہو تو اس کو افترا اور بہتان کہیں گے)-

تَغْيِيْبٌ-چھپانا' دور کرنا-

مُغَايَبَةٌ-غائب میں کہنا-

اِغَابَةٌ-خاوند کا غائب ہونا-

مُغِيْبَةٌ-وہ عورت جس کا خاوند اس کے پاس نہ ہو-

تَغَيُّبٌ-غائب ہونا-

اِغْتِيَابٌ-غیبت کرنا-

غِیَابٌ۔قبر۔

غَیْبٌ۔ جو آنکھ کے سامنے نہ ہو اگرچہ دل میں حاضر ہو۔علم بالغیب اور ایمان کا یہی مطلب ہے (یعنی جو چیزیں آنکھ سے نہیں دیکھتیں۔مثلاً باری تعالیٰ ملائکہ بہشت' دوزخ۔ان پر یقین کرنا)۔

لَا دَاءَ وَ لَا خِبْثَةَ وَلَا تَغْيِيبَ۔ اس غلام میں نہ کوئی عیب بیماری ہے نہ وہ حرام کا مال ہے (مثلاً آزاد ہو اور اس کو غلام بنا کر بیچا ہو) اور نہ کہیں اس کو پڑا پایا ہے (مثلاً وہ اپنے مالک کا گھر بھول گیا ہو)۔

اَمْهِلُوْا حَتّٰى تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔ اتنی مہلت دو کہ جس عورت کے بال پریشان بکھرے ہوئے ہوں وہ کنگھی چوٹی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب ہو وہ استرہ لے لے (پاکی کر لے)۔

لَا يَدْ خُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ۔کوئی مرد اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (اس کے پاس نہ ہو اگرچہ اسی شہر میں ہو) مگر جب اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو (یعنی دو یا تین مرد مل کر ایسی عورت کے پاس جا سکتے ہیں۔بشرطیکہ وہ بدکاری میں ایک دوسرے کے ساتھ متفق نہ ہوں بلکہ نیک اور صالح ہوں)۔

اِنَّ امْرَاَةً مُغِيْبًا اَتَتْ رَجُلًا تَشْتَرِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَتَعَرَّضَ لَهَا فَقَالَتْ وَيْحَكَ اِنِّيْ مُغِيْبٌ فَتَرَكَهَا۔ ایک عورت ایک شخص کے پاس کچھ مول لینے کو آئی' اس نے اس کو چھیڑا۔وہ کہنے لگی۔ارے تجھ پر افسوس میرا خاوند غائب ہے (یعنی میں خاوند والی ہوں) تب اس نے اس کو چھوڑ دیا۔

وَاِنَّ نَفَرَنَا غَيَبٌ۔ ہمارے مرد باہر گئے ہوئے ہیں (یہاں ہم سب عورتوں کو چھوڑ گئے ہیں)۔

غَيَبٌ۔جمع ہے غائب کی۔

وَكَانَ اَهْلُهَا غَيَبًا۔اس کے گھر والے غائب تھے۔

اِنَّ حَسَّانًا لَمَّا هَجَا قُرَيْشًا قَالَتْ اِنَّ هٰذَا لَشَتْمٌ مَاغَابَ عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ۔ جب حسان بن ثابت نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو وہ کیا کہنے لگے' اس گالی میں تو ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر صدیقؓ) کی شرکت ضرور ہے (انہوں نے ہی حسان کو قریش کے بزرگوں کے نسب اور حالات بتلائے ورنہ حسان کو یہ باتیں کیونکر معلوم ہو سکتی تھیں۔حضرت ابوبکرؓ کو علم انساب میں بڑا دخل تھا اس فن کے بڑے عالم تھے' آنحضرتؐ نے حسانؓ سے کہا تھا۔قریش کے عیب ابوبکر سے پوچھ لے وہ ان کی ہفتاد پشت تک سے واقف تھے)۔

وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ۔ اور تو اس سبب سے میرے باطن یعنی میرے ایمان کو درست کرے۔

وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ۔ اور میرے ظاہر یعنی اعمال کو بلند کرے (قبول فرما لے کیونکہ اچھے اعمال عرش مقدس تک چڑھائے جاتے ہیں)۔

اِنَّهٗ عُمِلَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ۔ آنحضرتؐ کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا (غابہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب بلند جانب میں۔وہاں جھاؤ کے درخت بہت تھے۔اصل میں غابہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں گنجان درخت ہوں کیونکہ وہ اپنے اندر کی چیزوں کو چھپا لیتے ہیں۔اس کی جمع غابات ہے)۔

كَلَيْثِ غَابَاتٍ شَدِيْدِ الْقَسْوَرَةِ يَا كَرِيْهِ الْمَنْظَرَةِ۔ (یہ حضرت علیؓ کے رجز کا ایک مصرعہ ہے جو آپ نے مرحب یہودی کے مقابلہ میں پڑھا تھا۔اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے اَنَا الَّذِيْ سمتني امّي حيدره یعنی میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا (یعنی شیر) جھاڑیوں کے شیر کی طرح بہت سخت حملہ کرنے والا یا بدصورت (مہیب شکل)۔

اُسُدُ الْغَابَاتِ۔جھاڑیوں کے شیر۔

اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ۔حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے غیر حاضر تھے (کیونکہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی علیا حضرت رقیہ بیمار تھیں' آپ نے حضرت عثمانؓ کو ان کی خبرگیری اور تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑا تھا۔اب رافضیوں کا یہ طعن کہ حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہ تھے محض لغو ہے۔انھوں نے آنحضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل کی جو سب باتوں پر مقدم تھی)۔

مَا كَانَ يَغِيْبُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُشَاهَدَةِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ان میں کوئی آن حضرتؐ کے دیدار سے غائب نہیں ہوتا تھا (ہر وقت آپ کا جمال مبارک دیکھا رہتا)۔

حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ قَلِيْلًا حَتّٰی غَابَ الْقُرْصُ۔ یہاں تک کہ سورج تھوڑا غائب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کا گرہ چھپ گیا۔

لَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَا جِزٍ۔ ان میں کوئی ادھار نقد کے بدلے نہ بیچو (یعنی ایک شے ادھار دی جائے اور اس کے بدل دوسری شے نقد انقد ہو)۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اس کا گوشت سنبھالے (کسی کو کھانے نہ دے یعنی اس کی برائی اور غیبت کرنے والے کا رد کرے)۔

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ غیب پر (یعنی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے امور پر) ایمان لاتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ۔ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو جانتا ہے۔

اَوْ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَفَاتِيْحَ الْغَيْبِ۔ یا کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ آنحضرتؐ غیب کی کنجیاں جانتے تھے (وہ پانچ باتیں ہیں غیب کی جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ یعنی قیامت کب آئے گی۔ ابر سے پانی برسے گا یا نہیں۔ پیٹ میں نر ہے یا مادہ۔ کل کیا ہوگا۔ کہاں مرے گا (تو اس نے بڑا بہتان کیا (اس لئے کہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے قل لا يعلم من فی السموت والارض الغيب الا الله اور دوسری آیت میں ہے ولو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير پس یہ کہنا کہ آنحضرتؐ کو علم غیب تھا نص قرآنی کا انکار ہے جو موجب کفر ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا وہ غیب کی بات آپ کو بتلا دیتا یہ اور بات ہے کلام علم ذاتی میں ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهٖ فِيْمَا يُقَدِّرُ مِنْ شَيْءٍ وَّ يَقْضِيْهِ فِيْ عِلْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَهٗ۔ آخر تک (امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔) اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کو جانتا ہے جو اس کی مخلوقات سے پوشیدہ ہے یعنی وہ باتیں جن کو وہ قرار دیتا ہے اور اپنے علم میں ان کا فیصلہ کرتا ہے ابھی اس کی خبر فرشتوں تک کو نہیں ہوتی۔ تو یہ علم خاص اسی تک ہے جب چاہتا ہے اس کے بموجب ظاہر کرتا ہے اور کبھی کوئی بات اس کو ایسی پیش آتی ہے کہ اس کو ظاہر نہیں کرتا (ملتوی کر دیتا ہے) لیکن وہ علم جس کو اللہ تقدیر کر کے نافذ کر دیتا ہے (فرشتوں تک اس کا علم آ جاتا ہے وہ تو آنحضرتؐ کو پہنچ گیا۔ پھر آپ کے بعد ہم اہل بیت کو پہنچا۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرَ خَمْسَةُ اَشْيَاءَ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ اخیر تک۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا پانچ باتوں کو (جن کا ذکر ابھی گزرا) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ کل کیا ہوگا۔ پس نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں)۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ فَقَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔ (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا) تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا اس طرح ذکر کرے جو اگر وہ حاضر ہوتا تو اس کو ناگوار ہوتا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے بھائی میں عیب کی وہ بات موجود ہو تو کیا جب بھی وہ غیبت ہوگی؟ فرمایا یہی تو غیبت ہے (یعنی واقعی عیب کسی کا اس کے پیٹھ پیچھے بیان کرنا) اگر اس میں وہ عیب نہ ہو تب تو (غیبت سے بھی زیادہ سخت) افترا اور بہتان ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ کسی غرض شرعی کے لئے غیبت کرنا درست ہے۔ مثلاً مظلوم کو ظالم کا ظلم بیان کرنا۔ یا حدیث کے راویوں کا حال کھولنا یا نکاح کے مشورے کے وقت کسی کا نسب یا رویہ بیان کرنا یا کوئی مسلمان کسی سے کوئی معاملہ امانت یا شرکت کا کرنا چاہتا ہے تو اس مسلمان کا مال محفوظ رکھنے کے لئے اس کا رویہ بیان کر دینا اور غیبت میں تعریض بھی حرام ہے جیسے تصریح اور یہ بالا جماع حرام ہے۔ بعض نے کہا بالاجماع کبیرہ گناہ ہے بعض نے کہا صغیرہ ہے)۔

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے (کیونکہ غیبت حق العباد ہے اور زنا اکثر حق اللہ ہوتا ہے۔ اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے کیونکہ زنا بالا تفاق گناہ کبیرہ ہے)-

لَیْسَ لِفَاسِقٍ غِیْبَۃٌ- فاسق (بدکار شخص کی جو علانیہ فسق و فجور کرتا ہو) کی غیبت نہیں ہے (یعنی اس کا عیب بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں ہے)-

اِغْتَبْتِیْهَا- (حضرت عائشہؓ نے کہا ہمارے پاس ایک عورت آئی جب وہ چلی گئی تو میں نے اس کا ٹھنگنا پن ہاتھ سے اشارہ کر کے بیان کیا- آنحضرتؐ نے فرمایا) تو نے اس کی غیبت کی (کیونکہ تعریضاً بھی کسی کا عیب بیان کرنا غیبت میں داخل ہے)- البتہ اگر کوئی شخص کسی لقب سے مشہور ہو جیسے اعرج اعمیٰ اعور اعمش وغیرہ تو معرفت کے لئے نہ تحقیر کی نیت سے اس کا لقب بیان کرنا درست ہے- اسی طرح گواہ کو گواہی کی حالت میں سچ واقعہ اور حال کا بیان ضرور ہے گو اس میں کسی کا عیب ہو- اسی طرح دینی مسائل میں ایک عالم کی خطا اور لغزش (تہذیب کے ساتھ) بیان کر دینا ضروری ہے تا کہ دوسرے لوگ دھوکہ نہ کھائیں)-

مَنْ ذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ خَلْفِهٖ بِمَا هُوَ فِیْهِ مِمَّا عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ یَغْتَبْهُ- اگر کوئی شخص کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی وہ بات بیان کرے جس سے لوگ اس کو پہچان لیں (نہ اس کی تحقیر و تذلیل کے لئے) تو یہ غیبت نہ ہوگی-

غَیَابَۃُ الْوَادِیْ- وادی کی تہہ-

غَیْثٌ- پانی برسانا یا برسنا بارش، روشن ہونا-

تَغَیُّثٌ- موٹا ہونا-

غَیْثٌ- چارے اور گھاس کو بھی کہتے ہیں-

اَلَا فَغِثْتُمْ مَا شِئْتُمْ- تم جتنا چاہتے تھے اتنا تم پر بارش برسی-

غِثْنَا- ہم پر پانی برسا-

اَغِثْنَا- ہماری مدد کر-

اِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ- وہ تو شہد کی مکھی ہے (اس کو غیث اس لئے کہا کہ شہد کی مکھی سبزی اور پھولوں کو ڈھونڈھتی رہتی ہے گویا بارش کی طلب گار ہے کیونکہ سبزی اور پھول بارش ہی کے آثار ہیں)-

اَللّٰهُمَّ غِثْنَا- یا اللہ ہم پر پانی برسا (بعض نے کہا یہ اغاثۃ سے ہے یعنی ہماری فریاد رسی کر پانی دے)-

اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا- ہم کو ایسا پانی پلا جو ہماری فریاد رسی کرے (ہم کو سیراب کر دے)-

کَالْغَیْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّیْحُ- دجال زمین میں ایسا جلد پھرے گا جیسے ابر جس کو آندھی لئے بھاگے جاتی ہے (بظاہر حال ریل گاڑی بھی دجال کی سواری ہوگی جب ریل کو خوب تیز کرو تو ہوا کی طرح جاتی ہے- واللہ اعلم- دوسری روایت میں ہے معه ماء ونار- دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ- ریل میں یہ دونوں چیزیں ہوتی ہیں- مگر اس صورت میں حدیث کے اس جملہ کا مطلب نہیں کھلتا کہ اس کا پانی آگ ہوگا اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی- وہ اس کو آگ میں ڈال دے گا تو آخرت میں اس کو ٹھنڈا پانی ملے گا- اور جو کوئی اس کو مان کر اس کا پانی پئے گا وہ آخرت میں دوزخ یعنی آگ میں ڈالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو اصل مطلب ہے اور ہمارا کام ایمان لانا ہے اللہ اور رسول کے ارشاد اور دل سے اس پر یقین کرنا)-

اُدْعُ اللّٰهَ یَغِثْنَا- اللہ سے دعا کیجئے ہم کو پانی دے-

اَلْحِجَامَۃُ فِی الرَّاْسِ هِیَ الْمُغِیْثَۃُ- سر میں پچھنے لگوانا بڑا فائدہ مند ہے-

غَیَدٌ- ایک طرف گردن جھکی ہونا' بدن کے جوڑ نرم ہونا-

اَغْیَدُ- جس مرد کی گردن جھکی ہوئی ہو (غیداء اس کا مونث ہے اور جمع غید ہے)-

تَغَایُدٌ- جھکنا' دہرا ہونا-

غِیْدِ غِیْدِ- جلدی کر-

غَیْدَاءُ- وہ عورت جس کا بشرہ لطیف اور نرم اور خوبصورت ہو گردن لمبی ہو- (غادہ کا بھی یہی مطلب ہے)-

عَظِیْمُ الْکَرَادِیْسِ اَغْیَدُ- بڑے جوڑوں والے ایک طرف گردن جھکی ہوئی خواب آلودہ (یہ حضرت علیؓ کی صفت ہے)-

غیذی- ابر-

مَرَّتْ سَحَابَۃٌ فَنَظَرَ اِلَیْهَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوْا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ

قَالَ وَالْغَیْذٰی - ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گزرا آں حضرتؐ نے اس کو دیکھا اور صحابہ سے فرمایا - تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا ''سحاب'' آپ نے فرمایا اور ''مزن'' انھوں نے کہا مزن بھی فرمایا اور ''غیذی''۔

غَیْذَان - جس کا گمان ٹھیک نکلتا ہو۔

مُغْتَاذٌ - غصہ ناک - غضب ناک۔

غَیْرٌ - دیت دینا' بدل جانا' پھیر دینا۔

غِیَارٌ - پانی پلانا' دینا' فائدہ کرانا۔

غَیْرَۃٌ - اور غار اور غیار - رشک کرنا حمیت غیر کی شرکت سے۔

تَغْیِیْرٌ - بدل دینا۔

مُغَایَرَۃٌ اور غِیَارَۃٌ - معارضہ کرنا' مخالفت کرنا' اجنبی ہونا۔

اِغَارَۃٌ - سوکن لانا' غیرت دلانا۔

تَغَیُّرٌ - بدل جانا۔

تَغَایُرٌ - اختلاف اور تباین۔

اِغْتِیَارٌ - ایک شہر سے دوسرے شہر غلہ لے جانا۔

بَنَاتُ غَیْرٍ - جھوٹ اور لغو۔

غَیْرٌ - سوا۔

لَا اِلٰهَ غَیْرُ اللّٰهِ - اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

اَلَا تَقْبَلُ الْغِیَرَ - کیا تم دیت منظور نہیں کرتے (اس کی جمع اغیار ہے۔ بعض نے کہا غیر خود جمع ہے غیرۃ کی بمعنی دیت)۔

اِنِّیْ لَمْ اَجِدْ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِیْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِیَ اَوَّلُهَا فَنَفَرَ اٰخِرُهَا اُسْنُنِ الْیَوْمَ وَغَیِّرْ غَدًا - اس شخص کی مثال شروع زمانہ اسلام میں ایسی ہے جیسے بکریوں کا مندہ (گلہ) ہو اور کوئی آگے والی بکریوں کو مارے تو پچھلی بھی ڈر کر بھاگ نکلیں آج ایک طریقہ قائم کرو اور کل اس کو بدل ڈالو (مطلب یہ ہے کہ اگر محلم بن جثامہ کی یہ خواہش قبول کی جائے کہ خون کرے اور اس سے قصاص نہ لیا جائے دیت پر اکتفاء کیا جائے تو لوگ اسلام کے دین سے نفرت کرنے لگیں گے اور کہیں گے اس دین میں خون کا بدلہ خون نہیں ہے بلکہ مال لینا ہے حالانکہ عرب لوگ خون کے بدلے خون کرنے کو پسند کرتے تھے اور دیت لینا ننگ و عار سمجھتے تھے)۔

لَوْ غَیَّرْتَ بِالدِّیَةِ کَانَ فِیْ ذٰلِكَ وَفَاءٌ لِهٰذَا الَّذِیْ لَمْ یَعْفُ وَکُنْتَ قَدْ اَتْمَمْتَ لِلْعَافِیْ عَفْوَهٗ - (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے باب میں جس نے ایک عورت کو قتل کر ڈالا تھا اور اس کے کچھ وارثوں نے خون معاف کر دیا تھا کچھ قصاص کے خواستگار تھے - یہ حکم دیا کہ قاتل سے قصاص لیا جائے - تب عبد اللہ بن مسعودؓ نے ان سے کہا) اگر تم خون کے بدلہ دیت دلانے کا حکم دو تو جس نے خون معاف نہیں کیا اس کا بھی حق پورا ہو جاتا ہے اور معاف کرنے والے کی معافی بھی قائم رہتی ہے (یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ کیا ہیں ایک تھیلہ ہیں جو علم سے بھرا ہوا ہو بیشک عبد اللہ بن مسعودؓ بڑے فقیہ اور عالم تھے اگر مقتول کے ورثہ میں ایک وارث بھی خون معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے)۔

لَوْ لَا اَنْ یَّتَتَابَعَ فِیْهِ الْغَیْرَانُ وَالسَّکْرَانُ - اگر یہ ڈر ہوتا کہ غیرت مند اور نشہ باز ایسے کام برابر کرنے لگیں گے (عورتوں کو مار ڈالیں گے اور کہیں گے ہم نے ان کے پاس غیر مردوں کو پایا)۔

اِنَّهٗ کَرِهَ تَغْیِیْرَ الشَّیْبِ - آنحضرتؐ نے بڑھاپا بدلنا مکروہ سمجھا (یعنی سفید بال اکھیڑنا اور نہ خضاب کا حکم تو دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّاَنَا غَیُوْرٌ - میری ایک بیٹی ہے اور میں غیرت مند ہوں۔

غَارَتْ اُمُّکُمْ - تمہاری ماں (یعنی حضرت عائشہؓ) کو غیرت آ گئی (انھوں نے اپنی سوکن کا بھیجا ہوا پیالہ گرا دیا)۔

اِنِّی امْرَاَۃٌ غَیْرٰی - میں ایک غیرت والی عورت ہوں۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُهٗ - اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا بندہ زنا کرے (جیسے آدمیوں کو اس بات پر غیرت آتی ہے کہ ان کا غلام یا لونڈی زنا کرے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے زنا کرنے پر غیرت آتی ہے)۔

لَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ - اللہ سے بڑھ کر کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ کو شخص کہہ سکتے ہیں)۔

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ - میں نے ان کی غیرت کا خیال کیا۔

مَا تَدْرِی الْغَيْرَاءُ اَعْلَى الْوَادِیْ مِنْ اَسْفَلِهٖ - غیرت والی عورت وادی کے بلند حصہ کو نشیبی حصہ سے نہیں پہچانتی۔

وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا - اللہ بہت غیرت دار ہے۔

اَعِزْتِ فَقُلْتُ مَا لِیْ لَا يَغَارُ مِثْلِیْ عَلٰى مِثْلِكَ - کیا تجھ کو غیرت آ گئی' میں نے عرض کیا بھلا میری ایسی عورت کو آپ جیسے مرد پر کیوں نہ غیرت آئے گی۔

اِمْرَاَةٌ غَيْرٰى - بڑی غیرت والی عورت۔

مَنْ يَّكْفُرِ اللّٰهَ يَلْقَ الْغِيَرَ - جو شخص اللہ کو نہ مانے گا وہ آفت میں پڑے گا۔ کیونکہ اس کو اللہ تعالی سے سروکار نہیں' برخلاف مومن کے اس کو کیسی ہی مصیبت پڑے وہ اللہ کے رحم و کرم پر بھروسا کر کے مطمئن رہتا ہے)۔

بِمَدْرَجَةِ الْغِيَرِ - آفتوں کے رستے میں۔

لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ - میرے باپ نے جو میرا نام رکھا میں اس کو نہیں بدلوں گا (معلوم ہوا کہ آپ نے جو تبدیل نام کے لئے فرمایا تھا وہ وجوب کے طور پر نہ تھا ورنہ وہ انکار کیسے کر سکتے۔ اس پر بھی ان کو آنحضرتؐ کے ارشاد کے موافق نام نہ بدلنے کی سزا ملی۔ ہمیشہ ان کے خاندان میں تکلیف اور سختی ہی رہی۔ ارے آں حضرتؐ پر سے سو باپ تصدق ہیں)۔

بَابُ مَنْ اَمَرَ غَيْرَ الْاِمَامِ بِاِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ - جو شخص امام کے سوا دوسرے کسی کو حد مارنے کا حکم دے جب امام وہاں موجود نہ ہو۔

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَ غَيْرُهٗ - بے وضو قرآن پڑھنا وغیرہ (یعنی اس کا لکھنا' پڑھانا)۔

لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ - آنحضرتؐ کا ایک ہی مؤذن تھا (یعنی جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن اذان دیتا کیونکہ آپ کے تین مؤذن تھے ایک بلال دوسرے ابن ام مکتوم تیسرے سعید۔

اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ - کیا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ (مطلب آپ کا یہ تھا کہ جلدی سے ایک حکم قطعی بلا دلیل لگا دینا خوب نہیں ہے یا یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ مسلمانوں کے اطفال بہشت میں جائیں گے)۔

غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ - آنکھیں اندر گھسی ہوئیں (یہ صاحب مجمع البحار کی غلطی ہے انھوں نے اس لغت کو اس باب میں بیان کیا حالانکہ غائر غور سے نکلا ہے جس کا بیان اوپر گزر چکا)۔

غِيَارٌ - ذمی کافروں کا نشان جیسے زنار وغیرہ یا دوسرے رنگ کا ایک کپڑا جو اپنے کپڑوں پر سی لیں۔

اَلشُّكْرُ اَمَانٌ مِّنَ الْغِيَرِ - شکر تمام آفتوں کا بچاؤ ہے۔

اِذَا لَمْ يَغِرِ الرَّجُلُ فَهُوَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ - بے غیرت آدمی کا دل اوندھا ہے۔

غَيْضٌ - یا مغاض کم ہونا' جذب ہو جانا۔

غَاضَ الْكِرَامُ وَفَاضَ اللِّئَامُ - شریف سخی غریب پرور کم لوگ ہیں اور بخیل بدذات بہت ہیں۔

تَغْيِيْضٌ - گھٹ جانا۔

اِغَاضَةٌ - گھٹانا۔

تَغَيُّضٌ - گھٹنا۔

غَيْضَةٌ - پانی کے مقام پر گنجان درخت اور ایک مقام کا نام ہے موصل کے قریب۔

يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ - اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اس کو کوئی چیز نہیں گھٹا سکتی (وہ کتنا ہی خرچ کرے لیکن اس کے ہاتھ میں جو جمع ہے وہ کم نہیں ہوتا۔

لَا يَغِيْضُ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ - کم نہیں ہوتا رات دن عطاؤں اور بخششوں کی بارش کرتا رہتا ہے۔

اِذَا كَانَ الشِّتَاءُ قَيْظًا وَغَاضَتِ الْكِرَامُ غَيْضًا - جب جاڑوں میں سخت گرمی ہو گی اور اچھے شریف لوگ فنا ہو جائیں گے (پاجی اور بدذات رہ جائیں گے)۔

وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ - اور ساوہ کا بحیرہ خشک ہو جائے گا (ساوہ ایک مقام کا نام ہے)۔

وَغَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ - اور قحط سالی کی وجہ سے جانوروں کا

دودھ کم ہو گیا۔

وَغَاضَ نَبْعُ الرِّدَّةِ۔ ارتداد اور کفر کا چشمہ سوکھ گیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا یعنی ان کی خلافت کی وجہ سے مرتدوں کا استیصال ہو گیا اب کسی کو اسلام سے پھر جانے کی جرات نہ رہی)۔

لَدِرْهَمٌ يُنْفِقُهُ اَحَدُكُمْ مِّنْ جَهْدِهٖ خَيْرٌ مِّنْ عَشْرَةِ الآفٍ يُّنْفِقُهَا اَحَدُنَا غَيْضًا مِّنْ فَيْضٍ۔ اگر کوئی شخص محنت مزدوری کر کے ایک روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ ہم مالداروں کے دس ہزار روپے خرچ کرنے سے بڑھ کر ہے جن کے پاس دھڑادھڑ روپیہ چلا آتا ہے۔

لَا تُنْزِلُوا الْمُسْلِمِيْنَ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوْهُمْ۔ مسلمانوں کو جھنڈ جھاڑیوں میں اتار کر تباہ مت کرو (کیونکہ ایسے مقاموں میں اکثر دشمن چھپے رہتے ہیں وہ کمین گاہ سے حملہ کر بیٹھیں گے)۔

مَرَّ رَجُلٌ بِشِعْبٍ فِيْهِ غَيْضَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ۔ ایک شخص ایک گھاٹی پر سے گزرا جہاں میٹھے پانی سے گنجان درخت تھے۔ مشہور روایت عُيَيْنَةٌ ہے یعنی ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا۔

مَرَرْتُ بِغَيْضَةٍ۔ میں ایک گنجان جھاڑی پر گزرا۔

لَا يَغِيْضُهٗ سُؤَالُ السَّائِلِيْنَ۔ سائلوں کے سوال کرنے سے اللہ کی درگاہ میں کچھ کمی نہیں ہوتی (اگر وہ اپنے سب بندوں کو سکندر اور سلیمان کی طرح غنی کر دے تب بھی اس کے خزانے میں کچھ کمی نہ ہو گی)۔

غَيْطٌ۔ داخل ہونا۔

مُغَايَطَةٌ۔ مختلف گفتگو۔

غَيْطَلَةٌ۔ بیلوں کی تجارت۔ بات چیت میں آواز بلند ہونا۔

غَيْطَلٌ۔ بلا۔

غَيْطُوْلٌ۔ تاریکی' آوازوں کی ملاوٹ (اس کی جمع غیاطیل ہے)۔

غَيْظٌ۔ غصہ دلانا (جیسے تغیظ اور اغاظة ہے)۔

تَغَيُّظٌ اور اِغْتِيَاظٌ۔ غصہ ہونا' دوپہر کو سخت گرمی ہونا۔

اَغْيَظُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔ اللہ جل جلالہ کو سخت غصہ دلانے والا وہ شخص ہے جو اپنا لقب ملک الاملاک (شہنشاہ امپرر) رکھے (کیونکہ شہنشاہی خاص پروردگار کو شایان ہے وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے)۔

اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهٗ وَاَغْيَظُ رَجُلٌ يُّسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ۔ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن سخت ناگوار اور پلید تر اور بہت غصہ دلانے والا وہ شخص ہو گا جو اپنا لقب ملک الاملک (شہنشاہ امپرر) رکھے (اس حدیث میں اغیظ کا لفظ دوبارہ وارد ہے۔ بعض نے کہا تکرار کی کوئی وجہ نہیں ہے شاید دوسرا لفظ اغنظ ہو غنظ سے بمعنی سختی اور کرب یا اغیط ہو غیط سے)۔

غَيْظُ جَارَتِهَا۔ اپنی سوکن کو غصہ اور رشک و حسد دلانے والی (بوجہ اپنے حسن و جمال کے)۔

غَيْفٌ۔ پرندوں کا جھنڈ۔

غَيَفَانٌ۔ داہنے بائیں جھکنا۔

تَغْيِيْفٌ۔ بھاگنا' نامردی کرنا۔

غَافٌ۔ ایک درخت ہے جس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

غَيْقَةٌ۔ ایک موضع کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان بعض نے کہا بنی ثعلبہ کے ایک پانی کا۔

اُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ۔ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ غیقہ میں ایک دشمن آیا ہے۔

تَغْيِيْقٌ۔ بگاڑنا' حیران کر دینا۔

غَاقٌ۔ کوا اور ایک آبی پرندہ۔

غَاقٌ۔ کوے کی آواز غاق بھی وہی ہے۔

غَيْلٌ۔ دودھ پلانے کی حالت جماع کرانا یا حمل کی حالت میں دودھ پلانا۔

اِغَالَةٌ یا اِغْيَالٌ۔ یہ دونوں الفاظ غیل کے مترادف ہیں۔

اَغَالَ وَلَدَهٗ۔ عورت سے اس وقت جماع کیا جب وہ اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔

اُغْيِلَتِ الْغَنَمُ۔ بکری سال میں دوبار جنی۔

تَغَيُّلٌ۔ مالیت یا شمار میں بہت زیادہ ہونا۔

اِغْتِيَالٌ۔ موٹا ہونا۔

اِسْتِغْيَالٌ۔ مغیال (گنجان' سایہ دار پتی اور شاخیں خوب

لپٹی ہونا۔

غَائِلَه - رنجش، پوشیدہ عداوت۔

غَوَائِل - یہ غائلۃ کی جمع ہے بہ معنی آفتیں و شرور۔

اُمُّ غَيْلَانَ - ببول کا درخت جس کو سمرہ بھی کہتے ہیں۔

هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ - میں نے قصد کیا کہ لوگوں کو ایام رضاعت میں جماع کرنے سے منع کردوں یا ایام حمل میں دودھ پلانے سے (کیونکہ ایسا کرنے سے بچہ بالکل ضعیف اور ناتوان ہو جاتا ہے جس بچہ کو ایسا دودھ پلائیں اس کو مغال کہتے ہیں اور اس دودھ کو بھی غیل کہتے ہیں۔)

فَاِنَّ الْغِيْلَةَ تُدْرِكُ الْفَارِسَ - ایام حمل میں دودھ پینے کا اثر گھوڑے سوار پر ظاہر ہوتا ہے (ایسا سوار اپنے مقابل کا زور کے ساتھ معارضہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے قویٰ کمزور ہوتے ہیں) (طیبی نے کہا عرب لوگ ایام رضاعت میں جماع کرنے سے پرہیز کرتے تھے تاکہ اولاد کو ضرر نہ ہو آنحضرتؐ نے بھی اس سے منع کرنا چاہا لیکن بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ ایران اور روم کے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ تو آپ نے ممانعت کا ارادہ ترک کر دیا)۔

فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ - فارس اور روم کے لوگ ایام رضاعت میں جماع کیا کرتے ہیں۔

مَا سُقِيَ بِالْغَيْلِ فَفِيْهِ الْعُشْرُ - جو اناج نہروں اور نالوں کے پانی سے پیدا ہو (جس میں خرچہ کم ہوتا ہے اور محنت بھی کم ہوتی ہے) تو اس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا۔

اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ اَوْ يُغِيْلُ - ربیع جن چیزوں کو اگاتی ہے ان میں سے بعض قاتل یا مہلک ہیں (جب جانور حد سے زیادہ کھا جائے تو بدہضمی ہو کر مر جاتا ہے)۔

اِنَّ صَبِيًّا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ غِيْلَةً فَقَتَلَ عُمَرُبِهٖ سَبْعَةً - ایک بچہ صنعاء میں (جو یمن کا پائے تخت ہے) پوشیدہ طور سے مار ڈالا گیا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کے بدلے سات شخصوں کو قتل کیا (یہ سب اس کے قتل میں شریک ہوں گے)۔

غِيْلَه اور اِغْتِيَال - پوشیدہ طور پر فریب اور دغا سے مار ڈالنا اس طرح کہ کوئی نہ دیکھے۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ - تیری پناہ اس سے کہ میں نیچے کی طرف سے بےخبری میں ہلاک کیا جاؤں (مثلاً زمین دھنس جائے)۔

اُسْتُطِيْرَ اَوِ اغْتِيْلَ - کوئی آپ کو اڑا کر لے گیا، یا دھوکے سے پوشیدہ مار ڈالا۔

اُسْدُغِيْل - گنجان جھاڑ کے شیر۔

بِبَطْنِ عَشَرٍ غِيْلٌ دُوْنَهٗ غِيْلٌ - بطن عشر میں انبوہ درخت ہیں ان کے پاس ہلاکتیں ہیں (وہاں جان کا ڈر ہے)۔

غَيْمٌ - پیاسا ہونا، پیٹ میں گرمی ہونا، ابر آلود ہونا۔

تَغَيُّمٌ اور تَغْيِيْمٌ اور اِغْيَامٌ اور اِغَامَةٌ ابر محیط ہونا۔

اِغَامَةٌ - اقامت کرنا۔

اُغِيْمُوْا - پیاسے ہوئے۔

اَغْيَمَ اللَّيْلُ - رات ابر کی طرح آئی (ایسے ہی غَيَّمَ اللَّيْلُ بھی ہے)۔

غَيْمٌ - ابر۔ اس کی جمع غیوم ہے۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَيْمَةِ وَالْغَيْمَةِ - آنحضرتؐ دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت سے پناہ مانگتے تھے۔

غَيْنٌ - پیاسا ہونا۔

غِيْنَ عَلٰى قَلْبِهٖ - اس کے دل پر میل چڑھ گیا یا پردہ پڑ گیا یا شہوت نے اس کو ڈھانپ لیا۔

تَغْيِيْنٌ - غین لکھنا۔

اَغَانَ الْغَيْنُ - ابر نے گھر لیا چھپا لیا۔

غَيْنٌ - پیپ جو زخم سے بہتی ہے، زرد آب۔

اِغْيَانٌ - دل پر خواہش غالب ہونا یا کسی خیال کا دل کو گھیر لینا۔

اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ حَتّٰى اَسْتَغْفِرَاللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً - میرے دل پر چھائیں آ جاتی ہے (جیسے آئینہ پر جھائیں آتی ہے یعنی انسانی خیالات دنیاوی فکریں) یہاں تک کہ میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں (پیغمبروں کا مرتبہ بہت بلند ہے ذرا سی بھی غفلت ان کے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کرتے ہیں برخلاف اس کے ہم لوگ سارے دن اور

ساری رات دنیا میں مشغول اور یاد الٰہی سے غافل رہتے ہیں۔
شب چو عقد نماز بربندم: چہ خورد بامداد فرزندم[1]
ہمارے حسب حال ہے)۔
غَیْنَۃ - جھنڈ جھاڑی جہاں پانی نہ تو وہ غیضۃ ہے۔
غَایَۃٌ - فاصلہ حد جھنڈا۔
تَغْیِیَۃٌ اور اِغَایَۃٌ - جھنڈا کھڑا کرنا۔
اَغْیَی السَّحَابُ - ابر ایک جگہ کھڑا رہ گیا۔
غَایَا الْقَوْمُ مُغَایَاۃٌ - سایہ ڈالا لوگوں نے۔
تَجِیْئُ الْبَقَرَۃُ وَاٰلُ عِمْرَانَ کَاَنَّھُمَا غَمَامَتَانِ اَوْغَیَایَتَانِ - سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ابر کے دو ٹکڑوں کی طرح یا دو چھتریوں کی طرح سر پر سایہ کئے ہوئے قیامت کے دن آئیں گی۔
فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَہٗ غَیَابَۃٌ - اگر چاند پر کوئی آڑ آ گئی (ابر یا غبار وغیرہ)۔

زَوْجِیْ غَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ - میرا خاوند تو گمراہ تاریکی میں پڑا ہوا برابر بات تک نہیں کر سکتا۔
فَیَسِیْرُوْنَ اِلَیْھِمْ فِیْ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً - نصاری مسلمانوں پر اسی جھنڈے لے کر آئیں گے (ہر جھنڈے کے ساتھ ایک بریگیڈ بارہ ہزار فوج کا)۔
سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ فَجَعَلَ غَایَۃَ الْمُضَمَّرَۃِ کَذَا - آنحضرتؐ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو جن گھوڑوں کو شرط کے لئے تیار کیا گیا تھا ان کی حد تو فلاں مقام تک مقرر کی۔
یُصَلّٰی عَلٰی کُلِّ مَوْلُوْدٍ یُتَوَفّٰی وَاِنْ کَانَ لِغَیٍّ - ہر بچہ پر جنازے کی نماز پڑھی جائے اگرچہ زنا سے پیدا ہوا ہو۔ (صاحب مجمع البحار نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے صرف مناسبت لفظی سے ورنہ اس کا مقام باب الغین مع الواو تھا کیونکہ غَیٌّ اصل میں غَوْیٌ تھا)۔



[1] جب میں بوقت شب اللہ کے حضور نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہوں تو پھر مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں رہتی کہ صبح کے وقت میری اولاد رزق کہاں سے حاصل کرے گی۔ (م)

ف

کتاب الفاء ف

یہ حرف حروف تہجی میں بیسواں حرف ہے حساب جمل میں اس کا عدد اسی ہے-

ف-حرف غیر عامل ہے بعض نے اس کو ناصب بعض نے خافض کہا ہے- یہ حرف عطف ہے- ترتیب اور تعقیب کے لئے ثم کے معنوں میں بھی آتا ہے اور سببیۃ کے لئے بھی اگر معطوف علیہ محذوف ہو تو اس کو فاء فصیحہ کہتے ہیں- ف بالکسر امر کا صیغہ ہے وَفٰی یَفِیْ سے یعنی پورا کر-

باب الفاء مع الھمزۃ

فَأْدٌ-گرم راکھ میں رکھنا' بھونا' دل پر مارنا' نامرد کرنا-

فُئِدَ-اس کو دل کی بیماری ہوئی-

تَفَؤُّدٌ-جلنا-

اِفْتِئَادٌ-آگ جلانا' بھونا-

اَفْرَغُ مِنْ فُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل سے بھی زیادہ فارغ (اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ دل میں کوئی فکر اور تشویش اور رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ بدحال ہو اس میں کوئی آرزو اور طمع نہ ہو-)

اِنَّهٗ عَادَ سَعْدًا وَّقَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ- آنحضرت ﷺ نے سعد بن ابی وقاصؓ کی عیادت کی (بیمار پرسی) اور فرمایا تم کو دل کی بیماری ہے (یعنی تمہارے قلب میں کچھ خلل ہو گیا ہے) تم حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ- (وہ ایک طبیب تھا لیکن کافر تھا معلوم ہوا کافر طبیب اور ڈاکٹر سے علاج کرانا درست ہے)-

قِيْلَ لَهٗ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ يَنْفُثُ دَمًا اَحَدَثٌ هُوَ قَالَ لَا- عطاءؒ سے پوچھا گیا ایک شخص کو دل کی بیماری ہے وہ خون کی قے کیا کرتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے کہا نہیں- نہایہ میں ہے کہ فواد دل کا پردہ اور قلب دل کا دانہ جس کو سویداء کہتے ہیں- (اس کی جمع اَفْئِدَۃٌ ہے)

هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا- یمن کے لوگ رقیق القلب اور نرم دل ہیں-

اِنَّ الْكَلَامَ عَلَى الْفُؤَادِ دَلِيْلٌ-کلام دل کی حالت بتلاتا ہے (یعنی دلی خیالات اس سے معلوم ہوتے ہیں)-

اَهْلُ الْجَنَّةِ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ- بہشتیوں کے دل پرندوں کے دل کی طرح (رقیق اور نرم) ہوں گے یا پرندوں کی طرح روٹی رزق میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں گے-

فَاْدَزْهَر-وہ دعا جو زہر کی سمیت (اثر) کو دفع کرے-

فَأْرٌ-کھودنا' دفن کرنا' چھپانا' چوہا- (اس کی جمع فئران اور فئرۃ اور فؤور ہے)-

فَأْرٌ-مشک کے نافہ کو بھی کہتے ہیں-

لَبَنٌ فَئِرٌ-جس دودھ میں چوہا پڑ گیا ہو-

مَكَانٌ فَئِرٌ-جس جگہ چوہے بہت ہوں-

(جیسے ارض مفارۃ ہے) مترجم کہتا ہے جرذ بھی چوہے کو کہتے ہیں- بعض نے کہا جنگلی چوہا جو بڑا ہوتا ہے اس کی دم کالی ہوتی ہے- جاحظ نے کہا جرذ اور فار میں ایسا فرق ہے جیسے بھینس اور گائے میں اس کی جمع جرذان ہے اب زمانہ حال میں عرب لوگوں میں یہی لفظ مستعمل ہے)-

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ مِنْهَا الْفَارَةُ- پانچ بد جانور ہیں جو حل اور حرم میں ہر جگہ مار ڈالے جائیں ان میں سے ایک چوہا ہے-

فَارَانُ- مکہ کے پہاڑوں کو کہتے ہیں- یہ لفظ عبرانی ہے-

اَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْ سَيْنَا وَتَجَلّٰى مِنْ سَاعِيْرٍ وَظَهَرَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ يَا اِسْتَعْلَنَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ- (یہ ۳۳ فصل ۲ کی آیت ہے تورات شریف ۵ سفر کی) یعنی اللہ تعالیٰ طور سینا سے آیا (جہاں حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا) اور ساعیر سے اس نے تجلی کی (ساعیر ایک مقام ہے ناصرہ میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جا کر رہے تھے) اور فاران سے ظاہر اور بلند ہوا- (یعنی حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے)-

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ فَارَةِ الْمِسْكِ- اگر مشک کا نافہ لئے ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہوگا- (کیونکہ مشک کا نافہ پاک ہے)-

فَأْسٌ- چیرنا' کلہاڑی سے مارنا' کھانا

ضع الفاس فی الراس- یہ ایک مثل ہے یعنی اپنا کام کر' اپنے دھندے میں لگ جا-

فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ فِيْ فَأْسِ رَأْسِهٖ- اپنا ایک ہاتھ کھوپڑی کے آخری حصہ پر رکھا جو اوپر اٹھا ہوتا ہے گردن کے پاس اس کو بھی فاس کہتے ہیں اور جمع اَفْؤُسٌ اور فُؤُوْسٌ ہے)-

فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْفُؤُوْسَ فِيْ اُصُوْلِهَا- میں نے اس کی جڑوں میں کلہاڑیاں دیکھیں-

خَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ- خیبر کے یہودی اپنی کلہاڑیاں اور زنبیلیں (ٹوکریاں) لے کر نکلے تھے-

فَأْفَأَةٌ- ف کا حرف بہت نکالنا' بعض نے کہا فافاۃ یہ ہے کہ آدمی بے تکلف بات نہ کر سکے- بلکہ جب بات کرنا چاہے تو شروع میں ف کی طرح آواز نکال کے پھر بات کرے-

فَأْلٌ- اچھی فال لینا- بعض نے کہا عام ہے اور اچھی اور بری دونوں کو کہتے ہیں- جیسے طیرہ بد فالی کو کہتے ہیں-

تَفْئِيْلٌ- فال لینا- (جیسے تَفَوُّلٌ اور تَفَاؤُلٌ اور اِفْتِنَالٌ ہے-)

لَا فَأْلَ عَلَيْكَ- کچھ حرج نہیں-

فَئِيْلُ اللَّحْمِ- پر گوشت-

اِنَّهٗ كَانَ يَتَفَاءَ لُ وَلَا يَتَطَيَّرُ- آنحضرت ﷺ اچھی فال لیتے تھے (جس سے خوشی ہوتی ہے- مثلاً بیمار نے ایک آواز سنی سالم یعنی چنگا- اور لڑائی کو جاتے وقت ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان تھا یا فتح علی) اور بدشگون نہیں لیتے تھے- (نیک فالی میں اول تو دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم امید واری ہوتی ہے یہ امید واری ہر حال میں بندے کے لئے بہتر ہے گو اس کی مراد پوری نہ ہو اور بد فالی اس لئے منع ہوئی کہ اس میں خواہ مخواہ رنج اور تردد پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور اس کے رحم و کرم کی قطع امید ہوتی ہے- نہایہ میں نیک فالی کی ایک مثال یہ لکھی ہے کہ مثلاً کوئی چیز گم ہو جائے اس کی تلاش کر رہا ہو اتنے میں یا واجد کی آواز سنے تو اس کو اپنی چیز دستیاب ہو جانے کی امید پیدا ہو)-

كَانَ يَتَفَاءَ لُ وَيُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ آنحضرت ﷺ نیک فال لیا کرتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (برے نام کو بدل دیتے)-

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْفَالُ فَقَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ- لوگوں نے عرض کیا- یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ (جس سے اپنی مراد حاصل ہونے کی توقع پیدا ہو)-

اَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَالُ- سچا شگون نیک فالی ہے- ایک روایت میں احسنها الفال ہے- یعنی عمدہ شگون اچھا فال لینا ہے-

فَأٌ- سیراب ہونا' گھاس اور چارے سے منہ بھر لینا' چربی سے بھر جانا-

فِئَامٌ- جماعتیں' گروہ- اس کا مفرد نہیں ہے-

يَكُوْنُ الرَّجُلُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ- ایک آدمی لوگوں کی کئی جماعتوں پر مقرر ہوگا- ایک روایت میں قیام ہے

ایک میں قیام وہ بطن سے کم ہے اور بطن قبیلہ سے کم ہے۔

مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ الْفِئَامَ - میری امت میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے جو کئی جماعتوں کی سفارش کریں گے (اور اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول کرے گا۔)

تَکْفِی الْفِئَامَ اللَّقْحَۃُ - لوگوں کی کئی جماعتوں کو ایک دوہیل اونٹنی کفایت کرے گی (اتنا بہت دودھ دے گی کہ سب کو کافی ہو جائے گا)۔

قُلْتُ وَمَا الْفِئَامُ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ - میں نے عرض کیا فئام کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ آدمیوں کو۔

فَأْیٌ - یا فَأْوٌ - مارنا' چیرنا

اِفْئَاءٌ - چیرنا تلوار سے۔

اِنْفِیَاءٌ - کھل جانا' چر جانا۔

فَائِیَہ - بلند کشادہ جگہ۔

فَأَوْتُ رَأْسَہٗ - میں نے اس کا سر چیر دیا۔

فَأْوِی - سر ذکر - (حشفہ)۔

اَنَا فِئَتُکُمْ - میں تمہارے گروہ میں سے ہوں (اصل میں فئہ لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے جس کو ساقہ کہتے ہیں اگر آگے والوں کو کوئی ڈر ہوتا ہے یا شکست ہوتی ہے تو اس میں آ کر پناہ لیتے ہیں۔ پھر ہر گروہ اور ہر جماعت کو کہنے لگے۔ اس کی جمع فئات اور فئون ہے)۔

لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بَیْنَ فِئَتَیْنِ - (آنحضرت ﷺ نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے) اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہوں کو ملا دے (جو آپس میں جنگ کرنے پر تلے ہوں گے یہ پیشین گوئی پوری ہوئی)۔

حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰھُمَا وَاحِدٌ - (قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ دو گروہ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ (ہر ایک فریق یہ کہے گا کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا باطل پر ہے مراد معاویہ اور حضرت علیؓ کا گروہ دونوں گروہ اپنے اپنے اجتہاد کے موافق یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں)۔

اَنَا فِئَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ - میں مسلمانوں کی پناہ ہوں (جو جنگ میں شکست پاتے ہیں وہ میرے پاس آ کر پناہ لیتے ہیں)۔

اِفَاءَۃٌ - پھیر دینا - عطا کرنا۔

تَفَیَّأَتِ الظِّلَالُ - سایے لوٹ گئے۔

فَیْءٌ - وہ سایہ جو سورج ڈھلنے کے بعد پڑتا ہے۔

تُلْقٰی فِیْہِ الْمِسْکُ وَالْاَفَاوِیُ - اس میں مشک اور افاوی ڈالی جاتی ہے (وہ ایک دوا ہے خوشبودار لونگ اور دارچینی کی طرح۔)

فُوَّۃٌ - ایک شاخ ہے رنگ کی اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے۔

ثَوْبٌ مُّفَوًّی - فوہ سے رنگا ہوا کپڑا۔

باب الفاء مع الباء

فَبَاۃٌ - وہ مینہ جو بلندی سے برس کر پھر تھم جائے - چھینٹا۔

فَبٌّ - ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں یا ایک قبیلہ کا نام ہے۔

باب الفاء مع التاء

فَتَأٌ - توڑ ڈالنا' بجھا دینا۔

فَتِئَ عَنْہُ - بھلا دیا - باز رہا۔

مَا فَتَأَ یا مَا فَتِئَ - برابر' ہمیشہ۔

فَتٌّ - ریزہ ریزہ کرنا' انگلیوں سے چورا کرنا ناتواں کرنا۔

تَفْتِیْتٌ - پارہ پارہ کرنا۔

تَفَتُّتٌ - پارہ پارہ ہونا۔

اِنْفِتَاتٌ - کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی پارہ پارہ ہونا)

فُتَاتٌ - وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہوگئی ہو۔

فَتَّہ اور فُتَّہ - سوکھی مینگنی جس سے آگ سلگائی جاتی ہے۔

فَتِیْتٌ یا مَفْتُوْتٌ - توڑی ہوئی یا ریزہ ریزہ کی ہوئی۔

اَمِثْلِیْ یُفْتَاتُ عَلَیْہِ فِیْ اَمْرِ بَنَاتِہٖ - کیا مجھ جیسے شخص کی بیٹیوں کا مقدمہ مجھ سے پوچھے بغیر طے کر دیا جائے گا (یہ لفظ اس باب میں سے نہیں ہے بلکہ فوت یعنی باب الفاء مع الواؤ سے جیسا آگے آئے گا مگر مناسبت لفظی سے صاحب نہایہ اور مجمع نے اس کو یہاں ذکر دیا)۔

فَتَّتَ كَبِدِیْ- میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا-

فَتْحٌ- کھولنا' کشادہ کرنا' بہانا' فیصلہ کرنا' حکم دینا' غالب ہونا' مالک ہو جانا' مدد کرنا' بھولنے والے کو بتلانا (یعنی امام کو لقمہ دینا)-

تَفْتِیْحٌ- کھولنا-

مُفَاتَحَةٌ- جماع کرنا' محاکمہ کرنا' نرخ چکانا-

اِفْتَاحٌ یا اِفْتِتَاحٌ- پستان کا سوارخ کشادہ ہو-

اِسْتِفْتَاحٌ- کھولنے کی درخواست کرنا' شروع کرنا' فتح و فیروزی اور مدد چاہنا-

فَاتِحَه- شروع-

فَوَاتِحُ الْقُرْاٰنِ- اوائل سورہ (جیسے الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ)

فَتَّاحٌ- اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے- یعنی روزی' رزق اور رحم و کرم اپنے بندوں پر کھولنے والا- بعض نے کہا ان کے درمیان فیصلہ کرنے والا- (عرب لوگ کہتے ہیں فتح الحاکم بین الخصمین- حاکم نے دونوں فریق کا فیصلہ کر دیا- بعض نے کہا فتاح کے معنی مدد کرنے والا)-

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْكَلِمِ یا مَفَاتِحَ الْكَلِمِ- مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کے خزانے عطا فرمائے ہیں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ کی کنجیاں عنایت فرمائی ہیں (میں مشکل سے مشکل مطالب کو نہایت فصیح اور بلیغ الفاظ میں ادا کرتا ہوں جیسے کسی شخص کے پاس خزانے کی کنجیاں ہوں تو وہ آسانی سے اس کو نکال سکتا ہے جو خزانہ میں ہو- مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام الفاظ اور لغات عرب کو مجھ پر آسان کر دیا ہے میرے کلمات نہایت فصیح و بلیغ اور جامع اور مانع ہوتے ہیں اس میں کیا شک ہے جو آنحضرت ﷺ کی احادیث میں غور کرے اس کو روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہو جائے گا کہ ایک امی شخص جس نے کسی مدرسہ میں یا کسی استاد سے تعلیم نہ پائی ہو اور ایک جاہل اور وحشی قوم میں اس کی عمر گزری ہو وہ ایسے دقیق اور باریک مضامین اور احکام کو اس خوبی سے بیان کرے کہ بڑے بڑے مقنن اور وکیل اور بارسٹر ان کے سمجھنے سے قاصر ہوں)-

اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ- مجھ کو زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں (یعنی ان ملکوں کے خزانے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح کرائے جیسے ایران' روم' مصر' ہند وغیرہ- یا زمین کی کانیں مراد ہیں)-

كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ- آنحضرت ﷺ مہاجرین میں جو غریب اور نادار شخص تھے ان سے مدد چاہتے تھے (ان سے فتح اور فیروزی کی دعا کراتے تھے جیسے کہتے ہیں دعای درویشاں مدد خدا- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ محتاج اور غریب لوگوں کی دعاء امیر اور مالداروں کی دعاء سے جلد قبول ہوتی ہے)-

اَهُوَ فَتْحٌ- کیا حدیبیہ کی صلح فتح ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح یعنی انا فتحنا میں بیان کیا ہے)-

وَ جَاءَ كُمْ بِالْمِفْتَحِ- تمہارے پاس کنجی لے کر آیا-

مِفْتَحٌ اور مِفْتَاحٌ- کھولنے کا آلہ یعنی کنجی-

فُتِحَ الْيَوْمَ- آج آسمان کھولا گیا (کیونکہ آسمان میں اللہ تعالیٰ نے دروازے رکھے ہیں جو کھولے اور مونڈے جاتے ہیں)-

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ- یا اللہ ہم کو بتلا دے کیونکر اس کا فیصلہ کریں-

فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِالْفَتْحِ- قرآن میں سورۂ انا فتحنا اتری (اس صلح کو اللہ تعالیٰ نے فتح فرمایا کیونکہ یہی صلح تقویت اسلام اور فتح مکہ کی باعث ہوئی اور صلح کے بعد ہی لوگوں نے فوج در فوج اسلام لانا شروع کر دیا)-

اَنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحًا لٰكِنَّ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ هُوَ الْفَتْحُ الْعَظِيْمُ- تم سورہ انا فتحنا میں جو فتح مذکور ہے اس سے مکہ کی فتح سمجھتے ہو بیشک وہ بھی فتح ہے لیکن بڑی فتح بیعت رضوان تھی (جو آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے ایک ببول کے درخت کے تلے لی تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے)-

يَفْتَحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ- نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی دعائے استفتاح اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے پڑھتے تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بسم اللہ ترک کرتے تھے)-

يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ آنحضرت ﷺ نماز کو تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور قرات کو الحمد للہ سے۔

مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ۔ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک روایت میں مفاتح ہے ایک میں مفاتح ہے)۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ یا فُتِّحَتْ۔ (دونوں طرح مروی ہے) آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (یعنی اللہ کی رحمت اور مہربانی اترتی ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں یعنی روزے کی وجہ سے لوگ ان گناہوں سے باز رہتے ہیں جو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں)۔

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔ پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ۔ قریب ہے کہ شہر کے شہر مسلمان فتح کریں گے (یہ خوشخبری آپ کی پوری ہوئی اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بڑے بڑے شہر فتح ہوئے)۔

اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ آپ تہجد کی نماز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع کرتے (یعنی شروع میں دو رکعتیں ہلکی پڑھتے پھر لمبی لمبی قراءت کرتے اس میں یہ حکمت ہے کہ نفس کو عبادت کی آمادگی خوشی اور نشاط کے ساتھ ہو)۔

فَاتِحٌ۔ آنحضرت ﷺ کا لقب ہے کیونکہ آپ نے نور ایمان دنیا میں پھیلایا اور شرک کی تاریکی اور اشکال کو دفع کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر آپ کو حاکم مقرر کیا اور مشکل اور مغلق مسائل کو آپؐ نے کھول کر بیان فرما دیا۔

وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَخَاتِمًا۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء اور انتہا بنایا (ابتداء تو اس طرح کہ سب پیغمبروں سے پہلے آپؐ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انتہا اس طرح کہ دنیا میں پیغمبری آپ پر ختم ہو گئی۔ آپؐ سب پیغمبروں کے اخیر میں آئے یا فاتح سے یہ مراد ہے کہ آپؐ نے امت کی بصیرت کو کھول دیا وہ حق کو باطل سے پہچاننے لگے)۔

فَتَحَهَا عَلَيَّ۔ مجھ کو یہ آیت بتلا دی۔

لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا۔ ہم تو طائف سے اس کو فتح کئے تک نہیں جائیں گے۔

مَا سُقِیَ بِالْفَتْحِ فَفِيْهِ الْعُشْرُ۔ جو کھیت ندی یا نالہ کے ذریعہ سے سینچا جائے (جس میں محنت نہیں ہوتی) تو اس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا۔

لَا يُفْتَحُ عَلَى الْاِمَامِ۔ امام کو بتلایا نہ جائے (یعنی جب وہ قراءت سے اٹک جائے بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم وقت جو حکم دے اس کی مخالفت نہ کی جائے)۔

كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ۔ میں جب عروہ سے بحث کرتا یا ان کو کسی مسئلہ میں حاکم بناتا (ان سے کسی مسئلہ کا فیصلہ چاہتا)۔

تَعَالَ اُفَاتِحْكَ۔ آ میں تجھ کو حاکم بناتا ہوں' تجھ سے بحث کرتا ہوں۔

لَا تُفَاتِحُوْا اَهْلَ الْقَدْرِ۔ قدریہ لوگوں کو حاکم مت بناؤ (دین کے مسائل کا تصفیہ ان کی رائے پر مت رکھو یا ان سے بحث اور مباحثہ مت کرو)۔

مَنْ يَّاْتِ بَابًا مُّغْلَقًا يَجِدْ اِلٰى جَنْبِهٖ بَابًا فُتُحًا۔ جو شخص ایک بند دروازے پر آئے تو اس کے پہلو میں ایک کھلا دروازہ پائے گا (یعنی اللہ کا رحم و کرم بہت وسیع ہے اگر ایک رنج پیش آئے گا تو اس کے بعد ایک خوشی بھی ہوگی۔ یا جو کوئی کسی کی روٹی بند کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسرا کوئی ذریعہ رزق کا کھول دے گا جیسے کہتے ہیں" ایک در بند تو سو در کشادہ۔"[1])

قَدْرَ شَاةٍ فَتُوْحٍ۔ ایک بکری کا دودھ دوہنے میں جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو جتنی دیر ہوتی ہے۔

لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ۔ اگر مگر شیطان کے کام کو کھولتا ہے (یعنی بے فائدہ سوالات کرنا اگر ایسا ہو ویسا ہو تو کیا حکم ہے جیسے متاخر فقہاء کی عادت ہے)۔

---

[1] ایک دوازہ بند ہوتا ہے تو سو کھل جاتے ہیں۔ (م)

يَفْتَحِ اللّٰهُ- عرب کا محاورہ ہے- اس وقت کہتے ہیں جب خریدار کی بیان کی ہوئی قیمت پر بائع راضی نہ ہو- یعنی اللہ تجھ کو عطا فرمائے یا تجھ کو سمجھ دے کہ تو اس چیز کی واجبی قیمت پر راضی ہو جائے-

فُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا یا فُتِّحَتْ- ہمارے کان کھل گئے (ہم اپنے ٹھکانوں میں رہ کر آپ کا کلام سنتے تھے- یہ آنحضرت ﷺ کا ایک معجزہ تھا)-

مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- بہشت کی کنجی توحید کی گواہی ہے (لیکن ہر کنجی میں دندانے ہونا لازم ہیں وہ دندانے اعمال صالحہ ہیں جن کی وجہ سے بہشت جلدی کھل جائے گی' اگر بے دندانوں کی کنجی ہو تو قفل نہیں کھلے گا)-

اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَ فَتْحَهُ- میں تجھ سے اس دن کی بھلائی اور فتح و فیروزی چاہتا ہوں-

لَا تُفَاتِحُوْا اَهْلَ الْقَدْرِ- تقدیر کے منکروں کے ساتھ مت بیٹھو (ان سے صحبت مت رکھو)-

اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاَبْوَابُ الْجِنَانِ- جب سورج ڈھلتا ہے تو آسمان کے اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اور دعا قبول ہوتی ہے)-

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فُتِحَ لِاُمَّتِهٖ بَيَاضُ فَارِسَ وَ قُصُوْرُ الشَّامِ- جب آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کی امت کے لئے ایران کی سفیدیاں اور شام کے محل کھول دیئے گئے-

مَنْ سَبَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَلَا تُفَاتِحُوْهُ- جو شخص اولیاء اللہ کو برا کہے اس کے پاس مت بیٹھو (اس سے بحث و مباحثہ مت کرو)-

مَنْ شَكَّ فِيْ مَا نَحْنُ فِيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوْهُ- جو شخص ان مسائل میں شک کرے جو ہمارے مذہب کے ہیں اس کے ساتھ مت بیٹھو-

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ- نماز کی کنجی طہارت ہے-

تَزَوَّجُوا الْاَبْكَارَ فَاِنَّهُنَّ اَفْتَحُ شَيْءٍ اَرْحَامًا- کنواری عورتوں سے شادی کرو ان کے رحم کھلے ہوتے ہیں (ان سے اولاد ہونے کی زیادہ توقع ہے)-

دُعَاءِ اِسْتِفْتَاحْ- وہ دعاء جو تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان آہستہ پڑھی جاتی ہے جیسے سبحانك اللهم و بحمدك اخیر تک یا الله كبير اخیر تک یا اللهم باعد بيني و بين خطاياي اخیر تک یا اني و جهت وجهي اخیر تک)-

فَتْخٌ- چوڑا کرنا' ڈھیلا کر دینا' انگلیوں کے سرے قدم کی پشت کی طرف موڑنا' نرم ہونا-

فَتْخٌ اور تَفْتِيْخٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِفْتَاخٌ- تھک جانا' سانس پھول جانا' دمہ ہو جانا-

فَتْخَةٌ- بڑا چھلا ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کا جس میں نگینہ نہ ہو اگر نگینہ ہو تو اس کو خاتم کہیں گے-

كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ- آنحضرت ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قدم کی پشت کی طرف موڑ لیتے یا تلوے کی طرف اصل میں فتخ کے معنی نرمی کے ہیں اسی لئے عقاب کو فتخاء کہتے ہیں کیونکہ وہ جب اترتا ہے تو اپنی پنکھ نرم کر کے موڑ لیتا ہے- بعض نے کہا فتخ ہاتھ کی انگلیوں کو ہتھیلی کی طرف موڑنا اور پاؤں کی انگلیوں کو ظاہر قدم کی طرف-

وَفِيْ يَدِهَا فُتُخٌ كَثِيْرَةٌ یا فُتُوْخٌ- اس کے ہاتھ میں بڑے بڑے چھلے بہت تھے یا بڑی بڑی انگوٹھیاں تھیں-

وَيُلْقِيْنَ الْفُتُخَ- اپنے اپنے چھلے بلالؓ کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں-

فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَتْ اَلْقُلْبَ وَالْفَتَخَةَ- حضرت عائشہؓ نے اس آیت کی تفسیر میں ولا يبدين زينتهن فرمایا کھلی زینت سے مراد کنگن اور چھلے ہیں (یعنی یہ ستر نہیں ہیں کیونکہ ہر عورت کو ہاتھ کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے)-

فَتْرٌ- انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سروں کے درمیان کی مسافت سے ناپنا- فتر اس مسافت کو کہتے ہیں-

فُتُوْرٌ اور فُتَارٌ- تیزی کے بعد تھم جانا- سست ہو جانا

چالاکی کے بعد' گرمی کم ہو جانا۔

مَاءٌ فَاتِرٌ - کنکنا پانی' نیم گرم۔

اِفْتَارٌ - ضعیف کرنا' سست کرنا۔

تَفَتُّرٌ - سست ہونا۔

اِسْتِفْتَارٌ - جماع چھوڑ دینا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں۔ استفتر الفرس یعنی گھوڑے نے جفتی چھوڑ دی اس کے بدن میں منی جمع ہو گئی)۔

فُتَارٌ - نشے کی ابتداء۔

فُتْرٌ - بوریا جس پر آٹا چھانتے ہیں۔

فَتْرَةٌ - ضعف وسستی اور بخار کی باریوں کے بیچ میں وقت جو راحت کا ہوتا ہے۔

نَهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ - ہر نشہ لانے والی اور سستی پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا (نشہ لانے والی شراب کا تو قلیل وکثیر سب حرام ہے۔ اور سستی پیدا کرنے والی وہ چیزیں ہیں جیسے افیون بھنگ وغیرہ ان کی وہ مقدار منع ہے جس سے سستی پیدا ہو) طیبیؒ نے کہا اس حدیث سے بھنگ وغیرہ کی حرمت پر استدلال ہو سکتا ہے جو مفتر ہیں نہ کہ مسکر۔

اِنَّهٗ مَرِضَ فَبَكٰى فَقَالَ اِنَّمَا اَبْكِيْ لِاَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَّلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اِجْتِهَادٍ - عبد اللہ بن مسعودؓ اپنے مرض موت میں (جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے) رونے لگے (لوگوں نے وجہ پوچھی وہ سمجھے کہ شاید دنیا سے جدائی پر روتے ہیں) انہوں نے کہا میں اس لئے روتا ہوں کہ موت مجھ کو ایسے زمانہ میں آئی جب میں ضعیف اور ناتوان ہو گیا۔ (عبادت کی طاقت گھٹ گئی) اور جس وقت عبادت میں خوب محنت اور مشقت کیا کرتا تھا اس وقت نہ آئی۔ زمانہ فترت اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو دو پیغمبروں کے درمیان خالی زمانہ گزرا ہو جیسے حضرت عیسیٰ کے بعد ہمارے پیغمبر ﷺ کے ظہور تک۔)

فَتْرَةُ مَا بَيْنَ عِيْسٰى وَ مُحَمَّدٍ سِتُّمِائَةٍ - حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان فترت کا زمانہ چھ سو برس کا تھا۔

فَتَرَا لْوَحْيُ - وحی آنا بند ہو گئی (یعنی ڈھائی یا تین برس تک سورۂ اقرا اترنے کے بعد آپؐ پر وحی نہیں آئی پھر جب آنا شروع ہوئی تو برابر پے در پے وفات تک آتی رہی)۔

لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَفَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدِ اهْتَدٰى - ہر ایک چیز کی ایک تیزی اور شدت ہوتی ہے اور ایک سکون اور ٹھہراؤ تو جس کا سکون اور ٹھہراؤ سنت کے موافق ہو گا اس نے راہ پائی (مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں مبالغہ کرنا اور حد سے بڑھ جانا گو وہ عبادت ہو خوب نہیں ہے ہر بات میں طریقہ سنت کی پیروی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے)۔

فَتْشٌ - ڈھونڈنا' تلاش کرنا' (جیسے تفتیش ہے)۔

فَتَّاشٌ - بڑا کھوج لگانے والا۔

فُتَيْشَةٌ - ختنگہ' ہوائی جو ایک قسم کی آتشبازی ہے۔

يَحْرُمُ عَلَيْكُمْ تَفْتِيْشُ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ - اس کے آگے تم کو تلاش کرنا' کھوج لگانا منع ہے۔

فَتْقٌ - چیرنا' پھاڑنا' ادھیڑنا' پھوٹ ڈالنا' تفصیل سے بیان کرنا۔ (تَفْتِيْقٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اِفْتَاقٌ - پھٹن پانا' جانور موٹے ہونا' خرما کی ڈالیوں سے مسواک کرنا' سورج یا چاند کا ابر کی پھٹن سے نمودار ہونا۔

اِنْفِتَاقٌ اور تَفَتُّقٌ - چرنا' پستان اور ناف کے درمیان بیماری ہونا۔

فِي الْجَائِحَةِ اَوِ الْفَتْقِ - آفت میں یا فتق میں فتق سے مراد یہاں وہ لڑائی اور دنگہ ہے جو لوگ آپس میں کریں اس میں کچھ زخمی ہوں خون بہے کبھی فتق عہد شکنی کے معنی میں بھی آتا ہے۔

اِذْهَبْ فَقَدْ كَانَ فَتْقٌ نَحْوَ جُرَشٍ - جاؤ جرش کے پاس جنگ اور فساد ہے (جرش ایک گاؤں کا نام ہے یمن میں)

خَرَجَ حَتّٰى اَفْتَقَ بَيْنَ الصَّدْمَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ گھاٹی کی تنگ جگہ سے نکل کر دو پہاڑوں کے درمیان کھلے میدان میں آ گئے (عرب لوگ کہتے ہیں افتق السحاب ابر پھٹ گیا)۔

كَانَ فِيْ خَاصِرَتَيْهِ اِنْفِتَاقٌ - آنحضرت ﷺ کی دونوں کوکھوں میں کشادگی تھی۔ (یعنی کمر موٹی تھی جو مردوں میں خوبی گنی جاتی ہے اور عورتوں میں برائی۔)

فَمُطِرُوْا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَ سَمِنَتِ الْاَبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ- ایسی بارش ہوئی کہ ہرا چارہ خوب نکلا اور اونٹ موٹے ہو کر ان کی کوکھیں پھول گئیں-

عَامُ الْفَتَقِ- وہ سال جس میں خوب بارش اور ارزانی ہو-

فِی الْفَتَقِ اَلدِّیَةُ- اگر مثانہ پھٹ جائے یا پیٹ یا انثیین تو دیت واجب ہو گی (عرب لوگ کہتے ہیں افتق الحی جب کسی قوم کے اونٹ موٹے ہو کر ان کی کوکھیں پھوٹ جائیں)-

فُتُقٌ- ایک مقام کا نام ہے تبالہ کے راستہ میں (جو ایک شہر ہے یمن میں) وہاں قطبہ بن عامر گئے تھے جب آنحضرت ﷺ نے ان کو خثعم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا)-

اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ- اسی دودھ سے رضاعت کی حرمت ہوئی ہے جو آنتوں کو چیرے (یعنی دو برس کے اندر ہو)-

مَنْ جَلَسَ وَهُوَ مُتَنَوِّرٌ خِيْفَ عَلَيْهِ الْفَتَقُ- جو شخص نورہ لگا کر بیٹھ رہے اس پر مثانہ پھٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے (کیونکہ نورہ میں ہڑتال ہوتی ہے جو ایک سخت زہر ہے اگر جلد پر دیر تک لگا رہے تو زخم ہو جانے کا خطرہ ہے)-

مُحَمَّدُنِ الْفَاتِقُ الرَّاتِقُ- حضرت محمد ﷺ جو ظلم کو چیرنے والے اور خلل اور رخنہ کو بند کرنے والے ہیں-

خَرَجَ حَتّٰی اَفْتَقَ مِنَ الصَّدَفَيْنِ- آپ نکلے یہاں تک کہ پہاڑ کے دونوں کناروں کے پار ہو گئے-

فَتْكٌ یا فِتْكٌ یا فُتْكٌ یا فُتُوْكٌ- اپنے ارادے کو پورا کرنا' غفلت میں پکڑ لینا' یا مار ڈالنا' یا فرصت پا کر زخمی یا قتل کرنا' الحاح کرنا' بے باک ہو جانا' مبالغہ کرنا-

تَفْتِيْكٌ- روئی دھنا-

مُفَاتَكَةٌ- علانیہ جنگ کرنا' سختی سے کسی چیز پر گرنا' ہمیشگی کرنا' بیعانہ دینا-

مُفَاتَكَةٌ- قیمت چکانا لیکن بیعانہ کے طور کچھ نہ دینا-

اِفْتَاكٌ- بمعنی فتك ہے-

تَفَتُّكٌ- ایک کام کو خود رائی سے کئے جانا' کسی سے صلاح نہ لینا-

فَاتِكٌ- جری اور شجاع بہادر صاحب عزم-

اَلْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ- ایمان نے فتک کو روک دیا- (یعنی کسی کو غفلت میں مار ڈالنے کو مثلاً کوئی شخص غافل بیٹھا ہو یا سو رہا ہو اس کو مار ڈالے جو انتہا کی بزدلی اور نامردی ہے) غیلہ فریب اور چکمہ دے کر مار ڈالنا-

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَفْتِكُ- مومن غفلت میں کسی کو نہیں مارتا- (بلکہ اطلاع اور ہوشیار کر کے مقابلہ کرتا ہے جو لازمہ سپاہگری اور شجاعت ہے- اب کعب بن اشرف یہودی اور ابورافع کو جو آنحضرت ﷺ نے قتل کر دیا یہ خاص بحکم الٰہی تھا- بعض نے کہا اس ممانعت سے پہلے کا یہ واقعہ ہو گا)-

اَلْفَتْكُ بِاَهْلِ الْحَرْبِ- حربی کافروں سے جن سے کوئی عہد نہ ہو فریب کرنا (ان کو غفلت میں مار ڈالنا)-

جَعَلَ يَفْتُكُ- وہ غفلت میں لوگوں کو قتل کرنے لگا-

قَصَدْتُ لِقَتْلِ عَلِيٍّ وَ الْفَتْكِ بِهٖ- میں نے حضرت علیؓ کو غفلت میں مار ڈالنے کا قصد کیا یا تو نے ایسا قصد کیا-

مَنْ فَتَكَ بِمُؤْمِنٍ يُرِيْدُ نَفْسَهٗ وَمَا لَهٗ فَدَمُهٗ مُبَاحٌ- جو شخص کسی مسلمان کو غفلت میں مار ڈالنا چاہے یا اس کا مال لوٹنا تو اس کا قتل کرنا درست ہے-

فَتْلٌ- بٹنا' پھیر دینا' آواز کرنا-

فَتَلَ زُوَابَتَهٗ- اس کی رائے پھیر دی-

مَا زَالَ فُلَانٌ يَفْتِلُ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ- اس کو فریب دینے کے لئے گھومتا رہا-

فَتَلٌ- کہنی سخت اور باہر نکلی ہونا' یا کہنی اور اس کے پہلو میں دوری ہونا- (اسی سے ہے ناقۃ فتلاء یعنی اونٹنی جس کی کہنی سخت اور نکلی ہوئی ہو)-

تَفْتِيْلٌ- بٹنا-

اِفْتَالٌ- دانے کا غلاف نکلنا-

اِنْفِتَالٌ اور تَفَتُّلٌ- بٹ جانا-

فَتْلَةٌ- ایک بار بٹنا اور سلم اور سمر کے دانہ کا غلاف-

مَا اُغْنِيْ عَنْكَ فَتْلَةً یا فَتَلَةً- میں تیرے کچھ کام نہیں آ سکتا-

فَتِيْلَةٌ- بتی یا جو انگلی سے میل نکالا جائے ایک انگلی پر رگڑ کر-

فَتِيل - وہ چھلکا جو گٹھلی کے شگاف پر ہوتا ہے۔

فَلَمْ يَزَلْ فِي الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰى اَجَابَتْهُ - زبیرؓ حضرت عائشہؓ کو مٹھارتے رہے (ان کو جنگ کے لئے نکلنے کی ترغیب دیتے رہے آخر وہ عورت تھیں زبیرؓ کے کہنے میں آ گئیں اور نکل کھڑی ہوئیں یہاں تک کہ انہوں نے زبیرؓ کا کہنا مان لیا۔ (یہ ایک مثل ہے زبان عرب کی جب کوئی کسی کو فریب یا چکمہ دیتا ہے اس کو اپنے مطلب کے لئے مٹھارتا ہے تو کہتے ہیں فتل فی الذروۃ والغارب اس کا بیان کتاب الذال میں گزر چکا ہے)۔

اَلَسْتَ تَرْعٰى مَعْوَتَهَا وَفَتْلَتَهَا - کیا تو اس کے پھل اور لپٹے ہوئے پتے نہیں چراتا (فتلہ لپٹا ہوا پتہ جیسے جھاؤ وغیرہ کا ہوتا ہے بعض نے کہا جنگلی درخت کا شگوفہ یا پھول)۔

اِفْتَالٌ - فتلہ نکالنا۔

يَفْتِلُهَا - آنحضرت ﷺ ابن عباسؓ کا کان مل رہے تھے (ان کو ادب سکھانے کے لئے کہ جب ایک مقتدی ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑا ہو۔ یا ان کو نیند سے ہوشیار کرنے کے لئے)۔

كَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ - آپ صبح کی نماز سے لوٹتے (یا فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف التفات کرتے)۔

يَنْفَتِلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ - آنحضرت ﷺ نماز پڑھ کر داہنی طرف جاتے اور بائیں طرف بھی (تو خواہ مخواہ داہنے طرف مڑنا ضروری نہیں ہے گو اکثر آپ داہنی ہی طرف نماز پڑھ کر جایا کرتے)۔

فَضَرَبَ بِهَا رِجْلَهٗ وَفِيْهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا - آنحضرت ﷺ کے پاؤں میں جوتی تھی آپ نے پاؤں دھونے کے بدلے پانی کا ایک چلو لے کر پاؤں پر پھرا لیا (یعنی سب طرف تو یہ دھونے کی طرح ہو گیا اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں مسح رجلین کے قائل ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ وہ وضو میں پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے امام ابن جریر طبریؒ کا یہی قول ہے اور شیخ محی الدین ابن عربیؒ بھی جواز مسح کے قائل ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس سے استدلال صحیح نہیں ہے اور احتمال ہے کہ یہ چلو پانی کا پاؤں کی پشت اور تلوے سب طرف پہنچ گیا ہو تو وہ دھونا ہوا اور پاؤں دھونے کے دلائل قطعی اور متواتر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا پھر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جس کو حدث نہ ہوا بلکہ مزید ثواب کے لئے تازہ وضو کرنا چاہتا ہو)۔

فَتْنٌ - یا فُتُوْنٌ - اچھا لگنا' پسند آنا' مائل کر لینا' شیفتہ کرنا' فتنہ میں ڈالنا'۔

فُتِنَ الرَّجُلُ فِي دِيْنِهٖ - دین کی خرابی میں پڑ گیا آزمایا گیا۔

فَتْنٌ - گمراہ کرنا' جلانا' روکنا' گلانا۔

تَفْتِيْنٌ - اچھا لگنا' فتنہ میں ڈالنا' شیفتہ اور دیوانہ کرنا۔

اِفْتِتَانٌ - فتنہ میں ڈالنا۔

اُفْتُتِنَ فِي دِيْنِهٖ - دین کی خرابی میں پڑ گیا۔

فَاتِنٌ - بہکانے والا' چور۔

فَاتُوْن - فرعون کا نان پز جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔

فَتَّان - چور' گمراہ کرنے والا' بہکانے والا فتنہ اور خرابی میں ڈالنے والا' گلانے والا شیطان۔

فَتَّانَانِ - روپیہ' اشرفی' یا منکر نکیر۔

فَتْنَانِ - میٹھا اور کڑوا یا صبح اور شام۔

فِتْنَةٌ - امتحان' ابتلا' گمراہی' گناہ' کفر' فضیحت' عذاب' بیماری' جنون' محنت عبرت' مال' اولاد وغیرہ۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ يَتَعَاوَنَانِ عَلَى الْفَتَّانِ يَا عَلَى الْفُتَّانِ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا گمراہ کرنے والے شیطان کے مقابل مددگار ہے (اس کی مدد کر کے شیطان کے اغوا سے اس کو محفوظ رکھتا ہے)۔ فتان بضمہ فاء جمع ہے فاتن کی یعنی گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے اس کو بچاتا ہے۔

اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ - کیا معاذؓ تم لوگوں کو خرابی میں ڈالنا چاہتے ہو (مصیبت اور بلا میں پھنسانا) یعنی لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز سے نفرت کرنے لگیں۔

جماعت میں شریک ہونا چھوڑ دیں گنہگار ہوں (ایک روایت میں فاتن ہے معنی وہی ہے)۔

مَفْتُوْنٌ بِطَلَبِ الدُّنْيَا۔ دنیا کی طلب میں دیوانہ ہو رہا ہے۔

اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ۔ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (منکر نکیر آ کر تم سے سوالات کریں گے تم کو جانچیں گے کہ تم مومن ہو یا کافر)۔

تُفْتَنُوْنَ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ دجال کی آزمائش کی طرح تمہاری آزمائش ہوگی (یعنی سخت امتحان ہوگا جس کو اللہ چاہے گا وہ ثابت قدم رہے گا)۔

مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ دجال کے فساد کے برابر اس کے قریب قریب۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ تیری پناہ قبر کی آزمائش اور زندگی اور موت کی آفت سے۔

فَبِيْ تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّيْ تُسْاَلُوْنَ۔ تمہارا امتحان میری نسبت کیا جائے گا اور تم سے پوچھا جائے گا کہ میں کون ہوں (یعنی حضرت محمد ﷺ کون تھے مومن کہے گا اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے جو دین حق لے کر آئے تھے۔ اور کافر گھبرا کر کہے گا میں نہیں جانتا لوگوں سے کچھ سنتا تھا معلوم نہیں کون تھے۔ بعض نے کہا آنحضرت ﷺ کی مبارک صورت سامنے آ جائے گی اور مومن آپ کو دیکھتے ہی پہچان لے گا۔)

اَلْمُؤْمِنُ خُلِقَ مُفَتَّنًا۔ مومن تو امتحان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ بار بار اس کو جانچتا ہے ایک گناہ میں پھنس جاتا ہے پھر اس سے توبہ کرتا ہے پھر وہی گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے غرض بار بار اس کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ اس پر تکالیف اور شدائد ڈال کر اس کا امتحان کرتا ہے تو ناشکرا تو نہیں بنتا)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دی ان کو آگ میں جلایا اور کوئی ایذا دی۔

اِنَّهٗ يُحِبُّ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔ اللہ تعالیٰ اس گنہگار کو پسند کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے (یعنی وہ شخص جس سے بار بار گناہ سرزد ہو لیکن ہر بار وہ نادم اور شرمندہ ہو اور بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر توبہ اور استغفار کرے)۔

اِنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا۔ حضرت عمرؓ نے سنا ایک شخص فتنہ سے پناہ مانگ رہا تھا تو فرمایا کیا تو اپنے پروردگار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ تجھ کو مال اور اولاد نہ دے (کیونکہ مال اور اولاد کو بھی فتنہ کہتے ہیں آدمی ان کی محبت میں غرق ہو کر پروردگار سے غافل ہو جاتا ہے فتنہ سے یہاں فساد اور جنگ اور دین کی خرابی مراد نہیں ہے)۔

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَفِيْ وَلَدِهٖ۔ آدمی کے بیوی بچوں کا فتنہ کیا اس کو پوچھتے ہو؟ نہیں میں بڑا فتنہ پوچھتا ہوں (جس میں جنگ اور فساد اور دین کی خرابی ہوگی)۔

اَوْفِتْنَةٌ فِيْهِمْ۔ یا ان کے لئے فتنہ ہوگا (یعنی اولاد کے لئے جب ان کی تعلیم اور تادیب برابر نہ کرے)۔

فَهَمَمْنَا اَنْ نَّفْتَتِنَ۔ ہم نے چاہا کہ فتنہ میں پڑ جائیں (آنحضرت ﷺ کے دیدار کی خوشی میں نماز ہی بھول جائیں)۔

اِمَامَةُ الْمَفْتُوْنِ۔ بے وقوف اور دیوانہ کی امامت کا بیان (جس کی عقل میں مالی نقصانات کی وجہ سے فتور آ گیا ہو)۔

يُصَلِّيْ لَهٗ اِمَامُ فِتْنَةٍ۔ فتنہ کا امام نماز پڑھاتا ہے (یعنی عبدالرحمٰن بن عدیس بکری جو مصر کے باغیوں میں ایک سردار تھا جنہوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا تھا)۔

يُصَلِّيْ بِنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ۔ فتنہ کا امام ہم کو نماز پڑھاتا ہے (نماز میں امامت کرتا ہے حالانکہ اس وقت امام برحق حضرت عثمانؓ تھے)۔

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ زندگی اور موت کے فتنے سے۔ زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی نفسانی اور شہوانی خواہشات میں غرق ہو کر شرعی احکام کی پرواہ چھوڑ دے موت کا فتنہ یہ ہے کہ خاتمہ برا ہو اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہو۔ بعض نے کہا زندگی کا فتنہ آفات میں گرفتار ہونا ہے بے صبری اور ناشکری

کے ساتھ یا برے کاموں پر اصرار کرنا اور موت کا فتنہ منکر نکیر کے سوالات کا برابر جواب نہ دینا قبر کا عذاب ہول وغیرہ)۔

فِتْنَةُ الصَّدْرِ - سینہ کا فتنہ یعنی حسد بغض عقائد باطلہ میں مبتلا ہونا۔

شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی - تونگری اور مالداری کا فتنہ (وہ یہ ہے کہ مالداری پر مغرور ہو جائے' زکوۃ نہ دے' غریبوں کی حاجت روائی نہ کرے)۔

لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ مَّوَاقِعَ الْقَطْرِ - میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں میں پانی کی بوندوں کی طرح فتنے برس رہے ہیں (یعنی ایک کے بعد ایک- مراد حضرت عثمانؓ کے قتل کا فتنہ ہے پھر جنگ جمل اور صفین پھر شہادت جناب حضرت امام حسین علیہ السلام پھر واقعہ حرہ مدینہ طیبہ کی خرابی اور بربادی)۔

هُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ - وہاں تو یعنی ملک نجد اور عراق میں زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے- (واقعہ جمل اور صفین اور خارجیوں کا ظہور وہیں ہوا-)

فَاِنَّا خَشِیْنَا اَنْ تُفْتَنَ اَبْنَاءُ نَا - ہم کو ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بچے قرآن سن کر خراب نہ ہو جائیں (باپ دادا کا طریق چھوڑ کر قرآن کی ہدایت پر لگ جائیں- یہ مکہ کے مشرکوں نے اس وقت کہا تھا جب حضرت ابوبکر صدیقؓ قرآن بلند آواز سے پڑھا کرتے اور مشرکوں کے بچے عورتیں وغیرہ جمع ہو کر اس کو سنتے)۔

اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّیْ وَاَخَافُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِهَا - فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو اس کے دین میں خرابی پڑ جائے (یہ آنحضرت ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا- مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ فاطمہؓ بہ مقتضائے بشریت کے جو سوکن کے ساتھ عورتوں کو ہوا کرتا ہے کوئی کام خلاف عدل اور انصاف کر بیٹھیں اور اس کے سبب سے اطاعت الٰہی میں خلل واقع ہو کر ان کو ایذا ہو اور ان کی ایذا سے مجھ کو ایذا ہو- مسور بن مخرمہ نے یہ حدیث امام زین العابدینؒ سے اس لئے بیان کی کہ جیسے آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہؓ کی ایذا اور تکلیف گوارہ نہیں کرتے تھے ویسا ہی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو بھی دشمنوں سے کوئی تکلیف پہنچے وہ آنحضرت ﷺ کی تلوار آپ سے چھین لیں)۔

اَتَاهُ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ - عبداللہ بن زبیر کے فتنے میں (یعنی جب حجاج نے ان کا محاصرہ کیا تھا) ان کے پاس آئے (اس روایت میں آگے یہ ہے اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَنَعُوْا - لوگوں نے ایک کام کیا ایک روایت میں ضیعوا ہے یعنی اپنا دین اور ایمان ضائع کیا)۔

اَمِنَ الْفُتَّانَ - جانچنے والوں کے شر سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد کی روایت میں امن من فتانی القبر ہے یعنی قبر کے دونوں امتحان لینے والوں سے بے ڈر رہے گا)۔

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَکُنْ فِتْنَةٌ - اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی صرف دینداری اور حسن اخلاق پر نظر نہ رکھو گے بلکہ مال و دولت حسن و جمال شرافت نسب چاہو گے) تو بڑی خرابی ہو گی (اکثر عورتیں جو مالدار نہیں ہیں یا حسن و جمال نہیں رکھتیں بے نکاح رہ جائیں گی اور زنا اور حرام کاری کی کثرت ہو گی) یہ حدیث امام مالکؒ کی دلیل ہے وہ کفائت میں صرف دینداری کا اعتبار کرتے ہیں۔

وَاِنْ کَانَ لَیَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ - آنحضرت ﷺ بچہ کا رونا سنتے (جب آپؐ نماز میں ہوتے) تو نماز کو ہلکا کر دیتے (چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز کو ختم کر دیتے) اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں فکر میں نہ پڑ جائے (حیران پریشان نہ ہو جائے)۔

مَنْ دَخَلَ عَلَی السُّلْطَانِ فُتِنَ - جو شخص بادشاہ کے پاس جائے گا وہ خرابی میں پڑے گا (کیونکہ اگر بادشاہ کی ہر بات میں موافقت کرے تو خدا کا گنہگار بنے گا اگر مخالفت کرے تو جان جوکھم ہے- از قرب بادشاہاں پر حذر بودن کا یہی مطلب ہے)۔

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا - جب یہ مشرک لوگ فساد کا قصد کریں (شرک و کفر لوٹ مار وغیرہ کا) تو ہم ان کی نہیں سنتے-

اَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِّنَ الْفِتْنَةِ- فتنے میں پڑنے سے مر جانا بہتر ہے (کیونکہ فتنہ میں گرفتار ہونے سے دین کی بربادی کا اندیشہ ہے)-

مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ يَبْلُغُ مَنْ مَّعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ- آنحضرت ﷺ نے قیامت تک جتنے گمراہ کرنے والے اس امت میں پیدا ہونے والے تھے جن کے پیرؤوں کا شمار تین سو تک بھی پہنچتا تھا ان کے نام بتلا دیئے- (یعنی گمراہ کرنے والے مولویوں اور مشائخ اور بادشاہ جن کے تابعدار تین سو تک بھی پہنچیں گے ان کے نام آپ نے بیان فرما دیئے)-

فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ- اندھا بہرا فتنہ (یعنی جس میں پڑ کر لوگ اندھے بہرے بن جائیں گے حق راستہ ان کو نہ سوجھے گا نہ حق بات کان لگا کر سنیں گے)-

اِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ- جب تو اے پروردگار کسی قوم کو فتنہ میں ڈالنا چاہے (ان کو بداعتقادی اور گمراہی میں ڈالنا) تو مجھ کو فتنہ سے بچا کر اپنے پاس اٹھا لے- ایک روایت میں اِذَا اردت بقوم فتنة فتوفنی غَيْرَ مَفْتُون ہے معنے وہی ہیں-

مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ- رات دن کے فتنے کے شر سے (یعنی ان فتنوں سے جو رات یا دن میں پیدا ہوتے ہیں)-

مَا تَرَكْتُ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ- میں نے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا نہیں چھوڑا (اکثر فساد عورتوں کی وجہ سے واقع ہوں گے جیسے کہتے ہیں دنیا میں تین چیزیں مادۂ نزاع ہیں زن' زر' زمین سارے جھگڑے ان ہی تین چیزوں کے لئے ہوا کرتے ہیں اور چوتھا سبب جھگڑے کا نشہ ہے- پانچوں کسی کی عزت آبرو پر حملہ کرنا اس کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اسلام میں حرام کر دیا)-

وَيُؤَمَّنُ الْفَتَّانَ- (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو چوکی پہرے پر رہے وہ منکر نکیر کے فتنہ سے بچایا جائے گا (یا تو منکر نکیر اس کے پاس آئیں گے نہیں یا آئیں گے تو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سوالات کر کے چلے جائیں گے)

يُفْتَنُوْنَ فِي الدِّيْنِ كَمَا يُفْتَنُ الذَّهَبُ ثُمَّ يُخَلَّصُوْنَ كَمَا يُخَلَّصُ الذَّهَبُ- امام ابوالحسنؒ نے اس آیت کی تفسیر میں آلم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا و هم لا یفتنون- فرمایا لوگوں کی دین میں اس طرح جانچ ہوگی جیسے سونا (گلا کر) جانچا جاتا ہے پھر وہ اس طرح چھٹ جائیں گے جیسے سونا (گلانے سے) چھٹ کر صاف اور پاک ہو جاتا ہے-

فَتِيَ- جوان ہونا (جیسے فُتُوَّةٌ اور فِتَاءٌ ہے)

تَفْتِيَةٌ- لڑکی کو پردے میں رکھنا' اس کو لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے روک دینا-

مُفَاتَاةٌ- جوانی میں مقابلہ کرنا-

اِفْتَاءٌ- کسی مسئلہ کا جواب دینا اس میں حکم شرعی بیان کرنا-

فَتْوٰی- شریعت کا حکم اور فیصلہ-

تَفَتِّيْ- لڑکی کا جوان ہو کر لڑکوں کے ساتھ کھیل کود سے باز رہنا (جیسے تَفَاتِيْ ہے)-

فَتَاءٌ- جوانی-

فَتَيَانِ- رات اور دن-

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلٰكِنْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ- کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ یا میری بندی (تاکہ شرک کی بو پیدا نہ ہو کیونکہ عبودیت خالص خدا ہی کے لئے ہے سب اسی کے بندے ہیں) بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا یا میری چھوکری یا میرا غلام یا میری باندی (یہ کیونکہ بہت سی احادیث میں غلام اور لونڈی کے لئے عبد اور امتہ کا لفظ بھی وارد ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو اپنا رب کہا)-

جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هَرِمَةٍ اَللّٰهُ اَحَقُّ بِالْفَتَاءِ وَالْكَرَمِ- ایک برس کی بکری یا بھیڑ مجھ کو ایک بوڑھی بکری سے زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ جوانی اور حسن و جمال کا زیادہ مستحق ہے (یعنی عمدہ اور جوان اور تازہ مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق ہے)-

اِنَّ اَرْبَعَةً تَفَاتَوْا اِلَيْهِ- چار آدمی آپ سے مسئلہ پوچھنے گئے-

اَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ عَنْهُ وَاَفْتَوْكَ- گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (اس پر تیرے دل کو اطمینان نہ ہو) گو لوگ تجھ کو اس کے جواز کا فتوی دے دیں (مثلاً کوئی قاضی جھوٹے گواہوں کی شہادت پر نکاح کا فتوی دے دے اور مرد جانتا ہو کہ یہ شہادت جھوٹ ہے اور میں نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے تو گو قاضی کے حکم سے نکاح اس کے لئے جائز کر دیا گیا مگر اس کے دل میں کھٹکا رہے گا کہیں قیامت میں مجھ سے اس کا مواخذہ نہ ہو- غرض فتوی اور چیز ہے اور تقوی اور چیز)-

اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ- تو اپنے دل سے فتوی لے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتوی دیدے (جب بھی اس کے فتوے کو نہ دیکھ اور اپنے دل میں غور کر مومن جب خلوص کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہو تو حق بات کی توفیق اس کو دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ حق بات اس کے دل میں ڈال دے گا- بعض نے کہا یہ حکم آپؐ نے خاص وابصہ بن معبد کو دیا تھا یا ان کی طرح جس کا دل صاف اور شرور سے پاک ہو واللہ اعلم)-

مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ- جس شخص کو بے علمی کی وجہ سے کوئی شریعت کا مسئلہ بتایا جائے پھر وہ اس پر عمل کرے تو گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے اس کو غلط فتوی دیا (کیونکہ لینے والا بوجہ بے علمی کے معذور ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جو شخص بغیر علم کے فتوی دے تو گناہ فتوی لینے والے پر ہوگا یعنی جس نے اس کو مفتی بنایا کیونکہ اس کو لازم تھا کہ عالم سے مسئلہ پوچھتا اس سے فتوی لیتا اس نے جاہل سے فتوی لیا اس لئے گناہ اسی پر ہوگا)-

اِنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ اَنْ تُرِيَهَا الْاِنَاءَ الَّذِيْ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْرَجَتْهُ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ هٰذَا مَكُّوْكُ الْمُفْتِيْ- ایک عورت نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا مجھ کو وہ برتن دکھلایئے جس سے آنحضرت ﷺ وضو کیا کرتے تھے انہوں نے وہ برتن نکالا تب وہ عورت کہنے لگی یہ تو مفتی کا پیمانہ ہے (مفتی ہشام بن ہبیرہ کے پیمانہ سے پیا شاطروں کا ایک قدح ہے یا شراب پینے والوں کا جس سے شراب ماپتے ہیں)-

اَلْحَرْبُ اَوَّلُ مَا تَكُوْنُ فُتَيَّةً يَا فَتِيَّةً- لڑائی ابتداء میں تو ایک جوان چھوکری کی طرح بھلی اور خوشنما معلوم ہوتی ہے (لیکن اخیر میں جا کر ایک بوڑھی بدشکل عورت کی طرح ناگوار خاطر ہوتی ہے)-

نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ- جوان اونٹنی-

فِتْيَةٌ- جوان (یہ جمع ہے فَتٰی کی- حدیث میں ہے کہ اصحاب کہفؑ بوڑھے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کی وجہ سے ان کو جوان فرمایا)-

تَظُنُّوْنَ اَنَّ الْفُتُوَّةَ بِالْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ- کیا تم سمجھتے ہو کہ جوانمردی فسق و فجور کے بعد ہوتی ہے (جیسے بعض لوگوں کا گمان تھا کہ گناہوں کے بعد تائب ہونا یہ اس سے اچھا ہے کہ شروع ہی سے آدمی زاہد اور متقی ہو)-

اَنَا الْفَتٰى ابْنُ الْفَتٰى اَخُو الْفَتٰى- میں جوانمرد ہوں جواں مرد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کا بیٹا (جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فتی فرمایا) سورۂ انبیاء میں ہے قالوا سمعنا فتی یذکر)- اور جوانمرد (حضرت علی مرتضیٰؓ) کا بھائی (جیسے دوسری حدیث میں ہے لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار)-

باب الفاء مع الثاء

فَثْءٌ- تسکین دینا' تیزی توڑ دینا-

فُثُوْءٌ- ہانڈی کا جوش کم کر دینا' گرم سردی کا زور توڑ دینا' روک رکھنا' جوش مار کر جھین اوپر آ کر پھٹ جانا-

اِفْثَاءٌ- تھک جانا' ساکن ہو جانا' اقامت کرنا-

اِنْفِثَاءٌ- ساکن ہونا' تھم جانا-

لَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ رَثِيْئَةٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَةٍ- وہ مجھ کو اس دودھ سے اچھا معلوم ہوتا ہے جس کا زور صاف اور لطیف پانی سے توڑا گیا ہو-

فُثَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ- پھسکی یا پاد (یہ صاحب مجمع البحار نے توسط شرح سنن ابی داؤد سے نقل کیا ہے حالانکہ لغت میں فثاء اس معنی میں نہیں آیا بلکہ فساء سین مہملہ سے بمعنی پھسکی ہے جیسے

آگے مذکور ہوگا)۔

اِفْثَاءٌ - پتھر کو گرم کر کے اس پر پانی ڈال کر دردمند آدمی کو لٹانا تا کہ اس کو پسینہ آئے۔

يَفْثَأُ بِهٖ حَدَّ الشَّدَائِدِ - اس کے سبب سے سختیوں کی تیزی توڑے۔

فَتٌّ - پھیلا دینا۔

اِنْفِثَاثٌ - ٹوٹ جانا۔

اَفْتِثَاثٌ - قہر اور غلبہ۔

فَاثُوْرٌ - خوان' طشت' یا جام چاندی یا سونے کا۔

وَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَفَاثُوْرِ الْفِضَّةِ - قیامت کے دن زمین چاندی کے طشت کی طرح (ہموار) ہو جائے گی۔

فَاثُوْرُ الشَّمْسِ - سورج کا گردہ یعنی قرص خورشید۔

كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ عِيْدٍ فَاثُوْرٌ عَلَيْهِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ - عید کے دن حضرت علیؓ کے سامنے ایک خوان تھا جس پر گیہوں کی روٹی رکھی تھی۔

فَاثُوْرٌ - ایک مقام کا بھی نام ہے۔

فَجْأٌ یا فَجْأَةٌ یا فَجَاءَةٌ - ناگاہ حملہ کرنا' یکایک جب توقع یا شناسائی نہ ہو آ جانا' جماع کرنا۔

فَجْأٌ - پیٹ بڑا ہونا۔

مُفَاجَاةٌ اور اِفْتِجَاءٌ - جلدی سے آن پڑنا۔

مَوْتُ الْفَجْأَةِ - ناگہانی موت جس کے اول بیماری وغیرہ کوئی سبب نہ ہو (ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا سبب دل کی حرکت بند ہونا ہے جیسے گھڑیال چلتے چلتے یکایک رک جاتی ہے کبھی اس کی وجہ بے انتہا خوشی ہوتی ہے یا بے حد رنج اور صدمہ اور کبھی ضعف قلب)۔

حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ - یہاں تک کہ حق بات یکایک اس تک آ پہنچی۔

فَلَمْ يَفْجَأْ مُوْسٰى - یا لَمْ يَفْجَعْ - یعنی موسیٰ علیہ السلام پر یکایک نہیں آئی۔

مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ اَسَفٍ - ناگہانی موت اللہ کے غصہ کی پکڑ ہے۔ (کیونکہ اس میں آدمی کو توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)۔

نَظَرُ الْفُجَاءَةِ یا نَظَرُ الْفَجْأَةِ - ناگہانی نظر جو بے اختیار اور ارادہ کسی چیز پر پڑ جائے۔

فُجَاءَةَ نِقْمَتِكَ - دفعۃً تیرا عذاب اترنے سے۔

فَمَا فَجِئَتْهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ - جس پر ناگہاں آن پہنچی وہ الٹے پاؤں پھرنے لگا۔

مَوْتُ الْفَجْأَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ عَلَى الْكَافِرِ - ناگہانی موت مومن کے لئے تو آسائش ہے (درد اور تکلیف سے حق تعالیٰ نے اس کو بچایا) اور کافر پر غصہ کی پکڑ ہے۔

اِذَا حَمَلَ الْمُؤْمِنُ الْمَيِّتَ فَلَا يُفَاجِئُ بِهِ الْقَبْرَ - جب مومن جنازہ اٹھائے تو جلدی سے اس کو قبر میں نہ گھسیڑ دے (بلکہ تھوڑی دیر قبر کے پاس توقف کر کے پھر اس کو گاڑے)۔

فَاجَأَتْنَا الْمَضَائِقُ - دفعۃً ہم پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ دَاوٗدُ النَّبِيُّ مَفْجُوْءًا - حضرت داؤد علیہ السلام کی موت ناگہانی ہوئی۔

فَجٌّ - کمان کا چلہ اٹھانا' کھولنا' دور کرنا۔

فَجَجٌ - دونوں پاؤں میں چلتے وقت کشادگی ہونا - ایسے شخص کو اَفَجُّ کہتے ہیں۔

فَجٌّ - دونوں پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ (جیسے شعب تنگ راستہ)۔

فُجَاجٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

اَلْفَجَاجَةُ - کچا میوہ - جیسے فِجٌّ ہے (فَجَاءُ مؤنث ہے اَفَجُّ کا)۔

كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ - مکہ کے سب راستے قربانی کے مقامات ہیں (جہاں چاہے وہاں قربانی کرے کیونکہ سب حرم کی حد میں ہیں)۔

مَا سَلَكْتَ فَجًّا اِلَّا سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا غَيْرَهٗ - (آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم جس راستہ چلو گے شیطان اس کو چھوڑ کر دوسرا راستہ لے گا (اس قدر وہ تم سے کانپتا اور لرزتا ہے کہ تم کو جس راستہ سے آتے دیکھ لے وہ

راستہ ہی چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چل دے گا- دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے)-

تَفَاجَّتِ النَّاقَةُ- اونٹنی کے پاؤں کھول دیئے- (دودھ دوہوانے کے لئے)-

كَانَ اِذَا بَالَ تَفَاجَّ حَتّٰى نَاْوِيَ لَهٗ- آنحضرت ﷺ جب پیشاب کرتے تو دونوں پاؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم کو ترس آ جاتا (آپ کی تکلیف دیکھ کر)-

فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ- اس بکری نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے اور دودھ بہایا اور جگالی کی-

فَرَكِبْتُ الْفَحْلَ فَتَفَاجَّ لِلْبَوْلِ- میں ایک نر اونٹ پر سوار ہوا اور اس نے پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھول دیئے-

اُعَرِّسُ اِذَا اَفْجَرْتُ وَاَرْتَحِلُ اِذَا اَسْفَرْتُ- جب صبح قریب ہوتی ہے تو میں ذرا آرام کرنے کے لئے سفر میں اتر پڑتا ہوں پھر جب روشنی ہو جاتی ہے تو کوچ کرتا ہوں-

اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ- سوداگر لوگ قیامت کے دن بدکاروں میں اٹھیں گے مگر وہ سوداگر جو اللہ سے ڈرتا ہو (سوداگری میں جھوٹ نہ بولتا ہو نہ دغا بازی اور فریب کرتا ہو)-

اِنَّ اَمَةً لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَرَتْ- آنحضرت ﷺ کے گھر والوں کی ایک لونڈی نے حرام کاری کی-

اِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَهُمَا فِي النَّارِ- جھوٹ بولنے سے بچے رہو وہ اور بدکاری ساتھ ہوتے ہیں- دونوں کو دوزخ میں لے جائیں گے-

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ مَا مَسَّهَا مِنْ نَقَبٍ وَّلَا دَبَرٍ فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرَ- (ایک گنوار نے حضرت عمرؓ سے سواری کا اونٹ مانگا اور کہنے لگا میرے اونٹ کا کھر گھس گیا (یا وہ خارشتی ہو گیا) حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی تو جھوٹا ہے اور اس کو اونٹ نہ دیا تب اس گنوارے نے کہا) ابو حفص عمرؓ نے اللہ کی قسم کھالی کہ میرے اونٹ کا نہ تو کھر گھس گیا ہے نہ اس کی پیٹھ لگی ہے یا اللہ اگر اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو اس کا گناہ بخش دے-

اِنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَمَنَعَهٗ لِضَعْفِ بَدَنِهٖ فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَطْلَقْتَنِيْ وَاِلَّا فَجَرْتُكَ- ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے اس کے جسم کی کمزوری کی وجہ سے اس کو اجازت نہ دی تب وہ کہنے لگا یا تو مجھ کو اجازت دیجئے ورنہ میں آپ کی بات نہ مانوں گا (اور جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤں گا)-

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ- اور ہم اس سے الگ ہیں اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے-

يَا لُفَجَرُ- اے بدکار نابکار-

اَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمِ الْقَوِيَّ فَيَفْجُرُ- (کوفہ والے بھی عجیب لوگ ہیں) اگر میں ان پر زبردست شخص کو حاکم مقرر کرتا ہوں تو وہ بڑے کام کرتا ہے-

فَجَّرْتَ بِنَفْسِكَ- تو نے اپنے آپ کو بدکار بنا دیا-

كُنْتُ يَوْمَ الْفِجَارِ اَنْبُلُ عَلٰى عُمُوْمَتِيْ- میں فجار کے دن اپنے چچاؤں کو تیر لا لا کر دیتا (تاکہ وہ دشمنوں پر ماریں- فجار ایک جنگ کا نام ہے جو قریش اور قیس قبیلے میں ہوئی تھی جاہلیت کے زمانہ میں اس کو فجار اس لئے کہا کہ یہ جنگ حرام مہینوں میں ہوئی تھی جن میں لڑنا حرام تھا گویا بدکاری اور گنہگاری کی جنگ تھی)-

مَثَلُ الْفَاجِرِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ- منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے- (یہاں فاجر سے منافق مراد ہے کیونکہ اس کے مقابل مومن کا ذکر ہے)-

مِنْهَا تَفْجُرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ- اسی میں سے بہشت کی نہریں پھوٹتی ہیں (ایک روایت میں تنفجر ہے معنی وہی ہیں)-

فَافْجُرْهَا- (اگر اس کے بعد اب کوئی لڑائی قریش سے ہونے والی نہیں ہے) تو زخم کو رواں کر دے (اسی میں میری موت کر- تاکہ مجھ کو شہادت کا ثواب حاصل ہو)-

تَفْجُرُ يَا تَفَجَّرُ دَمًا- خون بہا رہی ہوگی-

لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَّلَا مِنَّةً- یا اللہ کسی بدکار کا مجھ

کو احسان مند نہ بنا۔

اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ جب کسی سے جھگڑا کرے تو لگے اول فول گالی گلوچ بکنے۔

لَا تَحْمِلُوا الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ فَتُهِيْجُوْهُنَّ لِلْفُجُوْرِ۔ دیکھو عورتوں کو زین پر سواری مت کراؤ۔ ایسا کرو گے تو ان کو بدکاری پر ابھارو گے۔

اَلتَّاجِرُ فَاجِرٌ مَّالَمْ يَتَفَقَّهْ۔ سوداگر بدکار (گنہگار) ہو گا جب تک شریعت کا علم حاصل نہ کرے (کیونکہ بے علم سوداگر ایسے معاملات کر بیٹھے گا جو سودی اور حرام ہیں جھوٹ سے پرہیز نہ کرے گا)۔

فَجْعٌ۔ رنج پہنچانا' دکھ دینا (جیسے تَفْجِيْعٌ ہے)۔

تَفَجُّعٌ۔ دردناک ہونا۔

اِنْفِجَاعٌ۔ بھوک کا غلبہ ہونا۔

فَجْعَه اور فَجِيْعَه۔ مصیبت' درد' دکھ (جمع فَجَائِعُ ہے جیسے فَاجِعَه اور فَوَاجِعُ ہے)۔

شِمْ سَيْفَكَ لَا تُفَجِّعْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ۔ رسول کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو دکھ نہ پہنچایئے (صاحب مجمع البحار نے شِمْ کے بدلے شَمَمْ لکھا ہے جو صریح غلطی ہے)۔

شَيْمٌ۔ کے معنی تلوار کھینچنا اور تلوار نیام میں کرنا' دونوں معنی آئے ہیں اس کا امر شِمْ ہے۔

فَجْفَاجٌ۔ یا فُجْفُجٌ یا فَجْفَجٌ۔ بکی۔ بہت باتیں کرنے والا' بڑا مارنے والا۔

اِنَّ هٰذَا الْفَجْفَاجَ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ یہ بڑبڑیا نہیں جانتا اللہ کہاں ہے (ایک روایت میں بَجْبَاجٌ ہے اس کے بھی معنی ایسے ہی ہیں یا وہی ہیں)۔

فَجْوٌ۔ کھولنا' کشادہ کرنا۔

فَجًا۔ دونوں رانوں یا گھٹنوں یا پنڈلیوں کے درمیان کشادگی۔

تَفَاجِيْ۔ کشادگی ہونا۔

اِنْفِجَاءٌ۔ کھل جانا۔

كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ آنحضرت ﷺ حج میں اونٹ کو پویہ چلاتے (آہستہ دلکی) جب راستہ میں کشادگی پاتے تو دوڑاتے۔

فَجْوَاءُ۔ کشادہ زمین۔

وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِنْهُ۔ وہ دھوپ سے سایہ میں ہیں۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَجْوَةٌ۔ کوئی تم میں سے اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اپنے اور سترے کے درمیان کشادہ جگہ چھوڑ دے (بلکہ سترے سے نزدیک رہے تاکہ کوئی سامنے سے نہ گزرنے پائے)۔

باب الفاء مع الحاء

فَحْجٌ۔ تکبر کرنا' غرور کرنا' قدموں کے سرے چلنے میں نزدیک اور ایڑیوں کو دور رکھنا۔

تَفْحِيْجٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِفْحَاجٌ۔ خاموش ہو جانا' بند ہو جانا' پیچھے سرکنا' مڑ جانا' جانور کے دونوں پاؤں کھولنا دودھ دوہنے کے لئے۔

تَفَحُّجٌ۔ دونوں پاؤں میں کشادگی کرنا۔

اَفْحَجُ۔ وہ شخص یا جانور جس کے پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں مگر دونوں ایڑیوں میں فاصلہ ہو یا دونوں پنڈلیوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہو۔

اِنَّهُ بَالَ قَائِمًا فَفَحَّجَ رِجْلَيْهِ۔ آنحضرت ﷺ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا تو دونوں پاؤں کو ایک دوسرے سے دور رکھا (نہایہ میں ہے کہ

فَحَجٌ۔ دونوں رانوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہونا)

اِنَّهُ اَعْوَرُ اَفْحَجُ۔ دجال کانا ہو گا۔ دونوں پاؤں میں اس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہو گی۔

كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔ جیسے میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کمبخت) کالا دونوں پاؤں میں اس کے معمول سے زیادہ فاصلہ ہو گا (چھوٹی چھوٹی پنڈلیاں) وہ کعبہ کو ایک ایک پتھر کر کے کھود ڈالے گا۔

مَنْ اُوْقِظَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ قَامَ وَاِلَّا فَحَجَ

اَلشَّیْطَانُ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ - جو شخص صبح کی نماز کے لئے ایک بار یا دو بار جگایا جائے پھر اگر وہ اٹھ کھڑا ہو تو بہتر ہے ورنہ شیطان پاؤں کھول کر اس کے کان میں پیشاب کر دے گا۔

فَحْشٌ - بد ہونا، برا ہونا، بہت ہونا۔

اِفْحَاشٌ - فحش بکنا، فحش کرنا، فحش کی تہمت لگانا، بخیلی کرنا۔

غَبْنٌ فَاحِشٌ - قیمت میں حد سے زیادہ زیادتی مثلاً ایک روپیہ کا مال دس روپیہ کو۔

رَجُلٌ فَاحِشٌ - فحش گو مرد۔

فَاحِشَہ - گناہ، بدکاری، چھنال، زانیہ عورت۔ (اس کی جمع فَوَاحِشُ ہے)۔

فَحْشَاء - بری، بے شرمی کی بات، زکوۃ میں بخیلی۔

فَحَّاشٌ - بڑا فحش گو یا فحش کام کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ - اللہ تعالیٰ فحش بات کہنے والے یا فحش کام کرنے والے سے دشمنی رکھتا ہے جو عمداً فحش بکتا ہے یا فحش کام کرتا ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ فحش اور فاحشہ ہر برے بے شرمی کی بات یا کام کو کہتے ہیں اسی طرح ہر سخت برے گناہ کو اور کبھی فاحشہ زنا کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ہر ایک بری اور قبیح خصلت میں قول ہو یا فعل۔ کرمانی نے کہا حدیث میں فاحش سے مراد وہ شخص ہے جو خِلْقَۃً فحش گو ہو اور متفحش وہ جو خواہ مخواہ فحش گو بنے مثلاً مسخرہ بھانڈ وغیرہ مجمع البحار میں ہے کہ اکثر فحش جماع کے متعلق الفاظ میں ہوتا ہے۔ (مثلاً گالی گلوچ وغیرہ) جیسے ہندوستان کے شہدے لچے ماں باپ کی گالیاں دیا کرتے ہیں یا زانی اور بدکار رنڈی باز صریح فحش الفاظ زبان سے نکالتے ہیں اور نیک لوگ ان مطالب کو کنایۃً بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کو بھی کنایۃً کہتے ہیں مثلاً حاجت کو جاتا ہوں یا استنجا کو یا عرب لوگ اھریق الماء یاعزك اللہ کہتے ہیں)۔

لَا تَقُوْلِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَاحُشَ - ایسی بات منہ سے مت نکال کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کو پسند نہیں کرتا نہ آپس میں ایک دوسرے سے سخت کلامی کو۔ (یہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے اس وقت فرمایا تھا جب حضرت عائشہؓ نے یہودیوں کو ان کے کلام سے بڑھ کر سخت جواب دیا۔ یہاں فحش سے تعدی اور زیادتی مراد ہے نہ کہ گالی گلوچ کیونکہ حضرت عائشہؓ نے گالیاں نہیں دی تھیں)۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاحِشًا فَلَا بَاْسَ - اگر کھٹملوں کا خون اتنا بہت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں (یعنی اگر ذرا سا کپڑے وغیرہ میں لگ جائے تو اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں)۔

دُوْنَ الْفَاحِشَۃِ - زنا یعنی شرمگاہ میں دخول کرنے سے کم۔

وَاٰتَیْنَا الْفَوَاحِشَ - ہم نے فحش کام کئے (گالی گلوچ، زنا، بدکاری)۔

اَوْتَبْذُوْ عَلٰی اَھْلِھَا بِفَاحِشَۃٍ - اپنے گھر والوں میں فحش کرے (فعل شنیع یا گالی گلوچ سخت کلامی)۔

اِنْ کَانَ الْاِلْتِفَاتُ فَاحِشًا فِی الصَّلٰوۃِ - اگر نماز میں بہت حد سے زیادہ ادھر ادھر دیکھے۔

فَحْصٌ - کھودنا، کھوج کرنا، ڈھونڈنا، الٹ دینا، کھولنا، جلدی کرنا۔

مُفَاحَصَۃٌ - ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنا۔

اُفْحُوْصٌ اور مَفْحَصٌ - سنگ خوار مرغ جو زمین میں کھود کر انڈے دینے کے لئے ایک گڑھا بناتا ہے (ان کی جمع اَفَاحِیْص اور مَفَاحِیْص ہے)۔

فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِیْصَ - زمین میں افاحیص کھودے گئے (یعنی گڑھے)۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَّلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاطٍ - جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے مسجد بنائے اگرچہ اتنی چھوٹی ہو جیسے مرغ سنگ خوار کا گڑھا جو انڈے دینے کے لئے کرتا ہے (حالانکہ اتنی چھوٹی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ یہ تمثیل کے طور پر ہے یا یہ مطلب ہے کہ کئی آدمی اس مسجد کے بنانے میں شریک ہوں اور ہر ایک کا حصہ اتنا مختصر ہو یا مسجد کی عمارت میں اتنی ذرا سی افزائش کرے)۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ لِلشَّیْطٰنِ فِیْ رُءُ وْسِہِمْ مَفَاحِصُ فَافْلِقُوْھَا بِالسُّیُوْفِ - تم کچھ لوگوں کو پاؤ گے جن کے سروں میں شیطان نے گھدیاں بنائی ہیں (یعنی بیچ میں سے کچھ سر منڈا ہوا ہے اور ادھر ادھر بال ہیں) تو ان کے سروں کو تلواروں سے چیر ڈالو- (نہایہ میں ہے کہ شیطان نے ان کے سر میں مفاحص یعنی گڑھے بنائے ہیں جیسے مرغ سنگ خوار زمین میں گڑھا بناتا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ شیطان نے ان کے سروں کو اپنا ٹھکانا اور مستقر قرار دیا ہے اور یہ ایک لطیف استعارہ ہے جیسے کہتے ہیں فَرَّخَ الشَّیْطٰنُ فِیْ رَأْسِہٖ وَعَشَّشَ فِیْ قَلْبِہٖ یعنی شیطان نے اس کے سر میں بچے دیئے ہیں اور اس کے دل میں جھونجھ (آشیانہ) لگایا ہے جب کوئی شخص بالکل گمراہی اور شرارت میں مست ہو جاتا ہے کسی کی نصیحت نہیں سنتا)-

سَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوْا عَنْ اَوْسَاطِ رُءُ وْسِہِمُ الشَّعْرَ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْہُ بِالسَّیْفِ - (ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا) تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو اپنی چندیا کے بال نکال ڈالتے ہیں (ادھر ادھر بال رکھتے ہیں) تو جتنا سر ان کا کھلا ہے (اس پر بال نہیں ہیں) اس پر تلوار کی مار لگاؤ-

اِنَّ الدَّجَاجَۃَ لَتَفْحَصُ فِی الرَّمَادِ - مرغی راکھ میں گڑھا کرتی ہے اس میں لوٹتی ہے-

وَلَا سَمِعْتُ لَہٗ فَحْصًا - میں نے اس کے چلنے کی آواز نہیں سنی (اس کی آہٹ نہیں پائی)-

اِنَّ اللّٰہَ بَارَکَ فِی الشَّامِ وَخَصَّ بِالتَّقْدِیْسِ مِنْ فَحْصِ الْاُرْدُنِّ اِلٰی رَفَحِ الْاُرْدُنِّ - اللہ تعالیٰ نے شام کے ملک میں برکت رکھی ہے اور اس مقام کو خاص کر کے مقدس اور پاکیزہ کیا ہے جو آردن (نہر کا نام ہے) کے پھیلاؤ سے رفح تک ہے (رفح ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)-

فَاَنْطَلِقُ حَتّٰی اٰتِیَ الْفَحْصَ - میں چلوں گا یہاں تک کہ عرش کے سامنے جا پہنچوں گا-

فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِکَ عُمَرُ حَتّٰی اَتَی الثَّلَجَ یا اَتَاہُ الثَّلَجُ - حضرت عمرؓ نے اس کا کھوج لگایا یہاں تک کہ ان کو یقین ہو گیا (دل کو طمانیت اور ٹھنڈک ہوئی)-

فَحْلٌ - نر کا اختیار کرنا، نر جانور-

اِفْحَالٌ - نر جانور مانگے پر دینا-

تَفَحُّلٌ - نر بننا، نر کی طرح لباس اور کھانا سخت کرنا-

اِفْتِحَالٌ - نر جانور چننا-

اِسْتِفْحَالٌ - بڑا ہونا، (کسی کام کا) نر طاقت دار ڈھونڈھنا تاکہ بچے عمدہ پیدا ہوں (جیسے ہند کی ایک قوم کا طریقہ تھا جب کسی مرد کو جسم یا طاقت دار پاتے تو اس کو اپنی عورتوں میں چھوڑ دیتے تاکہ بچے توانا پیدا ہوں اور ہندوؤں میں اب تک یہ طریقہ جاری ہے جس کو "نیوگ" کہتے ہیں)-

فِحَالَۃٌ - نر ہونا-

فُحَّالٌ - کھجور کا نر درخت- (اس کی جمع - فَحَاحِیْلُ ہے)

فَحْلٌ فَحِیْلٌ - عمدہ نر، خوب لگن کرنے والا-

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَحْلٌ مِنْ تِلْکَ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِہٖ فَکُنِّسَ وَرُشَّ فَصَلّٰی عَلَیْہِ - آنحضرت ﷺ ایک انصاری کے مکان میں تشریف لے گئے گھر کے کونے میں ایک بوریا پڑا تھا آپ نے حکم دیا وہ جھاڑا گیا اور اس پر پانی چھڑکا گیا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی (بوریے کو مجازاً فحل کہا چونکہ نر کھجور کے پتوں سے وہ بنایا گیا تھا)-

لَا شُفْعَۃَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلٍ - کنویں میں اور کھجور کے درخت میں شفعہ نہ ہو گا- (اس لئے کہ ان کی تقسیم ممکن نہیں- مجمع البحار میں ہے کہ اگر ایک باغ مشترک ہو پھر کوئی شریک اپنا حصہ مع حقوق نر بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو نر درخت میں شفعہ کا حق نہ ہو گا- اسی طرح اگر ایک کنواں مشترک ہو جس میں سے سب شریک اپنے باغ کو پانی دیتے ہوں پھر کوئی شریک اپنے باغ کا حصہ بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو کنویں کے حقوق میں شفعہ کا حق نہ ہو گا)-

لَبَنُ الْفَحْلِ - نر کا دودھ- (اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللام میں آئے گی)-

لَا یَخْطُرُ فَحْلَانِ فِیْ شَوْلٍ - دو نر اونٹ ایک مادہ پر دم نہیں ہلا سکتے - بلکہ ایک نر دوسرے نر کو دفع کرے گا، مارے گا-

(یہ عبدالملک نے کہا جب اس نے عمرو بن سعید کو قتل کیا)۔

تَصَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ - دو نر اونٹوں کے حملہ کی طرح (ہر ایک دوسرے پر غالب ہونا اس سے ور رہنا چاہتا ہے جو وہ کرے یہ بھی کرتا ہے)۔

خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ لَهُمُ الْفُحُوْلُ - اپنی تلواریں لے کر اتراتے ہوئے فخر کرتے ہوئے نر اور اونٹوں کی طرح نکلے۔

اِشْتَرِهٖ كَبْشًا فَحِيْلًا - ایک اچھا خوب لگن کرنے والا مینڈھا خرید۔ (یعنی قربانی کرنے کے لئے۔ انہوں نے نر جماع کرنے والے مینڈھے کو خصی سے بہتر سمجھا۔ بعض نے کہا فحیل سے یہ مراد ہے کہ نر کی طرح تومند اور جسم ہو)۔

لِمَ يَضْرِبُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ ضَرْبَ الْفَحْلِ - کوئی تم میں سے اپنی بیوی کو ایسا کیوں مارتا ہے جیسے نر اونٹ کو مارتے ہیں (جب وہ ایک کم ذات یا اپنے سے بڑھ کر نجیب اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے اس کی نسل روکنے کو)۔

يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ - لوگ مردی کو (قوت مجامعت زیادہ ہونے کو) پسند کرتے تھے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ تَفَحَّلَ لَهٗ اُمَرَاءُ الشَّامِ - جب حضرت عمرؓ شام کے ملک میں تشریف لائے تو وہاں کے امیر لوگ سادہ لباس اور سادہ وضع میں آپ سے ملے (حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے فوق البھڑک لباس اور زیب و زینت نہ کر سکے کیونکہ حضرت عمرؓ کو اس سے نفرت تھی کہ مرد عورتوں کی طرح زیب و آراستگی کریں)۔

كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ - جیسے نر اونٹ چبا جاتا ہے۔

كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ - جیسے نر اونٹ کاٹ لیتا ہے۔

فِحْلٌ - بہ کسرۂ فاء و سکون حاء ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی (اسی سے ہے یوم فحل یعنی فحل کی جنگ کا دن)۔

فِحْلَيْنِ - ایک موضع ہے احد پہاڑ میں۔

فَحَلْتُ اِبِلِيْ - میں نے اپنی اونٹنیوں میں نر کو چھوڑا۔

فَحْمٌ - خاموش ہو جانا' لا جواب ہو جانا۔

فُحُوْمٌ - کنویں کا پانی تھم جانا۔

فَحْمٌ - رات کی تاریکی میں چلنا۔

فُحَامٌ اور فُحُوْمٌ اور فَحْمٌ - رونا یہاں تک کہ آواز بند ہو جائے۔

اِفْحَامٌ - دلیل اور حجت سے خاموش کر دینا' لا جواب کر دینا۔

فِحُوْمَةٌ - کالک۔

فَحْمٌ - کوئلہ۔

تَفْحِيْمٌ - کالا کرنا' کوئلہ سے کالا کرنا۔

فَحَّامٌ - کوئلہ فروش

فَحْمُ الْحَجَرِ - زمین کا کوئلہ' پتھر کا کوئلہ (جو ریل اور جہاز میں جلاتے ہیں)۔

اُكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ - اپنے بچوں کو اپنے پاس بٹھائے رکھو یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے (شروع رات میں جو تاریکی چھاتی ہے یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان اس کو فحمه کہتے ہیں اور عشاء کی نماز سے صبح تک جو تاریکی ہوتی ہے اس کو عسعسه کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ شروع رات کی تاریکی ستاروں وغیرہ کے خوب نکل آنے سے کم ہو جاتی ہے انتہی۔ اس وقت بچوں کا چھوڑ دینا برا نہیں لیکن شروع رات میں جوان کو چھوڑنے سے منع فرمایا اس کی وجہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سانپ اس وقت اپنے بلوں سے نکل کر ہوا کھاتے ہیں تو بچوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے)۔

فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ اَفْحَمْتُهَا - تھوڑی دیر میں میں نے حضرت زینبؓ کو خاموش کر دیا (وہ لاجواب ہو گئیں)۔

كَلَّمْتُهٗ حَتّٰى اَفْحَمْتُهٗ - میں نے اس سے گفتگو کی اور خاموش کر دیا۔

رَبِّ اَفْحَمَتْنِيْ ذُنُوْبِيْ - پروردگار میرے گناہوں نے تجھ سے کچھ مانگنے کے گلے منہ نہیں رکھا (یعنی اس قدر تیرا گنہگار اور قصور وار ہوں کہ دعاء کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ اور زبان یاری نہیں دیتی)۔

فَحْوٌ- ایک طرف جانا (جیسے تَفْحِيَةٌ ہے)-

فَحّى الْقِدْرَ- دیگ میں گرم مصالحے ڈالے (جیسے مرچ زیرہ پیاز وغیرہ)-

فَحَا اور فَحى- گرم مصالح، دھنیا، مرچ وغیرہ

فَحْوَى الْكَلَامِ- کلام کا مقصود مضمون جدھرو ہ جاتا ہے-

مَنْ اَكَلَ مِنْ فَحَا اَرْضِنَا لَمْ يَضُرَّهُ مَاؤُهَا- جو شخص ہمارے ملک کے توابل (یعنی مصالح جیسے دھنیا مرچ، زیرہ وغیرہ) کھائے اس کو پانی کچھ ضرر نہ کرے گا- بعض نے کہا فحا سے مراد پیاز ہے (درحقیقت پیاز پانی اور ہوا کے سمی مادے کو دفع کرتی ہے اور وباء اور طاعون کے زمانہ میں پیاز اور سرکہ کا استعمال بہت مفید ہے)-

كُلُوْا مِنْ فَحَا اَرْضِنَا فَقَلَّ مَا اَكَلَ قَوْمٌ مِّنْ فَحَا اَرْضٍ فَضَرَّهُمْ مَاؤُهَا- (معاویہ نے لوگوں سے کہا) تم ہمارے ملک کے توابل کھاؤ جو لوگ کسی ملک کے توابل کھاتے ہیں ان کو وہاں کا پانی کم نقصان پہنچاتا ہے- (توابل یعنی مصالحہ جات)-

باب الفاء مع الخاء

فَخٌّ- سوتے میں خراٹے لینا، مہکنا، پھنکار مارنا، لٹک جانا، ڈھیلا ہو جانا- (جیسے فَخِيْخٌ ہے)-

فَخٌّ- جال کو بھی کہتے ہیں جس سے شکار کرتے ہیں (اس کی جمع فِخَاخٌ اور فُخُوْخٌ ہے)-

اِنَّهٗ نَامَ حَتّٰى سُمِعَ فَخِيْخُهٗ- آنحضرت ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی-

اَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهٗ مِزَخَّةٌ يَزُخُّهَا ثُمَّ يَنَامُ الْفَخَّةَ- کامیاب ہوا وہ شخص جس کی ایک بیوی ہو وہ اس سے صحبت کرے پھر سو کر خراٹے لگائے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِفَخٍّ وَّحَوْلِيْ اِذْخَرٌ وَّجَلِيْلٌ- کاش میں ایک رات فخ میں بسر کرتا- (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ میں یا ایک وادی ہے جس میں عبداللہ بن عمرو دفن کئے گئے اور ایک مقطہ کا بھی نام ہے جو آنحضرت ﷺ نے عظیم بن حارث محاربی کو دیا تھا) اور میرے گرد اذخر اور جلیل کی بوٹیاں ہوتیں-

تُجَرَّدُ الصِّبْيَانُ مِنْ فَخٍّ- بچے فخ میں سے ننگے کئے جائیں (ان کو احرام باندھا جائے)-

يَوْمُ فَخٍّ- فخ کا دن (جس دن امام حسین بن علی بن حسنؓ جو امام موسیٰ کاظمؒ کے چچا زاد بھائی تھے اور انہوں نے لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بلایا فخ میں مارے گئے- امام موسیٰ کاظمؒ نے ان سے فرما دیا تھا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تم قتل کئے جاؤ گے آخر وہی ہوا)-

فَخْذٌ- ران پر مارنا-

تَفْخِيْذٌ- کدھیڑنا، جدا جدا کر دینا، ایک ایک فخذ کا نام لے کر بلانا-

مُفَاخَذَةٌ- کدھیڑنا، جدا جدا کرنا-

تَفَخُّذٌ- پیچھے ہٹنا-

فَخَّذَهَا اور تَفَخَّذَهَا اور فَاخَذَهَا- عورت کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا-

فَخِذٌ اور فَخْذٌ اور فِخْذٌ- ران (یعنی گھٹنے اور سرین کا درمیانی حصہ اس کی جمع اَفْخَاذٌ ہے)-

فَخِذٌ- قبیلے سے نیچے قریب کے عزیز و اقرباء-

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ بَاتَ يُفَخِّذُ عَشِيْرَتَهٗ- جب یہ آیت اتری کہ اپنے نزدیک کے کنبے والوں کو ڈرا تو آپ ایک ایک فخذ کا نام لے لے کر ان کو پکارنے لگے- (نہایہ میں ہے کہ نسب کا انتہائی بالائی حصہ شعب ہے پھر قبیلہ پھر فصیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ- غرض فخذ سب سے قریبی رشتہ داروں کو کہیں گے)-

اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ- ران ستر ہے (اس کو چھپانا چاہئے)

غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ- رانوں کو چھپا کیونکہ رانیں ستر ہیں-

لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَا مَيِّتٍ- اپنی ران مت کھول اور زندہ یا مردہ کسی کی ران مت دیکھ-

وَ فَخِذِيْ تَمَسُّ فَخِذَهٗ- جنگ خیبر میں آپ گھوڑے پر

سوار تھے آپ کی رانیں کھلی تھیں میری ران آپ کی ران سے چھو جاتی تھی۔ (معلوم ہوا کہ اگر سواری میں ران کھل جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے)۔

جَاءَ فَخِذٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ انصار میں سے ایک قبیلہ آیا۔

صَحِيْفَةٌ مِّثْلُ فَخِذِ الْبَعِيْرِ۔ ایک کتاب اونٹ کی ران کی طرح۔

فَفَخِذْتُ لَهَا۔ میں نے اس سے جماع کیا۔

فَخْرٌ یا فَخَرٌ یا فَخَارَةٌ یا فِخِّيْرٰی یا فِخِّيْرَاءَ اترانا' اپنے حسب نسب یا مالداری یا علم یا صفات یا اخلاق پر خواہ یہ صفات اس ذات میں ہوں یا اس کے باپ دادا میں۔

فَخَرَهٗ عَلَيْهِ۔ اس نے اس کو اس پر فضیلت دی۔

فَاخَرَهٗ فَفَخَرَهٗ ایک نے دوسرے پر فخر کیا پھر وہ اس پر غالب آیا فخر میں۔

تَفْخِيْرٌ۔ فضیلت دینا۔

مُفَاخَرَةٌ یا فِخَارٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْخَارٌ۔ فضیلت دینا فخر میں۔

تَفَخُّرٌ۔ بڑا ہونا' متکبر ہونا۔

تَفَاخُرٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْتِخَارٌ۔ بمعنی فخر ہے۔

اِسْتِفْخَارٌ۔ قابل فخر سمجھنا' فخر کے ساتھ خرید کرنا۔

فَاخُوْر۔ ایک قسم کی گھاس ہے خوشبودار۔

فَخَّارَةٌ۔ مٹی کا گھڑا' یا ٹھیکرا' یا پکائی ہوئی مٹی (اگر پکائی ہوئی نہ ہو تو اس کو خزف یا صلصال کہیں گے)۔

فِخِّيْرٌ۔ اور فَخُوْرٌ۔ بڑا فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔

اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا (بلکہ جو واقعی امر ہے وہ اللہ کا فضل اور احسان بیان کرنے کے لئے اور اس کا شکر کرنے کے لئے کہتا ہوں معلوم ہوا اظہار نعمت اور فضل الٰہی کے لئے کوئی آدمی اپنے مناقب اور فضائل بیان کر سکتا ہے)۔

لَا اَفْتَخِرُ بِهٖ۔ میں یہ فخر کی راہ سے نہیں کہتا۔

اَلْفَخْرُ فِی الْاَنْسَابِ۔ اپنے نسب (باپ دادا) پر فخر کرنا (یعنی دوسروں کو حقیر جان کر)۔

اِنَّهٗ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَاَتْبَعَهٗ عُمَرُ بِاِدَاوَةٍ وَّفَخَّارَةٍ۔ آنحضرت ﷺ حاجت کے لئے نکلے حضرت عمرؓ پانی کا ڈول اور مٹی کا لوٹا لے کر آپ کے پیچھے ہوئے۔

مَا لِابْنِ اٰدَمَ وَالْفَخْرِ۔ بھلا آدم کے بیٹے کو فخر کیا زیب دیتا ہے۔ (اس کی پیدائش تو ایک قطرہ ناچیز سے ہے اور نو مہینے تک خون حیض گندہ اس کی خوراک رہی ہے اور مرتے ہی ایک بدبودار مردار بن جاتا ہے اور جب تک زندہ رہتا ہے اس کے پیٹ میں پاخانہ موت بھرا رہتا ہے)۔

خُذْ مِنَ الْمَيْتَةِ الْوَبَرَ وَاجْعَلْهُ فِیْ فَخَّارَةٍ۔ مردار کے بال لے کر ایک مٹی کے گھڑے میں ڈال دے (تاکہ خون وغیرہ جو اس میں لگا ہو وہ گھڑے میں خشک ہو جائے)۔

فَخْرٌ۔ اور فَخَرٌ۔ تکبر و غرور۔ (جیسے تَفَخُّرٌ ہے)۔

فَيْخَرٌ۔ بڑے ذکر والا۔

فَخْمٌ۔ عالی مرتبت' عالی شان۔

فَخَامَةٌ۔ موٹا ہونا' ضخیم ہونا۔

تَفْخِيْمٌ۔ تعظیم کرنا' بڑا جاننا' حروف کو پر پڑھنا۔

مُفَخَّمٌ۔ معظم۔

كَانَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا۔ آنحضرت ﷺ لوگوں کی نگاہ میں بڑے عالی شان معلوم ہوتے تھے (آپ کا رعب اور دبدبہ دلوں میں پڑتا تھا گو آپؐ جسامت سب لوگوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت تھی جو اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر باوجود حسن و جمال ظاہری کے رکھی تھی)۔

باب الفاء مع الدال

فَدْحٌ۔ گراں کرنا' دشواری میں ڈالنا۔

فَادِحٌ۔ مشکل اور دشوار اور گراں۔

اِفْدَاحٌ۔ گراں کرنا۔

اِسْتِفْدَاحٌ۔ گراں اور سخت پانا۔

وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يَتْرُكُوْا فِی الْاِسْلَامِ مَفْدُوْحًا فِیْ فِدَاءٍ اَوْ عَقْلٍ۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کسی

شخص کو جس پر فدیہ یا دیت کا بوجھ ہو خالی نہ چھوڑیں (اس کی کمک کریں اس بار گراں سے اس کو ہلکا کریں)۔

لِكَشْفِكَ الْكَرْبَ الَّذِيْ فَدَحَنَا - تم نے اس سختی کو جس نے ہم کو بوجھل کر دیا تھا دور کیا۔

اِذَا اَتَيْتَ بِاَخِيْكَ الْمَيِّتِ اِلَى الْقَبْرِ فَلَا تَفْدَحْهُ - جب تو اپنے بھائی مسلمان کا جنازہ قبر کے پاس لائے تو اس کو جلدی سے قبر میں مت گھسیڑ دے۔

مَنْ كَانَ لَهُ ابْنَةٌ فَهُوَ مَفْدُوْحٌ - جس شخص کی ایک بیٹی ہو تو وہ بوجھ میں دبا ہوا ہے۔

فَدِيْدٌ - خوب چلا کر آواز کرنا یا بکریوں کے دوڑنے کی آواز اور ان کے چرواہوں کی۔

تَفْدِيْدٌ - غرور اور تکبر سے چلنا۔

فَدَادَه اور فَدَّادَه - نامرد' بزدل۔

فُدَادَه - ایک پرندہ ہے۔

فَدَّادٌ - سخت آواز والا اور دو سو اونٹوں سے ہزار اونٹوں تک کا مالک اور متکبر مغرور اور اونٹ والا۔

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْقَسْوَةَ فِي الْفَدَّادِيْنَ - اکھڑ پنا اور سخت دلی اونٹ والوں میں ہے یا کھیت اور مویشی والوں میں یا گائے بیل والوں میں یا گدھے والوں میں۔

هَلَكَ الْفَدَّادُوْنَ اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا - اونٹ والے تباہ ہوئے مگر جو کوئی سختی اور آسانی دونوں حالوں میں اللہ کا حق ادا کرے (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں ارزانی کا زمانہ ہو اس وقت بھی لوگوں کے ساتھ سلوک کرے اسی طرح جب قحط اور سختی کا وقت ہو۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب کسی کے پاس دو سو اونٹ ہو جاتے تھے تو اس کو فَدَّاد کہتے۔ ایک روایت میں فَدَادُوْنَ ہے بہ تخفیف دال۔ یہ جمع ہے فَدَانٌ کی یا فَدَّانٌ کی یعنی کھیت کا بیل۔ مطلب یہ ہے کہ کسان اور اونٹ والے مویشی والے یعنی دیہاتی لوگ اکھڑ اور سخت دل والے ہوتے ہیں)۔

مَا لَكُمَا تَفِدَّانِ فَدِيْدَ الْجَمَلِ - (حضرت ابو ہریرہؓ نے دو دشمنوں کو دیکھا جو نماز کے لئے جلدی جلدی بھاگ رہے تھے تو کہا) تم کو کیا ہوا ہے جو اونٹ کے دوڑنے کی طرح آواز نکال رہے ہو۔

اِنَّ الْاَرْضَ تَقُوْلُ لِلْمَيِّتِ رُبَّمَا مَشَيْتَ عَلَيَّ فَدَّادًا - (جب آدمی زمین میں گاڑا جائے گا تو زمین اس سے کہے گی) کبھی تو میری پیٹھ پر اکڑتا ہوا' اتراتا ہوا چلا کرتا تھا یا بڑی بڑی آرزوئیں کرتا ہوا گھمنڈ کے ساتھ (اور اب اس طرح مسکین بنا ہے)۔

فَدْرٌ - یا فُدُوْرٌ - جماع سے سست ہو جانا' پکا ہوا گوشت ٹھنڈا ہو جانا۔

فَدَرَ اور اَفْدَرَ بمعنی فَدَرَ ہے۔

حِجَارَةٌ تُفَدَّرُ - جو پتھر توڑا جاتا ہے بڑا ہو یا چھوٹا۔

فَادِرٌ - جو نر جماع میں سست ہو گیا ہو یا جنگلی بوڑھی بکری جوان پوری عمر کی - (اس کی جمع فَوَادِرُ ہے اور فُدْرٌ اور فُدُوْرٌ اور مَفْدَرَةٌ) اور اونٹنی جو دوسرے اونٹوں سے الگ ہو کر اکیلی رہ گئی ہو۔

فَدِرٌ - احمق۔

فِدْرَةٌ - گوشت کا ایک ٹکڑا۔

فُدُرٌ - موٹا لڑکا یا جوانی کے قریب لڑکا۔

اُهْدِيَتْ لِيْ فِدْرَةٌ مِّنْ لَّحْمٍ - مجھ کو گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا (اس کی جمع فِدَرٌ ہے)۔

فَكُنَّا نَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ - ہم اس میں سے بیل برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے (ایک روایت میں كقدر الثور ہے یعنی بیل برابر)۔

فِي الْفَادِرِ الْعَظِيْمِ مِنَ الْاَرْوٰى بَقَرَةٌ - بڑی جنگلی بوڑھی بکری کا فدیہ ایک گائے دینا ہوگی۔

اُهْدِيَتْ لَهُ فِدْرَةٌ مِّنْ لَّحْمٍ - آپؐ کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا۔

اِنَّ عُمَرَ كَانَ يَصُوْمُ الدَّهْرَ زَمَانَ قَحْطِ الرَّمَادَةِ وَ يُفْطِرُ بِخُبْزٍ ثُرِدَ بِزَيْتٍ فَنَحَرَ جَزُوْرًا مَرَّةً وَاَطْعَمَهَا النَّاسَ وَغَرَفُوْا لَهُ فِدَرًا مِّنْ سَنَامٍ وَّكَبِدٍ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ بِئْسَ الْوَالِيْ اَنَا اَكَلْتُ طَيِّبَهَا وَاَطْعَمْتُ النَّاسَ

کرادیتہا اعملوا الی اھل بیت بضمغ - حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب رمادہ کا قحط پڑا (اس کو عام الرمادہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سال لوگوں کے رنگ خشک سالی اور فاقہ کشی سے راکھ کی طرح ہو گئے تھے) تو آپ ہر روز روزہ رکھتے اور شام کو اس روٹی پر افطار کرتے جو زیتون کے تیل میں چوری جاتی (بس یہی سالن تھا) ایک بار ایسا ہوا آپ نے ایک اونٹ کاٹا (نحر کیا) اور لوگوں کو اس کا گوشت کھلا دیا انہوں نے کچھ ٹکڑے کوہان اور کلیجہ کے (جن کا گوشت بہت مزیدار ہوتا ہے) حضرت عمرؓ کے لئے رکھ لئے (اور شام کو آپ کے سامنے لائے) آپ نے فرمایا واہ واہ میں برا حاکم ہوں اگر عمدہ عمدہ گوشت میں کھا جاؤں اور دوسرے لوگوں کو ہڈیاں اور جوڑ کھلاؤں- جاؤ یہ گوشت ثمغ میں کچھ گھر بار والے ہیں ان کے پاس لے جاؤ-

فَدْعٌ - ہاتھ پاؤں کا کج ہونا یا پاؤں کی پشت پر چلنا یا چلنے میں تلوہ زمین سے اٹھا رہنا اتنا کہ اگر اس کے نیچے چڑیا آ جائے تو اس کو صدمہ نہ پہنچے-

تَفْدِیْعٌ - افدع کرنا-

اَفْدَعُ - وہ شخص جس کو فدع ہو-

اِنَّہٗ مَضٰی اِلٰی خَیْبَرَ فَفَدَّعَہٗ اَھْلُھَا - عبداللہ بن عمرؓ خیبر کی طرف گئے خیبر والوں نے ان کے پاؤں اور ہاتھ کج کر دیئے (ان کو موڑ ڈالا)-

کَاَنِّیْ بِہٖ اُفَیْدِعَ اُصَیْلِعَ - گویا میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو کم بخت کعبہ گرائے گا) ہاتھ پاؤں کے جوڑ ٹیڑھے اور کج، سر کے سامنے بال ندارد- (مجمع البحار میں ہے کہ افدع وہ شخص جو پاؤں کی پشت پر چلتا ہو)-

فَدْغٌ - پھوڑ ڈالنا، توڑ ڈالنا، جوف دار چیز کا، گھی کھانے کے اوپر کرنا-

فَدَغٌ - پاؤں کی کجی-

اِنْفِدَاغٌ - خشک ہو کر نرم ہو جانا-

اِنَّہٗ دَعَا عَلٰی عُتَیْبَۃَ بْنِ اَبِیْ لَھَبٍ فَضَغَمَہُ الْاَسَدُ ضَغْمَۃً فَدَغَہٗ - آنحضرت ﷺ نے عتیبہ بن ابی لہب پر دعا کی- آخر شیر نے اس کو کاٹا توڑ پھوڑ ڈالا- (اس کا سر چبا ڈالا- کھوپری پھوڑ دی)-

اِذًا تَفْدَغُ قُرَیْشٌ الرَّاْسَ - تب تو قریش کے لوگ سر توڑ ڈالیں گے-

اِنْ لَّمْ یَفْدَغِ الْحُلْقُوْمَ فَکُلْ - اگر حلق کو توڑے نہیں (یعنی پتھر بلکہ کاٹ ڈالے) تو اس جانور کو کھا (کیونکہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کی طرح ہے اگر پتھر حلق کو پھوڑ ڈالے کاٹے نہیں تب وہ موقوذہ کی طرح حرام ہے)-

سُئِلَ عَنِ الذَّبِیْحَۃِ بِالْعُوْدِ فَقَالَ کُلْ مَالَا یَفْدَغُ - ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا اگر لکڑی سے جانور ذبح کیا جائے- انہوں نے کہا جو چیز بوجھ ڈال کر نہ توڑے (بلکہ دھار سے کاٹے) تو اس کے ذبیحہ کو کھا اور بوجھ ڈال کر جانور کی جان لے اس کو مت کھا-

اِذَا وَطِئَ بَیْضَ النَّعَامِ وَفَدَغَھَا - اگر شتر مرغ کا انڈا روند کر پھوڑ ڈالے-

فَدْفَدَۃٌ - دوڑنا، درندے یا دشمن سے بھاگ کر-

فَدْفَدٌ - بے آب و دانہ میدان یا سخت اور غلیظ جگہ یا ٹیلہ (نہایہ میں ہے کہ فدفد وہ مقام جس میں غلظت اور بلندی ہو)-

فَلَجَاُوْا اِلٰی فَدْفَدٍ فَاَحَاطُوْا بِھِمْ - انہوں نے ایک بلند جگہ (ٹیلے) پر پناہ لی لیکن کافروں نے ان کو گھیر لیا- (کرمانی نے کہا فدفد ٹیلہ (ٹیلہ) یا غلیظ زمین کا حصہ یا کنکریلی اونچی یا مسطح زمین)-

کَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْنَشْزٍ فَکَبَّرَ ثَلَاثًا - آنحضرت ﷺ جب سفر سے لوٹ کر آتے پھر کسی اونچی زمین یا ٹیلے پر گزرتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے-

وَاَرْمُقُ فَدْفَدَھَا - میں اس کے بلند حصہ کو تاک رہا تھا-

عَدَلْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ - فَاَخَذْتُ بِہٖ فِیْ طَرِیْقٍ لَّھَا فَدَافِدُ - میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے سے موڑ کر ایک ایسی راہ میں لے گیا جہاں ٹیلے تھے فدافد جمع ہے فدفد کی)-

فَدْمٌ- ڈھانپ لینا' منہ بندھن رکھنا- (جیسے تفدیم اور افدام ہے)-

فِدَامٌ- وہ چیتھڑا جو صراحی یا چھاگل کے منہ پر پانی چھاننے کے لئے باندھا جاتا ہے- اور عجم کے لوگ پانی پیتے وقت جو کپڑا منہ پر باندھ لیتے ہیں اس کو فدام کہتے ہیں-

اِنَّكُمْ مَدْعُوُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُفَدَّمَةٌ اَفْوَاهُكُمْ بِالْفِدَامِ- تم قیامت کے دن بلائے جاؤ گے ایسے حال میں کہ تمہارے منہ فدام سے بند ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ منہ سے کچھ بات چیت نہ کرسکو گے اور ہاتھ پاؤں تمہارے اعمال پر گواہی دیں گے)-

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِمِ الْفِدَامُ- قیامت کے دن لوگ منہ بندھے ہوئے حشر کئے جائیں گے (مونہوں پر ایک منہ بندھن ایسا چڑھا ہوگا جس کی وجہ سے بات نہ کرسکیں گے)-

اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيْهِ- تحمل اور بردباری احمق کا منہ بندھن ہے (جب کوئی شخص تحمل اختیار کرے اور احمق بے وقوف کی باتوں کا جواب نہ دے تو آخر وہ خود ہی بک بک کر خاموش ہو جائے گا اس کا منہ بند ہو جائے گا) (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الثَّوْبِ الْمُفْدَمِ- ڈھڈھاتے سرخ کپڑا پہننے سے منع فرمایا (یعنی جو بہت سرخ ہو اس کو مفدم اس لئے کہا کہ وہ شدت سرخی کی وجہ سے دوسرا رنگ چڑھنے سے روک دیا گیا ہے)-

نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفْدَمِ- کسم میں رنگا ہوا خوب سرخ کپڑا پہننے سے آپؐ نے منع فرمایا-

اِنَّهٗ كَرِهَ الْمُفْدَمَ لِلْمُحْرِمِ وَلَمْ يَرَ بِالْمُضَرَّجِ بَاْسًا- عروہؓ نے خوب ڈہڈہاتا سرخ کپڑا احرام والے کو پہننا مکروہ رکھا لیکن اگر ہلکا سرخ (یا گلابی رنگ) ہو تو قباحت نہیں (مضرج جس کی سرخی مفدم سے کم ہو اور مُوَرَّدٌ جو بالکل ہلکا سرخ ہو گلاب کی طرح)-

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ لِلنَّصَارٰى بِذُلٍّ مُفْدَمٍ- اللہ تعالیٰ نے نصرانیوں کو سخت ذلت دی- (مسلمان ان پر غالب ہو گئے)-

فَدَنٌ- سرخ رنگ اور عالیشان محل-

فَدَنْكَسٌ- شیر

تَفْدِيْنٌ- موٹا کرنا' لمبا کرنا-

فَادِنٌ- امام' معماروں کا وہ آلہ جس سے دیوار یا عمارت کا سیدھا پن ماپتے ہیں-

فَدَانٌ اور فَدَّانٌ- کھیتی کا بیل (اس کی جمع ہے)-

فِدًى- یا فَدًى یا فِدَاءٌ- کچھ مال دے کر چھڑا لینا- صدمہ اور قربان ہونا-

تَفْدِيَةٌ- کسی سے یوں کہنا کہ میں تجھ پر صدقے-

مُفَادَاةٌ اور فِدَاءٌ- چھوڑ دینا' فدیہ لینا- بعض نے کہا مفاداۃ ایک شخص کو دے کر اس کے بدلے دوسرے شخص کو لینا اور فداء فدیہ دے کر چھڑانا-

اِفْدَاءٌ- فدیہ قبول کرنا-

تَفَادِيْ- باہم فدیہ دینا-

اِفْتِدَاءٌ بمعنی فِدَاءٌ ہے- (نہایہ میں ہے کہ فِدَاءٌ اور فَدًى قیدی کو چھڑانا' اور مُفَادَاةٌ فدیہ دینا اور تَفْدِيَةٌ یوں کہنا جعلت فداك)-

فَطَالَ عَلَيْنَا الْعُزُوْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ- ہم بہت دنوں تک مجرد رہے اور ہم نے فدیہ لینے میں رغبت کی (مطلب یہ ہے کہ بوجہ مجردی کے جماع کی تو ہم کو خواہش ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتے تھے کہ قیدی لونڈیوں کو حمل نہ رہے ورنہ جب وہ ام ولد ہو جائیں گی تو ان کو بیچ کر کوڑے نہ کرسکیں گے)-

فَاغْفِرْ فِدًى لَّكَ مَا اَقْفَيْنَا- یا اللہ تیرے صدقے ہمارے ان گناہوں کو بخش دے جن کا ہم نے ارتکاب کیا ہے (اللہ کے صدقے ہونا یہ مجاز ہے بمعنے تعظیم اور تکریم کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کہ حقیقۃً صدقہ ہونے کے معنی بن سکیں)-

جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاءَ كَ- اللہ ہم کو آپؐ پر قربان کرے (آپ

پر سے تصدق ہوں)۔

فِدًى لَكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ -تم پر سے میرے ماں باپ تصدق ہوں (یہ حضرت بلالؓ نے خیرات کرنے والی عورتوں سے کہا تھا)۔

مَارَاَيْتُهٗ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا اور کسی کے لئے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ ماں باپ تجھ پر صدقے (یہ کلمہ آپؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے احد کے دن فرمایا تھا جب وہ کافروں کو تیر مار مار کر گرا رہے تھے- دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زبیرؓ کے لئے بھی ایسا ہی فرمایا شاید حضرت علیؓ نے اس کو نہ سنا ہوگا- مجمع البحار میں ہے کہ اس تفدیہ کے معنی دعاء تھے بعض نے کہا چونکہ آنحضرت ﷺ کے والدین کفر پر مرے تھے لہٰذا آپؐ نے ان کو سعدؓ پر سے تصدق کیا جو مومن تھے)۔

اِنَّ الْفِدَاءَ كَانَ اَرْبَعِيْنَ اَوْقِيَةً وَالْاَوْقِيَةُ اَرْبَعُوْنَ مِثْقَالًا اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّ فِدَاءَهٗ كَانَ مِاَةَ اَوْقِيَةٍ-وہ فدیہ جو آنحضرت ﷺ نے بدر کے قیدیوں پر مقرر کیا تھا ہر شخص کی طرف سے چالیس اوقیہ چاندی تھی ہر اوقیہ چالیس مثقال کا (بعض نے کہا بیس اوقیہ چاندی- ابن سیرین نے کہا سو اوقیہ) مگر حضرت عباسؓ کا فدیہ سو اوقیہ تھا-

باب الفاء مع الذال

فَذٌّ- اکیلا ہونا' زور سے ہانک دینا-

اِفْذَاذٌ- ایک ہی بچہ جننا' اگر اس کی عادت ایسی ہی ہو تو اس کو مِفْذَاذٌ کہیں گے-

تَفَذُّذٌ اور اِسْتِفْذَاذٌ-خودرائی' استقلال-

فَذَاذٰى یا فُذَاذٰى -متفرق' الگ الگ-

فَاذٌّ- اکیلا مرد-

فَاذَّةٌ- اکیلی عورت-

هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ- یہ آیت جو اکیلی بے نظیر اور بہت سی عبادتوں کی جامع ہے (ہر نیک اور بدکام کو شامل ہے یعنی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ- اور ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اس میں گدھوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا آ گیا اور یہ بھی اس سے نکل سکتا ہے کہ گدھوں کی بھی جوڑ کو ہ دے گا اس کو اجر حاصل ہوگا- اکیلی اور بے نظیر سے یہ مطلب ہے کہ یہ آیت ایسی جامع اور حاوی ہے کہ دوسری کوئی آیت اس کے جوڑ کی نہیں ہے)-

فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ- جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت اکیلے پڑھنے پر- (ایک روایت میں پچیس درجہ دوسری میں ستائیس درجہ زیادہ ہے- اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ ایک مقتدی کے ساتھ نماز بہتر ہے اور دو کے ساتھ اس سے بھی بہتر ہے اور جتنی جماعت زیادہ ہو اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ فضیلت مسجد میں جماعت کی ہے یا مطلق جماعت کی اگرچہ گھر ہی میں ہو اور عمرو بن عاصؓ نے کہا ہے کہ یہ فضیلت اس نماز کی ہے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے)-

يَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ- اکیلے شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے-

صَلَّى النَّاسُ اَفْذَاذًا-لوگوں نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ لی-

اِنَّهٗ كَانَ لَا يَدَعُ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً اِلَّا فَعَلَ -قزمان جنگ میں کسی کو نہ چھوڑتا جو اس کے مقابل ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا- (محیط میں ہے کہ جوئے کے پانسے دس ہیں- فذ' توام' رقیب' حلس' منافس' سبل' معلّیٰ' سفح' منیح اور وعد)-

فَذْلَكَةٌ- خلاصہ اور نتیجہ' حساب کی اخیر میزان-

باب الفاء مع الراء

فَرَاءٌ- گورخر-

اَمْرٌ فَرِيٌّ- بنائی ہوئی بات' بنی ہوئی-

قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ كُلُّ الصَّيْدِ فِيْ جَوْفِ الْفَرَاءِ- سارے شکاری جانور گورخر کے پیٹ میں سما گئے ہیں (یعنی گورخر بہت بڑا جانور ہے جب اسی کا شکار کر لیا تو گویا تمام جانوروں کو مار لیا- یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی جو اس وقت کہی جاتی ہے

جب آدمی کو کئی ضرورتیں ہوں لیکن ایک سب میں بڑی ہو وہ پوری ہو جائے- آنحضرت ﷺ نے یہ ابو سفیان سے فرمایا اس کو اسلام کی طرف رغبت دلائی یعنی جب تو مسلمان ہو گیا تو مکہ کے تمام کافر گویا مسلمان ہو گئے کیونکہ تو ان کا سب کا سردار اور بڑا ہے بعض نے کہا لوگ آنحضرت ﷺ سے ملنے کے لئے آئے آپ نے ابو سفیان کو سب کے بعد بلایا اور یہ فقرہ ارشاد فرمایا- مطلب یہ ہے کہ جب تجھ کو میں نے دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانے کی کوئی شکایت نہ رہے گی-)

سُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ- پنیر اور گورخروں کی بابت سوال ہوا (کہ ان کا کھانا درست ہے یا نہیں) فِرَاءٌ اور اَفْرَاءٌ جمع ہے فَرَاءٌ کی بمعنی پوستین یعنی اس کا پہننا درست ہے یا نہیں- اور ترمذی نے جو باب مقرر کیا ہے باب لبس الفراء اس سے یہی معنی ٹھیک معلوم ہوتے ہیں-

تَقُوْلُ فِی الْفِرَاءِ- پوستینوں پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں آپ کیا فرماتے ہیں-

اُمِّ فَرْوَۃَ- امام جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ یا صاحبزادی کا نام ہے-

فِرَبْرٌ- ایک شہر کا نام ہے ترکستان میں محمد بن یوسف فربری جو صحیح بخاری کے راوی ہیں وہیں کے رہنے والے ہیں-

فَرْتٌ- بدکاری کرنا-

فَرْتٌ- عقل مندی کے بعد بے وقوف بن جانا اسی سے ہے

فَرْتُوْتٌ- وہ بوڑھا جو سٹھیا گیا ہو-

فُرُوْتَۃٌ- شیرینی-

فُرَاتٌ- شیرین اور خوشگوار اور ایک نہر ہے ملک عراق میں جو دجلہ سے مل جاتی ہے-

فِرْتٌ- انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کا درمیانی فاصلہ جس کو فتر کہتے ہیں-

مِیَاہُ فِرْتَانٌ- شیرین اور خوشگوار پانی-

فَرْثٌ- وہ گوبر جو جانور کے پیٹ میں ہوتا ہے- پریشان دل ہونا' پھیلا دینا' مارنا' ریزہ ریزہ کرنا-

اَتَدْرُوْنَ اَیَّ کَبِدٍ فَرَثْتُمْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ- (حضرت ام کلثومؓ حضرت علیؓ کی صاحبزادی نے کوفہ والوں سے فرمایا جب انہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا) ارے تم جانتے ہو تم نے آنحضرت ﷺ کے کس جگر گوشہ کو پارہ پارہ کیا (ایسے جگر گوشہ کو جس سے آنحضرت ﷺ کو عالم برزخ میں پریشانی ہوئی)-

لَوْ تَفَرَّثَتْ کَبِدُہٗ عَطْشًا لَمْ یَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَیْرَفِیٍّ- اگر پیاس کے مارے جگر پھٹ جائے تب بھی صراف کے گھر پانی نہ پیئے-

اِنْفِرَاثٌ- پھٹ جانا' پھیل جانا-

لَا تَفْرُثْ- دبر میں جماع نہ کر-

اَلدُّبُرُ لَیْسَ بِحَرْثٍ بَلْ ھُوَ فَرْثٌ- دبر کھیتی نہیں ہے (وہاں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا) بلکہ گوہ غلیظ کا مقام ہے- (اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاتوا حرثکم تو اس سے مراد فرج میں جماع کرنا ہے)

فَرَثَ کَبِدَہٗ- اس کے جگر پر مارا- صدمہ دیا-

فَرْثٌ- سیر ہونا' متفرق ہونا-

سَبَقَ الْفَرْثَ- پیٹ کے گوبر سے آگے نکل گیا- (یعنی تیر اس طرح تیز صفائی کے ساتھ پار نکل گیا کہ اس کو کچھ نہ لگا-)

فَرْجٌ- کھول دینا' لے جانا-

تَفْرِیْجٌ- کھول دینا' بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ دینا-

فَرَجٌ- شرمگاہ کھلی رہنا' دونوں سرین نہ ملنا بوجہ کلانی اور ضخامت کے' کشائش' رنج و غم کا دور کرنا-

فَرْجٌ- شرمگاہ اندام نہانی-

اِفْرَاجٌ- راستہ کھول دینا' سرک جانا' چھوڑ جانا' بچہ دار ہونا-

اِنْفِرَاجٌ- کھل جانا-

فَرْجَانِ- خراسان اور سیستان یا سندھ-

فِرْجٌ- جو آدمی راز کو نہ چھپائے یعنی بھڑ بھڑیا جو دل میں ہو وہ کہہ ڈالے-

فَرْجٌ- جس کی شرمگاہ کھلی ہے-

فَرَجٌ بَعْدَ الشِّدَّۃِ- ایک مشہور کتاب کا نام ہے یعنی سختی کے بعد آسانی اور راحت-

اَلْعَقْلُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَا يُتْرَكُ فِي الْإِسْلَامِ مُفْرَجٌ - دیت تمام مسلمانوں پر ہے اسلام کے ملک میں کسی کا خون بے کار نہیں جا سکتا (کہ نہ دیت ملے نہ قصاص مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی جنگل میں مقتول پایا جائے جہاں قریب میں کوئی آبادی نہ ہو تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ بعض نے کہا ایک غیر شخص جو کسی قوم میں رہتا ہو تو وہ اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔ بعض نے کہا مفرج وہ ہے کہ ایک کافر مسلمان ہو اور کسی سے عقد موالاۃ نہ کرے وہ اگر کوئی جنایت کرے گا تو اس کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی کیونکہ اس کا کوئی عاقلہ نہیں ہے غرض مفرج وہ شخص ہے جس کے کنبے والے اور قوم والے نہ ہوں۔ بعض نے کہا جس پر دیت یا فدیہ تاوان کا بوجھ ہو)۔

صَلّٰى وَعَلَيْهِ فَرُّوْجٌ مِّنْ حَرِيْرٍ - آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی اور آپ ریشمی قبا پہنے ہوئے تھے (جو پیچھے سے چاک ہوتی ہے یعنی فراک کوٹ معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑے میں جب وہ پاک ہو تو نماز درست ہو جائے گی گو مرد کو اس کا پہننا حرام ہے اور شاید یہ واقعہ حرمت سے پہلے کا ہو گا۔ بعض نے کہا حرمت کے بعد کا بھی ہو سکتا ہے آپ کو یہ منظور ہوا کہ جس نے اس کو اتار ڈالا کیونکہ اس کے پہننے میں رعونت پیدا ہوتی ہے)۔

وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ - شیطان کی خالی جگہیں نماز کی صف میں مت چھوڑو۔ (ایک روایت میں فُرَجَ الشَّيْطٰنِ ہے معنی وہی ہیں یہ جمع ہے فُرْجَةٌ کی مطلب یہ ہے کہ صفوں میں جو خالی جگہیں ہوں ان کو بھر دو خالی نہ چھوڑو یہ خالی چھوڑ دینا شیطانی کام ہے)۔

قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ بَعْضِ الْفُرُوْجِ - ایک شخص کسی سرحدی گھاٹی سے آیا۔

اِسْتَعْمَلْتُكَ عَلَى الْفَرْجَيْنِ وَالْمِصْرَيْنِ - میں نے تجھ کو فرجین اور مصرین کا حاکم بنایا۔ (فرجین سے مراد خراسان اور سیستان ہے اور مصرین سے بصرہ اور کوفہ)۔

فَمَلَأْتُ مَابَيْنَ فُرُوْجِيْ - میں نے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کو بھر لیا۔ یعنی خوب دوڑا (عرب لوگ گھوڑے کے لئے کہتے ہیں ملا فرجه یا فروجه جب وہ دوڑے اور بھاگے اور شرمگاہ کو بھی فرج کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں پاؤں کے درمیان ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا - زبیرؓ کے سامنے کے دانت کھلے رہتے اور بیٹھے میں ان کا ستر کھل جاتا (یعنی شرمگاہ کھل جاتی)۔

اَدْرِكُوا الْقَوْمَ عَلٰى فَرْجَتِهِمْ - ان لوگوں کو پالو ان کی شکست اور ہزیمت پر۔

مَنْ رَاٰى فُرْجَةً يَا فُرْجَةً - جو شخص بیچ میں خالی جگہ دیکھے۔

فِرْجَةٌ - بحرکات ثلثہ در فا بمعنی راحت اور تسکین۔

كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ - آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے ہاتھ بغل سے جدا رکھتے۔

اِنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ - ابر پھٹ گیا اور مدینہ قمیص کے گریبان کی طرح گول دائرہ بن گیا (یعنی گرداگرد ابر اور بیچ میں کھلا ہوا)۔

فَاخْرُجْ يَا فَافْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً - ہم پر ایک روزن کھول دے (جس میں سے ہم باہر نکل جائیں)۔

فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ عَنْكُمْ - نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ گہن کھل جائے (سورج صاف ہو جائے)۔

فُرِّجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ - میرے حجرے کی چھت کھولی گئی (فرشتے چھت توڑ کر اوپر سے آئے یہ واقعہ حضرت ام ہانی کے گھر میں ہوا) دوسری روایت میں جو حطیم کا ذکر ہے یہ اس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ معراج آپ کو دوبارہ ہوا ایک بار سوتے میں ایک بار بیداری میں)۔

فَفَرَّجَ صَدْرِيْ - میرا سینہ چاک کیا (یہ دوسرا شق صدر ہے ایمان اور نبوت کا نور داخل کرنے کے لئے اور پہلا شق صدر جو حلیمہ سعدیہ کے پاس ہوا تھا وہ قوی بہیمیہ اور نفسانیہ نکالنے کے لئے)۔

وَفَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ - دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھی (یعنی سجدے میں ہاتھوں کو پہلو سے جدا رکھا)۔

حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ - (اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو اس کے

ہر عضو کے بدلے آزاد کرے گا) یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی اس کی شرمگاہ کے بدلے۔

مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً۔ جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت اور سختی دور کرے گا (اس کی تکلیف رفع کرے گا یا اس کے رفع کرنے میں مدد دے گا)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان فرجوں پر (عورتوں پر) لعنت کی جو زین پر سواری کریں (یعنی مردوں کی طرح موقع بے موقع ہر وقت گھوڑے پر سواری کیا کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضرورت کے وقت بھی عورتیں گھوڑوں پر سوار نہ ہوں کیونکہ کئی مسلمان سلف کی بیویوں نے گھوڑوں پر سوار ہو کر کافروں سے جہاد کیا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو زین مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں ان پر سواری نہ کریں کیونکہ عورتیں کو مردوں کی مشابہت اور مردوں کو عورتوں کی مشابہت کرنا ممنوع ہے)۔

اُهْدِيَ لَهٗ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَنَزَعَهٗ۔ آپ کو ایک ریشمی قبا تحفہ گزرانی گئی آپ نے اس کو پہنا پھر اتار ڈالا۔ (کیونکہ آپ کو ایسا کپڑا پسند نہ تھا جس میں شان و شوکت اور رعونت ہو اور پہن اس واسطے لیا کہ تحفہ دینے والے کے دل کو ملال نہ ہو)۔

اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف سے راحت اور آسائش ہے (یعنی تو ہی چین اور خوشی دینے والا اور رنج اور مصیبت کو دور کرنے والا ہے)۔

دُعَاءُ الْفَرَجِ۔ مشکل رفع کرنے کی دعاء۔ (وہ یہ ہے لا الٰه الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب السموت السبع و رب العرش العظيم والحمد لله رب العلمين۔ یا یہ دعاء الله الله ربي لا اشرك به شيئا۔ يا لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ط

كَانَ النَّاسُ يُفْرِجُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْحَجَرِ۔ آنحضرت ﷺ جب (طواف میں) حجر اسود پر پہنچتے تو لوگ آپ کے لئے جگہ کشادہ کر دیتے (تا کہ آپ کو حجر اسود کے استلام میں تکلیف نہ ہو)۔

اِسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَافْرَجُوْا اِلَيَّ۔ میں نے لوگوں سے یہ چاہا کہ میرے لئے جائے کشادہ کریں تو انہوں نے کشادہ کی۔

فُرُّوْجٌ۔ چوزۂ مرغ (اس کی جمع فراریج ہے)

رُبَّمَا تَكْرَهُ النُّفُوْسُ مِنَ الْاَمْرِ لَهٗ فُرْجَةٌ كَحَلِّ الْعِقَالِ۔ بعضے کاموں کو نفس ناپسند کرتا ہے لیکن ان میں اتنی خوشی ہوتی ہے جیسے قید سے چھٹنے کی۔

فَرَحٌ۔ خوش ہونا' اترانا۔

تَفْرِيْحٌ اور اِفْرَاحٌ۔ خوش کرنا۔

اِفْرَاحٌ۔ گراں بار اور متفکر کرنا۔

فَارِحٌ۔ اور فرحان۔ خوش مرد۔

فَرِحَةٌ اور فَرْحٰی اور فَرْحَانَةٌ۔ خوش عورت۔

مُفَرِّحٌ۔ وہ دوا جو نشاط اور خوشی اور سرور پیدا کرے۔

وَلَا يُتْرَكُ فِي الْاِسْلَامِ مُفْرَحٌ۔ اسلام میں کوئی شخص قرضوں اور ڈنڈوں (جرمانوں) کے بوجھ میں دبا ہوا نہ چھوڑا جائے۔ (ایک روایت میں مفرج ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

ذَكَرَتْ اُمُّنَا يُتْمَنَا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهٗ۔ (عبد اللہ بن جعفر طیارؓ نے کہا جب ان کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالبؓ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے) میری والدہ آنحضرت ﷺ سے ہماری یتیمی کا حال بیان کرنے لگیں اور اپنے بوجھوں کا حال کہنے لگیں (کہ ایسی قرضداری اور زیر باری اور بال بچوں کا بار گراں مجھ پر ہے اور میں مصیبت زدہ ہوں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو محتاجی سے ڈرتی ہے۔ حالانکہ میں ان بچوں کا ولی موجود ہوں تجھ کو کیا فکر ہے میں ان کی فکر کروں گا۔ طبرانی نے جعلت تفرح له کا جملہ اپنی روایت میں سے نکال ڈالا کیونکہ وہ اس کا مطلب نہ سمجھے۔ نہایہ میں ہے کہ تفرح جیم معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی۔ عبد اللہؓ کی والدہ اپنی بے کسی اور بے وارثی کا شکوہ کرنے لگیں۔ یہ مفرج سے ہے یعنی وہ شخص جس کے عزیز و اقرباء کنبے والے رشتہ دار نہ ہوں)۔

اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ۔ اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا- روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے یا خوش ہوگا (ایک تو افطار کی خوشی دوسرے خوشی اس وقت ہوگی جب روزے کا ثواب اپنے پروردگار سے پائے گا-)

اِذَا رَاَيْتَ الْهِلَالَ فَلَا تَفْرَحْ- جب تو چاند دیکھے تو اترا نہیں (بلکہ اللہ کا شکر بجالا کہ اس نے تجھ کو اب تک زندہ رکھا)-

فَرْخٌ- اطمینان ہونا' ڈر اور خوف جاتے رہنا' چپک جانا-

تَفْرِيْخٌ- پرندوں کا چوزہ دار ہونا' انڈا پھوٹ کر اس میں سے بچہ نکلنا' موقوف ہوجانا' ضعیف اور ناتوان ہونا' کھیت میں سے مولے نکلنا-

اِفْرَاخٌ- کے بھی یہی معنے ہیں-

اَفْرِخْ رَوْعَكَ- اپنے دل کو اطمینان سے رکھ-

اَفْرَخَ الْاَمْرُ- اب یہ امر کھل گیا' اشتباہ دور ہوگیا-

فَرْخٌ- پرندے کا چوزہ اور ناتوان ذلیل آدمی اور شاخ-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفُرُوْخِ بِالْمَكِيْلِ مِنَ الطَّعَامِ- جو غلہ ابھی بالی میں لگا ہوا ہو اس کو اترے ہوئے غلہ کے عوض (انداز کے ساتھ) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے فروخ وہ بالی جس میں دانے بندھ گئے ہوں- عرب لوگ کہتے ہیں افرخ الزرع- جب بالیوں میں دانے پھوٹنے لگیں)-

اَتَاهُ قَوْمٌ فَاسْتَاْمَرُوْهُ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ فَنَهَا هُمْ وَقَالَ اِنْ تَفْعَلُوْا فَبَيْضًا فَلْتَفْرِخَنَّهٗ- (باغیوں میں سے) کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور ان سے حضرت عثمانؓ کے قتل کے باب میں رائے لی (یعنی اگر ہم حضرت عثمانؓ کو مار ڈالیں تو کیسا ہے) حضرت علیؓ نے ان کو اس سے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کرو گے تو انڈے کے بچے نکالو گے (یعنی اب تو ایک ہی فتنہ ہے اگر حضرت عثمانؓ قتل ہوئے تو اس فتنہ کے بہت بچے نکلیں گے مطلب یہ ہے کہ بہت فسادات پیدا ہوں گے- عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَخَتِ الْبَيْضَةُ جب انڈے میں سے بچہ نکل جائے اور انڈا خالی رہ جائے)-

يَا اَهْلَ الشَّامِ تَجَهَّزُوْا لِاَهْلِ الْعِرَاقِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنِ قَدْ بَاضَ فِيْهِمْ وَفَرَّخَ- اے شام والو! عراق والوں سے لڑنے کی تیاری کر لو کیونکہ شیطان نے ان لوگوں میں انڈے دیئے ہیں اور بچے نکالے ہیں-

اَفْرِخْ رَوْعَكَ قَدْ وَلَّيْنَاكَ الْكُوْفَةَ وَكَانَ يَخَافُ اَنْ يُّوَلِّيَهَا غَيْرَهٗ- (معاویہ نے عبیداللہ بن زیاد کو لکھا) اپنے دل میں اطمینان رکھ ہم نے تجھی کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا ہے- وہ ڈرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کسی دوسرے شخص کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیں-

وَلْيُفْرِخْ رَوْعَكَ- تیرا دل اطمینان سے رہے تو گھبرا نہیں-

يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ- اے فروخ کی اولاد- (کہتے ہیں کہ فروخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بیٹا تھا جو حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کے بعد پیدا ہوا تھا اسی کی اولاد میں ایرانی اور عجمی لوگ ہیں) (اس کے آگے یہ ہے کہ اگر میں جانتا کہ تم یہاں ہو تو میں وضو نہ کرتا- اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عالم اور مجتہد شخص اگر ضرورت کی وجہ سے کسی رخصت پر یا شاذ قول پر عمل کرے تو عام جاہلوں کے سامنے نہ کرے' ایسا نہ ہو کہ وہ بغیر ضرورت کے بھی ایسا کرنے لگیں یا کچھ فتنہ و فساد مچائیں)-

فَجِيْئَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ- پھر ہم کو آنحضرت ﷺ کے سامنے لایا گیا گویا ہم پرندے کے چوزے تھے (بے بال و پر یعنی بہت کمسن تھے)-

فَاِنْ قَتَلَ فَرْخًا- اگر پرندے کا چوزہ مار ڈالے- (یعنی احرام والا شخص)-

اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ بَاضَ وَفَرَّخَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ- شیطان نے ان کے سینوں میں انڈے بچے دیئے ہیں-

فَرْدٌ- طاق عدد جیسے تین' پانچ وغیرہ اور زوج کا نصف اور ایک کنارہ ڈاڑھی کا اور بے نظیر اور یگانہ اور غریب نادار-

فُرُوْدٌ- فرد ہونا-

تَفَرُّدٌ- کسی کام کو تنہا خود کرنا یا اکیلے ایک شخص کا حدیث روایت کرنا' جدا ہوجانا' گوشہ گیری کرنا-

تَفْرِيْدٌ- سمجھدار ہونا' لوگوں سے عزلت کرنا' تیار کرنا-

اِفْرَادٌ- ایک ہی بچہ جننا-

اِسْتِفْرَادٌ- بے نظیر اور یگانہ ہونا' اکیلے آپ ہی ایک کام

کرنا' تنہائی کرنا' تنہا شخص کی طرف قصد کرنا یا دوستوں میں سے نکال دینا-

فَرْدٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے چونکہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی جوڑ اور نظیر نہیں-

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ يَا طُوْبٰى لِلْمُفَرِّدِيْنَ قِيْلَ مَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اهْتَزُّوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى يا أُهْتِزُوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى- آنحضرت ﷺ نے فرمایا مفرد لوگ آگے بڑھ گئے یا خوشی اور مبارکبادی ہے مفرد لوگوں کے لئے عرض کیا مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومتے رہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی یاد پر حریص ہیں- (بعض نے کہا مفرد لوگ وہ عمر والے لوگ ہیں جن کے ہم سن سب مر گئے اور وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہوئے رہ گئے- حضرات صوفیہ نے فرمایا مفرد وہ لوگ ہیں جن کو خداوند کریم کا عشق ہے ماسوی اللہ سے ان کو کچھ غرض نہیں)-

لَأُ قَاتِلَنَّهُمْ حَتّٰى يَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ- میں تو ان سے برابر لڑے جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں میری گردن اکیلی رہ جائے سارے بدن سے جدا ہو جائے- یہ موت سے کنایہ ہے)-

لَا تُعَدُّ فَارِدُ تُكُمْ- نصاب زکوۃ سے جو کچھ زائد ہو وہ معاف ہوگا دوسرے نصاب میں نہ ملایا جائے گا-

يَا خَيْرَ مَنْ يَّمْشِيْ بِنَعْلٍ فَرْدٍ- ان لوگوں میں بہتر جو ایک تلے کی جوتی پہن کر چلتے ہیں (تلہ پر تلہ نہیں جوڑتے جیسے عجمیوں کی عادت ہے مراد عرب لوگ ہیں)-

فَمِنْكُمُ الْمُزْدَلِفُ صَاحِبُ الْعِمَامَةِ الْفَرْدَةِ- تم میں وہ صاحب جو نزدیک ہونے والے ہیں (یعنی دشمنوں سے مقابلہ کرنے والے) اکیلا عمامہ باندھے ہوئے (اکیلے عمامے سے مطلب یہ ہے کہ جب وہ سوار ہوتے ہیں تو ان کے سوا دوسرے لوگ عمامہ نہیں باندھتے ان کی تعظیم اور بزرگی ظاہر کرنے کو)-

فَرْدَه- ایک پہاڑ کا نام ہے طے قبیلے کے ملک میں اس کو **فَرْدَةُ الشَّمُوْس** بھی کہتے ہیں اور ایک پانی کا بھی نام ہے جو قبیلہ جرم کا ہے طے کے ملکوں میں اس کا ذکر زید الخیل کی حدیث میں اور زید بن حارثہؓ کے سریہ میں ہے- بعض نے اس کو ذو القردة

پڑھا ہے-

تَرْمِي الْغُيُوْبَ بِعَيْنَيْ مُفْرِدٍ لَهِقٍ- (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) مفرد جنگلی نرگاؤ (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) اور لھق سفید (اونٹنی کو اس سے تشبیہ دی ہے)-

اَفْرَدْتُ الْحَجَّ- صرف حج کی نیت سے میں نے احرام باندھا (ایسے حج کو حج مفرد کہتے ہیں اگر حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے تو اس کو قران کہتے ہیں)-

فَرْدَسَةٌ- پچھاڑنا' زمین پر دے مارنا' کشادگی-

رَجُلٌ فُرَادِسٌ- بڑی چوڑی ہڈیوں والا-

فِرْدَوْسٌ- وہ باغ جس میں انگور ہوں اور دوسرے میوہ دار درخت (**جَنَّةٌ** بھی انگور کا باغ اگر انگور نہ ہوں دوسرے میوہ کے درخت ہوں تو اس کو **حَدِيْقَه** کہیں گے **رَوْضَة** اور **بُسْتَان** ہر باغ کو کہیں گے)-

فِرْدَوْسٌ- بہشت کا بالائی طبقہ جو بیچوں بیچ میں سے سب سے بلند ہے- (**جَنَّةُ الْفِرْدَوْس** بھی اسی کا نام ہے)-

مِنْهَا تَفَجَّرُ الْاَنْهَارُ- اسی جنت الفردوس سے سب نہریں پھوٹی ہیں (یعنی سب کا منبع وہیں ہے)-

فَرٌّ- یا **فِرَارٌ** یا **مَفَرٌّ** یا **مَفِرٌّ**- بھاگ جانا' سرک جانا' جانور کا منہ کھولنا اس کے دانت دیکھنے کو تا کہ اس کی عمر معلوم ہو جانا بحث کرنا-

فُرَّ الْاَمْرُ جَذَعًا- جیسا شروع میں تھا ویسا ہی ہو گیا-

اِفْرَارٌ- بھگانا' چیرنا-

تَفَرُّرٌ- ہنسنا-

تَفَارٌّ- بھاگنا-

اِفْتِرَارٌ- تبسم کرنا' ہنسنا' چمکنا-

فُرَارٌ- بھیڑ یا بکری یا نیل گائے کا بچہ-

فَرَّارٌ- بھاگنے والا-

مَا يُفِرُّكَ اِلَّا اَنْ يُّقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- تجھ کو کوئی بھگانے والا نہیں مگر لا الہ الا اللہ کہنا- (یعنی جب کوئی لا الہ الا اللہ کہے تو اس سے الگ ہو جا اس کو مت مار) ایک رایت میں **ما يفوك** ہے لیکن صحیح نہیں ہے صحیح **يفوك** ہے-

اَقَرَّ صِيَاحُ الْقَوْمِ عَزْمَ قُلُوْبِهِمْ فَهُنَّ هَوَاءٌ وَّالْحُلُوْمُ عَوَازِبُ لوگوں کی آواز چیخ پکار نے ان کے دلوں کی ہمت کو بھگا دیا - وہ ہوا ہو گئی اور عقلیں غائب غلہ ہوئیں -

كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ - وہ اس شخص کی طرح ہے جو بھاگ جانے کے بعد لوٹے اور دوبارہ حملہ کرے -

اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ - طاعون سے ڈر کر (دوسرے ملک کو) بھاگنے والا ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے (یعنی سخت حرام اور گناہ ہے البتہ یہ منع نہیں ہے کہ جس محلّہ یا مکان میں طاعون ہو وہاں سے نقل مکان کر کے دوسرے محلّہ یا مکان میں چلا جائے یہ جو دوسرے ملک میں جانے سے منع فرمایا اس میں بڑی حکمت یہ ہے کہ طاعون کا مادہ دوسرے ملک والوں میں نہ پھیلے اور اسی لئے جہاں طاعون ہو وہاں جانے سے بھی منع فرمایا) -

كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ - حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی صفت بیان فرمائی جب جنگ خیبر میں لڑائی کے لئے ان کو سردار بنا کر بھیجا) -

هٰذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ اَلَا اَرُدُّ عَلٰى قُرَيْشٍ فَرَّهَا - (سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا) یہ دونوں (یعنی آنحضرت ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ) قریش کے بھاگے ہوئے ہیں کیا میں قریش کو ان کے بھاگے ہوئے لوگ نہ لوٹا دوں - (فر بمعنی فار کے ہے اور اس کا اطلاق واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر ہوتا ہیں عرب لوگ کہتے ہیں رجل فر اور رجلان فر اور رجال فر یعنی بھاگے ہوئے لوگ) -

وَ يَفْتَرُّ عَنْ مِّثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ - آنحضرت ﷺ جب ہنستے تھے تو گویا اولے کھولتے تھے (اولہ نہایت سفید اور شفاف اور چمک دار ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور سفید تھے اور آپ ہنسی میں صرف ان کو کھولتے تھے یعنی تبسم فرماتے تھے قاہ قاہ آواز نہیں نکالتے تھے) -

اَرَادَاَنْ يَّشْتَرِىَ بَدَنَةً فَقَالَ فُرَّهَا - ایک اونٹ خریدنا چاہا تو کہا اس کے دانت کھول کر دیکھو (تاکہ عمر معلوم ہو یہ فَرَرْتُ الدَّابَّةَ اَفُرُّهَا سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کا ہونٹ کھولا اس کا سن دریافت کرنے کو) -

كَانَ يَبْلُغُنِىْ عَنْكَ اَشْيَاءُ كَرِهْتُ اَنْ اَفُرَّكَ عَنْهَا - (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس - سے کہا) مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی باتیں پہنچیں جن کا کھولنا' تم سے بیان کرنا مجھ کو ناپسند ہے -

لَقَدْ فُرِرْتُ عَنْ ذَكَاءٍ وَّتَجْرِبَةٍ - مجھ کو عقلمندی اور تجربہ سے کھل گیا -

فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا - جب طاعون کسی ملک میں آئے اور تم وہاں ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو (اگر بھاگنے کی نیت نہ ہو بلکہ کسی ضرورت سے نکلے تو منع نہیں ہے - کیونکہ طاعون اللہ تعالی کا عذاب ہے وہ بھاگنے سے رفع نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے توبہ اور استغفار ضروری ہے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھ کر یہ تصور کرے کہ شاید طاعون اس کی شوی اعمال کی وجہ سے آیا اور توبہ اور استغفار کرے) -

وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ - کافروں کے مقابلہ سے (جب وہ دو چند سے زیادہ نہ ہوں) بھاگنا گناہ کبیرہ ہے -

فَرٌ فَرَةٌ - خفت اور طیش -

فَرْزٌ - جدا کرنا' علیحدہ کرنا' ہٹا دینا -

تَفْرِيْزٌ - قطع کرنا'

مُفَارَزَةٌ - جدا کرنا' قطع کرنا -

اِفْرَازٌ - جدا کرنا' تقسیم کرنا' علیحدہ کرنا -

اِفْتِرَازٌ - قطع کرنا -

كَلَامٌ فَارِزٌ فِرْزًا فَهُوَ لَهٗ - جو شخص کوئی حصہ لے لے تو وہ اسی کا ہوگا - (یعنی تقسیم کے بعد جو شریک کوئی حصہ پسند کر لے تو وہ اسی کا ہوگا اب دوسرے شریکوں کو اس میں مداخلت نہ ہوگی) -

مَالٌ مُّفْرَزٌ - جو مال علیحدہ ایک ہی شخص کی ملک ہو یا کئی شخصوں کی مگر چرانے والے کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو - اگر چور کا بھی اس میں حصہ ہو تو اس کے چرانے میں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا -

فُرُزٌ - صحیح سالم غلام یا آزاد تندرست شخص -

فِرْزَةٌ - ایک ٹکڑا جو علیحدہ کیا گیا -

اَلتَّخَتُّمُ بِالْفِيْرُوْزَجِ يُقَوِّى الْبَصَرَ وَ يَزِيْدُ فِى قُوَّةِ الْقَلْبِ - فیروزہ کی انگوٹھی پہننا نگاہ کو قوی کرتا ہے اور دل کو زیادہ قوت دیتا ہے (فیروزہ ایک مشہور سبز پتھر ہے جو ملک ایران کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے) -

فِيْرُوْزُ - ابولؤلؤ حضرت عمرؓ کے قاتل کا نام تھا -

فَرْسٌ - گردن توڑ ڈالنا -

فِرَاسَةٌ - کسی کو دیکھ کر اس کے باطن کا حال دریافت کر لینا -

فَرْسٌ - ہمیشہ فراس (سیاہ کھجور) کھانا -

فَرَاسَةٌ - گھوڑے کی سواری میں ماہر ہونا - (جیسے فُرُوْسَةٌ اور فُرُوْسِيَّةٌ ہے) -

تَفْرِيْسٌ - گھوڑا سوار بنانا' گھوڑے پر چڑھانا یا چھت پر سفید مٹی لگانا -

اِفْرَاسٌ - کچھ مال لینا' کچھ چھوڑ دینا' غفلت کرنا' کسی کو چھوڑ دینا اس لیے کہ شیر اس کو لے جائے اور خود بچ جائے -

تَفَرُّسٌ - نظر جمانا باطن کا حال دریافت کرنے کے لئے -

اِفْتِرَاسٌ - شکار کرنا -

فَرَسٌ - گھوڑا اور گھوڑی (اور نر کو حصان اور مادہ کو حجر بھی کہتے ہیں) -

فَرِيْسٌ - قتل کیا گیا -

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ - مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (اور دلوں کے اندر کی حالت معلوم کر لیتا ہے - بعض نے کہا فراست سے وہ تجربہ مراد ہے جو مختلف لوگوں کی صورتیں دیکھنے سے آدمی کو حاصل ہوتا ہے یعنی علم قیافہ جس سے انسان کی باطنی خصلتیں دریافت کی جاتی ہیں) -

اَفْرَسُ النَّاسِ ثَلٰثَةٌ - تین آدمی سب سے زیادہ فراست رکھتے ہیں (ان کی فراست سچ نکلتی ہے) -

اِنَّهٗ عَرَضَ يَوْمًا الْخَيْلَ وَعِنْدَهٗ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَقَالَ لَهٗ اَنَا اَعْلَمُ بِالْخَيْلِ مِنْكَ فَقَالَ وَاَنَا اَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ - ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے گھوڑے لائے گئے اس وقت عیینہ بن حصنؓ موجود تھے وہ کہنے لگے میں گھوڑوں کو آپ سے زیادہ پہچانتا ہوں - آپ نے فرمایا میں آدمیوں کو تجھ سے زیادہ پہچانتا ہوں - (عرب لوگ کہتے ہیں رجل فارس بالامر - اس کام کو خوب جاننے والا) -

عَلِّمُوْا اَوْلَادَكُمُ الْعَوْمَ وَالْفَرَاسَةَ - اپنی اولاد کو پانی میں تیرنا اور گھوڑے کی سواری سکھلاؤ - (تیرنے میں تمام بحری فنون متعلقہ جنگ آ گئے اور گھوڑے سواری میں تمام بری فنون حرب - مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کو جنگ بحری اور بری دونوں کے لئے تیار رکھو) -

كَرِهَ الْفَرْسَ فِى الذَّبَائِحِ - ذبح کئے ہوئے جانوروں میں ان کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے گردن توڑنا برا جانا - (جب ذبیحہ ٹھنڈا ہو جائے اس کی جان بالکل نکل جائے اس وقت گردن توڑنی چاہئے) -

اَمَرَ مُنَادِيَهٗ فَنَادٰى اَنْ لَّا تَنْخَعُوْا وَلَا تَفْرِسُوْا - حضرت عمرؓ نے منادی کو حکم دیا - اس نے یہ ندا کی دیکھو ذبح کئے جانوروں کی گردن نہ کاٹو نہ توڑو - (جب تک ٹھنڈے نہ ہو جائیں - بعض نے کہا نخع یہ ہے کہ چھری یا تلوار کی نوک سے جانور کو مارنا) -

يُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى - اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کی بیماری بھیجے گا سب کے سب ایک ہی دن میں مرے پڑے ہوں گے (نغف وہ کیڑے کی بیماری جو اونٹ یا بکری کی ناک میں ہو جاتی ہے) یہ فرس الذئب الشاۃ سے ماخوذ ہے یعنی بھیڑے نے بکری کو مار ڈالا -

اِفْتَرَسَ کے بھی یہی معنی ہیں فَرْسٰى جمع ہے فَرِيْسٌ کی بمعنی قَتِيْل)

وَمَعَهَا اِبْنَةٌ لَّهَا اَخَذَتْهَا الْفَرْسَةُ - اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی تھی جس کی گردن بیماری کی وجہ سے ٹوٹنے کو تھی یا پیٹھ میں ریاح کی بیماری تھی جس کی وجہ سے آدمی کبڑا ہو جاتا ہے -

فِىْ رَجُلٍ اٰلٰى مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ هُمَا كَفَرَسَىْ رِهَانٍ اَيُّهُمَا سَبَقَ اُخِذَ بِهٖ - ایک شخص نے اپنی عورت سے ایلاء کیا پھر اس کو طلاق دے دی تو ضحاک نے کہا

ایلاء اور طلاق دونوں شرط کے گھوڑوں کی طرح چلتے رہیں گے جو آگے نکل جائے گا اسی کے موافق حکم ہوگا (یعنی اگر عدت تین طہر یا تین حیض ایلاء کی مدت یعنی چار مہینے سے پیشتر گزر گئے تو عورت بائن ہو جائے گی اب ایلاء کا اس پر کوئی اثر نہ ہوگا اور اگر ایلاء کی مدت پیشتر پوری ہوگئی تب وہ عورت ایلاء کی وجہ سے ایک طلاق پا کر بائن ہو جائے گی اور ایک طلاق اور یعنی دو طلاق پڑ جائیں گی)-

كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا- میں فارس کے ملک میں بیمار ہوگیا تو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا- (ایک روایت میں بنقرس ہے یعنی نقرس کی بیماری میں مبتلا ہوگیا تھا جو ایک مشہور مرض ہے پاؤں کے انگوٹھے میں سخت درد ہوتا ہے)-

كَانَ ﷺ يُسَمِّي الْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا- آنحضرت ﷺ مادیاں گھوڑی کو بھی فرس کہتے (کیونکہ فرس نر اور مادہ دونوں کو کہتے ہیں اور مادہ کو فَرَسَةٌ نہیں کہتے- بعض نے فرسۃ کہنا درست رکھا ہے)-

فَارِسٌ- ایک گروہ ہے آدمیوں کا جو ملک ایران میں رہتا ہے وہاں کے باشندوں کو فارس کہتے ہیں' ایرانی-

سَلْمَانَ فَارِسِيُّ- انہی (ایرانی) لوگوں میں سے تھے- اصفہان یا مرازم کے رہنے والے ان کی عمر تین سو پچاس سال یا دو سو پچاس سال کی ہوئی-

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَاسٌ- آنحضرت ﷺ کے کئی گھوڑے تھے (سات جن کے نام سکب اور مرتجز اور لزاز اور طرز اور لحیف اور ورد اور خرش تھے- بعض نے کہا آپؐ کے اور گھوڑے بھی تھے جیسے البق اور ذوالعقال اور ذواللمہ اور مرتجل سرحان اور یعسوب اور بحر اور ادہم وغیرہ)-

اِيَّاكَ وَفَرِيْسَةَ الْاَسَدِ- تو نماز میں اس جانور کی طرح مت ہو جس کو شیر داب لیتا ہے (یعنی سجدے میں سینہ وغیرہ زمین سے جدا رکھ)-

اَبُوْفِرَاس- شیر کی کنیت ہے-

فَرْسَخَةٌ- ٹوٹ جانا' کشادہ ہونا-

تَفَرْسُخٌ اور اِفْرِنْسَاخٌ- ٹوٹ جانا' تیزی موقوف ہو جانا' کھل جانا-

فَرْسَخٌ- سکون اور ساعت اور راحت تین میل کی مسافت یا بارہ ہزار یا دس ہزار ہاتھ اور روزن اور وہ چیز جس میں روزن نہ ہو اور جو چیز بہت ہو ہمیشہ رہے (اس کی جمع فَرَاسِخُ ہے)-

مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اَنْ يُصَبَّ عَلَيْكُمْ وَالشَّرُّ فَرَاسِخَ اِلَّا مَوْتُ رَجُلٍ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ- (حذیفہ بن یمانؓ نے کہا) تم پر بے حد اور بے حساب مصیبت اور شر آنے میں ایک شخص کی موت صرف حائل ہے (جب تک وہ زندہ ہے یہ بے انتہا مصیبت نہیں آ سکتی- شخص سے مراد حضرت عمرؓ کو لیا)

فِرْسِقٌ- یا فِرْسِكٌ- زرد آلو یا اس کی ایک عمدہ قسم جو سرخ ہو' بن ریشہ-

اِنَّ قِبَلَنَا حِيْطَانًا فِيْهَا مِنَ الْفِرْسِكِ مَا هُوَ اَكْثَرُ غَلَّةً مِّنَ الْكُرُمِ- (سفیان بن عبداللہ ثقفی نے جو طائف کے عامل تھے حضرت عمرؓ کو لکھا) ہمارے ملک میں کچھ باغات ہیں ان میں زرد آلو اتنے ہیں جن کی آمدنی انگور سے زیادہ ہے-

فِرْسِكٌ- بمعنی فرسق جو اوپر گذرا-

فِرْسِنٌ- اونٹ کا کھر یا بکری کا کھر جس کو ظلف بھی کہتے ہیں-

فُرَاسِنٌ- شیر-

فُرَاسِيُوْنَ- جنگلی گندنا- (بعض نے کہا فرسن صرف اونٹ کے کھر کو کہتے ہیں جیسے قدم انسان کے لئے)-

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَّلَوْفِرْسِنَ شَاةٍ- کسی تحفہ یا ہدیہ یا احسان کو حقیر نہ سمجھو اگر چہ بکری کا ایک کھر ہو (جس پر ذرا سا گوشت ہوتا ہے باقی سب ہڈی ہڈی- مطلب یہ ہے کہ غریب آدمی بھی کوئی حصہ یا تحفہ بھیجے تو اس کی حقارت نہ کرنا چاہیے ورنہ اس کے دل کو رنج ہوگا بلکہ بڑی خوشی سے اس کو قبول کرنا اور بھیجنے والے کا دل خوش کرنا چاہیے دل بدست آور کہ حج اکبراست-)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ- کوئی عورت اپنی پڑوسن کے حصہ کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ ایک بکری کا کھر ہی بھیجے-

فَرْشٌ- یا فِرَاشٌ- بچھانا' کشادہ کرنا' اندر کا حال بیان کر دینا'

جھوٹ بولنا-

تَفْرِیْش - پنکھ پھیلانا' پھیل جانا-

اِفْرَاش - بہت فرش ہونا' علیحدہ ہونا برائی بیان کرنا' غیبت کرنا' سواری کا جانور دینا' باریک اور تیز کرنا' زمین پر لٹانا ذبح کرنے کے لئے' نکاح کرنا-

تَفَرُّش - پنکھ پھیلانا-

اِفْتِرَاش - روندنا' پھیلا دینا' بچھا دینا' غالب آنا' پچھاڑ دینا' جو چاہے وہ زبان سے نکالنا' غصب کرنا' نکاح کرنا-

فِرَاش - خاوند اور بیوی-

نَهٰى عَنْ اِفْتِرَاشِ السَّبُعِ فِى الصَّلٰوةِ - نماز میں درندے کی طرح باہیں زمین پر پھیلا دینے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں باہیں زمین سے اٹھی رکھے کتے اور بھیڑیے کی طرح زمین پر نہ پھیلا دے)-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ - لڑکا خاوند ہی کا یا لونڈی کے مالک کا سمجھا جائے گا اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے (یعنی اس کو کچھ نہیں ملے گا)-

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَالًا مُّفْتَرَشًا - مگر جب وہ غصب کا مال ہو- (جس پر غاصبوں نے ہاتھ پھیلایا ہو دست درازی کی ہو- (یہ افترش عرض فلان سے ماخوذ ہے یعنی فلاں شخص کی عزت لی اس کو برا بھلا کہا گویا بچھونے کی طرح اس کو پاؤں سے روندا)-

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيْشُ - بوڑھی اونٹنی اور جو نئی جنی ہو وہ تم رکھو- (یہ دونوں زکوۃ میں نہ لی جائیں گی پہلی اس واسطے کہ خراب اور ناکارہ ہے اور دوسری اس واسطے کہ عمدہ اور بہترین مال ہے اور زکوۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے- ایک روایت میں وَلَكُمُ الْعَارِضُ وَ الْفَرِيْشُ ہے یعنی بیمار جانور تم رکھو اور فریش سے بعض نے وہ سبزی مراد رکھی ہے جو زمین پر پھیلی ہوئی ہو اور جڑ پر سیدھی نہ کھڑی ہو-)

وَتَرَكْتُ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا - میں نے گھاس کو اس حال میں چھوڑا کہ جل کر کالی ہو گئی تھی-

فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ - لال کی مادہ آئی اور اپنے پر پھیلانے لگی (زمین پر گر رہی تھی)-

فِى الظُّفُرِ فَرْشٌ مِّنَ الْاِبِلِ - ناخن میں ایک چھوٹا اونٹ دینا ہوگا- بعض نے کہا فرش وہ اونٹ یا گائے یا بکری جو کاٹنے کے سوا اور کام میں نہ آئے)

فَرْش - ایک وادی کا بھی نام ہے آنحضرت ﷺ بدر کو جاتے وقت اس میں سے گئے تھے-

فَتَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ - دونوں کنارے پل صراط کے ان کو دوزخ میں اس طرح گرا دیں گے جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں-

تَقَادُع - پے در پے گرنا یا مرنا-

جَعَلَ الْفَرَاشَ وَهٰذِهِ الدَّوَابَّ تَقَعُ فِيْهَا - پروانے اور ان جانوروں کو آگ میں گرانے والے بنایا-

غَشِيَهَا فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ - سونے کے پروانوں نے اس کو ڈھانپ لیا تھا (وہ فرشتے تھے جن کے پر سونے کی طرح چمکتے تھے-)

زَوْجَتُكَ وَفَرْشُكَ - تیری بیوی اور تیرا بچھونا- (بیوی کو بھی بچھونا کہتے ہیں کیونکہ مرد اس پر سوار ہوتا ہے وہ فرش کی طرح نیچے رہتی ہے)-

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْاَةِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ - ایک بچھونا خود مرد کے لئے چاہئے اور دوسرا بیوی کے لئے (اگر کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے اس کا الگ سونا مناسب ہو اور بے عذر بھی الگ سلانا جائز ہے بعض نے کہا مستحب ہے اکثر علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بیوی اور خاوند دونوں ایک ہی بچھونے پر سوئیں- جیسے آنحضرت ﷺ کا طریق تھا) اور تیسرا بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہے (کیونکہ بے ضرورت اور فضول ہے خالی رہے گا تو شیطان اس پر آرام کرے گا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے ضرورت سامان اکٹھا کرنا اور بے ضرورت فرنیچر وغیرہ سے گھر کو آراستہ کرنا خوب نہیں ہے ضرورت کے موافق فرنیچر وغیرہ رکھے تو قباحت نہیں ہے)-

فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ - بہشت کا ایک فرش اس کے لئے بچھاؤ-

كَانَ يَفْرُشُ - بچھونا کرتا تھا-

كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَ كَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهٖ - آنحضرت ﷺ کا بچھونا ایسا ہی تھا جیسا قبر میں آپؐ کے لئے بچھایا گیا تھا- (ایک سرخ چادر آپ کی قبر میں بچھا دی گئی تھی) اور آپؐ جب آرام فرماتے تو سر مبارک مسجد کی طرف رہتا (مسجد کی طرف پاؤں نہ کرتے)-

ضَرْبٌ يَطِيْرُ مِنْهُ فَرَاشُ الْهَامِ - تلوار کی ایسی ضرب جس سے سر کی پتلی پتلی ہڈیاں اڑیں-

فِرَاشَةُ الْقُفْلِ - قفل کے پر-

فِي الْمُنَقِّلَةِ الَّتِيْ تَطِيْرُ فَرَاشُهَا خَمْسَةَ عَشَرَ - اس زخم میں جو ہڈی کو سرکا دے اس کی پرتیں اڑ جائیں پندرہ اونٹ دینا ہوں گے- (دیت کے)

اِنَّكُمْ تَتَهَا فَتُوْنَ فِي النَّارِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ - تم تو آگ میں اس طرح گرے پڑتے ہو جیسے پروانے گرتے ہیں (جل کر مر جاتے ہیں- آدمی پروانہ سے بھی بڑھ کر جاہل ہے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں گراتا ہے پھر پروانہ اچھا ہے وہ تو اسی وقت جل کر خاک ہو جاتا ہے مگر آدمی تو ابدالآباد یا مدت دراز تک دوزخ میں جلتا رہے گا- نہ مرے گا کہ چین ہو جائے نہ دوزخ سے چھٹے گا-)

لَا تَفْرِشْ ذِرَاعَيْكَ - اپنے باز و سجدے میں زمین پر مت بچھاؤ (جیسے کتا بچھا دیتا ہے اس کا ذکر او پر گزر چکا)-

فَرْشَحَةٌ - کودنا' بیٹھنے میں رانوں کو زمین سے لگا دینا' دونوں پاؤں میں فاصلہ رکھنا-

فِرْشَاحٌ - کشادہ عریض زمین-

فِرْشِيْحٌ - ذکر-

كَانَ لَا يُفَرْشِحُ رِجْلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ - عبداللہ بن عمرؓ نماز میں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ کرتے (ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے خوب الگ کر کے بیچ میں فاصلہ دے کر نہ کھڑے ہوتے جس کو عربی میں تَفَحُّجٌ کہتے ہیں)

فَرْصٌ - کاٹنا' پھاڑنا' چیرنا-

فَرِيْصَةٌ - پر مارنا-

تَفْرِيْصٌ - نقش کرنا-

مُفَارَصَةٌ - باری کرنا-

اِفْرَاصٌ - قدرت دینا-

تَفَارُصٌ - باری باری کرنا-

اِفْتِرَاصٌ - فرصت پانا-

فِرَاصٌ - کپڑا-

فَرْصَةٌ - وہ ہوا جس سے قحط سالی ہوتی ہے-

فِرْصَةٌ - وہ چیتھڑا یا روئی کا ٹکڑا جس سے عورتیں حیض کا خون پونچھتی ہیں-

فُرْصَةٌ - نوبت' وقت' وہ وقت جب آدمی اشغال سے خالی ہو-

فَرِيْصَةٌ - گردن کی رگ یا گوشت کا وہ لوتھڑا جو پہلو اور کندھے کے درمیان ہوتا ہے' یا چھاتی اور کندھے کے درمیان ڈر کے وقت وہ کپکپانے لگتا ہے-

خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِيْ بِهَا يَا خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِسْكٍ - یعنی مشک لگا ہوا ایک چیتھڑا یا روئی کا پھایہ لے اس سے پاکی کر (ایک روایت میں قرصة ہے یعنی چٹکی برابر مشک لے اور ایک میں قرضة ہے یعنی ایک ٹکڑا)-

اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَرَى الرَّجُلَ ثَائِرًا فَرَائِصُ رَقَبَتِهٖ قَائِمًا عَلٰى مُرَيَّتِهٖ يَضْرِبُهَا - میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ آدمی کی گردن کی رگیں (مارے غصہ کے) پھولی دیکھوں وہ اپنی چھوٹی عورت کو کھڑا مار رہا ہو (بیوی کو مارنا آپؐ نے مکروہ جانا)-

فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا - پھر ان دونوں آدمیوں کو لایا گیا (ڈر کے مارے) ان کے فریصے پھڑک رہے تھے-

تَرْجُفُ فَرَائِصُهٗ يَا بَوَادِرُهٗ - اس کے کندھے کے گوشت پھڑک رہے تھے-

رَفَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ افْتَرَصَ مُسْلِمًا ظُلْمًا - اللہ تعالی کسی شخص پر تنگی نہ کرے گا (اس کا قصور معاف کر دے گا) مگر جس نے کسی مسلمان کی جان یا عزت کو ظلم کی راہ سے موقع پا کر نقصان پہنچایا ہو (یہ بہت سخت قصور ہے جو معافی کے قابل نہیں ہے جیسے حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں مباش در پے آزار و ہرچہ

خواہی کن: کہ درشریعت ماغیر ازیں گناہے نیست)[1]

وَمَعَهَا اِبْنَةٌ لَهَا اَخَذَتْهَا الْفَرْصَةُ - اس کے ساتھ اس کی بچی تھی جس کو ریح کی بیماری نے کبڑا کر دیا تھا (پشت میں ریحی درد تھا)-

اِرْتَعَدَتْ فَرَائِصُهٗ وَاصْطَكَّتْ فَرَائِصُ الْمَلٰئِكَةِ - کندھے کے گوشت لرزنے لگے اور فرشتوں کے کندھوں کے گوشت رگڑا کھانے لگے-

فَرْضٌ - وقت مقرر کرنا' کاٹنا' واجب کرنا' لازم کرنا' اندازہ کرنا' تصور کرنا' معین کرنا' ٹھہرانا' سوئچنا' بچار کرنا' حکم دینا' ادا کرنا' حصہ ٹھہرانا' تنخواہ مقرر کرنا-

فُرُوْضٌ اور فَرَاضَةٌ - معمر ہونا' بوڑھی ہونا-

تَفْرِيْضٌ - فریضہ ہونا' کاٹنا' ایک فرض کے بعد دوسرا فرض بیان کرنا-

اِفْرَاضٌ - نصاب تک پہنچا دینا' عطا کرنا-

اِفْتِرَاضٌ - واجب کرنا' لازم کرنا' گزر جانا' اپنی اپنی ماہواریں لے لینا-

فَارِضٌ - بوڑھی عمر والی-

فَرْضٌ - اصطلاح فقہ میں وہ کام جس کا ضروری ہونا آیت قرآنی یا حدیث نبویؐ سے ثابت ہو وہ دو قسم کا ہے ایک فرض عین جو ہر شخص پر فرض ہے دوسرے فرض کفایہ جو اگر کچھ لوگ کر لیں تو کافی ہے جیسے جہاد' نماز جنازہ وغیرہ-

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ - یہ زکوۃ فرض ہے جو آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر کی ہے-

فَاِنَّ لَهٗ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ - ہم کو انھیں چھ اونٹ دینا ہے (زکوۃ میں جو اونٹ لیا جاتا ہے اس کو فریضہ کہتے ہیں کیونکہ وہ اونٹ کے مالک پر دینا فرض ہوتا ہے پھر ایک اونٹ کو فریضہ کہنے لگے)-

مَنْ مَّنَعَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ - جو شخص اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو روکے (اس کو ادا نہ کرے)-

فِي الْفَرِيْضَةِ تَجِبُ عَلَيْهِ وَلَا تُوْجَدُ عِنْدَهٗ - اگر زکوۃ کا معینہ جانور (جیسے بنت مخاض یا بنت لبون یا حقہ یا جذعہ) ایک شخص پر دینا ہو لیکن ویسا جانور (اس عمر کا) اس کے پاس نہ ہو-

لَكُمْ فِي الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ - نصاب زکوۃ میں جو بوڑھا جانور ہو وہ تم ہی رکھو (زکوۃ میں نہیں لیا جائے گا - ایک روایت میں علیکم فی الوظیفۃ الفریضۃ ہے یعنی ہر نصاب میں جو زکوۃ مقرر ہے وہ تم کو دینا ہوگی)-

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيْضُ - بوڑھا جانور تم ہی رکھو (ایک روایت میں العارض ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)-

رَكَضَتْنِيْ فَرِيْضَةٌ مِّنَ الْفَرَائِضِ - زکوۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ نے مجھ کو لات ماری-

اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ - علم دین تین علم ہیں ایک تو انصاف اور عدل کے ساتھ ترکوں کے حصوں کا علم یعنی علم فرائض جو قرآن و حدیث میں صاف مذکور ہے (بعض نے کہا فریضہ عادلہ میں ہر وہ حصہ بھی داخل ہے جو قرآن و حدیث سے نکالا گیا ہو گو صاف طور سے ان میں مذکور نہ ہو - بعض نے کہا فریضہ عادلہ ہر وہ فرض ہے جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کا منکر کافر ہے مثلاً نماز روزہ حج زکوۃ جہاد وغیرہ)-

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ - اسلام کے فرائض اور قرآن سیکھو (کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں - بعض نے فرائض سے علم فرائض یعنی ترکہ کی تقسیم کا علم مراد رکھا ہے - دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری امت سے علم فرائض اٹھا لیا جائے گا)-

عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ - پانی کے اتار کے پاس-

طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ - حلال روزی طلب کرنا ایک فرض ہے دوسرے فرضوں کے بعد یا ہمیشہ فرض ہے ایک کے بعد ایک-

فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ وَّ خَمْسِ مِائَةٍ - (حضرت عمرؓ نے) اسامہ بن زیدؓ کی سالانہ تنخواہ بیت المال میں سے تین ہزار پانچ سو درہم مقرر کی - (اور اپنے فرزند عبداللہؓ کی

[1] کسی کی دل آزاری کے سوا جو چاہو کر لو کیونکہ ہماری شریعت میں کسی کی دل آزاری ہی گناہ ہے-(م)

تین ہزار درہم اس پر عبداللہؓ نے شکایت کی کہ خیر دوسرے انصار اور مہاجرین کا تو مرتبہ مجھ سے اعلیٰ ہے جن کی تنخواہیں آپؐ نے زیادہ مقرر کیں مگر اسامہؓ کو مجھ پر کیوں ترجیح دی وہ تو آنحضرت ﷺ کے ساتھ کسی جہاد میں مجھ سے سابق نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارا کہنا صحیح ہے لیکن بات یہ ہے کہ اسامہؓ کے باپ حضرت زیدؓ کو آنحضرت ﷺ تمہارے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو کیا میں آنحضرت ﷺ کی محبت کو اپنی محبت پر ترجیح نہ دوں)-

اِنَّ لِلْاِیْمَانِ فَرَائِضَ وَ شَرَائِعَ وَ حُدُوْدًا وَّ سُنَنًا- ایمان کے کچھ فرائض ہیں یعنی وہ اعمال جن کا بجالانا فرض ہے اور کچھ عقائد ہیں اور کچھ ممنوعات (حرام) ہیں اور کچھ سنن اور آداب ہیں (یہ سب ایمان میں داخل ہیں اسی لئے ایمان کم زیادہ ہوتا ہے)-

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِیْنَ- مہاجرین کے لئے سالانہ معاش مقرر کی-

مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ- بندہ میری نزدیکی حاصل کرنے کے لئے جو کام کرتا ہے ان میں فرضوں سے زیادہ کوئی مجھ کو پسند نہیں ہے (تو پہلے انسان کو فرائض کے ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے یعنی سنن اور آداب کے ساتھ اگر فرضوں سے فرصت اور فراغت ہو تب نوافل ادا کرے یہ نہیں کہ نوافل میں مشغول ہو اور فرض کا خیال نہ رکھے)-

اَتَیْتُ عُمَرَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ قَوْمِیْ فَجَعَلَ یَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَیٍّ فِی الْفَیْنِ وَ یُعْرِضُ عَنِّیْ- (عدی بن حاتم طائی نے کہا) میں حضرت عمرؓ کے پاس اپنی قوم کے چند لوگوں سمیت آیا وہ قبیلہء طی کے ایک ایک شخص کے لئے دو دو ہزار درہم (سالانہ) مقرر کر رہے تھے اور میری طرف توجہ ہی نہ کرتے تھے-

اِتَّخَذَ عَامَ الْجَدْبِ قَدْحًا فِیْهِ فُرْضٌ- حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں تیر کی ایک لکڑی رکھی تھی اس میں کٹاؤ تھا-

لَمْ یَفْتَرِضْهَا وَلَدٌ- حضرت بی بی مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی (بلکہ آپ کنواری تھیں پہلی اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے)-

اِسْتَقْبَلَ فُرْضَتَیِ الْجَبَلِ- پہاڑ کے دونوں اتاروں کی طرف منہ کیا-

فُرْضَةُ الْجَبَلِ- پہاڑ کا نشیبی حصہ بیچ میں ہو یا کنارے میں (اور فُرْضَةُ النَّهْرِ نہر کا دہانہ- کرمانیؒ نے کہا فرضۃ الجبل پہاڑ پر جانے کا راستہ)-

حَتّٰی اَرْفَاَبِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ النَّهْرِ- نہر کے دہانہ کی جانب کشتی ٹھہرائی (اس کا لنگر ڈالا)-

وَاجْعَلُوا السُّیُوْفَ لِلْمَنَا یَا فُرَضًا- تلواروں کو موت کا دہانہ بناؤ (یعنی شہادت حاصل کرو)-

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ- علم حاصل کرنا (یعنی بقدر ضرورت دین کا علم حاصل کرنا) ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے (بقدر ضرورت کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر کسی کے پاس مال ہی نہ ہو تو اس کو زکوۃ کے مسائل سیکھنا فرض نہیں ہے اسی طرح جس کو حج کا مقدور نہ ہو اس کو حج کے ارکان اور آداب کا سیکھنا فرض نہیں ہے باقی ایمان کے ضروری عقائد اور نماز روزے کے ضروری احکام سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے- اسی طرح عورتوں کو حیض اور نفاس کے مسائل سیکھنا)-

اِنَّهَا فَرِیْضَةٌ وَاجِبَةٌ- زکوۃ فرض ہے اور واجب ہے-

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَرْضِ فَرِیْضَةٌ- سجدہ زمین پر کرنا فرض ہے (یعنی بہتر ہے گو اور پاک چیزوں پر بھی سجدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کھانے اور پہننے کی چیزیں نہ ہوں- علمائے امامیہ کا یہی قول ہے)-

فَرَضَ اللّٰهُ عَلَی النِّسَاءِ- اللہ نے عورتوں کے لئے یہ مقدر کیا ہے-

فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ وَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْجُهٍ- اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض کیا اور آنحضرت ﷺ نے اس کی دس قسمیں سنت ٹھہرائیں (یعنی مقرر کیں اور تفصیل سے بیان کیں جیسے صلوۃ السفر، صلوۃ الحضر، صلوۃ الخوف، صلوۃ المسافر، صلوۃ المریض، صلوۃ الکسوف، صلوۃ الخسوف، صلوۃ الجنازۃ، صلوۃ

العیدین، صلوۃ الجمعۃ اب جو شخص صرف قرآن کو دیکھے اور حدیث کو نہ مانے وہ گمراہی میں پڑ گیا۔)

فِرْضِخٌ۔ بچھو۔

فِرْضَاخٌ۔ موٹا بلند آدمی۔

فِرْضَاخَةٌ۔ بڑی چھاتیوں والی عورت۔

اِنَّ اُمَّهٗ کَانَتْ فِرْضَاخِیَّةً۔ دجال کی ماں بڑی موٹی تازی، بڑی چھاتیوں والی ہے۔

اَلْفُرْضِخُ۔ ضعیف، ناتوان۔

فَرْطٌ۔ قصور کرنا اور ضائع کرنا یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔

فُرُوْطٌ۔ آگے بڑھنا، سابق ہونا۔

فَرْطٌ۔ ایک بات منہ سے بن سوچے نکل جانا، ضائع ہونا، فوت ہونا، اسراف کرنا، بچوں کا بچپن میں مر جانا، بھیجنا، آگے کرنا، جلدی کرنا، زیادتی کرنا، غالب آنا۔

فَرْطٌ اور فَرَاطَةٌ۔ قافلہ سے آگے بڑھ کر پانی اور چارے کا انتظام کرنا۔

تَفْرِیْطٌ۔ کمی کرنا، قصور کرنا، بھیجنا، چھوڑ دینا، جدا کرنا، حد سے زیادہ تعریف یا ہجو کرنا، علیحدہ کرنا۔

مُفَارَطَةٌ اور فِرَاطٌ۔ پانا، مسابقت کرنا، بھرنا، یہاں تک کہ پانی بہہ نکلے، بھول جانا، چھوڑ دینا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔

اِفْرَاطٌ۔ حد سے بڑھ جانا زیادتی اور کمال کی جانب میں۔

تَفْرِیْطٌ۔ جانب نقصان اور تقصیر میں حد سے بڑھ جانا۔

تَفَرُّطٌ۔ آگے بڑھنا۔

تَفَارُطٌ۔ مسابقت کرنا۔

اِنْفِرَاطٌ۔ کھل جانا۔

اِفْتِرَاطٌ۔ بچے کا بچپن میں مر جانا۔

فَارِطٌ اور فَرَطٌ۔ وہ شخص جو لوگوں کے آگے جا کر ان کے دانہ چارہ کھانے پانی کا انتظام کرتا ہے (بعض نے کہا جو حوض اور ڈول رسی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے)۔

اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (نہایہ میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں فرط فھو فارط اور فرط۔ جب کوئی شخص آگے بڑھ کر لوگوں کے لئے پانی کی تلاش کرے اور رسیاں ڈول حوض وغیرہ ان کے لئے تیار کرے)۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا۔ یا اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیش خیمہ بنا دے (یعنی اجر اور ثواب جو ہم نے آگے بھیجا آخرت میں کام آنے کے لئے یا ہمارا سفارشی بنا دے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ صغیر سن بچہ جو گذر گیا ہوا اپنے ماں باپ کی سفارش کرے گا)۔

عَلٰی مَافَرَطَ مِنِّیْ۔ مجھ سے جو قصور سرزد ہوا یا جو کام آگے کر چکا ہوں۔

اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِیْنَ۔ میں اور دوسرے پیغمبر ہجوم کرنے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے۔ (اپنی اپنی امتوں کی شفاعت اور نجات دلانے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ یہ جمع ہے فارط کی)۔

تَقْدَمَ مِیْنَ عَلٰی فَرْطِ صِدْقٍ تَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ وَ اَبَابَکْرٍ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اس بیماری میں جس میں وہ گزر گئیں) تم تو سچے پیش خیموں کے پاس جاتی ہو (جو تمہاری راحت اور آرام کا سب سامان وہاں کر لیں گے یعنی آنحضرت ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ)

قَالَتْ لِعَائِشَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَاكِ عَنِ الْفُرْطَةِ فِی الدِّیْنِ۔ حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا دیکھو آنحضرت ﷺ نے تم کو دین کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے سے منع فرمایا ہے (یعنی غلو اور افراط سے وہ یہ ہے کہ مباح کو مستحب یا سنت اور مستحب کو واجب اور لازم یا مکروہ کو حرام کر ڈالے)۔

مَنْ یَّسْبِقُنَا اِلَی الْاُثَایَةِ فَیَمْدُرُ حَوْضَهَا وَ یُفْرِطُ فِیْهِ فَیَمْلَؤُهٗ حَتّٰی نَاْتِیَهٗ۔ کون شخص ہم میں سے اثایہ کی طرف آگے بڑھ کر جاتا ہے (اثایہ ایک موضع کا نام ہے جحفہ کے راستہ میں) وہاں حوض کو لیپ پوت کر تیار کرتا ہے پھر اس میں اتنا پانی بھرتا ہے کہ لبالب ہو جائے ہمارے آنے تک۔

اَلَّذِیْ یُفْرِطُ فِیْ حَوْضِهٖ۔ جو شخص اپنے حوض کو پانی سے بھر دے۔

تَنْفِي الرِّيَاحُ الْقَذٰى عَنْهُ وَ اَفْرَطَهٗ- ہوائیں اس سے کوڑا (کچرا) اڑا دیتی ہیں اور اس نے اس کو بھر دیا' یا چھوڑ دیا-

مُلْكُ بَنِيْ سَاسَانَ اَفْرَطَهُمْ- سلطنت نے بنی ساسان کو چھوڑ دیا (یعنی ان کی بادشاہت جاتی رہی ہے)-

لَا يُرَى الْجَاهِلُ اِلَّا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا- (حضرت علیؓ نے فرمایا) جاہل کو جب دیکھو یا تو ایک کام میں حد سے بڑھ جانے والا پاؤ گے یا کمی کرنے والا پاؤ گے (یعنی ہمیشہ افراط یا تفریط میں مبتلا رہے گا اعتدال کا درجہ کبھی اس کو نصیب نہ ہوگا- ہر کام میں اعتدال کرنا علم اور دانش مندی کی نشانی ہے)-

اِنَّهٗ نَامَ عَنِ الْعِشَاءِ حَتّٰى تَفَرَّطَتْ- آپؐ عشاء کی نماز نہ پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ قضا ہو گئی (اس کا وقت گزر گیا)-

حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَ تَفَارَطَ الْغَزْوُ- یہاں تک کہ انہوں نے جلدی کی اور جہاد کا وقت گزر گیا- (ایک روایت میں تفرط ہے معنی وہی ہیں- مجمع البحار میں ہے یعنی مجاہدین آگے نکل گئے)-

كَانَ النَّاسُ اِنَّمَا يَذْهَبُوْنَ فَرْطَ الْيَوْمَيْنِ فَيَبْعَرُوْنَ كَمَا تَبْعَرُ الْاِبِلُ- لوگ (آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں) دو دو دن کے بعد پاخانہ کو جایا کرتے اور اونٹ کی طرح سوکھی مینگنیاں نکالتے- (کیونکہ کھانا کم میسر ہوتا دوسرے ملتا بھی تو خشک کھانا اس میں چکنائی نہ ہوتی- عرب لوگ کہتے ہیں اتیك فرط یوم او یومین- میں تیرے پاس ایک دن یا دو دن بعد آیا کروں گا- اور لقیته الفرط بعد الفرط- میں اس سے وقت بےوقت ملتا رہا)-

فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ- ہم نے تو بہت قیراطوں کا نقصان کیا (یعنی ان ثوابوں کا جو جنازے کے ساتھ دفن تک شریک رہنے سے ملتے ہیں کیونکہ ہم جنازے پر نماز ادا کرتے ہی اپنے گھر کو لوٹتے رہے دفن میں شریک نہیں ہوئے)-

فَرَطَ مِنْهُ اَمْرٌ- اس سے ایک قصور سرزد ہوا (یا ایک کام اس نے بے سوچے سمجھے کر لیا-)

عَلٰى مَا فَرَطَ مِنِّيْ- ان کاموں پر جو میں آگے کر چکا ہوں-

نَحْنُ اَفْرَاطُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَبْنَاءُ الْاَوْصِيَاءِ- ہم اہل بیت پیغمبروں کے نشان ہیں جن سے لوگ راہ پاتے ہیں اور وصی کی اولاد ہیں (یعنی حضرت علیؓ کی جو امامیہ کے اعتقاد کے مطابق آنحضرت ﷺ کے وصی تھے)-

اَلسِّوَاكُ لَا يَضُرُّكَ تَرْكُهٗ فِيْ فَرْطِ الْاَيَّامِ- اگر بعض اوقات مسواک چھوڑ دے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا- (ابوعبیدہؓ نے کہا فرط کی مقدار پندرہ دن سے زائد نہیں ہوتی)-

فَرْطَمَةٌ- اونچا کرنا-

فُرْطُوْمٌ- موزے کی چونچ (اس کی جمع فراطیم ہے)-

خِفَافُهُمْ مُفَرْطَمَةٌ- ان کے جوتوں کی نوکیں لمبی ہوں گی' چونچ دار (جیسے سلیم شاہی جوتوں کی نوک ہوتی ہے)-

فرع- چڑھنا' اترنا' ازالہ بکارت کرنا' اوپر اٹھانا' خوبصورتی یا شرافت میں بلند ہونا' روکنا' حائل ہونا' اصلاح کرنا-

فَرْعٌ- پورے سر پر بال ہونا-

تَفْرِيْعٌ- نیچے اترنا' اوپر چڑھنا' فرع کا ذبح کرنا' (اس کا بیان آگے آئے گا) شاخیں کرنا' ایک اصل قاعدہ کلیہ سے اور باتیں نکالنا-

اِفْرَاعٌ- نیچے اترنا-

تَفَرُّعٌ- شاخدار ہونا' ایک اصل سے دوسرے مسائل نکلنا-

اِفْتِرَاعٌ- ازالہ بکارت کرنا-

اِسْتِفْرَاعٌ- فرع کو ذبح کرنا-

لَا فَرَعَةَ یا لَا فَرَعَ وَ لَا عَتِيْرَةَ- اسلام میں فرع کوئی چیز نہیں ہے نہ عتیرہ (رجب کی قربانی) (فرع کہتے ہیں اونٹنی کے پہلوٹے بچہ کو مشرک لوگ اس کو اپنے معبودوں کے نام پر کاٹتے ان کی نذر کرتے مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا- بعض نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ جب سو اونٹ کسی کے پورے ہو جاتے تو وہ ایک جوان اونٹ بت کے نام پر کاٹتا- اس کو فرع کہتے- ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی ایسا کرتے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا)-

فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تَذْبَحُوْهُ غَرَاةً حَتّٰى يَكْبُرَ- (اگر تم چاہو تو اب بھی فرع کی قربانی کر سکتے ہو) لیکن

بالکل بچہ جس کا گوشت سریش کی طرح چیک دار اور ملائم ہو نہ کا نو جب بڑا ہو تو کا نو۔

فِیْ کُلِّ سَائِمَۃٍ فَرَعٌ۔ ہر چرنے والے جانور (جیسے گائے بیل، بھینس، بکری، اونٹ) میں فرع کی قربانی ہے (یعنی سو راس پورے ہونے پر ایک جانور کی قربانی کرنا) مجمع البحار میں ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ فرع اور عتیرہ میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اللہ کے نام پر کی جائے بلکہ مستحب ہے اور لا فرع و لا عتیرۃ کی حدیث سے یہ مراد ہے کہ وہ واجب نہیں ہیں جس کا جی چاہے کرے جس کا جی نہ چاہے نہ کرے اور فقراء اور مساکین کو گوشت بانٹنا صدقہ ہے اور نیک کام ہے۔

اِنَّ جَارِیَتَیْنِ جَاءَ تَا تَشْتَدَّ انِ اِلَی النَّبِیِّ وَ ھُوَ یُصَلِّیْ فَاَخَذَتَا بِرُکْبَتَیْہِ فَفَرَعَ بَیْنَھُمَا۔ دو چھوکریاں دوڑتی ہوئی آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں آپؐ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے آپ کے گھٹنے تھام لئے آپؐ نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا (ان کو لڑائی سے روک دیا)۔

اِخْتَصَمَ عِنْدَہٗ بَنُوْ اَبِیْ لَھَبٍ فَقَامَ یُفَرِّعُ بَیْنَھُمْ۔ ابولہب کے بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے آپ کھڑے ہو کر ان میں بیچ بچاؤ کرنے لگے۔

کَانَ یُفَرِّعُ بَیْنَ الْغَنَمِ۔ آپ بکریوں کو جب وہ ایک دوسرے سے لڑتیں جدا کر دیتے (ہروی نے یفرع قاف سے ذکر کیا ہے ابو موسیٰ نے کہا یہ ان کی غلطی ہے)۔

یَکَادُ یَفْرَعُ النَّاسَ طُوْلًا۔ آپ لوگوں سے بلند اور دراز معلوم ہوتے۔

کَانَتْ تَفْرَعُ النِّسَاءَ طُوْلًا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ کا قد سب عورتوں سے اونچا تھا۔

تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُھَا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ اپنے بھاری بھرکم جسم اور درازی قامت سے پہچان لی جاتیں جو شخص ان کو جانتا ہوتا وہ ان کو پہچان لیتا (گو کپڑے میں لپٹی ہوئی نکلتیں)۔

کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلٰی فُرُوْعِ اُذُنَیْہِ۔ آنحضرت ﷺ (نماز میں) اپنے ہاتھوں کو کانوں کے بالائی حصہ تک اٹھاتے۔

(ایک روایت میں کندھوں تک ہے اور امام شافعیؒ نے دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ انگوٹھے تو کانوں کی لو کے برابر آ جاتے اور ہتھیلیاں کندھوں تک رہتیں۔ بعض نے دونوں طرح جائز رکھا ہے)۔

فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔ ہم رمضان میں تراویح سے اس وقت فارغ ہوتے جب صبح کی ابتداء قریب ہوتی۔

اِنَّ لَھُمْ فِرَاعَھَا۔ زمین کا بلند حصہ وہ لے لیں۔

فِرْعٌ۔ اونچا پہاڑ۔

سُئِلَ مِنْ اَیْنَ اَرْمِی الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ تَفْرَعُھُمَا۔ عطاءؒ سے پوچھا گیا ہم دونوں جمروں پر کہاں سے کنکریاں ماریں۔ انھوں نے کہا بلند جانب پر کھڑے ہو کر۔

اَیُّ الشَّجَرَۃِ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ قَالُوْا فَرْعُھَا قَالَ وَ کَذٰلِکَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ۔ درخت کا کونسا حصہ میوہ توڑنے والے کو دور پڑتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اوپر کی شاخیں، فرمایا صف اول کی یہی مثال ہے۔ (یہ حدیث کتاب الخاء میں گذر چکی ہے)۔

اَعْطَی الْعَطَایَا یَوْمَ حُنَیْنٍ فَارِعَۃً مِّنَ الْغَنَائِمِ۔ آنحضرت ﷺ نے جنگ حنین کی لوٹ میں سے لوگوں کو عطیات دیئے پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے (یعنی اصل مال میں سے خمس علیحدہ کرنے سے پہلے)۔

کَانَ یَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ وَ کَانَ مَسْرُوْقٌ یَّجْعَلُہٗ فَارِعًا مِّنَ الْمَالِ۔ شریح قاضی مدبر غلام یا لونڈی کی آزادی تہائی مال میں سے نافذ کرتے (یعنی تہائی مال میں جہاں تک گنجائش ہوتی اتنا حصہ اس کا آزاد ہوتا) اور مسروق تابعی اس کو کل مال سے نافذ کرتے۔

اَلْفُرْعَانُ اَفْضَلُ اَمِ الصُّلْعَانُ فَقَالَ الْفُرْعَانُ قِیْلَ فَاَنْتَ اَصْلَعُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْرَعَ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا وہ لوگ بہترین ہیں جن کے سر کے بال انبوہ ہوں، سارے سر پر بال ہوں یا جن کے سامنے کا حصہ سر کے بالوں سے صاف ہو (پہلے لوگوں کو افرع کہتے ہیں اور دوسروں کو

اصلع) آپؐ نے فرمایا افرع بہتر ہیں- لوگوں نے کہا آپ تو اصلع ہیں کہنے لگے (میں اصلع ہوا تو کیا) آنحضرت ﷺ افرع تھے (آپ کے سارے سر مبارک پر گھنے ہوئے بال تھے- بعض نے کہا افرع وہ شخص جس کے بال کندھوں تک ہوں- غرض حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ جو صفت آنحضرت ﷺ کی تھی وہی افضل ہے-)

لَا يَؤُمَّنَّكُمْ اَنْصَرُ وَلَا اَزَنُّ وَلَا اَفْرَعُ- جو شخص بے ختنہ ہو یا پاخانہ پیشاب کو روکے ہوئے ہو یا وسواس والا ہو وہ شخص تمہاری امامت نہ کرے-

فُرْعٌ- ایک مقام کا نام ہے حرمین شریفین کے درمیان-

يَفْتَرِعُهَا- اس کی ازالہ بکارت کرے (یعنی لونڈی کی تو حاکم اس سے اس قدر نقصان لونڈی کے مالک کو دلوائے جو ثیبہ کی قیمت میں بہ نسبت باکرہ ہے)-

مَضَتْ اُصُوْلٌ نَحْنُ فُرُوْعُهَا- جڑیں گزر گئیں ہم ان کی شاخیں ہیں (یعنی باپ دادا گزر گئے بیٹے پوتے باقی ہیں)-

عَلَيْنَا اَنْ نُّلْقِيَ اِلَيْكُمُ الْاُصُوْلَ وَ عَلَيْكُمْ اَنْ تُفَرِّعُوْا- امام محمد باقرؒ اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ تم کو اصلیں (قواعد کلیہ) بتلائیں پھر تم ان سے شاخیں نکال لو (جزئی مسائل ایک کلی قاعدے سے نکال لو جیسے تمام فقہا کی عادت ہے مثلاً امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شراب اس وجہ سے حرام ہے کہ اس سے نشہ ہوتا ہے اب سب نشہ لانے والی چیزوں کی حرمت اس سے سمجھ لو-)

فَلَمَّا افْتَرَعَهَا غَلَبَ الدَّمُ- جب اس کی ازالہ بکارت کی تو خون بہت بہنے لگا-

اِذَا فُرِعَتِ الْمَرْاَةُ ذَهَبَ جُزْءٌ مِّنْ حَيَاهَا- جب کسی عورت کی بکارت زائل کی جائے تو اس کی شرم اور حیا کا ایک حصہ جاتا رہے گا (کیونکہ کنواری کو بہ نسبت ثیبہ کے زیادہ شرم ہوتی ہے)

اِيَّاكُمْ وَ الْكِذْبَ الْمُفْتَرَعَ قِيْلَ لَهٗ وَ مَا الْكِذْبُ الْمُفْتَرَعُ قَالَ يُحَدِّثُكَ الرَّجُلُ بِحَدِيْثٍ فَتَتْرُكَهٗ فَتَرْوِيْهِ عَنْ غَيْرِ الَّذِيْ حَدَّثَكَ بِهٖ- مفترع جھوٹ سے بچے رہو- لوگوں نے عرض کیا مفترع جھوٹ کیا ہے- فرمایا وہ یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کوئی بات بیان کرے اور تم اس کو چھوڑ کر دوسرے شخص سے اس کو نقل کرو (یعنی دوسرے شخص کا نام لو کہ اس نے تم سے یہ بیان کیا تھا)-

فِرْعَوْن- ایک عجمی نام ہے (اس کی جمع- فراعین ہے) ابن جوزیؒ نے کہا فرعون تین گزرے ہیں- ایک حضرت ابراہیمؑ کا فرعون اس کا نام سنان تھا- دوسرے حضرت موسیٰؑ کا فرعون اس کا نام ولید بن مصعب تھا- تیسرے حضرت یوسفؑ کا فرعون اس کا نام ریان بن ولید تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر میں گئے تھے اس دن میں اور جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں گئے تھے چار سو برس کا فاصلہ تھا اور ہر ایک شریر اور سرکش کو فرعون کہتے ہیں اور سرکشوں کو فراعنہ اور عرب لوگ کہتے ہیں- تفرعن یاذو فرعنة یعنی مکر اور فریب اور شرارت والا-

كَانَ ﷺ اَفْرَعَ وَ اَبُوْبَكْرٍ اَفْرَعَ- آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں کے سارے سر پر جھنڈ بال تھے (سر کا سامنے کا حصہ بالوں سے خالی نہ تھا یعنی اصلع نہ تھے لیکن حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں اصلع تھے)-

فُرْعُلٌ- بجو کا بچہ (نر کو فُرْعُلَان کہتے ہیں اور مادہ کو فُرْعُلَةٌ اس کی جمع فَرَاعِلُ اور فَرَاعِلَةٌ)-

سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ الْفُرْعُلُ تِلْكَ نَعْجَةٌ مِّنَ الْغَنَمِ- حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ بجو کا کھانا کیسا ہے (یعنی حلال ہے یا حرام ہے) انھوں نے کہا بجو تو ایک بھیڑ ہے بکری کی قسم میں سے (یعنی بکری کی طرح وہ حلال ہے)-

فَرْغٌ- بہہ جانا-

فُرُوْغٌ اور فَرَاغٌ- خالی ہونا' قصد کرنا' بیکار جانا-

فَرَاغَةٌ- کشادگی' بےصبری' بےقراری-

تَفْرِيْغٌ- بہانا' خالی کرنا-

اِفْرَاغٌ- بہانا' اتارنا-

تَفَرُّغٌ- بیکاری' کوشش کرنا-

اِسْتِفْرَاغٌ- قے کرنا' بہت کوشش کرنا-

كَانَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ اِفْرَاغَاتٍ- آنحضرت

ﷺ غسل میں تین بار اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں افرغت الاناء افراغا یا فرغته تفریغا۔ جب برتن کو الٹ کر جو کچھ اس میں ہے وہ سب بہادے)۔

ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔ پھر لوگوں کے مونہوں میں اس کو بہاؤ (یعنی پلاؤ)۔

فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ۔ پھر اس کو میرے سینے میں انڈیل دیا (یعنی اس طشت کو جس میں فرشتے ایمان اور علم بھر کر لائے تھے)۔

اُفْرُغْ اِلٰی اَضْيَافِكَ۔ اپنے مہمانوں کی طرف جا یا دل کھول کر فراغت کے ساتھ ان کی مہمانی کر۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ حَمَلَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی حِمَارٍ لَّنَا قَطُوْفٍ فَنَزَلَ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ فِرَاغٌ لَّا يُسَايَرُ۔ ایک انصاری شخص نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ایک گدھے پر سوار کیا جو مٹھا اور سست دیر میں چلنے والا تھا جب (آپ سواری کر کے) اس پر سے اترے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چالاک اور تیز رو ہو گیا ہے کوئی جانور اس کے برابر چل نہیں سکتا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کہ مٹھا جانور آپ کی سواری کی برکت سے تیز اور چالاک ہو گیا)۔

وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْهُ۔ جلدی نہ کرے اچھی طرح فراغت کے ساتھ پیٹ بھر کر کھالے۔

مَنِ اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کے ساتھ رہے اخیر تک یعنی دفن سے فراغت تک اس کو ثواب کے دو قیراط ملیں گے (ان قیراطوں کا وزن اللہ ہی جانتا ہے)۔

وَدِدْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهٗ فَاَفْرُغُ مِنْهُ۔ میں چاہتی ہوں کہ نیک کام ایسا کروں جس سے فراغت کرلوں (جیسے معین کام کی نذر کرنا مثلاً ایک بردہ آزاد کرنے کی یا ایک مہینہ روزہ رکھنے کی۔ برخلاف غیر معین کام اس میں دل کو اطمینان نہیں ہوتا کہ وہ کام پورا ہوا یا نہیں)۔

لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ۔ جس عورت کو پیغام نکاح دیا جائے وہ اپنی سوکن کو طلاق دے ڈالنے کی خواہش نہ کرے تاکہ اس کی کھانے کی رکابی بھی خود مار لے (یعنی اس کے حصہ کا جو نان ونفقہ ہے وہ مجھ ہی کو مل جائے) اور نکاح کرلے۔

فُرِغَ اِلٰی كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ۔ ہر بندے کی پیدائش میں اس کی پانچ باتوں سے فراغت ہو جاتی ہے (اسی وقت لکھ دی جاتی ہیں جن میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا)۔

قَوْسٌ فِرَاغٌ۔ وہ کمان جس سے جلد جلد تیر ماریں یا جس کا تیر دور تک جائے۔

اِشْرَبَا مِنْهُ وَ اَفْرِغَا۔ اس پانی میں سے پیتے رہو اور بدن پر ڈالتے رہو۔

فَرْغُ الدَّلْوِ۔ ڈول کا وہ حصہ جہاں سے پانی نکلتا ہے۔

فَرْغَانَه۔ ایک ملک کا نام ہے۔

طَعْنَةٌ فَرْغَاءُ۔ ایسا زخم بھالے کا جو کشادہ اور زد وسیع ہو۔

ذَهَبَ دَمُهٗ فِرْغًا۔ اس کا خون بیکار گیا (ضائع ہوا نہ دیت نہ قصاص)۔

وَ اَنْ لَّا يَدْعُوَ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ۔ (دعاء قبول ہونے کی کئی شرطیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے) ایسے امر کی دعاء نہ کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے (جو پیدا ہوتے لکھ دیا گیا ہے اس میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا مثلاً یہ کہ میں کبھی نہ مروں ہمیشہ زندہ رہوں یا میرا حشر نہ ہو یا مجھ کو غیب کا علم حاصل ہو جائے)۔ مترجم کہتا ہے کہ رزق اور روزی اور سعادت اور شقاوت اور عمر بھی پیدا ہوتے ہی لکھ دی جاتی ہے مگر ان کے لئے دعاء کرنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اجعلني طويل العمر كثير الرزق اور اللهم وسع لي في رزقي و في اجلي اللّٰهم اجعلني سعيدًا تو اس حدیث میں قد فرغ منہ سے وہ امر مراد ہیں جن کے خلاف ہونا محال ہے مثلاً ہر آدمی کے لئے ایک دن موت لازمی ہے اب یہ دعاء کرنا کہ میں کبھی نہ مروں سفاہت اور نادانی ہے۔

سَاَفْرُغُ لَكَ۔ یہ تہدید کے لئے کہا جاتا ہے یعنی اب میں سب کام چھوڑ کر تمہاری خبر لوں گا۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ۔ اب ہم تم سے حساب لیں گے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا فَرَغَ - اللہ تعالیٰ نے بہشت پیدا کی جب اس سے فارغ ہوا-

اُفٍّ لِرَجُلٍ لَا يَفْرُغُ نَفْسَهُ بِكُلِّ جُمُعَةٍ لِاَ مْرِ دِيْنِهِ - افسوس ہے اس شخص پر جو جمعہ کے دن اپنے دین کے کام کے لئے فارغ نہ ہو (جمعہ کے دن بھی دنیا کے کام نہ چھوڑے اور جمعہ کی نماز ادا نہ کرے)

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كَثْرَةَ الْفَرَاغِ - اللہ تعالیٰ بہت بیکاری کو برا جانتا ہے (یعنی بطالت اور بے شغلی کو- آدمی کو چاہئے کہ اپنے اوقات ضائع نہ کرے دنیا اور دین دونوں کے اشغال میں مصروف رہے)-

اَفْرَغَ عَلَيْهِ النِّعْمَةَ - اس پر نعمتوں کو انڈیلا - یعنی اس کے ساتھ بہت احسانات کئے-

اَفْرَغْتُ الدِّمَاءَ - میں نے خونریزی کی-

فَرْفَرَةٌ - چیخنا' آمیزش کرنا' بہت کرنا' توڑنا کاٹنا' ہلانا' کسی کی عزت لینا' اپنا بدن جھاڑنا' جلدی کرنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا' ہلکا ہونا' پھاڑنا' زبان کو دانتوں پر ملنا' سر ہلانا-

فَرْفَارٌ - ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح خوشبودار-

فَرْ فُورٌ - بھیڑ کا بچہ-

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يُفَرْفِرُ الدُّنْيَا فَرْ فَرَةَ هٰذَا الْاَعْرَجِ - میں نے کسی شخص کو دنیا کی برائی کرتے اور پھاڑتے اس لنگڑے سے زیادہ نہیں دیکھا (یعنی ابو حازمؒ سے وہ دنیا کی بہت مذمت کرتے - عرب لوگ کہتے ہیں الذئب يفرفر الشاة- بھیڑیا بکری کو پھاڑ ڈالتا ہے)-

فِرْ فَار - وہ شیر جو اپنے برابر والے شیر کو پھاڑ ڈالے-

فَرْقٌ - جدا کرنا' بیٹ کرنا' فیصلہ کرنا' تفصیل سے بیان کرنا' چیرنا' کھل جانا' واضح ہونا-

فَرَقٌ - ڈرنا' اور ایک پیمانہ ہے سولہ رطل یا تین صاع کا-

تَفْرِيْقٌ اور تَفْرِقَةٌ - جدا کرنا' پریشان کرنا' ڈرانا-

مُفَارَقَةٌ اور فِرَاقٌ - جدا ہونا' علیحدہ ہو جانا-

اِفْرَاقٌ - پرندے کا بیٹ کرنا' چنگا ہونا-

تَفَرُّقٌ - جدا ہونا-

فَارُوْقٌ - جدا کرنے والا - اور حضرت عمرؓ کا لقب ہے کیونکہ انہوں نے حق کو باطل سے اور مسلمان کو منافق سے جدا کیا-

يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ - آنحضرت ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے جس کو فرق کہتے (اس میں بارہ مد یا سولہ رطل یا تین صاع پانی آتا ہے- بعض نے کہا فرق پانچ قسط کا ہوتا ہے ایک قسط نصف صاع کی - اور فرق بہ سکون راء ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے) کرمانی نے کہا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ آپؐ ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے- کیونکہ مختلف حالات اور مواقع ہیں کبھی دیسا بھی کرتے ہوں گے- بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرق بھر پانی سے غسل کرتے بلکہ برتن کا بیان کرنا منظور ہے یعنی غسل کا برتن فرق تھا جس میں تین صاع پانی سماتا-

مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ - جس شراب کا ایک فرق نشہ کرے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے-

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ تَكُوْنَ كَصَاحِبِ فَرَقِ الْاَرُزِّ فَلْيَكُنْ مِّثْلَهُ - جو شخص ایسا ہو سکے جس کے پاس ایک فرق چاول ہوں تو ویسا ہو جائے (لوگوں سے مستغنی اور بے پرواہ رہے)-

فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَفْرُقِ عَسَلٍ فَرَقٌ - ہر شہد کے دس فرق میں سے ایک فرق زکوٰۃ کا دینا ہوگا-

فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا - میں اس سے ڈر گیا' سہم گیا (فرق بمعنی ڈر اور خوف)-

اَبِاللّٰهِ تُفَرِّقُنِيْ - کیا تم مجھ کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہو-

فَرَقًا مِّنْكَ - تجھ سے ڈر کر-

فَرَقًا مِّنْ اَنْ اُصِيْبَ - ڈر کر ایسا نہ ہو کہ مجھ کو صدمہ پہنچے-

اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ - مارے ڈر کے کانپنے لگا-

اَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ - کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے-

حَتّٰى فَرِقْتُ - یہاں تک کہ میں ڈر گیا-

اَوْقَالَ فَرَقٌ مِّنْكَ - یا یوں کہا تجھ سے ڈر کر-

وَيَفْرَقُ لِرُؤْيَتِهٖ مَنْ لَّمْ يَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جس شخص نے آنحضرت ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا وہ آپؐ کو دیکھ کر ڈر جاتا (آپؐ کے چہرۂ مبارک پر ایسا رعب وداب تھا پھر جب کوئی

آپ کے پاس جا کر ہم کلام ہوتا تو آپ کو بے انتہا خلیق اور مہربان پاتا)-

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْصَتُهٗ فَرَقَ - اگر آپ کے بالوں کا چٹلا خود بخود ٹکڑے ہو جاتا تو ویسا ہی جدا رہنے دیتے ورنہ جدا نہ کرتے-

مَفْرَقُ الرَّأْسِ - چندیا' مانگ کی جگہ-

ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ - (پہلے آنحضرت ﷺ اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے) پھر مانگ نکالنے لگے-

فَاِذَا فَرَقْتُ لَهٗ رَأْسَهٗ صَدَعْتُ - جب میں آنحضرت ﷺ کی مانگ نکالتی تو آپؐ کے بالوں کو چیر دیتی-

فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - آنحضرت ﷺ کی مانگوں میں-

مَفْرَقُ صَدْرِيْ - جہاں میرا سینہ چاک کیا گیا تھا-

يَفْرِقُوْنَ - مانگ نکالتے تھے-

لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَّ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ - زکوۃ کے ڈر سے جو مال ایک جگہ اکٹھا ہو وہ جدا جدا نہ کیا جائے اور جو مال جدا جدا ہو وہ اکٹھا نہ کیا جائے- (اس کی تفسیر کتاب الجیم اور کتاب الخاء میں گزر چکی ہے- امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کی کوفہ میں چالیس بکریاں ہوں اور بصرے میں چالیس تو ہر جگہ ایک ایک بکری یعنی دو بکریاں زکوۃ کی اس سے کی جائیں گی اگر وہ دونوں گلوں کو ایک جگہ کر دے تو ایک ہی بکری دینا ہوگی اسی طرح اگر بغداد میں اس کی بیس بکریاں ہوں اور کوفہ میں بیس تو اس پر زکوۃ نہ ہوگی لیکن اگر زکوۃ کا تحصیلدار دونوں گلوں کو اکٹھا کر دے تو ایک بکری اس سے لے لیگا- اسی طرح اگر کسی شخص کے اونٹ مختلف شہروں میں ہوں اگر ان سب کو ایک جگہ جمع کر لیں تو زکوۃ واجب ہوگی اگر جمع نہ کریں تو اس کو کچھ نہ دینا ہوگا- (کذا فی النہایۃ)

اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا يا مَالَمْ يَفْتَرِقَا - بائع اور مشتری دونوں کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہے گا جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (جہاں معاملہ ہوا ہے اسی مجلس میں' رہیں- نہایہ میں ہے کہ لوگوں نے اس تفریق کی جس سے بیع لازم ہو جاتی ہے مختلف تفسیریں کی ہیں- بعض نے کہا تفرق بالابدان مراد ہے اکثر امام اور فقہاء صحابہؓ اور تابعین میں سے اسی طرف گئے ہیں (اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے) اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جب ایجاب وقبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی گو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور تفرق سے تفرق بالاقوال یعنی ایجاب وقبول ہونا مراد ہے اور ظاہر حدیث پہلے قول کی تائید کرتی ہے کیونکہ خود ابن عمرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ جب کسی سے بیع کا معاملہ کرتے تو ایجاب وقبول کے بعد چند قدم ادھر ادھر چل دیتے تا کہ تفرق ہو کر بیع لازم ہو جائے دوسرے یہ کہ اگر تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہو یعنی ایجاب وقبول تو اس کلام سے کوئی فائدہ نہ ہوگا- اس لئے کہ جب تک مشتری قبول نہ کرے اس کو اور نیز بائع کو اختیار ہونا بدیہی ہے اس کے بیان کی ضرورت کیا تھی)-

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنٰى رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ - (عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا) میں نے حج میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کیا) اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد جدا جدا راستے تم لوگوں نے اختیار کر لئے (کوئی تو پوری چار رکعتیں پڑھنے لگا کوئی قصر کرتا رہا غرض لوگوں نے سنت کی پیروی چھوڑ دی)-

فَرِّقُوْا عَنِ الْمَنِيَّةِ وَاجْعَلُوا الرَّأْسَ رَأْسَيْنِ - اپنے مال کو موت کے صدمے سے علیحدہ کرو (مہنگے اور بیش قیمت غلام یا جانور نہ خریدو) ایک کے بدلے (اتنی ہی قیمت سے) دو سستے جانور یا غلام خریدو (اگر ایک مر جائے گا تو ایک رہے گا)-

كَانَ يُفَرِّقُ بِالشَّكِّ وَ يَجْمَعُ بِالْيَقِيْنِ - عبداللہ بن عمرؓ جس طلاق کے پڑنے اور نہ پڑنے میں شک ہوتا (اس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا) تو اس کی وجہ سے میاں بیوی میں احتیاطا جدائی کرا دیتے (تا کہ حرام کاری گناہ نہ ہو) اور جہاں طلاق نہ پڑنے کا یقین ہوتا تو وہاں میاں بیوی کو ملا دیتے-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ - جو شخص جماعت

لَقَدْ رَاهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ سَبْحَةٌ فَجَاءَتْ سَابِقَةً فَلَهَشَّ لِذٰلِكَ وَ اَعْجَبَهٗ- آنحضرتؐ نے ایک گھوڑی پر شرط کرائی جس کا نام سبحہ تھا- وہ شرط جیت گئی- آگے بڑھ گئی- آنحضرتؐ یہ دیکھ کر خوش ہوئے- آپ کو اچھا معلوم ہوا-

هَشِشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) ایک دن میں خوشی میں تھا میں نے روزے کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لے لیا-

دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ- حضرت ابوبکرؓ آئے لیکن آپ خوشی کے ساتھ ان سے نہیں ملے-

حَتّٰى اِذَا رَاَيْنَا جُدُرَ الْمَدِيْنَةِ هَشِشْنَا- جب ہم نے مدینہ کی دیواروں کو دیکھا تو خوش ہو گئے-

هَشْمٌ- توڑنا' جیسے تَهْشِيْمٌ ہے- خوب توڑنا' تعظیم کرنا-

تَهَشُّمٌ- ٹوٹنا' ناتوان ہو جانا' تعظیم اور اکرام کرنا' مہربانی چاہنا' مہربانی کرنا-

اِنْهِشَامٌ- ٹوٹنا- اِهْتِشَامٌ (اونٹنی کو) دوہنا' مطیع ہونا-

هَاشِمٌ- آنحضرت ﷺ کے پردادا کیونکہ وہ ثرید توڑ کر اہل حرم کو کھلاتے تھے-

جُرِحَ وَجْهُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ- آنحضرتؐ کا چہرہ زخمی ہوا اور آپ کے سر پر خود توڑا گیا-

هَاشِمَةٌ- وہ زخم جو سر کی ہڈی توڑ ڈالے-

باب الهاء مع الصّاد

هَصْرٌ- کھینچنا' جھکانا' توڑنا' ہٹانا' نزدیک کرنا' مڑنا-

اِنْهِصَارٌ اور اِهْتِصَارٌ- مڑ جانا' کھنچ جانا-

هَصُوْرٌ- شیر-

كَانَ اِذَا رَكَعَ هَصَرَ ظَهْرَهٗ- آنحضرت ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ موڑتے-

اِنَّهٗ كَانَ مَعَ اَبِيْ طَالِبٍ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَتَهَصَّرَتْ اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ- آنحضرتؐ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے سفر میں ایک درخت کے تلے اترے تو اس درخت کی شاخیں لٹک آئیں (آپ پر سایہ کرنے کو)-

لَمَّا بَنٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَفَعَ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَهَصَرَهٗ اِلٰى بَطْنِهٖ- جب آپ نے مسجد قبا بنائی تو ایک بھاری پتھر اٹھایا اور اس کو اپنے پیٹ کی طرف جھکایا-

كَاَنَّهُ الرِّئْبَالُ الْهَصُوْرُ- گویا وہ ایک شکار کرنے والے شیر تھے جو اکیلا شکار کیا کرتا ہے-

وَ دَارَتْ رَحَاهَا بِاللُّيُوْثِ الْهَوَاصِرِ- اس کی چکی شکار کرنے والے شیروں سے چل رہی ہے-

فَرُبَّمَا اَضْحَوْا بِمَنْزِلَةٍ تَهَابُ صَوْلَهُمُ الْاُسُدُ الْمَهَاصِيْرُ- وہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے حملہ سے شکار کرنے والے پھاڑنے والے شیر ڈرتے ہیں-

هَصَرْتُ بِفَوْدَيْ رَاْسِهٖ- میں نے اس کے سر کے دونوں کونے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا (یہ ایک شاعر نے معاویہؓ کی دختر کی نسبت کہا)-

باب الهاء مع الضّاد

هَضْبٌ- مینہ برسنا' سست چال چلنا' آوازیں بلند ہونا' باتوں میں لگنا-

اِهْضَابٌ- پہاڑ کے بالائی حصوں پر اترنا-

اِهْتِضَابٌ- باتوں میں لگنا-

اِسْتِهْضَابٌ- ہضبہ ہو جانا-

هَضْبَةٌ- وہ پہاڑ جو زمین پر پھیلا ہو یا ایک پتھر ہو یا ٹیلہ یا لمبا پہاڑ سب پہاڑوں سے الگ-

هِضَبٌّ- سخت-

هَضِيْبٌ- کم دودھ والی-

اِنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَامُوْا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَقَالَ عُمَرُ اِهْضِبُوْا لِكَيْ يَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ایک سفر میں لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے سب سو رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا

آنحضرت ﷺ اس وقت بھی سو رہے تھے- تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا "باتوں میں لگ جاؤ تا کہ آنحضرتؐ جاگ اٹھیں" (باتوں کی آوازیں سن کر اور آپ کو جگانا ادب کے خلاف سمجھا)-

فَاَرْسَلَ السَّمَآءُ بِهَضْبٍ- آسمان نے مینہ برسایا-

تَمْرِيْهِ الْجُنُوْبُ دِرَرَ اَهَاضِيْبِهٖ- اس کے بارشوں کے بہاؤ کو جنوبی ہوا کھینچتی ہے-

مَاذَا لَنَا بِهَضْبَةٍ- ہم کو ٹیلے سے کیا کام (اس کی جمع هِضَبٌ اور هَضَبَاتٌ اور هِضَابٌ ہے)-

اِلٰى هَضْبَةٍ- پہاڑ کی طرف-

وَاَهْلُ جِنَابِ الْهِضَبُ- جناب کے لوگ (جو ایک مقام کا نام ہے) بلند ٹیلے ہیں-

هَضْبَةٌ حَمْرَاءُ- سرخ ٹیلہ ہے یا بڑی بڑی بوندوں کا مینہ (یہ بنی تمیم کا وصف ہے)-

اَهَاضِيْب- بارش کی بوچھاڑ' ایک کے بعد ایک' پے در پے-

هَضْمٌ- توڑنا' ظلم کرنا' غصب کرنا' کم کرنا' ساقط کرنا' پچا دینا-

هَضَمٌ- پیٹ دبلا نا' کمر پتلی ہونا-

تَهَضُّمٌ اور اِهْتِضَامٌ- ظلم کرنا' غصب کرنا' ذلیل کرنا' توڑنا-

تَهَضُّمٌ- مطیع ہو جانا-

اِنْهِضَامٌ- رچنا پچنا' ہضم ہو جانا-

اَمِيْرُكُمْ لِهٰذَا الْاَهْضَمُ الْكَشْحَيْنِ- تمہارا سردار یہ پتلی کمر والا ہے جس کے دونوں پہلو ئل گئے ہیں (ایک عورت نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کسی طرح ننگا دیکھ کر کوفہ والوں سے یہ کہا)-

هُوَ يَهْضِمُ الطَّعَامَ- وہ کھانے کو ہضم کر دیتا ہے-

اِنَّمَا اَشْرَبُ الْقَدَحَ وَالْقَدَحَيْنِ يَهْضِمُ طَعَامِيْ قَالَ هُوَ لِدِيْنِكَ اَهْضَمُ- بشر بن مفضل نے اپنے بیٹے سے کہا تو شراب کیوں پیتا ہے اس نے کہا میں دو ایک گلاس پی لیتا ہوں تو میرا کھانا ہضم ہو جاتا ہے؟ بشر نے کہا وہ تیرے دین کو کھانے سے زیادہ ہضم کر دے گا (یعنی گو شراب سے کھانا ہضم ہو گا- مگر دین برباد ہو گا- خدا کا گناہ گار ہو گا)-

وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَخَيْرُهُمْ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ يَهْضِمُ نَفْسَهٗ- قسم خدا کی حضرت ابو بکر صدیقؓ تمام صحابہؓ میں افضل ہیں لیکن مومن اپنے نفس کو توڑتا ہے حقیر کہتا ہے (یعنی تواضع کرتا ہے اپنے تئیں سب سے کمتر جانتا ہے)-

اَلْعَدُوُّ بِاَهْضَامِ الْغِيْطَانِ- دشمن نشیبی زمین کے نرم حصوں میں ہے-

صَرْعٰى بِاَثْنَاءِ هٰذَا النَّهْرِ وَ اَهْضَامِ هٰذَا الْغَائِطِ- اس نہر کے درمیان گرے پڑے ہیں اور اس پست اور نرم زمین کے ٹکڑوں میں-

اَوْعِنْدَ هَضِيْمَةٍ نَالَتْهُ- یا کسی ظلم پر جو اس کو پہنچے-

رَجُلٌ هَضِيْمٌ- مظلوم شخص-

هَاضُوْم- جوارش جو کھانا ہضم کرے یا کوئی ہاضم دوا یا نمک-

بابُ الهاء مع الطاء

هَطْعٌ يا هُطُوْعٌ- ڈرتے ہوئے سامنے آنا' جلد جلد یا ایک چیز پر نگاہ جمانا-

اِهْطَاعٌ- گردن دراز کرنا' سر جھکانا- جیسے اِسْتِهْطَاعٌ ہے-

سِرَاعًا اِلٰى اَمْرِهٖ مُهْطِعِيْنَ اِلٰى مَعَادِهٖ- اس کے حکم پر جلدی چلنے والے اپنی معاد کی طرف دوڑنے والے-

هَطْلٌ يا هَطَلَانٌ يا تَهْطَالٌ- بڑی بڑی بوندیں متفرق طور پر پے در پے برسنا' پسینہ نکلنا' آہستہ چلنا' بہنا-

هَطَّالٌ- پے در پے زور کا مینہ-

هَطْلٌ- جھڑی (یعنی آہستہ بارش جو برابر قائم رہے)-

هِطْلٌ- بھیڑیا' چور' احمق-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ- یا اللہ مجھ کو دو آنکھیں ایسی دے جو روتی رہیں آنسو بہاتی رہیں-

إِنَّ الْهَبَاطِلَةَ لَمَّا نَزَلَتْ بِهِ بَعِلَ بِهِمْ- جب ہندی یا ترکی اس کے پاس اترے تو وہ دہشت زدہ ہو گیا یہ هَيْطَلٌ کی جمع ہے جو ایک قوم ہے ترکوں کی یا ہندیوں کی-

هَطْمٌ- جلدی ہضم ہونا (یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا- اصل میں حَطْمٌ بمعنی توڑنے کے ہے- شاید حائے حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا)-

إِذَا شَرِبُوْا مِنْهُ هَطَمَ طَعَامَهُمْ- جب اس میں سے پئیں گے تو ان کا کھانا ہضم کر دے گا-

بابُ الهاء مع الفاء

هَفْتٌ یا هُفَاتٌ- ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنا' بغیر سوچے بہت باتیں کرنا-

تَهَافُتٌ- گرنا' پے در پے ہونا' اکثر اس کا استعمال شر اور برائی میں ہوتا ہے' اڑ کر آنا' ہجوم کرنا-

يَتَهَافَتُوْنَ فِي النَّارِ- کٹ کٹ کر آگ میں گریں گے-

وَالْقَمَّلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِيْ- جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں (اس کثرت سے سر میں جوئیں تھیں)-

هَفٌّ- چلنا اس طرح کہ آواز سنائی دے-

هَفِيْفٌ- جلدی چلنا' ہلکا ہونا' چمکنا' جھکنا-

اِهْتِفَافٌ- چمکنا-

وَهِيَ رِيْحٌ هَفَّافَةٌ- وہ ہوا ہے جلد چلنے والی-

هَفَّافَةٌ- اچھی ساکن ہوا-

هَلْ كَانَ إِلَّا حِمَارًا هَفَّافًا- امام حسن بصریؒ سے حجاج بن یوسف کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا وہ ایک بے قرار ہلکا گدھا تھا (ایک بھیڑیا خونخوار ظالم تھا)-

كَانَتِ الْأَرْضُ هِفًّا عَلَى الْمَاءِ- زمین پانی پر ہل رہی تھی (حرکت کر رہی تھی)-

رَجُلٌ هِفٌّ- ہلکا آدمی-

وَاللّٰهِ مَا فِيْ بَيْتِكَ هِفَّةٌ وَّلَا سُفَّةٌ- تمہارے گھر میں تو ابر ہے (جس میں سے پانی برستا ہے- یعنی پینے کی کوئی چیز نہیں نہ زنبیل ہے (جس میں کھانا رکھتے ہیں یعنی کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے)-

كَانَ بَعْضُ الْعُبَّادِ يُفْطِرُ عَلَى هِفَّةٍ يَّشْوِيْهَا- بعض عابد لوگ ایک مچھلی پر روزہ افطار کرتے جس کو بھون لیتے (بعض نے کہا هِفَّة وعوص (مینڈک کے بچے) کو کہتے ہیں)-

هَفْكٌ- ڈال دینا-

مُنْهَفِكٌ- مضطرب' چلنے میں ڈھیلا لٹکتا ہوا-

قُلْ لِأُمَّتِكَ فَلْتُهْفِكْهُ فِي الْقُبُوْرِ- اپنی امت سے کہہ اس کو قبروں میں ڈال دے-

تَهَفُّكٌ- اضطراب اور استرخاء چلنے میں-

هَفْوٌ یا هُفُوْةٌ یا هَفَوَانٌ- جلدی جانا' کودتے ہوئے جانا پنکھ ہلا کر اڑ جانا' پھسل جانا' بھوکا ہونا' چل دینا' بلند ہونا' ہلانا' خوش ہونا' ہلکا ہونا-

هَفَاءٌ- بھوک سے ہلاک ہونا' قرضہ ڈوب جانا-

تَهْفِيَةٌ- کھانا نہ دینا یہاں تک کہ مر جائے-

مُهَافَاةٌ- خواہش پر مائل کرنا-

هَافٍ- بھوکا-

إِنَّهٗ وَلّٰى أَبَا غَاضِرَةَ الْهَوَافِيَ- حضرت عثمانؓ نے ابو غاضرہ کو گمے ہوئے اونٹ دے دیئے-

هَفَا الطَّائِرُ- پرندہ اڑ گیا-

هَفَا الرِّيْحُ- ہوا چلی-

إِلٰى مَنَابِتِ الشِّيْحِ وَمَهَافِي الرِّيْحِ- گھاس اگنے کے مقاموں کی طرف اور ہوائیں چلنے کے (یعنی جنگلوں' بیابانوں کی طرف)-

تَهْفُوْا مِنْهُ الرِّيْحُ بِجَانِبٍ كَأَنَّهٗ جَنَاحُ نَسْرٍ- اس میں ایک کونے سے ہوا نکلتی ہے گویا وہ گر گدھ کا بازو ہے- (یعنی چھوٹا گھر ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْهَفْوَةَ- یا اللہ! میری لغزش اور غلطی پر رحم کر (اس پر مواخذہ نہ کر)-

هَفَوَاتُ اللِّسَانِ- زبان کی غلطیاں-

بابُ الهاء مع القاف

هَقْعٌ-داغ دینا-
هَقَعٌ-جفتی چاہنا-
تَهَقُّعٌ-احمق ہونا' تکبر کرنا' قبیح کام کرنا-
اِنْهِقَاعٌ-بھوکا ہونا-
اِهْتِقَاعٌ-روکنا' باز رکھنا-
اُهْتُقِعَ لَوْنُهٗ-اس کا رنگ بدل گیا-
هَقِعٌ-حریص-
طَلِّقْ اَلْفًا يَكْفِيْكَ مِنْهَا هَقْعَةُ الْجَوْزَاءِ-ہزار طلاق دے دے مگر تجھ کو برج جوزا کے تین ستارے کافی ہیں (یعنی تین طلاقیں کافی ہیں باقی فضول ہیں)-

بابُ الهاء مع الكاف

هَكْرٌ اور هَكَرٌ-اونگھ آنا' سخت نیند ہونا-
تَهَكُّرٌ-تعجب اور تحیر-
هَكِرٌ-اونگھنے والا-
اَقْبَلْتُ مِنْ هَكْرَانَ وَ كَوْكَبٍ-میں ہکران اور کوکب کی طرف سے آیا (یہ دو پہاڑ ہیں عرب میں مشہور)-
هَكِمٌ-شریر بے کار کاموں میں مشغول-
تَهْكِيْمٌ-گانا-
تَهَكُّمٌ-گر جانا' ٹھٹا کرنا' سخت غصہ ہونا' شرمندہ ہونا' بہت بارش ہونا-
جَعَلَ يَتَهَكَّمُ بِیْ-مجھ سے ٹھٹا کرنے لگا-
وَهُوَ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى وَ يَقُوْلُ هَلُمَّ اِلَى الْجَنَّةِ يَتَهَكَّمُ بِنَا-وہ الٹے پاؤں جا رہا تھا اور کہتا تھا بہشت کی طرف آؤ-ہم سے ٹھٹا کرتا تھا-
وَلَا مُتَهَكِّمٌ-نہ ٹھٹا کرنے والا-

بابُ الهاء مع اللام

هَلْبٌ-بال اکھیڑنا' کترنا' تر کر دینا-
هَلَبٌ-بہت بال ہونا-
تَهْلِيْبٌ-بال اکھیڑنا' ہجو کرنا' گالی دینا-
لَاَنْ يَّمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِيْ وَهُلْبَتِيْ-اگر میرے پیڑو اور ہلبہ کے درمیان بھر جائے (ہلبہ وہ مقام جو پیڑو کے اوپر ہے ناف کے قریب)-
رَحِمَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ-اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو اپنے خاوند کی عاشق ہے دوسرے کسی سے اس کو مطلب نہیں اور اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس عورت پر جو خاوند کے سوا دوسرے مرد سے آشنائی رکھے-
مَامِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى عِنْدِيْ بَعْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ لَيْلَةٍ بِتُّهَا وَ اَنَا مُتَتَرِّسٌ بِتُرْسِيْ وَالسَّمَاءُ تَهْلُبُنِيْ-حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا لا الٰہ الا اللہ کے بعد اور کسی نیک کام پر مجھ کو اس رات سے زیادہ امید نہیں ہے جب میں رات بھر اپنی سپر اپنے اوپر لگائے رہا اور آسمان مجھ کو تر کر رہا تھا یعنی آسمان سے پانی برس رہا تھا (یہ جہاد کا سفر ہوگا-گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی تکلیف اٹھائی)-
وَفِيْهَا هَلَبَاتٌ كَهَلَبَاتِ الْفَرَسِ-اور دجال کے جھنڈے بردار کی دم میں بالوں کے گچھے ایسے ہوں گے جیسے گھوڑے کی دم پر ہوتے ہیں-
كَلَّا اِنَّهٗ لَيُهْلِبُهٗ-ہرگز نہیں وہ اس کو بالوں دار کر دے گا-
فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ-انھوں نے بالوں میں ڈھکا ہوا پایا (یہ تمیم داری کے قصہ میں ہے جنھوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا تھا)-
وَالدَّابَّةُ الْهَلْبَاءُ الَّتِيْ كَلَّمَتْ تَمِيْمًا هِيَ دَابَّةُ الْاَرْضِ الَّتِيْ تُكَلِّمُ النَّاسَ يَعْنِيْ بِهَا الْجَسَّاسَةَ-وہ بالوں دار جانور جو تمیم داری سے جزیرہ میں ملا تھا وہی دابۃ الارض ہے (جو قیامت کے قریب زمین سے نکل کر) لوگوں سے بات کرے گا-مراد جساسہ ہے (یعنی دجال کا جاسوس)-
وَ رَقَبَةٌ هَلْبَاءُ-گردن بہت بال والی-
لَاتَهْلُبُوْا اَذْنَابَ الْخَيْلِ-گھوڑوں کی دمیں مت کترو (کیونکہ دم کتر ڈالنے سے گھوڑے کو تکلیف ہوتی ہے' وہ مکھیوں کو

نہیں اڑا سکتا ہمارے زمانے میں نصاریٰ کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی گھوڑوں کو گاڑیوں میں جوتنا شروع کیا ہے اور ان کی دمیں کاٹنا- حالانکہ گھوڑا سواری کے لئے موضوع ہے نہ گاڑی کھینچنے کے لئے عموماً گھوڑوں کا رواج ہوگیا ہے اور لمبی دم گاڑی میں اٹک جاتی ہے اس لئے اس کو کاٹ کر چھوٹا کر دیتے ہیں آسٹریلیا میں گھوڑے تا گرا ہل چلاتے ہیں)-

هَلْسٌ -دبلا کرنا-

تَهْلِيْسٌ -دبلا ہونا-

مُهَالَسَةٌ -سرگوشی کرنا-

اِهْلَاسٌ -چھپانا-

هُلَاسٌ -سل کی بیماری-

وَلَا يَنْهَلِسُ -اور بیمار نہ ہو-

رَجُلٌ مَّهْلُوْسُ الْعَقْلِ -وہ آدمی جس کی عقل جاتی رہی ہو-

نَوَازِعُ تَقْرَعُ الْعَظْمَ وَتَهْلِسُ اللَّحْمَ -کھینچنے والے کمان کہ جو ہڈی تک پہنچ جاتے ہیں اور گوشت کو دور کر دیتے ہیں-

هَلَعٌ -بے قراری کرنا' بے انتہا اضطراب کرنا-

مِنْ شَرِّ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ -بندے کو بری خصلت جو دی جاتی ہے وہ بخیلی اور لالچ ہے بے قرار کرنے والی اور نامردی بزدلی جو دل نکالنے والی ہو (یعنی سخت بزدلی)-

اِنَّهَا لَمِسْيَاعٌ هِلْوَاعٌ -وہ ایسی اونٹنی ہے جس کی خبر گیری اچھی طرح نہ کرو' جب بھی کام دیتی تیز اور چالاک ہلکی ہے-

هَلُوْعٌ -بے قرار' مضطرب' رنجیدہ' حریص-

لَا جَشَعٌ وَّلَا هَلَعٌ -مومن نہ حریص ہوتا ہے نہ بے قرار اور مضطرب-

وَعَلَوْتُ اِذْ هَلَعُوْا -میں غالب ہوا جب وہ مضطرب تھے-

هُلْكٌ یا هَلَاكٌ یا تُهْلُوْكٌ یا هُلُوْكٌ یا مَهْلِكٌ یا مَهْلِكَةٌ یا تَهْلِكَةٌ -مرجانا' تباہ ہوجانا' گم ہوجانا' فنا ہوجانا-

تَهْلِيْكٌ اور اِهْلَاكٌ -ہلاک کرنا' مال کو تباہ کرنا' بیچ ڈالنا-

تَهَالُكٌ -گرنا-

اِنْهِلَاكٌ اور اِهْتِلَاكٌ -اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا-

اِسْتِهْلَاكٌ -ہلاک کرنا' تباہ کرنا' خرچ کر ڈالنا' تمام کر دینا-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ -جب کوئی شخص یوں کہے لوگ تباہ ہوگئے تو وہی سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (بندگان خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا عاقل اور فرزانہ خیال کرتا ہے- متکبر اور مغرور ہے یا لوگوں کو گناہ گار خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیز گار- ایک روایت میں اَهْلَكَهُمْ بہ فتحہ کاف ہے تو ترجمہ یوں ہوگا- جو کوئی یوں کہے کہ لوگ تباہ ہوگئے تو اسی نے ان کو تباہ کیا کیونکہ ایسا کہنے سے لوگ اصلاح کی سعی وکوشش چھوڑ دیں گے مایوس ہو کر بیٹھ رہیں گے اگر "تباہ ہوگئے" سے یہ مطلب کہ وہ دوزخی ہوگئے تب بھی ایسا کہنے سے لوگ عبادت کرنے سے باز آجائیں گے کہیں گے اب دوزخ میں جانا تو ضرور ہے پھر تکلیف اٹھانے سے کیا فائدہ؟)-

وَلٰكِنَّ الْهُلْكَ كُلَّ الْهُلْكِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ -کمبخت دجال تباہ ہو پورا تباہ ہو (وہ مردود تو کانا ہوگا) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے- ایک روایت میں یوں ہے فَاِمَّا هَلَكَتْ هُلَّكٌ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ - یعنی اگر کچھ تباہ ہوجانے والے لوگ تباہ ہوجائیں (بے وقوفی سے دجال کو خدا سمجھنے لگیں تو سمجھ لو (کہ وہ مردود کانا ہے) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (ہر چند دجال عجیب عجیب باتیں دکھلائے گا جو بشر سے نہیں ہوسکتیں اور اسی وجہ سے بیوقوف لوگ اس کی خدائی کے قائل ہوجائیں گے- لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے سمجھ دار بندوں کو بچانے کے لئے دجال میں ایک کھلا عیب رکھ دیا ہے- ہر عقل مند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ خدا ہوتا تو پہلے اپنا کانا پن درست کرتا)-

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا اِلَّا اَهْلَكَتْهُ -زکوٰۃ کا روپیہ

اگر نکالا جائے اور اصل مال میں ملا جلا رہے تو اس مال کو تباہ کر دے گا اس لئے زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔ بعض نے کہا یہ زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو ڈرایا کہ وہ زکوٰۃ کا روپیہ تحصیل کر کے اپنے مال میں نہ ملائیں ورنہ ان کا مال بھی تباہ ہو جائے گا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص غنی ہو کر زکوٰۃ کا پیسہ قبول نہ کرے اپنے مال میں نہ ملائے ورنہ اس کا اصلی مال بھی تباہ ہو جائے گا)۔

اَتَاہُ سَائِلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ وَ اَهْلَكْتُ - ایک سائل حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا اور ہلاک کر دیا (یعنی میرے بال بچے بھی ہلاک ہو گئے)۔

وَتَرَكَهَا بِمَهْلَكَةٍ - مہلکہ' ہلاکت کا مقام یا ہلاکت اور مَهْلَكَة جنگل کو بھی کہتے ہیں۔

وَهُوَ اِمَامُ الْقَوْمِ فِى الْمَهَالِكِ - میرا خاوند تہلکوں میں (لڑائیوں میں) لوگوں کے آگے رہتا ہے (بڑا بہادر اور شجاع ہے) یا وہ رستے پہچانتا ہے لوگوں کے آگے جنگلوں اور میدانوں میں چلتا ہے۔

اِنِّىْ مُوْلَعٌ بِالْخَمْرِ وَالْهَلُوْكِ مِنَ النِّسَاءِ - میں تو شراب کا اور بدکار عورتوں کا دیوانہ ہوں (شراب پیا کرتا ہوں اور زنا کیا کرتا ہوں)۔

فَتَهَالَكْتُ عَلَيْهِ - میں اس پر گر پڑا۔

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ - جب ایران کا کسریٰ (موجودہ بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ ایران کا بادشاہ نہ ہوگا (بلکہ وہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے گا اور جب قیصر روم کا بادشاہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد شام کے ملک میں) کوئی قیصر نہ ہوگا (مسلمان شام کا ملک لے لیں گے)۔

فَسَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ - اللہ نے اس کے ہلاک کرنے کے لئے اس کو مسلط کر دیا (یعنی اس کو خرچ کرنے کے لئے)۔

فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِى الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ - نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

هَلَكَةُ اُمَّتِىْ عَلٰى يَدَىْ غِلْمَةٍ - میری امت کی تباہی چند بچوں کے ہاتھ پر ہوگی۔

يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَىُّ - یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔

بِهٖ مَهْلَكَةٌ - وہاں ہلاکت کا مقام ہے۔

فِىْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ - ایک ہلاکت اور تباہی کی زمین میں۔

يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا - ایک ہی بار سب ہلاک ہو جائیں گے۔

لَنْ يَّهْلِكَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ - اللہ کی رحمت اور وسعت فضل و کرم سے وہی محروم رہے گا جس کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی ہو۔

لَاهُلْكَ عَلَيْكُمْ - تم پر کوئی تباہی نہ ہوگی۔

اِنَّمَا هَلَكَ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ - بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہوئے۔

مَاهَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ - وہ آدمی تباہ نہیں ہوگا جو اپنا مرتبہ پہچانے (سمجھے کہ میری لیاقت کس درجہ کی ہے یہ نہیں اپنے آپ کو عالم سمجھے اور علم خاک نہ رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِمَا اَمَرَ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِىْ لَايَهْلِكُ - امام جعفر صادق نے "كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلاوَجْهَهٗ" کی تفسیر میں فرمایا حضرت محمدؐ کی اطاعت جس کا اللہ نے حکم دیا ہے' یہی وجہ ہے جو ہلاک نہ ہوگی۔

لَمْ اُبَالِ فِىْ اَىِّ وَادٍ هَلَكَ - میں پرواہ نہیں کرنے کا وہ جس وادی میں ہلاک ہو جائے۔

شِرَارُ نِسَاءِ كُمُ الْحِصَانُ عَلٰى زَوْجِهَا الْهَلُوْكُ عَلٰى غَيْرِهٖ - بدتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے اور دوسروں سے صحبت کرائے۔

وَالْهَالِكُ مِنَّا مَنْ هَلَكَ عَلَيْهِ - تباہ ہونے والا ہم میں وہ ہے جو اس کی مخالفت کرے (اس کا حکم نہ مانے)۔

هَلٌّ - خوب پانی برسنا' چاند نکلنا' خوش ہونا' چیخنا۔

تَهْلِيْلٌ - لا الٰہ الا اللہ کہنا۔

مُهَالٌ اور هِلَالٌ-مزدور کو ماہواری اجرت پر ٹھہرانا-

اِهْلَالٌ-ظاہر ہونا-

اِسْتِهْلَالٌ-پیدائش کے وقت رونا' چاند دیکھنا-

اِهْلَالٌ-لبیک پکار کر کہنا یہ متعدد حدیثوں میں وارد ہے اور دیکھنا' پکارنا-

اِنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ اِنَّا بَيْنَ الْجِبَالِ لَانُهِلُّ الْهِلَالَ اِذَا اَهَلَّهُ النَّاسُ-کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم پہاڑوں کے بیچ میں رہتے ہیں جب لوگ چاند دیکھتے ہیں تو ہم کو دکھائی نہیں دیتا (پہاڑ آڑ ہو جاتے ہیں)-

اَلصَّبِیُّ اِذَا وُلِدَ لَمْ يَرِثْ وَلَمْ يُوْرَثْ حَتّٰی يَسْتَهِلَّ صَارِخًا-بچہ جب پیدا ہو تو نہ وہ کسی کا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا جب تک آواز نہ نکالے (روئے نہیں) یا اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کی زندگی معلوم ہو مثلاً چھینکے یا سانس لے)-

كَيْفَ نَدِیْ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ-ہم کیوں اس بچہ کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی-

ثَلٰثَةُ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَيْنِ-دو مہینوں میں تین چاند (دو مہینے پورے کر کے تیسرے کا چاند دیکھیں)-

اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ-جب لوگوں نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا تو لبیک پکاری' احرام باندھ لیا-

اَهِلِّیْ بِحَجٍّ-تو ایسا کر حج کا احرام باندھ لے (اور عمرے کا احرام توڑ ڈال یا اس کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے)-

اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ-یا اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ نکال-

اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَاَمَرَ اَنْ نَحِلَّ-ہم نے میقات سے خاص حج کا احرام باندھا تھا-لیکن آنحضرتؐ نے حکم دیا (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالنے کا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا ائمہ ثلثہ کہتے ہیں یہ حکم صحابہ سے خاص تھا مگر تخصیص کی کوئی دلیل بیان نہیں کرتے اور امام احمدؒ اور اہل حدیث کے نزدیک عام ہے' قیامت تک باقی ہے-

فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ-اس کے احرام باندھنے کا مقام اس کا گھر ہے-

اَهْلَلْنَا الْهِلَالَ-ہم چاند میں داخل ہوئے (یعنی ہلال میں جو غرہ سے تیسری تاریخ تک کہتا ہے)-

اِسْتَبْشَرَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهٗ-آپ خوش ہو گئے آپ کا چہرہ چمکنے دمکنے لگا (درخشاں ہو گیا)-

كَاَنَّ فَاهُ الْبَرَدُ الْمُنْهَلُّ-ان کا منہ گویا برستا ہوا اولہ تھا-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَهَلَّتْنَا-اللہ تعالیٰ نے ابر کو جوڑ دیا اس نے ہم پر پانی برسایا (ایک روایت میں مَلَتْنَا ہے یعنی ہم کو خوب کشادگی کے ساتھ پانی دیا-ایک روایت میں مَلَاَتْنَا یعنی ہم کو پانی سے بھر دیا)-

فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ-آسمان سے پانی برسانا شروع کیا یا پانی کی آواز نکالنا شروع کی-

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيْلٌ-وہ موت کے حوضوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے-

وَهَلَّلَهٗ-اور لا الٰہ الا اللہ کہا-

مَابَالُ الْهِلَالِ يَبْدُوْ دَقِيْقًا كَالْخَيْطِ ثُمَّ يَزِيْدُ حَتّٰی يَسْتَوِیَ-حضرت معاذ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یہ چاند کا کیا حال ہے؟ دھاگے کی طرح باریک نمودار ہوتا ہے پھر (بڑھتے بڑھتے) پورا ہو جاتا ہے-

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ مَا ذُبِحَ لِصَنَمٍ اَوْ وَثَنٍ اَوْ شَجَرٍ حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ-"وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" کی تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ جو جانور بت یا اللہ کے سوا کسی معبود یا درخت کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے-اس کو اللہ نے مردار کی طرح حرام کر دیا ہے گو اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کے وقت لیا جائے-غرض یہ ہے کہ ذبح ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لئے ہونا چاہئے جب یہ ذبح کسی دوسرے کے احترام و تعظیم کے لئے کیا جائے تو وہ جانور مردار ہے-مثلاً شاہ یا امیر کی تعظیم کے لئے جانور کاٹیں یا غوث یا پیر یا مرشد یا کسی ولی کی تعظیم کے لئے کاٹیں)-

تَهَلَّلَتْ دُمُوْعُهٗ-اس کے آنسو بہہ نکلے-

هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ - اپنی بری خصلتیں کچھ لے کر آ۔

اِنَّهٗ اَقَامَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر ٹھہرے (یہ هَنَةٌ کی تصغیر ہے)۔

وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ - اپنے ہمسایوں کی ایک حاجت بیان کی۔

اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَيَّةً - میں سمجھتا ہوں انھوں نے هُنَيَّةً کہا ایک روایت میں هُنَيْهَةٌ ہے۔

فَسَكَتَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر خاموش رہے۔

وَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ هُنَيْهَةً - ابوبکرؓ تھوڑی دیر اپنے مقام پر ٹھہرے (یعنی امام کی جگہ اللہ کا شکر کرتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ اور مجھ کو امامت کے لائق سمجھا)۔

فَاِذَا هُوَ يَوْمٌ وَضَعَتْهُ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ - پھر وہ دن نکلا جب اس نے تھوڑی دیر کان کے سوا رکھی (اس عبارت میں قلب ہوگیا ہے اور صحیح یوں ہے غَيْرَ هُنَيَّةٍ فِيْ اُذُنِهٖ یعنی دیر تک اپنے کان میں رکھی)۔

فَلَمْ يَقْرَبْنِيْ اِلَّا هَنَةً وَّاحِدَةً - اس نے مجھ سے ایک بار کے سوا صحبت نہیں کی (ایک روایت میں اِلَّا هِبَةً ہے یعنی صرف ایک بار مجھ کو چھو دیا)۔

قُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ - میں نے ان سے کہا - اری بھولی بھالی یا اری عورت - عورت کو پکارتے ہیں تو يَا هَنْتَاهُ کہتے ہیں اور مرد کے لئے يَا هَنَهْ یا يَا هَنَاهُ کہتے ہیں۔

فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ اِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ - میں نے کہا ارے مرد (آدمی) میں جہاد کا خواہش مند ہوں۔

نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ - تم نے یہاں نحر کیا اور منی سارا نحر کی جگہ ہے اور تم یہاں ٹھہرے اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

وَمَالَ الْاٰخَرُ لِصِهْرِهٖ مَعَ هَنٍ وَّهَنٍ - اور دوسرا شخص یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ اپنی صہر (یعنی سسرال کے رشتہ دار) کی طرف مائل ہوئے (انھوں نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کر دیا) اس کی وجہ صرف رشتہ داری نہ تھی بلکہ اور کئی وجوہ تھے (ان کا ذکر مناسب نہ سمجھا اس لئے هَنٍ وَّهَنٍ کہا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے عزیزوں کی پاسداری شروع کی اور عبدالرحمن نے یہ دیکھا تو کہنے لگے اگر میں یہ جانتا ہوتا تو عثمانؓ کو خلافت کیلئے منتخب نہ کرتا)۔

اَلْقَيِّمُ عَلٰى اِبِلِ الْاَيْتَامِ اِذَا لَاطَ حَوْضَهَا وَطَلَبَ ضَالَّتَهَا وَهَنَاَ جُرْبَهَا فَلَهٗ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ لَّبَنِهَا - یتیموں کے اونٹوں کا جو کوئی محافظ ہو تو اس کو ان کا دودھ پینا درست ہے (کیونکہ اتنی خدمت کے بدلے تھوڑا سا دودھ لینے میں یتیموں کا سراسر فائدہ ہے نہ کہ نقصان)۔

بابُ الهاء مع الواو

هُوَ - ضمیر ہے واحد مذکر غائب کی یعنی وہ مرد - جیسے هِيَ وہ عورت۔

هُوَاذَا - وہ تمہارا ہار یہ ہے۔

هَوْءٌ - بلند کرنا' اٹھانا' نسبت کرنا' خوش ہونا۔

هَوَاءٌ - قصد کرنا۔

هَاءَ - لا دے۔

هَوْءٌ - ہمت اور نافذ رائے اور گمان کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ قَلْبُهٗ وَهَوْنُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْصَرَفَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ - جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اس کا دل اس کا ارادہ اللہ کی طرف رہے (اور دنیا کا کوئی خیال نہ آئے) تو وہ اس طرح نماز پڑھ کر لوٹے گا (گناہوں سے پاک صاف ہو کر) جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - وہ خداوند اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

هُوْتَةٌ - پست زمین - اس کی جمع هُوْتٌ ہے۔

تَهْوِيْتٌ - چیخنا' پست زمین میں آنا۔

لَقَدْ بَاتَ يُهَوِّتُ - (جب یہ آیت اتری "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" تو آنحضرتﷺ رات بھر اپنے کنبے والوں کو پکارتے رہے ایک ایک شاخ کو جدا جدا' تو اس وقت مشرک کہنے لگے) یہ شخص تو رات بھر چلاتا رہا - (عرب لوگ کہتے

ہیں: هَوَّتَ بِهِمْ یا حَیَّتَ بِهِمْ ان کو پکارا- اصل میں یہ حکایت ہے آواز کی- بعض نے کہا یاہ یاہ کہنا وہ چرواہے کی آواز ہے اپنے ساتھی کے بلانے کو اور کہتے ہیں یَهْیَیْتُ بِالْاِبِلِ میں نے اونٹ کو یاہ یاہ کہا)-

وَ دِدْتُ اَنَّ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْعَدُوِّ هُوْتَةٌ لَا یُدْرَكُ قَعْرُهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ- مجھ کو آرزو ہے کاش ہمارے اور دشمن کے درمیان ایک گہرا گڑھا ہوتا جس کی تہہ میں قیامت تک نہ پہنچ سکتے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان مارے جانے سے محفوظ رہتے- جیسے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس گھاٹی کے پرے ایک انگارہ ہوتا اور آگ سلگتی ہوئی' کافر لوگ اس کے پرے کھاتے اور ہم ورے کھاتے)-

هَوَجٌ- لمبا بےوقوف ہونا' جلد باز طیش کے ساتھ-

اَهْوَجُ- جو مرد ایسا ہو اس کا مونث هَوْجَاءُ ہے اور

هَوْجَاءُ- تیز سانڈنی کو بھی کہتے ہیں اور تیز آندھی کو هٰذَا الْاَهْوَجُ الْبَجْبَاجُ- یہ جلد باز (یا بےوقوف احمق) کی (کثیر الکلام)-

اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ شَاءَ لَتَجِدَنَّ الْاَشْعَثَ اَهْوَجَ جَرِیْئًا- خدا کی قسم اگر اللہ چاہے تو تو اشعث کو جلد کام کرنے والا بہادر پائے گا-

مَافَعَلْتَ فِیْ تِلْكَ الْهَاجَةِ- تو نے اس حاجت میں کیا کیا- مکحول حائے حطی کو بوجہ لکنت کے ہائے ہوز کہتے وہ کابل کے قیدیوں میں سے تھے (ان کی زبان سے حائے حطی نہیں نکلتی تھی یا حا کو ہا سے بدل دیا گیا ہے)-

هَوْدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا-

تَهْوَادٌ- نرم آواز نکالنا-

تَهْوِیْدٌ- آہستہ چلنا' نرم آواز نکالنا' کوہان کھانا' پھر یہودی بنا دینا' خوش کرنا' غافل کرنا' نشہ کرنا' نرمی اور ملائمت سے بات پہنچانا' دیر کرنا-

مُهَاوَدَةٌ- مائل کرنا' جھکانا' رخصت کرنا' صلح کرنا' قیمت لینے میں آسانی کرنا-

تَهَوُّدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا' رشتہ داری یا رحم کے خیال سے مل جانا-

هَوَادَةٌ- نرمی اور وہ بات جس سے مصالحت کی امید ہو اور رخصت اور عطا-

یَهُوْد- عجمی لفظ ہے یا عربی اگر هَائِدٌ کی جمع ہو-

لَا تَاْخُذُهٗ فِی اللّٰهِ هَوَادَةٌ- اللہ کے کام میں آپ کو نرمی اور رعایت نہیں ہوتی تھی (مثلاً شرعی حد رحم کر کے چھوڑ دیں)-

اُتِیَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّكَ اِلٰی رَجُلٍ لَّا تَاْخُذُهٗ فِیْكَ هَوَادَةٌ- حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پیا کرتا تھا- انھوں نے کہا میں تجھ کو ایسے شخص کے پاس بھجواتا ہوں جو تجھ پر کچھ نرمی نہیں کرنے کا (بلکہ پوری سزا دے گا)-

اِذَامُتُّ فَخَرَجْتُمْ بِیْ فَاَسْرِعُوا الْمَشْیَ وَلَا تُهَوِّدُوْا کَمَا تُهَوِّدُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی- عمران بن حصین نے کہا- جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ جلدی جلدی لے چلنا اور اور یہود اور نصاریٰ کی طرح آہستہ نرمی کے ساتھ مت لے جانا-

اِذَا کُنْتَ فِی الْجَدْبِ فَاَسْرِعِ السَّیْرَ وَلَا تُهَوِّدْ- جب تم قحط زدہ زمین میں پہنچو تو جلدی چل کر وہاں سے نکل جاؤ اور آہستہ مت چلو (کیونکہ جانور کو قحط زدہ ملک میں پانی اور چارے کی تکلیف ہوگی)-

لَاهَوَادَةَ عِنْدَ السُّلْطَانِ- بادشاہ کے پاس نرمی اور رعایت نہیں ہے-

هَادَ- یہودیوں کا طریق اختیار کیا- یہود ہائد کی جمع ہے معنی تائب اور ایک پیغمبر کا نام تھا اور یہودا بھائی تھا حضرت یوسفؑ کا-

فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ- پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا لیتے ہیں-

هُوْدٌ- مشہور پیغمبر تھے جو قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے-

یَاصَاحِبَ الذَّنْبِ هَوِّدْ وَاسْجُدْ- اے گناہ گار توبہ کر اور سجدہ کر-

وَلَا لِاَحَدٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ- اے علی! تو خدا کے کام میں نرمی مت کیجیو (یعنی حدود شرعیہ میں رعایت مت کیجیو نہ مروت)

باب الفاء مع الضاد

فَضِيْخٌ -پسینہ-
تَفَضُّخٌ - بالوں کی جڑیں پسینہ سے تر ہونا لیکن بہنا نہیں' کشادہ ہونا-
اِنْفِضَاخٌ - کے بھی وہی معنے ہیں- اور ناتوان ضعیف ہونا' بہت موٹا ہونا-
لَقَدْ تَلَافَيْتُ اَمْرَكَ وَهُوَ اَشَدُّ اِنْفِضَاخًا مِنْ حُقِّ الْكَهُوْلِ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا میں نے تمہارا کام اس وقت درست کیا جب وہ مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ بودا تھا- (حقیقت میں اگر عمرو بن عاصؓ جو تدبیر اور رائے اور مکرو فریب میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے معاویہ کی مدد نہ کرتے تو کبھی ان کو حکومت اور خلافت نصیب نہ ہوتی- معاویہ نے بھی عمرو بن عاصؓ کے اس احسان کا یہ بدلہ دیا کہ ان کو مصر کا حاکم بنا دیا)-
فَضْحٌ - ذلیل کرنا' رسوا کرنا' عیب کھولنا-
فَضِيْحَةٌ - ذلت' رسوائی- (جیسے فُضُوْحٌ اور فُضُوْحَةٌ اور فَضَّاحَةٌ اور فِضَاحٌ ہے) اور ظاہر ہونا' روشنی غالب ہونا-
فَضَائِحُ - عیوب- (یہ جمع ہے فَضِيْحَةٌ کی)
اِنَّ بِلَالًا اَتٰى لِيُؤْذِنَهٗ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا حَتّٰى فَضَحَهُ الصُّبْحُ - حضرت بلالؓ آنحضرت ﷺ کو صبح کی نماز کی خبر دینے کو آئے حضرت عائشہؓ نے ان کو کسی کام میں لگا دیا یہاں تک کہ صبح کی روشنی آ دھمکی یا نمودار ہو گئی-
فَضَحْتِ النِّسَاءَ - تم نے عورتوں کو فضیحت (رسوا) کیا (ایسی بات بیان کی جس سے عورتوں کا پر شہوت ہونا نکلتا ہے)-
فَنَفْضَحُهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ - ہم لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اس کو فضیحت کریں گے-
خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ - مجھ کو رسوائی کا ڈر ہو گا-
مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰةِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ - آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری توراۃ میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا یہی کہ زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور ان کو کوڑے لگائیں-
اَللّٰهُمَّ لَا تَفْضَحْنَا بَيْنَ خَلْقِكَ - یا اللہ اپنی مخلوق کے سامنے ہم کو فضیحت مت کر (قیامت کے دن اپنے بندوں کے سامنے ہمارے عیب اور گناہ مت کھول)-
صِفْ لِيْ بَغْلَةً فَضْحَاءَ - میرے لئے ایک فضحاء خچر تلاش کر- (میں نے عرض کیا فضحاء کیا؟ فرمایا کالے رنگ کا سفید پیٹ سفید پاؤں تھوتنی)-
فَضْخٌ - جوف دار چیز کو توڑنا- (جیسے خربوزہ' انار' تربوز کو یا وغیرہ' سر توڑنے میں بھی فضخ راسہ کہتے ہیں) پھوڑنا- (جیسے فَضَخَ عَيْنَهٗ اس کی آنکھ پھوڑی)-
اِفْضَاخٌ - نچوڑنے اور توڑنے کا وقت آ پہنچا-
اِنْفِضَاخٌ - ٹوٹنا پھوٹنا' کشادہ ہونا' کھل جانا' خوب رونا-
اِفْتِضَاخٌ - توڑنا' پھوڑنا-
تَفْضِيْخٌ - پھرانا-
اِذَا رَاَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ - جب پانی کو دنا دیکھے (یعنی منی نکلنا) تو غسل کر-
فَضِيْخٌ - وہ شراب جو گدر کھجور سے توڑ کر بنائی جائے اس کو آگ نہ دکھائی جائے- اگر اس میں پختہ سوکھی کھجور ملا دی جائے تو اس کو غلیط کہیں گے-
نَعْمَدُ اِلَى الْحُلْقَانَةِ فَنَفْتَضِخُهٗ - ہم گدر کھجور کو لیتے اس کو توڑتے-
سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْفَضِيْخِ فَقَالَ لَيْسَ بِالْفَضِيْخِ وَلٰكِنْ هُوَ الْفَضُوْخُ - عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا فضیخ پینا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا وہ فضیخ نہیں ہے بلکہ فضیحت کرنے والا ہے (جو پیئے گا وہ ذلیل اور رسوا ہو گا)-
اِنْ قَرِبْتَهَا فَضَخْتُ رَاْسَكَ بِالْحِجَارَةِ - اگر تو اس کے نزدیک جائے تو پتھر سے تیرا سر پھوڑ ڈالے گی-
مَسْجِدُ الْفَضِيْخِ - مدینہ کی ایک مسجد ہے-
فَضٌّ - توڑنا' جدا کرنا' ازالہ بکارت کرنا' سوراخ کرنا' بہانا' تقسیم کرنا' دانت توڑنا-
تَفْضِيْضٌ - آراستہ کرنا' چاندی کا ملمع کرنا یا چاندی جوڑنا-

تَفَضُّضٌ - اور اِنْفِضَاضٌ - متفرق ہونا-

اِنْفِضَاضٌ - ٹوٹنا' بہنا-

اِفْتِضَاضٌ - ازالہ بکارت کرنا' عدت توڑنا خوشبو لگا کر یا پرندے کو فرج پر پھیر کر جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی-

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْتَدَحْتُكَ فَقَالَ قُلْ لَا يُفْضِضُ اللّٰهُ فَاكَ - حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میں نے آپ کی مدح کی ہے- آپؐ نے فرمایا کہو اللہ تمہارا منہ نہ توڑے (یعنی تمہارے دانت نہ ٹوٹیں)- (اور نابغہ جعدی نے جب اپنا رائی قصیدہ آنحضرت ﷺ کو سنایا اور اس شعر پر پہنچا-

بلغنا السماء مجدا و فخرا وسوددا
و انا لنرجو فوق ذلك مظهرا

یعنی ہم بزرگی اور فخر اور سرداری میں آسمان تک پہنچ گئے اور اب امید ہے کہ اس سے بھی اوپر چڑھیں- تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابولیلے اب کہاں جانا چاہتے ہو یعنی آسمان سے بھی اوپر کیا چیز ہے؟ نابغہ نے عرض کیا بہشت یارسول اللہ- آپ نے فرمایا اللہ تیرے دانت نہ توڑے- پھر وہ ایک سو بیس برس جیئے ان کا ایک دانت بھی نہ گرا)-

ثُمَّ جِئْتَ بِهِمْ لِبَيْضَتِكَ لِتَفُضَّهَا - پھر آپ ان کو اپنے انڈے کے پاس لے کر آئے تاکہ اس کو توڑ ڈالیں-

حَتّٰى يَفُضَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهُ - یہاں تک کہ ہر چیز اس کو توڑ ڈالے گا-

لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ - تجھ کو مہر توڑنا (یعنی ازالہ بکارت کرنا) حلال نہیں-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّ خَدَمَتَكُمْ - شکر اللہ کا جس نے تمہارا جتھا توڑ ڈالا-

فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ فَضَضِ الْحَصٰى اَقْبَلَ عَلٰى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَكَلَّمَهُ - جب کنکریوں کے پھیلاؤ سے پار ہو گئے تو سلمان بن ربیعہ کی طرف متوجہ ہوئے ان سے بات کی-

قَالَتْ لِمَرْوَانَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ اَبَاكَ وَاَنْتَ فَضَضٌ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ - حضرت عائشہؓ نے مروان سے کہا- (جب اس نے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے بدزبانی کی اور کہا کہ یہ آیت وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا - اخیر تک تمہاری ہی شان میں اتری ہے) آنحضرت ﷺ نے تیرے باپ (حکم) پر لعنت کی ہے اور تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (ملعون کا نطفہ ہے تو تو بھی ملعون ہوا- ایک روایت میں فُظَاظَةٌ مِّنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ ہے- یعنی اللہ کی لعنت سے نچڑا ہوا ہے یعنی ملعون کا نطفہ ہے)

لَوْ اَنَّ اُحُدًا اِنْفَضَّ مِمَّا صُنِعَ بِابْنِ عَفَّانَ لَحَقَّ لَهٗ اَنْ يَّنْفَضَّ - حضرت عثمانؓ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اگر کوہ احد سے وہ سلوک کیا جاتا تو کوہ احد کا اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا واجبی ہے-

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَةٍ فِيْ اِدَاوَةٍ فَافْتَضَّهَا - پھر ایک شخص تھوڑا سا پانی ایک ڈول میں لے کر آیا اور اس کو بہا دیا- (ایک روایت میں فَانْقَضَّهَا ہے قاف سے یعنی اس کا دہانہ کھول دیا)-

كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ - جاہلیت کے زمانہ میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک کھنڈر میں چلی جاتی اور خراب کپڑے پہن لیتی ایک سال تک وہیں پڑی رہتی اس کے بعد ایک جانور لے کر آتے بکری یا پرندہ وہ اس کو اپنی شرمگاہ سے رگڑتی پھر کم ایسا ہوتا کہ جس جانور سے وہ شرمگاہ رگڑتی وہ زندہ رہتا بلکہ مر جاتا-

كَانَتِ الْمُعْتَدَّةُ لَا تَمَسُّ طِيْبًا وَّلَا تَغْتَسِلُ وَلَا تُقَلِّمُ ظُفْرًا وَّلَا تَقْرَبُ شَيْئًا مِّنْ اُمُوْرِ التَّنْظِيْفِ ثُمَّ تَخْرُجُ بَعْدَ الْحَوْلِ بِاَقْبَحِ مَنْظَرٍ فَتَفْتَضُّ عِدَّتَهٗ بِطَائِرٍ - جاہلیت کے زمانہ میں عدت والی عورت نہ خوشبو لگاتی نہ غسل کرتی نہ ناخن تراشتی غرض کوئی کام صفائی اور پاکی کا نہ کرتی سال بھر تک اسی حال میں رہتی پھر سال کے بعد ایک بھیانک شکل میں باہر نکلتی اور اپنی عدت ایک پرندے سے توڑتی (اس کو شرمگاہ پر رگڑ کر عدت ختم کرتی)-

جَمَعُوا الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَفَضُّوا الْمَصَاحِفَ - لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں قرآن کو جمع کیا اور دوسرے تمام مصحفوں کو چاک کر ڈالا (جو پہلے

لکھے گئے تھے- ایک روایت میں ہے کہ دوسرے سب مصحف جلا دیئے گئے)-

هِيَ طَالِقٌ اِنْ نَكَحْتُهَا حَتّٰى اٰكُلَ الْفَضِيْضَ - جب تک میں فضیض نہ کھاؤں اوراس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے (فضیض کہتے ہیں کھجور کے خوشہ کو جو شروع میں نکلے اور متفرق اور پریشان اور خوش اور رواں پانی اور ریزہ اور پراگندہ کو بھی کہتے ہیں)-

فَقَبَضَ ثَلٰثَةَ اَصَابِعَ مِنْ فِضَّةٍ فِيْهَامِنْ شَعْرٍ - یہاں فضہ سے چاندی کی بنی ہوئی چیز مراد ہے جس میں بال چھوڑ دیئے گئے ہوں ایک روایت میں من قصة ہے یعنی بالوں کا گچھا)-

اِنْفَضَّتْ اَوْصَالُهٗ - اس کے جوڑ جدا ہو گئے-

فَضَّ الْمَاءَ یا اِفْتَضَّهٗ - پانی بہایا-

اَقْبَلَ عِيْرٌ وَّ نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَيْهَا فَمَا بَقِيَ غَيْرُ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَّاَنَا مِنْهُمْ - ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں تھے (یعنی خطبہ سن رہے تھے) اتنے میں غلہ کا ایک قافلہ آیا لوگ جدا ہو کر ادھر چل دیئے (قافلہ دیکھنے کو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے ان میں ایک میں تھا-

لِجَامٌ مُفَضَّضٌ - چاندی جڑی ہوئی لگام-

فَضْفَضَةٌ - کشادہ ہونا' فارغ ہونا-

فَضْفَاضٌ - وسیع اور کشادہ-

فَضْفَاضَةٌ - موٹی - لمبی جسیم عورت-

اَبْيَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَالْبَدَنِ - سفید رنگ کشادہ سینہ کشادہ ہاتھ- (بعض سے سینہ اور بدن سے ہاتھ مراد ہے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہت دینے والے سخی تھے)-

كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ وَّالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ - ابن سیرینؒ نے کہا میں ایک بارش کے دن انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور زمین پر پانی ہی پانی تھا (اس قدر بارش زور سے ہوئی تھی)-

اَلْحَوْضُ مَلْاٰنٌ يَتَفَضْفَضُ - حوض بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے-

اَلثَّوْبُ فَضْفَاضٌ - کپڑا کشادہ ہے-

فَضْلٌ - باقی رہنا' بچنا' زیادہ ہونا-

مُفَاضَلَةٌ - ایک دوسرے پر فضیلت جتانا-

تَفْضِيْلٌ - فضیلت دینا' افضل کہنا' افضل بنانا-

اِفْضَالٌ - احسان کرنا' افضل ہونا' زائد ہونا-

تَفَضُّلٌ - احسان کرنا' یا فضیلت کا دعویٰ کرنا- توشح کرنا' کام کاج اور محنت کے کپڑے پہننا' یا صرف ایک ہی کپڑا بدن پر رکھنا' جیسے سوتے وقت کرتے ہیں-

تَفَضَّلْ یا تَفَضَّلُوْا - بصیغہ امر آجکل کے محاورہ میں اس مطلب میں مستعمل ہوتا ہے کہ آیئے' بیٹھیے یا کھایئے یا ملاقات کو آیا کیجیے-

تَفَاضُلٌ - ایک دوسرے پر فضیلت کا دعویٰ کرنا زیادتی کا-

اِسْتِفْضَالٌ - کچھ باقی چھوڑنا یا حاجت سے زیادہ مال رکھنا-

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ - بچا ہوا پانی جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اس کو نہ روکا جائے بلکہ مفت اور بلا قیمت دوسرے مسلمان بھائی کو دیا جائے یہ اس حالت میں ہے جب وہ پانی اس کی ملک نہ ہو یا اس شخص کے مذہب پر ہے جو کہتا ہے پانی پر ملک نہیں ہو سکتی- نہایہ میں ہے کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب پانی سے اپنا کھیت سیراب ہو گیا ہو اور پانی بچ رہا ہو تو اب اس کا بیچنا یا کسی کو استعمال سے روکنا درست نہیں)-

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ - بچا ہوا پانی (اپنی ضرورت سے زیادہ) اس لئے نہ روکا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس کی روک ہو گی (یعنی ایک کنواں ہے جنگل میں ہو ہر ایک کے لئے مباح ہے اب کوئی شخص اس کے اطراف کی گھاس

بچانے کے لئے اس کا پانی روک دے کیونکہ جب پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو وہاں چرانے بھی نہیں لائے گا یہ درست نہیں)-

فَضْلُ الْاِزَارِ فِي النَّارِ - جو شخص اپنی ازار (غرور اور تکبر کی راہ سے) لٹکائے (ٹخنوں سے نیچے رکھے) تو وہ دوزخ میں جائے گا-

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا - اللہ جل جلالہ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں وہ فاضل فرشتے ہیں (یعنی ان فرشتوں کے سوا ہیں جو مخلوقات پر متعین ہیں یہ جمع ہے فَاضِلٌ کی- اور بعض نے فُضُلًا اور فَضْلًا بھی روایت کیا ہے)-

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ يَرَانِىْ فُضُلًا - (ابو حذیفہؓ کی بیوی نے کہا) یا رسول اللہ سالم جو ابو حذیفہؓ کا غلام ہے وہ مجھ کو کام کاج محنت کے لباس میں دیکھتا ہے یا ایک ہی کپڑے میں-

فُضُلٌ ضَبَاثٌ - کپڑا لٹکانے والی مکارہ ہے گویا وہ بغاث ہے (جو ایک شریر حیلہ باز پرندہ ہے-)

شَهِدْتُ فِيْ وَلَدِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى مِثْلِهٖ فِي الْاِسْلَامِ لَاَ جَبْتُ يَعْنِىْ حِلْفَ الْفُضُوْلِ - عبد اللہ بن جدعان کے گھر میں جو قسم کے ساتھ ایک عہد کیا گیا تھا اگر ویسے عہد کے لئے میں اسلام کے زمانہ میں بھی بلایا جاتا تو ضرور جاتا یعنی حلف فضول (جو جرہم قبیلے کے لوگوں نے کیا تھا- چونکہ ان کے لوگوں میں ہر ایک کا نام فضل تھا کوئی فضل بن حارث کوئی فضل بن وداعہ کوئی فضل بن فضالہ تو اس کو حلف فضول کہنے لگے- وہ عہد یہ تھا کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہیں گے- کمزور کا حق زور آور سے دلوائیں گے- اسی طرح غریب الوطن پردیسی کا شہر کے باشندے اور رئیس سے)-

اِنَّ اسْمَ دِرْعِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَتْ ذَاتَ الْفُضُوْلِ - آنحضرت ﷺ کی زرہ کا نام ذات الفضول تھا (کیونکہ وہ کشادہ اور وسیع تھی)-

اِذَا عَزَبَ الْمَالُ قَلَّتْ فَوَاضِلُهٗ - جب جائداد دور جگہ پر واقع ہو تو اس کے منافع بھی کم ہوں گے-

مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذَاالْعَشْرِ - ان دس دنوں میں نیک عمل جو کیا جائے اس سے کوئی نیک عمل افضل نہیں ہے جو اور دنوں میں کیا جائے- (مراد ذی الحجہ کے دس دن ہیں- ایک روایت میں فی ھذا ہے یعنی ایام تشریق میں نیک عمل سب سے افضل ہے اس لئے کہ وہ کھیل کود اور غفلت اور عیش وعشرت کے دن ہوتے ہیں- دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے مگر ذی الحجہ کے دس دنوں سے تو ذی الحجہ کے دس دن جمعہ سے بھی افضل ہوئے- بعض نے کہا هٰذَاالْعَشْرِ سے صرف دن مراد ہیں یعنی ذی الحجہ کے دس دن رمضان کے اخیر دس دنوں سے افضل ہیں نہ یہ کہ ان کی راتیں رمضان کی راتوں سے افضل ہیں کیونکہ رمضان کی اخیر کی دس راتیں تمام راتوں سے افضل ہیں ان میں شب قدر ہے اور صحیح یہ ہے کہ ھذا العشر میں ان کی راتیں بھی داخل ہیں تو ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی راتوں سے بھی افضل ہیں- اور دلیل اس کی ترمذی کی روایت ہے کہ ذی الحجہ کی راتوں میں ایک رات عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے بعض نے کہا ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی دسوں راتوں سے افضل ہیں یعنی ایک مجموعہ دوسرے مجموعہ سے گو رمضان میں جو شب شب قدر ہے وہ سب راتوں سے افضل ہے اسی طرح رمضان کا روزہ تمام دنوں کے روزوں سے افضل ہے)-

بَابُ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ - اس باب میں یہ بیان ہے کہ لوگوں کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا (اس کا پینا یا اس سے طہارت کرنا یا آٹا گوندھنا) کیسا ہے (اہلحدیث کے نزدیک جو پانی برتن میں وضو یا غسل کے بعد بچ رہے اسی طرح جو پانی وضو یا غسل میں اعضاء سے بہے بشرطیکہ اعضاء پر کوئی نجاست ظاہری نہ ہو پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے- اور امام شافعیؒ کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں ہے اور حنفیہ کے نزدیک نجس ہے اور بعض حنفیہ شافعیؒ کے قول سے متفق ہیں)-

فَاَخَذَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَهٗ - وضو سے بچا ہوا پانی لیا اور اس کو پی گئے-

فَإِنْ فَضَلَ شَیْءٌ- اگر کچھ بچ رہے (یہ لفظ نصر ینصر اور ضرب یضرب اور سمع یسمع اور کرم یکرم سب بابوں سے آیا ہے)-

لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ- اس سے بڑھ کر فضیلت میں کوئی روزہ نہیں ہے (یعنی صوم داؤدی سے ایک روز روزہ رکھنا دوسرے روز افطار کرنا کیونکہ اس میں آدمی کو زیادہ مشقت ہوتی ہے نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی)

اَلَمْ اُعْطِكَ وَاُفْضِلْ- کیا میں نے تجھ کو نہیں دیا' تیرے اوپر احسان نہیں کیا-

فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ- دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے بڑھ کر ہے (یعنی حرارت اور تپش میں)-

ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَفَاضُلَ بَيْنَهُمْ- پھر حضرت عثمانؓ کے بعد ہم آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ کو چھوڑ دیتے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے- بعض نے کہا لَا تَفَاضُلَ بَيْنَهُمْ سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت ﷺ ان تینوں کے سوا اور لوگوں میں کوئی تخصیص نہیں کرتے تھے بلکہ بوڑھے اور جوان سب کو برابر رکھ کر ضرورت کے وقت ہر ایک سے صلاح اور مشورہ لیتے تھے)-

مَسَحَ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ- ہاتھوں میں جو تری بچی ہوتی تھی اس کے سوا نیا پانی لے کر اس سے مسح کرتے-

بِمَا اَفْضَلَتْهُ الْحُمُرُ- جس پانی کو گدھے پی کر کچھ بچا ہوا چھوڑ گئے ہوں-

فَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ- تین دن کی فضیلت-

يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهٖ- کسی دن روزہ رکھنے کا قصد کرتے اس کو دوسرے دنوں پر فضیلت دیتے (ایک روایت میں فضله علی غیرہ ہے یعنی اس دن کی فضیلت کا دوسرے دنوں پر قصد کرتے)-

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ- یا اللہ اپنے فضل (روٹی رزق) کے دروازے ہم پر کھول دے (یہ مسجد سے نکلتے وقت کہے کیونکہ مسجد سے نکلنے پر آدمی اپنے اشغال میں مصروف ہو کر روٹی کمانا چاہتا ہے اور مسجد میں جاتے وقت ابواب رحمتک کہے)-

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ- یہ (یعنی غنا اور تونگری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے (معلوم ہوا کہ شکر کرنے والا مالدار صبر کرنے والے فقیر سے افضل ہے لیکن مالدار کو کئی قسم کے خطرے درپیش ہیں جن سے فقیر کو کوئی ڈر نہیں ہے)-

اِلَّا رَجُلٌ بِفَضْلِهٖ يَقُوْلُ اَفْضَلَ- مگر جو شخص اس سے بھی زیادہ اس دعاء کو کہے-

فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ- بلالؓ کو بہشت میں جو روزی ملے گی وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے-

اَلصَّدَقَةُ اَفْضَلُ- صدقہ فضیلت میں زیادہ ہے (یعنی سب عملوں سے بڑھ کر ہے- دوسری حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ روزہ افضل ہے)-

اَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ- سب سے زیادہ فائدہ مند اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہے-

اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ- چار کلام سب میں افضل ہیں (یعنی بشر کے کلاموں میں ورنہ اللہ کا کلام سب سے افضل ہے)-

مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ- مجھ پر احسان کیا اور بہت احسان کیا-

فَضْلُ ظَهْرٍ- ضرورت سے زیادہ کوئی سواری ہو-

اِنَّ لَهٗ فَضْلًا فَقَالَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ- وہ تو بزرگی اور فضیلت والا شخص ہے آپؐ نے فرمایا تم کو انہی لوگوں کی وجہ سے مدد ملتی ہے جو ضعیف اور ناتوان ہیں (غریبوں ہی کی دعاء کی برکت سے یا انہی کے طفیل سے اس کو یہ شجاعت اور سخاوت حاصل ہوئی ہے)-

لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ- پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی اہانت یا تحقیر نکلے بلکہ سب پیغمبروں کی تعظیم اور تکریم شرط ایمان ہے)-

بِهٰذَا فَضَلَكُمْ- اسی وجہ سے اس کو تم پر فضیلت ہوئی-

فَعَرَفْتُ فَضْلَ عِلْمِهٖ بِاللّٰهِ عَلَيَّ- میں نے پہچانا کہ جبرئیل علیہ السلام کو مجھ سے زیادہ اللہ کی معرفت ہے (بعض نے

کہا یہ آنحضرت ﷺ نے تواضع اور انکسار کی راہ سے فرمایا ورنہ اللہ کی معرفت آپ سب سے زیادہ رکھتے تھے)۔

لَا يَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ - بہشت میں برابر خالی مقامات رہیں گے (یعنی گنجائش بہت ہوگی - بہشتیوں کے اترنے کے بعد بھی بہت سے مکانات اور مقامات خالی رہیں گے - ایک روایت میں بِفَضْلٍ ہے)۔

اَلَا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ - کیا میں تم کو اس سے بہتر عطا نہ کروں (یعنی اس عطاء سے بہتر جو میں کر چکا ہوں)۔

مُوْسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفَضُّلِ كَلَامِ اللّٰهِ - حضرت موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان سے کلام کیا تھا اس لئے ان کو یہ بزرگی ملی (کہ سب سے بلند آسمان پر ان کا ٹھکانا ہے)۔

اِذَا نَظَرَ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ - جب اس کو دیکھے جو صورت اور مال یا اولاد میں اس سے بڑھ کر ہے (یعنی دنیا دی سامان میں لیکن دینداری اور تقوی اور پرہیز گاری میں اپنے سے بڑھ کر شخص کو دیکھنا اچھا ہے)۔

لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ - تم سے کوئی شخص افضل نہ ہوگا - (نہ تمہارے برابر ہوگا) مگر جو کوئی ایسا کرے جو تم کرتے ہو۔

مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَلَ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرِ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی دن خاص روزہ رکھنے کا قصد کرتے اس کو دوسرے دنوں پر افضل سمجھ کر مگر اس دن یعنی عاشورہ کے دن اور اس مہینے یعنی رمضان میں (یعنی عاشورہ اور رمضان کے دنوں کا روزہ دوسرے دنوں کے روزے سے افضل سمجھتے)۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْجِهَادُ - سب عملوں میں افضل جہاد ہے - (دوسری روایت میں ہے کہ کھانا کھلانا سب سے افضل ہے - ایک روایت میں نماز کو سب اعمال میں افضل فرمایا ہے اور ان میں تطبیق یوں دی ہے کہ باعتبار احوال اور اشخاص اور وجود اور اوقات کے ہر ایک دوسرے سے افضل ہے یعنی موقع بہ موقع - مثلاً جب غرباء بھوک سے مر رہے ہوں تو کھانا کھلانا سب سے افضل ہوگا - جب مخالفین کا ظلم ہو رہا ہو تو جہاد سب سے افضل ہو گا - جب نماز کا وقت آ جائے تو نماز پڑھنا سب سے افضل ہو گا)۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ - بڑی فضیلت والا جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے (اور اس کی ناراضی کا کچھ خیال نہ کیا جائے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَ بَعَثَ بِفَضْلِهٖ - آنحضرت ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس میں سے کچھ کھا لیتے اور جو بچتا اس کو دوسروں کے پاس بھیج دیتے کیونکہ آپ کا جوٹھا لوگ تبرک سمجھ کر کھاتے بلکہ اس کے لئے لڑائیاں ہوتیں)۔

اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ - لوگوں نے عرض کیا کون شخص افضل ہے؟ فرمایا جو مسلمان اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے پھر اس کے بعد وہ مسلمان (جو بستی سے الگ ہو کر) پہاڑ کی ایک گلی میں اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔

فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ - آپ کو یہ وحی آئی کہ پہلے مسواک اس کو دے جو بڑا ہے۔

اَلْعُقَلَاءُ تَرَكُوْا فُضُوْلَ الدُّنْيَا - عقلمند لوگ دنیا کی بے ضرورت چیزیں ترک کر دیتے ہیں (گو وہ مباح ہوں تو گناہ کیونکر کریں گے)۔

اِنْ خَرَجَ بِطَلَبِ الْفُضُوْلِ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ - اگر مسافر کھیل کود فضول کاموں کے لئے نکلے تو نماز کا قصر نہ کرے اس کی کوئی عزت نہیں۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ - جو شخص تم کو محروم کرے تم اس کے ساتھ سلوک کرو (احسان کر دو اس کو دو)

اِنَّ الصِّبْيَانَ فَضْلًا عَنِ الرِّجَالِ - مرد تو کیا بچے تک (جانتے ہیں کہ میں زکوۃ دیتا ہوں)۔

اَلْبَوْلُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الشُّرْبِ الَّذِيْ يَشْرَبُهُ الْاِنْسَانُ - پیشاب ان چیزوں کا فضلہ ہے جو آدمی پیتا ہے (پانی

شربت وغیرہ)۔

اَلْغَائِطُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الطَّعَامِ - پاخانہ کھانے کا فضلہ ہے۔

فَضْلُ الْإِزَارِ - ازار کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچا زمین پر گھسٹتا جائے۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ - حائضہ عورت کے غسل سے جو پانی بچ رہا ہو مرد اس سے وضو کر سکتا ہے۔

فَضْوٌ - يا فَضَاءٌ - کشادہ ہونا - جیسے افضاء ہے۔

اِفْضَاءٌ - عورت کے دونوں رستوں کو ایک کر دینا اور جماع کرنا' خلوت کرنا' ہتھیلی سے چھونا' میدان میں نکلنا' اطلاع دینا' پہنچ جانا۔

تَفَضِّيْ - فارغ ہونا۔

فَضَاءٌ - میدان' کشادہ زمین۔

فِضَاءٌ - پانی جو زمین پر بہتا ہو' پاخانہ۔

بَقِيْتُ فَضًا - میں اکیلا رہ گیا۔

اَمْرُ هُمْ فَضًا بَيْنَهُمْ - ان کا کوئی سردار نہیں ہے۔

لَا يُفْضِى اللّٰهُ فَاكَ - اللہ تعالیٰ تیرا منہ کھوکھلا نہ کرے (یعنی دانت گر کر)۔

ضَرَبَهُ بِمِرْضَافَةٍ وَسْطَ رَاْسِهٖ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ - ایک گرم پتھر اس کی چندیا پر مارے گا اس مار سے ہر چیز اس کی کھل جائے گی۔

لَا يُفْضِى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ ثَوْبٍ وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ - دو مرد ایک دوسرے سے ایک کپڑے میں نہ لگیں نہ دو عورتیں ایک دوسرے سے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ننگے ہوں اور ایک کپڑے میں ایک دوسرے سے لپٹیں یہ تو حرام ہے اگر بیچ میں کپڑا حائل ہو تو نہی تنزیہی ہے)۔ اور جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے۔

اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ - جب کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ پہنچائے۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ - بڑی امانت جس میں اللہ کے نزدیک خیانت کرنا قیامت کے دن بڑا گناہ ہوگا یہ ہے کہ ایک شخص اپنے جماع کے حالات بیان کرے (جماع کے وقت وہ جو باتیں کرتا ہے یا کام کرتا ہے' لیکن ضرورت کے وقت جماع کا ذکر منع نہیں)۔

اَفْضٰى بِوَرِكِهٖ - اپنی سرین زمین سے لگا دی۔

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا - مردوں کو برا مت کہو وہ اپنے کئے تک پہنچ گئے (جو اعمال انھوں نے آگے بھیجے تھے اس کا نتیجہ دیکھ لیا اب ان کو برا کہنے سے کیا حاصل)۔

اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ - تیرے واسطے دل کشادہ اور خوش ہیں۔

ثُمَّ خَرَجُوْا اِلَى الْفَضَاءِ - پھر فضا کی طرف نکلے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

اَلْمَيِّتُ يُغْسَلُ فِي الْفَضَاءِ - مردے کو آسمان کے تلے نہلانا چاہیے (یعنی کھلی جگہ میں نہ کہ چھت کے نیچے' اگر غسل دیتے وقت آڑ کر لیں تو وہ مستحب ہے)۔

مُفْضَاةٌ - وہ عورت جس کے پیشاب اور پاخانہ کا مقام ایک ہو گیا ہو۔

باب الفاء مع الطاء

فَطْاٌ - پھوڑنا' پشت بوجھ کی وجہ سے ہموار ہو جانا اور اندر گھس جانا' پشت پر مارنا' جماع کرنا' ڈال دینا۔

فَطَاٌ - پیٹھ اندر گھس جانا اور سینہ باہر نکل آنا۔

مُفَاطَاةٌ - دے مارنا۔

اِفْطَاءٌ - فراغت ہونا' نیک خلقی کے بعد بدخلق ہو جانا' بہت جماع کرنا۔

تُفَاطُ - پیچھے ہٹ جانا' لوٹ جانا' شکست پانا۔

اِنَّهٗ رَاٰى مُسَيْلِمَةَ اَصْفَرَ الْوَجْهِ اَفْطَاَ الْاَنْفِ دَقِيْقَ السَّاقَيْنِ - انھوں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا اس کا منہ زرد تھا اور ناک پھیلی ہوئی پنڈلیاں پتلی اور باریک۔ (افطا بمعنے افطس - پھیلی ناک والا' چپٹی ناک والا)۔

فَطْحٌ - چوڑا کرنا' لکڑی سے مارنا۔

فَطْحٌ - چوڑا ہونا -

فِطْحَلٌ - وہ زمانہ جب آدمی پیدا نہیں ہوئے تھے یا حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ -

فَطَاحِلُ - بڑے عالم -

فَطْرٌ - چیرنا' کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے سے دودھ دوہنا' یا انگلیوں کے سروں سے تازہ آٹا گوندھنا اس کو خمیر نہ کرنا -

فَطْرٌ اور فُطُوْرٌ - نکلنا' پیدا کرنا' اختراع کرنا' کھانا پینا - (جیسے فِطْرٌ ہے) -

تَفْطِیْرٌ - افطاری دینا -

اِفْطَارٌ - روزہ کھلانا' روزہ کھولنے کا وقت آنا -

تَفَطُّرٌ اور اِنْفِطَارٌ - پھٹ جانا' چر جانا -

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ - ہر بچہ اپنی خلقی اور پیدائشی حالت (صحیح فطرت) پر پیدا ہوتا ہے - (اگر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو گمراہ نہ ہو لیکن باپ دادا کی تقلید سے وہ یہودی یا نصرانی بن جاتا ہے - کوئی مشرک ہو جاتا ہے چاند' تاروں اور دیگر اشیاء کی پوجا کرنے لگتا ہے - اگر اصلی اور فطری حالت پر قائم رہے تو ان خلاف عقل باتوں میں کبھی نہ پھنسے اور صرف خدائے واحد کی پرستش کرتا رہے) -

عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ - حضرت محمد ﷺ کے دین کے سوا دوسرے دین پر -

مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ - تو جو پیدائشی (فطری) دین ہے یعنی دین اسلام اس کے سوا دوسرے دین پر مرے گا (معاذ اللہ تیرا خاتمہ کفر اور شرک پر ہوگا - اس حدیث میں بڑی تہدید ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز کے ارکان اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتے) -

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ - دس باتیں اگلے پیغمبروں کی سنت ہیں (جن کی پیروی کا ہم کو حکم ہوا - کرمانی نے کہا یعنی یہ باتیں قدیم سنت ہیں جن پر اگلے پیغمبر چلتے رہے اور تمام شریعتیں ان پر متفق ہیں - گویا وہ فطری اور خلقی باتیں ہو گئی ہیں - ایک روایت میں پانچ باتیں مذکور ہیں لیکن یہ روایت جس میں دس باتیں ہیں ان کے خلاف نہیں ہے) -

اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ - تم نے پیدائشی غذا کو لیا (یعنی دودھ کو جس سے آدمی کی پیدائش ہوتے ہی پرورش ہوتی ہے برخلاف شراب کے وہ نہ غذا ہے نہ دوا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ شراب حرام تھی اس لئے تم نے اس کو نہ لیا کیونکہ شراب کی حرمت اس وقت تک نہیں ہوئی تھی دوسرے بہشت کی شراب حرام نہیں ہے) -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ الْفِطْرَةَ - سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے تم کو پیدائشی حالت پر چلنے کی راہ بتلائی - (تم نے دودھ کو اختیار کیا جو ہر طرح فائدہ مند ہے نہ کہ شراب کو جو مضر اور عقل کو خراب کرنے والی اور انسان کی فطرت کو بدل دینے والی ہے) -

هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ - تم کو فطرت کی ہدایت دی گئی (دودھ کا پیالہ تم نے لیا) -

عَلَى الْفِطْرَةِ قَلِمَنْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مُؤَذِّنًا - ایک شخص نے اذان دیتے ہوئے اللہ اکبر کہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو فطرت پر ہے (سچے دین پر تیرے ماں باپ نے تجھ کو یہودی نہیں بنایا) -

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ - تیرا خاتمہ اسلام پر ہوگا -

وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطَرَاتِهَا - اور دلوں کو ان کی اصل خلقتوں پر لانے والا (یہ جمع ہے فِطَرٌ کی جو جمع ہے فِطْرَةٌ کی یا خود فِطْرَةٌ کی جمع ہے جیسے كِسَرَاتٌ جمع ہے كِسْرَةٌ کی) -

مَا كُنْتُ اَدْرِیْ مَا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى احْتَكَمَ اِلَیَّ اَعْرَابِيَّانِ فِیْ بِئْرٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَنَا فَطَرْتُهَا - عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں) مجھ کو فاطر السموت والارض کے معنے معلوم نہ تھے پھر ایسا ہوا کہ دو عرب کے گنوار ایک کنوئیں کا مقدمہ میرے پاس لائے کہ میں اس کا فیصلہ کر دوں ان میں سے ایک کہنے لگا انا فَطَرْتُهَا یعنی میں نے اس کا کھودنا شروع کیا تھا - (اس گنوار کے کہنے سے ابن عباسؓ کو فطر کے معنی معلوم ہو گئے یعنی ابتداءً کسی چیز کو بنانا' ایجاد کرنا' کسی چیز کو بالکل نئے سرے سے بنانا) -

اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ

اَفْطَرَ الصَّائِمُ- جب رات ادھر سے (یعنی مغرب کی طرف سے) پیٹھ موڑ کر چل دے تو روزہ دار کا روزہ کھولنے کا وقت آ گیا (اس کو افطار کرنا درست ہوا) یا روزہ دار اس وقت افطار کرنے والوں کی طرح ہو گیا گو کچھ کھائے پیئے نہیں یا روزہ دار کو اس وقت روزہ افطار کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ ملے کا روزہ رکھے یعنی وصال کرے جو منع ہے)-

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ- پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو گئے یا ان کو روزہ افطار کرنے کا وقت آ لگا- (بعض نے کہا یہ بد دعاء ہے ان کے لئے اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول یہ ہے کہ ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)-

كَانَ يَاْمُرُ بِالْفِطْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا- جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرتا (یعنی غسل سے پہلے صبح صادق نمودار ہو جاتی) تو اس کو افطار کا حکم کرتے (یعنی اس کا روزہ درست نہیں ہوا- یہ حدیث اتنی صحیح نہیں ہے جتنی دوسری حدیث امہات المومنینؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے اور روزہ دار ہوتے یعنی صبح ہونے کے بعد غسل کر لیتے روزے میں کچھ خلل نہ آتا)-

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَفَطَّرَتْ قَدَمَاهُ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپؐ کے پاؤں مبارک پھٹ گئے (ایک روایت میں یوں ہے کہ سوج گئے)-

سُئِلَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ هُوَ الْفَطْرُ- حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا مذی کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک قطرہ ہے (جو نعوظ کے وقت ذکر پر نمودار ہوتا ہے اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے- ایک روایت میں ھو الفطر ہے- فطر بہ فتحہ فا مصدر ہے فَطَرْتُ النَّاقَةَ اَفْطُرُهَا کا یعنی میں نے انگلیوں کے سروں سے اونٹنی کا دودھ دوہا- ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دودھ بہت کم نکلتا ہے تو مذی کو اس سے مشابہت دی وہ بھی بہت کم مقدار میں نکلتی ہے اور فُطْرٌ بہ ضمہ خا اس دودھ کے قطرے کو کہتے ہیں جو چھاتی کی یا تھن کی بھٹنی پر نمودار ہوتا ہے)-

مَا زِلْتُ اَفْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعَدْتُ- میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میری بانہ تھک گئی-

كَيْفَ تَحْلُبُهَا مَصْرًا اَمْ فَطْرًا- تم کس طرح اس کا دودھ دوہتے ہو تین انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے-

مَاءٌ نَمِيْرٌ وَحَيْسٌ فَطِيْرٌ- خوشگوار شیریں پانی اور تازہ حیس (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)-

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ- تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ کھولا اور تمہارا کھانا نیک آدمیوں نے کھایا-

فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ- کھجور پر روزہ افطار کرے وہ باعث برکت (ثواب) ہے- (کیونکہ کھجور پیغمبروں کی خوراک ہے)-

فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ- اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے روزہ کھول لے وہ پاکیزہ ہے- (حلال مال ہے)

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ- جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا-

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرَ سُئِلَ عَنِ الْحَنِيْفِيَّةِ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَ فَطَرَهُمُ اللّٰهُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ- امام محمد باقرؒ سے پوچھا گیا حنفاء للہ میں حنیفیہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حنیفیۃ وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا اور اللہ کی خلقت بدل نہیں سکتی فرمایا کہ اللہ نے آدمیوں کی فطرت میں اپنی معرفت رکھی ہے-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُوْنَ اِيْمَانًا بِشَرِيْعَةٍ وَّلَا كُفْرًا بِجُحُوْدٍ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ الرُّسُلَ تَدْعُوْا الْعِبَادَ اِلَى الْاِيْمَانِ- اللہ نے سب لوگوں کو ان کی اصل فطرت پر پیدا کیا وہ کسی شریعت سے ایمان کو نہیں جانتے تھے اور نہ انکار کر کے کفر کو پہچانتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا وہ بندوں کو ایمان کی طرف بلاتے ہیں-

اَفْضَلُ مَا يَتَوَسَّلُ بِهِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ

فَاِنَّهَا الْفِطْرَةُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا الْمِلَّةُ - جن چیزوں سے وسیلہ کرنے والے وسیلہ کرتے ہیں ان میں سب سے افضل کلمہ اخلاص ہے (یعنی لا الہ الا اللہ) یہ تو فطرت ہے اور نماز قائم کرنا یہ ملت ہے-

اِنَّمَا اَفْطَرَ الِاَنَّهُمَا تَسَابَّا وَكَذَبَا فِيْ سَبِّهِمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا لِلْحَجَامَةِ - (ابن بابویہ نے معانی الاخبار میں روایت کی کہ عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا روزہ دار کو رمضان میں پچھنے لگانا درست ہے؟ انہوں نے کہا ہاں بشرطیکہ ضعف اور ناطاقتی محسوس نہ کرے- میں نے کہا کیا پچھنے لگانے سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا- انہوں نے کہا نہیں تب میں نے کہا پھر آنحضرت ﷺ نے جب رمضان میں ایک شخص کو پچھنے لگاتے دیکھا تو فرمایا اَفطر الحاجم وَ المحجوم- اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا) ان کا روزہ اس وجہ سے جاتا رہا کہ انھوں نے گالی گلوچ کی اور آنحضرت ﷺ پر گالی گلوچ میں جھوٹ باندھا نہ اس وجہ سے کہ انہوں نے پچھنے لگائے- (ابن بابویہ نے کہا میں نے نیشاپور میں بعض مشائخ سے سنا وہ کہتے تھے افطر الحاجم والمحجوم کے معنے یہ ہیں کہ دونوں میری فطرت اور سنت میں داخل ہوئے اس لئے کہ پچھنے لگانا آنحضرت ﷺ کا طریق ہے)-

نَحْنُ نَحُفُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِي اللُّحٰى وَهِيَ الْفِطْرَةُ - ہم لوگ (یعنی اہل بیت) مونچھوں کو کترتے ہیں اور داڑھیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یہی فطرت ہے (یعنی دین اور سنت)-

قَصُّ الْاَظْفَارِ مِنَ الْفِطْرَةِ - ناخن کترنا' فطرت میں داخل ہے-

اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰى مُحَمَّدًا الْفِطْرَةَ الْحَنِيْفِيَّةَ السَّهْلَةَ لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھی' سچی آسان شریعت فطرت کے موافق عنایت کی نہ اس میں درویشی ہے اور نہ رہبانیت ہے نہ سیاحی (ملکوں میں مارے مارے پھرنا- دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سیاحت جہاد ہے)-

زَكٰوةُ الْفِطْرَةِ - صدقہ فطر-

فَطَسٌ - ناک پھیلی ہوئی ہونا' ناک چپٹی ہونا-

فُطُوْسٌ - مرجانا-

تَفْطِيْسٌ - مار ڈالنا-

فِطِّيْسَةٌ - سور کی ناک-

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فُطْسَ الْاُنُوْفِ - تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے ناک کے بانسے جھکے ہوئے اور پھیلے ہوئے ہوں گے (مراد ترک لوگ ہیں)-

فُطْسٌ خُنْسٌ - یہ کھجوریں ٹھوس اور چپٹی ہیں ان کی گٹھلیاں چھوٹی ہیں-

اَفْطَسُ - چوڑی ناک والا اور جس کی ناک کا بانسہ پست ہو' چپٹی ناک والا-

حَسَنُ اَفْطَسُ - حسن بن علی بن حسین جو چوڑی ناک رکھتے تھے- اور اَفْطَسُ لقب ہے عبداللہ بن امام جعفر صادقؑ کا-

فَطْمٌ - کاٹنا' دودھ چھڑانا-

اِفْطَامٌ - دودھ چھڑائی کا وقت آنا-

اِنْفِطَامٌ - دودھ چھٹ جانا-

اِنَّهُ اَعْطٰى عَلِيًّا حُلَّةً سِيَرَاءَ وَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ - آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر تینوں فاطمہؓ کو بانٹ دو (یعنی فاطمۃ الزہرا آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی جو حضرت علیؓ کی زوجہ تھیں' ایک فاطمہ بنت اسد جو ان کی والدہ تھیں' ایک فاطمہ بنت حمزہ جو ان کی چچازاد بہن تھیں- محیط میں ہے کہ فاطمہ بیس صحابیہ عورتوں کا نام ہے)-

قِيْلَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِبْنَا الْفَوَاطِمِ - امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو فاطموں کے بیٹے کہا کرتے تھے) کیونکہ ان کی والدہ حضرت فاطمہ زہرا تھیں اور دادی فاطمہ بنت اسد تھیں اور فاطمہ بنت عبداللہ بن عمرو بن عمران بن مخزوم نانا کی دادی تھیں)-

بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَقْرَعَ بَيْنَ الْفُطُمِ فَقَالَ مَا اَرٰى هٰذَا اِلَّا مِنَ الْاِسْتِقْسَامِ بِالْاَزْلَامِ - ابن سیرینؒ کو یہ خبر پہنچی کہ عمر بن عبدالعزیز مسلمانوں کے بچوں میں قرعہ ڈالتے ہیں

(قرعہ میں جس کا حصہ زیادہ نکلتا ہے وہ اس کو دیتے ہیں جس کا کم نکلتا ہے اس کو کم ملتا ہے) تو کہنے لگے یہ تو پانسے ڈال کر بانٹنا ٹھہرا (جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں حرام کیا فرمایا وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)

اِبْنَتِیْ وَهِیَ فَطِیْمٌ - میری بیٹی جس کا دودھ چھوٹ گیا ہے۔

بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ - جب حکومت جاتی رہتی ہے تو اس کا جانا کیسا برا ہوتا ہے (حکومت سے معزول ہونے کو فَطْعم یعنی دودھ چھٹنے سے تعبیر کیا)

لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ - دودھ چھڑائی یعنی دو برس کے بعد پھر رضاعت کا کوئی اثر نہیں (یعنی اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسے کوئی بڑا آدمی کسی عورت کا دودھ پی لے)۔

اِنَّمَا سُمِّیَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَطَمَهَا وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ النَّارِ - حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی اولاد کو دوزخ سے چھڑا دیا ہے (یعنی ان کی اولاد میں جو دین اسلام پر مرے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات دے گا۔ اگر ان کی اولاد میں کوئی کفر یا شرک پر مرے تو اس کو ہرگز نجات نہ ہوگی گویا وہ آپ کی اولاد ہی نہیں ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے کافر بیٹے کے باب میں ارشاد ہوا۔ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ)۔

وَلَدَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّةِ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ - محمد بن حنفیہ کو تین فاطمہ نے جنا۔ (یعنی فاطمہ بنت عمران بن عائذ اور فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت زائد بن اصم)۔

فَطِیْمٌ - وہ بچہ جس کی رضاعت کی مدت ختم ہوگئی ہو (اس کی جمع فُطُمٌ ہے)۔

فَطِنٌ - سمجھدار ہونا۔ (جیسے فَطَانَةٌ ہے)

باب الفاء مع الظاء

فَظٌّ - نچوڑنا، پی جانا۔

فَظَاظَةٌ اور فِظَاظٌ اور فَظَظٌ - سخت گو سخت مزاج ہونا۔

اِفْتِظَاظٌ - نچوڑنا، پینا۔

فَظَاظَةٌ - ٹکڑا اور نطفہ۔

اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - تم سخت مزاج اور درشت خصلت ہو آنحضرت ﷺ تو نرم مزاج اور خلیق تھے۔ (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے تم آنحضرت ﷺ سے زیادہ سخت مزاج ہو کیونکہ آپ صرف کافروں پر سخت تھے مسلمانوں پر بڑے شفیق اور رحم دل تھے تم ہر ایک پر سخت ہو)۔

اِنَّ صِفَتَهٗ فِی التَّوْرٰةِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ - آنحضرت ﷺ کی صفت تورۃ شریف میں یہ لکھی ہے کہ آپ نہ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو (بلکہ نہایت شفیق اور مہربان اور ملنسار ہوں گے)۔

اَنْتَ فُظَاظَةٌ مِّنْ لَّعْنَةِ اللّٰهِ - تو تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (یہ حضرت عائشہؓ نے مروان سے کہا یعنی تیرے باپ حکم پر آنحضرت ﷺ نے لعنت کی تھی تو اسی کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ اس کا بیان پہلے بھی گذر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ فَضٌّ ۔)

فَظْعٌ - ایک کام کو بڑا سمجھ کر اس سے عاجز ہونا، بھر جانا، دل تنگ ہونا۔

فَظَاعَةٌ - شناعت اور قباحت حد سے بڑھ جانا۔

تَفْظِیْعٌ - قبیح کرنا۔

اِفْظَاعٌ - قبیح ہونا، قبیح پانا۔

اُفْظِعَ بِهٖ - ایک بڑے خراب کام میں پھنس گیا۔

تَفَظُّعٌ اور اِسْتِفْظَاعٌ - بڑا سمجھنا، خراب سمجھنا۔

فَظِیْعٌ - حد سے زیادہ خراب کام۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ - سوال کرنا اسی کو درست ہے جو سخت قرضداری میں پھنس جائے (اور بن مانگے چارہ نہ ہو)۔

لَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ مَنْظَرًا اَفْظَعَ - آج کے دن کا سا قبیح اور ہولناک منظر میں نے نہیں دیکھا (یعنی آج بہت سخت اور ہولناک چیز میں نے دیکھی)۔

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ وَاَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ فَظِعْتُ بِاَمْرِیْ - جب مجھ کو معراج ہوا تو صبح کو مکہ میں میں ڈر گیا (معلوم نہیں میرا کیا حال ہوتا ہے)۔

اُرِیْتُ اَنَّهٗ وُضِعَ فِیْ یَدِیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ

فَقَطَعْتُهُمَا- میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے میں گھبرا گیا (ان کے بوجھ سے)-

مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلَ بِنَا- ہم نے جب کسی کام کے لئے جس نے ہم کو ڈرا دیا تھا (اس کو بڑا اہم سمجھتے تھے) تلواریں اپنے کاندھے پر رکھیں تو وہ سہل اور آسان ہو گیا (اللہ نے اس سے نجات دی مگر یہ کام یعنی معاویہ کے ساتھ جنگ روز بروز مشکل ہوتی جاتی ہے اور اس سے مخلصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی)-

باب الفاء مع العين

فَعْلٌ- کرنا-

فِعْلٌ- کام-

اِنْفِعَالٌ- فعل قبول کرنا-

اِفْتِعَالٌ- جھوٹ بنانا' بٹ لینا-

اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ- یا اللہ اس بوڑھے سے سمجھ لے (ان پر بددعاء کی کیونکہ گھوڑے کو پکڑنے کے لئے نماز چھوڑ کر چل دیئے)-

اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ- اب کر لے حرج نہیں (کیونکہ ترتیب فرض نہیں ہے آگے پیچھے ہو جائیں تو قباحت نہیں یعنی حج کے فعال جیسے رمی جمار حلق وغیرہ ہے)-

اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْمَا فَعَلَ بِهٖ- حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ جو کیا (اس کو شراب کی حد مارنے میں دیر کی) تو اس باب میں لوگ بہت باتیں بنانے لگے (ان کو مطعون کرنے لگے)-

اِنْ كِدْتُّمْ تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسٍ- تم تو ایرانی لوگوں کی طرح کرنے کو تھے (کہ وہ بیٹھے رہتے ہیں اور نوکر چاکر خدمت گار غلام ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں یہ منع اور مکروہ ہے)-

لَا يَمْنَعُنِيَ الَّذِيْ فُعِلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ جو کیا گیا (کہ مردہ گدھے کے اندر ان کو ڈال کر جلا دیا گیا) وہ بھی مجھ کو روک نہیں سکتا- (معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاصؓ نے جو معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے مصر پر چڑھ کر آئے تھے محمد بن ابی بکر کو جو حضرت علیؓ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے ایک مردہ گدھے کی کھال میں ڈال کر ان کو جلا دیا تھا)-

مَافَعَلَ السِّتَّةُ اَوِالسَّبْعَةُ- وہ چھ یا سات دینار کیا ہوئے- (تو نے ان کو خرچ کیا یا نہیں)-

فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ- آنحضرت ﷺ نے سمع الله لمن حمده کہا اور ایسا ہی کیا (یعنی ہاتھ اٹھائے)-

يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ- ابو عمیر تمھاری نغیر (جو ایک چڑیا تھی) کیا ہوئی- (تمھارے لال کا کیا حال ہے)-

فَلْيَفْعَلْ مَاشَاءَ- جو چاہے وہ کرے (یہ غصہ اور ناراضگی کے موقع پر کہا جاتا ہے)-

فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ اِلَّا فَعَلْتَ- (بہشت میں ہر ایک آرزو اور خواہش پوری ہوگی) اگر تو یہ آرزو کرے گا کہ یاقوت کے ایک گھوڑے پر سوار ہو تو ایسا ہی ہوگا (یاقوت کا گھوڑا تیار ہو کر حاضر ہو جائے گا اور تجھ کو سوار کئے ہوئے جہاں تو چاہے اڑتا پھرے گا)-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مَالًا اَسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلٰى فَعَالٍ- یا اللہ مجھ کو مال و دولت عنایت فرما تاکہ میں بندگان خدا پر کرم کروں (ان کو دوں ان کی حاجتیں پوری کروں)-

مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ- ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا (نہ دینا) درست نہیں- فرمایا نمک پھر اس نے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں فرمایا اگر تو کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے (یعنی جہاں تک تجھ سے ہو سکے کوئی چیز نہ روک بلکہ ہر چیز دے اور لوگوں پر احسان کر)-

اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا- کیا انھوں نے ایسا کام کیا (جس کی امید نہ تھی باطل امور میں گھس گئے)

اِفْعَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ- (اے اہل بدر) اب تم جو چاہو وہ کرو میں تو تم کو بخش چکا (تم بہشتی ہو چکے اس کا یہ

مطلب نہیں ہے کہ تم کفر اور شرک بھی کرو تو کچھ ضرر نہ ہو گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اب تم دوسرے نیک کام کم کرو یا بہت ہلکے گناہوں میں مبتلا ہو جاؤ تب بھی تمہاری مغفرت ہو گی اور تم بہشت میں جاؤ گے)-

فَعْمٌ - بھر دینا' غصہ دلانا' ناک میں لو بھر دینا' پنڈلی موٹی ہونا-

تَفْعِيْمٌ اور اِفْعَامٌ - بھر دینا' مہکا دینا - غصہ دلانا-

كَانَ فَعْمَ الْاَوْصَالِ - آنحضرت ﷺ کے جوڑ بند بھرے ہوئے تھے (پر گوشت اور ٹھوس اور مضبوط تھے)-

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اَشْرَفَتْ لَاَ فْعَمَتْ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رِيْحَ الْمِسْكِ - اگر بہشت کی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے کوئی زمین پر جھانکے تو آسمان زمین کے درمیان جتنی جگہ ہے سب مشک خوشبو سے مہک جائے- (ایک روایت میں لافغمت ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)-

ضَخْمٌ مُّقَلَّدُهَا فَعْمٌ مُّقَيَّدُهَا - اس کے ہار پہننے کا مقام پر گوشت اور بیڑی کا مقام (یعنی پنڈلی) بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ ساق پر گوشت ہے)-

وَ اِنَّهُمْ اَحَاطُوْ الَيْلًا بِحَاضِرٍ فَعْمٍ - انہوں نے رات کو ایک قبیلے کو گھیر لیا جس میں لوگ بھرے ہوئے تھے-

اَفْعٰی - ایک قسم کا زہریلا خبیث سانپ-

تَفَعِّيْ - بدشکل ہو جانا (افعی طرح) گویا ہو جانا - (افاعی اس کی جمع ہے)-

اُفْعُوَانٌ - افعی-

اَفْعَاءٌ - خوشبوئیں-

لَا بَاْسَ لِلْمُحْرِمِ بِقَتْلِ الْاَفْعٰی - اگر احرام والا شخص افعی کو مار ڈالے تو کچھ قباحت نہیں (کیونکہ وہ موذی ہے اس کے کاٹے کا نہ علاج ہے)-

تَفَعَّى الرَّجُلُ - آدمی سانپ کی طرح ضرر دینے والا ہو گیا (یہ ایک محاورہ ہے)-

بابُ الفاء مع الغین

فَغْوٌ - کھولنا' کھل جانا-

اِفْغَارٌ - کھولنا-

اِنْفِغَارٌ - کھل جانا-

مَفْغَرَةٌ - کشادہ زمین-

فُغْرَةٌ - وادی کا دہانہ - (اس کی جمع فغر ہے)-

فَيَفْغُرُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا - وہ اپنا منہ کھولتا ہے تو ایک پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے (لقمہ کے طور پر)-

اَخَذَ تَمَرَاتٍ فَلَا كَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِيِّ وَ تَرَكَهَا فِيْهِ - آپ نے کچھ کھجوریں لیں ان کو چبایا پھر بچہ کا منہ کھول کر اس میں چھوڑ دیں-

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ عَظِيْمَةٌ فَاغِرَةٌ فَاهَا - (حضرت موسی علیہ السلام نے لاٹھی کو پھینکا) وہ یکا یک ایک بڑا سانپ بن گئی جو اپنا منہ کھولے ہوئے تھا-

كُلَّمَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ فَغَرَتْ سِنٌّ - (نابغہ جعدی جن کو آنحضرت ﷺ نے دعاء دی تھی) جب کوئی دانت ان کا گرتا تو دوسرا اس کے بدلے نکل آتا ہے - (مرتے دم تک ان کے منہ میں دانت رہے)-

اِنِّيْ لَاُبْغِضُ الرَّجُلَ فَاغِرًا فَاهُ اِلٰى رَبِّهٖ يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْزُقْنِيْ - میں اس شخص کو اچھا نہیں سمجھتا جو اپنا منہ کھولے ہوئے پروردگار سے کہہ رہا ہو مرپروردگار مجھ کو روٹی دے-

فَغْمٌ - یا فُغُوْمٌ - ناک بند کر دینا یا کھول دینا' بوسہ لینا' دودھ پینا' کھل جانا-

فَغَمٌ - کسی چیز کے پیچھے لگ جانا' حرص کرنا' اقامت کرنا' لازم کر لینا-

مُفَاغَمَةٌ - بوسہ بازی-

اِفْغَامٌ - خوشبو یا بدبو پھیلا دینا' بھر دینا-

تَفَغُّمٌ - کھل جانا-

اِنْفِغَامٌ - کشادہ ہونا' بو پھیل جانا-

تَفَاغُمٌ - ایک دوسرے کا بوسہ لینا-

فَغْمٌ - جو زبان چلا کر دانتوں سے نکالا جائے-

كُلُوا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ - کھاتے میں جو ہاتھ سے گر جائے اس کو کھا لو اور جو دانتوں کے درمیان سے نکلے (خلال

کرنے سے یا زبان چلانے سے) اس کو پھینک دو۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اَشْرَفَتْ لَاَ فْعَمَتْ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رِیْحَ الْمِسْكِ۔ اگر بہشت کی بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی جھانکے تو آسمان اور زمین کے درمیان مشک کی خوشبو سے بھر دے (عرب لوگ کہتے ہیں فغمتنی ریح اطیب۔ خوشبو نے میری ناک بھر دی۔ نتھنے بند کر دیئے۔ ایک روایت میں لا فعمت ہے)

فَغْوٌ۔ فاش ہونا' پھیلنا' سوکھ جانا۔

اِفْغَاءٌ۔ کلیاں نکلنا۔

سَیِّدُ رِیَاحِیْنِ الْجَنَّةِ الْفَاغِیَةُ۔ بہشت کے سبزوں کی سردار فاغیہ ہے (یعنی مہندی (حنا) کا پھول یا ریحان کا یا ہر ایک جنگلی درخت کا پھول۔ بعض نے کہا فاغیہ وہ پھول جو مہندی کی شاخ کو الٹا گاڑ دینے سے نکلتا ہے اور وہ حنا کے پھول سے اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے)۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُعْجِبُهُ الْفَاغِیَةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فاغیہ (حنا یا رات کی رانی) بہت پسند تھی (حقیقت میں اس کی بھینی بھینی خوشبو خصوصا چاندنی رات میں نہایت بھلی اور دلکش معلوم ہوتی ہے)

سُئِلَ عَنِ السَّلَفِ فِی الزَّعْفَرَانِ فَقَالَ اِذَا فَغَا۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا زعفران میں بیع سلم کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اس وقت درست ہے جب اس کا پھول نکل آئے (اس کی خوشبو پھیل جائے۔ نہایہ میں ہے کہ پھول نکلنے کو افعی کہتے ہیں نہ کہ فغا اور فَغَتِ الرَّائِحَةُ فَغْوًا کے معنے یہ ہیں کہ اس کی بو پھیل گئی)

فَغْوَةُ اطِّیْبِ۔ خوشبو کی بھڑک۔

باب الفاء مع القاف

فَقْأٌ۔ توڑنا' اکھیڑنا' پھوڑنا' چیرنا' غصہ بجھانا' مٹی مل جانا۔

تَفْقِئَةٌ۔ پھوڑنا' توڑنا۔

تَفَقُّأٌ۔ پھوٹ جانا' پھٹ جانا' بھر جانا

لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُا عَیْنَهٗ لَمْ یَكُنْ عَلَیْهِمْ شَیْءٌ۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے گھر میں بغیر ان کے اذن کے جھانکے وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر کچھ الزام نہ ہوگا۔

اِنَّهٗ فَقَا عَیْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت یعنی حضرت عزائیل علیہ السلام کی آنکھ پھوڑ دی (ایک طمانچہ ان کو مارا ان کی آنکھ پھوٹ گئی وہ آدمی کے لباس میں ان کے پاس آئے تھے انہوں نے نہیں پہچانا کہ یہ ملک الموت ہیں)۔

كَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ۔ گویا آپ کے منہ پر انار کا دانہ پھوڑا گیا (ایسا چہرہ سرخ ہوگیا)۔

تَفَقَّاَتْ۔ پھوٹ گئی' چر گئی' نکلی۔

نَحْنُ عِتْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَیْضَتُهُ الَّتِیْ تَفَقَّاَتْ عَنْهُمْ۔ (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے)۔ ہم تو آنحضرت ﷺ کی قوم کے لوگ ہیں اور وہ انڈا ہیں جو انہی میں سے پھوٹا ہے (یعنی قریشی ہیں)۔

وَاللّٰهِ مَا هِیَ بِكَذَا وَكَذَا وَلَا هِیَ بِفَقِیْءٍ فَتَشْرَقَ۔ خدا کی قسم یہ اونٹنی نہ ایسی ہے نہ ویسی نہ اس کا پاخانہ پیشاب رکا ہے کہ خون ابل آتا (فقیی وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بیماری ہو کر پاخانہ پیشاب بند ہو جائے کبھی اس کی رگوں اور گوشت میں خون بھر جاتا ہے اور کبھی اس کا معدہ پھول کر پھٹ جاتا ہے اب اگر اس کو کاٹیں اور اس کا گوشت پکائیں تو ساری ہانڈی میں خون بھر جاتا ہے)۔

اِفْقَاْعَنِّیْ عُیُوْنَ الْكَفَرَةِ الْفَجَرَةِ۔ یا اللہ کافر اور فاسقوں کی آنکھیں میری طرف سے اندھی کر دے (وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیں)۔

كَاَنَّمَا الرُّمَّانُ تَفَقَّاَ فِیْ وَجْهِهٖ۔ گویا انار آپ کے منہ پر پھوٹا ہے۔

تَفَقَّاَتِ السَّحَابَةُ عَنْ مَّائِهَا۔ ابر پانی سے پھوٹ گیا۔

فَقْعٌ۔ پہلے پہل۔ (کسی جانور کے) بچہ کا آنکھیں کھولنا دبر پر مارنا۔

فَقْحَة۔ دبر کا حلقہ۔

تَفْقِیْحٌ - بمعنی فقع ہے-

فَقَّحْنَا وَ صَأْ صَأْتُمْ - ہم نے آنکھیں کھولیں اور تم آنکھیں ہلا کر رہ گئے (ان کو کھولا نہیں مطلب یہ ہے کہ ہم نے سیدھی راہ دین کی دیکھ لی اور تم اندھے رہے- عرب لوگ کہتے ہیں فَقَّعَ الْجِرْوُ - کتے کے پلے نے آنکھیں کھولیں)-

تَفَاتُحٌ - ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنا-

فَقَاحَةٌ - ہتھیلی-

فُقَّاحٌ - کلی' عشبہ یا اذخر یا ہر پھول' خوبصورت عورت-

تَفَقُّعٌ - تیار ہونا' آمادہ ہونا-

فَقَّعَ النَّوْرُ - کلی کھل گئی-

تَفَقَّحَتِ الْوَرْدَةُ - گلاب کی کلی کھل گئی-

فَقْخٌ - یا فِقَاخٌ - سر پر مارنا یا خولدار چیز پر-

فَقْدٌ - یا فِقْدَانٌ یا فُقْدَانٌ یا فُقُوْدٌ - گم ہو جانا' غائب ہو جانا' کھو جانا-

اِفْقَادٌ - گم کرنا' کھو دینا' غائب کر دینا-

تَفَقُّدٌ - گمی ہوئی چیز کو ڈھونڈنا' گم شدہ کی تلاش کرنا-

تَفَاقُدٌ - ایک دوسرے سے گم ہو جانا-

اِفْتِقَادٌ - غائب ہوئے پر طلب کرنا-

فَاقِدٌ - جس کی چیز گم ہو گئی ہو یا جس عورت کا خاوند مر گیا ہو یا جس نے اپنے خاوند کے مر جانے پر دوسرا نکاح کیا ہو یا جس گائے کا بچہ درندہ لے گیا ہو-

فَقِیْدٌ - گمی ہوئی چیز - (جیسے مفقود ہے)-

عَاشَ غَیْرَ حَمِیْدٍ وَّمَاتَ غَیْرَ فَقِیْدٍ - برے حال میں جیا اور مرا تو کسی کو اس پر افسوس نہ ہوا-

اِفْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَیْلَةً - ایک رات میں نے آنحضرت ﷺ کو نہ پایا (آپ غائب ہو گئے میں نے آپ کی تلاش کی)-

مَنْ یَّتَفَقَّدْ یَفْقِدْ - جو شخص تجسس کرے گا (لوگوں کے حالات کی کھوج کرے گا) وہ گم کرے گا (کوئی شخص اچھا نہ پائے گا ہر ایک شخص میں کچھ نہ کچھ برائی نکلے گی)-

اُغَیْلِمَةَ حَیَارٰی تَفَاقَدُوْا - ارے حیران لڑکو! خدا کرے تم مرو-

تُفْقِدُ الْحُوْتَ - جہاں مچھلی کو گم کرے-

مَافُقِدَ یا فَقَدْتُ جَسَدَ مُحَمَّدٍ وَّ لٰکِنَّ اللّٰهَ اَسْرٰی بِرُوْحِهٖ - (حضرت عائشہؓ نے کہا) معراج میں آنحضرت ﷺ کا جسم غائب نہیں ہوا تھا (اپنے مقام پر موجود تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو سیر کرائی - (یہ روایت گو موضوع نہیں ہے لیکن منقطع ہے مراد وہ معراج ہے جو آنحضرت ﷺ کو خواب میں ہوا تھا کیونکہ معراج کئی بار ہوا ہے)

فَقْرٌ - کھودنا' سوراخ کرنا' پیٹھ کی ہڈیاں توڑنا محتاج ہونا-

فَقَارَةٌ - محتاجی-

اِفْتِقَارٌ - محتاج ہونا-

تَفْقِیْرٌ - کھودنا' سوراخ کرنا-

اِفْقَارٌ - فقیر کرنا' سواری کے لئے جانور مانگے پر دینا-

فَقِیْرٌ - غریب' محتاج - (حدیث شریف میں فَقْر اور فَقِیْر اور فُقَرَاء متعدد مقاموں میں مذکور ہیں بعض نے کہا فقیر وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت کچھ ہو- بعض نے بالعکس کہا ہے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ - تیری پناہ محتاجی سے (یعنی جب ضروری حاجتوں کے لئے بھی مال نہ ہو اور نفس مال کی خواہش اور حرص رکھتا ہو کیونکہ ایسی محتاجی آدمی کو گناہوں میں ڈالتی ہے- بعض نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ غناء اور تونگری فقر سے افضل ہے مگر وہی غنا افضل ہے جو مال حلال سے ادائے حقوق کے ساتھ ہو اور خداوند کریم کی یاد سے غافل نہ کرے ورنہ ایسی غنا سے بھی دوسری حدیث میں پناہ مانگی ہے)-

کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا - محتاجی قریب ہے کہ آدمی کو کافر بنا دے (دنیا کمانے کے لئے وہ کفر اختیار کرے اسلام کو چھوڑ دے)

اَغْلَقَ اللّٰهُ بَابَهٗ اَفْقَرَ مَایَکُوْنُ - اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا دروازہ اس کی سخت محتاجی کے وقت میں بند کر دیتا ہے-

مَا اَفْقَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدْمٍ - وہ گھر سالن کا محتاج نہ ہوگا (جس میں سرکہ موجود ہو)-

مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اَنْ يُفْقِرَ الْبَعِيْرَ مِنْ اِبِلِهٖ- اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کی پیٹھ سواری کے لئے دینے سے کونسی چیز روکتی ہے- (یہ افقرا لبعیر سے نکلا ہے یعنی اونٹ کی پیٹھ مانگے پر سواری کے لئے دی)

مِنْ حَقِّهَا اَفْقَارُ ظَهْرِهَا- جانوروں میں ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کو سواری کے لئے دے (یعنی کوئی تھکا ماندہ ہو تو اس کو سوار کرے)-

اِنَّهُ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْرًا وَّاَفْقَرَهٗ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ- آنحضرت ﷺ نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے ایک اونٹ خریدا اور مدینہ تک اس کی پیٹھ سواری کے لئے ان کو دی (یعنی ان کو اجازت دی کہ مدینہ تک اس پر سوار رہیں)-

عَلٰى اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ- اس شرط پر کہ میں اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا-

اَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهٗ- ہم نے اس کی پیٹھ سواری کے لئے تجھ کو دی-

حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ- یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آ جائے (یعنی پیٹھ کے جوڑ)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَفْقَرَ الْمُقْرِضَ دَابَّتَهٗ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ظَهْرِ دَابَّتِهٖ فَهُوَ رِبًا- عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے زید سے کچھ روپیہ قرض لئے پھر زید کو اپنا جانور (مفت) سواری کے لئے دیا- انھوں نے کہا زید نے جتنا اس کے جانور سے سواری کا فائدہ لیا وہ سب سود میں داخل ہے (کیونکہ دوسری حدیث میں ہے كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا گو یہ حدیث ضعیف ہے مگر اس کی تائید صحابہؓ کے اقوال سے ہوتی ہے)-

اَفْقِرْهَا اَخَاكَ- اپنے بھائی مسلمان کو یوں ہی زمین مانگے پر دے (اس سے مزارعت کرنا یعنی پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرانا کیا ضروری ہے گو اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے مگر زمین اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اس کو بلا کرایہ عاریت کے طور پر مسلمان بھائی کو دینا عمدہ اور ثواب کی بات ہے)-

ثُمَّ جَمَعْنَا الْمَفَاتِيْحَ وَتَرَكْنَاهَا فِیْ فَقِيْرٍ مِنْ فُقُرِ خَيْبَرَ- پھر ہم نے کنجیوں کو اکٹھا کیا اور خیبر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دیں-

اِنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ مِنْ فَقِيْرٍ فِیْ دَارِهٖ- حضرت عثمانؓ کو جب باغیوں نے گھیر لیا تھا (اور پانی بند کر دیا تھا) تو آپ اپنے گھر کے ایک کنوئیں کا پانی پیتے- (بعض نے کہا فقیر وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)-

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ عَيْنٍ اَوْفَقِيْرٍ- عبد اللہ بن سہلؓ (خیبر کے یہودیوں کے ہاتھ سے) مارے گئے اور ایک چشمے یا کنوئیں میں ڈال دیئے گئے- (فقیر کاریز کے دہانہ کو بھی کہتے ہیں اور اس گڑھے کو جو کھجور کے پودے کے لئے علیحدہ کھودتے ہیں تاکہ اس میں گاڑا جائے- بعض نے کہا فقیر وہ کنواں جس کا منہ کشادہ ہو اور گہراؤ کم ہو)-

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ- فقیری تو میرا فخر ہے (یہاں فقیری سے محتاجی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا سے بے پرواہی اور عاجزی اور تواضع جو فقیروں کی خصلت ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ یہ جو فرمایا کہ الفقر فخری تو اس سے فقر الی اللہ مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پیش کرنا-)

قَالَ لِسَلْمَانَ اِذْهَبْ فَفَقِّرْ لِلْفَسِيْلِ- آنحضرت ﷺ نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا جا کھجور کے پودے کے لئے ایک گڑھا کھود- (اس گڑھے کو فقرہ اور فقیر کہتے ہیں)-

اَلْمَرْكُوْبُ مِنْهُ الْفِقَرُ الْاَرْبَعُ یا اَلْفُقَرُ الْاَرْبَعُ- (حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کے بارے میں) یہ لوگ چار جوڑوں پر پیٹھ کے یا چار برے کاموں پر سوار ہوئے (ان کے مرتکب ہوئے ایک تو مدینہ طیبہ کی ہتک حرمت کی وہاں ناحق خون کیا- دوسرے خلافت کی توہین کی- تیسرے ماہ حرام کی- چوتھے صحبت رسول اور دامادی رسول کی)-

اِسْتَحَلُّوْا فِيْهِ الْفُقَرَ الثَّلٰثَ- (حضرت عثمانؓ کے قتل میں) انھوں نے تین حرمتوں کو حلال بنا لیا (ایک تو ماہ حرام کی حرمت کو دوسرے مدینہ طیبہ کی حرمت کو تیسرے خلافت کی حرمت کو- ان تین میں سے ایک کا بھی خیال نہ کیا)-

فُقَرَاتُ ابْنِ اٰدَمَ ثَلَاثٌ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ

يُبْعَثُ حَيًّا - آدمی کے تین بڑے اہم دن ہیں (بڑے فکر اور اندیشہ کے دن) ایک جس دن پیدا ہوا دوسرے جس دن مرے گا تیسرے جس دن مرنے کے بعد پھر زندہ ہوگا (یعنی قیامت کا دن)-

مَا بَيْنَ عَجْبِ الذَّنْبِ اِلٰى فِقْرَهِ الْقَفَا ثِنْتَانِ وَ ثَلٰثُوْنَ فِقْرَةً فِيْ كُلِّ فِقْرَةٍ اَحَدٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا - ریڑھ کی ہڈی سے لے کر گردن کے جوڑ تک بتیس جوڑ ہیں پسلیوں کے ہر جوڑ کی دیت اکتیس دینار ہیں (کل جوڑوں کی دیت کے نو سو بانوے دینار ہوئے یعنی قریب قریب ہزار دینار کے جو اس زمانہ میں دس ہزار درم کے مساوی تھے)-

عَادَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ فَقَارَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ - براء مالکؓ لوٹ کر اپنے لوگوں میں اس وقت آئے جب وہ محتاجی میں مبتلا تھے-

ثَلَاثٌ مِّنَ الْفَوَاقِرِ - تین باتیں آفت ہیں (گویا پشت کے جوڑ توڑ ڈالتی ہیں)-

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهٗ فَيُغْنِيْ
مَفَاقِرَهٗ اَعَفُّ مِنَ الْقُنُوْعِ

(یہ معاویہ کا شعر ہے) - آدمی کا مال اس کو درست کرتا ہے اس کی احتیاجوں کو قناعت سے زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (یعنی گو قناعت سے بھی آدمی بے پرواہ ہوتا ہے - مگر مالداری اس سے بھی زیادہ احتیاجوں کو رفع کر کے آدمی کو بے پرواہ کر دیتی ہے)-

فَاَشَارَ اِلٰى فَقْرٍ فِيْ اَنْفِهٖ - اس کی ناک میں کچھ چھید تھا اس کی طرف اشارہ کیا-

سَيْفٌ مُّفَقَّرٌ - وہ تلوار جس میں رخنے ہوں (دندانے پڑے ہوں)

عَلٰى فَقِيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ - لکڑی کی ایک سیڑھی پر - (مشہور روایت نقیر ہے یعنی کھدی ہوئی لکڑی پر)-

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ - (امرؤ القیس شاعر نے) باریک مضامین کو کھود کر نکالا - (ان کو کھولا)-

قِبَلَنَا نَاسٌ يَتَفَقَّرُوْنَ الْعِلْمَ - ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو علم کی بال کی کھال نکالتے ہیں (مراد قدریہ لوگ ہیں جو باریک باریک تاویلیں کیا کرتے تھے - مشکل مضامین کی تفسیر اور تشریح میں مصروف رہتے تھے - ایک روایت میں يَتَقَفَّرُوْنَ - بہ تقدیم قاف ہے)-

اَفْقَرَ بَعْدَ مَسْلَمَةَ الصَّيْدُ لِمَنْ رَمٰى - مسلمہ کے بعد شکار کے جانور نے اپنی پیٹھ تیر مارنے والے کے لئے سامنے کر دی (ہر تیر انداز کو موقع دے دیا کہ اس کو فراغت سے مارے شکار کے جانور سے مراد دین اسلام ہے یعنی مسلمہ بن عبدالملک جو ولید کا چچا تھا بڑا غازی اور مجاہد تھا جب سے وہ مر گیا اب اسلام کا کوئی حامی نہ رہا ہر ایک اس پر اعتراض کرنے لگا - عرب لوگ کہتے ہیں اَفْقَرَكَ الصَّيْدُ فَارْمِهٖ - جانور نے تجھ کو موقع دے دیا اب اس کو تیر مار)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ - تیری پناہ محتاجی سے (یعنی نفس کی محتاجی اور بے صبری سے یہ حدیث اس کے مخالف نہیں ہے جو فرمایا اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا کیونکہ مسکنت سے مراد عاجزی اور تواضع ہے اور اگر مسکنت سے محتاجی مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دعاء قبول نہیں ہوئی کیونکہ آپ کی وفات حالت غناء اور تونگری میں ہوئی اگرچہ آپؐ نے نقد ایک درم بھی اپنے پاس نہیں رکھا اور اللہ تعالی نے فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى (خدا نے تجھے محتاج غریب پایا تو مالدار کر دیا) تو مالداری کو اپنا احسان فرمایا - اسی طرح یہ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ کے بھی مخالف نہیں جیسا کہ پہلے گزرا)-

اِنَّ الْفَقْرَ بِالْمُؤْمِنِ اَحْسَنُ مِنَ الْعَذْرَاءِ (یا الْعِذَارِ) الْحَسَنِ عَلٰى خَدِّ الْفَرَسِ - مسلمان کے لئے فقیر ہونا اس خوبصورت پوزی کے نشان سے اچھا ہے جو گھوڑے کے رخسارے پر ہوتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فقیری مسلمان پر آ جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو بڑے اجر اور ثواب کا مستحق ہو گا - اور ہم کسی پیغمبر یا صحابی کو نہیں جانتے کہ اس نے فقیری اور بلا کی درخواست کی ہو بلکہ ان دونوں سے پناہ مانگی ہے - اور مطرف بن عبداللہؓ نے کہا اگر میں تندرست رہ کر اللہ تعالی کا شکر بجا لاؤں تو اس سے بہتر ہے کہ بلا میں مبتلا ہوں اور صبر کروں)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى مُّبْطِرٍ وَّ فَقْرٍ مُّتْرِبٍ۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی تونگری سے جو شیخی اور تکبر پیدا کر دے اور ناشکر گزار بنا دے اور ایسی فقیری سے جو خاک آلود اور محتاج کر دے۔ (اس میں آپؐ نے اس تونگری سے پناہ مانگی ہے جو آدمی کو شیخی اور تکبر میں ڈال دے اور اگر محتاجی تونگری سے افضل ہوتی تو پیغمبر اور صحابہؓ سب فقیر اور محتاج ہوتے۔ حالانکہ پیغمبروں میں سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی فقیر نہیں گزرا۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے باغات چھوڑے اور جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس سے بڑے درجے پائے اور حضرت عمرؓ نے بھی جائداد چھوڑی اور حضرت ابوذر غفاریؓ جس سے فقیری کو افضل کہنے والے دلیل لیتے ہیں ان کے پاس بھی اونٹ اور بکریاں کے گلے تھے اور حضرت علیؓ اور زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تو ہزاروں لاکھوں روپیہ چھوڑ کر مرے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ میرے پاس اسی برس کا خرچ ہے ہر دن ہزار درہم صرف کرنے پر اور حضرت سعید بن مسیبؒ نے کہا کہ اس شخص میں کچھ بھلائی نہیں جو مال جمع نہیں کرتا اور مال سے اپنا قرض ادا نہیں کرتا اپنے ناطے والوں سے سلوک نہیں کرتا اپنی عزت اور آبرو کو نہیں بچاتا۔ اور جب سفیانؒ مرے تو ان کے پاس ایک سو پچاس دینار بطور بضاعت کے تھے۔ (کذا فی مجمع البحار)

اِنَّ فُقَرَآءَ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ۔ میری امت کے محتاج لوگ امیر اور مالداروں سے پچاس ہزار برس پہلے بہشت میں جائیں گے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیروں کا درجہ مالداروں سے بڑھ کر ہے۔ اور اس میں علماء نے بہت اختلاف کیا ہے کہ فقر افضل ہے یا غنا اور حق یہ ہے کہ غنا اگر شکر اور ادائے حقوق کے ساتھ ہو تو وہ افضل ہے ورنہ فقر افضل ہے)۔

اَلْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَسْئَلُ النَّاسَ وَالْمِسْکِیْنُ اَجْهَدُ مِنْهُ وَالْبَائِسُ اَجْهَدُهُمْ۔ فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو اور مسکین وہ ہے جو اس سے زیادہ تکلیف میں ہو اور بائس وہ ہے جو اس سے بھی زیادہ میں ہو۔

نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ۔ تیری پناہ محتاجی اور کمی سے۔

ذُو الْفِقَار۔ آنحضرت ﷺ کی تلوار کا نام ہے جو آپؐ نے حضرت علیؓ کو دی تھی اس میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت گڑھے تھے یا پشت کی ہڈیوں کی طرح جوڑ تھے اس کا حلقہ چاندی کا تھا۔ بعض نے کہا یہ تلوار منبہ بن حجاج کی تھی جو بدر کے دن اس کے بیٹے عاص کے پاس تھی حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا اور یہ تلوار آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے آپ نے وہ انہی کو دیدی اور حضرت علیؓ نے احد کے دن اسی سے کافروں کو دفع کیا۔ بعض نے کہا اس کا لوہا جرہم قبیلہ کے زمانہ میں کعبہ کے پاس ملا تھا یہ تلوار اسی سے بنائی گئی تھی۔

فَقْسٌ۔ توڑنا' بگاڑنا۔

فُقُوْسٌ۔ مرجانا۔ (فقش کے معنی بھی توڑنا ہاتھ سے)

فَقْصٌ۔ توڑنا۔

فُقُوْصٌ۔ کچا خربزہ (خربوزہ)۔ بڑا کھیرا۔

فَقَصَ الْبَیْضَةَ۔ یا فَقَسَهَا۔ انڈا پھوڑ ڈالا۔

فَقَطْ۔ مشہور کلمہ ہے جو تحریر کو ختم کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ یہ فا اور قط سے مرکب ہے اور معنے لاغیر کے ہیں یعنی صرف' بس۔

تَفْقِیْطٌ۔ فقط لکھنا۔

فَقْعٌ۔ رنگ زرد ہونا' ہلاک کرنا' گرمی سے مرجانا' گوز لگانا' چرانا' پھٹ کر آواز نکلنا۔

تَفْقِیْعٌ۔ منہ کھول کر باتیں کرنا' چٹخانا' پھٹ کر آواز نکلنا' سرخ کرنا۔

اِفْقَاعٌ۔ بدحال ہونا محتاج ہونا۔

تَفَاقُعٌ۔ سفید ہونا۔

اِنْفِقَاعٌ۔ پھٹ جانا۔

فَاقِعٌ۔ ڈھڈ ہاتا سرخ یا زرد رنگ۔ (اور مشہور یہ ہے کہ فاقع زرد ڈہڈہاتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَصْفَرُ فَاقِعٌ اور اَحْمَرُ قَانٍ یا قَرِصٌ اور اَخْضَرُ حَانٌ اور اَبْیَضُ یَقَقٌ اور اَسْوَدُ حَالِكٌ وغیرہ)

فُقَّاعٌ۔ سخت خبیث۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهٰی التَّفْقِیْعِ فِی الصَّلٰوةِ۔ عبداللہ بن

عباسؓ نے نماز میں انگلیاں چٹخانے اور ان کو دبانے سے (تا کہ آواز دیں) منع فرمایا-

وَ اِنْ تَفَاقَعَتْ عَيْنَاكِ - اگر چہ تیری آنکھیں چرک آلودہ یا سفید ہو جائیں-

يَا ابْنَ فَقْعِ الْقَرْدَدِ - (عاتکہ نے ابن جرموز سے کہا جس نے حضرت زبیرؓ کا سر سوتے میں کاٹ لیا تھا) ارے قردد کی کھنبی کے بیٹے (فقع ایک قسم کی خراب کھنبی اور قردد ٹیلہ جو پشت زمین کے بازو ہو)-

فُقَّاعٌ - جو کی شراب یا کچی شراب جو منقی وغیرہ سے بنائیں-

وَ عَلَيْهِمْ خِفَافٌ لَّهَا فُقَعٌ - ان کے جوتوں میں کج نوکیں ہوں گی-

خُفٌّ مُّفَقَّعٌ - جوتا یا موزہ نوک دار جو کج ہو-

فَقٌّ - کھولنا-

اِنْفِقَاقٌ - چر جانا-

فَقَاقٌ - یاوہ گو بے وقوف-

فَقْفَقَةٌ - احمق عورت-

فَقْمٌ - جبڑے سے پکڑنا' جماع کرنا' بھر جانا-

فَقَمٌ - سامنے کے اوپر کے دانت باہر نکلے ہوئے ہونا جو نیچے کے دانتوں پر نہ پڑیں ایسے شخص کو افقم کہتے ہیں-

فَقَامَةٌ - بڑا ہونا-

مُفَاقَمَةٌ - جماع کرنا-

تَفَقُّمٌ - جبڑے سے پکڑنا-

تَفَاقُمٌ - بڑا ہونا' سخت ہونا-

مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فُقْمَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ - جو شخص اس چیزوں کو محفوظ رکھے گا جو اس کے دو جبڑوں اور پاؤں کے درمیان ہیں (یعنی زبان اور شرمگاہ کو) وہ بہشت میں جائے گا-

لَمَّا صَارَتْ عَصَاهُ حَيَّةً وَ ضَعَتْ فُقْمًا لَّهَا اَسْفَلَ وَ فُقْمًا لَّهَا فَوْقَ - جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن گئی تو اس نے (منہ کھولا) ایک جبڑا نیچے رکھا اور ایک جبڑا اوپر-

فَاَخَذَتْ بِفُقْمَيْهِ - اس نے اس کے دونوں جبڑے تھامے-

يَصِفُ اِمْرَاَةً فَقْمَاءَ سَلْفَعَ - وہ ایک عورت کا حال بیان کرتے تھے جس کا تالو ایک طرف جھکا ہوا تھا اور مردوں پر دلیر (یعنی بدزبان) تھی- (بعض نے کہا فقماء وہ عورت جس کے نیچے کے دانت باہر نکلے ہوئے ہوں اوپر کے دانت ان پر نہ بیٹھے ہوں- ایسے مرد کو افقم کہیں گے)

حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذُبَابٍ اِلٰى فَاقِمٍ - مدینہ کا حرم ذباب سے فاقم تک ہے (جو ایک موضع کا نام ہے)-

فَقْهٌ - علم میں غالب ہونا-

فِقْهٌ - سمجھنا-

لَا يَفْقَهُ وَ لَا يَنْقَهُ - نہ سمجھتا ہے نہ شعور رکھتا ہے-

فَقَاهَةٌ - علم رکھنا-

فَقِيْهٌ - سمجھدار عالم (اس کی جمع فقہاء ہے)-

تَفْقِيْهٌ اور اِفْقَاهٌ - سکھانا' سمجھانا-

مُفَاقَهَةٌ - علم میں ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈھنا-

فِقْهٌ - مشہور علم ہے- یعنی مسائل شرعیہ عملیہ کا ان کے دلائل تفصیلی سے معلوم کرنا اور کبھی فقہ کہتے ہیں نفس کی مفید اور مضر باتیں معلوم کرنا تو وہ علم کلام اور عقائد کو بھی شامل ہوگا-

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ - یا اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ دے (ان کو دین کا عالم بنا دے- یہ دعا آنحضرت ﷺ کی قبول ہوئی ابن عباسؓ اس امت کے بڑے عالم ہوئے)-

وَ دَعَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يُّفَقِّهَهُ فِي التَّاْوِيْلِ - اور ابن عباسؓ کے لئے آپؐ نے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو تاویل یعنی قرآن کی تفسیر کا علم دے (یہ دعاء بھی آپؐ کی قبول ہوئی ابن عباسؓ بڑے مفسر القرآن ہوئے)-

اِنَّهٗ نَزَلَ عَلٰى نَبَطِيَّةٍ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ لَهَا هَلْ هٰهُنَا مَكَانٌ نَظِيْفٌ اُصَلِّيْ فِيْهِ فَقَالَتْ طَهِّرْ قَلْبَكَ وَ صَلِّ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ فَقِهَتْ - حضرت سلمان فارسیؓ ایک نبطی عورت کے پاس ملک عراق میں جا کر اترے اس سے پوچھا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ہے جہاں میں نماز پڑھوں اس عورت نے کہا تم اپنا دل پاک کرو اور جہاں چاہو وہاں نماز پڑھ لو تب

سلمانؓ کہنے لگے میں حق بات سمجھ گیا۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ وَ الْمُسْتَفْقِهَةَ۔ اللہ نے اس عورت پر لعنت کی جو نوحہ کرتی ہے اور جو اس کو جواب دیتی جاتی ہے۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے (دین کا علم اس کو عنایت کرتا ہے)۔

مَثَلُ مَنْ فَقُهَ۔ جو شخص دین کا عالم ہو گیا اس کی مثال۔

سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْاَمْرَاءَ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے عالم ہونے کا دعویٰ کریں گے (اور دنیا داروں کے پاس آمد و رفت رکھیں گے حالانکہ یہ دونوں امر ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا جائے گا تو کیا کہیں گے) ہم ان امیروں کے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں (ان سے دنیا حاصل کرتے ہیں اور اپنے دین کو ان سے جدا رکھتے ہیں حالانکہ یہ امر ممکن نہیں جب دین کا عالم دنیا داروں کی صحبت اختیار کرے تو اس کے دین میں ضرور خلل آئے گا)

لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔ جو شخص تین دن سے کم میں قرآن کو ختم کرے وہ قرآن کو نہیں سمجھا۔

دَعْهُ فَاِنَّهٗ فَقِيْهٌ۔ معاویہ کو چھوڑ دے وہ فقیہ ہے (یعنی دین کا علم رکھتا ہے یہ ابن عباسؓ کا قول ہے)۔

اٰفَةُ الدِّيْنِ ثَلٰثَةٌ فَقِيْهٌ فَاجِرٌ وَ اِمَامٌ جَائِرٌ وَّ مُجْتَهِدٌ جَاهِلٌ۔ دین کی آفت تین شخص ہیں ایک تو فقیہ یعنی دین کا عالم بدکار (جو خلاف شرع کاموں سے پرہیز نہ کرتا ہو) دوسرے ظالم حاکم تیسرے جاہل درویش عبادت کرنے والا۔

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ ایک دین کا عالم شیطان پر ہزار جاہل درویشوں سے زیادہ بھاری ہے۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا عَالِمًا۔ جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقیہ عالم کر کے اٹھائے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ یا اللہ علیؓ کو دین کی سمجھ دے (یہ آپؐ نے اس وقت فرمایا جب ان کو یمن کی طرف بھیجا)۔

لَا يَفْقَهُ الْعَبْدُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى يَمْقُتَ النَّاسَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ بندہ پورا سمجھدار اس وقت تک نہیں ہوتا یہاں تک کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے برا سمجھے (یعنی حب اور بغض للہ اختیار کرے)۔

تَفَقَّهْ يَا بُنَيَّ فِي الدِّيْنِ۔ (حضرت علیؓ نے امام حسنؓ سے فرمایا) بیٹا دین کی سمجھ حاصل کر۔

فَقْوٌ۔ پیچھے ہونا، تابع ہونا۔ (یہ مقلوب ہے قفو کا)۔

فَاَخَذْتُ بِفَقْوَيْهِ۔ میں نے اس کے دونوں جبڑے پکڑے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور صحیح بِفُقْمَيْهِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مادہ فقم میں)۔

بابُ الفاء مع الكاف

فِكْرٌ۔ یا فَكْرٌ۔ سوچنا، تامل کرنا، بچارنا۔

تَفْكِيْرٌ اور اِفْكَارٌ اور تَفَكُّرٌ۔ اور اِفْتِكَارٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

فَاكُوْرَةٌ۔ وہ آڑی لکڑی جو دروازے پر نہ کھلنے کے لئے لگائی جاتی ہے اردو میں اسے بلی کہتے ہیں۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ ایک ساعت فکر کرنا، سوچنا (اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائب مخلوقات اور انتظامات میں غور کرنا) ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے (کیونکہ عبادت اعضاء کا فعل ہے اور فکر قلب کا اور قلب جوارح سے اشرف ہے یا اس وجہ سے کہ فکر موصل الی اللہ ہے اور عبادت موصل الی الثواب ہے)۔

تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَ لَا تَتَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اس کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اس ذات کی کنہ کوئی نہیں معلوم کر سکتا تو اس میں فکر کرنا لاحاصل ہے بقول شاعر

تو اں در بلاغت بہ سحبان رسید: نہ در کنہ بیچوں سبحان رسید)[1]

---

[1] تم فصاحت وبلاغت کے ذریعہ آسمان کے ستاروں تک رسائی تو حاصل کر سکتے ہو مگر اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی کنہ و حقیقت معلوم نہیں کر سکتے۔ (م)

مَنْ تَفَکَّرَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَزَنْدَقَ - جس نے اللہ کی ذات میں فکر کی وہ زندیق (بے دین ملحد) ہوگیا-

کُلَّمَا قَدَّمَ فِکْرِیْ فِیْكَ شِبْرًا فَرَّ مِیْلًا - پروردگار جب میرا فکر تجھ میں ایک بالشت آگے بڑھتا ہے تو ایک میل پیچھے ہٹ جاتا ہے-

لَیْسَ لِیْ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ فِکْرٌ - مجھ کو اس کام سے کوئی غرض یا احتیاج نہیں ہے-

فَكٌّ - جدا کرنا' کھولنا' چھڑانا' ہٹا دینا' توڑنا' چھوڑ دینا (جیسے فکاك اور فکاكٌ ہے) آزاد کر دینا' دوا منہ میں ڈالنا' ادغام نہ کرنا' بوڑھا ہونا- (جیسے فکوک ہے) احمق ہونا-

فَکَكٌ - موچ آ جانا' اپنی جگہ سے سرک جانا' بوجھنا-

تَفْکِیْكٌ - چھڑانا' جدا کرنا-

اِفْکَاكٌ اور تَفَکُّكٌ - سرین لٹک جانا' چھاتیاں بڑھ جانا' جننے کے قریب ہونا-

اِنْفِکَاكٌ - سرکھانا' اپنی جگہ سے ہٹ جانا-

مَا انْفَكَّ - ہمیشہ-

اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَ فُكَّ الرَّقَبَةَ - جان کو آزاد کر دے (یعنی پورا بردہ آزاد کر دے) اور گردن چھڑا دے (یعنی آزاد کرانے میں مدد کر)-

عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَ فُکُّوا الْعَانِیَ - بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اور بندی (قیدی) کو چھڑاؤ- (بندی سے مراد ہر شخص ہے جو مصیبت میں گرفتار ہو یا قید ہو یا لونڈی یا غلام)-

اِنَّهٗ رَکِبَ فَرَسًا فَصَرَعَهٗ عَلٰی جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ - آنحضرت ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اس نے آپ کو کھجور کے ایک ٹنڈھ پر گرادیا آپ کے پاؤں کا جوڑ سرک گیا (موچ آ گئی)-

فِکَاكُ الْاَسِیْرِ - قیدی کو چھڑانا- (یعنی اس کے احکام اور فضائل اس میں مذکور ہیں)-

ھٰذَا فِکَاکُكَ - یہ شخص دوزخ سے تیری چھڑائی ہے (یعنی کافر جو مسلمان کے بدلے دوزخ میں جگہ لیگا)-

وَ فُكَّ رِھَانِیْ - میری گرویاں چھڑا دے (یعنی ان کے حقوق سے مجھ کو سبکدوش کر دے جو تیرے مجھ پر ہیں- مطلب یہ ہے کہ حق میں نے ادا نہ کیا ہو وہ معاف کر دے)-

فَکَّانِ - منہ کے دونوں جانب جہاں دونوں کھوڑے ملے ہیں)

اَفْکَلُ - لرزہ' کپکپی- (اس کا فعل نہیں آیا بعض نے کہا آیا ہے جیسے حدیث میں ہے)-

وَ جَدَتْنِیْ اَفْکَلَ - انھوں نے مجھ کو کپکپاتا ہوا پایا-

اَوْحَی اللّٰہُ اِلَی الْبَحْرِ اَنَّ مُوْسٰی یَضْرِبُكَ فَاَطِعْهُ فَبَاتَ وَ لَهٗ اَفْکَلُ - اللہ تعالی نے سمندر کو حکم بھیجا کہ موسی علیہ السلام تجھ کو (لاٹھی سے) ماریں گے ان کی اطاعت کرو- وہ ساری رات ڈر سے کپکپاتا رہا-

فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلُ وَارْتَعَدْتُ - مجھ کو لرزہ چڑھ آیا اور کانپنے لگی (غیرت اور غصہ سے)-

فَکْنٌ - شرمندہ ہونا' گھسنا' چل دینا-

تَفَکُّنٌ - تعجب کرنا' نادم ہونا' افسوس کرنا-

فُکْنَةٌ - ندامت اور شرمندگی-

حَتّٰی اِذَا غَاضَ مَاءُ ھَا بَقِیَ قَوْمٌ یَتَفَکَّنُوْنَ - جب اس کا پانی جذب ہوگیا تو کچھ لوگ رہ گئے جو نادم اور شرمندہ تھے-

فَکْهٌ - یا فَکَاھَةٌ - دل لگی' خوش طبعی' مذاق' ہنس مکھ ہونا' خندہ پیشانی ہونا' لوگوں کو ہنسانا' تعجب کرنا-

تَفْکِیْهٌ - میوہ لانا' احباب کو نادر کلام سے خوش کرنا-

فُکَیْھَةٌ - اور فُکَاھَةٌ - مزاح' دل لگی-

اِفْکَاهٌ - دوھیل ہونا' ہری گھاس کھا کر مویشی کا دودھ والا ہونا-

تَفَکُّهٌ - ندامت' شرمندگی' میوہ کھانا' میوے سے پرہیز کرنا' تعجب کرنا' مزہ اٹھانا-

تَفَاکُهٌ - ایک دوسرے سے مزاح اور دل لگی کرنا-

فَاکِھَانِیْ - میوہ فروش-

فَکِهٌ - خوش خلق' میوہ خوار' اترانے والا-

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ اَفْکَهِ النَّاسِ مَعَ صَبِیٍّ - آنحضرت ﷺ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ مزاح کرنے

والے تھے۔

كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَهْلِهٖ - جب آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ اکیلے ہوتے تو سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج ہوتے (اپنے گھر والوں، بیوی بچوں سے ہنسی خوشی دل لگی کے ساتھ صحبت رکھتے)۔

اَرْبَعٌ لَيْسَ غِيْبَتُهُنَّ بِغِيْبَةٍ مِّنْهُمْ اَلْمُتَفَكِّهُوْنَ بِالْاُمَّهَاتِ - چار شخصوں کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے ان میں ایک وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کو گالی دیا کرتے ہیں (ہنسی اور ٹھٹے کی راہ سے)۔

فَاكِهُوْنَ - خوش وخرم مزے اڑاتے۔

فَاكِهَةٌ - میوہ - (اس کی جمع فواکہ ہے تر ہو یا خشک کھجور اور انار بھی اس میں داخل ہیں)۔

بابُ الفاء معَ اللّام

فَلْتٌ - چھوڑ دینا، چھوٹ جانا۔

فِلَاتٌ - ناگاہ آپڑنا۔

اِفْلَاتٌ - چھوڑ دینا۔

تَفَلُّتٌ - چھوٹ جانا، کودنا۔

اِنْفِلَاتٌ - نجات پانا، چھوٹ جانا۔

اِفْتِلَاتٌ - فی البدیہہ کہنا، ناگاہ موت آنا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَلَمْ يُفْلِتْهُ - اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (ایک مدت تک وہ لوگوں پر ظلم کرتا رہتا ہے) پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو وہ اس کی پکڑ سے چھوٹ نہیں سکتا یا پھر اس کو نہیں چھوڑتا (اس کا کام تمام کر دیتا ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ خَمْرًا فَسَكِرَ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ اِنْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَذُكِرَلَهٗ ذٰلِكَ فَضَحِكَ وَ قَالَ اَفَعَلَهَا وَ لَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ - ایک شخص نے شراب پی اس کو نشہ ہو گیا لوگ اس کو (پکڑ کر) آنحضرت ﷺ کے پاس لانے لگے جب وہ حضرت عباسؓ کے گھر کے برابر پہنچا تو چھڑا کر بھاگ نکلا اور ان کے پاس پہنچ گیا - آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ہنس دیے اور فرمانے لگے کیا اس نے ایسا کیا حضرت عباسؓ کی پناہ لی) پھر اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا (کہ اس کو پکڑ کر لاؤ اور حد لگاؤ بلکہ درگزر کی اور خاموش ہو رہے)۔

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَّدِيْ - میں تو تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (پیچھے سے) اور تم میرے ہاتھ سے چھٹے جاتے ہو (آگ میں گرے پڑتے ہو نفس کی خواہشوں پر چل کر)

اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا - میری ماں یکا یک مرگئی (اس کو بات کرنے کی اور وصیت کرنے کی مہلت نہ ملی) یا اللہ تعالیٰ نے یکا یک اس کی جان لے لی۔

تَدَارَسُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا - قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو وہ تو اس اونٹ سے بھی جلدی بھاگ نکلنے والا ہے جو اپنے قاؤں کی رسی چھڑا کر بھاگ نکلتا ہے (یعنی اگر قرآن کو پڑھتے نہ رہو گے تو بھول جاؤ گے)۔

اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ - ایک بھوت جنوں میں سے مجھ پر کود پڑا (میری نماز میں خلل ڈالنا چاہا)۔

فَاَفْلَتَ الرَّجُلَانِ - دو آدمی نکل بھاگے (انھوں نے قسم نہیں کھائی)۔

اِنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً وَقَى اللّٰهُ شَرَّهَا - (حضرت عمرؓ نے کہا) ابوبکر صدیقؓ کی بیعت تو ناگہانی یکا یک (بغیر غور و فکر کئے) ہو گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی بیعت سے جو شر اور فساد پیدا ہوتا ہے اس سے اپنے بندوں کو محفوظ رکھا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کی امامت گویا لوگوں سے چھین اور اچک کر ہوئی تھی کیونکہ دوسرے کئی شخص اس کے طلبگار تھے۔ بعض نے کہا فلتہ کہتے ہیں حرام مہینوں کی آخری رات کو اس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا ہے کوئی کہتا ہے وہ بھی حرام ہے کوئی کہتا ہے وہ حلال ہے اور اس میں شر اور فساد اور خونریزی کو جائز سمجھتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دنوں کو حرام مہینہ سے تشبیہ دی اور آپ کی وفات کے دن کو فلتہ سے کیونکہ آپ کی وفات ہوتے ہی بعض عرب اسلام سے پھر گئے۔ بعض نے زکوۃ دینے سے انکار کیا)۔

لَا تُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی کوئی غلطی بیان نہیں کی جاتی (یعنی آپؐ کی مجلس غلطیوں اور بیہودگیوں سے پاک رہتی)-

وَ هُوَ فِیْ بُرْدَةٍ لَّهٗ فَلْتَةٍ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (چھوٹی ہونے کی وجہ سے اس کے دونوں کنارے نہ ملنے سامنے سے کھل جاتی ہاتھ سے چھوٹ جاتی)-

وَ عَلَیْهِ بُرْدَةٌ فَلُوْتٌ - وہ ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (بعض نے کہا فلوت وہ چادر جو آدمی کے جسم پر نہ جمے سختی یا نرمی کی وجہ سے)-

شِیْعَتُنَا یَنْطِقُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَ مَنْ یُّخَالِفُوْنَهُمْ یَنْطِقُوْنَ بِتَفَلُّتٍ - ہمارے گروہ کے لوگ اللہ کے نور سے بات کرتے ہیں اور مخالفین بن سوچے سمجھے بکا کرتے ہیں-

قَلَّ مَنْ یُّفْلَتُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ - قبر کے بھینچنے سے کم لوگ بچ نکلتے ہیں (ورنہ اکثر لوگوں کو یہ ضغطہ ہوتا ہے یعنی قبر ان کو دبوچتی ہے)-

فَلْجٌ - یا فُلُوْجٌ - مراد کو پہنچنا' فتح پانا' غالب ہونا' ثابت کرنا' تقسیم کرنا' چیرنا' آدھوں آدھ نا گر کرنا' مقرر کرنا-

فُلِجَ الرَّجُلُ - اس کو فالج ہوگیا-

اِفْلَاجٌ - فتح پانا' بامراد ہونا' فتح دینا' آگے کرنا' ظاہر کرنا' پیش کرنا'

تَفَلُّجٌ - پھٹ جانا-

فَالِجٌ - ایک مشہور بیماری ہے جس میں جسم کا ایک جانب بے حس وحرکت ہوجاتا ہے-

اِنَّهٗ کَانَ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ - آنحضرت ﷺ کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی- (یہ فَلَجٌ سے نکلا ہے بمعنے وہ کشادگی جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے درمیان ہوتی ہے- اور فرق اس کشادگی کو کہتے ہیں جو دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان ہو)-

اَفْلَجُ الثَّنِیَّتَیْنِ - دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی (یہاں فَلَجٌ بمعنی فرق ہے)-

لَعَنَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ - اللہ تعالی نے ان عورتوں پر لعنت کی جو حسن اور خوبصورتی کے لئے اپنے دانتوں میں کشادگی کرائیں (اکثر بوڑھی عورتیں کم سن بننے کے لئے دانتوں کو رگڑا کر سوہن چلا کر ایسا کرتی ہیں کیونکہ بڑھاپے میں دانت بڑے ہو کر مل جاتے ہیں ان کے درمیان دراڑ نہیں رہتی)-

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَالَمْ یَغْشَ دَنَاءَةً یَخْشَعُ لَهَا اِذَا ذُکِرَتْ وَ تُغْرٰی بِهَا لِئَامُ النَّاسِ کَالْیَاسِرِ الْفَالِجِ - جس مسلمان نے کوئی ایسا خراب کام نہ کیا ہو جس کے ذکر ہونے پر وہ سر جھکا لے (شرمندہ ہو جائے) اور جس میں ذلیل کمینے لوگ پھنس جاتے ہیں وہ اس جوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب ہو (سب کو ہرا دے- یہ فُلْجٌ بہ ضمہ فاء سے نکلا ہے بمعنی غلبہ اور جیت)-

اَیُّنَا فَلَجَ فَلَجَ اَصْحَابُهٗ - ہم میں جو غالب ہوا اس کے ساتھی بھی غالب ہوئے-

فَاَخَذْتُ سَهْمِیَ الْفَالِجَ - میں نے اپنا جیتنے والا حصہ لے لیا یا آگے بڑھا ہوا تیر-

بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَاصَمْتُ اِلَیْهِ فَاَفْلَجَنِیْ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپؐ کے پاس اپنا جھگڑا لے گیا (مقدمہ پیش کیا) آپؐ نے مجھ کو جتایا (غالب کیا)-

اِنَّهٗ بَعَثَ حُذَیْفَةَ وَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ اِلَی السَّوَادِ فَفَلَجَا الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِهٖ - حضرت عمرؓ نے حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کو سواد کی طرف بھیجا انہوں نے وہاں کے لوگوں پر جزیہ کی تقسیم کی (یعنی جزیہ کی مقدار ہر شخص پر مقرر کی- اصل میں فَلْجٌ اور فالج ایک مشہور پیمانہ ہے اس سے غلہ ماپتے ہیں اب تقسیم جزیہ کو بھی فَلْجٌ کہنے لگے- کیونکہ جزیہ میں غلہ ہی دیا کرتے تھے)-

فَلْجٌ - ایک موضع کا نام ہے یمامہ کی طرف اور یمن میں بھی ایک موضع ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہا کرتے تھے-

فَلْجٌ - ایک وادی ہے بصری اور حمی ضریہ کے درمیان-

اِنَّ فَالِجًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ - دو کوہان والا ایک اونٹ کنوئیں

میں گر گیا۔

اَلْفَالِجُ دَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔ فالج پیغمبروں کی بیماری ہے۔

لَا یَؤُمُّ صَاحِبُ الْفَالِجِ الْاَصِحَّاءَ۔ جو شخص فالج کی بیماری میں مبتلا ہو وہ تندرست لوگوں کی امامت نہ کرے۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّفْشُوَ الْفَالِجُ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ فالج کی بیماری پھیلے گی۔ (اکثر لوگ اسی عارضہ سے ناگہانی مریں گے اس بیماری میں سات دن کے اندر آدمی مر جاتا ہے۔ بعض فوراً مر جاتے ہیں اگر دل پر فالج گرتا ہے سات دن کے بعد اس کی تیزی جاتی رہتی ہے اور سترہ دن کے بعد تو مزمن ہو جاتا ہے)

اَعْطَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ ثَلٰثَ خِصَالٍ مِّنْهَا الْفَلْجُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو تین باتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں بامراد ہونا' فتحیاب ہونا۔

یَا مَعْشَرَ الشِّیْعَةِ خَاصِمُوْا بِسُوْرَةِ الْقَدْرِ تَفْلَجُوْا۔ شیعہ لوگو! تم سورۃ قدر (انا انزلناہ) پڑھ کر لوگوں سے جھگڑا کرو تم غالب ہو گے اپنی مراد کو پہنچو گے۔

وَ اَسْاَلُكَ الْفَلْجَ بِالصَّوَابِ۔ میں چاہتا ہوں کہ ٹھیک راستہ پاؤں (اس پر فائز ہوں)۔

هِیَ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ عَرْضِ الْاَدِیْمِ۔ مِثْلَ فَخِذِ الْفَالِجِ۔ جامعہ یعنی صحیفہ حضرت فاطمہؓ ستر ہاتھ طول میں تھا اور عرض اتنا جتنے دو کوہان والے اونٹ کی ران کے چمڑے کا ہوتا ہے۔

فَلَّاجٌ۔ کاشتکار۔

فَلْجٌ۔ چیرنا' کاٹنا' مکر کرنا' نقصان اٹھانا۔

فَلَاحَةٌ۔ زمین کھودنا' کھیتی کرنا۔

تَفْلِیْحٌ۔ ٹھٹا کرنا' مکر کرنا۔

اِفْلَاحٌ۔ مراد کو پہنچنا' فائز ہونا' زندگی حاصل کرنا' کوشش میں کامیاب ہونا۔

اِسْتِفْلَاحٌ۔ فائز ہونا' ظفر پانا۔

اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِكِ۔ (طلاق کا کنایہ ہے یعنی) اپنی فکر آپ کرے اب میں تجھ سے الگ ہوا۔

فَلَاحٌ۔ نجات' فوز' خیر میں باقی رہنا' سحری کھانا۔

فَلَّاحٌ۔ کاشتکار۔

فُلُوْحٌ۔ پھٹیں' شگاف (یہ جمع ہے فلح کی بمعنی پھٹن)۔

اَفْلَحُ۔ جس کا نیچے کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو۔

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ یعنی نجات اور بقاء اور فتح وفیروزی کی طرف آؤ (مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا بہشت پر فائز کرے گا ہمیشہ کا چین اور آرام دے گا)۔

مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ شِبَعَهَا وَ جُوْعَهَا وَرِیَّهَا وَ ظَمَاَهَا وَ اَرْوَاثَهَا وَاَبْوَالَهَا فَلَاحٌ فِیْ مَوَازِیْنِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ جو شخص گھوڑوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کر کے باندھے تو ان کا پیٹ بھرنا' بھوکا رہنا' سیراب ہونا' پیاسا رہنا' لید کرنا' پیشاب کرنا یہ سب اس کے ترازوئے اعمال میں قیامت کے دن باعث نجات اور کامیابی ہوں گے (یعنی ان گھوڑوں کا ہر ایک کام اس کے لئے باعث اجر ہوگا)۔

حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ۔ یہاں تک کہ ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں سحری کھانے کا وقت فوت ہو جائے۔

بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ وَّ فَلَحٍ۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو بھلائی اور کامیابی کی خوشخبری دی (یا دے)۔

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَمْرَاَتِهٖ اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِكِ فَقَبِلَتْهُ فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ۔ جب کوئی شخص اپنی عورت سے (کہے) اب تو اپنا کام آپ دیکھ لے اپنے لئے دوسرا راستہ نکال لے پھر عورت خاوند کی یہ بات منظور کر لے تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گی۔

كُلُّ قَوْمٍ عَلٰى مُفْلِحَةٍ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ ہر قوم اپنے خیال اور اعتقاد پر خوش ہے (وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق دین پر ہیں اور آخرت میں ہم ہی اچھے رہیں گے)۔

لَوْ لَا شَیْءٌ یَّسُوْءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَضَرَبْتُ فَلْحَتَكَ۔ اگر مجھ کو آنحضرت ﷺ کی ناراضی اور برا ماننے کا خیال نہ ہوتا تو میں تیرا ہونٹ چیر ڈالتا (اس پر تلوار کی مار لگاتا)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْفَلَّاحِیْنَ۔ کاشتکاروں کے باب میں اللہ

سے ڈرتے رہو (ان پر ظلم نہ کرو حد سے زیادہ ان پر محصول نہ لگاؤ)-

اَلْمَرْأَةُ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا تَفَلَّحَتْ وَ تَنَكَّبَتِ الزِّيْنَةَ- جب کسی عورت کا خاوند غائب ہو تو سادے طور سے رہے (میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے استعمال میں رکھے) زینت اور آرائش اور سنگار سے الگ رہے (ایک روایت میں تفلحت ہے یعنی دانتوں کو میلا اور زرد رہنے دے)-

اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ- جب تو تو پورا کامیاب ہوگا (اگر قید ہونے سے مسلمان ہو جائے)-

اَفْلِنِیْ مَفْلَحًا مَنْجَحًا- مجھ کو کامیابی اور بامراد موقع بدل دے-

اَلدُّعَاءُ مَقَالِيْدُ الْفَلَاحِ- دعاء کامیابی کی کنجی ہے-

فَلْذٌ- عطاء کرنا یا نقد دینا یا بہت دینا یا یکمشت دینا-

تَفْلِيْذٌ- کاٹنا-

مُفَالَذَةٌ- گفتگو کرنا بات پر بات کرنا-

اِفْتِلَاذٌ- مال میں سے ایک حصہ لے لینا-

فَالُوْذٌ- فالودہ جو آٹے اور پانی اور شہد سے بنایا جاتا ہے- عرب لوگ سب مٹھائیوں سے زیادہ اس کو عمدہ سمجھتے ہیں-

وَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا- زمین اپنے جگر کے ٹکڑے قے کر دے گی (یعنی سونے چاندی کے خزانے جو اس میں ہیں سب باہر آ جائیں گے ان کو اگل دے گی- یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتلائی شاید یہ مطلب ہو کہ معدنیات کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہوگا- ہر ملک کی کانیں نکالی جائیں گی)-

هٰذِهٖ مَكَّةُ قَدْ رَمَتْكُمْ بِاَفْلَاذِ كَبِدِهَا- یہ مکہ ہے اس نے اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی رئیس اور امیر) تمہاری طرف پھینک دیئے (وہ سب اس جنگ میں حاضر ہیں یعنی جنگ بدر میں)-

اِنَّ الْفَرَقَ مِنَ النَّارِ فَلَذَ كَبِدَهٗ- (ایک انصاری جوان کو دوزخ کا ڈر ہوا اس ڈر اور خوف نے اس کو اپنے گھر سے نکلنے نہ دیا آخر مر گیا- تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) آگ کے ڈرنے اس کا جگر کاٹ ڈالا- (مومنوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں بعض پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے- بعض پر امید اور رجاء کا- بعض پر عشق و محبت کا اور سب اپنے اپنے مقام پر اچھے ہیں)-

اَفْلَاذٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْ لَطَائِفِ اللَّذَّاتِ- طرح طرح کی لذتیں، بہت قسم کے مزے-

فِلِزٌّ- سفید تانبا یا پتھر یا جواہر یا معدنی چیز جو بھٹی میں گل جاتی ہے، جیسے سونا، چاندی، پیتل، تانبا وغیرہ-

كُلُّ فِلِزٍّ اُذِيْبَ- ہر فلز جو گلائی جائے-

مِنْ فِلِزِّ اللُّجَيْنِ وَالْعِقْيَانِ- چاندی اور سونے کے فلزات میں سے-

فَلْسٌ- تانبے کا پیسہ- (اس کی جمع فلوس اور افلس ہے)-

فَلَسٌ- مفلس ہونا محتاج ہونا-

تَفْلِيْسٌ- کسی کو مفلس قرار دینا-

اِفْلَاسٌ- نادار ہونا محتاج ہونا-

مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ- اگر کسی شخص کے پاس ملے جو مفلس ہو گیا (قاضی نے عدالت سے اس کو مفلس قرار دے دیا یعنی دیوالیہ) تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت اس کا زیادہ حقدار ہے (مثلاً کسی نے ایک گھوڑا زید کے ہاتھ بیچا ابھی قیمت وصول نہیں ہوئی تھی کہ زید دیوالیہ ہو گیا تو گھوڑے کا بائع اس گھوڑے کو لے لے گا دوسرے قرض خواہ اس میں شریک نہ ہو سکیں گے)-

فُلْسٌ- ایک بت تھا طے قبیلہ کا آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اس کے توڑنے کے لئے سنہ ۹ ھ میں بھیجا تھا-

مَا الْمُفْلِسُ- حقیقت میں مفلس کون ہے؟- (غالباً تم اسی کو مفلس سمجھتے ہو جس کے پاس پیسہ نہ ہو حالانکہ وہ دم بھر میں مالدار ہو سکتا ہے)-

فَلَّاسٌ- صراف-

فَلَسْطِيْنُ- بحر روم کے مشرقی ساحل پر ایک ملک ہے جو اردن اور ممالک مصر کے درمیان واقع ہے- پہلے یہ ملک شام کا ایک حصہ تھا- اس کا بڑا شہر بیت المقدس ہے- (فلسطون بھی اسی کو کہتے ہیں)-

قَطَعَ لَهُمْ قِطْعَةً مِّنْ فِلَسْطِيْنَ- (جب حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ مکہ والوں کو میوے کھلا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا) انہوں نے فلسطین میں سے (جو ملک شام کا بڑا سرسبز اور شاداب اور میوہ دار قطعہ ہے) ایک ٹکڑا زمین کا اکھیڑا (اور کعبہ کے گرد اس کو سات بار پھرایا۔ پھر مکہ کے قریب رکھ دیا اسی لئے اس کو طائف کہتے ہیں)۔

فَلْسَفَةٌ۔ یونانی لفظ ہے اس کے معنی حکمت کی محبت

فَیْلَسُوْفٌ۔ حکمت کا محبّ' فلسفہ کا عالم' حکیم اور ارسطو طالیس کا لقب ہے۔

تَفَلْسُفٌ۔ فلسفہ پر چلنا' اس کی پیروی کرنا (مجمع البحرین میں ہے کہ قَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ صِفَةُ الْمُتَفَلْسِفِيْنَ حدیث میں فلسفیوں کی صفت آئی ہے)۔

فَلْطٌ۔ وحشت پانا۔

اِفْلَاطٌ۔ فی البدیہہ۔

فَلَطٌ۔ ناگاہ۔

اِضْرِبْ فِلَاطًا۔ ناگہانی مارو۔ (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے)۔

فَلَاطُوْن۔ مشہور حکیم تھا ارسطو طالیس کا استاد۔

فَلْطَحَةٌ۔ پھیلانا' عریض کرنا۔

رَأْسٌ فِلْطَاحٌ یا مُفَلْطَحٌ۔ چوڑا سر۔

عَلَیْهِ حَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيْفَةٌ۔ ایک چوڑا کانٹا ہے اس پر ایک بل کھایا ہوا چھوٹا کانٹا۔

اِذَا ضَنُّوْا عَلَيْهِ بِالْمُفَلْطَحَةِ۔ جب اس پر پھیلی ہوئی چپاتی کی بخیلی کی۔ (بعض نے کہا مفلطحة سے روپیہ مراد ہیں۔ ایک روایت میں مطلفحة ہے)۔

فَلْعٌ۔ چیرنا یا کاٹنا۔ (تفلیع کے بھی یہی معنی ہیں)۔

تَفَلُّعٌ۔ پھٹ جانا۔ (جیسے انفلاع ہے)۔

فَالِعَة۔ آفت (فوالع اس کی جمع ہے)۔

سَیْفٌ فلوع۔ کاٹنے والی تلوار۔

فَلْغٌ۔ پھوڑنا۔

اِنْ اٰتِهِمْ يُفْلَغُ رَاْسِیْ كَمَا تُفْلَغُ الْعِتْرَةُ اگر میں ان کے پاس جاؤں تو میرا سر اس طرح پھوڑ دیا جائے گا جیسے عترت

(ایک ترکاری ہے) پھوڑی جاتی ہے۔

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَ هُمَا مُتَفَلِّغَتَانِ۔ حضرت عمرؓ اپنے دونوں ہاتھوں کو سجدے میں باہر نکالتے وہ (سردی سے) پھٹے ہوئے تھے۔

فَلْفَلَةٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا' اترانا' ملنا' کھانے میں مرچ ڈالنا' لوٹ جانا۔ (تفلفل کے بھی یہی معنی ہیں)۔

فُلْفُلٌ اور فِلْفِلٌ۔ مرچ' عقلمند' خدمت گار۔

رُزٌّ مُفَلْفَلٌ۔ پھریرے چاول جس کے دانے خوب نہ گلے ہوں۔

فَإِذَا هُوَ يَتَفَلْفَلُ۔ (عبد خیر نے کہا میں سحر کے وقت نکلا اور جلدی چلا اس لئے کہ حضرت علیؓ سے وتر کا وقت پوچھوں) دیکھا تو وہ مسواک دانتوں پر مل رہے تھے یا اتراتے ہوئے آ رہے ہیں یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے (قتیبی نے کہا میں نے یتفلفل کے معنی مسواک کرتے ہوئے نہیں سنے شاید صحیح یتتفل ہو گا یعنی تھوتھو کر رہے ہیں کیونکہ مسواک کرنے والا تھوکتا ہے)۔

فَلْقٌ۔ چیرنا' کھال اتارنا۔ (تفلیق کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اِفْلَاقٌ۔ ایک عجیب امر لانا۔

تَفَلُّقٌ۔ پھٹ جانا' خوب دوڑنا تاکہ لوگ اس پر تعجب کریں۔

اِنْفِلَاقٌ۔ پھٹ جانا۔

اِفْتِلَاقٌ۔ عجیب بات لانا۔

فَتَاتِیْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع زمانہ نبوت میں جب کوئی خواب دیکھتے تو) وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا (یعنی سچا ہوتا۔ جیسا خواب میں دیکھتے ویسا ہی بیداری میں ظاہر ہوتا)۔

فَلَقٌ۔ صبح کی روشنی یا خود صبح۔

يَا فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوٰى۔ اے چیرنے والے (یعنی اگانے والے) دانے اور گٹھلی کے (اے بیج اور گٹھلی کے پھاڑنے والے)۔

وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ۔ قسم اس کی (یعنی پروردگار کی) جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی (حضرت علیؓ اکثر

یوں ہی قسم کھایا کرتے تھے)-

اِنَّ الْبُکَاءَ فَالِقٌ کَبِدِیْ- روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا-

کَانَ یُخْرِجُ یَدَیْہِ فِی السُّجُوْدِ وَ ھُمَا مُتَفَلِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَیْنَھُمَا الدَّمُ- وہ اپنے دونوں ہاتھ سجدے میں باہر نکالتے جو سردی سے پھٹے ہوئے اوران پرخون چمکتا ہوتا-

جَمَعَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ- آپ نے ٹوٹی ہوئی رکابی کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا-

فَاَخْرَجَ اِلَیْنَا فِلَقًا- ٹوٹے ہوئے ٹکڑے ہمارے پاس نکالے (تلوار سے)-

فَاِذَا فِلَقُ خُبْزٍ- ناگاہ روٹی کے چند ٹکڑے نظر آئے-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَنْفَلِقُ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِہٖ- آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن) سب سے پہلے زمین میرے سر پر سے پھٹے گی (یعنی میں سب سے پہلے قبر سے اٹھوں گا)-

فَاَشْرَفَ عَلٰی فَلَقٍ مِّنْ اَفْلَاقِ الْحَرَّةِ- پھر دجال مدینہ کی پتھریلی زمین کے دوٹیلوں کے درمیان ہموار مقام پر کھڑا ہو گا- فلق وہ ہموار قطعہ جو دو ٹیلوں کے درمیان ہو (اس کی جمع فلقان بھی آتی ہے)-

صَنَعْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ مَرَقَةً یُسَمِّیْھَا اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ الْفَلِیْقَةَ- میں نے آنحضرت ﷺ کے لئے ایک شوربا تیار کیا مدینہ کے لوگ اس کو فلیقہ کہتے ہیں (بعض نے کہا فلیقہ وہ ہانڈی گوشت کی جس میں روٹی کے ٹکڑے توڑ کر ڈالے جاتے ہیں)-

مَا یَقُوْلُ فِیْھَا ھٰؤُلَاءِ الْمَفَالِیْقُ- (امام شعبیؒ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا) یہ قلاش مفلس لوگ اس میں کیا کہتے ہیں (قلاش مفلس لوگوں سے کم علم مراد ہیں یعنی جن کے پاس علم کی دولت نہیں ہے)-

رَاَیْتُہٗ فَاِذَا رَجُلٌ فَیْلَقٌ اَعْوَرُ- میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک بڑا موٹا تازہ کانا آدمی ہے (فیلق کہتے ہیں بڑے لشکر کو پھر موٹے بھاری بھرکم آدمی کو بھی کہنے لگے- قتیبی نے کہا شاید صحیح عیلم ہو یعنی بڑے قد و قامت کا آدمی)-

فَلَقٌ- دوزخ کے ایک شگاف کا نام ہے' صبح' کل مخلوق' دو ٹیلوں کے درمیان ہموار زمین' پہاڑ کا شگاف-

ھِیَ صَحِیْفَةٌ مِّنْ فَلَقٍ فِیْہِ- وہ ایک کتاب ہے جو اس کے شگاف سے نکلی ہے-

یَا فَالِقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا اَرٰی- اے پوچھاڑنے والا جہاں سے میں نہیں دیکھتا-

فَلْكٌ- چھاتی اور پستان کا گول ہونا (جیسے تفلیك ہے)-

تَفَلُّكٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

تَفْلِیْكٌ اور تَفَلُّكٌ- آسمان کی خبر دینا' غیب کی خبر دینا-

فَالِكٌ- گول پستان والی-

فُلْكٌ- کشتی (اس کی جمع بھی فلك ہے)-

فِلْكَةُ الْمِغْزَلِ- چرخہ کا چرخ جس کے بیچ میں تکلہ (صنارہ) لگایا جاتا ہے-

فَلَكٌ- گول دائرہ' دریا کی موج (اس کی جمع فلاك اور افلاك ہے)-

تَرَکْتُ فَرَسَكَ کَاَنَّہٗ یَدُوْرُ فِیْ فَلَكٍ- میں نے تیرا گھوڑا اس حال میں چھوڑا گویا وہ دائرے میں گھوم رہا تھا یا سمندر کی موج کی طرح بے قرار تھا-

اِنَّ الْفَلَكَ دَوَرَانُ السَّمَاءِ- فلک آسمان کی گردش ہے (یعنی تاروں کا مدار جیسے قرآن شریف میں ہے کل فی فلك یسبحون)-

فَلٌّ- کند کر دینا' روزن کر دینا' دھار جھڑ جانا' دندانے ہو جانا' توڑنا' ہزیمت دینا' باندھ دینا' جا کر پھر لوٹنا- (تَفْلِیْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں)-

اِفْلَالٌ- دولت چلی جانا-

اِفْتِلَالٌ- اور تَفَلُّلٌ اور انفلال- روزن پڑنا' دھار جھڑ جانا' دندانے پڑ جانا' شکست پانا-

اِسْتِفْلَالٌ- ایک ادنی حصہ مثلاً دسواں حصہ لینا-

فَلٌّ- شکست یافتہ-

شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْجَمَعَ کُلًّا لَكِ- وہ تجھ کو زخمی کرے (تیرا سر پھوڑے یا تیرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے (بعض نے فلك کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ تجھ سے لڑے

جھگڑے)۔

فِيْهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا يَوْمَ بَدْرٍ - حضرت زبیرؓ کی تلوار میں کچھ شکستگی تھی جو بدر کی جنگ میں ہوگئی تھی (کافروں کو مارتے مارتے تلوار ٹوٹ گئی تھی اس کی دھار جھڑ گئی تھی)۔

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ - (ان میں کوئی عیب نہیں ہے صرف یہی عیب ہے کہ) لشکروں سے لڑتے لڑتے ان کی تلواروں میں ٹوٹن ہوگئی ہے (جو سراسر فضیلت ہے)۔

وَلَا تَفُلُّوا الْمُدٰى بِالْاِخْتِلَافِ بَيْنَكُمْ - آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریوں کو کند نہ کرو (جب تمہاری تلواریں اور چھریوں کند اور شکستہ ہوں گی تو دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے۔ اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ تلواریں تیز اور باروت خشک رہے)۔

وَلَا فَلُّوْا لَهٗ صَفَاةً - ان کے کسی پتھر کو لوگوں نے نہیں توڑا۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی قوت اور طاقت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا)۔

يَسْتَزِلُّ لُبَّكَ وَ يَسْتَفِلُّ غَرْبَكَ - تیری عقل کو ڈگمگا دے اور تیری دھار کو کند کر دے۔

لَعَلِّيْ اُصِيْبُ مِنْ فَلِّ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِهٖ - شاید میں حضرت محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کی شکست سے کچھ فائدہ اٹھاؤں (ان کا لٹا ہوا مال و اسباب مول لے کر اس سے نفع کماؤں)۔

فَلٌّ مِنَ الْقَوْمِ هَارِبٌ - بھاگنے والا شکست پا گیا۔

اَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَ هُوَ مَفْلُوْلٌ - اپنے حریف کو شکست دے کر چھوڑ دے۔

اِنَّهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ فِيْ يَدِهٖ فَلِيْلَةٌ وَّ طَرِيْدَةٌ - معاویہ منبر پر چڑھے ان کے ہاتھ میں ایک بالوں کا گچھا اور ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔

اَيْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَ اُسَوِّدْكَ - ارے فلانے کیا میں نے (دنیا میں) تجھ کو عزت نہیں دی تھی تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا (تو فل تخفیف ہے فلان کی جو اکثر پکارتے وقت کہتے ہیں)۔

فِي الْوَالِي الْجَائِرِ يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فَيُقَالُ اَيْ فُلُ اَيْنَ مَا كُنْتَ تَصِفُ - ظالم حاکم دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی پھر اس سے کہا جائے گا ارے فلانے اب وہ کہاں گیا جو تو بیان کیا کرتا تھا۔

فَيْلَمٌ - بڑا موٹا، بھاری بھرکم۔

اَقْمَرَ فَيْلَمَ - دجال گورے رنگ کا بڑے تن و توش کا آدمی ہوگا۔ (ایک روایت میں فیلمانیا ہے معنی وہی ہیں)۔

اِفْتِلَامٌ - کاٹنا۔

فُلَانٌ - فلاں آدمی۔ یہ کنایہ ہے مرد سے، جیسے فلانۃ عورت سے اور اس صورت میں اس پر الف لام لانا جائز نہ ہوگا۔ لیکن اگر غیر عاقل سے کنایہ ہو تو اس پر الف لام آ سکتا ہے مثلاً کبت الفلان کہہ سکتے ہیں جب کہ فلان سے مراد ایک خاص اونٹ ہے۔ اسی طرح حلبت الفلانۃ جب اس سے ایک خاص اونٹنی مراد ہو۔

لَوْ اَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهٗ - کاش تم فلاں (یعنی حضرت عثمانؓ) کے پاس جاتے ان سے کہتے۔

اِنَّ اٰلَ بَنِيْ فُلَانٍ - فلاں شخص کی اولاد۔ (مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی گونسبا اس سے قرابت اور رشتہ داری ہے۔ مراد حکم بن العاص ہے جس کی اولاد مروان وغیرہ نے وہ ظلم اہل بیت رسالت پر کیا کہ معاذ اللہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرابت نسبی بغیر صلاح اور تقویٰ کے کچھ کام نہیں آتی)۔

هٰذَا فُلَانٌ لِاَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ - یہ فلاں شخص ہیں یعنی امیر المومنینؓ۔

لَا يَخْدِمُ مِنِّيْ فُلَانٌ وَّ فُلَانَةٌ - میری خدمت نہ غلام کرے نہ لونڈی۔

قُلْتَ لِفُلَانٍ وَّ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ - (مرتے وقت دینے سے کیا فائدہ) تو کہتا ہے یہ فلانے وارث کو دینا وہ تو اس کی ہو چکی (تو کہے یا نہ کہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں ہے خصوصاً جب دوسرے وارثوں کی اس میں حق تلفی ہو تو وہ ایسی ناجائز وصیت کو باطل کر سکتے ہیں)۔

فَلْهَمٌ - فرج۔ عورت کی شرمگاہ، کشادہ کنواں۔

اِفْتَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ فَاتَّهَمُوْا اِمْرَاَةً فَجَاءَتْ عَجُوْزٌ فَفَتَّشَتْ فَلْهَمَهَا - ان کی ایک لڑکی کا ہار گم گیا۔ انہوں نے ایک عورت پر گمان رکھا۔ ایک بڑھیا آئی۔ اس نے اس

عورت کی تلاشی لی اس کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (بعض نے قلهمها قاف سے روایت کیا ہے)-

فَلْوٌ - یا فِلَاءٌ - دودھ چھڑا دینا' پالنا' مارنا' سفر کرنا نادانی کے بعد دانا ہونا-

اِفْلَاءٌ - کے بھی یہی معنی ہیں اور جنگل میدان میں جانا' دودھ چھڑائی کی عمر تک پہنچنا-

اِفْتِلَاءٌ - بمعنی فلاء ہے-

فَلُوٌّ یا فُلُوٌّ یا فِلْوٌ - بچھیرا یا اونٹ کا بچہ جو دودھ چھڑانے کے قابل ہو یا دودھ چھڑا دیا ہو-

كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ - جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے-

وَ الْفَلُوُّ لَضَبِيْسٌ - سخت اور سرکش بچھیرا (جو سواری میں رام نہ ہوا ہو جس کو تعلیم نہ دی گئی ہو)-

فَلَاةٌ - جنگلی میدان یا جس میدان میں پانی نہ ہو' وسیع بیابان-

فَاُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّي الرَّجُلُ فَلُوَّهٗ وَ فَصِيْلَهٗ - (آدمی ایک کھجور یا آدھی کھجور خیرات کرتا ہے) پھر میں اس کو پالتا ہوں جیسے کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے (یہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ ایسا فرماتا ہے)-

فَلْيٌ - جوئیں دیکھنا' جوئیں نکالنا' سوچنا' باریکیاں نکالنا' انجام دیکھنا' مارنا-

فَلْيٌ - کٹ جانا-

تَفْلِيَةٌ - جوئیں نکالنا-

تَفَلِّيْ - جوؤں سے صاف کرنا' سر کو یا کپڑے کو-

تَفَالِيْ اور اِسْتِفْلَاءٌ - جوئیں نکالنے کی خواہش کرنا-

اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا كَانَ قَاطِعًا مِّنْ لِّيْطَةٍ فَالِيَةٍ کسی چیز سے خون بہا دے جیسے کاٹنے والی کھپچی نرکل (بانس) وغیرہ سے- (چھری کو بھی فالیہ کہتے ہیں یعنی کاٹنے والی'

دَعْهُ عَنْكَ فَقَدْ فَلَيْتُهٗ فَلْيَ الصَّلَعِ - اب اس کو چھوڑ دے میں نے اس کو جوؤں سے ایسا صاف کر دیا ہے جیسے گنجا صاف ہوتا ہے (گنجے کے سر پر بال ہی نہیں ہوتے تو جوئیں کہاں

سے آئیں- یہ معاویہ نے سعید بن عاص سے کہا)-

تَفْلِيْ رَأْسَهٗ - آپ کے سر کی جوئیں نکالتی تھی-

فَلَتْ رَأْسِيْ - میرے سر کی جوئیں نکالیں- (معلوم ہوا کہ سر کی جوں کا مارنا درست ہے اور ام حرام آنحضرت ﷺ کی محرم رشتہ دار تھیں)-

بابُ الفَاء مع المِيم

فَمٌ - منہ-

فُمَّ - بمعنی ثم - یعنی پھر-

بابُ الفاء مع النّون

فِنْجَانٌ - پیالی جس میں چائے یا قہوہ پیتے ہیں- (اس کی جمع فناجین ہے)-

فَنْخٌ - غالب ہونا' ذلیل کرنا' ریزہ ریزہ کرنا-

تَفْنِيْخٌ کے بھی وہی معنی ہیں-

فَنِيْخٌ - نرم' ناتوان-

مِفْنَخٌ - جو دشمنوں کا سر توڑے ان کو ذلیل کرے-

فَفَنَخَ الْكَفَرَةَ - حضرت عمرؓ نے کافروں کا زور توڑ دیا' ان کو ذلیل و خوار کیا-

بُرْدٌ غَيْرُ مَفْنُوْخٍ - ایک چادر جو پھٹی پرانی کمزور نہیں ہے-

فَنَخْتُ رَأْسَهٗ - میں نے اس کا سر پھوڑ ڈالا-

فَنَدٌ - سٹھایا جانا' بوڑھا ہو کر بے وقوف ہو جانا' بہکنے لگنا' پھوسٹ ہونا' پیر فرتوت ہونا' غلطی کرنا' خطا کرنا' جھوٹ بولنا-

تَفْنِيْدٌ - جھٹلانا' جاہل بنانا' ملامت کرنا' خطا کار ٹھہرانا' ضعیف کرنا' ارادہ کرنا' جھک پڑنا' گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرنا' تفصیل کرنا' بے فائدہ شاخیں کاٹ ڈالنا' چھنٹائی کرنا' گھوڑے کو چھریرا اور دبلا کرنا-

مُفَانَدَةٌ - ارادہ کرنا-

اِفْنَادٌ - خطا کرنا کلام یا رائے میں' خطا کار ٹھہرانا-

فَنَدٌ - عاجزی' کفران نعمت-

فِنْدٌ - بڑا پہاڑ-

فِنْدٌ- بڑا پہاڑ، ٹہنی، نوع، پہاڑ کی بنی، جمع شدہ قوم، گروہ، زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو- (اس کی جمع فنود اور افناد ہے)-

تَفَنُّدٌ -شرمندہ ہونا-

مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّاھَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا- تم میں کوئی کسی بات کا منتظر نہیں مگر بڑھاپے کا جو اس کی عقل کو خراب کردے یا بیماری کا جو اس کی صحت بگاڑ دے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آدمی جوان طاقتور صحیح سالم ہوتا ہے اور اس کو روزی بھی بقدر ضرورت ملتی ہے تو اس کو چاہیے کہ عبادت الٰہی میں خوب مصروف رہے اور اس موقع کو غنیمت جانے ایسا نہ ہو کہ بالکل محتاج آجائے پیٹ کی فکر میں عبادت نہ ہو سکے یا بہت مالدار ہو کر خدا سے غافل ہو جائے یا بوڑھا ہو کر سٹھیا جائے عقل میں خرابی آجائے یا بیمار ہو جائے اور بیماری کی وجہ سے عبادت نہ کر سکے)-

اَفْنَدَ- بیہودہ بکنے لگا-

لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِیْ- اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے، لغو بکتا ہے (یعنی مجھ کو دیوانہ بیوقوف نہ بناؤ)-

وَکَانَ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ بَلَغَ الْفَنَدَ- وہ بڑا بوڑھا آدمی تھا جو سٹھیا گیا تھا یا سٹھیانے کے قریب ہو گیا تھا-

لَا عَابِسٌ وَّ لَا مُفَنِّدٌ- نہ ترش رو نہ بیہودہ بکنے والے-

اَلَا اِنِّیْ مِنْ اَوَّ لِکُمْ وَ فَاۃً تَتَّبِعُوْنِیْ اَفْنَادًا اَفْنَادًا یُّھْلِكُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا- میں تم سب سے پہلے مرنے والا ہوں تم میرے پیچھے گروہ گروہ ہو کر آؤ گے ایک گروہ دوسرے گروہ کو مارے گا- (ایک کا ایک دشمن جان ہوگا)-

اَسْرَعُ النَّاسِ بِیْ لُحُوْقًا قَوْمِیْ وَ یَعِیْشُ النَّاسُ بَعْدَھُمْ اَفْنَادً یَقْتُلُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا- سب سے پہلے میری قوم کے لوگ (قریش مہاجرین اور انصار) مجھ سے مل جائیں گے- (دنیا سے گذر جائیں گے) ان کے بعد لوگوں کے الگ الگ گروہ زندگی گزاریں گے ایک گروہ دوسرے گروہ کو قتل کرے گا- (یعنی میری امت میں مختلف فرقے پیدا ہو جائیں گے ایک ایک دشمن ہوگا)-

لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلَّی عَلَیْہِ النَّاسُ اَفْنَادًا اَفْنَادًا- جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے الگ الگ گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھی (یعنی ایک امام کے پیچھے سب نے مل کر جنازے کی نماز ادا نہیں کی بلکہ ایک ایک گروہ آتا اور آپ پر نماز پڑھ کر چلا جاتا پھر دوسرا گروہ آتا)-

اُرِیْدُ اَنْ اُفَنِّدَ فَرَسًا- میں چاہتا ہوں کہ ایک گھوڑے کو اپنی پناہ بناؤں- (ضرورت کے وقت اس سے بچاؤ کروں- یہ فند الجبل سے نکلا ہے یعنی پہاڑ کی بنی- بعض نے کہا تفنید سے یعنی گھوڑے کا دبلا کرنا اور اس کو دوڑ کے لئے تیار کرنا مراد ہے)-

لَوْ کَانَ جَبَلًا لَکَانَ فِنْدًا- اگر وہ پہاڑ ہوتے تو پہاڑ کی بنی ہوتے یا سب پہاڑوں سے الگ اکیلے ہوتے-

فَنْعٌ- بہت مالدار ہونا، مال بڑھنا، بہت بخشش، فیاضی مشک کی بھڑک، خیر اور کرم اور فضل اور زیادت اور حسن ذکر (معاویہ نے ابن ابی محجن ثقفی سے کہا تیرے باپ کا یہ شعر ہے-

اِذَا مِتُّ فَادْفِنِیْ اِلٰی جَنْبِ کَرْمَۃٍ: تُرَوِّیْ عِظَامِیْ فِی التُّرَابِ عُرُوْقُھَا: وَ لَا تَدْفِنَنِّیْ فِی الْفَلَاۃِ فَاِنَّنِیْ: اَخَافُ اِذَا مَامِتُّ اَنْ لَّا اَذُوْ قُھَا- یعنی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو انگور کی بیل کے پاس گاڑنا، اس کی شاخیں مٹی میں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں گی اور مجھ کو سپاٹ میدان میں مت گاڑنا، وہاں ڈر ہے کہ انگور چکھنے کے لئے مجھ کو نہ ملے- یہ سن کر ابن ابی محجن نے جواب دیا میرے باپ نے یہ شعر بھی تو کہا ہے وَ قَدْ اَجُوْدُ وَ مَا مَالِیْ بِذِیْ فَنَعٍ: وَ اَکْتُمُ السِّرَّفِیْہِ ضَرْبَۃُ الْعُنُقِ: میرا مال بہت نہیں ہوتا نہ اس میں ترقی ہوتی ہے- تب بھی میں سخاوت کرتا ہوں- (یعنی باوجود قلت مال کے میں خود اور کرم کرتا رہتا ہوں اور راز کی بات کو میں چھپاتا ہوں گو اس میں گردن ماری جائے- (ابن ابی محجن نے اپنے باپ کا یہ شعر سنا کر معاویہ کو اپنے باپ کی فضیلت بتلائی کہ جہاں اس میں یہ عیب تھا کہ شراب خوری کا عاشق تھا وہاں یہ وصف بھی تھا کہ سخی اور رازدار تھا)-

فَنِیْعٌ- بہت مالدار-

فَنْوٌ- اور فَانِقٌ- ناز و نعمت سے پالا-

تَفَنُّقٌ - ناز و نعمت سے زندگی بسر کرنا، مبالغہ کرنا-

فَنِیْقٌ - وہ عمدہ اونٹ جس پر عرب لوگ نہ سواری کرتے ہیں نہ بوجھ لادتے ہیں - اس کی شرافت اور عمدگی کی وجہ سے -

كَالْفَحْلِ الْفَنِيْقِ - نر عمدہ اونٹ کی طرح ہے (اس کی جمع فنق اور افناق آئی ہے)-

خَطَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ - بڑے خطرے والی عمدہ نر اونٹ کی طرح (یہ حجاج ظالم نے اپنی منجنیق کے بارے میں کہا جو اس نے کعبہ پر لگائی تھی)-

تَفْنِيْقٌ - چین میں رکھنا، آسائش میں رکھنا-

اَفْنَقَ - اور تفنق - تکلیف کے بعد آسائش میں آیا-

جَارِيَةٌ فُنُقٌ - عمدہ لونڈی، ناز و نعمت میں پلی ہوئی لڑکی - (جیسے مفناق ہے)-

عَيْشٌ مُفَانِقٌ - آرام کی زندگی، خوش عیش زندگی-

فَنْكٌ - زیادتی کرنا، غالب ہونا-

فُنُوْكٌ - اقامت کرنا، ہمیشہ کرنا، گھس جانا، داخل ہونا، جھوٹ بولنا، بیہودہ بکنا-

مُفَانَكَةٌ - داخل ہونا-

اِفْنَاكٌ - جھوٹ بولنا، مواظبت کرنا، اصرار کرنا-

فِنْكٌ - دروازہ، رات کا ایک حصہ (جیسے فنک ہے)-

اَمَرَنِيْ جِبْرَئِيْلُ اَنْ اَتَعَاهَدَ فَنِيْكَيَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا کہ وضو میں ان دونوں ہڈیوں کا خیال رکھوں جو کانوں کے نیچے کنپٹی اور گال کے بیچ میں ہیں - (بعض نے کہا فنیکین وہ دو ہڈیاں جو چبانے کے وقت کنپٹی کے پاس ہلتی ہیں)-

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَلَا تَنْسَ الْفَنِيْكَيْنِ - جب تو وضو کرے تو فنیکین کو مت بھول (ان کو اچھی طرح دھو - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے بالوں کی جڑوں میں خلال کر)-

اُصَلِّيْ فِي الْفَنَكِ - میں فنک کی پوستین میں نماز پڑھتا ہوں - (فنک ایک جانور ہے لومڑی کی جنس سے، اس سے قدرے چھوٹا - اس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں - اس کی کھال نہایت لطیف اور ملائم اور سمور سے بھی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے)-

فَنٌّ - ہانک دینا، معاملہ میں دھوکا اور نقصان دینا، ادائی میں ٹال مٹول کرنا، آراستہ کرنا-

تَفْنِيْنٌ - لوگوں کو فن دار کرنا، ملانا، کئی قسم کی چیزیں کرنا-

تَفَنُّنٌ - کئی طرح کرنا، مختلف طور سے باتیں کرنا-

اِفْتِنَانٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

اِسْتِفْنَانٌ - کئی طرح پر چلانا-

فَنٌّ - حال، قسم، پیشہ، ہنر، علم - (اس کی جمع فنون اور افنان ہے)-

اَفَانِيْنُ الْكَلَامِ - گفتگو کے طرز اور طریقے اور اقسام-

فَنَنٌ - شاخ - (اس کی جمع افنان اور افانین ہے)-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ مُكَحَّلُوْنَ اُولُوْ اَفَانِيْنَ - بہشتی لوگ ان کے بدن پر بال نہ ہوں گے بے ریش و بروت ہوں گے - سرگیں آنکھیں سر پر چوٹیاں (بالوں کے پٹے)-

يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ - بہشت میں اتنے بڑے بڑے درخت ہوں گے کہ سوار اس کی ایک ڈالی (شاخ) کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے گا-

مَثَلُ اللَّحْنِ فِي السَّرِيِّ مَثَلُ التَّفْنِيْنِ فِي الثَّوْبِ - عمدہ اور شریف آدمی کی خطا کی مثال ایسی ہے جیسے مضبوط کپڑے میں کوئی ٹکڑا باریک اور جھرجھرا بودا ہوتا ہے - (محیط میں ہے کہ تفنین کپڑے کا گل جانا بن پھٹے یا جوڑ لگائے یا اس کی بناوٹ کا اختلاف کہ کہیں مضبوط ہو اور کہیں بودا جھرجھرا)-

رَجُلٌ مُتَفَنِّنٌ - فنون والا شخص-

فَنَاةٌ - مینگنی - (اس کی جمع فنوات ہے) اور مکوہ - (عنب الثعلب)-

فَنْوَاءُ - بہت بالوں والی عورت اور بہت شاخوں والا درخت-

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْفَنَا - مکوہ (کامونی) کی طرح اُگ آئیں گے (اس کا درخت جلد اُگ آتا اور بڑھ جاتا ہے)-

فَنَاءٌ - مٹ جانا، نیست ہو جانا، بوڑھا پھونس ہو جانا-

مُفَانَاةٌ - خاطر داری کرنا، مدارات کرنا-

تَفَانِيْ - ایک دوسرے کو فنا کرنا-

رَجُلٌ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ - ایک شخص جس کا خاندان اور قبیلہ معلوم نہ تھا (مجہول النسب)-

فِنَاءٌ - گھر کے سامنے جو آنگن ہو صحن - (اس کی جمع اَفْنِيَةٌ اور فُنِيٌّ ہے)-

بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَنْصَارِ - حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ان انصاریوں کے پاس بھیجا جن کے خاندان نامعلوم تھے - (ایک روایت میں امصار ہے یعنی نامعلوم شہروں میں)-

حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ دَارِهٖ - یہاں تک کہ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں ڈال دیا-

بَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ - اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں مسجد بنائی-

فِنَاءُ الْكَعْبَةِ - کعبہ کا صحن-

فَنَزَلَ بِفِنَائِهٖ - وہ اس کے صحن میں اتری (ایک روایت میں بقناۃ ہے وہ مدینہ میں ایک وادی کا نام ہے)-

كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ - ہم آنگنوں میں بیٹھے ہوئے تھے-

لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ بِعْتُ الْفَانِيَةَ وَ اشْتَرَيْتُ النَّامِيَةَ - (معاویہ نے کہا) اگر میں دیہات والوں میں ہوتا (گنوار) تو عمر والے (بوڑھے) جانوروں کو بیچ ڈالتا اور جوان بڑھنے والے جانور خرید لیتا-

شَيْخٌ فَانٍ - بوڑھا پھونس-

اُكْنُسُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ - اپنے مکانوں کے صحن جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو اور یہودیوں کی طرح میلے کچیلے غلیظ مت رکھو-

نَازِلٌ بِفِنَائِكَ - تیرے صحن میں اترا ہوں (یعنی تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں)-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرَعِ الْفِنَاءِ وَ صِفَرِ الْاِنَاءِ - اللہ کی پناہ مکان اجاڑ ہونے سے اور برتن چھوٹا ہونے سے-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ - تیری پناہ ان گناہوں سے جو آدمی کو جلد فنا کر دیتے ہیں - (جھوٹ، زنا، شراب خواری، ناطہ توڑنا، جھوٹی قسم کھانا، راستہ بند کرنا وغیرہ یہ وہ گناہ ہیں جو انسان کی عمر گھٹا دیتے ہیں)-

بابُ الفاء مع الواو

فَوْتٌ - یا فوات - وقت گزر جانا، مر جانا، چل دینا، آگے بڑھ جانا-

اِفَاتَةٌ - فوت کرانا-

تَفَوُّتٌ - غلبہ کرنا، سبقت لے جانا-

تَفَاوُتٌ - فرق ہونا، دوری ہونا، اختلاف ہونا-

اِفْتِيَاتٌ - ایجاد کرنا، حکومت کرنا-

لَا يُفْتَاتُ عَلَيْهِ - اس کے بغیر حکم کوئی کام نہیں کیا جاتا-

تَفْوِيْتٌ - فوت کرانا، گزر جانا-

مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مَائِلٍ فَاَسْرَعَ وَقَالَ اَخَافُ مَوْتَ الْفَوَاتِ - آنحضرت ﷺ ایک دیوار کے نیچے سے گزرے جو جھک گئی تھی (گر جانے کے قریب تھی) آپ وہاں سے جلد نکل گئے (لوگوں نے عرض کیا آپ جلدی چلے اس کی وجہ کیا ہے؟) فرمایا میں ناگہانی موت سے ڈرتا ہوں - (کیونکہ اس میں توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)-

فَاتَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا - (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے یعنی) فلاں شخص اس کام میں مجھ سے آگے نکل گیا-

اِنَّ رَجُلًا تَفَوَّتَ عَلٰى اَبِيْهِ فِيْ مَالِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اُرْدُدْ عَلٰى اِبْنِكَ مَالَهٗ فَاِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ - ایک شخص نے اپنے باپ سے پوچھے بغیر اپنے مال میں (صرف اپنی رائے سے) تصرف کیا (کسی کو اپنا مال ہبہ کر دیا باپ سے نہ پوچھا) آخر باپ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ نے فرمایا تیرے بیٹے نے جس کو مال دیا ہے اس سے واپس لے کر پھر وہ مال اپنے بیٹے کو دیدے تیرا بیٹا تیرے ہی ترکش کا ایک تیر ہے (خود وہ اور اس کا مال تیری ملک ہے - عرب لوگ کہتے ہیں: تفوت فلان علی فلان فی کذا یا افتات علیہ جب اپنی خود رائی سے کوئی کام کرے)-

اَمِثْلِيْ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فِيْ بَنَاتِهٖ - (عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا جب حضرت عائشہؓ نے ان سے پوچھے بغیر ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا) کیا میں ایسا ہوں کہ میری بیٹیوں میں کوئی مجھ سے

پوچھے بغیر تصرف کرے۔

لَا تَفْتَاتُوْا - اللہ تعالی پر پیش قدمی مت کرو۔

لَا تَفُتْنِیْ بِاٰمِیْنَ - میری آمین فوت نہ کرا (یعنی ایسا مت کر کہ میرے نماز میں شریک ہونے سے پہلے تو لا الضالین پڑھ جائے - ہوا یہ تھا کہ ابو ہریرہؓ مروان کی طرف سے تکبیر کہنے اور صفوں کے برابر کرنے پر مامور تھے اور مروان ان کے فارغ ہونے سے پیشتر نماز شروع کر دیتا تھا تو ابو ہریرہؓ کو ڈر رہا کہ کہیں میرے شریک ہونے سے پہلے سورۃ فاتحہ سے فارغ نہ ہو جائے اور میری امین کا موقع ضائع ہو جائے)۔

اَتَخَوَّفُ مِنَ الْفَوْتِ قُلْتُ وَ مَا الْفَوْتُ قَالَ الْمَوْتُ - میں فوت سے ڈرتا ہوں عرض کیا فوت کیا ہے؟ فرمایا موت۔

اِنَّمَا یُعَجِّلُ مَنْ یَّخَافُ الْفَوْتَ - وہ شخص کار خیر میں جلدی کرتا ہے جو موت سے ڈرتا ہے۔

مَوْتُ الْفَوَاتِ - مرگ ناگہانی۔

فَاتَتِ الصَّلٰوۃُ - نماز کا وقت گزر گیا۔

فَوْجٌ - بو پھیلنا' ٹھنڈا ہونا۔

تَفْوِیْجٌ - ٹھنڈا ہونا۔

اِفَاجَۃٌ - جلدی کرنا۔

اِسْتِفَاجَۃٌ - جلدی چاہنا۔

فَوْجٌ - ایک جماعت جو جلدی گزرنے والی ہو اور گروہ۔

یَتَلَقَّانِی النَّاسُ فَوْجًا - لوگ گروہ گروہ مجھ سے ملتے جاتے تھے (مجھ کو توبہ کے قبول کی مبارک بادی دیتے جاتے تھے - یہ کعب بن مالکؓ نے کہا)۔

فَیْجٌ - بھی بمعنی فوج ہے۔

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا - اور تم دیکھو کہ لوگ گروہ در گروہ خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

فَوْحٌ - خوشبو پھیلنا - (اور بدبو پھیلنے کو ھنوب کہیں گے - بعض نے کہا فوح خوشبو اور بدبو دونوں کے پھیلنے میں مستعمل ہوتا ہے) جوش مارنا۔

اِفَاحَۃٌ - جوش دینا' بہا دینا۔

شِدَّۃُ الْحَرِّ مِنْ فَوْحِ جَھَنَّمَ - گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے (ایک روایت میں من فیح جھنم ہے)۔

کَانَ یَاْمُرُنَا فِیْ فَوْحِ حَیْضِنَا - آپ ہم کو شروع حیض میں جب اس کا زور ہوتا یہ حکم کرتے۔

فَوْخٌ - آواز کے ساتھ گوز نکلنا' پادنا۔

اِفَاخَۃٌ - گوز لگانا۔

تَنَحَّ عَنِّیْ فَاِنَّ کُلَّ بَائِلَۃٍ تَفِیْخُ - (آنحضرت ﷺ حاجت کے لئے نکلے آپؐ کے ساتھ صحابہؓ میں سے کوئی گیا آپ نے اس سے فرمایا) سرک جا دور ہٹ جا اس لئے کہ ہر ایک پیشاب کرنے والا گوز لگاتا ہے (لہذا مناسب نہیں کہ تم قریب ہو اور اس کی آواز سنو)۔

فَوْدٌ - مر جانا' ہلا دینا' چلا دینا۔

فَائِدَۃٌ - نفع۔

اِفَادَۃٌ - ہلاک کرنا' مار ڈالنا' مال کمانا۔

فَوْدٌ - سر کا کونا' سر کے دونوں طرف کی چوٹیاں' کنپٹی' کنپٹی کے بال' بڑا تھیلا' بوری' فوج' گروہ' کنارہ۔

کَانَ اَکْثَرَ شَیْبِہٖ فِیْ فَوْدَیْ رَاْسِہٖ - آنحضرت ﷺ کا بڑھاپا آپ کے سر کے دونوں کناروں پر زیادہ معلوم ہوتا تھا (یعنی زیادہ سفیدی سر کے دونوں جانب تھی - بعض نے کہا فود کہتے ہیں سر کے زیادہ بالوں کو)۔

مَابَالُ الْعِلَاوَۃِ بَیْنَ الْفَوْدَیْنِ - (معاویہ نے کہا) دونوں کونوں کے درمیان یہ گھاتا (جو اونٹ کی پیٹھ پر بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے) کیسا ہے۔

اَمْ فَادَ فَازْلَمَّ بِہٖ شَاْوُ الْعَنَنِ - یا مر گیا موت کے قدم نے اس کو پا لیا (جلدی سے ملا لیا)۔

بَدَا الشَّیْبُ بِفَوْدَیْہِ - اس کے سر کے دونوں جانب میں سفیدی آ گئی۔

فَوْرٌ - یا فُؤُوْرٌ یا فَوَرَانٌ - جوش مارنا' خوشبو کا بھڑکنا' ابلنا' پھوٹ نکلنا' جاری ہونا' پھیلنا۔

تَفْوِیْرٌ - عورتوں کے لئے ادرار کی دوا (فیرہ) بنانا۔

فُوَّارَۃٌ - پانی کا منبع۔

فَوْرٌ - جلدی، ہر چیز کا اول -
فَوْرَةٌ - شدت، تیزی، ابتداء، آغاز، اجتماع گاہ -
فَيُّوْرٌ - سریع الغضب، جلد غصہ ہونے والا، تیز مزاج -
فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ - پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا -
كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَثُوْرُ اَوْ تَفُوْرُ - ہرگز نہیں یہ بخار ہے جو پھوٹ رہا ہے یا جوش مار رہا ہے -
اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ - گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہوتی ہے -
مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ - جب تک شفق کی سرخی گر نہ جائے - (ایک روایت میں ثور الشفق ہے اس کا ذکر پہلے گزر چکا) -
قَالُوْا اَخْرِجْنَا مِنْ فَوْرَةِ النَّاسِ - انہوں نے کہا کہ ہم کو لوگوں کے جماؤ میں سے نکالو (یعنی بازاروں سے جہاں لوگوں کا جماؤ ہوتا ہے، لوگ جمع ہوتے ہیں) -
نُعْطِيْكُمْ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ فَوْرِنَا - تم کو شروع ہی میں ہم پچاس اونٹ دیں گے -
فِيْ فَوْرِ حَيْضِهَا - حیض کے جوش اور زور میں (ایک روایت میں فی فوج حیضھا ہے) -
حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهٗ - یہاں تک کہ اس کا جوش مٹ جائے (یعنی دھواں نکلنا) -
اَلْحُمّٰى فَوْرَةٌ مِّنَ النَّارِ - بخار آگ کا جوش ہے (بدن کی حرارت جوش مارتی ہے جیسے ہانڈی میں ابال آتا ہے) -
جَاءَ مِنْ فَوْرِهٖ - فوراً آ گیا، جلدی آ گیا، اسی وقت آ گیا -
فَارَ فَائِرُهٗ - اس کا ابلنے والا ابل آیا (یعنی اس کو سخت غصہ آیا، پارہ چڑھ گیا) -
فَوْزٌ - مر جانا، ہلاک ہو جانا، نجات پانا، کامیاب ہونا -
تَفْوِيْزٌ - مر جانا، ظاہر ہونا، گذر جانا، طے کرنا
اِفَازَةٌ - کامیاب کرانا -
مَفَازَةٌ - وہ جنگل بیابان جہاں پانی نہ ہو، ہلاکت کا مقام یا نجات کا مقام، کامیابی، ہلاکت، نجات، سعادت -

اَمْ فَازَ فَازَ لَمَّ بِهٖ شَاوُ الْعَنَنِ - یا مر گیا موت کے قدم نے اس کو پالیا - (ایک روایت میں فاد ہے اس کا ذکر گزر چکا) -
وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّ مَفَازًا - وہ دور دراز سفر کے لئے چلا اور ایسے جنگل کو جہاں پانی نہیں (ہلاکت کا مقام اس کی جمع مفاوز ہے) -
فِيْ فَازَةٍ - ایک راوٹی میں (جو دو ستونوں کے درمیان لگائی جاتی ہے سایہ کے لئے) دو کھمبوں والے خیمہ میں -
فَوْضٌ - سپرد کر دینا، بغیر مہر کے نکاح کرنا -
تَفَاوُضٌ - برابر ہونا، شریک ہونا، گفتگو کرنا آپس میں -
فَوْضٰى - برابر والے، جن کا کوئی سردار نہ ہو، ہم رتبہ، ایسی قوم جس میں سب برابر ہوں یا متفرق یا ملے جلے -
تَفْوِيْضٌ - پھیر دینا، سپرد کرنا، سونپنا، بن مہر کے بیاہ دینا -
مُفَاوَضَةٌ - برابری کرنا، ہمسری کرنا، بحث کرنا، مقابلہ کرنا، شرکت کرنا، ساجھا کرنا -
فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ - میں نے اپنا کام تجھ کو سونپ دیا (تو جیسا چاہے ویسا حکم دے) -
فَوَّضَ اِلَيَّ عَبْدِيْ - میرے بندے نے اپنا کام مجھ کو سونپ دیا - (یا اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا) -
بِمَ ضَبَطْتَ مَا اَرٰى قَالَ بِمُفَاوَضَةِ الْعُلَمَاءِ - (معاویہ نے دغفل بن حنظلہ سے کہا) تم نے اتنا علم جو میں دیکھ رہا ہوں کیسے حاصل کیا؟ انہوں نے کہا عالموں کے ساتھ معاملہ کیا معنی؟ انہوں نے کہا میں جس عالم سے ملا تو جو علم اس کے پاس تھا اس سے حاصل کیا اور جو میرے پاس تھا وہ اس کو دیا) -
وَ لَا مُفَاوِضَ الْبُطْنِ - نہ بڑے پیٹ والے تھے -
اِنَّ اللّٰهَ فَوَّضَ اِلَى الْمُؤْمِنِ اُمُوْرَهٗ كُلَّهَا - اللہ تعالیٰ نے مومن کو اس کے سب کام سپرد کر دیئے - (یعنی مباح امور میں اس کو اختیار ہے جو چاہے کرے ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا) -
مُفَوِّضَة - ایک گمراہ فرقہ ہے جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کر کے دنیا کا سب کام ان کے سپرد کر دیا - یا حضرت علیؓ کے سپرد کر دیا -
مَنْ قَالَ بِالتَّفْوِيْضِ فَقَدْ اَخْرَجَ اللّٰهَ عَنْ سُلْطَانِهٖ -

جس نے یہ کہا کہ اللہ نے دنیا کے کام کسی کو سپرد کر دیئے ہیں (وہ جو چاہے کرے) اس نے اللہ کو حکومت سے خارج کیا۔ (اس کی حاکیت کو ختم کر دیا' اسے وجود معطل بنا دیا)۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَ لٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ۔ اسلام میں نہ جبر ہے (یعنی یہ کہ بندہ بالکل مجبور ہے جمادات کی طرح) اور نہ یہ کہ سب کام بندے کو سپرد کر دیئے گئے ہیں (وہ اپنے افعال میں بالکل مختار ہے) بلکہ دونوں کے بیچوں بیچ ایک امر ہے۔ (جو سچا اسلام ہے یعنی نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل قادر اور مختار ہے بلکہ ظاہر ایک طرح کی قدرت اس کو دی گئی ہے اس پر بھی وہ کوئی کام بغیر ارادہ اور مشیت اور تقدیر خداوندی کے نہیں کر سکتا)۔

فُوْطَۃٌ۔ ایک قسم کا کپڑا جو ممالک سندھ سے آتا ہے' اور رومال یا تولیہ' ازار جس کو خدام استعمال کرتے ہیں۔

فَوْظٌ۔ مرجانا۔

حَانَ فَوْظُہٗ۔ یعنی اس کی موت کا وقت آ گیا۔

فَوْعٌ۔ خوشبو کی پہلی مہک' تیزی' شروع' بہت نکلنا۔

تَفَوُّعٌ۔ قے کرنا۔

اِحْبِسُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَوْعَۃُ الْعِشَاءِ۔ اپنے بچوں کو پکڑ رکھو (ان کو باہر مت پھرنے دو) یہاں تک کہ تاریکی کا شروع گزر جائے۔

فَوْعَۃُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی پہلی مہک (ایک روایت میں فوغۃ ہے)۔

فَوْغٌ۔ بو مہکنا۔

فَائِغَۃٌ۔ جو بو ناک کی جڑ تک پہنچے۔

فَوْغَۃُ الْعِشَاءِ۔ عشاء کی تیزی' ابتداء۔ (یعنی تاریکی کے شروع میں زمانہ)۔

فَمٌ اَفْوَغُ۔ بڑا ولدار' موٹا منہ۔

رَجُلٌ اَفْوَغُ۔ ضخیم آدمی' موٹے منہ والا۔

فُوْفٌ۔ انگوٹھے کا ناخن' کلمہ کی انگلی کے ناخن پر رکھ کر سائل کو کچھ نہ دینے کا اشارہ کرنا۔

فُوْفٌ یا فُوْفٌ۔ گائے بیل کا مثانہ' جوانوں کے ناخنوں کی سفیدی۔

فُوْفٌ یا فُوْفَۃٌ۔ دانہ یا گٹھلی کا چھلکا۔

خَرَجَ وَ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ اَفْوَافٍ۔ حضرت عثمانؓ نکلے وہ روئی کے کپڑے کا ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ (اَفْوَافٌ جمع ہے فُوْفٍ کی بمعنی روئی۔ اصل میں فُوْفَۃٌ کہتے ہیں اس چھلکے کو جو گٹھلی یا دانہ پر ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں بُرْدُ اَفْوَافٍ اور حُلَّۃُ اَفْوَافٍ جو یمن کی ایک قسم کی چادر ہے)۔

بُرْدٌ مُفَوَّفٌ۔ جس چادر میں سفید دھاریاں ہوں۔

تُرْفَعُ لِلْعَبْدِ غُرْفَۃٌ مُفَوَّفَۃٌ۔ بندے کے لئے ایک بالا خانہ اٹھایا جائے گا جس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی ایک چاندی کی۔

فَوْقٌ۔ اور فَوَاقٌ۔ بلند ہونا' غالب ہونا' حج ہونا' برتر ہونا۔

فُوَاقٌ۔ ہچکی' سانس پھولنا۔

فُوُوْقٌ۔ دم نکلنے کے قریب ہونا یا مرجانا۔

تَفْوِیْقٌ۔ تیر میں فوق (سوفار) لگانا۔

فُوْقٌ۔ تیر کا وہ مقام جو چلہ سے لگا کر مارتے ہیں یعنی سوفار۔

اَفَاقَۃٌ۔ تیر کا فوق (سوفار) چلہ پر رکھنا مارنے کے لئے' بیماری سے چنگا ہونا' دو دفعہ دودھ دوہنے کے بیچ میں آرام لینا' وقفہ کرنا' تھن میں دودھ جمع ہونا' ہوش میں آنا' بیدار ہونا' ہوشیار ہونا' تنگی کے بعد فراخی آنا' چوکنا ہونا۔

تَفَوُّقٌ۔ برتر ہونا' بالا ہونا۔

اِنْفِیَاقٌ۔ تیر کا فوق (سوفار) ٹوٹ جانا۔

اِفْتِیَاقٌ۔ محتاج ہونا۔ ہچکی کی کثرت سے ہلاک ہونا۔

اِنَّہٗ قَسَمَ الْغَنَائِمَ یَوْمَ بَدْرٍ عَنْ فُوَاقٍ۔ آنحضرت ﷺ نے بدر کے دن لوٹ کے مالوں کو اتنی دیر میں بانٹ دیا جتنی دیر میں دوسری بار دودھ دوہا جاتا ہے (دونوں دوہنے میں جتنا وقت ٹھہرتے ہیں) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ لوٹ کے مالوں میں کمی اور بیشی کی یعنی کسی کو زیادہ دیا کسی کو کم ہر ایک کو اس کی حالت اور محنت کے موافق۔

عِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ قَدْرَ فُوَاقِ النَّاقَۃِ۔ بیمار پرسی اتنی دیر میں ہو سکتی ہے جتنی دیر اونٹنی کے دوسری بار دودھ دوہنے میں کرتے ہیں (ایک بار دودھ دوہ کر پھر اس کے بچہ کو چھوڑ دیتے

ہیں جب دودھ اتر آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں یا ایک ظرف بھر جاتا ہے تو دوسرا ظرف لانے میں جتنی دیر لگتی ہے)۔

اَنْظِرْنِیْ فُوَاقَ نَاقَۃٍ۔ (اشترؓ نے حضرت علیؓ سے صفین کی جنگ میں کہا) مجھ کو اتنی مہلت دو جتنی مہلت اونٹنی کے دونوں بار دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے (اتنی دیر میں دشمن کو پسپا کر دوں گا اس کا کام تمام کر دوں گا مگر خود حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے نہ مانا اور فوراً جنگ موقوف کرنے پر اصرار کیا آخر حضرت علیؓ کو بادل ناخواستہ منظور کرنا پڑا اور آپ نے مالک اشترؓ کو میدان جنگ سے واپس بلا لیا)۔

اَمَّا اَنَا فَاَتَفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا۔ میں تو اپنا ورد (وظیفہ) تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا ہوں (کچھ رات کو کچھ دن کو ایک بارگی سب نہیں پڑھ لیتا)۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ لَیُفَوِّقُوْنَنِیْ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ تَفْوِیْقًا۔ بنی امیہ مجھ کو حضرت محمد ﷺ کی میراث تھوڑی تھوڑی کر کے دیتے ہیں۔

مَنْ سُئِلَ فَوْقَھَا فَلَا یُعْطِہٖ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوۃ کی مقدار معین کر دی اور فرمایا) اگر کوئی تحصیلدار اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دینا (اس کی بات نہ ماننا کیونکہ وہ خائن ہے)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ الْجَمَالُ حَتّٰی مَا اُحِبُّ اَنْ یَّفُوْقَنِیْ اَحَدٌ بِشِرَاکِ نَعْلٍ۔ مجھ کو حسن اور خوبصورتی پسند ہے یہاں تک کہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی کی جوتی کا تسمہ بھی میری جوتی کے تسمے سے اچھا ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں فقت فلانا افوقه میں فلاں شخص سے بہتر اور برتر یا عالی رتبہ ہوں)۔

اَلشَّیْءُ الْفَائِقُ۔ اچھی عمدہ چیز۔

فَمَا کَانَ حِصْنٌ وَّ لَا حَابِسٌ
یَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِیْ مَجْمَعٍ

(آنحضرت ﷺ نے حنین کی لوٹ کے مال میں سے حصنؓ اور حابسؓ کو زیادہ دیا اور مرداس کو کم دیا تو اس نے یہ شعر پڑھا) یعنی حصن اور حابس کسی مجمع میں بھی مرداس پر نہیں بڑھے۔

کُنْتَ اَخْفَضَھُمْ صَوْتًا وَّ اَعْلَاھُمْ فُوْقًا۔ (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو سب لوگوں میں پست آواز تھے لیکن دینداری میں سب سے بلند رتبہ تھے۔

اِجْتَمَعْنَا فَاَمَّرْنَا عُثْمَانَ وَ لَمْ نَاْلُ عَنْ خَیْرِنَا ذَا فُوْقٍ۔ ہم سب نے جمع ہو کر اتفاق رائے سے حضرت عثمانؓ کو سردار بنایا اور جو شخص ہم سب میں بہتر اور بلند رتبہ تھا اس کے باب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

وَجَدْتُھَا حَارِقَۃً طَارِقَۃً فَائِقَۃً۔ میں نے اس کو تنگ فرج والی یا مغلوب الشھوۃ عالی خاندان بلند رتبہ پایا۔

حَتّٰی یَعُوْدَ السَّھْمُ اِلٰی فُوْقِہٖ۔ یہاں تک کہ تیر جس مقام سے نکلا تھا وہاں پھر لوٹ آئے۔

مَنْ رَمٰی بِکُمْ فَقَدْ رَمٰی بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ۔ جس شخص نے تم میں سے تیر مارا وہ لوٹا ہوا بے پیکان۔

وَ یَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ۔ اور شک کرے تیر کے فوق (سوفار) میں (کہ اس میں بھی جانور کا کچھ خون وغیرہ لگا ہے یا نہیں بلکہ صاف نکل گیا آر پار اس میں کچھ نہ لگا)۔

حَتّٰی یَرْتَدَّ عَلٰی فُوْقِہٖ۔ یہاں تک کہ تیر اپنے مقام پر پھر لوٹ آئے (جیسے یہ محال ہے ویسے ہی ان کا دوبارہ دین میں داخل ہونا محال ہے)۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَھَا۔ جو شخص چڑیا کو قتل کرے یا اس سے بڑے جانور کو یا اس سے بھی چھوٹے جانور کو (اور اس کی نیت کھانے کی نہ ہو نہ وہ جانور رموذی ہو تو قیامت کے دن اس سے پرسش ہوگی کہ تو نے ایک جاندار کو ناحق اور بے فائدہ کیوں مارا)۔

مِنْ فُوَاقٍ۔ راحت سے یا افاقہ سے۔

اَذًی فَمَا فَوْقَھَا۔ ایذا ہو یا اس سے بھی زیادہ یا کم۔

وَ فَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔ اس کے اوپر پروردگار کا تخت ہے۔

وَ کَانُوْا اَھْلَ بَیْتِ فَاقَۃٍ۔ وہ گھر والے محتاج تھے۔

فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اَیْنَ الصَّبِیُّ۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ کو ہوش آیا (وحی کی حالت جاتی رہی) فرمایا ہائیں بچہ کہاں گیا۔

اِفَاقَةُ الْمَرِيْضِ وَ الْمَجْنُوْنِ وَ الْمُغْشٰى عَلَيْهِ وَالنَّائِمِ - بیمار اور دیوانے اور غشی والے اور سونے والے کا افاقہ یعنی ان کا ہوشیار اور بیدار ہونا)-

فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ قَامَ مِنْ غَشْيَتِهٖ - (میں جب حشر میں اٹھوں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں) اب مجھ کو معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا وہ اس غشی کی وجہ سے جوان کو کوہ طور پر ہوئی تھی کھڑے رہیں گے (بیہوش ہی نہ ہوں گے)-

اَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ - مصیبت کے بعد جلدی سے تسلی پانے والا-

اَفَاقَ الْمَرِيْضُ - بیمار کو آرام ہوا (بیماری میں کمی ہوئی یا چنگا ہوگیا)-

فَكَتَمْنَا مُخِيْطًا فَمَا فَوْقَهٗ - پھر ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم یا زیادہ چھپالے (یعنی مال غنیمت میں سے)-

فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْئٌ - تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے (بلکہ تو سب سے بلند اور بالاتر ہے)-

مَنْ كَتَبَهُ اللّٰهُ سَعِيْدًا وَّ اِنْ لَّمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا كَفُوَاقِ نَاقَةٍ خُتِمَ لَهٗ بِالسَّعَادَةِ - لکھا ہے اس کا خاتمہ نیکی ہی پر ہوگا گو دنیا کا زمانہ اتنا باقی رہ گیا ہو جتنا دوبار دودھ دوہنے میں وقفہ ہوتا ہے-

فُوْلٌ - باقلا کا دانہ' لوبیا-

فَوَّالٌ - باقلا بیچنے والا یا پکانے والا-

مَا كَانَ طَعَامُ الْجِنِّ قَالَ الْفُوْلُ - (حضرت عمرؓ نے مفقود سے پوچھا) جنات کیا کھاتے ہیں؟ اس نے کہا باقلا - (لوبیا)-

فُوْمٌ - گیہوں یا روٹی' لہسن' چنا' بڑا لقمہ' وہ تمام غلے جس کی روٹی پک سکے-

فَوِّمُوْا لَنَا - ہمارے لئے روٹی بناؤ-

فَوْهٌ - بولنا' منہ کھولنا'

فَوَهٌ - کشادہ منہ ہونا-

تَفْوِيْهٌ - کشادہ منہ کرنا-

مُفَاوَهَةٌ - ایک دوسرے کے ساتھ منہ کھولنا' باتیں کرنا' مفاخرت کرنا-

تَفَاوُهٌ - ایک دوسرے سے بات کرنا-

اِسْتِيْفَاهٌ - کمی کے بعد خوب کھانا پینا یا پی کر پیاس بجھ جانا-

فَاهٌ اور فُوْهٌ اور فِيْهٌ اور فَمٌ - منہ - (جمع افواہ اور افماہ ہے)-

فَلَمَّا تَفَوَّهَ الْبَقِيْعَ - جب بقیع کے دہانہ پر (یعنی ابتدائی حصہ پر) پہنچے-

فُوَّهَةُ النَّهْرِ - نہر کا دہانہ - (یعنی شروع)-

فُوَّهَةُ الزُّقَاقِ - گلی کا دہانہ-

خَشِيْتُ اَنْ تَكُوْنَ مُفَوَّهًا - مجھ کو ڈر ہے کہیں تو بڑا بات کرنے والا فصیح و بلیغ ہو جائے-

اَقْرَ اَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاهُ اِلٰى فِيَّ - آنحضرت ﷺ نے مجھ کو یہ سورت منہ در منہ پڑھائی - (یعنی بالمشافہ آپ کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا - عرب لوگ کہتے ہیں: کلمنی فوه الی فی - اس نے مجھ سے منہ در منہ باتیں کیں)-

اَفْوَاهُ السِّكَكِ - گلیوں کے دہانے-

فِیْ نَهْرٍ فِیْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ - ایک نہر میں جو بہشت کے ابتدائی راستوں میں ہے-

اِنْ جَامَعْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ كَانَ بَيْنَكُمَا وَ لَدٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ خَطِيْبًا قَوَّالًا مُّفَوَّهًا - اگر تو جمعہ کی رات کو جماع کرے اور تم خاوند بیوی میں ایک لڑکا پیدا ہو تو وہ بڑا بات کرنے والا فصیح اور بلیغ ہوگا-

بابُ الفاء مع الهَاءِ

فَهْدٌ - پیٹھ پیچھے کسی کے ساتھ احسان کرنا-

فَهْدٌ - سو جانا' اپنے کام میں غفلت کرنا - (گویا فہد چیتے کی طرح سو جانا)-

فَهْدٌ - چیتا' تیندوا - (اس کی جمع فهود اور افهد ہے)-

فَهَّادٌ - چیتے کو شکار سکھلانے والا-

فَوْهَدٌ - موٹا' تازہ' قریب البلوغ لڑکا-

فَهْدَتَا الْبَعِيْرِ - اونٹ کی دونوں ہڈیاں جو کانوں کے پیچھے

اٹھی ہوئی ہوتی ہیں-

مُفَاهَدَةٌ- جھگڑا کرنا-

اِنْ دَخَلَ فَهِدَ- جب گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح پڑ کر سو جاتا ہے (یعنی گھر کے کاموں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چیتے کی طرح مجھ پر کود پڑتا ہے' ایک بارگی جماع کرنے لگتا ہے)-

فَاَرْسَلَ الْفُهُوْدَ عَلٰی صَيْدٍ فَتَبِعَتِ الصَّيْدَ اِلٰی مَكَانِ قَبْرِهٖ فَوَقَفَتْ- ہارون رشید نے چیتوں کو ایک جانور پر چھوڑا وہ اس کے پیچھے لگے یہاں تک کہ وہ جانور اس جگہ پہنچ گیا جہاں حضرت علیؓ کی قبر شریف تھی تو چیتے تھم گئے اور اس جانور کو پکڑ نہ سکے- (رشید نے اس پر تعجب کیا تب ایک شخص حیرہ والوں میں سے آیا اور رشید کو بتلایا کہ یہاں اس کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ کی قبر ہے)-

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفْهَدَ فَتًى- عبداللہؓ بڑے نیکوکار جوان تھے یا بڑے سونے والے جوان-

فَهْرٌ- یا فَهَرٌ- جماع کرنا اس طرح سے کہ ایک عورت سے دخول کیا اور انزال سے پہلے عضو کو نکال کر دوسری عورت سے دخول کیا اور وہاں انزال کیا-

اِفْهَارٌ- کے بھی یہی معنی ہیں- یہودیوں کی عید میں شریک ہونا' موٹائی کی وجہ سے سلوٹ والا ہونا-

تَفْهِيْرٌ- سانس پھول جانا-

تَفَهُّرٌ- درخرچی' مال یا کلام میں وسعت ہونا-

فِهْرٌ- دوا پیسنے کا پتھر' چھوٹا پتھر جس سے بادام ٹوٹ جائے یا جو ہتھیلی کو بھر دے-

فُهْرٌ- یہودیوں کا مدرسہ-

نَهٰی عَنِ الْفَهَرِ- فہر سے منع کیا- (اس کے معنی گزر چکے بعض نے کہا فہر یہ ہے کہ ایک لونڈی سے دوسری لونڈی کے سامنے یا اس طرح کہ وہ جماع کی حرکات سنتی ہو جماع کرنا-

وَ فِيْ يَدِهَا فِهْرٌ- ابولہب کی بیوی جب سورۂ تبت اتری تو ہاتھ میں ایک پتھر لے کر آئی جو مٹھی بھر تھا-

رَاٰی قَوْمًا يَسْدُلُوْنَ ثِيَابَهُمْ فَقَالَ كَاَنَّهُمُ الْيَهُوْدُ خَرَجُوْا مِنْ فُهُوْرِهِمْ- حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے کپڑے لٹکائے ہوئے تھے فرمایا یہ تو یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو اپنے مدرسوں سے نکلتے ہیں- (بعض نے کہا فہر یہودیوں کا وہ مقام جہاں عید کے دن جمع ہوتے ہیں یا جس دن کھاتے پیتے ہیں- ابوعبید نے کہا یہ کلمہ نبطیہ ہے یا عبرانیہ اس کی اصل بُهُوْهٰی- محیط میں ہے کہ فُهْرٌ معرب ہے فُوْرِيْم کا جو جمع ہے فور کی عبرانی زبان میں اور یہ ایک مشہور عید ہے یہود کی جو چودھویں اور پندرھویں ماہ آزار کو ہوتی ہے اس کو عِيْدُ الْفُوْرِيْم کہتے ہیں)-

فِهْرُ بْنُ مَالِكٍ- ایک قبیلہ کا باپ ہے-

فَهْرِسٌ- وہ کتاب جس میں کتاب کے نام ہوں یا جو کتاب کے اول یا آخر بطور خلاصہ مضامین کے ایک تحریر ہوتی ہے جس میں ابواب اور فصول کا تذکرہ ہوتا ہے-

فَهْرَسَةٌ- فہرست بنانا-

فَهْقٌ- بھر کر چھلکنے کے قریب ہونا-

اِفْهَاقٌ- بھر دینا' کشادہ ہونا-

تَفَهُّقٌ- بھر کر چھلکنے کے قریب ہونا-

بِئْرٌ مِّفْهَاقٌ- وہ کنواں جس میں پانی بہت ہو-

اِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ- تم میں سب سے زیادہ جن کو میں برا سمجھتا ہوں وہ لوگ ہیں جو بہت باتونی ہیں- (کثیر الکلام زبان آور)-

اِنَّ رَجُلًا يُدْنٰی مِنَ الْجَنَّةِ فَتَنْفَهِقُ لَهٗ- ایک شخص بہشت سے نزدیک کیا جائے گا پھر بہشت اس کے لئے کھل جائے گی-

فِيْ هَوَاءٍ مُّنْفَتِقٍ وَّجَوٍّ مُّنْفَهِقٍ- کھلی ہوا اور کشادہ جو میں (جو وہ کھلی فضا جو آسمان زمین کے درمیان ہے)-

فَنَزَغْنَا فِي الْحَوْضِ حَتّٰی اَفْهَقْنَاهُ- ہم نے حوض میں پانی کھینچ کھینچ کر ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ لبالب بھر گیا' چھلکنے کے قریب ہو گیا-

فَهْمٌ- یا فَهَمٌ یا فَهَامَةٌ یا فِهَامَةٌ یا فَهَامِيَةٌ سمجھنا' جاننا' پہچاننا-

تَفْهِيْمٌ- اور اِفْهَامٌ- سمجھانا-

تَفَهُّمْ - سمجھنا -
اِسْتِفْهَامْ - پوچھنا' مخاطب کے دل کی بات دریافت کرنا -
بَابُ الْفَهْمِ فِی الْعِلْمِ - معلومات کو سمجھنا -
اِلَّا فَهْمًا اُعْطِيَةً - (ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ نہیں ہے) البتہ سمجھ ایک چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو دیتا ہے (وہ قرآن اور حدیث سے بہت سے مسائل استنباط کرتا ہے جو صراحۃ ان میں مذکور نہیں ہیں - یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) -
اَفْهَمَنِی رَجُلٌ اِسْنَادَهٗ - مجھ کو ایک بڑے شخص نے اس کی سند بتلائی -
فَهَّةٌ - درماندگی' بات نہ کرسکنا' غلطی' چوک' خطا' لغزش -
فَهَاهَةٌ - بھول' چوک' عبادت' غلطی -
تَفْهِيْهٌ - بھلانا' زبان روک دینا -
قَالَ لِاَبِیْ عُبَيْدَةَ اُبْسُطْ يَدَكَ لِاُ بَايِعَكَ فَقَالَ مَارَاَيْتُ مِنْكَ فَهَّةً فِی الْاِسْلَامِ قَبْلَهَا اَتُبَايِعُوْنِیْ وَ فِيْكُمُ الصِّدِّيْقُ - حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ سے کہا اپنا ہاتھ پھیلاؤ میں تم سے (خلافت کی) بیعت کرتا ہوں' انہوں نے کہا میں نے تو اس سے پہلے جب سے تم مسلمان ہوئے ہو کوئی غلطی تمہاری نہیں دیکھی (مگر اس وقت غلطی اور خطا کر رہے ہو) کیا تم لوگ مجھ سے بیعت کرتے ہو اور تم میں حضرت صدیق اکبرؓ موجود ہیں (جو سب سے زیادہ خلافت اور امامت کے مستحق ہیں) -

بابُ الفاء مع الياءِ

فِیْ - حرف جر ہے جو ظرفیۃ زمان اور مکان اور مصاحبت اور تعلیل اور استعلاء وغیرہ معانی میں مستعمل ہوتا ہے - اور فی کے معنی منہ کے بھی آتے ہیں (حالت جر میں) جیسے سَمِعْتُ مِنْ فِيْهِ اس کے منہ سے سنا -
فَيْءٌ - رجوع کرنا' لوٹنا' پھر جانا' سرک جانا' سمت بدلنا' لے لینا' لپٹ حاصل کرنا -
تَفْيِيْءٌ - سایہ کرنا -
اِفَاءَةٌ - لوٹنا' لوٹ کا مال کما دینا' دلا دینا -

تَفَيُّأٌ - پلٹ جانا -
اِسْتِفَاءَةٌ - لوٹنا' مال غنیمت حاصل کرنا -
فِئَةٌ - گروہ' جماعت -
فَيْءٌ - مال غنیمت' خراج' جو مال مسلمانوں کو بدون جنگ کے ہاتھ آئے' سایہ جو لوٹ کر آئے یعنی زوال سے غروب تک (جیسے ظل وہ سایہ جو طلوع سے زوال تک ہو) -
تَفِيْئَةٌ - پیچھے' اس کے قریب - (نہایہ میں ہے کہ فیی وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے بدون جنگ اور جہاد کے ملے - اصل میں یہ فاء یفی فیئۃ سے نکلا ہے گویا یہ مال پہلے سے مسلمانوں کا تھا پھر لوٹ کر ان کے پاس آ گیا اور اسی لئے فیی اس سایہ کو کہتے ہیں جو زوال کے بعد ہوتا ہے وہ بھی مغرب سے لوٹ کر مشرق کی طرف آ جاتا ہے - بعض نے کہا ظل عام ہے ہر سایہ کو کہتے ہیں) -
وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِهَا لَمْ تَفِیْ ءِ الْفَيْئُ - ابھی دھوپ ان کے حجرے کے اندر تھی مشرقی دیوار پر سایہ نہیں چڑھا تھا - (یعنی عصر کی نماز بہت سویرے اول وقت پڑھی جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا - شاید وہ حجرہ تنگ ہو گا اور دیواریں چھوٹی ہوں گی) -
وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَا لَهُمَا وَمِيْرَاثَهُمَا - (ایک انصاری عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ان لڑکیوں کا باپ جنگ احد میں آپ کے ساتھ شہید ہو گیا) اور ان کے چچا (یعنی شہید کے بھائی نے) ان کا کل مال اور متروقہ لے لیا ہے جو ان کے باپ نے چھوڑا تھا -
فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَسْتَفِیْ ءُ سُهْمَا نَهُمَا - ہم نے اپنے آپ کو دیکھا ہم ان کے حصے اپنے لئے لیتے تھے ان کو تقسیم کر لیتے تھے -
اَلْفَيْئُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ - اپنے ناطہ والے پر احسان کرنا چاہئے (وہ غیر محتاجوں پر مقدم ہے) -
لَا يَلِيَنَّ مُفَاءٌ عَلٰی مُفِيْءٍ - مفتوح شخص فاتح پر حکم نہ کیا جائے (یعنی جس ملک کو صحابہؓ اور تابعین نے جنگ کر کے بزور شمشیر فتح کیا ہے اس ملک والے صحابہؓ اور تابعین پر حاکم نہ بنائے جائیں) -

مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حَدٍّ تُسْرِعُ مِنْهَا الْفِيْئَةَ-(حضرت زینبؓ ام المومنین میں سب خوبیاں ہی خوبیاں تھیں) ایک ذرا غصہ کی تیزی تھی ان کو جلد غصہ آ جاتا ہے تھا مگر جلد فرو ہو جاتا تھا- (جھٹ غصہ دور کر کے راضی ہو جاتیں)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيْحُ تُفَيِّؤُهَا-مومن کی مثال اس پودے کی سی ہے جو تازہ ہرا بھرا کھیتی میں نکلا ہو جدھر سے ہوا آئی ادھر سے مڑ گیا-(ہوا اس کو دائیں بائیں ہر طرف جھکاتی رہتی ہے لیکن پھر سیدھا ہو جاتا ہے- اسی طرح مومن پر ہزاروں مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کر کے پھر مضبوط اور درست ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور منافق کے وہ دنیا میں بڑے آرام سے رہتا ہے لیکن جب مصیبت آتی ہے تو ایمان نہ ہونے کیوجہ سے اس پر صبر نہیں کرتا اور جان کھو بیٹھتا ہے)-

كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ-تم اس وقت کیا کرو گے (لڑو گے یا صبر کرو گے) جب میرے بعد تمہارے حاکم ایسے لوگ ہوں گے جو کافروں کا مال (جو جنگ ختم ہونے کے بعد ان سے وصول ہو اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے برخلاف مال غنیمت کے یعنی جو جنگ میں ہاتھ لگے وہ تو لڑنے والوں کا ہے) خود اپنے لئے رکھ لیں گے' اپنے عیش و آرام میں اڑائیں گے غیر مستحقوں کو ہزاروں' لاکھوں روپے دیں گے اور مستحق محروم اور تکلیف اٹھاتے رہیں گے)-

اِذَا رَأَيْتُمُ الْفَيْءَ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ- جب تم بالوں کا جوڑا عورتوں کے سروں پر بختی اونٹوں کو ہانوں کی طرح دیکھو تو ان سے کہد واللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں کرے گا-(مطلب یہ ہے کہ اپنے بالوں میں اور بال ملا کر سر پر بڑے بڑے جوڑے رکھیں گی فخر اور تکبر کی راہ سے ان کو ہلائیں گی)-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَلَّمَهٗ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى تَفِيْئَةِ ذٰلِكَ-حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بات کی ان کے بعد ہی ابوبکرؓ آئے یعنی ان کے پیچھے ہی-(ایک روایت میں تیفۃ ذلک ہے یہ مقلوب ہے معنی وہی ہیں)-

لَوِانْهَزَمْتُمْ فِئْتُمْ اِلَيْنَا-اگر تم کو شکست ہوتی تو ہمارے پاس لوٹ آتے-

وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةٍ- بہشت میں لوگوں میں اور پروردگار کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہ ہو گی مگر ایک عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر ہو گی-

اِنَّ امْرَأَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ-ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی-

فِيْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ- چالیس بکریاں پوری ہونے کے سبب سے ایک بکری زکوۃ کی دینا ہو گی-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا فِيْ جَائِعِيْنَ-شکر اس خدا کا کہ جب ہم بھوکوں میں تھے تو ہم کو کھانا کھلایا-

فَيْجٌ- جلد چلنے والا ہرکارہ جو بادشاہی پیغام لے کر بھاگتا ہوا جاتا ہے' گروہ' جماعت' پشت ہموار زمین-(اس کی جمع فُيُوْجٌ ہے)-

فَيْحٌ- یا فَيَحَانٌ- جوش مارنا' بھاپ دینا' پھوٹ نکلنا مہکنا' کھل جانا-

فَيْحٌ-کشادہ ہونا' وسیع ہونا' منتشر ہونا'

اِفَاحَةٌ-ٹھنڈا کرنا-

فَيَاحِ-اسم ہے غارت کا' لٹیروں کی جماعت-

فَيْحٌ-کشادگی-

فَيَّاحَةٌ- وہ اونٹنی جس کے تھن بڑے بڑے ہوں اور بہت دودھیل ہو-

تَفَيُّحٌ-بکھیرنا' متفرق کرنا-

بَحْرٌ فَيَّاحٌ-کشادہ دریا-

اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ-گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے-اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ- بخار بھی دوزخ کے جوش سے آتا ہے (اس کو نہا کر پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہئے)

وَبَيْتُهَا فَيَّاحٌ یا فَيَاحِ-اس کا گھر کشادہ اور وسیع ہے-

اِتَّخَذَ رَبُّكَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا اَفْيَحَ مِنْ مِّسْكٍ- تیرے پروردگار نے بہشت میں ایک وادی لی ہے جس کی خوشبو

مشک سے بھی زیادہ مہک رہی ہے۔ (عرب کہتے ہیں: مَوْضِعٌ اَفْیَحُ اور رَوْضَۃٌ فَیْحَاءُ کشادہ مقام اور کشادہ چمن)۔

مَھَامِہُ فِیْحٌ۔ کشادہ میدان۔

مُلْکًا عَضُوْضًا وَّدَمًا مُّفَاحًا۔ کٹنی سلطنت اور بہتا خون (یعنی وہ بادشاہی جس میں ایک دوسرے کی حق تلفی اور کشت وخون اور فساد کا بازار گرم ہو)۔

فَیْدٌ۔ اترانا، مرجانا، ثابت ہونا، چلدینا، دور کرنا، فائدہ ملنا۔

تَفْیِیْدٌ۔ اترانا، سود پر روپیہ دینا۔

اِفَادَۃٌ۔ عطا کرنا، لے لینا۔

اِسْتِفَادَۃٌ۔ فائدہ لینا، حاصل کرنا۔

فَائِدَۃٌ۔ جو نفع آدمی کو حاصل ہو۔

رِبْحُ الْمَالِ یُزَکِّیْہِ یَوْمَ یَسْتَفِیْدُہٗ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا مال میں جو فائدہ حاصل ہو اس کی زکوۃ کب دے؟ انہوں نے کہا) جس دن وہ نفع کمائے اسی دن زکوۃ دے (شاید یہ خاص ابن عباسؓ کا مذہب ہوگا دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ جب اس نفع پر ایک سال گذر جائے اس وقت زکوۃ دینا ہو گی)۔

مَاتَتْ اِبْنَۃٌ لَّہٗ بِفَیْدٍ۔ ان کی ایک بیٹی فید میں مرگئی (فید ایک منزل کا نام ہے مکہ کے راستے میں)۔

فَیْشٌ۔ چل دینا، فصاحت سے بات کرنا۔

اِفَاصَۃٌ۔ بیان کرنا، پھینک دینا۔

مُفِیْصٌ۔ بمعنی مَحِیْصٌ۔ یعنی خلاصی اور چھٹکارا۔

کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِہِ الصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَجَعَلَ یَتَکَلَّمُ وَمَا یُفِیْصُ بِھَا لِسَانُہٗ آنحضرت ﷺ مرض الموت میں فرماتے تھے دیکھو نماز اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو آپؐ یہ فرما رہے تھے مگر زبان یاری نہیں دیتی تھی (صاف طور سے الفاظ نہیں نکل سکتے تھے۔ بیماری کی شدت سے)۔

فَیْضٌ۔ یا فُیُوْضٌ یا فُیُوْضٌ یا فَیَضَانٌ یا فَیْضُوْضَۃٌ۔ بہت ہونا، بہنا، بھرجانا، مرجانا، نکل جانا۔

اِفَاضَۃٌ۔ بہانا، لنڈھانا، لوٹنا، متفرق ہونا، جلدی سے چلدینا۔ بھردینا، ظاہر کرنا، جگالی کرنا۔

تَفَیُّضٌ۔ بہنا۔

اِسْتِفَاضَۃٌ۔ کشادہ ہونا، بہت درخت دار ہونا، پھیل جانا، مشہور ہوجانا، پانی بہانے کی درخواست کرنا۔

فَیَّاضٌ۔ بہت پانی والا۔ سخی، کریم، جواد۔

وَیَفِیْضُ الْمَالُ۔ مال کی کثرت (ریل پیل) ہوگی۔ (یہ فاض الماء و الدمع سے نکلا ہے یعنی پانی بہت ہوگیا یا آنسو بہت نکلے)۔

اِنَّہٗ قَالَ لِطَلْحَۃَ اَنْتَ الْفَیَّاضُ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کو فیاض فرمایا (کیونکہ وہ بڑے سخی اور دینے والے آدمی تھے کہتے ہیں انہوں نے اپنی قوم والوں کو چار لاکھ درم تقسیم کیے)۔

حَتّٰی یَتَکَثَّرَ فِیْکُمُ الْمَالُ وَ یَفِیْضُ۔ یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہوجائے اس کی ریل پیل ہو۔

فَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَۃَ۔ پھر عرفات سے آپ لوٹے۔

اَفَاضُوْا فِی الْحَدِیْثِ۔ باتوں میں لگ گئے۔

طَوَافُ الْاِفَاضَۃِ۔ اس طواف کو کہتے ہیں جو حج میں منی سے آکر کرتے ہیں پھر منی کو لوٹ جاتے ہیں یہ طواف فرض ہے اور حج کا ایک رکن ہے۔ اَخْرَجَ اللّٰہُ ذُرِّیَّۃَ اٰدَمَ مِنْ ظَھْرِہٖ فَاَفَاضَھُمْ اِفَاضَۃَ الْقِدْحِ۔ اللہ تعالی نے آدمؑ کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا پھر ان کو جوئے کی طرح گھمایا۔ (عرب لوگ تیروں پر جوا کھیلتے تھے)۔

ثُمَّ اَفِضْھَا فِیْ مَالِکَ۔ پھر اس پڑی ہوئی چیز کو جو تو نے پائی اپنے مال میں شریک کردے (ملادے)۔

مُفَاضُ الْبَطْنِ۔ آنحضرت ﷺ کا پیٹ سینہ کے برابر تھا (یعنی تو ندنہ تھی پیٹ باہر نکلا ہوا نہ تھا۔ بعض نے کہا مفاض کے یہ معنی ہیں کہ بھرا ہوا تھا)۔

ثُمَّ یَکُوْنُ عَلٰی اَثَرِ ذٰلِکَ الْفَیْضُ۔ پھر اس کے ساتھ ہی موت ہوگی (اصل میں فیض وہ لعاب ہے جو مرتے وقت ہونٹوں پر آجاتا ہے۔ عرب لوگ فَاضَ الْمَیِّتُ اور فَاظَ الْمَیِّتُ ضاد اور ظا دونوں سے کہتے ہیں۔ سیوطیؒ نے کہا فیض اور فیظ اور فوظ سب کے معنی موت ہیں)۔ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ

ثَلٰثًا - میں تو اپنے سر پر تین بار پانی لنڈھاتا ہوں (یعنی غسل میں)-

وَالنَّاسُ یُفِیْضُوْنَ - لوگ باتوں میں لگے تھے-

اَلَمْ تَکُنْ اَفَاضَتْ - کیا اس نے طواف الافاضہ نہیں کیا تھا-

بِیَدِہِ الْفَیْضُ - اس کے ہاتھ میں بہانا یعنی دینا ہے (ایک روایت میں اَلْقَبْضُ ہے یعنی روکنا)-

فَمَا اَتٰی عَلَیْہِ یَوْمٌ اِلَّا وَھُوَ مُفِیْضٌ عَلَیْہِ نُطْفَۃً - کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ آپ نے اپنے اوپر تھوڑا سا پانی نہ بہایا ہو (یعنی ہر روز غسل کرتے)-

فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ - آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں-

فَاَفَاضَتْ - پھر انہوں نے طواف الافاضہ کیا-

فَاضَ الْخَبَرُ - بات پھیل گئی' مشہور ہو گئی-

اَفِضْ عَلٰی رَاْسِکَ الْمَاءَ - اپنے سر پر پانی بہا-

اَثَرٌ مُّسْتَفِیْضٌ - مشہور حدیث جس کو دو یا دو سے زیادہ شخص نے روایت کیا ہو-

فَیْظٌ - یا فَیْظُوْظَۃٌ یا فَیْظَانٌ یا فُیُوْظٌ - مر جانا' قے کرنا' اگل دینا-

اِفَاظَۃٌ - مار ڈالنا-

تَفَیُّظٌ - اگل دینا-

حَانَ فَیْظُہٗ - اس کی موت کا وقت آ پہنچا-

اِنَّہٗ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِہٖ فَاَجْرَی الْفَرَسَ حَتّٰی فَاظَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِہٖ فَقَالَ اَعْطُوْہُ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ - آنحضرت ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے اتنی زمین مقطعہ کے طور پر دی وہ گھوڑے پر چڑھے اس کو یہاں تک دوڑایا کہ وہ مر گیا- پھر اپنا کوڑا پھینک مارا- اتنی زمین ان کو دیدو-

فَاظَ وَالِہُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ - بنی اسرائیل کا دیوانہ مر گیا-

اَرَاَیْتَ الْمَرِیْضَ اِذَا حَانَ فَوْظُہٗ - بیمار کے مرنے کا وقت آ لگے (مشہور روایت فیظہ ہے)-

فَیْفٌ - ہموار جگہ یا وہ میدان جہاں پانی نہ ہو (اس کی جمع اَفْیَافٌ اور فُیُوْفٌ ہے)-

فَیْفٰی اور فَیْفَاءٌ اور فَیْفَاۃٌ - ہموار جگہ وہ میدان جہاں پانی نہ ہو (اس کی جمع فَیَافِیْ ہے)-

یُصَبُّ عَلَیْکُمُ الشَّرُّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْفَیَافِیَ - تم پر شر اور فساد ڈالا جائے گا جہاں تک کہ (بستیوں کو گھیر کر) جنگلوں اور میدانوں تک پہنچے گا-

فَیْفُ الْخَبَارِ - ایک موضع ہے مدینہ کے قریب وہاں آنحضرت ﷺ نے عرینہ والوں کو اتارا تھا- (خبار کہتے ہیں نرم زمین کو- بعض نے حبار روایت کیا ہے)-

فَنْفَاءُ مُدَانٍ - مدان کا جنگل (مجمع البحرین میں ہے کہ فَیْف چکنی چٹان کو کہتے ہیں اس کی جمع فَیَافِیْ جیسے صحراء کی صحاری ہے)-

فَیْقٌ - جان دینا' اور مرغی کی آواز-

فِیْقٌ - وہ پہاڑ جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور لمبا آدمی-

تُرْوِیْہِ فِیْقَۃُ الْبَقَرَۃِ - (وہ اتنا کم خوراک ہے کہ) اس کو گائے کے تھن میں بچا ہوا دودھ سیراب کر دیتا ہے (اس کی جمع فیق اور فواق ہے)-

فَیْلٌ - یا فَیْلَۃٌ یا فُیُوْلَۃٌ - کم عقل ہونا' خطا کرنا' کوتہ اندیش ہونا-

تَفْیِیْلٌ - خطا کار ٹھہرانا' برا ٹھہرانا' ضعیف الرای ٹھہرانا-

تَفَیُّلٌ - ضعیف الرائے ہونا' زیادہ ہونا' موٹا ہونا-

اِسْتِفْیَالٌ - ہاتھی کی طرح ہونا-

فَائِلُ الرَّاْیِ - ضعیف العقل' بیوقوف-

فَیَالَۃٌ - کم عقلی-

فِیْلٌ - ہاتھی- (اس کی جمع اَفْیَالٌ اور فُیُوْلٌ اور فِیَلَۃٌ ہے)-

کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا اَوَّلًا حِیْنَ نَفَرَ النَّاسُ عَنْہُ وَاٰخِرًا حِیْنَ فَیَّلُوْا - (حضرت علی نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو دین کے سردار تھے اس وقت جب لوگ دین سے بھاگ گئے تھے (اس کو برا سمجھتے تھے یعنی شروع زمانہ اسلام میں) اور اخیر زمانہ میں بھی جب ان کی عقل پر پتھر پڑ گئے (حق بات کو نہ سمجھے خطا میں مبتلا ہوئے یعنی زکوۃ کی فرضیت سے انکار کیا- عرب لوگ کہتے ہیں فال الرجل اور فَیَّلَ جب ٹھیک رائے نہ ہو بلکہ غلطی اور خطا کرے- ایک روایت میں ہے حین فشلوا جب وہ نامرد بن گئے جہاد کرنے میں سستی کی)-

اِنْ یَّمُّوْا عَلٰی فَیَالَۃِ ھٰذَا الرَّاْیِ اِنْقَطَعَ نِظَامُ

الْمُسْلِمِيْنَ - اگر اس رائے کی بیہودگی پر قائم رہے تو مسلمانوں کا رشتہ انتظام کٹ جائے گا۔

اِجْعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيْلَ اَوِ الْقَتْلَ - اس حدیث میں یہ لفظ مشکوک رکھو یعنی فیل ہے یا قتل (یعنی راوی کو شک ہے کہ فیل کہا یا قتل لیکن ابونعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل روایت کیا ہے اور بعض نے فَتْكٌ جس کے معنی ناگہانی مار ڈالنا)۔

اٰذَانُ الْفِيَلَةِ - جیسے ہاتھیوں کے کان۔

حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ - اس کو اسی پروردگار نے روک دیا جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روک دیا تھا (جو کعبہ گرانے کی نیت سے آ رہا تھا)۔

بَابُ الْفِيْلِ - کوفہ کی مسجد کے ایک دروازہ کا نام تھا۔

كَانَ الْفِيْلُ مَلِكًا زَانِيًا فَمُسِخَ - ہاتھی ایک زانی بادشاہ تھا جو مسخ ہو گیا (اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک ہاتھی اسی کی اولاد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہاتھی کی صورت ایک باشادہ زانی کی ہو گئی تھی)۔

فَيْنٌ - آنا۔

فَيْنَانٌ - اچھے لمبے بال، خوبصورت لمبے بالوں والا۔

فَيْنَةٌ - ساعت، وقت، بخل، نامردی۔

مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا وَلَهٗ ذَنْبٌ قَدِ اعْتَادَهُ الْفَيْنَةَ بَعْدَ الْفَيْنَةِ - ہر آدمی میں جو پیدا ہوتا ہے ایک گناہ رہتا ہے اس کی عادت کر لیتا ہے جس کو وہ وقت بوقت کیا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کی طبیعت کسی نہ کسی گناہ کی طرف مائل رہتی ہے جو اس سے چھوٹ نہیں سکتا)۔

فِيْ فَيْنَةِ الْاِرْتِيَادِ وَرَاحَةِ الْاَجْسَادِ - طلب اور صحت جسمانی کے زمانہ میں۔

جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَتَزَوَّجِيْ ذَاجُمَّةٍ فَيْنَانَةٍ عَلٰى كُلِّ خُصْلَةٍ مِنْهَا شَيْطٰنٌ - ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اپنے خاوند کی شکایت کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا تو چاہتی ہے کہ ایک ایسے مرد سے نکاح کرے جس کے بال بڑے بڑے خوبصورت ہوں اور بالوں کی ہر لٹ پر ایک شیطان بیٹھا ہو۔

فِيْ - حرف جر ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ ف امر کا صیغہ ہے وَفٰى يَفِيْ سے جیسے قِ، وَقٰى يَقِيْ سے۔

فَفِيَالَهٗ - اس سے وفا کرو۔

فِيْ رِجَالٍ - سعدؓ اور عروہؓ نے اور کئی آدمیوں نے بیان کیا جب اور لوگ بھی وہاں موجود تھے سن رہے تھے۔

مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ - زچگی میں مر گئی۔

فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - اخیر دہے کی اخیر سات راتوں میں۔

فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ - قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (ان کو مفاتیح الغیب کہتے ہیں۔ یہ علم حق تعالی سے مخصوص ہے نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو البتہ اگر اللہ تعالی چاہتا ہے تو غیب کی کوئی بات کسی نبی یا ولی کو بتلا دیتا ہے مگر بن اللہ کے بتلائے ان کو ذاتی طور سے غیب کا علم نہیں ہے)۔

يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا - ایک درخت کے کاٹنے کی وجہ سے لوٹ پوٹ کر رہا ہے (وہاں کے مزے اٹھا رہا ہے)۔

قَالَتْ فِي السَّمَاءِ - (آنحضرت ﷺ نے اس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟) اس نے کہا آسمان پر (یہاں فی بمعنی علی ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا - آپ وضو بھی ان میں کر لیتے تھے (یعنی ان کو پہنے پہنے پاؤں دھو لیتے تھے یا پاؤں دھو کر ان کو پہن لیتے ابھی پاؤں گیلے ہوتے)۔

فِيْمَ اُطَهِّرُكَ - کس وجہ سے میں تجھ کو پاک کروں۔

حَدِيْثٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - جاہلیت کی بات ہے۔

يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - اس امت میں ایک گروہ پیدا ہو گا۔ (جو امت میں داخل نہ ہو گا اسی لئے یوں نہ فرمایا: مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ امت محمدی (ﷺ) میں داخل ہے یعنی مسلمان ہے)۔

يَاْتِيْهَا فِيْ - (اتنا کہہ کر امام بخاریؒ نے چھوڑ دیا اور شاید اس کے بعد مَاْتٰى ہے) یعنی کھیتی کے مقام یعنی فرج میں جماع کرے۔

کتاب القاف ق

یہ اکیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کے عدد سو ہیں۔

باب القاف مع الالف

قَأْبٌ۔ کھانا پینا یا جو برتن میں ہو سب پی لینا۔

قَأْبٌ۔ بہت سیر ہو جانا' بھر جانا۔

باب القاف مع الباء

قَبٌّ۔ سوکھ جانا' کاٹنا۔

قَبٌّ اور قَبِيبٌ۔ دانتوں کی کٹکٹاہٹ' آواز۔

قَبَبٌ۔ باریک ہونا' دبلا ہونا' کوچ کرنا' بلند ہونا۔

تَقْبِيبٌ۔ قبہ بنانا' سوکھ جانا۔

تَقَبُّبٌ۔ قبہ میں داخل ہونا۔

اِقْتِبَابٌ۔ کاٹ ڈالنا۔

قَابٌّ۔ تیسرا برس۔

قُبَّةٌ۔ گنبد۔ (اس کی جمع قِبَابٌ اور قُبَبٌ ہے)۔

خَيْرُ النَّاسِ الْقُبِّيُّوْنَ۔ بہتر لوگ وہ ہیں جو خالی پیٹ رہتے ہیں (برابر روزے رکھتے ہیں)۔

جَدَّاءُ قَبَّاءُ۔ (حضرت علیؓ نے ایک عورت کا حال بیان کیا کہ) وہ چھوٹی چھوٹی پستان والی اور دبے ہوئے پیٹ والی ہے (پیٹ پچکا ہوا دبلا ہے)۔

اَمَرَ بِضَرْبِ رَجُلٍ حَدًّا ثُمَّ قَالَ اِذَا قَبَّ ظَهْرُهُ فَرُدُّوْهُ۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ ایک شخص کو حد مارو پھر جب اس کی پیٹھ سوکھ جائے (زخم خشک اور مندمل ہو جائیں) تو اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: قَبَّ اللَّحْمُ یا قَبَّ التَّمْرُ گوشت سوکھ گیا یا کھجور سوکھ گئی)۔

كَانَتْ دِرْعُهٗ صَدْرًا لَاقَبَّ لَهَا۔ حضرت علیؓ کی زرہ صدریہ تھی (صرف سینہ پر تھی) اس کی پشت نہ تھی (یہ ماخوذ ہے قَبُّ الْبَكَرَةِ سے یعنی چرخہ کے بیچ کی لکڑی جس پر وہ گھومتا ہے)۔

فَرَاٰى قُبَّةً مَّضْرُوْبَةً فِى الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں ایک ڈیرہ لگا ہوا دیکھا۔

قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ۔ موتی اور زمرد کا قبہ۔

كَانَ اِذَا اَحْرَمَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَمَرَ بِقَلْعِ الْقُبَّةِ وَالْحَاجِبَيْنِ۔ امام محمد باقر جب احرام باندھتے تو حکم دیتے کہ ہودے کا قبہ نکال ڈالو اسی طرح دونوں طرف کے پردے۔

يَا عَلِيُّ الْعَيْشُ فِىْ ثَلٰثَةٍ دَارٍ نَّوْرَاءَ وَجَارِيَةٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ اے علی زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے' روشن گھر اور خوبصورت لونڈی اور پچکے پیٹ کا گھوڑا (دبلا پتلی کمر کا)۔

هَلَاكُ الْمَرْءِ فِىْ ثَلٰثٍ قَبْقَبِهٖ وَذَبْذَبِهٖ وَلَقْلَقِهٖ۔ آدمی کی تباہی تین چیزوں سے ہوتی ہے' پیٹ سے اور ذکر سے اور زبان سے (پیٹ کے لئے پرایا مال مارتا ہے چوری کرتا ہے بے حد یا مضر غذائیں کھا لیتا ہے اور ذکر سے زنا اور حرام کاری اور لواطت میں گرفتار ہوتا ہے۔ زبان سے جھوٹ' غیبت' گالی گلوچ' افترا بہتان وغیرہ صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے)۔

قِبٌّ۔ وہ ہڈی جو دونوں سرینوں کے درمیان ہے اور قوم کا بزرگ اور سردار۔

قَبْعٌ - بھلائی سے دور کرنا چھوڑنا۔

قُبْحٌ اور قُبَاحٌ اور قُبُوْحٌ اور قَبَاحَةٌ اور قُبُوْحَةٌ خرابی اور برائی۔

تَقْبِيْحٌ - برائی بیان کرنا' برا ٹھہرانا۔

مُقَابَحَةٌ - گالی گلوچ کرنا۔

اِقْبَاحٌ - برا کام کرنا۔

اِسْتِقْبَاحٌ - برا سمجھنا۔

قَبِيْحٌ - برا۔

اَقْبَحُ الْاَسْمَاءِ حَرْبٌ وَّمُرَّةٌ - سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں (کیونکہ حرب جنگ اور لڑائی کو کہتے ہیں اور جنگ بڑی خراب چیز ہے اس میں کشت وخون اور فساد اور بربادی ہے اور مرہ بمعنی تلخی جو طبیعت کو ناپسند ہے۔ بعض نے کہا ابلیس کی کنیت "ابومرہ" ہے اس وجہ سے یہ نام قبیح ہوا)۔

فَعِنْدَهٗ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ - میں اس کے پاس باتیں کرتی ہوں تو بری نہیں ٹھہرتی (وہ مجھ کو کسی بات پر ملامت نہیں کرتا کیونکہ میری عزت کرتا ہے' مجھ سے محبت رکھتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَبَّحْتُ فُلَانًا - میں نے اس سے کہا اللہ تجھ کو بھلائی سے دور رکھے خراب کرے)۔

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ - یوں مت کہو اللہ فلانے کا منہ قبیح کرے یا کسی قبیح کو خراب صورت نہ کہو (کیونکہ سب صورتیں اللہ کی بنائی ہوئی ہیں)۔

اُسْكُتْ مَقْبُوْحًا مَشْقُوْحًا مَنْبُوْحًا - (ایک شخص نے حضرت عمار کے سامنے حضرت عائشہؓ کو برا کہا۔ وہ سمجھا تو حضرت عمار چونکہ جنگ جمل میں حضرت علی کے طرفدار تھے تو حضرت عائشہؓ کی برائی سے خوش ہوں گے) حضرت عمارؓ نے کہا' ارے کمبخت بدبخت گالی خور چپ رہ (تو محبوبہ رسول اللہؐ اور ام المومنینؓ کی برائی کرتا ہے۔ ان کے فضائل بے شمار ہیں اگر ایک غلطی ان سے ہوگئی جس سے وہ نادم ہوئیں اور توبہ اور استغفار کیا تو کیا اس سے ان کی قدر و منزلت اور فضیلت جاتی رہی)۔

اِنْ مُّنِعَ قَبَّحَ وَكَلَحَ - اگر کسی نے اس کو نہ دیا تو اس کو برا کہنے لگا مونہہ بگاڑا۔

مَا اَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمُ الْحَدِيْثُ - تم میں سے کسی شخص کی بات کیسی قبیح ہوتی ہے۔

اِشْتَرُوْا مِنَ الْاِبِلِ الْقِبَاحَ فَاِنَّهَا اَطْوَلُ الْاِبِلِ اَعْمَارًا - بدصورت اور بدشکل اونٹ خریدا کرو ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے (بہ نسبت خوبصورت اونٹوں کے کیونکہ خوبصورت جانور پر نظر لگتی ہے)۔

قَبْرٌ - یا مَقْبَرٌ - زمین میں گاڑ دینا۔

اِقْبَارٌ - قبر بنانا' گاڑنے کا حکم دینا' مردے کو گاڑنے کے لئے حوالہ کرنا۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَقْبُرَةِ - قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں مردے گاڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کی مٹی نجاست یعنی مردوں کے خون اور پیپ سے مخلوط ہوتی ہے لیکن اگر مقبرہ میں پاک جگہ پر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر حمام میں ایک پاکیزہ مقام پر پڑھے اور بعض کے نزدیک صحیح نہ ہوگی۔ بعض کے نزدیک مکروہ ہوگی اگرچہ وہاں کی مٹی پاک ہو۔ اگر قبروں سے علیحدہ کوئی مقام ہو تو اس میں بالاتفاق نماز درست ہوگی۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قبر کی طرف منہ کرکے نماز پڑھے یا قبر کو سجدہ کرے یہ بالاتفاق حرام بلکہ شرک ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا يا مَقَابِرَ - اپنے گھروں کو قبر مت بناؤ (جیسے مردہ قبر میں نماز نہیں پڑھتا۔ ایسے ہی تم گھر کو مت کردو بلکہ گھر میں نماز پڑھا کرو۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر کو قبرستان کی طرح مت کرو جہاں نماز جائز نہیں ہے)۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا - اپنی کچھ نماز گھر میں بھی پڑھا کرو (مثلاً نفل نماز جیسے سنت وتر تراویح تہجد وغیرہ) اور گھروں کو قبر مت بناؤ (جیسے قبر میں نماز نہیں ہوتی اس طرح گھر کو مت کرو یا جو اللہ کی یاد نہ کرے وہ مردہ ہے اور اس کا گھر گویا قبر ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِىْ عِيْدًا - میری قبر کو عیدگاہ نہ بناؤ (وہاں عید کی طرح اجتماع نہ کرنا' ہر سال میلہ نہ لگانا جیسے عیدگاہ میں ہوتا

ہے)۔

نَهٰى عَنْ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَلَعَنَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ آنحضرتؐ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قبروں کو مسجد بنا لیں اور ان پر چراغاں کریں (روشنی تماشا عرس میلہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کی پہلے ممانعت ہوئی تھی پھر جب مردوں کو اس کی اجازت ہوئی تو عورتوں کو بھی اجازت ہوگئی اور ممانعت کا حکم منسوخ ہوگیا۔ بعض نے کہا عورتوں کیلیے ممانعت کا حکم بدستور باقی ہے' منسوخ نہیں ہوا اس لئے کہ عورتیں بے صبر ہوتی ہیں بہت روتی پیٹتی ہیں' اور قبروں پر چراغاں کرنا اس لئے منع ہوا کہ وہ بے فائدہ مال کا ضائع کرنا ہے۔ دوسرے یہ مقصود ہے کہ مسجدوں کی طرح کہیں لوگ قبروں کی تعظیم نہ کرنے لگیں)۔

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کیا کرتی ہیں (اکثر قبروں پر گھومتی رہتی ہیں)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت کی۔ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا (قبروں کی طرف ان کو قبلہ بنا کر نماز پڑھنے لگے)۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ۔ یا اللہ میری قبر کو بت کی طرح مت کرنا کہ لوگ اس کی پوجا کریں (جیسے بت کی طرف بار بار آتے ہیں' اس کے سامنے جھکتے ہیں' ڈنڈوت کرتے ہیں اس کو سجدہ کرتے ہیں یا اس کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے ہیں' ایسا حال میری قبر کا مت کرنا)۔

اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ۔ کہ ان وقتوں میں ہم اپنے مردوں کو دفن کریں (بعض نے کہا نقبر سے جہاں جنازے کی نماز مراد ہے)۔

قَالُوْا لِلْحَجَّاجِ وَكَانَ قَدْ صَلَبَ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَانِ اَقْبِرْنَا صَالِحًا۔ لوگوں نے ظالم حجاج بن یوسف سے کہا جس نے صالح بن عبدالرحمٰن کو سولی پر چڑھایا تھا کہ ہم کو صالح کی لاش گاڑنے دے۔

اِنَّ الدَّجَّالَ وُلِدَ مَقْبُوْرًا۔ دجال کمبخت جب پیدا ہوا تھا تو ایک جھلی میں ڈھپا ہوا تھا جس میں کہیں سوراخ نہ تھا (دایہ کہنے لگی یہ تو ایک جوڑی ہے' اس کی ماں نے کہا نہیں اس کھال کے اندر ایک بچہ ہے۔ آخر اس کو چیرا جب وہ رویا اس کے اندر سے زندہ نکلا۔ غرض اس کی پیدائش بھی عجیب تھی)۔

جَائَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهَا۔ (جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں) میری پھوپھی میرے باپ کی لاش اپنے قبرستان میں گاڑنے کے لئے (احد پہاڑ سے) لے کر آئی (جہاں وہ شہید ہوئے تھے) اتنے میں آں حضرتؐ نے منادی کی کہ جو لوگ اس جنگ میں مارے گئے ہیں ان کو اپنے ٹھکانوں میں (جہاں وہ شہید ہوئے مر کر گرے) لوٹا دو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو ایک مقام سے دوسرے شہر میں لے جانا درست نہیں۔ بعض نے کہا مرنے کے بعد ہی ایسا کرنا درست نہیں لیکن کچھ مدت کے بعد درست ہے کیونکہ جابرؓ اپنے باپ کی لاش چھ مہینے بعد احد سے لے کر آئے اور بقیع میں ان کو دفن کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ضرورت ہو تو نقل میت درست ہے بے ضرورت منع ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ عمرو بن جموح اور عبد اللہ بن عمرو دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے تھے۔ پھر پانی کا بہاؤ ان کی قبر پر آیا تو ان کی لاشیں نکالی گئیں اور دوسرے مقام پر گاڑی گئیں)۔

نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّجْلَسَ عَلَيْهَا۔ قبروں کو پاؤں سے روندنے سے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں مومنین کی قبروں کی اہانت ہے اور وہ جائز نہیں البتہ مشرکوں یا کافروں کی قبریں روندنا یا ان کی لاشیں کسی ضرورت سے اکھیڑ کر پھینکوا دینا درست ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے مسجد نبوی بناتے وقت کیا تھا)۔

نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ بِالنِّعَالِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ جوتیوں سمیت (مومنین کی) قبروں پر سے گزرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں اہانت ہے۔ مومنین کی قبور کی غرض یہ ہے کہ ہمارے شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے مومنوں کی قبروں کی اہانت بھی جائز نہیں

رکھی جیسے بتوں اور مورتوں کی اہانت کا حکم دیا کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر پھینک دیئے جائیں اور نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم درست رکھی کہ ان کو چومنے چاٹنے سجدہ کرنے لگے)۔

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔

لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔ قبروں پر بیٹھو نہیں نہ ان کی طرف نماز پڑھو (بعض نے حاجت کے لئے بیٹھنے سے مراد لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نہ تو قبروں کو حد سے زیادہ ذلیل کرو نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم کرو کہ نماز میں ان کو قبلہ کو لو بلکہ اعتدال پر چلو جیسے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے کیا کہ جب کسی مومن کی قبر پر جاتے تو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے)۔

طِيْنُ الْقَبْرِ سے مراد امام حسین کی قبر کی مٹی ہے۔

خَلُوْقُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ فِيْ ثَوْبِ الْاِحْرَامِ۔ اگر احرام کے کپڑے میں قبر کی خوشبو ہو (قبر بہ کسرۂ قاف اگر کی لکڑی کا وہ مقام جس کو کیڑا کھا گیا ہو۔ بعض نے غلطی سے اس کو قبر بہ فتحہ قاف پڑھا ہے یعنی آں حضرتؐ کی قبر شریف کی خوشبو)۔

قُبَّرَةٌ۔ چنڈول چکاوک (ایک قسم کی چڑیا ہے)۔

اَلْقُبَّرَةُ كَثِيْرَةُ التَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ وَتَسْبِيْحُهَا لِلّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مُبْغِضِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ قبرہ اللہ کی بہت تسبیح کرتی ہے اس کی تسبیح یہ ہے اللہ حضرت محمدؐ کے آل کی دشمنوں پر لعنت کرے (حیوۃ الحیوان میں کعب احبار سے ایسا ہی منقول ہے)۔

قَنْبَرٌ۔ حضرت علیؓ کا غلام تھا۔

لَمَّا رَاَيْتُ الْاَمْرَ اَمْرًا مُنْكَرًا
اَجَّجْتُ نَارِيْ وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا

(یہ حضرت علیؓ کا شعر ہے آپ نے ان لوگوں کو جو معاذ اللہ آپ کو خدا قرار دیتے تھے آگ میں جلوا دیا۔ ترجمہ یہ ہے) جب میں نے ایک بڑا خلاف شرع کام دیکھا تو آگ سلگوائی اور قنبر کو بلایا۔

قُبْرُسُ۔ ایک مشہور جزیرہ ہے بحیرہ روم میں انگریزی میں اس کو سائپرس کہتے ہیں پہلے یہ جزیرہ سلطان روم کے قبضہ میں تھا اب سلطنت برطانیہ نے اس پر قبضہ کیا ہے۔

قَبْسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا' سیکھنا' استفادہ کرنا' سکھانا۔

قَبْسٌ۔ نر جانور کا مادہ کو جلد حاملہ کر دینا۔

قَبَاسَةٌ۔ یہ قبس کا مترادف ہے۔

اِقْبَاسٌ۔ سکھانا' آگ کا شعلہ دینا' آگ کا شعلہ کسی کے لئے طلب کرنا۔

اِقْتِبَاسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا' روشنی حاصل کرنا' استفادہ کرنا' نظم یا نثر میں آیت قرآنی یا حدیث کا مضمون لانا۔

قَابُوْسٌ۔ خوبرو آدمی' خوش رنگ۔

اَبُوْ قُبَيْسٍ۔ مشہور پہاڑ ہے مکہ کے مشرقی جانب۔

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ۔ جس نے نجوم کا علم حاصل کیا (آئندہ کی باتیں بتلانے کے لئے) اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی (جیسے جادو سیکھنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے ویسے ہی اس علم نجوم کا حاصل کرنا جس سے آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں حرام ہے لیکن نجوم کا وہ علم جس سے دریا اور خشکی کے راستے اور جہاز رانی کے طریقے معلوم ہوتے ہیں یعنی علم ہیئت' اس کا سیکھنا اور سکھانا درست بلکہ ضروری ہے)۔

حَتّٰى اَوْرٰى قَبَسًا لِقَابِسٍ۔ یہاں تک کہ روشنی کے طلب گار کے لئے روشنی کا ایک شعلہ سلگا دیا (یعنی حق کے طلب گار کو راہ حق بتا دی)۔

اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ۔ ہم تو آپ سے ملنے اور آپ سے علم حاصل کرنے کو آئے ہیں۔

فَاِذَ اَرَاحَ اَقْبَسْنَاهُ مَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ جب وہ چلے جاتے تو جو دین کی باتیں ہم آں حضرت سے سنتے وہ ان کو بتلا دیتے۔

قِبَاسٌ اور **مِقْبَاسٌ**۔ وہ لکڑی جس پر آگ لگی ہو (یعنی جلتی ہوئی)۔

اَبُوْ قَابُوْسٍ۔ نعمان بن منذر کی کنیت ہے۔

قَبْصٌ۔ انگلیوں کے سروں سے لینا سیراب ہونے سے پہلے پانی موقوف کر دینا نیفہ ازار کے سوراخ میں ڈال کر کھینچنا' مادہ پر کودنا'

ہلکا پھلکا' چالاک ہونا-

قَبَصٌ -سر بڑا ہونا' ملجانا-

تَقَبِيْصٌ -چپک جانا' لگ جانا-

اِنْقِبَاصٌ -اندر گھس کر چھوٹی ہو جانا-

قَبْصٌ -اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں بہت ریت ہو-

قَبِصٌ -ہلکا' چالاک-

اِنَّ عُمَرَ اَتَاهُ وَعِنْدَهُ قِبْصٌ مِّنَ النَّاسِ - حضرت عمرؓ آپ کے پاس آئے اس وقت بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِنَّهُمْ لَفِي قِبْصِ الْحَصٰى -وہ تو کنکریوں کے بے شمار ڈھیر میں ہیں)-

فَتَخْرُجُ عَلَيْهِمْ قَوَابِصُ - ان پر گروہ در گروہ لوگ نکلیں گے-

اِنَّهٗ دَعَا بِتَمْرٍ فَجَعَلَ بِلَالٌ يَّجِيْئُ بِهٖ قُبَصًا قُبَصًا- آنحضرتؐ نے کھجور منگوائی تو بلال انگلیوں کے سروں سے پکڑ کر مٹھے کے مٹھے لانے لگے (یہ قبصة کی جمع ہے جیسے غرف' غرفة کی)-

قَبْصٌ - انگلیوں کے سرے سے شے پکڑنا (جیسے قَبْضٌ ساری ہتھیلی سے پکڑنا)-

يَعْنِي الْقُبَصَ الَّتِيْ نُعْطَى الْفُقَرَاءُ عِنْدَ الْحَصَادِ (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر" واتوا حقه يوم حصاده" میں کہا) مراد وہ مٹھے ہیں اناج کے یا میوے کے جو محتاجوں کو کاٹتے یا توڑتے وقت دیئے جاتے ہیں (ایک روایت میں قبض ہے ضاد معجمہ سے' معنی وہی ہیں یعنی مٹھیاں)-

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَفَتَحَ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِصُ لِيْ مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ- (ابوذرؓ نے کہا) میں ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ گیا انہوں نے (کوٹھری کا) ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کے خشک انگور انگلیوں کے سروں سے پکڑ پکڑ کر مجھ کو دینے لگے-

مِنْ حِيْنَ قَبِصَ - جب سے جوان ہوئے اور سر بڑا ہوا یا بلند ہوا-

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ بَنُوْكِ قُلْتُ يُقْبَصُوْنَ قَبْصًا شَدِيْدًا فَاَعْطَانِيْ حَبَّةً سَوْدَاءَ كَالشُّوْنِيْزِ شِفَاءً لَّهُمْ وَقَالَ اَمَّا السَّامُ فَلَا اَشْفِي مِنْهُ- (اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں) میں نے خواب میں آنحضرتؐ کو دیکھا' آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارے بیٹے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا سخت بخار میں سمٹے جا رہے ہیں (منقبض ہو رہے ہیں) یہ سن کر آپ نے ایک کالا دانہ کلونجی کی طرح ان کی تندرستی کے لئے مجھ کو دیا اور فرمایا موت کا تو علاج نہیں ہے لیکن اور بیماریوں کے لئے اس سے بڑھ کر تندرست کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے-

فَعَمِلَتْ بِاُذُنَيْهَا وَقَبَصَتْ - براق نے اپنے کان ہلائے اور دوڑنے لگا-

ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ شَاةٍ اَوْطَيْرٍ فَتَقْبِصُ بِهٖ- پھر ایک جانور بکری یا پرندہ کو لے کر آتے (اس عورت کے پاس جو خاوند کی وفات کے بعد بھاگتی (لوگوں سے اس کو شرم آتی کیونکہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوتی - ایک روایت میں فَتَفْتَضُّ بِهٖ ہے' اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

وَيُطْعِمِ مَكَانَهَا قُبْصَةً - اس کے بدلے ایک مٹھی کھانا کھلا دے (ایک روایت میں قبضة ہے اور قرآن شریف میں ایک قرآت یوں بھی ہے: فَقَبَصْتُ قَبْصَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ- ایک چٹکی رسول کے قدم کے نشان پر سے اٹھالی - صاد مہملہ سے اور مشہور قرآت ضاد معجمہ سے ہے)-

قُبَيْصَة - ایک مشہور تابعی ہیں یا صحابی ہیں - حضرت عمرؓ نے ان پر درہ اٹھایا تھا مارنے کو-

قَبْضٌ - لے لینا' پکڑ لینا' تھام لینا' باز رہنا' مار ڈالنا روزی تنگ کرنا' پاخانہ رک جانا' سمیٹ لینا-

تَقْبِيْضٌ - قبضہ میں دیدینا' قابض کرانا' جمع کرنا علیحدہ رکھنا-

اِقْبَاضٌ -تلوار کا قبضہ بنانا-

تَقَبُّضٌ -تشنج' سمٹ جانا' کود جانا-

اِنْقِبَاضٌ -مل جانا' سمٹ جانا' اندر گھس کر چھوٹا ہو جانا-

اِقْتِبَاضٌ -قبضہ کرنا-

قَابِضٌ - وہ دوا جو پاخانہ روک دے-

قَابِضٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی روزی روکنے والا یا ارواح کو قبض کرنے والا-

يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَقْبِضُ السَّمَاءَ - اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو سمیٹ لے گا (اپنی مٹھی میں لے لیگا)-

فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنَّ اِبْنًالِّيْ قُبِضَ - انہوں نے آں حضرت کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مر رہا ہے (آپ تشریف لائیے- کہتے ہیں کہ یہ پیغام حضرت زینبؓ نے آں حضرتؐ کی خدمت میں کہلا بھیجا تھا ان کا بیٹا علی بن ابی العاص مرنے کے قریب ہو رہا تھا- بعض نے کہا حضرت رقیہؓ نے یہ پیغام دیا تھا ان کے بیٹے عبداللہ بن عثمانؓ قریب الوفات تھے بعض نے کہا حضرت فاطمہؓ نے ان کے صاحبزادے حضرت محسن مرنے کے قریب تھے)-

اِنَّ سَعْدًا يَوْمَ بَدْرٍ قَتَلَ قَتِيْلًا وَّاَخَذَ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَلْقِهٖ فِي الْقَبَضِ - سعد بن ابی وقاص نے بدر کے دن ایک کافر کو مار ڈالا اس کی تلوار لے لی آں حضرتؐ نے ان سے فرمایا اس کو لوٹ کے جمع شدہ مال میں ڈال دے-

كَانَ سَلْمَانُ عَلٰى قَبَضٍ مِّنْ قَبَضِ الْمُهَاجِرِيْنَ - حضرت سلمان فارسیؓ مہاجرین نے جو ایک مال لوٹ کر جمع کیا تھا، اس کی محافظت پر مقرر تھے-

فَاَخَذَ قَبْضَةً مِّنَ التُّرَابِ - ایک مٹھی مٹی کی لی-

قُبْضَةٌ - بہ ضمہ قاف بہ معنی مقبوض اور قَبْضَةٌ بہ فتحہ قاف ایک مٹھی لینا-)

فَجَعَلَ يَجِيْئُ بِهٖ قُبَضًا قُبَضًا - بلال مٹھی بھر بھر کر کھجور لانے لگے-

هِيَ الْقُبَضُ الَّتِيْ تُعْطٰى عِنْدَ الْحَصَادِ - مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں "و اتوحقه يوم حصاده" کہا- مراد وہ مٹھیاں ہیں جو غلہ کاٹتے وقت محتاجوں کو دی جاتی ہیں-

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يَقْبِضُنِيْ مَا قَبَضَهَا - فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگتا ہے وہ مجھ کو برا لگتا ہے اور جس چیز سے وہ منقبض ہوتی ہے اس سے میں بھی منقبض ہوتا ہوں-

غَيْرُ مُفْتَرِشِهِمَا وَلَا قَابِضِهِمَا - نہ تو ہاتھوں کو (سجدے میں) زمین پر بچھایا نہ ان کو سمٹ کر پہلو سے ملا دیا-

قَبْضَةَ شَعِيْرٍ - جو کی ایک مٹھی (اور قُبْضَةُ شَعِيْرٍ بھی ہو سکتا ہے)-

فَاَخَذَ قَبْضَةً - پھر ایک مٹھی لی (ایک روایت میں قبصۃ بہ فتحہ قاف ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ - اللہ تعالیٰ علم اٹھالے گا (یعنی دین کا علم، اس طرح کہ دین کے عالم دنیا سے گزر جائیں گے)-

لٰكِنْ يَّنْزِعُهٗ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ - لیکن علم کو اٹھا لے گا اس طرح کہ عالم اور علم دونوں کو قبض کر لے گا (یا علم سے مراد علم کی کتابیں ہیں اس طرح کہ کتاب پر سے حرف مٹ جائیں گے)-

فَقَبَضَتْ اِمْرَاَةٌ يَدَهَا - ایک عورت نے آنحضرتؐ سے بیعت کرتے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا (حالانکہ آنحضرتؐ عورتوں سے صرف زبان سے بیعت لیتے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے نہ ملاتے- تو اس حدیث میں ہاتھ کھینچ لینے سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورتوں کی طرح اس نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا بلکہ ہاتھ سمیٹ لیا-)

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ - عبداللہ بن عمر جب حج کرتے اور حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جتنی مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کتر ڈالتے- (شاید ان کے نزدیک احرام کھولتے وقت سر اور ڈاڑھی دونوں کا قصر کرنا ضروری ہو گا اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو اس کو انہوں نے حج کے سوا اور حالتوں سے خاص رکھا ہو گا یا یہ کہ ڈاڑھی کا قصر جائز ہے اور منع یہ ہے کہ بالکل کترا کر چھوڑ دے یعنی ایک مٹھی سے کم کر دے- خس خسی- بعض علمائے امامیہ سے منقول ہے کہ ڈاڑھی اتنی رکھنا واجب ہے کہ اس کو ڈاڑھی کہیں اور امام مالکؒ سے منقول ہے کہ وہ ڈاڑھی کو جو ایک مٹھی سے زائد ہوتی کتر ڈالتے)-

مَا زَادَ بِقَبْضَةٍ فَفِي النَّارِ - جتنی ڈاڑھی ایک مٹھی سے زائد ہو وہ آگ میں پڑے گی (یہ حدیث امامیہ سے منقول ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ ڈاڑھی کو بہت لمبا کرنا بھی عمدہ نہیں- لیکن اعفوا اللحی کی حدیث سے اس کا جواز بلکہ وجوب نکلتا ہے)-

وَقَبَضَ اِسْرَائِیْلُ ثَلٰثَ اَصَابِعَ - اسرائیل نے جو اس حدیث کو عثمان سے روایت کرتا ہے تین انگلیوں کو بند کر لیا (یعنی تین باران کو بھیجا تھا)-

اَنَا اللّٰهُ وَیَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَیَبْسُطُهَا - میں اللہ ہوں اور آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کے قبض و بسط کو اپنی انگلیاں بند کر کے اور کھول کر بتلایا (مطلب یہ ہے کہ قبض و بسط اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے' اس میں تاویل کی ضرورت نہیں جیسے دوسری صفات میں- لیکن کیفیت اس کی اللہ ہی جانتا ہے- بعض نے کہا آنحضرتؐ نے انگلیاں بند کر کے اور کھول کر مقبوض کی صفت بیان کی یعنی آسمان اور زمین کی نہ کہ قابض اور باسط کی جو اللہ تعالیٰ ہے اور یہ تاویل بعید ہے)-

فَیَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ - پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی دوزخ والوں میں سے لے لیگا (اور جن کو چاہے گا اس مٹھی میں لے کر دوزخ سے نکال لے گا)-

اِذَا قُبِضَتْ - جب روح قبض کی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کثیف میں سمائی ہوئی ہے اور مرنے سے آدمی کا جسم فنا ہو جاتا ہے لیکن روح اپنے حال پر باقی رہتی ہے صرف اس کی کیفیت بدل جاتی ہے- یہ بھی معلوم ہوا کہ روح خود ایک جوہر قائم بالذات ہے نہ کہ عرض اور خون)-

بِیَدِهِ الْاُخْرَی الْقَبْضُ - اس کے دوسرے ہاتھ میں مارنا ہے (ایک روایت میں الفیض ہے یعنی احسان اور جود و کرم- ایک روایت میں ہے' ایک ہاتھ میں اس کے ترازو ہے)-

خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ مِّنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ - اللہ تعالیٰ نے ساری زمین سے ایک مٹھی لے کر اس سے آدمؑ کو پیدا کیا (یعنی ہر طرح کی مٹی ان کے پتلے میں لی' نرم اور سخت' پاکیزہ اور خبیث' نرم سے خوش اخلاق لوگ نکلے' اور سخت سے بدخلق اور پاکیزہ سے مومن اور خبیث سے کافر)

مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ - جو شخص مسلمان یتیم لے لے (اس کی پرورش اپنے ذمہ کر لے)-

یَاْخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ بِیَدِهٖ فَجَعَلَ یَقْبِضُهَا وَ یَبْسُطُهَا - پروردگار جل شانہ اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے گا' آنحضرت ﷺ انگلیوں کو بند اور کھولنے لگے (اللہ تعالیٰ کے قبض اور بسط کی طرف اشارہ کیا یعنی حقیقۃً قبض اور بسط مراد ہے اس میں تاویل کی ضرورت نہیں)-

لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا وَّلٰکِنْ یَنْتَزِعُهٗ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ - اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب علم کو دلوں سے نہیں چھین لے گا بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم اٹھا لے گا (یعنی دین کے عالم مر جائیں گے جاہل رہ جائیں گے- ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب عمل اٹھ جائے گا- یعنی عالم تو رہیں گے پر بے عمل- عبادہ بن صامت نے کہا خشوع اٹھ جائے گا- تو جامع مسجد میں جا کر دیکھے گا' ہزاروں آدمی جمع ہوں گے پر خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا ان میں سے ایک بھی نہ ہوگا)-

فَقَبَضَ عَلَیْهِنَّ - ان کلموں کو انگلیاں بند کر کے شمار کیا-

اَلْاِنْقِبَاضُ عَنِ النَّاسِ مَکْسَبَةٌ لِّلْعَدَاوَةِ - کھلنے کے بعد پھر لوگوں سے رک جانا دشمنی پیدا کرتا ہے (یعنی پہلے پہل تو کھل کر خوشی کے ساتھ کلا کرتا تھا اب رک کر ملنے لگا تو اس سے عداوت پیدا ہوگی' وضعداری یہ ہے کہ جو وضع شروع کرے اسی کو قائم رکھے جس سے کھل کر ملتا تھا اس سے ہمیشہ کھل کر ملتا رہے)-

تَقَبَّضَتِ الْجِلْدَةُ فِی النَّارِ - کھال آگ میں سمٹ گئی-

کُلَّمَا ازْقَبَضَ اللَّحْمُ عَلَی النَّارِ فَهُوَ ذَکِیٌّ وَ کُلَّمَا انْبَسَطَ فَهُوَ مَیْتَةٌ - جو گوشت آگ پر رکھنے سے سمٹ جائے تو وہ پاکیزہ گوشت ہے اگر پھیل جائے تو وہ مردار ہے-

مَا مِنْ قَبْضٍ وَّ لَا بَسْطٍ اِلَّا وَلِلّٰهِ فِیْهِ مَشِیَّةٌ وَّابْتِلَاءٌ - جو قبض اور بسط ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی آزمائش سے ہوتا ہے (یہاں قبض سے دل کی تنگی اور کدورت اور بسط سے خوشی اور کشادہ دلی مراد ہے یہ دونوں آدمی کے اختیار میں نہیں ہیں- خداوند کریم کی طرف سے ہوتے ہیں)-

قُبِضَ فُلَانٌ - وہ مر گیا-

مَقْبَضُ السَّیْفِ - تلوار کا قبضہ

قَبَضَ قَبْضَةً فَقَالَ اِلَی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ وَقَبَضَ قَبْضَةً وَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ - اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی ارواح

میں سے ایک مٹھی لی اور فرمایا' یہ بہشت میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ہے اور ایک مٹھی اور لی اور فرمایا یہ دوزخ میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

قَبْطٌ۔ ہاتھ سے اکٹھا کرنا۔

تَقْبِيْطٌ۔ (یہ مقلوب ہے تقطیب کا) ترش رو کرنا' منہ بنانا۔

كَسَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُبْطِيَّةً۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو قبطی کپڑا پہنایا (وہ ایک سفید مہین کپڑا ہوتا ہے جو مصر میں بنا کرتا تھا اس کے بنانے والے قبط تھے یعنی مصر والے اس لئے اس کو قبطی کہنے لگے بہ ضمہ قاف اور مصر والوں کو قبط بہ کسرہ قاف کہتے ہیں)۔

مَادَلَّنَا عَلَيْهِ اِلَّا بَيَاضُهُ فِىْ سَوَادِ اللَّيْلِ كَاَنَّهٗ قُبْطِيَّةٌ۔ ابن ابی الحقیق یہودی کو رات کی سیاہی میں اس کے رنگ کی سفیدی نے ہم کو دکھلا دیا گویا وہ ایک قبطی کپڑا تھا۔

اِنَّهٗ كَسَا امْرَاَةً قُبْطِيَّةً فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَتَّخِذْ تَحْتَهَا غِلَالَةً تَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ آنحضرتؐ نے ایک عورت کو قبطی کپڑا (جو مہین اور باریک ہوتا ہے) دیا اور فرمایا اس عورت سے کہو کہ اس کے نیچے ایک زیر جامہ موٹے کپڑے کا پہنے جس سے اس کی ہڈیوں کا حال معلوم نہ ہو' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ایسے باریک کپڑے جن میں سے ان کا بدن نظر آئے پہننا درست نہیں البتہ اگر موٹا کپڑا نیچے رکھ کر اوپر سے باریک کپڑا پہنیں تو درست ہے)۔

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِىَّ فَاِنَّهٗ اِنْ لَّا يَشِفُّ فَاِنَّهٗ يَصِفُ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (مصر کے باریک کپڑے) مت پہناؤ اگرچہ ان میں صاف نظر نہیں آتا لیکن بدن کا حال (عضو کی مقدار) تو معلوم ہوتا ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِىَّ وَالْاَنْمَاطَ۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنے قربانی کے اونٹوں پر قباطی اور سوزنیوں کے جھولیں ڈالتے۔

اَتٰى بِقَبَاطِىَّ۔ قباطی کپڑا لے کر آئے۔

فَاَعْطَانِىْ قُبْطِيَّةً۔ مجھ کو ایک قبطی کپڑا دیا۔

فُرِشَتْ بِالْقَبَاطِىِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا۔ پھر قباطی اور مطارف سے بھرا گیا جہاں تک کہ اس کا سب پانی کھینچ ڈالا۔

قَبْعٌ۔ آواز' فریاد' ہاتھی کی آواز' چنگھاڑ' چھپ جانا' چیخنا' سر جھکانا' اتار ڈالنا۔

قُبُوْعٌ۔ سر اپنی کھال میں گھسیڑنا یا گریبان میں سر ڈالنا۔

اِنْقِبَاعٌ۔ جھونجھ (گھونسلہ) میں گھس جانا۔

اِقْتِبَاعٌ۔ مشک کا منہ منہ میں لے کر پینا۔

يَا بْنَ قَابِعَاءَ۔ گالی ہے یعنی اے احمق۔

قُبَاعٌ۔ بڑے سر والا مرد۔

كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ آنحضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

قَبِيْعَةٌ۔ بند شمشیر یا جو قبضہ کے سر پر ہو یا تلوار کے دونوں چھلوں کے تلے (طیبی نے کہا قَبِيْعَةٌ۔ وہ جو قبضہ کے اس جانب پر ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے' چاندی ہو یا لوہا)

قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا ضَجَّ ضَجَّةَ الثَّعْلَبِ وَقَبَعَ قَبْعَةَ الْقُنْفُذِ۔ اللہ فلاں شخص کو تباہ کرے لومڑی کی طرح چلایا اور سیہی کی طرح (یعنی سیہہ کی طرح) کھال میں سر گھسیڑ لیا۔ (چھپ گیا)۔

اِنْ وَلِيَكُمْ وَالٍ رَؤُوْفٌ بِكُمْ قُلْتُمْ قُبَاعُ بْنُ ضَبَّةَ۔ اگر تم پر کوئی ایسا حاکم مقرر کیا جاتا ہے جو تم پر مہربان ہو (نرمی سے پیش آئے) تو تم کہتے ہو یہ تو قباع بن ضبہ ہے۔ (جو ایک احمق شخص تھا عرب میں' پھر جو شخص احمق اور بیوقوف ہوا اس کو کہنے لگے اور حارث بن عبداللہ کو جو قباع کہتے ہیں تو اس وجہ سے کہ انھوں نے لوگوں کے ماپ بدل دیئے تھے اور ایک پیمانہ کو جو چھوٹا تھا لیکن اس میں آٹا بہت سماگیا تھا کہنے لگے تمہارا یہ پیمانہ تو قباع ہے' اس روز سے خود حارث کا لقب قباع ہو گیا۔) (عرب لوگ کہتے ہیں: قَبَعْتُ الْجَوَالِقَ۔ جب اس کے کناروں کو اندر یا باہر موڑ دے' مطلب یہ ہے کہ وہ گہرا ہے)۔

فَذَكَرُوْا لَهُ الْقُبْعَ۔ صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے نرسنگے کا ذکر کیا (یعنی بوق کا کہ اذان کے وقت اس کو بجا دیا کرو)۔

قَبَعْثَرٰى۔ بڑے تن و توش کا اونٹ۔

فَجَاءَنِىْ طَائِرٌ كَاَنَّهٗ جَمَلٌ قَبَعْثَرٰى۔ ایک پرندہ میرے

پاس آیا گویا وہ ایک بڑا اونٹ تھا-

قَبْقَبٌ - آواز کرنا اور پیٹ کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ آواز کرتا ہے-

قَبْقَابٌ - جھوٹا' کذاب' بہت بڑ بڑ رانغ والا اونٹ' فرج' کھڑاوٴں' بکی' کثیر الکلام-

مَنْ وُقِيَ شَرَّ قَبْقَبِهٖ وَذَبْذَبِهٖ وَلَقْلَقِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص پیٹ اور شرم گاہ اور زبان کے شر سے بچایا جائے (حرام مال سے پرہیز رکھے زنا اور حرام کاری نہ کرے' جھوٹ غیبت افترا گالی گلوچ سے باز رہے) وہ بہشت میں جائے گا (اکثر گناہ انہی تین اعضاء سے ہوتے ہیں)-

قَبْلٌ یا قُبُوْلٌ یا قَبُوْلٌ - چلنا' لازم کرنا' شروع کرنا-

قَبَالَةٌ - ضمانت-

قَبْلٌ - جوتی میں تسمے لگانا-

قَبُوْلٌ اور قُبُوْلٌ - لے لینا' تصدیق کرنا' مان لینا-

تَقْبِيْلٌ - چومنا' بوسہ دینا-

تَقَبُّلٌ - لازم کر لینا' قبول کرنا-

مُقَابَلَةٌ - مواجہہ ایک کتاب کو دوسری کتاب سے مطابق کرنا' جوتی میں تسمے لگانا (جیسے اقبال ہے)-

اِقْبَالٌ - آنا' سامنے منہ کرنا' بیوقوفی کے بعد عقلمند ہونا' لازم کرنا' شروع کرنا-

تَقَابُلٌ - ایک دوسرے کے سامنے ہونا-

اِسْتِقْبَالٌ - منہ قبلہ کی طرف کرنا (عرب میں استقبال کہتے ہیں پیش روی کو یعنی آگے جا کر کسی کو لانا)-

اِقْتِبَالٌ - شروع کرنا' فی البدیہہ کہنا-

قَابِلٌ - آئندہ-

قَابِلَةٌ - آئندہ شب' دائی' جنائی-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَوَّاهُ قِبَلًا - اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا (ان کو زیادہ عزت دینے کو ورنہ صرف کن فرما دینا کافی تھا جس طرح اور چیزوں کو بنایا) پھر اپنے سامنے ہی اس کو ٹھیک کیا (اسی طرح توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے)-

اِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَهٗ قِبَلًا - اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے بالمشافہ بات کی (بغیر حجاب اور بغیر توسط ملائکہ)-

كَانَ لِنَعْلِهٖ قِبَالَانِ - آں حضرتؐ کی نعل مبارک (جوتی) میں دو تسمے تھے (جو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں () اَقْبَلَ نَعْلَهٗ یا قَابَلَ نَعْلَهٗ - اپنی جوتی میں تسمہ لگایا - طیبی نے کہا آنحضرت ﷺ کے کفش مبارک میں دو تسمے تھے ایک میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھا ڈالتے اور دوسرے میں دوسری انگلیاں)-

قَابِلُوا النِّعَالَ - جوتیوں میں تسمے لگاوٴ-

نَعْلٌ مُقْبَلَةٌ - تسمہ دار جوتی-

نَعْلٌ مَقْبُوْلَةٌ - تسمہ بندھی ہوئی جوتی-

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ - آنحضرت ﷺ نے اس بکری کی قربانی کرنے منع فرمایا جس کا کان سامنے سے کاٹ لیا گیا ہو اور کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو یا پیچھے سے کچھ کاٹ لیا گیا ہو اور سامنے کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو- (اس نشان کو عرب قبلہ اور اقبالہ کہتے ہیں)-

اَرْضٌ مُقْبِلَةٌ وَّاَرْضٌ مُدْبِرَةٌ - وہ زمین جس میں کہیں کہیں پانی پڑے اور سب جگہ عام نہ ہو-

ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِى الْاَرْضِ - پھر زمین کے لوگوں کے دلوں میں اس کی الفت اور محبت ڈال دی جاتی ہے (زمین والوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں' اس کی محبت ان دلوں میں سما جاتی ہے اس کی تعظیم اور تکریم کرنے لگتے ہیں کرمانی نے کہا اللہ کے بندے جس سے محبت کریں تو یہ نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے اور مار اٰہ المسلمون حسنا فهو عِندَاللّٰه حسن کا یہی مضمون ہے- مترجم کہتا ہے بندوں سے مراد نیک اور دیندار اور خدا سرست بندے ہیں ورنہ فساق اور فجار اور بدعتی تو کبھی نیک بندے سے محبت نہیں رکھتے بلکہ طرح طرح کے اتہامات اس پر کر کے اس کی ایذا دہی کے در پے رکھتے ہیں)-

قَبُوْلٌ - صبا (یعنی مشرقی ہوا) کو بھی کہتے ہیں (جیسے دبور مغربی ہوا کو)-

وَرَاٰى دَابَّةً يُّوَارِيْهَا شَعْرُهَا اَهْدَبَ الْقُبَالِ - اور ایک

جانور دیکھا جس کے بال اس کو ڈھانپ رہتے تھے اس کی پیشانی پر لمبے لمبے بال تھے-

قُبَال - ہر چیز کا سامنے کا حصہ جو پہلے دکھائی دیتا ہے-

وَاَن یُّرٰی الْهِلَالُ قَبَلًا - اور ایک نشانی قیامت کی یہ ہے کہ چاند نکلتے ہی دکھائی دے (کیونکہ خوب بڑا اور خوب روشن ہو گا اس کے ڈھونڈنے کی ضرورت نہ رہے گی)-

اِنَّ الْحَقَّ قَبَلٌ - حق بات کھلی اور واضح ہوتی ہے' (اس کے لئے ایچ پیچ اور تکلف کی ضرورت نہیں ہوتی)-

فِیْ عَیْنَیْهِ قَبَلٌ - حضرت ہارون کی دونوں آنکھوں کی سیاہی ناک پر رہتی (یعنی ایسا معلوم ہوتا کہ ناک کا کنارہ دیکھ رہے ہیں یا ترچھا پن تھا (ایک طرف مائل جیسے احول یعنی بھینگا ہوتا ہے)-

اِنِّیْ لَا جِدُفِیْ بَعْضِ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْكُتُبِ الْاَ قْبَلَ الْقَصِیْرَ الْقَصَرَةِ صَاحِبَ الْعِرَاقَیْنِ مُبَدِّلَ السُّنَّةِ یَلْعَنُهٗ اَهْلُ االسَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَیْلٌ لَّهٗ ثُمَّ وَیْلٌ لَّهٗ - میں بعض آسمانی کتابوں میں اس اقبل کا حال پاتا ہوں جو چھوٹی گردن والا دونوں عراقوں (یعنی عراق عجم اور عراق عرب) کا حاکم ہے' سنت نبوی کو بدلنے والا اس پر آسمان اور زمین والے سب لعنت کرتے ہیں' اس کی خرابی ہو خرابی ہو-

اَقْبَلُ - وہ شخص جس کی آنکھوں میں قبل ہو یعنی ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اپنی ناک کو دیکھ رہا ہے- بعض نے کہا اقبل "افجج" کو کہتے ہیں جس کے دونوں پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں اور ایڑیاں دور دور (شاید مراد حجاج بن یوسف ہے جو بڑا ظالم سفاک اور عبدالملک کی طرف سے دونوں عراق کا والی تھا)-

رَاَیْتُ عَقِیْلًا یَقْبَلُ غَرْبَ زَمْزَمَ - میں نے عقیل بن ابی طالب کو دیکھا وہ زمزم کے ڈول کو تھام لیتے (یعنی پانی پلانے کے وقت)-

فَزَنَجَ شَیْءٌ اَقْبَلُ طَوِیْلُ الْعُنُقِ - پھر ایک شخص ترچھا (بھینگا) لمبی گردن والا نمودار ہوا-

قَبِلَتِ الْقَابِلَةُ الْوَلَدَ - دایہ نے بچہ کو پیدا ہوتے وقت تھام لیا-

طَلِّقُوْاالنِّسَاءَ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ - عورتوں کو اس وقت طلاق دو جب ان کی عدت شروع ہو سکے (یعنی اس طہر کے شروع میں جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ عدت گزارنے میں ان کو آسانی ہو- ایک روایت میں فِیْ قُبُلِ طُهْرِهِنَّ ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:

فِیْ قُبُلِ الشِّتَاءِ - جاڑے کی آمد میں- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مطلقہ عورت کی عدت تین طہر ہیں- کیونکہ جب طہر میں طلاق دے گا تو یہ طہر بھی عدت میں محسوب ہو جائے گا اور عدت اسی وقت سے شروع ہو جائے گی برخلاف اس کے اگر حیض میں طلاق دی یا اس طہر میں جس میں صحبت کر چکا تو حیض سے پاک ہونے تک یا دوسرا طہر آنے تک عدت شروع نہ ہو گی)-

فِیْ قُبُلِ هٰذَاالْجِدَارِ - اس دیوار کے سامنے-

فَتَشُوْا قُبُلَهَا - اس کی فرج تک ٹٹولی (کہیں اس میں نہ چھپالی ہو)-

صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ قُبُلَ الْكَعْبَةِ - کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں (یعنی باب کعبہ کی طرف منہ کر کے امام کو یہیں کھڑا ہوا بہتر ہے گو اور جوانب میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے)-

یُسْتَثْنٰی مَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ - جو نہروں اور نالیوں کے سروں پر اگے وہ مستثنیٰ کر لیا جائے-

اَقْبَال - جمع ہے قُبُلٌ کی جو پہاڑ یا ٹیلہ کی چوٹی کو بھی کہتے ہیں- اور قَبَلٌ کی جمع بھی ہو سکتی ہے جو بہ معنی گھاس ہے- اور قَبَلٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو سامنے آئے-

قُلْتُ لِعَطَاءٍ مُحْرِمٌ قَبَضَ عَلٰی قُبُلِ اِمْرَاَتِهٖ فَقَالَ اِذَا وَغَلَ اِلٰی مَا هُنَالِكَ فَعَلَیْهِ دَمٌ - میں نے عطاء سے پوچھا اگر احرام والا شخص اپنی عورت کی فرج تھام لے؟ انھوں نے کہا اگر دخول کر دے تو اس کو دم (قربانی) دینا ہو گی-

قُبُلٌ - سامنے کی شرمگاہ' دبر' پیچھے کی شرمگاہ (یعنی سرین)-

نَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَاالْیَوْمِ وَخَیْرِ مَا قَبْلَهٗ وَخَیْرِ مَا بَعْدَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٰذَاالْیَوْمِ وَشَرِّ مَاقَبْلَهٗ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ - یا اللہ ہم تجھ سے آج کے دن کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس دن کی جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی گزشتہ دن کی نیکیاں قبول کر) اور اس دن کی جو اس کے بعد آنے والا ہے اور تیری پناہ چاہتے

ہیں آج کے دن کی برائی سے اور اس دن کی برائی سے جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی اس کی برائیاں معاف کر دے) اور اس دن کی برائی سے جو اس کے بعد آنے والا ہے۔

اِيَّاكُمْ وَالْقَبَالَاتِ فَإِنَّهَا صِغَارٌ وَّفَضْلُهَا رِبُوا - ابن عباسؓ نے کہا تم ذمہ داریوں ضمانتوں سے بچتے رہو یہ چھوٹی باتیں ہیں ان میں جو زیادتی ملے وہ سود ہے (یعنی کوئی محصول یا سرکاری مطالبہ کی ضمانت لی اور ضمانت میں جتنا دیا اس سے زیادہ لیا تو یہ سود ہوگا اگر ضمانت کر کے خود اس زمین میں کھیتی کرے تو جائز ہوگی)۔

مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ - پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو۔ بعض نے کہا یہ مکہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو' بعض نے کہا یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب کی طرف ہے مطلب یہ ہے کہ جہت کعبہ کی طرف منہ کرنا کافی ہے ان لوگوں کے لئے جو کعبہ نہ دیکھتے ہوں کیونکہ عین کعبہ کی طرف منہ کرنا باہر والوں کو دشوار ہے)۔

مَنْ جَلَسَ يَبُوْلُ قُبَالَ الْقِبْلَةِ فَتَذَكَّرَ وَانْحَرَفَ اِجْلَالًا لَهٗ يُغْفَرُ لَهٗ - جو شخص قبلہ کی بزرگی کا اور ادھر سے مڑ جائے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (معلوم ہوا کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے' اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ ممانعت صحرا اور میدان میں ہے یا مکانوں میں بھی اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جماع کے لئے کشف عورت قبلہ کی طرف منع ہے یا نہیں؟ بعض نے پیشاب کرنے میں قبلہ کی طرف منہ کرنا منع نہیں رکھا اور صحیح یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں منع ہے)۔

اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ - آنحضرتؐ نے بلال بن حارث کو ''قبل'' کی کانوں کا ٹھیکہ دیا۔

قَبَلٌ - ایک مقام کا نام ہے ساحل سمندر کے قریب مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر (بعض نے کہا وہ ''فرع'' میں ہے جو نخلہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے۔ بعض نے معادن القبلة روایت کیا ہے)۔

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ - اگر پہلے سے مجھ کو یہ خیال آتا جو بعد کو آیا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (یعنی اگر قربانی میں ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی حج کا احرام فسخ کر کے اس کو عمرہ کر ڈالتا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا جیسے میں نے تم کو حکم دیا ہے لیکن اب جب قربانی کا جانور میرے ساتھ ہے تو میں بغیر اس کے کہ حج پورا کروں اور دسویں تاریخ قربانی کا جانور کاٹوں احرام نہیں کھول سکتا)۔

سُئِلَ عَنْ مُقْبَلِهٖ مِنَ الْعِرَاقِ - جب وہ عراق سے آئے تو ان سے پوچھا گیا۔

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰنَا - کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ اس طرف ہے (میں پیٹھ کے پیچھے کچھ نہیں دیکھتا نہیں تمہارا رکوع اور خشوع کچھ مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میں پیٹھ کے پیچھے سے بھی تم کو اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے)۔

اِذَا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ - آپ جب نماز پڑھا چکے اب پیٹھ کرنے میں تکبر اور غرور کا احتمال ہوگا۔ بعض نے کہا آپ اس لئے مقتدیوں کی طرف منہ کرتے کہ اب جو لوگ آئیں ان کو معلوم ہو جائے کہ نماز ہوگئی)۔

لَا يُقْبَلُ اِلَّا حَدِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ - سوائے آنحضرت ﷺ کی حدیث کے اور کسی کی بات قبول نہ ہوگی (کیونکہ آنحضرتؐ کے سوا اور کسی کا قول و فعل شرعی حجت نہیں ہو سکتا نہ وہ خطا سے معصوم ہے۔ ایک روایت میں لَا تَقْبَلْ ہے' یعنی حدیث نبوی کے سوا اور کسی کی بات قبول نہ کر)۔

لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ - پاخانہ میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرے (مکان میں ہو یا جنگل میں۔ بعض نے کہا مکان میں درست ہے یا جب اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی آڑ ہو' جیسے دیوار و ستون وغیرہ۔ ایک روایت میں لَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ ہے یعنی پاخانہ پھرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے)۔

لَمْ يَرَالْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ - وضو اسی چیز سے لازم ہے جو قبل یا دبر سے نکلے (یعنی ذکر یا فرج یا مقعد سے) حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَبْلَهٗ - آدھی رات کے وقت یا اس سے پہلے۔

اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ - جب اپنی داہنی طرف دیکھتے -

فَلَا يَبْصُقُ قِبَلَ وَجْهِهٖ - اپنے منہ کی جانب نہ تھوکے (یعنی نماز میں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سامنے سے آتی ہے) -

وَكَذَا مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَصَبْنَاهُ - ہم نے انسؓ کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کا بال حاصل کیا -

فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ - اللہ تعالیٰ نمازی کے منہ کے سامنے ہے (اس وجہ سے ادھر تھوکنا بے ادبی ہے اللہ تعالیٰ تو اپنے عرش پر ہے نمازی کے منہ کے سامنے ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا قبلہ یا اس کا ثواب یا اس کی رحمت یا اس کی جہت جس کی تعظیم کا اس نے حکم دیا ہے (یعنی کعبہ سامنے ہے) -

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ - جو شخص اپنے دل سے (اپنی خوشی اور رغبت سے یا صدق دل سے) لا الہ الا اللہ کہے -

وَكَذَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قِبَلِ عِبَادِهٖ - اللہ کو سلام کرنا بندوں کی طرف سے ایسا ہی ہے -

اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا - جب ادھر سے یعنی پورب کی طرف سے رات آن پہنچے اور ادھر سے یعنی پچھم کی طرف دن اپنی پیٹھ موڑے -

اَلْقَبِيْلُ فِي السَّلَفِ - بیع سلم میں مال وقت پر دینے کی کوئی ضمانت کرے تو یہ درست ہے (یعنی مسلم الیہ کا کوئی ضامن ہو) -

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ - وہ چار بٹیں لے کر سامنے آتی ہے (موٹاپے سے اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہیں - جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو یہی چار بٹیں دونوں طرف آٹھ معلوم ہوتی ہیں اس عورت کا نام بادیہ تھا - یہ غیلان کی بیٹی تھی -)

قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ - نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا -

وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَالِحًا - سعد بن عبادہ حضرت عائشہؓ کو تہمت لگنے سے پہلے اچھے نیک بخت آدمی تھے (ایماندار تھے مگر ان کو اپنی قوم کی پچ آ گئی چونکہ عبد اللہ بن ابی منافق جو اس تہمت کا بانی تھا انہی کے قبیلہ کا تھا) -

جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ آنحضرتؐ پر وحی اترنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے (یہ معراج کا قصہ ہے لیکن اس کے راوی شریک نے اس میں کئی غلطیاں کی ہیں' ان میں سے ایک غلطی یہ بھی ہے کہ معراج کو وحی اترنے سے پہلے بیان کیا حالانکہ معراج نبوت کے بعد ہوئی تھی اور اسی رات کو نمازیں فرض ہوئی تھیں) -

بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ - منبر اور قبلہ کی دیوار کے درمیان -

حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ - یہاں تک کہ اس کے مال کو کوئی نہ لے گا (کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت کم ہوگی اور مال کی کثرت اور قیامت کے قرب کی وجہ سے خواہش نہ رہے گی) -

يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ - ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھ لیتے (یعنی ظہر کے بعد کے دوگانہ کو) -

قُبَيْلَ الصُّبْحِ - صبح ہونے سے کچھ ہی پہلے -

فَلَيْسَ اَحَدٌ يَّقْبَلُنَا - ہماری مفلسی کی وجہ سے کوئی اپنے پاس ہم کو نہ رکھتا -

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوتَهٗ؟ - اللہ تعالیٰ شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں کرتے -

فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ - دو رکعتیں دل لگا کر پڑھے -

فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ - پھر خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آئے -

اِنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ - اگر تو اس کو (یعنی جو لوٹ کے مال میں سے چرایا ہے) لے کر آئے گا تو بھی میں قبول نہیں کرنے کا (یہ بطریق تغلیظ اور تشدد کے فرمایا' نہ قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مال غنیمت بٹ گیا اور تشدد کے فرمایا' نہ قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مال غنیمت بٹ گیا اور لوگ اپنا اپنا حصہ لے کر چلے دیئے -

لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدٍ - ایک ملک میں دو دین برابری کے ساتھ نہیں رہ سکتے (بلکہ ایک دن غالب ہوگا دوسرا مغلوب جیسے دار الاسلام میں اسلام غالب ہوتا ہے اور دار الکفر میں کفر - بعض نے کہا ارض سے مراد مدینہ ہے یا عرب کا ملک اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ سے کافر نکالدیئے جائیں یا سارے ملک عرب میں سے - اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ

جس ملک میں اسلام کا دین غالب نہیں ہے گو مسلمان وہاں امن سے رہتے ہوں' اس کو دارالاسلام نہیں کہیں گے جیسے کافر اگر جزیہ دے کر دارالاسلام میں رہیں تو وہ دارالکفر نہیں کہلاتا)۔

اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا - یا اللہ یمن والوں کے دل مدینہ کی طرف مائل کر دے (وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئیں) اور ہمارے صاع میں برکت دے (کہ دوسرے ملک سے آنے والوں کو کھانے کی اور اس ملک والوں کو ان کے کھلانے کی تکلیف نہ ہو' ان پر شاق نہ گزرے)۔

حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ - جب ہم کو خبر پہنچی کہ ابو سفیان شام کا قافلہ لے کر آ رہا ہے (اس میں غلہ اور سوداگری کا بہت مال تھا)۔

وَصَامُوْا اِلَى الْقَابِلَةِ - اور آنے والی رات تک روزہ رکھا یا آنے والے سال تک۔

نَهٰى اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ - ہم کو دونوں قبلوں کی طرف پاخانہ میں منہ کرنے سے منع کیا (یعنی کعبہ اور بیت المقدس دونوں کی طرف اگر یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہو تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ بیت المقدس کی طرف وہاں منہ کرنے سے کعبہ کی طرف پشت ہوتی ہے)۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَّلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ - اللہ تعالیٰ چوری کے مال میں سے (یا حرام مال میں سے) جو خیرات کی جائے اس کو قبول نہیں کرتا اور نہ نماز بغیر طہارت کے قبول کرتا ہے (تو طہارت صحت نماز کی شرط ہے۔ بعض نے کہا یہ حدیث اشتراط پر دلالت نہیں کرتی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی حالانکہ اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے اور حق یہ ہے کہ صحت باعتبار شرائط اور ارکان کے اور چیز ہے اور قبول ہونا دوسری چیز اور صحت قبول کو مستلزم نہیں ہے نہ قبول صحت کو بلکہ قبول اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کی پسند پر منحصر ہے)۔

فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ - دونوں ہاتھوں کو سر کے مسح میں سامنے سے لے گئے (گردن تک) اور پیچھے سے لے کر آئے۔

قَبِيْلٌ - جماعت اور گروہ جو ایک باپ کی اولاد نہ ہوں - اور قبیلہ وہ جماعت جو ایک باپ کی اولاد ہو۔

قَبِلْتُ الدَّلْوَ - میں نے ڈول کو سنبھال لیا۔

ثُمَّ عَلَّمَهٗ قُبُلًا - پھر منہ در منہ ان سے کلام کیا - (یعنی بلا ذریعہ بلا واسطہ)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ - اللہ تعالیٰ نے سورۂ مدثر والرجز فاهجر تک نماز فرض ہونے سے پہلے اتاری (مطلب یہ ہے کہ نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا)۔

يَلْزَمُ الدِّيْنَارُ اِنْ وَطِئَ فِيْ اِقْبَالِهٖ وَنِصْفُهٗ اِنْ وَطِئَ فِيْ اِدْبَارِهٖ - اگر حیض کی تیزی میں صحبت کی تو ایک دینار خیرات کرے اور اگر حیض کے ختم ہونے کے قریب صحبت کرے تو آدھا دینار خیرات کرے (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ حکم استحبابا ہے اور صرف توبہ اور استغفار کافی ہے اگر عورت یہ کہے کہ میں حیض سے ہوں اور اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت نہ ہو تو اس سے وطی کرنا حرام ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ وہ جھوٹ بولتی ہے تو وطی جائز ہوگی)۔

وَ يُقْتَلُ مِنَّا قَابِلًا - آئندہ سال ہم میں سے لوگ قتل کیے جائیں (ہم اس پر راضی ہیں' اس سال ہم کو فدیہ دلایا جائے - یہ صحابہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ آپ اپنے اصحاب سے پوچھئے یا تو وہ بدر کے قیدیوں کو قتل کریں یا اگر ان سے فدیہ لیتے ہیں تو اتنے ہی لوگ اپنے شہید ہونے پر رضامند ہوں - آنحضرتؐ کے اصحاب تنگی میں تھے انھوں نے فدیہ لینا قبول کیا - آخر ان کے ستر آدمی جنگ احد میں شہید ہوئے)۔

نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ - یمن کی طرف آپ نے دیکھا۔

لَسَلَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ قُبُلًا - البتہ فرشتے تم کو سامنے آ کر سلام کرتے۔

كُلُّ وَاعِظٍ قِبْلَةٌ لِلْمَوْعُوْظِ وَ كُلُّ مَوْعُوْظٍ قِبْلَةٌ لِلْوَاعِظِ - ہر وعظ کرنے والا جس کو وعظ کرتا ہے' اس کا قبلہ ہے اور جس کو وعظ کرتا ہے وہ وعظ کرنے والے کا قبلہ ہے (کیونکہ ہر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوتا ہے)۔

اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ الطَّلَاقَ طَلَّقَهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ - جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دینا چاہے تو ایسے وقت میں دے کہ اس کی عدت شروع ہو جائے یعنی اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو-

اَلرَّجُلُ يَاْتِي عَلَيْهِ سِتُّوْنَ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةً - بعض آدمی ساٹھ یا ستر برس عمر تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک نماز بھی نہیں قبول کی ہوتی (اس طرح بے احتیاطی اور بدتمیزی سے نماز پڑھتا رہا کہ کوئی نماز قبول نہیں ہوئی)-

لَا بَاْسَ بِمَسْحِ الْوُضُوْءِ مُقْبِلًا مُّدْبِرًا - وضو میں مسح کرنے میں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے لے جائے یا پیچھے سے سامنے لائے دونوں طرح درست ہے-

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ - اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا حق بات کو قبول کر اس نے قبول کیا-

هُوَ قَبْلُ بِلَا قَبْلٍ - پروردگار کی قبلیت ہماری قبلیت کی طرح نہیں ہے (ہماری قبلیت تو زمانی ہوتی ہے اور وہ زمان سے پاک ہے)-

لَا تُقْبَلُ الْاَرْضُ بِحِنْطَةٍ مُّسَمَّاةٍ وَلٰكِنْ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْخُمُسِ - زمین کا ایک معین مقدار کے گیہوں پر لینا درست نہیں (مثلاً دس من گیہوں اس کی پیداوار میں سے دیں گے- البتہ پیداوار کے آدھے یا تہائی یا چوتھائی یا پانچویں حصے پر لینا درست ہے)-

قَبَالَةٌ - وہ لکھا ہوا کاغذ جس میں آدمی اپنے اوپر کوئی حق یا دین یا معاملہ قبول کرے- اب عرف میں قبالہ زمین یا مکان کی دستاویز کو کہتے ہیں جو سرکار سے ملے یا کسی شخص سے)-

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْكَ وَمِنَّا - اللہ تیری عبادت قبول کرے اور ہماری بھی (یہ عید الفطر میں فرمایا- اور عید الاضحیٰ میں فرمایا تقبل اللہ منا و منک- چونکہ قربانی ہر شخص نہیں کرتا بلکہ امام اور حاکم اور مقدور والے لوگ کرتے ہیں اس لئے کہ پہلے امام قربانی کرتا ہے پھر دوسرے لوگ کرتے ہیں)-

قَبْوٌ - انگلیوں سے اکٹھا کرنا' بلند کرنا' چننا' خم کرنا' کمان کی طرح ملانا-

تَقْبِيَةٌ - قبا بنانا' زیادتی کرنا' اوپر اٹھانا-

تَقَبِّي - گنبد کی طرح کر دینا' قبا پہننا' پیچھے سے آنا-

اِنْقِبَاءٌ - پوشیدہ ہو جانا-

اِقْتِبَاءٌ - قبا بنانا-

قَبَاءٌ - ایک قسم کا لباس جو دوسرے کپڑوں پر پہنا جاتا ہے- یا قمیض یا شیروانی-

قِبَاءٌ - مقدار-

قَبَا - ضخیم- کثیف-

يَكْرَهُ اَنْ يَّدْخُلَ الْمُعْتَكِفُ قَبْوًا مَّقْبُوًّا - اعتکاف والے شخص کو طاق میں داخل ہونا مکروہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: قبوت البناء- میں نے عمارت کو بلند کر دیا-

اَيَمُرُّ الْمُعْتَكِفُ تَحْتَ قَبْوٍ مَّقْبُوٍّ - کیا اعتکاف کرنے والا بندھے ہوئے طاق کے نیچے سے گزر سکتا ہے-

قُبَاءٌ - ایک موضع مدینہ سے دو یا تین میل پر وہاں کی مسجد مشہور ہے- آنحضرت نے وہاں نماز پڑھی ہے اور قرآن میں اسی کا ذکر ہے آیت یہ ہے لمسجد اسس علی التقوٰی تا آخر آیت-

كَانَ ﷺ يَاْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ - آنحضرتؐ مسجد قبا میں ہر ہفتہ کے دن آیا کرتے-

كَانَ يَاْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا - آنحضرتؐ مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پاپیادہ آتے-

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ - سب سے پہلے قبا حضرت سلیمان بن داودؑ نے پہنی-

باب القاف مع التاء

قَتَبٌ - آنتیں کھلانا-

اِقْتَابٌ - پالان باندھنا' غلیظ اور سخت کرنا-

قِتْبٌ - گول آنت (اس کی جمع اِقْتَابٌ ہے لمبی آنت کو قُصْبٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)-

قَتَبٌ - تنگ سریع الغضب-

قِتْبَۃٌ - آنت -

قَتَبٌ - پالان، کاٹھی -

قَتُوبَہ - پالان لگایا ہوا اونٹ -

قُتَیْبَۃ - ایک قبیلے کے باپ کا نام ہے -

قُتَیْبَۃ بْنُ سَعِیْدٍ - مشہور محدث ہیں جو بخاری اور مسلم اور اصحاب سنن کے شیخ ہیں -

لَا صَدَقَۃَ فِي الْاِبِلِ الْقَتُوْبَۃِ - ان اونٹوں پر زکوۃ نہیں ہے جن پر پالان لگائی جاتی ہے (یعنی جو محنت، کام کاج کرنے والے اونٹ ہوں) -

لَا تَمْنَعُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا مِنْ زَوْجِھَا وَاِنْ کَانَتْ عَلٰی ظَھْرِ قَتَبٍ - عورت اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے روکے اگرچہ کاٹھی کی پشت پر ہو (یعنی اونٹ پر سوار جا رہی ہو - بعض نے کہا عرب کی عورتیں جب زچگی کا وقت قریب آتا تو اونٹ کی کاٹھی پر بیٹھتیں تاکہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جائے - مطلب یہ ہے کہ عورت کو کسی حال میں بھی خاوند کو وطی سے روکنا جائز نہیں ہر وقت اس کی اطاعت کرنی چاہئے) -

وَاٰتَاھُمْ قِیْمَۃَ مَا کَانَ لَھُمْ مِنَ التَّمَرِ مَالاً وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ - ان کا جو حصہ کھجور میں تھا اس کی قیمت میں ان کو نقد پیسہ اور اونٹ اور سامان جیسے کاٹھیاں رسیاں ملا - (کیونکہ کہ زمین میں ان کا کوئی حق نہ تھا، صرف پیداوار میں تھا) -

فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ - اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی (نہایہ میں ہے کہ اَقْتَابٌ جمع ہے قِتْبٌ کی بہ کسرۂ قاف - بعض نے کہا قِتْبٌ بھی جمع ہے قِتْبَۃٌ کی بمعنی آنت) -

قَتٌّ - پھیلانا، چغل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، چپکے سے پیچھے پیچھے جانا، مطلب معلوم کرنے کے لئے بیمار اونٹ کا پیشاب سونگھنا، پھاڑنا، کم جاننا، تیار کرنا، تھوڑا تھوڑا جمع کرنا -

تَقْتِیْتٌ - پھیلانا، مشہور کرنا، جمع کر کے پکانا -

زَیْتٌ مُقَتَّتٌ - وہ تیل جس میں خوشبو دار پھول یا بیج پکائے گئے ہوں -

قَوْلٌ مَقْتُوْتٌ - جھوٹی بات -

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ - چغل خور (لگانے بجھانے والا) بہشت میں نہیں جائے گا - (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَتَّ الْحَدِیْثَ - بات بٹ لی گھڑ لی (بعض نے کہا نمام وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ ہو ان کی باتیں سن کر دوسروں سے لگائے)

قَتَّاتٌ - وہ جو پوشیدہ ہو کر لوگوں کی بات سنے، پوچھ کر دوسروں کو جا کر سنائے - مجمع البحار میں اس کو قَتَّاشٌ لکھا ہے)

اِنَّہٗ اَدَّھَنَ بِدُھْنٍ غَیْرُ مُقَتَّتٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ - آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں سادہ تیل لگایا (جس میں خوشبو نہ تھی) -

فَاِنْ اَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَاِنَّہٗ رِبًوا - اگر قرض لینے والا تجھ کو گھانس کا ایک گٹھا یا "قت" کا ایک گٹھا تحفہ بھیجے (اور تو لے لے) تو وہ بھی سود میں داخل ہے (گو وہ اپنی رضا مندی سے دیتا ہے) -

قَتٌّ - ایک قسم کا جنگلی ہرا چارہ جس کو جانور کھاتے ہیں (بعض نے کہا قت ایک دانہ ہے خودرو جو جنگل میں اُگتا ہے قحط سالی میں لوگ اس کو پکا کر کھاتے ہیں -

مترجم کہتا ہے اگر قرض لینے والا بلا شرط اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے تو اس کا لے لینا درست ہے - شاید عبداللہ بن سلام نے جو اس کو بھی سود میں داخل کیا تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ جب کسی ملک میں ایسے تحفے بھیجنے کا رواج ہو تو یہ رواج بھی شرط کرنے کے مثل ہوگا اور اس صورت میں اس کا لینا ناجائز ہوگا -)

اَلْجَنَّۃُ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْقَتَّاتِ - چغل خور پر بہشت حرام ہے -

قَتَّاتٌ - قت بیچنے والے کو بھی کہتے ہیں -

قَتَدٌ - قتاد کھانے سے پیٹ میں درد ہونا -

تَقْتِیْدٌ - قتاد کاٹ کر جلا کر اونٹ کا چارہ بنانا -

قَتَادٌ - ایک جنگلی درخت ہے سخت کانٹے دار اس کے کانٹے سوئیوں کی طرح ہوتے ہیں -

خَرْطُ الْقَتَادِ - قتاد کا سونتنا (یہ سخت مشکل کام کو کہتے ہیں)

لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْکَ - قتاد سے سوائے کانٹوں کے اور کیا چن سکتا ہے (اس آگ میں جلائیں بس اسی

کام کا ہے)۔

اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَيْبَةً الْمُتَمَسِّكُ فِيْهَا بِدِيْنِهٖ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ۔ اس امامت کا صاحب ایک زمانہ میں غائب رہے گا (یعنی بارھواں امام) اس زمانہ میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے قتاد کو سونتنے والا (مطلب یہ ہے کہ سچے طریق پر قائم رہنا اس زمانہ میں ایسا دشوار ہوگا جیسے قتاد کو سونتنا' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ شرک و بدعت کا غلبہ ہوگا اور مسلمان موحد کو مخالفین سے سخت ایذائیں پہنچیں گی۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَبُوْ قَتَادَةَ۔ مشہور صحابی ہیں جو سواری میں ماہر تھے۔

قَتَادَةُ۔ مشہور تابعی ہیں۔

قَتَدٌ۔ زین کی لکڑی (اس کی جمع اِقْتَادٌ اور قُتُوْدٌ ہے)

قَتْرٌ یا قُتُوْرٌ۔ تنگی کرنا' بو پھیلنا' ملانا' لازم کر لینا' اندازہ کرنا' تخمینہ کرنا۔

تَقْتِيْرٌ۔ گھٹانا' کم کرنا' تنگ کرنا۔

اِقْتَادٌ۔ یہ تقتیر کا مترادف ہے۔

اِقْتِتَارٌ۔ عود کی خوشبو لینا۔

تَقَتُّرٌ۔ غصہ ہونا' تیار ہونا' فریب دینا' الگ ہو جانا۔

تَقَاتُرٌ۔ ایک دوسرے کو فریب دینا۔

قُتُوْرٌ۔ جو اہل و عیال پر تنگی کرے۔

كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَرْمِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَتِّرُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ ابوطلحہؓ کافروں پر تیر چلاتے تھے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے تیر اکٹھا کرتے جاتے تھے (ان کے پاس رکھتے جاتے تھے یا پیکان تیروں میں لگاتے جاتے تھے)۔

اِنَّهٗ اَهْدٰى لَهٗ يَكْسُوْمُ سِلَاحًا فِيْهِ سَهْمٌ فَقَوَّمَ فُوْقَهٗ وَسَمَّاهُ قِتْرَ الْغِلَاءِ۔ یکسوم نے آنحضرتؐ کو کچھ ہتھیار بھیجے ان میں ایک تیر بھی تھا آپ نے اس کا فوق (سوفار) سیدھا کیا اور اس کا نام قترا لغلا رکھا (غلاء مصدر ہے غالی بالسهم کا۔ یعنی ایک تیر کی مار تک تیر پہنچایا)۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ قِتْرَةٍ وَّمَا وَلَدَ۔ اللہ کی پناہ مانگو شیطان اور اس کی اولاد سے۔

قِتْرَةٌ۔ ابلیس کا ایک نام ہے۔

اِبْنُ قِتْرَةَ۔ ایک قسم کا خبیث سانپ۔

بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ۔ جسم کی بیماری اور روزی کی تنگی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَقْتَرَ اللّٰهُ رِزْقَهٗ۔ اللہ اس کی روزی تنگ کرے)۔

رَجُلٌ یا قْتِرَ۔ وہ تنگدست ہو گیا۔

مقتر۔ محتاج تنگدست۔

مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَمَقْتُوْرٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ۔ دنیا میں تو اس کو کشادگی اور فراغت ہے اور آخرت میں تنگی۔

فَاَقْتَرَ اَبَوَاهُ حَتّٰى جَلَسَا مَعَ الْاَوْفَاضِ۔ اس کے ماں باپ تنگدست ہو گئے یہاں تک کہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے۔

وَقَدْ خَلَفَتْهُمْ قَتَرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ان کے پیچھے ہی آں حضرتؐ کے لشکر کا غبار آ پہنچا۔

فَاِذَاهُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ۔ یکا یک وہ لشکر کے گرد و غبار میں تھے۔

عَلٰى وَجْهِ اٰذَرَ قَتَرَةٌ وَّسَوَادٌ۔ قیامت کے دن آذر حضرت ابراہیمؑ کے والد آئیں گے ان کے منہ پر گرد اور سیاہی ہو گی۔

مَنِ اطَّلَعَ مِنْ قُتْرَةٍ فَفُقِئَتْ عَيْنُهٗ فَهِيَ هَدْرٌ۔ جو شخص موکھے روشندان یا سوراخ میں سے جھانکے پھر اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے (دوسرے گھر والا جس کو وہ جھانکتا ہے اس کی آنکھ پھوڑ دے) تو اس کی آنکھ مفت جائے گی (پھوڑنے والے سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا نہ قصاص نہ دیت)۔

لَا تُؤْذِ جَارَكَ بِقُتَارِ قِدْرِكَ۔ اپنی ہانڈی کی بو سے ہمسایہ کو مت ستا (ایسی چیزیں مت پکا جن کی بو سے پڑوسیوں کو تکلیف ہو)۔

سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَ نِكَاحَهَا قَالَ وَبِقَدْرِ اَيِّ النِّسَاءِ هِيَ قَالَ قَدْ رَاَتِ الْقَتِيْرَ قَالَ دَعْهَا۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں فلاں عورت سے نکاح کر لوں؟ آپ نے فرمایا وہ کس انداز کی عورت ہے (یعنی اس کی عمر کیا ہے) اس نے کہا بڑھاپا دیکھ رہی ہے (اس کے بال سفید ہو

گئے ہیں) فرمایا جانے بھی دے (یعنی اس سے نکاح مت کر۔ ہوا یہ تھا کہ عورت کے باپ نے کچھ وعدہ کیا تھا جس کا ایفا اس نے نہیں کیا تھا اور یہ شخص اس وعدے کے پورا کرنے پر مصر تھا تو آں حضرتؐ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو دونوں میں جھگڑا اور نزاع پیدا ہو اس لئے آپ نے ایک حکمت عملی سے یہ عقد ملتوی کرا دیا۔ عورت سے اس کو نفرت دلا دی کہ وہ بوڑھی ہے اس کے نکاح سے تجھ کو کچھ حظ نہ ہوگا)۔

فَاِذَا اقْتَرَتْ۔ جب وہ روشن ہو گئی اس میں سے شعلے نکلنے لگے۔

(اکثر روایتوں میں فَاِذَا اقْتَرَبَ ہے اور ایک روایت میں فَاِذَا اقْتَرَتْ ہے یعنی جب آگ کمزور ہو گئی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد خمدت ہے یعنی جب وہ بجھ گئی۔ اور حمیدی کی روایت میں فَاِذَا ارْتَقَتْ ہے یعنی جب آگ بلند ہو گئی اور چڑھ گئی)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قِتْرَةٍ وَّمَاوَلَدَ۔ ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

قَتْلٌ یا تَقْتَالٌ۔ مار ڈالنا' پانی ملا کر تیزی کھو دینا۔ لعنت کرنا۔

تَقْتِیْلٌ۔ خوب قتل کرنا۔

مُقَاتَلَةٌ اور قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ۔ لڑائی' جنگ ایک دوسرے کو مار ڈالنا' لعنت کرنا' دشمن رکھنا۔

اِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے پیش کرنا۔

تَقَتُّلٌ۔ دیر کرنا' اعضا کو موڑ کر دہرا کرنا' ناز و نخرے کے ساتھ چلنا۔

تَقَاتُلٌ۔ ایک دوسرے سے لڑنا جنگ کرنا۔

اِقْتِتَالٌ۔ یہ تقاتل کا مترادف ہے۔

اِسْتِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا۔

قَتَّالٌ۔ جان' نفس' قوت' بہت قتل کرنے والا اور آں حضرتؐ کا ایک نام ہے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ۔ اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے یا لعنت کرے یا ان کا دشمن بنے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ۔ اللہ سمرہ بن جندب سے سمجھے (انہوں نے شراب بیچی تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ فرمایا۔ نہایہ میں ہے کہ یہاں قاتل سے اس کے مشہور معنی مراد نہیں ہیں بلکہ محض تعجب کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے)۔

قَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ۔ (نماز میں سامنے سے گزرنے والا اگر اشارہ سے بھی نہ مانے اور ہٹانے سے بھی نہ ہٹے) تو پھر اس سے لڑ وہ شریر ہے (یہاں لڑنے سے قتال مراد نہیں ہے بلکہ زور سے دھکیل دینا دفع کرنا)۔

قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَاِنَّهٗ صَاحِبُ فِتْنَةٍ وَّ شَرٍّ۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کو قتل کرے وہ تو فسادی اور شریر ہے (اس نے چاہا تھا کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیل جائے اور طوائف الملوکی ہو۔ سعد نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کی اور یہ رائے دی کہ مسلمانوں میں دو امیر رہیں ایک قریشی ایک انصاری بھلا ایک نیام میں دو تلواریں کیسے رہ سکتی ہیں)۔

اُقْتُلُوْا سَعْدًا قَتَلَهُ اللّٰهُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) سعد بن عبادہ کو یہ سمجھو کہ مر گیا ہے اللہ اس کو تباہ کرے۔ (اس کی بات مت سنو اقتلوا سعدا کے یہی معنی ہیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد کو مار ڈالو۔)

کیونکہ مومن کا قتل بدوں تین باتوں کے نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے کہ قتل سے مشہور معنی ہی مراد ہوں کیونکہ سعد نے وہ تجویز کی تھی جس سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے اور ہزاروں آدمی مارے جائیں تو ایک شخص کا مار ڈالنا ہزاروں کی جان بچانے اور دین کو قائم رکھنے کے لئے کچھ برا نہیں ہو سکتا)۔

قَتَلْتُمْ سَعْدًا۔ تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا (ان کی بات نہیں سنی آخر وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہاں ایک حمام میں مردہ پائے گئے۔ ایک آواز آئی کہ ہم نے سعد کو مار ڈالا جو خزرج قبیلے کا سردار تھا دو تیر اس کے دل پر لگائے جو خطا نہیں ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا قتلہ اللہ پورا ہوا)۔

مَنْ دَعَا اِلٰی اَمَارَةِ نَفْسِهٖ اَوْغَیْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتُلُوْهُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بلائے یا کسی دوسرے مسلمان کی امامت کی طرف (حالانکہ ایک اور شخص باتفاق یا بہ غلبہ آرائے اہل حل وعقد خلیفہ اور امام ہو چکا ہو) تو اس کو قتل کر ڈالو (یعنی اس کی بات مت سنو اس کا کہا مت مانو

اس کو مردہ اور مقتول سمجھ لو اگر اس سے فساد اور نا اتفاقی کا ڈر ہو تو اس کو مار ڈالنا بھی درست ہے)-

اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوْا الْآخِرَ مِنْهُمَا- جب دو خلفاء سے بیعت کی جائے تو (جس سے پہلے بیعت ہو چکے اس کو قائم رکھو اور) جس سے بعد میں ہوئی اس کو قتل کرو (اس لئے کہ ایک خلیفہ کے موجود ہوتے ہوئے دوسرے کی بیعت اور خلافت صحیح نہیں ہو سکتی)-

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ- سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اس شخص کو ہو گا جس نے اللہ کے پیغمبر کو مار ڈالا یا پیغمبر نے اس کو مار ڈالا (وہ کافر تھا اور کفر پر مارا گیا- جیسے ابی بن خلف' جس کو آں حضرتؐ نے ایک برچھی سے مار دیا تھا وہ تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)-

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ الْيَوْمِ صَبْرًا- آج کے دن (یعنی فتح کے) بعد قریش کا کوئی شخص روک کر (بے قابو کرنے کے بعد) نہ مارا جائے گا یا نہ مارا جائے (مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اسلام سے نہیں پھرے گا تا کہ اس کو پکڑ کر مارنے کی ضرورت ہو یا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اس طرح بے دست و پا کر کے نہ مارا جائے جیسے میں نے ابن خطل وغیرہ کو مارا ہے (انگریزی میں اس کو کولڈ بلڈ کہتے ہیں) یعنی ایک شخص کو پکڑ کر بے قابو کر کے مار ڈالنا)-

اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ- قتل سے بہت بچنے والے ایماندار لوگ ہیں (وہ خون ناحق سے سخت پرہیز کرتے ہیں)-

اَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ- جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (اس طرح کہ جانور کو تکلیف نہ ہو چھری کو خوب تیز کر لو اور جلدی سے گلے پر پھرا دو اور دوسرے ذبح کئے ہوئے جانور کو اس کے سامنے نہ لاؤ' بری طرح اس کو کھینچتے ہوئے نہ لے جاؤ- پانی پہلے پلاؤ' پیاسا ذبح نہ کرو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دو' یہ نہیں کہ ابھی جان باقی ہو اور پوست نکالنا یا اعضاء کاٹنا شروع کر دو)-

مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ- جو شخص اپنے غلام کو مار ڈالے گا ہم اس کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے اور جو شخص اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالے گا (ناک کان وغیرہ) ہم اس کا وہی عضو (قصاص میں) کاٹ ڈالیں گے (اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے[1] وہ کہتے ہیں آزاد شخص غلام کے عوض قتل نہ کیا جائے گا اور دلیل اس کی آیت قرآنی ہے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ- اور یوں نہیں فرمایا الحر بالعبد اور اس حدیث کو زجر اور تشدد اور تخویف پر محمول کیا ہے- تا کہ لوگ غلاموں کو قتل کرنے سے باز رہیں)-

اِلٰى اَنْ جِيْئَ بِهٖ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَتَلْنَاهُ- (ایک شخص نے چوری کی' اس کا داہنا ہاتھ کاٹا گیا' پھر چوری کی تو بایاں پاؤں کاٹا گیا- پھر چوری کی تو بایاں ہاتھ کاٹا گیا پھر چوری کی تو داہنا پاؤں کاٹا گیا) پھر پانچویں بار چوری کی علت میں لے کر آئے تو فرمایا اس کو مار ڈالو آخر ہم نے اس کو مار ڈالا (یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور چور کے قتل کا کوئی قائل نہیں ہوا)-

فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ- (ہر بار شراب پینے میں کوڑے لگاؤ) اگر چوتھی بار پئے تو اس کو قتل کرو- (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے خود اسی روایت میں ہے کہ ایک شخص چوتھی بار شراب خواری کی علت میں لایا گیا تو آں حضرتؐ نے اس کو کوڑے مارے لیکن قتل نہیں کیا)-

اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ- (بڑے گناہوں میں یہ بھی ہے) کہ تو اپنی اولاد کو مار ڈالے- اس خیال سے کہ وہ تیرے کھانوں میں شریک ہو گی-

وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ- (بڑے گناہوں میں) اس شخص کا قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق پر قتل کرے تو یہ اور بات ہے (مثلا حد یا قصاص

---

[1] یہ حدیث منسوخ نہیں بلکہ آیت قرآنی کے بالکل مطابق ہے الحر بالحر والعبد بالعبد کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آزاد شخص نے قتل کیا ہے تو اس کے بدلہ کوئی غلام نہیں بلکہ وہی آزاد شخص قتل کیا جائے گا اسی طرح اگر کسی غلام نے کوئی قتل کیا ہے تو اس کے بدلے کوئی آزاد شخص نہیں بلکہ وہی غلام قتل کیا جائے گا یعنی قاتل کے بدلہ قاتل ہی قتل کیا جائے گا- یہی اس حدیث کا مضمون ہے- (م)

میں)۔

عَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ اَنْ يَّتَحَجَّرُوْا الْاَوْلٰى فَالْاَوْلٰى وَاِنْ كَانَتْ اِمْرَاَةً- قاتل کے وارثوں کو چاہئے کہ قتل سے باز رہیں (یعنی مقتول کے وارث جب قاتل کو قصاص کے لئے طلب کریں تو فوراً اس کو حوالے کر دیں یہ نہیں کہ اس کو رد کیں اور خون خرابہ کرائیں یا مقتول کے وارثوں کو لازم ہے کہ جب ایک وارث بھی ان میں سے قصاص معاف کر دے تو قاتل کو قتل کرنے سے باز آ جائیں) نزدیک والا وارث ہو پھر جو نزدیک ہو اگرچہ عورت ہو (مثلاً مقتول کی دختر خون معاف کر دے تو اب اس کے بیٹے بھی قصاص نہیں لے سکتے۔ بعض نے مُقْتَتِلِيْنَ بفتح تائین روایت کیا ہے)۔

اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ- جب یمامہ کے مرتد لوگ قتل کئے جا رہے تھے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھی) تو حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا۔

اِنَّ مَالِكَ بْنَ نُوَيْرَةَ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ يَوْمَ قَتَلَهٗ خَالِدٌ اَقْتَلْتِنِيْ- مالک بن نویرہ نے (جن کی بیوی بہت خوبصورت تھی) اپنی بیوی سے جس دن خالد نے ان کو قتل کیا ہے یہ کہا تو نے مجھ کو قتل کرایا (یعنی تیرے بچانے میں مارا جاتا ہوں یا تیری وجہ سے مارا جاتا ہوں۔ آخر خالد نے مالک کو قتل کر کے ان کی بیوی سے نکاح کر لیا)

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ- (جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو) قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے (یہ اس حالت میں ہے جب بلا وجہ شرعی خواہ مخواہ تعصب یا دنیاوی عداوت اور دشمنی سے ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لئے انھیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قاتل تو خیر دوزخ میں جائے گا، مگر مقتول کیوں دوزخی ہوگا، فرمایا وہ اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا گو قتل نہ کر سکا مگر اس کی نیت تو قتل کی تھی)۔

يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ- خوب لڑ رہے تھے دونوں سخت جنگ کر رہے تھے۔

فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّعْقَلَ وَ اِمَّا اَنْ يُّقَادَ- جو شخص مارا جائے اس کے وارثوں کو دو باتوں میں سے جو بات بھلی لگے وہ کر سکتے ہیں یا تو دیت لیں یا قاتل کو قصاصاً قتل کریں۔

اُقْتُلُوْهُ قَالَهٗ لِابْنِ خَطَلٍ- (جس دن مکہ فتح ہوا تو آپ نے سب کے خون معاف کر دیئے مگر ابن خطل کے لئے جو کعبہ کے پردے پکڑ کر لٹک رہا تھا یہ فرمایا کہ اس کو وہیں مار ڈالو (وہ مردود اسلام لا کر پھر مرتد ہو گیا تھا اور آں حضرتؐ کی ہجو کیا کرتا تھا اور دو گانے والیاں رکھی تھیں، وہ مسلمانوں کی ہجو گایا کرتیں، اس کے علاوہ ایک مسلمان خادم کا اس نے ناحق خون کیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حرم میں حد اور قصاص قائم کر سکتے ہیں)۔

وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ- (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) سور کو قتل کر ڈالیں گے (مطلب یہ ہے کہ سور پالنا حرام کر دیں گے اسی طرح اس کا کھانا بھی اور اس کا مار ڈالنا جائز کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ سب سوروں کو مار کر فنا کر دیں گے)

تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَائِيَ الْيَهُوْدُ- تم قیامت کے قریب یہودیوں کو (جو دجال کے ساتھی ہوں گے) قتل کرو گے اس وقت پتھر بول اٹھے گا کہے گا (اے مسلمان ادھر آ دیکھ) میرے پیچھے ایک یہودی ہے (اس کو مار ڈال)۔

كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ- تم دونوں نے اس کو قتل کیا- (یعنی ابوجہل معلون کو، یہ آپ نے عفرا کے دونوں بیٹوں سے فرمایا، پھر اس کا سامان معاذ بڑے بیٹے کو دلایا کیونکہ اس کی تلوار دیکھ کر آپ کو معلوم ہو گیا کہ اصل قاتل وہی ہے گو تلواریں دونوں بھائیوں یعنی معاذ اور معوذ نے چلائی تھیں اور عبداللہ بن مسعودؓ تو جب وہ مر رہا تھا اس کا سر کاٹ کر لائے تھے)۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَ هُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِيْ- حضرت محمد ﷺ نے اپنے اصحاب سے بیان کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی (ایک دن) مجھ کو قتل کرائیں گے (یہ امیہ بن خلف نے کہا اس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں لڑنے کے لئے جاؤں مگر ابوجہل وغیرہ زبردستی اس کو غیرت دلا کر اپنے ساتھ لائے آخر بدر میں مارا گیا)۔

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ- آج یا ظالم مارا

جائے گا یا مظلوم (جو ناحق پر ہے وہ ظالم ہے اور جو حق پر ہے وہ مظلوم ہے)۔

لَا اَرَانِیْ اِلَّا سَاُقْتَلُ مَظْلُوْمًا - (یہ حضرت زبیرؓ نے جنگ جمل میں فرمایا) میں تو سمجھتا ہوں کہ میں مظلوم مارا جاؤں گا (ایسا ہی ہوا کہ جنگ جمل میں حضرت زبیرؓ تھوڑی دیر تک لڑے پھر حضرت علیؓ نے ان کو پکارا اور تنہائی میں آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی یعنی آنحضرتؐ نے زبیرؓ سے فرمایا تھا - تم ایک دن علی سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے - یہ حدیث یاد کر کے زبیرؓ میدان جنگ سے لوٹ کر مدینہ کی طرف چلے، راستہ میں ابن جرموز نے ان کو سوتا پا کر قتل کر ڈالا اور ان کی تلوار حضرت علیؓ کے پاس بامید حصول انعام لے کر آیا حضرت علیؓ نے کہا اس کو دوزخ کی خوش خبری سنا دو، کیونکہ آں حضرت نے فرمایا ہے: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِیَّةَ بِالنَّارِ - یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے یعنی زبیرؓ کے قاتل کو دوزخ کی خوش خبری دے)۔

لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ - میں ان کو اس طرح ماروں گا جیسے عاد کی قوم کے لوگ مارے گئے (کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا سب ہلاک ہو گئے - مراد خارجی لوگ ہیں جو امام برحق کی اطاعت سے نکل جائیں گے)۔

یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ - وہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے (ذرا ذرا سی باتوں میں ان کی تکفیر کر کے) اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ - اگر وہ سامنے سے گزرنا نہ چھوڑے اور منع کرنے سے بھی نہ مانے تو اس سے لڑے (اس کو خوب مارے) وہ شیطان ہے (آدمی کاہے کو اچھی بات نہیں سنتا)۔

اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ - اگر مقتول کا وارث قاتل کو قتل کرے (اس سے قصاص لے معاف نہ کرے) تو وہ بھی قاتل کی طرح ہوگا (یعنی اس کو کوئی فضیلت حاصل نہ ہوگی، گو قصاص لینا مباح ہے حرام نہیں ہے اور مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے)۔

فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ - اگر تو کسی شخص کو اسلام کا کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کرے تو اس کا وہ درجہ ہوگا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تیرا تھا (یعنی معصوم الدم مسلمان) اور تیرا اس کے قتل کرنے کے بعد وہ درجہ ہوگا جو کلمہ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا (یعنی مباح الدم گو تو کافر نہ ہوگا)۔

اَقِتَالًا اَیْ سَعْدُ - سعد کیا تم لڑنا چاہتے۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ - کتوں کے قتل کا آپ نے حکم دیا (جب کتے بہت ہو جائیں اور ان سے ایذا کا ڈر ہو تو ان کا قتل کرنا جائز ہے - دوسری روایت میں ہے کہ پہلے آپ نے ایسا حکم دیا تھا پھر ان کے قتل سے منع فرمایا تو بہتر یہ ہے کہ جو کتا کاٹتا ہو یا ایذا دیتا ہو اس کو قتل کر ڈالے ورنہ چھوڑ دے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک امت ہے)۔

یَقْتَتِلَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ - ایک اینٹ کی جگہ پر ایک دوسرے سے لڑیں گے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں اور دونوں کو مسلمانی کا دعوے ہو (مراد معاویہ اور حضرت علی کے گروہ ہیں)۔

اِسْتَحِقُّوْا قَتِیْلَكُمْ - اپنے مقتول کی دیت یا قصاص لینے کا حق حاصل کر لو (ایک روایت میں صَاحِبَكُمْ ہے)۔

لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا فَاِنَّ لَهٗ قَاتِلًا - بدکار پر رشک مت کر اس کو تو دوزخ کی آگ قتل کرنے والی ہے)۔

قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ - انہوں نے سات کافروں کو مارا پھر کافروں نے ان کو مار ڈالا۔

فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِیَّةٌ - اس کا قتل ہونا جہالت کی موت ہے (نہ کہ شہادت)۔

قَتَلْتُ الشَّرَابَ - میں نے شراب کی تیزی توڑ دی۔

اَنْ یُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ - ذمی کافروں کو بچانے کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑائی کی جائے (کیونکہ ذمی اسلام کی رعیت ہیں اور ہر ایک بادشاہ پر اپنی رعیت کی حفاظت لازم ہے)۔

حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الدَّجَّالَ - میری امت میں جہاد باقی رہے گا قیامت تک یہاں تک کہ میری امت کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا (یعنی حضرت عیسٰی کے ساتھ ہو کر مسلمان دجال والوں سے مقابلہ کریں گے اور حضرت عیسٰیؑ خود دجال کو قتل

کریں گے)۔

مَنْ وَجَدْ تُمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ

یعنی جو شخص چارپایہ جانور سے جماع کرے تو اس کو مار ڈالو اور اس جانور کو بھی مار ڈالو (اہل حدیث اور امام اسحٰق بن راہویہ کا یہی قول ہے اور زہری کہتے ہیں اگر وہ محصن ہو تو اس کو سو کوڑے لگائیں گے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کو تعزیر دی جائے یعنی جو سزا حاکم مناسب سمجھے)۔

اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ لواطت میں فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو (اگر مفعول اپنی رضامندی سے یہ کام کرا رہا ہو۔ حضرت علیؓ نے لوطیوں کو جلوا دیا تھا)۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص جہاد میں کسی کافر کو قتل کرے اس کے ہتھیار اور سامان وہی لے لے (دوسرے مجاہدین کا اس میں حصہ نہ ہوگا البتہ لوٹ کا مال سب میں تقسیم ہوگا)۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا جہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں (دوسری روایت میں ہے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی اور نماز پڑھیں زکوٰۃ ادا کریں اور شاید یہ روایت حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو نہیں پہنچی ورنہ مانعین زکوٰۃ سے لڑنے میں بحث کی ضرورت نہ ہوتی۔ اس روایت سے پہلی روایت کی تشریح ہو جاتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ نبوت کا اقرار اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ تمام فرائض اور ارکان اسلام کا ادا کرنا ضروری ہے اگر ایک رکن سے بھی انکار کریں تو ان سے جہاد کرنا درست ہے)۔

اِنَّهٗ قَتَلَهٗ عَلٰى دِيْنِهٖ وَلِاِيْمَانِهٖ۔ (امام جعفر صادقؒ نے اس آیت وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کی تفسیر میں فرمایا) مراد وہ شخص ہے جو کسی مومن کو اس کے دین اور ایمان کی وجہ سے مار ڈالے (ایسا مارنے والا تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا)۔

كَيْفَ نَقْتُلُ اَنْفُسَنَا۔ (جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالو تو انہوں نے عرض کیا) ہم کیونکر اپنے تئیں آپ ماریں (حضرت موسیٰؑ نے کہا تم ایسا کرو صبح کو ہر شخص تلوار یا چھری لے کر بیت المقدس میں ڈھاٹا باندھے ہوئے آئے جب میں ممبر پر چڑھوں تو ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ستر ہزار آدمی قتل ہوئے' اس وقت حضرت جبرئیل اترے اور یہ پیغام لائے کہ اللہ تعالیٰ نے باقی لوگوں کو معاف کر دیا)۔

مَقَاتِلُ الْاِنْسَانِ۔ آدمی کے جسم کے وہ مقامات جن پر ضرب لگانے سے موت ہوتی ہے۔

قَتَمٌ یا قُتُوْمٌ۔ بلند ہونا۔

اِقْتِمَامٌ۔ کالا ہونا۔

قَتَامٌ۔ کالا غبار' سیاہی' تاریکی۔

اُنْظُرْ اَيْنَ تَرٰى عَلِيًّا قَالَ اَرَاهُ فِيْ تِلْكَ الْكَتِيْبَةِ الْقَتْمَاءِ فَقَالَ لِلّٰهِ دَرُّ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لَهٗ اَىْ اَبَتِ فَمَا يَمْنَعُكَ اِذَا غَبَطْتَهُمْ اَنْ تَرْجِعَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اَنَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اِذَا حَكَكْتُ قُرْحَةً دَمَّيْتُهَا۔ (جب صفین کی جنگ ہو رہی تھی تو عمرو بن عاصؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا) علیؓ اس فوج میں کہاں ہیں انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس غبار آلود لشکر میں ہیں۔ پھر عمرو نے کہا۔ عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا کیا کہنا (یہ دونوں صاحب فریقین سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہے تھے) تب عبداللہ نے اپنے باپ سے کہا' باوا جب تم ان دونوں صاحبوں پر رشک کرتے ہو (ان کے کام کو اچھا سمجھتے ہو) تو پھر لوٹ کیوں نہیں جاتے؟ انہوں نے کہا' بیٹا میری کنیت ابوعبداللہ ہے میں کسی پھنسی کو کھجاتا ہوں تو جب تک خون نہیں نکال لیتا اس کو نہیں چھوڑتا (یہ ایک مثل ہے یعنی میں جب کسی کام کو شروع کرتا ہوں تو اس کو تمام کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ عمرو بن عاصؓ نے ایسا ہی کیا برابر معاویہ کے ساتھ ہو کر حضرت علیؓ سے لڑتے رہے اور اس صلہ میں معاویہؓ سے مصر کی حکومت حاصل کی)۔

قَتَنٌ۔ چوڑی مچھلی جو ہتھیلی کے برابر ہوتی ہے۔

قُتُوْنٌ۔ سوکھ جانا' تری دور ہو جانا۔

قَتَانَةٌ۔ ذلیل ہونا۔

قَتِيْنٌ۔ بے مزہ۔

تَزَوَّجْتُ بِكْرًا اقْتِيناً- (ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا) واہ واتو نے کنواری عورت کی جو کم مزے والی ہوتی ہے (یعنی جماع کی بہت خواہشمند نہیں ہوتی)-

اِنَّهَا وَضِيئَةٌ قَتِينٌ- وہ تو گوری خوبصورت جماع کی کم خواہش کرنے والی ہے-

قَتْوٌ یا قَتًا یا قِتًى یا قُتًى یامَقْتًى -اچھی طرح خدمت کرنا-

اِقْتِوَاءٌ- خدمت لینا-

قَتْوَةٌ- چغل خوری-

سُئِلَ عَنْ اِمْرَأَةٍ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا- فَاشْتَرَتْهُ فَقَالَ اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُمَا عَلَى النِّكَاحِ- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے پوچھا گیا ایک عورت کا خاوند غلام تھا' اس نے اپنے خاوند کو خرید لیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند سے خدمت لینے لگی (اس کو اپنا غلام رکھا تب تو دونوں میں جدائی کر دی جائے گی (کیونکہ اپنے غلام یا لونڈی سے نکاح درست نہیں بلکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر اس نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تب نکاح بدستور قائم رہے گا)-

باب القاف مع الثاء

قَثٌّ- کھینچنا' ہنکانا' اکھیڑنا' جمع کرنا-

اِقْتِثَاثٌ- اکھیڑنا-

قَثَاثَةٌ- جماعت-

قُثَاثٌ- سامان' متاع-

قَثَّاثٌ- چغل خور-

قَثِيثَةٌ- جماعت-

حَثَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ يَقُثُّهٗ- ایک دن آنحضرتؐ نے خیرات کرنے کی لوگوں کو ترغیب دلائی تو ابوبکر صدیقؓ اپنا سارا مال کھینچے ہوئے یا ہنکائے ہوئے لے کر آئے (گھر والوں کے لئے کچھ نہ چھوڑا) اور حضرت عمرؓ آدھا مال لے کر آئے- (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَثَّ السَّيْلُ الْغُثَاءَ- بہیا (سیلاب) کچرے کو کھینچ لایا یا اکٹھا لایا-)

قِثْدٌ- کھیرا کھانا یا ککڑی کھانا-

قَثَدٌ- کھیرا یا ککڑی یا دوسری کوئی ترکاری جو ککڑی کے مشابہ ہوتی ہے-

كَانَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ وَالْقَثَدَ بِالْمُجَاجِ- آنحضرت ککڑی' کھیرا شہد کے ساتھ لگا کر کھاتے (شہد ککڑی کی سردی کو روکتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے)-

قَثْمٌ- ایک دفعہ دیدینا' اکٹھا کرنا' سوکھا گوہ لتھیڑنا-

قُثْمَةٌ اور قَثْمٌ- سوکھا گوہ لتھڑ جانا-

قَثْمٌ اور قَثَامَةٌ- گرد آلود ہونا-

اِقْتِثَامٌ- جڑ سے اکھیڑ لینا' جمع کرنا-

اَنْتَ قُثَمٌ وَخَلْقُكَ قَيِّمٌ- (ایک فرشتہ آنحضرت کے پاس آیا کہنے لگا) آپ ''قثم'' ہیں یعنی مجمتع الخلق یا جامع کامل یا خیر کو جمع کرنے والے یا تمام صفات حسنہ کے جامع-

قُثَمٌ- آنحضرتؐ کا ایک نام ہے (بعض نے کہا یہ قَاثِمٌ سے نکلا ہے- یعنی بہت دینے والے)-

اَنْتَ قُثَمٌ اَنْتَ الْمُقَفِّى اَنْتَ الْحَاشِرُ- آپ ''قثم'' ہیں اور ''مقفی'' یعنی متبوع' لوگ آپ کی پیروی کرنے والے ہیں اور آپ ''حاشر'' ہیں یعنی لوگ آپ کے پیچھے حشر کئے جائیں گے-

باب القاف مع الحاء

قُحٌّ- خالص' پوٹ اکل کھرا' اکھڑا' کچا خربوزہ-

قُحُوحَةٌ اور قَحَاحَةٌ- خالص ہونا-

اَعْرَابِيٌّ قُحٌّ- گنوار ہے اکھڑ یا نرا گنوار ہے اجڈ گنوار ہے-

عَرَبِيٌّ قُحٌّ- خالص عربی ہے (اَقْحَاحٌ جمع ہے)-

قَحْدٌ- کوہان بڑا ہونا-

قَحَدَةٌ- کوہان یا کوہان کی جڑ-

فَقُمْتُ اِلَى بَكْرَةٍ قَحِدَةٍ اُرِيْدُاَنْ اُعَرْقِبَهَا- میں ایک جوان اونٹ کی طرف اٹھا جو بڑے کوہان والا تھا میں نے چاہا اس

کی کونچیں کاٹ ڈالوں۔
قَحْرٌ۔بوڑھا پھونس' بوڑھا اونٹ۔
قَحَارَةٌ۔بڑھاپا۔
زَوْجِی لَحْمُ جَمَلٍ قَحْرٍ۔ میرا خاوند بوڑھے اونٹ کا گوشت ہے (یعنی دبلا سوکھا مفلس ہے)۔
قَحْزٌ۔کودنا' بے قرار ہونا' مارنا پچھاڑنا' تیر کا سامنے گر پڑنا۔
تَقْحِیْزٌ۔سخت کلامی کرنا' کدانا۔
دَعَاهُ الْحَجَّاجُ فَقَالَ لَهٗ اَحْسِبُنَا قَدْرَوَّعْنَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ بِتُّ اَقْحَزُ الْبَارِحَةَ۔ حجاج ظالم نے ابووائل کو بلا بھیجا (جب وہ گئے تو) حجاج ان سے کہنے لگا ہم سمجھتے ہیں ہم نے تم کو خوف زدہ کر دیا (شریر اور ظالم حاکم سے سب ہی ڈرتے ہیں) ابووائل نے کہا میں تو گزشتہ رات کو بے قرار اور پریشان رہا۔
وَقَدْ بَلَغَهٗ عَنِ الْحَجَّاجِ شَیْءٌ فَقَالَ مَازِلْتُ اللَّيْلَةَ اَقْحَزُ كَاَنِّیْ عَلَى الْجَمْرِ۔ امام حسن بصریؒ کو حجاج کی کوئی بات پہنچی تو وہ کہنے لگے میری رات ایسی گزری جیسے کوئی انگارے پر لوٹ رہا ہو (بے قرار ہو)۔
قَحْطٌ۔کال پڑنا' پانی رک جانا' سخت مارنا۔
تَقْحِیْطٌ۔پیوند لگانا' حاملہ کر دینا۔
اِقْحَاطٌ۔قحط پڑنا' جماع کر کے انزال نہ ہونے دینا' قحط ڈالنا۔
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُحِطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ۔ یارسول اللہ بارش رک گئی اور درخت سرخ ہو گئے (خشکی سے ان کی سبزی جاتی رہی۔ ایک روایت میں قحط المطر ہے)۔
سُؤَالُ النَّاسِ اِذَا قُحِطُوْا۔ لوگوں کا امام سے پانی برسنے کی دعا چاہنا جب پانی رک جائے۔
عُجِلْتَ اَوْقُحِطْتَ۔ تم کو جلدی میں ڈال دیا گیا یا تم انزال نہ کر سکے۔
شَكَى النَّاسُ الْقُحُوْطَ۔ لوگوں نے بارش رک جانے کی شکایت کی۔
عَامٌ قَاحِطٌ وَّسَنَةٌ قَحِيْطَةٌ۔ قحط کا سال۔
اِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوْا قَحْطًا فَقَحْطًا لَهٗ يَوْمَ يَلْقٰى رَبَّهٗ۔ جب کوئی شخص ایک قوم کے پاس جائے وہ قحط قحط پکاریں (یعنی تجھ سے بھلائی کی کوئی امید نہیں ہے) تو قیامت کے دن جب وہ اپنے مالک سے ملے گا اس وقت بھی قحط ہی پائے گا (کوئی بھلائی اس کو حاصل نہ ہوگی)۔
مَنْ جَامَعَ فَاَقْحَطَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔ جو شخص دخول کرے پھر انزال نہ ہو (انزال سے پہلے ذکر نکال لے) تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا (گو غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے امام بخاری اور بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر ائمہ اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دخول ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں جیسے اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی حدیث کو وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر آں حضرتؐ نے فرمایا: اِذَاالْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اس سے سابق کا حکم منسوخ ہو گیا)۔
قَحْطَان۔یمن والوں کا جداعلیٰ تھا۔
سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ۔ قحطان کا ایک بادشاہ عنقریب پیدا ہوگا جو لوگوں کو ہانک لے جائے گا۔
قَحْفٌ۔کھوپڑی کاٹنا یا توڑنا یا کھوپڑی پر مارنا' سب پی جانا' نکالنا' پھیلانا۔
اِقْحَافٌ۔اپنے گھر میں پتھر جمع کرنا' اس پر سامان رکھنا۔
اِقْتِحَافٌ۔سب پی جانا۔
قِحَافٌ۔خوب پینا۔
اَلْيَوْمَ قِحَافٌ وَّغَدًا اِنْقَافٌ۔ آج تو خوب پینا ہے اور کل جنگ ہے۔
قُحَافٌ۔زور کی بہیا (سیلاب)۔
قُحَافَه۔جو چیز تولی جائے۔
قِحْفٌ۔کھوپڑی۔
تَاكُلُ الْعِصَابَةُ يَوْمَئِذٍ مِّنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا۔ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی (اتنا بڑا انار ہوگا) اور اس کے چھلکے کا سایہ لے گی (چھتر کی طرح)۔
نَذَرَتْ لَتَشْرَبَنَّ فِیْ قِحْفِ عَاصِمٍ الْخَمْرَ۔ اس نے منت مانی تھی کہ عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی (عاصم نے

اس کے دونوں بیٹوں کو قتل کیا تھا)۔

فَمَا رُئِیَ مَوْطِنٌ اَکْثَرَ قِحْفًا سَاقِطًا۔ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپریاں نہیں دیکھی گئیں (وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں سخت جنگ ہوئی تھی)۔

سُئِلَ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَقْحَفُهَا۔ ابوھریرہؓ سے پوچھا گیا' روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا میں تو اپنی عورت کا بوسہ لیتا ہوں اس کا تھوک چوستا ہوں۔

اَبُوْ قُحَافَةَ۔ ابوبکر صدیقؓ کے والد کا نام ہے۔

قِحْفٌ کی جمع اَقْحَافٌ ہے)۔

قَحْلٌ یا قَحَلٌ۔ سوکھ جانا یا کھال کا ہڈیوں پر سوکھ جانا بوڑھا پھونس ہونا' بہت عمر ہونا۔

مُقَاحَلَةٌ۔ لازم کر لینا۔

اِقْحَالٌ۔ ہڈی پر کھال سکھا دینا۔

تَقَحُّلٌ۔ سوکھ جانا۔

قَحِلَ النَّاسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ لوگ آنحضرت کے زمانہ میں (خشک سالی اور قحط کی وجہ سے) سوکھ گئے (دبلے ہو گئے کھال ہڈیوں سے چپک گئی' گوشت بالکل نہ رہا)۔

شَیْخٌ قَحْلٌ۔ بوڑھا پھونس' جس کی کھال سوکھ کر ہڈیوں سے لگ گئی ہو۔

قُحُوْلٌ۔ سوکھ جانا۔

تَتَابَعَتْ عَلٰی قُرَیْشٍ سِنُوْجَدْبٍ قَدْ اَقْحَلَتِ الظِّلْفَ۔ قریش کے لوگوں پر کئی سال پے در پے قحط کے آئے انہوں نے کھر والے جانوروں کو سکھا دیا (چارہ نہ ملنے کی وجہ سے)۔

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا نُقْحِلَ اَیْدِیَنَا مِنْ خِضَابٍ۔ آنحضرتؐ نے ہم کو یہ حکم دیا کہ خضاب لگا کر اپنے ہاتھوں کو نہ سکھائیں۔

لَاَنْ یَّعْصِبَهٗ اَحَدُکُمْ بِقِدٍّ حَتّٰی یَقْحَلَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْئَلَ النَّاسَ فِیْ نِکَاحٍ۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے عضو مخصوص کو ایک تسمہ سے باندھے رکھے یہاں تک کہ سوکھ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے نکاح کا سوال کرے (یعنی نکاح کے لئے ان سے امداد کا طالب ہو)۔

کَیْفَ نَرُدُّ شَیْخَکُمْ وَقَدْ قَحَلَ۔ ہم تمہارے شیخ کو کہاں سے پھیر کر دیں' وہ تو سوکھ گیا ہے (یعنی مر کر سوکھ گیا ہے۔ یہ بنی ضبہ کے جواب میں کہا گیا تھا جو جنگ جمل میں پڑھ رہے تھے:

نحن بنو ضبة اصحاب الجمل۔ الموت اعلی عندنا من العسل۔ ردو علینا شیخنا ثم بجل۔ یعنی ہم ضبہ کے بیٹے ہیں جو جمل کے ساتھ ہیں (جمل وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہؓ سوار تھیں) ہم کو مرنا شہد سے بھی زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ کو جو عزت والا ہے پھیر دو (یعنی حضرت عثمانؓ جو شہید ہو چکے تھے)۔

قَحْمٌ۔ طے کرنا نزدیک ہونا۔

قُحُوْمٌ۔ کسی کام میں بغیر سوچے سمجھے گر پڑنا۔

تَقْحِیْمٌ۔ بغیر سوچے کسی کو ایک کام میں ڈال دینا' اوندھے منہ گرانا۔

اِقْحَامٌ۔ بغیر سوچے سمجھے ایک کام میں گھسیڑ دینا گرا دینا' زور سے داخل کرنا' خواہ مخواہ ایک لفظ کو دو متلازم لفظوں میں یا ایک حرف کو دو حرفوں کے درمیان گھسیڑنا۔

اُقْحِمُوْا۔ خشک سالی میں پڑ گئے۔

تَقَحُّمٌ۔ داخل ہونا' اوندھے منہ گرانا۔

اِنْقِحَامٌ۔ گھس جانا۔

اِقْتِحَامٌ۔ گھس جانا' حقیر جاننا' غائب ہو جانا زور سے اپنے تئیں ڈال دینا۔

اَدْرَدُ قَاحِمٌ۔ کالا بھجنگ۔

قَحَامَةٌ اور قُحُوْمَةٌ۔ بڑھاپا۔

قَحْمٌ۔ بوڑھا' دبلا۔

قُحْمَةٌ۔ شاق اور ہلاکت اور سخت قحط (اس کی جمع قُحَمٌ ہے)۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا۔ میں تو پیچھے سے تمہاری کمریں آگ میں گرنے سے تھام رہا ہوں

اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑتے ہو (اس میں گھسے جاتے ہو نہ سوچتے ہو نہ سمجھتے ہو)۔

وَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَهَا۔ وہ اس میں گھسے جاتے ہیں گرے پڑتے ہیں۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَقَحَّمَ جَرَاثِيْمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِي الْجَدِّ۔ جس شخص کو دوزخ کے سخت اور اصلی مقاموں میں گھسنا منظور ہو وہ دادا کے باب میں (قطعی) فیصلہ کرے۔

تَقَحَّمَتْ بِيَ النَّاقَةُ اللَّيْلَةَ۔ آج رات کو سانڈنی نے مجھ کو ایک ہلاکت کے مقام میں گرا دیا (کسی گڑھے میں۔ مطلب یہ ہے کہ میں اس کا سر تھام نہ سکا وہ ایک خوفناک مقام میں مجھ کو لے کر گھس پڑی)۔

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا غَفَرَلَهُ الْمُقْحِمَاتِ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے شرک نہ کیا ہو تو اس کے بڑے بڑے گناہ جو دوزخ میں پھینک دینے والے ہیں وہ معاف کر دے گا (گویا توحید جب کامل ہو تو دوسرے تمام گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے)۔

اِنَّ لِلْخُصُوْمَةِ قُحَمًا۔ جھگڑے میں بڑے شاق اور دشوار امور پیش آتے ہیں۔

اَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لَهَا۔ حضرت ام المومنین زینبؓ بے تحاشا حضرت عائشہؓ کو برا بھلا کہتی ہوئی گھس آئیں۔

اَبْغِنِيْ خَادِمًا لَا يَكُوْنُ قَحْمًا فَانِيًا وَّلَا صَغِيْرًا ضَرَعًا۔ میرے لئے ایک ایسا خدمت گار تلاش کر جو نہ بوڑھا پھونس ہو اور نہ بالکل بچہ ناتوان۔

اَقْحَمَتِ السَّنَةُ نَابِغَةَ بَنِيْ جَعْدَةَ۔ قحط سالی نے بنی جعدۃ کے لوگوں کو (جنگل سے) نکالا (وہ شہر میں آ گئے)۔

لَا تَقْتَحِمُهٗ عَيْنٌ مِّنْ قِصَرٍ۔ کوئی آنکھ ان کو ٹھگنے پنے کی وجہ سے حقیر نہیں جانتی۔

اَتَقَحَّمُ فِيْهِ۔ میں اس میں ڈوب جاتی (یعنی آب زن میں جو ایک ظرف ہے اس کا سر پوش ہوتا ہے بیمار کو اس میں بٹھا کر سر باہر رکھ کر باقی تمام بدن گرم پانی سے سینکتے ہیں اور صاحب مجمع البحار سے سہو ہوا جو آبزن میں زن کے معنی عورت بیان کئے حالانکہ یہ زن زون سے ہے اور اب آبزن ایک لفظ ہو گیا ہے صاحب مجمع البحار یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ اس ظرف کو اکثر عورتیں استعمال کرتی ہیں لہٰذا اس کا نام آبزن رکھا گیا یہ دوسرا سہو ہے برہان میں ہے کہ آبزن چھوٹے حوض کو بھی کہتے ہیں)۔

فَاقْتَحَمَ اَبُوْطَلْحَةَ عَنْ بَعِيْرِهٖ۔ ابوطلحہؓ نے جلدی سے اپنے تئیں اپنے اونٹ پر سے گرا دیا (وہ آنحضرتؐ کو دیکھنے دوڑے کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں آئی)۔

فَاطِمَةُ يُقْتَحَمُ عَلَيْهَا۔ فاطمہ کے پاس لوگ گھس پڑتے ہیں (یعنی چور بدمعاش وغیرہ)۔

لَا سَهْمَ لِلْقَحْمِ۔ بوڑھے پھونس کو جو لڑائی میں کوئی کام نہ کر سکے لوٹ کے مال میں سے حصہ نہ ملے گا۔

باب القاف مع الدال

قَدْ۔ اسمیہ بمعنی بس اور جب حرف ہوتا ہے تو توقع کے لئے آتا ہے اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے۔

قَدْ قَامَ۔ یعنی ابھی کھڑا ہوا۔

قَدْ قَدْ۔ (دوزخ سے پوچھا جائے گا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی اور کچھ ہے۔ جب سب اس میں اکٹھا کر دیئے جائیں گے تو کہے گی) بس بس (ایک روایت میں قط قط ہے معنی وہی ہیں)۔

فَيَقُوْلُ قَدْ قَدْ۔ پھر کہے بس بس۔

قَدْنِيْ۔ مجھ کو بس ہے۔

قَدْكَ۔ تجھ کو بس ہے۔

قَدْحٌ۔ طعنہ دینا، عیب بیان کرنا، اعتراض کرنا، پانی نکالنا آنکھ سے یا کیڑا دانت یا درخت سے سوراخ کرنا۔

تَقْدِيْحٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے دبلا کرنا، اندر گھس جانا۔

قَدْحٌ اور اِقْتِدَاحٌ۔ چقماق سے آگ نکالنا، چلو بھر کر دینا، تدبیر کرنا۔

لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ۔ مجھ کو سوار کے پیالہ کی طرح مت بناؤ (سوار کھانے کا پیالہ اپنے پیچھے لٹکا لیتا ہے مطلب یہ ہے کہ میرا ذکر سب سے آخر میں مت رکھو)۔

كَمَا نِيْطَ خَلْفَ الرَّاكِبِ الْقَدَحُ الْفَرْدُ۔ جیسے سوار

کے پیچھے اکیلا پیالہ لٹکا دیا جاتا ہے-

كُنْتُ اَعْمَلُ الْاَقْدَاحَ- میں پیالے بناتا تھا (تو قدح کی جمع ہوگی) یا تیر (تو قدح کی جمع ہوگی نہایہ میں ہے کہ تیر کو کاٹتے ہی قطع کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب قطع کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب بری کہتے ہیں پھر سیدھا کریں تو قدح کہتے ہیں- پھر پر اور پیکان لگا دیں تو سھم کہتے ہیں)-

دَعَا بِقَدَحٍ- ایک پیالہ منگایا-

كَانَ يُسَوِّي الصُّفُوْفَ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرَّقِيْمِ- آنحضرتؐ صفوں کو سیدھا کرتے ان کو تیر کی طرح یا کتاب کی سطر کی طرح کر دیتے-

كَانَ يُقَوِّمُهُمْ فِي الصَّفِّ كَمَا يُقَوِّمُ الْقَدَّاحُ- حضرت عمرؓ لوگوں کو صف میں اس طرح برابر کرتے جیسے تیر بنانے والا تیر کو سیدھا کرتا ہے-

فَشَرِبْتُ حَتّٰى اسْتَوٰى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ- میں نے خوب دودھ پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ جو بھوک سے خالی ہو کر اندر گھس گیا تھا تیر کی طرح برابر ہو گیا-

اِنَّهٗ كَانَ يُطْعِمُ النَّاسَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَاتَّخَذَ قِدْحًا فِيْهِ فُرُوْضٌ- حضرت عمرؓ لوگوں کو جس سال قحط تھا کھانا کھلاتے' آپ نے ایک تیر بنایا تھا اس میں نشان کر دیا تھا (اس تیر کو کھانے کے پیالہ میں ڈال کر دیکھتے کہ کتنا کھانا ہے)-

كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ- گویا صف کو تیر سے برابر کرتے (اسی طرح آں حضرتؐ برابر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم خود صف کو برابر کرنا سمجھ گئے)-

كَانَ ﷺ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ- آنحضرتؐ کے پلنگ کے تلے ایک پیالہ لکڑی کا تھا جس میں رات کے وقت آپ پیشاب کیا کرتے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ گھروں میں کسی ظرف میں پیشاب کرنا درست ہے اور یہ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اپنی پھوپی کھجور کی عزت کرو کیونکہ عزت کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو پانی دو' اس کا پیوند لگاؤ' پھر جب اس کی لکڑی کاٹ لی تو اب اس کو کھجور نہیں کہیں گے- بعض لوگوں نے اس کوٹھری میں جس میں نماز پڑھی جاتی ہے پیشاب کا ظرف رکھنا مکروہ رکھا ہے اور شاید یہ واقعہ اس وقت کا ہوگا جب گھروں میں پاخانے نہ تھے تو رات کو دور جانا آپ کو دشوار ہوتا ہوگا- لیکن جب سے پاخانے گھروں میں بنائے گئے تو رات اور دن آپ ان ہی میں قضائے حاجت کیا کرتے- اب اختلاف اس میں ہے کہ پیشاب کی طرح پاخانہ کا ظرف بھی گھر میں رکھنا درست ہے یا نہیں- بعض نے کہا پاخانہ کا بھی وہی حکم ہے' بعض نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ پاخانہ کثیف اور غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اب رات اور دن دونوں کا ایک ہی حکم ہے مگر ظاہرا امام بخاریؒ کی تبویب سے معلوم ہوتا ہے کہ رات ہی کے لئے یہ جواز خاص ہے مگر دن کے وقت بے ضرورت اس سے باز رہنا بہتر ہے- دوسری حدیث میں جو ہے کہ فرشتے اس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں پیشاب ہو' وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس کے پیشاب ہونے سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دیر تک پیشاب دان رکھا رہے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پلنگ یا تخت کا رکھنا' اس پر سونا تواضع کے خلاف نہیں ہے)-

لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَ لِلنَّاسِ قِدْحَةَ ظُلْمَةٍ جَعَلَ لَهُمْ قِدْحَةَ نُوْرٍ- اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو لوگوں کے لئے تاریکی نکالنے کی ایک چیز پیدا کرتا جیسے روشنی پیدا کرنے کے لئے ایک چیز ان کے لئے بنائی (یعنی چقماق جس سے آگ نکالتے ہیں عرب لوگ چقماق کے لوہے کو مقدح اور مقدحۃ اور قداح اور قداحۃ کہتے ہیں اور اس کے پتھر کو قداح اور صوانۃ کہتے ہیں)-

قُدْحَة- ایک چلو-

مِقْدَاحٌ- چمچہ اور برمہ جس سے لکڑی میں سوراخ کرتے ہیں (اس کو مِثْقَبٌ بھی کہتے ہیں)-

مِقْدَاحٌ- وہ شخص جو لوگوں میں چغل خوری کرتا پھرے-

قَدِيْحٌ- شوربا جو دیگچی کے تلے رہ جائے اور مشکل سے نکالا جائے-

قَاتَلَ اللّٰهُ وَرْدَانًا وَّقِدْحَتَهٗ- اللہ وردان کو تباہ کرے اور اس کے دل کی بات نکالنے کو (جیسے چقماق سے آگ نکالتے ہیں یہ عمرو بن عاصؓ نے کہا- انہوں نے اپنے غلام وردان سے رائے

لی کہ میں کس کا ساتھ دوں معاویہؓ کا یا حضرت علیؓ کا؟ وردان نے کہا اگر تم آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو علیؓ کے ساتھ رہو اگر دنیا چاہتے ہو تو معاویہؓ کے ساتھ رہو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم دنیا پر آخرت کو اختیار نہ کرو گے- وردان نے جیسا کہا تھا یہی ہوا عمرو بن عاص نے دنیا کی خواہش کو آخرت کی بھلائی پر مقدم رکھا' معاویہ کی رفاقت اختیار کی اور مصر کی حکومت حاصل کی)-

یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَمِیْرٌ لَوْ قَدَ حْتُمُوْهُ بِشَعْرَةٍ اَوْرَیْتُمُوْهُ- تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا اگر ایک بال تم اس پر مارو تو وہ سلگ اٹھے گا- (اپنے دل کی بات ظاہر کر دے گا- اس قدر ضعیف القلب اور کمزور ہوگا)-

یَقْدَحُ قِدْرًا وَّیَنْصِبُ اُخْرٰی- ایک دیگچی میں سے نکالے گا اور دوسری چڑھائے گا-

قَدَحَ الْقِدْرَ- دیگچی میں سے نکال لیا (یعنی چمچہ سے)

مِقْدَحَۃ- چمچہ-

اِقْدَحِیْ مِنْ بُرْمَتِكِ- اپنی ہانڈی میں سے ایک چمچہ بھر کر دے-

اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَقْدَحَ عَیْنِیْ- میں چاہتا ہوں آنکھ میں قدح کراؤں (نزلہ کا پانی اس میں سے نکلوا ڈالوں)-

اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِی الْجَفِیْرِ الْفَارِغِ وَاِنَّمَا قُطْبُ الرَّحٰی تَدُوْرُ عَلَیَّ- اس طرح خل خل کر رہے ہو جیسے ایک اکیلا تیر خالی ترکش میں خل خل کرتا رہتا ہے اور چکی کا پاٹ تو مجھ گھوم رہا ہے (یعنی اسلام کی چکی میں چلا رہا ہوں' یہ حضرت علیؓ نے فرمایا' جب لوگوں کو جنگ کے لئے اٹھنے کی ترغیب دی اور انہوں نے سستی کی)-

وَرَجُلٌ حَفِظَ حُرُوْفَهٗ وَضَیَّعَ حُدُوْدَهٗ وَاَقَامَهٗ اِقَامَةَ الْقِدْحِ- اور ایک وہ شخص جس نے قرآن کے لفظ تو یاد کر لئے لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا اور کھیل کے تیر کی طرح اس کو رکھا-

کَاَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْبَرَاهُمُ الْخَوْفُ- وہ زاہد لوگ تیروں کی طرح ہیں جن کو خوف الٰہی نے تراش ڈالا ہے (یعنی دبلے اور لاغر ہیں)-

قَدٌّ- کاٹنا' لمبا پھاڑنا' طے کرنا-

تَقْدِیْدٌ کے بھی یہی معنی ہیں- اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا سکھانے کے لئے-

قَدِیْدٌ- وہ گوشت جو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سکھانے کے لئے رکھا جائے-

اِنْقِدَادٌ- پھٹ جانا-

تَقَدُّدٌ- گروہ گروہ ہو جانا الگ الگ رائے الگ الگ خواہش والے' سوکھ جانا' متفرق ہو جانا' دبلا ہو جانا-

اِقْتِدَادٌ- چیرنا' پھاڑنا' تدبیر' تمیز-

اِسْتِقْدَادٌ- ہمیشگی' استقامت-

قِدٌّ- بکری کے بچہ کی کھال' آدمی کی قامت' تقطیع کوڑا' مقدار-

مَوْضِعُ قِدِّهٖ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا- جتنی جگہ میں کوڑا رکھا جاتا ہے اتنی جگہ بہشت کی ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے-

قِدٌّ- بہ کسرہ قاف کوڑا اور چمڑے کا تسمہ جس سے جوتی ٹانکتے ہیں اور قیدی کو باندھتے ہیں- اگر بہ فتحہ قاف پڑھیں تو ترجمہ یہ بھی ہوگا کہ اس کی قامت کے برابر جگہ بہشت میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)-

کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ شَدِیْدَ الْقِدِّ- ابوطلحہ کی کمان کا چلہ بہت سخت ہوتا (یہ جب ہے کہ قد بہ کسرہ قاف ہو) یا ابوطلحہ کمان بہت زور سے کھینچتے (بڑی قوت سے تو ان کا تیر بہت دور جاتا یہ جب ہے کہ قد بہ فتحہ قاف پڑھیں)-

نَهٰی اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ- تسمہ کو دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر کاٹنے سے منع فرمایا (ایسا نہ ہو چمڑا کاٹنے کی نہرنی انگلیوں میں لگ جائے)-

اَلْاَمْرُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کَقَدِّ الْاُبْلُمَةِ- حکومت اور خلافت ہم میں تم میں اس طرح ہے جیسے کھجور کے پتے کو لمبا چیر کر دو ٹکڑے کریں (تو دونوں طرف آدھوں آدھ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ خلافت میں ہمارا تمہارا حصہ برابر ہے)-

کَانَ اِذَا تَطَاوَلَ قَدَّ وَاِذَا تَقَاصَرَ قَطَّ- حضرت علیؓ جب

طول میں ضرب لگاتے تو وہ ٹکڑے کر دیتے اور جب عرض میں مارتے تو بھی کاٹ دیتے۔

قَدَّ دَلْحُمًا-گوشت کاٹا-

اِنَّ امْرَأَةً اَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمِ بِجَدْ یَیْنِ مَرْضُوْفَیْنِ وَقَدٍّ- ایک عورت نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے گرم پتھر پر بھونے ہوئے اور ایک مشکیزہ (دودھ کا) بھیجا-

کَانُوْا یَاْ کُلُوْنَ الْقَدَّ-بکری کے بچہ کی کھال کھا لیتے تھے (جب زمانہ قحط میں کچھ کھانے کو نہ ملتا)-

اُتِیَ بِالْعَبَّاسِ یَوْمَ بَدْرٍ اَسِیْرًا وَّلَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَلَهُ النَّبِیُّ ﷺ قَمِیْصًا فَوَجَدُوْا قَمِیْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ یُقَدُّ عَلَیْهِ فَکَسَاهُ اِیَّاهُ-بدر کی جنگ میں حضرت عباس کو گرفتار کر کے لائے وہ بالکل ننگے تھے (آنگ پر کرتہ نہ تھا) آں حضرتؐ نے ان کے لئے ایک کرتہ تلاش کیا (جو ان کے بدن پر ٹھیک اترے) لوگوں نے عبداللہ بن ابی منافق کا کرتہ ان کے جسم کے موافق پایا' آں حضرتؐ نے وہی کرتہ ان کو پہنا دیا (پھر جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو آنحضرتؐ نے اس کا احسان اتارنے کے لئے اپنا کرتا اس کو پہنا دیا)-

کَانَ یَتَزَوَّدُ قَدِیْدَ الظِّبَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ-ہرن کا سکھایا ہوا گوشت وہ توشہ میں رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے (معلوم ہوا کہ محرم کو جنگلی جانور کا گوشت کھانا منع نہیں ہے البتہ شکار کرنا منع ہے)-

رُبَّ اٰکِلِ عَبِیْطٍ سَیُقَدُّ عَلَیْهِ وَشَارِبِ صَفْوٍ سَیَغَصُّ-کبھی اچھا تندرست جانور کا تازہ گوشت کھانے والا پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی صاف ستھرا پانی پینے والے کو بھی اچھو ہو جاتا ہے-

قُدَاد-پیٹ کی بیماری-

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَّقُدَادًا-اللہ تعالیٰ نے اس کو استسقا اور پیٹ کی بیماری کر دی-

لَا یُسْهَمُ مِنَ الْغَنِیْمَةِ لِلْعَبْدِ وَلَا الْاَجِیْرِ وَلَا الْقَدِیْدِیْیِنَ-لوٹ کے مال میں غلام اور مزدور اور کام کاج کرنے والوں کا (جیسے لوہار' بڑھئی اور معمار وغیرہ ہیں) حصہ لگایا جائے گا (انعام کے طور پر اگر ان کو کچھ دیدیا جائے تو یہ اور بات ہے باقی حصہ ان ہی لوگوں کا لگایا جائے گا جو مجاہدین ہیں (یہ قدید سے نکلا ہے یا قدید سے یعنی چھوٹی کملی- اور عرب لوگ کسی کو گالی دیتے ہیں تو کہتے ہیں یا قدیدی یا قدیدی-بعض نے کہا یہ تقدد سے نکلا ہے بمعنی کٹ جانے اور جدا ہونے کے چونکہ یہ لوگ ملکوں میں متفرق رہتے ہیں ان کے کپڑے ٹکڑے ٹکڑے پھٹے پرانے ہوتے ہیں)-

قُدَیْد-ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ درمیان-

مَقَدِیٌ-وہ شراب جو پکاتے پکاتے آدھی رہ جائے (اس کو منصف بھی کہتے ہیں)-

مَا یَجْعَلُ قَدَّكَ اِلٰی اَدِیْمِكَ-(یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے اندازے سے باہر ہو جائے اور ایک چھوٹی سی بات کو بڑی کر لے-

اَکْلُ الْقَدِیْدِ الْغَابِّ یَهْدِمُ الْبَدَنَ-سکھائے ہوئے بدبو دار گوشت کھانے سے جسم ناتوان ہو جاتا ہے

مِقْدَاد-مشہور صحابی ہیں' ان کے باپ کا نام اسود تھا-حبشہ کی طرف ہجرت کی' غزوہ بدر میں شریک ہوئے' مصر کی فتح میں بھی شریک تھے-

قَدْرٌ-اور قَدَرٌ-فیصلہ کرنا' حکم کرنا' تقسیم کرنا' تنگ کرنا' جمع کرنا' روک رکھنا' تعظیم کرنا-

قَدْرٌ اور قُدْرَةٌ اور مَقْدِرَةٌ اور مِقْدَارٌ اور قَدَارَةٌ اور قُدُوْرَةٌ اور قُدُوْرٌ اور قِدْرَانٌ اور قُدَارٌ اور قِدَارٌ-توانا ہونا' کر سکنا' قیاس کرنا' اندازہ کرنا-

تَقْدِیْرٌ-اندازہ کرنا' قیاس کرنا' قادر بنانا' روزی کا تنگ کرنا' فکر کرنا' سوچنا' فیصلہ کرنا' حکم دینا' ٹھہرا لینا-

مُقَادَرَةٌ-قیاس کرنا-

اِقْدَارٌ-قادر بنانا-

تَقَدُّرٌ-تیار ہونا-

اِنْقِدَارٌ-اندازے کے موافق آنا-

اِسْتِقْدَارٌ-تقدیر کی درخواست کرنا-

اِقْتِدَارٌ - قادر ہونا' کر سکنا-

قَادِرٌ اور مُقْتَدِرٌ اور قَدِیْرٌ - یہ سب اللہ تعالیٰ کے نام ہیں-

قَدَرٌ یا قَدْرٌ - اللہ تعالیٰ کا حکم اور فیصلہ-

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ - یعنی وہ رات جس میں روزی کا فیصلہ ہوتا ہے اور موت وزیست اور دوسری باتوں کا یہ رات ہر سال میں ایک بار آتی ہے کبھی کسی مہینہ میں کبھی کسی مہینہ میں یا رمضان کی اخیر دس راتوں میں یا پانچ کے دہے میں یا طاق راتوں میں-

فَاقْدُرْہُ وَ یَسِّرْہُ - اس کو میری تقدیر میں کر دے میری قسمت میں لکھ دے اور اس کو آسان کر دے-

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ - اگر ابر آ جائے یا چاند چھپ جائے (کسی وجہ سے نظر نہ آ سکے) تو شمار پورا کر لو (یعنی تیس دن کا مہینہ سمجھ لو- اس سے زیادہ ہلالی مہینہ نہیں ہو سکتا- بعض نے کہا چاند کی منزلوں کا حساب کر کے معلوم کر لو کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے یا ۳۰ دن کا- مگر یہ ان لوگوں کے لئے خاص حکم ہوگا جو علم نجوم رکھتے ہیں اور عام آدمیوں کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کر لیں اور صحیح یہ ہے کہ عام اور خاص سب کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کر لیں تو شرع میں رویت کا اعتبار ہے علم نجوم سے کوئی غرض نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری روایت میں یوں ہے- شعبان کے ۳۰ دن پورے کر لو بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاند کو ابر کے تلے فرض کر کے اس دن روزہ رکھو حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ دوسری حدیث میں شک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے)-

فَاقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَ الْجَارِیَۃِ الْحَدِیْثَۃِ السِّنِّ - اب غور کرو کہ نو عمر چھوکری کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی-

کَانَ یَتَقَدَّرُ فِیْ مَرَضِہٖ اَیْنَ اَنَا الْیَوْمَ - آنحضرتؐ اپنی بیماری میں حساب لگاتے تھے آج میں کس بیوی کے پاس رہوں گا (آپ کی مرضی یہ تھی کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس رہوں آخر دوسری بیویوں نے اس کو سمجھ کر آپ کو اجازت دی کہ بیماری بھر آپ حضرت عائشہؓ کے پاس رہیں)-

اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ - میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تو اس کی قدرت مجھ کو عطا فرمائے یا چونکہ تو ہر شے پر قادر ہے اس لئے مجھ کو بھی اس کام پر قدرت عطا فرما-

اِنَّ الذَّکٰوۃَ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ لِمَنْ قَدَرَ - ذبح کرنا حلق اور گدگی کے درمیان ہے اس شخص کے لئے جو ایسا کرنے پر قادر ہو (اگر کوئی جانور بھاگ نکلے اور پکڑا نہ جا سکے یا کنویں میں گرا پڑا ہو تو جہاں ہو سکے بسم اللہ کہہ کر اس کو زخمی کر دے یہی کافی ہے)-

اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اَقْدُرَ لَحْمًا - مجھ کو میرے مالک نے یہ حکم دیا کہ میں گوشت کی ایک ہانڈی پکاؤں-

فَوَجَدُوْا قَمِیْصَ ابْنِ اُبَیٍّ یَقْدُرُ عَلَی الْعَبَّاسِ یا یُقَدَّرُ عَلَی الْعَبَّاسِ - دیکھا تو عبداللہ بن ابی (منافق) کا کرتہ حضرت عباس کے ٹھیک آتا ہے (حضرت عباسؓ بہت دراز قامت آدمی تھے اسی طرح عبدالمطلب ان کے والد اسی طرح حضرت عبداللہ آں حضرتؐ کے والد ماجد)-

یَقْدُرُ عَلَیْہِ - ان پر ٹھیک آتا تھا (یعنی طول اور عرض میں)-

لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ لَیُعَذِّبُنِیْ یا قَدَّرَ عَلَیَّ - اگر کہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تنگ پکڑا یا مجھ پر قدرت پائی تو ضرور مجھ کو عذاب کرے گا (اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ ایسا شک تو کفر ہے اور کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی بلکہ سخت دہشت اور خوف کی حالت میں اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا جب عقل ٹھکانے نہ تھی اس لئے مغفرت کے قابل ہوا- بعض نے کہا اس کو اللہ تعالیٰ کی ایسی قدرت کا علم نہ تھا کہ اڑائی راکھ کے ذروں کو پھر اکٹھا کر دے سکتا ہے تو وہ جاہل تھا نہ منکر اور جاہل کافر نہیں ہوتا بلکہ منکر کافر ہوتا ہے-

مترجم کہتا ہے اس کی مثال وہ قصہ ہے جو حضرت مولانائے روم نے مثنوی میں نقل کیا ہے کہ ایک گڈریا اپنے جھونپڑے میں یوں کہہ رہا تھا "یا اللہ! اگر تو میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا دودھ پلاؤں تیرے لئے اچھا اچھا بچھونا کروں' تیرے پاؤں دباؤں' تیرے سر کی جوئیں دیکھتا رہوں- حضرت موسیٰؑ نے یہ سن کر اس کو ڈانٹا ہائیں یہ کفر بکتا ہے؟ بارگاہ الٰہی سے حضرت موسیٰؑ پر وحی آئی' موسیٰ تم نے اس کو ایسا کہنے کیوں نہ دیا ہم اس کی محبت کی باتیں سن سن کر خوش ہو رہے تھے تو یہ گڈریا جاہل تھا وہ

اپنے علم کے موافق پروردگار کو ایسا ہی سمجھا جب اس کو علم حاصل ہوا ہوگا تو توبہ کی ہوگی۔ بعض نے کہا یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے جب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ کٹ گیا تھا اور عام لوگوں کو نجات کے لئے صرف توحید کافی تھی)۔

لَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ۔ سجدہ نہ کر سکے ہجوم کی وجہ سے تو آخیر رکعت کے بعد دو سجدے کر لے۔

لَيْسَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْقَدَرِ۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ اس میں معتزلہ کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سعید اور نیک بخت لکھا ہے ان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِىْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔ تم اس کام پر مجھ کو ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا (یعنی لوح محفوظ میں یا توراۃ میں کیونکہ علم الٰہی میں تو ازل سے یہ موجود تھا۔ یہ حضرت آدمؑ نے حضرت موسیٰ کو جواب دیا تھا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے ان کو ملامت کی کہ تمہاری نافرمانی کی وجہ سے ہم سب مصیبت میں پڑ گئے بہشت سے نکلنا پڑا۔

مترجم کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی ملامت صحیح اور درست تھی اور حضرت آدم! کا جواب بھی صحیح اور مسکت تھا لیکن صرف ٹالنا تھا کیونکہ علم اور تقدیر الٰہی سے بندے کو کیا واسطہ بندہ جو کام کرتا ہے وہ ظاہرا اپنے اختیار سے کرتا ہے اسی لئے مدح وثنا یا ذم وہجا کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر حضرت آدمؑ کے جواب کے موافق ہر ایک زانی اور شرابی اور چور کہے کہ مجھ پر کیا ملامت کرتے ہو یہ تو خداوند تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا تو پھر کسی بندے کو نہ برا بھلا کہہ سکتے ہیں نہ شرعی سزا دے سکتے ہیں وفی ذلک ابطال للدین وتعطیل الشرع المتین۔

اَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ۔ پہلے جس نے تقدیر کا انکار کیا (انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو ازل میں یہ علم نہ تھا کہ ایسا ہوگا ایسا ہوگا بلکہ ہر بات کا علم اس کے وقوع کے بعد ہوا۔ اس قسم کے قدریہ گزر گئے اب نہیں رہے لیکن بعد کے قدریہ اور معتزلہ تقدیر کے تو قائل ہیں پر خیر کو اللہ کی مخلوق اور شر کو بندے کی مخلوق جانتے ہیں اور بندے کو اپنے افعال میں پورا قادر اور اپنے افعال کا خالق نہ سمجھتے ہیں ان کو مجوس سے تشبیہ دی جیسے مجوسی کہتے ہیں کو خیر کا خالق یزدان ہے اور شر کا اہرمن یعنی شیطان)۔

نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ۔ ہم تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔

اَلْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ تقدیروں پر ایمان لانا۔

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی (بیوقوفی کم عقلی) اور دانائی (چترا پن عقلمندی)۔

لِشَيْءٍ قُضِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْفِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اٰتَاهُمْ نَبِيُّهُمْ۔ کیا یہ کسی تقدیر کی وجہ سے ہے جس کا فیصلہ پہلے ہی کر دیا گیا تھا یا یہ باتیں آئندہ ہوئی ہیں جو ان کے پیغمبر نے ان کو بتلائیں۔

اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ۔ دجال کے دن کا اندازہ کر لو (اس کا ایک دن ایک برس کا ہوگا تو اس دن ساعتوں کا حساب کر کے نماز پڑھ لو۔ مثلاً طلوع فجر کے آٹھ گھنٹے کے بعد ظہر پڑھ لو پھر تین گھنٹے بعد عصر پڑھ لو پھر تین گھنٹہ بعد مغرب پڑھ لو پھر دو گھنٹے بعد عشاء پڑھ لو پھر آٹھ گھنٹہ بعد دوسری فجر کی نماز ادا کرو۔ اسی طرح سال بھر کی نمازیں ساعتوں کا حساب کر کے اس دن پڑھو۔ کل نمازیں اس دن تقریبا اٹھارہ سو ہوں گی اور چونکہ آج کل گھڑیاں معرفت اوقات کے لئے نکل آئی ہیں اس لئے عوام کو بھی وقت پہچاننے میں وقت نہ ہوگی۔ البتہ اگر کوئی شخص اکیلا جنگل میں ہوگا یا دیہات میں اور وہاں گھڑی نہ ہوگی تو اوقات کے پہچاننے میں بڑی دقت کا سامنا ہوگا اور ترتیب بھول جانے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ مگر مقصود اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے بندہ جس وقت اس کو ادا کرے وہ اپنے کرم ورحم سے قبول کر لے گا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ بعض نے کہا: سال بھر کا دن ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ ایسی مصیبت اور تکلیف کا دن ہوگا گویا ایک دن سال بھر کی طرح معلوم ہوگا مگر یہ تاویل خود حدیث سے رد ہوتی ہے۔ جب صحابہ نے پوچھا کیا اس دن ہم پانچ ہی نمازیں پڑھیں

تو آپ نے فرمایا نہیں وقت کا حساب کر کے پڑھو- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن علاقوں میں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے مثلاً سائبیریا وغیرہ وہاں بھی اسی طرح نماز کے اوقات معین کر لینے چاہئیں)-

يَتَطَيَّبُ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ - جو ہو سکے وہ خوشبو لگائے-

تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ - اے اوس کے لوگو تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اس میں کچھ نہیں ہے (اپنے حلیفوں بنی قریظہ کیلئے کچھ سفارش نہ کی) اور دوسری قوم خزرج والوں کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے (خزرج والوں میں سے عبداللہ بن ابی نے بنی قینقاع یہودیوں کی سفارش کی آنحضرتؐ نے ان کو چھوڑ دیا)-

وَاقْدُرْ بِذَرْعِكَ - اپنی طاقت کے موافق اندازہ کر-

لَا يُقْدَرُ قَدْرُهٗ - اس کی مرتبہ کے موافق قدر نہیں ہوتی-

بِقَدْرِ الْمُصْطَفٰى - آنحضرتؐ کی شان اور مرتبہ کے موافق-

يُقْدَرُ النَّبِيُّ ﷺ حَقَّ قَدْرِهٖ - آنحضرتؐ کی تعظیم جیسی شایان ہے ویسی کی جائے گی-

اِلْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ - شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں تلاش کرو (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ شب قدر رمضان کی اخیر دس راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے- بعض نے کہا سال بھر میں منتقل ہوتی رہتی ہے- تو جو شخص ایک سال پورے ہر شب کو عبادت کرے اس کو شب قدر یقیناً ملے گی)-

لَا اَقْدَرَ - اللہ اس کو قدرت نہ دے-

تَسَحَّرْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً - ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ سحری کھائی- اس کے بعد صبح کی نماز کے لئے اٹھے' میں نے پوچھا سحری اور نماز میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے (پچاس آیتیں پانچ منٹ میں پڑھی جاتی ہیں' معلوم ہوا کہ سحری صبح کے قریب کھانا سنت ہے نہ یہ کہ بہت رات رہے اور جس شخص کو صبح کی معرفت اچھی طرح نہ ہو اس کے لئے یہ حدیث نہیں ہے اس کو احتیاطاً ایسے وقت میں سحری کھا لینا چاہئے جب صبح طلوع ہونے کا گمان نہ ہو-

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الاية - تو ہر شخص کو اس وقت تک سحری کھانا درست ہے جب تک اس کی نظر میں صبح نہ کھلے اگر حقیقت میں صبح ہو بھی گئی ہو لیکن اس کی نظر میں یہ معلوم ہو کہ ابھی رات ہے اور صبح نہیں ہوئی اور وہ کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا اور موید ہے اس کے وہ حدیث کہ اگر کسی کے ہاتھ میں کھانے کا پیالہ ہو ادھر صبح کی اذان ہو تو اپنی حاجت پوری کر لے یعنی کھا کر روزہ رکھ لے- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ہر طرح آسانی رکھی ہے)-

وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ - (جب کوئی مصیبت آئے تو یوں کہے اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی) بلکہ یوں کہے ہر کام اللہ کی تقدیر اور اس کے حکم سے ہے اس نے جو چاہا سو کیا-

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَمَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ - (آنحضرتؐ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے) جب سورج بلند اور صاف ہوتا اور غروب تک سوار آدمی چھ میل تک جا سکتا-

اَلْقَدَرُ سِرٌّ مِّنَ الْاَسْرَارِ - تقدیر اللہ کا ایک راز ہے (جس کا سمجھنا دشوار ہے اور اس میں سوالات اور بحث کرنا منع ہے)-

قَدَرْتُ الشَّيْءَ اَيْ قَدَرْتُ الشَّيْءَ فَهُوَ قَدْرٌ - میں اس چیز پر قادر ہوں وہ میری قدرت میں ہے-

اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ - اللہ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے (یعنی اس سے زیادہ جتنی قدرت تو اس پر رکھتا ہے)-

اَهْلُ الْقَدَرِ - قدریہ لوگ (معتزلہ)-

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً مِّنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ - اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن لوح محفوظ سے نزدیک والے آسمان پر اتارا شب قدر میں (جیسے فرمایا انا انزلناه فی لیلة القدر) پھر حضرت جبرئیل اس میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر آنحضرتؐ پر اتارتے تھے

(جو ۲۳ سال میں پورا ہوا)۔

اَلْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اَنْ لَّا يَعْرِفَ قَدْرَهٗ۔ عالم وہ شخص ہے جو اپنا درجہ اور مرتبہ پہچانتا ہو اور جاہل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ آدمی اپنا مرتبہ نہ پہچانے (اور جو واقعی اس کا مرتبہ ہو اس سے اپنے آپ کو بڑھ کر سمجھے)۔

اَللّٰهُ قَادِرٌ اَنْ يُّدْخِلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِي الْبَيْضَةِ وَلَا تُصَغَّرُ الدُّنْيَا وَلَا تُكَبَّرُ الْبَيْضَةُ۔ (ایک شخص نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا) کیا اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ ساری دنیا کو ایک انڈے کے اندر کر دے اور پھر نہ دنیا چھوٹی کی جائے نہ انڈا بڑا کیا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ محال سے بھی اس کی قدرت متعلق ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ لیکن امام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممتنع نہیں ہے حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف عجز کی نسبت کرنا بے ادبی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے جیسے اس نے قرآن میں فرمایا محال اگر کوئی شے ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے اور جو شے ہی نہیں (مثلاً شریک باری یا ایک ہی عدد زوج و فرد ہونا اجتماع نقیضین یا ارتفاع نقیضین وغیرہ) تو اس پر قادر ہونے کا سوال کرنا خود ایک بے وقوفی اور نادانی کی نشانی ہے۔ بعض نے کہا وہ ہر محال پر بھی قادر ہے مگر اپنی طرح دوسرا خدا پیدا کرنے پر بس ایک یہی مستثنیٰ ہے)۔

لَمَّا سَاقَنِي الْقَضَاءُ اِلٰى بِلَادِ الْغُرْبَةِ وَحَصَّلَنِي الْقَدَرُ فِيْهَا۔ جب قضائے الٰہی مجھ کو پردیس میں لے گئی اور تقدیر نے مجھ کو وہاں پہنچایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ التَّقَادِيْرَ وَدَبَّرَ التَّدَابِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے تقدیریں کر دی تھیں اور تدبیریں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَدَرِيٌّ۔ تقدیر کا منکر بہشت میں نہیں جائے گا۔

اَلتَّقْدِيْرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْاَمْضَاءِ۔ جو اللہ تعالیٰ نے ازل میں فیصلہ کر دیا ہے تقدیر اسی کے موافق ظاہر ہوگی۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ طَرِيْقٌ مُّظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكُوْهُ وَ بَحْرٌ عَمِيْقٌ فَلَا تَلِجُوْهُ وَسِرُّ اللّٰهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوْهُ۔ ایک شخص نے آپ سے تقدیر کو پوچھا فرمایا یہ اندھیرا راستہ ہے اس میں مت چلو اور گہرا سمندر ہے اس میں مت گھسو اور اللہ کا ایک راز ہے اس کو دریافت کرنے کے لئے تکلیف مت اٹھاؤ۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ هُوَ تَقْدِيْرُ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ قَضَاهَا وَفَصَّلَهَا۔ ابن عباسؓ سے سوال ہوا تقدیر کیا ہے؟ فرمایا پہلی بار اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کا اندازہ کیا پھر ان کا فیصلہ کیا اور جدا جدا کیا (یعنی اجمالاً پہلے ایک نقشہ قرار دیا وہ قدر ہے پھر تفصیل کے ساتھ ہر ایک چیز کا جدا جدا وہ قضا ہے)۔

اَلنَّاسُ فِي الْقَدَرِ عَلٰى ثَلٰثَةِ مَنَازِلَ۔ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) تقدیر میں لوگوں کے تین طریق ہیں (جو شخص بندوں کا بالکل اختیار سمجھے اس نے اللہ تعالیٰ کو نقصان پہنچانا چاہا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے کام کی نسبت دے جس سے وہ پاک ہے (مثلاً برے کاموں کو اس کی طرف منسوب کرے اگرچہ خالق خیر و شر کا وہی ہے) اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جو شخص یوں کہے اگر میں نجات پاؤں تو یہ اللہ کا فضل و کرم اور اگر عذاب دیا جاؤں تو یہ اس کا عدل و انصاف ہے ظلم نہیں ہے اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہی سے بچالیا۔

قَدْرُ الرَّجُلِ عَلٰى قَدْرِ هِمَّتِهٖ۔ آدمی کا مرتبہ اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے (جتنی بلند ہمت ہو اور مقصد عالی ہو اتنا ہی اس کا درجہ لوگوں کی نظر میں بلند ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو دوسروں سے کوئی غرض نہ ہو تو اس کا مرتبہ نہایت حقیر ہوگا بہ نسبت اس آدمی کے جو اپنے ساتھ دوسروں کی پرورش کی بھی فکر کرتا ہو۔ اسی طرح جو آدمی اپنے گھر کی اصلاح چاہتا ہے وہ اس سے کم درجہ ہے جو ایک محلّہ کی اصلاح چاہتا ہے پھر وہ اس سے کم ہے جو ایک شہر کی اصلاح چاہتا ہے علٰی ہذا القیاس)۔

بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ مَنْزِلَةٌ بَيْنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ۔ نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل قادر ہے بیچ بیچ میں ایک درجہ ہے (جو اہل سنت اور اہل حق کا مذہب ہے۔ قدریہ کہتے ہیں بندہ بالکل اپنے افعال میں قادر ہے اور جبریہ کہتے ہیں بندہ جمادات کی طرح

بالکل مجبور ہے دونوں فرقے گمراہ ہیں)-

قُدْسٌ یا قُدُسٌ - پاک ہونا' برکت والا ہونا-

تَقْدِیْسٌ - پاک کرنا' متبرک قرار دینا' پاکی بیان کرنا-

تَقَدُّسٌ - پاک ہونا-

قَادِسِیَّۃ - ایک موضع ہے کوفہ کے قریب-

قُدُّوْسٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- اکثر استعمال بہ ضمہ قاف ہے اور بہ فتحہ کم الفاظ اس وزن پر آئے ہیں-

اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَۃُ - شام کا ملک-

بَیْتُ الْمَقْدِسِ یا اَلْبَیْتُ الْمُقَدَّسُ یا بَیْتُ الْقُدُسِ - شام کے ملک کی وہ مسجد جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تھی' اب تو ایک شہر کا نام ہو گیا ہے جہاں یہ مسجد واقع ہے اس کو مدینۃ القدس بھی کہتے ہیں-

فَاَخِّرْ جَنِّبِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَۃٍ - مجھ کو پاک برکت والی زمین میں لے چل (یا لے گیا اگر فَاَخَّرَ جَنِّبِیْ ہو)-

حَدِیْثٌ قُدْسِیٌّ - اللہ کا وہ ارشاد جو آنحضرتؐ کو خواب میں بتلایا گیا یا الہام ہوا بغیر فرشتہ کے توسط کے اور آپ نے طبع زاد الفاظ میں اپنی امت سے بیان فرمایا اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ کا کلام ہیں اور حدیث قدسی کا صرف مضمون اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ان میں الفاظ کی خصوصیت نہیں دیکھی جاتی-

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ - پاک روح (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ پھونکا-

لَا قُدِّسَتْ اُمَّۃٌ لَا یُؤْخَذُ لِضَعِیْفِھَا مِنْ قَوِیِّھَا - وہ امت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی (یا پاکیزہ نہ ہو) بددعا ہے اس کے لئے جس میں کمزور کا حق زبردست سے نہیں دلایا جاتا (اس میں عدالت اور انصاف نہیں زبردست جتنا چاہے غریبوں پر ظلم کرے کوئی اس کو روکنے والا اور سزا دینے والا نہ ہو)-

اِنَّہٗ اَقْطَعَہٗ حَیْثُ یَصْلُحُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ وَّلَمْ یُعْطِہٖ حَقَّ مُسْلِمٍ - قدس پہاڑ کی وہ زمین آپ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی جو زراعت کے لائق ہو لیکن کسی دوسرے مسلمان کا حق ان کو نہیں دلایا-

قُدْس - ایک پہاڑ ہے مشہور جس کو قدیس بھی کہتے ہیں- بعض نے کہا صحیح قرس ہے اور قریس دو پہاڑ ہیں مدینہ کے قریب- بعض نے کہا قدس زمین کا وہ حصہ جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو-)

قَدَسُ - ایک موضع کا نام ہے شام کے ملک میں جس کو شرحبیل بن حسنہ نے فتح کیا تھا-

اَلسَّطْلُ قُدْسٌ - سطل (نیکان بادستہ) پاک ہے اس سے وضو کر سکتے ہیں-

تَقَدُّسًا لَّا عُدْمًا - پاکیزگی سے نہ کہ ناداری اور نہ ہونے سے-

مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ یَکُوْنُ فِیْ بَیْتِہٖ عَنْزٌ حَلُوْبٌ اِلَّا قُدِّسَ لِاَھْلِ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قُدِّسُوْا کُلَّ یَوْمٍ مَّرَّتَیْنِ قُلْتُ کَیْفَ یُقَدَّسُوْنَ قَالَ یَقُوْلُ لَھُمْ بُوْرِکَ عَلَیْکُمْ وَطِبْتُمْ وَ طَابَ اِدَامُکُمْ - جس مسلمان کے گھر ایک دودھ والی بکری ہو تو اس گھر والوں کی تقدیس کی جائے گی اگر دو بکریاں ہوں تو دوبار تقدیس کی جائے گی- راوی نے کہا میں نے پوچھا تقدیس سے کیا مراد ہے' فرمایا ان سے کہا جائے گا تم کو برکت ہو اور تم خوش رہو تمہارا سالن عمدہ اور پاکیزہ ہے-

مَا مِنْ اَرْضٍ فِیْھَا اسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا تَقَدَّسَتْ - جس زمین میں محمد نام والا کوئی شخص ہو وہ پاکیزہ اور برکت والی ہو گی-

قَدْعٌ - روکنا' باز رکھنا' جاری کرنا' برچھے سے ناک پر مارنا' تھوڑا تھوڑا کر کے پینا-

اِقْدَاعٌ - روکنا-

تَقَدُّعٌ - تیار ہونا' مستعد ہونا-

تَقَادُعٌ - ایک دوسرے کو دھکیلنا' ایک کے بعد مرنا-

اِنْقِدَاعٌ - باز رہنا-

مَاءٌ قَدِعٌ - کھاری پانی-

رَجُلٌ قَدِعٌ - بزدل ڈرنے والا آدمی-

اِمْرَاَۃٌ قَدِعَۃٌ - شرمیلی کم گو عورت-

فَتَتَقَادَعُ بِھِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِی

النَّارِ - پل صراط کے دونوں کنارے ان کو اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے (تیتر پنکھیاں) آگ پر گرتی ہیں (ایک کے پیچھے ایک)۔

فَذَهَبْتُ اُقَبِّلُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَدَعَنِي بَعْضُ اَصْحَابِهٖ - میں آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیان چومنے لگا۔ لیکن آپ کے بعض اصحاب نے مجھ کو روکا (اس سے باز رکھا)۔

مُحَمَّدٌ يَخْطُبُ خَدِيْجَةَ هُوَ الْفَحْلُ لَا يُقْدَعُ اَنْفُهٗ - (ورقہ بن نوفل نے کہا محمد خدیجہ کو نکاح کا پیغام دیتے ہیں بے شک محمدؐ ایسے نر ہیں جس کی ناک پر مارا نہیں جاتا (عرب کا دستور تھا کہ جب بدذات نر اونٹ کسی ذات والی شریف اونٹنی پر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر برچھے یا لکڑی سے مارتے اس کو ہٹانے کے لئے ورقہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے جوڑ کے ہیں یعنی شرافت خاندانی اور عزت میں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ ان کا پیغام نامنظور کیا جائے)۔

فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْدَعَهٗ بِهَا قَدَعَهٗ - اگر اللہ چاہے گا اس سے باز رکھنا تو باز رکھے گا۔

فَجَعَلْتُ اَجِدُنِي قَدِعًا مِنْ مَّسْأَلَتِهٖ - میں نے اس کے پوچھنے میں اپنے تئیں سست اور بزدل پایا (ایک روایت میں اَجِدُنِي قَدَعْتُ عَنْ مَّسْأَلَتِهٖ ہے ترجمہ وہی ہے)۔

اِقْدَعُوْا هٰذِهِ النُّفُوْسَ فَاِنَّهَا طُلَعَةٌ - اپنے نفسوں کو روکے رہو وہ خواہشوں کی طرف بل پڑنے والے ہیں (جتنی خواہش نفس کی پوری کرو گے وہ مزید خواہش کرے گا اس لئے اس کو پہلے ہی روک دو گربہ کشتن روز اول)۔

اِقْدَعُوْا هٰذِهِ النُّفُوْسَ فَاِنَّهَا اَسْاَلُ شَيْءٍ اِذَا اُعْطِيَتْ وَاَمْنَعُ شَيْءٍ اِذَا سُئِلَتْ - ان نفسوں کو روک کر رکھو نفس کا قاعدہ ہے جتنا اس کو دیتے جاؤ اور مانگتا جاتا ہے اور جب اس سے کوئی مانگے تو دینا نہیں چاہتا (بخل کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ مجھ کو سب کچھ دیتے چلے جائیں اور میں کسی کو کچھ نہ دوں سارا مال وزر دھر غلق)۔

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدِعًا - حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روتے روتے بینائی ضعیف ہو گئی تھی (آپ خوف الٰہی سے بہت رویا کرتے اور شب و روز عبادت میں مصروف رہتے۔ اتباع سنت کا یہ حال تھا کہ ہر بات میں آں حضرتؐ کی پیروی کرتے یہاں تک کہ راستہ میں جہاں آپ نے نماز پڑھی اسی مقام پر نماز پڑھتے اگرچہ اس کے متصل مسجد بن گئی ہو)۔

قَدْفٌ - کھینچ لینا بہا دینا۔

قُدَافٌ - مٹی کا گھڑا۔

قُدْمٌ یا قدوم - آگے بڑھ جانا بہادری کرنا جرات کرنا راضی ہونا۔

قُدُوْمٌ اور قِدْمَانٌ اور مَقْدَمٌ - آنا۔

قِدَمٌ اور قَدَامَةٌ - پرانا ہونا ہمیشہ سے ہونا (اس کی ضد حدوث ہے)۔

تَقْدِيْمٌ - آگے ہونا آگے کرنا۔

اِقْدَامٌ - جرات کرنا راضی ہونا آگے کرنا مستعد ہونا۔

تَقَدُّمٌ - آگے ہونا۔

تَقَادُمٌ - پرانا ہونا۔

اِسْتِقْدَامٌ - بہادر جری ہونا۔

قَدُوْمٌ - شجاع بہادر۔

قَدِيْمٌ - پرانا اگلا جو ہمیشہ سے ہو (اس کی ضد حادث ہے)۔

اَلْبَارِئُ قَدِيْمٌ وَالْعَالَمُ حَادِثٌ - پروردگار جو پیدا کرنے والا ہے وہ قدیم ہے اور عالم (ساری دنیا ما سوائے اللہ) حادث ہے (یعنی ہمیشہ سے نہیں بلکہ جب سے اللہ نے اس کو بنایا)۔

مُقَدِّمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر ایک چیز کو اپنے مقام میں رکھنے والا آگے کرنے والا۔

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ - تو آگے کرنے والا ہے یعنی آخرت میں ہم کو پہلے اٹھائے گا اور دنیا میں ہم کو اخیر میں بھیجا یا کسی کو تو نیکیوں کی توفیق دے کر آگے کر دیتا ہے اور کسی کو پیچھے۔

حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ فِيْهَا قَدَمَهٗ - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں دوزخ پر رکھ دے گا (تب وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی (سلف اہل حدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور تاویل نہیں کی ہے لیکن متاخرین تاویل کرتے ہیں کہ قدم سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لئے بنایا جیسے

مسلمانوں کو بہشت کے لئے۔بعض نے کہا قدم رکھنے سے ڈانٹنا مراد ہے یا دبانا یا اس کی تیزی بجھا دینا جیسے محاورہ میں کہتے ہیں وضعته تحت قدمی یعنی میں نے اس کو باطل اور خراب کر دیا اور ایک حدیث میں ہے ربا الجاھلیة موضوع تحت قدمی ھاتین۔ جاہلیت کے زمانہ کا سود میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو ہے اور باطل وہ کسی کو نہ دلایا جائے گا مگر یہ تاویلیں دوسری روایت سے رد ہوتی ہیں جس میں رحلہ ہے اس کا بیان کتاب الراء میں گزر چکا)۔

اَلَا اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَّمَا ثُرَةٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔ دیکھو (جاہلیت کے زمانہ کا) ہر خون اور فخر و افتخار میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی لغو ہے اب اس کا کوئی لحاظ یا حساب نہ ہوگا)۔

ثَلَاثَةٌ فِي الْمَنْسٰی تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمَانِ۔ تین آدمی پروردگار کے قدم کے تلے بھلا دیئے جائیں گے۔ (ان کا کوئی ذکر تک نہیں کرے گا)۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ۔ میں حاضر ہوں یعنی لوگوں کا حشر میرے قدم پر ہوگا (مطلب یہ ہے کہ میں ان کے آگے ہوں گا وہ سب میرے پیچھے حشر کئے جائیں گے)۔

اِنَّا عَلٰی مَنَازِلِنَا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالرَّجُلُ وَ قَدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ۔ ہم لوگ اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور حدیث کے علم کے لحاظ سے اپنے اپنے مرتبہ پر ہیں ایک آدمی ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ ہے دوسرے آدمی کی تکلیفات کا (جو اللہ کی راہ میں اس نے اٹھائیں) باقی دنیا کے مال میں سب کا حق برابر ہے (مطلب حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ دین کے لحاظ سے ہم لوگوں میں فرق مراتب ہے لیکن فیء میں (یعنی اس مال میں جو کافروں سے حاصل ہو سب کا حصہ برابر ہے)۔

لَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رِجْلَیْهِ رُکْبَتَیْهِ۔ آں حضرتؐ کو کبھی اپنے پاؤں گھٹنوں سے بڑھائے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی کسی کے سامنے پاؤں لمبے نہیں کرتے تھے ہر ایک کی تعظیم کا لحاظ رکھتے تھے)۔

کَانَ قَدْرُ صَلٰوتِهِ الظُّهْرَ فِي الصَّیْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰی خَمْسَةِ اَقْدَامٍ۔ گرمی کے دنوں میں آں حضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہر ایک آدمی کا سایہ تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک ہوتا۔ (یہ اقلیم ثانی سے متعلق ہے جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہیں مطلب یہ ہے کہ گرمیوں میں جب سایہ چھوٹا پڑتا ہے تین قدم سے پانچ قدم سایہ تک ظہر کی نماز ادا کرتے اور جاڑے کے دنوں میں جب سایہ لمبا پڑتا ہے پانچ قدم سے سات قدم تک)۔

غَیْرُ نَکِلٍ فِیْ قَدَمٍ وَّلَا وَاهِنًا فِیْ عَزْمٍ۔ نہ تو (جنگ میں) آگے بڑھنے سے انکار کرنے والے تھے اور نہ عزم اور ارادہ میں سست تھے۔ (بلکہ جنگ میں سب سے آگے رہنے کو مستعد تھے اور جس امر کا عزم کرتے اس کو پورا کر ڈالتے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: رجل قدم یعنی بہادر اور دلیر آدمی)۔

اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ۔ ارے حیزوم (یہ فرشتہ کے گھوڑے کا نام تھا) آگے بڑھ بہادری کر (بعض نے اقدم بہ کسر ہمزہ پڑھا ہے)۔

طُوْبٰی لِعَبْدٍ مُّغْبَرٍّ قُدُمٍ فِي سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ خوشی ہے اور مبارکبادی ہے اس بندے کے لئے جو اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو اور بہادری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہو۔

مَضٰی قُدُمًا۔ سیدھا چلا گیا ادھر ادھر نہیں مڑا۔

قُدُمًاهَا۔ ارے لوگو آگے بڑھو جنگ کرو (ھا لفظ تنبیہ ہے)۔

نَظَرَ قُدُمًا اَمَامَهٗ۔ سیدھ پر اپنے سامنے دیکھا (بعض نے قدما بہ سکون دال پڑھا ہے)۔

اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَلَّمَ عَلَیْهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ قَالَ فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا تو عبداللہؓ کہتے ہیں میں پرانی اور نئی فکروں میں پھنس گیا (ان کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ آں حضرتؐ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا پرانی اور نئی باتوں کا خیال آیا۔ یعنی میری

کونسی بات آنحضرت کو ناگوار گزری، سوچنے لگے)۔

اِنَّ ابْنَ اَبِی الْعَاصِ مَشَی الْقُدَمِیَّةَ یا مَشَی التَّقْدُمِیَّةَ یا مَشَی الْیَقْدُمِیَّةَ۔ ابوالعاص کا بیٹا تو شرافت اور فضیلت میں آگے بڑھ گیا یا اپنی سبقت پر اتراتا ہے۔

یَمْشِی الْقُدَمِیَّةَ یا یَمْشِی الْیَقْدُمِیَّةِ۔ وہ تو انتہا تک پہنچ جاتا ہے آگے بڑھ جاتا ہے اپنے مطلب کو حاصل کر لیتا ہے۔

لَاَ کُوْنَنَّ مُقَدَّمَتَهٗ اِلَیْكَ۔ (جب معاویہ حضرت علی سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے موقع پا کر شام پر حملہ کرنے کا قصد کیا معاویہ نے اس کو لکھا اگر تو ایسا قصد کرے گا تو میں اپنے ساتھی یعنی حضرت علی کے ساتھ صلح کر لوں گا اور) ان کا مقدمۃ الجیش بن کر تجھ سے لڑنے کو آؤں گا (قسطنطنیہ کو جلا کر کوئلہ کر دوں گا۔ قیصر کو جب معاویہ کا یہ خط پہنچا تو وہ اپنے ارادے سے باز آ گیا)۔

قَدَّرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ اللہ کی تقدیر ایسی ہی تھی اس نے جو چاہا کیا۔

حَتّٰی اِنَّ ذِفْرَاهَا لَتَکَادُ تُصِیْبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ۔ یہاں تک کہ اس کے کانوں کی جڑیں زین کے سامنے کی لکڑی تک پہنچنے کو تھیں۔

وَبْرٌ تَدَلّٰی مِنْ قَدُوْمِ ضَانٍ۔ ایک بلا ہے جو ابھی قدوم ضان سے اترا ہے (وبر ایک جانور ہے بلی کے برابر خاکی یا سفید رنگ کا اس کی آنکھیں اچھی ہوتی ہیں اور بڑا شرگیں ہوتا ہے کہتے ہیں اس کی دم نہیں ہوتی۔ یہ عرب کے پہاڑوں میں رہتا ہے۔ یہ ابان بن سعید نے ابو ہریرہ کی نسبت کہا۔ جب ابو ہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ابان کو خیبر کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملنا چاہئے۔ قدوم ضان ایک گھاٹی یا پہاڑ کا نام ہے۔ بعض نے کہا بھیڑ کا سر مراد ہے مطلب ابو ہریرہؓ کی تحقیر اور توہین ہے)۔

اِنَّ زَوْجَ فُرَیْعَةَ قُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ۔ فریعہ کا خاوند قدوم کے کنارے پر مارا گیا۔

قَدُوْم یا قَدُّوْم۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ چھ میل پر۔

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ اِخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ۔ حضرت ابراہیمؑ نے بسولے اپنا ختنہ آپ کر لیا (بعض نے کہا قدوم ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں، یعنی وہاں آپ نے وہاں ختنہ کیا۔ ایک روایت میں قدوم ہے بہ تشدید دال، جب تو موضع ہی مراد ہوگا۔)

فَفِیْنَا الشِّعْرُ وَالْمُلْكُ الْقُدَامُ۔ ہم میں شاعری ہے اور پرانی بادشاہت۔

اِنَّكَ تَقْدِمُ عَلٰی اَهْلِ کِتَابٍ۔ تم کتاب والوں کے پاس پہنچو گے (یعنی یہود اور نصاریٰ تم کو ملیں گے)۔

قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرًا فَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ۔ (حرب عبد الملک بن مروان کی طرف سے) حجاج مدینہ کا امیر ہو کر آیا (اور نماز میں دیر کرنے لگا) تو ہم نے جابرؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کن اوقات پر نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا اخیر تک۔

فَمَا سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ اَوْ اُخِّرَ۔ آپ سے جس چیز کا سوال ہوا جو اپنے وقت سے پہلے کی گئی یا وقت کے بعد کی گئی (یعنی حج کے اعمال میں سے کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا گیا)۔

ثُمَّ قَامَ اِلٰی خَشَبَةٍ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ۔ پھر مسجد کے سامنے کے رخ میں یعنی قبلہ کی جانب جو ایک لکڑی لگی تھی آپ اس طرف گئے۔

لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ۔ کوئی تم میں سے رمضان کا استقبال نہ کرے (اس کے آنے سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ رمضان کے روزوں کی خوب طاقت رہے یا یہ کہ فرض روزے نفل روزوں سے نہ مل جائیں)۔

لَوْ قَدَّمْتُ اِلَیْكَ لَاَوْجَعْتُكَ۔ اگر پہلے سے میں نے تجھ کو بتلا دیا ہوتا کہ باجا بجانے کا پیشہ حرام ہے تو میں تجھ کو سزا دیتا (لیکن چونکہ تو جاہل تھی اس لئے معذور تھی میں نے تجھ کو معاف کر دیا)۔

کَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ فِی الْاِسْلَامِ یا مِنَ الْقَدَمِ۔ تم کو اسلام میں سبقت یا فضیلت ہوتی۔

فَمِنْهُمْ مَنْ یَقْدَمُ بِمِنًی لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ ان میں کوئی فجر کی نماز کے وقت منیٰ میں آ جاتا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِیْنَ۔ جو لوگ حج سے فارغ ہو کر واپس آئیں ان کا استقبال کرنے کا بیان۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهَا يا فَلَا تُقْدِمُوْا عَلَيْهَا- جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں نہ جاؤ (ایسا نہ ہو وہاں جا کر تم بیمار ہو اور یہ سمجھو کہ دوسروں کی بیماری ہم کو لگ گئی اگر ہم یہاں نہ آتے تو بیمار نہ ہوتے کیونکہ ایسا خیال اور اعتقاد اسلامی اصول کے خلاف ہے' دکھ اور بیماری سب اللہ کے حکم اور تقدیر سے ہوتی ہے چھوت چھات کوئی چیز نہیں ہے)

فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا- ان پر ایک پاؤں نمودار ہوا وہ ڈر گئے (کہ شاید آنحضرتؐ کا پاؤں ہے حالانکہ وہ حضرت عمرؓ کا پاؤں تھا)-

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ يَعْنِي الْقَدِيْمَةَ- عاد سے پرانا عاد مراد ہے کیونکہ دو عاد گزرے ہیں' ایک پہلا دوسرا پچھلا-

لَا يَنْوِيْ اَنْ تُقْدِمَهُمْ- ان پر آگے بڑھنے کی نیت نہ ہو-

تَقَدَّمْتُ اِلَيْهَا فِيْ اَذَاهُ- آنحضرتؐ کی بیویوں نے جو آپ کو ستایا تھا- اس مقدمہ میں سب سے پہلے میں حفصہؓ کے پاس گیا (کہ اس کو ڈراؤں دھمکاؤں چونکہ ام المومنین حفصہؓ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھیں ان پر زور چلتا تھا اس لئے پہلے انہی کے پاس گئے)-

ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے پاؤں (پل صراط پر) جمائے رکھے-

قَدِّمُوْا قُرَيْشًا وَّلَا تَقَدَّمُوْهَا- امامت کے لئے قریش کے شخص کو آگے کرو اور اس کے آگے مت ہو (یعنی تم اس کے امام نہ بن جاؤ)-

وَلَا قَدَمَ قَدَّمُوْهُ- نہ کوئی نیکی انہوں نے آگے بھیجی-

فَشَرٌّ تَقَدَّمُوْنَهَا- برے کو جلدی سے آگے لیجاتے ہو (اپنا پنڈ اس سے چھڑاتے ہو- ایک روایت میں- تقدمونها ہے اگر نیک ہے تو اس کو آرام کی جگہ جلدی لیجاتے ہو' دونوں حال میں جنازہ کو جلدی لیجانا بہتر ہے)-

حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ اُقَدِّمُ يا اَقْدُمُ- جب تم نے مجھ کو دیکھا' میں نماز میں آگے بڑھ رہا تھا-

قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا- جس شخص کو قرآن زیادہ یاد ہو اس کو قبر میں آگے رکھو (یعنی قبلہ سے نزدیک رکھو)-

اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ- جب جمعہ کی نماز مکہ میں پڑھتے تو فرض پڑھ کر آگے بڑھ جاتے (اس جگہ سے جہاں فرض نماز پڑھی ہے سرک جاتے) پھر دو رکعتیں نفل پڑھتے-

تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ- سورہ بقرہ اور سورہ ال عمران اس کے آگے ہوں گی (قیامت میں یہ سورتیں ایک شکل پکڑلیں گی جن کو لوگ دیکھیں گے-)

حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهٗ فِيْهَا- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پاؤں سے اس کو دبا دے گا (اس کو ذلیل اور خاموش کرنے کو اس کی حرص دبانے کو کہ اور چاہئے اور چاہئے)-

سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ- جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو ایک رات آپ کو نیند نہ آئی (دشمنوں کے ڈر سے) آپ نے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی آج کی رات میری چوکیداری کرتا (پہرہ دیتا میری نگہبانی کرتا)-

خَرَجَ مَعَ الْمُؤْمِنِ مِثَالٌ يُّقْدِمُهٗ- جب مومن مرتا ہے تو اس کی روح کے ساتھ ایک صورت مثالی بھی نکلتی ہے جو اس کی ہمت اور جرات دلاتی رہتی ہے (ایک روایت میں فقدمه ہے یعنی اس کے آگے آگے رہتی ہے)-

اَثْبِتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ- میری سچائی کا قدم جمادے-

مَاضٍ عَلٰى نُصْرَتِهِمْ قُدُمًا غَيْرَ مُوَلٍّ دُبُرًا- برابر سیدھے ہو کر ان کی مدد کرتا رہے پیٹھ نہ پھیرے-

قَدْوٌ يا قَدًى يا قَدَاوَةٌ- خوشبودار خوش مزہ ہونا' نزدیک ہونا' سفر سے آنا-

اِقْدَاءٌ- عمر رسیدہ ہونا' موت تک پہنچ جانا' دین کے طریق اور خیر میں مستقیم ہونا' خوشبو پھیلنا' سفر سے آنا' خوش مزہ اور عمدہ ہونا-

تَقَدِّيْ- رستوں کے نشان پر چلنا-

اِقْتِدَاءٌ- پیروی کرنا-

قِدْوَةٌ- (بحرکات ثلثہ در قاف) پیروی-

قَدِیّ - عمدہ، خوش مزہ، خوشبودار۔

قَدْوٰی - استقامت۔

وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ - نماز جماعت میں ناتوان شخص کی پیروی کر (ہلکی پھلکی نماز پڑھ تاکہ ناتوان اور کمزور لوگ بھی تیرے پیچھے نماز پڑھ سکیں البتہ جب اکیلے نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرے)۔

وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ - (ابوبکرؓ تو آنحضرتؐ کی اقتدا کر رہے تھے جو مرض موت میں ابوبکرؓ کے بازو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے) اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ ابوبکرؓ لوگوں کو آں حضرتؐ کی تکبیر کی آواز سناتے تھے تو گویا لوگ ان کے مقتدی تھے اگرچہ حقیقت میں امام ایک ہی تھے یعنی حضرت رسول کریم ﷺ اس لئے کہ ایک نماز میں دو امام ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتے)۔

اُمِرَ نَبِیُّكُمْ بِالْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ - تمہارے پیغمبر کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا (اس آیت میں فبهداهم اقتده اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے پیغمبر آں حضرتؐ سے افضل ہوں کیونکہ اس آیت میں یہ حکم ہے کہ ان کے طریق پر چل یعنی توحید وغیرہ اصول اور عقائد میں جو سب پیغمبروں کے ایک ہی ہیں)۔

باب القاف مع الذال

قَذٌّ - تیر میں پر لگانا اس کو چھیل چھال کر گول کرنا، کترنا۔

اِقْذَاذٌ - پر لگانا۔

قُذَّةٌ - تیر کا پر۔

قُذَاذَةٌ - سونے کا چورہ جو کاٹنے میں گرے۔

فَیَنْظُرُ فِی قُذَذِهٖ فَلَا یَرٰی شَیْئًا - پھر اس کے پروں کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے (خون گوشت وغیرہ)۔

لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَالْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ - تم لوگ اگلے لوگوں کے رستوں پر چلو گے جیسے تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔

وَ تَرْكَبُوْنَ قُذَذَهُمْ - تم ان کے راستے پر چلو گے۔

قَذَرٌ یا قَذَارَةٌ - پلید ہونا، پلید کرنا، مکروہ جاننا، میلے پن کی وجہ سے گھن کرنا۔

تَقْذِیْرٌ - پلید کرنا۔

اِقْذَارٌ - پلید پانا، بہت باتیں کرنا۔

تَقَذُّرٌ اور اِسْتِقْذَارٌ - گھن کرنا پلید دیکھ کر۔

قَاذُوْرَةٌ - بہت گھن کرنے والا، بدخلق، فاحشہ۔

وَیَبْقٰی فِی الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ وَ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ - زمین میں اس کے بدترین لوگ رہ جائیں گے (اچھے اور نیک لوگ سب گزر جائیں گے) ان کے ملک ان کو نکال کر پھینک دیں گے اور اللہ کا نفس ان کو پلید سمجھے گا (یعنی شام کے ملک میں ان کو آنے کی توفیق نہ دے گا)۔

رَاَیْتُهٗ یَاْكُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ - میں نے اس (مرغی) کو ایک چیز کھاتے دیکھا جو مجھ کو پلید معلوم ہوئی (کیونکہ مرغی پلیدی وغیرہ کھا لیتی ہے)۔

اِنَّهٗ ﷺ كَانَ قَاذُوْرَةً لَا یَاْكُلُ الدَّجَاجَ حَتّٰی یُعْلَفَ - آنحضرتؐ بہت گھن کرنے والے تھے کیونکہ آپ بڑے نفیس مزاج تھے بدبو اور پلیدی سے سخت نفرت رکھتے) آپ مرغی کو اس وقت تک نہ کھاتے جب تک اس کو (پلیدی کھانے سے روک کر) پاک چارہ نہ دیا جائے۔

اِجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْقَاذُوْرَةَ الَّتِیْ نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا - اس پلید بات یا پلید کام سے باز رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

فَمَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَةِ شَیْئًا فَلْیَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ - جو شخص ان پلید کاموں میں سے (زنا شراب خواری) کوئی کام کر بیٹھے تو اللہ کے پردے میں چھپا رہے (جب تک اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چھپائے رکھے وہ بھی اپنا عیب چھپائے رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے)۔

هَلَكَ الْمُتَقَذِّرُوْنَ - پلید کام کرنے والے تباہ ہوئے۔

اِذَا اُلْقِیَ عَلٰی ظَهْرِ الْمُصَلِّیْ قَذَرٌ - اگر نمازی کی پیٹھ پر کوئی پلیدی ڈال دی جائے (یعنی کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص اس کے بدن یا کپڑے پر پلیدی پھینک دے تو نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے گا اگر اس کو جدا کر سکے تو فوراً جدا کر ڈالے)۔

اِنِّیْ اُطِیْلُ الذَّیْلَ وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ - میں اپنا پلو لمبا رکھتی ہوں (جو زمین پر رلتا رہتا ہے) اور پلید مقام میں جاتی ہوں (وہاں اس کو نجاست لگ جاتی ہے- آں حضرتؐ نے فرمایا اس کے بعد جو مقام آتا ہے وہ اس کو پاک کر دیتا ہے)-

لَا هَبَنَّ سَبْيَكَ لِبَنِیْ قَاذِرٍ - اللہ تعالیٰ نے رومیہ کے لوگوں سے فرمایا میں تیرے قیدی قاذر کی اولاد کو دوں گا (قاذر اور قیذر اور قیدار حضرت اسمٰعیلؑ کے فرزند کا نام تھا- مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں کو تم پر غالب کروں گا وہ تم کو قید کر کے لے جائیں گے اور لونڈی غلام بنائیں گے)-

اَلْمَاءُ طَاهِرٌ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اِنَّهٗ قَذِرٌ - ہر پانی پاک سمجھا جائے گا مگر جب تجھ کو یقیناً معلوم ہو جائے کہ وہ ناپاک ہے-

بِئْسَ الْعَبْدُ الْقَاذُوْرَةُ - وہ بندہ برا ہے جس کو کسی کام یا بات کی پرواہ نہ ہو (جو دل میں آئے کر بیٹھے زبان سے کہہ ڈالے)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعَبْدَ الْقَاذُوْرَةَ - اللہ تعالیٰ بدخلق بدکار بندے کو ناپسند کرتا ہے-

لَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّقْذِرَهَا - وضو میں اپنے پاؤں کو دھوئے (بلکہ مسح کرنا کافی ہے مگر جب ان کو پلید دیکھے (نجاست یا میل کچیل میں آلودہ ہوں تو ان کو دھو سکتا ہے (یہ امامیہ کی روایت ہے)

قَذْعٌ - گالی دینا' برا کہنا' مارنا-

تَقْذِيْعٌ - پلید کرنا-

مُقَاذَعَةٌ - گالی گلوچ کرنا-

اِقْذَاعٌ - گالی دینا' برا کہنا' مارنا' فحش کام کرنا-

تَقَذُّعٌ - تیار ہونا-

قَذَعٌ - فحش بیہودہ بات-

مَنْ قَالَ فِی الْاِسْلَامِ شِعْرًا مُّقْذِعًا فَلِسَانُهٗ هَدَرٌ - جو شخص مسلمان ہو کر فحش اشعار کہے اس کی زبان کی نہ دیت دینا ہو گی نہ قصاص (بلکہ اس کی زبان کوئی کاٹ ڈالے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہو گا)-

مَنْ رَوٰى هِجَاءً مُّقْذِعًا فَهُوَ اَحَدُ الشَّاتِمَيْنَ - جو شخص فحش ہجو کی نقل کرے (دوسرے کا فحش کلام پڑھے لوگوں کو سنائے گو اس کی تالیف نہ ہو) وہ بھی دو گالی بازوں میں کا ایک گالی باز ہے (ایک گالی باز تو وہ تھا جس نے یہ فحش شعر یا مضمون بنایا' دوسرا وہ جس نے اس کو نقل کیا' پڑھ کر سنایا)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِیْ غَيْرَهُ الزَّكٰوةَ اَيُخْبِرُهٗ بِهٖ فَقَالَ يُرِيْدُ اَنْ يُّقْذِعَهٗ - ان سے پوچھا گیا ایک شخص دوسرے کو زکوٰۃ کا پیسہ دے' کیا اس سے کہہ دے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے؟ انہوں نے کہا اس سے کیا مطلب' کیا اس کو وہ بات سنانا چاہتا ہے جو ناگوار ہو (گویا گالی دیتا ہے)-

قَذْفٌ - قے کرنا' پھینک مارنا' تہمت لگانا' بدکاری کی بے سوچے بات کہہ دینا' ڈوئی سے کشتی چلانا-

مُقَاذَفَةٌ اور تَقَاذُفٌ ایک دوسرے کو پھینک مارنا-

اِسْتِقْذَافٌ - تہمت لگانا-

مِقْذَافٌ - کشتی چلانے کی ڈوئی-

قَذَّافٌ - گوپھن-

هُمْ بَيْنَ حَاذِفٍ وَّقَاذِفٍ - کوئی لاٹھی سے مارتا ہے کوئی پتھر پھینکتا ہے-

اِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا - میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں برا خیال نہ ڈالے (تم میری نسبت یہ خیال کرو کہ آں حضرت اتنی رات کو جو ایک عورت کے ساتھ جا رہے ہیں تو ضرور کچھ نہ کچھ فی ہے دال میں کالا ہے اور ایسا خیال پیغمبر کی نسبت کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے)-

فِيْهِ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْقَذْفٌ - وہاں زمین کا دھنسنا یا صورت کا بدل دینا یا پتھراؤ ہو گا-

فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ فِی الْاَرْضِ وَقَذْفٌ - وہاں زمین میں دھنسنا اور سخت سرد آندھی آنا ہو گا یا مردوں کو باہر پھینک دینا (زمین ان کو باہر پھینک دے گی یا پتھر برسنا ہو گا)-

وَكَانَتْ عَيْنِیْ تُقْذَفُ يا تَقْذِفُ - میری آنکھ پر چیپڑ آ رہا تھا (یعنی آنکھ دکھ رہی تھی)-

فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ - مشرکوں کی عورتیں ایک پر ایک ان پر گری پڑتی تھیں- (ایک روایت میں فتنقذف

ہے اور مشہور روایت فَتَقْذِفُ ہے)۔

اِنَّهٗ قَذَفَ اِمْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ - اس نے اپنی عورت کو شریک بن سحماء سے متہم کیا (بدنام کیا یعنی شریک سے زنا کرایا ہے)۔

وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ - ان کے پاس دو لونڈیاں گانیوالیاں تھیں جو انصاری تھیں وہ شعر گا رہی تھیں جو انہوں نے بعاث کے دن ایک دوسرے کو گالیاں دینے میں کہے تھے (جنگ بعاث مشہور ہے جو انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں ہوئی تھی)۔

كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْهِ قِذَافٌ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں کنگورے ہوتے (مسجد میں اونچے اونچے مینار اور کنگورے بنانا ایک بدعت ہے جو آں حضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ تھی عبداللہ بن عمرؓ کو اتباع سنت میں نہایت تشدد تھا - آپ ایسی مسجد میں نماز تک نہ پڑھتے - اسی طرح مسجد میں محراب بنانا یا چونہ گچی پتھر کا منبر بنانا' یہ بھی بدعت ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسجد سنت کے موافق بغیر محراب اور منبر اور کنگوروں اور گنبدوں وغیرہ کے سادے طور پر بنائی جائے - جیسے مہدویوں کے عبادت خانے ومسجدیں ہوتی ہیں - اور خطبہ پڑھتے وقت لکڑی کا منبر رکھ لیا جائے' پھر اٹھا دیا جائے)۔

قِذَافٌ - جمع ہے قُذْفَةٌ کی بمعنی کنگورہ -

وَاقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاءَكَ - میرے دل میں اپنی امید ڈال دے (یعنی تیرے رحم وکرم اور بخشش کی امید رکھوں)۔

كَانَ يَقْذِفُ الْغُرَابَ - کوے کو پتھر مارتے تھے -

اَلْحُبْلٰى رُبَّمَا قَذَفَتِ الدَّمَ - کبھی حاملہ عورت کو بھی خون آ جاتا ہے (یعنی تھوڑا سا خون' اگر بہت خون بہے تو اسقاط کا ڈر ہے)۔

قَذْلٌ - گدی پر مارنا' مائل ہونا' ظلم کرنا -

قَذَالٌ - گدی (یعنی سر کے پیچھے کا حصہ جو گردن سے ملا ہوا ہے)۔

مَسَحَ رَاْسَهٗ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ - آنحضرتؐ نے سارے سر پر مسح کیا (یعنی وضو میں) یہاں تک کہ گدی تک پہنچ گئے (یعنی سر کے مسح میں ہاتھ کو گدی تک پہنچایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سر کے مسح کے بعد گردن کا مسح کیا)۔

قَذْيٌ یا قَذَيَانٌ یا قُذِيٌّ یا قَذًى - کچرا' کوڑہ جو آنکھ میں ہو یا پانی میں یا شربت میں - آنکھ میں کچرا کوڑہ پڑ جانا' آنکھ سے چیپڑ پانی نکلنا -

تَقْذِيَةٌ - آنکھ میں کچرہ کوڑہ ڈالنا یا آنکھ سے کچرا کوڑہ نکالنا' صاف کرنا -

اِقْتِذَاءٌ - دیکھنا پھر آنکھ بند کر لینا -

مُقَاذَاةٌ - بدلہ دینا -

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَّجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ - ایک صلح ہوگی لیکن اختلاف اور بدنیتی کے ساتھ اور جماعت ہوگی لیکن دلوں کے فساد کے ساتھ (ظاہر میں مل جائیں گے مگر دلوں میں کھوٹ رہے گا)۔

اَقْذَاءٌ - (جمع ہے قَذًى کی اور قَذًى جمع ہے قَذَاةٌ کی - بمعنی) کچرا اور کوڑہ جو آنکھ میں پڑ جائے -

يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذٰى فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَعْمٰى عَنِ الْجِذْعِ فِيْ عَيْنِهٖ - تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ دیکھتا ہے (اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا (یعنی دوسرے کا تو ذرا سا عیب بھی بیان کرتا ہے اس پر ملامت کرتا ہے اور اپنے سخت عیبوں کو بھی نہیں دیکھتا دل میں شرمندہ نہیں ہوتا - یہ مضمون انجیل شریف میں بھی ہے)۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذٰى يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ - میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے - یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا نکالنے کا بھی ثواب -

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْقَذٰى وَالْاَذٰى - یا اللہ مجھ سے فضلہ اور پلیدی دور کر (یہ پاخانہ میں جانے کے وقت کی دعا ہے)

صَرْفُ الْقَذٰى عَنِ الْمُؤْمِنِ حَسَنَةٌ - مومن کی کوئی بھی فکر دور کرنا ایک نیکی ہے -

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخَطْمِيِّ يَنْفِي الْاَقْذَاءَ - خطمی سے سر دھونا میل کچیل کو دور کر دیتا ہے - (سر کو صاف کر دیتا ہے)۔

باب القاف مع الراء

قَرْأٌ یا قِرَاءَۃٌ یا قُرْاٰنٌ - پڑھنا، پہنچا دینا، جمع کرنا، حاملہ ہونا، جننا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا،

مُقَارَاَۃٌ اور قِرَاءٌ - درس میں شریک ہونا -

اِقْرَاءٌ - پڑھانا، پہنچانا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا، نزدیک ہونا، دیر لگانا، غائب ہونا -

اِقْتِرَاءٌ - پڑھنا -

اِسْتِقْرَاءٌ - پڑھنے کی درخواست کرنا، تلاش کرنا ڈھونڈھنا (نہایہ میں ہے کہ قِرَاءَۃٌ اور اِقْتِرَاءٌ اور قاری اور قرآن - یہ سب الفاظ احادیث میں مکرر سہ کر روارد ہیں - اصل میں "قرات" کے معنی جمع کرنا ہیں اور قرآن شریف کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں امر اور نہی اور قصص اور وعد اور وعید اور آیات اور سورا کٹھا ہیں - اصل میں قرآن مصدر ہے جیسے غُفْرَانٌ اور کُفْرَانٌ ہیں - اور کبھی نماز کو بھی قرآن کہتے ہیں) -

اَکْثَرُ مُنَافِقِیْ اُمَّتِیْ قُرَّاؤُھَا - میری امت کے اکثر منافق قاری ہوں گے (جو ظاہر میں قرآن بڑی عمدگی سے اور تجوید کے ساتھ پڑھیں گے تا کہ لوگ ان کو مخلص اور سچا مسلمان سمجھیں مگر دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا - نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں منافقوں کی یہی صفت تھی) -

اِنْ کَانَتْ لَتُقَارِیْ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ اَوْھِیَ اَطْوَلُ - سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی یا اس سے بھی لمبی تھی (مگر اس کی بہت سی آیتیں منسوخ التلاوۃ ہو گئیں اکثر روایتوں میں لتوازی ہے) -

اَقْرَاُکُمْ اُبَیٌّ - تم میں بڑھ کر قاری ابی بن کعب ہے (شاید یہ خطاب چند مخصوص صحابہ سے ہوگا ورنہ بعض صحابہ ابی بن کعب سے بھی قرات میں افضل تھے - بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ تم سب میں ابی بن کعب قرآن کو زیادہ پڑھا کرتے ہیں - بعض نے کہا واقعی ابی بن کعبؓ قرات میں سب صحابہ سے بڑھ کر تھے) -

اِنَّہٗ کَانَ لَا یَقْرَاُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا - عبد اللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر میں پکار کر قرآت نہیں کرتے تھے - (بلکہ آہستہ چپکے قرات کرتے) اخیر میں یہ کہا تیرا رب بھولنے والا نہیں (یعنی جب کوئی آہستہ چپکے، دل میں پڑھے تو لکھنے والے فرشتوں کو گو اس کی خبر نہیں ہوتی، وہ نہیں لکھتے مگر اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم ہے وہ بھولنے والا نہیں اس کا اجر ضرور دے گا - نہایہ میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے بعض لوگوں کو دیکھا وہ ظہر اور عصر میں اس طرح قرآت کرتے تھے کہ خود بھی سنتے اور پاس والے شخص کو بھی سناتے، اس وقت یہ کہا) -

اِنَّ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ اللہ جل جلالہٗ نے آپ کو سلام کہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: اقری فلانا السلام یا اقرا علیہ السلام - یعنی میرا اسلام فلاں شخص کو پہنچا دے (اور جب کوئی شخص قرآن یا حدیث اپنے استاد کے سامنے پڑھے تو کہتا ہے: اَقْرَاَنِیْ فَلَانٌ السَّلَامَ یا اِقْرَاُ عَلَیْہِ السَّلَامَ - یعنی فلاں شخص نے مجھ کو پڑھایا) -

تَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ عَلٰی مَنْ لَّمْ تَعْرِفْہُ - تو ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ اس سے معرفت (شناسائی) ہو یا نہ ہو -

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ مِثْلَ قِرَاءَۃِ الْعَامَّۃِ - آنحضرت نے سورۂ قمر میں فھل من مدکر پڑھا جیسے اکثر لوگ پڑھتے ہیں (اور ایک قرات میں فھل من مذتکر اور فھل من مذکر ذال معجمہ سے بھی ہے) -

خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ - حضرت داودؑ پر قرآن پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (یہاں قرآن سے مراد توریت شریف یا زبور شریف ہے اور آسانی سے یہ مراد ہے کہ بہت جلد پڑھ لیتے یا ان پر پڑھنے میں کوئی بار نہ ہوتا) -

کَانَ یَقْرَاُ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی - وہ سورۂ واللیل میں والذکر والانثی پڑھتے تھے (پہلے اسی طرح اترا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یوں اتارا و ما خلق الذکر والانثی جیسے مشہور قرات ہے لیکن ابو الدرداء اور ابن مسعودؓ کو دوسری قرآت کی خبر نہیں ہوئی وہ یونہی پڑھتے رہے وَالذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی جیسے عبد اللہ بن مسعودؓ کو یہ بھی گمان تھا کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں) -

اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ - اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں یہ سورت تجھ کو پڑھ کر سناؤں (حالانکہ آں حضرت صلعم سب سے بڑھے قاری تھے - مگر اس حکم سے ابی کا مرتبہ بڑھانا منظور تھا - بعض نے کہا ابی کی قرات درست کرنا مطلوب تھا - اس حدیث سے یہ نکلا کہ افضل شخص مفضول کو پڑھ کر سنا سکتا ہے)-

اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَ عَلَیْكَ اُنْزِلَ - بھلا میں آپ کے سامنے کیا پڑھوں' قرآن تو آپ پر اترا ہے (تو آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے)-

اَقْرَأَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمَانِ فِیْ اِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰی کَانَ الْحَجَّاجُ - ابوعبدالرحمٰن لوگوں کو قرآن پڑھاتے رہے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں یہاں تک کہ حج کا زمانہ آ گیا-

اِنَّا سَمِعْنَا الْقِرَاَئَةَ - ہم نے پڑھنا سنا (ایک روایت میں انا سمعنا القراء ہے یعنی ہم نے قاریوں سے سنا)-

اِقْرَأُ والْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ - قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل لگیں (جب دل برخاستہ ہو اور ملال ہونے لگے تو موقوف کرو)-

فَاسْتَقْرَیْتُهٗ - میں نے ان سے کہا فلاں آیت تو پڑھو (عربوں کا دستور تھا - ان میں جب کوئی بھوکا ہوتا تو دوسرے کسی شخص سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست کرتا وہ اس کو اپنے گھر لے جا کر جو میسر ہوتا تو وہ کھلاتا اسی امید پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست حضرت ابوہریرہؓ نے کی - مگر وہ بتا کر چل دیئے - ابوہریرہؓ کا مطلب پورا نہیں کیا - آخر میں آنحضرتؐ تشریف لائے اور ابوہریرہؓ کو اپنے ساتھ لے گئے)-

لَاَ سْتَقْرِیْ الرَّجُلَ الْاٰیَةَ - میں ایک شخص سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک آیت پڑھے حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی ہے (میرا مطلب دوسرا ہوتا ہے یعنی یہ کہ وہ مجھ کو کھانا کھلائے)-

اَلَّذِیْ یَقْرَأُهٗ یَعْرِضُهٗ - جو رات کو پڑھنا چاہے وہ دن کو کسی کو سنا لے-

یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اِسْتَقِیْمُوْا - اے قاریوں (عالموں) کے گروہ حق کے رستہ پر (یعنی قرآن و حدیث کی پیروی پر) مضبوط رہو-

کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ - آنحضرتؐ کے اخلاق قرآن کے موافق تھے (جو شخص آپ کا اخلاق طرز معاشرت معلوم کرنا چاہے وہ قرآن دیکھے' جتنی باتوں کا قرآن میں حکم ہے ان پر آپ عمل کرتے اور جن جن باتوں کی ممانعت ہے ان سے باز رہتے)-

اِقْرَأْ یَا بْنَ حُضَیْرٍ - اسید بن حضیر تو ہمیشہ قرآن پڑھا کر (تاکہ سکینت تجھ پر اترتی رہے)-

اِقْرَأْ فُلَانُ - اے فلانے تو پڑھتا رہ-

یَرْضِی بِرِضَاءِ الْقُرْاٰنِ وَ یَسْخُطُ بِسَخَطِهٖ - قرآن ہی کے رو سے راضی ہو اور قرآن ہی کے رو سے غصہ کرے (جو شخص قرآن کا تابع ہو اس سے خوش ہو اور جو قرآن کے خلاف کرے اس سے ناراض رہے)-

اِقْرَأُ والْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ شَهْرٍ - ہر مہینہ میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو (کم سے کم ایک پارہ روز پڑھتے رہو ورنہ ڈر ہے کہ قرآن بھول جاؤ گے - یہ حکم قرآن کے حافظوں کے لئے ہے اور ناظرہ خواں کو اختیار ہے جتنا ہو سکے غور اور فکر کے ساتھ سمجھ کر پڑھے اور اکثر کی کوئی حد نہیں - بعض نے دن رات میں آٹھ ختم قرآن کے لائے ہیں اور مختار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سات دن میں ختم کرے - روز ایک منزل پڑھے یا تین دن میں ختم کرے اس سے کم میں ختم کرنا بعض نے ناپسند رکھا ہے)-

وَ هُنَّ فِیْمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ - یہ پانچ بار دودھ پینا قرآن میں پڑھا جاتا تھا (لیکن بعد کو ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی)-

قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ - میں نے قرآن پڑھ کر آں حضرتؐ کی نبوت کا یقین کیا (قرآن کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر عربی زبان والا شخص معلوم کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے بشر کا کلام نہیں - خصوصا ایسے بشر کا جس نے تعلیم بھی نہ پائی ہو - جب اللہ کا کلام ہوا تو اس میں آں حضرتؐ کی نبوت کا ذکر ہے اس کا بھی یقین آ جائے گا)-

اَقْرَأَنِی النَّبِیُّ ﷺ خَمْسَ عَشَرَةَ سَجْدَةً -

آنحضرتؐ نے سارے قرآن میں پندرہ جگہ سجدۂ تلاوت مجھ کو پڑھایا (سورۂ حج میں دو سجدے اور باقی وہی جو مشہور ہیں)۔

يَؤُمُّكُمْ أَقْرَأُكُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ - تم میں امامت نماز کی وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن کا زیادہ قاری ہو (یعنی قرآن کو اچھی طرح تجوید کے ساتھ پڑھتا ہو یا جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔ بعض نے کہا یہ حکم صحابہؓ سے خاص تھا لوگ بڑی عمر میں مسلمان ہوئے تھے تو قرات سے پہلے دین کے مسائل جان لیتے تھے لیکن بعد والے لوگ چھوٹی عمر میں قرآن پڑھ لیتے ہیں اور فقہ بڑے ہو کر حاصل کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے امامت کے لئے مقدم اس کو سمجھا ہے جو فقہ کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر اس کے ساتھ قرات بھی عمدہ کرتا ہو تو نور علی نور وہ بالاتفاق سب پر مقدم ہوگا)۔

أَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ - ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو زیادہ قاری ہو۔

إِنَّكُمْ تَقْرَأُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ يُوْصٰى بِهَا أَوْدَيْنٍ - تم اس آیت کو یوں پڑھتے ہو کہ وصیت اور دین کی ادائی کے بعد (تو آیت میں وصیت کو پہلے ذکر کیا حالانکہ میت کے ترکہ میں سے پہلے دین کی ادائی کریں گے اس کے بعد جو بچے گا اس کے تہائی میں سے وصیت نافذ کریں گے اور باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)۔

وَلَمْ يَقْرَأْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِعِيْنَ - بشر نے مطوعین کا لفظ نہیں پڑھا (یعنی سورۂ براۃ میں یوں پڑھا الذین یلمزون المومنین فی الصدقات آخر تک)۔

إِنَّ اللّٰهَ قَرَأَطٰهٰ وَ يٰسٓ قَبْلَ أَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ - اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین پڑھ کر فرشتوں کو سنائیں (معلوم ہوا کہ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کے کلام ہیں اور اللہ تعالیٰ آواز کے ساتھ کلام کرتا ہے ورنہ فرشتے کیونکر سنتے بعض نے تاویل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ان سورتوں کا مطلب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دلوں پر ڈالا)۔

أَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدًا وْ يُوْسُفَ - میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف پڑھتا ہوں۔

اِقْرَءُ وْ الم تَنْزِيْلِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ هَا وَ مَا يَقْرَأُ غَيْرَهَا - سورۂ الم تنزیل السجدہ پڑھا کرو ایک شخص صرف یہی سورت پڑھا کرتا تھا اور کوئی سورت نہیں پڑھتا تھا۔

كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ - نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔

اِسْتَقْرِأُ وَا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ - چار آدمیوں سے قرآن پڑھو (ان سے حاصل کرو کیونکہ صحابہ میں چاروں بڑے قاری تھے)۔

اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ - اپنی قوم والوں کو سلام کہو جہاں تک میں جانتا ہوں وہ پاکیزہ اور پرہیزگار لوگ ہیں (کسی سے سوال نہیں کرتے اور جنگ اور جہاد میں صابر رہتے ہیں)۔

فَلَمَّا اقْتَرَأَ هَا الْقَوْمُ - جب لوگوں نے اس کو پڑھا۔

نَحْنُ نَقْتَرِئُ - ہم پڑھتے ہیں۔

قَامَ ثُمَّ اقْتَرَأَ - کھڑے ہوئے پھر پڑھا۔

أَأَقْرَأُ التَّوْرٰةَ - کیا میں نے توراۃ شریف پڑھی ہے (کعب احبار کی طرح کہ میں اس کی باتیں بیان کروں۔ میں نے تو سب باتیں آں حضرت ہی سے سنی ہیں)۔

لَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ أَحَدٍ - میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر رکھا لیکن وہ کسی کی زبان پر نہیں جمتا (کسی شعر کی کسی بحر پر موزوں نہیں ہوتا)۔

دَعِي الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ - تیرے حیض کے جو دن (عادت کے موافق) ٹھہریں ان دنوں میں نماز چھوڑ دے (یعنی قرء سے حیض مراد ہے)۔

تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ - حیض سے پاک ہونے پر پانچ دن کے بعد پھر خون دیکھے۔

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ وَالطُّوْرِ وَ الْمُرْسَلَاتِ - آنحضرتؐ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف اور سورۂ طور اور سورۂ والمرسلات پڑھتے (یہی سنت ہے اور مغرب

میں ہمیشہ چھوٹی سورتوں کا التزام مروانیوں کا طریق ہے)۔

تَقْرَأُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ -تم لوگ اس آیت کو پڑھتے ہو مسلمانو! تم اپنے آپ کو سنبھالو دوسرے کی گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا (اور اس آیت کو پڑھ کر تم امر بالمعروف میں کوتاہی کرتے ہو) حالانکہ میں نے آں حضرتؐ سے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو اس کے ظلم سے نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب کرے گا (تو مطلب آیت کا یہ ہے کہ جب تم اپنا کام پورا کرو یعنی نیک بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کر دو پھر وہ تمہاری بات نہ سنے تو تم کو نقصان نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود پر عمل کر کے صلح کل بن جاؤ اور کسی کو نیک بد نہ سمجھاؤ یہ تو منافقوں اور بے ایمانوں کا طریق ہے)۔

مَنْ يَّدْخُلُ جُبَّ الْحُزْنِ اَلْقُرَّاءُ الْمُرَائُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ - دوزخ میں جو ایک مقام جب الحزن ہے یعنی رنج و غم کا کنواں' اس میں وہ عابد لوگ جائیں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کیا کرتے تھے (نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے)۔

يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ -صبح کی نماز میں سورۂ قاف پڑھتے تھے۔

مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا - جو کوئی سورۂ کہف کی اخیر کی دس آیتیں پڑھے (یعنی و عرضنا جهنم سے)۔

قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ - قرآن یونہی حفظ پڑھنا ہزار درجہ کا ثواب رکھتا ہے اور مصحف میں دیکھ کر دو ہزار درجہ کا۔

لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ -تو جو کوئی حرف پڑھے گا ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دیا جائے گا۔

اَلْقُرْاٰنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ -قرآن ساری کتاب کا نام ہے اور فرقان وہ آیتیں جو محکم اور واجب العمل ہیں۔

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَرْبَعَ اَرْبَاعٍ رُبْعٌ فِيْنَا وَ رُبْعٌ فِيْ عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَ اَمْثَالٌ وَرُبْعٌ فَرَائِضُ وَاَحْكَامٌ - قرآن چار حصوں پر اترا - ایک چوتھائی تو ہمارے باب میں (یعنی مومنین کے صفات اور احوال میں) اور ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں (کافروں اور منافقوں) کے باب میں- اور ایک چوتھائی سنتوں اور امثال میں اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام میں۔

كَمْ مِّنْ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ - کتنے قرآن پڑھنے والے (قاری) ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے جو قرات کا حق ادا نہیں کرتے یا قرآن پر عمل نہیں کرتے فاتحہ اور سویم' دہم اور چہلم ان الفاظ کو رٹ لیتے ہیں اور غور و فکر سے اس کو نہیں پڑھتے نہ عمل کی نیت سے)

قَرْبٌ - نیام میں داخل کرنا' کمر کا گوشت کھلانا' رات کو لے جانا صبح کو پانی پلانے کے لئے۔

قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قِرْبَانٌ - نزدیک ہونا' جماع کے لئے پاؤں اٹھانا' بیچ کی راہ پر چلنا۔

اِقْرَابٌ - زچگی نزدیک ہونا۔

تَقَرُّبٌ - نزدیکی چاہنا' کمر پر ہاتھ رکھنا' جلدی کرنا۔

تَقَارُبٌ - نزدیک ہونا' کم ہونا' آخر ہونا۔

قِرَابٌ - نیام یا غلاف تلوار کا۔

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا - جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں- (نہایہ میں ہے کہ بندے کا اللہ سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ یاد الٰہی اور اعمال صالحہ میں مصروف رہے نہ کہ قرب ذاتی اور مکانی کیونکہ یہ جسم کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے اور اللہ کا بندے سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ اس کی نعمتیں اور مہربانیاں بندے کے شامل حال ہوں)

قُرْبَانُهُمْ دِمَاءُهُمْ - ان کی قربانی اپنا خون بہانا ہوگی (یعنی کافروں سے جہاد کریں گے' شہید ہوں گے جیسے اگلی امتوں کی قربانی گائے بکرا' اونٹ کا ٹاتھی' یہ امت محمدی کی صفت توراۃ شریف میں بیان ہوئی ہے)۔

اَلصَّلٰوةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ - نماز ہر پرہیزگار شخص کی نزدیکی کا وسیلہ ہے (یعنی پروردگار کا تقرب نماز پڑھ کر حاصل

کرتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولٰى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ہی ساعت میں جائے (یعنی اذان ہوتے ہی) اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے ایک اونٹ مکہ میں قربانی کے لئے بھیجا۔

وَاِنْ نَقْرُبُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنْ نَّحْمَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔ (عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا۔ ہم دن میں کئی بار ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کا حال پوچھتا رہتا) اس سے ہمارا کوئی مقصد نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا (نقرب بمعنی نطلب ہے)۔

لَيْلَةُ الْقَرَبِ۔ وہ رات جس کی صبح کو پانی کے مقام پر پہنچے اور اونٹوں کو پانی پلاتے۔ پھر مطلق طلب کو کہنے لگے (عرب لوگ کہتے ہیں: فلان يقرب حاجته فلاں شخص اپنی حاجت کا طالب ہے)۔

مَالِيْ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ۔ نہ میرے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو پانی پی کر لوٹتا ہے نہ پانی کو چاہنے والا۔ (یعنی میں نادار ہوں سوائے اس اونٹنی کے اور کوئی جانور نہیں رکھتا)۔

وَ مَا كُنْتُ اِلَّا كَقَارِبٍ وَّرَدَ وَ طَالِبٍ وَّ جَدَ۔ میں تو اس شخص کی طرح تھا جو پانی کی تلاش میں پانی تک پہنچ گیا ہو یا جو کسی چیز کا طالب ہو اور اس کو پالے۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْرُؤْ يَاالْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔ جب زمانہ آخر ہوگا یعنی قیامت کے قریب تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا (کیونکہ قیامت کے قریب کفر پھیلے گا اور مومن وہی شخص ہوگا جو کامل الایمان ہے اس کا خواب اکثر سچا ہوگا۔ بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے جب موسم اعتدال پر ہوگا رات دن برابر سرابر ہوں گے تو مومن کا خواب بہت کم جھوٹا ہوگا کیونکہ ایسے موسم میں مزاج صحیح اور تندرست ہوتا ہے)۔

يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ۔ اخیر زمانہ میں وقت جلدی گزرے گا ایک برس ایسا معلوم ہوگا جیسے ایک مہینہ (کیونکہ لوگ عیش و عشرت اور راحت و غفلت میں بسر کریں گے اور آرام اور غفلت کا زمانہ جلد گزر جاتا ہے اور ریاضت اور عبادت کا زمانہ جو نفس پر شاق ہوتا ہے دیر میں گزرتا ہے دیکھو اور دنوں میں دن کھاتے پیتے کیسی جلدی گزر جاتا ہے اور روزے میں دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے کسی طرح شام نہیں ہوتی۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ زمانہ میں برکت نہ رہے گی عمریں چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانہ کے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے شر اور برائی میں یا خود زمانہ کے اجزا ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے۔ ایک زمانہ برا آنے گا دوسرا بھی اسی طرح کا یا دولتیں اور حکومتیں دیر پا نہ ہوں گی۔ جلدی جلدی حکومتوں کا انقلاب ہوگا۔ کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر ایسی فکریں اور سختیاں ہوں گی اور فتنوں کا ایسا ہجوم ہوگا کہ ہوش و حواس قائم نہ رہیں گے ان کو نہ سال معلوم ہوگا نہ مہینہ اور صحیح یہ ہے کہ برکت اٹھ جائے گی، ہر چیز کی برکت جاتی رہے گی یہاں تک کہ زمانہ کی بھی)۔

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ ٹھیک رستہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو (نہ افراط نہ تفریط)۔

فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَ مَا بَعُدَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا) مجھ کو نزدیک اور دور گزری ہوئی فکریں آ لگیں (یہ تشویش لاحق ہوئی کہ آنحضرتؐ نے میری کونسی بات ایسی دیکھی جس سے آپ رنجیدہ ہو گئے کہ سلام کا جواب تک نہیں دیا)۔

لَاُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ میں آں حضرت کی سی نماز پڑھ کر تم کو دکھاؤں گا۔

اِنِّيْ لَاَ قْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میری نماز آنحضرتؐ کی نماز کے مشابہ ہے۔

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ وہ ہماری مسجد میں نہ آئے (یعنی ہمارے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہو)۔

مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَ لَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ اِلَى عَرَفَةَ۔ جو شخص کعبہ کے پاس نہ پھٹکے نہ طواف کرے (یعنی طواف قدوم) اور (جلدی سے) عرفات کو چلا جائے (کیونکہ حج فوت ہونے کا ڈر ہو) مجمع البحار میں ہے یعنی طواف قدوم کے بعد دوسرا

کوئی نفل طواف نہ کرے)۔

فَرَجٌ اَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ - خوشی رنج سے زیادہ نزدیک ہے۔

لَمْ اَرَهُ قَرِيْبَكَ - میں نے اس کو آپ کے نزدیک ہوتے نہیں دیکھا۔

اِنْ وَصَلُوْنِيْ مِنْ قَرِيْبٍ - بنی امیہ اگر مجھ سے عمدہ سلوک کریں گے تو وہ میرے نزدیک کے رشتہ دار ہیں (بہ نسبت عبداللہ بن زبیر کے کیونکہ بنی امیہ عبد مناف کی اولاد میں تھے اور عبداللہ بن عباس بھی انہی کی اولاد تھے برخلاف عبداللہ بن زبیر کے وہ بنی اسد میں سے تھے)۔

مَنْ غَيَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو چھوٹے رستوں اور پگڈنڈیوں کو (جو بڑے راستہ سے جا کر ملتی ہیں) بدل ڈالے (ان کو خراب کر دے میٹ دے یا روک دے) اس پر اللہ کی پھٹکار (بعض نے کہا' مقربہ پانی کا راستہ)۔

ثَلَاثٌ لَعِيْنَاتٌ رَجُلٌ عَوَّرَ طَرِيْقَ الْمَقْرَبَةِ - تین شخص ملعون ہیں ان میں ایک وہ ہے جو پانی تک جانے کا راستہ (یا چھوٹا راستہ) میٹ دے۔

مَا هٰذِهِ الْاِبِلُ الْمُقْرَبَةُ يَا الْمُقْرِبَةُ - (بفتحہ اور بکسرۂ رأ دونوں طرح مروی ہے) یہ تنگ بندھے ہوئے اونٹ کیسے ہیں (سواری کے اونٹوں کے پیٹ پر گھوڑوں کی طرح زین اور تنگ باندھتے ہیں۔ بعض نے کہا مقربۃ وہ اونٹ جس پر چمڑے سے منڈھے ہوئے زین لگائے جاتے ہیں' ان پر بادشاہ اور امراء سوار ہوتے ہیں)۔

لِكُلِّ عَشْرَةٍ مِّنَ السَّرَايَا مَا يَحْمِلُ الْقُرَابُ مِنَ التَّمْرِ - جو ٹکڑیاں فوج کی جہاد کو جائیں' ان میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک تھیلہ کھجور کا ہونا چاہئے (قراب وہ تھیلہ ہے جس میں سوار اپنی تلوار اور کوڑا وغیرہ سامان رکھ لیتا ہے۔ کبھی توشہ بھی اس میں رکھا جاتا ہے۔ خطابی نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح قراف ہے جو جمع ہے قرف کی۔ یعنی چمڑے کا تھیلہ جس میں مسافر اپنا توشہ رکھتا ہے اس کی جمع قروف بھی آئی ہے)۔

اِلَّا مَا كَانَ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ - (حضرت علیؓ نے فرمایا آں حضرت نے مجھ کو کوئی خاص باتیں نہیں بتلائیں جو اوروں کو نہ بتلائی ہوں) البتہ یہ چند باتیں ہیں جو میرے تلوار کے غلاف میں لکھی ہوئی رکھی ہیں (اس میں زکوۃ کے مسائل تھے اور دیت کے اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ بس یہی وہ باتیں تھیں جو خاص حضرت علی کے پاس لکھی ہوئی تھیں۔ باقی سب روایتیں شیعوں کی اہل سنت کے نزدیک صحیح نہیں ہیں کہ آنحضرتؐ نے بہت سے علم اور آئندہ کی باتیں حضرت علی کو بتلائی تھیں' جو دوسرے صحابہؓ کو نہیں بتلائیں' یا وہ کتابیں ایک جفر ایک جامعہ آپ کو دی تھیں۔ جو نسلاً بعد نسل ائمہ اہل بیت علیہم اسلام کو ترکہ میں ملتی رہیں)۔

اِنْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً - اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے پاس لے کر آئے (لیکن شرک نہ کرتا ہو) تو میں زمین بھر کر بخشش تجھ کو دوں گا (تیرے سب گناہوں بخش دوں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے)۔

اِتَّقُوْا قُرَابَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ - (ایک روایت میں قرابۃ المومن ہے ایک میں فراسۃ المومن۔ یعنی مومن کی فراست' دانائی اور پہچان سے بچو وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے (اس کا گمان اکثر سچ نکلتا ہے جو ہو ہر شخص کا چہرہ دیکھ کر اس کے باطن کا حال دریافت کر لیتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَا هُوَ بِعَالِمٍ وَّلَا قُرَابِ عَالِمٍ وَّلَا قُرَابَةِ عَالِمٍ وَّلَا قَرِيْبِ عَالِمٍ - نہ وہ عالم ہے نہ عالم کے قریب)۔

فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوا النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مُّتَقَرِّبًا مُّتَخَصِّرًا حَتّٰى جَلَسَ بِالْبَطْحَاءِ - عبداللہ آنحضرت کے والد ماجد ایک دن کمر پر کوکھ پر ہاتھ رکھے ہوئے نکلے یہاں تک کہ بطحا میں بیٹھے (قرب وہ نرم مقام جو ناف کے نیچے ہے۔ بعض نے کہا متقربا کے معنی یہ ہے کہ جلدی بھاگتے ہوئے)۔

يَمْشِي الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يُزْلِقُهُ
عَنْهَا لِبَانٌ وَّاَقْرَبٌ زَهَالِيْلُ

اس پر گوچڑی (چچڑی) یا جوں چلتی ہے پھر اس کا چکنا سینہ اور چکنی کوکھیں اس کو پھسلا دیتی ہیں۔

اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ - میں

اپنی گھوڑی کے پاس آیا' اس پر سوار ہو گیا پھر اس کو یوں چلایا (یعنی سرپٹ سے کم)۔

فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ۔ پھر جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ گئے (جن کو لائف بوٹ کہتے ہیں جو بڑے جہاز کے دونوں کناروں پر لگی رہتی ہیں۔ اس کا مفرد قارب ہے اور جمع قوارب لیکن اقوب غیر مشہور ہے۔ بعض نے کہا اقوب کشتی کے وہ حصے جو زمین کے قریب رہتے ہیں)۔

اِلَّا حَامٰى عَلٰى قَرَابَتِهٖ۔ اپنے عزیزوں کی پشتی لینے لگا۔

مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ۔ وہ اوسط درجہ کا ہے یا دوسرے راوی کے قریب قریب ہے حافظہ میں (یا اس کی روایت پرلے سرے کی تو معتبر نہیں ہے مگر اس کے قریب قریب ہے یعنی ایک درجہ کم قبول کے لائق ہے)۔

لَا يَقْرَبُ الْمَلَائِكَةُ جُنُبًا۔ جب شخص کے (جس کو نہانا فرض ہو) فرشتے نزدیک نہیں آتے (مراد وہ جنبی ہے جو نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت اخیر ہو جائے یا فوت ہو جائے)۔

كَانَ رُكُوْعُهٗ وَ سُجُوْدُهٗ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرت کا رکوع اور سجدہ' اسی طرح رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ) یہ سب برابر سرابر ہوتے (صرف قرات کا قیام اور تشہد کا قعود یہ بڑے ہوتے۔ بخاری کی روایت میں اس جلسہ کا بھی ذکر ہے' جو سلام کے بعد ہوتا ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ سلام پھیر کر تھوڑی دیر مصلے پر ٹھہرے رہتے)۔

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ۔ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت قریب ہوتا ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی پروردگار کی رحمت اور فضل سے بہت قریب)۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّاٰتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ جو بندے اللہ کے مقرب ہیں ان کے حق میں نیک لوگوں کی نیکیاں برائیاں ہیں (مطلب یہ ہے کہ عام نیک بخت لوگوں کے واسطے ایک کام صغیرہ گناہ ہوتا ہے جس کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرتے' مگر مقربین کے حق میں وہ سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح بعض کام عام لوگوں کے حق میں مباح ہوتے ہیں لیکن مقربان بارگاہ الٰہی ان سے پرہیز رکھتے ہیں' ان کو برا سمجھتے ہیں۔ جیسے عمدہ عمدہ مزیدار چرب اور شیریں کھانے عیش و عشرت کے سامان جن میں پڑ کر آدمی خدا سے غافل ہو جائے مگر اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ یا مباح کو حسنہ نہیں کہہ سکتے۔ میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض نیکی جو عام لوگوں کے لئے نیکی ہے مقربین کے لئے برائی ہے۔ مثلاً مال میں سے چالیسواں حصہ زکوۃ کا دینا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے لئے برائی ہے وہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدیتے ہیں ایک پیسہ بھی جوڑ کر نہیں رکھتے یا پھٹا پرانا کپڑا اللہ کی راہ میں دے ڈالنا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے حق میں برائی ہے۔ وہ عمدہ سے عمدہ مال اللہ تعالیٰ کے لئے نکالتے ہیں' عمدہ سے عمدہ کھانے اللہ کے نام پر کھلاتے ہیں۔ وقس علی ہذا)

قَارِبُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ۔ اپنی سب اولاد کو برابر برابر حصہ دو (یہ نہیں کہ ایک کو زیادہ دو اور دوسرے کو کم جو ظلم ہے)۔

اِحْتَمَلَ قُرَيْبَةً۔ قربہ کو اٹھا لیا (یہ تصغیر ہے قربہ کی' ایک روایت میں قربۃ ہے یعنی سنت)۔

يُقَرِّبُ وَ ضُوْءَهٗ۔ وضو کا پانی ان کے نزدیک کرتے تھے۔

اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ۔ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (حد زنا' حد قذف وغیرہ) نزدیک رشتہ دار اور دور رشتہ دار سب پر قائم کرو (یہ نہیں کہ نزدیک کے رشتہ داروں کو بچا دو اور دور والوں پر قائم کرو)۔

ثُمَّ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا۔ پھر آپ نے ایک فتنہ کا بیان کیا اس کو نزدیک کر دیا (یعنی ایسا بیان کیا گویا وہ فتنہ سامنے آ گیا)۔

تُفْتَنُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے قریب قریب اس آزمائش کے جو دجال سے ہو گی۔

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ۔ بہشت جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہے (اگر اعتقاد اور عمل درست

اور شریعت کے مطابق ہو)۔

اَنْزَلَهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ۔ اس کو قرب کے مقام میں اتارے گا۔

كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ آخر تک قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرتؐ کی نماز میں رکوع اور رکوع کے بعد قومہ اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ یہ سب برابر سرابر ہوتے۔

قَرَابَةٌ۔ رشتہ داری نسب کی ہو یا سبب کی۔

قِرْبَه۔ مشک (اس کی جمع قِرَبٌ اور قِرَبَاتٌ ہے)۔

فَقَرَّبَ هَابِيْلُ كَبْشًا۔ ہابیل نے ایک مینڈھا قربانی کے لئے رکھا اور قابیل نے ایک خراب گیہوں کی بالی۔ (کمبخت نے ایک بالی رکھی وہ بھی خراب اور ناکارہ)۔

قَرْثَعٌ۔ جری بہادر بے شرم عورت یا بھولی بھالی بیوقوف۔

هِيَ كَالْقَرْثَعِ۔ وہ بھولی بیوقوف کی طرح ہے (ایک اعرابی سے پوچھا قرثع کس کو کہتے ہیں اس نے کہا وہ عورت جو ایک آنکھ میں سرمہ لگائے دوسری آنکھ یونہی چھوڑ دے اور کرتا الٹا پہنے۔ یعنی خیلہ بدسلیقہ بدتمیز پھوہڑ)۔

قَرْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، پھاڑنا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو۔

قُرُوْحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا۔

قَرْحٌ۔ پوری عمر کو پہنچنا۔

تَقْرِيْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

مُقَارَحَةٌ۔ مواجہہ کرنا۔

اِقْرَاحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا، اونٹوں کا زخمی ہونا، خارشت سے زخمی کرنا۔

تَقَرُّحٌ۔ زخمی ہونا، تیار ہونا۔

اِقْتِرَاحٌ۔ فی البدیہہ ایجاد کرنا، بغیر سنے کوئی بات نکال لینا، چننا، اختیار کرنا، ایجاد کرنا، سواری کے لائق ہونے سے پیشتر جانور پر سوار ہونا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو، دھینگا دھینگی کرنا، شاعر سے قصیدہ نظم کرنے کی درخواست کرنا یا کسی سے کوئی شے تیار کرنے کو کہنا۔

قَرْحٌ اور قُرْحٌ۔ زخم اور تکلیف۔

بَعْدَ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔ زخمی ہو چکنے کے بعد۔

اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ قَرْحَانٌ۔ آنحضرتؐ کے اصحاب (جنگ احد سے) لوٹ کر مدینہ میں آئے وہ زخمی تھے۔

اِنَّ مَعَكَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قُرْحَانٌ يا قُرْحَانُوْنَ۔ (جب حضرت عمر ملک شام کو جانے لگے وہاں طاعون پھیلا ہوا تھا تو لوگوں نے کہا) آپ کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کے بے داغ صحابہ ہیں (جن کو کوئی بیماری نہیں لگی)۔

قُرْحَان۔ وہ شخص جس کے چیچک نہ نکلی ہو اور وہ اونٹ جس کو خارشت نہ ہوئی ہو (یہاں یہ مراد ہے کہ وہ صحابہ جن کو طاعون کا کچھ اثر نہیں ہوا پاک اور صاف ہیں)۔

كُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا۔ ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے اور کھاتے یہاں تک کہ ہمارے جبڑے (مسوڑھے) زخمی ہو گئے (پتے چباتے چباتے)۔

جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ الْقَرَاحِ۔ روکھی روٹی اور خالص پانی (جس میں اور کوئی چیز جیسے دودھ یا شہد یا شکر یا کھجور نہ ملائی گئی ہو)۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی پر سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں پر بھی۔

قَارِحٌ۔ وہ گھوڑا جو پانچویں برس میں لگ گیا ہو یعنی پوری عمر کا جوان (اس کی جمع قُرَّحٌ ہے) (گھوڑا تین چار برس تک بچھیرا ہے، پانچ برس کا جوان، دس برس تک۔ دس کے بعد بوڑھا پندرہ برس تک، پندرہ کے بعد بیس سال تک بوڑھا پھونس)۔

وَعَلَيْهِمْ فِيْهِ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ۔ ان کو پوری عمر کے جانور دینا ہوں گے (صالغ: پانچ برس کی بکری یا گائے)۔

قُرْحٌ۔ وادی القری میں ایک بازار تھا وہاں آں حضرتؐ نے نماز پڑھی ہے اور ایک مسجد بھی وہاں بنائی گئی ہے۔

خَرَجَتْ بِرِجْلِهٖ قُرْحَةٌ۔ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

لَا تُسْلِمْ فِیْ قَرَاحٍ حَتّٰی یُسْبِلَ- صاف چٹیل زمین میں (جہاں کھیت نہ ہو) بیع سلم مت کر جب تک اس میں غلہ کی بالی نہ نکلے-

اَفْوَاھُھُمْ ضَامِزَۃٌ وَقُلُوْبُھُمْ قَرِحَۃٌ- ان کے منہ تو بند ہیں اور دل زخم خوردہ-

مَنْ بِہٖ قَرْحَۃٌ- جس کو زخم لگا ہو-

سُئِلَ الرَّجُلُ یَکُوْنُ فِیْہِ الْقَرْحَۃُ- آپ سے پوچھا گیا اگر کسی شخص کو زخم لگا ہو-

اَلْمَیِّتُ یَغْسِلُہٗ بِمَاءِ الْقَرَاحِ- مردے کو خالص پانی سے نہلائے-

اُنْثُرْ فِی الْقَرَاحِ بَذْرَکَ- خالی زمین میں اپنا تخم ڈال-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَا یَقْتَرِحُ عَلٰی رَبِّہٖ فِیْ شَیْءٍ یَاْمُرُہٗ بِہٖ- جب جب اللہ تعالیٰ آں حضرت ؐ کو کسی بات کا حکم کرتا' تو آپ ؐ بے سوچے سمجھے اس میں سوالات نہ کرتے-

قَرِیْحَۃٌ جَیِّدَۃٌ- تیز طبیعت اچھا ذہن-

قَرْدٌ- جمع کرنا' کمانا-

قَرَدٌ- گھونگھر ہونا یا بات سے عاجز ہو کر' سکوت کرنا' زرد ہو جانا' چھوٹا ہونا' مزہ خراب ہونا-

تَقْرِیْدٌ- بات سے عاجز ہو کر خاموش رہ جلنا' جوئیں نکالنا' ذلیل کرنا' فریب دینا' ذلیل ہونا' عاجزی کرنا-

اِقْرَادٌ- بات سے عاجز ہو کر چپ رہ جانا' ساکن ہونا' ٹھہر جانا' جوئیں نکالنا-

تَقَرُّدٌ- گھونگر ہونا-

قُرَادٌ- بھٹنی- گوچری (چچڑی) جو اونٹ اور گھوڑے اور کتے کے بدن میں ہوتی ہے (جیسے جوں اور قمل انسان کے بدن میں)-

قِرْدٌ- بندر (اس کی جمع اِقْرَادٌ اور قُرُوْدٌ اور قِرَدٌ اور قِرَدَۃٌ ہے)-

اِیَّاکُمْ وَالْاِقْرَادَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاِقْرَادُ قَالَ الرَّجُلُ یَکُوْنُ مِنْکُمْ اَمِیْرًا اَوْ عَامِلًا فَیَاْتِیْہِ الْمِسْکِیْنُ وَالْاَرْمِلَۃُ فَیَقُوْلُ لَھُمْ مَکَانَکُمْ حَتّٰی اَنْظُرَ فِیْ حَوَائِجِکُمْ وَیَاْتِیْہِ الشَّرِیْفُ وَالْغَنِیُّ فَیُدْنِیْہِ وَیَقُوْلُ عَجِّلُوْا قَضَاءَ حَاجَتِہٖ وَیُتْرَکُ الْاٰخَرُوْنَ مُقْرِدِیْنَ- آں حضرت ؐ نے فرمایا تم اقراد سے بچے رہو- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اقراد کیا ہے؟ فرمایا اقراد یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص حاکم یا عہدے دار ہو پھر اس کے پاس کوئی مسکین یا بیوہ آئے (کچھ حاجت لے کر) وہ ان سے کہے ٹھہرو میں کچھ فکر کروں گا (ابھی اور جلدی میں تمہاری حاجت پوری نہیں کر سکتا) اور کوئی عزت والا شخص یا مالدار آئے تو اس کو جھٹ اپنے پاس بلا لے اور اپنے کارکنوں سے کہے ان کا کام جلدی پورا کرو ان کا مطلب تو فوراً پورا ہو جائے اور دوسرے (غریب اور مسکین بے وسیلہ حاجت مند) یوں ہی پڑے رہیں' ذلت کے ساتھ ان کو کوئی نہ پوچھے-

کَانَ لَنَا وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَسْعَرَنَا قَفْزًا فَاِذَا حَضَرَ مَجِیْئُہٗ اَقْرَدَ- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں' ہمارے گھر میں ایک جنگلی وحشی جانور تھا- جب آں حضرت ؐ گھر کے باہر کہیں تشریف لے جاتے تو وہ کود پھاند کر کے ہم کو پریشان کر دیتا پھر جب آں حضرت ؐ تشریف لاتے تو غریب ہو کر بیٹھ جاتا (ساری شرارت چھوڑ دیتا)-

لَمْ یَرَ بِتَقْرِیْدِ الْمُحْرِمِ الْبَعِیْرَ بَاْسًا- ابن عباسؓ نے کہا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر احرام والا شخص اونٹ کی گر چڑیاں نکال ڈالے-

قَالَ لِعِکْرَمَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ قُمْ فَقَرِّدْ ھٰذَا الْبَعِیْرَ فَقَالَ اِنِّیْ مُحْرِمٌ فَقَالَ قُمْ فَانْحَرْہُ فَقَالَ کَمْ تَرَاکَ الْاٰنَ قَتَلْتَ مِنْ قُرَادٍ وَّحَمْنَانَۃٍ- عبداللہ بن عباسؓ نے عکرمہ سے کہا وہ احرام باندھے ہوئے تھے' اٹھ اس اونٹ کی گوچڑیاں نکال ڈال- عکرمہ نے کہا میں احرام باندھے ہوں (گوچڑیوں کو نہیں مار سکتا) تب عبداللہ نے کہا' اچھا اٹھ اور اس اونٹ کو نحر کر ڈال عکرمہ نے اس کو نحر کر دیا- تو عبداللہ نے کہا اب ذرا غور کر تو نے کتنی گوچڑیاں اور مار ڈالیں (جو اونٹ کو لگی ہوئی تھیں- جب اونٹ نحر ہو گیا تو وہ بھی سب مر گئیں)-

ذُرِّی الدَّقِیْقَ وَاَنَا اُحَرِّکُ لَکِ لِئَلَّا یَتَقَرَّدَ- تو آٹا چھڑک میں حریرہ بناؤں تیرے لئے (اس کو ہلاتا جاؤں) ایسا نہ

ہو کہ ایک پر ایک چڑھ کر گولہ گولہ ہو جائے (نہایہ اور مجمع میں وانا احرک لك ہے یعنی میں اس کو ہلاتا جاؤں تو اوپر سے ہانڈی میں آٹا چھڑکتی جا)۔

اِنَّهٗ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا انْفَتَلَ تَنَاوَلَ قَرْدَةً مِنْ وَّبَرِ الْبَعِيْرِ۔ آنحضرتؐ نے لوٹ کے مال میں سے ایک اونٹ کی آڑ میں نماز پڑھی جب نماز سے لوٹے تو اونٹ کے خراب بالوں کا ایک گچھا نوچ لیا۔

اِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ بندر اور سور تو اس کے پہلے سے تھے (یعنی جب بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بندر اور سور بنا دیئے گئے تو یہ نہیں کہ بندر اور سور دنیا میں انہی کے نسل سے شروع ہوئے بلکہ دونوں قسم کے جانور دنیا میں پہلے سے موجود تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے جو لوگ بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کئے گئے تھے وہ سب تین دن میں مر گئے ان کی نسل نہیں چلی)۔

قُرْدُوْدَةُ الظَّهْرِ۔ پشت کا بلند حصہ۔

لَجَاؤُا اِلٰى قَرْدَدٍ۔ ایک اونچی یا ہموار زمین میں پناہ لی۔

قَطَعْتُ قَرْدَدًا۔ ایک بلند زمین کو میں نے طے کیا۔

جَاءَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى قَرْدَدِهٖ۔ بات تو ٹکانے کی کہی (اس کی جمع قرادد اور قرادید ہے)۔

قِرْدِيْدَه۔ پہاڑ کی چوٹی' آدمی کا سر' پشت کے درمیان کی لکیر۔

غَزْوَةُ ذِيْ قَرَدٍ۔ ذی قرد کی جنگ ذی قرد یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر' اس کو ذُو الْقَرَدِ بھی کہتے ہیں اور ذِیْ قَرْدَه بھی)۔

اِنَّهٗ لَاَدْنٰى مِنْ قِرْدٍ۔ وہ بندر سے بھی کمتر ہے۔

قَرْدَحَةٌ۔ حسب خواہش اقرار کرنا' رام ہو جانا' سلگ جانا۔

اِقْرِنْدَاحٌ۔ جرم کرنا۔

قُرْدُحٌ اور قَرْدَحٌ۔ ایک قسم کی چادر اور موٹا بندر (جیسے قُرْدُوْحٌ ہے)۔

مُقْرِدِحٌ۔ شرط کا وہ گھوڑا جو دسویں کے بعد آئے۔

مُقْرَنْدِحٌ۔ جرم اور برائی کرنے پر مستعد۔

اِذَا اَصَابَتْكُمْ خُطَّةُ ضَيْمٍ فَقَرْدِحُوْا لَهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَزِيْدُ كُمْ خَبَالًا۔ (عبداللہ بن خازم نے اپنے بیٹوں کو مرتے وقت یہ وصیت کی کہ بیٹا جب تم پر کوئی ظلم کا حادثہ آ جائے (کوئی ظالم تم پر ظلم کرے) تو خاموشی کے ساتھ صبر کرو (وہ ظلم برداشت کر لو غل نہ مچاؤ اضطراب مت کرو) ایسا کرو گے تو اور زیادہ خراب ہو گی (اس وقت تو وہ ظالم زبردست ہے اگر تم اس کا مقابلہ کرو گے تو اور زیادہ ستائے گا۔ صبر اور سکون سے اس ظلم برداشت کر لو اور خاموش رہو البتہ موقع کے منتظر رہو جب موقع پاؤ تو اس کا سر کچل ڈالو اور بدلہ لے لو)۔

قَرٌّ۔ قر قر آواز کرنا' ٹھنڈا ہونا۔

قَرَّةٌ اور قُرَّةٌ اور قُرُوْرَةٌ۔ ٹھنڈک موقوف ہونا' آنسو ملکے ہو جانا' جس چیز کا شوق ہو اس کو دیکھ پانا' ڈالنا' چپکے سے کان میں کچھ کہنا۔

قَرَارٌ اور قُرُوْرٌ اور قَرٌّ اور تَقْرَارٌ اور تَقِرَّةٌ۔ ٹھہر جانا' ساکن ہونا۔

قُرَّ الرَّجُلُ۔ اس کو سردی لگ گئی۔

تَقْرِيْرٌ۔ تھوڑا تھوڑا پیشاب کرنا' اقرار کرنا' جمانا' عہدے پر بحال رکھنا۔

مُقَارَّةٌ۔ سکون کرنا۔

اِقْرَارٌ۔ سردی میں جانا' سردی پہنچانا۔ اعتراف کرنا' قبول کرنا' مان لینا۔

تَقَارٌّ۔ ساکن ہونا۔

اِقْتِرَارٌ۔ جم جانا' ٹھہر جانا۔

اِسْتِقْرَارٌ۔ ثابت ہونا' جگہ پانا' ساکن ہونا۔

دَارُ الْقَرَارِ۔ آخرت (جیسے دَارُ الْاِرْتِحَالِ یا دَارُ الْفِرَارِ دُنیا)۔

اَفْضَلُ الْاَيَّامِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ۔ سب دنوں میں فضیلت والا یوم النحر ہے (یعنی دسواں دن ذی الحجہ کا) پھر یوم القر (یعنی گیارھواں دن ذی الحجہ کا۔ اس کو یوم القر اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن منا میں قرار کرتے ہیں یعنی ٹھہرتے ہیں یا حج کے اعمال سے فارغ ہو کر اس دن آرام کرتے ہیں)۔

اَقِرُّوا الْاَنْفُسَ حَتّٰی تَزْهَقَ - ذبح کیے ہوئے جانوروں کو پڑا رہنے دو ٹھنڈا ہونے دو یہاں تک کہ ان کی جان بالکل نکل جائے (یہ نہیں کہ ذبح کرتے ہی کھال اتارنا شروع کر دو)۔

اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ - ایک روایت میں قرت ہے یعنی نماز نیکی کے ساتھ ملائی گئی ہے اور زکوۃ نماز کے ساتھ ملائی گئی ہے (ہر جگہ قرآن میں زکوۃ کو نماز کے ساتھ بیان کیا ہے)۔

قَارُّوا الصَّلٰوةَ - نماز میں سکون رکھو (بے فائدہ حرکتیں مت کرو)۔

فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ - میں ٹھہرا نہیں اور کھڑا ہو گیا (یعنی مجھ سے ٹھہرا نہ گیا)۔

قُلْنَا لِرَبَاحِ بْنِ الْمُعْتَرِفِ غَنِّنَا غِنَاءَ اَهْلِ الْقَرَارِ - ہم نے رباح بن معترف سے کہا بستی والوں کا گانا گا کر ہم کو سناؤ (نہ کہ جنگل والوں کا گانا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتے رہتے ہیں)۔

عِلْمِيْ اِلٰى عِلْمِهٖ كَالْقَرَارَةِ فِي الْمُثْعَنْجَرِ - عبداللہ بن عباس نے کہا جو (اس امت کے بڑے عالم تھے) حضرت علی کے علم سے میرے علم کی نسبت ایسی ہے جیسے ایک چھوٹے گڑھے (کلد) کی سمندر سے۔

اِنْ هِيَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ - اگر وہ تھم گئی اور دودھ نکالی۔

مَعَاقِلُ الْاَرْضِ وَقَرَارُهَا - زمین کے قلعے اور ہموار قطعات۔

وَلَحِقَتْ طَائِفَةٌ بِقَرَارِ الْاَوْدِيَةِ - ایک گروہ وادیوں کے ہموار اور نرم مقاموں میں گھس گیا۔

اِنَّهٗ اسْتَصْعَبَ ثُمَّ ارْفَضَّ وَاَقَرَّ - براق نے پہلے منہ زوری کی پھر پسینے پسینے ہو گیا اور رام ہو گیا۔ (جب اس کو معلوم ہوا کہ آں حضرت اس پر سوار ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساری مخلوقات سے زیادہ ہے)۔

لَا حَرٌّ وَّلَا قُرٌّ - نہ وہ گرم ہے نہ سرد (بلکہ معتدل مزاج ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں: قریومنا اور یوم قر یعنی ٹھنڈا سردی کا دن)۔

فَلَمَّا اَخْبَرْتُهٗ خَبَرَ الْقَوْمِ وَقَرَرْتُ قُرِرْتُ - (حذیفہ کہتے ہیں غزوہ خندق میں) جب میں آں حضرتؐ سے مشرکوں کا حال بیان کر چکا اور اپنی جگہ ٹھہر گیا اس وقت مجھ کو سردی معلوم ہوئی (باقی آتے جاتے مطلق مجھ کو سردی محسوس نہیں ہوئی حالانکہ سخت سردی کی رات تھی - یہ آنحضرتؐ کا معجزہ تھا)۔

فَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدٌ وَّ قُرٌّ - ہم کو سخت آندھی اور سردی نے پکڑ لیا۔

دَعَا لِعَلِيٍّ اَنْ يَّكْفِيَ الْحَرَّ وَالْقُرَّ - آنحضرتؐ نے حضرت علی کو دعا دی کہ گرمی اور سردی دونوں ان پر اثر نہ کریں (ایسا ہی ہوا - آپ گرمی میں گرم لباس پہنتے اور سردی میں باریک لباس آپ کو سردی اور گرمی کا کچھ احساس نہ ہوتا)۔

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُفْتِيْ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا - (حضرت عمرؓ نے ابو مسعود بدری سے کہا) مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوی دیتے ہو (تم کو کیا مطلب) جس نے مزہ اٹھایا اسی کو تلخی بھی اٹھانے دو - (حارها سے یہاں مراد برائی اور تکلیف ہے - جیسے قارها سے آرام و راحت اور بھلائی)۔

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا - حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد حضرت علیؓ سے کہا' جب حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ ولید بن عقبہ کو جو حضرت عثمانؓ کا سالا تھا شراب کی حد لگائیں اور حضرت علیؓ نے حسن کو حد مارنے کا حکم دیا -) جس نے خلافت کا مزہ لوٹا اسی کو اس کی تلخی بھی اٹھانے دو - (امام حسن کا مطلب یہ تھا کہ ہم لوگوں کو حد مار کر خواہ مخواہ ان سے برے کیوں ہوں - حضرت عثمان تو خلافت کے مزے لوٹیں اور ہم سزائیں دے کر لوگوں سے ناراضی اور دشمنی مول لیں ناحق بلا میں پڑیں لیکن حضرت علی نے حسن کی بات نہ سنی اور عبداللہ بن جعفر کو حکم دیا انہوں نے ولید کو حد لگائی)۔

لَوْ رَاٰكَ لَقَرَّتْ عَيْنَاهُ - اگر وہ تم کو دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (خوش ہوتے - قاعدہ ہے کہ خوشی کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں - بعض نے کہا اقر الله عينك کے معنی یہ ہے کہ تو اپنی مراد کو پہنچے اور تیرا مطلب حاصل ہو - گویا تری

آنکھ کو سکون ہو جائے - دوسری طرف التفات نہ کرے)-

لَقُرْصٌ بُرِّيٌّ بِاَبْطَحَ قُرِّيٌّ - ابطح میں گیہوں کی ایک روٹی مزیدار ہے (اس سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے)-

اَزْوَاجًا تَقِرُّبِهِمْ اَعْيُنُهُمْ - ایسی بیویاں جن کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی یا ایسے جوڑے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی-

اَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ - پروردگار میں تجھ سے آنکھوں کی ٹھنڈک مانگتا ہوں (یعنی نیک اور صالح اولاد جو نسل ہمیشہ قائم رہے منقطع نہ ہو بعض نے کہا آنکھوں کی ٹھنڈک سے نماز مراد ہے جیسے اس حدیث میں بھی ہے-

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ - میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے (جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے اور پروردگار کی محبت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی نماز میں مزہ آتا ہے کیونکہ اس میں حضوری ہے مالک کے دربار کی اور مشاہدہ ہے پروردگار کا)-

اَلْعَيْنُ مُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ - آنکھ ان چیزوں کو ثابت کرتی ہے جن کو دل یاد رکھتا ہے (آنکھ' کان' ناک یہ سب دل کے جاسوس ہیں یعنی دل میں طرح طرح کی باتیں پہنچاتے ہیں)-

فَخُيِّرَتْ اَنْ تَقِرَّ - اس کو اختیار دیا گیا کہ ٹھہری رہے یا وقار کے ساتھ رہے-

خُذْمِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ - اپنی مونچھیں کترا اور کترا تا رہ (شاید اس سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے تجھ کو آخرت میں آں حضرت کا شرف ملاقات حاصل ہو)-

رُوَيْدَكَ رِفْقًا بِالْقَوَارِيْرِ - ارے آہستہ چلا شیشوں پر مہربانی کر (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں جو نازک طبع ہوتی اور جلدی سے بگڑ جاتی ہیں - یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب انجشہ آپ کا غلام گا گا کر ان اونٹوں کو جلدی جلدی بھگا رہا تھا جس پر عورتیں سوار تھیں - مطلب آپ کا یہ تھا کہ ایسا نہ ہو عورتیں جو ضعیف الطبع ہوتی ہیں انجشہ کے گانے اور خوش آوازی کی وجہ سے اس پر فریفتہ ہو جائیں یا اونٹ گانے کی آواز سے مست ہو کر دوڑ پڑیں اور عورتیں گر جائیں اور شیشے کی طرح چکنا چور ہو جائیں)

مَا اَصَبْتُ مُذْوُلِّيْتُ عَمَلِي اِلَّاهٰذِهِ الْقُوَيْرِيْرَةَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) جب سے مجھ کو خلافت ملی ہے میں نے کوئی چیز تحفہ کے طور پر حاصل نہیں کی البتہ یہ شیشی تو ہے (جو ایک کبنی دہقان نے مجھ کو دی تھی) فَيُقِرُّهَافِي اُذْنِهٖ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ - اِذَا اُفْرِغَ فِيْهَا - (شیطان آسمان پر جاتا ہے اور وہاں فرشتوں سے کوئی بات سن کر کاہن کے پاس آتا ہے) پھر وہ بات اس کے کان میں اس طرح پھونک دیتا ہے قرقر کر کے جیسے شیشی میں پانی ڈالو تو وہ قرقر کرتی ہے (ایک روایت میں یوں ہے: فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهٖ كَقَرِّ الدَّجَاجَةِ - وہ اپنے دوست کے کان میں قرقر کر کے پھونک دیتا ہے' جیسے مرغی قرقر کرتی ہے - نہایہ میں ہے کہ قر ایک بات کو مخاطب کے کان میں بار بار کہنا تا کہ وہ خوب سمجھ جائے اور قَرُّالدَّجَاجَةِ مرغی کا آواز ختم ہونا اگر دوبارہ آواز کرے تو اس کو قرقرۃ کہیں گے - ایک روایت میں كَقَرِّ الزُّجَاجَةِ ہے یعنی جیسے شیشی آواز کرتی ہے پانی ڈالتے وقت - ایک روایت میں فَيُقَرْقِرُهَا كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ یا كَقَرْقَرَةِ الزُّجَاجَةِ - ہے یعنی قرقر کر کے اس کے کان میں ڈالتا ہے جیسے مرغی قرقر کرتی ہے یا شیشی)-

سُدُّوْهَا بِقَارُوْرَةٍ - شیشہ سے اس کو بند کر دو (وہاں کانچ کو پیس کر آٹے میں ملا کر لگا دو)-

فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهُمْ - (جب آں حضرتؐ نے خیبر فتح کر لیا) تو یہود نے آپ سے یہ درخواست کی کہ ہم کو خیبر میں رہنے دیجئے' (ہم آپ کی رعایا ہو کر رہیں گے اور زراعت اور باغات کا سب کام ہم کر لیں گے (مسلمانوں کو کچھ کام کرنا نہیں پڑے گا - پیداوار میں سے ہم آدھا حصہ مسلمانوں کو دیں گے)-

اِنَّهَا تَسْتَقِرُّتَحْتَ الْعَرْشِ - سورج عرش کے تلے جا کر رک جاتا ہے (اور پروردگار کو سجدہ کر کے آگے جانے کی اجازت مانگتا ہے - قیامت کے قریب اس کو لوٹ جانے کا حکم ہو گا اور پھر مغرب سے نکلے گا - اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)-

حِرَّةٌ تَحْتَ قِرَّةٍ - گرمی ہے سردی کے تلے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص کچھ بات کھولتا ہے

بجھ چھپاتا ہے)-

قِرَّةٌ-وہ وقت جب بیماری آتی ہے-

قَرَّنَان-صبح اور شام-

قُرُوْر-ٹھنڈا پانی-

وَقَعَتْ بِقُرِّكَ-میں نے تیرا بدلہ لے لیا-

قَرْقَرْ-عورت کا لباس-

قُرْقُوْر-بڑی یا چھوٹی یا لمبی کشتی (اس کی جمع قراقیر ہے)-

فَاَقَرَّبِهٖ عِيْسٰى-اس نے میری بات کا اقرار کیا-

نَمْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ-ٹھنڈی آنکھ سو جا (یعنی آرام وراحت کے ساتھ)-

مَنْ بِهٖ قُرُوْحٌ اَقِرُّوْهُ حَتّٰى تَبْرَاَ-اگر کسی شخص کو زخم لگے ہوں (یا پھوڑے پھنسیاں ہوں) تو اس کو رہنے دو (حد نہ لگاؤ) جب تک وہ اچھے نہ ہو جائیں)

اَقْرَرْتُ الْعَامِلَ عَلٰى عَمَلِهٖ-میں نے کارندہ کو اس کے کام پر بحال رکھا (علیحدہ نہیں کیا)-

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَقِرَّ-اگر چاہے تو اپنے خاوند کے پاس رہ جائے-

وَاجْعَلْ عَيْشِيْ قَارًّا وَّ حَالِيْ سَارًّا-میری زندگی آنکھوں کی ٹھنڈک کر اور میرا حال خوشی اور سرور کا کر-

وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُسْتَقَرًّاوَّ قَرَارًا-اپنے پیغمبر کی قبر کے پاس جماؤ اور میرا ٹھکانا کر دے (وہیں رہوں اور وہیں گاڑا جاؤں)-

اِلَّا اَنْ يَّخَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْقَرَّ-مگر یہ کہ سردی ہو جانے کا ڈر ہو-

قَرِيْ كَعْبَةُ-کعبہ ٹھہرا رہ-

تَعْتَرِيْنِيْ قَرَا قُرُّفِيْ بَطْنِيْ-میرے پیٹ میں قراقر ہو جاتا ہے (یعنی ریاح کی آواز جو پیٹ میں سے نکلتی ہے)-

بِقَاعٍ قَرْقَرٍ-ایک صاف چٹیل میدان میں- (چکنا میدان جہاں روئیدگی نہ ہو)-

قَرْسٌ-جم جانا' سرد ہونا' سخت ہونا-

تَقْرِيْسٌ اور اِقْرَاسٌ-جما دینا' غلبہ کرنا-

قَارِسٌ-قدیم-

قَرِّسُوا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ وَصُبُّوْهُ عَلَيْهِمْ فِيْمَا بَيْنَ الْاَذَانَيْنِ-پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دونوں اذانوں کے درمیان اوپر بہاؤ-

يَوْمٌ قَارِسٌ-سردی کا دن-

قَرْشٌ-کاٹنا جمع کرنا' ملانا کمانا (اور ایک پیسہ ہے' عرب کا مشہور سکہ اس کی جمع قروش ہے)

تَقْرِيْشٌ-لبھانا' بہکانا' ابھارنا' کمانا' قرشوں کا حساب کرنا-

مُقَارَشَةٌ-لڑانا' معترض ہونا-

اِقْرَاشٌ-پھٹ جانا' غیبت کرنا' عیب بیان کرنا-

تَقَرُّشٌ-جمع ہونا' بری باتوں سے پاک رہنا-

تَقَارُشٌ-ایک میں ایک گھس جانا-

اِقْتِرَاشٌ-کمانا-

قُرَيْشٌ-ایک دریائی جانور ہے جو دوسرے دریائی جانوروں کو کھا لیتا ہے-اور قبیلہ کا نام ہے عرب میں جو مکہ میں رہتا تھا اور عرب کے تمام قبیلوں کا سردار گنا جاتا تھا اس قبیلہ کا جد اعلیٰ نضر بن کنانہ تھا آنحضرتؐ اسی قبیلہ میں سے تھے اس کو قریش اس لئے کہا کہ وہ سب دوسرے قبیلوں سے زیادہ قوی' طاقتور اور ان پر غالب تھا بعض نے کہا اس لئے کہ وہ متفرق مقاموں کو چھوڑ کر مکہ میں آ کر اکٹھا ہوا تھا-عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ يَتَقَرَّشُ بِالْمَالِ فلاں شخص مال اکٹھا کر رہا تھا-مجمع البحرین میں ہے کہ قریش کے جد اعلیٰ نضر بن کنانہ دریائے ہند میں جہاز پر سوار جا رہے تھے اتنے میں قریش جو ایک دریائی بڑا قوی جانور ہے اس نے جہاز کو توڑنا چاہا نضر نے اس کو مار ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر لا کر جبل بوقبیس پر رکھا-لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے نضر نے قریش کو مار ڈالا-آخر ان کی اولاد کا نام قریش ہو گیا-

قَرْصٌ-پکڑ لینا' انگلیوں سے مل ڈالنا یا ناخن سے چھیل ڈالنا یا انگلیوں کے سروں سے مل کر دھونا' آٹے کی روٹیاں بنانا'

ڈنک مارنا۔

قَرْصٌ - متنفر اور غائب رہنا۔

تَقْرِيصٌ - آٹے کو پھیلا کر کاٹ کر روٹیاں بنانا۔

قَارِصَة - وہ کلام جو رنج دے منغص کرے۔

قُرْصٌ - گول روٹی۔

قُرْصَانٌ - دریائی چور ڈاکو۔

اُقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ - ایک عورت نے آں حضرتؐ سے پوچھا، میں حیض کے خون میں کیا کروں (اگر وہ کپڑے سے لگ جائے؟ آپ نے فرمایا) اس کو انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہا کر دھوڈال ایک روایت میں قرصیہ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْتَقْرُصْهُ - اس کو انگلیوں سے رگڑ کر دھوڈالے۔

تَقْرُصُ الدَّمَ - خون انگلیوں سے رگڑ کر دھوڈالے

حُتِّيهِ بِضَلَعٍ وَاقْرُصِيهِ بِمَاءٍ وَّ سِدْرٍ - ایک ہڈی سے اس کو چھیل ڈالے پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی اور بیری سے دھو ڈالے۔

اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَرْصَةِ - شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹا (وہ تو اللہ کی محبت میں غرق رہتا ہے زخمی ہونے میں اس کو کچھ تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بعض کو لذت آتی ہے اگر تکلیف ہو بھی تو خفیف جیسے چیونٹی یا بھڑ (ڈوری نے کاٹا)۔

قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً - تجھ کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تو نے ایک گروہ کو (سارے چھتے کو جس میں ہزاروں چیونٹیاں تھیں) جلا دیا (یہ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبر سے فرمایا جنہوں نے اعتراض کیا تھا یا پروردگار گناہ تو خاص خاص لوگ کرتے ہیں اور تو تمام ملک یا بستی کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے)۔

فَاُتِيَ بِثَلٰثَةِ قِرَصَةٍ مِنْ شَعِيرٍ - جو کی تین روٹیاں آپ کے پاس لائی گئیں (یہ جمع ہے قرص کی جیسے۔ حجرة جمع ہے حجر کی)۔

قَضٰى فِي الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَقِصَةِ بِالدِّيَةِ اَثْلَاثًا - حضرت علیؓ نے ان تین چھوکریوں میں جن میں ایک کاٹنے والی دوسری لاتیں مارنے والی تیسری گردن ٹوٹ کر مر جانے والی تھی یہ فیصلہ کیا کہ کاٹنے والی اور لاتیں مارنے والی کے لوگ تہائی تہائی دیت اس چھوکری کی دیں جو مر گئی (اور ایک تہائی دیت ساقط کر دی۔ کیونکہ مرنے والی چھوکری اپنی رضامندی سے اوپر چڑھی تھی۔ ہوا یہ کہ تین چھوکریاں کھیل رہی تھیں، ایک پر ایک سوار ہوئیں پھر نیچے والی نے بیچ والی کو کاٹا، وہ تڑپی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی)۔

لَقَارِصٌ قُمَارِصٌ - یہ دودھ تو کھٹے پن سے زبان کو کاٹتا ہے (قمارص اس کی تاکید ہے اور میم اس میں زائد ہے)۔

لٰكِنْ غَذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيفُ الْمَخِضُ وَ الْقَارِصُ وَالصَّرِيفُ - اس کی غذا میں فصل خریف کا دودھ (جو چکنا اور گاڑھا ہوتا ہے) دیا گیا ہے اور وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو اور ترش زبان کو کاٹنے والا دودھ اور گرم گرم تازہ دوہا ہوا دودھ۔

قَرْصَفٌ - چادر یا کملی۔

خَرَجَ عَلٰى اَتَانٍ وَّ عَلَيْهَا قَرْصَفٌ لَّمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا قَرْقَرُهَا - ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے اس پر ایک کملی پڑی تھی، اس میں سے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ مگر اس کی پشت رہ گئی تھی۔

قُرْصُوفٌ - کاٹنے والا۔

مُقْرَنصِفٌ - شیر۔

قَرْضٌ - کاٹنا، تجاوز کرنا، کھا جانا، بدلہ دینا، شعر کہنا، ادھر ادھر چلنے میں مڑنا، چھوڑ دینا، ٹل جانا، سرک جانا۔

قَرْضٌ - مرجانا۔

تَقْرِيضٌ - تعریف کرنا، برائی کرنا۔

مُقَارَضَةٌ اور قِرَاضٌ - بدلہ دینا، مضاربت کرنا۔

اِقْرَاضٌ - قرض دینا۔

تَقَارُضٌ - ایک دوسرے کو قرض دینا، ایک دوسرے کو گھورنا، شاعرہ کرنا۔

اِنْقِرَاضٌ - گزر جانا۔

اِقْتِرَاضٌ - غیبت کرنا، قرض لینا (جیسے استقراض ہے)۔

قُرَاضَہ - کاٹنے میں جو چورا گرے-

قَرْضٌ - ادھار دینا-

وَضَعَ اللّٰہُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَءً اِقْتَرَضَ امْرَاءً مُّسْلِمًا - اللہ تعالیٰ سب گناہ صاف کر دے گا مگر جس شخص نے ایک مسلمان کی ناحق عزت ریزی کی ہو (اس کی غیبت کی ہو یا اس پر طوفان جوڑا ہو)-

اِنْ قَارَضْتَ النَّاسَ قَارَضُوْكَ - اگر لوگوں سے گالی گلوچ کرے گا تو وہ بھی تجھ کو گالی دیں لے یا ان کی برائی کرے گا تو وہ بھی تیری برائی کریں گے-

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ - اپنی عزت میں سے لوگوں پر قرضہ رکھ تاکہ احتیاج کے دن (قیامت کے دن) تیرے کام آئے (یعنی جو لوگ پیٹھ پیچھے تیری برائی کریں تجھ کو برا کہیں تو صبر کر (بلکہ خوش ہو جا) گویا یہ ایک قرضہ ہے جو ان کے ذمہ رہنے دے تاکہ حشر کے دن تیرے کام آئے ان کی نیکیاں تجھ کو ملیں اور تیری برائیاں ان پر ڈالی جائیں)-

اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدَى اِلَيْهِ اَوْحَمَلَهٗ عَلٰى دَابَّةٍ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهَا - جب کوئی تم میں سے کسی کو قرض دے پھر اس کو قرض دار کی طرف سے (کچھ تحفہ بھیجا جائے یا قرض دار اپنا جانور سواری کے لئے اس کے پاس بھیجے تو وہ تحفہ ہرگز قبول نہ کرے نہ اس جانور پر سوار ہو (کیونکہ قرض خواہ کو قرض کے بدلے اپنی اصل رقم کے سوا اور کسی طرح کا نفع دار سے حاصل کرنا منع ہے البتہ ادائی کے وقت اگر قرض دار اپنی خوشی سے کچھ زیادہ یا اس کے مال سے عمدہ مال دے تو اس کا لے لینا درست ہے)-

اَحْسَنْتَ قَرْضِىْ - تو نے مجھ پر احسان کیا-

اِجْعَلْهُ قِرَاضًا - اس کی مضاربت کر دے (یعنی ایک شخص کا روپیہ ہو دوسرے کی محنت' نفع میں دونوں شریک ہوں)-

لَا تَصْلُحُ مُقَارَضَةُ مَنْ طُعْمَتُهُ الْحَرَامُ جس کا روپیہ حرام کا ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں-

اَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَمْزَحُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَ يَتَقَارَضُوْنَ کیا آنحضرت ﷺ کے اصحاب دل لگی اور مزاح کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں' اور بیت بازی بھی کرتے تھے (ایک نے کچھ شعر پڑھے دوسرے نے کچھ)-

اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ - قرض دوستی اور محبت کو کاٹنے والا ہے (اس کی قینچی ہے' جہاں قرض لے لیا اور وعدہ خلافی ہوئی' دوستی کٹ گئی)-

اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمْ قَطْرَةُ بَوْلٍ قَرَضُوْا لُحُوْمَهُمْ بِالْمَقَارِيْضِ - بنی اسرائیل کے لوگ جب ان میں سے کسی کے جسم پر پیشاب کا قطرہ پڑ جاتا تو اتنا گوشت قینچیوں سے کاٹ ڈالتے (اللہ تعالیٰ نے یہ سخت حکم مسلمانوں پر سے اٹھا لیا اور صرف پانی سے دھو ڈالنا کافی کر دیا)-

يَتَقَارَضُوْنَ الثَّنَاءَ - ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے-

قَرْطٌ - ہانڈی میں کاٹنا-

تَقْرِيْطٌ - کے بھی یہی معنی ہیں- اور (کان میں) بالی پہنانا' خوب کاٹنا' لگام دینا یا باگوں کو کانوں کے پیچھے کرنا یا باگ کو ڈھیلا کرنا' بتی کا گل کتر دینا تاکہ چراغ روشن ہو تھوڑا تھوڑا دینا-

تَقَرُّطٌ - بالی پہننا-

قُرَاطَہ - کترنے میں جو چورا گرے-

مَا يَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ - تم میں سے کوئی عورت کو چاندی کی دو بالیاں بنا لینے سے کون سا امر روکتا ہے-

قُرْطٌ - کان کی بالی' آگ کا شعلہ' بچہ کی پھنو (ذکر) پستان- (اس کی جمع اَقْرَاطٌ اور قِرَطَةٌ اور اَقْرِطَةٌ آئی ہے)-

تُلْقِى الْقُرْطَ - بالی ڈالتی-

مِنْ اَقْرُطِهِنَّ - اپنی بالیوں میں سے-

فَلْيَثِبِ الرِّجَالُ اِلٰى خُيُوْلِهَا فَيُقَرِّطُوْهَا اَعِنَّتَهَا - لوگ اپنے گھوڑوں کی طرف لپکیں اور ان کو لگام لگائیں یا ان کی باگ ڈھیلی کر دیں تاکہ خوب دوڑیں (بعض نے کہا تقریط یہ ہے کہ سوار اپنا ہاتھ بڑھا کر گھوڑے کی گردن پر رکھے (ایال پر) جب وہ دوڑ رہا ہو)-

سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا

بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّ رَحِمًا - تم ایک ملک کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا رواج ہو گا' ان لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیوں کہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے رشتہ بھی ہے - (تم ان کی حفاظت کا ذمہ لو گے دوسرے ان سے ناطہ بھی ہے مراد مصر کے لوگ ہیں جو اس وقت قبطی کافر تھے - وہاں قراط کا رواج دوسرے ملکوں کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا اور رشتہ ان سے اس لئے ہوا کہ عرب لوگ حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو حضرت اسماعیلؑ کی والدہ تھیں وہ قبطی تھیں - بعض نے کہا مصر والے اکثر کہا کرتے ہیں:

اَعْطَيْتُ فُلَانًا قَرَارِيطَ یعنی میں نے اس کو گالیاں دیں اور اِذْهَبْ لَاُعْطِيَكَ قَرَارِيطَكَ ارے جا کر میں تیرے قیراط تجھ کو دوں (یعنی تجھ کو گالیاں سناؤں اور قیراط ان معنوں میں خاص مصر والوں کا محاورہ ہے اصل میں قیراط دینار کے بیسویں حصہ یا چوبیسویں حصہ کو کہتے ہیں) -

كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيطَ - میں چند قیراط کی اجرت پر ان کی بکریاں چرایا کرتا -

فَلَهُ قِيْرَاطٌ - اس کو ایک قیراط برابر ثواب ملے گا (جس کا وزن اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (بعض نے قیراط کی یہاں یہ تفسیر کی ہے کہ ایک بڑے پہاڑ کے برابر) -

نُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ - جو شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ہر روز ایک قیراط برابر کم ہوتا رہے گا -

حِيْنَ اَرَادَ ذَبْحَ اِبْنِهٖ فَوَضَعَ لَهٗ قِرْطَاطَ الْحِمَارِ فَاَضْجَعَهٗ عَلَيْهِ - حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو گدھے کا زین پوش بچھایا' اس پر اس کو لٹایا (بعض نے کہا قرطاط کمبل کا وہ ٹکڑا یا نمدہ جو جانور کی پیٹھ پر زین کے نیچے رکھا جاتا ہے -

قِرْطِيْطٌ اور قِرْطَاطٌ آفت اور مصیبت کو بھی کہتے ہیں)

قَرْطَسَةٌ - نشان پر مارنا -

تَقَرْطُسٌ - ہلاک ہونا -

قُرْطَاسٌ - (بحرکات ثلثہ در قاف) یا قرطس کاغذ یا لکھا ہوا کاغذ (اور سادے کاغذ کو طرس کہیں گے بعض نے برعکس کہا ہے) -

كَاَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ - گویا وہ سفید کاغذ ہیں (سفیدی میں کاغذ سے تشبیہ دی) -

اِيْتُوْنِيْ بِدَوَاةٍ وَّ قِرْطَاسٍ - (آنحضرتؐ نے مرض موت میں فرمایا) دوات اور کاغذ میرے پاس لا (میں ایک ایسی تحریر کو لکھوا دوں کہ تم میرے بعد اگر اس پر چلو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے - اس وقت حجرے میں بہت سے صحابہؓ تھے کسی نے کہا لاؤ - کسی نے کہا آپ پر بیماری کی شدت ہے ایسے وقت میں آپ کو تحریر لکھوانے سے اور زیادہ تکلیف ہو گی' غرض رائے میں اختلاف ہونے لگا آخر آں حضرتؐ نے فرمایا چلو جاؤ - پیغمبر کے پاس جھگڑا کرنا مناسب نہیں' غرض یہ تحریر نہ لکھی گئی - عبداللہ بن عباس ساری عمر اس پر افسوس کرتے رہے) -

قَرْطَفٌ - کملی - بعض نے کہا وہ اہل عجم کا ایک لباس ہے جو قبا کے مشابہ ہوتا ہے اور ایک قسم کی بھاجی -

كَانَ مُتَدَثِّرًا فِيْ قَرْطَفٍ - جب سورۂ مدثر اتری تو آں حضرتؐ ایک کمل اوڑھے ہوئے تھے (نہایہ میں ہے قرطف وہ کملی جس میں سرا ہو (یعنی حاشیہ) -

قَرْطَقٌ - کرتا یا قبا -

قَرْطَقَةٌ - کرتہ پہنانا -

تَقَرْطُقٌ - کرتہ پہننا -

جَاءَ الْغُلَامُ وَ عَلَيْهِ قَرْطَقٌ اَبْيَضُ - لڑکا آیا وہ سفید کرتہ پہنے ہوئے تھا -

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ - گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں' ایک حبشی ہے چھوٹا کرتا پہنے ہوئے -

قُرْطُمٌ - کڑ یعنی کسم کا بیج -

فَتَلْتَقِطُ الْمُنَافِقِيْنَ لَقْطَ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُمَ - وہ منافقوں کو اس طرح چن لے گی جیسے کبوتر کسم کے دانے چن لیتا ہے -

قِرْطَانٌ - نمدہ' زین پوش -

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى سَلْمَانَ فَاِذَا اِكَافٌ وَّ قِرْطَانٌ - وہ حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس گئے' دیکھا تو ایک پالان ہے جو گدھے کی پشت پر رکھتے ہیں اور ایک نمدہ ہے (جو پالان کے

نیچے گدھے کی پیٹھ پر رکھا جاتا ہے-ایک روایت میں قِرْطَاطٌ اور ایک میں قِرْطَاقٌ ہے معنی وہی ہیں)-

قَرَظٌ- چننا' جمع کرنا-

قَرَظٌ- سے چمڑا صاف کرنا (قَرَظُ ایک درخت ہے' جس کے پتوں سے چمڑے کی دریافت کرتے ہیں) اور ذلت کے بعد پھر سردار بننا-

تَقْرِيظٌ- زندگی میں کسی کی تعریف کرنا (جیسے تابین مرنے کے بعد تعریف کرنا-اب عرف میں "تقریظ" اس تحریر کو کہتے ہیں جو کسی کتاب کی تعریف میں لکھی جائے) قرظ یمن کے ملک کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں قرظ بہت پیدا ہوتا ہے-

بَنِیْ قُرَيْظَةَ- یہودیوں کا ایک مشہور خاندان تھا مدینہ میں-

لَا تُقَرِّظُوْنِیْ كَمَا قَرَّظَتِ النَّصَارٰی عِيْسٰی-تم میری ایسی تعریف مت کرو جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ کی تعریف کی (ان کو بشریت و خداوند کریم کی عبودیت سے چڑھا کر خدا بنا دیا)-

وَلَا هُوَ اَهْلٌ لِمَا قُرِّظَ بِهٖ- نہ جو تعریف اس کی کی گئی وہ اس کے لائق ہے-

يَهْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ يُقَرِّظُ يُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَيْسَ فِیَّ وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَانِیْ عَلٰی اَنْ يَبْهَتَنِیْ- (حضرت علیؓ نے فرمایا میرے باب میں دو شخص تباہ ہوں گے (ان کا ایمان جاتا رہے گا) ایک تو وہ جو میری محبت میں اتنا مبالغہ کرے کہ مجھ میں وہ باتیں بتلائے جو مجھ میں نہیں ہیں (جیسے عالم الغیب ہونا' مشکل کشا ہونا' ہر جگہ ہر شخص کی فریاد سن لینا اس کی مدد کرنا' پیغمبر کے برابر یا ان سے بھی بڑھ کر ہونا- جیسے نصیری فرقے والے حضرت علی کو خدا کہتے ہیں)-دوسرا وہ جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہو اور دشمنی کی وجہ سے مجھ پر طوفان جوڑے (جیسے خارجی اور ناصبی' جو حضرت علی کی برائیاں بیان کرتے ہیں اور اللہ اور رسول سے نہیں شرماتے)-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَيْهِ وَ اِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا- حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے- آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ڈھیر لگا ہوا تھا-

اُتِیَ بِذُهَيْبَةٍ فِیْ اَدِيْمٍ مَّقْرُوْظٍ- آنحضرتؐ کے پاس کچھ سونا ایک چمڑے میں جو قرظ سے صاف کیا تھا لایا گیا-

سَعْدُ الْقَرَظِ- آنحضرتؐ کے مشہور موذن ہیں-

يُطَهِّرُهُ الْمَآءُ وَالْقَرَظُ- اس کو پانی اور قرظ پاک کر دے گا (یعنی پانی میں قرغت ملا کر اس سے دباغت کرنا)-

كَبْشٌ قُرَظِیٌّ- یمن کا مینڈھا-

قَرْعٌ- قرعہ میں لب ہونا' ٹھونکنا' مارنا' عیب کرنا' جفتی کرنا-

قَرَعٌ- سر کے بال اڑ جانا-

تَقْرِيْعٌ- ڈانٹنا- زجر کرنا-

مُقَارَعَةٌ- قرعہ ڈالنا' ایک دوسرے کو مارنا-

اِقْرَاعٌ- بہتر مال دینا' مارنا' باز رہنا' رجوع کرنا' قرعہ ڈالنا-

تَقَرُّعٌ- پلٹ جانا-

تَقَارُعٌ- قرعہ ڈالنا-

اِنْقِرَاعٌ- باز رہنا- کروٹیں لینا-

اِقْتِرَاعٌ- اختیار کرنا' سلگانا' ازالہ بکارت کرنا' قرعہ ڈالنا-

اِسْتِقْرَاعٌ- نر جانور مانگنا-

لَمَّا اَتٰی عَلٰی مُحَسِّرٍ قَرَعَ نَاقَتَهٗ- آنحضرتؐ جب وادی محسر میں آئے تو اپنی اونٹنی پر کوڑا ٹھپکارا (اس کو تیز لیا تا کہ جلد وہاں سے گزر جائیں)-

هُوَ الْفَحْلُ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهٗ- (جب آنحضرتؐ نے ام المومنین خدیجہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اپنے عزیز ورقہ بن نوفل سے رائے لی- ورقہ نے کہا) محمد ﷺ ایسے نر (مرد) ہیں جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (یعنی بڑے شریف اور عالی خاندان اور تمہارے لائق ہیں- عرب کا دستور ہے کہ کم ذات اونٹ جب ذات والی اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ناک پر مار کر اس کو ہٹا دیتے ہیں)-

اَخَذَ قَدَحَ سَوِيْقٍ فَشَرِبَهٗ حَتّٰی قَرَعَ الْقَدَحُ جَبِيْنَهٗ- حضرت عمرؓ نے ستو کا پیالہ لے کر اس کو پینا شروع کیا

یہاں تک کہ پیالہ نے ان کی پیشانی پر ٹکر لگائی (یعنی سب پی گئے پیالہ کا کنارہ پیشانی سے لگ گیا)۔

اَقْسَمَ لَتَقْرَعَنَّ بِهَا اَبَاهُرَيْرَةَ۔قسم دی کہ ابو ہریرہؓ پر یہ بات پھینک مارنا (یعنی ان کو زور سے سنا دینا)۔

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ۔(اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے **وَلَا عَيْبَ فِيْهِمْ غَيْرَ اَنَّ سُيُوْفَهُمْ**۔یعنی ان میں اور کوئی عیب تو نہیں ہے صرف یہ ہے کہ ان کی تلواروں میں) کہیں کہیں شکستگی ہے (دھار ٹوٹ گئی ہے' فوجوں سے مقابلہ کرنے میں ان سے لڑنے میں' ان کو مارنے میں' یہ مدح ہے بصورت ذم' مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے بہادر اور جنگی ہیں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُقَرِّعُ غَنَمَهٗ وَ يَحْلِبُ وَ يَعْلِفُ۔وہ اپنی بکریوں پر نر کو کداتے تھے ان کا دودھ دوہتے تھے' ان کے لئے چارہ تیار کرتے تھے (ابو موسیٰؓ نے کہا یقرع قاف سے نقل کرنے میں ہروی اور زمخشری نے غلطی کی ہے اور صحیح یفرع ہے فائے موحدہ سے نہایہ میں ہے کہ لغت کی رو سے یقرع غلط نہیں ہو سکتا)۔

اِنَّهَا لَمِقْرَاعٌ۔یہ اونٹنی ایسی ہے کہ پہلی ہی بار جہاں اس پر نر چڑھا وہ حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی ایک ہی جفتی میں گابھن ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ حِمَارَ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ وَكَانَ قَطُوْفًا فَرَدَّهٗ وَ هُوَ هِمْلَاجٌ قَرِيْعٌ مَّا يُسَايَرُ۔آنحضرتؐ سعد بن عبادہ کے گدھے پر سوار ہوئے وہ مٹھا تھا (سست) جب آپ نے اس کو (سواری کے بعد) پھیرا تو وہ تیز رو عمدہ چیدہ ہو گیا ایسا کہ دوسرا گدھا اس کے برابر چل نہ سکتا (یہ آپ کی سواری کی برکت تھی' زمخشری نے کہا اگر حدیث میں فریغ ہو تو اس کے معنی یہ ہے کہ قریغ غلط ہو)۔

اِنَّكَ قَرِيْعُ الْقُرَّاءِ۔تم قاریوں کے سردار اور رئیس ہو۔

قَرِيْع۔برگزیدہ اور منتخب (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِقْتَرَعْتُ الْاِبِلَ۔میں نے اونٹ چن لئے اور نر اونٹ کو بھی "قریع" کہتے ہیں)

يُقْتَرَعُ مِنْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُنْتَهًى۔کیا تم میں سے لوگ چنے جائیں گے حالانکہ تم سب کامل ہو۔

يَجِيْئُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔قیامت کے دن اس کا خزانہ (جس کی زکوۃ نہ دی ہو) ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا (جس کے سر اور بدن پر بڑھاپے کی وجہ سے بال نہ رہے ہوں وہ سخت زہریلا ہوتا ہے)

قَرِعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِحِيْنَ اُصِيْبَ اَصْحَابُ النَّهْرِ۔جب نہر والے شہید ہوئے تو مسجد کے لوگ کم رہ گئے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرَعِ الْفِنَاءِ وَ صَفَرِ الْاِنَاءِ۔اللہ کی پناہ میدان خالی ہونے سے (جہاں رہنے والا نہ ہو' باشندے ہلاک ہو گئے ہوں) اور برتن خالی ہونے سے (مفلسی اور محتاجی سے)۔

اِنِ اعْتَمَرْتُمْ فِيْ اَشْهُرِالْحَجِّ قَرِعَ حَجُّكُمْ۔اگر تم حج کے دنوں میں عمرہ کرتے رہو تو تمہارا سونا ہو گا (اس میں بہت کم لوگ ہوں گے۔اکثر لوگ عمرہ کر کے چلدیں گے)۔

لَا تُحْدِثُوْا فِي الْقَرَعِ فَاِنَّهٗ مُصَلَّى الْخَافِيْنَ۔سبزہ زار زمین میں جو خالی مقام ہوتا ہے (جہاں گھاس اور سبزہ نہیں ہوتا) اس میں پاخانہ پیشاب نہ کرو (وہاں جن نماز پڑھتے ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ الصُّلَيْعَاءِ وَ الْقُرَيْعَاءِ۔آنحضرتؐ سے پوچھا گیا صلیعا اور قریعا زمین کیسی ہے؟ (قریعا وہ زمین جس کے کناروں پر کچھ پیداوار ہو اور بیچ میں سب خالی رہے ایسی زمین پر اللہ نے لعنت کی (اور صلیعاء کے معنی بیابان بنجر زمین)۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ۔اترنے کی جگہوں میں اور بیچ رستہ میں پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ۔جو شخص نہ خود جہاد کرے نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی آفت میں مبتلا کرے گا (اس پر دنیا ہی میں کوئی مصیبت آن پڑے گی)۔

قَوَارِعُ الْقُرْاٰنِ۔قرآن شریف کی وہ آیتیں کہلاتی ہیں جن کے پڑھنے سے شیطان کے شر سے بچاؤ ہوتا ہے (جیسے آیت الکرسی وغیرہ)۔

يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ-ایک چھڑی سے اس کو مار رہے تھے-

اُقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً- مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیئے گئے (جو مہاجر جس انصاری کے حصے میں آیا وہ اس کے پاس رہنے لگا-اس کا بھائی بن گیا)-

فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِحَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ-قرعہ حضرت ام المومنین حفصہؓ اور حضرت ام المومنین عائشہ کو ساتھ لے جانے پر نکلا-

اِقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ- بنی اسرائیل نے حضرت مریمؑ کی پرورش کرنے کے لئے قرعہ ڈالا-سب کے قلم بہہ گئے (لیکن حضرت زکریاؑ کا قلم اوپر آ گیا آخر حضرت مریم کی پرورش انہیں سے متعلق ہوئی)-

قَارِعَه-قیامت (کیونکہ وہ ایک سخت گھبرا دینے والی چیز ہے-)

كُلُّ مَجْهُوْلٍ فَفِيْهِ الْقُرْعَةُ- ہر مجہول بات کے لئے قرعہ ڈالنا چاہئے-

قَرْعٌ اور قَرْعَةٌ-کدو کو بھی کہتے ہیں-

اَرْضٌ قَرْعَاءُ-جس زمین میں سبزی نہ ہو-

لَيْسَ فِيْ حَبِّ الْقَرْعِ وُضُوْءٌ-کدو دانہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا-

قَارِعٌ-ایک پہاڑ کا نام ہے-

بَانِيْ قَارِعٍ وَّهَادِمُهٗ يُقْطَعُ اِرْبًا اِرْبًا- قارع کا بنانے والا اور اس کا ڈھانے والا اس کے جوڑ جوڑ کاٹے جائیں گے-وہ مارا جائے گا (مراد جعفر بن یحیی برمکی ہے جو خلیفہ ہارون رشید کا وزیر تھا اس نے اونچا مقام اپنے بیٹھنے کے لئے بنایا پھر اس کو گرا دیا)-

قُرَيْعَةُ الْبَيْتِ-گھر کا اچھا مقام-

قَرْفٌ- بغاوت کرنا چھیلنا' عیب کرنا' متہم کرنا' کمانا' ملانا' جھوٹ بولنا-

قَرَفٌ-نزدیک ہونا-

تَقْرِيْفٌ-چھیلنا-

مُقَارَفَةٌ اور قِرَافٌ-نزدیک ہونا' جماع کرنا- (جیسے مقاربة ہے) برائی بیان کرنا' تہمت لگانا-

تَقَرُّفٌ-چھل جانا-

اِقْتِرَافٌ-کمانا' جماع کرنا' مرتکب ہونا' عیب لگ جانا-

رَجُلٌ قَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ ذُنُوْبًا-ایک شخص نے اپنی جان پر کئی گناہ کئے (عرب لوگ کہتے ہیں: قرف الذنب اور اقترفه یعنی گناہ کیا اور قارف الذنب جب گناہ سے لگ گیا قرفه بكذا اس پر فلاں کام کی تہمت لگائی)-

قَارَفَ امْرَاَتَهٗ-اپنی بیوی سے صحبت کی-

اِنَّهٗ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ قِرَافٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ- آنحضرتؐ رات کو جماع کر کے صبح کو جب اٹھتے پھر روزہ رکھتے یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی' بلکہ جماع سے (معلوم ہوا اگر کوئی شخص صبح صادق ہونے سے پہلے جماع کرے اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا)-

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَمْ يُقَارِفْ اَهْلَهُ اللَّيْلَةَ فَيَدْخُلُ قَبْرَهَا-آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کے دفن کے وقت فرمایا' جس شخص نے تم میں سے آج کی رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو وہ ان کی قبر میں اترے (ان کی نعش اتارے-ایسا فرمانے سے حضرت عثمانؓ پر اپنی ناخوشی کا اظہار منظور تھا چونکہ انہوں نے اس رات کو جس میں حضرت ام کلثومؓ نے انتقال کیا' اپنی ایک لونڈی سے صحبت کی تھی-یہ امر آں حضرتؐ کو ناپسند ہوا-شاید حضرت ام کلثوم کے مدت تک بیمار رہنے کی وجہ سے حضرت عثمان سے صبر نہ ہو سکا یا ان کو یہ گمان نہ ہو گا کہ اسی رات کو وہ گزر جائیں گی)

بِقَرْفِ اَحَدٍ-کسی کے گناہ کی وجہ سے-

اَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا يُقَارِفُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ-تجھ کو یہ اطمنان ہے کہ تیری ماں نے بعض وہ گناہ کے کام نہ کئے ہوں جو جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے (یعنی زنا حرام کاری وغیرہ)-

اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ ذَنْبًا فَتُوْبِىْ اِلَى اللّٰهِ- (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب بدمعاشوں نے ان پر تہمت

لگائی تھی) عائشہ اگر تجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے توبہ کر-

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَاْخُذُ بِالْقَرَفِ- آنحضرتؐ تہمت پر سزا نہیں دیتے تھے (جب تک جرم کا ثبوت اچھی طرح نہ ہو جاتا- یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے- قانون فوجداری میں شبہہ کا فائدہ ہمیشہ مجرم کو ملنا چاہئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجرم کا سزا سے بچ جانا اتنا قبیح نہیں ہے جتنا بے گناہ کا سزا پانا)-

اَوَلَمْ یَنْهَ اُمَیَّةَ عِلْمُهَا بِیْ عَنْ قِرَافِیْ- حضرت علیؓ نے فرمایا بنی امیہ کو اس بات کے علم نے کہ میں حضرت عثمان کے قتل میں شریک نہ تھا (بلکہ اس کے برخلاف حضرت عثمان کی جان بچانے میں کوشش کر رہا تھا) ان کو میرے ساتھ لڑنے سے نہ روکا (مطلب یہ ہے کہ بنی امیہ خوب جانتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے قتل میں کسی طرح کا شریک یا معین اور مددگار نہ تھا مگر پھر بھی جھوٹ اور افتراپردازی کے طور پر لوگوں کو بہکانے کے لیے ظاہر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرایا)-

اِنَّهٗ رَکِبَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَةَ مُقْرِفًا- آنحضرتؐ ابو طلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو مجنس تھا (یعنی باپ اس کا عرب اور ماں ترکی، یا بالعکس، یا جو گھوڑی عربی گھوڑے کے برابر تھی) اس پر سوار ہوئے)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَرْضٍ وَّبِیْئَةٍ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا وبائی سرزمین میں رہنا کیسا ہے- فرمایا اس سرزمین کو چھوڑ دے، بیماری کے نزدیک جانے سے ہلاکت ہوتی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک بیماری دوسرے کو متعدی ہوتی ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لا عدوی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو ملک بدآب و ہوا ہو وہاں اکثر وبا رہتی ہو، ایسے ملک سے دور رہنا بہتر ہے آب و ہوا کا صاف ہونا صحت کے ضروری اسباب میں سے ہے اور ہوا کی یا پانی کی خرابی اکثر اوقات بہ مشیت خداوندی بیماری کا سبب بنتی ہے)-

کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فِی الْبَرَاذِیْنِ مَا قَارَفَ الْعِتَاقَ مِنْهَا فَاجْعَلْ لَهٗ سَهْمًا وَّاحِدًا- حضرت عمرؓ نے ابو موسی اشعریؓ کو لکھا ترکی گھوڑے جو عرب کے عمدہ گھوڑوں کے قریب ہوں ان کو بھی ایک حصہ دلا-

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ رَجُلٌ مِّقْرَافٌ لِلذُّنُوْبِ- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں بہت گناہ کرنے والا آدمی ہوں (بڑا گناہ گار ہوں)-

لِکُلِّ عَشْرَةٍ مِّنَ السَّرَایَا یَحْمِلُ الْقِرَافَ مِنَ التَّمْرِ- فوج کی ٹکڑیوں میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک قراف کھجور ہونی چاہئے (قراف جمع ہے قرف کی وہ ایک چمڑے کا تھیلہ ہوتا ہے جس کی دباغت قرفہ یعنی پوست انار سے کی جاتی ہے)-

اِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَاقْرِفُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ- جب تم خارجیوں کو دیکھو تو ان کو چھیل ڈالو اور مار ڈالو (عرب لوگ کہتے ہیں: قرفت الشجرۃ- میں نے درخت کا پوست چھیل ڈالا- اور قرفت جلد الرجل- میں نے اس کی کھال اتار لی)-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْبَادِیَةِ مَتٰی تَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَةُ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ قِرْفَ الْاَرْضِ فَلَا تَقْرَبْهَا- حضرت عمرؓ سے ایک گنوار جنگل کے رہنے والے نے پوچھا ہم کو مردار کھانا کب حلال ہے؟ انہوں نے کہا جب تک تو زمین سے جو ترکاریاں نکالی جاتی ہیں ان کو پا سکے تو مردار کے پاس مت پھٹک (ان ترکاری بھاجیوں سے پیٹ بھر لے- جب وہ بھی نہ ملیں اور اضطرار کی حالت ہو تو مردار کھا سکتا ہے)-

اَرَاكَ اَحْمَرَ قِرْفًا- میں تو تجھ کو سرخ خوب سرخ پاتا ہوں-

قِرْفُ السِّدْرِ- بیری کا پوست-

مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِذَا اَتَی الْمَسْجِدَ اَنْ یخرج قرفة اَنْفِهٖ- تم میں کسی کو کیا مشکل ہے- جب مسجد میں آئے تو ناک کا سوکھا رینٹ نکال کر آئے (جو پوست کی طرح نتھنوں پر جم جاتا ہے)-

لٰکِنَّهُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْهِ- وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں (ایک روایت میں یَرْقُوْنَ ایک میں یَرْقُوْنَ ہے یعنی بڑھا دیتے ہیں)-

هُمْ یَفْرِقُوْنَ وَ یَقْرِفُوْنَ- وہ ڈرپوک ہیں اور جھوٹے

بھی ہیں۔

قُرْفُصَةٌ۔جمع کرنا' دونوں پاؤں کے تلے ہاتھ باندھ لینا' جماع کرنا۔

فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسَ الْقُرْفُصَاءَ۔ ناگاہ دیکھا تو آنحضرتؐ قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (محیط میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں: قرفص الرجل اپنے پاؤں پر بیٹھا اور رانوں کو پنڈلیوں سے ملا دیا۔ اسی کو استیفاز بھی کہتے ہیں یعنی اکڑوں بیٹھنا جو جلدی اور ضرورت کی حالت میں ہوتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قرفصاء احتبا ہے یعنی دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر بیٹھنا)۔

قُرَافِصَه۔چور۔

تَقَرْفُصٌ۔موٹا' مضبوط۔

قَرْقٌ۔فریب دینا' آواز کرنا۔

قِرْقٌ۔ایک کھیل ہے جس میں چوبیس لکیریں کھینچ کر ان کے مربع بناتے ہیں ایک مربع دوسرے مربع کے اندر ہوتا ہے ان کے بیچ میں کنکریاں ایک مخصوص طریقہ سے رکھتے ہیں۔

قَرِقٌ اور قَرَقٌ۔ہموار مقام۔

وَ بُصِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرِقٍ۔ ایک ہموار مقام میں اوندھا گرایا جائے گا (جانور اس کو روندیں گے۔ ایک روایت میں بقاع قرقر ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

اِنَّهٗ كَانَ رُبَّمَا رَاٰهُمْ يَلْعَبُوْنَ بِالْقِرْقِ فَلَا يَنْهَاهُمْ۔ ابوہریرہؓ کبھی دیکھتے لوگ قرق کھیل رہے ہیں تو ان کو منع نہیں کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ "قرق" ایک کھیل ہے جس کو حجاز کے لوگ کھیلتے ہیں۔ یعنی ایک مربع بنایا اس کے بیچ میں ایک اور مربع اس کے بیچ میں ایک اور مربع پھر ہر ایک گوشہ پر ایک خط کھینچا تو چوبیس خط ہو گئے' قاموس میں اس کی صورت کھینچ دی گئی ہے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ جس کھیل میں اسراف اور اضاعت مال نہ ہو نہ اس میں ایسی مشغولی ہو کہ عبادات ضروریہ سے غافل رہے تو تفریح طبع یا رفع وحشت کے لئے اس کا کھیلنا منع نہیں۔ بعض نے شطرنج کو بھی اسی شرط سے مباح رکھا ہے۔ اکثر نے منع کیا ہے)۔

قِرْقَبٌ یا قرقب یا قرقب۔ پیٹ' ایک چھوٹا پرندہ۔

فَاَقْبَلَ شَيْخٌ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ قُرْقُبِيٌّ۔ ایک بوڑھا آیا قرقبی کرتا پہنے ہوئے (یہ منسوب ہے قرقوب کی طرف جو ایک شخص کا نام ہے) بعض نے کہا قرقبی کتاں کا سفید کپڑا۔

قَرْقَرَةٌ۔آواز کرنا' دوبارہ آواز نکالنا۔

قَرَاقِرُ۔خوش آواز حادی اور ایک چشمہ کا نام ہے۔

بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک ہموار مقام یا میدان میں لٹایا جائے گا۔

رَكِبَ اَتَانًا عَلَيْهَا قَرْصَفٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا قَرْقَرُهَا۔ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک کملی پڑی تھی جس کی صرف پشت باقی تھی۔

فَاِذَا قُرِّبَ الْمُهْلُ مِنْهُ سَقَطَتْ قَرْقَرَةُ وَجْهِهٖ۔ جب وہ پگھلا ہوا تانبا اس کے نزدیک لایا جائے گا تو منہ کی کھال اس کی گرمی سے نکل کر گر پڑے گی (قرقر عورتوں کا لباس' منہ کی کھال کو اس سے تشبیہ دی۔ بعض نے کہا قرقرہ سے اس کے منہ کی خوبصورتی مراد ہے۔ ایک روایت میں فروة و جهه یعنی منہ کی کھال۔ زمخشری نے کہا مراد منہ کا نمایاں حصہ ہے۔ کھلے جنگل یا میدان کو بھی قرقر کہتے ہیں)۔

لَا بَأْسَ بِالتَّبَسُّمِ مَالَمْ يُقَرْقِرْ۔ بغیر آواز کی ہنسی میں قباحت نہیں لیکن قاہ قاہ نہ کرے (بلند آواز سے ٹھٹے نہ مارے' یہ سنت اور تہذیب کے خلاف ہے)۔

اِذْهَبُوْا فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ۔ جاؤ اس کو ایک بڑی کشتی میں سوار کراؤ (بعض نے کہا قرقور چھوٹی کشتی' اس کی جمع قراقیر ہے)۔

فَاِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ رَكِبَ شُهَدَاءُ الْبَحْرِ فِيْ قَرَاقِيْرَ مِنْ دُرٍّ۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو سمندر میں ڈوب کر جو لوگ شہید ہوئے ہیں وہ موتی کی کشتیوں میں سوار ہوں گے۔

رَكِبُوا الْقَرَاقِيْرَ حَتّٰى اَتَوْا اٰسِيَةَ امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ بِتَابُوْتِ مُوْسٰى۔ وہ کشتیوں پر سوار ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جس صندوق میں تھے اس صندوق کو بی بی آسیہ کے پاس

لے کر آئے جو فرعون کی بیوی تھی۔

كُنْتُ زَمِيْلَهُ فِيْ غَزْوَةِ قَرْقَرَةِ الْكُدْرِ۔ میں قرقرة الکدر کے جہاد میں آپ کا رفیق تھا (زمیل کہتے ہیں سفر کے ساتھی کو جس کا کھانا پینا سواری ایک جگہ ہو۔ کدر قبیلہ سلیم کا ایک چشمہ ہے اور قرقرہ ہموار مقام۔ بعض نے کہا کدر اصل میں ایک خاکی رنگ کا پرندہ ہے پھر اس مقام یا چشمہ کا نام رکھ دیا گیا)۔

قُرَاقِرُ۔ ایک جنگل ہے یمامہ کے راستے میں جو خالد بن ولیدؓ کا مقطعہ تھا۔

قَرَاقِرُ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قرب میں وہاں امام حسنؓ کی اولاد رہا کرتی تھی۔

قَرَاقِرُ۔ پیٹ میں ریاح کی آواز۔

قِرِلّٰی۔ ایک ہوشیار پرندہ جو پانی میں سے شکار پکڑتا ہے۔ ایک آنکھ شکار کی طرف اور ایک آنکھ دشمن کی طرف رکھتا ہے۔

هُوَ اَحْزَمُ مِنْ قِرِلّٰى اِنْ رَاٰى خَيْرًا تَدَلّٰى وَ اِنْ رَاٰى شَرًّا تَوَلّٰى۔ وہ قرلی سے بھی زیادہ چترا ہے فائدہ دیکھے تو اترا آئے نقصان دیکھے تو پیٹھ موڑ کر چل دے۔

قَرْمٌ۔ چھیلنا، دانت سے کاٹنا، گالی دینا، کہا جانا قید کرنا۔

قَرَمٌ۔ بہت خواہش کرنا۔

تَقْرِيْمٌ۔ کھانا سکھانا۔

اِقْرَامٌ۔ سردار بنانا۔

تَقَرُّمٌ۔ بہ معنی قرم ہے۔

اِسْتِقْرَامٌ۔ سردار بننا۔

قَرْمٌ۔ سردار اور وہ اونٹ جس کو نسل کے لئے رکھیں۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَى الْبَابِ قِرَامُ سِتْرٍ۔ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو دروازہ پر ایک باریک یا رنگ کپڑے کا ایک پردہ پڑا ہے (ایک روایت میں یوں ہے: وَ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ۔ کوٹھری کے دروازے پر ایک پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ نہایہ میں ہے کہ قرام باریک پردہ جو سنگین پردہ کے بعد ہو)۔

هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيْهِ مَقْرُوْمٌ۔ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی سخت خواہش ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَرَمِ۔ آنحضرتؐ گوشت کی سخت خواہش سے (ایسی کہ بغیر گوشت صبر نہ ہو سکے پناہ مانگتے تھے کیونکہ بعض اوقات اور جگہوں میں گوشت میسر نہیں آتا تو اگر گوشت کھانے کی ایسی حرص ہوگی تو مشکل پڑے گی)۔

قَرِمْنَا اِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا۔ ہم کو گوشت کا شوق ہوا تو ایک درم کا گوشت خریدا۔

لِنَرُدَّبِهَا قَرَمَنَا۔ تا کہ ہم اس سے گوشت کا ہوکا بجھائیں۔

بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا يَغْتَابُهٗ فَقَالَ عُثَيْثَةٌ تَقْرِمُ جِلْدًا اَمْلَسَ۔ احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کپڑوں کا کیڑا ہے جو چکنا صاف چمڑا کاٹنا چاہتا ہے۔ (حالانکہ چمڑا کاٹنے کی اس کو طاقت نہیں وہ تو اونی اور ریشمی کپڑے جو ملائم ہوتے ہیں تو کو کھا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی غیبت بے حقیقت ہے اس کا کوئی اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا)۔

اَنَا اَبُوالْحَسَنِ الْقَرْمُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں ابوالحسن ہوں لوگوں میں جہاں دیدہ تجربہ کار سردار (ایک روایت میں القوم ہے واؤ سے اس کے معنی نہیں بنتے۔ بعض نے کہا اس صورت میں ہی معنی ہوں گے۔ اے میری قوم کے لوگ! میں ابوالحسن ہوں)۔

قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ قُمْ فَزَوِّدْهُمْ لِجَمَاعَةٍ قَدِمُوْا عَلَيْهِ مَعَ النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِّيْ فَقَامَ فَفَتَحَ غُرْفَةً فِيْهَا تَمْرٌ كَالْبَعِيْرِ الْاَقْرَمِ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ اٹھ اور ان لوگوں کو توشہ دے دو نعمان بن مقرن مزنی کے ساتھ آئے تھے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اٹھے اور ایک دریچہ کھولا اس میں عمدہ ذات والے نر اونٹ کی طرح کھجور رکھی تھی۔ (ابوعبید نے کہا صحیح کالبعیر المقرم ہے یعنی اوس نر اونٹ کی طرح جو نسل کے لئے رکھا جاتا ہے اور سردار اور رئیس کو بھی مقرم کہتے ہیں۔ لیکن اقرم کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں۔ زمخشری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں:

قَرِمَ الْبَعِيْرُ فَهُوَ قَرِمٌ۔ جب وہ عمدہ شریف ہو جائے

استقرم کے بھی یہی معنی ہیں اور اقرمه فهو مقرم یعنی اس کو نسل کے لئے رکھا)-

اَلْبَيْضُ يَذْهَبُ بِقَرَمِ اللَّحْمِ - انڈا گوشت کی خواہش کو مٹادیتا ہے-

مَرِضْتُ فَقَرِمْتُ اِلَى اللَّحْمِ - بیمار ہو کر مجھ کو گوشت کی خواہش ہوئی-

قِرْمِزٌ - ایک رنگ ہے سرخ جو ایک کیڑے میں سے نکلتا ہے- بعض نے کہا وہ ایک دانہ کی طرح مارچ کے مہینہ میں بلوط کے درخت پر گرتا ہے اگر اس کو اکٹھا نہ کریں تو پرندہ بن کر اڑ جاتا ہے-

قِرْمِيْزٌ - ضعیف' ناتوان-

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ قَالَ كَالْقِرْمِزِ - قارون اپنا جلوس زیب وزینت کا سامان لے کر نکلا یعنی قرمز کی طرح جو ایک سرخ رنگ ہے-

قُرْمَصَةٌ - اس گڑھے میں گھس جانا جس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے اور اندر سے کشادہ-

قُرْمُوْصٌ - اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ سردی سے بچنے کے لئے گھس کر بیٹھ جاتے ہیں اور درندے جانور اس میں چھپ کر شکار کرتے ہیں-

مَا تَقَرْمَصَ سَبُعٌ قُرْمُوْصًا اِلَّا بِقَضَاءٍ کوئی درندہ قرموص میں نہیں جاتا مگر تقدیر الٰہی سے-

قَرْمَطَةٌ - باریک لکھنا یا چھوٹے چھوٹے حروف لکھنا یا سطریں نزدیک کر کے لکھنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا-

اِقْرِمَّاطٌ - غصہ ہونا-

قَرَامِطه - ایک مشہور فرقہ گزرا ہے ملحدین اور بے دینوں کا' جن کا سردار حمدان نامی ایک شخص تھا- اس کا لقب قرمط تھا- ان کا ظہور ۲۸۱ھ میں ہوا تھا ان لوگوں نے کعبہ کو جلا دیا تھا اور حاجیوں کو عین حرم محترم میں بلاقصور قتل کیا تھا' حجر اسود کو اکھاڑ کر لے گئے تھے-

فَرِّجْ مَابَيْنَ السُّطُوْرِ وَقَرْمِطْ بَيْنَ الْحُرُوْفِ - سطریں کشادہ رکھ اور حرفوں کو ایک دوسرے سے نزدیک رکھ-

قَرْمَطْتَ قَالَ لَا - معاویہ نے عمرو بن عاص سے کہا تم بوڑھے ہو گئے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگے- جو بڑھاپے کی نشانی ہے) انہوں نے کہا نہیں-

قَرْمَلٌ - ایک کمزور بے کانٹے والا درخت ہے جو روندتے ہی پھٹ جاتا ہے-

قِرْمِلٌ - بختی اونٹ کا بچہ یا دو کوہان والا اونٹ یا چھوٹا اونٹ بہت بال والا-

اِنَّ قِرْمِلِيًّا تَرَدّٰى فِىْ بِئْرٍ - ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا دو کوہان والا کنویں میں گر گیا-

تَرَدّٰى قِرْمِلٌ فِىْ بِئْرٍ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى نَحْرِهٖ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ جُوْفُوْهُ ثُمَّ اقْطَعُوْا اَعْضَائَهٗ ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا دو کوہان والا ایک کنویں میں گر گیا- لوگوں نے مسروق سے پوچھا اب کیا کریں اس کو نحر نہیں کر سکتے- انہوں نے کہا اس کے پیٹ میں (بسم اللہ کہہ کر) برچھا مارو پھر اس کے اعضاء کاٹ کر نکال لو-

اِنَّهٗ رَخَّصَ فِى الْقَرَامِلِ - انہوں نے قرامل کی اجازت دی (یعنی ریشم یا اون یا بالوں کے دھاگوں کی جس سے عورتیں اپنے سر کے بال جوڑ لیتی ہیں یہ جمع ہے قرمل کی-)

قَرْنٌ - باندھنا جوڑنا' ایک رسی میں دو اونٹوں کو باندھنا- حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا-

قِرَانٌ - حج اور عمرہ کو جمع کرنا' گدر اور پکی کھجور ملا کر کھانا' دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھا کر کھانا-

تَقْرِيْنٌ - جوڑ کر باندھنا-

مُقَارَنَةٌ - نزدیک ہونا' ہم صحبت ہونا-

اِقْتِرَانٌ - نزدیک ہونا-

اِقْرَانٌ - حج اور عمرے کو جمع کرنا' دو تیر یکبارگی مارنا- سینگ دار جانور کا ٹنا یا اس کا دودھ دوہنا' طاقت رکھنا' قادر ہونا' عاجز ہونا' تجاوز کرنا' عدول کرنا' رسی بیچنا' دو قیدیوں کو ایک رسی میں باندھ کر لانا' دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا-

قَرْنٌ - سینگ' چوٹی' ڈھگر-

قَرْنَانٌ - دیوث-

قَرْنٌ - چالیس برس کا زمانہ یا اسی برس کا یا سو برس کا' یا امت تباہ ہوگئی ہو اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہا ہو - عمر میں برابر والا -

قِرْنٌ - جوڑ برابر والا شجاعت یا علم یا قوت وغیرہ میں (اس کی جمع اقران ہے) -

خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ - تم میں بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین - ان تینوں زمانوں کو خیر القرون کہتے ہیں) -

وَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ - ایک قرن کے بعد دوسرا قرن -

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ حَتّٰى كُنْتُ - بنی آدم کے بہتر فرقوں میں بھیجا گیا میرے قرن تک (یعنی آدمی سے لے کر میری نبوت تک یا ظہور اسلام تک بہتر طبقوں میں منتقل ہوتا رہا) -

لَا يَكْبُرُ سِنِّيْ يَا قُرْنِيْ - میری عمر بڑی نہ ہوگی یا میرے جوڑ والا بوڑھا نہ ہوگا - مجمع البحار میں ہے کہ آں حضرتؐ کے قرن سے صحابہ کا قرن مراد ہے - یعنی جب تک ایک صحابی بھی دنیا میں باقی رہا یعنی ۱۲۰ھ تک پھر دوسرا قرن جب تک ایک تابعی بھی دنیا میں باقی رہا ۱۸۰ھ تک - پھر تیسرا قرن جب تک ایک تبع تابعی بھی باقی رہا یعنی ۲۲۰ھ تک - اس کے بعد بدعتیں ظاہر ہوئیں) -

اِنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَ غُلَامٍ وَ قَالَ عِشْ قَرْنًا فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ - آں حضرت نے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ایک قرن تک جیتا رہ' وہ سو برس تک زندہ رہا -

فَارِسُ نَطْحَةٌ اَوْ نَطْحَتَيْنِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَهَا اَبَدًا وَالرُّوْمُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ كُلَّمَا هَلَكَ قَرْنٌ خَلَفَهٗ قَرْنٌ - ایران تو مسلمانوں سے ایک یا دو جنگ کرے گا - پھر اس کے بعد کبھی ایرانیوں (پارسیوں) کی حکومت (ایران میں) نہ ہو گی - لیکن نصاریٰ تو قرنوں تک قائم رہیں گے ایک قرن گزر جائے گا تو ان کا دوسرا قرن اس کے بعد آئے گا - (قیامت تک ان کی حکومت قائم رہے گی - اور وہ مسلمانوں سے جنگ کرتے رہیں گے) -

لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ وَ لَا فَارِسِ الْاَكَارِمِ وَلَا الرُّوْمِ ذَاتِ الْقُرُوْنِ - میں نے تو آج کی طرح کسی قوم کو اتنی اطاعت کرتے نہیں دیکھا نہ ایران کے عزت والے لوگوں کو نہ نصاریٰ کو جو سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں -

وَمَشَطْنَاهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ - ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں (دو تو سر کے دونوں جانب اور ایک پیشانی پر ڈال دی) - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کو غسل دینے کا حق عورتیں بہ نسبت خاوند کے زیادہ رکھتی ہیں - اہل کوفہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک خاوند اپنی بیوی کو غسل دینے کا حق زیادہ رکھتا ہے چنانچہ آں حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اگر تو نے میرے سامنے مر جائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا اور حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو غسل دیا - انہوں نے یہی وصیت کی تھی) -

لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْلَا بَعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ - (حجاج بن یوسف نے جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر سے جو حضرت عائشہ کی بہن تھیں کہلا بھیجا کہ) تم میرے پاس حاضر ہو ورنہ میں اس شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تمہاری چوٹیاں کھینچ کر تم کو لائے (جب بھی اسماءؓ نہ گئیں اور یہ کہلا بھیجا کہ میں ہرگز آنے والی نہیں جب تک تو میری چوٹی کھنچوا کر مجھ کو نہ بلوائے - آخر حجاج خود اترتا ہوا' فخر کرتا ہوا اکڑتا ہوا ان کے پاس گیا اور کہنے لگا' دیکھ میں نے تیرے بیٹے کا کیا کیا - اسماءؓ نے جواب دیا - تو نے اس کی دنیا بگاڑی اس نے تیری آخرت بگاڑ دی) -

فَاَصَابَتْ ظُبَتُهٗ طَائِفَةً مِّنْ قُرُوْنِ رَأْسِيَهٖ - تلوار کا ایک کنارہ میرے سر کے کونے میں لگا -

اِنَّ لَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّكَ ذُوْقَرْنَيْهَا - آنحضرتؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا) تم کو بہشت میں ایک گھر ملے گا تم تو بہشت کے دونوں کنارے لو گے (اتنا وسیع گھر ہوگا - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' تم تو امت محمدی میں دو زخم والے ہو - یعنی تمہارے سر پر دو زخم لگیں گے - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سر پر دو زخم کھائے تھے - ایک تو جنگ خندق عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے دوسرا وفات کے وقت ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے - بعض نے کہا قرنین سے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مراد

ہیں)۔

ذَكَرَ قِصَّةَ ذِي الْقَرْنَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ فِيكُمْ مِثْلُهُ۔ حضرت علیؓ ذی القرنین بادشاہ کا قصہ بیان کیا۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں بھی ایک شخص ان کی طرح کا موجود ہے (اپنے آپ کو مراد لیا۔ ذوالقرنین ایک بادشاہ کا لقب تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔بعض نے کہا ذوالقرنین وہی سکندر بن فیلپس مقدونی تھا جو دارا بادشاہ ایران سے لڑا تھا۔لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور ذوالقرنین ایک دوسرے بادشاہ کو قرار دیتے ہیں چوں کہ اس کے سر پر دو زخموں کے نشان تھے یا سینگ کی طرح دو چیزیں تھیں۔ یا اس لئے کہ اس کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔ یا اس لئے کہ وہ مشرق اور مغرب دونوں کا مالک ہو گیا تھا۔ یا اس لئے کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ سورج کے دونوں کنارے اس نے تھام لئے یا اس لئے کہ اس کے سر کے دونوں کنارے تانبے کے تھے)۔

فَمَسَحَ مِنْ قَرْنِ الرَّأْسِ كُلَّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَاتِهِ۔ سر کی بلندی کے جانب سے ہر طرف مسح شروع کیا بالوں کی لٹ کے اخیر تک اور بالوں کی وضع نہیں بدلی (ان کو الٹ پلٹ نہیں کیا)۔

اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ سورج شیطان کے سر کے دونوں کونوں کے درمیان نکلتا ہے (طلوع کے وقت شیطان اپنا سر سورج کے قریب کر دیتا ہے تا کہ سورج پرستوں کے وقت سجدہ اسی کے لئے ہو جائے۔بعض نے کہا طلوع کے وقت شیطان حرکت کرتا ہے اور چست و چالاک خوش و خرم ہوتا ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے۔شیطان کی اگلی اور پچھلی امتوں کے درمیان سورج نکلتا ہے۔غرض یہ سب تمثیلات ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ سورج کو سجدہ کرنے والے شیطان کے بہکائے میں آ گئے ہیں جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان کو سجدہ کرتے ہیں)۔

قَرْنَا الشَّيْطَانِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔ پورب کی طرف شیطان کے سر کے دونوں کونے ہیں یا اس کے دونوں بڑے گروہ اسی طرف ہیں (مکہ کے مشرق جانب ہند اور چین اور تاتار اور جاپان کے ملک ہیں یہیں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوئے)

هُنَاكَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ نجد ہی سے شیطان کے سر کا کونا نمودار ہو گا۔

اِلَى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔ یہاں تک کہ سورج کا سر نکلے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز کا وقت سورج نکلنے تک رہتا ہے نہ کہ اسفار تک جیسے بعض لوگوں کا قول ہے)۔

وَ يَسْقُطُ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ۔ اس کا پہلا سرا ڈوب جائے۔

وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ۔ ناگاہ دیکھا تو اس کے دو گوشے ہیں۔

وَ يَمْسَحُ نَاصِيَتَهَا وَ قَرْنَيْهَا۔ اس کی پیشانی اور سر کے دونوں کناروں پر ہاتھ پھیرے۔

فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ۔ اپنے سر کا کونا ہم کو دکھلائے (ہمارے سامنے آئے)۔

هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ۔ یہ تو ایک نیا امر ایجاد ہوا ہے (یعنی بدعت ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا۔مراد قصہ خوانی ہے جو واعظوں نے شروع کی تھی۔جھوٹی اور غلط نقلیں اور حکایتیں بیان کرنا۔عبداللہ بن عمرؓ نے ایسے واعظوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا)۔

يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ۔ کنویں کے دونوں کناروں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔

''قرنان'' کنویں کے دونوں طرف جو پتھر وغیرہ سے بناتے ہیں تا کہ پانی نکلنے میں آسانی ہو۔اگر لکڑی سے بنائیں تو ان کو ''زرنوقان'' کہتے ہیں۔

كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ۔ کنویں کے دونوں سینگوں کی طرح۔

لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ۔ اس کے دو سینگ تھے کنویں کے سینگوں کی طرح (''قرنان'' وہ دو لکڑیاں جو کنویں کے دونوں طرف لگاتے ہیں۔ان میں سوراخ کر کے ایک سلاخ لوہے کی ڈالتے ہیں اس پر گری (پھرکی) گھومتی ہے)۔

اِنَّهُ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ آنحضرتؐ نے حج اور عمرہ میں قران کیا (یعنی احرام باندھتے وقت دونوں کی ایک ساتھ نیت کی یوں کہا لبیك بحجة و عمرة نہایہ میں ہے کہ قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کے

لئے کافی ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قران تمتع اور افراد سے افضل ہے)-

نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اَحَدُكُمْ صَاحِبَهٗ- (ایک روایت میں نهى عن الاقران ہے یعنی) دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا- مگر جب اپنے ساتھی کی اجازت سے کرے تو قباحت نہیں (یہ ممانعت اس لئے کی کہ کھانے میں سب ساتھیوں کا حصہ ہے تو دو دو کھجوریں ایک ساتھ یا بڑے بڑے لقمے کھانے سے دوسرے ساتھی کو نقصان پہنچے گا- یہ جلدی سے اپنا پیٹ بھر لے گا وہ بھوکا رہے گا- اس کے علاوہ ایسا کرنا حرص و ہوا کی نشانی ہے- اب یہ ممانعت بعض کے نزدیک تحریم کے لئے ہے' بعض نے کہا کراہت کے لئے اور اگر کھانا وافر ہو یعنی کثرت سے ہو تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں' اس پر بھی ادب کا مقتضی یہ ہے کہ ایسا نہ کرے)-

وَ يَقْرِنُ يا يُقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ- دو انگلیوں کو ملا کر رکھتے-

كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِىْ بَعْثِ الْعِرَاقِ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ- ہم عراق کے لشکر میں مدینہ میں تھے' عبداللہ بن زبیرؓ کھانے کے لئے ہم کو کھجوریں دیتے اور عبداللہ بن عمرؓ ہمارے سامنے سے گزرے اور کہتے دو دو کھجوریں ایک ساتھ مت کھاؤ مگر اپنے ساتھی کی اجازت سے-

قَارِنُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ- اپنے بیٹوں میں برابری کر (سب کو انصاف سے برابر دو- یہ نہیں کہ ایک کو کم دوسرے کو زیادہ- ایک روایت میں قَارِبُوْا ہے بائے موحدہ سے)-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِرَ جُلَيْنِ مُقْتَرِنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ الْقِرَانِ قَالَ نَذَرْنَا- آنحضرتؐ نے دو شخصوں کو دیکھا ایک رسی میں جڑے ہوئے (یعنی دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے) آپ نے پوچھا ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے نذر مانی تھی (کہ اس طرح ایک رسی میں بندھ کر بیت اللہ کو جائیں گے)-

اَلْحَيَاءُ وَالْاِيْمَانُ فِىْ قَرَنٍ- حیا اور ایمان دونوں ایک ساتھ بندھے ہوئے ہیں (ایمان دار شخص کو حیا اور شرم لازم ہے)-

اَنْ يَّاْتِىَ بِعَقَالَيْهِمَا وَقِرَانِهِمَا- ان کے پاؤں کی رسیاں اور جوڑ کر باندھنے کی رسی لے کر آئے-

اِذَا كَتَمَهَا اٰخِذُ دَافِقِيْهَا فَرِيْنَتُهَا مِثْلُهَا- اگر کوئی شخص گمی ہوئی چیز کو پا کر چھپا رکھے (لوگوں سے پہنچوائے نہیں) پھر وہ چیز اس کے پاس سے نکلے تو وہ چیز بھی مالک کو دے اور ایک ویسی ہی چیز (جرمانہ کے طور پر' یہ اس کے چھپا رکھنے کی سزا ہے- بعض نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں ہوا تھا پھر منسوخ کر دیا گیا- بعض نے کہا تادیب کے طور پر اب بھی امام ایسا حکم دے سکتا ہے جیسے مانع زکوۃ سے زکوۃ اور آدھا مال جرمانہ کے طور پر لئے جانے کا- ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مالی سزا دینا شریعت اسلامی میں درست ہے اور جنہوں نے نادرست رکھا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے)-

فَلَمَّا اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ- جب میں آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ نے فرمایا یہ دونوں اونٹ جو ایک رسی سے بندھے ہوئے ہیں' لے جا (یہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا)-

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُمَا الْقَرِيْنَانِ- حضرت ابوبکر صدیق اور طلحہ کے بھائی عثمان نے دونوں کو پکڑ کر (ایک رسی سے باندھ دیا تھا)-

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ كِلَّ بِهٖ قَرِيْنُهٗ- کوئی شخص ایسا نہیں جس پر اس کا ہمزاد معین نہ ہو (ہر شخص پر ایک فرشتہ معین ہے' ایک شیطان دونوں اس کے ہمزاد ہیں- فرشتہ اس کو اچھی باتوں کا حکم کرتا رہتا ہے اور شیطان بری باتوں کا)-

فَقَاتِلْهُ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنُ- اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا منع سے بھی نہ مانے) تو اس سے لڑ اس کے ساتھ شیطان ہے (جو اس کو بری صلاح دیتا ہے (قرین کہتے ہیں رفیق اور ساتھی کو برا ہو یا اچھا)-

اِنَّهٗ قُرِنَ بِنُبُوَّتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْرَافِيْلُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ ثُمَّ قُرِنَ بِهٖ جِبْرِئِيْلُ- آنحضرتؐ کے ساتھ شروع زمانہ

نبوت میں تین برس تک حضرت اسرافیل رفیق رہے پھر حضرت جبرئیل (جو آپ پر وحی لایا کرتے)۔

سَوَابِغُ فِیْ غَیْرِ قَرَنٍ - آنحضرتؐ کی ابرو خوب بھری ہوئی، لیکن دونوں ملی ہوئی نہ تھیں (بلکہ بیچ میں فاصلہ تھا۔ یہ ام معبد کی روایت کے خلاف ہے جس میں آپ کی صفت کمان ابرو اور دونوں ابروئیں ملی ہوئی بیان کی گئی ہے اور پہلی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے یا ام معبد نے دور سے دیکھا ہوگا تو ان کو دونوں ابرو ملی ہوئی معلوم ہوئیں یا آخر عمر میں آپ کی ابروؤں کا مل جانا عرب لوگ عیب سمجھتے ہیں تو آں حضرتؐ اس سے پاک ہوں گے)۔

قُرَنَاءُ - وہ سورتیں جو طول یا اختصار میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔

اِنَّہٗ وَقَّتَ لِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنًا - آنحضرتؐ نے نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا (جو ایک مقام کا نام ہے جہاں سے نجد کے حاجی احرام باندھتے ہیں۔ اس کو قَرْنُ الْمَنَازِلِ اور قَرْنُ الثَّعَالِبِ بھی کہتے ہیں۔ بعض نے قرن بہ فتحہ را کہا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

وَ لِاَھْلِ النَّجْدِ قَرْنٌ - نجد والوں کا میقات قرن ہے۔

فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ - میں ایسے رنج و غم میں تھا کہ مجھ کو ہوش نہ تھا جب قرن ثعالب میں پہنچا تو ہوش آیا۔

اِحْتَجَمَ عَلٰی رَاْسِہٖ بِقَرْنٍ حِیْنَ طُبَّ - آپ نے علاج کے لئے قرن سر پر پچھنے لگوائے۔ جب آپ پر جادو کیا گیا تھا (قرن مقام کا نام ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایک سینگ سے (جو نوک دار نشتر کی طرح بنایا گیا ہوگا۔

مترجم کہتا ہے یہ ظاہر ہے کہ نشتر الگ ہوگا اور پچھنا خون چوسنے والا سینگ کا ہوگا)۔

اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْاَۃَ وَ بِھَا قَرْنٌ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ - اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے لیکن اس کی شرم گاہ میں قرن ہو (ہڈی کی طرح ایک سخت چیز جس کے سبب سے جماع نہ ہو سکے۔ عرب لوگ اس کو عفلہ بھی کہتے ہیں) تو خاوند کو اختیار ہوگا خواہ اس عورت کو رہنے دے یا طلاق دے دے۔

اَقْعِدُوْھَا فَاِنْ اَصَابَ الْاَرْضَ فَھُوَ عَیْبٌ وَّ اِنْ لَّمْ یُصِبْھَا فَلَیْسَ بِعَیْبٍ - (قاضی شریح نے ایک لونڈی کے باب میں جس کی شرم گاہ میں قرن تھا یہ فیصلہ کیا) اس کو بٹھاؤ اگر زمین سے وہ ہڈی (جو اس کی فرج میں ہے) لگ جائے تو تب عیب ہے (خریدار اس کو واپس کر سکتا ہے) اگر زمین سے نہ لگے تب عیب نہیں ہے۔

اِنَّہٗ وَقَفَ عَلٰی طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ - وہ قرن اسود کے کنارے پر ٹھہرے (قرن اسود ایک چھوٹے پہاڑ کا نام ہے)۔

جَلَسْتُ عَلٰی رَاْسِ قَرْنٍ - میں قرن کی چوٹی پر بیٹھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً ثُمَّ اَتَاہُ عِنْدَ قَرْنِ الْحَوْلِ - ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایک دعا سکھلایئے پھر جب سال آخر ہوا (دوسرا سال شروع ہونے لگا) تو دوبارہ آیا۔

اَجِدُكَ قَرْنًا قَالَ قَرْنٌ مَہْ قَالَ قَرْنٌ مِّنْ حَدِیْدٍ - (حضرت عمرؓ سے ایک پادری نے کہا میں اگلی کتابوں میں) تمہارا ذکر قرن کے لفظ سے پاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا' کاہے کا قرن؟ کہنے لگا لوہے کا قرن (یہاں "قرن" کے معنی قلعہ ہے۔ اس کی جمع "قرون" ہے۔ حضرت عمرؓ کی ذات بابرکات گویا ایک فولادی قلعہ تھی۔ جو تمام آفتوں اور خرابیوں کی روک تھی)۔

اِذَا یُسَاوِرُ قِرْنًا لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَ ھُوَ مَجْدُوْلٌ - جب وہ کسی حریف برابر والے پر حملہ کرتا ہے تو اس کو اس کا چھوڑ دینا درست نہیں۔ جب تک اس کو زمین پر نہ لٹا دے (اس کو مار کر نہ گرا دے)۔

قِرْنٌ - (بہ کسرہ قاف) برابر والا (اس کی جمع اقران ہے)۔

بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ - تم نے لڑائی میں اپنے برابر والوں (حریفوں) کو بری عادت ڈالوا دی۔

سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْقَوْسِ وَالْقَرَنِ فَقَالَ صَلِّ

فِی الْقَوْسِ وَاطْرَحِ الْقَرَنَ - سلمہ بن اکوع نے آں حضرتؐ سے پوچھا کمان اور ترکش لئے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا کمان لگائے ہوئے نماز پڑھ لے لیکن ترکش (تیردان) کو علیحدہ کردے (کیونکہ ان کا تیردان ایسے چمڑہ کا تھا جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی نہ اس جانور کا چمڑہ تھا جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو)۔

اَلنَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَالنَّبْلِ فِی الْقَرَنِ - لوگ قیامت کے دن اس طرح اکٹھا ہوں گے جیسے تیر ترکش میں ہوتے ہیں (ایک دوسرے سے بھڑے ہوئے یعنی بڑا ہجوم ہوگا)۔

فَاَخْرَجَ تَمْرًا مِّنْ قَرَنِهٖ - عمیر بن حمام نے کچھ کھجوریں اپنے تیردان میں سے نکالیں (ان کو کھانے لگے پھر خیال آیا کہ ان کے کھانے میں تو دیر لگے گی اور باقی کھجوریں پھینک کر دشمن پر حملہ کیا اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ (نہایہ میں ہے کہ قرن کی جمع اقرن اور اقران آتی ہے جیسے جبل کی اجبل اور اجبال آتی ہے)۔

تَعَاهَدُوْا اَقْرَانَکُمْ - اپنے تیردانوں کا خیال رکھو (اگر وہ پاکیزہ چمڑے کے ہوں تو خیر ورنہ نماز پڑھتے وقت ان کو الگ رکھ دو)۔

مَا مَا لُکَ قَالَ اَقْرُنٌ لِیْ وَاٰدِمَةٌ فِی الْمَنِیْئَةِ فَقَالَ قَوِّمْهَا وَزَکِّهَا - (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا) تیرے پاس کیا مال ہے اس نے کہا کچھ تیردان ہیں اور کچھ چمڑے ہیں جو بھگو کر دباغت کے لئے رکھے گئے ہیں فرمایا اچھا ان کو درست اور پاک صاف کرلے۔

اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ لِهٰذِهٖ مُقْرِنٌ - میں تو اس پر قادر ہوں۔

وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ - ہم کو اس پر قدرت نہ تھی (اگر اللہ تعالیٰ اس کو ہمارا تابعدار نہ کردیتا)۔

کَبْشٌ اَقْرَنُ - سینگ دار مینڈھا۔

قَرْنَاءُ - سینگ والی۔

حَجَمَهٗ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ - سینگی اور چھری سے پچھنے لگائے (چھری بجائے نشتر کے اور سینگی خون چوسنے کے لئے)۔

اِخْتَلَفُوْا اَنَّهٗ ﷺ کَانَ قَارِنًا اَوْ مُتَمَتِّعًا اَوْ مُفْرِدًا - اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ نے قران کیا تھا یا تمتع یا افراد۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ نے افراد کیا تھا پھر قران کی نیت کر لی۔)

شَجَّةٌ قَرَنِیَّةٌ مِلْجَةُ بَحْرٍ قَفْطَی - یہ ایک منتر ہے اور ان الفاظ کے معنی معلوم نہیں ہیں۔

وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ - ایسے لوگ میرے بعد کے قرنوں میں بھی ہوں گے (جو اکل حلال اور عمل بالسنۃ کریں گے کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے)۔

اَلْمَرْاَةُ تُرَدُّ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْیَاءَ مِنْهَا الْقَرْنُ وَالْعَفَلُ - عورت چار عیبوں کی وجہ سے واپس ہوسکتی ہے ان میں ایک قرن ہے اور ایک عفل (یہ امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے اس کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عفل اور ہے قرن اور پر گزر چکا کہ دونوں ایک ہیں۔ ابن درید نے کہا قرناء وہ عورت ہے جس کے رحم سے ہڈی نکل آتی ہو۔ اور عفلاء وہ جس کا رحم سخت ہوگیا ہو۔)

اُوَیْسِ قَرَنِیْ - مشہور بزرگ ہیں ان کا درجہ سب تابعین میں بڑھ کر ہے۔ یہ قرن کے رہنے والے تھے جو نجد والوں کا میقات ہے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

قَرَنْفُلٌ - لونگ قرنفول بھی لونگ کو کہتے ہیں۔

قِرًی - ضیافت۔

قَرْدٌ - قصد کرنا' پیچھے لگنا' کونچنا۔

اِقْرَاءٌ - پیٹھ میں بیماری ہونا' ضیافت چاہنا' گاؤں کی سکونت لازم کرلینا۔

اِقْتِرَاءٌ اور اِسْتِقْرَاءٌ - ڈھونڈھنا' پیچھے لگنا جزئیات کی تلاش کرنا۔

قِرًی اور قراء - ضیافت کرنا۔

قَرْیٌ - جمع کرنا' ایک ملک سے دوسرے ملک جانا۔

اِقْتِرَاءٌ - ضیافت کرنا۔

قَرْیَةٌ - گاؤں' شہر' بستی۔

اَلنَّاسُ قَوَارِی اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ - لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں زمین میں (جس کی وہ تعریف کریں تو اللہ کے نزدیک بھی وہ اچھا ہے اور جس کی برائی کریں وہ برا ہے جیسے کہتے ہیں دنیا

پرکھیا ہے کھوٹا کھرا پہچان لیتی ہے۔ یہ جمع ہے قَارٍ کی۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَرَوْتُ النَّاسَ اور تَقَرَّيْتُهُمْ اور اِقْتَرَيْتُهُمْ اور اِسْتَقْرَيْتُهُمْ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میں نے لوگوں کو جانچا ان کا حال دریافت کیا)۔

فَتَقَرّٰى حُجَرَ نِسَائِهٖ۔ آپ اپنی بیویوں کے حجروں میں ایک کے بعد ایک میں جانے لگے۔ (آپ کا مطلب یہ تھا کہ کسی طرح یہ لوگ جو حضرت زینبؓ کے حجرے میں باتیں بناتے بیٹھے تھے اٹھ جائیں تو میں حضرت زینب سے خلوت کروں)۔

فَمَا زَالَ عُثْمَانُ يَتَقَرَّاهُمْ وَيَقُوْلُ لَهُمْ ذٰلِكَ۔ حضرت عثمانؓ ان میں ہر ایک سے ایک کے بعد دوسرے سے یہی کہتے رہے۔

بَلَغَنِيْ عَنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَيْئٌ فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ اَقُوْلُ لَتَكُفُّفْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَوْ لَيُبَدِّلَنَّهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْكُنَّ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) مجھ کو امہات المومنین یعنی آں حضرتؐ کی بیویوں کی کچھ خبر پہنچی (کہ وہ آپ کو تنگ کرتی ہیں آپ سے کیا کیا چیزیں مانگتی ہیں) تو میں ان میں سے ہر ایک کے پاس گیا اور یہی کہتا رہا دیکھو تم آں حضرتؐ کو تنگ کرنے سے باز آؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں آپ کو عنایت کرے گا (پھر قرآن میں بھی یہی مضمون اترا)۔

فَجَعَلَ يَسْتَقْرِى الرِّقَاقَ۔ وہ چپاتیوں کو ایک کے بعد ایک دیکھنے لگے۔

مَا وُلِّيَ اَحَدٌ اِلَّا حَامٰى عَلٰى قَرَابَتِهٖ وَ قَرٰى فِيْ عَيْبَتِهٖ۔ جب کوئی حاکم بنایا گیا تو اس نے اپنے ناطہ والوں کی طرفداری کی اور اپنی گٹھری میں روپیہ جوڑا (یعنی خیانت کی)۔

حِيْنَ فَجَرَ اللّٰهُ لَهَا زَمْزَمَ فَقَرَتْ فِيْ سِقَاءٍ اَوْ شَنَّةٍ كَانَتْ مَعَهَا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے لئے زمزم کا چشمہ جاری کر دیا تو انہوں نے ایک ڈولچی یا برانی مشک میں جو ان کے پاس تھی اس کا پانی جمع کیا۔

اِنَّهٗ عُوْقِبَ فِيْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اِنَّ بِيْ جُرْحًا يَقْرِيْ وَ رُبَّمَا ارْفَضَّ فِيْ اِزَارِيْ۔ کسی نے ان پر غصہ کیا کہ تم جمعہ کی نماز میں کیوں نہیں آتے۔ انہوں نے کہا میرے بدن میں ایک زخم ہے جو پیپ اور خون جمع کرتا ہے اور کبھی میرے تہبند میں بہہ نکلتا ہے (یعنی میں معذور ہوں اور معذور پر جمعہ فرض نہیں ہے)۔

قَامَ اِلٰى مَقْرٰى بُسْتَانٍ فَقَعَدَ يَتَوَضَّاءُ۔ باغ کے ایک حوض پر گئے وہاں بیٹھ کر وضو کرنے لگے۔

مَقْرٰى اور مَقْرَاة حوض کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔

رَعَوْا قُرْيَانَهٗ۔ پانی بہنے کے مقاموں میں چرایا۔ (قریان جمع ہے قری کی)۔

وَرَوْضَةٍ ذَاتِ قُرْيَانٍ۔ ایک چمن جس میں پانی بہہ رہا ہو۔

اِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ هِيَ مَسْكَنُهَا وَ بَيْتُهَا۔ پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے حکم دیا چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا وہی ان کا گھر اور رہنے کا مقام تھا۔

اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى۔ مجھ کو ایسے شہر میں جانے کا حکم ہوا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا (مراد مدینہ طیبہ ہے اور کھا جانے سے یہ مطلب ہے کہ دوسرے شہروں کو فتح کرے گا' ان کا مال و دولت سمیٹ لے گا)۔

اِنَّهٗ اُتِيَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَ قَالَ اِنَّهٗ قَرَوِيٌّ۔ حضرت علیؓ کے پاس گھوڑ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا۔ اس کو انہوں نے نہیں کھایا اور فرمایا' یہ گنواروں کا کھانا ہے (نہ کہ شہر والوں کا۔ آں حضرتؐ نے بھی گھوڑ پھوڑ (سوسمار نہیں کھایا اور فرمایا میرے شہر میں اس کو نہیں کھاتے اس لئے مجھ کو نفرت آتی ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا پھوڑ (سوسمار) حلال ہے۔ دوسرے صحابہؓ نے آنحضرتؐ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے)

لَوْ كُنْتَ مِنْ هَاتَيْنِ الْقَرْيَتَيْنِ۔ اگر تو مکہ یا مدینہ کا رہنے والا ہوتا (تو میں تجھ کو سزا دیتا مگر تو باہر والا ہے شاید تجھ کو معلوم نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں آواز بلند کرنا منع ہے)۔

وَ ضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں) میں نے قرآن کو جو

آنحضرتؐ سناتے تھے شعر کی تمام قسموں اور بحروں پر لگانا چاہا مگر وہ شعر نہیں ہے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کا یہ کہنا کہ آپ شاعر ہیں غلط ہے)۔

اَقْرَاءٌ جمع ہے قَرْوٌ اور قَرْیٌ اور قَرِیٌّ کی اور ہروی نے اس کو مہموز اللام سمجھا ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

فَقَالَتْ لَهٗ قُرَيْشٌ هُوَ شِعْرٌ قَالَ لَا لِاَنِّيْ عَرَضْتُهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (عتبہ بن ربیعہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو قرآن سنایا۔ اس نے قرآن کی تعریف کی جب لوٹ کر کفاران قریش کے پاس گیا) تو قریش کے لوگ اس سے کہنے لگے کیا قرآن شعر ہے؟ اس نے کہا نہیں میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر لگایا (وہ کسی بحر پر نہیں لگتا) تو وہ شعر نہیں ہے۔

لَا تَرْجِعُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى قَرْوَاهَا يَا عَلٰى قَرْوَائِهَا۔ یہ امت اپنی اگلی حالت پر جس حالت پر شروع ہوئی تھی آنے والی نہیں۔

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِشَاةٍ وَّشَفْرَةٍ فَقَالَ ارْدُدِ الشَّفْرَةَ وَ هَاتِ لِيْ قَرْوًا۔ ام معبد نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری (جس میں مطلق دودھ نہ تھا) اور ایک چھری بھیجی (تاکہ چھری سے اس کو کاٹ کر اس کا گوشت کھائیں آپ نے اس شخص سے جو چھری اور بکری لے کر آیا تھا یہ فرمایا۔ چھری جا کر پھیر دے اور ایک لکڑی کا قدح لے کر آ۔

قَرْوٌ۔ کہتے ہیں کھجور کے درخت کے نیچے کے حصے کو اس کو کھود کر پیالہ کی طرح بنا لیتے ہیں اس میں نبیذ بھگوتے ہیں بعض نے کہا وہ ایک چھوٹا برتن ہے جو کام کاج کے لئے پھرایا جاتا ہے۔

تَقْرِى الضَّيْفَ يَا تُقْرِى الضَّيْفَ۔ آپ مہمان کی مہمان داری کرتے ہیں (اس کو کھانا پانی ضروریات دیتے ہیں)۔

فَنَزَلَ بِقَوْمٍ لَّا يَقْرُوْنَا۔ ایسے لوگوں کے پاس جا کر اترے جو ہماری ضیافت نہیں کرتے۔

جِئْنَا هُمْ بِقِرَاهُمْ۔ ہم ان کی ضیافت کا سامان لے کر آئے۔

قِرَاءٌ۔ ضیافت کا کھانا۔

اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ۔ میں اس کی ضیافت کروں یا اس کا بدلہ لوں (کہ اس نے میری ضیافت نہیں کی تھی میں بھی نہ کروں)۔

لَيُقْرَوْنَ فِيْ اَرْضِ غَطْفَانَ۔ ان کی تو اب غطفان کی سرزمین میں ضیافت ہو رہی ہے۔

وَ اَعَدَّ الْقِرٰى لِيَوْمِهِ النَّازِلِ بِهٖ۔ جو دن اس پر آنے والا ہے اس کے لئے مہمانی کا سامان تیار رکھا (یعنی آخرت کا توشہ دنیا میں تیار کر لیا)۔

بابُ القاف مع الزاء

قَزْحٌ۔ مصالح ڈالنا بلند ہونا' بار بار پیشاب کی دھار مارنا (جیسے قزوح ہے)۔

تَقْزِيْحٌ۔ مصالح ڈالنا' زینت دینا' چھینٹیں اڑانا۔

تَقَزُّحٌ۔ بہت شاخ دار ہونا۔

لَا تَقُوْلُوْا قَوْسَ قُزَحٍ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا قَوْسَ اللّٰهِ۔ (یہ جو کمان ابر میں نکلتی ہے) اس کو قوس قزح مت کہو (کیونکہ قزح شیطان کا ایک نام ہے اس وجہ سے کہ وہ لوگوں کو گناہ کی بات اچھی کر دکھاتا ہے تو قوس قزح کے معنی یہ ہوں گے کہ شیطان کی کمان حالانکہ وہ اللہ کی کمان ہے۔ لہٰذا اسے اللہ کی کمان کہو)۔

اِنَّهٗ اَتٰى عَلٰى قُزَحٍ وَ هُوَ يَخْرِشُ بَعِيْرَهٗ بِمِحْجَنِهٖ۔ ابوبکر صدیقؓ قزح پہاڑ پر آئے (جو عرفات میں ہے۔ امام شام کے وقت وہاں کھڑے ہو کر خطبہ سناتا ہے) اپنے اونٹ کو چھڑی سے مار رہے تھے۔

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَ بْنِ اٰدَمَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا وَ ضَرَبَ الدُّنْيَا لِمَطْعَمِ بْنِ اٰدَمَ مَثَلًا وَّ اِنْ قَزَّحَهٗ وَ مَلَّحَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال آدمی کے کھانے سے دی اور آدمی کے کھانے کی مثال دنیا سے دی' کھانے کو کتنا ہی مصالحے اور نمک سے بامزہ اور آراستہ کرو آخر وہ پیٹ میں جا کر گوہ اور غلیظ بن جاتا ہے (اسی طرح دنیا کا حال ہے کیسی ہی مزین اور آراستہ ہو لیکن ایک روز خراب اور ویران ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

قَزَحْتُ الْقِدْرَ۔ میں نے ہانڈی میں مصالح ڈالے۔ (یعنی نمک

مرچ' پیاز' لہسن' لونگ' الائچی' دھنیا' زیرہ وغیرہ)۔

کَرِہَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ اِلَی الشَّجَرَۃِ الْمُقَزَّحَۃِ۔ اس درخت کی طرف نماز پڑھنا جس کی شاخیں بہت پھیلی ہوں مکروہ سمجھا (بعض نے کہا "مقزحہ" وہ درخت ہے جو انجیر کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے اس کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کے سرے کتے کے پنجہ کی طرح ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا مراد وہ درخت ہے جس پر کتوں اور درندوں نے ٹانگ اٹھا کر پیشاب مارا ہو)۔

قَزٌّ۔ کودنا' کودنے کے لئے سمٹنا' انکار کرنا' نفرت کرنا۔

قَزٌّ۔ دور ہونا (جیسے تقزز ہے)۔

قَزٌّ۔ ریشم یا کچا ریشم۔

قَالَ مُوْسٰی لِجِبْرِیْلَ هَلْ یَنَامُ رَبُّكَ فَقَالَ اللّٰهُ قُلْ لَهٗ فَلْیَاخُذْ قَازُوْزَتَیْنِ یا قَارُوْرَتَیْنِ وَ لْیَقُمْ عَلَی الْجَبَلِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ حَتّٰی یُصْبِحَ۔ حضرت موسیٰؑ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا تمہارا پروردگار سوتا ہے (آرام کرتا ہے) تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا موسیٰؑ سے کہہ دو صراحیاں یا دو شیشے دونوں ہاتھوں میں لیں اور ایک پہاڑ پر ان کو لئے ہوئے شام سے صبح تک کھڑے رہیں (حضرت موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا۔ آخر اونگھ گئے اور شیشے ہاتھوں سے چھوٹ کر پھوٹ گئے۔ تب ان کو معلوم ہو گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ سوئے تو پھر آسمان زمین کو کون سنبھالے۔)

قَازُوْزَہ۔ پانی پینے کا کوزہ (اس کی جمع قوازیز ہے) اور قارورہ شیشی (اس کی جمع قواریر ہے)۔

اِنَّ اِبْلِیْسَ لَیَقُزُّ الْقَزَّۃَ مِنَ الْمَشْرِقِ فَتَبْلُغُ الْمَغْرِبَ۔ شیطان ایک جست مشرق سے لگاتا ہے تو مغرب تک پہنچ جاتی ہے (اتنی دور دم بھر میں کود جاتا ہے)۔

دُوْدُ الْقَزِّ۔ ریشم کا کیڑا۔

تَقَزَّزَ مِنْ اَکْلِ الضَّبِّ۔ گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کھانے سے ہٹ گئے نفرت کی۔

اِنَّمَا الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وَ لٰکِنَّ الْاَنْفُسَ تَتَقَزَّزُ مِنْ کَثِیْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَقَزُّزًا۔ حرام تو وہی جانور ہیں جو اللہ نے قرآن میں بیان فرما دیئے (یا حدیث میں) لیکن بہت سے جانور ایسے ہیں (جن کو اللہ اور رسولؐ نے حرام نہیں کیا) مگر نفس ان سے دور رہنا چاہتا ہے ان کے کھانے سے نفرت کرتا ہے (جیسے گھوڑ پھوڑ بجو' چوہا' گھونس وغیرہ)۔

قَزَعٌ۔ چھوٹے اونٹ کا بچہ سر اس طرح مونڈنا کہ جا بجا بال چھوڑ دیئے جائیں' نالہ کا کیچڑ۔

قُزُوْعٌ۔ جلد چلنا' ہلکا ہونا' دیر میں چلنا۔

تَقْزِیْعٌ۔ خوب دوڑانا' ایک کام کے لئے کسی کو خاص کرنا' پیغام بھیجنا' دوڑ کے لئے تیار کرنا۔

تَقَزُّعٌ۔ دوڑ کے لئے تیار ہونا۔

قُزْعَۃ۔ بالوں کی چوٹی جو بچوں کے سروں پر رکھی جاتی ہے۔

وَ مَا فِی السَّمَآءِ قَزَعَۃٌ۔ آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔

فَیَجْتَمِعُوْنَ اِلَیْهِ کَمَا یَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِیْفِ۔ پھر ان کے پاس اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے فصل خریف کے ابر کے ٹکڑے (جو جدا جدا ہوتے ہیں پھر اکٹھا ہو جاتے ہیں)۔

نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔ آنحضرتؐ نے قزع منع فرمایا۔ (نہایہ میں ہے کہ قزع یہ ہے کہ بچہ کا سر مونڈا جائے اور جا بجا کچھ مقامات بن مونڈے چھوڑ دیئے جائیں گویا اس کو متفرق ابر کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی۔ طیبی نے کہا اس کی کراہت پر اجماع ہے اگر یہ چھوڑ دینا کئی مواضع پر ہو کیونکہ کافروں کی رسم ہے دوسرے دیکھنے میں بدنما معلوم ہوتا ہے اگر دوا یا مصالحہ کے لئے (یا کسی عذر سے) ایسا کیا جائے تو اس میں قباحت نہیں۔ میں کہتا ہوں اگر کسی کے دماغ میں حرارت ہو یا ضعف اور وہ سارے سر پر بال رکھ کر چندیا پر سے منڈا دے بہ طول گول چھلہ کے یا بیچا بیچ کا حصہ مثلاً اگر تین طرف بال رکھے تو وہ اس ممانعت میں داخل نہ ہو گا کیونکہ یہ قزع نہیں۔ اور بعض نے اس کو بھی مکروہ رکھا ہے اگر بلا عذر ہو' کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ سارا سر منڈاؤ یا سارے سر پر بال چھوڑ دو)۔

کَانَتِ السَّمَآءُ کَالزُّجَاجَۃِ لَیْسَ فِیْهَا قَزَعَۃٌ۔ آسمان شیشہ کی طرح صاف تھا اس میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔

قَزَلٌ - یاقَزَلَانٌ - لنگڑے کی طرح چلنا کودنا-

قَزَلٌ - لنگڑا پن' اترانا' پنڈلی باریک ہونا-

اَقْزَلُ - لنگڑا-

وَکَانَ فِیْهِ قَزَلٌ فَاَوْ سَعُوْا لَهٗ - اس میں لنگڑا پن تھا تو لوگوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دی- (نہایہ میں ہے قزل سخت لنگڑا پن اور برا)-

قَزْمٌ - عیب کرنا-

قَزَمٌ - کم ذات' بد خلق ہونا' کمینہ ہونا' بری قسم کا مال-

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَزَمِ - بخیلی اور لالچ سے پناہ مانگتے تھے (ایک روایت میں قرم ہے رائے مہملہ سے' اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

جُفَاةٌ طَغَامٌ عَبِیْدٌ اَقْزَامٌ - (حضرت علیؓ نے شام والوں کی مذمت میں فرمایا) کمبخت لٹھ ہیں' شریر غلام ہیں بدذات لالچی-

باب القاف مع السین

قَسْبٌ - جاری ہونا' ڈوبنے کے قریب ہونا-

قُسُوْبَةٌ - سختی-

قُسَابَه - خراب کھجور-

قَسْبٌ - خشک اور سخت کھجور جو گٹھلی کی طرح منہ میں ٹوٹے-

اَهْدَیْتُ اِلٰی عَائِشَةَ جِرَابًا مِّنْ قَسْبِ عَنْبَرَ - میں نے حضرت عائشہ کو عنبر کے سخت اور خشک کھجور کا ایک تھیلہ تحفہ بھیجا-

قَسْرٌ - زبردستی کرنا' جبر کرنا-

اِقْتِسَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی قسر کا مترادف ہے)

مَرْبُوْبُوْنَ اِقْتِسَارًا - زبردستی پالے جاتے ہیں (بچپن سے لے کر بڑھاپے تک' ان کو کوئی اختیار نہیں' پروردگار پالتا ہے)-

اَخَذْتُهٗ قَسْرًا - میں نے جبرا اس کو لے لیا-

قَسْرٌ - ایک قبیلہ کا بھی نام ہے اسی میں سے خالد بن عبداللہ قسری ہیں-

قِنَّسْرِیْنَ - ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے- اس کی نسبت قنسری ہے-

قِسٌّ - (بحرکات ثلثہ در قاف) چغل خوری کرنا' تلاش کرنا اچھی طرح چرانا' ہنکانا' بدگوئی کر کے ستانا- ہڈی پر کا گوشت اس کا مغز سب کھا جانا- اکیلا چرنا-

تَقْسِیْسٌ - اچھی طرح چرانا-

تَقَسُّسٌ - طلب کرنا' پیچھے لگنا-

قَسٌّ - پادری-

قُسُّ بْنُ سَاعِدَةَ - عرب کا مشہور عالم اور خطیب-

قِسِّیْسٌ - پادری (یہ اسقف سے کم درجہ کا ہوتا ہے)-

یَرْحَمُ اللّٰهُ قُسًّا اِنِّیْ لَاَ رْجُوْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنْ یُّبْعَثَ اُمَّةً وَحْدَهٗ - اللہ تعالیٰ قس بن ساعدہ پر رحم کرے مجھ کو امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اکیلا ایک امت ہو کر اٹھایا جائے گا- (کہتے ہیں کہ یہ شخص عرب میں بڑا فصیح اور بلیغ گزرا ہے فصاحت اور بلاغت میں اس کی مثال دی جاتی ہے- سب سے پہلے بلندی پر چڑھ کر اسی نے خطبہ سنایا اور خطبہ میں اما بعد کا لفظ کہا اور تلوار یا لاٹھی پر ٹیکا دیا- اور خطوں میں من فلان الی فلان لکھا- اور قیامت اور حشر و نشر کا اقرار کیا اور مدعی پر گواہ لانے کا اور مدعی علیہ کو قسم دینے کا قاعدہ اسی نے مقرر کیا)-

قَسَّاسٌ - چغل خور-

نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ - قسی کپڑا پہننے سے منع فرمایا (وہ ایک کپڑا ہے کتان کا جس میں ریشم ملا ہوتا ہے مصر سے آتا ہے ایک گاؤں کی طرف منسوب ہے جس کا نام قس ہے- بعض نے کہا یہ لفظ اصل میں قزی تھا یعنی ریشمی کپڑا' زا کو سین سے بدل دیا- بعض نے کہا منسوب ہے قس کی طرف یعنی شبنم کی طرح سفید- محیط میں ہے کہ قس ایک موضع ہے ملک مصر میں عریش اور فرما کے درمیان)-

مَا الْقَسِّیَّةُ قَالَ ثِیَابٌ تَاْتِیْنَا مِنَ الشَّامِ اَوْ مِنْ مِّصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِیْهَا اَمْثَالُ الْاُتْرُجِّ - حضرت علیؓ سے پوچھا گیا قسی کون سا کپڑا ہے فرمایا وہ کپڑے جو شام کے ملک سے ہمارے پاس آتے ہیں یا مصر سے ان میں خانے بنے ہوتے ہیں اور ترنج کی شکلیں-

قِسْطٌ - عدل اور انصاف کرنا-

قَسْطٌ اور قُسُوْطٌ - ظلم کرنا' جور کرنا' جدا کرنا-

قَسْطٌ - خشک ہونا۔

تَقْسِيطٌ - قسطیں مقرر کرنا، تنگی کرنا، درخت برابر فاصلہ پر گاڑنا۔

اِقْسَاطٌ - عدل اور انصاف کرنا۔

تَقَسُّطٌ اور اِقْتِسَاطٌ برابر بانٹ لینا۔

فُلَانٌ لَّا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْقِسْطِ وَالْقَسْطِ - اس کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ قسط اور قسط میں جو فرق ہے اس کو سمجھے۔

مُقْسِطٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی عادل اور منصف (نہایہ میں ہے کہ اَقْسَطَ يُقْسِطُ فَهُوَ مُقْسِطٌ کے معنی عدل اور انصاف ہے اور قسط يقسط فهو قاسط کے معنی جور اور ظلم ہے تو ہمزہ باب افعال کا یہاں سلب کے لئے ہے جیسے شکی اور اشکی میں ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ يَرْفَعُهٗ - اللہ تعالیٰ کبھی سوتا نہیں اور سونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (بندوں کے اعمال تولتا ہے ان کے رزق روزی کے پلے ہلکے اور بھاری کرتا ہے کسی کا مرتبہ بڑھاتا ہے کسی کا گھٹاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قسط کا جھکانا روزی کا حصہ کم کرنا ہے اور اس کا اٹھانا بہت کرنا تو قسط سے مراد روزی کا حصہ ہے)۔

اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ - جو لوگ عدل اور انصاف کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے (پروردگار کے داہنے جانب)۔

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا مُقْسِطًا آں حضرتؐ نے انصاف کے ساتھ ایک تقسیم کی۔

اِذَا قَسَمُوْا اَقْسَطُوْا جب تقسیم کرتے ہیں تو انصاف کے ساتھ (کسی کا حق تلف نہیں کرتے)۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم ہوا بیعت توڑنے والوں اور بے انصاف ظالموں اور دین سے باہر ہو جانے والوں سے لڑنے کا (ناکثین یعنی بیعت توڑنے والے اصحاب الجمل تھے جو حضرت علیؓ سے بیعت کر کے پھر پھر گئے اور لڑنے کو مستعد ہوئے۔ طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ بھی ان لوگوں میں تھے مگر ان تینوں صاحبوں نے بعد کو توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوئے اور قاسطین معاویہ اور ان کے ساتھ والے تھے جو ظالم اور باغی اور خلیفہ برحق سے مقابلہ کرنے والے تھے۔ اور مارقین سے مراد دین سے باہر ہو جانے والے خارجی تھے جو مومنوں کے سردار اور عموماً تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود کافر بن گئے اگرچہ بڑے نمازی اور تہجد گزار اور قاری قرآن تھے۔ مگر جب تک دل میں ایمان اور خدا رسول کی محبت نہ ہو یہ سب بے کار ہے)۔

اِنَّ النِّسَاءَ مِنْ اَسْفَهِ السُّفَهَاءِ اِلَّا صَاحِبَةَ الْقِسْطِ وَالسِّرَاجِ - عورتیں احمقوں کی احمق (کم عقل اور بیوقوف) ہیں مگر جو عورت اپنے خاوند کے وضو کا برتن اور چراغ لئے رہتی ہے (یعنی خاوند کی اطاعت اور خدمت گزاری کرتی ہے وہی عورت عقلمند ہے کیونکہ اس کو آخرت کی بہبودی کا خیال ہے جو خاوند کی اطاعت اور تابعداری پر منحصر ہے۔ نہایہ میں ہے قسط آدھے صاع کو کہتے ہیں اور اصل میں قسط کے معنی حصہ کے ہیں اور یہاں مراد وہ برتن ہے جس سے عورت اپنے خاوند کو وضو کراتی ہے)۔

اِنَّهٗ اَجْرٰى لِلنَّاسِ الْمُدْيَيْنِ وَالْقِسْطَيْنِ - حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے اناج کے دو مد دیئے اور تیل کے دو قسط مقرر کئے (مدیہ اور قسط دونوں پیمانے ہیں۔ قسط تو نصف صاع کا ہوتا ہے اور مدیہ پندرہ مکوک کا)۔

لَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ - جو عورت خاوند کے سوگ میں ہو وہ خوشبو نہ لگائے۔ مگر حیض سے پاک ہوتے وقت تھوڑا سا قسط یا اظفار استعمال کرے تو قباحت نہیں (قسط اور اظفار دونوں ایک قسم کی خوشبو ہیں۔ قسط یعنی عود کی عورتیں اور بچے دھونی کیا کرتے ہیں اور اظفار ایک قسم کا عطر ہے۔ یا اظفار ایک مقام کا نام ہے اگر اضافت یعنی قسط اظفار کی روایت صحیح ہو۔ بعض نے کہا صحیح قسط ظفار ہے۔ جیسے کتاب الظاء میں گزر چکا۔ کرمانی نے کہا قسط عود ہندی کو کہتے ہیں یعنی اگر یا کوٹ)۔

قُسْطَاطٌ اور فُسْطَاطٌ - قنات اور خیمہ۔

قُسْطَاسٌ - ترازو۔

لِيُنْفِقِ الرَّجُلُ بِالْقِسْطِ - آدمی کو چاہئے انصاف کے ساتھ خرچ کرے-

وَاللهِ اِنَّ قِبْلَتَهُ لَقَاسِطَةٌ - قسم خدا کی اس مسجد کا قبلہ درست ہے (یعنی صحیح ہے)-

قُسْطُلٌ یا قَسْطَالٌ یا قَسْطَلَانٌ یا قُسْطُوْلٌ - گرد اور غبار یا لڑائی میں جو غبار اٹھتا ہے-

اُمُّ قَسْطَلٍ - آفت-

قَسْطَلَانِيَّہ - قوس قزح' شفق کی سرخی اور ایک کپڑا ہے جو ایک شخص کی طرف منسوب ہے جس کا نام قسطلان تھا-

قَسْطَلَہ - ایک شہر کا نام ہے اندلس میں-

لَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْفُرْسُ غَشِيَتْهُمْ رِيْحٌ قسطلان - جب (نہایہ ملک ایران میں) مسلمان اور پارسیوں کی مڈبھیڑ ہوئی (جنگ میں ایک دوسرے سے بھڑ گئے) تو ایک گرد کی آندھی نے ان کو چھپالیا-

قُسْطُنْطِيْنَہ یا قُسْطُنْطِيْنِيَّہ - ترکی کا مشہور شہر ہے باسفورس کے کنارے - یہ شہر منسوب ہے قسطنطین بادشاہ کی طرف جس نے اس کو ۳۳۰ء میں رومی سلطنت کا پایہ تخت بنایا تھا - اور رومی زبان میں اس کو بیز نطیا کہتے ہیں - اب اسلامبول (استنبول) اور آستانہ عالیہ بھی کہتے ہیں - اسے عثمانی ترکوں سے ۱۴۵۳ء میں فتح کیا تھا-

فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ اٰيَةُ السَّاعَةِ - قسطنطنیہ کا فتح ہونا (یعنی مسلمانوں کی حکومت اس پر ہونا) قیامت کی نشانی ہے (مگر سلطان محمد فاتح نے کئی صدی کا زمانہ گزرا کہ اس کو فتح کیا اور اب تک مسلمان اس پر قابض ہیں تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نصاریٰ اس شہر کو دوبارہ لے لیں گے پھر امام مہدی کے ساتھ مسلمان اس کو دوبارہ فتح کریں گے - یہ قیامت کے قریب ہوگا اور دجال اسی وقت نکلے گا - جیسے دوسری روایت میں ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینوں میں ہوں گے - ایک روایت میں ہے کہ سات برس میں ہوں گے اور یہ زیادہ صحیح ہے)-

قُسْقُسَةٌ - جلدی کرنا' برابر چلے جانا' ہڈی کا گوشت اس کا مغز کھا جانا' ہلانا' کتے کو قوس قوس کہہ کر ہنکانا-

تَقَسْقُسٌ - سننا-

قُسَاقِسٌ اور قَسْقَسٌ - شیر-

قَسْقَاسٌ - جلد باز راہ بتانے والا - سردی اور بھوک کی شدت - تاریک رات - شیر-

قَسْقَاسَةٌ - لکڑی - لاٹھی-

اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَاَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ - (آں حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) ابوجہم کی لاٹھی کا مجھ کو ڈر ہے (کہیں لاٹھی سے تجھ کو نہ مارے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر سفر میں رہتا ہے چونکہ سفر میں لاٹھی کندھے پر رکھ لیتے ہیں - ایک روایت میں قَسْقَاسَةُ الْعَصَا ہے - یعنی اس کی لاٹھی ہلانے کا مجھ کو ڈر ہے - یا عصا تفسیر ہے قسقاسہ کی - یعنی اس کی لاٹھی کا ڈر ہے - اگلی صورت میں قَسْقَاسَہ بمعنی قَسْقَسَہ ہوگا)-

قَسْمٌ - بانٹنا' حصے حصے کرنا' جدا کرنا' اندازہ کرنا' سوچنا-

قَسَامَةٌ - خوبرو ہونا-

تَقْسِيْمٌ - بانٹنا' جدا کرنا-

مُقَاسَمَةٌ - مشترک مال کو بانٹ لینا' حلف دلانا-

اِقْسَامٌ - قسم کھانا-

تَقَسُّمٌ - جدا ہو جانا' بٹ جانا-

تَقَاسُمٌ - ایک دوسرے سے قسم کھانا-

اِقْتِسَامٌ - اپنا اپنا حصہ لے لینا-

اِسْتِقْسَامٌ - تقسیم چاہنا-

قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ - میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے میں آدھوں آدھ بانٹ لیا ہے (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ سورۂ فاتحہ کے آدھے حصہ میں اللہ کی تعریف ہے اور آدھے میں دعا اور سوال ہے - ایانعبد تک ثنا کا خاتمہ ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بندے اور خداوند کریم دونوں سے متعلق ہے - اس کے بعد اِهْدِنَا سے اخیر تک دعا ہے)

اَنَا قَسِيْمُ النَّارِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں دوزخ والوں کو جدا کرنے والا ہوں (مطلب یہ ہے کہ میرے زمانہ میں لوگوں کے دو فریق ہو گئے ہیں ایک فریق تو میرے ساتھ ہے وہ تو ہدایت پر ہے اور بہشتی ہے - دوسرا فریق وہ ہے جو مجھ سے لڑتا ہے

میرا مقابلہ کرتا ہے وہ گمراہ ہے اور دوزخی ہے کہتے ہیں فریق مقابل سے آپ کی مراد خارجیوں کی ہے یا ان سب لوگوں کو جو آپ سے لڑے- كذافي النهايه)

اِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ- تم تقسیم کی اجرت لینے سے بچے رہو (مراد وہ اجرت ہے جو تقسیم کرنے والا اصل مال سے بغیر رضامندی مالکین کے بطور دستور کے وضع کر لیتا ہے نہ کہ وہ اجرت جو مالکان مال اپنی خوشی سے اس کو دیں)-

قِسَامَةٌ- (بکسرۂ قاف) تقسیم کرنے والے کا کام اور پیشہ-

مَثَلُ الَّذِي يَأْكُلُ الْقُسَامَةَ كَمَثَلِ جَدْيٍ بَطْنُهُ مَمْلُوْءٌ رَضْفًا- اس شخص کی مثال جو تقسیم کی اجرت کھاتا ہے اس بکری کے بچہ کی طرح ہے جس کا پیٹ گرم پتھروں سے بھرا ہو-

اِنَّهُ اسْتَحْلَفَ خَمْسَةَ نَفَرٍ فِي قَسَامَةٍ مَعَهُمْ رَجُلٌ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالَ رُدُّوا الْاِيْمَانَ عَلٰى اَجَالِدِهِمْ- انہوں نے قسمت میں پانچ آدمیوں کو قسم دلائی اتفاق سے ایک غیر شخص بھی ان میں شریک ہو گیا تھا- تو فرمایا انہی لوگوں کو قسم دلاؤ جن پر قسم آتی ہے (غیر لوگوں سے قسم لینا ضروری نہیں قسامت کا رواج عربوں میں جاہلیت کے زمانہ سے تھا- اسلام نے بھی اس کو قائم رکھا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی نعش کسی محلہ یا کسی جماعت میں ملی جو قتل کیا گیا ہو لیکن قاتل کا پتہ نہ ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دلائیں گے کہ اس کے قاتل یہی لوگ ہیں اگر ان کا شمار پچاس سے کم ہو تو ایک ایک شخص سے کئی کئی بار قسمیں لے کر پچاس کا عدد پورا کر لیں گے- لیکن یہ ضرور ہے کہ ان وارثوں میں کوئی بچہ یا عورت یا دیوانہ نہ ہو پھر جب وہ قسمیں کھالیں گے تو ان کو دیت کا حق حاصل ہو جائے گا- بعض نے کہا اس محلہ یا جماعت والوں میں سے پچاس آدمی منتخب کر کے ان کو قسم دلائیں گے کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس کا قاتل کون ہے اگر قسم کھالیں تو بری ہو جائیں گے ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی)-

اَلْقَسَامَةُ جَاهِلِيَّةٌ- قسامت میں قتل کرنا یعنی قصاص لینا جاہلیت کی رسم ہے (جو سراسر حماقت ہے کیونکہ جب تک یقینا قاتل معلوم نہ ہو کسی اور کو شبہ پر قتل کرنا سخت ظلم ہے)-

اَلْقَسَامَةُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ- قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے نہ کہ قصاص-

نَحْنُ نَازِلُوْنَ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا- ہم بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہریں گے (جس کو محصب کہتے ہیں) جہاں بنی ہاشم کو نکال دینے کے لئے قریش کے کافروں نے قسمیں کھائی تھیں (آنحضرتؐ کو ابوطالب سے مانگتے تھے کہ ہمارے سپرد کر دو ہم ان کو قتل کریں یا قید کریں- ابوطالب نے نہ مانا- تب قریش کے تمام قبیلوں نے قسمیں کھا کر یہ معاہدہ کیا کہ بنی ہاشم سے کوئی معاملہ نہ کریں گے نہ بیاہ شادی آخر ابوطالب مع تمام بنی ہاشم کے مکہ سے نکل کر بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہرے اور ایک مدت تک سخت تکلیف اٹھائی آنحضرت حج سے فارغ ہو کر اس مقام میں اتر پڑے- اللہ جل جلالہ کا شکر کرنے کو کہ ایک دن وہ تھا جب ہم ایسے مغلوب تھے اور آج مکہ کے حاکم ہم خود ہیں)-

دَخَلَ الْبَيْتَ فَرَاٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ بِاَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ- آنحضرتؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے (اندر گئے) وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی مورتیں دیکھیں- ان کے ہاتھوں میں فال کے پانسے تھے- آپ نے فرمایا- اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے قسم خدا کی (یہ کمبخت) خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے پانسوں پر فال نہیں کھولی نہ پانسے ڈال کر گوشت بانٹا (مشرک لوگ جب سفر میں جاتے یا شادی کرنا چاہتے یا اور کوئی بڑا کام تو ایک پانسے پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس کام کا حکم دیا- ایک پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس سے منع کیا- ایک پانسہ خالی رکھتے اب اگر فال میں حکم کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر ممانعت کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے- اگر خالی پانسہ نکلتا تو پھر فال کھولتے یہاں تک کہ حکم یا ممانعت کا پانسہ نکلے- بعض نے کہا مشرک لوگ قربانی کے جانور کا گوشت پانسے ڈال کر بانٹتے کسی کے حصہ میں کم آتا کسی کو زیادہ مل جاتا- اسلام نے اس سے منع کیا)-

قَسِيْمٌ وَّ سِيْمٌ - خوب صورت' خوش رنگ (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے)-

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِىْ - میں تو صرف بانٹنے والا ہوں' دینے والا اللہ ہے (جو مال وہ دیتا ہے میں اس کے بندوں کو تقسیم کر دیتا ہوں- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وحی اللہ تعالیٰ میری طرف بھیجتا ہے میں سب لوگوں کو برابر سنا دیتا ہوں- اب بعض کو اللہ تعالیٰ نے عمدہ سمجھ دی ہے وہ ظاہری معنی کے علاوہ اس سے بہت مسائل اور احکام مستنبط کرتے ہیں- بعض صرف ظاہری مطلب پر قناعت کرتے ہیں)-

لَا اَدَعُ فِيْهَا صَفْرَاءَ وَ لَا بَيْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهٗ - میں چاہتا تھا کہ کعبہ میں نہ زرد (سونے کو) چھوڑوں نہ سفید (چاندی) کو بلکہ سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں (یہ آں حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب مکہ فتح ہوا- جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جو کچھ نقد روپیہ اشرفی لوگ لا کر کعبہ پر چڑھاتے' اس کو متولی لوگ ایک صندوق میں رکھتے جاتے- وہ خانہ کعبہ کا خزانہ کہلاتا- آں حضرتؐ نے اس کو تقسیم کر دینے کا ارادہ فرمایا پھر اہل قریش کی خاطر اس کا بانٹنا موقوف رکھا ویسا ہی رہنے دیا- ابوبکر صدیقؓ نے بھی اپنی خلافت میں اس کو ویسا ہی رہنے دیا- حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم کا ارادہ کیا لیکن پھر اس خیال سے کہ آں حضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کو تقسیم نہیں کیا اپنے ارادہ سے باز آ گئے- ہمارے زمانہ میں تو کعبہ کے خزانہ میں نقد ایک پیسہ بھی محفوظ نہیں رکھا جاتا- بلکہ مشیبی اور خادم سب بانٹ لیتے ہیں- اسی لئے حاکم اسلام کو جائز ہے کہ عام ضرورتوں کے لئے جو مسلمانوں کو لاحق ہوں اس خزانہ کو صرف کرے لیکن جو زیور اور جواہر وغیرہ کعبہ پر نصب ہو وہ وقف ہے- اس کا لے لینا درست نہیں)-

اَیْ لَهٗ قَسْمُ ذٰلِكَ - (مال غنیمت میں سے جو پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا قرآن میں قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تقسیم آنحضرتؐ سے متعلق ہے (نہ یہ کہ وہ آپؐ کی ملک ہے)-

فَلَمَّا وَلِّىْ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ - جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی (اور یہودی خیبر سے نکالے گئے) تو حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین (مسلمانوں میں) تقسیم کر دی-

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ - اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے-

وَ اِبْرَارُ الْقَسَمِ - قسم کا سچا کرانا-

فَقَسَمَهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا - آپ نے لوٹ کے مال کے اٹھارہ سو حصے کئے (ان میں سے چھ سو حصے سواروں کو دیئے جو تین سو تھے ہر ایک سوار کو دو دو حصے اور باقی بارہ سو حصے پیدلوں کو دیئے ہر ایک پیادہ کو ایک حصہ' کل تعداد لشکر کی ایک ہزار پانچ سو تھی)-

حَلَقَ رَاْسَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَسَمَهٗ - آنحضرتؐ نے (حج الوداع میں) اپنا سر منڈایا اور بال سب ابوطلحہ کو دیدیئے انہوں نے صحابہ میں تقسیم کر دیئے (تاکہ لوگ تبرک کے طور پر ان کو رکھیں)-

فِیْ مَقْسَمِ مَغْنَمِ السَّعَادَةِ قِسْمًا - سعادت کی لوٹ میں ایک حصہ

اَلْقَسْمُ بَيْنَ النِّسَاءِ - اگر کسی کی کئی بیویاں ہوں تو باری باری ہر ایک کے پاس رہنا چاہئے (اگر کسی کی باری ناغہ ہو جائے تو اس کو ادا کرے اور ایک کی باری میں دوسرے کے پاس رات کو رہنا درست نہیں نہ بغیر ان کی خواہش کے ایک ہی رات میں دونوں کو جمع کرنا- اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ ایک ہی رات میں سب عورتوں کے پاس ہو آتے تو یہ واقعہ اس وقت کا ہوگا جب باری باری ہر ایک عورت کے پاس رہنے کا حکم نہ ہوا ہوگا یا ان کی اجازت سے آپ نے ایسا کیا ہوگا- اگر خاوند سفر کو جانے لگے تو قرعہ ڈالے اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلے اس کو ساتھ لے جائے- اب سفر کے دنوں کا بدلہ دوسری بیوی کو دینا لازم نہ ہوگا- البتہ اگر بغیر قرعہ ڈالے ایک کو ساتھ لے جائے تو اسی قدر دن دوسری بیوی کو بھی دینا لازم ہوں گے- اگر دو کے نام پر قرعہ نکلے تو دونوں کو ساتھ لے جائے اور سفر میں ہر ایک کے پاس باری باری رہے یہ باری رات کو رہنے کے لئے ہے مگر دن کو

دوسری بیوی کے پاس جانا منع نہیں)۔ (مجمع البحار ملخصا)

اَلْمَلَائِکَۃُ تَقْسِمُ اَرْزَاقَ بَنِیْ اٰدَمَ مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَمَنْ نَامَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا نَامَ عَنْ رِزْقِهٖ۔ فرشتے آدمیوں کی روزی صبح صادق کے نکلنے سے طلوع آفتاب تک تقسیم کرتے ہیں جو اس وقت سوتا رہے وہ اپنی روزی سے سو جائے گا (اس کو برکت یا کشائش رزق نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ جو کشائش یا فراخ دستی اللہ تعالیٰ نے صبح سویرے اٹھنے پر معلق رکھی ہے وہ اس کو نصیب نہ ہوگی)۔

تَقْسِمُ الْاُمُوْرَ مِنَ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وَ غَیْرِهَا۔ فرشتے بحکم الٰہی کاموں کی تقسیم کرتے ہیں جیسے بارش روزی وغیرہ۔

اِنَّهٗ قَاسَمَ رَبَّهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی نَعْلًا وَّ نَعْلًا۔ جناب امام حسن علیہ السلام نے تین بار اپنے مال کو اپنے اور پروردگار کے درمیاں آدھوں آدھ تقسیم کیا یہاں تک کہ جوتی کا جوڑہ بھی تقسیم کر دیا (ایک فرد اپنے لئے رکھی اور ایک فرد اللہ کی راہ میں دے دی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے تین بار اپنا کل مال واسباب گھر کا سامان وغیرہ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ صرف تن کے کپڑوں سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور فقیروں سے فرمایا سب لوٹ لو)۔

فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ رِجْلَاکَ فَقَالَ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ وَ بَقِیَ شَیْئٌ وَ بَقِیَ شَیْئٌ وَ بَقِیَ شَیْئٌ۔ اے میں آپ کے صدقے ذرا اپنے قدم دیجئے کہ میں ان کو چوموں۔ فرمایا نہیں پاؤں نہ دونگا۔ قسم ہے قسم ہے قسم البتہ ایک چیز باقی رہ گئی رہ گئی ایک رہ گئی۔

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الْقِسَمَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو روزی کا حصہ روک دیتے ہیں (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان ہے پروردگار کی ناشکری۔ اپنی محتاجی کا اظہار۔ عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جانا۔ صبح کی نماز کے وقت سوتے رہنا۔ اللہ کی نعمت کو حقیر جاننا۔ پروردگار کا شکوہ کرنا)۔

قَسْوَرَۃٌ۔ بہت ہونا، بوڑھا ہونا۔

قَسْوَرٌ یا قَسْوَرَۃٌ۔ شیر یا عزیز یا آدھی رات یا رات کا ایک حصہ یا بڑا حصہ۔ جوان زوردار بعض نے کہا تیرانداز شکاری۔

قَسْوٌ یا قَسْوَۃٌ یا قَسَاوَۃٌ یا قَسَاءَۃٌ۔ سختی، سنگ دلی، بے رحمی۔

فَهُوَ کَالدِّرْهَمِ الْقَسِیِّ وَالسَّرَابِ الْخَادِعِ۔ وہ تو کھوٹے روپیہ کی طرح ہے یا سراب (ریتی چمکتی ہوئی) کی طرح جو آدمی کو فریب دیتی ہے (دور سے اس کو پانی سمجھتا ہے وہ چمکتی ریتی نکلتی ہے)۔

مَا یَسُرُّنِیْ دِیْنُ الَّذِیْ یَاْتِی الْعَرَّافَ بِدِرْهَمٍ قَسِیٍّ۔ جو شخص نجومی یا فال کھولنے والے کے پاس جاتا ہے اس کا دین ایک کھوٹے روپے کے بدلے بھی مجھ کو پسند نہیں آتا۔

کَیْفَ یَدْرُسُ الْعِلْمُ قَالُوْا کَمَا یَخْلَقُ الثَّوْبُ اَوْ کَمَا تَقْسُوْ الدَّرَاهِمُ۔ علم کس طرح پرانا ہوتا ہے انہوں نے کہا جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے یا جیسے روپے کھوٹے ہو جاتے ہیں۔

بَاعَ نُفَایَۃَ بَیْتِ الْمَالِ وَ کَانَتْ زُیُوْفًا وَّ قِسْیَانًا بِدُوْنِ وَزْنِهَا فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِعُمَرَ فَنَهَاهُ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرُدَّهَا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے بیت المال میں سے جو مال نکالا گیا اس کو بیچ ڈالا۔ وہ کچھ کھوٹے اور خراب روپے تھے جو وزن میں کم کھوٹے روپیوں کے بدلے بیچے گئے پھر انہوں نے حضرت عمرؓ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے منع کیا اور فرمایا ان کھوٹے روپیوں کو پھیر لو (بیع فسخ کر ڈالو کیونکہ جنس کو ہم جنس کے ساتھ زیادہ اور کم بیچنا سود ہے)۔

قِسْیَانٌ جمع ہے قَسِیٌّ کی جیسے صِبْیَانٌ جمع صَبِیٌّ کی۔

تَاْتِیْنَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ قَسِیَّۃً وَ تَاْخُذُهَا مِنَّا طَازَجَۃً۔ (امام شعبی نے ابوالزناد سے کہا) تم ہمارے پاس کھوٹی اور خراب حدیثیں لاتے ہو اور ہم سے تازی اور کھری لے جاتے ہو (کھوٹی حدیثوں سے مراد وہ حدیثیں ہیں جن کے راوی ضعیف ہوں یا ان کی سند متصل نہ ہو یا اور کوئی عیب ان میں ہو)۔

اَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔ اللہ سے بہت دور سب لوگوں میں وہ ہے جو سخت دل ہو (اس کو بندگان خدا پر رحم نہ آئے یا قرآن کی تلاوت یا نماز میں اس کا جی نہ لگے)۔

کَثْرَۃُ الْکَلَامِ قَسْوَۃٌ۔ بہت باتیں کرنے سے دل سخت ہو

جاتا ہے۔

ثَلَاثٌ تُقْسِيْنَ الْقَلْبَ وَ عَدَّمِنْهَا اِتْيَانَ بَابَ السُّلْطَانِ۔ تین باتوں سے دل سخت ہو جاتا ہے ان میں سے ایک بادشاہوں کے در پر آتے جاتے رہنا۔ (بادشاہ پر کیا منحصر ہے دنیا داروں سے صحبت رکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے جیسے اولیاء اللہ اور فقراء سے صحبت رکھنا نرم کر دیتا ہے)۔

باب القاف مع الشین

قَشْبٌ۔ زہر دینا' ملانا' پلانا' بہتان کرنا' تعریف یا برائی کمانا' بگاڑ دینا' عیب کرنا' ملامت کرنا' صیقل کرنا۔

قَشَابَةٌ۔ پرانا ہونا یا نیا ہونا۔

تَقْشِيْبٌ۔ ملانا۔ تکلیف دینا۔ پہنچانا۔

تَقَشُّبٌ۔ زنگ آلود ہونا یا جلادار ہونا (مصفے بے زنگ)۔

اِقْتِشَابٌ۔ تعریف یا برائی کمانا۔

قِشْبٌ۔ نفس اور زہر اور جس شخص میں بھلائی نہ ہو۔

قَشَبٌ۔ زہر' سردی سے ہونٹوں اور ہاتھوں کا سخت ہونا اور پھٹ جانا۔

قِشْبَةٌ۔ کمینہ' خسیس' بندر کا بچہ۔

قَشِيْبٌ۔ نیا یا پرانا۔

اِنَّ رَجُلًا يَمُرُّ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَشَبَنِيْ يَا قَشَّبَنِيْ رِيْحُهَا۔ ایک شخص دوزخ کے پل پر سے گزرے گا اور کہے گا پروردگار! مجھ کو اس کی بدبو نے زہریلا کر دیا۔

قَشِيْبٌ۔ جس کو زہر دیا جائے۔

اِنَّهٗ وَ جَدَمِنْ مُعَاوِيَةَ رِيْحَ طِيْبٍ وَّ هُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَنْ قَشَبَنَا يا قَشَّبَنَا۔ حضرت عمرؓ نے معاویہؓ میں سے خوشبو پائی حالانکہ وہ احرام باندھے تھے۔ تو فرمایا کس نے ہم کو تکلیف پہنچائی (حالت احرام میں خوشبو سونگھا کر) (عرب لوگ کہتے ہیں ما اقشب بينهم ان کا گھر کیسا پلید اور تکلیف دہ ہے)۔

قَشْبٌ۔ کھانے میں جوز ہر ملایا جائے۔

قَشَبَكَ الْمَالُ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے سے فرمایا) تجھ کو مال و دولت نے بگاڑ دیا (تیری عقل جاتی رہی)۔

اِغْفِرْ لِلْاَقْشَابِ۔ پروردگار ان لوگوں کو بخش دے جن میں بھلائی نہیں ہے (یہ جمع ہے قِشْبٌ کی بکسرۂ قاف۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ قِشْبٌ خِشْبٌ ایک بے فیض سوکھا لکڑی کی طرح ہے (اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا)۔

اِنَّهٗ مَرَّ وَ عَلَيْهِ قُشْبَا نِيَّتَانِ۔ آنحضرتؐ گزرے اور آپ دو پرانی یا نئی چادریں پہنے ہوئے تھے۔

لَا اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ هٰؤُ لَاءِ الْاَقْشَابُ میں وہ نہیں کہتا جو یہ بے فیض لوگ کہتے ہیں۔

قَشْرٌ۔ چھیلنا' پوست نکالنا (جیسے تقشیر ہے)۔

اِنْقِشَارٌ۔ چھل جانا۔

اَشْاَمُ مِنْ قَاشِرٍ۔ قاشر سے بھی زیادہ منحوس ہے (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی۔ کچھ اونٹنیاں ہمیشہ نر جنتی تھیں۔ انہوں نے قاشر (ایک نر اور اونٹ کا نام تھا) سے جفتی کرائی۔ اس امید سے کہ مادہ پیدا ہوں گی۔ تو اونٹنیاں مر گئیں اور نسل ہی جاتی رہی)۔

تَقَشُّرٌ۔ چھل جانا۔

قِشْرٌ۔ لباس پوست۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْقَاشِرَةَ وَالْمَقْشُوْرَةَ۔ اللہ نے لعنت کی اس عورت پر جو منہ کو چھیلتی ہے اور جو چھلاتی ہے (گویا اوپر کی کھال اتارتی ہے رنگ صاف کرنے کو)۔

فَكُنْتُ اِذَا رَاَيْتُ رَجُلًا ذَارُوَاءٍ وَّ ذَاقِشْرٍ۔ میں جب کسی مرد کو خوش رنگ' تر و تازہ اور لباس پہنے ہوئے دیکھتی۔

اِنَّ الْمَلَكَ يَقُوْلُ لِلصَّبِيِّ الْمَنْفُوْسِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا وَ لَيْسَ عَلَيْكَ قِشْرٌ۔ فرشتہ جس بچہ میں جان پھونکتا ہے اس سے کہتا ہے تو اب دنیا میں جاتا ہے لیکن ننگ دھڑنگ (تیرے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہیں ہے)۔

لَا اَرٰى عَوْرَةً وَّ لَا قِشْرًا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں لیلہ الجن میں میں نے جنوں کو دیکھا) مگر ان کا ستر نظر نہیں آتا تھا نہ ان پر لباس دکھائی دیتا تھا۔

اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَبَا عَهَا وَاشْتَرٰى بِهَا

خَمْسَةَ اَرْؤُسٍ مِّنَ الرَّقِيْقِ فَاعْتَقَهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اٰثَرَ قِشْرَتَيْنِ يَلْبَسُهُمَا عَلٰى عِتْقِ هٰؤُلَاءِ لَغَبِيْنُ الرَّاْيِ- حضرت عمرؓ نے معاذ بن عفراء کے پاس کپڑوں کا ایک جوڑا بھیجا- انہوں نے وہ جوڑا بیچ کر پانچ غلام خریدے پھران کو آزاد کر دیا- اس کے بعد کہنے لگے جو شخص ان دو کپڑوں (یعنی چادر اور ازار کو جن کو حلہ جوڑا کہتے ہیں) ان پانچ غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند کرے اس کی عقل میں فتور ہے- (احمق اور نادان ہے)-

قُرْصٌ بِلَبَنٍ قِشْرِيٍّ- ایک روٹی اس دودھ کے ساتھ جس پر ملائی کی جھلی جم گئی ہو- (بعض نے کہا اس دودھ کے ساتھ جو اس چارہ سے بنا ہو جس کو ذور کا مہینا اگا تا ہے)-

اِذَا اَنَا حَرَّكْتُهٗ ثَارَلَهٗ قُشَارٌ- جب میں اس کو ہلاتا تو اس کا کچرا اڑ کر آتا- قشارہ وہ کچرا جو چھیلنے میں نکلتا ہے-

قُشَيْرٌ- ایک قبیلہ کا نام ہے- ابوالقاسم قشیری مشہور بزرگ اسی میں سے ہیں-

قَشٌّ- ادھر ادھر سے کھانا' جمع کرنا' جلدی دودھ دوہنا' ہاتھ سے رگڑنا' کچرے کوڑے پر جو پڑا ہو اس کو کھانا' صدقہ کے ٹکڑے کھانا' سوکھ جانا' جھاڑ دو دینا-

قُشُوْشٌ- دبلا ہونے کے بعد پھر چنگا ہونا-

تَقْشِيْشٌ- ادھر ادھر سے کھانا' زمین کانٹوں وغیرہ سے صاف کرنا-

اِقْشَاشٌ- تندرست ہونا-

اِنْقِشَاشٌ- بھاگ جانا-

قُشٌّ- جھونپڑا-

قَشَّاشٌ- قشاش کا جمع کرنے والا-

قُشَاشِيٌّ- پڑی ہوئی چیز-

قِشَّةٌ- بندر- یا بندر کا بچہ یا ایک کیڑا جو گبریلے کی طرح ہوتا ہے (گبریلا وہ کیڑا جو گوہ اٹھا کر گولیاں بنا کر لے جاتا ہے)-

كُوْنُوْا قِشَشًا- (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا) بندر ہو جاؤ (یہ جمع ہے قشۃ کی)-

قَشْعٌ- جدا کرنا' کھول دینا' دوہنا' ہلکا ہونا' سوکھ جانا-

اِقْشَاعٌ- جدا ہو جانا' کھول دینا-

اِنْقِشَاعٌ- کھل جانا' ہٹ جانا-

قِشَاعٌ- چیتھڑا-

قُشَاعَه- بلغم جو سینہ سے نکلے-

قَشْعٌ- پرانی پوستین' حمام کا کچرا' احمق بیوقوف-

قَشِعٌ- خشک' غیر مستقل مزاج' دبلا پتلا-

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَحْمِلُ قَشْعًا مِّنْ اٰدَمٍ فَيُنَادِيْ يَا مُحَمَّدُ- دیکھو ایسا نہ ہو میں قیامت کے دن تم میں سے کسی کو ایک سوکھی کھال یا پرانی مشک اٹھائے ہوئے دیکھوں وہ پکار رہا ہو "یا محمد" (مطلب یہ ہے کہ لوٹ کے مال میں سے ایک کھال یا پرانی مشک چرا رکھے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا اور مجھ سے بچانے کے لئے فریاد کرے گا)-

غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَّلَنِيْ جَارِيَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ لَّهَا- ہم نے ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ جہاد کیا آنحضرتؐ کے زمانہ میں انہوں نے مجھ کو ایک لونڈی دی لوٹ کے مال میں سے جو ایک پرانی کھال پہنے ہوئے تھی-

نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ- (ابوبکر صدیقؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے لوٹ کے مال میں سے مجھ کو ایک لونڈی دی جو ایک پرانی کھال اوڑھے تھی-

لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِكُلِّ مَا اَعْلَمُ رَمَيْتُمُوْنِيْ بِالْقِشَعِ- اگر تم سے میں وہ سب حدیثیں بیان کروں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم مجھ کو پرانی مشکوں سے مارو گے یا ڈھیلے پتھروں سے یا بلغم سے (یعنی میرے اوپر تھوکو گے مجھ کو ذلیل کرنے کو جھوٹا سمجھ کر یا مجھ کو احمق بناؤ گے- دوسری روایت میں ابو ہریرہؓ سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ میں نے آنحضرت سے علم کے دو تھیلے حاصل کئے- ایک تھیلا تو تم میں پھیلا دیا دوسرا تھیلا اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ دیا جائے)-

فَتَقَشَّعَ السَّحَابُ- ابر پھٹ گیا-

قُشَعْرِيْرَةٌ- کپکپی' لرزہ جو بخار کی آمد کے وقت ہو-

اِقْشِعْرَارٌ- کپکپانا' قحط ہونا-

إِنَّ الْأَرْضَ إِذَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهَا الْمَطَرُ ارْبَدَّتْ وَاقْشَعَرَّتْ- زمین پر جب بارش نہ ہو تو تیرہ ہو کر سٹ جاتی ہے-

قَالَتْ لَهُ هِنْدٌ لَمَّا ضَرَبَ أَبَا سُفْيَانَ بِالدِّرَّةِ لَرُبَّ يَوْمٍ لَوْ ضَرَبْتَهُ لَا قْشَعَرَّ بَطْنُ مَكَّةَ فَقَالَ أَجَلْ- حضرت عمرؓ نے ابوسفیان کو کوڑے سے مارا تو اس کی بیوی ہندہ کہنے لگی- کئی دن ایسے گزرے ہیں کہ اگر تم اس کو مارتے تو مکہ کے پیٹ میں لرزہ پڑ جاتا- حضرت عمرؓ نے کہا ہاں سچ ہے (یعنی جب ابوسفیان مکہ کا حاکم اور رئیس تھا)-

قَشَفٌ یا قَشَافَةٌ- کھال پلید ہونا' میلا کچیلا رہنا' تنگ رہنا' دھوپ یا محتاجی سے رنگ بدل جانا-

تَقَشُّفٌ- یہ قَشَفٌ کا مترادف اور ہم معنی ہے-

مُتَقَشِّفٌ- زاہد خشک مزاج' تنگدست (اس کی ضد متنعم ہے)-

رَأَى رَجُلًا قَشِفَ الْهَيْأَةِ- ایک شخص کو پھٹے حال میں میلا کچیلا دیکھا-

اَلدُّهْنُ يُسَهِّلُ مَجَارِيَ الْمَاءِ وَ يَذْهَبُ الْقَشَفَ- تیل پانی بہنے کی جگہوں کو نرم کر دیتا ہے اور جسم کی بے رونقی کو دور کر دیتا ہے-

قَشْقَشَةٌ- چیچک یا خارشت سے اچھا کرنا-

تَقَشْقُشٌ- چیچک یا خارشت سے اچھا ہونا-

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ الْمُقَشْقِشَتَانِ- سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تندرست کرنے والی ہیں (شرک و نفاق سے چنگا کرنے والی ہیں)-

تَقَشْقَشَ- چنگا ہو گیا-

قَشَمٌ- کھانا' بہت کھا جانا یا اچھا اچھا ہپ ہپ اور کڑ واکڑ وا تھوتھو مڑ جانا' گھس جانا' پانی کی نالی-

فَإِذَا جَاءَ الْمُتَقَاضِيْ قَالَ لَهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الْقُشَامُ- جب مانگنے والا آئے تو کہتا ہے اب کے میوہ خراب ہو گیا ہے-

قُشَامٌ- میوہ کا پکنے سے پہلے جھڑ جانا کم ہو جانا-

قَشْوٌ- چھیلنا' سونتنا' مسح کرنا' کینچلی اتارنا-

تَقْشِيَةٌ- کے بھی یہی معنی ہیں اور مراد پھیر دینا-

إِقْشَاءٌ- تونگری کے بعد محتاج ہونا-

قَشِيٌّ بمعنی قَسِيٌّ- کھوٹا-

وَمَعَهُ عَسِيْبُ نَخْلَةٍ مَقْشُوٌّ- آپ کے ہاتھ میں کھجور کے پتے نکالی ہوئی ایک ڈالی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں: قَشَوْتُ الْعُوْدَ- میں نے چھڑی کو چھیل ڈالا-

إِنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَدَّانَ لِيَاءٌ مُقَشًّى- اسید بن ابی اسیدؓ نے ودان میں آں حضرت کو چھلے ہوئے چنے بھیجے (پوست اترے ہوئے- نہایہ میں ہے کہ لیان ایک دانہ ہے چنے کی طرح)-

كَانَ يَأْكُلُ لِيَاءً مُقَشًّى- معاویہؓ چھلے ہوئے چنے کھاتے تھے-

بَابُ الْقَافِ مَعَ الصَّادِ

قَصْبٌ- کاٹنا-

قَصَّابٌ- گوشت کاٹنے والا-

قُصُوْبٌ- پانی نہ پینا' اپنا سر پانی سے اٹھا لینا عیب کرنا' گالی دینا-

تَقْصِيْبٌ- گالی دینا' بال گھونگھر کرنا' ہاتھوں کو گردن سے باندھ دینا-

إِقْصَابٌ- مکان میں قصب ہو جانا-

قَصَبٌ- بانس اور نرکل اور وہ نبات جس میں جوف اور گرہیں ہوں-

قَصَبُ السُّكَّرِ- شکر (چینی) والا گنا-

سَبْطُ الْقَصَبِ- آں حضرت کی ہڈیاں صاف اور برابر تھیں-

قَصَبٌ- وہ ہڈی جس میں جوف اور مغز ہو یا چوڑی صاف ہموار ہڈی-

بَشِّرْ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ- حضرت خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی خوش خبری سناؤ جو خولدار موتی کا ہو گا- محیط میں ہے کہ قصب لمبا جواہر اور باریک ملائم کپڑے کتان

کے اور تازہ شاداب موتی اور زمرد تازہ مرصع بہ یاقوت)۔

رَكِبْتُ شَانًا مِّنْ قَصَبٍ۔ میں جواہر کے ایک شان پر سوار ہوا۔

اِنَّهٗ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَهَا مِائَةَ قَصَبَةٍ۔ انہوں نے گھوڑ دوڑ کرائی تو سو قصب (بانس) کا دائرہ رکھا۔ (بعض نے کہا یہ بانس دوڑ کے آخری مقام پر گاڑا جاتا ہے جو گھوڑا پہلے اس کے پاس پہنچ جائے وہ جیت گیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَازَا قَصَبَ السَّبْقِ وَاسْتَوْلٰى عَلَى الْاَمَدِ۔ سبقت کے بانس پر پہنچ گیا اور انتہائی مقام پر قابض ہو گیا)۔

رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا (جس نے عرب میں بت پرستی کی بنا قائم کی) وہ اپنی آنت دوزخ میں کھینچ رہا تھا۔

قُصْبٌ۔ آنت یا نیچے کی بڑی آنت جس کو معاء مستقیم کہتے ہیں (اس کی جمع اقصاب ہے)۔

مَنْ يَّتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَالْجَارِّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندے اس کی وہ حالت ہو گی جو دوزخ میں اپنی آنت کھینچنے والے کی۔

قَالَ لِعُرْوَةَ هَلْ سَمِعْتَ اَخَاكَ يَقْصِبُ نِسَاءَ مَا قَالَ لَا۔ عبدالملک بن مروان نے عروہ بن زبیر سے پوچھا کیا تم نے اپنے بھائی (عبداللہ بن زبیر کو ہماری عورتوں پر عیب لگاتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں (قصاب قصابۃ اس کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں پر عیب لگائے ان کی برائی کرے)۔

مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَةً كُتِبَ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ كُلِّ قَصَبَةٍ۔ جو شخص رات کو دس رکعتیں (تہجد کی) پڑھے اس کے لئے اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی جتنی دنیا میں خولدار بانس یا چھڑیاں ہیں۔

لَا تُسَلِّمِ ابْنَكَ قَصَّابًا فَاِنَّهٗ يَذْبَحُ حَتّٰى تَذْهَبَ الرَّحْمَةُ مِنْ قَلْبِهٖ۔ اپنے بچہ کو قصاب کے سپرد مت کر۔ (اس کو قصائی کا پیشہ مت سکھا) کیونکہ قصاب کے دل میں جانور کاٹتے کاٹتے رحم نہیں رہتا۔

قُصْبَانِيٌّ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قَصْدٌ۔ ارادہ کرنا' طلب کرنا' متوجہ ہونا' اعتماد کرنا' اعتدال (میانہ روی) کرنا' عدل کرنا' توڑنا' مجبور کرنا۔

قَصَادَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَقْصِيْدٌ۔ توڑنا۔

اِقْصَادٌ۔ تیر نشان پر پڑنا' ڈنک لگا کر مار ڈالنا۔

تَقَصُّدٌ۔ ٹوٹ جانا' مر جانا۔

اِقْتِصَادٌ۔ قصیدہ بنایا' اعتدال کرنا۔

اِنْقِصَادٌ۔ ٹوٹ جانا۔

قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ سیدھی مستقیم راہ حق کی طرف پہنچا دے۔

كَانَ اَبْيَضَ مُقَصَّدًا۔ آں حضرتؐ سفید رنگ میانہ قامت تھے (نہ لمبے نہ ٹھگنے نہ بہت موٹے نہ دبلے)۔

اَلْقَصْدَ اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ میانہ روی (اعتدال) اختیار کرو' تم اپنی مراد کو پہنچو گے (یہ حدیث تمام علم اخلاق کو جامع ہے بڑی بڑی پوٹ کتابوں کا خلاصہ ہے۔ ہر ایک امر میں اعتدال یعنی توسط کی راہ چلنا نہ افراط کرنا نہ تفریط کرنا یہی کمال ہے جو انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچا دیتا ہے۔ بہت دوڑ کر چلنے والا تھک کر گر پڑتا ہے۔ کھانا پینا' حرکت سکون' سونا جاگنا' کلام خاموشی' محنت ریاضت کرنا سب میں اعتدال کی ضرورت ہے اور افراط اور تفریط دونوں مضر ہیں)۔

كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔ آں حضرتؐ کی نماز متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط ہوتا (نہ بہت لمبا نہ بہت مختصر اور نماز خطبہ سے زیادہ لمبی ہوتی)۔

عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا۔ تم اپنے اوپر اعتدال کا راستہ لازم کر لو۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ وَلَا يَعِيْلُ۔ جو شخص خرچ کرنے میں میانہ روی کرے گا (جتنی چادر ہے اتنے ہی پاوں پھیلائے گا) وہ کبھی محتاج نہ ہو گا (اس کو دوسروں سے مانگنے کی ان کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور گڑگڑانے کی ضرورت نہ ہو گی)۔

لَوْ قَصَدَفِيْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ۔ اگر وہ اپنے کلام میں میانہ روی کرتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا۔

اَلْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ

النُّبُوَّةِ- میانہ روی (بیچ کی چال چلنا) نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مجمع البحار میں ہے کہ میانہ روی دو قسم کی ہے- ایک تو وہ جو اچھے اور برے کام کے درمیان ہے جیسے ظلم اور عدل' اور بخل اور سخاوت کے درمیان' اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا: فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ' وہاں اقتصاد سے یہی مراد ہے یعنی جس کے کچھ کام اچھے ہوں کچھ برے ڈوسرے وہ جو دو برے کاموں کے درمیان ہو جیسے اسراف اور بخل یا تہور اور جبن کے درمیان یہ سراسر اچھا ہے اور ہر طرح محمود ہے)-

وَاَقْصَدَتْ بِاَسْهُمِهَا- اس نے اپنے تیر نشانے پر لگائے (شاعر کہتا ہے

اَصْبَحَ قَلْبِيْ مِنْ سُلَيْمٰى مُقْصَدًا
اِنْ خَطَأً مِّنْهَا وَاِنْ تَعَمُّدًا

یعنی سلیمی کی طرف سے میرا دل نشانہ ہو گیا ہے' اس کا ہر ایک تیر نظر میرے دل پر پڑتا ہے' پار ہو جاتا ہے' میرا قاتل ہے خواہ وہ جان بوجھ کر لگائے یا بھول چوک سے-

كَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰى تَقَصَّدَتْ- نیزہ بازی یہاں تک ہوئی کہ نیزے ٹوٹ گئے (ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے)-

اِقْتَصِدْ فِيْ عِبَادَتِكَ- عبادت میں میانہ روی کر (تاکہ ہمیشہ کے لئے نبھ جائے' مبالغہ کرے گا تو چند روز میں چھٹ جائے گی)-

اَلْقَصْدُ مِنَ الْكَافُوْرِ اَرْبَعَةُ مَثَاقِيْلَ- کافور کی اعتدالی مقدار چار مثقال ہے-

اَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ- یا اللہ میں تجھ سے محتاجی اور تونگری کے بیچ بیچ کا حصہ مانگتا ہوں (نہ اتنا مال دار کر کہ تجھ سے غافل ہو جاؤں' عیش و عشرت میں پڑ جاؤں' نہ اتنا محتاج کر کہ ضروری حاجتیں پوری نہ کر سکوں- لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلاؤں)

مَا عَالَ امْرَأٌ فِي اقْتِصَادٍ- کوئی آدمی میانہ روی کرنے والا محتاج نہیں ہوا-

قَصِيْدَه- وہ نظم جس میں سات شعروں سے زیادہ ہوں یا دس شعروں سے- اور وہ عورت جس کے پاس لوگ بدکاری کے لئے جائیں- اور موٹی اونٹنی-

رُمْحٌ اَقْصَادٌ- ٹوٹے نیزے-

قَصْرٌ یا قُصُوْرٌ- باز رہنا' عاجز ہونا' تیر نشانہ پر نہ لگنا' غصہ تھم جانا' مہنگا ہونا' پست قد ہونا' گھٹ جانا' تنگ کرنا' چھوٹا کرنا' نماز کی صرف دو رکعتیں پڑھنا' کپڑا کوٹ کر دھو کر سفید کرنا' قید کرنا-

قَصَّارٌ- دھوبی-

قِصَارَةٌ- دھوبی کا پیشہ-

قَصَرٌ- گردن کا سوکھ جانا-

تَقْصِيْرٌ- چھوٹا کرنا' کوٹ سفید کرنا' باز رہنا (قدرت کے ساتھ) ٹھگنا بچہ جننا-

تَقَصُّرٌ- قاصر رہنا-

تَقَاصُرٌ- باز رہنا' قصور ظاہر کرنا-

اِقْتِصَارٌ- بس کرنا' قناعت کرنا' اکتفا کرنا-

اِسْتِقْصَارٌ- قاصر یا مقصر سمجھنا-

مَقْصُوْرَة- محل یا محل کے اندر جو حجرہ ہو-

قَيْصَر- بادشاہ روم کا لقب ہے-

قَصْرٌ- محل-

قُصَارٰی- کوشش کی انتہا یا جس کام پر اقتصار کیا جائے یا انجام-

مَنْ كَانَ لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ اَصْلٌ فَلْيَسْتَمْسِكْ بِهٖ مَنْ لَّمْ يَكُنْ فَلْيَجْعَلْ لَهٗ بِهَا اَصْلًا وَّلَوْ قَصَرَةً- مدینہ طیبہ میں جس شخص کا کوئی درخت ہو وہ اس کو تھامے رہے اگر نہ ہو تو ایک ہی درخت اپنا لگا لے-

قَصَرَةٌ- درخت کی جڑ (اس کی جمع قَصَرٌ ہے اور گردن کو بھی کہتے ہیں)-

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَرَةِ هٰذَا مَوَاضِعُ لِسُيُوْفِ الْمُسْلِمِيْنَ- (ابو سفیان حضرت سلمان فارسیؓ کے سامنے سے گزرا تو انہوں نے کہا) اس کی گردن میں مسلمانوں کی تلواریں پڑنے کی جگہیں تھیں (یعنی یہ واجب القتل تھا کیونکہ پیغمبر صاحب اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا- شاید حضرت سلمانؓ نے یہ اس وقت فرمایا ہو گا جب ابو سفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے- بعض نے کہا اسلام لانے

کے بعد فرمایا)-

اِنِّیْ لَا جِدُ فِیْ بَعْضِ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْکُتُبِ الْاَ قْبَلُ الْقَصِیْرُ الْقَصَرَۃِ صَاحِبُ الْعِرَاقَیْنِ مُبَدِّلُ السُّنَّۃِ یَلْعَنُہٗ اَھْلُ السَّمَاءِ وَاَھْلُ الْاَرْضِ وَیْلٌ لَّہٗ ثُمَّ وَیْلٌ لَّہٗ- میں کسی آسمانی کتاب میں یوں پاتا ہوں کہ ترچھا کوتاہ گردن دونوں عراقوں (عراق عرب اور عراق عجم) کا حاکم طریقہ سنت کو بدلنے والا اس پر آسمان اور زمین والے سب لعنت کرتے ہیں اس کی خرابی ہے اس کی خرابی ہے (مراد حجاج بن یوسف ہے جو عبد الملک بن مروان کی طرف سے عراقین کا گورنر تھا)-

اِنَّھَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصَرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ لِلشِّتَاءِ ثَلٰثَۃَ اَذْرُعٍ اَوْ اَقَلَّ وَنُسَمِّیْہِ الْقَصَرَ- عبداللہ بن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں انھا ترمی بشرر کالقصر کہا کہ ہم لوگ جاڑے کے لئے تین تین ہاتھ کی یا اس سے کم لکڑیاں اٹھا کر رکھتے ان کو قصر کہتے تو مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے اتنے بڑے شرارے اٹھیں گے (بعض نے کہا قصر سے اونٹ کی گردنیں مراد ہیں- مشہور قرات کالقصر ہے بہ سکون صاد یعنی محلوں کی طرح اس میں سے چنگاریاں اڑیں گی)-

مَنْ شَھِدَ الْجُمُعَۃَ فَصَلّٰی وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا بِقَصْرِہٖ اِنْ لَّمْ تُغْفَرْ لَہٗ جُمُعَتَہٗ تِلْکَ ذُنُوْبُہٗ کُلُّھَا اَنْ تَکُوْنَ کَفَّارَتُہٗ فِی الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ تَلِیْھَا- جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے (مسجد میں) حاضر ہو پھر نماز پڑھے اور کسی کو اخیر تک نہ ستائے اگر اس جمعہ میں اس کے اگلے سب گناہ نہ بخشے جائیں گے تو آئندہ جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں قُصْرُکَ اَنْ تَفْعَلَ کَذَا یعنی تیری آخری کوشش یہ ہوگی کہ ایسا کرے یا تجھ کو ایسا کرنا کافی ہے بس ہے- اسی طرح قُصَارُکَ اور قُصَارَکَ یعنی تجھ کو بس کرتا ہے یا تیری انتہا یہ ہے)-

فَاِنَّ لَہٗ مَا قَصَرَ فِیْ بَیْتِہٖ- اس کو وہی ملے گا جس نے اس کو گھر میں روک رکھا-

فَاَبٰی اَنْ یُّسْلِمَ قَصْرًا فَاَعْتَقَہٗ- ثمامہ بن اثال نے قید کی حالت میں اسلام لانے سے انکار کیا (آں حضرتؐ نے اس کو مسجد کے ستون سے بندھوا دیا تھا) آپ نے اس کو چھوڑ دیا (قید سے آزاد کر دیا- تب ثمامہ ایک طرف گئے اور غسل کیا اور آ کر بخوشی مسلمان ہوئے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- ثمامہ نے زور زبردستی سے اسلام لانے سے انکار کیا- تو اصل میں قَسْرًا ہوگا- سین کو ضاد سے بدل دیا اور یہ تبادلہ کلام عرب میں بہت ہوا کرتا ہے)-

وَلَیَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا- اس کو مجبور کریں گے حق بات قبول کرنے پر-

اِنَّا مَعْشَرُ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَّقْصُوْرَاتٌ- ہم عورتوں کے گروہ ہیں جو روکی گئی ہیں قید ہیں (بغیر خاوند کی اجازت کے کہیں جا نہیں سکتیں-

فَاِذَا ھُمْ رَکْبٌ قَدْ قَصَرَبِھِمُ اللَّیْلُ- دیکھا تو وہ چند سوار لوگ ہیں جن کو رات نے روک رکھا ہے (رات ہو جانے کی وجہ سے اتر پڑے ہیں آگے نہیں جا سکتے)-

قُصِرَ الرِّجَالُ عَلٰی اَرْبَعٍ مِّنْ اَجْلِ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی- مردوں کو یتیموں کا مال محفوظ رکھنے کے لئے چار عورتوں پر روک دیا گیا (چار بیویوں سے زیادہ نکاح نہیں کر سکتے- اگر چار کی قید نہ ہوتی تو ہر ایک یتیم لڑکی کو نکاح میں لا کر اس کا مال دبا لیتے)-

اِنَّہٗ مَرَّ بِرَجُلٍ قَدْ قَصَرَ الشَّعْرَ فِی السُّوْقِ فَعَاقَبَہٗ- حضرت عمرؓ ایک شخص پر سے گزرے جس نے عین بازار میں بال کترائے تھے- آپ نے اس کو سزا دی (کیونکہ بازار یا مجمع میں بال کترانے سے بال اڑ کر ہوا میں جائیں گے اور لوگوں پر گریں گے کھانے کی چیزوں میں پڑیں گے)-

نَزَلَتْ سُوْرَۃُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰی بَعْدَ الطُّوْلٰی- چھوٹی سورئہ نساء (یعنی سورہ طلاق) بڑی سورہ نسا (یعنی سورہ بقرہ) کے بعد اتری ہے (تو سورہ طلاق کی آیت وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ- مخصص اور ناسخ ہے سورۂ بقرہ کی اس آیت کی وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا)-

اِنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ

اَلْمَسْئَلَةَ- آں حضرتؐ کے پاس ایک گنوار آیا کہنے لگا مجھ کو کوئی ایسا کام بتلایئے جو بہشت میں لے جائے- آپ نے فرمایا تو نے بات تو مختصر کہی لیکن سوال بہت بڑا ہے (کیونکہ بہشت میں جانے کے لئے بہت سے عقائد اور اعمال کی ضرورت ہے جن کی تفصیل بہت طویل ہے)-

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- (ذوالیدین نے عرض کیا) یارسول اللہ صلعم کیا نماز گھٹا دی گئی یا گھٹ گئی یا آپ بھول گئے (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ نے بھولے سے دو ہی رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا اور وہ نماز چار رکعتی تھی- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھول کر بات کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ اور ذوالیدین دونوں نے باتیں کیں اور باوجود اس کے آں حضرتؐ نے صرف دو ہی رکعتیں پڑھ کر نماز کو پورا کر دیا اور اگلی دو رکعتیں قائم رکھیں ان کا اعادہ نہیں کیا بعض نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب نماز میں بات کرنا منع نہیں ہوا تھا- مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے)-

قُلْتُ لِعُمَرَ اِقْصَارُ الصَّلٰوةِ الْيَوْمَ- میں نے حضرت عمرؓ سے کہا- آج کل سفر میں نماز کا قصر کرنا کیسا ہے (حالانکہ قرآن میں نماز کا قصر اس وقت بتلایا گیا ہے جب کافروں کی ایذا رسانی کا ڈر ہو)-

كَانَ اِذَا خَطَبَ فِیْ نِكَاحٍ قَصَّرَ دُوْنَ اَهْلِهِ- جب وہ نکاح کا پیغام کہیں بھیجتے تو اپنے سے کم درجہ والوں کے پاس (اور جو اپنے سے بڑھ کر ہوتے ان سے نکاح کا پیغام نہیں کرتے)-

اِنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ يَشْتَرِطُ ثَلٰثَةَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةَ- بٹائی میں کوئی یہ شرط کرتا کہ تین نالیوں کا غلہ ہم لیں گے- اسی طرح روندنے کے بعد جو غلہ بالیوں میں رہ جائے گا (جس کو شام کے لوگ قصری کہتے ہیں)-

فَنُصِيْبُ مِنَ الْقِصْرِیِّ- ہم قصری غلہ لیا کرتے-

كُنَّا نُخَابِرُ مِنَ الْقِصْرِیِّ- ہم قصری غلہ لینے پر بٹائی کرتے-

اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ- میں بہشت کے داہنے جانب سفید محل (موتی محل) تجھ سے مانگتا ہوں-

اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ یا يُقَصِّرُ- آں حضرتؐ انیس دن تک ٹھہرے رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے-

اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ یا قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ- (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تمہاری قوم (قریش والوں) کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی (تو انہوں نے حطیم کو خانہ کعبہ کے باہر چھوڑ دیا- کمی پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ کعبہ کی تعمیر میں حلال مال لگانا ٹھہرا تھا جوڑنا کی خرچی یا سود یا ظلم کا روپیہ نہ ہوا)-

اِسْتَقْصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ- (وہی معنی ہیں)-

يَقْصُرُ بِهَا الْخُطَا- چھوٹے چھوٹے قدم وہاں رکھتے-

فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ- خطبہ کو چھوٹا اور مختصر کر-

فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ- نماز کو لمبا کرو (یعنی جمعہ کی نماز کو اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھو) اور خطبہ مختصر کرو)-

لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ- نہ تو آپ ہاتھ میں بالوں کو لے کر ان کو نچوڑتے تھے نہ ہاتھ سے تھامتے تھے (بلکہ صرف انگلیاں ان پر رکھ کر پانی نکال رہے تھے- ایک روایت میں لَا يَعْصِرُ ہے یعنی نچوڑتے نہ تھے)-

وَلْيُقَصِّرْ وَلْيُحَلِّلْ- عمرے کا احرام کھول کر بال کترا ڈالے (اگرچہ سر منڈانا افضل ہے مگر چونکہ ابھی حج کرتا ہے لہٰذا حج کے بعد سر منڈانا بہتر ہے)-

يُقَصِّرُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِالْمِشْقَصِ- مروہ پہاڑ پر تیر کی نوک سے بال کترا رہے تھے (بعض نے کہا قصر سے یہاں مونڈنا مراد ہے)-

وَالْمُقَصِّرِيْنَ- (آں حضرتؐ نے تین بار یوں فرمایا' یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے جن کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا تھا- اور تیسری بار میں یوں فرمایا) اور بال کتروانے والوں کو (آپؐ نے حجۃ الوداع میں یا حدیبیہ میں صحابہ کو یہ حکم دیا تھا کہ احرام کھول ڈالو- بعض نے اس میں تامل کیا- آخر کھول ڈالا- لیکن چونکہ بالوں کا کترانا منڈانے سے کم درجہ ہے اس

لئے بعض نے بال کترانے پر اکتفا کی اور بعض نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقدم سمجھ کر سر منڈوا ڈالا - آپ نے ان کے لئے تین بار دعا کی اور کترانے والوں کے لئے ایک بار)-

ثُمَّ اَقْصِرُ عَنِ الصَّلٰوةِ - پھر نماز پڑھنے سے باز رہ (مجمع البحار میں ہے کہ ''اقصار'' قدرت کے ساتھ باز رہنا اور ''قصر'' عاجزی کے ساتھ باز رہنا-

قَالَ لِصَاحِبِ الْجُشَاءِ اَقْصِرُ - آپ نے اس شخص سے فرمایا جو زور زور سے ڈکاریں لے رہا تھا - ارے ڈکار لینا چھوڑ (یعنی کم کھا - اتنا کھانا کیا ضرور کہ زور زور سے ڈکاریں آئیں)-

یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ - ارے گناہ کا قصد کرنے والے گناہ کرنا چھوڑ (توبہ کر)-

هٰذِهِ الْمَقَاصِيرُ اِنَّمَا اَحْدَثَهَا الْجَبَّارُوْنَ - ان حجروں یا محلوں کو تو ظالم بادشاہوں نے نکالا ہے (جو کوئی ان کے باہر رہ کر اس شخص کی اقتدا کرے جو ان کے اندر ہو تو اس کی نماز درست نہ ہو گی)-

كَانَ يُصَلِّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ عِنْدَ قَصْرِ النُّجُوْمِ - عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب تارے گہن جاتے (یعنی خوب نمایاں ہو جاتے)-

قَوْصَرَّہ - کھجور کا تھیلہ-

قَصٌّ یا قَصَصٌ - پیچھے لگنا' اطلاع دینا' اچھی طرح ٹھیک حدیث بیان کرنا' کاٹنا' کترنا' حمل ظاہر ہونا' نزدیک کرنا-

تَقْصِيْصٌ - گچ کرنا (جیسے تَجْصِيْصٌ ہے) کاٹنا-

مُقَاصَّةٌ - مجرائی کرنا-

اِقْصَاصٌ - (بمعنی قَصٌّ ہے) دبلا ہونا اس قدر کہ اٹھ نہ سکے' بدلہ لینا' اپنے آپ کو قصاص کے لئے سپرد کر دینا' نزدیک ہونا-

تَقَصُّصٌ - پیچھے لگنا' یاد کرنا-

تَقَاصٌّ - مجرا لینا-

اِقْتِصَاصٌ - (بمعنی قَصٌّ ہے) قصاص لینا' حدیث کی ٹھیک روایت کرنا-

اِسْتِقْصَاصٌ - قصاص کی درخواست کرنا-

قَاصٌّ - داستان گو' حکایتیں بیان کرنے والا کہانیاں کہنے والا-

قُصَاصُ الشَّعْرِ - بال اگنے کی جگہ جہاں ختم ہوتی ہے-

قُصَاصَةٌ - کترا ہوا ناخن' بال کپڑا وغیرہ-

لَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ - اپنا خواب اسی سے بیان کر جو تیرا دوست ہو (کیونکہ دشمن بری تعبیر دے گا اور پھر شاید ایسا ہی ظہور ہو)-

لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ - اگلے تاریخی واقعات اور فسانے وہی بیان کرتا ہے جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو (تاکہ لوگ ان واقعات اور حکایات سے عبرت لیں اور ان امور سے پرہیز کریں جن سے حکومت میں خلل آتا ہے) یا مغرور اور گھمنڈی ہو' ریا کار ہو (لوگوں میں اپنا زہد اور تقویٰ اور پرہیز گاری جتانے کو اگلے بزرگوں کی نقلیں سنایا کرے جیسے حافظ صاحب فرماتے ہیں

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبری کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگری کنند

ترجمہ:- وعظ کرنے والے منبروں پر بڑے رعب سے بیٹھے ہوتے ہوئیں لیکن جب تنہا ہوتے ہیں تو پھر غلط کام کرتے ہیں- بعض نے کہا یہاں قَصٌّ سے خطبہ سنانا منظور ہے کیونکہ اگلے زمانہ میں خود حاکم اور امیر یا ان کے قائم مقام خطبہ بنایا کرتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے - اگلے تاریخی واقعات بیان کیا کرتے تھے-)

لَا يَسْجُدُ سُجُوْدَ الْقَاصِّ - قصہ خواں یک طرح سجدہ نہ کرے (کیونکہ اس کا قصد تلاوت کا نہیں ہوتا)-

وَقَاصٌّ يَقْرَاُ - ایک قصہ خواں قرآن پڑھتا ہے (اور قرآن پڑھ کر ظاہر میں وعظ کا نام کر کے ادھر ادھر کی زٹلیات' حکایت و خرافات بیان کرتا ہے - انہوں نے یہ حال سن کر انا للہ کہا کیونکہ یہ قیامت کی نشانی ہے)-

اَلْقَاصُّ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ - قصہ خواں واعظ اللہ کے غضب کا انتظار کرتا رہے (جھوٹی نقلیں بیان کرنے پر غضب الٰہی کا منتظر

رہے)۔

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَمَّا قَصُّوْا هَلَكُوْا یا لَمَّا هَلَكُوْا قَصُّوْا۔ بنی اسرائیل کے لوگ جب قصے اور نقلیں بیان کرنے لگے (عمل کرنا چھوڑ دیا) تو تباہ ہو گئے یا جب بنی اسرائیل تباہ ہوئے تو لگے قصے بیان کرنے (بس قصوں کے بھروسے پر فرائض اور واجبات کے ادا کرنے میں سستی شروع کی)

اَحْسَنُ اِقْتِصَاصًا۔ حدیث کو اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَاصِّ عُمَرَ۔ محمد بن قیس سے جو عمر کے قصہ خواں تھے۔

فَقَالُوْا كَذَا وَكَذَا قِصَّةً۔ انہوں نے ایسا ایسا کہا ایک قصہ بیان کیا۔

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِیْ قَصَصِهٖ۔ ابو ہریرہؓ سے ان کے قصوں میں سنا۔

قِصَّةُ الْمَوْجُوْمِ۔ یہ قصہ ہے کہ حضرت داؤد پیغمبر نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جس پر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی تھی۔ حضرت سلیمان نے جب ان گواہوں کو جانچا تو ان کے بیان میں اختلاف پایا۔ آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا۔

قِصَّةُ الصَّبِیِّ۔ یہ قصہ ہے کہ دو عورتیں ایک بچہ میں جھگڑ رہی تھیں (وہ کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے دوسری کہتی تھی میرا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ اس عورت کو دلا دیا جو عمر میں بڑی تھی۔ پھر یہ مقدمہ حضرت سلیمانؑ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''چھری لاؤ' اس بچہ کے دو ٹکڑے کر کے آدھوں آدھ دونوں کو بانٹ دو۔ یہ سن کر بڑی عمر والی عورت خاموش رہی اور چھوٹی نے کہا نہیں' آپ بچہ کو نہ کاٹیے' بڑی کو دے دیجیے۔ تب حضرت سلیمانؑ نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا)۔

اَتَانِیْ اٰتٍ فَقَدَّ مِنْ قَصِّیْ اِلٰی شِعْرَتِیْ۔ ایک فرشتہ آیا اس نے اس کے سینہ سے لے کر پیڑو تک میرا پیٹ چیر ڈالا۔

كَرِهَ اَنْ تُذْبَحَ الشَّاةُ مِنْ قَصِّهَا یا مِنْ قَصَصِهَا۔ بکری کو سینہ پر سے ذبح کرنا مکروہ رکھا۔

كَانَ يَبْكِیْ حَتّٰی يُرٰی اَنَّهٗ قَدِ انْدَقَّ قَصَصُ زَوْرِهٖ وہ اتنا روتے تھے (کہ لوگ سمجھتے تھے ان کے سینہ کی ہڈی پس گئی یا ٹوٹ گئی۔

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰی قُصَاصِ الشَّعْرِ۔ آں حضرتؐ سجدہ میں پیشانی کے اس مقام کو لگاتے جہاں تک سر کے بال ختم ہوتے ہیں۔

وَرَاَيْتُهٗ مُقَصَّصًا۔ میں نے اس کے سر پر بالوں کا چٹلہ دیکھا۔

وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَّلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ۔ تم تو ان دنوں میں بچے تھے' تمہارے سر پر دو چوٹیاں تھیں یا دو زلفیں۔

تَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِیْ يَدِ حَرَسِیٍّ۔ معاویہؓ نے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا (اور اہل مدینہ سے کہا تمہارے عالم لوگ کہاں گئے جو ایسی بات یعنی دوسرے کے بال اپنے بالوں میں جوڑنے سے منع نہیں کرتے' جس سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا ہے)۔

فَتَنَاوَلَ قُصَّةً۔ بالوں کا ایک گچھا لیا۔

اَمَّا حَلْقُ الْقُصَّةِ وَشَعْرِ الْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَاْسَ بِهِمَا وَ لٰكِنَّ الْقَزَعَ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ لیکن لڑکوں کے لئے پیشانی اور گدی کے بال مونڈنا اس میں کچھ قباحت نہیں اور قزع (جس سے آں حضرت صلعم نے منع کیا ہے) وہ اور چیز ہے (قزع کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

قَصَّ اللّٰهُ بِهَا خَطَايَاهُ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کر دے گا (معاف کر دے گا)۔

نَهٰی عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر گچی کرنے سے منع فرمایا (یعنی پختہ قبر بنانے سے)۔

قَصَّہ۔ کہتے ہیں چونے گچی کو (جب قبروں کو گچ کرنا منع ہوا تو ان پر عمارتیں گنبد چوکھنڈی وغیرہ بنانا کب درست ہوگا)۔

لَا تَغْتَسِلْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ حَتّٰی تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ۔ اے عورتو! تم حیض کا غسل اس وقت تک مت کرو جب تک وہ کپڑا یا روئی کا ٹکڑا جو شرمگاہ میں رکھا جاتا ہے سفید صاف چونے کی طرح نہ دیکھ لو (اس پر خون کی زردی یا سرخی نہ ہو۔ بعض نے کہا قصہ سے مراد یہاں وہ سفید سفید مادہ ہے جو سفید

دھاگے کی طرح حیض ختم ہو جانے پر عورتوں کی شرم گاہ سے نکلتا ہے- کرمانی نے کہا قصہ وہ سفید پانی ہے جو حیض کے اختتام پر نکلتا ہے' وہ رحم کی صفائی پر دلالت کرتا ہے)-

بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ- نقشی پتھر اور گچ سے یا قَصَّةٌ عَلٰى مَلْحُوْدَةٍ- اے گچ جو قبر میں گاڑی ہوئی پر لگا ہے (ان کے جسم کو قبر سے تشبیہ دی جو گچ کی گئی ہو اور ان کی جانوں کو مردوں کے جسم سے جو قبر کے اندر ڈھپنے ہوتے ہیں)-

اِنَّهٗ خَرَجَ زَمَنَ الرِّدَّةِ اِلٰى ذِی الْقَصَّةِ- حضرت ابوبکرؓ جب عرب کے بعض لوگ اسلام سے پھر گئے ذو القصہ کی طرف گئے (ذو القصہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں چونا رہتا تھا- ایک نسخہ میں کَانَ بِهٖ حَصًا ہے- یعنی وہاں کنکریاں تھیں)-

فَتَقُصُّهٗ بِرِيْقِهَا- پھر اپنے تھوک سے (یعنی منہ لگا کر دانتوں سے) اس کا کاٹے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَصَّ الْاَثَرَ یا اِقْتَصَّهٗ نشان پر لگا نشان پر چلتا رہا)-

فَجَاءَ وَاقْتَصَّ اَثَرَ الدَّمِ- پھر وہ آیا اور خون کے نشانوں پر چلا-

فَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ- حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے ان کی بہن سے کہا تو اس کے پیچھے پیچھے جا (دیکھ یہ صندوق کہاں جاتا ہے' کون اس کو لیتا ہے)-

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ- میں نے آں حضرتؐ کو دیکھا' آپ لوگوں کو اپنے سے بدلہ لینے دیتے (اگر کسی کو کوئی صدمہ پہنچاتے تو فرماتے تو بھی مجھ کو اتنا ہی صدمہ پہنچا' بدلہ لے لے- ایک بار ایسا ہوا کہ لڑائی کی صف آپ سیدھی کر رہے تھے' ایک شخص اپنا سینہ باہر نکالے ہوئے تھا آپ نے اس کو نچا دیا کہ صف کے برابر ہو جا- وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو صدمہ پہنچایا' مجھ کو بدلہ دلایئے- آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ قمیص پہنے ہیں میں ننگا تھا- آپ نے یہی سن کر قمیص اوپر اٹھا لیا پیٹ کھول دیا تب اس شخص نے آپ کے پیٹ کا بوسہ لیا- آں حضرتؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہؐ یہ میدان جنگ ہے معلوم نہیں میں مارا جاتا ہوں یا زندہ رہتا ہوں- تو میں نے چاہا کہ آخری وقت میں آپ کے جسم مبارک کو چھو لوں)-

اُتِیَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لِمُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ اِضْرِبْهُ الْحَدَّفَرَاٰهُ عُمَرُ وَهُوَ يَضْرِبُهٗ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَقَالَ قَتَلْتَ الرَّجُلَ كَمْ ضَرَبْتَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَقِصَّ مِنْهُ بِعِشْرِيْنَ- ایک شخص نے شراب پی تھی- وہ حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا- آپ نے مطیع بن اسود سے کہا' اس کو حد لگا (اسی کوڑے) مطیع نے مارنا شروع کیا- حضرت عمرؓ نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت زور زور سے مار رہا ہے- فرمایا تو نے اس کو مار ڈالا' اچھا کتنے کوڑے مارے؟ مطیع نے کہا ساٹھ کوڑے- حضرت عمرؓ نے کہا بس کر' اب بیس کوڑے جو باقی ہیں وہ زور زور سے مارنے کا بدل ہو گئے (معلوم ہوا کہ شرابی کو ہلکے ہلکے مارنا چاہیے بعض نے تو جوتے یا کپڑے سے بھی مارنا کافی رکھا ہے اور آں حضرتؐ نے شراب خواری کی کوئی حد مقرر نہیں کی- لیکن حضرت عمرؓ نے بہ مشورہ صحابہ حد قذف کی طرح اس میں اسی کوڑے مقرر کیے)-

فَيَتَقَاصُّوْنَ- پھر دوزخ سے نکلنے کے بعد ان لوگوں کا انصاف ہو گا (مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلایا جائے گا- مہلب نے کہا یہ بدلہ خفیف مظالم میں ہو گا جیسے طمانچہ مارنے یا گالی دینے میں- بعض نے کہا مالی مظالم میں اس طرح بدلہ لیا جائے گا کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی تو مظلوم کی نیکیاں زیادہ ہو کر اس کو بہشت میں بلند درجہ ملے گا اور ظالم کی نیکیاں کم ہو کر اس کو کم درجہ ملے گا)-

اَلْقِصَاصَ الْقِصَاصَ- قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا-

وَاللّٰهِ لَا تُقْتَصُّ- اللہ کی قسم کبھی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا (اس سے یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے حکم کو میں نہیں ماننے کا' کیونکہ یہ تو کفر ہے اور صحابہؓ سے اس کا صادر ہونا بعید ہے- بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری خواہش پوری کرے گا اور قصاص نہ ہو گا- ایسا ہی ہوا کہ مستغیثہ عورت کے وارث دیت پر راضی ہو گئے- اور آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے

ایسے ہیں اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو وہ ان کی قسم سچی کر دے گا)

فَلْيُرْ فِعْهُ اِلٰى اَقَصِّهٖ مِنْهُ-تو اس شخص کے پاس لے جائے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہو-

وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ- تیری دو زلفیں یا پیشانی پر دو چوٹیاں تھیں-

قَصُّ الشَّارِبِ- ان دس سنتوں میں ایک مونچھ کترنا ہے (اتنی کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن مونچھ بالکل مونڈ ڈالنا یہ خوب نہیں ہے اور اَحْفُو الشَّوَارِبَ کے معنی یہ ہیں کہ ہونٹ سے جو بال بڑھ گئے ہوں ان کو دور کر ڈالو- لیکن بعض اہل کوفہ اور اہل ظاہر نے یہ کہا ہے کہ مونچھوں کو جڑ سے کتر ڈالنا بہتر ہے اور دوسرے علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے یہ مثلہ ہے اور انسانی صورت بگاڑنا ہے- اور بعض حنفیوں نے مجاہدین اور غازیوں کے لئے مونچھوں کا بڑھانا جائز رکھا ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے)-

مَا بَيْنَ قُصَاصِ الشَّعْرِ اِلٰى طَرْفِ الْاَنْفِ مَسْجِدٌ- پیشانی پر جہاں بال اگتے ہیں وہاں سے ناک کے کونے تک سجدے میں زمین پر لگانا چاہئے-

نَهٰى عَنِ الْقَنَازِعِ وَالْقُصَصِ- پٹے اور چوٹیاں رکھنے سے منع فرمایا (قنزعة یہ ہے کہ سارا سر مونڈا جائے اور تھوڑا سا حصہ یعنی چند یا پر بال چھوڑ دیئے جائیں جو ہند کے مشرکوں کا طریق ہے- قنازع اس کی جمع ہے)

قُنْزُعٌ- دیوث کو بھی کہتے ہیں-

لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ حَاضَتْ اَنْ يَتَّخِذَ قُصَّةً وَّلَا جُمَّةً- جو عورت حائضہ ہو جائے وہ پیشانی پر چوٹی یا سر پر پٹے نہ رکھے (بلکہ سارے سر پر بال رکھے)-

قُصُّوا الْاَظْفَارَ لِاَنَّهَا مَقِيْلُ الشَّيْطَانِ- ناخون کترا تے رہو کیونکہ شیطان وہاں ہوتا ہے (یعنی گندگی وہاں جمع رہتی ہے)-

وَمِنْهُ يَكُوْنُ النِّسْيَانُ- ناخون بڑھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے (حافظہ کم ہو جاتا ہے)-

اِنَّهٗ رَاٰى قَاصًّا فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَهٗ- انہوں نے مسجد میں ایک قصے بیان کرنے والے (واعظ) کو دیکھا تو اس کو مارا (یعنی اس واعظ کو جو وعظ میں بے اصل حکایات بیان کرتا ہے)-

قَصْعٌ- پانی کے گھونٹ نگلنا' جگالی کو باہر نکالنا' پیٹ کے اندر لے جانا' چبانا' لازم کر لینا' تسکین دینا' بھر جانا' مار ڈالنا' چھوٹا سمجھنا' حقیر جاننا' سر پر چپت لگانا-

قَصْعٌ اور قَصَاعَةٌ- دیر میں جوانی آنا-

تَقْصِيْعٌ- لازم کر لینا' تسکین دینا' بل میں سے مٹی نکالنا' زمین سے نکلنا' نمود ہونا' لپٹ جانا-

تَقَصُّعٌ- بھر جانا-

قَاصِعَاءُ- جنگلی چوہے کا وہ بل جس میں سے اندر جاتا ہے-

خَطَبَهُمْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا- آنحضرتؐ لوگوں کو اپنی سانڈنی پر سوار رہ کر خطبہ سنایا وہ اپنی جگالی چبا رہی تھی (پیٹ سے نکال کر منہ میں لاتی پھر اندر لے جاتی- اونٹ اطمینان کے وقت ایسا کرتا ہے اور خوف اور ڈر کی حالت میں جگالی نہیں کرتا یہ تَقْصِيْعُ الْيَرْبُوْعِ سے ماخوذ ہے- یعنی جنگلی چوہے کا اپنے سوراخ میں سے مٹی نکالنا)-

مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَاِذَا اَصَابَهٗ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيْقِهَا فَقَصَعَتْهُ- (حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں) ہم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا' حیض کی حالت میں بھی اسی کو پہنے رہتی اگر اس میں کچھ خون لگ جاتا تو تھوک لگا کر ناخن سے اس کو رگڑ ڈالتی (ایک روایت میں مَصَعَتْهُ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)-

نَهٰى اَنْ تُقْصَعَ الْقَمْلَةُ بِالنَّوَاةِ- جوں کو کھجور کی گٹھلی سے دبا کر مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ کھجور کی گٹھلی جانوروں کی خوراک ہے اور کبھی ضرورت کے وقت عرب لوگ بھی اس کو کھایا کرتے تھے-

وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَقْصَعَتْهُ يَا فَاَقْعَصَتْهُ- اونٹنی پر سے گر پڑا اس نے اسی وقت اس کو مار ڈالا-

كَانَ نَفْسُ اٰدَمَ قَدْ اٰذٰى اَهْلَ السَّمَاءِ فَقَصَعَهُ اللّٰهُ قَصْعَةً فَاطْمَاَنَّ- پہلے حضرت آدمؑ کے سانس لینے سے آسمان

والوں (فرشتوں) کو تکلیف ہوتی تھی- اللہ تعالیٰ نے اس کو دبا دیا اس کا زور توڑ دیا' وہ ٹھہر گیا-

قَصَعَ عَطْشَهٗ- پانی نے اس کی پیاس توڑ دی-

اَبْغَضُ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاُقَيْصِعُ الْكَمَرَةَ- سب بچوں میں وہ بچہ ہم کو ناپسند ہوتا ہے جس کے حشفہ کی کھال چھوٹی ہوتی اور اس کا پھنور (ذکر) کھلا رہتا (جب سپاری پر کی کھال چھوٹی ہوگی تو ذکر کا سرا کھلا رہے گا)-

قَصْعَةٌ- پیالہ' کونڈا (اس کی جمع قَصَعَاتٌ اور قِصَعٌ اور قِصَاعٌ ہے- مجمع البحار میں ہے کہ قَصْعَةٌ وہ پیالہ جس سے دس آدمی سیر ہو جائیں- اور قُعَيْصَةٌ وہ جس سے پانچ آدمی سیر ہوں- بعض نے کہا دونوں برابر ہیں- کسائی نے کہا سب سے بڑا پیالہ (یعنی کٹرہ) جَفْنَه ہے اس سے چھوٹا قَصْعَه جو دس آدمیوں کو کافی ہو- اس سے چھوٹا صَحْفَه جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو- اس سے چھوٹا مَكِيلَه جو دو آدمیوں کو کافی ہو' اس سے چھوٹا صحیفہ جو ایک آدمی کو کافی ہو-)

قَصْفٌ- توڑ ڈالنا' سخت آواز ہونا-

قُصُوْفٌ- کھیل کود کھانے پینے میں بسر کرنا-

قَصَفٌ- لمبا ہو کر جھک جانا' عرض میں پھٹ جانا' آدھا ٹوٹ جانا' یا ٹوٹ جانا مگر جدا نہ ہونا-

اِقْصَافٌ- پتلا ہونا-

تقصف- ٹوٹنا' جمع ہونا' لہو ولعب کرنا' پیچ کھانا

تَقَاصُفٌ- جمع ہونا' مزاحمت کرنا-

اِنْقِصَافٌ- ٹوٹ جانا' ہٹ جانا' چھوڑ کر چلد ینا-

رَعْدٌ قَاصِفٌ- سخت کڑک-

رِيْحٌ قَاصِفٌ- سخت آندھی-

اَقْصَفُ- جس کا سامنے کا دانت آدھا ٹوٹ گیا ہو-

اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِيْنَ- میں اور دوسرے پیغمبر بہشت میں جانے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے جو دھکم دھکا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو دھکیلے ہٹاتے ہمارے پیچھے ہوں گے-

لَمَّا يَهُمُّنِيْ مِنْ اِنْقِصَافِهِمْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِيْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِيْ- مجھ کو اپنی شفاعت پوری ہونے سے اس کی زیادہ فکر ہے کہ بہشت کے دروازہ پر کہیں یہ ہٹا نہ دیئے جائیں- میرا بڑا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح یہ بہشت میں داخل ہو جائیں (یعنی شفاعت کا درجہ جو ایک بڑا درجہ ہے اس کے حاصل ہونے کی مجھ کو اتنی خوشی نہیں ہے جتنی خوشی اس سے ہوگی جب میری امت کے لوگ بہشت میں پہنچ جائیں- یہ آپ کا کمال شفقت ہے ہمارے اوپر)-

كَانَ يُصَلِّيْ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ- ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھتے تھے اور قرآن کی قرات کرتے تھے (بلند آواز سے) تو مشرکوں کی عورتیں بچے ان پر ہجوم کرتے (قرآن سنتے اور تعجب کرتے)

تَرَكْتُ ابْنِيْ يَا اَبْنَاءَ قَيْلَةَ يَتَقَاصَفُوْنَ عَلٰى رَجُلٍ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ- میں نے قیلہ کے لڑکوں کو دیکھا وہ ایک شخص پر ہجوم کر رہے تھے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا تھا (یہ ایک یہودی نے اس وقت کہا جب آنحضرتؐ مدینہ میں داخل ہوئے اور وہاں کے لوگ آپ کے گرد جمع تھے)-

شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا قَصَّفْنَ عَلَيَّ الْاُمَمَ- مجھ کو سورۂ ہود اور اس کے ہم مطلب سورتوں نے (جن میں اگلی امتوں کی تباہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا ان سورتوں نے امتوں کے حالات کا مجھ پر ہجوم کر دیا-

وَلَا قَصَفُوْا لَهٗ قَنَاةً- نہ ان کا کوئی نیزہ توڑا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی ان کا انتظام برابر قائم رہا)-

اِنَّ رِفَاقِيْ تَقَصَّفُ تَمْرًا مِّنْ عَجْوَةٍ- میرے مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں-

فَانْتَهٰى اِلَيْهِ وَلَهٗ قَصِيْفٌ مَخَافَةَ اَنْ يَّضْرِبَهٗ بِعَصَاهُ- حضرت موسیٰؑ (بنی اسرائیل کو لے کر) جب بحر قلزم پر پہنچے تو وہ ایک ڈراؤنی آواز کر رہا تھا اس ڈر سے کہ حضرت موسیٰؑ کہیں اس کو لکڑی سے نہ ماریں-

رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَقَصِّفِيْنَ- میں نے لوگوں کو دیکھا ایک پر ایک گر رہے تھے دھکم دھکا-

لَهَا قَصِيفٌ هَائِلٌ - اس کی یعنی دوزخ کی ہولناک آواز ہوگی-

يَأْتِيهِ الْمَوْتُ فَيَقْصِفُهُ -موت آ کر اس کو توڑ ڈالتی ہے-

قَصْفَاء - ایک جانور کا نام ہے-

قَصْلٌ - کاٹنا' روندنا' مارنا-

تَقَصُّلٌ اور اِنْقِصَالٌ اور اِقْتِصَالٌ - کٹ جانا-

اُغْمِيَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ مَا فَعَلَ الْقُصَلُ - جہینہ قبیلہ کا ایک شخص بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا تو پوچھنے لگا قُصَلُ کیسا ہے (قصل ایک شخص کا نام تھا)-

قَصْمٌ - توڑنا' ذلیل کرنا' خوار کرنا' مرنے کے قریب کر دینا-

تَقَصُّمٌ اور اِنْقِصَامٌ - ٹوٹ جانا-

لَيْسَ فِيهَا قَصْمٌ وَّلَا فَصْمٌ - بہشت میں نہ کوئی چیز ٹوٹی ہوئی ہے نہ اس میں پھٹن ہے (قَصْمٌ توڑ کر جدا کر دینا فَصْمٌ توڑنا مگر جدا نہ کرنا- قَصْمٌ اور فَصْمٌ میں بعض نے یہ فرق کیا ہے کہ قصم لمبے کو توڑنا اور فصم گول کو توڑنا- مثلاً گنے کو توڑے تو کہیں گے قَصَمَ قَصَبَ السُّكَّرِ اور کنڈے یا چھلے یا حلقے کو توڑے تو کہیں گے فصمہ- اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا)-

اَلْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ - بدکار آدمی صنوبر کے درخت کی طرح ٹھوس اور سیدھا ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کو توڑ دے- (مطلب یہ ہے کہ مومن پر مختلف آفتیں آتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے جھکتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے- لیکن فاسق فاجر بدکار آدمی اکثر دنیا ساز ہوتا ہے وہ ہمیشہ صدموں سے بچا رہتا ہے- آخر اللہ تعالیٰ ایک بارگی اس کو پکڑ کر جڑ سے توڑ ڈالتا ہے ایسا کہ پھر کبھی اٹھ نہیں سکتا)-

وَلَا قَصَمُوْا لَهُ قَنَاةً - اور نہ ان کا کوئی برچھا توڑا-

فَوَجَدْتُ اِنْقِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ - میں نے اپنی پیٹھ میں شکستگی پائی- (ایک روایت میں فَصَمُوْا اور اِنْفِصَامًا ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر پہلے گزر چکا)-

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ عَنْ قِصْمَةِ السِّوَاكِ - لوگوں سے بے پرواہ رہو (ان سے کچھ نہ مانگو) اگرچہ مسواک کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا ہو (جو مسواک کرنے میں ٹوٹ اور پھٹ جاتا ہے- ایک روایت میں فِصْمَةٌ ہے فائے موحدہ سے معنی وہی ہیں)-

فَمَا تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ مِنْ قَصْمَةٍ اِلَّا فُتِحَ لَهَا بَابٌ مِّنَ النَّارِ - جتنا سورج ایک ایک درجہ آسمان میں بلند ہوتا جاتا ہے اس کے لئے آگ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے (اسی لئے اس کی گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہے)-

فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصِمْتُهُ - آنحضرتؐ نے وہ مسواک (جو عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ لائے تھے) مجھ کو دی میں نے اس کو توڑ کر نرم کر دیا- (ایک روایت میں فَقَضَمْتُهُ ہے ضاد معجمہ سے)-

قَصَمَ لِحِينِهِ - اسی وقت توڑ ڈالا-

مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ - جو شخص غرور اور تکبر کی راہ سے قرآن کو چھوڑ دے گا (قرآن کو حقیر جان کر) اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا (اس کو غارت کرے گا- اس کا غرور ناک کی راہ نکل جائے گا)-

مِنَ الْقَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِيْ تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السُّوْءِ - سخت آفتوں میں سے جو پیٹھ توڑ ڈالتی ہیں برا ہمسایہ ہے (بدکار' شریر اور ظالم پڑوسی سے جو تکلیف پہنچتی ہے وہ نہایت سخت ہوتی ہے- اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا اعوذبك من جار السوء فی دار المقامة فان جار البادية يتحول یعنی سکونت کے مقام میں برے ہمسایہ سے خدا کی پناہ- جنگل کا ہمسایہ تو الگ ہو جاتا ہے وہ اگر برا بھی ہو تو چنداں ضرر نہیں ہوتا کیونکہ چند روز کا ساتھ ہے جیسے سفر ریل کا ساتھی)-

قَاصِمُ الْجَبَّارِيْنَ - ظالموں کو ہلاک کرنے والا' ان کی کمر توڑنے والا-

قَيْصُوْمٌ - ایک بھاجی ہے-

قَصْوٌ یا قُصُوٌّ یا قَصًا یا قَصَاءٌ - دور ہونا' کان کا کنارہ کاٹ لینا-

تَقْصِيَةٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

قَصَّى الْاَظْفَارَ - ناخن تراشے-

مُقَاصَاةٌ - دور کرنا (جیسے اقصاء ہے) انتہا کو پہنچنا-

تَقَصِّيْ اور اِسْتِقْصَاءٌ - انتہا کو پہنچنا-

قَصْوَاءُ - وہ بکری یا اونٹنی جس کے کان کا کنارہ کتر اگیا ہو-

قُصْوٰی - پرلا سرا (جیسے دنیا والا سرا یعنی نزدیک کا)-

قَصِیٌّ - دور-

قُصَیٌّ - قریش کا دادا تھا- نبی ﷺ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت سے اس سے ملتا ہے- کہا جاتا ہے کہ اس کا نام زید تھا- پھر "قصی" لقب پڑ گیا کیونکہ اس نے اپنی شروع جوانی کے دن مکہ سے دور شام کی سرزمین میں گزارے- پھر مکہ آ کر اس پر قابض ہوا' اپنے گرد قریش کو جمع کیا- کعبہ کے پاس اپنا گھر بنایا' کعبہ کو دارالندوہ کے لئے کھولا- یہ کعبہ کا متولی تھا- اس کے بعد اس کا بیٹا عبد مناف ابو ہاشم متولی بنا-)

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُ ھُمْ یَسْعٰی بِذِ مَّتِہِمْ اَدْنَاھُمْ وَ یَرُدُّ عَلَیْہِمْ اَقْصَاھُمْ - مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی ہر ایک مسلمان کا قصاص دوسرے مسلمان سے لیا جائے گا یہ نہیں کہ بڑے درجہ والے کو چھوٹے درجے والے کے بدلے قتل نہ کریں) اور ان میں کا ایک ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور جو لشکر ان کا آگے بڑھے دور چلا جائے' وہ پچھلے لوگوں کو لوٹ کے مال میں سے حصہ دے گا (گو وہ لوٹ میں شریک نہ ہوں کیونکہ میدان جنگ میں سب نکلے تھے اور پیچھے والے آگے والوں کے مددگار تھے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- اگر دور والا مسلمان کسی کافر کو امان دے تو قریب کے مسلمان اس کی امان کو توڑ نہیں سکتے)-

اِذَا رَاَیْتُہٗ تَقَصَّیْتُہَا - (وحشی کہتا ہے) میں جب حضرت امیر حمزہؓ کو دیکھتا تو دور بھاگ جاتا (ان کے قریب یا مقابل ہونا کیسا)-

اِنَّہٗ خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَاءِ - آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار رہ کر خطبہ دیا (اصل میں قصواء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کا کنارہ کتر دیا گیا ہو- اس کو جدعاء بھی کہیں گے لیکن اگر چوتھائی کان کاٹ ڈالا گیا ہو تو اس کو قصع کہتے ہیں اگر اس سے بھی زیادہ کاٹیں تو عضب' اگر سب کاٹ ڈالیں تو صلم کہیں گے آنحضرتؐ کی اونٹنی کا کان کٹا ہوا تھا- ایک روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا ایک کا جدعاء ایک کا صلحاء ایک کا مخضرمہ' تو ممکن ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ اونٹنیاں ہوں اور احتمال ہے کہ ایک ہی اونٹنی کو بعض قصوا بعض جدعاء بعض عضباء کہتے ہوں چنانچہ آں حضرتؐ نے جب علیؓ کو سورۂ براۃ سنانے بھیجا تو ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ قصواء پر سوار ہوئے اور جابرؓ کی روایت ہے کہ عضباء پر سوار ہوئے اور دوسروں کی روایت میں جدعا مذکور ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تینوں لقب ایک ہی اونٹنی کے تھے- لیکن انسؓ کی روایت کہ آں حضرتؐ نے جدعاء پر خطبہ دیا اور وہ غضباء نہ تھی' اس کی اسناد ضعیف ہے)-

اِنَّ عِنْدِیْ نَاقَتَیْنِ فَاَعْطٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِحْدٰھُمَا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا میرے پاس دو سانڈنیاں تھیں پھر ایک سانڈنی انہوں نے آنحضرتؐ کو دے دی- (اس کا نام جدعاء تھا)-

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ یَاْ خُذُ الْقَاصِیَۃَ وَالشَّاذَّۃَ - شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بھیڑیا دور پڑی ہوئی بکری اور گلہ سے الگ بکری کو پکڑ لیتا ہے (اسی طرح شیطان اس آدمی کو گمراہ کر دیتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے)-

قُصْوٰھَا - اس کی انتہا-

مَسْجِدُ الْاَقْصٰی - بیت المقدس کی مسجد (اس کو اقصیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ کعبہ سے بہت دور ہے- یا پلیدی اور ناپاکی سے دور ہے-

بابُ القاف مع الضاد

قَضَأٌ - بگڑ جانا' بدبودار ہونا' سرخ ہونا' پرانا ہونا-

اِقْضَاءٌ - کھلانا-

تَقَضُّأٌ - کینہ رکھنا-

قَضَاءَۃٌ اور قُضَاءَۃٌ - عیب-

اِنْ جَاءَ تْ بِہٖ قَضِیْٔ الْعَیْنِ فَھُوَ لِھِلَالٍ - اگر اس کا لڑکا خراب آنکھ والا پیدا ہو (اس میں سے پانی بہہ رہا ہو یا سرخی ہو) تو وہ ہلال بن امیہ کا نطفہ ہے' (اپنے باپ پر پڑا ہے) عرب لوگ

کہتے ہیں: قَضِيَ الثَّوْبُ يَقْضَأُ فَهُوَ قَضِيٌّ - یعنی کپڑا خراب ہو گیا پھٹ کر چندیان ہو گیا' جھری جھری ہو گیا۔
تَقَضَّأَ الثَّوْبُ - کے بھی یہی معنی ہیں۔
مَنِ اسْتُقْضِيَ تَقَضَّأَ - جو شخص قاضی بنایا گیا وہ خراب ہوا۔
قَضِئَ السِّقَاءُ - مشک خراب بدبودار ہو گئی سڑ گئی
قَضْبٌ - کاٹنا' چھری سے مارنا' جانور پر سدھانے سے پہلے سوار ہونا۔
تَقْضِيبٌ - کاٹنا شاخیں کترنا' ربیع سے پہلے شعاع دور تک جانا۔
اِقْضَابٌ - زمین میں بہت بھاجیاں اگنا۔
تَقَضُّبٌ - کٹ جانا۔
اِنْقِضَابٌ - کٹ جانا' اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔
اِقْتِضَابٌ - کاٹنا' تعلیم سے پہلے جانور پر سوار ہونا' فی البدیہہ کہنا' بلا مناسبت مقصود کی طرف منتقل ہو جانا۔
رَأَتْ ثَوْبًا مُصَلَّبًا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَآهُ فِيْ ثَوْبٍ قَضَبَهٗ - حضرت عائشہؓ نے ایک کپڑے میں صلیب (ترسول) بنی دیکھی تو کہنے لگیں' آں حضرتؐ جب کسی کپڑے میں اس کو دیکھتے تو اس کو کتر ڈالتے (کیونکہ صلیب عیسائیوں کی نشانی ہے)۔
فَجَعَلَ ابْنُ زِيَادٍ يَقْرَعُ فَمَهٗ بِقَضِيْبٍ - عبیداللہ بن زیاد جناب امام حسینؓ کے مبارک منہ پر ایک باریک تلوار سے کونچیں دینے لگا یا چھڑی سے (یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب امام حسینؓ کا سر مبارک شہادت کے بعد اس کے پاس لایا گیا)۔
وَ اِنْ قَضِيْبٌ مِّنْ اَرَاكٍ - اگرچہ پیلو کی ایک ڈالی ہو (اِنْ قَضِيْبًا بھی ہو سکتا ہے تو یہ خبر ہو گی کان کی جو محذوف ہے)۔
لَيْسَ فِي الْقَضْبِ زَكٰوةٌ - بھاجی ترکاری میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ کی بہ معنی ڈالی۔
قَضِيْبُ الْحِمَارِ - گدھے کا لوڑا (ذکر)۔
سَيْفٌ قَاضِبٌ - کاٹنے والی تلوار۔
هُوَ اَلْهَفُ مِنْ قَضِيْبٍ - وہ قضیب سے بھی زیادہ رنج میں ہے (یہ ایک مثل ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ قضیب نامی ایک شخص نے کھجور کا ایک تھیلہ مول لیا جس میں روپیوں کی ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی' جس کا مالک اس کو بھول گیا تھا پھر اس کو یاد آیا تو لوٹا اور ایک چھری اپنے ساتھ لایا کہ اگر وہ تھیلی نہ ملی تو اپنے تئیں اس سے مار لوں گا آخر قضیب کو اس نے پا لیا اور کھجور کا تھیلہ قضیب سے واپس لے کر اپنی تھیلی اس میں سے نکال لی قضیب یہ حال دیکھ کر بہت مغموم ہوا کہنے لگا کاش میں یہ تھیلہ واپس نہ دیتا - اور رنج میں اس چھری سے جو تھیلی کا مالک اپنے ساتھ لایا تھا اپنے تئیں مار لیا' اس روز سے یہ مثل زبان زد خلائق ہو گئی)۔
قَضٌّ - سوراخ کرنا' چھیدنا' کوٹنا' اکھیڑنا کوئی خشک چیز جیسے قند یا شکر ڈالنا' پھیلانا۔
قَضَضٌ - کنکر یا مٹی ہونا' دانتوں میں کنکر یا مٹی آ جانا۔
اِقْضَاضٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔
اِنْقِضَاضٌ - ٹوٹ جانا' پھٹ جانا' پھیل جانا' پرندے کا نیچے اترنا یا گر پڑنا۔
اِقْتِضَاضٌ - ازالہ بکارت کرنا (جیسے اِفْتِضَاضٌ اور اِبْتِكَارٌ اور اِخْتِضَارٌ اور اِبْتِسَارٌ ہے بعض نے کہا اخیر کے تینوں الفاظ بلوغ سے پہلے ازالہ بکارت کو کہتے ہیں)۔
اِسْتِقْضَاضٌ - بمعنی قَضٌّ ہے اور سخت پانا۔
قَضُّهُمْ وَ قَضِيْضُهُمْ - سب کے سب یا بڑے اور چھوٹے سب۔
يُؤْتٰى بِالدُّنْيَا بِقَضِّهَا وَ قَضِيْضِهَا - دنیا سب کی سب لائی جائے گی (یعنی جو کچھ اس میں ہے مال و متاع وغیرہ اس کے سب لوگ اگلے پچھلے)۔
جَاءُوْا بِقَضِّهِمْ وَ قَضِيْضِهِمْ - وہ سب آئے بڑے اور چھوٹے سب کے سب (قض بڑے کنکر اور قضیض چھوٹے)۔
دَخَلَتِ الْجَنَّةَ اُمَّةٌ بِقَضِّهَا وَ قَضِيْضِهَا - ایک امت کے لوگ سب کے سب بڑے اور چھوٹے بہشت میں گئے۔
وَارْتَحِلِيْ بِالْقَضِّ وَالْاَوْلَادِ - اپنے متعلقین (نوکر چاکر غلام' لونڈی) اور اولاد سمیت چلی جا۔
كَانَ اِذَا قَرَأَ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ

يَتَقَلَّبُوْنَ بَكٰى حَتّٰى يُرٰى لَقَدِ انْقَدَّ قَضِيْضُ زَوْرِهٖ- جب وہ یہ آیت پڑھتے "عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے' وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں' کون سی کروٹ بدلتے ہیں" تو روتے' یہاں تک کہ دیکھنے والا کہتا ان کے سینہ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں- (ایک روایت اسی طرح ہے قتیبی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح قَصَصُ زَوْرِهٖ ہے جیسے پہلے گزر چکا- نہایہ میں ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہو تو قَضِيْضٌ سے چھوٹی ہڈیاں مراد ہوں گی- گویا ان کو چھوٹی کنکریاں سے تشبیہ دی)-

فَاَخَذَ ابْنُ مُطِيْعٍ الْعَتَلَةَ فَعَتَلَ نَاحِيَةً مِّنَ الرُّبْضِ فَاَقَضَّهٗ- (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب کعبہ کو گرانا چاہا' اس کو آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق بنانے کے لئے) تو ابن مطیع نے سبل (گرز) لیا اور پایہ کے ایک کنارے کو ریزہ ریزہ کر دیا (گرا دیا)-

فَاقْتَضَّ الْاِدَاوَةَ- چھاگل کا منہ کھولا (ایک روایت میں فافتض ہے فائے موحدہ سے)-

حَتّٰى اقْتَضَّهَا- یہاں تک کہ اس کی بکارت زائل کر دی- (یہ قض اللولوء سے نکلا ہے- یعنی موتی میں سوراخ کیا اس کو چھید ڈالا)-

اِنْقَضَّ الْجِدَارُ- دیوار گر پڑی یا پھٹ گئی لیکن گری نہیں (گری تو انھار کہیں گے)-

قَضْعٌ- زبردستی کرنا مغلوب کرنا-

تَقَضُّعٌ- کٹ جانا' جدا ہونا-

اِنْقِضَاعٌ- کٹ جانا' دور ہو جانا-

قُضَاعٌ- آٹے کا غبار-

قُضَاعَه- ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا حجاز کے شمال میں عراق شام اور مصر کے درمیان پھیلے ہوئے قبائل کا طن ہے بنو کلب' صلیح' غسان' تنوخ' جرم' بلی اور جہینہ وغیرہ اسی کی شاخیں ہیں-

قَضَفٌ یا قَضَافَةٌ یا قِضَفٌ- نحافت' دبلا پن-

قَضِيْفٌ- نحیف (جیسے ضعیف ہے)-

قَضَفٌ- پتلے-

قَضَفَةٌ- ایک پرندہ ہے-

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ لَيْسَ عَلٰى قِلَّةٍ وَّ قَضَافَةٍ- اللہ تعالیٰ لطیف ہے پر اس میں کمی اور نحافت نہیں ہیں (جو اجسام مخلوقہ کا خاصہ ہے)

قَضْقَضَةٌ- ہڈیاں توڑنے کی آواز-

تَقَضْقُضٌ- متفرق ہونا' جدا ہونا-

قُضَاقِضٌ- شیر-

اَسَدٌ قَضْقَاضٌ- شیر ہڈیاں چبانے والا-

قِضْقَاضٌ- شیر-

قِضْقَاضٌ- ہموار زمین-

يُمَثَّلُ لَهٗ كَنْزُهٗ شُجَاعًا فَيُلْقِمُهٗ يَدَهٗ فَيُقَضْقِضُهَا- اس کا خزانہ ایک اژدہے کی صورت میں بن کر آئے گا وہ (ڈر کی وجہ سے) اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا' تب اژدہا کڑکڑ اس کی ہڈیاں چبا لے گا-)

فَاَطَلَّ عَلَيْنَا يَهُوْدِيٌّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَضَرَبْتُ رَاْسَهٗ بِالسَّيْفِ ثُمَّ رَمَيْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَتَقَضْقَضُوْا- (حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب آں حضرتؐ کی پھوپی فرماتی ہیں کہ جنگ خندق میں) ایک یہودی ہمارے مکان (قلعہ) پر چڑھ آیا (جس میں آں حضرتؐ بچوں دعورتوں کو چھوڑ گئے تھے اور حسانؓ بن ثابت کو ان کی حفاظت کے لئے مقرر فرما گئے تھے لیکن بزدل یہودیوں نے عورتوں پر حملہ کرنا چاہا ایک یہودی مکان کی دیوار پر چڑھ آیا- حضرت صفیہؓ نے حسانؓ سے کہا کہ اس یہودی کو مار دو' لیکن وہ ایک کبیرسن اور بوڑھے آدمی تھے اس وجہ سے معذرت کی- آخر حضرت صفیہؓ تلوار لے کر خود مقابل ہوئیں' وہ حضرت حمزہؓ کی بہن تھیں خاندانی شجاعت اور بہادری کہیں مٹ سکتی ہے) میں نے اس (یہودی) کے سر پر تلوار کا وار کیا اور مار کر اس کو نیچے یہودیوں میں پھینک دیا- تب دوسرے یہودی (ڈر کر) متفرق ہو گئے-

قَضْمٌ- کھانا' چبانا' دانتوں سے توڑنا' کاٹنا' سوکھی چیز کھانا-

قَضَمٌ- پھٹ جانا' کنارے سے ٹوٹ جانا' کند ہو جانا

مُقَاضَمَةٌ- تھوڑا تھوڑا کر کے لینا-

اِقْضَامٌ اور اِسْتِقْضَامٌ- قحط میں تھوڑا تھوڑا غلہ لانا' تقسیم

کھلانا-

قَضِيْمٌ- جانور کا دانہ' جیسے جو' چنے' جوار' مکئی' کلہتی' راگی وغیرہ-

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْقُرْاٰنُ فِی الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ- آنحضرتؐ کی جس وقت وفات ہوئی اس وقت تک قرآن شریف کھجور کی چھالوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا سارا قرآن ایک صحیفہ میں جمع نہیں ہوا تھا)-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ وَ هِیَ تَلْعَبُ بِبِنْتِ مُقَضَّمَةٍ- آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے' وہ ایک گڑیا سے کھیل رہی تھیں جو سفید چمڑے سے بنائی گئی تھی (یعنی جس وقت آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے صحبت کی اس وقت وہ بہت کم عمر تھیں (نو سال کی)-

بِنْتُ قُضَّامَةَ- قضامہ کی بیٹی-

اَبْنُوْا شَدِیْدًا وَ اَمِّلُوْا بَعِیْدًا وَاخْضِمُوْا فَسَنَقْضِمُ- (مروان بڑی بڑی عمارتیں بنا رہا تھا ابو ہریرہ کا اس طرف گزر ہوا تو کہا) خوب مضبوط عمارتیں بنواؤ' دور کی امید رکھو اور پیٹ بھر کر تر و تازہ مال کھاؤ' قریب ہے کہ ہم کو سوکھی چیز دانتوں سے چبانا ہوگی-

تَاْکُلُوْنَ خَضْمًا وَّنَاْکُلُ قَضْمًا- تم تو نرم نرم تر و تازہ غذا کھاتے ہو اور ہم سوکھی غذا دانتوں سے توڑ کر کھاتے ہیں-

یُبْلَغُ الْخَضْمُ بِالْقَضْمِ- پیٹ جب ہی بھرتا ہے جب دانتوں سے چبانے کی محنت اٹھائیں (یعنی محنت اور مشقت کے بعد راحت حاصل ہوتی ہے)-

هٰذِهٖ بِلَادُ مَقْضَمٍ وَ لَیْسَتْ بِبِلَادِ مَخْضَمٍ- یہ تو خشک اور سوکھے ملک ہیں' تر و تازہ اور شاداب ملک نہیں ہیں-

فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهٗ وَ طَیَّبْتُهٗ- میں نے مسواک لے لی اس کو چبایا اور نرم کیا' اس کو درست اور پاکیزہ کیا-

کَانَتْ قُرَیْشٌ اِذَا رَاَتْهُ قَالَتْ اِحْذَرُوا الْحُطَمَ اِحْذَرُوا الْقُضَمَ- قریش کے لوگ جب حضرت علیؓ کو دیکھتے تو کہتے اس ہلاک کرنے والے چبا جانے والے سے بچو (حضرت علیؓ سپاہ گری اور شجاعت اور فنون جنگ میں بے نظیر تھے بڑے بڑے بہادروں کو آپ نے آسانی سے مار لیا کسی کو آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی جرات نہ ہوتی)-

تَقْضِمُهَا کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ- (کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا اور) تو اس کو اس طرح چبا جاتا جیسے اونٹ چبا ڈالتا ہے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا- اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے دانت نکل پڑے اس نے دیت چاہی' آپ نے اس کو دیت نہیں دلائی اور یہ حدیث فرمائی مجمع البحار میں ہے اسی طرح اگر کوئی بیگانہ مرد کسی عورت سے حرام کاری کرنا چاہے اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے اس کو مار ڈالے تو عورت پر کوئی الزام نہ ہوگا)-

فَقَضِمْتُهٗ- میں نے اس کو چبا ڈالا-

قَضٰی یا قَضَاءٌ یا قَضِیَّةٌ- حکم کرنا' فیصلہ کرنا' مضبوطی سے بنانا' اندازہ کرنا' لازم کرنا' واجب کرنا' بیان کرنا' آگاہ کرنا-

قُضِیَ فُلَانٌ- وہ مر گیا-

قَضٰی وَ طَرَهٗ- اپنی حاجت پوری کی-

قَضٰی دَیْنَهٗ- اپنا قرضہ ادا کیا-

قَضَی الصَّلٰوةَ- نماز ادا کی-

قَضٰی عَهْدًا- وصیت کی یا نافذ کیا-

قَضٰی اِلَیْهِ- اس کو پہنچا دیا-

قَضٰی مِنْهُ الْعَجَبَ- اس سے بے انتہا تعجب ہوا-

تَقْضِیَةٌ اور قِضَّاءٌ- جاری کرنا' قاضی بنانا-

مُقَاضَاةٌ- قاضی کے پاس مقدمہ رجوع کرنا' ایک فیصلہ ٹھہرانا-

تَقَضِّیْ- فنا ہو جانا' ختم ہو جانا' جانور کا پر پھیلا کر نیچے گرنا-

تَقَاضِیْ- فریقین کا قاضی کے پاس رجوع ہونا' قرضہ کا مطالبہ کرنا' وصول کرنا-

اِنْقِضَاءٌ- گزر جانا-

اِقْتِضَاءٌ- اپنا حق طلب کرنا' وصول کرنا' مستوجب کرنا' لازم کرنا-

اِسْتِقْضَاءٌ- قرضہ کا مطالبہ کرنا- قاضی بنائے جانا-

قَاضِیْ- جج' حاکم عدالت-

هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ ﷺ - یہ وہ قرار داد یا فیصلہ ہے جس پر حضرت محمد ﷺ اور قریش کے لوگ بالا تفاق راضی ہوئے (یعنی صلحنامہ حدیبیہ)۔

اَلْقَضَاءُ الْمَقْرُوْنُ بِالْقَدَرِ - قضا اور قدر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں (لیکن ایک پایہ کی طرح ہے اور دوسری عمارت کی طرح - قدر پہلے ہوتی ہے پھر قضا - تو قضا سے پیدا کرنا مراد ہے - بعض نے کہا قضا اس حکم کلی کا نام ہے جو ازل میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور قدر اس کی جزئیات تفصیلی - اس صورت میں قضا پہلے ہوگی پھر قدر واللہ اعلم)۔

دَارُ الْقَضَا - حکومت کا گھر یا عدالت کا مکان - اور حضرت عمرؓ کے ایک مکان کا نام تھا - جو مدینہ طیبہ میں تھا اور ان کی وفات کے بعد بیچا گیا - اس میں سے وہ کل روپیہ ادا کر دیا گیا جو آپ نے خلافت کے زمانہ میں بیت المال سے تنخواہ کے طور پر لیا تھا - معاویہؓ نے اس کو چھیاسی ہزار میں خریدا - پھر مروان کے قضبہ و تصرف میں آ گیا -

عُمْرَةُ الْقَضَاءِ - وہ عمرہ جو آں حضرتؐ حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ میں جا کر ادا کیا - اس کو عمرہ قضا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صلح نامہ میں جو قاضی کا لفظ تھا یہ عمرہ اسی پر مبنی تھا نہ یہ کہ اگلے عمرے کی قضا تھی -

عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ - مدت مصالحت تک -

يُضَاضِيْ - صلح کرے -

تَقَاضٰى ابْنُ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا - ابن ابی حدرد نے اپنے ایک قرضہ کا تقاضا کیا (مطالبہ کیا' مانگا)۔

فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ - حاجی جو جو کام کرتے ہیں وہ تو بھی کرتی جا (یعنی حیض کی حالت میں) صرف طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہو لے)۔

قَضٰى طَوَافُهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ - ایک ہی طواف' حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہو گیا (یعنی قران میں دو طواف کی ضرورت نہیں' جیسے حنفیہ کا قول ہے)۔

سَمْعًا اِذَا اقْتَضٰى - جب قرضہ مانگے تو نرمی سے مانگے - (قرض دار پر سختی نہ کرے)۔

فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ - ایک منبر آپؐ کے لئے بنایا' جب اس کو بنا چکا (پورا تیار ہو گیا)۔

فَقَضٰى - اس نے اپنا حق مانگا -

فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ - مروان نے صرف عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر فیصلہ کر دیا (حالانکہ ایک گواہ سے حق ثابت نہیں ہو سکتا - مگر شاید مروان نے مدعی سے قسم لے لی ہوگی اور ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے - اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ - جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا فیصلہ کیا (تو ایک کتاب لکھی وہ کتاب اسی کے پاس ہے عرش کے اوپر' اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری رحمت اور مہربانی میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے)۔

حَتّٰى انْقَضَتْ - یہاں تک کہ آیت ختم ہو گئی -

اِسْتِقْضَاءُ الْمَوَالِيْ - موالی کا تقاضا -

مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ - یا اللہ تیری پناہ بری قسمت سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے -

وَ قَضٰى سَلَبَهٗ لِمُعَاذٍ - آنحضرتؐ نے ابوجہل کا سامان ہتھیار وغیرہ معاذ بن عمرو بن جموح کو دے لایا (کیونکہ اصل قاتل وہی تھے گو معوذ بھی اس کے قتل میں شریک تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ اس کا سر کاٹ کر لائے تھے جب وہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑا تھا اور ادھ موا ہو رہا تھا' مرنے کے قریب تھا)۔

اَوَقَدْ قُضِيَ - کیا وہ تمام ہو گئے (مر گئے)۔

فَقَضٰى بِهٖ دَاوٗدُ لِلْكُبْرٰى - حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ جس کا دو عورتیں دعوے کرتی تھیں' بڑی عمر والی کو دلا دیا (شاید انہوں نے بچہ کی مشابہت اس کے ساتھ پائی ہوگی یا بچہ اس کے قبضہ میں ہوگا - لیکن حضرت سلیمانؑ نے بڑی دانائی اور عقلمندی کے ساتھ اس کا فیصلہ کیا اور یہ معلوم کر لیا کہ درحقیقت وہ چھوٹی عمر والی کا بچہ ہے - ان کی شریعت میں ایک حاکم کو دوسرے حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا یا حضرت داؤدؑ نے صرف یہ فتوی دیا ہوگا کہ بچہ بڑی عمر والی کو ملنا چاہئے اور حضرت سلیمان نے حاکمانہ فیصلہ کیا ہوگا)۔

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ - رات کو اٹھے اپنی حاجت سے فارغ ہوئے -

قَضٰى ﷺ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِيْ - آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ فریقین (مدعی اور مدعی علیہ) دونوں قاضی کے سامنے برابر بیٹھیں - (قاضی اور حاکم کو لازم ہے کہ دونوں کو برابر بٹھلائے نہ یہ کہ ایک کو اعلیٰ جگہ پر اور دوسرے کو پست مقام پر - اور دونوں کی طرف برابر توجہ کرے' عدل اور انصاف کا مقتضی یہی ہے) -

قَضٰى بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ - آنحضرتؐ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دیا (دعویٰ کی ڈگری دے دی اہل حدیث اور اکثر ائمہ کا یہی قول ہے - لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس صحیح حدیث کے خلاف کیا ہے) -

لَيَاْتِيْ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى اِنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ شَيْئَيْنِ - جو قاضی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ بھی قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کاش وہ کسی دو فریق کا فیصلہ نہ کرتا - (یعنی دنیا میں قاضی نہ بنا ہوتا اور قضا کا کام اس نے نہ کیا ہوتا - ایسی آرزو وہ قاضی کرے گا جو عدل اور انصاف اور سچائی اور راست بازی کے ساتھ اپنا کام کرتا ہے - لیکن جو قاضی ظلم اور ناانصافی اور ایک فریق کی بیجا رعایت کرتا ہے' اس کا تو معاذ اللہ قیامت کے دن کیا حال ہونا ہے) -

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ - جو شخص قاضی بنایا گیا وہ گویا بن چھری کے ذبح کیا گیا (ظاہر ہے کہ کند چھری سے ذبح کرنے میں کتنی تکلیف ہوگی) -

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ - جو شخص بغیر عذر کے (جیسے بیماری ہو یا سفر ہو) رمضان کے ایک دن بھی افطار کرے (روزہ نہ رکھے) تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے بدلے کافی نہ ہوں گے (یعنی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان کے اس ایک دن روزہ رکھنے میں ثواب ملتا - اگرچہ ظاہر شریعت کی رو سے ایک دن کا روزہ اس کا بدلہ ہو جائے گا) -

اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ - میں آنحضرتؐ کی نماز کا خاتمہ اس تکبیر سے معلوم کر لیتا جو نماز کے بعد کہی جاتی (ابن عباسؓ کا قول ہے) آنحضرتؐ کے زمانہ میں وہ بہت کم سن تھے اس لئے جماعت میں سب صفوں کے پیچھے دور کھڑے ہوتے ہوں گے اور آنحضرتؐ کے تکبیر کی آواز نہ سنتے ہوں گے - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن کا خاتمہ اور دوسرے رکن کا شروع صرف تکبیر کی آواز سے معلوم کرتا آنحضرتؐ کو دیکھ نہ سکتا) -

اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا - کیا یہ روزہ قضا کا روزہ تھا؟

وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ - تو نے میری تقدیر میں جو فیصلہ کیا ہے اس کی برائی سے بچا (حالانکہ تقدیر کا لکھا ٹل نہیں سکتا مگر جس نے تقدیر کی وہی ٹال بھی سکتا ہے) -

اَلْقُضَاةُ ثَلٰثٌ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ وَ اِثْنَانِ فِي النَّارِ - تین طرح کے قاضی ہوتے ہیں - دو تو دوزخ میں جائیں گے - (ایک تو وہ جو جان بوجھ کر حق کے خلاف فیصلہ کرے - دوسرا جو بے علم ہو قرآن و حدیث سے ناواقف اور پھر قضا کا عہدہ قبول کر لے اور) ایک بہشت میں جائے گا (جو قاضی مجتہد ہو قرآن اور حدیث کا عالم ہو اور حق سمجھ کر فیصلہ کرے' اگر وہ خطا بھی کرے جب بھی اس کو ایک اجر ملے گا) -

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ - قضا کا پھیرنے والا دعا کے سوا اور کوئی نہیں ہے (مراد قضائے معلق ہے وہ دعا اور استغفار سے پھر جاتی ہے - لیکن قضائے مبرم وہ تو کسی طرح ٹل نہیں سکتی) -

اِذَا قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا فِي السَّمَاءِ - جب اللہ تعالیٰ عرش پر سے کوئی فرمان صادر کرتا ہے -

وَ لٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ يَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْ قَضَايَانَا فَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ فَاِنِّيْ جَعَلْتُهٗ قَاضِيًا - تم اپنے لوگوں میں ایک شخص کو تلاش کرو جو ہمارے معاملوں سے کچھ واقف ہو' اس کو میں نے تم پر قاضی مقرر کیا -

وَ لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ بَعْدَ اَنْ اَشْفٰى عَلٰى طَلَاقِ نِسَائِهٖ وَ عِتْقِ مَمَالِيْكِهٖ - میں نے اس کی طرف سے ہزار دینار کا قرضہ ادا کیا جب وہ (قرض خواہوں کے ڈر سے)

اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنے کے قریب ہو گیا تھا۔

اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ یَقْتَضِیْہِ بِدَیْنٍ - ایک شخص امام جعفر صادقؒ کے پاس آیا اپنے قرض کا تقاضا کرتا تھا۔

اَلْقَضَاءُ الْاِبْرَامُ - قضا قطعی حکم دینا ہے۔

وَ اِذَا قَضٰی اَمْضٰی - پروردگار جب کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس کو نافذ کر دیتا ہے (اس کا فیصلہ ٹل نہیں سکتا)۔

اَخْبِرْنَا عَنْ مَّسِیْرِنَا اِلَی الشَّامِ اَبِقَضَاءٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ قَدَرٍ فَقَالَ لَہٗ مَا عَلَوْتُمْ تَلِعَۃً وَّ لَا ھَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ اِلَّا بِقَضَاءٍ وَّ قَدَرٍ - ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ ہم جو شام کے ملک (معاویہؓ سے لڑنے کے لئے) جا رہے ہیں کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہے؟ فرمایا تم جس ٹبہ (ٹیلہ) پر چڑھتے ہو یا جس نالے میں اترتے ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہیں۔

اَلْاَعْمَالُ ثَلٰثَۃٌ فَرَائِضُ وَ فَضَائِلُ وَ مَعَاصِیْ فَاَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِاَمْرِ اللّٰہِ وَ رِضَی اللّٰہِ وَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَ تَقْدِیْرِہٖ وَ مَشِیَّتِہٖ وَ عِلْمِہٖ وَ اَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَیْسَ بِاَمْرِ اللّٰہِ وَ لٰکِنْ بِرِضَی اللّٰہِ وَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَ مَشِیَّتِہٖ وَ عِلْمِہٖ وَ اَمَّا الْمَعَاصِیْ فَلَیْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰہِ وَ لٰکِنْ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَ مَشِیَّتِہٖ وَ عِلْمِہٖ ثُمَّ یُعَاقِبُ عَلَیْھَا - حضرت علیؓ نے فرمایا۔ بندوں کے کام تین طرح کے ہیں۔ ایک تو فرائض، وہ تو اللہ کے حکم اور اس کی رضامندی اور قضا اور تقدیر اور مشیت اور علم سے ہیں دوسرے وہ اچھے کام جو فرض نہیں ہیں (مستحبات اور سنن اور نوافل اور تبرعات اور خیرات مبرات وغیرہ) وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں مگر اس کی رضامندی اور قضا اور مشیت اور علم سے ہیں تیسرے گناہ کے کام وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں نہ اس کی رضامندی سے مگر اس کی قضا اور مشیت اور علم سے ہوتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کاموں کی سزا دے گا (کیونکہ ان کا وقوع بہ ظاہر بندہ کے اختیار سے ہوا ہے اگرچہ بہ قضائے الٰہی واقع ہوئے لیکن قضائے الٰہی امر باطنی ہے بندے کو اس پر اطلاع نہیں ہے اور صورتاً وہ مختار ہے گو حقیقۃً نہ ہو اس لئے اسے اختیار صوری پر عذاب ہوگا)

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْقَضَاءِ وَ الْقَدَرِ قَالَ ھُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ - میں نے امام جعفر صادقؒ سے قضا و قدر کو پوچھا، فرمایا وہ اللہ کے مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں جتنا چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قَدْ کَانَ قَدَّرَ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَ قَضَاہُ وَ حَتَمَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ - (حمران نے امام محمد باقر سے پوچھا یہ حضرت علیؓ اور جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ خلافت کے لئے اٹھے اور اللہ کا دین قائم کرنا چاہا پھر مخالفوں کا ان پر غلبہ ہوا اور وہ مارے گئے اور قتل کئے گئے تو کیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اے حمران!) یہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں لکھا دیا تھا، اس کا فیصلہ کر دیا تھا وہ ضرور ہونے والا تھا (اور آنحضرتؐ کو ان کا حال پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور اے حمران اگر یہ لوگ چاہتے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا اور مخالفوں کی حکومت مٹا دیتا اور یہ جو سب بلائیں ان پر آئیں یہ کسی گناہ کی وجہ سے نہ تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کے درجے اور مرتبے بڑھانا منظور تھے)۔

بابُ القاف مع الطاء

قَطْ - بس بس۔

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ - (آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر کیا کہ وہ برابر کہتی رہے گی "اور کچھ ہے اور کچھ ہے") یہاں تک کہ پروردگار اپنا مبارک قدم اس میں رکھ دے گا۔ تب کہے گی بس بس (میں بھر گئی اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ ایک روایت میں قطنی قطنی ہے یعنی مجھ کو بس ہے، مجھ کو بس ہے)۔

فَتَحَامَلَ عَلَیْہِ بِسَیْفِہٖ فِیْ بَطْنِہٖ حَتّٰی اَنْفَذَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ قَطْنِیْ قَطْنِیْ - انہوں نے ابن ابی الحقیق (یہودی) پر اپنی تلوار سے حملہ کیا اس کے پیٹ میں گھسیڑ دی یہاں تک کہ اس پار نکل گئی۔ وہ کہنے لگا، بس بس (یعنی میرا کام ہو گیا)۔

وَسَالَ زِرُّبْنُ حُبَيْشٍ عَنْ عَدَدِ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ فَقَالَ اِمَّا ثَلَاثًا وَّ سَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعًا وَّ سَبْعِيْنَ فَقَالَ اَقَطْ- زر بن حبیش سے سورۂ احزاب کی آیتوں کی تعداد پوچھی- انہوں نے کہا تہتر یا چوہتر آیتیں ہیں تب ابی بن کعبؓ نے کہا بس اتنی ہی آیتیں-

لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ اَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ- حیوۃ بن شریح نے کہا- میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور ان سے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ آنحضرتؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ- انہوں نے کہا بس اتنا ہی' میں نے کہا- ہاں-

اِلَّا جَاءَتْ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ- جب بہت تھی' اس طرح آئے گی-

مَا قَالَ لِيْ قَطُّ اُفٍّ- آنحضرتؐ نے کبھی مجھ کو اف تک نہیں کہا (اف ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ جھڑکی اور خفگی کے وقت کہتے ہیں جیسے ہندی لوگ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے)-

قَطُّ بفتح قاف اور تشدید طاء بمعنی کبھی' جو ماضی کے بعد آیا کرتا ہے (جیسے مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ- میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا- اس میں اور کئی لغت ہیں جیسے قُطُّ اور قَطُ اور قُطُ اور قَطِّ ایک روایت میں ہے فَتَقُوْلُ قَطِ قَطِ یعنی دوزخ کہے گی بس بس [illegible]

قِطٌّ- حساب کا کاغذ' دستاویز' تمسک' حصہ (اس کی جمع قطوط ہے [illegible]

(قِطٌّ اور قِطَّةٌ بلی (اس کی جمع قطاط اور قِطَطَةٌ اور قِطَطٌ ہے) [illegible]

مَا فَعَلَتْهُ اِمْرَاَةٌ قَطُّ اِلَّا عَرَفْتُ- کسی عورت نے ایسا کام نہیں کیا مگر وہ چنگی ہو گئی-

فَقَطْ- بمعنی بس (جیسے رَاَيْتُهٗ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَقَطْ- میں نے اس کو ایک ہی بار دیکھا بس)-

كَاَيِّنْ تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ فَقَالَ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِيْنَ اٰيَةً فَقَالَ قَطُّ- ابی بن کعبؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا- تم سورۂ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو- انہوں نے کہا تہتر آیتیں- انہوں نے کہا یہ سورت اتنی کبھی نہ تھی (یعنی بہت بڑی تھی- کہتے ہیں سورۂ بقرہ کے برابر تھی' پھر اس کی کئی آیتیں متروک القراۃ ہو گئیں)-

قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرَ مَا كُنَّا قَطُّ وَّ اٰمَنَهٗ- ہم نے سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ نماز کا قصر اس وقت کیا جب ہماری تعداد دوسرے سب وقتوں سے زیادہ تھی اور سب وقتوں سے زیادہ مامون و محفوظ اور بے خوف تھے (مطلب یہ ہے کہ گو قرآن میں نماز کا قصر اس وقت مذکور ہے جب کافروں کا ڈر ہو لیکن آں حضرتؐ ہر ایک سفر میں قصر کیا اگرچہ اس وقت پورا امن تھا- تو حدیث سے قصر کا جواز مطلقاً ہر سفر میں ثابت ہوا خواہ ڈر ہو یا نہ ہو)-

قَطْبٌ یا قُطُوْبٌ- ترش رو ہونا' دونوں آنکھوں کے درمیان سکیڑ لینا' کاٹنا' جمع کرنا' ملانا' غصہ دلانا' بھر دینا جمع ہونا' ٹانکنا-

تَقْطِيْبٌ اور اِقْطَابٌ بمعنی قَطْبٌ ہے-

اِنْقِطَابٌ- ترش رو ہونا' کم ہونا' ٹانکا جانا (کپڑا)-

قُوْطِبَ عَلَيْهِ فِي الْكَلَامِ- جلدی سے بات کی اس کو اپنا کلام تمام کرنے کی مہلت نہ دی-

قَاطِبَةٌ- سب کے سب-

قُطْبٌ- مشہور ستارہ قطبی' جس سے قبلہ دریافت کرتے ہیں اور جہاز چلاتے ہیں-

قُطْبَان- دونوں قطب شمالی اور جنوبی-

اُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَمَّهٗ فَقَطَّبَ- آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا شربت لایا گیا- آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا (اس میں تیزی آ گئی ہو گی' اس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور ترش رو ہوئے)-

مَابَالُ قُرَيْشٍ يَلْقُوْنَنَا بِوُجُوْهٍ قَاطِبَةٍ- (حضرت عباسؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا) قریش کے لوگوں کو کیا ہوا ہے ہم سے ترش روئی کے ساتھ ملتے ہیں (صفائی اور خندہ پیشانی سے نہیں ملتے (ان کے دلوں میں اس وقت تک وہ رنج باقی نہ تھا کہ آں حضرتؐ نے ان کے عمائد کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور ان کا سارا غرور ناک کی راہ سے نکال دیا تھا)-

دَائِمَةُ الْقُطُوْبِ- ہمیشہ ترش رو-

وَفِيْ يَدِهَا اَثَرُ قُطْبِ الرَّحٰى- حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں چکی کے قطب کا نشان تھا (چکی کا قطب وہ لوہے کا کیلہ ہے جو نیچے کے پاٹ میں بیچا بیچ میں گڑا ہوتا ہے اوپر کا پاٹ اسی کے گرد گھومتا ہے- مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں اس کا نشان پڑ گیا تھا)-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَ تَشَزَّنَ لَهٗ- ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے- آپ نے منہ بنالیا اور تیار ہو گئے ان سے ملنے کے لئے-

وَرُمِيَ بِسَهْمٍ فِيْ ثُنْدُوَتِهٖ اِنْ شِئْتَ نَزَعْتُ السَّهْمَ وَ تَرَكْتُ الْقُطْبَةَ وَ شَهِدْتُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ شَهِيْدٌ الْقُطْبَةِ- رافع بن خدیج کی چھاتی میں ایک تیر لگا' آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیر نکال لیتا ہوں اور اس کی بھال (پیکان) چھاتی ہی میں لگی چھوڑ دیتا ہوں' قیامت کے دن میں یہ گواہی دوں گا کہ تو تیر کی پیکان سے شہید ہوا ہے-

فَيَاْخُذُ سَهْمَهٗ فَيَنْظُرُ اِلٰى قُطْبِهٖ فَلَا يَرٰى عَلَيْهِ دَمًا- اپنا تیر لے کر اس کی پیکان کو دیکھتا ہے لیکن خون اس پر نہیں پاتا-

لَمَّا قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَةً- جب آں حضرتؐ کی وفات ہو گئی تو عربوں کے تمام قبیلے اسلام سے پھر گئے (ادھر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سجاح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ہزاروں آدمی ان کے پیرو ہو گئے- ادھر اسامہ بن زید کے ساتھ ایک لشکر جرار دے کر ان کو روانہ کرنا پڑا' غرض ایسی سخت مشکلات کے وقت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کی ہمت مردانہ اور جرات اور سیاست اور دور اندیشی تھی کہ از سر نو اسلام کو قائم کیا اور تمام مخالفین کو زیر کیا)-

فَقَطَّبَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ- امام ابوعبداللہ نے منہ بنایا-

قَطْرٌ یا قُطُوْرٌ یا قَطَرٌ- بہنا' ٹپکنا' قطرہ قطرہ گرنا-

قَطْرٌ- گرانا (جیسے اقطار ہے)-

قَطْرٌ- قطار باندھنا-

قُطُوْرٌ- چل دینا' جلدی بھاگ جانا-

قَطْرٌ- پچھاڑ دینا' سینا' پکڑ لینا' اونٹ پر قطران ملنا-

تَقْطِيْرٌ- قطرہ قطرہ ٹپکانا' قطار لگانا-

اِقْطِرَارٌ- مڑ جانا' سوکھنا' شروع کرنا' غصہ ہونا-

قُطْرٌ- جانب ناحیہ اور دائرہ کا وہ خطہ جو آدھوں آدھ اس کے دو حصے کر دے-

قِطْرَانٌ- ڈامر' وہ تیل جو خارشی اونٹ پر ملا جاتا ہے-

قُطْرُبٌ- ایک قسم کا خلل دماغ' جنون کی ایک قسم اور چور چوہا' بھیڑیا' چھوٹا کتا-

كَانَ مُتَوَشِّحًا بِثَوْبٍ قِطْرِيٍّ- آنحضرتؐ قطری کپڑا کمر سے لپٹے ہوئے تھے (قطری ایک قسم کی چادر ہے جس میں سرخ سرخ کاڑیاں (لکیریں دھاریں) ہوتی ہیں اور اس میں نقش بھی ہوتے ہیں اس کا کپڑا ذرا کھرا کھرا ہوتا ہے- بعض نے کہا قطری کپڑے کے عمدہ جوڑے جو بحرین کے ملک سے آتے ہیں- ازہری نہ کہا بحرین میں ایک بستی ہے جس کا نام **قطر** ہے **قطری** اس کی طرف منسوب ہے- پھر قاف کو زیر دے دیا اور طا کو تخفیف کے ساکن کر دیا)-

دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَ عَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ بِثَمَنِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ- ایمن نے کہا میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ ایک قطری کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی (پانچ درہم کا تقریبا سوا روپیہ ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ آپ کا لباس ایسا سادہ اور کم قیمت تھا- ایک روایت میں درع قطن ہے یعنی سوتی کپڑے کا کرتہ)-

تَوَضَّاَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ- آں حضرتؐ نے وضو کیا سر پر ایک قطری عمامہ تھا (سرخ رنگ کا معلوم ہوا کہ سرخ رنگ کا عمامہ باندھنا درست ہے بعض نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس

حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں عمامہ کا سر سے اتارنا ضروری نہیں بلکہ عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ امر بہت سے وسوسہ کرنے والوں کا رد کرتا ہے جو وضو میں عمامہ کا اتارنا ضروری جانتے ہیں اور یہ تعمق ہے یعنی غلو جس سے ممانعت وارد ہوئی ہے اور ساری بھلائی آں حضرتؐ کی پیروی میں ہے اور ساری خرابی نئی بات نکالنے میں ہے)۔

فَنَفَرَتْ نَقَدَةٌ فَقَطَّرَتِ الرَّجُلَ فِي الْفُرَاتِ فَغَرِقَ۔ ایک چھوٹی بکری بھاگ نکلی اس نے اس مرد کو ایک پہلو پر دریائے فرات میں گرا دیا وہ ڈوب گیا (عرب لوگ کہتے ہیں: طَعَنَهٗ فَقَطَّرَهٗ اس کو برچھے سے مار کر ایک کروٹ پر گرا دیا)۔

اِنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَأَةً يَوْمَ الطَّائِفِ فَمَا اَخْطَأَ هَا اَنْ قَطَّرَهَا۔ ایک شخص نے طائف کی جنگ میں ایک عورت پر تیر چلایا، تیر نے خطا نہیں کی اس کو گرا دیا۔

لَا يُعْجِبَنَّكَ مَا تَرٰى مِنَ الْمَرْءِ حَتّٰى تَنْظُرَ عَلٰى اَيِّ قُطْرَيْهِ يَقَعُ۔ تو کسی آدمی کے اعمال کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو جا۔ (اس کو بہشتی یا دوزخی مت خیال کر لے) جب تک یہ نہ دیکھے کہ وہ (اخیر وقت میں) کس کروٹ پر گرتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ اسلام پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ چونکہ ہر حال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اگر ساری عمر اچھے کام کئے لیکن خاتمہ برے کام پر ہوا تو وہ بروں ہی میں حشر کیا جائے گا)۔

قَدْ جَمَعَ حَاشِيَتَهٗ وَ ضَمَّ قُطْرَيْهِ۔ ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کا حاشیہ جمع کر دیا اور اس کے دونوں کناروں کو ملا دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں فرمایا یعنی انہوں نے مسلمانوں میں پھوٹ نہ ہونے دی، مسلمانوں کو ملا کر رکھا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْقَطْرَ۔ ابن سیرینؒ قطر کو ناپسند کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ قطر اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک بورہ یا ایک تھیلہ کھجور یا غلہ کا تول لے اور باقی بورے اور تھیلے اتنے ہی سمجھ کر بغیر تولے اسی حساب سے لے لے۔ بعض نے کہا قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے جا کر کہے کہ تیرے گھر میں جو کھجور یا غلہ وغیرہ ہے اس کے ڈھیر کے ڈھیر یونہی بلا تولے اور بغیر ناپے مجھ کو دیدے۔ یہ قطار الابل سے ماخوذ ہے یعنی اونٹوں کی قطار۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَقْطَرْتُ الْاِبِلَ اور قَطَّرْتُهَا یعنی میں نے اونٹوں کی قطار لگائی)۔

اِنَّهٗ مَرَّتْ بِهٖ قِطَارَةُ جِمَالٍ۔ اونٹوں کی ایک قطار ان کے سامنے سے گزری۔

يَقْطُرُ مَاءً۔ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے (یعنی پانی لگا کر بالوں میں ابھی کنگھی کی ہے۔ بعض نے کہا پانی ٹپکنے سے یہ مراد ہے کہ بال تر و تازہ اور شاداب ہیں گویا پانی سے تر ہیں)۔

وَذَكَرُنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا۔ ہمارے ذکر (عضو تناسل) سے منی بہہ رہی ہو (یعنی ابھی ابھی جماع سے فارغ ہوئے ہوں اور حج کا احرام باندھیں۔ بعض صحابہؓ نے اپنے نزدیک اس کو نامناسب سمجھا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ آں حضرتؐ کا جو حکم ہے اسی میں سراسر مصلحت ہے اور دنیا اور دین دونوں کی بھلائی اسی میں ہے)۔

مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ پانی کے قطرے برسنے کے مقامات۔

عَيْنُ الْقِطْرِ۔ تانبے کا چشمہ۔

فِيْ اَقْطَارٍ مُتَبَايِنَةٍ۔ مختلف سمتوں میں۔

مَسَحَ رَأْسَهٗ حَتّٰى لَمَّا يَقْطُرُ۔ سر پر ایسا مسح کیا کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔

قِنْطَارٌ۔ ایک وزن ہے بارہ سو اوقیہ کا یا ایک سو بیس رطل کا یا بیل کی کھال بھر کر سونا یا چار ہزار دینار۔

اَلْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفَ مِثْقَالٍ مِّنَ الذَّهَبِ۔ قنطار پندرہ ہزار مثقال سونا (ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوگا۔ ان میں چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر اور بڑا تو اتنا جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے)۔

يُجْزِئُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ اَنْ تَقُوْمَ تَحْتَ الْقَطْرِ۔ غسل جنابت اس سے ادا ہو سکتا ہے کہ تو برسات میں مینھ میں کھڑا ہو جائے (تیرا سارا بدن بھیگ جائے اور مضمضہ اور استنشاق کر لے تو غسل ادا ہو جائے گا)۔

مَنْفِيٌّ عَنْهُ الْاَقْطَارُ۔ اللہ تعالیٰ کناروں اور حدوں سے پاک ہے۔

نَهٰى اَنْ يَّتَخَطَّى الْقِطَارُ۔ اونٹوں کی قطار کو پھاند کر جانے سے منع فرمایا (صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اونٹوں کی

قطار میں ایک اونٹ اور دوسرے اونٹ کے درمیان شیطان ہوتا ہے)

قَنْطَرَةٌ - پل -

قَطْرَبَةٌ - جلدی بھاگنا پچھاڑنا -

تَقَطْرُبٌ - سر ہلانا -

قُطْرُبٌ - چوزُ چوہا ' بھیڑیا ' جاہل ' نامرد ' بیوقوف ' ایک قسم کا خلل دماغ ' جگنو جو رات بھر چمکتا پھرتا رہتا ہے ' ایک قسم ایک بھاجی ' خفیف چھوٹا جن ' غول ' چھوٹا کتا -

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ - میں تم میں سے کسی کو رات کا مردہ دن کا قطرب نہ دیکھوں (یعنی دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں گھومتا رہے جیسے قطرب (جگنو) رات بھر گھومتا رہتا ہے ذرا آرام نہیں لیتا اور رات کو مردے کی طرح پڑ جائے ' رات بھر سوتا رہے) -

قُصْرُتَّلُ - ایک موضع کا نام ہے ملک عراق میں ' وہاں شراب بنتی ہے (اور صراط ایک نہر کا نام ہے اسی ملک میں) -

قَطٌّ - کاٹنا -

قُطُوطٌ - مہنگا ہونا -

قَطَطٌ اور قَطَاطَةٌ - بہت گھونگر بال ہونا -

تَقْطِيطٌ اور اِقْتِطَاطٌ - کاٹنا -

جَاءَتِ الْخَيْلُ قَطَائِطَ - گھوڑوں کی ٹکڑیاں ٹکڑیاں آئیں -

قَطُّ الشَّعْرِ - سخت گھونگر چھوٹے چھوٹے بال والا -

اِنْ جَاءَتْ بِهِ جَعْدًا قَطَطًا فَهُوَ لِفُلَانٍ - اگر بچہ سخت گھونگھر بال والا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے -

كَانَ اِذَا عَلَاقَدَّ وَاِذَ تَوَسَّطَ قَطَّ - حضرت علیؓ جب اوپر سے ضرب لگاتے تو سر سے لے کر نیچے تک دو ٹکڑے برابر کر دیتے اور جب بیچ میں (عرض میں) ضرب لگاتے تو بھی دو ٹکڑے کر دیتے -

لَا يَرَيَانِ بَبَيْعِ الْقُطُوْطِ بَأْسًا اِذَا خَرَجَتْ - زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سرکاری دستاویزات کے بیچنے میں جب وہ نکلتیں کچھ قباحت نہیں دیکھتے تھے) یہ دستاویزات سالانہ یا ششماہی پر امیر اور رئیس نکالا کرتے کہ فلاں شخص کو خزانہ سے اتنا روپیہ دیا جائے (یعنی خزانہ کے چک) تو زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا روپیہ وصول کرنے سے پہلے ان کو کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ ڈالنا جائز رکھا ہے اور دوسرے فقہا نے جب تک ان کا روپیہ یا مال صاحب مال کو وصول نہ ہو لے ' ان کی بیع ناجائز رکھی ہے) -

قَطْعٌ یا مَقْطَعٌ یا تِقِطَّاعٌ - کاٹنا ' جدا کر دینا ' روکنا ' باطل کرنا ' توڑ دینا -

قَطْعٌ فِي الْقَوْلِ - جزم اور قطعی طور سے کوئی بات کہنا ڈرانا ' منع کرنا ' عبور کرنا ' چیر ڈالنا ' مارنا ' خاموش کر دینا '

قُطُوْعٌ اور قِطَاعٌ اور قَطَاعٌ - کٹ جانا ' موقوف ہو جانا ' سرد ملک سے گرم ملک میں جانا -

قَطْعٌ اور قَطِيْعَةٌ - ناطہ رشتہ کاٹ دینا ' گلا گھونٹنا ' بیچنا ' جدا کرنا ' بات نہ کر سکنا -

قَطْعٌ اور قَطْعَةٌ اور قُطْعٌ اور قُطَاعٌ - جدا ہو جانا -

تَقْطِيْعٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا ' کپڑا اکترنا ' کافی ہونا ' آگے نکل جانا ' ملانا -

مُقَاطَعَةٌ - ترک ملاقات (اسکی ضد مواصلة ہے - نیز تلواروں کو دیکھنا کون زیادہ کاٹتی ہے ' ایک معین اجرت پر کام دینا ' مقطعہ دینا -)

اِقْطَاعٌ - کاٹنے کی اجازت دینا ' خاموش کر دینا ' کپڑے کا کافی ہونا ' کاٹنے کے وقت آجانا ' غائب ہو جانا ' خاموش رہ جانا -

تَقَطُّعٌ - لپٹنا ' غلط ہو جانا ' بانٹ لینا -

تَقَاطُعٌ - ترک ملاقات کرنا -

اِنْقِطَاعٌ - کٹ جانا ' ٹوٹ جانا ' موقوف ہو جانا ' رک جانا ' سوکھ جانا -

لَبَنٌ قَاطِعٌ - کھٹا دودھ -

بُرْهَانٌ قَاطِعٌ - مضبوط اور قطعی دلیل -

قَاطِعُ الطَّرِيْقِ - ڈاکو جو مسافروں کو لوٹتا ہے راہزن -

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ لَهُ - ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے تھا - (جو اس کے بدن کے موافق پورے نہ تھے - بعض نے کہا مقطعات وہ

کپڑے جو کاٹ کر سیے جاتے ہیں جیسے قمیص وغیرہ' جو کاٹے نہیں جاتے جیسے تہہ بند چادر وغیرہ)-

اِذَا تَقَطَّعَتِ الظِّلَالُ - چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سائے چھوٹے ہو جائیں (یعنی دن چڑھ جائے کیونکہ صبح کو سایہ بہت لمبا پڑتا ہے- جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے)-

مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَ حُلَلُهُمْ - بہشت کے درختوں سے بہشتیوں کے کپڑے اور زیورات بنائے جائیں گے (بعض نے کہا مقطعات کا واحد مستعمل نہیں ہوتا تو ایک چھوٹے چغہ یا قمیص کو مقطعہ نہیں کہیں گے بلکہ کئی چھوٹے کپڑوں کو مقطعات کہیں گے اور ایک کپڑے کو ثوب کہیں گے)-

نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا - سونے کے پہننے سے آپ نے منع فرمایا مگر جب تھوڑا سا ہو (جیسے چھلا بالی وغیرہ- یہ ممانعت عورتوں کے لئے ہے کیونکہ مردوں کو تو مطلقا سونا پہننا حرام ہے' قلیل ہو یا کثیر- بعض نے قلیل سونا مردوں کے لئے بھی جائز رکھا ہے جیسے سونے کی ناک بنوا لینا یا ٹوٹا ہوا دانت سونے سے جڑا لینا کیونکہ چاندی بدبودار ہو جاتی ہے- نہایہ میں ہے کہ قلیل وہ ہے جو نصاب سے کم ہو- اس میں زکوۃ واجب نہ ہو اور کثیر کا استعمال شاید اس وجہ سے ناجائز ہوا ایسا نہ ہو آدمی بخیلی کر کے اس کی زکوۃ ادا نہ کرے اور گنہگار ہو یہ توجیہہ ان لوگوں کے مذہب پر ہوسکتی ہے جو زیور کی زکوۃ کے قائل ہیں)-

اِسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَأْرَبَ - ابیض بن حمال نے آں حضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کو مارب (ایک مقام کا نام ہے) کے نمک کا ٹھیکہ (اجارہ داری) دے دیا جائے (مقطعہ کے طور پر ان کے حوالہ کر دیا جائے کہ کوئی اور وہاں کا نمک نہ لے سکے)-

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَقْطَعَ النَّاسَ الدُّوْرَ - جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے لئے گھروں کو معین کیا (ان کو انصار کے گھروں میں اتار دیا- بہ طور مستعار ان کو دلائے)-

اِنَّهٗ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ نَخْلًا - آنحضرتؐ نے زبیرؓ کو کھجور کے درخت مقطعہ کے طور پر دیئے (شاید یہ مقطعہ اس خمس میں سے دیا ہوگا جو آپ کا حصہ تھا- بعض نے یہ مقطعہ اس زمین میں سے آپ نے دیا تھا جو مدینہ میں تشریف لانے پر انصار نے آں حضرتؐ کے لئے مقرر کی تھی- بعض نے کہا بنی نضیر یہودیوں کے باغات میں سے یہ مقطعہ دیا گیا تھا)-

اِسْتَقْطَعَ الْاِمَامَ قَطِيْعَةً - امام سے مقطعہ کی درخواست کی-

كَانُوْا اَهْلَ دِيْوَانٍ اَوْ مُقْطَعِيْنَ - مسلمانوں کے لشکر کے لوگ یا تو تنخواہ دار ہوتے (جن کی تنخواہیں دفتر میں لکھی جاتیں یا مقطعہ دار ہوتے (جن کو تنخواہ کے بدلہ مقطعہ یا جاگیری دی جاتی- ایک روایت میں مقتطعین ہے معنی وہی ہیں-)

لَا حَتّٰى يُقْطَعَ - جب تک ہمارے بھائیوں کو مقطعہ نہ دیا جائے ہم کو بھی نہ دیا جائے-

اَوْ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ - یا جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لے-

فَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا - ہم ڈرے ایسا نہ ہو کوئی آں حضرتؐ کو اکیلا پا کر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں' آپ کو پکڑ لے یا مار ڈالے-

لَا يَقْتَطِعُوْكَ - ایسا نہ ہو تم کو اکیلا پا کر مار ڈالیں-

وَ لَوْ شِئْنَا لَاقْتَطَعْنَاهُمْ - اگر ہم چاہتے تو ان کو مار لیتے (کیونکہ موقع مل گیا تھا وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے)-

كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا - آنحضرت جب لشکر کی کوئی ٹکڑی کسی مقام پر بھیجنا چاہتے (جہاد کے لئے)-

هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ - یہ اس شخص کا مقام ہے جو ناطہ توڑنے سے تیری پناہ لیتا ہے-

اِنْ يَّنْذُرُوْا قَطِيْعَتِيْ - اگر مجھ سے ناطہ توڑنے کی منت مانیں-

لَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ تَقَطَّعُ دُوْنَهُ الْاَعْنَاقُ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ - تم میں کوئی ابوبکر صدیقؓ کی طرح نہیں ہے جن کے پاس پہنچنے کے لئے گردنیں کٹ جاتی ہیں (یعنی فضائل اور مناقب میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہوسکتا- جیسے گھوڑ دوڑ میں عمدہ گھوڑے سے ملنے کے لئے دوسرے گھوڑوں کی دوڑتے وقت گردنیں ٹوٹ جاتی

ہیں پر اس تک نہیں پہنچ سکتے - عرب لوگ کہتے ہیں: تقطعت اعناق الخیل علیه فلم تلحقة - یعنی گھوڑوں کی گردنیں اس پر کٹ گئیں پر اس تک نہ پہنچ سکے)-

فَإِذَا هِيَ تَقَطَّعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ - وہ اس قدر جلد بھاگی کہ چمکتی ریت جو دور سے جنگل میں پانی معلوم ہوتی ہے اس کے پیچھے دکھلائی دینے لگی (یعنی بہت دور نکل گئی) ایک روایت میں تقطع ہے بہ صیغہ ماضی)-

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قُطْعٌ - ان کا دم رک گیا (ضیق النفس ہو گیا)

کَانَتْ یَهُوْدُ قَوْمًا لَهُمْ ثِمَارٌ لَّا یُصِیْبُهَا قُطْعَةٌ - یہودیوں کے میوے میں کبھی پانی کی کمی نہیں ہوتی تھی (ان کے کنوؤں میں ہمیشہ پانی افراط سے رہتا تھا)-

اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا کَقِطْعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ - قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے - جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا (یعنی نہایت تاریک اور اندھا دھند فسادات ہوں گے - جن میں حق کی تمیز باطل سے دشوار ہو گی)-

مترجم کہتا ہے میں نے اس حدیث کو یوں پڑھا ہے کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ - یعنی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح بہ صیغہ جمع)-

فَجَاءَ وَ هُوَ عَلَی الْقِطْعِ فَنَفَضَهٗ - پھر وہ آیا اس وقت وہ قطع پر تھے اس کو جھٹکا (قطع وہ کملی کا ٹکڑا یا نمدہ جو زین کے تلے اونٹ کے دونوں کندھوں پر ڈالا جاتا ہے)-

اِقْطَعُوْا عَنِّیْ لِسَانَهٗ - عباس بن مرداس کو دے دلا کر اس کی زبان بند کرو (اس کو اتنا دو کہ وہ راضی ہو جائے اور آئندہ اور شعر نہ کہے)-

اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ شَاعِرٌ فَقَالَ یَا بِلَالُ اِقْطَعْ لِسَانَهٗ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا - میں شاعر ہوں - آپ نے بلالؓ سے فرمایا اس کی زبان روک (کچھ دے کر نکال!) انہوں نے اس کو چالیس درم دیئے (شاید وہ مسافر یا محتاج ہو گا - جن کا حق بیت المال میں ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے خمس میں سے ہی دلایا ہو جیسے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے کعب بن زہیر کو قصیدہ بانت سعاد کے صلہ میں اپنی چادر عنایت فرمائی - بہرحال شاعروں کو کچھ دے کر ان کی زبان درازی سے بچنا ہماری شریعت میں منع نہیں ہے البتہ دوسرے مسلمانوں کا مال ان کو دے ڈالنا اور اصحاب حقوق کو محروم رکھنا' جیسے دنیا دار بادشاہوں کا طریق ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپے شاعروں کو دیے دیتے ہیں اور اللہ کے نام پر محتاجوں کو یا دین دار عالموں کو ایک روپیہ نہیں دیتے' ناجائز اور گناہ ہے - جناب امام حسنؓ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک شاعر کے ساتھ بہت سلوک کیا - لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ خیر المال ماوقی بہ العرض یعنی بہتر مال وہ ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی عزت بچائے)-

سَارِقًا سَرَقَ فَقُطِعَ فَکَانَ یَسْرِقُ بِقَطِعَتِهٖ یا بِقُطْعَتِهٖ - ایک شخص نے چوری کی' اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر وہ کٹے ہاتھ سے چرایا کرتا (پھر بھی اس نے چوری نہ چھوڑی -)

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست
نہ رود جز بوقت مرگ ازدست

یَقْذِفُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ - اس میں قطیعا ڈال رہے تھے (جو ایک قسم کی کھجور ہے - بعض نے کہا گدر کھجور جو ابھی خوب پختہ نہ ہوئی ہو)-

لَاَرْقِیْ عَلٰی قَطِیْعٍ - میں تو بکریوں کے ایک مندے (ریوڑ گلہ) کے بدلے منتر پڑھوں گا-

قَطِیْعٌ - بکریوں کا گلہ جس میں دس سے لے کر چالیس تک بکریاں ہوں-

فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنْ نَّارٍ - اگر میں ظاہر پر فیصلہ کروں (یعنی مقدمہ کی روئیداد اور ظاہری شہادت پر اور مدعی کو معلوم ہو کہ وہ جھوٹا ہے' اس کا کوئی حق نہیں ہے تب بھی میں اس کو ڈگری دلا دوں) تو میں اس کو دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں (وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کے لئے وہ مال حلال ہو گیا - اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو علم غیب نہ تھا آپ بھی دوسرے قاضیوں کی طرح ظاہری روئیداد پر فیصلہ کیا کرتے تھے - البتہ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ میں اصل حال پر مطلع کر دیتا - مگر آپ نے اسی روش پر چلنا چاہا

جس پر اپنی امت کے قاضیوں کو چلانا منظور تھا یعنی وہ ظاہری روائدادِ مقدمہ اور شہادت پر فیصلہ کر دیا کریں' اس حدیث میں جمہور علماء کے قول کی دلیل ہے کہ قاضی کے فیصلہ سے کوئی حرام حلال نہیں ہو جاتا- اور قاضی کی قضا صرف ظاہر نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطنا یعنی فيما بينه و بين الله اور امام ابوحنیفہؒ نے اس حدیث کا اور اجماع کا خلاف کیا ہے)-

كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ- گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے-

اِمَّا مُقَطَّعَةً اَوْ مُنَجَّمَةً- قسط قسط کر کے (یہ راوی کا شک ہے کہ مقطعۃ کہا یا منجمۃ) یعنی تھوڑا تھوڑا بہ اقساط-

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ- تو نے اپنے یار کی گردن کاٹ ڈالی (اس کی تعریف کر کے مراد وہ تعریف ہے جو بیجا ہو' حد سے زیادہ ہو یا کسی دنیاوی غرض سے بہ طور خوشامد اور چاپلوسی کے ہو یا ایسا ہو کہ جسکی تعریف کی جاتی ہے اس کے مغرور ہو جانے کا اندیشہ ہو لیکن متقی اور پرہیز گار اور خداترس اور دیندار کی واجبی تعریف کرنا منع نہیں ہے اور کئی صحابہؓ سے منقول ہے مجمع البحار میں ہے کہ ایک شخص کے اعمال خیر کی تعریف کرنا اس نیت سے کہ دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو اور خوشی کے ساتھ اعمال خیر بجالائیں جائز بلکہ مستحب ہے)-

يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ- نمازی کی نماز گدھا سامنے سے نکل جانے سے ٹوٹ جاتی ہے-

تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ- عورت کا سامنے سے نکل جانا بھی نماز کو توڑ ڈالتا ہے-

لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَاُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ- نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک تم سے ہو سکے سامنے نکلنے والے کو روکو (سامنے سے نکلنے نہ دو)-

اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَّ الْمُقَاطَعَةُ- ایک میعاد پر مال بیچنا اور مقاطعہ کرنا (یعنی مضاربت)

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ- میں اٹھا اور میں نے اس مشک کا منہ کاٹ لیا (تاکہ بہ طور تبرک کے اس کو اپنے پاس رکھوں کیونکہ آں حضرتؐ کا دہن مبارک اس کو لگا تھا)-

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُ فَمَهَا وَ حَفِظْتُهٗ فِيْ بَيْتِيْ- میں اس مشک کے دہانہ کی طرف گیا اس کو کاٹ لیا اور اپنے گھر میں رکھ چھوڑا (اس کو مریضوں کی شفاء کا آلہ بنایا)-

اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ دَابِرَهُمْ- یا اللہ ان کی جڑ کاٹ ڈال-

اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ اَثَرَهٗ- یا اللہ اس کا نشان میٹ دے (وہ زمین پر چل نہ سکے لنجا ہو کر پڑا رہے)-

تَقَاطَعَ مُكَاتَبَتَهَا بِالذَّهَبِ- اس کا خراج سونا ٹھہرایا-

قَطَعُوْا مَا اَصَابَهُ الْبَوْلُ- جس چیز میں پیشاب لگ جاتا' (کپڑے یا کھال میں) اس کو کاٹ ڈالتے (بنی اسرائیل میں یہی طہارت تھی جو نہایت سخت اور دشوار تھی- اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی کر دی کہ پانی سے دھونا کافی کر دیا)-

يَمُرُّ بِاَخِيْهِ وَ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ- شیطانی اونٹ وہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے وہ چلنے سے عاجز ہو گیا ہے (بیمار ہو گیا ہے یا پاؤں میں درد ہے یا سواری کا جانور گر گیا ہے- مگر اس کو اپنے اونٹ پر سوار نہ کرے اور یوں ہی چھوڑ کر چل دے)-

يُقْطَعُ فِيْهَا بُعُوْثٌ- اس وقت مجاہدین کی ٹکڑیاں کٹ جائیں گی (دوسرے مسلمان ان کی مدد نہ کریں گے)-

قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ- مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا-

فَاَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا- ایک عورت مانگنے پر چیز لے کر پھر مکر جاتی (اس طرح پرایا مال مار لیتی) آں حضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا (اہل حدیث کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ عاریت لینے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے اس عورت کو ڈرانے کے لئے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا- مگر کاٹا نہ ہوگا)-

لَا يَمِيْنَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ- ناطہ کاٹنے میں قسم پوری نہ ہو گی (مثلاً کوئی قسم کھالے کہ اپنے باپ یا ماں سے بات نہ کروں گا تو ایسی قسم توڑ ڈالنا چاہئے- اسی طرح ہر گناہ کی بات پر جو قسم کھائے اس کو توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ- تیری پناہ آگ کے کپڑوں سے (جو دوزخیوں کو پہنائے جائیں گے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ- تیری پناہ ان گناہوں سے جو امید قطع کر دیتے ہیں (جن کی وجہ سے آدمی

مغفرت کی امید نہیں رہتی)۔

قَطِیْعَه - بغداد کا ایک محلہ جو خلیفہ منصور عباسی نے لوگوں کو آباد کرنے کو دیا تھا۔

خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ وَاَقْطَعَهُ الدُّنْیَا قَطِیْعَةً - اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور دنیا مقطعہ کے طور پر ان کو دی۔

قَطَایِعُ الْمُلُوْكِ كُلُّهَا لِلْاِمَامِ - بادشاہوں کی ذاتی جائیدادیں (جیسے مقطعہ گاؤں برج قلعے وغیرہ) سب امام کو ملیں گے (یعنی جو مسلمانوں کا امام سالار لشکر ہو)۔

قَطَعَ عَلٰی یَدَیْهِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِمَائَةِ انسان - قریب چار سو آدمیوں نے ان سے بیعت کی (ان کی امامت کے قائل ہوئے)۔

مِقْطَعٌ - کاٹنے کا آلہ (جیسے قینچی چھری چاقو وغیرہ)۔

اَرْضٌ مُّنْقَطِعَةٌ - وہ زمین جو آبادی سے دور اور الگ ہو

قُطَّاعُ الطَّرِیْقِ - ڈاکو، راہزن لوگ، بٹ مار۔

قَطْفٌ - چننا، جمع کرنا، جلدی سے اوچک لے جانا، کونچا مارنا۔

قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ - دیر میں چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلدی چلنا۔

تَقْطِیْفٌ بمعنی قطف ہے۔

اِقْطَافٌ - دیر میں چلنے والے جانور کا مالک ہونا، انگور کے کاٹنے کا وقت آ جانا (جیسے اقتطاف) چننا، اوچک لے جانا، خلاصہ لینا۔

قُطَافَه - جو انگور زمین پر گر جائیں۔

وَكَانَ جَمَلِیْ فِیْهِ قِطَافٌ - میرا اونٹ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیز چلتا تھا۔

عَلٰی جَمَلٍ لِّیْ قُطُوْفٍ - میں اپنے اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا (صحاح میں ہے قطوف وہ جانور جو سست چلتا ہو)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ عَلٰی فَرَسٍ لِّاَبِیْ طَلْحَةَ یَقْطِفُ - آنحضرتؐ ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست اور مٹھا تھا۔

اَقْطَفَ الْقَوْمُ دَابَّةَ اَمِیْرِهِمْ - لوگ اپنے سردار کے جانور کی چال چل رہے تھے (اپنے جانوروں کو اس کے جانور کے پیچھے چلا رہے تھے)۔

كَانَ قَطُوْفًا - وہ جانور سست تھا۔

یَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ فَیُشْبِعُهُمْ - کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے (سب مل کر اس میں سے کھائیں گے وہ سب کا پیٹ بھر دے گا)۔

قِطْفٌ - بہ کسرۂ قاف خوشہ (بعض نے بہ فتحۂ قاف روایت کیا ہے۔ اس کی جمع قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ ہے)

اَرٰی رُءُوْسًا قَدْ اَیْنَعَتْ وَ حَانَ قِطَافُهَا - (حجاج ظالم نے کہا) میں چند سر دیکھتا ہوں جو پک گئے ہیں ان کے کاٹنے کا وقت آ پہنچا ہے۔

یَقْذِفُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقَطِیْفِ - اس میں کٹا ہوا میوہ ڈال رہے ہیں (ایک روایت میں یُذِیْقُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقَطِیْفِ ہے)۔

بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا - اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ۔

اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا - میں ایک خوشہ لے لوں۔

تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِیْفَةِ - چادر کا بندہ تباہ ہوا۔ (قطیفہ وہ کملی جس کا حاشیہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا کی طمع سے نیک کام کرے یعنی بندہ شکم اور رکابی مذہب ہو)۔

جُعِلَ فِیْ قَبْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ - آنحضرتؐ کی قبر شریف میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی (وہ چادر آپ کے غلام شقران نے بچھادی تھی انہوں نے کہا اب مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس چادر کو دوسرا کوئی شخص اوڑھے۔ علماء نے کہا کہ یہ امر خاص آنحضرتؐ کے لئے تھا اور دوسرے کسی کے لئے قبر میں کپڑا بچھانا یا تکیہ رکھنا مکروہ ہے)۔

تَحْتَهٗ قَطِیْفَةٌ فَدَكِیَّةٌ - آپ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی۔

قَطِیْفٌ - بصرہ کے عقب میں چند مواضع ہیں۔

قَطْلٌ - کاٹنا گردن مارنا۔

تَقْطِیْلٌ - کاٹنا۔

تَقَطُّلٌ - کٹ جانا۔

قَطْمٌ - دانت کاٹنا۔

قَطَمٌ - جماع کی خواہش ہونا -

قَطَام - ایک عورت کا نام ہے -

قَطَامِيٌّ - باز -

قَطِيْمَةٌ - بدمزہ دودھ' مٹھی بھر اناج -

مِقْطَمٌ - پنجہ -

قَطَنٌ - جھکنا -

قُطُوْنٌ - اقامت کرنا' رہنا' خدمت کرنا -

تَقْطِيْنٌ - ٹھہرانا' بدبودار ہونا -

قُطْنٌ یا قُطُنٌ - روئی -

قَطَنَ عَبْدَ اللّٰهِ دِرْهَمٌ - عبداللہ کو ایک درم (روزانہ) کافی ہے (درم ۵ کلدار کا ہوتا ہے) -

قَالَتْ اُمُّهٗ لَمَّا حَمَلَتْ بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَا وَجَدْتُهٗ فِيْ قَطَنٍ وَّ لَا ثُنَّةٍ - جب حضرت آمنہ کو آنحضرتؐ کا حمل رہا تو وہ کہنے لگیں خدا کی قسم مجھ کو کچھ بوجھ معلوم نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں (قطن پیٹھ کا نیچے کا حصہ اور ثنہ پیٹ کا نیچے کا حصہ) -

حَتّٰی اٰتِيَ عَارِيَ الْجَاءَ جِيْ وَالْقَطِنِ - یہاں تک کہ میں سینہ اور پیڑو کھلا ننگا ہو کر آؤں گا (بعض نے کہا' صحیح قطن ہے بہ کسرہ طا جو جمع ہے قطنہ کی یعنی دونوں رانوں کا درمیانی مقام) -

حَتّٰی کُنْتُ قَطِنَ النَّارِ - (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا میں آتش پرست تھا اور آگ کی پوجا کیا کرتا تھا) یہاں تک کہ آگ کا مجاور بن گیا (یعنی آتش خانہ کا خادم اور متولی' ایک روایت میں قطن النار یہ جمع ہے قاطن کی یعنی آگ میں رہنے والا - یا مفرد ہے بمعنی قاطن جیسے فرط بمعنی فارط ہے) -

نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ - ہم اللہ کے حرم کے رہنے والے ہیں (یعنی مکہ معظمہ کے) -

فَاِنِّيْ قَطِيْنُ الْبَيْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ - میں بیت اللہ کا رہنے والا ہوں حرمت والے مقاموں کے پاس -

کَانَ يَاْخُذُ مِنَ الْقَطِنِيَّةِ الْعُشْرَ - حضرت عمرؓ دالوں میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا کرتے تھے جیسے مونگ' مسور' چنا' لوبیا' ماش وغیرہ سے' ان سب میں سے عشر وصول کرتے) -

يَقْطِيْنٌ - کدو یا ہر بیل والا درخت یا انجیر یا موز (اور ابو علی بن یقطین اور علی بن یقطین شیعہ راویوں میں سے ہیں) -

قَطْوٌ - دیر میں چلنا بھاری ہو کر -

قَطَا - مشہور پرندہ ہے -

تَقَطِّيْ - دیر لگانا -

اِقْطِيْطَاءٌ - چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنا یا خوشی اور ہلکے پن کے ساتھ -

قَطَوَانٌ - کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے (اسی کی طرف منسوب ہے عَبَاءٌ قَطَوَانِيَّةٌ قطوان کی عبا) -

قُطَيٌّ - تصغیر ہے قطا کی -

لَيْسَ قَطَا مِثْلَ قُطَيٍّ - (یہ ایک مثل ہے) یعنی چھوٹے بڑے برابر نہیں ہیں -

هُوَ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا - وہ قطا سے زیادہ رستہ پہچاننے والا ہے (کہتے ہیں یہ پرندہ کوسوں پانی کی تلاش میں نکل جاتا ہے پھر اپنے گھونسلے میں چلا آتا ہے اور اپنے چوزے کو پانی پلاتا ہے) -

هُوَ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا - وہ قطا سے زیادہ سچا ہے (قطا وہیں رہتا ہے جہاں پانی اور گھانس ہو تو اس کی آواز سے عرب لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہاں پانی ہے عرب لوگ اسکو صدوق بھی کہتے ہیں) -

کَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ مُحْرِمًا بَيْنَ قَطَوَانِيَّتَيْنِ - جیسے میں حضرت موسیٰؑ کو اس میدان میں دیکھ رہا ہوں وہ دو سفید قطوان کی چادروں میں احرام باندھے ہوئے جا رہے تھے دوسری روایت میں ہے کہ لبیک پکارتے ہوئے جا رہے ہیں) -

تَحَارُ فِيْهِ الْقَطَا - وہاں قطا حیران رہ جاتا ہے (حالانکہ قطا سب پرندوں سے زیادہ اپنا گھونسلہ پہچانتا ہے اور کوسوں کی مسافت پر جا کر پھر وہاں سے چلا آتا ہے راستہ نہیں بھولتا) -

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا کَمَفْحَصِ قَطَاةٍ - جو شخص قطا کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے -

بابُ القاف مع الغينُ

قَعْبٌ - پیالہ - (اس کی جمع اَقْعَبٌ اور قِعَابٌ اور قِعَبَةٌ ہے) -

قَعْبُ الْکَلَامِ - کلام کی تہہ -

قَعِیْبٌ - عدد کثیر۔

تَقْعِیْبٌ - قبہ دار کرنا' بات کو حلق سے نکالنا۔

قَاعِبٌ - چلانے والا بھیڑیا۔

حَلَبَ فِیْ قَعْبٍ - ایک لکڑی کے پیالہ میں دودھ دوہا۔

قَعْبَرِیٌّ - بدخلق' بخیل' بے موت' سخت مزاج۔

اِنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَھْلُ النَّارِ قَالَ کُلُّ شَدِیْدٍ قَعْبَرِیٍّ - ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دوزخی کون ہوگا؟ فرمایا ہر ایک بدمزاج قعبری - (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قعبری کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے بال بچوں عزیزوں دوستوں پر سختی کرتا ہو - ہروی نے کہا میں نے ازہری سے قعبری کے معنی پوچھے - انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں زمخشری نے کہا شاید یہ عبقری کا قلب ہے - عرب لوگ کہتے ہیں رجل عبقری اور ظلم عبقری یعنی سخت آدمی اور سخت ظلم اور کلام عرب میں قلب بہت شائع ہے)۔

قَعْدَۃٌ - ایک بار بیٹھنا بیٹھنے میں جتنی جگہ لے اور سرین۔

قُعُوْدٌ - مَقْعَدٌ - بیٹھنا یا کھڑے سے بیٹھ جانا' یا لیٹنے سے اور سجدہ سے بیٹھ جانا - بعض نے کہا قعود اوپر سے نیچے کی طرف اور جلوس نیچے سے اوپر کی طرف۔

تَقْعِیْدٌ - خدمت کرنا خود محنت مزدوری کر کے کسی کو آرام سے بٹھا رکھنا۔

مُقَاعَدَۃٌ - ساتھ بیٹھنا۔

اِقْعَادٌ - کھڑا کرنا' بٹھانا۔

اُقْعِدَ فُلَانٌ - وہ معذور ہوگیا (چل پھر نہیں سکتا)۔

تَقَعُّدٌ - کسی کا کام کرنا' دیر لگانا' اور چھوڑ کر بیٹھ جانا۔

اِقْتِعَادٌ - رات دن جانور پر سواری کرنا۔

قَاعِدَۃُ الْبِلَادِ - پائے تخت۔

نَھٰی اَنْ یُّقْعَدَ عَلَی الْقَبْرِ - قبر پر بیٹھنے یا پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا (بعض نے کہا میت کا احترام اور ادب منظور ہے اس لئے قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں میت کی تذلیل اور توہین ہے - دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو قبر پر ٹیکا دیئے دیکھا تو فرمایا' صاحب قبر کو ایذا مت دے - مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے قعود سے اس حدیث میں یہی مراد لیا ہے کہ اس پر پاخانہ یا پیشاب کرنا - کیونکہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ قبر پر بیٹھتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اس کو جس طرح اس پر تکیہ دینے کو حرام رکھا ہے اسی طرح قبر کو گچ سے بنانا بھی ناجائز رکھا ہے)۔

اُتِیَ بِامْرَأَۃٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِیْ فِیْ حَائِطِ سَعْدٍ - ایک عورت کو آنحضرتؐ کے پاس لے کر آئے اس نے زنا کرایا تھا - آپ نے پوچھا تو نے کس سے زنا کرایا ہے؟ وہ بولی اس اپاہج (معذور) سے جو سعد کے باغ میں رہتا ہے۔

لَا یَمْنَعُہٗ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَہٗ وَ شَرِیْبَہٗ وَ قَعِیْدَہٗ - اس کو یہ امر اس کے ساتھ کھانے اور پینے اور بیٹھنے سے نہ روکے۔

اِنَّا مَعْشَرُ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ قَوَاعِدُ بُیُوْتِکُمْ وَ حَوَامِلُ اَوْلَادِکُمْ - ہم عورتیں ہیں جو روکی گئی ہیں' محلوں میں رکھی گئی ہیں - گھروں میں بیٹھنے والیاں تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں (نہایہ میں ہے کہ قواعد اگر قاعد کی جمع ہو تو اس سے مراد بوڑھی عورتیں ہیں - اگر قاعدہ کی جمع ہو تو وہ اسم فاعل ہے قعود سے یعنی بیٹھنے والی)۔

کَیْفَ تَرَوْنَ قَوَاعِدَھَا وَبَوَاسِقَھَا - تم لوگ ابر کے نیچے کے چوڑے ٹکڑوں کو اور اوپر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو کیسے دیکھ رہے ہو (ابر کے نیچے کے ٹکڑوں کو قواعد عورتوں سے تشبیہ دی جو ایک مقام میں تھمی رہتی ہیں)۔

اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَ رِیْشُ الْمُقْعَدِ وَ ضَالَّۃٌ مِثْلُ الْجَحِیْمِ الْمُوْقَدِ - میں ابوسلیمان ہوں میرے پاس وہ تیر ہیں جن میں مقعد نے پر لگایا ہے ان کو تراشا ہے اور بیہ کی لکڑی ہے جو سلگتے ہوئے جہنم کی طرح ہے۔

مُقْعَد یا مُعْقَد - ایک شخص کا نام ہے جو تیر سازی میں کمال رکھتا تھا اور بیر کی لکڑی سے تیر بنائے جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میرے پاس جنگ کا عمدہ سامان موجود ہے پھر میں کیوں جنگ نہ کروں - بعض نے کہا مقعد کرگس کے پٹھے کو کہتے ہیں اس کا پر نہایت عمدہ ہوتا ہے)۔

مِنَ النَّاسِ مَنْ يُذِلُّهُ الشَّيْطَانُ كَمَا يُذِلُّ الرَّجُلُ قَعُوْدَهٗ- بعض آدمی ایسے ہیں جن کو شیطان اس طرح رام کر لیتا ہے (اپنا تابعدار بنالیتا ہے) جیسے آدمی اپنی سواری اور بوجھ کے اونٹ کو یا نوجوان اونٹ کو سدھالیتا ہے (قعود اونٹ کا پاٹھا (پٹھا) جو سواری کے لائق ہو جائے دو برس سے چھ برس تک کا' پھر اس کو جمل کہتے ہیں)-

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَرْغَاهُ- آدمی اس وقت تک متقی اور پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک سواری کے اونٹ سے زیادہ نرم اور رام نہ ہو جائے' جو شخص اس پر چڑھ بیٹھے وہ آواز کرنے لگتا ہے (اونٹ کا قاعدہ ہے جب وہ مغلوب اور رام ہو جاتا ہے تو آواز کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری اس وقت پوری ہوتی ہے جب آدمی غرور اور سرکشی اور شیخی کو بالکل چھوڑ دے اور سواری اور لدو اونٹ کی طرح ہر شخص سے عاجزی اور فروتنی کرے اگر وہ زیادتی کرے تب بھی صبر اور تحمل سے کام لے)-

جَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ- ایک گنوار نوجوان نر اونٹ پر سوار ہو کر آیا (اس کا اونٹ دوڑ میں قصوا سے آگے نکل گیا (جو آں حضرتؐ کی سواری کی اونٹنی تھی یہ امر صحابہ پر شاق ہوا)-

اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ- انہوں نے بیت اللہ کو حضرت ابراہیم کے پایوں سے کم کر دیا (یعنی چھوٹا کر دیا اور حطیم کو باہر چھوڑ دیا)-

قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيْضِ- حیض سے ناامید ہو گئی ہوں (یعنی بوڑھی ہوں)-

تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ- حضرت عثمانؓ نے مقاعد میں وضو کیا ("مقاعد" وہ دوکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے پاس تھیں- بعض نے کہا سیڑھیاں' بعض نے کہا' "مقاعد" مسجد کے پاس ایک مقام تھا- جہاں لوگ حاجت یا طہارت کے لئے بیٹھا کرتے تھے)-

وَ هُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ- وہ مقاعد میں بیٹھے تھے-

ذُو الْقَعْدَةِ- مشہور مہینہ ہے (بہ فتحہ قاف اور بکسرۂ قاف بھی منقول ہے)-

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ- شیطان آدمیوں کے پاخانوں میں کھیلتا رہتا ہے (وہاں اکثر موجود رہتا ہے کیونکہ وہاں ذکر الٰہی نہیں ہوتا تو لوگوں کا کشف ستر کراتا ہے کبھی کپڑا یا بدن نجس کرا دیتا ہے غرض طرح طرح کے فساد کرتا ہے- بعض نے کہا مقاعد سے آدمیوں کی سرین مراد ہے' شیطان اس سے کھیلتا ہے)-

مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ- بہشت یا دوزخ میں اپنا ٹھکانا-

لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ- آنحضرتؐ فرض نماز ادا کرنے کے بعد اس جگہ نہیں بیٹھتے مگر اتنی دیر میں اللهم انت السلام و منك السلام تبارك و تعاليت يا ذاالجلال والاكرام فرماتے (یہ اس نماز میں ہے جس کے بعد سنتیں ہوتی ہیں- جیسے فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز- کیونکہ طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھا رہنا منقول ہے اور عصر اور فجر کے بعد ذکر الٰہی مستحب ہے-)

مترجم کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی اکثر عادت شریف یہ تھی کہ فرض ادا کرنے کے بعد اس جگہ سے سرک جاتے اگر کچھ ٹھہرتے بھی تو اتنا جتنی دیر میں اللھم انت السلام اخیر تک کہیں اب یہ جو ہمارے زمانہ میں ناواقفوں اور کم علم والوں نے التزام کر لیا ہے کہ فرض پڑھ چکنے کے بعد دیر تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور لمبی لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر کیا کرتے ہیں یہ سنت کے موافق نہیں ہے-

يُرَدُّ قَعِيْدُ هُمْ عَلٰى سَرَايَاهُمْ- مجاہدین میں جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوں وہ اپنی ٹکڑیوں سے بلائے جائیں گے' (لوٹ کے مال میں ان کو بھی حصہ ملے گا- کیونکہ اگرچہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے مگر مجاہدین کے مددگار تھے)-

اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِاللّٰهَ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ- جب تو نماز میں بیٹھے (یعنی سلام سے پہلے) تو اللہ کی تعریف کر (التحیات پڑھ) پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر' اپنا مطلب مانگ (جو تیرا جی چاہے وہ دعا کر خود دنیا سے متعلق ہو یا دین سے)-

إِنَّمَا يَقْعُدُ لَكَ وَ لَا صُحَابِكَ وَ اَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَقَدْ فَرَغَ مِنْهُمْ-(امام محمد باقر نے زرارہ بن اعین سے فرمایا جو آپ کے اصحاب میں تھا) شیطان تیرے اور تیرے یاروں کے لئے رستہ پر بیٹھتا ہے (گمراہ کرنے کے لئے) دوسروں سے تو فارغ ہو چکا-

اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ قَعَدْنَ عَنِ النِّكَاحِ- قرآن شریف میں جو القواعد من النساء آیا ہے اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کو اب نکاح کی خواہش نہیں (کیونکہ بوڑھی ہوگئیں اب ان کو کوئی پسند نہیں کرتا)-

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَلَهٗ اُذُنَانِ عَلٰى اِحْدٰهُمَا مَلَكٌ مُّرْشِدٌ وَ عَلَى الْاُخْرٰى شَيْطَانٌ مُّفْتِنٌ هٰذَا يَأْمُرُهٗ وَ هٰذَا يَزْجُرُهٗ وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ- یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا داہنے اور بائیں ایک ایک بیٹھا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دل میں دو کان ہیں ایک کان پر تو ایک فرشتہ ہے جو اچھا رستہ بتلاتا ہے دوسرے کان پر ایک شیطان ہے جو بہکاتا ہے- شیطان کہتا ہے یہ برا کام کر ڈال- فرشتہ اس کو ڈانٹتا ہے منع کرتا ہے (کہ برے کام کا انجام برا ہے)-

قَعِيْدُ الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَّ نَكِيْرٌ- قبر میں ساتھ بیٹھنے والے منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں (جو ہر آدمی سے سوالات کرتے ہیں)-

اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ يُقْعِدَانِهٖ- جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے (منکر و نکیر) اس کو بٹھاتے ہیں (یعنی حقیقتاً بٹھاتے ہیں تاویل کی ضرورت نہیں یا اس مردے کو برزخ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بٹھایا گیا' گو دوسرے دنیا میں رہنے والوں کو اس کا بیٹھنا معلوم نہ ہو- بعض نے کہا بٹھانے سے یہ مراد ہے کہ اس کو ہوشیار کرتے ہیں - اب جو شخص پانی ڈوب جائے یا آگ میں جل جائے یا جانور کے پیٹ میں چلا جائے اس کی قبر وہیں ہے جہاں اس کے جسم کے اجزاء ہوں)-

اَرْهَفَ شَفْرَتَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ كَاَنَّهَا حَرْبَةٌ- چھری کو اتنا تیز کیا کہ وہ ایک ہتھیار کی طرح ہوگئی (قعدت بمعنی صارت ہے اور کبھی صار بھی بہ معنی قعد آتا ہے)-

اَلْحَائِضُ تَقْعُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا- حیض والی عورت حیض کے دنوں میں نماز سے بیٹھ رہے' نماز روزہ نہ کرے)-

يَجُوْزُ الْمُقْعَدُ فِي الْعِتَاقِ- لنجا معذور بردہ آزاد کرنا کافی ہے یعنی کفارہ میں-

قَاعِدَةٌ- قانون' امر کلی' رسم و رواج-

قَعْرٌ- تہہ تک اترنا' کسی ظرف کا سب پانی پی جانا یا سب کھانا کھا لینا' پچھاڑنا' جڑ سے کاٹنا-

قَعَارَةٌ- گہرا ہونا-

تَقْعِيْرٌ- گہرا کرنا' حلق سے حروف نکالنا- چیخنا-

اِقْعَارٌ- گہرا کرنا-

تَقَعُّرٌ- گہرا ہونا-

اِنْقِعَارٌ- جڑ سے نکل جانا' گر جانا-

قَعْرٌ- تھل' بیڑا' تہہ-

قَعْرٌ- عقل-

اِنَّ رَجُلًا اِنْقَعَرَ عَنْ مَّالٍ لَّهٗ- ایک شخص اپنا مال چھوڑ کر مرا (ایک روایت میں تقعر ہے- معنی وہی ہیں)-

اِنَّ عُمَرَ لَقِيَ شَيْطَانًا فَصَارَعَهٗ فَقَعَرَهٗ- حضرت عمرؓ ایک شیطان سے بھڑ گئے' اس سے کشتی کی اس کو پچھاڑ دیا-

مِنْ قُعْرَةِ عَدْنٍ- عدن کے انتہائی مقام سے-

فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُّنْقَعِرَةٍ فَحَلَبَ فِيْهَا- ابوبکر صدیقؓ ایک گڈھے دار پتھر لے کر آئے اس میں دودھ دوہا (بعض نے کہا صحیح متقعرۃ ہے یعنی جوفدار)-

وَلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ- نہ سمندر جو اس کی تہہ میں ہے-

جَلَسَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهٖ- ہمیشہ اپنے گھر میں رہنے لگا-

مَا فِيْ هٰذَا الْقَعْرِ مِثْلُهٗ- اس شہر میں اس جیسا کوئی نہیں ہے-

قَعْبٌ مِقْعَارٌ- زیادہ گہرا بڑا پیالہ-

اَلْقَعُوْرُ- گہرا کنواں-

قَعَسٌ- سینہ باہر نکلنا اور پشت اندر گھس جانا (اس کی ضد حدب ہے یعنی کبڑا پن)-

اِقْعَاسٌ- مالدار ہونا-

تَقَاعُسٌ - پیچھے ہٹنا (جیسے اقعنساس ہے)-

اَقْعَسُ - پائیدار' مضبوط' لمبی رات' سر اور گردن جھکا ہوا اونٹ-

اَقْعَسَانِ - ضمضم کے دونوں بیٹے - ایک کا نام "قعس" تھا ایک کا ہبیرہ (یہ تغلیب ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو عمرین کہتے ہیں)-

اِنَّهٗ مَدَّيَدَهٗ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَتَقَاعَسَ عَنْهُ يَا تَقَعَّسَ عَنْهُ - آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا (ان سے بیعت لینے کو) انہوں نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا-

فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا - وہ اس خندق میں گرنے سے پیچھے ہٹی-

حَتّٰى تَاْتِيَ فَتَيَاتٍ قُعْسًا - تو ایسی جوان عورتوں کو پائے گا جن کے سینے ابھرے ہوں گے (یہ جمع ہے قعساء کی- یعنی وہ عورت جس کا سینہ نکلا ہوا ہو)-

اَبْغَضُ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاُقَيْعِسُ الذَّكَرِ - سب سے ناپسند بچوں میں ہم کو وہ بچہ ہوتا ہے جس کا ذکر باہر نکلا ہو-

لَا يَنْبَغِيْ لِلَّذِيْ يُدْعٰى اِلٰى شَهَادَةٍ اَنْ يَتَقَاعَسَ عَنْهَا - جو شخص گواہی دینے کے لئے بلایا جائے اس کو پیچھے ہٹنا نہیں چاہئے (بلکہ گواہی ادا کرنی چاہئے)-

قَعْصٌ - ایسا مارنا کہ اسی جگہ مر جائے (فوراً مر جائے دیر

قُعِصَتِ الشَّاةُ - بکری کو قعاص کی بیماری ہوگئی (وہ ایک بیماری ہے جس سے بکری فوراً ہلاک ہو جاتی ہے یہ بیماری سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے)-

مَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْمَاٰبَ - جو شخص فوراً قتل کیا جائے (اس پر ایسی ضرب پڑے کہ فوراً اسی مقام میں ہلاک ہو جائے) تو اس نے اچھا لوٹنا لازم کر لیا (آخرت میں اس کی بازگشت عمدہ ہوگی)-

كَانَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا يَوْمَ الْجَمَلِ - حضرت زبیرؓ جنگ جمل میں گھوڑوں کو برچھ مار کر اسی جگہ گرا دیتے (مار ڈالتے)-

اَقْعَصَ اِبْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ - عفرا کے دونوں بیٹے (معاذ اور معوذ) نے ابوجہل کو وہیں مار گرا دیا-

مَوْتَانٌ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ - (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ) لوگوں میں ایسی موت پڑے گی جیسے بکریوں میں قعاص کی بیماری آتی ہے (ہزاروں لاکھوں مرنا شروع ہوں گے- جیسے قعاص کی بیماری میں شاذ و نادر کوئی بکری بچ رہتی ہے سب مر جاتی ہیں وہ بھی جلدی جلدی)-

اَللّٰهُمَّ اَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ - یا اللہ زبیر کو بری طرح فوراً قتل کرا دے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور مجھ کو تو صحیح معلوم نہیں ہوئی کیونکہ آں حضرتؐ تو زبیرؓ کو بہت چاہتے تھے اپنا حواری فرماتے تھے وہ آپ کے اور خود حضرت علیؓ کے پھوپی زاد بھائی تھے اور خود حضرت علیؓ نے زبیرؓ کے قاتل سے فرمایا کہ تو دوزخی ہے اور حضرت زبیر جنگ جمل سے اس وقت لوٹ گئے جب حضرت علیؓ نے ان کو آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی کہ تم ایک دن علی سے لڑو گے- اس کے بعد ابن جرموز نے ان کو غفلت میں سوتا پا کر شہید کیا رضی اللہ عنہ وغفرلہ)-

مَنْ مَّاتَ قَعْصًا - جو شخص کسی مار سے فوراً مر جائے-

مِقْعَصٌ اور مِقْعَاصٌ - شیر جو فوراً آدمی کو مار ڈالے-

مَقْعُوْصٌ - جس کو قعاص کی بیماری ہو-

اَلْقَعُوْصُ - وہ بکری جو دوہنے والے کو مارے اور دودھ نہ دے-

قَعْطٌ - نامرد ہونا' بزدل ہونا' زور سے چیخنا' سوکھ جانا' ہانک دینا' پچھاڑنا' زور سے جانور کو ہانکنا' باندھنا غصہ ہونا' کھولنا' تنگ کرنا' ذلیل ہونا-

تَقْعِيْطٌ - زور سے ہانکنا' فحش بکنا' تنگ کرنا-

اِقْعَاطٌ - زور سے چیخنا' الگ ہو جانا' ذلیل کرنا' فحش بکنا-

اِقْتِعَاطٌ - عمامہ باندھنا اور اس کو ٹھڈی کے نیچے نہ پھرانا (اگر ٹھڈی کے تلے لے جائے تو اس کو تَلَحِّيْ کہتے ہیں)-

مِقْعَطٌ یا مِقْعَطَةٌ - پگڑی' عمامہ-

نَهٰى عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَ اَمَرَ بِالتَّلَحِّيْ - آنحضرتؐ نے اقتعاط سے منع فرمایا اور تلحی کا حکم دیا (ان کی تفسیر اوپر گزر چکی- دوسری روایت میں ہے کہ اقتعاط شیطان کا عمامہ ہے (ہمارے زمانہ میں اکثر لوگ اقتعاط کیا کرتے ہیں اور اس حدیث سے

غافل ہیں- سنت یہ ہے کہ عمامہ کا ایک پھیر ٹھڈی کے تلے سے لے جائے)-

قَعْقَعَةٌ- آواز کرنا' خصوصا ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ' ہانکنا' گھانا چلدینا' کوچ کرنا-

تَقَعْقُعٌ- اضطراب' حرکت' آواز کے ساتھ کوچ کرنا-

قَعْقَاعُ بْنُ شُوْرٍ- ایک شخص کا نام تھا جو بہت خوش صحبت یار باش تھا-

قُعَيْقِعَان- ایک پہاڑ کا نام ہے (یہ پہاڑ مکہ میں ہے جبل بوقبیس کے سامنے- قبیلہ جرہم جب وہاں لڑے تھے تو ان کے ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ وہاں ہوئی تھی)-

اٰخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا- میں بہشت کے دروازہ کا کڑہ پکڑ کر ہلاؤں گا (کھٹکھٹاؤں گا دروازہ کھلوانے کو)-

شَرُّ النِّسَاءِ السَّلْفَعَةُ الَّتِیْ تُسْمَعُ لِاَسْنَانِهَا قَعْقَعَةٌ- بدترین عورت وہ ہے جو مردوں پر دلیر ہو (ان سے شرم و حیا نہ کرے زبان دراز ہو) اور اس کے دانتوں کی آواز سنا دے-

فَقَعْقَعُوْا لَكَ السِّلَاحَ فَطَارَ سِلَاحُكَ- انہوں نے اپنے ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ سنائی تو تمہارے ہتھیار اڑ گئے-

قَعَاقِعُ- ہتھیاروں کی آوازیں اور بجلی کے کڑاکے-

اِذْ سَمِعْتُ قَعْقَعَةَ السِّلَاحِ- یکایک میں نے ہتھیاروں کے کھڑ کھڑاہٹ کی آواز سنی-

فَجِیْئَ بِالصَّبِیِّ وَ نَفْسُهٗ تُقَعْقِعُ- اس بچہ کو لے کر آئے اس کا دم نکل رہا تھا (خرانٹہ جاری تھا)-

لَوْ لَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ- اگر قاصدوں کی کھڑ کھڑاہٹ نہ ہوتی-

مَنْ یَّجْتَمِعُ تَتَقَعْقَعُ عُمُدُهٗ- جہاں ملاپ ہوگا وہاں ایک دن پھوٹ بھی ہوگی جہاں شمار بہت ہوگا وہاں ایک دن کمی بھی ہو گی (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کمالے راز والے)-

مَا یُقَعْقَعُ لَهٗ بِالشِّنَانِ- وہ برچھے سے نہیں گھبراتا (یعنی دنیا کے حوادث سے پریشان نہیں ہوتا)-

طَرِیْقٌ قَعْقَاعٌ- دشوار گزار راستہ-

قَعْقَعٌ- ایک پرندہ ہے لمبی چونچ کا-

قَيْنُقَاع- ایک قبیلہ تھا مدینہ کے یہودیوں کا-

شِعَارُنَا یَوْمَ قَيْنُقَاعَ یَا رَبَّنَا لَا نَغْلِبَنَّكَ بنی قینقاع کی جنگ میں ہمارا شعار یاربنا لا نغلبنك تھا)-

قَعْنَبٌ- لومڑی-

قُعْنُبٌ- ٹیڑھی ناک-

قَعْنَبَةٌ- ناک کی کجی-

اَقْبَلْتُ مُجْرَمِزًّا حَتّٰی اقْعَنْبَيْتُ بَيْنَ يَدَیِ الْحَسَنِ- میں ہاتھ پاؤں سمیٹے ہوئے آیا اور حسن بصریؒ کے سامنے بیٹھ گیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر-

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ- حدیث کے مشہور امام ہیں-

قَعْوٌ- نر کا کونا مادہ پر (جیسے قعو ہے)-

قَعًا- ناک کا بانسہ اٹھا ہونا-

اِقْعَاءٌ- ٹیکا دیکر بیٹھنا یا سرین کے بل بیٹھنا رانوں کو اٹھا کر جیسے کتا بیٹھتا ہے (مجمع البحار میں ہے کہ اقعاء نماز میں یہ ہے کہ آدمی اپنے چوتڑ زمین پر لگا دے اور رانوں اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کتے کی طرح- بعض نے کہا: اقعاء یہ ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان چوتڑ اپنی ایڑیوں پر رکھے پہلے قسم کا اقعاء نماز میں منع ہے بلکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور دوسری قسم کا اقعاء جائز اور صحابہ سے ثابت ہے)-

نَهٰی عَنِ الْاِقْعَاءِ فِی الصَّلٰوة یا نَهٰی اَنْ یُّقْعِیَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ- نماز میں اقعاء سے منع فرمایا:

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكَلَ مُقْعِيًا- آں حضرتؐ نے اقعاء کر کے کھانا کھایا (یعنی اکڑوں بیٹھ کر جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے- مطلب یہ ہے کہ آپ چار زانو بیٹھ کر آرام کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے جیسے دنیا دار پرخواروں کی عادت ہے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر جلدی سے کچھ کھا لیتے اور باقی عبادت اور ذکر الٰہی او ہر مہمات دین میں صرف کرتے)-

هِیَ السُّنَّةُ- اقعاء تو سنت ہے (یہاں وہی اقعاء مراد ہے کہ آدمی دونوں سجدوں کے درمیان اپنی سرین ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھے یہ جائز ہے اور منع وہ اقعاء ہے جو پہلی قسم کا اوپر گزر چکا (یعنی کتے کی نشست)-

لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ - دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء مت کر-

يُؤْخَذُ التَّمْرُ فَيُنْقٰى وَ يُلْقٰى عَلَيْهِ الْقَعْوَةُ - نبیذ اس طرح بنائی جاتی ہے کہ کھجور کو صاف کر کے بھگوئیں اس پر دازی ڈالیں (جو ایک دانہ ہے بصرہ سے آتا ہے- ایک روایت میں ہے کہ دازی کھجور کا ثفل ہے)-

باب القاف مع الفاء

قَفْأٌ - پانی برس کر زمین کی پیداوار خراب ہو جانا-

قَفْحٌ - ناپسند کرنا' باز آنا-

قَفْخٌ - مارنا-

قُفَاخٌ - خوش خلق' چالاک عورت-

قَفِيْخَةٌ - ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور چربی سے بنتا ہے-

قَفْدٌ - کام کرنا' ہتھیلی سے چپت لگانا-

قَفَدٌ - اقفد ہونا-

اَقْفَدُ - جس کی گردن لٹکی ہوئی یا موٹی ہو' اور جو انگلیوں کی نوکوں پر چلے اس کی ایڑیاں زمین سے نہ لگیں-

قَفَدَنِيْ قَفْدَةً - پیچھے سے ایک چپت مجھ کو لگایا' ہتھیلی پھیلا کر-

قَفَدَانٌ - عطاء کا تھیلہ-

قَفْرٌ - پیروی کرنا' پیچھے جانا-

قَفَرٌ - کم ہونا' دبلا ہونا-

تَقْفِيْرٌ - جمع کرنا-

اِقْفَارٌ - پانی اور گھاس اور آدمیوں سے خالی ہونا' بھوکا ہونا' سالن نہ ہونا-

قَفْرٌ - خالی' نہ آباد-

تَقَفُّرٌ اور اِقْتِفَارٌ - پیروی کرنا' پیچھے جانا' چوس لینا-

مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ - جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ سالن سے خالی نہیں ہے (کیونکہ سرکا ایک عمدہ سالن ہے روٹی اس سے لگا کر کھا سکتے ہیں)-

قَفَارٌ - روکھا کھانا یعنی بغیر سالن کے-

اَقْفَرَ الرَّجُلُ - اس نے روکھی روٹی کھائی-

قِفَارٌ جمع ہے قَفْرٌ کی یعنی وہ مقامات جہاں نہ پانی ہو نہ چارہ نہ آبادی-

مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ - جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہے-

اَرْضٌ قَفْرٌ - وہ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ گھاس نہ درخت-

فَاِنِّيْ لَمْ اٰتِهِمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّ اَحْسِبُهُمْ مُقْفِرِيْنَ - میں تین دن سے ان کے پاس نہیں آیا میں سمجھتا ہوں ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوگا-

كَاَنَّكَ مُقْفِرٌ - ایک گنوار نے حضرت عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا- آپ نے اس سے فرمایا شاید تجھ کو کچھ میسر نہیں (تو فاقہ مست ہے)-

سُئِلَ عَمَّنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ اَثَرَهٗ - ایک شخص جانور کو تیر مارے (وہ بھاگ جائے) یہ اس کے پیچھے لگے (اس کو ڈھونڈھنے کو)-

ظَهَرَ قِبَلَنَا اُنَاسٌ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ يا يَقْتَفِرُوْنَ الْعِلْمَ - ہماری طرف کچھ لوگ ایسے نکلے ہیں جو علم کے پیچھے لگ گئے ہیں (ہر بات کو کھود کھود کر پوچھتے ہیں' اس کی حقیقت دریافت کرتے ہیں- ایک روایت میں یتقعرون)-

اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا يَجِدُوْنَ مُحَمَّدًا مَنْعُوْتًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَاَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْقُرَى الْعَرَبِيَّةِ - بنی اسرائیل لوگ آنحضرت کے صفات توراۃ شریف میں اپنے پاس پاتے تھے اور یہ بھی ان میں تھا کہ آں حضرت عرب کی ایک بستی سے نکلیں گے-

لَا يَسْجُدُ عَلَى الْقَفْرِ - قفر پر سجدہ نہ کرے (قفر سے یہاں مراد خراب قسم کا قیر ہے یعنی ڈامر تارکول بعض نے کہا قفر ایک روغن ہے اس کی بو ڈامر کی طرح ہوتی ہے)-

قَفْزٌ - کودنا' مرجانا-

تَقْفِيْزٌ - کدانا-

تَقَفُّزٌ - نقش کرنا-

تَقَافُزٌ - باہم کودنا-

لَا تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ قُفَّازًا- احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے (بلکہ منہ کھلا رہنے دے یا منہ پر پنکھا وغیرہ رکھ کر کپڑا منہ سے الگ رکھے) اور دستانے نہ پہنے-

قُفَّاز- دستانہ جو عورت ہاتھ میں پہنتی ہے اس سے انگلیاں اور کف دست اور کلائیاں چھپی رہتی ہیں سردی سے بچنے کے لئے یا ہاتھ کی لطافت اور نرمی باقی رکھنے کے لئے- بعض نے کہا اس کے اندر روئی بھری ہوئی ہے- بعض نے کہا وہ ایک قسم کا زیور ہے جو عورتیں ہاتھوں میں پہنتی ہیں-

لَا تَنْتَقِبُ وَ لَا تَتَبَرْقَعُ وَلَا تَقَفَّزُ- احرام والی عورت نہ منہ پر نقاب ڈالے نہ برقع نہ دستانے پہنے (ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کا منہ اور دونوں ہاتھوں کے پنجے یہ ستر نہیں ہیں- اس پر تمام فقہاء کا بھی اتفاق ہے)-

اِنَّهٗ كَرِهَ لِلْمُحْرِمَةِ لُبْسَ الْقُفَّازَيْنِ- عبداللہ بن عمرؓ نے احرام والی عورت کے لئے دستانے پہننا مکروہ رکھا ہے-

اِنَّهَا رَخَّصَتْ لَهَا فِيْ لُبْسِ الْقُفَّازَيْنِ- انہوں نے اس کو دستانے پہننے کی اجازت دی-

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ- آنحضرتؐ نے آٹا پیسنے والے کے قفیز سے منع فرمایا (قفیز ایک پیمانہ ہے اٹھ مکوک کا' حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آٹا پیسنے کی اجرت علیحدہ دینی چاہئے اور اس طرح پر آٹا پسوانا کہ پیسنے والا اس میں سے کسی قدر آٹا اپنی اجرت میں نکال لے یہ منع ہے کیونکہ اس میں نزاع کا احتمال ہے)-

تَقَفَّزَتْ يَدَيْهِ بِالْحِنَّاءِ- مہندی سے اس کے دونوں ہاتھوں پر نقش کیا تھا-

فَقَفَزَ فَاَصَابَ ثَوْبَ يُوْنُسَ- وہ کود کر یونسؑ کے کپڑے پر لگا-

اَنْتَ وَالْاَحْوَلُ قُفَّازَانِ- تو اور احول گویا دو دستانے ہیں (اس طرح ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں' مشابہ)-

اَسْعَرْنَا قَفْزًا- کود پھاند کر کے ہم کو ستاتا (پھر جب آں حضرتؐ گھر میں تشریف لاتے تو آپ کو دیکھ کر خاموش بیٹھ جاتا (یعنی غپ چپ سکون اور وقار کے ساتھ)-

قَفْسٌ یا قُفُوْسٌ- مر جانا' ہاتھ پاؤں باندھ دینا' بال پکڑنا' غصہ سے چھین لینا-

قُفَاسٌ- اینٹھنا-

تَقَفُّسٌ اور تَقَافُسٌ- کود کر ایک دوسرے کے بال پکڑ لینا-

قَفَاسٌ اور قَفْسَاءُ- خراب عورت اور معدہ اور شکم-

قُفْسٌ- ایک قبیلہ ہے کرمان میں-

بُيُوْتُ الْقَافِسَةِ- کمینوں کے گھر-

قَفْشٌ- بہت کھانا' بہت جماع کرنا' جلدی دودھ دوھ لینا جمع کرنا' مارنا-

اِنْقِفَاشٌ- سمٹ جانا-

قَفْشٌ- چھوٹا موزہ یا جوتہ (یہ معرب ہے کفش کا)-

قَفْشٌ- چور-

اِنَّهٗ لَمْ يُخَلِّفْ اِلَّا قَفْشَيْنِ وَ مِخْذَفَةً- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی اسباب نہیں چھوڑا مگر ایک جوڑا کفش کا اور ایک گوپھن (جس سے ڈھیلہ یا پتھر پھینک کر مارتے ہیں- بس یہی دو چیزیں آپ کی دنیا میں رہیں- آپ نے بالکل فقیرانہ زندگی بسر کی یہاں تک کہ تکیہ بھی نہیں رکھا- کوئی پتھر سرہانے رکھ کر سو جاتے)

قَفْصٌ- ہاتھ پاؤں باندھ دینا' نزدیک نزدیک رکھنا' دکھ دینا' چڑھ جانا' بلند ہونا-

قَفَصٌ- ہلکا ہونا' نشاط کے ساتھ اکڑ جانا' حلق میں گرمی پیٹ میں ترشی ہونا-

اِقْفَاصٌ- پنجرے والا ہونا-

تَقَفُّصٌ- جمع ہونا-

تَقَافُصٌ- ایک میں ایک گھس جانا-

قَفَصٌ- پنجرہ جس میں پرندہ رکھا جاتا ہے (اس کی جمع اقفاص ہے)-

وَاَنْ تَعْلُوا التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ قِيْلَ مَا التُّحُوْتُ قَالَ بُيُوْتَ الْقَافِصَةِ يُرْفَعُوْنَ فَوْقَ صَالِحِيْهِمْ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے) کہ نیچے والے اوپر ہو جائیں گے (یعنی کم ذات اور کمینے لوگ اشراف لوگوں سے بڑھ کر اونچے گھر بنائیں گے)-

حَجَجْتُ فَلَقِیَنِیْ رَجُلٌ مُّقَفِّصٌ ظَبْیًا فَاتَّبَعْتُهٗ فَذَبَحْتُهٗ وَ اَنَا نَاسٍ لِاِحْرَامِیْ - میں حج کے لئے گیا راستہ میں ایک شخص ملا جس نے ہرن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے تھے' میں اس کے پیچھے لگا اور ہرن کو ذبح کر ڈالا مجھ کو احرام کا خیال ہی نہ رہا-

قَفِصٌ - منقبض' سمٹا ہوا-

اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصُ - مگر یہ پنجرے-

اَلْجِسْمُ قَفَصُ الرُّوْحِ - جسم کیا ہے روح کا پنجرہ ہے (جہاں آدمی مرا تو روح کا پرندہ پنجرے سے نکل بھاگا)-

قَفْطٌ - جمع کرنا' جفتی کرنا' بدلہ کرنا-

تَقَافُطٌ - اقتفاط میں ایک دوسرے کی مدد کرنا-

اِقْتِفَاطٌ - مادہ کا نر سے اپنا پچھلا حصہ بدن کا ملا دینا- (جیسے اقفطاط ہے)-

رَجُلٌ قَفْطِیٌّ - بہت نکاح کرنے والا مرد (قیفط کے بھی یہی معنی ہیں)-

شَجَّةٌ قَرَنِیَّةٌ مِلْحَةٌ بِحْرٍ قَفْطَی - یہ بخار کا منتر ہے اس کے معنی معلوم نہیں ہیں جیسے کتاب الشین میں گزر چکا-

قَفْعٌ - مقفعه سے مارنا (مقفعه وہ لکڑی جس سے انگلیوں پر مار لگاتے ہیں) روکنا-

قَفَعٌ - تنگی' درماندگی-

قَفْعٌ - لکڑی کی ڈھال' جس کی آڑ کر کے لوگ قلعوں کے پاس جاتے ہیں' ان کی دیواروں میں سوراخ کرنے کو' یا گرانے کو-

قَفْعَةٌ - بڑی ٹوکری جس میں کھجور وغیرہ رکھتے ہیں اوپر سے اس کا منہ تنگ ہوتا ہے اور نیچے سے کشادہ زمبیل کی طرح-

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً اَوْ قَفْعَتَیْنِ - (حضرت عمرؓ نے کہا) کاش میرے ٹڈیوں کا ایک تھیلہ یا دو تھیلے ہوتے-

اِنَّ غُلَامًا مَّرَّبِهٖ فَعَبَثَ بِهٖ فَتَنَا وَلَهُ الْقَاسِمُ فَقَفَعَهٗ قَفْعَةً شَدِیْدَةً - ایک لڑکا قاسم بن مخیمرہ کے پاس سے گزرا اس نے ان کو چھیڑا' قاسم نے اس کو پکڑ لیا اور ایک سخت مار لگائی-

قَفَعَهٗ عَمَّا اَرَادَ - اس نے جو قصد کیا اس سے اس کو روک دیا-

اِبْنُ مُقَفَّعٍ - ایک دہریہ شخص تھا جیسے ابن ابی العوجا اس کے باپ کی انگلیاں پیچھے کی طرف ٹیڑھی ہوگئی تھیں اس لئے وہ "مقفع" کہلاتا تھا- یہ فارسی النسل ہے- مشہور عربی ادیب ہے' پہلوی زبان سے عربی میں کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ کیا- ایک دسویں صدی عیسوی کے مصری اسقف کا نام بھی یہی ہے-

اِقْفِعْلَالٌ - منقبض ہو جانا' اینٹھ جانا-

یَدٌ مُّقْفَعِلَّةٌ - سکڑا ہوا ہاتھ اینٹھا ہوا-

قَفٌّ - خشک' سوکھا-

قُفُوْفٌ - سوکھنا' خشک ہو جانا-

قَفَّ الشَّعْرُ - بال ڈر کے مارے کھڑے ہو گئے-

قُفٌّ - بلند زمین (اسی سے کنویں کی مینڈ کو قف البیر کہتے ہیں کیونکہ وہ بلند ہوتی ہے یا خشک ہوتی ہے)-

قُفٌّ - ایک وادی کا بھی نام ہے مدینہ میں-

دَخَلْتُ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی رَاْسِ الْبِیْرِ وَ قَدْ تَوَسَّطَ قُفَّهَا - میں آپ کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ کنویں کی مینڈ پر بیٹھے ہیں اس کو بیچ میں کر لیا-

اِقْفَافٌ - انڈے موقوف ہو جانا' مرغی کا کڑک ہو جانا آنکھوں سے آنسو نہ نکلنا-

اِسْتِقْفَافٌ - سیٹھ جانا' مل جانا' سکڑ جانا-

اُعِیْذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْزِلَ وَ ادِیًا فَتَدَعُ اَوَّلَهٗ یَرِفُّ وَ اٰخِرَهٗ یَقِفُّ - میں تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ تو ایسی وادی (میدان) میں جا کر اترے جس کا شروع حصہ تو سرسبز اور آخری خشک اور سوکھا-

فَاَصْبَحْتُ مَذْعُوْرَةً وَ قَدْقَفَّ جِلْدِیْ - میں صبح کو ہی ہوئی (ڈری ہوئی) اٹھی' میری کھال ڈر کے مارے سوکھ گئی تھی یا میرے رو میں کھڑے ہو گئے تھے-

لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِیْ - تو نے ایسی بات کہی جس کو سنکر میرے روئیں کھڑے ہو گئے-

ضَعِیْ قُفَّتَكِ - اپنی زنبیل (بٹی) تو رکھدے-

یَا تُوْنَنِیْ فَیَحْمِلُوْنَنِیْ كَاَنِّیْ قُفَّةٌ حَتّٰی یَضَعُوْنِیْ فِیْ

مَقَامِ الْاِمَامِ فَاقْرَأُ بِهِمِ الثَّلٰثِيْنَ وَالْاَرْبَعِيْنَ فِيْ رَكْعَةٍ- لوگ میرے پاس آتے اور ایک تھیلے کی طرح مجھ کو اٹھا کر امام کی جگہ رکھ دیتے ہیں ہر رکعت میں تیس اور چالیس آیتیں پڑھتا (بعض نے کہاقفعہ سے یہاں سوکھا درخت مراد ہے ازہری نے کہاقفعه بہ فتحہ قاف درخت اور رقفة بہ ضمہ قاف زنبیل)-

اِنَّ قَفَّافًا ذَهَبَ اِلٰى صَيْرَفِيٍّ بِدَاهِمَ- ایک قفاف روپیہ لے کر صراف کے پاس گیا (قفاف روپیوں کا چور جو پرکھتے وقت روپیہ اپنی ہتھیلی میں چرا لیتا ہے)

اِنَّكَ تَسْتَعِيْنُ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ فَقَالَ اِنِّيْ لَأَسْتَعِيْنُ بِالرَّجُلِ لِقُوَّتِهٖ ثُمَّ اَكُوْنُ عَلٰى قَفَّانِهٖ (حذیفہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم تو بدکار آدمی کو کام پر لگاتے ہو (اس کو عہدہ اور خدمت دیتے ہو) حضرت عمرؓ نے کہا میں ایک زبردست شخص سے اس کی قوت سے کام لیتا ہوں پھر اس کے پیچھے لگا رہتا ہوں (اس کی خبر رکھتا ہوں تو وہ چوری اور خیانت نہیں کر سکتا اور میرا کام نکل جاتا ہے- یہ حضرت عمرؓ کی کمال دانائی اور دانشمندی اور پالیسی تھی- بہت سے لوگ نیک اور ایماندار ہوتے ہیں لیکن ان کی نرمی اور رحم اور سادہ دلی کی وجہ سے حکومت کے نظم و نسق میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے یعنی ان سے عمدہ انتظام ملک کا نہیں ہو سکتا- اور بعض لوگ فاسق اور فاجر ہوتے ہیں مگر صاحب رعب اور صاحب قوت انتظامی صلاحیت رکھنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کام خوب چلاتے ہیں)-

اَتَيْتُهٗ عَلٰى قَفَّانِ ذٰلِكَ يَا قَافِيَةِ ذٰلِكَ- (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں اس کے پیچھے ہی آ پہنچا (اور کہتے ہیں فُلَانٌ قَبَّانٌ عَلٰى فُلَانٍ یا قَفَّانٌ عَلَيْهِ یعنی وہ اس کا نگران ہے اس کا محافظ ہے اس کی چوکسی اور خبر گیری کرتا رہتا ہے اس سے حساب و کتاب سمجھتا ہے-

قَفْقَفَةٌ- سوکھ جانا' لرزنا' دانت کٹ کٹ کرنا-

فَاَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ- اس کو کپکپی لگ گئی (کانپنے لگا- عرب لوگ کہتے ہیں: تَقَفْقَفَ مِنَ الْبَرْدِ- سردی سے کانپنے لگا)-

قَفْلٌ- اندازہ لگانا-

قُفُوْلٌ- سوکھنا' سفر سے لوٹنا' مذکر کو جفتی کی خواہش ہونا-

قَفْلٌ- روک رکھنا' جمع کرنا-

قَفَلٌ- سوکھ جانا (جیسے تقفیل) بند کرنا سر کاٹنا-

اِقْفَالٌ- قفل لگانا' نگاہ پیچھے رکھنا' لوٹانا' جمع کرنا-

تَقَفُّلٌ اور اِنْقِفَالٌ اور اِقْتِفَالٌ- بند ہونا-

اِسْتِقْفَالٌ- بخیلی کرنا-

قُفُلٌ- ایک درخت ہے اور مشہور لوہے کا آلہ جس سے دروازہ بند کیا جاتا ہے' تالہ-

بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ- وہ آنحضرتؐ کے ساتھ چل رہے تھے جب آپ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے (نہایہ میں ہے کہ کبھی قفول سفر میں جانے اور وہاں سے لوٹنے دونوں کو کہتے ہیں اور اکثر لوٹنے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اقفل بھی بمعنی قفل آتا ہے)-

مَقْفَلَهٗ عَنْ عُسْفَانَ یا مُقْفَلَهٗ عَنْ عُسْفَانَ- عسفان سے لوٹتے وقت-

قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ- جہاد سے لوٹنا (گھر بار کی طرف) جہاد کا ثواب رکھتا ہے (یعنی مجاہد اور غازی جب جہاد سے فارغ ہو کر آرام لینے کے لئے گھر کو لوٹتا ہے تو اس کو لوٹنے میں بھی اتنا ہی اجر ملتا رہتا ہے جتنا جہاد کرنے میں- کیونکہ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اپنے گھر بار کا انتظام کر کے چندے راحت لے کر پھر جہاد کی طاقت اور قوت پیدا کرے- بعض نے کہا' قفلة سے یہاں یہ مراد ہے کہ دشمن کی طرف جانے میں ملتا تھا' گو جنگ کا موقع نہ ملے- بعض نے کہا یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب مجاہدین کی ایک جماعت دشمنوں کی طرف سے اس لئے لوٹ کر آئی کہ دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی وہ اپنے ساتھ اور کمک لے جانے کے لئے لوٹ کر آئے تھے بعض نے کہا جب مجاہدین لوٹ جاتے ہیں تو کافر لوگ بے خوف ہو کر محفوظ مقاموں سے نکل آتے ہیں' اب مجاہدین کو موقع ملتا ہے کہ پھر لوٹ کر کافروں کو گھیر لیں' ان کو ماریں تو ان لوٹنے والوں کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا پہلی بار جہاد کرنے والوں کو ملا تھا)-

اَرْبَعٌ مُقْفَلَاتٌ النَّذْرُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ وَالنِّكَاحُ- (حضرت عمرؓ نے کہا) چار باتیں گویا قفل دی ہوئی ہیں (یعنی

زبان سے نکلتے ہی لازم ہو جاتی ہیں ان سے مخلصی کی کوئی صورت نہیں) ایک تو نذر دوسرے طلاق تیسرے آزاد کرنا چوتھے نکاح (اگر یہ باتیں ہنسی اور مزاح کے طور پر کہی ہیں جب بھی ان کا حکم لازم ہو جاتا ہے)-

اَقْفَلْتُ الْبَابَ فَهُوَ مُقْفَلٌ - (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے دروازے پر قفل لگا دیا وہ مقفل ہے-

حَتّٰی اَقْفَلَ عَنْ غَزْوَتِیْ - یہاں تک کہ میں اپنے جہاد سے لوٹ کر آؤں-

فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ - جب ہم نے یہ چاہا کہ ہم کو لوٹنے کی اجازت ملے (عرب لوگ کہتے ہیں اقفلهم الامیر - ان کو سردار نے لوٹ جانے کی اجازت دی)-

قَافِلَه - لوٹنے والوں کا گروہ-

قَفْنٌ - لکڑی یا کوڑے سے مارنا' گدی پر مارنا' گدی کی طرف سے ذبح کرنا' چڑ چڑ کرنا-

قُفُوْنٌ - مرجانا-

تَقْفِيْنٌ - کاٹنا-

اِقْفَانٌ اور اِقْتِفَانٌ - اتنا ذبح کرنا کہ سر کٹ جائے جدا ہو جائے-

قَفَّان - کسی کے کاموں کا نگراں رہنا اس کو تکتے رہنا' مجموعہ خوب جانچنا-

تِلْكَ الْقَفِيْنَةُ لَا بَاْسَ بِهَا - (ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا اگر بکری کو کوئی اتنے زور سے ذبح کرے کہ اس کا سر کٹ کر الگ ہو جائے؟ انہوں نے کہا) ایسی بکری کو قفینہ کہتے ہیں اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں (بعض نے کہا قفینہ وہ بکری جو گردن کی پشت کی طرف سے ذبح کی جائے - عرب لوگ کہتے ہیں: قفن الشاة اور اقتفنها — یعنی بکری کو ایسا ذبح کیا کہ اس کا سر الگ ہو گیا)-

ثُمَّ اَكُوْنُ عَلٰی قَفَّانِهٖ - پھر میں اس کی گدی پر رہتا ہوں (اس کے کاموں کا نگراں رہتا ہوں' یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے جیسے اوپر اسی باب میں گزر چکا)-

قَفْوٌ اور قُفُوٌّ پیچھے رہنا' پیروی کرنا' گدی پر مارنا' بدکاری کی تہمت لگانا' میٹ دینا-

تَقْفِيَةٌ - پیچھے لگانا-

اِقْفَاءٌ - ایثار کرنا' فضیلت دینا' پشت گردن سے ذبح کی ہوئی بکری کھانا-

تَقَفِّيْ - پیروی کرنا' گدی پر مارنا-

اِقْتِفَاءٌ - قدم بہ قدم جانا' پیروی کرنا' ایثار کرنا خاص کرنا' اختیار کرنا-

قَافِيَه - گدی' پیچھے اور بیت کا آخری کلمہ یا آخری حرف ساکن (اس کی جمع قوافی) اور کبھی قصیدے کو بھی قافیہ کہتے ہیں-

مُقَفِّيْ - آنحضرتؐ کا ایک نام یہ بھی ہے - یعنی سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے-

فَاِذَا قَفّٰی فَلَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ - جب آں حضرت مقفی ہیں تو اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں (بعض نے مقفی بہ فتحہ فا روایت کیا ہے یعنی کریم)-

فَلَمَّا قَفّٰی - جب پیٹھ موڑ کر چلا-

اَ لَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ - میں تم کو وہ شخص بتلاؤں جو اس سے بھی زیادہ قیامت کے دن گرم ہوں گے یہ دو شخص جو پیٹھ موڑے جا رہے ہیں-

فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰی قَفَیَّ - تلوار میری گدی پر رکھی (یہ بنی طی کا محاورہ ہے وہ یائے متکلم کو مشدد کرتے ہیں اصل میں علی قفای تھا)

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ
قَفَاسَلْعٍ بِمُخْتَلِفِ النِّجَارِ

یہ شعر کتاب العین میں گزر چکا ہے (قفا سلع یعنی سلع پہاڑ کے پیچھے)-

اَخَذَ الْمِسْحَاةَ فَاسْتَقْفَاهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰی قَتَلَهٗ - انہوں نے کلہاڑی لی اور اس کے پیچھے گئے پیچھے سے جا کر اس کو کلہاڑی سے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا-

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰی قَافِيَةِ اَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ - شیطان تم میں سے ایک کے گدی پر یا سر کے پیچھے کے حصہ پر تین

گرہیں لگاتا ہے (اس کو کہتا ہے سوتا رہ ابھی رات بہت ہے یہاں تک کہ صبح کی نماز قضا کرا دیتا ہے تین گرہیں جب لگا دی جائیں تو وہ خوب بندش کرتی ہیں مشکل سے کھلتی ہیں- مطلب یہ ہے کہ شیطان اس کو نیند میں غرق کر دیتا ہے' آنکھ کھلنے نہیں دیتا)-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّکَ وَ قَفِیَّةِ اٰبَائِهٖ وَ کُبْرِ رِجَالِهٖ- (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یوں دعا کی) یا اللہ! ہم تیرے پیغمبرؐ کے چچا کے وسیلے سے تیرا تقرب چاہتے ہیں جو آں حضرتؐ کے بزرگوں میں سے باقی رہ گئے ہیں اور آں حضرتؐ کے عزیزوں میں سب سے زیادہ عمر والے ہیں-

نَحْنُ بَنُوا النَّضْرِبْنِ کِنَانَةَ لَا نَنْتَفِیْ مِنْ اَبِیْنَا وَ لَا نَقْفُوْا اُمَّنَا- ہم لوگ نضر بن کنانہ کی اولاد میں ہیں ہم اپنے باپ سے الگ نہیں ہوتے اور اپنی ماں پر اتہام نہیں رکھتے (یعنی ماں کی نسبت یہ گمان نہیں کرتے کہ اس نے نضر کے سوا اور کسی سے نطفہ لیا ہو- یہ قفاہ سے نکلا ہے یعنی اس کو تہمت لگائی بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اپنی ماؤں کے ساتھ نسب لگانا نہیں چھوڑتے اور ماؤں سے نسب نہیں لگاتے)-

لَا حَدَّ اِلَّا فِی الْقَفْوِ الْبَیِّنِ- حد قذف اسی وقت پڑے گی جب کھلم کھلا زنا کی تہمت لگائی جائے-

مَنْ قَفَامُؤْمِنًا بِمَا لَیْسَ فِیْهِ وَ قَفَهُ اللّٰهُ فِیْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ- جو شخص کسی مسلمان پر اس بات کی تہمت لگائے جو اس میں نہ ہو (یعنی جھوٹا اتہام کرے) تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور لہو کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا-

فَاغْفِرْ مَا اقْتَفَیْنَا- جو گناہ ہم نے کیے ہیں ان کو بخش دے-

فَلَمَّا قَفّٰی قَالَ اِنَّ اَبِیْ وَ اَبَاکَ فِی النَّارِ- (ایک شخص نے جس کا باپ مشرک رہ کر مرا تھا- آں حضرتؐ سے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا' دوزخ میں) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو تسلی دینے کے لئے فرمایا- میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں- (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بدل نہیں سکتا کہ مشرک ضرور دوزخ میں جائے گا)-

وَ ھُوَ مُقَفٍّ- وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا-

ثُمَّ قَفّٰی اِبْرَاھِیْمُ مُنْطَلِقًا- پھر ابراہیم پیٹھ موڑ کر چلے-

بابُ القاف مع القاف

قَقَّةٌ یا قِقَّةٌ یا قُقَّةٌ- بچے کا گوہ یا جب بچہ گوہ میں ہاتھ ڈالتا ہے تو ماں کہتی ہے ققہ جیسے ہندوستان میں چھی چھی کہتے ہیں (محیط میں ہے کہ ققہ گھریلو کوے اور بچہ کا گوہ)-

وَقَعَ فِیْ قِقَّةٍ- بری رائے میں گرفتار ہوا یعنی تدبیر میں خطا کی- (ہروی نے کہا زبان عرب میں تین حرف ایک جنس کے کسی کلمہ میں جمع نہیں ہوئے مگر اس قول میں قَعَدَ الصَّبِیُّ عَلٰی قَقِقِهٖ وَ صَصِصِهٖ- خطابی نے کہا ققہ بچے کی پہلی بات جو پیدا ہوتے وقت بچہ کے پیٹ میں سے نکلتی ہے)-

قِیْلَ لِا بْنِ عُمَرَ اَلَا تُبَایِعُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَعْنِی ابْنَ الزُّبَیْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا شَبَّهْتُ بَیْعَتَهُمْ اِلَّا بِقِقَّةٍ- عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا تم امیر المؤمنین عبداللہ بن زبیرؓ سے کیوں بیعت نہیں کر لیتے؟ انہوں نے کہا قسم خدا کی یہ بیعت تو ققہ کے مشابہ ہے (یعنی بچوں اور کم عمروں نے اس کو اختیار کیا ہے بوڑھے اور تجربہ کار لوگ ابھی تامل کر رہے ہیں دیکھتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے کیونکہ یہ بیعت تمام ہوتی نہیں معلوم ہوتی- عبداللہ بن عمر کا یہ خیال صحیح نکلا اور چند ہی سال میں عبدالملک بن مروان سے لوگوں نے بیعت کی اور عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تب عبداللہ بن عمر کا یہ مذہب تھا کہ جب سب مسلمان کسی کی خلافت پر اتفاق کر لیں- اس وقت اس سے بیعت کر لینا چاہئے اور جب اختلاف ہو تو خاموش رہ کر واقعات اور نتائج کا انتظار کرنا چاہئے- چنانچہ اسی وجہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے بھی بیعت نہ کی اور نہ امام حسنؓ سے جب سب لوگوں کا اتفاق معاویہؓ پر ہو گیا تو انہوں نے معاویہؓ سے بیعت کر لی اور یزید سے بھی بیعت کر لی تھی)-

اِنَّ اَخِیْ وَ ضَعَ یَدَهٗ فِیْ قِقَّةٍ- میرے بھائی (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ) نے تو اپنا ہاتھ پلیدی میں ڈال دیا (خلافت کے گڑھے میں کود پڑے جس کا انجام اچھا معلوم نہیں ہوتا)-

بابُ القاف مع اللام

قَلْبٌ - پھیر دینا' الٹ دینا' اندر باہر ٹٹولنا' خریدتے وقت آزمانا' بل (ناگر) سے زمین الٹنا' مار ڈالنا' دل نکال لینا' سرخ ہو جانا' دل پر مار لگانا' قلاب کی بیماری ہونا (جو اونٹ کے دل کی بیماری ہے اس سے ایک ہی دن میں مر جاتا ہے)-

قَلْبٌ - ایک گوشت کا ٹکڑا ہے آدمی کے بیچا بیچ سینہ میں اور عقل کو بھی کہتے ہیں-

تَقْلِيْبٌ - بمعنی قلب ہے-

اِقْلَابٌ - پھیر دینا' مار ڈالنا-

تَقَلُّبٌ - پھر جانا-

اِنْقِلَابٌ - بدل جانا' پھر جانا' اوندھا ہونا اور لوٹ جانا-

قَالِبٌ - سانچہ' بدن کا ڈھانچہ-

قُلَّبٌ - زمانہ کے ساتھ بدلنے والا (جیسے حُلَّبٌ ہے-

قَلَبَةٌ - بیماری' عیب-

قَلِيْبٌ - پرانا کنواں-

اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَّ اَلْيَنُ اَفْئِدَةً- تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے' ان کے دل نرم ہیں-

قَلْب - خالص اور مغز کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَّ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ - ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے- (دل سے مراد یہاں مغز اور عمدہ ترین حصہ ہے- سورۂ یٰس اول تو قرآن کے بیچ میں ہے جیسے دل بیچ میں ہوتا ہے دوسرے اس سورۂ میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور علوم مکنونہ اور مواعید اور زواجر سب مذکور ہیں اور عبارت نہایت مختصر اور بلیغ ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ اس میں ایک لفظ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ ایسا مذکور ہے جس کا قلب یعنی الٹا بھی یہی ہوتا ہے)-

اِنَّ يَحْيٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ الْجَرَادَ وَ قُلُوْبَ الشَّجَرِ - حضرت یحییٰؑ ٹڈے اور درختوں کے مغز (جو نرم ہوتے ہیں کھا کر گزر کرتے)-

كَانَ عَلِيٌّ قُرَشِيًّا قَلْبًا- حضرت علیؓ خالص قریشی تھے (آپ کے والد اور والدہ دونوں قریش کے غالی خاندان میں سے تھے- عرب لوگ کہتے ہیں: ھو عربی قلب ۔ تو خالص عربی ہے' یعنی اس میں کوئی آمیزش غیر قوم کی نہیں ہے- بعض نے کہا قلب سے یہاں یہ مراد ہے کہ بڑے سمجھدار ذہین تھے جیسے اس آیت میں ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ یعنی جس کو عقل اور سمجھ ہے' اس کے لئے قرآن میں نصیحت ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ - یا اللہ تیری پناہ اس سے کہ سفر سے لوٹتے وقت کوئی خرابی دیکھوں' (گھر بار کی جس سے دل کو رنج ہو)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ کے بھی یہی معنی ہیں

ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ - (حضرت صفیہؓ نے کہا) پھر میں اپنے گھر کو لوٹ جانے کے لئے کھڑی ہوئی- آنحضرتؐ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کو- (اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اعتکاف والا شخص چل پھر سکتا ہے بشرطیکہ بےضرورت مسجد کے باہر نہ جائے)-

فَاَقْلِبُوْهُ فَقَالُوْا اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- اس کو پلٹاؤ! صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ ہم نے اس کو پلٹا دیا (صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے لیکن صحیح قلبناه ہے)-

كَانَ يَقُوْلُ لِمُعَلِّمِ الصِّبْيَانِ اِقْلِبْهُمْ- ابوہریرہؓ بچوں کے معلم سے کہتے ان بچوں کو اپنے گھر جانے دو-

بَيْنَا يُكَلِّمُ اِنْسَانًا اِذَا انْدَفَعَ جَرِيْرٌ يُّطْرِيْهِ وَ يُطْنِبُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا جَرِيْرُ وَ عَرَفَ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ اَبَابَكْرٍ وَّ فَضْلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اِقْلِبْ قُلَّابُ وَ سَكَتَ - حضرت عمرؓ ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں جریر آن پہنچا اور لگا حضرت عمر کی لمبی چوڑی تعریف کرنے' حضرت عمرؓ نے کہا: ارے جریر تو کیا کہتا ہے' اس نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا ہے (تو بات بنالی) کہنے لگا میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کر رہا تھا ان کی تعریف کر رہا تھا تب حضرت عمرؓ نے کہا' ارے بات پلٹنے والے پلٹ جا اور خاموش ہو رہے- (قُلَّابُ اس کو کہتے ہیں جو ایک ایسی بات منہ سے نکالے جس میں غلطی یا خرابی ہو پھر اپنے اوپر سے الزام دور

کرنے کے لئے اس کا دوسرا مطلب بیان کرے یا اس بات سے پلٹ جائے)۔

لَكَ مِنْ غَنَمِيْ مَا جَاءَ تْ بِهٖ قَالِبَ لَوْنٍ - حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ سے کہا جو بکری کا بچہ اپنی ماں کے رنگ پر نہ ہو دوسرے رنگ کا پیدا ہو وہ تم لے لو۔

فَمِنْهَا مَغْمُوْسٌ فِيْ قَالِبِ لَوْنٍ لَا يَشُوْبُهٗ غَيْرُ لَوْنِ مَا غُمِسَ فِيْهِ - بعض پرندے ایک رنگ میں ڈبائے گئے ہیں' ان میں وہی رنگ ہے جس میں ڈبائے گئے' دوسرا رنگ نہیں ہے۔

لَمَّا احْتُضِرَ وَ كَانَ يُقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَتُقَلِّبُوْنَ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُقِيَ كَيَّةَ النَّارِ معاویہؓ جب مرنے لگے تو لوگ بچھونے پر ان کو کروٹ دلاتے تھے معاویہؓ کہنے لگے تم ایسے شخص کو پلٹتے ہو جو بڑا پلٹنے والا بڑا صاحب تدبیر ہے بشرطیکہ آگ سے داغ دیئے جانے سے بچایا جائے (معاویہ بڑے عقلمند اور دنیاوی تدابیر اور مصالح ملک رانی میں بڑے ہوشیار تھے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ میں نے دنیا کے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور ہر انقلاب میں' میں غالب رہا۔ لیکن اب یہ غلبہ کس کام آئے گا۔ اگر میں دوزخ کی آگ سے داغا جاؤں اگر دوزخ کی آگ سے بچ جاؤں تب ہی میری عقلمندی سمجھو کچھ کام آئی)۔

اِنَّ فَاطِمَةَ حَلَّتِ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ بِقُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ - حضرت فاطمہؓ نے حضرت امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کو چاندی کے دو کنگن پہنائے (جیسے بچوں کو پہناتے ہیں خوبصورتی کے لئے کیونکہ چاندی کا استعمال مردوں کو جائز ہے)۔

اِنَّهٗ رَاٰى فِيْ يَدِ عَائِشَةَ قُلْبَيْنِ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے ہاتھ میں دو کنگن دیکھے۔

تُلْقِي الْقُلْبَ - کنگن ڈالتی تھی۔

وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا - کی تفسیر میں کنگن اور بالی کو قرار دیا (یعنی اگر یہ چیزیں کھل جائیں تو قباحت نہیں کیونکہ چہرہ اور ہاتھ کے پنجے ستر نہیں ہیں)۔

فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ - وہ چلنے لگے ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔

اِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ - آنحضرت بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے۔

كَانَ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يَلْبَسْنَ الْقَوَالِبَ - بنی اسرائیل کی عورتیں کھڑاویں پہنا کرتی تھیں (قوالب جمع ہے قالب کی یعنی لکڑی کا جوتہ جس کو کھڑاؤں کہتے ہیں اور قبقاب بھی)۔

كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطَاوَلُ بِهِمَا - ایک عورت کھڑاویں پہنتی تھی تاکہ لمبی معلوم ہو۔

لَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا كَذٰلِكَ - اس کو اتنا ہی الٹے (کہ چھولے نہ اس کو پھیلائے نہ اندر سے دیکھے)۔

مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ - دل کی مثال ایک پر کی سی ہے۔

مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ - ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کا - یعنی دلوں کے ارادوں کو پلٹنے والا یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ - اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل اپنے (سچے) دین پر قائم رکھ (گمراہی اور کفر سے بچا)۔

اِنَّ الْقُلُوْبَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ - تمام دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے۔

اَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ - (آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک مضغہ (لوتھڑا) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے) سن لو وہ دل ہے۔

نُكِتَ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ - (گناہ کرنے سے) دل پر سیاہ ٹپکا پڑ جاتا ہے (پھر اگر توبہ اور استغفار کرے تو وہ سیاہ دھبہ دور ہو جاتا ہے اگر پھر گناہ کرے تو ایک اور سیاہ ٹپکا پڑتا ہے یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے)۔

اَلْقَلْبُ الْقَاسِيْ - سیاہ دل' سخت دل۔

وَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ یا قَلْبٌ وَّاحِدٌ - ان کے دل ایک ہوں گے (یعنی سب متفق اور ملے جلے ہوں گے)

حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ - یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔

فَقَلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ ﷺ - انہوں نے بچہ کو اپنے مقام پر لوٹا

دیا اور آں حضرتؐ ہوشیار ہو گئے (چونک پڑے)

لَيَكَادُ اَنْ يَّنْقَلِبَ الْبَعْضُ - بعض لوگ تو پھر جانے کے قریب ہو گئے-

يَتَقَلَّبُ فِيْ شَجَرَةٍ - ایک درخت کے بدلے جس کو رستہ پر سے کاٹ ڈالا تھا (لوگوں کے آرام کے لئے) بہشت میں مٹک (تڑپ) رہا تھا-

يُفْرَغُ فِيْ قَالَبِهٖ - اس کے بدن میں ڈالا جائے گا-

فَقَامَ مَعِىَ لِيَقْلِبَنِىْ - میرے ساتھ کھڑے ہوئے' مجھ کو لوٹا دینے کو (گھر تک پہنچا دینے کو- کیونکہ رات کا وقت تھا' آپؐ کو اندیشہ ہوا کہ کوئی نادانستگی میں بیوی صاحبہ کو چھیڑے)-

قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ - ان کے دل ایک آدمی کے دل ہوں گے (یعنی سب یکدل اور متفق ہوں گے پھوٹ کا نام نہ ہوگا)-

مَا قَلْبُكَ مَعَكَ - تیری عقل تیرے ساتھ نہیں ہے-

قَلْبُ الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ مِّنْ جَسَدِهٖ - انسان کا دل اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے-

اَلْقَلْبُ مَا فِيْهِ اِيْمَانٌ - دل وہ ہے جس میں ایمان ہوتا ہے-

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ - دل چار طرح کے ہیں (ایک تو وہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہوتے ہیں اگر موت کے وقت نفاق ہوا تو وہ تباہ ہو گیا اگر ایمان ہوا تو نجات پائی - دوسرا منکوس یعنی مشرک کا دل تیسرا مطبوع یعنی منافق کا دل چوتھا روشن اور صاف وہ مومن کا دل ہے جو چراغ کی طرح ہوتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا تو شکر کرتا ہے اگر نہ دیا تو صبر کرتا ہے)-

تَنْزِعُ الْمَرْاَةُ حِجْلَهَا وَ قُلْبَهَا - عورت اپنی پازیب اور کنگن اتار رہی تھی-

رُوْحُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ الْمَوْتِ فِيْ قَالَبٍ كَقَالَبِهٖ فِي الدُّنْيَا - مومن کی روح مرنے کے بعد ایک قالب میں رکھی جاتی ہے جو اسی صورت کا ہوتا ہے جیسے دنیا میں اس کا قالب تھا (صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ دنیا کا قالب کثیف تھا وہ لطیف اور نورانی ہوتا ہے- اگر مرنے کے بعد روح کو قالب نہ ملیں تو ان کی شناخت کیونکر ہو- دوسری حدیث میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں بہشت میں چگتی پھرتی ہیں اور عرش کے تلے قندیلوں میں رہتی ہیں)-

ثُمَّ جَمَعَهُمْ فِيْ قَلِيْبٍ - پھر ان سب مشرکوں کی نعشوں کو (جو جنگ بدر میں مارے گئے تھے) ایک پرانے کنویں میں ڈال دیا-

اَتٰى قَلِيْبَ بَدْرٍ - آنحضرتؐ بدر کے کنویں پر آئے (جس میں مشرکوں کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں اور فرمایا ''اے کنویں والو! اب تو تم نے وہ پایا جس کا تم سے وعدہ تھا-'' حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسے دھڑوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟'' فرمایا- تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (صرف تم میں اور ان میں یہ فرق ہے کہ تم بات کا جواب دے سکتے ہو' وہ جواب نہیں دیتے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَيْبَةِ الْمُنْقَلَبِ - تیری پناہ ناکامیاب ہو کر لوٹنے سے (یعنی قیامت کے دن جب تیرے پاس لوٹ کر آنا ہو)-

فِيْ مُنْقَلَبِىْ وَ مَثْوَاىَ - میرے لوٹنے اور اقامت کرنے میں یا میری حرکت اور سکون-

اَبُوْ قِلَابَة - حدیث کے مشہور راوی اور فقیہہ ہیں:

قَلْتٌ - ہلاک ہونا-

اِقْلَاتٌ - ہلاک کرنا یا ہلاکت میں ڈالنا-

مِقْلَاة - وہ عورت جس کا بچہ نہ جیتا ہو یا وہ اونٹنی جو ایک بچہ جن کر پھر حاملہ نہ ہو-

مَقْلَتَة - ہلاکت کا مقام-

قَلْتٌ اور قِلْتٌ کم گوشت-

قَلْتُ الْاَبْهَامِ - انگوٹھے کے نیچے کا گڑھا-

اِنَّ الْمُسَافِرَ وَ مَالَهٗ لَعَلٰى قَلَتٍ اِلَّا مَا وَقَى اللّٰهُ - مسافر اور اس کا مال واسباب دونوں کے تلف ہونے کا سفر میں گمان رہتا ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے (سفر سے محفوظ اور کامیاب واپس آئے)-

لَوْ قُلْتَ لِرَجُلٍ وَّ هُوَ عَلٰى مَقْلَتِهٖ اِتَّقِ رُعْنَهٗ فَصُرِعَ

غَرِمْتَهُ- اگر ایک شخص ہلاکت کے مقام میں ہو اور تو اس سے کہے دیکھ بچ پھر وہ گر جائے تو تجھ کو اس کی دیت دینا ہوگی (کیونکہ تو نے اس کو ہلاکت سے پہلے گھبرا کر ہلاک کیا)-

تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ مِقْلَاةً فَتَجْعَلُ عَلٰى نَفْسِهَا اِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ اَنْ تُهَوِّدَهُ- ایک عورت کا بچہ نہ جیتا ہو وہ یہ میت مانے اگر اس کا بچہ زندہ رہے تو وہ اس کو یہودی کرے گی (عرب لوگوں کا خیال تھا کہ اگر مقلاۃ عورت ایک ایسے شریف شخص کی نعش کو روندے جو دغا سے مارا گیا ہو تو اس کی اولاد زندہ رہے گی)-

تَشْتَرِيْهَا اَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْاِقْلَاتِ- اس کو چتری عورتیں آسیب (بھوت پریت جن شیطان) اور اولاد زندہ نہ رہنے میں خریدتی ہیں-

قِلَاتُ السَّيْلِ- بھیا (سیلاب) کے گڑھے جہاں پانی جمع ہو کر صاف ہوتا ہے-

قِلَاتٌ- ایک ملک ہے ہندوستان کے شمال مغرب میں جہاں بلوچ قوم آباد ہے-

قَلَحٌ- دانتوں کا زرد یا سبز ہونا-

تَقْلِيْحٌ- دانتوں کو صاف کرنا-

تَقَلُّحٌ- کمانا-

مَالِيْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَيَّ قُلْحًا- مجھ کو کیا ہوا ہے میں دیکھتا ہوں تم میرے پاس زرد دانت رکھ کر آتے ہو (ان پر میل کچیل ہوتا ہے مسواک سے صاف کر کے کیوں نہیں آتے)-

قُلْحٌ جمع ہے اَقْلَحُ کی- یعنی جس کے دانت میلے اور زرد ہوں-

اِذَا غَابَ زَوْجُهَا تَقَلَّحَتْ- جب اس کا خاوند غائب ہوتا ہے (سفر میں گیا ہوتا ہے) تو وہ میلی کچیلی رہتی ہے (بناؤ سنگار اور کپڑوں کی صفائی نہیں کرتی)-

قَلْدٌ- جمع کرنا لپیٹنا' ہر روز آنا' پانی دینا-

تَقْلِيْدٌ- گلے میں ہار لٹکانا یا اونٹ کے گلے میں رسی ڈالنا' اس کو کھینچنے کے لئے کوئی خدمت یا عہدہ سپرد کرانا' قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی چیز کپڑا یا کھال لٹکا دینا اس امر کو بتلانے کے لئے کہ وہ قربانی کا جانور ہے جو مکہ کو جاتا ہے کوئی اس کو نہ لوٹے- کسی کی بات بغیر دلیل کے مان لینا-

قُلِّدَ حَبْلَهُ- وہ آزاد کر دیا گیا-

اِقْلَادٌ- ڈبو دینا-

تَقَلُّدٌ- ہار پہننا' عہدہ قبول کرنا' کوئی چیز اٹھا لینا' گلے میں ڈال لینا-

تَقَالُدٌ- باری باری پانی پر آنا-

اِقْتِلَادٌ- چلو چلو لینا-

اِقْلِوَّادٌ- ڈھانپ لینا-

قِلَادَةٌ- گلے میں ہار (اس کی جمع قلائد ہے)-

مِقْلَادٌ- کنجی (مقالید اس کی جمع ہے)-

مُقَلِّدٌ- اصطلاحی شرع میں وہ شخص جو دوسرے کی رائے کو بغیر دلیل کے مان لے اس کے مقابل مجتہد ہے جو خود دلائل شرعیہ میں غور کر کے اپنا مذہب قائم کرتا ہے اور بن دلیل کے کسی کی رائے نہیں مانتا- دلیل کیا ہے قرآن و حدیث تو قیاس صحیح کرنا جو شروط کے موافق ہو وہ مجتہد کا کام ہے نہ کہ مقلد کا- مقلد کا تو مذہب وہی ہے جو مجتہد اس کو بتلائے اور یہ ممکن ہے کہ آدمی بعض مسئلوں میں مقلد ہو اور بعض میں مجتہد اور جن لوگوں نے اس کو ناجائز رکھا ہے ان کا قول بلا دلیل ہے- جیسے یہ قول کہ ہر شخص کو تمام مسائل میں کسی خاص مجتہد کی تقلید ضروری ہے بلا دلیل ہے جو شخص خود اجتہاد نہ کر سکے اس کو اختیار ہے کہ جس مجتہد کا قول چاہے اختیار کرے اور جس عالم سے چاہے دین کا مسئلہ پوچھ لے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بندہ کو یہ تکلیف نہیں دی ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی تقلید کرے)-

قَلِّدُوا الْخَيْلَ وَ لَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ- گھوڑوں کو باندھو یعنی رکھو اس لئے کہ ان پر سوار ہو کر دین کے دشمنوں کو دفع کریں گے اور ان کے گلو میں تانت نہ باندھو (کیونکہ کبھی یہ تانت اٹک کر ان کا گلا گھونٹ دیتی ہے- بعض نے کہا عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے سے اس کو نظر نہیں لگتی تو اعتقاد کو غلط کرنے کے لئے اس سے منع فرمایا- اس لئے کہ تانت نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان' دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں بعض نے کہا قلدو الخيل کے یہ معنی

ہیں کہ خوبصورتی کے لئے گھوڑے کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہو مگر تانت اس کے گلے میں نہ ڈالو)۔

قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْقِلَادَةٌ - یہ راوی کا شک ہے کہ تانت کا ہار کہا یا صرف ہار۔

قَلَّدْتُ هَدْیِیْ - میں نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ ڈالا (درخت کی چھال وغیرہ تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے)۔

فَقَلَّدَتْنَا السَّمَاءُ قِلْدًا كُلَّ خَمسَ عَشَرَةَ لَيْلَةً - پھر ہم پر پندرہ دن برابر اپنی معین وقت پر پانی برستا رہا (یہ ماخوذ ہے قِلْدُ الْحُمّٰی سے یعنی بخار کی نوبت کا دن۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَلَّدْتُ الزَّرْعَ میں نے کھیتی کو پانی پلایا)۔

اِذَا اَ قَمْتَ قِلْدَكَ مِنَ الْمَاءِ فَاسْقِ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ - جب تو زمین کو پانی دے اس کے مقرر دن میں تو پہلے نزدیک والی زمین کو دے پھر جو اس سے نزدیک ہو۔

فَقُمْتُ اِلَى الْاَ قَالِیْدِ فَاَخَذْتُهَا - میں کنجیوں کی طرف اٹھا' ان کو لے لیا (تاکہ بھاگتے وقت دروازے کھول کر نکل جاؤں)۔

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - آسمانوں اور زمین کے خزانے ان کی کنجیاں۔

یَتَقَالَدُوْنَ وَ یَتَفَارَطُوْنَ بِیْرَهُمْ - اپنے کنویں پر باری باری آرہے تھے۔

لَا تُبْقَیَنَّ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ وَّلَا قِلَادَةٌ - تانت کا کوئی ہار جانور کے گلے میں باقی نہ رہے' نہ اور کوئی ہار (کیونکہ اکثر ان میں گھونگرو ہوتے ہیں جن کی آواز سے دشمن ہوشیار ہو جاتا ہے)۔

یُقَلِّدُهَا بَنَعْلٍ قَدْ صُلِّیَ فِیْهِ - قربانی کے جانور کے گلے میں وہ جوتی لٹکائے جس کو پہن کر نماز پڑھی گئی ہو' (معلوم ہوا کہ جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا بہتر ہے۔)

فَقَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِیًّا - آنحضرتؐ نے خلافت حضرت علی کو دی' (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

قَلْزٌ - مارنا' تیر چلانا' کودنا' چڑھ جانا' لکڑی سے زمین پر کٹ کٹ کرنا' خوش ہونا' ہلکا ہونا' گھونٹ گھونٹ پینا۔

اِقْتِلَازٌ - گھونٹ گھونٹ پی جانا۔

رَجُلٌ قُلَّزٌ - ضعیف ناتوان آدمی۔

قَلْسٌ - پیٹ میں سے کھانا پانی منہ میں آ جانا خواہ اس کو باہر نکالے یا پھر نگل جائے' منہ بھر کر ہو یا اس سے کم (اگر دوبارہ پھر نکلے یا غلبہ کرے تو اس کو قے کہیں گے) گانے میں ناچنا' اچھا گانا' شراب پینا۔

تَقْلِیْسٌ - دف بجانا' گانا۔

تَقَلُّسٌ - ٹوپی پہننا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ قَلَسَ فَلْیَتَوَضَّاْ - جو شخص قے کرے یا اس کے منہ میں کھانا پانی آ جائے تو وہ وضو کرے۔ (یعنی استفراغ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ لَقِیَهُ الْمُقَلِّسُوْنَ بِالسُّیُوْفِ وَ الرَّیْحَانِ - جب حضرت عمرؓ ملک شام میں تشریف لائے تو تلواروں اور پھولوں سے کھیل کرنے والے (جو بادشاہ اور امرا کی سواری کے آگے چلتے ہیں) آپ سے ملے۔

لَمَّا رَاَوْهُ قَلَّسُوْا لَهٗ - جب آپ کو دیکھا (یعنی شام والوں نے) تو سینہ پر ہاتھ رکھا اور جھک گئے (آداب بجالائے)۔

قَالِسٌ - ایک موضع کا نام ہے جو آنحضرت ﷺ نے مقطعہ کے طور پر دیا تھا۔

قَلَصٌ - اٹھ جانا' موقوف ہونا' مزاج خراب ہونا۔

قُلُوْصٌ - کودنا' بدمزاج ہونا' اٹھ جانا' بلند ہونا۔

تَقَصٌّ - مل جانا' سمٹ جانا۔

قَلُوْصٌ - جوان اونٹنی یا لمبے ہاتھ پاؤں کی (اس کی جمع قلائص ہے)۔

فَقَلَصَ دَمْعِیْ - میرے آنسو بند ہو گئے (آنکھ خشک ہو گئی)۔

قَالَ لِلضَّرْعِ اِقْلِصْ فَقَلَصَ - تھن سے کہا جمع ہو جا وہ جمع ہو گیا (سکڑ جا وہ سکڑ گیا)۔

اِنَّهَا رَاَتْ عَلٰی سَعْدٍ دِرْعًا مُقَلَّصَةً - حضرت عائشہؓ نے سعد بن ابی وقاص کو ایک تنگ زرہ یا ملی ہوئی پہنے دیکھا (جو بدن

سے مل گئی تھی- عرب لوگ کہتے ہیں: قَلَّصَتِ الدِّرْعُ وَ تَقَلَّصَتْ -یعنی زرہ چمٹ گئی تنگ ہوگئی یا چھوٹی ہوئی)-

فَلَائِصَنَاهَدَاكَ اللّٰهُ اِنَّاشُغِلْنَاعَنْكُمْ زَمَنَ الْحِصَارِ- ہماری اونٹنیوں کی خبر لیجئے (یعنی عورتوں کی)-

لَحُوْ قُهَابِا لْقَلَائِصِ - یعنی ان کا بھاگ جانا اور نفرت کرنا-

لَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا- جو ان اونٹنیاں خالی چھوڑ دی جائیں گی' ان کی زکوۃ کوئی نہ مانگے گا یا کوئی ان سے کام نہیں لے گا-

فِلْوَهُ اَوْقَلُوْصَهُ -اپنے بچھیرے یا اپنی سانڈنی کو' (قِلَاصٌ اور قُلُصٌ جمع ہے قَلُوْصٌ کی)-

تَقَلَّصَ عَنِّيْ -سرک گیا' پیچھے ہٹ گیا-

كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ -بخیل کی مثال ایسی ہے جو ایک تنگ زرہ پہنے ہو' جب خیرات دینا چاہتا ہے تو وہ زرہ سمٹ کر جڑ جاتی ہے' ایک حلقہ دوسرے حلقہ سے مل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بخیل صدقہ دیتے وقت تنگدلی سے دیتا ہے زچ ہوکر اس کا دل نہیں چاہتا)-

اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ- اگر کسی کے پاس سواری کا اونٹ نہ ہو تو وہ قرض لے سکتا ہے اس وعدے پر کہ جب زکوۃ کی اونٹنیاں آئیں گی تو قرض ادا کردوں گا (اس جانور کے بدلے ایک جانور دیدوں گا)-

اِذَا سَجَدْتُ قَلَصَتْ عَنِّيْ - جب میں سجدہ کرتا تھا تو وہ چھوٹی پڑ جاتی (پیچھے سے ستر کھل جاتا)-

قَلَصَتْ عَنْ يَّدَيْهِ -ان کے ہاتھوں پر تنگ ہوتی (آستینیں چڑھ نہ سکتیں)-

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْئِ فَقَلَصَتْ عَنْهُ -اگر تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہو پھر سایہ ہٹ جائے (دھوپ آ جائے تو وہاں سے اٹھ جائے ایسا نہ کرے کہ کچھ جسم اس کا سایہ میں ہو کچھ دھوپ میں کیونکہ یہ صحت کو نقصان پہنچاتا ہے)-

فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ -اس کا ہونٹ سمٹ جائے گا (اوپر سمٹ کر چڑھ جائے گا)-

اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَّاحٍ -آواز کرنے والی اونٹنیوں پر سوار ہوکر آئے-

اِنَّهُ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ قَدْ قَلَصَ عَنْ نِّصْفِ سَاقِهِ- جناب امام حسین علیہ السلام نے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جو نصف ساق سے بھی اونچا تھا (گھٹنوں کے قریب)-

مِنْ عَلَامَاتِ الْمَيِّتِ اَنْ تَقَلَّصَ شَفَتَاهُ- موت کی نشانیوں میں سے ہونٹوں کا سکڑ جانا ہے-

اِنَّهَا عِنْدَ ذَوِى الْعُقُوْلِ كَفَيْئِ الظِّلِّ بَيْنَا تَرَاهُ سَابِغًا حَتّٰى قَلَصَ - دنیا کی مثال عقلمندوں کے نزدیک سایہ ہے ابھی دیکھتا ہے خوب پھیلا ہوا تھا ابھی سمٹ گیا (دھوپ آ گئی)-

اِنْكَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ- زکوۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی سقط ہوگئی-

قَلُوْصٌ - جاری نہر جس میں گندگی وغیرہ بہہ کر جاتی ہو-

اِنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَلُوْصِ اَيُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ -مکحول سے پوچھا گیا' ناپاک نالے میں سے جس کا پانی بہہ رہا ہو وضو کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا' ہاں اگر پانی کا کوئی وصف نہ بدلا ہو (لیکن اگر رنگ یا بو یا مزہ نجاست سے بدل گیا ہو تب اس سے وضو درست نہیں' گو اس کا پانی جاری ہو- نہایہ میں ہے کہ دمشق کے لوگ اس کو جس میں کوڑا کچرہ گندگی ڈالتے ہیں قلوط کہتے ہیں)-

قَلْعٌ - جڑ سے اکھیڑنا یا دوسری جگہ لے جانا' معزول کرنا' زمین پر نہ جمنا' کشتی میں پاؤں نہ جمنا' بات نہ سمجھنا (کند ذہنی کی وجہ سے)' اتارنا-

تَقْلِيْعٌ بمعنی قَلْعٌ ہے-

اِقْلَاعٌ -باز رہنا' چھوڑ دینا' کشتی کا بادبان اٹھانا' قلعہ بنانا-

مُقَالَعَةٌ -ایک دوسرے کو اکھیڑنا-

اِنْقِلَاعٌ اور اِقْتِلَاعٌ -اکھڑ جانا-

قِلَاعَةٌ -کشتی کا بادبان جس کو شراع بھی کہتے ہیں-

قَلْعَةٌ -مشہور ہے یعنی حصن جو پہاڑ پر ہو (اس کی جمع قلاع اور قلع ہے)-

مِقْلَاعٌ -گوپھن-

مَقْلَع - وہ جگہ جہاں سے عمارت کے لئے پتھر نکالے جائیں۔

مَقْلُوْعٌ - معزول۔

اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ - آنحضرتؐ جب چلتے تو زمین پر سے پاؤں زور کے ساتھ اٹھاتے (جیسے مستعد اور مضبوط لوگوں کی چال ہے یہ نہیں کہ چھوٹے چھوٹے قدم مغروروں یا عورتوں کی طرح رکھتے)۔

اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا یَا قُلْعًا - آنحضرت جب چلتے تو زور سے پاؤں اٹھا کر (ایک روایت میں قلعا ہے بہ فتحہ قاف اور کسرۂ لام یعنی ایسا معلوم ہوتا جیسے نشیب میں اتر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پاؤں جما کر رکھتے اور تیز چلتے پر دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا کہ آپ جلدی بھاگ رہے ہیں)۔

جَاءَ یَتَقَلَّعُ - آگے کو جھکتے ہوئے آئے (جیسے کشتی روانی میں آگے کو جھکتی جاتی ہے)۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ قِلْعٌ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ - جریر بن عبداللہ بجلی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زین پر نہیں جمتا تو میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو زین پر جما دے (عرب لوگ کہتے ہیں قِلْعُ الْقَدَمِ جس کا پاؤں کشتی میں نہ جمے)۔

فُلَانٌ قُلَعَةٌ - وہ زین پر سے اکھڑ جاتا ہے (اس کی ران زین پر اچھی طرح نہیں جمتی)۔

بِئْسَ الْمَالَ الْقُلْعَةُ - مانگے کی چیز کیا بری ہے (کیونکہ وہ پرائی چیز ہے کب تک اپنے پاس رہے گی جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "کہن جامہ خویش آراستن بہ از جامہ عاریت خواستن"

اُحَذِّرُکُم الدُّنْیَا فَاِنَّھَا مَنْزِلُ قُلْعَۃٍ - میں تم کو دنیا سے ڈراتا ہوں (اس سے محبت اور الفت نہ رکھنا) وہ تو کوچ کی منزل ہے (ایک دن وہاں سے رخصت ہونا ضروری ہے) یا چل دینے والی ہے (آج ایک کے ہاتھ میں ہے کل دوسرے کے ہاتھ میں)۔

لَمَّا نُوْدِیَ لِیَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَّا اٰلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاٰلُ عَلِیٍّ خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ تَجُرُّ قِلَاعَنَا - جب یہ منادی کی گئی کہ مسجد نبوی میں سے سب لوگ نکل جائیں (اور جگہ جا کر رہیں) مگر آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ کی اولاد رہ جائے تو ہم لوگ اپنے تھیلے (سامان کے) گھسیٹتے ہوئے نکلے (یہ جمع ہے قلع کی یعنی وہ تھیلہ جس میں چرواہا اپنا سامان رکھتا ہے)۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ مَا رُفِعَ قِلْعُهٗ - مجاہد نے "جوار المنشات" کی تفسیر یوں بیان کی' وہ کشتیاں جن کے بادبان اٹھے ہوں' جو دور سے پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔

سُیُوْفُنَا قَلَعِیَّۃٌ - ہماری تلواریں قلعہ کی بنی ہوئی ہیں (جو ایک مقام کا نام ہے وہاں تلواریں بنا کرتی تھیں)۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَلَّاعٌ وَّ لَا دَیُّوْبٌ - بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو حاکم وقت سے لوگوں کی چغلی کھائے (ان پر جھوٹی تہمت لگا کر حاکم کے دل سے ان کی وفاداری کی امید نکلوا دے) اور نہ وہ شخص جو کٹنا پا کرے فاحشہ کی دلالی کرے (فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے۔ بعض نے کہا قلاع کوتوال جو ناحق لوگوں پر ظلم کرتا ہو۔ بعض نے کہا کفن چور)۔

لَاَ قْلَعَنَّكَ قَلْعَ الصَّمْغَۃِ - (حجاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گوند کی طرح اکھیڑ کر پھینک دوں گا (گوند جب اکھڑتا ہے تو سب اکھڑتا ہے یہاں تک کہ درخت کی چھال کا بھی کچھ حصہ نکال لاتا ہے۔ حجاج کا یہ مطلب تھا کہ میں بالکل تجھ کو تباہ و برباد کر دوں گا)۔

تَرَكْتُھُمْ عَلٰی مِثْلِ مَقْلَعِ الصَّمْغَۃِ - میں نے ان کو ایسا صاف کر دیا (ان کے پاس کچھ نہیں چھوڑا) جیسے وہ مقام صاف ہو جاتا ہے جہاں سے گوند اکھاڑ لیا جاتا ہے)۔

لَقَدْ اَقْلَعَ عَنْھَا - پھر اس کو چھوڑ دیا (یہ اقلع المطر سے ماخوذ ہے یعنی پانی رک گیا۔)

اَقْلَعَتْ عَنْہُ الْحُمّٰی - بخار اتر گیا۔

اِذَا اُقْلِعَ عَنْہُ رَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ - بلالؓ کا بخار جب اتر جاتا تو وہ اپنی آواز بلند کرتے (ایک روایت میں اقلع عنہ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَاقْتَلَعَہٗ - حضرت خضر نے اس بچہ کا سر اکھیڑ لیا' (دوسری

روایت میں یوں ہے کہ چھری سے ذبح کر ڈالا دونوں میں موافقت اس طرح سے کی گئی ہے کہ شاید کچھ گلا کاٹا ہو' اس کے بعد سر اکھیڑ لیا ہو)۔

اَلِاَقْلَاعُ مِنَ الذُّنُوْبِ - گناہوں سے باز آ جانا۔

كَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِيٍّ عَنَّجَهٗ نُوْتِيُّهٗ - گویا وہ اس دارین کا بادبان ہے جس کو ملاح نے جھکا دیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ داری منسوب ہے دارین کی طرف ہوایک موضع ہے ساحل سمندر پر بحرین کے پاس)۔

قَلْفٌ - حشفہ پر جو کھال ہوتی ہے اس کو کاٹنا یعنی ختنہ کرنا درخت کی چھال نکالنا' ذکر کو جڑ سے کاٹ ڈالنا' مٹھور کی مہر توڑنا' الٹنا' چھین اٹھانا۔

قَلَفٌ - ختنہ نہ ہونا۔

اَقْلَفُ - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

قُلْفَه - وہ پوست جو ذکر کے سرے پر ہوتا ہے۔

تَقْلِيْفٌ - بمعنی قلف ہے۔

قُلْفَتَان - مونچھ کے دونوں کنارے۔

كَانَ يَشْرَبُ الْعَصِيْرَ مَا لَمْ يَقْلِفْ - شیرہ اس وقت تک پیتے جب تک وہ جھاگ نہ اٹھاتا (کف نہ مارتا) جب کف مارنے لگتا تو چھوڑ دیتے کیونکہ نشہ لانے کا ڈر ہوتا - عرب لوگ کہتے ہیں:

قَلَفْتُ الدَّنَّ - میں نے مٹھور کی مہر توڑی (جو مٹی سے اس پر لگا دیتے ہیں)۔

فِي الْاَقْلَفِ يَمُوْتُ - بے ختنہ والا شخص مر جائے۔

قَلَقٌ - بے قرار ہونا' گھبرانا' نیند نہ آنا۔

اِقْلَاقٌ - بے قرار کرنا' پریشان کر دینا۔

اِلَيْكَ تَغْدُوْ قَلِقًا وَضِيْنُهَا مُخَالِفًا دِيْنَ النَّصَارٰى دِيْنُهَا - تیری طرف بے قرار ہو کر اس کا تسمہ چلا آ رہا ہے' اس کا دین نصاریٰ کے دین کے خلاف ہے (طبرانی نے معجم میں سالم بن عبداللہ بن عمر سے نکالا انہوں نے اپنے باپ سے کہ آں حضرت عرفات سے لوٹتے وقت یہ شعر پڑھتے جاتے تھے - نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث ابن عمر پر موقوفاً مشہور ہے)۔

اَقْلِقُوا السُّيُوْفَ فِي الْغُمُدِ - تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تا کہ ضرورت کے وقت تلوار فوراً نکل آئے' اگر بہت دن تک نیام میں یوں ہی رکھی رہے تو زنگ لگ کر نیام میں چپک جاتی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں فوراً نکل نہیں سکتی)۔

قَلْقَلَةٌ - آواز کرنا' ہلانا' حرکت دینا۔

تَقَلْقُلٌ - حرکت کرنا۔

قَلْقَالٌ - ہمیشہ سفر کرنے والا۔

قِلْقِلٌ - ایک درخت ہے مشہور انار کے درخت کی طرح اس کا دانہ سیاہ گول ہوتا ہے۔

قَلَاقِلُ - (جمع ہے قَلْقَلٌ کی یعنی) اضطراب اور تشویش جو آدمی کو ہلا دیتی ہے۔

خَرَجَ عَلِيٌّ وَ هُوَ يَتَقَلْقَلُ - حضرت علیؓ نکلے بھاگ رہے تھے (جلدی چل رہے تھے)۔

وَ نَفَسُهٗ تَقَلْقَلُ فِيْ صَدْرِهٖ - ان کی سانس سینہ میں آواز دے رہی تھی۔

قَلْقِلُوا السُّيُوْفَ فِيْ اَغْمَادِهَا - تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تا کہ ضرورت کے وقت جلد نکل آئیں)۔

قِلٌّ یا قُلٌّ یا قِلَّةٌ - کم ہونا محتاج ہونا۔

قَلٌّ - اٹھانا۔

تَقْلِيْلٌ - کم کرنا۔

مُقَالَّةٌ اور اِقْلَالٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِسْتِقْلَالٌ - کھانا کم سمجھنا' اپنی رائے پر اصرار کرنا' تنہا ہونا' کسی کو شریک نہ کرنا' چلا دینا' غصہ ہونا' شمار کرنا۔

قِلٌّ - چھوٹی دیوار۔

قُلَّي - چھوٹی چھوکری۔

اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلٰوةُ مَحْظُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الرُّمْحُ بِالظِّلِّ - جب سورج بلند ہو جائے تو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ نیزے کا سایہ کم ہو جائے (کم سے کم جس کے بعد پھر سایہ بڑھنا شروع ہوتا ہے' اس کو زوال کہتے ہیں - مطلب یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو بلند ہونے سے سر پر آ جانا مراد ہے یعنی دوپہر کا وقت بعض نے یوں

ترجمہ کیا' یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے یہ زوال کے بعد ہوتا ہے' جو ظہر کا وقت ہے- ایک روایت میں حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ہے بعض نے کہا یہ تحریف ہے)-

اِنَّ نَفَرًا سَأَلُوْا عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا- کچھ لوگوں نے پوچھا کہ آں حضرتؐ کتنی عبادت کرتے تھے جب ان کو بتلائی گئی تو انہوں نے اس کو کم سمجھا-

کَاَنَّ الرَّجُلَ تَقَالَّھَا- جیسے اس نے اس کو کم سمجھا-

کَانَ یُقِلُّ اللَّغْوَ- آنحضرت بیہودہ بات بالکل نہیں کہتے تھے یا دل لگی اور مزاح کی باتیں کم کرتے تھے- (شاذو نادر کبھی کبھی مزاح کے طور پر کوئی بات فرماتے)-

اَلرِّبَا وَ اِنْ کَثُرَ فَھُوَ اِلٰی قُلٍّ- سود سے اگرچہ (پہلے پہل) مال بڑھتا ہے- لیکن اس کا انجام نقصان ہے (یا تو دنیا ہی میں نقصان ہوتا ہے سود کا روپیہ ڈوب جاتا ہے اگر دنیا میں نقصان نہ ہو تو آخرت میں نقصان ہوگا)-

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا یا نَجَسًا- جب پانی دو پکھال ہو تو نجاست پڑنے سے وہ نجس نہ ہوگا-

قُلَّۃ- بڑا مٹکا جس میں پانچ سو رطل پانی آتا ہے یعنی ڈھائی مشک (اس حدیث میں بڑی گفتگو ہے جس کی تفصیل حدیث کے شروع کی کتابوں میں مذکور ہے)-

نَبْقُھَا مِثْلُ قِلَالِ ھَجَرَ- سدرۃ المنتہی کے بیر اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے (ہجر ایک گاؤں کا نام ہے مدینہ کے قریب اور وہ ہجر مراد نہیں ہے جو بحرین میں ہے- بعض نے کہا ہجر شام کے ملک میں ایک مقام ہے جہاں بڑے بڑے مٹکے بنتے ہیں ایک مٹکے میں ایک پکھال پانی آ جاتا ہے)-

قُلَّۃُ الْحَزَنِ- ایک مقام کا نام ہے-

فَحَثَافِیْ ثَوْبِہٖ ثُمَّ ذَھَبَ یُقِلُّہٗ فَلَمْ یَسْتَطِعْ- حضرت عباس نے مٹھیوں سے روپے لے کر اپنے کپڑے میں ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے اتنا بوجھ ہو گیا کہ وہ اٹھ نہ سکا (عرب لوگ کہتے ہیں اقله اور استقله اس کو اٹھایا)-

حَتّٰی تَقَالَّتِ الشَّمْسُ- یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا-

مَا ھٰذَا الْقِلُّ الَّذِیْ اَرَاہُ بِکَ- یہ تمہارے بدن میں کپکپی کیسی جو میں دیکھ رہا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید بن خطاب سے فرمایا جب ان کو یمامہ کی طرف جانے کے لئے رخصت کرنے لگے)-

اَلنَّاسُ یَکْثُرُوْنَ وَ یَقِلُّوْنَ- سب خاندانوں کے لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے- (ایسا ہی ہوا قریش اور مہاجرین کی اولاد بہت پھیلی اور انصاری دنیا میں بہت کم ہیں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ تعداد میں بڑھتے جائیں گے کیوں کہ ان کی اولاد بھی باپ دادا کی طرح ہو گی- مگر انصار میں سے جو کوئی مرے گا اس کی اولاد اس کے مثل نہ ہو گی)-

یَقِلُّ الْعِلْمُ وَ یَکْثُرُ الْجَھْلُ- اخیر زمانہ میں دین کا علم کم ہو جائے گا اور جہالت بہت پھیلے گی (بعض نے کہا یَقِلُّ الْعِلْمُ سے یہ مراد ہے کہ دین کا علم دنیا سے بالکل اٹھ جائے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)-

فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِھَا تَقَالُّوْھَا- جب ان لوگوں سے آنحضرتؐ کی عبادت کا حال بیان کیا گیا تو انہوں نے اس کو کم سمجھا (وہ کہنے لگے آں حضرتؐ کی بات اور ہے آپ کے تو اگلے پچھلے سب قصور بخش دیئے گئے ہیں اور ہم گنہگار لوگ ہیں ہم کو اس سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے- کسی نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کسی نے کہا میں کبھی عورتوں کے پاس نہیں پھٹکوں گا)-

اَعُوْذُ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْقِلَّۃِ وَ الذِّلَّۃِ- تیری پناہ محتاجی اور کمی سے (مراد ایسی کمی ہے جو ضرورت کے لئے بھی کافی نہ ہو مثلاً عیال و اطفال بہت ہوں اور آمدنی بالکل کم ہو- بعض نے کہا کمی سے مراد نیکیوں کی کمی ہے کیونکہ دنیا کی کمی آنحضرتؐ پسند کرتے تھے) اور ذلت اور خواری سے (لوگوں کی نظروں میں ذلیل اور حقیر ہونے سے)-

رَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ- تمام زمینوں کے مال اور ان چیزوں کے جن کو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں-

مَا یُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّۃِ- بہشت میں ناخون برابر جگہ میں جو زیب و زینت ہے اس کو ساری زمین نہیں اٹھا سکتی-

فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهٗ- جب آں حضرت کی سانڈنی آپ کو لے کر اٹھی-

جَهْدُ الْمُقِلِّ- نادار کم مال والے کی کوشش-

لَا تَسْتَقِلُّ تَحْمِلُ اَزْوَادَنَا- ہمارے توشے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتی-

تَقَاوَلُوْ فِي الْقُلِّ وَ الْكُثْرِ- کم وبیش سب میں گفتگو کی-

اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ- جب جنازہ میں دیکھتے کہ آدمی کم ہیں تو ان کی تین صفیں کر لیتے-

مَا يَقِلُّ ظُفُرٌ- جتنے کو ناخون اٹھا سکتا ہے-

سَيَاْتِيْ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِيْ يَسْتَقِلُّوْنَ ذٰلِكَ- کچھ لوگ میرے بعد آئیں گے جو اس کو کم سمجھیں گے-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْقِلِّ وَ الْكِثْرِ- اللہ کا شکر ہے کمی اور بیشی دونوں حالوں میں-

قُلَّةُ الْجَبَلِ- پہاڑ کی چوٹی-

قَلْمٌ- کاٹنا-

تَقْلِيْمٌ- کے بھی وہی معنی ہیں-

قُلَامَةٌ- کاٹنے میں جو ریزے زمین پر گریں-

قُلَامَةُ الظُّفُرِ- حقیر چیز کو کہتے ہیں یا ناخن کا ٹکڑا جو تراشا گیا ہو-

قَلَمٌ- مشہور ہے جس سے لکھتے ہیں (اس کو یراع بھی کہتے ہیں اور تراشنے سے پہلے اس کو قصبہ اور یراعہ کہتے ہیں اس کی جمع اقلام ہے)-

اِقْلِيْمٌ- ولایت جیسے ہند اقلیم روم شام مصر یونان وغیرہ-

اَقَالِيْم سَبْعَه- ہفت کشور یہ زمین کی سات قاشیں ہیں جو اگلے حکیموں نے خط استواء سے ربع معمور پر کی تھیں' خربزہ کی قاشوں کی طرح- ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ربع سے زیادہ زمین معمور ہے دوسرے امریکہ کی مطلق خبر نہ تھی-

اِقْلِيْمَاء- حضرت آدمؑ کی بیٹی کا نام تھا-

اَظُنُّكُنَّ مُقَلَّمَاتٍ- (آنحضرتؐ چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا) میں تم کو آزاد پاتا ہوں (کوئی تمہارا محافظ اور نگہبان نہیں ہے)-

عَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا- حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم (یعنی پانسہ جس سے فال کھولتے تھے قرعہ ڈالتے تھے) اوپر تیر آیا (دوسروں کے قلم بہہ گئے)-

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ- سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم قدرت کو پیدا کیا (اس سے فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ)-

تَقْلِيْمُ الظُّفُرِ- ناخن تراشنا-

فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ- قلم بہنے لگے (حضرت زکریاؑ کا قلم اوپر تیر آیا)-

كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ قُلَامَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ- اللہ تعالیٰ اس کے ہر ناخن کے ٹکڑے کے بدلے جو تراشا جاتا ہے ایک بردے کی آزادی کا ثواب اس کے لئے لکھے گا-

قَالُوْن- ایک رومی لفظ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے ٹھیک کہا- ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے قاضی شریح سے پوچھا' ایک عورت کو طلاق دی گئی اس نے یہ بیان کیا کہ مجھ کو ایک ہی مہینے میں تین حیض آ گئے' کیا اس کی بات کا اعتبار کریں گے اور اس کی عدت پوری ہو جائے گی؟ شریح نے کہا اگر اس کے کنبے کی تین عورتیں یہ گواہی دیں کہ طلاق سے پہلے اس عورت کی یہی عادت تھی کہ ہر مہینہ میں تین بار اس کو حیض آیا کرتا تھا تب اس کی بات مان لیں گے- حضرت علیؓ نے یہ سن کر فرمایا قَالُوْن یعنی تمہارا فتویٰ ٹھیک ہے-

قَلْنَسَةٌ- ٹوپی پہنانا-

تَقَلْنُسٌ- ٹوپی پہننا-

قَلَنْسُوَةٌ اور قُلَنْسِيَةٌ- ٹوپی (اس کی جمع قَلَانِسُ اور قَلَانِيْس ہے اور تصغیر قُلَيْنِسَةٌ ہے)

فَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ- ابواسحاق نے اپنی ٹوپی رکھی-

اِجْعَلُوا الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ- عماموں کے تلے ٹوپیاں رکھو (پہنو)-

قَلْهَمَةٌ- جلدی کرنا-

اِنَّ قَوْمًا اِفْتَقَدُوْ اِسْحَابَ فَتَاتِهِمْ فَاتَّهَمُوْا اِمْرَاَةً

فَجَاءَتْ عَجُوْزٌ فَفَتَّشَتْ قُلْهَمَهَا - ایک عورت کا ہار کھویا گیا اس کی قوم والوں نے ایک دوسری عورت پر تہمت لگائی (کہ اس نے ہار چرالیا ہے) آخر ایک بڑھیا آئی اور اس نے اس عورت کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہ کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو- صحیح فَلْهَمَهَا ہے فائے موحدہ سے جیسے پہلے گزر چکا ہے)-

قَلْوٌ - پھینک مارنا' ہانکنا' زور سے ہنکانا' پکانا-

قِلًا اور قَلَاءٌ - دشمنی رکھنا (جیسے مقالاۃ ہے)-

تَقَالِيْ - بغض اور عداوت-

قَلْيٌ - پکانا' بھوننا' سر پر مارنا-

قِلًى اور قَلَاءٌ اور مَقْلِيَةٌ - برا جاننا' دشمنی رکھنا-

مِقْلَاة - وہ ظرف جس میں کھانا پکایا جائے تانبے کا ہو یا مٹی کا (اس کی جمع مقال ہے-)

لَمَّا صَالَحَ نَصَارٰى اَهْلِ الشَّامِ كَتَبُوْا لَهٗ كِتَابًا اِنَّا لَا نُحْدِثُ فِيْ مَدِيْنَتِنَا كَنِيْسَةً وَّ لَا قَلِيَّةً وَ لَا نُخْرِجُ سَعَانِيْنَ وَ لَا بَاعُوْثًا - جب حضرت عمرؓ نے شام کے نصاریٰ سے صلح کی تو انہوں نے ایک اقرار نامہ لکھ دیا یعنی نصاریٰ نے کہ ہم اپنے شہر میں کوئی نیا گرجا یا صومعہ (عبادت خانہ) نہیں بنائیں گے نہ سعانین کی عید نکالیں گے نہ پانی مانگنے کا میلہ (قلیۃ اس روایت میں ہے اور صحیح قلابة ہے جو معرب ہے کلادہ کا یعنی نصاریٰ کا عبادت خانہ)-

قَلِيَّةٌ - جو گوشت کے ساتھ ملا کر پکایا جاتا ہے اس کو مزیدار کرنے کے لئے-

لَوْرَاَيْتَ ابْنَ عُمَرَ سَاجِدًا لَرَاَيْتَهٗ مُقْلَوْلِيًا - اگر تم عبد اللہ بن عمر کو سجدے میں دیکھتے تو ان کو متجافی پاتے یعنی جلدی کرتے ہوئے دونوں بازو پہلو سے الگ اور جدا رکھے ہوئے (ایک روایت میں ہے كَانَ لَا يُرٰى اِلَّا مُقْلَوْلِيًا عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ يَتَقَلّٰى عَلٰى فِرَاشِهٖ وہ اپنے بچھونے پر تڑپتا رہتا ہے)

مَا اَكَلْتُ اَطْيَبَ مِنْ قَلِيَّةِ الْعَصَائِصِ - میں نے ریڑھ کے قلیہ سے کوئی قلیہ خوش مزہ نہیں کھایا-

اُخْبُرْ تَقْلِهٖ - آدمی کو آزماؤ جانچو تو اس کو چھوڑ دو گے دشمن رکھو گے (کیونکہ آزمائش سے اس کی بری صفات اور خصائل جو پوشیدہ ہوتے ہیں وہ ظاہر ہوں گے)-

بابُ القاف مع الميم

قَمْأٌ - میٹ دینا' اقامت کرنا' موافق ہونا' موٹا ہونا' (جیسے قَمَاءٌ اور قُمُوْءَةٌ اور قَمَاءَةٌ ہے)-

مُقَامَاَةٌ - موافقت-

اِقْمَاءٌ - موٹا ہونا' ذلیل کرنا' حقیر جاننا-

تَقَمُّؤٌ - تھوڑا تھوڑا جمع کرنا - موافق ہو کر اقامت کرنا-

مَقْمَاَةٌ - وہ مکان جہاں دھوپ نہ آئے-

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقْمَأُ اِلٰى مَنْزِلِ عَائِشَةَ كَثِيْرًا - آں حضرتؐ حضرت عائشہ کے مکان میں بہت جایا کرتے یا وہاں اکثر ٹھہرا کرتے (کیونکہ آپ کو حضرت عائشہؓ سے بیحد محبت تھی)-

اِقْتَمَأَ الشَّيْءَ - اس کو جمع کیا-

قَمَاءٌ - حقارت' ذلت-

دُيِّثَ بِالصَّغَارِ وَ الْقَمَاءَةِ - ذلت اور خواری سے نرم کیا گیا-

رَكِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سَوَاءِ الْخَيْلِ وَ تَجَاوَزَتْ قَمِيْءَ الْعِيْرِ - حضرت علیؓ ایک خچر پر سوار ہوئے جو گھوڑوں سے بلندی میں کم تھا اور ذلیل گدھے سے اونچا تھا-

قَمْحٌ - گیہوں (اس کو "بر" اور "حنطہ" بھی کہتے ہیں)-

قُمُوْحٌ - پیتے وقت سر اوپر اٹھانا سیر ہو کر-

تَقْمِيْحٌ - تھوڑا دے کر دفع کرنا (یعنی اس سے کم جو اس کا حق ہے)-

مُقَامَحَةٌ - پانی اچھی طرح نہ پینا سردی یا بیماری کی وجہ سے-

اِقْمَاحٌ - سر اٹھانا اور آنکھ نیچی رکھنا' نبیذ پینا-

تَقَمُّحٌ اور اِنْقِمَاحٌ بمعنی قموح اور پھانک لینا ہے-

اِقْتِمَاحٌ - گیہوں پختہ ہو جانا-

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ - آنحضرتؐ نے صدقہ فطر میں ایک صاع

برکا یا قمح کا مقرر کیا (یہ راوی کا شک ہے کہ صاعا من بر فرمایا' صاعامن قمع دونوں گیہوں کو کہتے ہیں)۔

وَاَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ - اور میں پی کر آخر سر اوپر اٹھاتی ہوں (کیونکہ خوب چھک کر پی لیتی ہوں-عرب لوگ کہتے ہیں:

قَمَحَ الْبَعِيْرُ يَقْمَحُ - جب پانی پی کر اونٹ اپنا سر اٹھائے یعنی سیر ہو کر)۔

سَتَقْدِمُ عَلَى اللّٰهِ اَنْتَ وَ شِيْعَتُكَ رَاضِيْنَ مَرْضِيِّيْنَ وَ يَقْدِمُ عَلَيْهِ عَدُوُّكَ غِضَابًا مُقْمَحِيْنَ ثُمَّ جَمَعَ يَدَهُ اِلٰى عُنُقِهٖ يُرِيْهِمْ كَيْفَ الْاِقْمَاحُ - (آنحضرتؐ نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے فرمایا) قریب ہے کہ تم اور تمہارے گروہ والے خوش خوش اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور تمہارے دشمن غضبناک سر اوپر اٹھائے ہوئے آئیں گے (قاعدہ ہے کہ جب گردن میں طوق پڑا ہوا ہو اور وہ تنگ ہو تو سر اوپر اٹھ جاتا ہے) پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو گردن پر رکھ کر بتایا (یعنی اقماح کے معنی سمجھائے کہ اس طرح اوپر سر اٹھائے ہوں گے۔ ان کے سر الل رہے ہوں گے (جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ' ہم نے ان گلوں میں ٹھوڑیوں تک طوق پہنائے اب ان کے سر الل رہے ہیں' اوپر اٹھے ہوئے ہیں)۔

كَانَ اِذَا اشْتَكٰى تَقَمَّحَ كَفًّا مِّنْ شُوْنِيْزٍ - آنحضرتؐ کو جب کوئی شکایت ہوتی تو آپ ایک مٹھی کلونجی کی پھانک لیتے (کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے-عرب لوگ کہتے ہیں:قمحت السويق میں نے ستو پھانک لیا)۔

مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيْرَ اَجْزَاَ عَنْهُ الْقَمْحُ وَالسُّلْتُ وَالْعَلَسُ وَالذُّرَّةُ - جو شخص (صدقہ فطر کے لئے) گیہوں اور جو نہ پائے تو اس کو قمح اور سلت اور علس اور ذرہ دینا کافی ہے (اوپر جو حدیث گزری اس سے یہ معلوم ہوا تھا کہ بر اور حطہ اور قمح یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں یعنی گیہوں مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ قمح اور حطہ میں فرق ہے- کہتے ہیں قمح ایک خاص قسم کا خراب گیہوں ہے جس کو حطہ بھی کہتے ہیں اور سلت بن پوست کا جو جو گیہوں کے مشابہ ہوتا ہے اور علس دوسرا گیہوں یعنی جڑواں جو ایک پوست میں دو ہوتے ہیں بعض نے کہا وہ ایک کالا دانہ ہے جس کو قحط کے زمانے میں کھاتے ہیں-بعض نے کہا مسور اور ذرہ جوار کو کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ اگر عمدہ گیہوں اور جو نہ مل سکیں تو کسی غلہ میں سے ایک صاع دیدے' صدقہ' فطر ادا ہو جائے گا)۔

قَمْدٌ - انکار کرنا' باز رہنا' نیکی یا بدی میں جمے رہنا-

قَمَدٌ - لمبی گردن ہونا-

قُمَادٌ یا قُمَادِیٌّ - لمبی گردن والا (جیسے اقمد ہے)۔

جَحَدَ الْحَقَّ وَ قَمَدَ - حق کو نہ مانا انکار کیا-

قَمْرٌ - جوا کھیلنا' شرط لگانا- (جیسے مقامرة) باہم جوا کھیلنا' جوئے سے مال جوڑنا-

قَمَرٌ - چاند-

اِقْمَارٌ - چاند نکلنا' روشن ہونا-

تَقَمُّرٌ - جوئے میں' چاندنی میں نکلنا' بیاہ کرنا' چاندنی رات میں جماع کرنا-

تَقَامُرٌ - باہم جوا کھیلنا-

قِمَارٌ - جوا (جیسے میسر ہے)۔

هِجَانٌ اَقْمَرُ - (دجال سفید رنگ خوب گورا ہوگا-

وَ مَعَهَا اَتَانٌ قَمْرَاءُ - ان کے ساتھ ایک سفید گدھی تھی-

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ - جو شخص دوسرے سے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ صدقہ دے (اتنا ہی روپیہ جس پر جوا کھیلنا چاہتا تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرے گویا وہ اس گناہ کی بات کا کفارہ ہے)۔

مترجم کہتا ہے جس کھیل کی ہار جیت میں کچھ مال کی شرط ہو وہ قمار ہے یعنی میسرہ جو بہ نص قرآنی حرام ہے اور ہمارے زمانہ میں جس کو لاٹری کہتے ہیں وہ صریح جوا ہے اور اس میں شریک ہونا حرام ہے اور جو مال اس کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے وہ بھی مال حرام ہے)۔

عُوْدٌ قِمَارِیٌّ - ہندوستان کا ستار-

قُمْرِیٌّ - ایک مشہور پرندہ ہے (اس کی جمع قَمَارِیْ ہے- کہتے ہیں جب قمری کا نر مر جاتا ہے تو اس کی مادہ دوسرے نر سے جوڑ

نہیں لگاتی بلکہ روتے روتے مرجاتی ہے)۔

قُمْرُصٌ یا قُمْرُصَۃٌ - بادام کھانا۔

لَبَنٌ قُمَارِصٌ - بہت کھٹا دودھ جس کے پینے سے چرپراہٹ ہو۔

قَارِصٌ قُمَارِصٌ - کھٹا چوک جس کے پینے سے پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگے (قمارص تابع ہے قارص کا جیسے رونی دونی یعنی حرف مہمل ہے۔ قارص مچھر کی مانند ایک جانور کو بھی کہتے ہیں)۔

قَمْزٌ - جمع کرنا' انگلیوں کی نوک سے تھامنا۔

قَمْزٌ - رذیل' بیکار مال' ذلیل۔

قُمْزَۃٌ - کھجور کی ایک مٹھی' نباتات کا شگوفہ جس میں دانہ ہو۔

قَمْسٌ - غوطہ لگانا' پانی میں ڈوبنا یا ڈوبانا' بے قرار ہونا۔

مُقَامَسَۃٌ - غوطہ بازی کرنا' بحث مباحثہ کرنا۔

هُوَ يُقَامِسُ حُوْتًا - (ایک مثل ہے یعنی) اس سے بحث کرتا ہے جو اس سے زیادہ عالم ہے۔

اِقْمَاسٌ - ڈبونا۔

اِنْقِمَاسٌ - غائب ہونا' پانی میں ڈوب جانا۔

قَامُوْس - سمندر یا بیچا بیچ سمندر' یا بہت گہرا مقام سمندر کا اور ایک مشہور عربی لغت کی کتاب ہے۔

قَوَامِيْس - لغت کی کتابیں۔

قَمَّاسٌ - غوطہ باز۔

قَوَامِسُ - آفتیں۔

قَوْمَسٌ - امیر سمندر کا گہرا پانی۔

اِنَّهٗ رَجَمَ رَجُلًا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ اِنَّهُ الْاٰنَ لَيَنْقَمِسُ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ يافِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ - آنحضرتؐ نے ایک شخص (ماعز اسلمی) کو زنا کی علت میں سنگسار کیا (پتھر مار مار کر مار ڈالا) پھر مرنے کے بعد اس پر جنازہ کی نماز پڑھی اور فرمایا اب تو وہ بہشت کی کیاریوں میں یا بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (معلوم ہوا کہ حد شرعی لگنے کے بعد گناہ معاف ہو جاتا ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں قَمَسَهٗ فِي الْمَاءِ فَانْقَمَسَ - اس کو پانی میں ڈوبایا وہ ڈوب گیا' ایک روایت میں لَيَنْقَمِصُ ہے صاد مہملہ سے معنی وہی ہیں)۔

تُضْحِيْ اَعْلَامُهَا قَامِسًا وَ يُمْسِيْ سَرَابُهَا طَامِسًا وہاں کے پہاڑ کبھی دکھلائی دیتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں اور وہاں کا سراب بھی کبھی نمودار ہوتا ہے کبھی چھپ جاتا ہے (قامسا صیغہ مفرد کا لائے حالانکہ اعلام جمع ہے اس لئے کہ مراد ہر ایک فرد ہے اعلام کا بعض نے کہا افعال کا وزن واحد کے لئے بھی آتا ہے۔ بعض عرب کہتے ہیں: ھوالانعام اور قرآن شریف میں ہے و ان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونه' تو واحد مذکر غائب کی ضمیر انعام کی طرف پھیری)۔

لَقَدْ بَلَغَتْ كَلِمَاتُكَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ - تیرے کلے سمندر کے بڑے گہرے پانی تک پہنچے ہیں (ایک روایت میں ناعوسا ہے' اس کے بھی وہی معنی ہیں یا غلط ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْمَدِّ وَ الْجَذْرِ فَقَالَ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِقَامُوْسِ الْبُحْرِ كُلَّمَا وَ ضَعَ رِجْلَهٗ فَاضَ فَاِذَا رَفَعَهَا غَاضَ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا' یہ سمندر کے اتار چڑھاؤ کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا وہ اپنا پاؤں سمندر کے عین وسط میں تعینات ہے جب وہ اپنا پاؤں سمندر میں ڈالتا ہے تو سمندر بڑھ جاتا ہے۔ جب پاؤں نکال لیتا ہے تو گھٹ جاتا ہے۔ (فرشتہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق اور قوت کا نام ہے جس کی حقیقت دریافت کرنا ہماری فہم سے باہر ہے ان قوائے روحانیہ اور فلکیہ کا نام بزبان شرع فرشتہ ہے پس اگر مد و جزر کا سبب درحقیقت جذب قمر ہے تو ابن عباس کا یہ قول اس کے خلاف نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ چاند میں جو ایک قوت یا نفس کو رکھا ہے وہی اللہ کا ایک فرشتہ ہے اور پاؤں ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو جذب کرنا اور اپنی طرف کھینچنا اور پاؤں اٹھا لینے سے یہ مراد ہے کہ اس جذب کو چھوڑ دینا ایسا ہی جو ایک روایت میں ہے کہ گرج ایک فرشتہ ہے جو ابر پر تعینات ہے۔ اس سے بھی مراد وہ قوت ہے جو ابر کو ادھر سے ادھر لے جاتی ہے اور اس وقت کے استعمال سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ گویا اسی فرشتہ کی آواز ہے)۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَامُوْسُ مُوْسٰى - (ایک یہودی نے حضرت علیؓ سے کہا) میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرت موسیٰؑ کے

رازدار ہیں ("قاموس" اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو رازدار ہو اور اندرونی حال جانتا ہو)۔

قَمْشٌ۔ ادھر ادھر سے جمع کرنا۔

تَقَمُّشٌ۔ جو ملے سو کھا جانا۔

قُمَاشٌ۔ سامان، ذلیل، ریزہ، ذلیل آدمی کپڑے کا تھان۔

قُمْشَةٌ۔ چمڑے کا کوڑا، ہنٹر، تازیانہ، چھچی اور درہ۔

قَمَشَ عَلَمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ۔ دھوکا دینے والا علم فتنوں کی تاریکیوں میں فراہم کیا۔

قَمْصٌ یا قُمَاصٌ۔ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھانا اور ایک ساتھ گرانا۔

تَقْمِيصٌ۔ قمیص پہنانا۔

تَقَمُّصٌ۔ قمیص پہننا۔

قِمَاصٌ۔ قلق اور اضطراب۔

مَا بِالْعِيْرِ مِنْ قِمَاصٍ۔ (ایک مثل ہے یعنی) ناتوان ہے حرکت نہیں کر سکتا یا عزت کے بعد اس کو ذلت نصیب ہوتی۔

اِنَّ اللّٰهَ سَيُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا وَ اِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰى خَلْعِهٖ فَاِيَّاكَ وَ خَلْعَهٗ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا) عنقریب اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (مراد خلافت ہے) لوگ چاہیں گے کہ تو اس کو اتار ڈالے لیکن ایسا نہ کرنا ہرگز نہ اتارنا (حضرت عثمانؓ نے اسی حدیث پر عمل کر کے مارا جانا قبول کیا لیکن خلافت نہ چھوڑی)۔

وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ۔ وہ ایک قمیص پہنے ہے۔

مُتَقَمِّصِيْنَ۔ قمیص پہنے ہوئے۔

يَتَقَمَّصُ فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

فَقَمَصَ مِنْهَا قَمْصًا۔ وہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھاتا ہوا بھاگا (جیسے گھوڑا بھاگتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اعراض کر کے چل دیا)۔

اِنَّهٗ قَضٰى فِي الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّيَةِ اَثْلَاثًا۔ جو چھوکری پاؤں اٹھا کر بھاگی (یعنی قامصہ) اس سے تہائی دیت دلائی (قارصہ اور واقصہ کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی تین چھوکریوں کا قصہ جو ایک پر ایک سوار ہوئی تھیں)۔

قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَ قَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا۔ دونوں پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا۔

لَتَقْمِصَنَّ بِكُمُ الْاَرْضُ قِمَاصَ الْبَقَرِ۔ زمین تم کو لے کر اس طرح ہلے گی جیسے گائے دونوں پاؤں اٹھا کر بھاگتی ہے (یعنی سخت زلزلہ آئے گا)۔

فَقَمَصَتْ بِهٖ فَصَرَعَتْهُ۔ اس کو لے کر دی اور گرا دیا۔

تَقَمَّصَ الْخِلَافَةَ۔ خلافت کی قمیص پہن لی (خلیفہ ہو گیا)۔

وَ لَقَدْ تَقَمَّصَهَا فُلَانٌ وَّهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ مَحَلِّيْ مِنْهَا مَحَلُّ الْقُطْبِ مِنَ الرَّحٰى۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) خلافت کی قمیص فلاں شخص (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) نے پہن لی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ میں خلافت کے باب میں اس مرتبہ پر ہوں جس مرتبہ پر چکی میں اس کا بیچ کا کھونٹا ہوتا ہے (چکی اسی کے بل پر چلتی ہے مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ جانتے تھے کہ خلافت کا میں زیادہ مستحق ہوں مگر اس پر بھی انہوں نے میری حق تلفی کی اور خود خلیفہ بن بیٹھے۔ یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے اور ہم کو اس کا یقین نہیں ہے کہ حضرت علی نے ایسا فرمایا ہو)۔

وَ لَئِنْ تَقَمَّصَهَا دُوْنِيَ الْاَشْقِيَانِ فَلَبِئْسَ مَا عَلَيْهِ وَرَدَا وَ لَبِئْسَ مَا لِاَ نْفُسِهِمَا مَهَّدَا۔ (حضرت علی نے فرمایا) اگر مجھ کو چھوڑ کر ان دو بدبختوں نے خلافت کی قمیص پہن لی تو جس مقام پر وہ وارد ہوئے برا ہے اور جس کی انہوں نے اپنے لئے تیاری کی وہ بھی بری ہے (یہ بھی شیعوں کی روایت ہے اور محض افترا معلوم ہوتی ہے حاشا وکلا کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن میں "اتقی" فرمائے اس کو حضرت علی اشقی کہیں۔ حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کی ہمیشہ تعریف اور توصیف اور عظمت کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دے گا میں اس کو مفتری کی سزا دوں گا یعنی حد قذف کی طرح اس کو کوڑے لگاؤں گا اور جب حضرت عمرؓ کا جنازہ نکلا تو حضرت علی نے فرمایا کسی شخص کے اعمال پر مجھ کو خداوند کریم سے ملنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا تمہارے اعمال پر)۔

تَقْمِيْطٌ۔ ہاتھ پاؤں باندھ دینا، جماع کرنا، چکھنا، لینا۔

تَقْمِيْطٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

قِمَاطٌ - وہ رسی جس سے قیدی کو باندھتے ہیں اور ایک چوڑا چیتھڑا جو بچہ پر باندھ دیا جاتا ہے۔ جب اس کو نہالچہ پر رکھتے ہیں اور وہ رسی جس سے ذبح کے وقت بکری کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے ہیں۔

قُمُطٌ اور قِمْطٌ - وہ رسیاں جن سے جھونپڑے کی لکڑیاں باندھتے ہیں (یہ جمع ہے قِمَاطٌ کی)۔

اِخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِيْ خُصٍّ فَقَضٰى بِالْخُصِّ لِلَّذِيْ تَلِيْهِ مَعَاقِدُ الْقُمُطِ - قاضی شریحؒ کے پاس دو شخص ایک جھونپڑی کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے انہوں نے وہ جھونپڑا اس کو دلایا جس کے مکان سے اس کی رسیاں بندھی ہوئی تھیں (رسیوں کی بندھن جس کے قریب تھی اسی کو جھونپڑے کا مالک قرار دیا)۔

فَمَازَالَ يَسْأَلُهُ شَهْرًا قَمِيْطًا - پورے ایک مہینے تک ان سے پوچھتے رہے۔

حَوْلٌ قَمِيْطٌ - پورا سال۔

اِذَا اشْتَرَيْتَ اُضْحِيَتَكَ وَقَمَطْتَهَا - جب تو نے قربانی کا جانور خریدا اور اس کو رسی سے باندھ دیا۔

قَمْطَرَةٌ - جمع ہونا' جماع کرنا' ڈاٹ لگانا۔

اِقْمِطْرَارٌ - سخت ہونا۔

قُمَاطِرٌ - سخت ہونا۔

قَمْطَرٌ - زبردست موٹا اونٹ' ٹھنگنا آدمی' کتابوں کی الماری۔

قَمْطَرِيْرٌ - سخت۔

اِقْمَطَرَّ - سکڑ گیا۔

قَمْعٌ - گرز سے مارنا' ڈانٹنا' میٹنا' ذلیل کرنا' مغلوب کرنا زور زبردستی سے سر پر مارنا' بگڑ جانا۔

قِمَعٌ - قیف (اس کی جمع اَقْمَاعٌ ہے)۔

تَقْمِيْعٌ - کھجور کو صاف کرنا (اس کے نیچے جو لگا ہوتا ہے اس کو نکال ڈالنا)۔

اِقْمَاعٌ - ذلیل کرنا' مغلوب کرنا' پھیر دینا۔

اِقْتِمَاعٌ - چن لینا' پسند کرنا۔

قَمَعَةٌ - بہترین مال۔

بَعِيْرٌ قَمِعٌ - بڑے کوہان والا اونٹ۔

قَمَعٌ - کوہان کی چوٹی۔

وَيْلٌ لِّاَ قْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِّلْمُصِرِّيْنَ - خرابی ہے ان لوگوں کی جو قیف کی طرح ہیں (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی جس میں سے تیل یا شربت یا عرق گزر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ہٹ کرنے والوں کی اصرار کرنے والوں کی (جو صغیرہ گناہوں کو حقیر سمجھ کر برابر ان کو کیے جاتے ہیں ان سے توبہ نہیں کرتے۔ اصرار کرنے سے صغیرہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے)۔

وَيْلٌ لِّاَ قْمَاعِ الْاٰذَانِ - جو کان قیف کی طرح ہیں ان کی خرابی ہے (حق بات سنتے ہیں لیکن ایک کان سن کر دوسرے کان اڑا دیتے ہیں' نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ يُّسَاقُ اِلَى النَّارِ الْاَقْمَاعُ الَّذِيْنَ اِذَا اَكَلُوْا لَمْ يَشْبَعُوْا وَاِذَا جَمَعُوْا لَمْ يَسْتَغْنُوْا - سب لوگوں سے پہلے جو دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے وہ لوگ ہوں گے جو قیف کی طرح ہیں کھاتے ہیں پر سیر نہیں ہوتے (ان کی حرص نہیں مٹتی اور کھانا چاہتے ہیں) اور مال جوڑتے ہیں مگر بے پرواہ نہیں ہوتے (جتنا مال زیادہ جمع کرتے جاتے ہیں اتنی ہی ان کی احتیاج بڑھتی جاتی ہے۔

''آنانکہ غنی تراند محتاج ترند''

بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو بطالت اور بے کاری میں اپنی عمر گزارتے ہیں نہ دین کا کام کرتے ہیں نہ دنیا کا' ایسے لوگ بدترین خلق اللہ اور جانوروں سے بدتر ہیں)۔

فَاِذَا رَاَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْقَمَعْنَ - (حضرت عائشہؓ کے ساتھ چھوکریاں کھیلا کرتیں) جب آں حضرتؐ کو آتے دیکھتیں تو چھپ جاتیں (ادھر ادھر کسی پردے یا آڑ میں گھس جاتیں۔ یہ قمع سے ماخوذ ہے یعنی کھجور یا دوسرے میوے کا غلاف جو اس کے سر پر ہوتا ہے۔

فَلَمَّا اَنْ بَصُرَبِهٖ اِنْقَمَعَ - جب آنحضرتؐ نے اس کو دیکھ

پایا (جو دروازے کی دراڑ سے جھانک رہا تھا) تو وہ جھانکنے سے باز آ گیا (اپنی نگاہ پھیر لی لوٹ گیا)

فَيَنْقَمِعُ الْعَذَابُ عِنْدَ ذٰلِكَ - اس وقت عذاب لوٹ جائے گا۔

ثُمَّ لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ - پھر ایک فرشتہ مجھ کو ملا اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا (مقمعۃ کی جمع مقامع ہے یعنی لوہے کے کوڑے (آنکڑے) جن کے منہ ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ کذا فی النہایۃ)۔

مِنَ النِّسَاءِ كَرْبٌ مُّقْمِعٌ - بعض عورتیں بلا ہیں ذلت دینے والیاں۔

وَهُمْ بَيْنَ شَرِيْدٍ نَّادِدٍ وَّ خَائِفٍ مَّقْمُوْعٍ - اولیاء اللہ اکثر لوگوں میں ہوتے ہیں جو دنیا داروں کے گھروں سے نکالے ہوئے بے یارومددگار ہوتے ہیں اور ڈرے ہوئے ذلیل خوار (جن کو سگان دنیا بہ نظر حقارت دیکھتے ہیں

خاکساران جہاں رابحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں رمزی ھست

قَمْقَمَةٌ - جمع کرنا' قابض ہونا' دسترخوان پر جو باقی ہو اس کو لے لینا۔

تَقَمْقُمٌ - پانی میں گھس جانا' ڈوب جانا' اونچا کرنا' نر کا مادہ پر بلند ہونا' غصہ ہونا۔

قُمَاقِمٌ - سمندر یا سمندر کا بڑا حصہ۔

قَمْقَامٌ یا قُمْقَامٌ - سردار بہت دینے والا یا سمندر یا چھوٹی جوئیں (لیکھیں) اور ایک قسم کی چچڑی جو بالوں کی جڑ سے چپک جاتی ہے۔

قُمْقُمٌ - ٹھلیا حلق عطار کا برتن جس میں خوشبوئیں رکھتا ہے تانبے کی کیتلی جس میں پانی گرم کیا جاتا ہے خوشبو چھڑکنے کا ظرف جس کو غَلَّايَةٌ اور قِنِّيْنَةٌ بھی کہتے ہیں یعنی گلاب پاش۔

يَحْمِلُهَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ وَ الْقَمْقَامُ - الْمُسْجَّرُ - اس کو وہ اٹھائے گا جو سبز سمندر کی طرح اور بھرپور دریا کی طرح ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: وَقَعَ فِي قَمْقَامٍ مِّنَ الْاَرْضِ - جب کوئی سختی اور مصیبت میں گرفتار ہو)۔

لَاَنْ اَشْرَبَ قُمْقُمًا اَحْرَقَ مَا اَحْرَقَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَشْرَبَ نَبِيْذَ جَرٍّ - اگر میں جلتی جلتی کیتلی کا پانی پی جاؤں جو جلا دے اس کو جو جلا دے تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے ٹھلیا کی نبیذ پینے سے (جس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے)۔

كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ - جیسے پتیلی یا ہانڈی قمقم کو جوش دیتی ہے۔ (ایک روایت میں - كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ہے اس کا ترجمہ صاف ہے یعنی ہانڈی اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

قَمَلٌ - جوئیں پڑ جانا' جوئیں بہت ہونا' لاغری کے بعد موٹا ہو جانا' بہت ہونا' ضخیم ہونا۔

تَقْمِيْلٌ - جوئیں پیدا ہو جانا۔

اِقْمَالٌ - کونپل نکلنا۔

تَقَمُّلٌ - مٹاپا نمودار ہونا۔

قَمَالٌ اور قَمْلٌ - جوں جو میل کچیل پسینے سے آدمی کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور وہ کئی رنگ کی ہوتی ہے سیاہ اور سفید اور سرخ۔

مِنْهُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ - بعض عورتیں جوئیں دار طوق کی طرح ایذا دیتی ہیں (عرب لوگ قیدی کی گردن کو چمڑے کے تسمہ سے باندھتے تھے جس پر بال ہوتے اس میں جوئیں پڑ جاتیں بے چارہ قیدی ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے ان جوؤں کو نکال نہ سکتا اور سخت تکلیف اٹھاتا بدخلق' زبان دراز عورت کی یہی مثال ہے جو گلے کا جوئیں دار طوق ہوتی ہے نہ اس کو چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے)۔

مِنَ النِّسَاءِ غُلٌّ قَمِلٌ يَقْذِفُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي عُنُقِ مَنْ يَّشَاءُ ثُمَّ لَا يُخْرِجُهَا اِلَّا هُوَ - بعض عورتیں جوئیں بھر طوق ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کی گردن میں چاہتا ہے اس کو ڈال دیتا ہے پھر اس کے سوا کوئی اس کو نکال نہیں سکتا۔

قُمَّلٌ - چچڑی یا بڑی جوں (جس کو کلا کہتے ہیں) یا چھوٹی جوں (لیکھ)۔

قُمَّلَةٌ - پست قد عورت۔

فَلَمْ يُصَابُوْا بِبَلَاءٍ اَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُمَّلِ - فرعون

والوں پر کوئی عذاب جوؤں کے عذاب سے زیادہ سخت نہیں آیا (یہ جوئیں ان کے بال کھا گئیں' خون پی گئیں پلکیں ابروئیں چٹ کر گئیں' ان کو سونا آرام لینا مشکل ہو گیا بعض نے کہا قمل سوس کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹا کیڑا جو اناج میں پیدا ہوتا ہے)۔

قَمِلُ الرَّأْسِ۔ جس کے سر میں جوئیں ہوں' جوؤں والا۔

قَمٌّ۔ جھاڑو دینا۔ (جیسے کنس ہے)۔

قَمَّامٌ۔ جاروب کش۔

قَمٌّ۔ زمین پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا' خوان پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا' سوکھ جانا' حاملہ کر دینا۔

تَقْمِیْمٌ۔ سکھا دینا۔

اِقْمَامٌ۔ حاملہ کر دینا۔

تَقَمُّمٌ۔ کوڑا کچرہ ڈھونڈھنا۔

اِقْتِمَامٌ۔ خوان پر جو کچھ ہو وہ سب کھا لینا۔

قُمَامَہ۔ کوڑا کچرہ۔

قِمَّةٌ۔ سر کا بالائی حصہ' بلندی' جماعت' چربی فربہی' قامت۔

قُمَّہ۔ جو شیر منہ سے پکڑے۔

مِقَمَّہ۔ جھاڑو (جسے مکنسہ بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ حَضَّ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقَامَ رَجُلٌ صَغِیْرُ الْقِمَّةِ۔ آنحضرتؐ نے خیرات کرنے کی ترغیب دی تو ایک پست قامت شخص کھڑا ہوا (چھوٹے قد والا)۔

اِنَّهَا قَمَّتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اغْبَرَّتْ ثِیَابُهَا۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ آپ کے کپڑے گرد آلود ہو گئے (آپ چکی بھی اپنے ہاتھ سے پیستیں یہاں تک کہ ہاتھ ورم کر گئے ان میں گھٹے پڑ گئے پانی بھی خود بھر لیتیں جھاڑو جھٹکا بھی خود کرتیں کھانا بھی خود پکاتیں)۔

قَدِمَ مَكَّةَ فَكَانَ یَطُوْفُ فِیْ سِكَكِهَا فَیَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَیَقُوْلُ قُمُّوْا فِنَاءَكُمْ حَتّٰی مَرَّ بِدَارِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَقَالَ قُمُّوْا فِنَاءَكُمْ فَقَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی یَجِیْءَ مُهَّانُنَا الْاٰنَ ثُمَّ مَرَّ بِهٖ فَلَمْ یَصْنَعْ شَیْئًا ثُمَّ مَرَّ ثَالِثًا فَلَمْ یَصْنَعْ شَیْئًا فَوَضَعَ الدِّرَّةَ بَیْنَ اُذُنَیْهِ ضَرْبًا فَجَاءَتْ هِنْدٌ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَرُبَّ یَوْمٍ لَوْ ضَرَبْتَهٗ لَا قْشَعَرَّ بَطْنُ مَكَّةَ فَقَالَ اَجَلْ۔ حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور وہاں کے گلی کوچوں میں پھرنے لگے' آپ کچھ لوگوں پر سے گزرتے اور فرماتے' دیکھو اپنے مکان کے سامنے صحن کو جھاڑو دے کر صاف رکھو (جو حفظ صحت کے لئے نہایت ضروری ہے) یہاں تک کہ ابو سفیان کے گھر پر سے گزرے (جو ایک زمانہ میں مکہ کا رئیس تھا) آپ نے اس سے بھی فرمایا' ''اپنا صحن جھاڑو!'' اس نے کہا بہت خوب یا امیر المومنین ہمارے خدمت گار آ جائیں تو جھڑواتا ہوں' پھر دوسری بار اس کے مکان پر سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ صفائی نہیں کرائی۔ پھر تیسری بار وہاں سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ نہیں کیا (کچرا کوڑا ویسا ہی پڑا ہے) آخر حضرت عمرؓ نے اس کے دونوں کانوں کے درمیان درہ مارا (ایک کوڑہ اس کے رسید کیا) تب ہندہ اس کی بیوی (معاویہ کی ماں) نکل آئی اور کہنے لگی۔ کوئی دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ اگر تم ابوسفیان کو مارتے تو مکہ کا پیٹ تڑپ جاتا (سارے مکہ والے بگڑ جاتے۔ چونکہ وہ ان کا رئیس تھا) حضرت عمرؓ نے کہا ''سچ ہے'' (مگر وہ دن گزر گئے اب ابوسفیان کی حکومت نہیں ہے خلافت فاروقی کا زمانہ ہے۔ ابوسفیان بھی دوسرے لوگوں کی طرح امیر المومنین کی رعیت ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفائی کا حکم حاکم دے سکتا ہے اور جو شخص صفائی کے احکام سے سرتابی کرے اس کو سزا دی جا سکتی ہے)۔

كَانُوْا یَشْتَرِطُوْنَ لِرَبِّ الْمَاءِ قُمَامَةَ الْجُرْنِ۔ (ابن سیرین نے صحابہؓ سے پوچھا محاقلہ کرنا کیسا ہے یعنی زمین گیہوں بونے کے لئے دینا پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرا کر) انہوں نے کہا لوگ کیا کرتے' جس کا پانی کھیت میں دیا جاتا اس کو کھلیانوں کا کوڑا کچرہ (جو اناج اٹھانے کے بعد نیچے رہ جاتا ہے) دیا کرتے اس کی شرط لگاتے (چونکہ اس میں نزع ہوا کرتی تھی اور معاوضہ مجہول تھا اس لئے محاقلہ سے ممانعت کر دی گئی تھی)۔

جُرْن جمع ہے جرین کی بمعنی کھلیان جس کو بیدر بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الصَّحَابَةِ كَانُوْا یُقِمُّوْنَ شَوَارِبَهُمْ۔ صحابہؓ میں ایک جماعت اپنی مونچھیں کتراتے تھے' جڑ سے صاف

کر دیتے تھے' جیسے جھاڑو سے گھر صاف ہو جاتا ہے-

يَقُمُّ الْبَيْتَ - گھر میں جھاڑو دیتا تھا-

تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی-

قَمْنٌ - طریقہ' لائق' قابل' قریب-

تَقَمُّنٌ - موافقت چاہنا-

قَمِنٌ - لائق' قابل' سزاوار-

رَائِحَةٌ قَمِنَةٌ - بدبو-

قَمْنَانَةٌ - لیکھ چھوٹی جوں جب پیدا ہوتی ہے (پھر اور بڑی ہو تو اس کو حمنانة کہیں گے اور بڑی ہو تو قراد اس سے اور بڑی ہو تو حلمة کہیں گے)-

قَمِيْنٌ - جلد باز' لائق' سزاوار (اس کی جمع قمناء ہے)

اَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيْهِ وَ اَمَّا السُّجُوْدُ فَاَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ - رکوع میں تو اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں بہت دعا کیا کرو کیونکہ سجدے میں دعا قبول ہونے کے لائق ہوتی ہے (اس میں قبول ہونے کی زیادہ امید ہے- اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدے میں سبحان ربی الاعلی یا سبحانك اللهم و بحمدك کہہ کر دعا بھی کر سکتے ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آپ سجدہ میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فرماتے)-

مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ - جو شخص اپنا گھر یا کوئی جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ کھیت یا مقطعہ یا جاگیر) بیچ ڈالے (اس کو بیچ کر ویسی ہی کوئی دوسری جائداد غیر منقولہ خرید کرے (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جائداد غیر منقولہ کا بیچنا بغیر شدید ضرورت یا مجبوری کے بہتر نہیں کیونکہ نقد روپیہ پیسہ خرچ ہو جاتا ہے اور کبھی چوری جاتا ہے مگر جائداد غیر منقولہ میں یہ ڈر نہیں اس سے آدمی کی ہمیشہ روٹی چلتی ہے)-

بابُ القاف مع النونْ

قَنًّا - ملانا' خلط کرنا' قتل کرنا یا کرانا' دباغت کرنا' کالا کرنا' مرجانا' بگڑ جانا-

قُنُوْءٌ - بہت سرخ ہونا-

قَانِئٌ - بہت سرخ-

تَقْنِيْئٌ - خوب سرخ کرنا' کالا کرنا خضاب سے-

اِقْنَاءٌ - قتل کرنا یا قتل پر آمادہ کرنا-

مَقْنَاَةٌ - وہ جگہ جہاں دھوپ نہ آئے-

مَرَرْتُ بِاَبِيْ بَكْرٍ فَاِذَا لِحْيَتُهٗ قَانِئَةٌ - (ایک روایت میں ہے قدقنا لونها یعنی) ابوبکر صدیقؓ پر سے گزرا دیکھا تو ان کی ڈاڑھی خوب سرخ تھی (وہ صرف مہندی کا خضاب کرتے جو سنت ہے اور سب کے نزدیک جائز ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے)-

قَنَا يَقْنُوْ بترك همزه بھی مستعمل ہے-

قَانٍ - خوب سرخ-

اِنَّهٗ جَلَسَ فِيْ مَقْنُوْءَةٍ لَّهٗ - وہ ایسے مقام میں بیٹھے جہاں دھوپ نہیں آتی تھی-

قُنُبٌ - کلی پھوٹنا اس سے پھول نکلنا-

قُنُوْبٌ - غائب ہونا-

تَقْنِيْبٌ - پتے دار ہونا-

اِقْنَابٌ - روپوش ہو جانا-

قِنَّبٌ - بھنگ' سن' جوٹ' ورق الخیال-

مِقْنَابٌ - شیر کا پنجہ-

مَقَانِبُ - حملہ کرنے والے بھیڑیے' سواروں کے دستے-

ذٰلِكَ اِنَّمَا يَكُوْنُ فِيْ مِقْنَبٍ مِّنْ مَّقَانِبِ بِكُمْ - حضرت عمرؓ سے سعد بن ابی وقاص کا ذکر کیا گیا (کہ وہ خلافت کے لائق ہیں یا نہیں) انہوں نے کہا سعد تو تمہارے سواروں کے دستوں میں سے کسی دستے میں رہیں گے- (یعنی وہ فوجی آدمی ہیں سپاہ میں افسر ہو سکتے ہیں خلافت کی قابلیت ان میں نہیں ہے مقانب جمع ہے مقنب کی یعنی سواروں کا دستہ (اسکواڈرن) بعض نے کہا جس میں سو سے کم سوار ہوں)-

كَيْفَ بِطَيٍّ وَّ مَقَانِبِهَا - طے قبیلہ اور اس کے سواروں کا کیا حال ہوگا-

يَارَبِّ اَمَا تُعِزَّ زَنَّ بِطَالِبٍ فِيْ مِقْنَبٍ مِّنْ هٰذِهٖ

الْمَقَانِبِ - (طالب بن ابی طالب نے بدر کے دن یہ رجز پڑھا) پروردگار تو طالب بن ابی طالب کو سواروں کے ان دستوں میں سے کسی دستہ میں غالب نہیں کرتا -

قَنْبَعَةٌ - غصہ سے بھول جانا' چھپ جانا -

قُنْبُعَه - پست قد عورت -

قَنْبَرٌ - حضرت علیؓ کے غلام کا نام تھا -

اَجَّجْتُ نَارِیْ وَ دَعَوْتُ قَنْبَرًا - میں نے آگ سلگائی اور قنبر کو بلایا (اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے لما رایت الامر امرا منکرا) -

قُنْبُرَاءَ - ایک پرندہ ہے (اس کی تسبیح یہ ہے لعن اللہ مبغضی ال محمد - یعنی اللہ تعالیٰ آل محمدؐ کے دشمنوں پر لعنت کرے) -

قَنْبَلٌ - ایک گروہ سواروں کا دستہ جو پچاس سے زیادہ ہو (اس کی جمع قنابل ہے) -

قُنَابِلُ - گدھے کا نام ہے اور غلیظ آدمی -

قُنْبُلٌ - غلیظ آدمی' گرم سر والا چھوکرہ' خفیف الروح -

قُنُوْتٌ - اطاعت کرنا' خاموش رہنا' دعا کرنا' نماز میں کھڑے رہنا' خاموشی کے ساتھ عبادت کرنا -

قُنَاتَةٌ - کم خوراکی -

اِقْنَاتٌ - دشمن پر بددعا کرنا' نماز میں لمبا قیام کرنا' ہمیشہ حج کرنا یا جہاد کرنا' تواضع کرنا -

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ قُنُوْتِ لَيْلَةٍ - ایک ساعت فکر کرنا (اپنے کاموں میں غور کرنا یا اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی مخلوقات میں) رات بھر عبادت کرنے یا نماز میں کھڑے رہنے سے بہتر ہے -

كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ - ہم پہلے نماز میں بات کیا کرتے یہاں تک کہ یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ کے لئے خاموش کھڑے رہو - (اس وقت سے نماز میں بات کرنا منع ہو گیا - مجمع البحار میں ہے کہ قوموا للہ قانتین کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ کھڑے رہ کر اللہ سے دعا کرو - تو قنوت کے معنی دعا کرنے کے ہیں اب راوی کا یہ کہنا کہ اس وقت سے ہم کو خاموشی کا حکم ہوا قنوت کی تفسیر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب نماز کے قیام میں ذکر الٰہی اور دعا کا حکم ہوا تو کلام کرنا گویا منع ہو گیا) -

اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ - بہتر نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو (یعنی قرات طویل ہو دیر تک کھڑا رہے) -

اَلْقَانِتُ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش کرنے والا یا نماز میں دیر تک کھڑے رہنے والا بہت آیتیں پڑھنے والا (ابن انباری نے کہا قنوت کے چار معنی ہیں نماز پڑھنا' لمبا قیام کرنا' اطاعت کرنا' خاموش رہنا) -

قَنْحٌ - موڑنا' کج کرنا' سیراب ہو کر سر اوپر اٹھانا -

تَقْنِيْحٌ - قاحہ درست کرنا -

قَنَّاحَةٌ - ٹیڑھے منہ کی کنجی لمبی -

اِقْنَاحٌ - اوپر اٹھانا -

تَقَنُّحٌ - سیراب ہو کر پھر زبردستی پینا (یعنی دل نہ چاہتا ہو مگر پینا) -

وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ - اور میں پیتے پیتے ٹھہر جاتی ہو - (اس قدر کثرت سے دودھ یا شربت ہوتا ہے کہ ایک بارگی پیا نہیں جاتا یا سیراب ہو کر زبردستی پیتی ہوں دل نہیں چاہتا یہ اپنے خاوند کی تعریف کرتی ہے کہ وہ اتنا بہت کھانے پینے کو دیتا ہے) -

قُنْذُعٌ - دیوث جس کو اپنی بیوی پر غیرت نہ آئے -

قَنَاذِعُ - آفات اور مصائب' قبیح اور فحش کلام -

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمْرَضُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَ اِنْ بَلَغَتْ قُنْذُعَةَ رَأْسِهٖ - جو کوئی مسلمان اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) بیمار پڑ جائے تو اللہ اس کے سب گناہ میٹ دے گا - گو وہ گناہ اس کے سر کی چوٹی (چٹلے) تک پہنچ گئے ہوں -

قُنْذُعَة - وہ متفرق بال جو سر کے گوشوں میں رہ جاتے ہیں -

ذٰلِكَ الْقُنْذُعُ - وہ دیوث -

قَنْزَعَةٌ یا قُنْزُعَةٌ یا قِنْزِعَةٌ یا قُنْزَعَةٌ یا قُنْزُعٌ بالوں کا چٹلہ جو بچوں کے سروں پر چھوڑ دیا جاتا ہے (اس کی جمع قَنَازِعُ اور

قُنْزُعَاتٌ ہے)

قَنَازِعُ - آفات کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ قَالَ لِاُمِّ سَلَيْمٍ خَضِّلِيْ قَنَازِعَكِ - آنحضرتؐ نے ام سلیم سے فرمایا اپنی زلفوں کو تر کر (تیل ڈال)-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْقَنَازِعِ - آنحضرتؐ نے قنازع سے منع فرمایا (یعنی سر کے کچھ بال مونڈنے اور جا بجا چٹلے چھوڑ دینے سے جس کو قزع بھی کہتے ہیں (اس کا بیان اوپر گزر چکا)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَ قَدْلَبَّدَ وَ هُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ خُذْمِنْ قَنَازِعِ رَأْسِكَ - عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا - ایک شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور بالوں کو جما لیا اب اس نے حج کا قصد کیا (تو کیا کرے؟) انہوں نے کہا اپنے سر کے بڑھے ہوئے بال کترا ڈالے (تو عمرے کا احرام ٹوٹ گیا اب حج کا احرام باندھ لے)-

قَنْصٌ - شکار کرنا-

تَقَنُّصٌ اور اِقْتِنَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

تَخْرُجُ النَّارُ عَلَيْهِمْ قَوَانِصَ - دوزخ کی آگ کے ٹکڑے ان کا شکار کرتے ہوئے نکلیں گے (ان کو پکڑ کر گھسیٹ لیں گے جیسے شکاری پرندہ چڑیا وغیرہ کو اوچک لیتا ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے آگ کے شعلے اور شرارے ان پر اس طرح گریں گے جیسے پرندوں کے پوٹے)-

قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَ قَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا - اپنے پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا-

وَاَنْ تَعْلُو التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ فَقِيْلَ مَا التُّحُوْتُ قَالَ بُيُوْتُ الْقَانِصَةِ - اور تحوت جنگلی بکریاں سے اونچے ہو جائیں گے - لوگوں نے پوچھا تحوت کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا پارڈی (شکار کرنے والوں) کے گھر (جنگلی بکریاں بہت بلند مقاموں میں جیسے پہاڑ کی چوٹیاں وغیرہ میں رہا کرتی ہیں - مطلب یہ ہے کہ کمینہ اور ذلیل لوگ بڑے بڑے شریف لوگوں سے بڑھ جائیں گے ان پر حکومت کریں گے)-

مِمَّنْ كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقَالَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ - (حضرت عمرؓ نے جبیر بن مطعم سے پوچھا جو عرب لوگوں کے نسب کو خوب جانتے تھے کہ) نعمان بن منذر کس کی اولاد میں سے گزرا ہے؟ انہوں نے کہا قنص بن معد کی اولاد میں - (یعنی اس کی اولاد میں سے جو باقی رہے تھے)-

اَلطَّيْرُ كُلُّ مَالَهٗ قَانِصَةٌ - پرندہ وہ جانور ہے جس کا پوٹا ہو-

قَنَطٌ یا قُنُوْطٌ یا قَنَاطَةٌ - ناامید ہونا مایوس ہونا-

قَنْطٌ - روکنا-

تَقْنِيْطٌ اور اقناط - ناامید کرنا-

قَنُوْطٌ - ناامید-

وَقَطِّتِ الْقَنَطَةُ قَطًّتْ - (اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے - ابوموسیٰ نے کہا مجھ کو قنطه کے معنی معلوم نہیں اگر یہ لفظ قطنه ہو بہ تقدیم طا تو وہ اس لوتھڑے کو کہتے ہیں جو دونوں سرین کے درمیان ہوتا ہے-

قَنْطَرَةٌ - شہر میں سکونت اختیار کرنا دیہات کی سکونت چھوڑ دینا ایک قنطار مال کا مالک ہونا جماع کرنا برابر جمے رہنا-

تَقَنْطُرٌ - اوندھا گرنا-

قِنْطَارٌ - چالیس اوقیہ سونا یا بارہ سو دینار یا ایک ہزار دو سو اوقیہ یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار درم یا سو رطل سونا یا چاندی یا ہزار دینار یا بیل کی کھال بھر کر سونا اور چاندی یا بہت مال (اس کی جمع قناطیر ہے)-

قَنْطَرَة - پل کو بھی کہتے ہیں اور بلند عمارت کو قِنْطِيْرٌ آفت-

فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ - بہشت میں ایک پل پر بیٹھیں گے (یہ پل صراط نہیں ہے جو دوزخ پر بندھا ہوا ہے بلکہ دوسرا پل ہے)-

مَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ - جو شخص نماز میں ہزار آیتیں پڑھے کھڑا رہ کر وہ ان لوگوں میں لکھا جائے گا جن کو قنطار برابر ثواب ملے گا-

اِنَّ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَنْطَرَفِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَنْطَرَاَبُوْهُ - جاہلیت کے زمانہ میں صفوان بن امیہ قنطار والے ہو گئے تھے ان کے باپ بھی قنطار والے تھے (یعنی ایک قنطار مال دولت رکھتے تھے)-

يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُّخْرِجُوْا اَهْلَ الْعِرَاقِ مِنْ عِرَاقِهِمْ- وہ زمانہ قریب ہے جب قنطورا کی اولاد (یعنی ترک لوگ) عراق میں سے عراق والوں کو نکال دیں گے- (اور خود وہاں کے حاکم بن جائیں گے- یہ حدیث پوری ہوگئی ترکوں نے خلافت عباسیہ کو تباہ کر دیا اور بغداد اور عراق کے حاکم ترک ہو گئے- کہتے ہیں قنطورا ایک چھوکری تھی حضرت ابراہیمؑ کی اسی کی اولاد میں سے چین والے اور ترک والے ہیں مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ترک اور چین والے اسی طرح روس یافث بن نوح کی اولاد ہیں' بعض نے کہا قنطورا ترکوں کے جداعلیٰ کا نام تھا ایک روایت میں ہے: يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُّخْرِجُوْا اَهْلَ الْبَصْرَةِ مِنْهَا كَاَنِّيْ بِهِمْ خُنْسَ الْاُنُوْفِ خُزْرَ الْعُيُوْنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ- یعنی وہ زمانہ قریب ہے جب ترک لوگ قنطورا کی اولاد بصرے والوں کو بصرہ سے نکال دیں گے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں' ان کی ناکیں چپٹی آنکھیں چھوٹی منہ چوڑے چوڑے)-

يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يُّخْرِجُوْكُمْ مِنْ اَرْضِ الْبَصْرَةِ- قریب ہے کہ بنو قنطوراء (ترک لوگ) تم کو بصرہ سے نکال دیں گے (وہاں کے حاکم بن جائیں گے- چنانچہ کئی سو برس تک ترکوں کا قبضہ بصرے پر رہا)-

اِذَا كَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ- جب زمانہ آخر ہوگا تو ترک لوگ آئیں گے (ترکوں کا غلبہ ہوگا سارے ملک عرب پر قبضہ کرلیں گے تاتاری اور مغل یہ سب ترک ہیں- اسی طرح بخارا اور خیوا والے یہاں تک کہ روسی فوج کے سپاہی کا سک وہ بھی ترک ہیں)-

اِنْ مَّنَانِيْ قَنَطَنِيْ- جب مجھ کو کوئی آرزو دلاتا ہے تو ناامید کر دیتا ہے (وعدہ خلافی کرکے یہ شیطان کی صفت ہے)-

قَنْعٌ- اپنے ٹھکانے کی طرف مڑنا' اپنے لوگوں کی طرف جانا بلند ہونا' منہ موڑنا-

قُنُوْعٌ- مانگنا' عاجزی کرنا' چڑھ جانا' اوپر ہونا-

قَنَاعَةٌ اور قَنَعٌ اور قُنْعَانٌ- جو قسمت میں آئے اس پر راضی رہنا زیادہ کی طمع اور حرص نہ کرنا-

تَقْنِيْعٌ اور اقناع- راضی کرنا-

قِنَاعٌ- پہنانا' ڈھانپ لینا-

اِقْنَاعٌ- محتاج کرنا' بلند کرنا' منہ سیدھا رکھنا' ادھر ادھر نہ دیکھنا-

تَقَنُّعٌ- قناعت کرنا' قناع پہننا-

اِقْتِنَاعٌ- قناعت کرنا-

قِنَاعٌ- گھونگھٹ یا سربندھن یا اوڑھنی جس سے عورتیں سر اور چہرہ چھپاتی ہیں-

قِنْعٌ- ہتھیار' سلاح-

كَانَ اِذَا رَكَعَ لَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَ لَا يُقْنِعُهٗ- آنحضرتؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ جھکاتے نہ اونچا رکھتے (یعنی پشت اور سر برابر رکھتے)-

وَ تُقْنِعُ يَدَيْكَ- اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (یعنی دعا کے لئے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے اور جس نے اس کو مکروہ رکھا ہے اس کا قول غلط ہے- ائمہ اہل بیت علیہ السلام سے بھی نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا منقول ہے)-

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَانِعِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ- اس شخص کی گواہی قبول نہ ہوگی جو کسی گھر کا خادم اور تابع ہو (یعنی اس گھر والوں کے فائدے کے لئے کیونکہ وہ ان کا محتاج ہے اس کا گزر انہی کے دیئے پر ہوتا ہے وہیں کھاتا پیتا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ اپنی محتاجی کی وجہ سے گھر والوں کی طرفداری کرے اور سچی بات نہ کہے البتہ گھر والوں کے خلاف اس کی گواہی قبول ہوگی تو قانع سے سائل مراد ہے جس کو گھر والے کھلاتے ہوں یا جو کسی گھر کا ہو رہا ہو- مثلاً ان کا نوکر ہو یا وکیل ہو البتہ اجیر مشترک کی گواہی قبول ہوگی- یعنی جو اجرت لے کر متعدد گھروں کا کام کرتا ہو جیسے دھوبی' سقا' بھنگی حجام وغیرہ)-

فَاَكَلَ وَ اَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ- اس نے کھایا اور قناعت کرنے والے اور مانگنے والے فقیر کو کھلایا (قنع قناعت کی قنع مانگا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے "اور مانگنے والے اور نہ مانگنے والے فقیر کو کھلایا مجمع البحار میں ہے کہ معتر وہ فقیر جو سامنے آئے

اس کی صورت سوالی ہو' لیکن سوال نہ کرے-)

اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَّا يَنْفَدُ- (ایک روایت میں کنز لا ینفد ہے یعنی قناعت ایسا خزانہ ہے جو تمام نہیں ہوتا (کیونکہ جو شخص قانع ہے اس کو جتنا ملے گا اسی پر خوش رہے گا تو اس کا خزانہ ہمیشہ معمور ہے برخلاف حریص اور لالچی کے اس کو کتنا ہی بہت ملے لیکن محتاج رہتا ہے اور زیادہ مانگتا ہے)-

عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمِعَ- جو شخص قناعت کرے وہ عزت دار ہوگا اور جو طمع رکھے وہ ذلیل و خوار ہوگا (کیونکہ قانع آدمی جو اس کو ملتا ہے اسی پر اکتفا کر کے کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلاتا' اپنی عزت محفوظ رکھتا ہے اور طامع آدمی ہمیشہ مانگتا رہتا ہے لوگوں کی نگاہ میں ذلیل اور خوار ہوتا رہتا ہے)-

لَا يُصَبِّىْ رَاْسَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَلَا يُقْنِعُهٗ- آنحضرتؐ رکوع میں نہ سر کو پیٹھ سے نیچا رکھتے نہ اونچا (بلکہ برابر سرین سے لے کر سر تک سب ایک ہموار تختے کی طرح)-

كَانَ الْمَقَانِعُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَقُوْلُوْنَ كَذَا- آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے جو علم میں پسندہ تھے ایسا کہتے تھے (یہ جمع ہے مقنع کی یعنی جس کا علم و فضل لوگوں میں مسلم اور پسندیدہ ہو)-

اَتَاهُ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ- ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا جو ہتھیاروں سے ڈھنپا ہوا تھا (یعنی خوب مسلح تھا بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' اس کا سر خود سے ڈھنکا ہوا تھا جو لوہے کا ہوتا ہے)-

شَاهِدٌ مَّقْنَعٌ- وہ گواہ جس کی گواہی پسندیدہ اور مقبول ہو-

فَيُغْنِيْ مَفَاقِرَهٗ اَعَفَّ مِنَ الْقُنُوْعِ- مال آدمی کو اس کی احتیاجوں سے قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (مال دار آدمی کو اس کی احتیاجوں سے قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (مال دار آدمی کسی سے سوال نہیں کرتا- قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ رہتا ہے کیونکہ قانع اپنے نفس پر زور ڈالتا ہے اور مال دار کو اس کی بھی ضرورت نہیں پڑتی)-

اِنَّهٗ زَارَ قَبْرَ اُمِّهٖ فِيْ اَلْفٍ مُّقَنَّعٍ- آنحضرتؐ نے اپنی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ) کی قبر کی زیارت کی ہزار سواروں میں جو ہتھیار بند تھے (یعنی ایسی شان اور جلوس کے ساتھ)-

فَانْكَشَفَ قِنَاعُ قَلْبِهٖ- ان کے دل کا گھونگھٹ (پردہ) اٹھ گیا (دل کو عورت سے تشبیہ دی اور اس پر جو غفلت کا پردہ پڑا رہتا ہے اس کو عورت کے قناع یعنی گھونگھٹ سے نہایہ میں ہے کہ قناع مقنعہ سے بڑا ہوتا ہے)-

اِنَّهٗ رَاٰى جَارِيَةً عَلَيْهَا قِنَاعٌ فَضَرَبَهَا بِالدِّرَّةِ- حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا آزاد عورتوں کی طرح گھونگھٹ نکالے (بڑے ٹھسے سے) جاری ہے- آپ نے اس کو درہ سے مارا (اور فرمایا آزاد بیویوں کی مشابہت کرتی ہے)-

اَتَيْتُهٗ بِقِنَاعٍ مِنْ رُّطَبٍ- میں تازہ کھجور کا ایک طباق لے کر آپ کے پاس آئی-

قِنَاعٌ- طباق جس پر کھانا کھاتے ہیں (اسکو قُنع بھی کہتے ہیں)-

اِنْ كَانَ لَيُهْدٰى لَنَا الْقِنَاعُ فِيْهِ كَعْبٌ مِّنْ اِهَالَةٍ فَنَفْرَحُ بِهٖ- (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) کوئی ہم کو ایک طباق چربی کے گھی کا تحفہ بھیجتا تو ہم خوش ہو جاتے-

مَنْ لَّا يَزَالُ دَمْعُهٗ مُقَنَّعًا لَا بُدَّ يَوْمًا اَنَّهٗ يُهْرَاقُ يا وَ مَنْ لَّا يَزَالُ الدَّمْعُ فِيْهِ مُقَنَّعًا فَلَا بُدَّ يَوْمًا اَنَّهٗ مُهْرَاقٌ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ وفات کے قریب بے ہوش ہو گئے تو حضرت عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا) جس کے آنسو پیٹ میں یا آنکھوں میں چھپے ہوئے ہوں تو ایک نہ ایک دن ضرور بہہ نکلیں گے-

فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ- آنحضرتؐ سے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کے واسطے قنع کا ذکر کیا گیا آپ کو وہ پسند نہ آیا (قنع شبور یعنی بوق (نرسنگا) کو کہتے ہیں جس کو یہودی لوگ بجاتے ہیں تاکہ لوگ نماز کے لئے آ جائیں- (ایک روایت میں قبع ہے ایک قبع ہے ایک قثع ہے ثائے مثلثہ سے ایک میں قتع ہے' مطلب وہی ہے لیکن مشہور روایت قنع ہے نون کے ساتھ)-

لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ- میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے جب کو تیمم جائز ہونے میں صرف حضرت عمارؓ کے قول پر

قناعت نہیں کی (حالانکہ حضرت عمارؓ نے آں حضرتؐ کی حدیث بیان کی جس سے جنب کو تیمم جائز ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حضرت عمرؓ کو اس وجہ سے شبہ رہا کہ وہ بھی اس سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ تھے اور ان کو اس واقعہ کی مطلق خبر نہیں ہوئی تھی گو حضرت عمرؓ کو شبہ رہا مگر دوسرے علماء اور مجتہدین نے حضرت عمار کی حدیث پر عمل کیا اور جنب کو اگر پانی نہ ملے تو اس کے لئے تیمم جائز رکھا ہے)-

قَنَّعَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو قناعت نصیب کرے-

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مُقْبِلًا مُّقَنِّعًا - یہ سامنے اللہ کے رسول آ رہے ہیں جو سر یا منہ پر کپڑا ڈالے ہیں (دھوپ کی حرارت سے بچنے کے لئے)-

قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ وَ اَسْرَعَ آنحضرتؐ نے اپنے سر پر کپڑا ڈال لیا اور جلدی سے نکل گئے-

ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ - پھر اپنا سر چھپا لیا یا جھکا لیا (ادھر ادھر نہیں دیکھا کیونکہ اس مقام والوں پر اللہ کا عذاب اترا تھا)-

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهٖ وَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ - آنحضرتؐ سر میں تیل بہت ڈالا کرتے اور سر پر اکثر ایک کپڑا رکھتے تاکہ تیل کی چکنائی سے عمامہ خراب نہ ہو- آپ کے سر کا کپڑا ایسا معلوم ہوتا جیسے تیلی کا کپڑا چکنا، تیل لگا ہوا)-

تَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ - میں نے ازار پہن لی-

عَادُ الْمُقَنَّعِ - قوم عاد کا شخص جو سر پر خود رکھتا تھا-

ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ - پھر (جب نماز سے فارغ ہو اور سلام پھیرے) تو دونوں ہاتھ اٹھا (دعا کے لئے) (معلوم ہوا کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے گو آں حضرت سے یہ منقول نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اس لئے چاہے تو نماز کے بعد دعا کرے چاہے نہ کرے سلام پھیرتے ہی اٹھ کر چلا جائے اور جس نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو لازم قرار دیا ہے وہ غلط ہے اور جس نے اس کو مکروہ کہا ہے اس کا قول بھی غلط ہے)-

اَلْقَانِعُ غَنِيٌّ وَ اِنْ جَاعَ وَ عَرٰى - قناعت کرنے والا شخص غنی ہے گو وہ بھوکا اور ننگا ہو-

مَنْ قَنَعَ اِسْتَرَاحَ مِنْ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَ اسْتَطَالَ عَلٰى اَقْرَانِهٖ وَ مَنْ قَنَعَ فَقَدِ اخْتَارَ الْغِنٰى عَلَى الذُّلِّ وَ الرَّاحَةَ عَلَى التَّعَبِ - جو شخص قناعت اختیار کرے وہ زمانہ کے لوگوں سے راحت میں رہے گا اور اپنے برابر والوں پر عزت دار اور غالب رہے گا اور جو شخص قناعت اختیار کرے اس نے بے پرواہی کمائی ذلت کے بدلے اور راحت تکلیف کے بدلے-

اَلدُّنْيَا اِنَّمَا تُرَادُ لِثَلٰثٍ الْعِزِّ وَالْغِنٰى وَالرَّاحَةِ فَمَنْ قَنَعَ عَزَّ وَاسْتَغْنٰى وَاسْتَرَاحَ - آدمی دنیا کو تین ہی غرض سے کماتا ہے عزت اور تونگری اور راحت کے لئے پھر جس نے قناعت کی اس نے عزت بھی پائی تونگر بھی ہوا، آرام بھی پایا (تو تینوں چیزیں قناعت سے حاصل ہوتی ہیں)-

خَيْرُ الْغِنٰى الْقُنُوْعُ - بہترین تونگری قناعت ہے-

اَمْرُنَا مَسْتُوْرٌ مُقَنَّعٌ بِالْمِيْثَاقِ - (ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم نے فرمایا) ہماری حکومت پوشیدہ ہے عہد و پیمان سے ڈھکی ہوئی ہے (جو لوگ سچے مومن تھے وہ ائمہ اہل بیت سے خفیہ بیعت کرتے اور انہی کو امام وقت سمجھتے - خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے علانیہ بیعت نہ کر سکتے)-

مُقَنَّعٌ - ایک کتاب ہے سید مرتضیٰ کی غیبت امام کے بیان میں-

قَنْفٌ - پھٹ جانا-

تَقْنِيْفٌ - کاٹنا-

اِقْنَافٌ - کان لٹک آنا، لشکر بہت ہونا، رائے قرار پانا (جیسے اِسْتِنْقَافٌ ہے)-

قِنَافٌ - بڑی ناک والا، گھنی ڈاڑھی والا، لمبا، غلیظ-

قُنْفُذٌ یا قُنْفَذٌ - خارپشت ایک مشہور جانور ہے جس کے بدن پر کوکدار کانٹے ہوتے ہیں ہندی میں اس کو سیئی کہتے ہیں (اس کی جمع قنافذ ہے)-

هَلْ يَاْكُلُ الْقُنْفُذَ اَحَدٌ - سیئی کو کوئی کھاتا ہے؟

قَنٌّ - ٹوہ لگانا، ڈھونڈھنا، لکڑی سے مارنا-

اِقْتِنَانٌ - سیدھا ہونا' غلام رکھنا' خاموش رہنا-

اِسْتِقْنَانٌ - اپنی بکریوں میں رہ کر ان کا دودھ پیتے رہنا-

قَانُوْن - اصل' معیار' قاعدہ اور ایک قسم کا باجا ہے-

قِنٌّ - غلام-

قُنٌّ - چھوٹا پہاڑ-

قَنَنٌ - طریقہ' روش (جیسے سنن ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْكُوْبَةَ وَ الْقِنِّيْنَ - اللہ نے طبلہ اور طنبورہ کو حرام کیا ہے یعنی ان کا بجانا (بعض نے کہا قنین ایک کھیل ہے رومیوں کا جس پر جوا کرتے ہیں)-

تَقْنِيْنٌ - قنین بجانا-

لَمْ نَكُنْ عَبِيْدَ قِنٍّ اِنَّمَا كُنَّا عَبِيْدَ مَمْلُكَةً - ہم قن (نسلی غلام' غلام ابن غلام) نہ تھے لیکن عبد مملکت تھے (قن - وہ غلام جو خود بھی مملوک ہو اور اس کے ماں باپ بھی مملوک ہوں اور عبد مملکت وہ کہ خود غلام بن گیا ہو (جنگ میں گرفتار ہو کر) لیکن ماں باپ غلام نہ ہوں- (قِنٌّ کی جمع اَقْنَانٌ اور اَقِنَّةٌ ہے)-

قُنَّةٌ - پہاڑ کی چوٹی-

كُنْتُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ كَهْفًا وَّقُنَّةً رَاسِيًا وَّ حِصْنًا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں تو مسلمانوں کی پناہ اور مضبوط چوٹی پہاڑ کی اور قلعہ تھا (مسلمان میری پناہ میں رہتے تھے)-

قَوَانِيْن - اصول اور قواعد اور ایک کتاب ہے اصول کی امامیہ مذہب میں-

قَنْوٌ - جمع کرنا' کمانا' پیدا کرنا' لازم کرنا-

قَنًا - بلند ہونا-

قَنَاوَةٌ - بدلہ-

اِقْنَارٌ - بارش موقوف ہو جانا' لازم کرنا' عطا کرنا-

تَقَنِّيْ - اکتفا کرنا اور کچھ بچے تو رکھ چھوڑنا-

اِقْتِنَاءٌ - کمانا لازم کرنا-

قِنْوٌ اور قُنُوْرٌ - خوشہ-

قَنَاةٌ - برچھا' نیزہ-

قَنَّاءٌ - برچھا والا اور جو زمین میں پانی کی جگہ پہچانتا ہو-

كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْنَى الْعِرْنِيْنَ آنحضرتؐ بلند بینی تھے- (نہایہ میں ہے کہ قنا کہتے ہیں ناک لمبی ہونا اور نرمہ بینی باریک ہونا اور درمیان میں انحداب ہونا- محیط میں ہے کہ قنانی الالف یہ ہے کہ ناک کا اوپر کا حصہ بلند اور درمیانی حصہ محدب ہو- مرد کو اقنی الانف اور عورت کو قنواء-

قَنْوَاءُ فِيْ حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيْرِ بِهَا
عِتْقٌ مُّبِيْنٌ وَّ فِي الْخَدَّيْنِ سُهِيْلٌ

(یہ شعر کعب بن زہیر کے قصیدے کا ہے) لمبی ناک والی' اس کے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار بھرے ہوئے ہیں (یعنی برابر ہموار نہ کہ پھولے ہوئے گویا قنواء کے معنی لمبی ناک والی)-

اِنَّهٗ خَرَجَ فَرَاٰى اَقْنَاءً مُعَلَّقَةً قِنْوٌ مِّنْهَا حَشَفٌ - آنحضرتؐ برآمد ہوئے آپ نے کھجور کے چند خوشے لٹکے ہوئے دیکھئے ایک خوشہ اس میں خراب کھجور کا تھا (قنوان اور اقناء جمع ہے)-

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اِقْتَنَاهُ فَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَالًا وَ لَا وَلَدًا - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنے لئے چن لیتا ہے نہ اس کا مال رہنے دیتا ہے نہ اولاد (تا کہ وہ مال اور اولاد کی محبت میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائے تو بلا شرکت اپنی محبت میں غرق کرنے کو اس کا مال اور اولاد سلب کر لیتا ہے)-

فَاقْنُوْهُمْ - ان کو روٹی کمانے کے لئے کوئی علم (یا ہنر) سکھاؤ-

قُنْيَة - (بہ ضمہ و کسرۂ قاف) کمائی اور ایک کتاب کا نام ہے فقہ حنفی میں-

نَهٰى عَنْ ذَبْحِ قَنِيِّ الْغَنَمِ - جو بکری دودھ یا نسل کے پالتو ہو اس کے کاٹنے سے منع فرمایا-

لَوْ شِئْتَ اَمَرْتُ بِقَنِيَّةٍ سَمِيْنَةٍ فَاُلْقِيَ عَنْهَا شَعْرُهَا - اگر آپ چاہیں تو میں ایک پالتو موٹی بکری کٹواؤں اس کے بال نکلواڈالوں-

فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْقُنِيُّ الْعُشُوْرُ - جو کھیتی آسمان کے پانی اور کاریزوں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے (قنی جمع ہے قنا کی اور وہ قناۃ کی یعنی جو کنویں ایک کے

بعد ایک برابر کھود ے جاتے ہیں تا کہ ان کا پانی اوپر آ جائے' ایسی کھیتیوں میں دسواں حصہ پیداوار کا حاکم لے سکتا ہے۔ لیکن جو ڈول سے کھینچ کر سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے)۔

فَنَزَ لْنَا بِقَنَاةٍ۔ پھر ہم قناۃ میں اترے (جو مدینہ طیبہ کی ایک وادی کا نام ہے اس میں کھیتی باڑی ہے)۔

سَالَ الْوَادِیْ قَنَاةٌ یا قَنَاةٌ۔ قناۃ کی وادی بہنے لگی (اتنا زور کا مینھ برسا کہ اس میں سیلاب آ گیا یا قناۃ کی وادی کی طرح زمین پر پانی بہنے لگا)۔

فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَ الْکُتْمِ حَتّٰی قَنَاَلَوْنُهَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی ڈاڑھی پر مہندی اور وسمہ کا غلاف چڑھایا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہو گیا (اسی سے ہے احمر قان یعنی ڈھڈ ہاتا سرخ رنگ)۔

وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ۔ (ایک روایت میں ما حک فی صدرک ہے)۔

وَاِنْ اَفْنَاكَ النَّاسُ عَنْهُ یا اَقْنُوْكَ۔ گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اگر چہ لوگ اس پر تجھ سے رضا مند ہوں (ایک روایت میں اسی طرح ہے لیکن زمخشری نے فائق میں کہا ہے کہ محفوظ ---- و ان افتاك الناس ہے فائے موحدہ سے یعنی گو قاضی اور مفتی تجھ کو ظاہری روائد اور پر فتوی بھی دیدیں جب بھی ان کے فتوے سے کچھ نہ ہوگا۔ جب تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے اور وہ تیرے دل میں کھٹکتا ہے)۔

قَنَا۔ رضامندی۔

اَقْنَاهُ۔ اس کو راضی کیا۔

اَقْنٰی بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اپنی ڈاڑھی سرخ کی۔ (جیسے قناہ ہے)۔

مُقَنِّیَه۔ خضاب لگانے والی عورت یا مغلانی مشاطہ جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے۔

اِذَا اَقْنَیْتِ الْجَارِیَةَ فَلَا تَغْسِلِیْ وَجْهَهَا بِالْخَزَفِ۔ جب تو چھوکری کو سنوارے تو اس کا منہ ٹھیکرے سے رگڑ کر مت دھو (دوسری روایت میں ہے کہ ٹھیکری سے رگڑنا جسم کو گلا دیتا ہے)۔

باب القاف مع الواؤ

قَوْبٌ۔ زمین کھودنا' انڈا چرجانا' بھاگ جانا' نزدیک ہونا۔

تَقْوِیْبٌ۔ زمین کھودنا' اوکھاڑنا' نشان ڈالنا۔

تَقَوُّبٌ۔ جڑ سے اکھڑ جانا' پوست اتر جانا۔

اِنْقِیَابٌ۔ چرجانا' کھد جانا۔

اِقْتِیَابٌ۔ اختیار کرنا۔

تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِّنْ قُوْبٍ۔ بچہ انڈے سے چھوٹ گیا (یہ ایک مثل ہے جو جدائی کے وقت کہی جاتی ہے)۔

قُوْبَاءُ۔ ایک مشہور جلدی بیماری ہے۔

لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْمَوْضِعُ قِدِّهٖ مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا۔ تم میں سے کسی کے کمان برابر جگہ یا تسمہ یا کوڑا رکھنے کی جگہ جو بہشت میں اس کی ہو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (یعنی بہشت میں اتنی ذرا سی جگہ جس میں کوڑا رکھا جا سکے ساری دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وجہ ظاہر ہے کیونکہ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں فانی اور متغیر ہیں کسی حال میں دنیا میں ہمیشہ سکھ نہیں ہو سکتا کوئی نہ کوئی درد اور رنج ضرور ہوگا بر خلاف بہشت کے وہاں ہمیشہ راحت اور صحت ہے۔ دکھ بیماری ناخوشی کا نام نہیں)۔

قَابَ قَوْسَیْنِ۔ دو کمانوں کے برابر (بعض نے کہا اس میں قلب ہے اور اصل میں قابی قوس تھا۔ یعنی کمان کے دونوں قاب برابر۔ قاب کہتے ہیں چلہ کے اس مقام سے لے کر جہاں سے تیرے مارتے ہیں چلہ کے سرے تک کو تو ہر ایک کمان میں دو قاب ہوئے)۔

اِنِ اعْتَمَرْتُمْ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ رَاَیْتُمُوْهُ مُجْزِئَةً مِّنْ حَجِّکُمْ فَکَانَتْ قَائِبَةَ قُوْبٍ عَامِهَا۔ اگر تم حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے اس کو حج کے بدلے کافی سمجھ لوگے تو اس سال مکہ (حاجیوں سے اس طرح خالی رہے گا جیسے انڈے کا پوست جب بچہ اس میں نکل جاتا ہے)۔

مَا قَابَ قَوْسَیْنِ قَالَ مَا بَیْنَ سِیَتِهَا اِلٰی رَاْسِهَا۔ قاب قوسین مقبض (مٹھی) سے لے کر چلے کے سرے تک

ہے۔

قَوْتٌ۔ یا قُوْتٌ یا قِیَاتَۃٌ۔ روزی دینا۔

اِقَاتَۃٌ۔ توانا کرنا' قادر کرنا' اللہ تعالیٰ کا ایک نام المقیت ہے یعنی طاقت دینے والا' حفاظت کرنے والا' روزی دینے والا۔

اَقَاتَہٗ۔ اس کو روزی دی (جیسے قاتہ اس کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔ یا اللہ محمدؐ کی آل کو قوت کے موافق روزی دے (یعنی بقدر کفاف جس سے زندگی محفوظ رہے بہت مال داری اور روزی کی کثرت آپ نے اپنی اولاد کے لئے پسند نہ رکھی کیونکہ ایسی حالت میں اکثر خدا سے غفلت ہو جاتی ہے)۔

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ مَنْ یَّقُوْتُ۔ (ایک روایت میں مَنْ یَّقِیْتُ ہے یہ بھی ایک لغت ہے یعنی) آدمی کے لئے یہ گناہ بس کرتا ہے (اس کی ہلاکت اور تباہی کے لئے کافی ہے) کہ جن لوگوں کو کھلانا اس کے ذمہ ہے (مثلاً اولاد' بیوی' بچے' غلام' لونڈی' نوکر چاکر' اسی طرح گائے بکری' بھینس' گھوڑا' بیل' پرندے اور بلی وغیرہ جن کو پال رکھا ہو) ان کو تلف ہونے دے (ان کے دانے پانی گھاس چارے کی خبر نہ لے' وہ بھوک پیاس سے ہلاک ہوتے رہیں یا تکلیف اٹھاتے رہیں)۔

یَقُوْتُنَا کُلَّ یَوْمٍ۔ ہر دن ہم کو کھانے پینے کو دیتے۔

قُوْتُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْهِ۔ اپنے کھانے کی جنس کو ماپ لیا کرو' اس میں برکت ہوگی (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ آٹے کی چھوٹی چھوٹی روٹیاں بناؤ' بعض نے یوں کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کو بقدر کفاف کھانا کھلاؤ۔ یعنی ضرورت کے موافق جتنے سے زندگی قائم رہے' بغیر اسراف اور شکم پری کے اس صورت میں برکت ہونا ظاہر ہے' دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرے گا اور پھر چاروں صحیح اور تندرست رہیں گے۔ ساری بیماریوں کی جڑ پرخواری ہے)۔

وَجَعَلَ لِکُلٍّ مِّنْهُمْ قِیْتَةً مَّقْسُوْمَةً مِنْ رِّزْقِهٖ۔ ہر ایک آدمی کے لئے اس کی روزی میں سے بٹا ہوا حصہ قوت کا مقرر کیا (وہ آدمی کو خواہ مخواہ پہنچے گا جب تک وہ زندہ ہے پھر اس کے

نالائق اور جاہل نوابوں اور ساہو کاروں اور دنیا داروں کی خوشامد کرنا' اپنے اوپر گناہ مول لینا' فریب اور دغا بازی کرنا کیا ضرور ہے' مولانا روم فرماتے ہیں "رزق تو بر تو زتو عاشق تر است"۔

قَوْحٌ۔ پیپ پڑ جانا جھاڑو دینا۔

تَقْوِیْحٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِقَاحَۃٌ۔ سوال کے بعد نہ دینے کا ارادہ مضبوط کرنا۔

تَقَوُّحٌ۔ پیپ پڑنا۔

قَاحَہ۔ صحن جیسے سَاحَہ اس کی جمع قُوْحٌ (جیسے سُوْحٌ ہے۔

اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آں حضرت نے قاحہ میں پچھنے لگائے اور آپ روزہ دار تھے (قاحہ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یہ قَاحَةُ الدَّار سے ماخوذ ہے یعنی گھر کے سامنے جو کھلا ہوا صحن ہوتا ہے اس کو ساحہ اور بَاحَہ بھی کہتے ہیں)۔

مَنْ مَّلَأَ عَیْنَیْهِ مِنْ قَاحَةِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ فَقَدْ فَجَرَ۔ جو شخص آنکھیں بھر کر کسی گھر کے صحن میں اذن ہونے سے پہلے دیکھ لے' اس نے برا کام کیا (وہ فاسق اور فاجر ہو گیا اس لئے کہ بدوں اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا تک درست نہیں چہ جائے کہ آنکھ بھر کر دیکھنا)۔

قَوْدٌ۔ یا قِیَادَۃٌ یا مَقَادَۃٌ یا قَیْدُوْدَۃٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

اِقْتِیَادٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

قَوَدٌ۔ پشت اور گردن لمبی ہونا۔

تَقْوِیْدٌ۔ (بمعنی قود ہے)۔

اِقَادَۃٌ۔ کھینچنے کے لئے دینا' کشادہ ہونا' آگے بڑھ جانا قصاص لینا۔

قَوَدٌ۔ قصاص۔

اِسْتِقَادَۃٌ۔ قصاص کی درخواست کرنا۔

اِنْقِیَادٌ۔ اطاعت کرنا' تابعداری کرنا' رام ہونا' واضح ہونا۔

قِیْد۔ مقدار' اندازہ۔

فَرَسٌ قَیِّدٌ۔ غریب تابعدار گھوڑا۔

قَوَّادٌ۔ کٹنہ جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے' دلال۔

مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ - جو شخص جان بوجھ کر مار ڈالے (خون کرے) تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

اَقَادَتْ بِهِ الْخُلَفَاءُ - خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے۔

يُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ - عورت کا قصاص مرد سے لیا جائے گا (یعنی عورت کو اگر مرد مار ڈالے یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو مرد سے قصاص لے سکتے ہیں)۔

فَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ - اس میں قصاص نہیں (قود اور قصاص دونوں کے معنی ایک ہیں - بعض نے کہا قود جان کے بدلے جان لینا اور قصاص مطلق بدلہ لینا اس صورت میں تکرار نہ ہوگی)۔

اِمَّا اَنْ يُّفْدِيَ اَوْ يُقِيْدَ - یا تو فدیہ دے یا قصاص لینے دے (یہ ابو جعفر منصور نے اپنے بھائی جعفر کے حق میں کہا جب اس نے امام مالکؒ کو کوڑوں سے مارا اور ان کا ہاتھ کھنچوایا' یہاں تک کہ کندھے سے اکھڑ گیا یہ سارا ظلم اس لئے کیا کہ امام مالکؒ کا مذہب یہ تھا کہ جس شخص پر زبردستی کی جائے اور وہ قسم کھالے جان سے ڈر کر تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں' اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے کہ مکرہ کی (جس پر زبردستی کریں) نہ طلاق واقع ہوتی ہے نہ عتاق نہ یمین کیونکہ وہ مجبور ہوتا ہے)۔

لَاقَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ - قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا (گو قاتل نے کسی اور طرح مقتول کو مارا ہو مگر قاتل سے قصاص اس طرح لیں گے کہ اس کی گردن تلوار سے اڑا دیں گے - بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ قصاص اسی صورت میں لازم آتا ہے جب قاتل نے تلوار یعنی آلہٗ جارحہ سے مقتول کو مارا ہو)۔

لَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ - بچہ کے قصاص میں اس کے باپ کو قتل نہ کریں گے (یعنی اگر کوئی اپنی اولاد کو مار ڈالے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے گا لیکن دوسری جو سزا حاکم وقت مناسب سمجھے اس کو دے سکتا ہے - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیٹے پر اگر قصاص لازم ہو تو اس کے بدلے باپ کو قتل نہ کریں گے جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی باپ کا بدلہ بیٹے سے اور بیٹے کا باپ سے لیتے تھے)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ - مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا (کیونکہ وہاں خون وغیرہ گر کر مسجد آلودہ ہوگی)۔

اِقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ - اپنے اونٹوں کو کھینچ کر لے گئے۔

اِقْتَادُوا الرَّوَاحِلَ - اونٹوں کو اس مقام سے بڑھا لے جاؤ (کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے جس نے نماز قضا کرادی)۔

عَجِبَ مِنْ قَوْمٍ يُّقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ - اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بہشت کی طرف زنجیروں میں جکڑے ہوئے کھینچے جاتے ہیں (یعنی دنیا میں بادل ناخواستہ مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوتے ہیں پھر خوشی سے مسلمان ہو جاتے ہیں تو گویا زنجیروں میں جکڑ کر ان کو بہشت میں جانا ہوتا ہے - بعض نے کہا زنجیروں سے جذبات الہیہ مراد ہیں جو ان کو گمراہیوں سے نکال کر ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں - بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ کفر اور ضلالت میں نہایت مضبوط اور سخت تھے پھر اللہ تعالیٰ کے جذبات شامل حال ہوئے تو یکا یک اسلام میں داخل ہو گئے)۔

يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ - اللہ کی کتاب کے موافق تم کو چلائے (اصول اسلام پر قائم رہے)۔

اِنَّ قُرَيْشًا قَادَةٌ ذَادَةٌ - قریش کے لوگ لشکر کو چلانے والے اور ہانکنے والے ہیں (لشکر کی سرداری ان کا حق ہے' کہتے ہیں قصی نے جو قریش کا جد اعلیٰ تھا اپنے کاموں کو بانٹ دیا تو لشکر کی سرداری عبد مناف کو دی' اس کے بعد عبد شمس کو ملی' اس کے بعد امیہ کو' اس کے بعد حرب کو' اس کے بعد ابوسفیان کو اسی وجہ سے ابوسفیان قریش کا سردار سمجھا جاتا تھا) - اِنَّ اِخْوَانَنَا بَنُوْ اُمَيَّةَ قَادَةٌ ذَادَةٌ - ہمارے بھائی بنی امیہ لشکروں کو چلانے والے ہانکنے والے ہیں (یعنی فوجی افسری ان کا کام ہے)۔

فَانْطَلَقَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَتَقَاوَدَانِ حَتّٰى اَتَوْهُمْ - (آں حضرت کی وفات کے بعد یہ خبر جو سنی کہ انصاری لوگ سقیفہ میں جمع ہو کر خلافت کا مشورہ کر رہے ہیں) تو ابوبکرؓ اور عمرؓ بے تحاشا لپکے گویا ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے۔

وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِيْلٌ - اس کا چچا اس کا ماموں

ہے لمبی تڑنگی ہلکی پھلکی بھاگنے والی ہے (یہ اونٹنی کی تعریف میں کہا)۔

رَمْلٌ مُنْقَادٌ۔ لمبی ریتی ہے۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْقَوَدِ۔ قصاص کے مقدمات میں عورتوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

اَلْمُجْتَهِدُوْنَ قُوَّادُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ جو لوگ قرآن سکھانے اور سیکھنے میں کوشش کرتے ہیں وہ بہشتوں کے کھینچنے والے ہوں گے (سردار ہوں گے دوسرے بہشتی ان کے پیچھے پیچھے بہشت میں جائیں گے)۔

اُنْظُرُوْا اِلَى عَرَصَاتِ مَنْ اَقَادَهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ۔ اس شخص کے مقاموں کو دیکھو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کا قائد یعنی سردار بنایا ہو (مجمع البحرین میں ہے کہ صحیح افادہ معلوم ہوتا ہے' فائے موحدہ سے)۔

وَاسْتَظْمَانَا لِصَوَارِخِ الْقَوْدِ۔ ہم چلانے والے گھوڑوں کی آوازوں سے پیاسے ہوگئے۔

سَلِسُ الْقِيَادِ۔ تابع فرمان' رام غریب' اپنی عزت قائم رکھ اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے (کہ وہ جس طرح چاہیں تجھے کھینچکر لے جائیں' یعنی خاموشی اختیار کر' اتنا ذلیل بھی مت بن اپنا برا بھلا خود سمجھ)۔

مَنْ سَيَّبَ عُذَارَهُ قَادَهُ اِلَى كُلِّ كَرِيْهَةٍ۔ جو شخص اپنے رخسار کو چھوڑ دے گا (ذلت اختیار کرے گا وہ اس کو ہر بلا میں کھینچ کر لے جائے گا۔

قَوْرٌ۔ پاؤں کی نوک پر چلنا تاکہ چلنے کی آواز نہ سنائی دے' دھوکہ دینا' گول کاٹنا' ختنہ کرنا۔

قَوَرٌ۔ کانا ہونا۔

تَقْوِيْرٌ۔ گول کاٹنا۔

تَقَوُّرٌ۔ گزر جانا' کنڈلی مارنا (سانپ کا)۔

اِنْقِيَارٌ۔ واقع ہونا' گر جانا۔

اِقْتِيَارٌ اور اِقْتِوَارٌ۔ گول کاٹنا محتاج ہونا۔

اِقْوِرَارٌ۔ دبلا ہونا' بدل جانا' تشنج ہونا' موٹا ہونا۔

قُوَارَةٌ۔ کٹا ہوا ٹکڑا۔

قَارٌ۔ ایک کڑوا درخت ہے۔

قَارَةٌ۔ چھوٹی پہاڑی دوسرے پہاڑوں سے الگ یا بڑا پتھر۔

اَقْوَرِيَّاتٌ۔ آفتیں۔

فَتَقَوَّرَ السَّحَابُ۔ ابر کے گول گول ٹکڑے پھٹ کر ہو گئے۔

قُوَارَةُ الْجَيْبِ۔ جیب کا گول دائرہ۔

وَفِيْ فِنَائِهٖ اَعْنُزٌ دَرُّهُنَّ غُبْرٌ يُحْلَبْنَ فِيْ مِثْلِ قُوَارَةِ حَافِرِ الْبَعِيْرِ۔ اس کے آنگن میں چند بکریاں ہیں ان کا دودھ خاکی رنگ کا گدلا اور نچوڑنے کا ہے میں ہیں' چھوٹے چھوٹے برتنوں میں جو اونٹ کے سم کے برابر ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہ محتاج اور بخیل ہے)۔

وَلَا مُقَوَّرَةُ الْاَلْيَاطِ۔ نہ پوست لٹکی ہوئی (یعنی دبلی سوکھی)۔

كَجِلْدِ الْبَعِيْرِ الْمُقَوَّرِ۔ جیسے اونٹ کی کھال جو لٹکی ہوئی ہو۔

فَلَهٗ مِثْلُ قُوْرِ حِسْمٰى۔ اس کو حسمی کی پہاڑی کی طرح ملے گا (حسمی ایک مقام کا نام ہے)۔

صَعِدَ قَارَةَ الْجَبَلِ۔ پہاڑ پر جو پہاڑی تھی اس پر چڑھ گیا (جیسے صَعَّدَ قُنَّةَ الْجَبَلِ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا)۔

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِيْلُ۔ ٹیکریوں کو سراب نے ڈھانپ لیا تھا۔

زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ قُوْرٍ وَعْثٍ۔ میرا خاوند کیا ہے گویا دبلے اونٹ کا گوشت جو ایک ریتلی پہاڑی یا ٹیکرے پر رکھا ہو (جہاں پر پہنچنا دشوار ہو۔ وعث وہ مقام جو ریتلا اور نرم ہو اس پر چلنا دشوار ہو' پاؤں اندر گھس جائیں وہاں وحشی جانور کثرت سے ہوں)۔

وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ۔ وہ (یعنی ابن دغنہ) قارہ کا سردار تھا۔ (قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے نجد کی طرف جس کے لوگ بڑے تیرانداز تھے)۔

اَلْعَيْشُ فِيْ ثَلٰثَةٍ دَارٍ قَوْرَاءَ وَجَارِيَةٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ

قَبَاءٌ - زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے - ایک تو گھر میں جو کشادہ ہو اور وسیع ہو' دوسرے چھوکری میں جو خوبصورت اور حسین ہو' تیسرے بار یک کمر والے گھوڑے ہیں' (جو خالص عربی گھوڑے کی علامت ہے) -

يَوْمُ ذِيْ قَارٍ - ذی قار کا دن (جس دن عربوں نے عجم والوں پر فتح پائی تھی) -

ذُوْقَار - ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے قریب وہاں حضرت علیؓ نے خطبہ سنایا تھا -

دَخَلْتُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِذِيْ قَارٍ وَهُوَ يَخْصِفُ نَعْلًا فَقَالَ لِيْ مَا قِيْمَةُ هٰذَا النَّعْلِ فَقُلْتُ لَهٗ لَا قِيْمَةَ لَهَا قَالَ وَاللّٰهِ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِمْرَتِكُمْ اِلَّا اَنْ اُقِيْمَ حَقًّا اَوْ اَدْفَعَ بَاطِلًا - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں امیر المومنین حضرت علیؓ کے پاس گیا آپ ایک (پرانی) جوتی ٹانک رہے تھے - آپ نے مجھ سے فرمایا عبداللہ اس جوتی کی قیمت کیا ہوگی ؟ میں نے کہا اس کی کچھ قیمت ہی نہیں (پرانی جوتی کچھ مال ہی نہیں' ایک دمڑی کو بھی کوئی نہ لے گا) فرمایا دیکھو یہ جوتی مجھ کو تمھاری سرداری سے زیادہ پسند ہے (خلافت اور سرداری میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے) مگر جب میں کسی حق بات کو قائم کروں اور ناحق بات کو دفع کروں (یعنی اصل مقصود خلافت اور سرداری سے یہ ہے کہ حق والوں کا حق دلایا جائے اور جو لوگ ظالم ہوں اور ناحق پر ہوں ان کو سزا دی جائے' توحید اور اتباع شریعت کی اشاعت ہو' شرک وبدعت کی سرکوبی اور امانت ہو اگر یہ امور خلافت اور سرداری میں نہ ہوں تب وہ ایک پرانی جوتی سے بھی زیادہ بے قدر اور بے وقعت ہے) -

قَوْزٌ - ریتی کا گول ٹیکرہ (اس کی جمع اَقْوَاز اور قِيْزَان اور اَقَاوِيْز اور اَقَاوِز ہے) -

قُوْزَہ ٹیلہ چھوٹی بھیڑ -

تَقْوِيْزٌ - بہت ہونا یا گول بٹہ بنانا -

تَقَوُّزٌ - گر جانا -

اِقْتِيَازٌ - کھا جانا -

زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ قَوْزٍ وَعْثٍ - میرا خاوند ایک دبلے اونٹ کے گوشت کا ٹکڑا ہے جو ایک دشوار گزار (ریتلے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو -

مُحَمَّدٌ فِي الدَّهْمِ بِهٰذَا الْقَوْزِ - حضرت محمد لوگوں کے اس جھنڈ میں ہیں ریتی کے اس ٹیلہ پر -

قَوْسٌ - آگے بڑھ جانا' مثال پر اندازہ کرنا -

قَوَسٌ - پشت خم ہونا (جیسے تقویس اور تقوس ہے) -

قَوْسٌ - کمان کو بھی کہتے ہیں -

رَمَوْهُمْ عَنْ قَوْسٍ وَّاحِدٍ - سب نے بالاتفاق ان پر حملہ کیا -

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِيَّةِ الْقَوْسِ الَّذِيْ فِيْ لَوْطِكَ - تمھاری زنبیل میں اس کے نیچے مڑاؤ میں جو بچی ہوئی کھجور ہے اس میں سے ہم کو کھلاؤ (آخر میں جو کھجور بوری میں رہ جاتی ہے تو وہ مڑ کر کمان کی طرح ہو جاتی ہے) -

تَضَيَّفْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَاَتَانِيْ بِقَوْسٍ وَّ كَعْبٍ وَّثَوْرٍ - میں خالد بن ولید کا مہمان ہوا وہ تھیلے میں بچی ہوئی کھجور اور گھی اور پنیر لے کر آئے -

قَوْس - ایک برج کا بھی نام ہے آسمان کے بارہ برجوں میں سے -

قَوْصَرَّةٌ - کھجور کا تھیلہ -

اَفْلَحَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ قَوْصَرَّةٌ - جس کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ ہو وہ کامیاب ہوا (اس کو کھانے میں کسی کی محتاجی نہ ہو گی) -

قَوْصَفٌ - کملی' چادر -

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰى صَعْدَةٍ عَلَيْهَا قَوْصَفٌ - ایک لمبی گدھی پر سوار ہو کر نکلے اس پر ایک حاشیہ دار چادر پڑی تھی -

قَوْضٌ - گرانا' منہدم کرنا' توڑنا -

تَقَوُّضٌ - آنا جانا' متفرق ہونا -

قَوْضٌ بِقَوْضٍ - ادل بدل عوض معاوضہ -

فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ - (اعتکاف کے قصہ میں ہے کہ) آنحضرت نے جو خیمہ کھڑا کروایا تھا اس توڑ ڈالنے کا حکم دیا وہ اٹھا دیا گیا -

تَفْوِیضُ الْخِیَامِ - خیموں کا کھول ڈالنا -

مَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ وَّفِیْهَا فَرْ خَاحُمَّرَةٍ فَاَخَذْنَا هُمَا فَجَاءَ تِ الْحُمَّرَةُ وَهِیَ تَقُوِّضُ - ہم ایک درخت پر سے گزرے دیکھا تو اس پر لال کے دو بچے بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے ان کو پکڑ لیا اب ان کی ماں لال کی مادہ بار بار ہمارے پاس آتی اور جاتی تھی (اپنے بچوں کے لئے تڑپ رہی تھی) -

قَوْفٌ - پیچھے جانا' بات سکھلانا کہ اس طرح کہہ -

تَقَوُّفٌ - روکنا -

اِقْتِیَافٌ - قیافہ دیکھنا -

قَائِفٌ - جو علم قیافہ جانتا ہو' ہاتھ' پاؤں' چہرہ' اعضا کو دیکھ کر آدمی کے باطنی اخلاق دریافت کر لے یا یہ معلوم کر لے ...... کہ فلاں کا بیٹا ہے یا بھائی ہے باپ اور بیٹے میں مشابہت دیکھ کر (اس کی جمع قافۃ) -

اِنَّ مُجَزِّزًا کَانَ قَائِفًا - مجزز علم قیافہ رکھتا تھا (ایک روایت میں مجزز ہے) -

جَبَلُ قَافٍ - مشہور پہاڑ ہے -

لَا اٰخُذُ بِقَوْلِ قَائِفٍ - میں تو قائف کی بات نہیں مانتا (یعنی اس کا قول کوئی شرعی سند نہیں ہے -) یہ امامیہ کی روایت ہے لیکن شافعیہ نے ضرورت کے وقت قائف کا قول مسلم رکھا ہے اور آں حضرت مجزز کے قول پر خوش ہوئے تھے' جب اس نے اسامہؓ اور زیدؓ کے پاؤں دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے نکلے ہیں کہتے ہیں امام شافعیؒ کو علم قیافہ میں بڑا دخل تھا بہر حال یہ علم یقینی نہیں ہے بلکہ غلبہ ظن اس سے حاصل ہوتا ہے) -

قَوْقٌ - آواز کرنا -

قَاقٌ - احمق اور طویل القامت -

قُوْقٌ - ایک پرندہ ہے لمبی گردن والا اور عورت کی شرمگاہ -

قُوْقِیَّہ - قیصر روم کا سکہ -

قَوْقَاةٌ - مرغی کا آواز کرنا -

اَجِئْتُمْ بِهَاهِرَ قْلِیَّةً قُوْقِیَّةً - (جب معاویہؓ نے چاہا کہ لوگوں سے یزید کی بیعت کرا دیں تو عبدالرحمان بن ابی بکر نے کہا) یہ تو تم رومیوں کی قوقی بیعت لے کر آئے (قوق روم کے ایک بادشاہ کا نام تھا - بعض نے کہا ہر قیصر کو قوق کہتے ہیں - عبدالرحمان کا مطلب یہ تھا کہ معاویہؓ کے بعد ان کے بیٹے یزید سے بیعت کرانا رومی کافروں کا طریق ہے' اسلام کا یہ شیوہ نہیں کہ باپ کے بعد خواہ مخواہ اسکا بیٹا خلیفہ ہو) -

قُوْقِیُّ - ایک قسم کی مچھلی ہے اس کے سر پر ایک کانٹا ہوتا ہے جس سے وہ مارتی ہے - بعض نے کہا شارک مچھلی جو کشتیوں کو توڑ دیتی ہے -

قَوْلٌ یا قَالٌ یا قِیْلٌ یا قَوْلَةٌ یا مَقَالَةٌ یا مَقَالٌ - زبان سے کوئی لفظ نکالنا' اعتقاد رکھنا' حکم دینا' غالب ہونا' گر پڑنا' روایت کرنا' خطاب کرنا' بہتان کرنا' اشارہ کرنا' جھکانا' چلنا' اٹھنا' مارنا' قتل کرنا' کلام کرنا' مر جانا' آرام کرنا' گمان کرنا' تیار ہونا -

تَقْوِیْلٌ - جو بات کسی نے نہ کہی ہو اس کا جھوٹا دعوی اس پر کرنا کہ اس نے یہ بات کہی تھی -

مُقَاوَلَةٌ - آپس میں گفتگو کرنا بحث کرنا -

اِقْوَالٌ بمعنی تقویل ہے -

تَقَوُّلٌ - بات بٹ لینا' جھوٹی تراش لینا -

تَقَاوُلٌ - بحث کرنا -

اِقْتِیَالٌ - اختیار کرنا -

اِقَالَةٌ - معاملہ فسخ کرنا -

اِنَّهٗ کَتَبَ لِوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِلَی الْاَ قْوَالِ الْعَبَاهِلَةِ یا اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاهِلَةِ - آں حضرت نے وائل بن حجر کو یوں لکھا بادشاہ جس کا فرمان نافذ ہو اپنی سلطنت پر بحال اور قائم (تو وائل بن حجر اپنی قوم کے بادشاہ اور رئیس تھے' اور بعضے لوگوں نے جوان کو ایک اعرابی بدوی قرار دیا ہے یہ ان کی غلطی ہے) -

اَقْوَال اور اَقْیَال جمع ہے قَیْل کی' بمعنی بادشاہ جس کا حکم نافذ ہو -

اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ قِیْلَ وَقَالَ - بے فائدہ بک بک کرنے سے آں حضرت نے منع فرمایا کہ (فلاں نے ایسا کہا فلاں نے اس کا جواب یوں دیا' مراد فضول باتیں ہیں جس کو ہمارے عرف میں گپ شپ کہتے ہیں جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا بلکہ وقت

جیسی قابل قدر شئے کو ضائع کرنا ہو)۔

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ۔ تم جانتے ہو بہتان اور افترا کیا ہے لوگوں میں چغل خوری کرنا (ایک کی بات دوسرے سے لگانا آپس میں عداوت اور فساد ڈالنا)۔

فَفَشَتِ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ۔ پھر وہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو پسند کیا اور اس کو اپنے لئے اختیار فرمایا یا اس عزت کی وجہ سے غالب ہوا۔

اَلْعَرُوْسُ تَکْتَحِلُ وَتَقْتَالُ وَتَحْتَفِلُ۔ دلہن کو سرمہ لگانا اور اپنے خاوند پر غالب آنا اور اس کے لئے تیار رہنا چاہئے (یعنی بناؤ سنگار کرکے خاوند کا دل اپنی طرف مائل کرنا چاہئے)۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ اَوْبِبَعْضِ قَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ۔ جیسا تم کہا کرتے ہو یا جسے کچھ کہتے ہو وہی کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کردے (حد سے زیادہ تم کو بڑھادے اور تم میری تعریف اور منقبت میں وہ الفاظ کہنے لگو جو شرک اور کفر ہیں۔ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب صحابہؓ نے آپ کو سید کہا جس کے معنی سردار اور مالک کے ہیں)۔

سَمِعَ امْرَاَةً تَنْدُبُ عُمَرَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْهُ وَلٰکِنْ قُوِّلَتْهُ۔ حضرت علیؓ نے ایک عورت کو سنا جو حضرت عمرؓ پر رو رو کر آپ کے اوصاف بیان کر رہی تھی' تو فرمایا یہ اس کی خود کی بات نہیں ہے کوئی اس سے کہلوا رہا ہے (پروردگار اس کے دل میں ڈال رہا ہے وہ سچے اوصاف حضرت عمرؓ کے بیان کر رہی ہے)۔

قِیْلَ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَقَالَ اَقُوْلُ مَا قَوَّلَنِیَ اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔ سعید بن مسیّب سے پوچھا (جو سب سے بڑے درجے کے تابعی تھی) تم حضرت عثمان اور حضرت علی کے باب میں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہلوایا ہے پروردگار ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں (سعید بن مسیب کا مطلب یہ ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں کو مومنین سابقین بالایمان میں سے سمجھتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ شاید یہ پوچھنے والا خارجی ہوگا جو ان دونوں بزرگوں کو اچھا نہیں سمجھتا)۔

اِنَّهٗ سَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ یَقْرَاُ بِاللَّیْلِ فَقَالَ اَتَقُوْلُهٗ مُرَائِیًا۔ رات کو ایک شخص کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا کیا تو اس کو ریاکار سمجھتا ہے۔

آلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ۔ (آں حضرت نے مسجد میں اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا خیمہ لگوایا۔ دیکھا تو آپ کی بیویوں نے بھی مسجد میں تمام ڈیرے لگوائے ہیں' فرمایا) کیا تم سمجھتے ہو کہ انھوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے (نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور ریجھ سے۔ نہایہ میں ہے کہ جب قول کلام کے معنی میں آتا ہے تو اپنے مابعد میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ چنانچہ کہتے ہیں قُلْتُ زَیْدٌ قَائِمٌ اور اَقُوْلُ عَمْرٌو مُنْطَلِقٌ اور بعض عرب لوگ عمل دیتے ہیں وہ کہتے ہیں قلت زیدا قائما۔ لیکن اگر قول ظن اور گمان کے معنی میں ہو تو استفہام کے ساتھ عمل کرتا ہے)۔

فَقَالَ بِالْمَاءِ عَلٰی یَدِهٖ۔ پانی کو اپنے ہاتھ پر بہایا (عرب لوگ قول کو تمام افعال کے لئے استعمال کرتے ہیں جیسے کلام لسانی کے لئے۔ کبھی کہتے ہیں قال بیده ہاتھ سے پکڑا قال برجله پاؤں سے چلا)۔

قَالَتْ لَهُ الْعَیْنَانِ سَمْعًا وَّطَاعَةً۔ آنکھوں نے اشارہ کیا کہ جو ارشاد ہوگا سنوں گا اور مانوں گا۔

فَقَالَ مَا ذَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ قَالُوْا صَدَقَ۔ آنحضرتؐ نے صحابہ سے پوچھا ذوالیدین کیا کہتا ہے (کہ میں نے دو ہی رکعتیں پڑھیں) انھوں نے کہا (یعنی اشارہ کیا نہ یہ کہ زبان سے کہا) وہ سچ کہتا ہے (آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں)۔ نہایہ میں ہے کہ قَالَ بمعنی اَقْبَلَ اور مَالَ اور اِسْتَرَاحَ اور ضَرَبَ اور غَلَبَ بھی آتا ہے۔

وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ۔ اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ۔

آں حضرت نے پردہ ڈال دیا۔
ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا - پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس طرح مارا۔
فَاسْرَعَتِ الْقَوْلِيَّةُ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ - بدمعاش اور عام لوگ اس کے عبادت خانہ کی طرف لپکے (یہودی لوگ عام لوگوں کو یعنی بازاری اور جاہل آدمیوں کو قولیہ کہتے ہیں دوسرے عرب لوگ غوغا کہتے ہیں)۔
بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ - جو انصاری لوگوں نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں کہا تھا (فخر اور بیہودہ کلام)۔
مَرَّ بِشَاةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا - ایک بکری پر سے گذرے اس کی کھال کو پکڑا۔
وَيَقُوْلُ لِلسَّائِبِ وَكَانَ السَّائِبُ يَقُوْلُ - اور سائب کی نسبت یہ کہتے تھے کہ سائب کہتا تھا۔
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْوٰى - میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے۔
قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ - مجھ سے ابراہیم نے کہا (محدثین خصوصا امام بخاری یہ لفظ اس مقام پر کہتے ہیں جہاں شیخ نے بر سبیل تذکرہ کوئی بات یا روایت کی ہو نہ کہ بر طریق تحدیث اور تحمیل)۔
فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُوْلُهٗ - عبداللہ بن عباس تفاضل کو ربوا نہیں کہتے تھے جب دونوں طرف نقدا نقد ہوں (ان کے نزدیک ربوا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک طرف ادھار ہو مثلا سیر بھر گیہوں کے بدلے کوئی دو سیر گیہوں ایک میعاد پر دینا قبول کر لے لیکن اگر نقدا نقد سیر بھر گیہوں کے بدلے دو سیر گیہوں لے تو وہ ربوا نہ ہوگا مگر اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ جب جنس ایک ہو تو نقدا نقد بھی تفاضل درست نہیں ہے گو ایک طرف کھرا اور عمدہ مال ہو اور دوسری طرف خراب)۔
فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوٰى اُجِرَ وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ - اگر اچھی بات کا حکم دے تو اس کو اجر اور ثواب ہوگا اگر بری بات کا حکم دے (تو اس پر وبال ہوگا)۔
فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ مَكَانٍ نَزَلَ - حضرت عمرؓ نے یہودیوں کے جواب میں کہا میں خوب جانتا ہوں جہاں یہ آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) اتری ہے (یہود نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم پر کوئی آیت اس مضمون کی اترتی تو ہم اس دن کو عید اور خوشی کا دن مقرر کر لیتے حضرت عمرؓ جواب' سوال کے مطابق اس وجہ سے ہوا کہ حضرت عمرؓ نے کہا' میں جانتا ہوں جہاں یہ آیت اتری ہے یعنی عرفات میں عرفہ کے دن اور مسلمانوں نے اس کو عید مقرر کیا ہے کیونکہ عرفہ کے بعد عید ہی کا دن ہوتا ہے)۔
قُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُوْ نِدًّا - میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اسی حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کا ہمسر کسی کو نہ کرتا ہو (تو وہ بہشت میں جائے گا گو یہ حدیث میں نہیں ہے یعنی اس حدیث میں جس کو ابن مسعودؓ نے روایت کیا مگر دوسری حدیث میں اسی کی تصریح ہے' مطلب یہ ہے کہ جس کا خاتمہ توحید پر شرک میں مبتلا نہ ہو اس کی نجات کی امید ہے)۔
قُلْتُ اَنَا وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ - میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص شرک سے پاک رہ کر مرے۔
اِئْذَنْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا ہو (توحید کا قائل ہو) اس کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت دے۔
لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِيْ - اس نے تو ساری عمر میں ایک دن بھی یوں نہ کہا' پروردگار مجھ کو بخش دے (گویا قیامت کا قائل ہی نہ تھا تو آج اس کو نجات کیونکر ہو سکتی ہے)۔
فَذَكَرُوْا فَقَالَ - انھوں نے ذکر کیا تب حاضرین میں سے ایک شخص بولا۔
وَقَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ - اصحاب حجر کی شان میں فرمایا۔
اَلرَّجُلُ الَّذِيْ قُلْتُ لَهٗ اٰنِفًا - میں نے جس شخص کا ابھی ذکر کیا۔
قُوْلِي السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدَّارِ - جب تو مسلمان کے قبرستان میں جائے تو یوں کہو سلام ہے اس گھر والوں پر (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو قبور کی زیارت کرنا درست ہے' اس میں علماء کے تین قول ہیں ایک ممانعت ایک جواز ایک کراہت۔ مجمع البحار میں ہے کہ ان تینوں قولوں میں اصح قول ممانعت کا ہے۔

مترجم کہتا ہے میرے نزدیک اصح یہ ہے کہ جن عورتوں سے رونے پیٹنے چلانے کا ڈر ہو ان کو تو قبرستان میں لیجانا منع ہے اور جہاں یہ ڈر نہ ہو مثلاً کوئی مسلمان عورت مومنین کے قبرستان پر سے گزرے یا آں حضرت یا صحابہؓ کے قبور کی زیارت کرے تو اس میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی)۔

فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَيْنَبُ۔انھوں نے کہا یہ زینب ہیں (آنحضرت ان کو عائشہؓ سمجھے جن کی باری تھی اور ان دنوں گھروں میں چراغ کی روشنی نہ تھی)۔

فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ۔انھوں نے کیا تم جبیر کے فرزند ہو۔

يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُ۔(صحابہ بلا شرط بیعت میں کہتے تھے ہم آپ کی اطاعت کریں گے) آپ اتنا اور بڑھا دیا کرتے کہ یوں کہو جہاں تک ہم سے ہو سکے گا (یہ آپ کی کمال شفقت اور مرحمت تھی اپنی امت پر)۔

ائْذَنْ فَلَأْ قُلْ۔مجھ کو اجازت دیجئے میں کعب بن اشرف کے سامنے جو چاہوں وہ آپ کی نسبت کہوں (تاکہ اس کے دل میں میری طرف سے وہم نہ رہے وہ یہ یقین کرلے کہ میں آپ سے پھرا ہوں ہوں اور میں اس کے قتل کا موقع حاصل کرلوں)۔

وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ۔بلالؓ اپنا کپڑا کھولے ہوئے تھے (اس میں خیرات لیتے جاتے تھے)۔

اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَهٰكَذَا كُنْتَ۔(جب مجھ کو وہ کوئی میرا وصف بیان کرکے روتے تھے۔ مثلاً کہتے تھے واجبلاہ یعنی ہائے وہ شخص جو ایک پہاڑ تھا) تو فرشتے کہتے تھے تو ایسا ہی تھا (پہاڑ کی طرح مضبوط اور محفوظ تھا گویا مجھ سے ٹھٹھا کرتے تھے)۔

اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَ بِالسِّوَاكِ۔جب آنحضرت گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرتے (کیونکہ خاموش رہنے سے منہ میں تغیر آجاتا ہے اور آپ راستے میں اکثر خاموش رہتے)۔

فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔جب موذن اذان دے تو تم بھی وہی کہتے جاؤ جو موذن کہتا جاتا ہو (گو بے وضو ہو یا حائض ہو یا جنب ہو سب کو اذان کا جواب دینا سنت ہے صرف حی علی الصلٰوۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے البتہ جو شخص پاخانہ یا پیشاب کررہا ہو یا جماع میں مصروف ہو وہ جواب نہ دے اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر موذن کی اذان کا جواب دے یا صرف پہلے موذن کا)۔

صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ۔اس برکت والے میدان میں نماز پڑھ اور عمرے کو حج میں شامل کردے (یعنی اس نماز کا ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے)۔

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا۔وہی لوگ ٹوٹا پانے والے ہیں مگر وہ شخص پھر آپ نے اس طرح اشارہ کیا (داہنے بائیں آگے پیچھے یعنی ہر طرف سے خیرات کرے اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے تو ایسی دولتمند کو ٹوٹا نہ ہوگا)۔

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَبَذَهُمَا۔پھر آں حضرت نے اپنے ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا گویا ان کتابوں کو ڈال دیا۔

اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ۔آنحضرت صلعم کے پاس ایک فرشتہ آیا کہنے لگا (ظاہر میں) آپ کی آنکھ سوتی ہے لیکن آپ کا کان سنتا ہے اور آپ کا دل بیدار اور ہوشیار ہے۔

فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَلِمْتَ خَيْرًا۔پھر اس سے کہا جائے گا تجھے کوئی اپنی نیکی معلوم ہے (یہ سوال قبر میں ہوگا۔ بعض نے کہا قیامت میں)۔

اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَائِيْ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ۔کیا تم اس کو ریاکار (منافق) سمجھتے ہو نہیں وہ مومن ہے (یہ ابوموسی اشعریؓ کی نسبت فرمایا جب وہ رات کو پکار کر قرآن پڑھ رہے تھے)۔

بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِوَاحِدَةٍ۔عورتوں نے آں حضرت سے درخواست کی ہم سے بیعت لیجئے (یعنی ہاتھ ملایئے اور جدا جدا ایک ایک عورت سے اقرار لیجئے) آپ نے فرمایا میرا زبان سے کہہ دینا کافی ہے (ہاتھ ملانا ضروری نہیں) اور جیسے ایک عورت سے کہہ دینا ویسے ہی سو عورتوں سے کہہ دینا (یعنی علیحدہ علیحدہ ہر ایک عورت سے بیعت لینے کی ضرورت نہیں)۔

فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ - اللہ کی تعریف کرنی چاہی پھر اس حکم سے اس کی توفیق سے اس کی تعریف کی-

اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهٗ - کیا تمھارے دل میں یہ گمان گزرتا ہے کہ وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ زیادہ نادان ہے (دونوں میں کون زیادہ ناسمجھ ہے- یہ آں حضرت نے اس شخص کی نسبت فرمایا جس نے یوں دعا کی تھی یا اللہ مجھ پر اور حضرت محمد پر رحم کر بس اور کسی پر نہ کر)-

تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَقَالَ اُمَّتِيْ - آں حضرت نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ حضرت عیسیٰ نے یوں دعا کی' خداوندا اگر تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اخیر تک یاد کیا اور فرمایا پروردگار میری امت پر بھی رحم فرما-

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ - کوئی تم میں یوں نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے- (کیونکہ ایسا کہنے سے گویا وہ شخص اللہ کے برابر والا کر دیا جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں شخص چاہے)-

جَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ - تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا' یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ چاہے بس (اس کا اکیلا چاہنا کافی ہے دوسرا چاہے یا نہ چاہے- یہ آنحضرت نے اس شخص سے فرمایا جس نے یوں کہا تھا جو اللہ اور محمد چاہیں- معلوم ہوا ایسا کہنے میں شرک کی بو ہے اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا)-

مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ - جس شخص نے اللہ کی کتاب یعنی قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کیا (جس رائے کی تاکید احادیث اور اقوال صحابہ اور سلف صالحین سے نہیں ہوتی) پھر اس کی رائے ٹھیک نکلی تب بھی اس نے غلطی کی (کیونکہ وہ قرآن کی تفسیر میں اصول مسلمہ کے خلاف چلا- اصل مسلم یہ ہے کہ قرآن آنحضرت پر اترا تھا پس جو معنی آنحضرت نے قرآن کے سمجھے ہیں اور دوسروں کو سمجھائے ہیں وہ تو سب پر مقدم ہیں اس کے بعد وہ معنی ہیں جو صحابہؓ نے سمجھے اس لئے کہ انھوں نے آں حضرت کی صحبت اٹھائی تھی' اور جس وقت قرآن اتر رہا تھا وہ اس وقت موجود اور حاضر تھے دوسرے اہل زبان تھے- اس کے بعد وہ معنی ہیں جو تابعین اور سلف صالحین نے سمجھے ہیں اس لئے کہ انھوں نے صحابہ کی صحبت اٹھائی تھی- یہ تینوں قسم کے معانی اور مطالب قرآنی مستند ہیں اس کے جو معانی اور مطالب اور نکات متاخرین نے اپنی رائے سے نکالے ہیں وہ سند نہیں ہو سکتے- خصوصاً اس صورت میں جب کہ لغت اور قواعد عربیت کے بھی خلاف ہوں-)

قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا - اسی طرح مطلق کہا جب جنابت کی حالت میں صبح کرے-

قِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِنْهُمْ - مجھ سے کہا گیا تو بھی ان لوگوں میں سے ہے (کہنے والے حضرت جبرئیل تھے)-

مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ - جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے (جو بات میں نے نہ کہی ہو وہ مجھ پر چیپ دے)-

يُقَوِّلُ الْاَنْبِيَاءَ - پیغمبروں پر جھوٹ باندھے-

قَوْلُ الْحَقِّ - سچی بات-

قَالَ بِهٖ - اس کو مار ڈالا-

قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ يَكْفِيْكَ - میں نے عرض کیا' کیا کہوں؟ فرمایا قل ھو اللہ احد اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ لے- بس یہ تینوں سورتیں تجھ کو کافی ہیں (ہر برائی اور آفت کو دفع کرنے کے لئے)-

لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ - اگر تو یہ بات (کہ میں مسلمان ہوں) اس وقت کہتا جب تو اپنا خود مالک تھا (آزاد تھا قید نہیں ہوا تھا)-

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ - جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (یعنی قیامت کے دن تو قال یہاں یقول کے معنی میں ہے)-

قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ - مجھ کو یہ سورتیں یعنی معوذتین پڑھائی گئیں حضرت جبرئیل نے پڑھائیں تو میں نے پڑھیں (اس سے عبداللہ بن مسعودؓ کے قول کا رد ہو گیا جو معوذتین کو قرآن میں داخل نہ کرتے تھے)-

وَلَيْسَ اَنْ تَقُوْلَ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الصُّبْحَ - صبح صادق اس طرح ہے یعنی لمبی اوپر سے نیچے تک وہ تو صبح کاذب ہے بلکہ صبح صادق وہ روشنی ہے جو آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف عرض میں پھیلتی ہے-

حَتّٰی یَقُوْلَ ھٰکَذَا- یہاں تک کہ اس طرح لمبی ہو کر آسمان کے کنارے میں پھیلے داہنے اور بائیں طرف-

حَتّٰی قَالَتِ السَّمَاءُ- یہاں تک کہ آسمان پانی برسانے لگا-

فَقَالَ بِرَأْسِہٖ ھٰکَذَا یَمِیْنًا وَّشِمَالًا- آنحضرت نے حاجت سے فارغ ہو کر ان دونوں درختوں کو سر سے اشارہ کیا کہ داہنے بائیں اپنے اصلی مقام پر چلے جاؤ (وہ چلے گئے یہ آپ کا کھلا معجزہ تھا جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فعل اور جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو کائنات عالم پر اختیار دے دیا تھا کہ اس میں جس طرح چاہیں تصرف کریں' ان کا خیال غلط اور مشرکانہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو ایسا کوئی اختیار نہیں دیا ہے وما کان لرسول ان یاتی بایة الا باذن اللہ اس پر شاہد عادل ہے بلکہ جب وہ چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کے ہاتھ پر اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے)-

فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِیٍّ فِیْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ- عاصم بن عدی نے اس باب میں ایک بات کہی پھر اس سے رجوع کیا-

وَلَمْ یَقُلْ قَوْلَ السُّفَھَاءِ- بیوقوں کی سی بات نہیں کہی-

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدِّثْنَا- میں نے ابن عباسؓ سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو-

قَالَ لِعَائِشَةَ- حضرت عائشہؓ سے نقل کیا یا ان سے پوچھا-

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ (قَالُوا نعم)- انھوں نے کہا' ہاں-

اَلَا تَقُوْلُوْہُ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ- کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے (اصل میں تقولونہ تھا نون کو تخفیف (کے لیے گرا) دیا یہ واحد مخاطب کا صیغہ ہے اور واؤ اشباع ضمہ کی ہے)-

لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِیْہِ- اگر میں چاہوں تو اس کی قباحتیں بیان کروں-

فَلْیَقُلْ اِنِّیْ اَحْسِبُ کَذَا اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِكَ وَحَسِیْبُہُ اللّٰہُ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا- (کسی شخص کی نسبت قطعی طور سے یوں نہ کہے کہ وہ بہشتی ہے یا اللہ کا مقبول اور محبوب ہے) بلکہ یوں کہے میں سمجھتا ہوں یا گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے یعنی نیک بندہ ہے اگر واقعی ایسا سمجھتا ہے لیکن در باطن تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اسی کو اس کا اصل حال معلوم ہے) اور اللہ کے نزدیک کسی کو قطعی طور سے پاک قرار نہ دے (کیونکہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس کے اعمال کیسے ہیں اور وہ مخلص ہے یا ریاکار ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا واقعی مرتبہ کیا ہے اور آیا فی الحقیقت وہ بہشتی ہے یا نہیں البتہ جن لوگوں کی نسبت اللہ یا اس کے رسول نے خبر دیدی کہ وہ بہشتی ہیں جیسے عشرہ مبشرہ اور بلالؓ اور خدیجہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ ان کو ہم قطعی بہشتی کہہ سکتے ہیں)-

فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ- (جب کوئی تم میں سے کھانے کو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو) تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں (تاکہ صاحب خانہ کو رنج نہ ہو)-

فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ- وہ دونوں کہنے لگے سبحان اللہ (کیا ہم آپ کی نسبت ایسا بدگمان کر سکتے ہیں)-

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا قَالَ نَعَمْ- پروردگار ہمارے ہم کو مت پکڑ (جب بندہ یہ دعا کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا-

کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ- آپ روزے رکھنا شروع کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے (ایک روایت میں حتی تقول ہے یہاں تک کہ تو کہنے لگے اگر تو آپ کو دیکھتا)-

مَا اَظُنُّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ- میں نہیں سمجھتا کہ آں حضرت نے وہ فرمایا ہو جو تو نے کہا-

مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِہٖ- تم کیا کہتے ہو یہ اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رکھیگا-

فَقَالَ بِھَا عَلَیْھَا- (اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا وہ ہلنے لگی جھولے کھانے لگی گھومنے میں تو پہاڑوں کو بنایا) پھر پہاڑوں کو اس پر ڈال دیا (تاکہ بوجھل ہو جائے اور حرکت کرنے میں ادھر ادھر نہ جھکے' جھولے نہ کھائے)-

اَلْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ- دوسرا کہتا ہے میں گنہگار ہوں-

اَوْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ- یا یوں کہنے لگے میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی-

فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطاءٌ حَلُّوْا وَاُصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ- ہم کو آنحضرت نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں (حج کا) عطاء نے کہا پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا' عورتوں سے صحبت کی عطاء نے کہا مگر یہ حکم آپ کا بہ طور وجوب کے نہ تھا)-

يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ- یہاں تک کہ پتھر (جس کی آڑ میں یہودی چھپا ہوگا) بول اٹھے گا' کہے گا او مسلمان ادھر آ یہ یہودی ہے اس کو قتل کر)-

رَجُلٌ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ- ایک شخص کو چھینک آئی- وہ کہنے لگا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ (اس نے اپنی طرف سے والسلام علی رسول اللہ بڑھا دیا) تب عبداللہ بن عمرؓ نے کہا- میں بھی الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ کہتا ہوں- مگر یہ موقع اس کے کہنے کا نہیں ہے- چھینک کے بعد ہم کو آں حضرت نے صرف الحمد للہ یا الحمد للہ علی کل حال کہنا تعلیم فرمایا ہے اب اپنی طرف سے کوئی عبادت بڑھانا گو اس کا مضمون صحیح اور عمدہ ہو خوب نہیں بلکہ بدعت ہے)-

قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَذَا وَكَذَا- سلیمان نے کہا' میں تو نہیں جانتا مگر یہ کہ آں حضرت نے ایسا فرمایا (یعنی کیا) آپ دو رکعتوں میں فلاں فلاں سورتیں پڑھتے-

قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ- (جو شخص اللہ تعالٰی سے بہشت مانگے) تو بہشت کہتی ہے یا اللہ اس کو بہشت میں داخل کر- (بہشت کا بات کرنا کئی حدیثوں سے ثابت ہے اور اللہ تعالٰی کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے)-

وَقَدْ قَالَتْ بِالْمِلْحَفَةِ عَلٰى وَجْهِهٖ مَيِّتًا- اس کے منہ پر چادر ڈال دی وہ مر گیا تھا-

قَوَّالٌ- باتونی' بڑا بات کرنے والا-

مِقْوَلٌ- زبان-

قَوْمٌ یا قَوْمَةٌ یا قِيَامٌ یا قَامَةٌ- کھڑا ہونا- معتدل ہونا' جم جانا' تھک جانا' رائج ہونا' ظاہر ہونا' ثابت ہونا' قیمت لگنا' متولی ہونا' خروج کرنا' شروع کرنا-

تَقْوِيْمٌ- سیدھا کرنا- جنتری جس سے تاریخ معلوم کرتے ہیں- اس کی جمع تَقَاوِيْمٌ ہے-

مُقَاوَمَةٌ- مقابلہ کرنا ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا' قائم مقام ہونا-

اِقَامَةٌ- سکونت کرنا' ٹھہرنا' کھڑا کرنا' کجی رفع کرنا' ظاہر کرنا' قائم کرنا' نماز کے لئے پکارنا-

تَقَاوُمٌ- ایک دوسرے کے مقابل ہونا-

تَقَوُّمٌ- سیدھ ہو جانا-

اِقْتِيَامٌ- کاٹنا-

اِسْتِقَامَةٌ- اعتدال' ایک حالت پر قائم رہنا' درست ہونا-

قِوَامٌ- وہ مال و متاع جس سے آدمی زندگی بسر کرتا ہے' گھر کا چلانے والا-

قَوْمٌ- جماعت مردوں اور عورتوں کی یا صرف مردوں کی-

اَوْلِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ- یا اس شخص کے لئے جس کو محتاجی نے مٹی میں ملا دیا ہو یہاں تک کہ گزر کے موافق کچھ مال کما لے-

قِوَامُ الشَّيْءِ- اس کا ستون جس کے بل وہ کھڑی ہو (عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ قِوَامُ اَهْلِ بَيْتِهٖ فلاں شخص اپنے گھر والوں کا قوام ہے یعنی سب کا پالنے والا اور سنبھالنے والا)-

قِوَامُ الْاَمْرِ- کسی کام کا بڑا رکن اور اہم ترین جز-

اِنْ نَسَانِيَ الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِيْ فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَالْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ- اگر شیطان مجھ کو نماز میں کچھ بھلا دے تو مرد لوگ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ ''قوم'' مردوں کی جماعت کو کہتے ہیں- کیونکہ وہ عورتوں کے کام چلانے والے ہیں)-

مَنْ جَالَسَهٗ اَوْ قَاوَمَهٗ فِيْ حَاجَتِهٖ صَابَرَهٗ- جو شخص اس کے ساتھ بیٹھے یا کھڑا ہو اس کی حاجت پوری کرنے کو تو حاجت پوری ہونے تک صبر کرے-

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ قَوَّمْتَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُ هُوَ

اَلْمُقَوِّمُ - صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمارے لئے نرخ ٹھہرا دیجئے (یعنی غلے اور کھانے پینے کی چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے کہ سوداگر اور بنئے اس سے کم نہ بیچ سکیں) آپ نے فرمایا نرخ ٹھہرانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (جب وہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے تو موسم عمدہ ہوتا ہے ہر ایک چیز بہ کثرت پیدا ہوتی ہے ورنہ گراں ہوتی ہے - غرض یہ کہ ارزانی اور گرانی اس کے ہاتھ میں ہے اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے البتہ اگر بنئے لوگ غلہ وغیرہ ضروری سامان کو روک کر رکھیں کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچیں گے تو حکومت ان کو فروخت پر مجبور کر سکتی ہے)-

اِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَقْدٍ وَلَا بَأْسَ بِهٖ وَاِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَسِيْئَةٍ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ - جب تو کسی مال کی نقد قیمت ٹھہرائے پھر اس کو نقد قیمت پر بیچے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر نقد قیمت ٹھہرا کر اس کو ادھار بیچے تو وہ اچھا نہیں (نہایہ میں ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو ایک کپڑا دے وہ اس کی قیمت تیس روپے لگائے اب کپڑے کا مالک اس سے کہے' اچھا اس قیمت پر بیچ ڈال اگر زیادہ کو بکے تو جتنی زیادتی ہو وہ تو لے - پھر اگر وہ تیس سے زیادہ کو نقد بیچے تو بیع جائز ہوگی اور زیادتی کو وہ لے سکتا ہے اگر ادھار بیچے تو بیع ناجائز ہوگی)-

حِيْنَ قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ - جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو یعنی سایہ ایسا معلوم ہو گویا ٹھہر گیا ہے-

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا - (حکیم بن حزامؓ نے کہا) میں نے آنحضرت سے اس بات پر بیعت کی کہ مرتے وقت اسلام ہی پر مروں گا (مرنے تک اسلام پر قائم رہوں گا)-

اِسْتَقِيْمُوْا لِقُرَيْشٍ مَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَضَعُوْا سُيُوْفَكُمْ عَلٰى عَوَاتِقِكُمْ فَاَبِيْدُوْا خَضْرَاءَ هُمْ - دیکھو قریش کے لوگ جب تک تم سے سیدھے رہیں (شریعت کے موافق تم پر حکومت کریں) تو تم بھی ان سے سیدھے رہو (ان کی اطاعت کرو) اگر وہ ایسا نہ کریں (شریعت کے خلاف چلنے لگیں' نماز چھوڑ دیں' بیت المال کو اپنے باوا کا مال سمجھیں' صلاح و مشورہ لینا چھوڑ دیں' استبداد اور خود رائی اختیار کریں) تب اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر رکھو اور ان کے جماؤ کو فنا کر دو-

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ - علم دین تین چیزوں سے عبارت ہے ایک تو قرآن شریف کی محکم آیت' دوسرے وہ حدیث جس پر برابر عمل ہوتا چلا آیا ہو (یعنی صحیح اور ثابت اور مشہور اور معمول بہ حدیث ہو) تیسرے انصاف کے موافق ترکے کا حصہ (مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث اور علم فرائض بس یہی دینی علوم ہیں باقی سب فضول - اب قرآن اور حدیث اور علم فرائض کے سمجھنے کے لئے جس قدر صرف و نحو اور لغت اور حساب کی ضرورت ہو وہ بھی دینی علوم کے تابع ہوں گے - ان کا حاصل کرنا بھی دین میں داخل ہے - لیکن ضرورت سے زیادہ منطق اور پرانا فلسفہ الٰہیات اور طبیعیات وغیرہ محض بے کار ہے) بعض نے فریضہ عادلہ سے قیاس مراد رکھا ہے - یعنی جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو اور طب اور علم اخلاق قرآن و حدیث سے ثابت ہیں وہ بے کار نہیں بلکہ مفید ہیں)-

لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَقَامَ لَكُمْ - اگر تم اس پر بھروسا نہ کرتے تو وہ ہمیشہ تمھارے لئے قائم رہتا-

لَوْ تَرَكْتَهٗ مَا زَالَ قَائِمًا - اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو برابر قائم رہتا-

مَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اَدَمَهَا - برابر اس کی ناخورش قائم رکھی-

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ يَاتَسْوِيَةُ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ - صف (یا صفوں) کا برابر اور سیدھا کرنا نماز قائم کرنے میں داخل ہے (یعنی یہ بھی نماز کی تکمیل کا ایک جزو ہے اگر صف برابر نہ کریں تو نماز ناقص ہوگی)-

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ - نماز قائم ہوگئی (یعنی اس کے قائم ہونے کا وقت آ پہنچا (گویا قائم ہو چکی (یا نمازیوں کے کھڑے ہونے کا وقت آ گیا (یہ جملہ تکبیر میں کہا جاتا ہے - جب موذن یہ جملہ کہے تو مقتدی سب کھڑے ہو جائیں اور کہیں اَقَامَهَا اللّٰهُ اَبَدًا وَّاَدَامَهَا - اللہ تعالیٰ نماز کو ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھے)-

فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ - اگر کوئی شخص دوسرے کی آنکھ کی بصارت (بینائی) کھودے (ایسی ضرب لگائے یا صدمہ دے) لیکن آنکھ صحیح وسالم قائم رہے- (دیکھنے میں آنکھ اچھی معلوم ہوتی ہو) تو اس پر تہائی دیت لازم ہوگی-

رُبَّ قَائِمٍ مَشْكُوْرٌ لَّهٗ وَنَائِمٍ مَّغْفُوْرٌ لَّهٗ - کوئی تہجد پڑھنے والا ایسا ہے کہ اس کی عبادت کی قدر کی جاتی ہے اور کوئی سونے والا ایسا ہے جس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے (یعنی جو شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور عبادت کرتا ہے اور سونے والے بھائی مسلمان کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کی قدر و منزلت کرتا ہے اور اس کی دعا کی وجہ سے سونے والے کو بخش دیتا ہے)-

اِنَّهٗ اَذِنَ فِيْ قَطْعِ الْمَسَدِ وَالْقَائِمَتَيْنِ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ - آں حضرت نے مونجھ کی رسی یا چھال کی رسی بنانے' اسی طرح کجاوے کی آگے اور پیچھے کی لکڑیوں کے لئے حرم کا درخت کاٹنے کی اجازت دی (جیسے اذخر گھانس کے کاٹنے کی اجازت دی کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے)-

يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ - آپ پر وحی آ رہی تھی' میں کھڑا ہو گیا تا کہ آپ کا دل پریشان نہ ہو یا دوسرے لوگوں سے آڑ کرنے کے لئے)-

قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا قیوم السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - آسمان اور زمین کے قائم رکھنے والے ان کو سنبھالنے والے (قیوم وہ ذات جو اپنے آپ قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے- وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہے جس کے سایہ وجود سے تمام دنیا کی چیزیں موجود ہیں- اگر وہ اپنا سایہ اٹھالے تو آسمان زمین اور دنیا کی سب چیزیں فنا ہو جائیں)-

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ - زندہ سب چیزوں کا قائم رکھنے والا (اکثر لوگوں کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے)-

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ - جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی (سفر میں) تو مغرب کی نماز کے لئے صرف تکبیر کہلواتے (اذان نہ دلواتے)-

فَبَالَ قَائِمًا - آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا (بیان جواز کے لئے یا وہاں بیٹھنے کا موقع نہ ہونے سے یا گھٹنوں میں زخم کی وجہ سے یا پشت کے درد کا معالجہ کرنے کے لئے جیسے عرب لوگوں کی عادت ہے- بعض نے کہا جس گھورے پر آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا وہ نجس تھا' بیٹھنے میں کپڑوں کے آلودہ ہونے کا ڈر تھا- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھر کے قریب پیشاب کر سکتے ہیں- اگرچہ دور جانا اولیٰ ہے اور پیشاب کی حالت میں ضرورت سے بات کر سکتے ہیں)-

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ - (حضرت عمرؓ نے کہا) کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے حدث نہیں نکلتا)-

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ - نماز کا وقت آ گیا اب جن لوگوں کا گھر نزدیک تھا وہ تو اپنے گھروں میں گئے (وضو کرنے کے لئے) اور جن لوگوں کے گھر دور تھے ان کے وضو کے لئے پانی کا ایک ظرف لایا گیا-

عَدَلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا - صفیں برابر کھڑی ہوگئیں-

صَلّٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا - ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی (گو بیٹھ کر بھی درست ہے خصوصاً جب گرنے کا ڈر ہو یا سر میں چکر ہو)-

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى - مقام ابراہیم وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم کے قدم کا نشان ہے اس کو دعا کا مقام بناؤ یا نماز کا (یعنی اس کے قریب نماز پڑھو)-

اَقَامَ سِلْعَةً - کسی مال کو چلایا (بیچا)-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ - جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح پڑھے)-

وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ - لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے (یہ جمع قائم کی)-

مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ - جو شخص اللہ کے حکموں پر قائم ہو (خود بھی عمل کرتا ہو اور دوسروں کو بھی اچھی بات کا حکم کرتا ہو' بری بات سے منع کرتا ہو) اس کی مثال-

لَا اَقُوْمُ - (جب حضرت عائشہؓ کی عصمت اور براءت اللہ

تعالیٰ نے اتاری تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا) میں تو کبھی نہیں اٹھوں گی (حضرت عائشہؓ نے ناز اور عتاب کے طور پر کہا- کیونکہ سب لوگوں کو ان کے معاملہ میں اشتباہ رہا اور آں حضرت کو بھی شبہ رہا)-

اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْمِهٖ وَقَوْمِكَ - اگر تم چاہو تو آں حضرت نے جو اس کی قوم اور تمھاری قوم کے باب میں فرمایا ہے اس کو بیان کر دوں (علقمہ نخع قبیلہ سے تھے جو یمن والوں کی ایک شاخ ہے- ان کی آنحضرت نے تعریف کی تھی اور زید اسد قبیلہ سے تھے جس کی آں حضرت نے برائی کی ہے)-

بَابُ مُقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ - آنحضرت مکہ میں کس جگہ ٹھہرے تھے-

فَاذْكُرُو اللّٰهَ قِيَامًا - کھڑے رہ کر اللہ کی یاد کرو-

اِذْ قَامَ عَلَيَّ - اونٹ تھک کر کھڑا رہ گیا-

فَاَقَمْنَاهُ فَاَخَذَهٗ بَعْضُنَا - ہم نے اس کی قیمت لگائی اور ایک وارث نے اسی قیمت کے حساب سے اس کو لے لیا-

وَهُوَ اٰخِذٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ - وہ عرش کا پایہ تھامے ہوئے تھے-

فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ - آپ نے زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیا- (اکثر علماء نے اسی کو مستحب رکھا ہے کہ زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پئے- عکرمہ نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت اس وقت اونٹ پر سوار تھے تو کھڑے رہ کر کیوں کر پی سکتے تھے)-

قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ - اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے علماء نے اہل فضل کے لئے قیام مستحب رکھا ہے اور یہ قیام وہ نہیں ہے جس کی ممانعت ہے' ممانعت اس قیام سے ہے کہ صاحب فضل بیٹھا رہے اور لوگ اس کے گرد کھڑے رہیں جیسے عجم کے امراء اور سرداروں کے دربار میں ہوتا ہے- بعض نے کہا یہ قیام تعظیمی نہ تھا' بلکہ سعد بن معاذ زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اتارنے کے لئے آپ نے لوگوں کو کھڑے ہونے کا حکم دیا- اگر قیام تعظیمی مراد ہوتا تو یوں فرماتے **قُوْمُوْا لِسَيِّدِكُمْ** - دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ الی سیدکم سے یہ مقصود ہے کہ ان کے پاس جا کر ان کو لوان کی تعظیم اور تکریم کے لئے' اور سَيِّدِكُمْ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے- بہر حال جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اہل فضل کے لئے تعظیما کھڑا ہونا جائز ہے جب وہ آئیں اور اس قیام کی ممانعت نہیں ہے بلکہ ممانعت اس قیام سے ہے کہ فضیلت والا شخص بیٹھا رہے اور لوگ اس کے گرداگرد کھڑے رہیں جیسے عجمیوں کا دستور ہے)-

لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ لَا عَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا - عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو جیسے وہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں (عجم کے ملک میں یہ دستور ہے کہ دنیاداروں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جس قدر کسی کا مال یا منصب یا عہدہ زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی تعظیم زیادہ کی جاتی ہے بلکہ ہر کس و ناکس کے سلام کا جواب دیتے وقت سروقد کھڑے ہونا لازم اور ضروری جانتے ہیں اگر پورے کھڑے نہ ہو سکیں تو ذرا سرین ہی زمین سے بلند کر کے جواب دیتے ہیں یہ رسم خلاف شرع ہے)-

كَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لَهٗ - صحابہؓ جب آنحضرت کو دیکھتے (آپ تشریف لا رہے ہیں) تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے- (**الامر فوق الادب** آپ کو ایسی تعظیم پسند نہ تھی)-

لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَيَجْلِسُ فِيْهِ - کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے (جہاں سے وہ پہلے سے بیٹھا ہو) اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یہ ممانعت عام ہے خواہ مسجد میں ہو خواہ کسی اور مقام میں- مجمع البحار میں ہے- بعض نے اس ممانعت میں سے اس کو مستثنیٰ کیا ہے جب کوئی شخص مسجد کے کسی خاص مقام سے مالوف ہو کر وہاں درس تدریس یا افتا یا قرائت کرتا ہو' ایسی حالت میں وہ اس مقام کا زیادہ حقدار ہو گا-

مترجم کہتا ہے اس استثناء کی کوئی دلیل نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اگر اس جگہ بھی کوئی دوسرا مسلمان بھائی بیٹھ گیا ہو تو اس کو نہ اٹھائے اور آپ دوسری جگہ بیٹھ جائے)-

لَا تقوموا حتى تَرَوْنِي - (مسجد میں جب تم لوگ بیٹھے ہو

تو) اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو (یعنی نماز کے لئے پہلے سے کھڑے ہو جانا بے فائدہ بات ہے جب امام آ جائے اس وقت لوگ کھڑے ہوں۔ بعض نے کہا یہ حکم ہر ایک مجلس کے لئے عام ہے)۔

قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا۔ پہلے آں حضرت جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے پھر آپ بیٹھنے لگے (کھڑا ہونا موقوف کر دیا) ہم بھی بیٹھ رہے (جنازے کے لئے قیام موقوف کر دیا)۔

اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔ تم جو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے ہو تو جنازے کی تعظیم کے لئے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں)۔

وَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ۔ وہ راتوں کو قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا اس پر عمل کرتا ہے۔

حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ۔ جب تک رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہ کرے (اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرے) تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔

رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ۔ پروردگار قیامت قائم کر دے (تاکہ میں بہشت میں اپنے مقام پر جا کر عیش کروں۔ بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھ کو دوبارہ زندہ کرتا کہ دنیا میں جا کر اور زیادہ نیک اعمال کروں)۔

اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ۔ (حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا۔ جب انھوں نے ایک حدیث بیان کی' اس پر ایک دوسرا گواہ لا (یہ زیادتی اطمینان اور تثبت اور احتیاط کے لئے فرمایا' نہ اس وجہ سے کہ وہ ابو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتے تھے)۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد ایمان کی تمام شرائط اور ارکان پر جمارہ (جس میں اعمال صالحہ اور معاصی سے اجتناب بھی داخل ہے)۔

مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ۔ آدمی کا درجہ خاموشی سے ہے (جتنا زیادہ خاموش رہے گا اتنا ہی درجہ بلند ہوگا)۔

قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام میں کھڑے ہوئے اور سب باتیں جو قیامت تک ہونے والی تھیں ہم کو بتلائیں کوئی بات نہ چھوڑی۔

قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ۔ چکی کی طرف گئی اس کو رکھ کر دعا مانگی' یا اللہ مجھ کو کھانے کو دے۔

مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ۔ جو شخص مر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی (کیونکہ موت قیامت صغری ہے جیسے بڑی قیامت میں اس عالم کے حالات روشن ہوں گے اسی طرح موت سے بھی کچھ حالات اس عالم کے معلوم ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک چھوٹی قیامت ہے)۔

فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ۔ اس کے پاؤں پکڑ کر (دوزخ میں ڈال دیں گے)۔

وَكُلٌّ حَسَنٌ فَيَجِيْئُ قَوْمٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ۔ سب طرح قرآن کا پڑھنا اچھا ہے لیکن آئندہ زمانہ میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو تیر کی طرح سیدھا اور درست کریں گے (خوب تجوید کے ساتھ پڑھیں گے بس ان کی توجہ صرف الفاظ اور مخارج کی درستی کی طرف رہے گی نہ معنی سے غرض ہوگی نہ عمل سے وہ شیطان کے پھندے میں پھنس گئے)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ۔ یہ اس کا مقام ہے جو تیری پناہ لیتا ہے۔

مَتٰى تَقُوْمُ مَقَامَكَ۔ تم اپنی جگہ کب کھڑے ہو گئے۔

قُوْمِيْ عَنِّيْ۔ میرے پاس سے جا۔

يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةً۔ بازار میں ایک جوڑا کپڑا بیچنے کے لئے رکھے۔

فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔ ہماری قوم کے لوگوں (یعنی بنی امیہ کے سرداروں) نے یہ مقررہ حصہ خمس الخمس ہم کو نہ دیا۔

يَرْجِعُ قَائِمُكُمْ۔ جو نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ آئے سحری کھانے کو۔

لَعَلَّهٗ اَنْ يَّقُوْمَ فِي اللّٰهِ مَقَامًا يَّحْمَدُهٗ عَلَيْهِ۔ شاید یہ شخص (یعنی سہیل) اللہ کی راہ میں ایسے مقام میں کھڑا ہو جس پر اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کرے (یہ پیشین گوئی پوری ہوئی

آنحضرت کی وفات کے بعد جب مکہ والوں نے اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا تو سہیل نے ان کو خطبہ سنایا اور اسلام پر جمے رہنے کی ترغیب دی)۔

لَا يَقُومُ شَيْءٌ لِغَضَبِهٖ اِذَا تَعَرَّضَ لِلْحَقِّ بِشَيْءٍ - جب حق پر آپ کو غصہ آتا تو کسی چیز سے وہ غصہ نہ جاتا (جب تک حق کو قائم نہ کر لیتے اور ظالم سے بدلہ نہ لیتے)۔

قَاوَمَهٗ - اس کے ساتھ کھڑا ہوا۔

اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ - شفاعت کا بڑا مقام (بعض نے کہا حضرت جبرئیل سے بہت قریب)۔

اَلصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ - نماز کا مالک جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے (قیامت تک موقوف اور منسوخ نہ ہوگی)۔

بَعْدَ حُسْنِ التَّقْوِيْمِ - اچھے حال کے بعد۔

قَامَ بِالْاَمْرِ وَاَقَامَهٗ - اس کام کو اچھی طرح کیا (خراب نہیں کیا)۔

اُمَّةٌ قَائِمَةٌ - وہ امت جو اپنے دین پر قائم ہو۔

مَنْ قَامَ بِعَشْرَةِ اٰيَاتٍ - جو شخص قرآن کی دس آیتوں کو محفوظ کر لے (ان کو یاد کر لے معنی سمجھ کر ان پر عمل کرے) تو اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا (بلکہ اللہ کے یاد کرنے والوں میں اس کا شمار ہوگا)۔

وَقَامَ - یعنی رات کو تہجد میں قرآن پڑھے۔

مَنْ تَعَلَّمَ فَقْرأَ وَقَامَ بِهٖ - وہ شخص قرآن سیکھے پھر اس کو پڑھے اور تہجد کی نماز میں پڑھے یا ہمیشہ پڑھتا رہے۔

قَامَ بِاٰيَةٍ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ الخ حَتّٰى اَصْبَحَ - آنحضرت تہجد کی نماز میں یہ آیت ان تعذبهم فانهم عبادك اخیر تک پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی (یہ حضرت عیسیٰ قیامت کے دن اپنی امت کی نسبت اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے آں حضرت کو اس آیت سے اپنی امت کا خیال آ گیا اور رات بھر اس کو پڑھتے رہے اور اپنی امت کے لئے دعا کرتے رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

مَا بَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَطُّ - (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) آں حضرت نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا (جیسے عرب کے گنواروں کا طریق ہے۔ یعنی انھوں نے کبھی آنحضرت کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے نہیں دیکھا ورنہ اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر ایک گھورے (کوڑے کے ڈھیر) پر پیشاب کیا۔ حضرت عائشہؓ نے باہر کا یہ واقعہ نہ دیکھا ہوگا)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ - یا اللہ تیری پناہ برے ہمسایہ سے جو سکونت کے مقام میں ہو (اگر سفر وغیرہ میں برا ہمسایہ ملے تو چنداں فکر نہیں ہوتی کیونکہ وہ جلد جدا ہو جاتا ہے لیکن دار الاقامۃ میں برے ہمسایہ سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے)۔

اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا - اعتدال سے کام کرو کیونکہ سارے نیک کام تم نہ کر سکو گے (تو جو کچھ ہو سکتا ہے وہ بجا لاؤ۔ سب نیک اعمال میں نماز مقدم ہے اس کا خیال رکھو)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ اللّٰهُ اللّٰه - قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہے گا (مادیت اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ کوئی اللہ کا نام تک نہ لے گا)۔

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ - جب کسی مجلس سے تو اٹھے (جس میں دنیا کی بات چیت ہوتی ہو) تو کہہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ - یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

مَنْ خُتِمَ لَهٗ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ - جس شخص کا خاتمہ تہجد پر ہو اس کے بعد مر جائے تو اس کو بہشت ملے گی۔

طَالَ هُجُوْعِيْ وَقَلَّ قِيَامِيْ - میرا سونا بہت ہے اور عبادت تھوڑی ہے۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ قَامَ بِهِ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ - میں تیرے اس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کے سبب سے عرش اور کرسی قائم ہیں۔

قِيْمَةُ الْمَرْءِ مَا يُحْسِنُهٗ - آدمی کی قدر و قیمت عمدہ صفات سے ہوتی ہے۔

مَا فِیْ قُدُوْرِکُمْ فَقَالَ حُمُرٌ لَنَا کُنَّا نَرْکَبُهَا فَقَامَتْ فَذَبَحْنَاهَا- تمھاری ہانڈیوں میں کیا ہے صحابہ نے عرض کیا ہمارے پاس چند گدھے تھے' ہم ان پر سواری کیا کرتے تھے وہ کھڑے رہ گئے (یعنی سقط اور درماندہ ہو گئے) تو ہم نے ان کو کاٹ ڈالا (ان ہی کا گوشت ان ہانڈیوں میں ہے)-

اَلْقَائِمُ- حضرات امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا لقب ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ غار سرمن رائے میں جا کر غائب ہو گئے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور وہی امام مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہو گی-

اِنَّ الْقَائِمَ اِذَا قَامَ بِمَکَّةَ وَاَرَادَ اَنْ یَّتَوَجَّهَ اِلَی الْکُوْفَةِ نَادٰی مُنَادِیْهِ اَلَا لَا یَحْمِلُ اَحَدُکُمْ طَعَامًا وَّلَا شَرَابًا وَّیَحْمِلُ حَجَرَ مُوْسٰی ابْنِ عِمْرَ اَنْ وَهُوَ وَقْرُ بَعِیْرٍ فَلَا یَتْرُکَ مَنْزِلًا اِلَّا انْبَعَثَ عَیْنٌ مِّنْهُ فَمَنْ کَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ کَانَ ظَامِئًا رَوِیَ فَهُوَ زَادُهم حَتّٰی یَنْزِلُو النَّجَفَ من ظَهْرِ الکوفة- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا' قائم (یعنی امام مہدی) مکہ میں ظاہر ہوں گے' جب کوفہ کا عزم کریں گے تو آپ کا منادی پکار دے گا' لوگو! کوئی تم میں سے کھانا پانی اپنے ساتھ نہ لے بلکہ حضرت موسیٰ کا پتھر آپ ایک اونٹ پر لاد کر ساتھ لے لیں گے جس منزل پر پہنچیں گے اس میں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گا جو کوئی بھوکا ہو گا وہ اس کو پی کر شکم سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہو گا وہ سیراب ہو جائے گا یہی پانی ان کا توشہ رہے گا یہاں تک کہ کوفہ کی پشت پر نجف اشراف میں جا کر ٹھہریں گے (جہاں حضرت علیؓ کا مزار ہے)-

اِنَّ مِنَّا اِمَامًا مُّسْتَتِرًا فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اِظْهَارَ اَمْرِهٖ نَکَتَ فِیْ قَلْبِهٖ فَظَهَرَ فَقَامَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' ہم لوگوں میں ایک امام پوشیدہ رہے گا- جب اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنا چاہے گا تو اس کے دل میں ڈال دے گا- پھر وہ اللہ کے حکم سے ظاہر ہو گا-

قَوْنَسٌ- وہ اٹھی ہوئی ہڈی جو گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان ہوتی ہے اور خود کا بالائی حصہ-

وَاَضْرَبُ مِنَّا بِالسُّیُوْفِ الْقَوَانِسَا- اور ہم سے بڑھ کر تلواروں سے خودوں کو مارنے والا-

قُوْهَةٌ- بگڑا ہوا دودھ-

قُوْهِیُّ- سفید کپڑے-

تَقْوِیَةٌ- چلانا-

تَقَاوُهٌ- آواز کرنا ایک دوسرے کو نشانی کے طور پر-

اِسْتِقْوَاهٌ- شکار کے جانور کو اپنے مقام سے ہٹانے کی درخواست کرنا-

قَاهٌ- جاہ اور اطاعت' خوش گزرانی' غلبہ اور حکومت-

اِنَّا اَهْلُ قَاهٍ وَاِذَا کَانَ قَاهُ اَحَدِنَا دَعَا مَنْ یُّعِیْنُهُ فَعَمِلُوْا لَهٗ فَاَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ مِّنْ شَرَابٍ یُّقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ اَلَهٗ نَشْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَشْرَبُوْهُ- (یمن والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا) ہم لوگ دوسروں کے محکوم ہیں (اپنے سرداروں کی اطاعت کرتے ہیں) جب کوئی سردار آتا ہے تو مدد کے لئے لوگوں کو بلاتا ہے وہ اس کا کام کاج کرتے ہیں' پھر وہ ان کو کھلاتا ہے- اور مزر ایک قسم کی شراب ہے وہ ان کو پلاتا ہے- آں حضرت نے پوچھا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں نشہ ہوتا ہے- آپ نے فرمایا' اس کو نہ پیو-

مَا لِیْ عِنْدَهٗ جَاهٌ وَّلَا لِیْ عَلَیْهِ قَاهٌ- میرا اس کے نزدیک کوئی مرتبہ نہیں' نہ میری اطاعت اس پر لازم ہے-

قُوَّةٌ- طاقتور ہونا (یہ ضد ہے ضعف کی)-

قِیٌّ اور قَوَایَةٌ- خالی ہونا-

قَوًی- بہت بھوکا ہونا' رک جانا-

تَقْوِیَةٌ- زور دینا-

مُقَاوَاةٌ- دینا' باہم زور آزمائی کرنا-

اِقْوَاءٌ- مالدار ہونا محتاج ہونا-

تَقَوِّیْ- زوردار ہونا-

تَقَاوِیْ- بڑھانا' بھوکا رہنا (اب عرف میں تقاوی اس کو کہتے ہیں جو کاشتکاروں کو قحط کے زمانہ میں کچھ پیشگی روپیہ جانور یا تخم خریدنے کے لئے دیا جاتا ہے)-

اِقْتِوَاءٌ-زوردار ہونا-

اِسْتِقْوَاءٌ-زوردار ہونا-

یُنْقَضُ الْاِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً كَمَا یُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً-اسلام کا (آخری زمانہ میں) ایک ایک کنڈہ توڑا جائے گا جیسے رسی کا ایک ایک بل توڑا جاتا ہے یا رسی کی ایک ایک تہہ توڑی جاتی ہے-

یَذْهَبُ الْاِسْلَامُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا یَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً-اسلام کا ایک ایک طریق مٹتا جائے گا جیسے رسی کا ایک ایک بل ٹوٹتا جاتا ہے یا ایک ایک تہہ ٹوٹتی جاتی ہے-

اِنَّا قَدْ اَقْوَیْنَا فَاَعْطِنَا مِنَ الْغَنِیْمَةِ-ہم محتاج ہو گئے ہمارے توشہ دان خالی ہو گئے تو لوٹ کے مال میں سے ہم کو دلایئے (عرب لوگ کہتے ہیں مزودہ قواء اس کا توشہ دان خالی ہے)-

اِنِّیْ اَقْوَیْتُ مُنْذُ ثَلٰثٍ فَخِفْتُ اَنْ یَّحْطِمَنِی الْجُوْعُ-میں تین دن تک بھوکا رہا' یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں بھوک مجھ کو ہلاک نہ کرے-

وَاَنَّ مَعَادِنَ اِحْسَانِكَ لَا تَقْوٰی-تمہاری نیکیوں کی کانیں خالی نہیں رہتیں (ہمیشہ ان میں سے جود اور عطا کے جواہر نکلتے رہتے ہیں)-

وَبِیْ رُخِّصَ لَكُمْ فِیْ صَعِیْدِ الْاَقْوَاءِ-(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میری وجہ سے تم کو خالی میدان کی مٹی سے تیمم کی اجازت دی گئی-(جب پانی نہ ملے' حضرت عائشہؓ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا جب ان کا ہار ایک منزل میں گم گیا تھا اور آنحضرت اس کے ڈھونڈھنے کے لئے ٹھہر گئے تھے-آخر نماز کا وقت آ گیا اور وہاں پانی نہ تھا تب تیمّم کی آیت اتری)-

لَا یَخْرُجَنَّ مَعَنَا اِلَّا رَجُلٌ مُّقْوٍ-(آنحضرت نے غزوہ تبوک میں فرمایا) ہمارے ساتھ کوئی نہ نکلے مگر جو زبردست جانور رکھتا ہو (کیونکہ دور کا سفر تھا کم طاقت جانور راستے ہی میں گر جاتا)-

وَاَنَا لَجَمِیْعٌ حَاذِرُوْنَ قَالَ مُقْوُوْنَ مُؤْدُوْنَ-ہم سب کیل کانٹے سے لیس ہیں (حاذرون کی تفسیر یہ کی کہ سواری کے لئے زبردست جانور رکھتے ہیں' ہتھیار سے پورے آراستہ ہیں)-

لَمْ یَكُنْ یَرٰی بَاْسًا بِالشُّرَكَاءِ یَتَقَاوَوْنَ الْمَتَاعَ-ابن سیرین اس امر میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے تھے کہ ساجھی لوگ کسی چیز کی قیمت بڑھائیں پھر جو زیادہ قیمت لگائے وہ اس کو لے لے (عرب لوگ کہتے ہیں: بَیْنِیْ وَبَیْنَ فُلَانٍ ثَوْبٌ فَتَقَاوَیْنَاهُ-ہم میں اور فلاں شخص کے درمیان ایک کپڑا تھا پھر ہم نے اس کی قیمت بڑھانا شروع کی)-

اِقْتَوَیْتُ مِنْهُ الْغُلَامَ الَّذِیْ كَانَ بَیْنَنَا-میں نے اس سے غلام کا وہ حصہ لے لیا جو اس کا تھا (یعنی اس غلام کا جو ہم دونوں میں مشترک تھا-نہایہ میں ہے کہ جب کوئی چیز دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر وہ دونوں اس کی قیمت لگائیں تو دونوں مقاواۃ میں برابر ہوں گے-اب اگر ان دونوں میں سے ایک اس کو خرید لے تو وہ مقتوی ہوگا نہ کہ اس کا ساتھی-اور اقتواء ہمیشہ ساجھیوں میں ہوا کرتا ہے-بعض نے کہا یہ قُوَّةٌ سے نکلا ہے یعنی کسی چیز کی قیمت انتہا کو پہنچنا)-

اِنَّهٗ اَوْصٰی فِیْ جَارِیَةٍ لَّهٗ اَنْ قُوْلُوْا لِبَنِیَّ لَا تَقْتَوُوْهَا بَیْنَكُمْ وَلٰكِنْ بِیْعُوْهَا اِنِّیْ لَمْ اَغْشَهَا وَلٰكِنِّیْ جَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسًا مَا اُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ وَلَدٌ لِّیْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ-مسروق نے ایک لونڈی کے باب میں وصیت کی کہ میرے بیٹوں سے کہہ دو کہ اس کی قیمت بڑھا کر کوئی تم میں سے اس کو نہ لے بلکہ اس کو بیچ ڈالو میں نے اس سے جماع نہیں کیا (اگر جماع کرتا تو تم پر قطعاً حرام ہو جاتی) لیکن میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھا کہ ویسا اس کے ساتھ بیٹھنا اپنے کسی لڑکے کے لئے گوارا نہیں کر سکتا-

اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُمَا عَلٰی نِكَاحِهِمَا-(عطاء نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا ایک عورت کا خاوند غلام تھا عورت نے اس کو خرید لیا تو اب کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا) اگر عورت نے غلام کی طرح اس سے خدمت لی' تب تو دونوں کو جدا کر دیں گے (کیونکہ غلام اپنی مالکہ

کا محرم ہوتا ہے) اور اگر عورت نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تو ان کا نکاح اپنے حال پر باقی رہے گا (یہ خاص عبید اللہ کا مذہب ہوگا۔ لیکن مشہور مذہب یہ ہے کہ عورت اگر اپنے خاوند کو خرید لے تو وہ اسی وقت اس کی محرم ہو جاتی ہے اور نکاح باطل)۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الضَّعِیْفِ۔ زوردار مومن (جس کا ایمان قوی ہو ہر معاملہ میں وہ مسبب الاسباب پر اعتماد رکھتا ہوا اسباب پر بھروسہ نہ کرے) کمزور مومن سے (جس کا اعتقاد ضعیف ہوا اسباب پر نظر رکھتا ہو پروردگار پر اس کو پورا بھروسہ نہ ہو) بہتر ہے مگر دونوں اچھے ہیں دونوں میں بھلائی موجود ہے (یعنی ایمان گو ایک میں کمزور ہے ایک میں زوردار بعض نے زوردار مومن سے مضبوط اور بہادر دل کا مسلمان مراد ہے جو مخالفوں سے سخت مقابلہ کر سکے اور دنیا کی تکالیف پر اس کی صبر ہو)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ۔ دیکھو (اللہ تعالیٰ نے جو قرآن میں فرمایا کہ تم کافروں کے مقابلے کے لئے اپنی قوت تیار رکھو تو) قوت سے مراد تیر اندازی ہے (یہ آنحضرت کے زمانہ میں تھی جب توپ اور بندوق ایجاد نہیں ہوئی تھی اور تیر سب سے عمدہ ہتھیار تھا جو دور سے دشمن پر پھینکا جاتا تھا۔ اب جب سے بندوق نکلی تو تیر بے کار ہو گیا تو اب بندوق اندازی قوت ہو گئی اور توپ رانی)۔

مُقْوِیْنَ۔ مسافر (چونکہ وہ قواء میں یعنی پٹپر یعنی چٹیل ویران اور بنجر میداں میں اترتے ہیں)۔

قُوٰی ظَاہِرِیَّہ۔ سننا، دیکھنا، سونگھنا، چکھنا، چھونا۔

قُوٰی بَاطِنِیَّہ۔ حس مشترک خیال، وہم، حافظہ متصرفہ یا قوت ہاضمہ، ہاضمہ اور رافعہ اور جاذبہ وغیرہ۔

ہٰذِہِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْہَا کَحَلْقَۃٍ فِیْ فَلَاۃٍ قِیٍّ۔ یہ زمین مع اون سب چیزوں کے جو اس پر ہیں ایک چھلے کی طرح ہے جو کھلے پٹپر (چٹیل) میدان میں پڑا ہو (یعنی عرش کے سامنے)۔

بابُ القاف مع الهاء

قَہْبٌ۔ سفید جس پر تیرگی ہو۔

اَقْہَبَ عَنِ الطَّعَامِ۔ کھانا چھوڑ دینا، بھوک نہیں ہے۔

قَہْدٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، سفید صاف رنگ جس پر تیرگی ہو۔

قَیْسُ بْنُ قَہْدٍ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قِہَاد۔ ایک موضع کا نام ہے۔

قَہْرٌ۔ زبردستی کرنا، غالب ہونا۔

قُہِرَ اللَّحْمُ۔ گوشت گرم ہو کر اس کا پانی بہہ نکلا۔

مُقَاہَرَۃٌ۔ ایک دوسرے پر غلبہ کرنا۔

اِقْہَارٌ۔ مغلوب ہو جانا یا مغلوب پانا ذلیل ہو جانا۔

قَاہِرَہ۔ مصر کا پایہ تخت جو مشہور شہر ہے۔

قُہْرَۃٌ۔ بیقراری۔

قِہْرَۃٌ۔ کم گوشت۔

قَہَّارٌ اور قَاہِرٌ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں کیونکہ وہ تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَہْرِ الرِّجَالِ۔ یا اللہ تیری پناہ قرض داری کے غلبہ اور لوگوں کے قہر اور جبر سے یا نفس اور شیطان کے قہر سے جو وہ لوگوں پر کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا فَقَہَرَ۔ شکر اس خدا کا جو بلند ہوا اور سب پر غالب ہوا۔

قَہْرَ مَانٌ۔ ایک عجمی لفظ ہے۔ عرب لوگ اس کو وکیل اور امین اور خزانچی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اہل ایران اپنے بادشاہ کو بھی قہرمان کہتے ہیں اس لئے کہ ملک کا امین اور خزانچی وہی ہوتا ہے۔

کَتَبَ اِلٰی قَہْرَ مَانِہٖ۔ اپنے ایجنٹ اور وکیل کو لکھا۔

قَہْزٌ۔ کودنا اور ایک اون کا کپڑا جو سرخ ہوتا ہے (جیسے قِہْزٌ اور قُہْزِیٌّ ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ مِّنْ قِہْزٍ۔ ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا تو وہ اونی ریشمی سفید کپڑا پہنے ہوئے تھا (نہایہ میں ہے کہ قِہْزٌ سفید کپڑے جن میں ریشم ملا ہو زمخشری نے کہا قِہْزٌ ایک قسم کے اونی کپڑے ہیں کبھی ان میں ریشم بھی ہوتا

ہے)-

قَهْقَرَةٌ-الٹے پاؤں پیچھے پھرنا (جیسے تَقَهْقُرٌ ہے)-

يَارَبِّ اُمَّتِي فَيُقَالُ اِنَّهُمْ كَانُوْ يَمْشُوْنَ بَعْدَكَ الْقَهْقَرٰى-آنحضرت قیامت کے دن اپنی امت کے لوگوں کو (جب فرشتے ان کو دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے) دیکھ کر عرض کریں گے' پروردگار یہ تو میری امت کے لوگ ہیں-ارشاد ہوگا یہ لوگ تمھارے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے (اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے)-

فَرَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ-آنحضرت الٹے پاؤں پھرے (آپ کو ڈر ہوا کہیں حمزہؓ کی طرف پیٹھ پھیریں تو وہ اور کچھ کر بیٹھیں-کیونکہ وہ نشہ میں تھے-بعض نے ترجمہ یوں کیا ہے آپ فوراً لوٹے)-

رَجَعَ الْقَهْقَرٰى-ابوبکر صدیقؓ الٹے پاؤں پیچھے ہٹ آئے (تاکہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہ ہو-اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس شخص نے بعد کو تکبیر تحریمہ کہی ہو اس کی اقتداء وہ شخص کر سکتا ہے جس نے پہلے تکبیر کہی ہو کیونکہ ابوبکر صدیقؓ آں حضرت سے پہلے تکبیر کہہ چکے تھے)-

فَنَزَلَ قَهْقَرٰى-آپ الٹے پاؤں منبر پر سے اتر آئے (تاکہ منہ قبلہ کی طرف رہے سجدہ کرنے کے لئے اترے معلوم ہوا کہ عمل یسیر سے نماز میں خلل نہیں آتا کیونکہ منبر کی صرف تین سیڑھیاں تھیں اور شاید آپ دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوں گے تو اترنے اور چڑھنے میں صرف دو قدم ہوں گے)-

يُضِلُّوْنَ النَّاسَ عَنِ الصِّرَاطِ الْقَهْقَرٰى-بنی امیہ لوگوں کو الٹے پاؤں پھرا کر گمراہ کر دیں گے (یعنی کفر اور فسق کی طرف لے جائیں گے گویا پیچھے پھر آئیں گے جہاں سے آئے تھے)-

قَهْلٌ یا قُهُوْلٌ-سوکھ جانا یا کثرت عبادت سے سوکھ جانا' ناشکری کرنا' بری تعریف کرنا-

قَهَلٌ-سرکھنا-

اِقْهَالٌ-بے فائدہ تکلیف کرنا' اپنے تئیں ناپاک کرنا-

تَقَهُّلٌ-سوکھنا-

اِنْقِهَالٌ-ضعیف ہو جانا' گر جانا-

اَتَاهُ شَيْخٌ مُتَقَهِّلٌ-ایک بوڑھا کچیلا' پریشان حال ان کے پاس آیا-

بابُ القاف مع الیاء

قَيْئٌ-الٹی کرنا' یعنی کھایا ہوا منہ سے پھر نکالنا' قے کرنا متلی ہونا-

تَقْيِئَةٌ اور اِقَاءَةٌ-قے کرانا-

تَقَيُّوْءٌ اور اِسْتِقَاءَةٌ-بہ تکلف قے کرنا (مثلاً انگلیاں حلق میں ڈال کر)-

تَقَيَّأَتِ الْمَرْاَةُ لِبَعْلِهَا-عورت اپنے خاوند پر گر پڑی-

قُيَاءٌ-بمعنی قے-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِقَاءَ عَامِدًا فَاَفْطَرَ-آنحضرت نے اپنے ارادے سے قے کی پھر افطار کیا (کیونکہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے)-

قَاءَ فَاَفْطَرَ-قے کی پھر افطار کیا-

مَنْ قَاءَ اَوْرَعُفَ فِيْ صَلٰوتِهٖ-جو شخص نماز میں قے کرے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے-

لَوْ يَعْلَمُ الشَّارِبُ قَائِمًا مَا ذَا عَلَيْهِ لَا سْتَقَاءَ مَا شَرِبَ-اگر کھڑے رہ کر پانی پینے والا جانے (جو اس میں قباحت ہے یا جو گناہ اس پر ہوگا) تو جتنا پیا ہو اس کو قے کر ڈالے گا (کھڑے ہو کر پانی پینا اسی حدیث سے مکروہ رکھا ہے صرف زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے)-

مَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ-اگر بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو اس کو قے کر ڈالے (یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)-

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَقَيَّاَ فَعَلَيْهِ الْاِعَادَةُ--جس شخص کو روزے میں خود بخود قے آ جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا (روزہ نہ ٹوٹے گا) لیکن جو شخص اپنے ارادہ سے قے کرے تو وہ دوسرا روزہ اس کے بدلہ رکھے (اس کا روزہ ٹوٹ گیا)-

تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَا ذَ كَبِدِهَا-زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی خزانے کانیں وغیرہ) قے کر دے گی (اوپر نکال کر پھینک دے گی-یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی-اس آخری زمانہ

میں کان کنی اور معدنیات کا کام ہر ملک جاری ہو رہا ہے اور زمین کے تمام جواہر اور خزانے اور اشیاء نکالی جارہی ہیں)۔

وَبَعَجَ الْاَرْضَ فَقَاءَ تْ اُكُلَهَا - (حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) انھوں نے زمین کو چیر ڈالا اس نے اپنے تمام میوے اور پھل اور خزانے قے کر دیئے - (اوپر نکال کر پھینک دیئے مطلب یہ ہے کہ آپ کی خلافت میں بہت زیادہ ملک فتح ہوئے اور مسلمان مالا مال ہو گئے)۔

لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وَضُوْءٌ - قے ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (صحیح مذہب یہی ہے - بعض نے منہ بھر کر قے ہو جانے کو ناقص وضو کہا ہے)۔

قَيْحٌ - پیپ جو زخم میں پڑ جاتی ہے -

تَقْيِيْحٌ اور اِقَاحَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں -

لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا - اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ پھیپڑے تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے اس کا پیٹ بھرے (کیونکہ شاعری ایک بے فائدہ اور لغو چیز ہے اکثر شاعر مضامین بندی کی فکر میں فرائض اور عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں اور مبالغہ کر کے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں - بعض شعر گوئی میں مصروفیت کی وجہ سے دینی علوم کی تحصیل نہیں کرتے، بعض شعر گوئی کو ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں لوگوں کی مدح یا ہجو کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں غرض اس مقام میں وہی شعر مراد ہیں جن میں فسق و فجور اور مبالغہ اور کذب کے مضامین ہوں)۔

فَمَا ضَرَبَ عَلَيَّ وَلَا قَاحَ - نہ اس زخم نے مجھ کو تکلیف دی نہ اس میں پیپ پڑی -

قَيْدٌ - اندازہ اور قدر (جیسے قِيْدٌ ہے) وہ رسی جو جانور کے پاؤں میں باندھتے ہیں -

قَيَّدَ الْاِيْمَانُ الْفَتْكَ - ایمان نے فتك کو قید کر دیا ہے (فتك کہتے ہیں غفلت میں کسی کو مار ڈالنا - یعنی جو لوگ ایماندار ہوتے ہیں وہ ایسا کام نہیں کرتے)۔

هُوَ قَيْدُ الْاَوَابِدِ - یہ گھوڑا وحشی جانوروں کو قید کر لینے والا ہے (یعنی اس قدر تیز اور جلد بھاگنے والا ہے کہ جنگلی جانوروں کو جیسے ہرن وغیرہ ہیں جھٹ پکڑ لیتا ہے)۔

اَلدَّهْنَاءُ مُقَيَّدُ الْجَمَلِ - دہنا ایسا مقام ہے جہاں اونٹ قید ہو جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ وہاں چارے پانی کی ایسی کثرت ہے کہ اونٹ اس کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں نہیں جاتا، گویا وہاں کا قیدی بنجاتا ہے)۔

قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اُقَيِّدُ جَمَلِيْ - ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا - کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں (قید کر دوں، مطلب یہ ہے کہ کوئی افسوں یا عمل کر کے اپنے خاوند کو ایسا کر دوں کہ وہ دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے)۔

اِنَّهٗ اَمَرَ اَوْسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَّسِمَ اِبِلَهٗ فِيْ اَعْنَاقِهَا قَيْدَ الْفَرَسِ - آنحضرت نے اوس بن عبداللہ اسلمی کو حکم دیا کہ وہ آپ کے اونٹوں کو ان کی گردنوں پر داغیں - یعنی وہ داغ کریں جو گھوڑے کے قید کی طرح ہوتا ہے (اس میں دو دائرے ہوتے ہیں)۔

حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ قَيْدَ الشِّرَاكِ - جب جوتی کے تسمے برابر سورج ڈھل جائے (یعنی سایہ نصف النہار سایہ اصلی کے سوا اتنا سایہ اور بڑھے گویا یہ زوال کا کم سے کم سایہ ہے - اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھنا نہیں)۔

حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قَيْدَ رُمْحٍ - یہاں تک کہ سورج ایک نیزے برابر ہو جائے -

لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ قِيْدُ سَوْطِهٖ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - ایک کمان برابر یا کوڑے کے برابر بہشت میں جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (قاب کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)۔

مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ - جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے چھین لے -

مَنْ غَصَبَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَ سَبْعَ اَرْضِيْنَ - جو شخص بالشت برابر زمین کسی کی زبردستی چھین لے تو قیامت کے دن سات زمینوں کے طوق (اسی بالشت برابر جگہ کے) اس کی گردن میں پہنائے جائیں گے -

مَنْ خَرَجَ قِيْدَ شِبْرٍ - جو شخص جماعت سے ایک بالشت برابر نکل جائے (کوئی بدعت نکال کر جماعت اسلام سے علیحدہ ہو جائے یا بیعت توڑ دے)-

اِنْحَرْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً - اونٹوں کو کھڑا کر کے ان کا بایاں پاؤں باندھ کر نحر کر (یہ سنت کا طریق ہے)-

اِنَّمَا الدُّنْيَا عِنْدَكَ مُقَيَّدُ الْجُمَلِ - دنیا تیرے نزدیک گویا اونٹوں کا بندی خانہ ہے (اونٹ سرسبز اور شاداب مقام کو چھوڑ کر نہیں جاتا گویا وہاں قید ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا دار آدمی کسی طرح دنیا کو نہیں چھوڑتا)-

اَنْتَ رَجُلٌ قَدْ قَيَّدَتْكَ ذُنُوْبُكَ - تو ایسا شخص ہے کہ تجھ کو تیرے گناہوں نے قید کر رکھا ہے (وہ نیک کام نہیں کرنے دیتے یا نور الٰہی دل پر آنے سے مانع ہوتے ہیں- اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ گناہ کرنے سے عبادت اور ذکر الٰہی کی حلاوت جاتی رہتی ہے، نہ قرآن کی تلاوت میں دل لگتا ہے نہ نماز میں)-

مقید - پازیب کا مقام یا گھوڑے کے پاؤں کا وہ مقام جہاں پر رسی باندھتے ہیں-

قِيْرٌ یا قَارٌ - کالا روغن جو کشتیوں اور اونٹوں کو ملتے ہیں (ڈامر)-

تَقْيِيْرٌ - قار ملنا-

قَيْرَوَانٌ - سواروں اور لشکر کی ایک جماعت (یہ معرب ہے کاروان کا یعنی قافلہ)-

يَغْدُو الشَّيْطَانُ بِقَيْرَوَانِهٖ اِلَى السُّوْقِ فَلَا يَزَالُ يَهْتَزُّ الْعَرْشُ مِمَّا يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا لَا يَعْلَمُ - صبح سویرے شیطان اپنا قافلہ (اپنے ساتھی اور مددگار) لے کر بازار میں جاتا ہے (وہاں لوگوں سے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے وہ کہتے ہیں اللہ جانتا ہے یہ چیز میں نے اتنے کو لی ہے یا اتنے کو مجھ کو پڑی ہے) حالانکہ اللہ اس کے خلاف جانتا ہے (کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے) بس عرش ایسی قسم سے ہلنے لگتا ہے-

اَلْمُقَيَّرُ - روغنی برتن-

لَا يَسْجُدُ عَلَى الْقِيْرِ - تارکول پر سجدہ نہ کرے-

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْقَارِ - تارکول پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (بعض نے کہا قَار سے یہاں مراد ایک بھاجی ہے)-

قَيْسٌ یا قِيَاسٌ - ایک چیز کو اپنے مثل پر آنکنا، ناز کرنا سخت ہونا، بھوکا رہنا، قیاس کرنا-

مُقَايَسَةٌ - ایک دوسرے سے قیاس کرنا، دو امروں میں موازنہ کرنا-

تَقَيُّسٌ - قیس قبیلے سے مل جانا، مشابہت کرنا-

اِنْقِيَاسٌ - انک جانا، منطبق ہو جانا-

اِقْتِيَاسٌ - قیاس کرنا، پیروی کرنا-

قاس اور قِيْس - اندازہ، مقدار-

قیاس - شرعی یہ ہے کہ علت جامعہ کی وجہ سے منصوص کا حکم غیر منصوص کا کر دیا جائے- مثلاً تاڑی یا بھنگ حرام ہے اس کو شراب کا حکم دیا علت جامعہ یعنی نشہ کی وجہ سے-

قِيَاس مَنْطِقِي - چند قضیوں سے مرکب ہوتا ہے، جب ان کو کوئی تسلیم کر لے تو اس سے ایک دوسرے قول کی تسلیم لازم آتی ہے- مثلاً کہیں زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے، جب ان قضایا کو مان لیں تو یہ قضیہ بھی ماننا پڑے گا زید حیوان ہے-

لَيْسَ مَا بَيْنَ فِرْعَوْنَ مِنَ الْفَرَاعِنَةِ وَفِرْعَوْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قِيْسَ شِبْرٍ - اگلے فرعون اور اس امت کے فرعون میں ایک بالشت کا بھی فرق نہیں ہے (دونوں شرارت اور گمراہی میں ایک دوسرے کی جوڑ ہیں)-

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الَّتِيْ تَدْخُلُ قَيْسًا وَتَخْرُجُ مَيْسًا - تمھاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جو برابر قدم رکھتی ہوئی آتی ہے (یعنی اعتدال سے متوسط قدم رکھ کر چلتی ہے نہ بہت دوڑ کر نہ بالکل آہستہ اور سب قدم اس کے برابر سرابر ہوتے ہیں) اور جب نکلتی ہے تو جھک کر ناز کے ساتھ-

قَضٰى بِشَهَادَةِ الْقَائِسِ مَعَ يَمِيْنِ الْمَشْجُوْجِ - شعبی نے زخم ماپنے والے کی گواہی اور زخمی کی قسم پر فیصلہ کیا (زخم ماپنے والا وہ جراح یا ڈاکٹر جو سلائی ڈال کر زخم کا گہراؤ دریافت کرتا ہے)-

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِيْسُ - سب سے پہلے جس نے (نص کے مقابل) قیاس کیا وہ ابلیس تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ

آدم کو سجدہ کر لیکن اس مردود نے صریح حکم کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر عمل کیا' کہنے لگا میں آدم سے افضل ہوں وہ خاک سے آزاد پیدا ہوا ہے میں آگ سے' تو آدمی کو چاہئے کہ مجھ کو سجدہ کرے نہ یہ کہ میں اس کو سجدہ کروں)-

عَبْدُ الْقَيْس - ایک شاخ ہے قبیلہ اسد کی-

اِمْرُأُ الْقَيْس - مشہور شاعر ہے عرب کا-

قَيْضٌ - جڑ سے گر جانا' حرکت کرنا-

تَقَيُّضٌ - بیکار اور ضائع ہونا-

اِنْقِيَاضٌ - بہت پانی ہونا گر جانا-

قَيْصَانَۃٌ - گول زرد رنگ کی مچھلی-

قَيْضٌ - چیرنا' چر جانا' مماثل کرنا' بہت پانی ہونا-

تَقْيِيْضٌ - پتھر سے داغ دینا' مقرر کرنا' مامور کرنا-

مُقَايَضَۃٌ - معاوضہ دینا' بدل دینا' جنس کو جنس کے بدلے بیچنا-

تَقَيُّضٌ - گر جانا-

اِنْقِيَاضٌ - گر جانا' پھٹ جانا-

مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ - جب کوئی جوان شخص بوڑھے شخص کی تعظیم کرے اس کی عمر کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایک شخص مامور کر دے گا جو بڑھوتی وقت میں اس کی تعظیم کرے گا-

(عرب لوگ کہتے ہیں: هٰذَا قَيْضٌ لِهٰذَا یا قیاض لهذا - یہ اس کے برابر ہے هُمَا قَيْضَانِ - یہ ایک دوسرے کے جوڑ اور مشابہ ہیں)-

ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى وَاَصَمُّ - پھر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ اس پر مقرر کر دیا جاتا ہے (جو برابر اس کو مارتا رہتا ہے' نہ اس کی درد دکھ کی حالت دیکھتا ہے نہ کان سے اس کی فریاد چیخ و پکار سنتا ہے کہ کچھ رحم آئے)-

قَالَ لِسَعِيْدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَوْ مُلِئَتْ لِيْ غُوْطَةُ دِمَشْقَ رِجَالًا مِّثْلَكَ قِيَاضًا بِيَزِيْدَ مَا قَبِلْتُهُمْ - معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفانؓ سے کہا اگر دمشق کا غوطہ (جو ایک مقام کا نام ہے) تمہاری طرح کے لوگوں سے بھر جائے تو میں ان سب کو یزید کے بدلے منظور نہ کروں (مطلب یہ ہے کہ یزید ہزاروں سعید سے بہتر ہے)-

لَا تَكُوْنُوْا كَقَيْضِ بَيْضٍ - (پوری روایت نہایہ میں یوں ہے لا تكونو اكقيض بيض فى اواح يكون كسرها وزرا ويخرج حضانها شرا-) انڈے کے چھلکے کی طرح مت ہو-

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيْمِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ قِيْضَتْ هٰذِهِ السَّمَاءُ الدُّنْيَا عَنْ اَهْلِهَا - جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ زمین کھینچکر اس طرح پھیلائی جائے گی جیسے چمڑے کو کھینچکر پھیلاتے ہیں (جب تو ساری مخلوقات کی اس پر گنجائش ہوگی)-

فرض کرو ایک بالشت کا دل رہا تو کروڑوں میل پھیل جائے گی) پھر جب ایسا ہوگا تو دنیا کا آسمان اپنے لوگوں پر سے چر جائے گا- (عرب لوگ کہتے ہیں: قَاضَ الْفَرْخُ الْبَيْضَةَ چوزے کے انڈے کو چیر ڈالا فَانْقَاضَتْ - وہ چر گیا-

قِضْتُ الْقَارُوْرَةَ فَانْقَاضَتْ - میں نے شیشی کو چرا وہ چر گئی (پھوٹ گئی گو ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوئی)-

كَمَا يَنْقَاضُ الشَّنُّ - جیسے پرانی مشک پھٹ جاتی ہے (ایک روایت میں يَنْقَاضٌ ہے به تشديد ضاد)-

قَيْظٌ - سخت گرم ہونا' اقامت کرنا-

تَقْيِيْظٌ - گرمی کے لئے کافی ہونا' اقامت کرنا-

مُقَايَظَةٌ اور قِيَاظٌ اور قُيُوْظٌ - گرمی میں معاملہ کرنا-

تَقَيُّظٌ - گرم ہونا-

سِرْنَا مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ قَائِظٍ - ہم آں حضرت کے ساتھ ایک سخت گرمی کے دن میں چلے-

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْظًا وَّالْمَطَرُ قَيْظًا - قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اولاد رنج اور تکلیف اور غصہ کا باعث ہوگی (اولاد نالائق اور ناخلف پیدا ہوگی ماں باپ کو اس پر غصہ آئے گا) اور بارش سے شدت کی گرمی ہوگی (حالانکہ بارش ہوا کو سرد کرنے کے لئے ہوتی ہے)-

اِنَّمَا هِيَ اَصْوُعٌ مَّا يُقَيِّظْنَ بَنِيَّ - یہ تو چند صاع ہیں جو

گرمی میں میرے بچوں کے لئے کافی نہ ہوں گے (عرب لوگ کہتے ہیں قَیَّظَنِی گرمی میں کافی ہوئی - شتانی جاڑے میں کافی ہوئی صَیَّفَنِی گرمی میں کافی ہوئی)-

قَیْظ - ایک موضع کا نام ہے مکہ کے قریب-

قَیْعٌ یا قَوْعٌ یا قِیَاعٌ - نر کا مادہ پر کودنا-

قَوَعَانٌ - لنگڑا ہو جانا' پیچھے ہٹ جانا-

تَقَوُّعٌ - چلنے میں ادھر ادھر مڑنا-

قُوَاعٌ - خرگوش-

اِقْتِیَاعٌ - ہیجان ہونا-

قَاعٌ - نرم ہموار زمین - اس کی جمع اقوع اور قیعان اور قیعة ہے-

قَاعَ الْخِنْزِیْرُ - سور نے آواز کی-

کَیْفَ تَرَکْتَ مَکَّةَ فَقَالَ تَرَکْتُهَا قَدِ ابْیَضَّ قَاعُهَا - تم نے مکہ کو کس حال میں چھوڑا؟ انھوں نے کہا میں نے اس حال میں چھوڑا کہ وہاں کا میدان سفید ہو گیا تھا (پانی برس کر زمین صاف ہو گئی تھی یا کثرت بارش سے سب جگہ پانی بھرا ہوا تھا)-

اِنَّهَا قِیْعَانٌ وَّاِنَّ غِرَاسَهَا هٰذِهٖ - بہشت کی زمین صاف پٹپر (چٹیل) ہے (درختوں کا نام نہیں) وہاں کے درخت یہ ہیں تسبیح اور تہلیل اور تمام عبادات اور نیک اعمال (مطلب یہ ہے کہ بہشت کی زمین اصلی حالت میں صاف تھی جھاڑ جھنڑ و لے سے خالی تھی پھر تسبیح اور تہلیل اور نیک اعمال وہاں درختوں کی صورت میں ظاہر ہوئے اور بہشت ایک سرسبز باغ بن گئی)-

اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ - وہ صاف زمینیں تھیں انھوں نے پانی کو روک لیا (بہنے نہ دیا)-

قَاعٌ قَرْقَرٌ - ایک کھلے ہموار میدان میں (قرقر اور قاع دونوں کے معنی ہموار زمین اور تکرار صرف مبالغہ کے لئے ہے یعنی خوب ہموار)-

قَیْلٌ یا قَائِلَةٌ یا قَیْلُوْلَةٌ یا مَقَالٌ یا مَقِیْلٌ - دوپہر دن کو سونا یا دوپہر دن کو پینا-

تَقْیِیْلٌ - دوپہر دن کو پلانا' یا آرام کرانا-

اِقَالَةٌ - بیع کو فسخ کرنا' دوپہر دن کو پانی پلانا' معاف کرنا-

تَقَیُّلٌ - جمع ہونا' دوپہر دن کو سونا یا پینا-

تَقَایُلٌ - بیع کو فسخ کرنا-

اِقْتِیَالٌ - بدل ڈالنا-

اِنَّهٗ کَتَبَ اِلَی الْاَقْیَالِ وَالْعَبَاهِلَةِ - آں حضرت نے حمیر کے بادشاہوں اور رئیسوں کو خط بھیجے (یہ قیل کی جمع ہے بمعنی بادشاہ حمیر جو بڑے بادشاہ کے ماتحت ہو)-

اِلٰی قَیْلِ ذِیْ رُعَیْنٍ - ذی رعین کے بادشاہ کی طرف (ذی رعین ایک قبیلہ ہے یمن میں)-

کَانَ لَا یُقَیِّلُ مَا لًا وَّلَا یُبَیِّتُهٗ - آں حضرت کوئی مال جو صبح کو آتا اس کو دوپہر تک نہ رکھتے اور جو شام کو آتا اس کو رات بھر نہ رکھتے (بلکہ اسی وقت مستحقوں کو تقسیم کر دیتے - ایک بار ایسا ہوا کہ ایک مال کا خیال آپ کو فرض نماز کے بعد آتا تو سنتیں تک نہ پڑھیں اور گھر میں تشریف لے گئے اس مال کو تقسیم کر دیا)-

مَا مُهَاجِرٌ کَمَنْ قَالَ یا مُهَجِّرٌ کَمَنْ قَالَ - جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کرے یا دوپہر کو آرام کرے (اپنے گھر میں سورہے)-

رَفِیْقَیْنِ قَالَا خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٍ - دو رفیق ام معبد کے خیمہ میں دوپہر دن کو اترے (وہاں آرام لیا)-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْیَا - آنحضرت تعہن میں تھے اور سقیا میں دوپہر کو آرام کرنے والے تھے (تعھن اور سقیا دونوں مواضعات کے نام ہیں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں)-

هٰذِهٖ فُلَانَةُ مَا تَتْ ظُهْرًا وَّاَنْتَ صَائِمٌ قَائِلٌ - یہ فلان عورت ہے جو ظہر کے وقت مرگئی اور آپ روزہ دار تھے دوپہر کو گھر میں آرام فرما رہے تھے-

اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ ضَرْبًا یُّزِیْلُ الْهَامَ عَنْ مَّقِیْلِهٖ - آج ہم تم کو قرآن کے حکم کے موافق جو اترا ہے ماریں گے اور ایسی مار لگائیں گے کہ سر اپنے مقام سے جدا ہو جائے گا-

وَاکْتَفٰی مِنْ حَمْلِهٖ بِالْقَیْلَةِ - دوپہر دن کو پینے پر اکتفا کرتا ہے اپنے ساتھ اس کو نہیں لے جاتا (کیونکہ ملک میں ارزانی

ہے لا دکر لے جانے کی ضرورت نہیں)۔

مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ - ہم دوپہر کا قیلولہ اور دن کا کھانا جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد کرتے تھے (معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز عید کی طرح زوال سے پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں۔بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے دن نماز ہی کے اہتمام میں رہتے دوپہر کا آرام اور کھانا بھی نماز کے بعد رکھتے تھے)۔

مَشْرَبُهُمْ وَمَقِيْلُهُمْ - کھانا' پینا' دوپہر کو سونا (یعنی عیش اور آرام سے بسر کرنا)۔

فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ - دوپہر کا وقت آ لگا' یا دوپہر کو آرام کر لے گا۔

فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا - آنحضرت ام سلیم کے پاس دوپہر دن کو سو جاتے (ام سلیم اور ام حرام دونوں رضاعی یا نسبی رشتوں سے آپ کی محرم تھیں اور جاہلوں کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ آنحضرت کو اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت درست تھی کیونکہ آپ معصوم تھے)۔

وَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ - بعض زمینیں ایسی تھیں کہ انھوں نے پانی چوس لیا (جذب کر لیا)۔

فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيْلًا - ہمارے لئے دوپہر کو آرام کرنے کا مقام تیار کر۔

يَمْنَعُكَ ابْنَا قَيْلَةَ - قیلہ کے دونوں بیٹے آپ کی حفاظت کریں گے (یعنی انصاری لوگ اوس اور خزرج قبیلے ان دونوں قبیلوں کی ماں ایک عورت تھی جس کا نام قیلہ تھا)۔

مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ يا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ - جو شخص کوئی معاملہ کر کے پھر اس پر شرمندہ ہو (اس کو نقصان معلوم ہو) تو دوسرا فریق اگر معاملہ فسخ کر دے گا تو اللہ اس کو دوزخ میں جانا معاف کر دے گا یا اس کا گناہ معاف کر دے گا۔

لَا اَسْتَقِيْلُهَا اَبَدًا - حضرت عثمانؓ کے قتل کو میں کبھی معاف نہیں کروں گا (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا)۔

وَلَا حَامِلَ الْقِيْلَةِ - نہ پھولے ہوئے خصیہ کا اٹھانے والا۔

قِيْلُوْا فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَا تَقِيْلُ - دوپہر کو سویا کرو کیونکہ شیطان دوپہر کو نہیں سوتے۔

اَلْقَيْلُوْلَةُ تُوْرِثُ الْغِنٰى - دوپہر کو آرار کرنے سے تونگری ہوتی ہے۔

اَلْقَيْلُوْلَةُ تُوْرِثُ الْفَقْرَ - صبح کی نماز کے بعد سونے سے محتاجی پیدا ہوتی ہے۔

فَيَا عَجَبًا بَيْنَا وَهُوَ يَسْتَقِيْلُهَا فِيْ حَيٰوتِهٖ اِذْ عَقَدَهَا الْاٰخَرُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ - کیا تعجب کی بات ہے ایک شخص تو اپنی زندگی میں اپنی بیعت کو فسخ کراتا ہے اور دوسرا شخص اس کی وفات کے بعد اس کی خلافت کو قائم رکھتا ہے (یہ حضرت علی سے مروی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیق نے تو اپنی زندگی میں صحابہؓ سے کہہ دیا کہ میری بیعت فسخ کر ڈالو اور علیؓ سے بیعت کر لو۔ میں علیؓ کے موجود ہوتے ہوئے تم میں افضل نہیں ہوں۔ اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد ان کی خلافت کو قائم رکھا اور اپنی خلافت ان کی خلافت پر مبنی رکھی۔ یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

اَلْمَيِّتُ اِذَا مَاتَ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا يَقِيْلُ اِلَّا فِيْ قَبْرِهٖ - جب کوئی شخص صبح کو سویرے مر جاتا ہے تو دوپہر کا قیلولہ اپنی قبر میں کرتا ہے (بشرطیکہ دوپہر سے پہلے دفن ہو جائے)۔

قیم - سنبھالنے والا' قائم رکھنے والا۔

اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يا قَيُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يا قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - یعنی تو ہی آسمانوں اور زمین کو سنبھالنے والا اور کام چلانے والا (تمام عالم کا مدبر اور منتظم) ہے۔

اَتَانِيْ مَلَكٌ فَقَالَ اَنْتَ قُثَمٌ - ایک فرشتہ میرے پاس آیا کہنے لگا تم تو سیدھے رستہ پر ہو یا لوگوں کو طریق مستقیم پر چلانے والے ہو۔

وَخُلُقُكَ قَيِّمٌ - تمہارے اخلاق درست ہیں۔

حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ - (قیامت کے قریب عورتوں کی اتنی کثرت ہو گی کہ ایک مرد پچاس عورتوں کی خبر گیری کرے گا۔

مَا اَفْلَحَ قَوْمٌ قَيِّمُهُمْ اِمْرَاَةٌ - اس قوم کی کبھی بھلائی نہ ہو

گی جس کی کام چلانے والی اور حکومت کرنے والی ایک عورت ہو (کیونکہ عورتیں اکثر ناقص العقل اور جاہل ہوتی ہیں اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ نصاری کی سلطنتوں میں کئی عورتیں ایسی بادشاہ ہوئی ہیں جیسے کوئن الزبتھ' کوئن وکٹوریا' ملکہ کیتھرائن وغیرہ' جن کے عہد میں بے حد ملکی توسیع اور ترقی ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نصاری نے اپنی سلطنت کا کام چلانے کے لئے ایسے قاعدے مقرر کئے ہیں کہ بادشاہ لائق نہ ہو جب بھی اس کا کوئی برا اثر ملک پر نہیں پڑتا انھوں نے سارا اقتدار مجلس شوریٰ' اس کو **مجلس المبعوثان** بھی کہتے ہیں (یعنی عامہ ہاؤس آف کامنس)' یا مجلس الامرائے خاصہ' اس کو **مجلس الاعیان** بھی کہتے ہیں (یعنی ہاؤس آف لارڈس) کو دیا ہے- جس میں تمام ملک کے بوڑھے اور تجربہ کار ذی علم اور دور اندیش سیاسی لوگ شامل ہیں' ان کی رائے سے سب کام ہوتا ہے-

قِيَامَةٌ- مصدر ہے قام کا کیونکہ اس دن تمام لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے-

وَذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ- اور یہی سچا اور سیدھا عقل سلیم کے موافق) دین ہے-

قَيْنٌ- سیدھا کرنا' درست کرنا-

تَقْيِيْنٌ- آراستہ کرنا' زیب دینا-

تَقَيُّنٌ- آراستہ ہونا-

قَيْنَةٌ- گانے والی لونڈی-

قَيْنٌ- ایک قبیلے کا بھی نام ہے-

دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى- حضرت ابوبکر صدیق حضرت عائشہؓ کے پاس گئے وہاں دو لونڈیاں گا رہی تھیں منی کے دنوں میں (یعنی ۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ کو جو ایام عید ہیں- ابو بکرؓ نے ان کو جھڑکا لیکن آں حضرت نے فرمایا- ابو بکر جانے دو ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (سال میں ایک دو دن خوشی کے ہوتے ہیں) یہ ہماری عید ہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی تقریبوں میں اور عید کے دنوں میں بچیوں کے گانے بجانے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور بعض نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے مگر ان کی دلیل **ضعیف** ہے)-

قَيْنَة- کہتے ہیں گانے والی لونڈی (ڈومنی) کو اور اس عورت کو جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے (یعنی مشاطہ جس کو مغلانی کہتے ہیں)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْقَيْنَاتِ- گانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا (یعنی ان کا بیوپار کرنے سے)-

لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِى الْبِيْضَ الْقِيَانَ وَبَاتَ اٰخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ لَرَاَيْتُ اَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ اَفْضَلُ- اگر ایک شخص رات بھر گوری گانے والی لونڈیاں دیتا رہے (خیرات کرتا رہے) اور دوسرا شخص قرآن پڑھتا رہے اللہ کی یاد کرتا رہے تو اللہ کی یاد کرنے والے کا درجہ میں سمجھتا ہوں افضل ہوگا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مال واسباب کی حاجت نہیں ہے نہ کچھ پرواہ ہے اس کو بڑی خوشی اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اس کی یاد کرے اس کی تعریف کرے)-

كَانَ لَهَا دِرْعٌ مَّا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ تَسْتَعِيْرُهٗ- حضرت عائشہؓ کے پاس ایک کرتہ تھا جب کوئی عورت مدینہ میں بناؤ سنگار کرنا چاہتی (اس کی شادی ہوتی یا اور کوئی تقریب تو وہ عاریتاً منگوا بھیجتی یعنی یہ کرتا حضرت عائشہ سے منگوا کر پہنتی)-

اَنَا قَيَّنْتُ عَائِشَةَ- میں نے حضرت عائشہؓ کا بناؤ کیا تھا- ان کو آنحضرت کے لئے آراستہ کیا تھا)-

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقُيُوْنِنَا- اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے وہ ہمارے ساروں کے کام آتی ہے- (اس سے زیور صاف کرتے ہیں)-

كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ- میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہا رتھا-

اُمُّ سَيْفٍ اِمْرَءَةُ قَيْنٍ- ام سیف جو ایک لوہار کی بیوی تھی (حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے اسی کو دودھ پلانے کے لئے دیئے گئے تھے)-

اَبُوْ سَيْفِ الْقَيْنُ- ابوسیف جو لوہار تھا-

وَاِنَّ فِيْ جَسَدِهٖ اَمْثَالَ الْقُيُوْنِ- حضرت زبیرؓ کے جسم میں جا بجا کھڈے اور ڈھٹے تھے (تلواروں اور برچھوں کے

زخموں کے نشان تھے- آپ بڑے بہادر جنگی سپاہی تھے)-

قَیْنُقَاعَ- ایک قبیلہ تھا یہودیوں کا- ایک بازار ان کی طرف منسوب تھی-

قِیٌّ- پٹپر چٹیل میدان' خالی زمین جس میں درخت وغیرہ نہ ہوں-

مَنْ صَلّٰے بِاَرْضٍ قِيٍّ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَصَلّٰی خَلْفَہٗ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ مَا لَا یُرٰی قُطْرُہٗ-(ایک روایت میں ہے مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ بِقِيٍّ مِنَ الْاَرْضِ یعنی) جو مسلمان ایک پٹپر (چٹیل) اور صاف میدان میں نماز پڑھے اذان دیکر تو اس کے پیچھے اتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کا کنارہ دکھائی نہیں دیتا-



لغات الحدیث



- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحید الزمانؒ کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحید الزمانؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لیے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔
- علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔